تفہیم البخاری
عربی متن مع اردو شرح
صحیح البخاری
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن
تالیف
امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و شرح
مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند
دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

۲۷۵،

احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوئم

تالیف

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : نومبر ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
ضخامت : 1130 صفحات

مصححین: مولانا محمد شفیق کشمیری صاحب (فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی)
مولانا سرفراز احمد صاحب (فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
London
Tel : 020 8911 9797. Fax : 020 8911 8999

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY•14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست مضامین تفہیم البخاری جلد دوم

گیارہواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱ . الشُّرُوْطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ

(۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسىٰ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَه، قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُ هُمَا عَلىٰ صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُه' يُحَدِّثُه' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موسىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا كَانَتِ الْاُوْلىٰ نِسْيَانًا وَّالْوُسْطىٰ شَرْطًا وَّالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَاتُؤَاخِذْ نِیْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَه' فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَه' قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَمَامَهُمْ مَّلِكٌ

۱۔لوگوں کے ساتھ زبانی شرطیں۔

۱۔ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی، انہیں سعید بن جبیر نے، دونوں حضرات نے یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار ایک دوسرے کی روایات میں اضافے (یا کمی) کے ساتھ روایت کی اور ان دونوں کے علاوہ (بھی ابن جریج نے اس طرح روایت کی ہے کہ) میں نے ان سے سنا، انہوں نے سعید ابن جبیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی، کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابی بن کعبؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (موسیٰ اللہ کے رسول علیہ السلام) پھر پوری حدیث بیان کی کہ (کس طرح) خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، کیا میں آپ کو پہلے ہی نہیں بتا چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے (موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے) پہلا سوال تو بھول کر ہوا تھا۔ دوسرا شرط کے طور پر اور تیسرا قصداً! آپ نے فرمایا تھا کہ "میں جس چیز کو بھول گیا، آپ اس میں مجھ سے مؤاخذہ نہ کیجئے اور نہ مجھ پر تنگی کیجئے۔ دونوں ایک لڑکے سے ملے جسے خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ پھر وہ آگے بڑھے تو انہیں ایک دیوار ملی جو گرنے ہی والی تھی۔ لیکن اسے انہوں نے درست کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (وراٰہم ملک کے بجائے) امامہم ملک پڑھا ہے۔

باب ۲ . الشُّرُوْطِ فِي الْوَلَآءِ

(۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَ تْنِیْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ اَهْلِیْ عَلىٰ تِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ كُلِّ عَامٍ اَوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِیْ فَقَالَتْ اِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنُ وَلَاءُ كِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلىٰ اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَآءَ تْ مِنْ عِنْدِهِمْ

۲۔ولاء کی شرطیں۔

۲۔ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے اپنے مالک سے نو اوقیہ پر مکاتبت کا معاملہ کر لیا ہے، ہر سال ایک اوقیہ دینا ہوگا: آپ بھی میری مدد کیجئے (آزادی کے لئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں انہیں یکمشت

وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّآ اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَآئِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطاً لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ دُوْنَ شَرْطٍ لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَآءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

اتنی قیمت ادا کرسکتی ہوں، لیکن تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم ہوگی۔ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے یہاں گئیں اور ان سے اس صورت کا ذکر کیا۔ لیکن انہوں نے (ولاء کے عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قائم ہونے سے) انکار کیا۔ جب وہ ان کے یہاں سے واپس ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں کے سامنے یہ صورت رکھی تھی لیکن وہ کہتے ہیں کہ ولاء انہیں کے ساتھ قائم رہے گی۔ نبی کریم ﷺ نے بھی یہ بات سنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو صورت حال سے مطلع کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم انہیں خرید لو اور انہیں ولاء کی شرط لگانے دو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوسکتی ہے جو آزاد کرے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ صحابہ میں گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں (معاملات) میں لگاتے ہیں، جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ ایسی کوئی بھی شرط جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو باطل ہے۔ خواہ سو شرطیں کیوں نہ لگائی جائیں۔ اللہ کا فیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرطیں ہی پائیدار ہیں۔ ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوسکتی ہے جو آزاد کرے۔

باب ۳. اِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ اِذَا شِئْتُ اَخْرَجْتُكَ

۳۔ مزارعت میں کسی نے یہ شرط لگائی کہ جب میں چاہوں گا تمہیں بے دخل کرسکوں گا۔

(۳) حَدَّثَنِيْ اَبُوْاَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْغَسَّانَ الْكِنَانِيُّ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فَدَعَ اَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَااَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلٰى مَالِهٖ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهَمَتُنَا وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَآئَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى

۳۔ ہم سے ابواحمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن یحییٰ ابوغسان کنانی نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ان کے (ہاتھ پاؤں) خیبر والوں نے توڑ ڈالے ❶ تو عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر کے یہودیوں سے ان کی جائیداد کے سلسلے میں معاملہ کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں قائم رکھے، ہم قائم رہیں گے۔ ❷ اس کے بعد عبداللہ بن عمرؓ وہاں اپنے اموال کے سلسلے میں گئے تو رات کو ان کے ساتھ ظلم وتعدی کا معاملہ کیا گیا، جس سے ان کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے۔

---

❶ ابن عمر رضی اللہ عنہ خیبر میں اپنے کاروبار کے سلسلے میں گئے تھے۔ یہودیوں نے موقعہ پا کر آپ کو ایک بالا خانہ سے نیچے گرادیا تھا جس سے آپ کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے تھے۔ ❷ یعنی خیبر کی فتح کے بعد حضور اکرم ﷺ نے ان کی جائیداد (جو اب اسلامی حکومت کے قبضہ میں آچکی تھی) میں ان سے مزارعت کا معاملہ کرلیا تھا اور یہ بھی فرمادیا تھا کہ یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ معاملہ رہے گا، اس لئے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ معاملہ فسخ کردیا اور چونکہ مسلمانوں کے خلاف ان کی دشمنی اور معاندانہ سرگرمیاں بڑھتی جارہی تھیں اس لئے اسلامی دار السلطنت سے دور انہیں دوسری جگہ منتقل کروادیا گیا۔

ذٰلِکَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحَقِیْقِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَا مَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِکَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ تَعْدُوْبِکَ قُلُوْصُکَ لَیْلَةً بَعْدَ لَیْلَةٍ فَقَالَ کَانَتْ هٰذِهٖ هُزَیْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ قَالَ کَذَبْتَ یَاعَدُوَّاللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُوَ اَعْطَاهُمْ قِیْمَةَ مَاکَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالاً وَّاِبِلاً وَّعُرُوْضاً مِّنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَیْرِ ذٰلِکَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ اَحْسِبُهٗ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَصَرَهٗ

انہوں نے کہا کہ خیبر میں ان (یہودیوں) کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن ہیں اور انہیں پر ہمیں شبہ ہے۔ اس لئے میں انہیں شہر بدر کردینا ہی مناسب سمجھتا ہوں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا پختہ ارادہ کرلیا تو ابی حقیق (ایک یہودی خاندان) کا ایک شخص آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین کیا آپ ہمیں شہر بدر کردیں گے، حالانکہ محمد ﷺ نے ہمیں یہاں باقی رکھا تھا اور ہم سے جائیداد کا ایک معاملہ بھی کیا تھا اور اس کی (ہمیں خیبر میں رہنے دینے کی) شرط بھی آپ نے لگائی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھول گیا ہوں۔ جب حضور اکرم ﷺ نے تم سے کہا تھا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم خیبر سے نکالے جاؤ گے اور تمہارے اونٹ تمہیں راتوں رات لئے پھریں گے۔ ❶ اس نے کہا، یہ تو ابوالقاسم (آنحضور ﷺ) کا ایک مذاق تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کے دشمن! تم نے جھوٹی بات کہی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں شہر بدر کردیا اور ان کے پھلوں کی (باغ کی) اونٹ اور دوسرے سامان، یعنی کجاوے اور رسیاں وغیرہ سب کی قیمت ادا کردی۔ اس کی روایت حماد بن سلمہ نے عبید اللہ کے واسطہ سے کی ہے، جیسا کہ مجھے یقین ہے۔ نافع کے واسطہ سے (انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ) اور انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے اختصار کے ساتھ۔

باب ۴. الشُّرُوْطِ فِی الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ اَهْلِ الْحَرْبِ وَکِتَابَةِ الشُّرُوْطِ

۴۔ جہاد، اہل حرب کے ساتھ مصالحت کی شرائط اور ان کی دستاویز۔

(۴) حدثنی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ یُصَدِّقُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِیْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَّةِ حَتّٰی کَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِیْ خَیْلٍ لِقُرَیْشٍ طَلِیْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْیَمِیْنِ فَوَاللّٰهِ مَاشَعَرَبِهِمْ خَالِدٌ

۴۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور زبیر سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان نے، دونوں کے بیان سے ایک دوسرے کی حدیث کی تصدیق ہوتی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ صلح حدیبیہ کے موقع پر نکلے تھے۔ ابھی آپ راستے ہی میں تھے کہ فرمایا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے قریش کے چند سواروں کے ساتھ ہماری نقل و حرکت کا اندازہ لگانے کے لئے مقام غمیم ٹھہرے ہوئے

❶ جب خیبر فتح ہوا تو آپ نے اسی یہودی سے مخاطب ہوکر یہ جملہ فرمایا تھا، اس میں یہودیوں کے شہر بدر کئے جانے کی پیشین گوئی ہے۔ یعنی تم خیبر سے نکال دیئے جاؤ گے اور پھر تمہیں کہیں دور دراز مقام پر جانا پڑے گا، جہاں کئی دن میں اونٹ کے ذریعہ تم پہنچو گے۔

حَتّٰی اِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَیْشِ فَانْطَلَقَ یَرْکُضُ نَذِیْرًا
لِقُرَیْشٍ وَّسَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا
کَانَ بِالثَّنِیَّةِ الَّتِیْ یَهْبِطُ عَلَیْهِمْ مِنْهَا بَرَکَتْ بِهٖ
رَاحِلَتُه‘ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَاَلَحَّتْ فَقَالُوْا خَلَاتِ
الْقَصْوَآءُ خَلَاتِ الْقَصْوَآءُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاتْ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاکَ لَهَا
بِخُلُقٍ وَّ لٰکِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِیْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَسْئَلُوْنِیْ خُطَّةً یُعَظِّمُوْنَ فِیْهَا
حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَیْتُهُمْ اِیَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ
قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰی نَزَلَ بِاَقْصَی الْحُدَیْبِیَّةِ عَلٰی
ثَمَدٍ قَلِیْلِ الْمَآءِ یَتَبَرَّضُه‘ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ یُلَبِّثْهُ
النَّاسُ حَتّٰی نَزَحُوْهُ وَشُکِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ کِنَانَتِهٖ
ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْهِ فَوَاللّٰهِ مَازَالَ یَجِیْشُ لَهُمْ
بِالرِّیِّ فَبَیْنَمَا هُمْ کَذٰلِکَ اِذْ جَآءَ بُدَیْلُ بْنُ وَرْقَاءَ
الْخُزَاعِیُّ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنْ خُزَاعَةَ وَکَانَ عَیْبَةَ
نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ
تِهَامَةَ فَقَالَ اِنِّیْ تَرَکْتُ کَعْبَ بْنَ لُؤَیٍّ وَّ عَامِرَ بْنَ
لُؤَیٍّ نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِیَاهِ الْحُدَیْبِیَّةِ وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ
الْمَطَافِیْلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوْکَ وَ صَآدُّوْکَ عَنِ الْبَیْتِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَمْ
نَجِیْءْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰکِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِیْنَ وَاِنَّ قُرَیْشًا
قَدْ نَهِکَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ وَاِنْ شَآءُ وْا
مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَّ یُخَلُّوْا بَیْنِیْ وَبَیْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرْ
فَاِنْ شَاءُ وْا اَنْ یَّدْخُلُوْا فِیْمَا دَخَلَ فِیْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا
وَاِلَّا فَقَدْ حَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ
لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰی اَمْرِیْ هٰذَا حَتّٰی تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ
وَلَیُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَه‘ فَقَالَ بُدَیْلٌ سَاُبَلِّغُهُمْ مَّا تَقُوْلُ
فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی قُرَیْشًا قَالَ اِنَّا قَدْ جِئْنَاکُمْ مِنْ هٰذَا

ہیں۔اس لئے تم لوگ ذات الیمین کی طرف سے جاؤ تاکہ خالدؓ کو کوئی
اندازہ نہ ہوسکے۔پس خدا گواہ ہے کہ خالد کو ان کے متعلق کچھ بھی علم نہ
ہوسکا اور جب انہوں نے اس لشکر کا غبار اٹھتا ہوا دیکھا تو قریش جلدی
جلدی خبر دیئے گئے۔ادھر نبی کریم ﷺ چلتے رہے اور جب ثنیۃ المراء پر
پہنچے، جس سے مکہ میں لوگ اترتے ہیں تو آنحضور ﷺ کی سواری بیٹھ گئی
صحابہ کہنے لگے حل حل (اونٹنی کو اٹھانے کے لئے) لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ
اٹھی۔صحابہؓ نے کہا قصواء اڑ گئی قصواء اڑ گئی (قصواء حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی
کا نام تھا) لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قصواء اڑی نہیں ہے اور نہ یہ اس
کی عادت ہے۔اسے تو اس ذات نے روک لیا ہے جس نے ہاتھیوں
(کے لشکر) کو (مکہ میں داخل ہونے سے) روکا تھا۔(یعنی اللہ تعالیٰ
نے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری
جان ہے قریش جو بھی ایسا مطالبہ رکھیں گے جس میں اللہ کی حرمتوں کی
تعظیم ہوگی تو میں ان کا مطالبہ منظور کرلوں گا۔ ❶ آخر آپ ﷺ نے اونٹنی
کو ڈانٹا تو وہ اٹھ گئی۔بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ صحابہؓ سے آگے نکل گئے
اور حدیبیہ کے آخری کنارے ثمد (ایک چشمہ یا گڑھا) پر جہاں پانی کم تھا
آپ ﷺ نے قیام کیا۔لوگ تھوڑا تھوڑا پانی استعمال کرنے لگے اور پھر
پانی ختم ہوگیا۔اب رسول اللہ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی گئی تو آپ ﷺ
نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دیا کہ اسے پانی میں ڈال دیں۔بخدا
پانی انہیں سیراب کرنے کے لئے ابلنے لگا اور وہ لوگ پوری طرح سیراب
ہوئے۔لوگ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعیؓ اپنی قوم خزعہ
کے چند افراد کو لے کر حاضر ہوئے۔یہ لوگ تہامہ کے رہنے والے تھے
اور رسول اللہ ﷺ کے خیر خواہ تھے، انہوں نے اطلاع دی کہ میں کعب بن
لوی اور عامر بن لوی کو پیچھے چھوڑے آرہا ہوں جنہوں نے حدیبیہ کے
پانی کے ذخیروں پر اپنا پڑاؤ ڈال دیا ہے۔ان کے ساتھ بکثرت دودھ
دینے والی اونٹنیاں ہیں اور ہر طرح کا سامان ان کے ساتھ ہے۔وہ لوگ
آپ سے لڑیں گے اور آپ کے بیت اللہ پہنچنے میں مزاحم ہوں گے لیکن
آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ
صرف عمرہ کے لئے آئے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ مسلسل لڑائیوں نے
قریش کو پہلے ہی کمزور کردیا ہے اور انہیں بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔اب

❶ یعنی کوئی بھی ایسا مطالبہ جس کی وجہ سے حرم میں قتل وخون سے رکا جاسکے۔حرم کی عظمت کا پاس ضروری ہے،اس لئے میں ان کے ہر ایسے مطالبے کو مان لوں گا۔

الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ قَوْلًا فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَّعْرِضَهٗ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَهَآؤُهُمْ لَاحَاجَةَ لَنَا اَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَّقَالَ ذَوُوا الرَّاْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَاسَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُوْنِيْ قَالُوْا لَاقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اِسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا بَلَّحُوْا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَمَنْ اَطَاعَنِيْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوْهَا وَدَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ قَالُوْا ائْتِهٖ فَاَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِهٖ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَیْ مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ اَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِاَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَهْلَهٗ قَبْلَكَ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَرٰى وُجُوْهًا وَّاِنِّيْ لَاَرٰى اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْقًا اَنْ يَّفِرُّوْا وَيَدَعُوْكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اُمْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهٗ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوْا اَبُوْبَكْرٍ قَالَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِيْ لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ اَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ وَالْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهٗ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهٗ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَیْ غُدَرُ اَلَسْتُ اَسْعٰى فِيْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِيْ

اگر وہ چاہیں تو میں ایک مدت تک (لڑائی کا سلسلہ بند رکھنے کا ان سے معاہدہ کرلوں گا) اس عرصہ میں وہ میرے اور عوام کفار ومشرکین عرب کے درمیان نہ پڑیں اور مجھے ان کے سامنے اپنا دین پیش کرنے دیں پھر اگر میں کامیاب ہوجاؤں اور اس کے بعد وہ چاہیں تو اس دین میں وہ بھی داخل ہوسکتے ہیں جس میں اور تمام لوگ داخل ہو چکے ہوں گے۔ لیکن اگر مجھے کامیابی نہ ہوئی تو انہیں بھی آرام ہوجائے گا لڑائی اور جنگ سے۔ اور اگر انہیں میری اس پیش کش سے انکار ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب تک میرا تن سر سے جدا نہیں ہوجاتا میں دین کے لئے برابر لڑتا رہوں گا یا پھر خداوند تعالیٰ اسے نافذ فرما دے گا۔ بدیل (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ قریش تک آپ کی گفتگو میں پہنچاؤں گا چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور قریش کے یہاں پہنچے اور کہا کہ ہم تمہارے پاس اس شخص (نبی کریم ﷺ) کے یہاں سے آئے ہیں اور ہم نے اسے کچھ کہتے سنا ہے اگر تم چاہو تو تمہارے سامنے ہم اسے بیان کرسکتے ہیں۔ قریش کے بے وقوفوں نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ تم اس شخص کی کوئی بات ہمیں سناؤ۔ لیکن جو لوگ صاحب رائے تھے انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جو کچھ کہ تم نے سنا ہے ہم سے بیان کردو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اسے (آنحضور ﷺ) کو یہ یہ کہتے سنا ہے اور پھر جو کچھ انہوں نے آنحضور (ﷺ) سے سنا تھا وہ سب بیان کردیا تو عروہ بن مسعود (جو اس وقت تک کفار کے ساتھ تھے) کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے قوم کے لوگو! کیا تم میری اولاد کے درجے میں نہیں ہو۔ تو سب نے کہا کیوں نہیں اب انہوں نے پھر کہا کیا میں تمہارے باپ کے درجے میں نہیں ہوں؟ اور ہمدردی کے اعتبار سے انہوں نے پھر کہا کیا تم لوگ مجھ پر کسی قسم کی تہمت لگا سکتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمہاری طرف سے محمد (ﷺ) کے ساتھ لڑنے کے لئے بلایا تھا اور جب انہوں نے انکار کیا تو میں نے اپنے گھر کے اور ان تمام لوگوں کو تمہارے سامنے لا کر کھڑا کردیا تھا جنہوں نے میرا کہنا مانا تھا۔ قریش نے کہا کہ کیوں نہیں، یہ سب باتیں درست ہیں، اس کے بعد انہوں نے کہا، دیکھو، اب اس شخص یعنی نبی کریم ﷺ نے تمہارے سامنے اچھی اچھی اور مناسب تجویز رکھی ہے، اسے تم قبول کرلو اور مجھے اس کے پاس گفتگو کے لئے جانے دو،

الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَآءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْاِسْلَامَ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَاتَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَ اِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْآ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُّ عَلَى الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُّ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَّاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَايُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَّاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا

سب نے کہا آپ ضرور جایئے۔ چنانچہ عروہ بن مسعود آنحضور (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے گفتگو شروع کی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے بھی وہی باتیں کہیں جو آپ ﷺ بدیل سے کہہ چکے تھے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہا، اے محمد ﷺ، تمہیں بتاؤ کہ اگر تم نے اپنی قوم کو نیست و نابود کر دیا تو کیا اپنے سے پہلے کسی بھی عرب کے متعلق تم نے سنا ہے کہ اس نے اپنے گھرانے کا نام و نشان مٹا دیا لیکن اگر دوسری بات وقوع پذیر ہوئی (یعنی آپ ﷺ کی دعوت کو تمام عرب نے قبول کر لیا تو اس میں بھی آپ ﷺ کو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ) بخدا میں (آپ ﷺ کے ساتھ) کچھ تو اشراف کو دیکھتا ہوں اور کچھ ادھر ادھر کے لوگ ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ (اس وقت) یہ سب بھاگ جائیں گے اور آپ ﷺ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ ❶ (اور آپ ﷺ کی قوم کی مدد بھی آپ کے ساتھ نہ ہوگی) اس پر ابوبکرؓ بولے امصص بظر اللات (عرب کی ایک گالی) کیوں کر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ عروہ نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابوبکرؓ ہیں عروہ نے کہا ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر تمہارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا جس کی

---

❶ ہر شخص اپنے فکر اور ماحول کے مطابق سوچتا ہے، عرب میں کوئی شخص سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اپنی قوم سے الگ رہ کر بھی کوئی بڑائی اور عظمت حاصل کر سکتا ہے لیکن اسلام نے کایا پلٹ دی، جو چیز سوچی بھی نہ جا سکتی تھی وہ ایک واقعہ اور حقیقت کی صورت میں سب کے سامنے تھی۔ عروہ بن مسعودؓ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور قریش کے ساتھ اپنے وقت کے اعلیٰ درجہ کے مدبر اور ذی رائے اصحاب میں تھے۔ عمر بھی بہت تھی اور اسی کے مطابق تجربات تھے۔ سارے عرب خصوصاً قریش میں آپ کا بڑا اعتماد قائم تھا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہی قریش کے نمائندہ بن کر آنحضور ﷺ سے گفتگو کرنے آئے تھے اس وقت ان کا یہ خیال تھا، جیسا کہ ایک عرب سوچ سکتا تھا کہ دوسروں پر اس درجہ اعتماد آنحضور ﷺ کی بہت بڑی غلطی ہے۔ اب تک بہت سی لڑائیاں قریش مسلمانوں سے لڑ چکے تھے اور پیہم شکست و ہزیمت نے انہیں کہیں کا نہ چھوڑا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے جب ان کے سامنے صلح کی پیش کش کی تو قریش کے ذی رائے افراد نے اس پر لبیک کہا، جانتے تھے کہ اسے قبول نہ کرنا موت کے مرادف ہے۔ حضور اکرم ﷺ بھی قریش ہی کے ایک فرد ہیں اور عروہ حضور اکرم ﷺ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی قوم جس درجہ تباہ ہو چکی ہے وہ خود آپ کے لئے بھی تشویش کا باعث ہونا چاہئے۔ کیونکہ کوئی شخص اپنی قوم کو مخالف بنا کر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اصل میں دونوں باتیں غلط فہمی پر مبنی تھیں۔ عروہ حضور اکرم ﷺ سے اب تک دور ہی رہے تھے اس لئے وہ اسی طرز پر سوچ سکتے تھے۔ جاننے والے جانتے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ قریش کی خیر خواہی چاہی۔ آپ ﷺ دنیا والوں کے لئے رحمت تھے اور قریش پر ہی کیا انحصار سارے عرب اور ساری دنیا کی خیر خواہی آپ کے پیش نظر تھی۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ایسے موقعہ پر جب قریش بری طرح پسپا ہو چکے تھے آپ ﷺ ان کے سامنے صلح کی پیش کش نہ کرتے اور صلح میں آپ نے جو رویہ اختیار کیا اور جس طرح دب کر صلح کی وہ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ آپ کے پیش نظر صرف قوم کی بھلائی اور اسلام کی تبلیغ تھی۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی تھی کہ آپ نے اپنی قوم کو اپنا مخالف بنا رکھا ہے اور یہ آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔ غالباً اس سے زیادہ غلط بات کبھی نہ کہی گئی ہوگی۔ سوچنے والا اپنے ماحول کے مطابق سوچتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ جس کے متعلق وہ سوچ رہا ہے۔ اس کا ماحول کیا ہے؟ کیا صحابہؓ سے بھی زیادہ کوئی جاں نثار قوم دنیا میں پیدا ہوئی ہے؟ کیا مخالف و موافق کوئی بھی آج سوچ سکتا ہے کہ صحابہؓ آنحضور ﷺ کا ساتھ کسی وقت بھی چھوڑ سکتے تھے؟

اَمْرَہ' وَاِذَا تَوَضَّأَ کَادُوْ یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِہٖ وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَہ' وَمَا یُحِدُّوْنَ اِلَیْہِ النَّظَرَ تَعْظِیْمًا لَّہ' وَاِنَّہ' قَدْ عَرَضَ عَلَیْکُمْ خُطَّۃَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْھَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ دَعُوْنِیْ اٰتِیْہِ فَقَالُوا ائْتِہ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابِہٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا فُلَانٌ وَھُوَ مِنْ قَوْمٍ یُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْھَالَہ' فَبُعِثَتْ لَہ' وَاسْتَقْبَلَہُ النَّاسُ یُلَبُّوْنَ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِھٰٓؤُلَآءِ اَنْ یُصَدُّوْا عَنِ الْبَیْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ یُقَالُ لَہ' مِکْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُوْنِیْ اٰتِیْہِ فَقَالُوا ائْتِہ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مِکْرَزٌ وَھُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ یُکَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَمَا ھُوَ یُکَلِّمُہ' اِذَاجَآءَ سُھَیْلُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ اَنَّہ' لَمَّاجَآءَ سُھَیْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَھُلَ لَکُمْ اَمْرُکُمْ مِنْ اَمْرِکُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّھْرِیُّ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَجَآءَ سُھَیْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ اُکْتُبْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ کِتَابًا فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَاتِبَ فَقَالَ اُکْتُبْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ سُھَیْلٌ اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰہِ مَااَدْرِیْ مَاھُوَ وَلٰکِنِ اُکْتُبْ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ کَمَا کُنْتَ تَکْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاللّٰہِ لَانَکْتُبُھَا اِلَّا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُکْتُبْ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا مَاقَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ سُھَیْلٌ وَاللّٰہِ لَوْکُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَاصَدَدْنَاکَ عَنِ الْبَیْتِ وَلَا قَاتَلْنَاکَ وَلٰکِنِ اُکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلّٰی

اب تک میں مکافات نہیں کر سکا ہوں، تو تمہیں جواب ضرور دیتا۔ بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے پھر گفتگو کرنے لگے اور گفتگو کرتے ہوئے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک پکڑ لیا کرتے تھے ❶ مغیرہ بن شعبہؓ نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے تھے، تلوار لٹکائے ہوئے اور سر پر خود پہنے ہوئے۔ عروہ جب بھی نبی کریم ﷺ کی داڑھی کی طرف ہاتھ لے جاتے تو مغیرہؓ اپنا ہاتھ تلوار کے دستے پر مارتے اور ان سے کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی سے اپنا ہاتھ ہٹاؤ! عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مغیرہ بن شعبہؓ۔ عروہؓ نے انہیں مخاطب کر کے کہا، اے عدو کیا اب تک تیرے کرتوت میں بھگت نہیں رہا؟ اصل میں مغیرہؓ اسلام لانے سے پہلے جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ رہے تھے، پھر ان سب کو قتل کر کے ان کا مال لے لیا تھا۔ اس کے بعد مدینہ آئے اور اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کا مال رکھ دیا کہ جو چاہیں اس کے متعلق حکم فرمائیں لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام تو میں قبول کرتا ہوں، رہا یہ مال، تو میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ عروہ کن انکھیوں سے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب (کی نقل وحرکات) دیکھتے رہے پھر انہوں نے بیان کیا کہ بخدا اگر کبھی رسول اللہ ﷺ نے بلغم بھی تھوکا تو ان کے اصحاب نے اپنے ہاتھوں پر اسے لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔ کسی کام کا اگر آپ نے حکم دیا تو اس کی بجا آوری میں ایک دوسرے پر لوگ سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ آپ ﷺ وضو کرنے لگے تو ایسا معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے وضو کے پانی پر لڑائی ہو جائے گی، یعنی ہر شخص اس پانی کو لینے کی کوشش کرتا تھا۔ جب آپ گفتگو کرنے لگتے تو سب پر خاموشی چھا جاتی، آپ ﷺ کی تعظیم کا یہ حال تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھی نظر بھر کر آپ ﷺ کو دیکھ بھی نہ سکتے تھے۔ عروہ جب اپنے ساتھیوں سے ملے تو ان سے کہا، اے لوگو! بخدا میں بادشاہوں کے دربار میں بھی وفد لے کر گیا ہوں۔ قیصر وکسریٰ اور نجاشی سب کے دربار میں، لیکن خدا کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے مصاحب اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے اصحاب آپ کی کرتے تھے۔ بخدا اگر محمد ﷺ نے بلغم بھی تھوک دیا تو ان کے اصحاب

❶ عرب کا یہ طریقہ تھا کہ بڑوں سے گفتگو کرتے وقت ان کی داڑھی پر ہاتھ لے جاتے تھے اور پکڑ لیا کرتے تھے۔ آج ہمارے یہاں یہی چیز معیوب ہے لیکن عرب میں اس کا عام رواج تھا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ
كَذَّبْتُمُوْنِیْ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهْرِیُّ
وَذٰلِكَ لِقَوْلِهٖ لَا يَسْأَلُوْنِیْ خُطَّةً يُّعَظِّمُوْنَ فِيْهَا
حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْ تُخَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ
فَنَطُوْفَ بِهٖ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ
اَنَّا اُخِذْنَا ضُغْطَةً وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ
فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلٰی اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ
وَاِنْ كَانَ عَلٰی دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ اِلَيْنَا قَالَ
الْمُسْلِمُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ اِلَی الْمُشْرِكِيْنَ
وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ اَبُوْ
جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَّرْسُفُ فِیْ قُيُوْدِهٖ وَقَدْ
خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰی رَمٰی بِنَفْسِهٖ بَيْنَ اَظْهُرِ
الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هٰذَا يَامُحَمَّدُ اَوَّلُ
مَااُقَاضِيْكَ عَلَيْهِ اَنْ تَرُدَّهٗ اِلَیَّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّالَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ
اِذًا لَّمْ اُصَالِحْكَ عَلٰی شَیْءٍ اَبَدًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجِزْهُ لِیْ قَالَ مَا اَنَا بِمُجِيْزِهٖ لَكَ
قَالَ بَلٰی فَافْعَلْ قَالَ مَا اَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ
اَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ اَبُوْ جَنْدَلٍ اَیْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ
اُرَدُّ اِلَی الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا اَلَا تَرَوْنَ
مَاقَدْ لَقِيْتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيْدًا فِی اللّٰهِ
قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَتَيْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَلَسْتَ نَبِیَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ
بَلٰی قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَی الْبَاطِلِ
قَالَ بَلٰی قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِی الدَّنِيَّةَ فِیْ دِيْنِنَا اِذَنْ قَالَ
اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَسْتُ اَعْصِيْهِ وَهُوَ نَاصِرِیْ قُلْتُ
اَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِی الْبَيْتَ فَنَطُوْفُ بِهٖ

نے اسے اپنے ہاتھوں پر لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں اگر کوئی حکم دیا تو ہر شخص نے اسے بجالانے میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی۔ آپ ﷺ نے اگر وضو کی تو ایسا معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے وضو پر لڑائی ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے جب گفتگو شروع کی تو ہر طرف خاموشی چھا گئی، ان کے دلوں میں آپ کی تعظیم کا یہ عالم کہ آپ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے آپ کے سامنے ایک بھلی صورت رکھی ہے۔ تمہیں چاہئے کہ اسے قبول کرلو۔ اس پر بنو کنانہ کا ایک شخص کہنے لگا کہ اچھا مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔ لوگوں نے کہا، تم بھی جا سکتے ہو۔ جب یہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قریب پہنچے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے، ایک ایسی قوم کا فرد جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ اس لئے قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو (تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہمارا مقصد عمرہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے) صحابہؓ نے قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دیئے اور تلبیہ کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ جب اس نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگا کہ سبحان اللہ! قطعاً مناسب نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کو بیت اللہ سے روکا جائے اس کے بعد قریش میں سے ایک دوسرا شخص مکرز بن حفص نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔ سب نے کہا کہ تم بھی جا سکتے ہو۔ جب وہ آنحضور ﷺ اور صحابہؓ سے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے ایک بدترین شخص! پر وہ نبی کریم ﷺ سے گفتگو کرنے لگا۔ ابھی وہ گفتگو کر ہی رہا تھا کہ سہیل بن عمرو آ گیا۔ معمر نے (سابقہ سند کے ساتھ) بیان کیا کہ مجھے ایوب نے خبر دی اور انہیں عکرمہ نے کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا معاملہ آسان (سہل) ہو گیا۔ معمر نے بیان کیا کہ زہری نے اپنی حدیث میں اس طرح بیان کیا تھا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو کہنے لگا (آنحضور ﷺ سے) کہ ہمارے اور اپنے درمیان (صلح کی) ایک تحریر لکھ لو، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا کہ لکھو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل کہنے لگا، رحمٰن کو بخدا میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ البتہ تم یوں لکھ سکتے ہو "باسمک اللھم" جیسے پہلے لکھا کرتے تھے۔ (1) مسلمانوں

(1) جاہلیت کے زمانے میں اہل عرب کسی تحریر کی ابتداء میں یہی کلمہ لکھا کرتے تھے۔ اس طرح بھی اللہ کے نام سے ابتداء کی جاتی تھی۔ اور آنحضور ﷺ ابتداء اسلام میں اس طرح لکھتے تھے۔ پھر جب آیۃ النحل نازل ہوئی تو آپ پوری طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے لگے۔

قَالَ بَلٰى فَاَخبَرتُکَ اَنَّا نَاتِيهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّکَ اٰتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهٖ قَالَ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰى قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَ عَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَآ اِذَنْ قَالَ اَيُّهَا الرَّجُلُ اِنَّهٗ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِيْ رَبَّهٗ وَهُوَ نَاصِرُهٗ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهٖ فَوَاللّٰهِ اِنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ اَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰى اَفَاَخْبَرَكَ اَنَّکَ تَاْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّکَ تَاْتِيهِ وَ مُطَوِّفٌ بِهٖ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِکَ اَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ اَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ ذٰلِکَ اُخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِّنْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَکَ وَتَدْعُوَا حَالِقَکَ فَيَحْلِقَکَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِّنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِکَ نَحَرَ بُدْنَهٗ وَدَعَا حَالِقَهٗ فَحَلَقَهٗ فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِکَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَآءَهٗ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ حَتّٰى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهٗ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ اِحْدٰهُمَا مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَآءَهٗ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَّجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَقَالُوْا

نے کہا کہ بخدا ہمیں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے سوا اور کوئی دوسرا جملہ نہ لکھنا چاہئے۔ لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ''باسمک اللھم'' ہی لکھ دو۔ پھر آپ ﷺ نے لکھوایا۔ یہ محمد رسول اللہ (ﷺ) سے صلح نامہ کی دست آویز ہے (ﷺ) سہیل نے کہا۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ رسول اللہ ہیں تو نہ ہم آپ کو بیت اللہ سے روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ پس آپ صرف اتنا لکھئے کہ ''محمد بن عبداللہ'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں، خواہ تم میری تکذیب ہی کرتے رہو۔ لکھو جی۔ ''محمد بن عبداللہ'' زہری نے بیان کیا کہ یہ سب کچھ (رعایت اور ان کے ہر مطالبہ کو مان لینا) صرف آپ کے اس ارشاد کا نتیجہ تھا (جو پہلے ہی آپ ﷺ بدیل رضی اللہ عنہ سے کہہ چکے تھے) کہ قریش مجھ سے جو بھی ایسا مطالبہ کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم مقصود ہوگی تو میں ان کے مطالبے کو ضرور تسلیم کر لوں گا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے سہیل سے فرمایا۔ لیکن (صلح کے لئے) شرط یہ ہوگی کہ تم لوگ بیت اللہ ہمیں طواف کرنے کے لئے جانے دو گے۔ سہیل نے کہا، بخدا ہم (اس سال) ایسا نہیں ہونے دیں گے، عرب کہیں گے کہ ہم مغلوب ہو گئے تھے (اس لئے ہم نے اجازت دے دی) البتہ آئندہ سال کے لئے اجازت ہے۔ چنانچہ یہ بھی لکھ لیا۔ پھر سہیل نے کہا کہ یہ شرط بھی [illegible] لیجئے) کہ ہماری طرف کا جو شخص بھی آپ کے یہاں جائے گا، خواہ وہ آپ کے دین ہی پر کیوں نہ ہو آپ اسے ہمیں واپس کر دیں گے۔ مسلمانوں نے (یہ شرط سن کر کہا، سبحان اللہ! ایک ایسے شخص کو) مشرکوں کے حوالے کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ جو مسلمان ہو کر آیا ہو۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ابو جندل بن سہیل بن عمرو (رضی اللہ عنہ) اپنی بیڑیوں کو گھسیٹتے ہوئے پہنچے۔ وہ مکہ کے نشیبی علاقے کی طرف سے بھاگے تھے اور اب خود کو مسلمانوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ سہیل نے کہا! اے محمد! یہ پہلا شخص ہے جس کے لئے (صلح نامہ کے مطابق) میں مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اسے ہمیں واپس کر دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ابھی تو ہم نے (صلح نامہ کی اس دفعہ کا فیصلہ نہیں کیا تو سہیل نے کہا کہ پھر اللہ کی قسم اس وقت میں آپ سے کسی چیز پر بھی صلح نہیں کروں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا، مجھ پر اس ایک کو (دے کر) احسان کر دو۔ اس نے کہا کہ میں ایسا احسان کبھی نہیں کر سکتا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تمہیں [illegible]

اَلْعَهْدَ الَّذِیْ جَعَلْتَ لَنَا فَدَ فَعَه' اِلَی الرَّجُلَیْنِ فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰی بَلَغَ ذَا الْحُلَیْفَةِ فَنَزَلُوْا یَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْبَصِیْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَیْنِ وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَرٰی سَیْفَکَ هَذَا یَا فُلَانُ جَیِّداً فَاسْتَلَّهُ الْاٰخَرُ فَقَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّه' لَجَیِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهٖ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ اَبُوْ بَصِیْرٍ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْهِ فَاَمْكَنَه' مِنْهُ فَضَرَبَه' حَتّٰی بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰی اَتَی الْمَدِیْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ یَعْدُوْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاٰه' لَقَدْرَاٰی هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِیْ وَ اِنِّیْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَصِیْرٍ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَدْ وَاللّٰهِ اَوْفَی اللّٰهُ ذِمَّتَکَ قَدْرَدَدْتَنِیْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ اَنْجَانِیَ اللّٰهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْكَانَ لَه' اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ عَرَفَ اَنَّه' سَیَرُدُّه' اِلَیْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰی اَتٰی سِیْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَیَنْفَلِتُ مِنْهُمْ اَبُوْجَنْدَلَ ابْنُ سُهَیْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِیْ بَصِیْرٍ فَجَعَلَ لَایَخْرُجُ مِنْ قُرَیْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِیْ بَصِیْرٍ حَتّٰی اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عَصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَایَسْمَعُوْنَ بِعِیْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَیْشٍ اِلَی الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَیْشٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُنَا شِدُه' بِاللّٰهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا اَرْسَلَ فَمَنْ اَتَاه' فَهُوَا مِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهُوَالَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ حَتّٰی بَلَغَ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَكَانَتْ حَمِیَّتُهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ یُقِرُّوْا اَنَّه' نَبِیُّ اللّٰهِ وَلَمْ یُقِرُّوْا بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَحَالُوْا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَقَالَ عُقَیْلٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ عُرْوَةُ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

احسان کر دینا چاہئے لیکن اس نے یہی جواب دیا کہ میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔ البتہ مکرز نے کہا کہ چلئے ہم اس کا احسان آپ پر کرتے ہیں۔ ابوجندلؓ نے فرمایا۔ مسلمانو! میں مسلمان ہو کر آیا ہوں، کیا مجھے پھر مشرکوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا؟ کیا میرے ساتھ جو کچھ معاملہ ہوا ہے تم نہیں دیکھتے؟ ابوجندل رضی اللہ عنہ کو اللہ کے راستے میں بڑی سخت اذیتیں پہنچائی گئی تھیں۔ راوی نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آخر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کیا یہ واقعہ اور حقیقت نہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں۔ میں نے عرض کیا، کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں! میں نے کہا، پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دبیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں، میں اس کی حکم عدولی نہیں کر سکتا اور وہی میرا مددگار ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن کیا میں نے تم سے یہ کہا تھا کہ اسی سال ہم بیت اللہ پہنچ جائیں گے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، نہیں آپ ﷺ نے اس قید کے ساتھ نہیں فرمایا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تم بیت اللہ تک پہنچو گے اور اس کا طواف کرو گے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچا اور ان سے بھی یہی پوچھا۔ ابوبکرؓ کیا یہ حقیقت نہیں کہ آنحضور ﷺ اللہ کے نبی ہیں؟ انہوں نے بھی فرمایا کہ کیوں نہیں۔ میں نے پوچھا کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! میں نے کہا پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دبیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جناب بلا شک وشبہ حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اپنے رب کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ اور ان کا رب ہی ان کا مددگار ہے پس ان کی رسی مضبوطی سے پکڑ لو۔ خدا گواہ ہے کہ وہ حق پر ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ ﷺ ہم سے یہ نہیں کہتے تھے کہ عنقریب ہم بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ بھی صحیح ہے، لیکن کیا آنحضور ﷺ نے آپ سے یہ فرمایا تھا کہ اسی سال آپ بیت اللہ پہنچ جائیں گے۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ ابوبکرؓ نے فرمایا، پھر اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا اَنَّه' لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّرَدُّوْا اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَآ اَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ اَزْوَاجِهِمْ وَ حَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ لَّا يُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اَنَّ عُمَرَؓ طَلَّقَ امْرَاَتَيْنِ قَرِيْبَةَ بِنْتَ اَبِىْ اُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلِ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قُرَيْبَةَ مُعٰوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْاُخْرٰى اَبُوْجَهْمٍ فَلَمَّا اَبَى الْكُفَّارُ اَنْ يُقِرُّوْا بِاَدَاءِ مَااَنْفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ وَالْعَقْبُ مَايُؤَدِّى الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَاَتُه' مِنَ الْكُفَّارِ فَاَمَرَاَنْ يُعْطٰى مَنْ ذَهَبَ لَه' زَوْجٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَااَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَآءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِىْ هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ اَحَدًامِّنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ اِيْمَانِهَا وَ بَلَغَنَا اَنَّ اَبَا بَصِيْرِ بْنَ اُسَيْدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُّهَاجِرًا فِى

کہ آپ بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ زہریؒ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بعد میں میں نے اپنی اس عجلت پسندی کی مکافات کے لئے نیک اعمال کئے۔ ❶ پھر جب صلح نامہ سے آپ ﷺ فارغ ہو چکے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم سے فرمایا، اب اٹھو اور (جن جانوروں کو ساتھ لائے ہو ان کی) قربانی کر لو اور سر بھی منڈا لو۔ انہوں نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے۔ صحابہ میں سے ایک شخص بھی نہ اٹھا اور تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہی جملہ فرمایا۔ جب کوئی نہ اٹھا تو حضور ﷺ ام سلمہ (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) کے خیمہ میں گئے اور ان سے لوگوں کے طرز عمل کا ذکر کیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے اللہ کے نبی! کیا آپ ﷺ یہ پسند کریں گے کہ باہر تشریف لے جائیں اور کسی سے کچھ نہ کہیں۔ بلکہ اپنا قربانی کا جانور ذبح کر لیں اور اپنے حجام کو بلا لیں جو آپ کے بال مونڈ دے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لائے۔ کسی سے کچھ نہیں کہا اور یہی سب کچھ کیا اپنے جانور کی قربانی کر لی اور اپنے حجام کو بلوایا جس نے آپ ﷺ کے بال مونڈے جب صحابہ نے دیکھا تو وہ بھی ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رنج و غم میں

---

❶ جس سال صلح حدیبیہ ہوئی، اس وقت تک مسلمان پہلے سے بہت زیادہ قوی اور طاقت ور تھے۔ اس لئے حدیبیہ تک پہنچنے کے باوجود عمرہ نہ کرنے کا بہت سے صحابہؓ کو بڑا رنج تھا۔ آنحضور ﷺ نے جب کفار سے صلح کی تو کفار کی شرائط بھی مان لیں تھیں جن میں کفار زیادتی پر تھے۔ لیکن بہر حال یہی اللہ تعالیٰ کا حکم تھا خاص طور سے حضرت عمرؓ نے آنحضور ﷺ سے گفتگو کرنے میں بڑی جرأت سے کام لیا تھا جس کا انہیں زندگی بھر افسوس رہا اور اسی کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بیجا جرأت کی مکافات کے لئے بہت سے نیک اعمال کئے تا کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف کر دے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اس دن سے اپنی جرأت کی مکافات کے لئے میں برابر روزے رکھتا رہا۔ صدقات دیتا رہا، نماز (نوافل) پڑھتا رہا اور غلام آزاد کرتا رہا۔ اس موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ثبوت خاص طور پر قابل ذکر ہے اور نبی کریم ﷺ کے جوابات کے ساتھ آپ کا توارد بھی حدیث میں یہ جو جملہ آیا ہے کہ عمرؓ نے پوچھا، کیا آپ ﷺ ہم سے کہتے نہیں تھے کہ ہم "بیت اللہ جا کر اس کا طواف کریں گے۔" اس سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے صرف طواف کا ذکر کیا تھا کہ ہم سب بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ رہی یہ بات کہ آپ نے سال اور وقت کی تعیین کے ساتھ کوئی بات کہی ہو تو ایسا نہیں ہوا تھا قدرتی طور پر جب آپ نے عمرہ کے ارادہ سے سفر شروع کیا تو صحابہؓ کے ذہن میں یہ بات آئی ہوگی کہ اس مرتبہ ہم بیت اللہ ضرور پہنچ جائیں گے اور طواف بھی ہوگا، کیونکہ آنحضور ﷺ اس کا ذکر پہلے ہی کر چکے تھے اور جوش و جذبے کی حالت میں عمر رضی اللہ عنہ بھی یہ یاد نہ رکھ سکے کہ آنحضور کا وعدہ وقت کی تعیین کے ساتھ نہیں تھا۔ جب یاد دلایا گیا تو انہیں بھی یاد آیا اور اپنی غلطی کا احساس ہوا اس سلسلے میں ایک اور روایت بھی ہے کہ آنحضور ﷺ نے عمرہ کا خواب دیکھا تھا واقدی جس کی حدیث کے باب میں روایات پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا، کی ایک روایت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں یہ خواب دیکھا تھا اگر واقدی کی اس روایت کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ خواب میں کسی وقت کی تعیین نہیں تھی اور بہر حال حدیبیہ کے واقعے کے بعد آپ ﷺ نے عمرہ تو کیا ہی تھا لیکن صحیح روایات سے یہ ثابت ہے کہ یہ خواب آپ ﷺ نے حدیبیہ میں دیکھا۔ جب صحابہؓ بہت مضطرب ہوئے اس وقت آپ ﷺ کو خواب میں دکھایا گیا تا کہ صحابہ کا اضطراب ختم ہو بہر حال اس واقعہ سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ انبیاء کی خبریں بھی واقعہ کے خلاف ہو سکتی ہیں اگر ایسا خدانخواستہ ہو سکتا تو پھر دین پر اعتماد کیسے باقی رہ سکتا تھا۔ قرآن نے خود اس طرح کے تخیلات کی بڑی شدت سے تردید کی ہے۔

الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْاَخْنَسُ بْنُ شَرِيْقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے، پھر آنحضور ﷺ کے پاس (مکہ سے) چند مومن (خواتین آئیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو، جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لے لو، "بعصم الکوافر تک۔"

اسی دن حضرت عمرؓ نے اپنی دو بیویوں کو طلاق دی، جو اب تک شرک کی حالت میں تھیں (کیونکہ ابتدائے اسلام میں مشرکہ عورتوں سے شادی کی ممانعت نہیں تھی اور اب ہو گئی تھی، ان میں سے ایک سے تو معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہ) نے نکاح کر لیا تھا اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو قریش کے ایک فرد ابو بصیرؓ حاضر ہوئے (مکہ سے فرار ہو کر) وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ قریش نے انہیں واپس لینے کے لئے دو آدمیوں کو بھیجا اور انہوں نے آ کر کہا کہ ہمارے ساتھ آپ کا معاہدہ ہو چکا ہے، چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ابو بصیرؓ کو واپس کر دیا۔ قریش کے دونوں افراد جب انہیں لے کر واپس ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچے تو کھجور کھانے کے لئے اترے جو ان کے ساتھ تھی۔ ابو بصیرؓ نے ان میں سے ایک سے فرمایا بخدا تمہاری تلوار بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے ساتھی نے تلوار نیام سے نکال دی، اس شخص نے کہا، ہاں خدا کی قسم، نہایت عمدہ تلوار ہے، میں اس کا بارہا تجربہ کر چکا ہوں۔ ابو بصیرؓ اس پر بولے کہ ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ اور اس طرح اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر اس شخص (تلوار کے مالک) کو ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی بھاگ کر مدینہ آیا اور مسجد میں دوڑتا ہوا داخل ہوا نبی کریم ﷺ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ شخص کچھ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے جب وہ آنحضور ﷺ کے قریب پہنچا تو کہنے لگا خدا کی قسم میرا ساتھی تو مارا گیا اور میں بھی مارا جاؤں گا (اگر آپ لوگوں نے ابو بصیر کو نہ روکا) اتنے میں ابو بصیر بھی آ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذمہ داری پوری کر دی آپ ﷺ مجھے ان کے حوالے کر چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دلائی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ نامعقول اگر اس کا کوئی مددگار ہوتا تو پھر لڑائی کے شعلے بھڑک اٹھتے۔ جب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے یہ الفاظ سنے تو سمجھ گئے کہ آپ ﷺ پھر کفار کے حوالے کر دیں گے، اس لئے وہاں سے نکل گئے اور دریا کے ساحل پر آ گئے۔ راوی نے بیان کیا کہ اپنے گھر

والوں سے (مکہ سے) چھوٹ کر ابو جندلؓ بھی جو سہیل کے بیٹے تھے ابو بصیرؓ سے جا ملے اور اب یہ حال تھا کہ قریش کا جو شخص بھی اسلام لاتا (بجائے مدینہ آنے کے) ابو بصیرؓ کے پاس ساحل سمندر پر چلا جاتا۔ اس طرح ایک جماعت بن گئی اور خدا گواہ ہے یہ لوگ قریش کے جس قافلے کے متعلق بھی سن لیتے کہ وہ شام جا رہا ہے (تجارت کے لئے) تو راستے ہی میں روک کر لوٹ لیتے اور قافلہ والوں کو قتل کر دیتے۔ اب قریش نے نبی کریم ﷺ کے یہاں اللہ اور رحم کا واسطہ دے کر درخواست بھیجی کہ آپ کسی کو بھیجیں، (ابو بصیرؓ اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے یہاں کہ وہ قریش کی ایذاء سے رک جائیں) اور اس کے بعد جو شخص بھی آپ کے یہاں جائے گا (مکہ سے) اسے (1) امن ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان کے یہاں اپنا آدمی بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ''اور وہ ذات گرامی جس نے روک دیئے تھے تمہارے ہاتھ ان سے اور ان کے ہاتھ تم سے (یعنی جنگ نہیں ہو سکی تھی) وادی مکہ میں (حدیبیہ میں) اس کے بعد کہ تم کو غالب کر دیا تھا ان پر، یہاں تک کہ بات جاہلیت کے دور کی بے جا حمایت تک پہنچ گئی تھی'') ان کی حمیت (جاہلیت) یہ تھی کہ انہوں نے (معاہدے میں بھی) آپ کے لئے اللہ کے نبی ہونے کا اقرار نہیں کیا (اور یہ الفاظ کٹوا دیئے) اسی طرح انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھنے دیا اور آپ کے بیت اللہ جانے سے مانع بنے۔ عقیل نے زہری کے واسطے سے بیان کیا ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کا (جو مکہ سے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں) امتحان لیتے تھے (زہری نے بیان کیا کہ) ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مسلمان وہ سب کچھ ان مشرکوں کو واپس کر دیں جو انہوں نے اپنی ان بیویوں پر خرچ کیا ہو جو (اب مسلمان ہو کر) ہجرت کر آئی ہیں اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھیں تو عمرؓ نے اپنی دو بیویوں، قریبہ بنت ابی امیہ اور ایک جرول خزاعی کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ قریبہ سے معاویہؓ نے شادی کر لی تھی (کیونکہ اس وقت معاویہؓ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔) اور دوسری بیوی سے ابو جہم نے شادی کر لی تھی۔ لیکن جب کفار نے مسلمانوں کو ان

(۱) یعنی معاہدہ میں جو یہ شرط قریش نے رکھی تھی کہ ہمارا جو بھی آدمی مدینہ فرار ہو کر جائے اسے ہمارے حوالے کرنا ہوگا، انہوں نے خود ہی یہ شرط واپس لے لی۔

اخراجات کوادا کرنے سے انکار کیا جوانہوں نے اپنی (کافرہ) بیویوں پر کئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کے یہاں چلی جائے اس کے (مہر وحصہ) کے اخراجات ان کفار کی عورتوں کے مہر سے ادا کردیئے جائیں جو ہجرت کرکے آگئی ہیں (اور کسی مسلمان نے ان سے نکاح کرلیا ہے۔ اگرچہ ... اس ... ثبوت نہیں کہ کوئی بھی مہاجرہ ایمان کے بعد مرتد ہوئی ... حال یہ حکم نازل ہوا تھا) اور ہمیں یہ روایت بھی معلوم ہوئی ہے کہ ابوبصیر بن ... ثقفی جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مومن مہاجر کی حیثیت سے معاہدہ کی مدت کے اندر ہی حاضر ہوئے تو اخنس بن شریق نے نبی کریم ﷺ کو ایک تحریر لکھی جس میں اس نے ابوبصیر (رضی اللہ عنہ کی واپسی کا) مطالبہ آپ سے کیا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۵. الشُّرُوْطِ فِي الْقَرْضِ[۵] وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ عَطَآءٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَجَّلَه' فِي الْقَرْضِ جَازَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' ذَكَرَ رَجُلًا سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَه' اَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَآ اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

۵۔ قرض میں شرط لگانا۔ ابن عمر اور عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر قرض کی ادائیگی) کے لئے کوئی مدت متعین کی تو جائز ہے اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا جنہوں نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے شخص سے ایک ہزار قرض مانگا۔ اور اس نے ایک متعین مدت تک کے لئے دے دیا (کہ مدت پوری ہونے پر قرض ادا کردیں۔)

باب ۶. اَلْمُكَاتَبِ وَمَا لَايَحِلُّ مِنَ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ تُخَالِفُ كِتٰبَ اللّٰهِ[۶] وَقَالَ جَابِرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَوْعُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَّقَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)

۶۔ مکاتب اور ان شرطوں کا بیان جو کتاب اللہ کے خلاف ہوں۔ جابر بن عبداللہ نے مکاتب کے بارے میں بیان فرمایا کہ ان کی (یعنی مکاتب اور اس کے مالک کی) شرطیں ان کے درمیان (جائز) ہیں (بشرطیکہ خلاف شریعت نہ ہوں۔ ابن عمر یا عمر رضی اللہ عنہما نے (راوی کو شبہ ہے) بیان کیا کہ ہر وہ شرط جو کتاب اللہ کی مخالف ہو باطل ہے خواہ ایسی سو ۱۰۰ شرطیں بھی لگائی جائیں۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ عمرؓ اور ابن عمرؓ دونوں سے یہ روایت صحیح ہے۔

(۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَآءُ لِيْ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُه' ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ

۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنی مکاتبت کے سلسلے میں ان سے مدد مانگنے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تمہارے مالکوں کو (پوری قیمت) دے دوں اور تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَ اِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ

ہوجائے (آزادی کے بعد) پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ سے میں نے (عائشہؓ نے) اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں خرید کر تم آزاد کردو، ولاء تو بہر حال اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو ایسی شرطیں (معاملات میں) لگاتے ہیں جن کا کوئی وجود کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ جس نے بھی کوئی ایسی شرط لگائی جس کا وجود کتاب اللہ میں نہ ہو (یعنی کتاب اللہ کی منشاء کے خلاف ہو) تو اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، خواہ ایسی سو ۱۰۰ شرطیں لگالے۔

باب ۷. مَايَجُوْزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْاِقْرَارِ وَالشُّرُوْطِ الَّتِيْ يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَاِذَا قَالَ مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدَةً اَوْثِنْتَيْنِ(۸) وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهٖ اَرْحِلْ رِكَابَكَ فَاِنْ لَّمْ اَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلٰى نَفْسِهٖ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَ قَالَ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَّقَالَ اِنْ لَّمْ اٰتِكَ الْاَرْبَعَآءَ فَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِيْءُ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِيْ اَنْتَ اَخْلَفْتَ فَقَضٰى عَلَيْهِ

۷۔ جو شرطیں جائز ہیں، اقرار کرتے ہوئے استثناء اور وہ شرائط جن کا عام رواج ہے۔ اگر کسی نے یہ کہا کہ سو، سوا ایک یا دو کے۔ ابن عون نے ابن سیرین کے واسطہ سے بیان کیا کہ کسی نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ تم اپنی سواری تیار رکھو، اگر میں تمہارے ساتھ فلاں دن نہ جاسکا تو تم سو ۱۰۰ روپے مجھ سے وصول کر لینا۔ پھر وہ اس دن نہ جاسکا تو شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس نے اپنی خوشی سے خود کو کسی شرط کا مکلف بنایا ہو اور اس پر کوئی جبر بھی نہیں کیا گیا تھا تو وہ شرط لازم ہوجاتی ہے۔ ایوب نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ کسی شخص نے غلہ بیچا اور (خریدنے والے نے) کہا کہ اگر میں تمہارے پاس بدھ کو نہ آسکا تو میرے اور تمہارے درمیان بیع کا معاملہ باقی نہیں رہے گا۔ پھر وہ اس دن نہیں آیا تو شریحؒ نے خریدار سے کہا کہ تمہیں نے وعدہ خلافی کی ہے۔ آپ نے فیصلہ اس کے خلاف کیا۔

(۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو شخص ان سب کو محفوظ رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

باب ۸. الشُّرُوْطِ فِي الْوَقْفِ

۸۔ وقف کی شرطیں۔

(۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَامِرُهٗ

۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین ملی تو آپ رسول اللہ ﷺ

فِيهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِىْ مِنْهُ فَمَا تَامُرُنِىْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَايُبَاعُ وَلَايُوْهَبُ وَلَايُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِى الْفُقَرَآءِ وَفِى الْقُرْبٰى وَفِى الرِّقَابِ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَآ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ ابْنَ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین کا قطعہ ملا ہے۔ اپنی دانست میں اس سے بہتر مال مجھے اب تک کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ ﷺ اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو اصل زمین اپنی ملکیت میں باقی رکھو اور پیداوار صدقہ کردو۔ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر عمرؓ نے اس کو اس شرط کے ساتھ صدقہ کر دیا تھا کہ نہ اسے بیچا جائے گا، نہ اس کا ہبہ کیا جائے گا اور نہ اس میں وراثت چلے گی۔ اسے آپ نے محتاجوں کے لئے، رشتہ داروں کے لئے اور غلام آزاد کرنے کے لئے، مجاہدوں کے لئے، مسافروں کے لئے اور مہمانوں کے لئے صدقہ (وقف) کر دیا تھا اور یہ کہ اس کا متولی اگر دستور کے مطابق اس میں سے اپنی ضروریات کے لئے یا کسی محتاج کو دے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ ابن عوف نے بیان کیا کہ جب میں نے اس حدیث کا ذکر ابن سیرین سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (متولی) اس میں سے جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو (مطلب یہ تھا)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كُتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کے مسائل

باب ۹۔ الْوَصَايَا. وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا نِالْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَاسَمِعَهٗ فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جَنَفًا مَيْلًا مُتَجَانِفٌ مَّائِلٌ

۹۔ وصیتیں۔ اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ آدمی کی وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ (تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی معلوم ہو بشرطیکہ کچھ مال بھی چھوڑ رہا ہو تو وہ والدین اور عزیزوں کے حق میں معقول طریقہ سے وصیت کر جائے، یہ لازم ہے پرہیزگاروں پر پھر جو کوئی اسے اس کے سننے کے بعد بدل ڈالے، سو اس کا گناہ بس انہی پر ہوگا جو اسے بدلیں گے بے شک اللہ بڑا سننے والا ہے، بڑا جاننے والا ہے۔ البتہ جس کسی کو وصیت کرنے والے سے متعلق کسی بے عنوانی یا گناہ کا علم ہو جائے پھر وہ ان لوگوں کی آپس میں صلح کرا دے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے (آیت میں) جنفا کے معنی جھکاؤ کے ہیں۔ متجانف کے معنی جھکنے والا۔

(۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

۱۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر

نْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
لّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحَقُّ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ لَّہٗ شَیْءٌ
ِصِیْ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّاوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ
بَعَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ
نِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی چیز ہو، درست نہیں کہ دو رات بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کئے بغیر گذار دے۔ اس روایت کی متابعت محمد بن مسلم نے عمرو کے واسطہ سے کی۔ انہوں نے ابن عمرؓ کے واسطہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ
یْ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا زُھَیْرُبْنُ مُعَاوِیَۃَ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا
وْاِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
لَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخِیْ جُوَیْرِیَۃَ بِنْتِ الْحٰرِثِ
لَ مَاتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نْدَمَوْتِہٖ دِرْھَمًا وَّلَادِیْنَارًا وَّلَاعَبْدًا وَّلَااَمَۃً وَّلَا
یْئًا اِلَّاالْبَغْلَتَہُ الْبَیْضَآءَ وَسَلَاحَہٗ وَاَرْضًا جَعَلَھَا
دَقَۃً

۱۲۔ ہم سے ابراہیم بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن معاویہ جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے نسبتی بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے جو جویریہ بنت حارثؓ (ام المؤمنین) کے بھائی تھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت سوائے اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار اور اپنی زمین کے جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا، نہ کوئی درہم چھوڑا تھا نہ دینار، نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی اور چیز۔

۱۳) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰ حَدَّثَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا
طَلْحَۃُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ اَبِیْ
اَوْفٰیؓ ھَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی
قَالَ لَا فَقُلْتُ کَیْفَ کُتِبَ عَلَی النَّاسِ الْوَصِیَّۃُ اَوْ
اُمِرُوْا بِالْوَصِیَّۃِ قَالَ اَوْصٰی بِکِتَابِ اللّٰہِ

۱۳۔ ہم سے خلاد بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ بن مصرف نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے کوئی وصیت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، اس پر میں نے پوچھا کہ پھر وصیت کس طرح لوگوں پر فرض ہوئی؟ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا کہ) لوگوں کو وصیت کا حکم کیونکر دیا گیا انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی (اور کتاب اللہ میں وصیت کا حکم موجود ہے۔)

۱۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَۃَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنِ
ابْنِ عَوْفٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذَکَرُوْا
عِنْدَ عَآئِشَۃَؓ اَنَّ عَلِیًّاؓ کَانَ وَصِیًّا فَقَالَتْ مَتٰی اَوْصٰی
اِلَیْہِ وَقَدْکُنْتُ مُسْنِدَتَہٗ اِلٰی صَدْرِیْ اَوْقَالَتْ
حَجْرِیْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِیْ حَجْرِیْ
فَمَا شَعَرْتُ اَنَّہٗ قَدْمَاتَ فَمَتٰی اَوْصٰی اِلَیْہِ

۱۴۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسمٰعیل نے خبر دی، انہیں ابن عون نے، انہیں ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ علی کرم اللہ وجہہ وصی تھے؟ (آنحضور ﷺ کے) تو آپ نے فرمایا کہ کب انہیں وصیت کی تھی؟ حضور اکرم ﷺ نے میں تو (آپ کی وفات کے وقت) سر مبارک اپنے سینے پر یا انہوں نے (بجائے سینے کے) کہا کہ اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی۔ پھر آپ نے پانی کا طشت منگوایا تھا کہ اتنے میں سر مبارک میری گود میں جھک گیا اور میں سمجھ بھی نہ سکی کہ آپ کی وفات

ہو چکی۔ اب تمہیں بتاؤ کہ آنحضور ﷺ نے انہیں کب وصیت کی تھی؟

باب ۱۰۔ اَنْ يَّتْرُكَ وَرَثَتَهٗ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّتَكَفَّفُوا النَّاسَ

۱۰۔ اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

(۱۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَيَكْرَهُ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرَ عَنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَآءَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَاقُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَاقُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَاِنَّكَ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَّفَقَةٍ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةُ الَّتِيْ تَرْفَعُهَآ اِلٰى فِيّ امْرَاَتِكَ وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَّيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ يَوْمَئِذٍ اِلَّا اِبْنَةٌ

۱۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کرنے تشریف لائے میں اس وقت مکہ میں تھا (حجۃ الوداع یا فتح مکہ کے موقعہ پر) حضور اکرم ﷺ اس سرزمین پر موت کو پسند نہیں فرماتے تھے جہاں سے کوئی ہجرت کر چکا ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ ابن عفراء (سعدؓ) پر رحم فرمائے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ) کیا میں اپنے سارے مال و دولت کی وصیت (اللہ کے راستے میں) کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا پھر آدھے کی کر دوں؟ آپ ﷺ نے اس پر بھی فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، پھر تہائی کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ تہائی کی کر سکتے ہو۔ اور یہ بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو کہ (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اس میں کوئی شبہ نہ رکھو کہ جب بھی تم کوئی چیز (جائز طریقہ پر خرچ کرو گے) تو وہ صدقہ ہوگا...... وہ لقمہ بھی جو تم اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دو گے (وہ بھی صدقہ ہے) اور (ابھی وصیت کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں) ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے اور اس کے بعد تم سے بہت سے لوگوں کو فائدہ ہو اور دوسرے بہت سے لوگ (اسلام کے مخالف) نقصان اٹھائیں۔ ❶

باب ۱۱۔ اَلْوَصِيَّةُ بِالثُّلُثِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَايَجُوْزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ اِلَّا الثُّلُثُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ

۱۱۔ تہائی مال کی وصیت۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذمی کے لئے تہائی سے زیادہ کے لئے (وصیت جائز نہیں۔ مسلمانوں کی طرح) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ان میں (یہودیوں میں) اس کے مطابق فیصلہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔

(۱۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْغَضَّ

۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے۔ حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن

---

❶ دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی بیماری بڑی سنگین تھی اور بچنے کی امید بھی نہ تھی۔ اس لئے جب رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو آپ (سعدؓ) نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر دینے کے لئے آپ ﷺ سے پوچھا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی آپ کے متعلق یہ آخری پیشین گوئی بھی سچی ثابت ہوئی اور آپ اس واقعہ کے بعد تقریباً پچاس سال تک زندہ رہے تھے اور عظیم الشان کارنامے اسلام میں آپ نے انجام دیئے تھے۔

النَّاسُ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ

عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباسؓ نے بیان کیا۔ کاش! لوگ (وصیت کو) چوتھائی تک کم کر دیتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تہائی کی وصیت کر سکتے ہو اور تہائی بھی بہت ہے یا (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) بڑی (رقم) ہے۔

(۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا يَرُدَّنِيْ عَلٰى عَقِبِيْ قَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اُوْصِيَ وَاِنَّمَا لِيَ ابْنَةٌ قُلْتُ اُوْصِيْ بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثِ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ فَاَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ

۱۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم نے، ان سے عامر بن سعد نے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے الٹے پاؤں واپس نہ کر دے (یعنی مکہ میں میری موت نہ ہو جسے میں اللہ کے راستے چھوڑ چکا تھا) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت دے اور تم سے بہت سے لوگ نفع اٹھائیں میں نے عرض کیا، میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے۔ ایک لڑکی کے سوا اور میرے کوئی (اولاد) نہیں۔ میں نے پوچھا، کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدھا تو بہت ہے۔ پھر میں نے پوچھا تو تہائی کی کر دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کر سکتے ہو اگرچہ یہ بھی بہت ہے یا (یہ فرمایا کہ) بڑی ہے۔ چنانچہ لوگ بھی تہائی کی وصیت کرنے لگے اور یہ ان کے لئے جائز رہا۔

باب ۱۲. قَوْلِ الْمُوْصِيْ لِوَصِيِّهٖ تَعَاهَدْ وَلَدِيْ وَمَا يَجُوْزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوٰى

۱۲۔ وصیت کرنے والا وصی سے کہے کہ میرے بچے کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔ اور وصی کے لئے کس طرح کے دعوے جائز ہیں؟

(۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَ ابْنُ وَ لِيْدَةِ

۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے اس لئے تم اسے اپنی پرورش میں لے لینا۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقعہ پر سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، مجھے اس نے اس کی وصیت کی تھی پھر عبد بن زمعہؓ اٹھے اور کہنے لگے کہ یہ تو میرا بھائی ہے، میرے باپ کے فراش پر پیدا ہوا ہے۔ لہذا دونوں حضرات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سعد بن وقاصؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے مجھے اس نے اس کی

اَبِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَلَکَ یَاعَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ احْتَجِبِیْ مِنْہُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَھِہٖ بِعُتْبَۃَ فَمَا رَاٰھَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ

وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زمعہؓ اٹھے اور عرض کیا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی باندی کا لڑکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ یہ فرمایا کہ لڑکا تمہارا ہی ہے عبد بن زمعہؓ! بچہ فراش کے تحت ہوتا ہے اور زانی کے حصے میں پتھر ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ آپ ﷺ نے عتبہ کی مشابہت اس لڑکے میں صاف پائی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد اس لڑکے نے سودہؓ کو کبھی نہ دیکھا، تا آنکہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں (مفصل حدیث گذر چکی ہے۔)

باب ۱۳۔ اِذَا اَوْمَاَ الْمَرِیْضُ بِرَاْسِہٖ اِشَارَۃً بَیِّنَۃً جَازَتْ

۱۳۔ اگر مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل قبول ہے۔

(۱۹) حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِیْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَۃٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَھَا مَنْ فَعَلَ بِکِ اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِھَا فَجِیْءَ بِہٖ فَلَمْ یَزَلْ حَتّٰی اعْتَرَفَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ

۱۹۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے یہ حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نے ایک (انصاری) لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا تھا لڑکی سے پوچھا گیا کہ تمہارا سر اس طرح کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں شخص نے کیا؟ فلاں نے کیا ہے؟ آخر اس یہودی کا بھی نام لیا گیا (جس نے اس کا سر کچل دیا تھا) تو لڑکی نے سر کے اشارے سے اثبات میں جواب دیا پھر وہ یہودی بلایا گیا اور آخر الامر اس نے بھی اعتراف کر لیا اور نبی کریم ﷺ کے حکم سے اس کا بھی پتھر سے سر کچل دیا گیا۔ ❶

باب ۱۴۔ لَاوَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ

۱۴۔ وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے۔

(۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ وَّرْقَآءَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَکَانَتِ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ فَنَسَخَ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ مَآاَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّکَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ وَجَعَلَ لِلْاَبَوَیْنِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْاَۃِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ

۲۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (میراث کا) مال لڑکے کو ملتا تھا اور وصیت والدین کے لئے ضروری تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ پھر لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر قرار دیا۔ والدین میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ، بیوی کا (اولاد کی موجودگی میں) آٹھواں حصہ اور (اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں) چوتھا حصہ قرار دیا۔ اسی طرح شوہر کا

---

❶ حدیث سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ لڑکی کے اشارے سے راز کھل گیا تھا کہ مجرم کون ہے لیکن اس سے یہ قطعاً مستنبط نہیں ہوتا کہ یہودی کو جو سزا دی گئی تھی وہ بھی اس بنیاد پر تھی، بلکہ واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سزا خود اس کے اعتراف کر لینے کی بنیاد پر دی گئی تھی اور اسی لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر جو عنوان قائم کیا اور وہ جو مسئلہ اس سے مستنبط کرنا چاہتے ہیں وہ درست نہیں معلوم ہوتا۔ احناف اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ قاضی کی عدالت میں ان اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا۔ آپس کے معاملات میں دیانۃً اگر اس کا اعتبار کریں تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہوسکتا۔

(اولاد نہ ہونے کی صورت میں) آدھا اور (اولاد ہونے کی صورت میں) چوتھائی حصہ قرار دیا۔

باب ۱۵. الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۱۵۔موت کے وقت صدقہ کی فضیلت۔

(۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَاْمُلَ الْغِنٰی وَتَخْشَی الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

۲۱۔ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا یہ کہ تم صدقہ تندرستی کی حالت میں کرو کہ (تم اس مال کو باقی رکھنے کے) خواہش مند بھی ہو، جس سے کچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تمہیں امید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) محتاجی کا ڈر ہو اس کار خیر میں تاخیر نہ کرو کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جاؤ کہ اتنا مال فلاں کے لئے۔ حالانکہ اس وقت وہ فلاں کا (وارثوں کا) ہو چکا ہوگا۔

باب ۱۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰی بِهَا اَوْدَيْنٍ وَيُذْكَرُ اَنَّ شُرَيْحًا وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَطَاؤُسًا وَّعَطَآءً وَابْنَ اُذَيْنَةَ اَجَازُوْا اِقْرَارَ الْمَرِيْضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الْحَسَنُ اَحَقُّ مَايُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ اٰخِرَ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاَوَّلُ يَوْمٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَالْحَكَمُ اِذَآ اَبْرَاَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِیءَ وَاَوْصٰی رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنْ لَّاتُكْشَفَ اِمْرَاَتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا اُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَقَالَ لِمَمْلُوْكِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ اَعْتَقْتُكَ جَازَوَقَالَ الشَّعْبِیُّ اِذَا قَالَتِ الْمَرْاَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا اِنَّ زَوْجِیْ قَضَانِیْ وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَايَجُوْزُ اِقْرَارُهٗ لِسُوْءِ الظَّنِّ بِهٖ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوْزُ اِقْرَارُهٗ بِالْوَدِيْعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَ الظَّنَّ

۱۶۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد ورثاء کے حصے تقسیم ہوں گے۔ روایت کی جاتی ہے کہ شریح، عمر بن عبدالعزیز، طاؤس، عطاء اور ابن اذینہ نے مریض کے قرض کے اقرار کو جائز قرار دیا ہے۔ حسن نے فرمایا کہ سب سے زیادہ تصدیق کئے جانے کا مستحق انسان کا وہ اقرار ہے جو دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن کی ابتداء کے وقت (جان کنی کے وقت) وہ کرتا ہے ابراہیم اور حکم نے فرمایا کہ جب مریض وارث کو قرض سے بری کر دے تو وہ بری ہو جاتا ہے۔ رافع بن خدیج نے وصیت کی تھی کہ ان کی بیوی فزاریہ جو کچھ دروازہ بند کر کے رکھ لیں اس کی تلاش وجستجو نہ کی جائے حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے غلام سے اپنی موت کے وقت کہا کہ میں تمہیں آزاد کر چکا تھا تو آزادی کا نفاذ ہو جائے گا۔ شعبیؒ نے فرمایا کہ اگر عورت نے یہ کہا کہ میرے شوہر نے میرا حق ادا کر دیا ہے اور میں لے چکی ہوں تو اس کا اقرار صحیح ہوگا اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ مریض کا اقرار (اپنے بعض ورثاء کے لئے) صحیح نہیں، اس اقرار کے ساتھ سوء ظن کی وجہ ❶ سے

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی بعض الناس سے مراد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ وہ مریض کے اقرار کو تسلیم نہیں کرتے جب کہ وہ ورثہ میں سے کسی خاص فرد یا افراد کے لئے کسی قرض وغیرہ کا اقرار کرتا ہو۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ ممکن ہے مریض کسی خاص وارث کو اپنا چھوڑا ہوا مال زیادہ دلانا چاہتا ہو اور اس لئے اس کے حق میں کچھ قرض وغیرہ کا بھی اقرار کر لیا کسی ایسے شخص کے متعلق بھی یہ گمان کیا جا سکتا ہے جسے یقین ہی ہو کہ کچھ ہی دیر میں اب اس کا تعلق اس دنیا سے ختم ہو جائے گا اور اسے اپنے مولا کے سامنے اپنے تمام اعمال کا جواب دہ ہونا ہوگا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَايَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِيْنَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّواالْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَّلَا غَيْرَهٗ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر انہی بعض حضرات نے استحسان سے کام لیا اور کہا کہ مریض کا اقرار، ودویعت، بضاعت اور مضاربت کے سلسلے میں ہو تو جائز ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ فرما چکے ہیں کہ بدگمانی سے بچتے رہو۔ اس لئے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور کسی مسلمان کا مال (ناجائز طریقہ سے دوسرے کے لئے) جائز نہیں ہے نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ منافق کی علامت یہ ہے کہ جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو وہ خیانت کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقوں تک پہنچا دو۔ اس آیت میں وارث یا غیر وارث کی کوئی بھی تخصیص نہیں ہے اس سلسلے میں عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کی بھی ایک روایت نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ہے۔

(۲۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُوالرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَااؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ

۲۲۔ ہم سے ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب امانت اس کے پاس رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے۔

بَاب ١٧. تَاْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ وَيُذْكَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ

۱۷۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تاویل کہ ''وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد'' (ورثاء کے حصے تقسیم کئے جائیں۔) روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض کی ادائیگی کی تھی۔ اور اللہ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) جیسا کہ اوپر حضرت حسنؒ کا بھی قول گذرا کسی انسان سے ایسی گھڑی میں جھوٹ بولنے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ لیکن احناف اس پر بھی اس کا شبہ کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں سوءظن اور بدگمانی کی ممانعت بھی آئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حنفیہ نے اس مسئلہ کی بنیاد بدگمانی پر نہیں رکھی ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ اگر ہر حال میں مریض کے اقرار کو صحیح مان لیا جائے تو اس سے بقیہ ورثاء کے مفاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ احناف نے بھی اس صورت میں مریض کے اقرار کو تسلیم کیا ہے۔ جب اس کے اقرار کی وجہ اور بنیاد معلوم ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ہر حال میں مریض کے اقرار کو تسلیم کر لینے سے بقیہ ورثاء کے مفاد کو نقصان پہنچنا یقینی ہے اسی لئے حدیث میں خود واضح طور پر فرما دیا گیا ہے کہ ''وارث کے لئے وصیت درست نہیں ہے۔ اور اس کے لئے کسی قرض کا اقرار درست نہیں ہے۔'' سوءظن کے سلسلے میں بھی یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ بلاوجہ کسی سے بدگمانی رکھنے سے منع کیا گیا ہے لیکن اگر شک کی کوئی بنیاد ہو تو اس کے لئے حدیث میں ہے کہ ''مواقع تہمت سے بچتے رہو۔'' اس لئے مریض کو اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اس پر کسی بدگمانی اور سوءظن کا موقعہ نہ رہے۔ آگے مصنفؒ نے ودیعت مضاربت اور بضاعت سے اعتراض کیا ہے کہ ان سب امور میں اقرار کو احناف تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں بھی اس قاعدہ کی رو سے نہ تسلیم کرنا چاہئے تھا۔ لیکن غور کیجئے۔ کیا ودیعت کو کوئی شخص اقرار کہہ سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہوگا۔ اسی طرح مضاربت اور بضاعت مشہور اور عام اقرار سے ایک جداگانہ صورت ہے۔ عینی نے لکھا ہے کہ قرض میں اقرار کی بنیاد لزوم پر ہوتی ہے اور ان امور میں اقرار کی بنیاد امانت پر ہوتی ہے۔ ان دونوں میں جو فرق ہے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا.فَاَدَآءُ الْاَمَانَةِ اَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَايُوْصِي الْعَبْدُ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ

تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین تک پہنچا دو'' پس امانت کی ادائیگی (جو واجب ہے وصیت کے لحاظ سے جو نفل ہے، مقدم ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مالداری کی صورت میں ہی صدقہ دینا چاہئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔''

(۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَااَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَآءَ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَهٗ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۲۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے دیا (مال) میں نے پھر مانگا اور پھر آپ ﷺ نے عطا فرمایا اس کے بعد مجھے مخاطب کر کے فرمایا! حکیم! اس مال میں (بظاہر) بڑی رونق اور لذت محسوس ہوتی ہے اور جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جو کوئی نیت کی برائی اور لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے حکیمؓ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آپ کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا تا آنکہ دنیا سے اٹھ جاؤں۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں (اپنی خلافت کے عہد میں) بلاتے تھے تا کہ کچھ عطیات دیں، لیکن حکیم کسی بھی چیز کے قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے، اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دینا چاہا اور آپ نے اسے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر عمرؓ نے فرمایا، مسلمانو! میں انہیں ان کا حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں غنیمت کا حصہ دیا ہے اور یہ اسے بھی لینے سے انکار کرتے ہیں۔ حکیمؓ نے نبی کریم ﷺ کے بعد پھر کسی سے سوال نہیں کیا اور ایک دن اللہ سے جا ملے، رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ عنہ۔

(۲۴) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ

۲۴۔ ہم سے بشر بن محمد سختیانی نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص راعی

رَعِيَّتِهٖ وَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْۤ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ

(نگران) ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہے۔ امام (تمام مسلمانوں کا) نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ خادم اپنے مخدوم کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا، آدمی اپنے والد کے مال کا نگران ہے۔

باب ۱۸ . اِذَا وَقَفَ اَوْ اَوْصٰى لِاَقَارِبِهٖ وَمَنِ الْاَقَارِبُ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَآءِ اَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ مِّثْلَ حَدِيْثِ ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَآءِ قَرَابَتِكَ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّكَانَا اَقْرَبَ اِلَيْهِ مِنِّيْ وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَ اُبَيٍّ مِّنْ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاسْمُهٗ زَيْدُ ابْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ اِلٰى حَرَامٍ وَّ هُوَ الْاَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ اَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيًّا اِلٰى سِتَّةِ اٰبَآءٍ اِلٰى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَّ هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعٰوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ ابْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَّجْمَعُ حَسَّانَ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيًّا وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَآ اَوْصٰى لِقَرَابَتِهٖ فَهُوَ اِلٰى اٰبَآئِهٖ فِي الْاِسْلَامِ

۱۸۔ جب کسی نے اپنے عزیزوں کے لئے وقف یا وصیت کی، اور اعزہ کون لوگ کہلائیں گے؟ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اسے (بیرحاء کا باغ) اپنے غریب عزیزوں کو دے دو چنانچہ انہوں نے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ اور انصاری (محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ) نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، ثابت کی حدیث کی طرح کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا، اسے اپنے غریب عزیزوں کو دے دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حسان اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو وہ زمین دے دی، یہ دونوں حضرات مجھ سے زیادہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے، آپ سے دونوں حضرات کی قرابت داری تھی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا نسب زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید منات بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام رضی اللہ عنہ۔ اس طرح حرام کے ساتھ ان دونوں حضرات کا نسب مل جاتا ہے جو تیسری پشت میں ہیں۔ اور حرام بن عمرو بن زید منات بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار، گویا حرام بن عمرو پر ان دونوں حضرات کا نسب ایک ہوجاتا ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان دونوں حضرات کا نسب چھٹی پشت میں عمرو بن مالک پر ملتا ہے۔ ان کا نسب اس طرح ہے ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار، گویا عمرو بن مالک بن نجار پر حسان، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سب کا نسب مل جاتا

ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر کسی نے اپنے عزیزوں کے لئے (قرابت کی تعیین کے ساتھ) وصیت کی، تو مسلمان اباء کے اعتبار سے اس کا نفاذ ہوگا۔

(۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّه' سَمِعَ اَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَّا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ وَّقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ

۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا میرا خیال ہے کہ بیر حاء کے باغ کو (جس کے وقف کرنے کا تم نے ارادہ کیا ہے) اپنے عزیزوں میں تقسیم کردو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اس زمین کو انہوں نے اپنے عزیزوں میں تقسیم کردیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری ''اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔'' تو نبی کریم ﷺ پکارنے لگے ''اے بنوفہر! اے بنو عدی قریش کی مختلف شاخوں کو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب، یہ آیت نازل ہوئی ''اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے'' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے معشر قریش!

باب ۱۹ . هَلْ يَدْخُلُ النِّسَآءُ وَالْوَلَدُ فِي الْاَقَارِبِ

۱۹۔ کیا عورتیں اور بچے بھی عزیزوں میں داخل ہوں گے؟

(۲۶) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَوْكَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَآاُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَّاعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَااُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَآ اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَاشِئْتِ مِنْ مَّالِيْ لَااُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَه' اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔'' تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور فرمایا، اے معشر قریش یا اسی طرح کا کوئی دوسرا کلمہ، اپنی جانوں کو خریدلو (اللہ سے، اسلام اور نیک عمل کے ذریعہ سے نجات دلوالو) میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا (اگر تم ایمان نہ لائے) اے بنی عبد مناف؟ میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔ اے عباس بن مطلب! میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا۔ اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا، اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو لیکن اللہ کی پکڑ سے میں تمہیں بھی نہیں بچا سکتا۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے کی، ان سے ابن وہب نے، ان سے یونس نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔

باب ۲۰. هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهٖ وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهٗ وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً اَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهٗ اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَرِطْ

۲۰۔کیا واقف اپنے وقف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ عمرؓ نے شرط لگائی تھی (اپنے وقف کے لئے) کہ جو شخص اس کا متولی ہوگا اس کے لئے اس وقف میں سے کھا لینے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ (دستور کے مطابق) واقف خود بھی وقف کا متولی ہو سکتا ہے اور دوسرا شخص بھی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے اونٹ یا کوئی اور چیز اللہ کے راستے میں وقف کی تو جس طرح دوسرے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، خود واقف بھی اٹھا سکتا ہے اگرچہ (وقف کرتے وقت) اسکی قید نہ لگائی ہو۔

(۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا اَنْ يَّسُوْقَ بُدْنَةً فَقَالَ لَهٗ اِرْكَبْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بُدْنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ اِرْكَبْهَا وَيْلَكَ اَوْ وَيْحَكَ

۲۷۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص قربانی کا جانور ہانکے لئے جار ہے رہا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آنحضور ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا، افسوس! سوار بھی ہو جاؤ یا (آپ ﷺ نے ویلک کے بجائے) ویحک فرمایا (معنی وہی ہوں گے۔)

(۲۸) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ اِرْكَبْهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ اِرْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْفِي الثَّالِثَةِ

۲۸۔ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک صاحب قربانی کا جانور ہانکے لئے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ، لیکن انہوں نے معذرت کی کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ سوار بھی ہو جاؤ۔ افسوس! یہ کلمہ آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تھا۔ [1]

باب ۲۱. اِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ لِاَنَّ عُمَرَؓ اَوْقَفَ وَ قَالَ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ اَنْ وَّلِيَهٗ عُمَرُ اَوْغَيْرُهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ

۲۱۔اگر واقف نے مال موقوفہ کو کسی دوسرے کے قبضہ میں نہیں جانے دیا تو جائز ہے اس لئے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (خیبر کی اپنی زمین) وقف کی اور فرمایا کہ اگر میں سے اس کا متولی بھی کھائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہاں آپ نے اس کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی کہ خود آپ ہی اس کے متولی ہوں گے یا کوئی دوسرا۔ نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا تھا کہ میرا خیال ہے کہ تم اپنی زمین (جسے تم صدقہ کرنا چاہتے ہو) اپنے

---

[1] احناف کے یہاں بھی مسئلہ یہی ہے کہ وقف سے خود واقف بھی منتفع ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال میں قربانی کے جانور سے انتفاع کی حدیث پیش کی ہے۔ ظاہر ہے کہ قربانی وقف نہیں ہے لیکن جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں، مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں استدلال کے بیان میں بڑا توسع ہے۔

عزیزوں کو دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اپنے عزیزوں اور بنی اعمام میں اسے تقسیم کر دیا۔

باب ۲۲. اِذَا قَالَ دَارِیْ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ یُبَیِّنْ لِلْفُقَرَآءِ اَوْغَیْرِ هِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَّیَضَعُهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ اَوْحَیْثُ اَرَادَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ حِیْنَ قَالَ اَحَبُّ اَمْوَالِیْ بِیْرَحَآءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَاَجَازَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَایَجُوْزُ حَتّٰی یُبَیِّنَ لِمَنْ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ

۲۲۔ اگر کسی نے کہا کہ میرا گھر اللہ کی راہ میں صدقہ ہے، فقراء وغیرہ کے لئے صدقہ ہونے کی کوئی وضاحت نہیں کی تو جائز ہے۔ اسے وہ اپنے عزیزوں کو بھی دے سکتا ہے اور دوسروں کو بھی (کیونکہ صدقہ کرتے ہوئے کسی کی تخصیص نہیں کی تھی) جب طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے اموال میں مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ بیرحاء کا باغ ہے اور وہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے تو نبی کریم ﷺ نے اسے جائز قرار دیا تھا (حالانکہ انہوں نے کوئی تعیین نہیں کی تھی کہ کسے دیں گے) لیکن بعض حضرات نے کہا کہ جب تک یہ نہ بیان کر دے کہ صدقہ کس کے لئے ہے جائز نہیں ہوگا۔ پہلا مسلک زیادہ صحیح ہے۔

باب ۲۳. اِذَا قَالَ اَرْضِیْ اَوْ بُسْتَانِیْ صَدَقَةٌ عَنْ اُمِّیْ فَهُوَ جَآئِزٌ وَّاِنْ لَّمْ یُبَیِّنْ لِمَنْ ذٰلِکَ

۲۳۔ کسی نے کہا کہ میری زمین یا میرا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے تو یہ بھی جائز ہے خواہ اس میں بھی اس کی وضاحت نہ کی ہو کہ کس کے لئے صدقہ ہے۔

(۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَعْلٰی اَنَّهٗ سَمِعَ عِکْرِمَةَ یَقُوْلُ اَنْبَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّیَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا اَیَنْفَعُهَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُکَ اَنَّ حَآئِطِی الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَیْهَا

۲۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں مخلد بن یزید نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلیٰ نے خبر دی، انہوں نے عکرمہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ ان کی خدمت میں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، یارسول اللہ! میری والدہ کا جب انتقال ہوا تو میں ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھا۔ کیا اگر میں کوئی چیز صدقہ کروں تو اس سے انہیں فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ آنحضور ﷺ نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ میں آپ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

باب ۲۴. اِذَا تَصَدَّقَ اَوْاَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهٖ اَوْ بَعْضَ رَقِیْقِهٖ اَوْ دَوَابِّهٖ فَهُوَ جَائِزٌ

۲۴۔ کسی نے اپنے مال، غلام یا جانوروں کا ایک حصہ صدقہ یا وقف کیا تو جائز ہے۔

(۳۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری توبہ (غزوہ تبوک میں نہ جانے کی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّىْ اُمْسِكُ سَهْمِىَ الَّذِىْ بِخَيْبَرَ

قبول ہونے کا شکرانہ یہ ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے راستے میں دے دوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اپنے مال کا ایک حصہ اپنے پاس ہی باقی رکھو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ پھر میں اپنا خیبر کا حصہ اپنے پاس محفوظ رکھتا ہوں۔

باب ۲۵. مَنْ تَصَدَّقَ اِلٰى وَكِيْلِهٖ ثُمَّ رَدَّالْوَكِيْلُ اِلَيْهِ

وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَآءَ اَبُوْطَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِىْ اِلَىَّ بِيْرُحَآءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيْقَةً كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَ يَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآئِهَا فَهِىَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ بِرَّهٗ وَذُخْرَهٗ فَضَعْهَا اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا اَبَاطَلْحَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِى الْاَقْرَبِيْنَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اَبُوْطَلْحَةَ عَلٰى ذَوِىْ رَحِمِهٖ قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ اُبَىٌّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهٗ مِنْهُ مُعٰوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ تَبِيْعُ صَدَقَةَ اَبِىْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَلَا اَبِيْعُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيْقَةُ فِىْ مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِىْ جَدِيْلَةَ الَّذِىْ بَنَاهُ مُعٰوِيَةُ

۲۵۔ کسی نے اپنے وکیل کو صدقہ دیا لیکن وکیل نے اسے مؤکل ہی کو واپس کر دیا۔ اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے خبر دی، انہیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے (امام بخاریؒ نے کہا کہ) یقین ہے کہ یہ روایت انہوں نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا، جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تم نیکی ہرگز نہیں پاسکتے جب تک اس مال میں سے نہ خرچ کرو جو تمہارا پسندیدہ ہے۔“ تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ ”تم نیکی ہرگز نہیں پاسکتے جب تک اس مال میں سے خرچ نہ کرو جو تمہارا پسندیدہ ہے۔“ اور میرے اموال میں سب سے پسندیدہ مجھے بیرحاء ہے، بیان کیا کہ بیرحاء ایک باغ تھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی اس میں تشریف لے جاتے تھے، اس کے سائے میں بیٹھتے اور اس کا پانی پیتے تھے (ابوطلحہؓ نے کہا کہ) اس لئے وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے، میں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ آخرت ہونے کی امید رکھتا ہوں، پس یا رسول اللہ! جس طرح اللہ پاک آپ کو بتائے اسے استعمال کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مبارک ہو، ابوطلحہ! بڑا نفع بخش مال ہے، ہم تم سے اسے قبول کر کے پھر تمہارے ہی حوالے کر دیتے ہیں اور اب تم اسے اپنے عزیزوں کو دے دو۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں کو دے دیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جن لوگوں کو باغ آپ نے دیا تھا ان میں ابی اور حسان رضی اللہ عنہما تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیچ دیا تو کسی نے آپ سے کہا کیا آپ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا دیا ہوا مال بیچ رہے ہیں؟ حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جب ایک صاع کھجور ایک صاع درہم کے بدلے میں بک رہی ہو تو میں کیوں نہ بیچوں (یعنی قیمت اچھی لگی اس لئے بیچ دیا) یہ باغ قصر بنی جدیلہ کے قریب تھا جسے معاویہ رضی اللہ عنہ نے تعمیر کیا تھا۔

باب ۲۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ

۲۶۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''جب (میراث کی) تقسیم کے وقت رشتہ دار (جو وارث نہ ہوں) یتیم اور مسکین آ جائیں اس میں سے انہیں بھی کچھ دے دو۔''

(۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍعَنْ سَعِيْدِ ابنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَّزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰ يَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰهِ مَانُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِىْ يَرْزُقُ وَوَالٍ لَايَرِثُ فَذَاكَ الَّذِىْ يَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ يَقُوْلُ لَااَمْلِكُ لَكَ اَنْ اُعْطِيَكَ

۳۱۔ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ سمجھنے لگے ہیں کہ یہ آیت (جس کا ذکر عنوان میں ہوا) منسوخ ہوگئی ہے، نہیں خدا گواہ ہے۔ آیت منسوخ نہیں ہوئی البتہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سست ہوگئے ہیں۔ اصل میں والی دو۲ ہیں، ایک تو وہ جو وارث ہے اور یہی دے بھی سکتا ہے (عزیزوں، یتیموں اور محتاجوں کو جو تقسیم کے وقت آ جائیں) دوسرا والی وہ ہے جو وارث نہیں ہوتا اور وہ الفاظ میں معذرت کرسکتا ہے کہ مجھے کوئی اختیار ہی نہیں کہ تمہیں بھی اس میں سے کچھ دے سکوں۔

باب ۲۷. مَايُسْتَحَبُّ لِمَنْ يُّتَوَفّٰى فُجَاءَةً اَنْ يَّتَصَدَّقُوْا عَنْهُ وَ قَضَاءِ النُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

۲۷۔اگر کسی کی اچانک موت واقع ہو جائے تو اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے اور میت کی نذروں کو پورا کرنا (بھی مستحب ہے)

(۳۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّىْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاُرَاهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَ تَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا

۳۲۔ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میری والدہ کی موت اچانک واقع ہوگئی۔ میرا خیال ہے کہ اگر انہیں گفتگو کا موقعہ ملتا تو وہ صدقہ کرتیں، تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں، ان کی طرف سے صدقہ کرو۔

(۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَؓ اِسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّىْ مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا

۳۳۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا، انہوں نے عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور انہوں نے نذر مان رکھی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کی طرف سے نذر تم پوری کردو۔

باب ۲۸. اَلْاِشْهَادِ فِى الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

۲۸۔وقف اور صدقہ میں گواہ۔

(۳۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَعْلٰى اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرَمَةَ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍؓ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ

۳۴۔ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلیٰ نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ عکرمہ سے سنا اور انہیں

عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَخَا بَنِیْ سَاعِدَةَ تُوُفِّیَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّی تُوُفِّیَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ یَنْفَعُهَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُکَ اَنَّ حَائِطِیَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَیْهَا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قبیلہ بنی ساعدہ کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھے (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوے میں شریک تھے) اس لئے وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور میں اس وقت موجود نہیں تھا تو کیا اگر میں کچھ ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انہیں اس کا فائدہ پہنچے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں سعد رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخراف ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

باب ۲۹. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاٰتُوا الْیَتٰمٰی اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ وَلَاتَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ اِنَّهٗ کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا وَّاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور ''یتیموں کو ان کا مال پہنچادو اور پاکیزہ چیز کو گندی چیز سے مت تبدیل کرو اور ان کا مال مت کھاؤ اپنے مال کے ساتھ۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو۔''

(۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ کَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّاتُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِیَ الْیَتِیْمَةُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّهَا فَیَرْغَبُ فِیْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَیُرِیْدُ اَنْ یَّتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰی مِنْ سُنَّةِ نِسَآئِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِکَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِیْ اِکْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا بِنِکَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَی النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِیْهِنَّ قَالَتْ فَبَیَّنَ اللّٰهُ فِیْ هٰذِهٖ اَنَّ الْیَتِیْمَةَ اِذَا کَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَّمَالٍ رَّغِبُوْا فِیْ نِکَاحِهَا وَلَمْ یُلْحِقُوْهَا بِسُنَّتِهَا بِاِکْمَالِ الصَّدَاقِ فَاِذَا کَانَتْ مَرْغُوْبَةً عَنْهَا فِیْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَکُوْهَا وَالْتَمَسُوْا غَیْرَهَا مِنَ النِّسَآءِ قَالَ فَلَمَّا یَتْرُکُوْنَهَا حِیْنَ یَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَیْسَ لَهُمْ اَنْ یَّنْکِحُوْهَا اِذَا رَغِبُوْا فِیْهَا اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَهَا

۳۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیرؓ ان سے حدیث بیان کرتے تھے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمٰی فانکحوا ما طاب لکم من النسآء (ترجمہ اوپر باب میں گزر چکا) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو پھر ولی کے دل میں اس کے حسن اور اس کے مال کی طرف رغبت پیدا ہو جائے اور وہ اس کی عزیز دوسری لڑکیوں کے مقابلہ میں کم مہر دے کر نکاح کر لینا چاہیں تو انہیں اس طرح نکاح کرنے سے روکا گیا ہے لیکن یہ کہ ولی ان کے ساتھ پورے مہر کی ادائیگی میں انصاف سے کام لیں (تو نکاح کر سکتے ہیں) اور انہیں ان لڑکیوں کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ''آپ سے لوگ عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق ہدایت کرتا ہے۔'' انہوں نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح کر دیا کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہو اور (ان کے ولی) ان سے نکاح کرنے کے خواہش مند ہوں لیکن پورا مہر دینے میں ان کے (خاندان

اَلْاَوْفٰی مِنَ الصَّدَاقِ وَ یُعْطُوْهَا حَقَّهَا

کے) طریقوں کی رعایت نہ کر سکیں (تو ان سے نکاح نہ کریں) جب ان مال اور حسن کی کمی کی وجہ سے ان کی طرف انہیں اگر کوئی رغبت نہ ہوتی تو انہیں وہ چھوڑ دیتے اور ان کے سوا کسی دوسری عورت کو تلاش کرتے، بیان کیا کہ جس طرح ایسے لوگ رغبت نہ ہونے کی صورت میں ان یتیم لڑکیوں کو چھوڑ دیتے اسی طرح ان کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان لڑکیوں کی طرف ان کو رغبت ہو تو ان کے پورے مہر کے معاملے میں اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے معاملے میں عدل وانصاف سے کام لئے بغیر ان سے نکاح کریں۔ ❶

باب ۳۰. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْآ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْکُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّکْبَرُوْا وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ وَکَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا-لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْکَثُرَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا-حَسِیْبًا یَعْنِی کَافِیًا

۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں۔ تو اگر تم ان میں ہوشیاری دیکھ لو تو ان کے حوالے ان کا مال کر دو۔ اور ان کے مال کو جلد جلد اسراف سے اور اس خیال سے کہ یہ بڑے ہو جائیں گے مت کھا ڈالو، بلکہ جو شخص خوشحال ہو وہ تو اپنے کو بالکل روکے رکھے اور البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے اور جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہ بھی کر لیا کرو، اور اللہ حساب کرنے والا کافی ہے۔ مردوں کے لئے بھی اس چیز میں حصہ ہے جس کو والدین اور نزدیک کے قرابتدار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لئے بھی اس چیز میں حصہ ہے جس کو والدین اور نزدیک کے قرابتدار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لئے بھی اس چیز میں حصہ ہے جس کو والدین اور نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جائیں، اس (متروکہ) میں سے تھوڑا یا زیادہ (بہر حال) ایک حصہ قطعی ہے۔ آیت میں حسیباً کے معنی کافی کے ہیں۔

باب ۳۱. وَمَا لِلْوَصِیِّ اَنْ یَّعْمَلَ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ وَمَا یَاْکُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهٖ

۳۱۔ وصی کے لئے یتیم کے مال کو کاروبار میں استعمال کرنا اور پھر اپنے کام کے مطابق اس میں سے لینا جائز ہے۔

۳۶) حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ مَّوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرٌ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَّهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ یُقَالُ لَهٗ ثَمْغٌ وَّکَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اسْتَفَدْتُ مَالًا

۳۶۔ ہم سے ہارون نے حدیث بیان کی، ان سے بنو ہاشم کے مولا ابوسعید نے حدیث بیان کی، ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمرؓ نے اپنی ایک جائداد صدقہ کر کے رسول اللہ ﷺ کے حوالے کر دی (کہ جس طرح چاہیں اس کا حکم بیان کریں) اس جائداد کا نام ثمغ تھا اور یہ ایک باغ تھا۔

❶ اس حدیث کو پڑھتے وقت یہ ملحوظ رہے کہ مہر کے سلسلے میں اسلام کا منشاء یہ ہے کہ نکاح کے ساتھ ہی اس کی ادائیگی ہونی چاہیے۔ عرب میں پہلے بھی یہی دستور تھا اور اب بھی یہی ہے۔ ہمارے یہاں مہر کا جو طریقہ ہے اس سے اسلامی مہر کی ساری اہمیت کو نقصان پہنچا ہے۔

هُوَعِنْدِیْ نَفِیْسٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ فَقَالَ لنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْلِهٖ لَایُبَاعُ وَلَا یُوْهَبُ وَلَا یُوْرَثُ وَلٰکِنْ یُّنْفِقُ ثَمْرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ عُمَرُ فَصَدَقَتُهٗ ذٰلِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَفِی الرِّقَابِ وَالْمَسَاکِیْنِ وَالضَّعِیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَلَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَّلِیَهٗ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ یُوْکِلَ صَدِیْقَهٗ غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهٖ

عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے ایک جائداد ملی ہے اور میرے خیال میں نہایت عمدہ ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ اسے صدقہ کردوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے اصل کے ساتھ صدقہ کردو کہ نہ بیچا جاسکے، نہ ہبہ کیا جاسکے اور نہ اس کا کوئی وارث بن سکے، صرف اس کا پھل کام میں لایا جاتا رہے چنانچہ عمرؓ نے اسے صدقہ کردیا، آپ کا یہ صدقہ غازیوں کے لئے، غلام آزاد کرنے کے لئے محتاجوں اور کمزوروں کے لئے، مسافروں کے لئے اور رشتہ داروں کے لئے تھا۔ اور یہ کہ اس کے متولی کے لئے اسؓ میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب مقدار میں کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے بشرطیکہ اس میں سے جمع کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

(۳۷) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِیْ وَالِی الْیَتِیْمِ اَنْ یُّصِیْبَ مِنْ مَّالِهٖ اِذَا کَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ

۳۷۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی اس آیت) ''اور جو شخص خوشحال ہو وہ اپنے کو بالکل روکے رکھے البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ یتیموں کے ولیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ یتیم کے مال میں سے اگر والی نادار ہو مال کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے۔

باب ۳۲. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا

۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب آگ ہی میں جھونک دیئے جائیں گے۔''

(۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِبْنِ زَیْدِ نِالْمَدَنِیِّ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاهُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغٰفِلَاتِ

۳۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید مدنی نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات چیزوں سے جو تباہ کردینے والی ہیں بچتے رہو۔ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے یعنی حق کے بغیر، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ آنا، پاک دامن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

باب ۳۳. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُکُمْ

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''آپ سے لوگ یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کے (اموال) میں بہتری کا خیال رکھنا ہی خیر

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ لَاَعْنَتَكُمْ لَاَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ وَعَنَتَ خَضَعَتْ وَقَالَ لَنَا سُلَيْمٰنُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى اَحَدٍ وَّصِيَّةً وَّكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيْهِ فِي مَالِ الْيَتِيْمِ اَنْ يَّجْتَمِعَ اِلَيْهِ نُصَحَاؤُهٗ وَاَوْلِيَاؤُهٗ فَيَنْظُرُوا الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَانَ طَاؤُسٌ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْيَتٰمٰى قَرَاَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِيْ يَتَامَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ بِقَدْرِهٖ مِنْ حِصَّتِهٖ

ہے اور اگر تم ان کے ساتھ (ان کے اموال میں) شریک ہو جاؤ تو (بہر حال) وہ بھی تمہارے بھائی ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اصلاح چاہنے والے اور فساد پیدا کرنے والے کی خوب پہچان رکھتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں تنگی میں مبتلا کر دیتا، بلا شبہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' (قرآن کی اس آیت مبارکہ میں) لاعنتکم کے معنی ہیں کہ تمہیں حرج اور تنگی میں مبتلا کر دینا۔ اور عنت کے معنی جھک گئے کے ہیں۔ اور ہم سے سلیمان نے بیان کیا ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی کی وصیت نہیں ٹھکرائی (جس میں انہیں شریک کیا گیا ہو) ابن سیرین رحمۃ اللہ کا محبوب مشغلہ یہ تھا کہ یتیم کے مال و جائداد کے سلسلے میں ان کے خیر خواہوں اور ولیوں کو جمع کرے تا کہ ان کے لئے کوئی اچھی صورت پیدا کرنے کے لئے غور کریں، طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے جب یتیموں کے معاملات سے متعلق کوئی سوال کیا جاتا تو آپ یہ آیت پڑھتے کہ ''اور اللہ فساد پیدا کرنے والے اور اصلاح چاہنے والے کی خوب پہچان رکھتا ہے۔'' عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے یتیموں کے بارے میں فرمایا، خواہ وہ معمولی قسم کے لوگوں میں ہوں یا بڑے درجے کے، ولی کو ہر شخص پر اس کے حصے کے مطابق خرچ کرنا چاہئے۔

باب ۳۴. اِسْتِخْدَامِ الْيَتِيْمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ اِذَا كَانَ صَلَاحًا لَّهٗ وَنَظْرِ الْاُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْيَتِيْمِ

۳۴۔ سفر اور حضر میں یتیم سے خدمت لینا، اگر ان کے اندر اس کی صلاحیت ہو، اور ماں اور سوتیلے باپ کی نگہداشت (اگر چہ وہ باپ کی طرف سے وصی نہ ہوں۔)

(۳۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَاَخَذَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدِمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهٗ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا

۳۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کے ساتھ کوئی خادم نہیں تھا، اس لئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! انس ذہین لڑکا ہے یہ آپ کی سفر اور حضر میں خدمت کیا کرے گا۔ انسؓ نے بیان کیا۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی سفر و حضر میں خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھ سے کبھی کسی کام کے بارے میں جسے میں نے کر دیا ہو یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام اس طرح کیوں کیا۔ اسی طرح کسی ایسے کام کے متعلق جسے میں نہ کر سکا ہوں، آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا۔

باب ۳۵. اِذَا وَقَفَ اَرْضًا وَّلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُوْدَ فَهُوَ

۳۵۔ اگر زمین وقف کی، بغیر حدود کی وضاحت کے تو جائز ہے، صدقہ

جَائِزٌ وَّكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ

(۴٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اَبُوْطَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبَّ مَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْا بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَاللّٰهِ فَضَعْهَا حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ اَوْرَايِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَاقُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَفِيْ بَنِيْ عَمِّهٖ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَيَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ رَّايِحٌ

میں بھی یہی مسئلہ ہے۔

۴٠۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ابوطلحہ جمہور کے باغات کے اعتبار سے مدینہ کے انصار میں سب سے بڑے مالدار تھے اور انہیں اپنے تمام اموال میں مسجد نبوی کے سامنے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پسند تھا۔ خود نبی کریم ﷺ بھی اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا شیریں پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی ''نیکی تم ہرگز نہیں حاصل کرو گے جب تک اپنے اس مال میں سے نہ خرچ کرو جو تمہیں پسند ہوں۔'' تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور آکر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ''نیکی ہرگز نہیں حاصل کرسکو گے جب تک اپنے ان اموال میں سے نہ خرچ کرو جو تمہیں پسند ہو۔'' اور میرے اموال میں مجھے سب سے زیادہ پسند بیرحاء ہے اور یہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے، میں اللہ کی بارگاہ سے اس کی نیکی اور ذخیرہ آخرت ہونے کی توقع رکھتا ہوں۔ آپ کو جہاں اللہ تعالیٰ بتائے اسے استعمال کیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مبارک ہو، یہ تو بڑا فائدہ بخش مال ہے یا (آپ نے بجائے رابح کے) رائح کہا شک ابن سلمہ کو تھا اور جو کچھ تم نے کہا میں نے سب سن لیا ہے اور میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے عزیزوں کو دے دو۔ ابوطلحہ نے عرض کیا، یارسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے عزیزوں اور بنی اعمام میں اسے تقسیم کردیا۔ اسمٰعیل، عبداللہ بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے مالک کے واسطہ سے (رابح کے بجائے) رائح بیان کیا ہے۔

(۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّهٗ تُوُفِّيَتْ اَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مِخْرَافًا وَّاُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا

۴۱۔ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا، کیا اگر وہ ان کی طرف سے صدقہ کریں تو انہیں فائدہ پہنچے گا؟ آنحضور ﷺ نے جواب دیا کہ ہاں، اس پر ان صحابی نے کہا کہ میرے ایک مخراف نامی باغ ہے اور میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

باب ۳۶. اِذَآ اَوْقَفَ جَمَاعَةٌ اَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ

(۴۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اَمَرَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَا ئِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْالَاوَاللّٰهِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَه اِلَّا اِلَی اللّٰهِ

۳۶۔ اگر کئی آدمیوں نے مل کر مشترک زمین وقف کی تو جائز ہے۔

۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دیا تو فرمایا کہ اے بنونجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت طے کر لو (جس میں مسجد بنائی جانے کی تجویز تھی) انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہیں لیں گے۔

باب ۳۷. الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ

(۴۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ اَرْضًا فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَّمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَاْمُرُنِیْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ اَنَّه لَايُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَايُوْهَبُ وَلَايُوْرَثُ فِی الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّ لِيَهَآ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ۔

۳۷۔ وقف کس طرح لکھا جائے گا؟

۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ملی تو آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایک زمین ملی ہے اور اس سے عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ (کس طرح میں اسے ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بناؤں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل اپنے قبضے میں باقی رکھتے ہوئے اس کے منافع کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط کے ساتھ صدقہ (وقف) کیا کہ اصل زمین نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے اور نہ وراثت میں کسی کو ملے اور فقراء، رشتہ دار، غلام آزاد کرنے اللہ کے راستے (کے مجاہدوں) مہمانوں اور مسافروں کے لئے (وقف) ہے جو شخص بھی اس کا متولی ہو، اگر وہ دستور کے مطابق اس میں سے کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے تو کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ ذخیرہ اندوزی کا ارادہ نہ ہو۔

باب ۳۸. الْوَقْفِ لِلْغَنِیِّ وَالْفَقِيْرِ وَالضَّيْفِ

(۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَؓ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَه قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا فِی الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَذِی الْقُرْبٰى وَالضَّيْفِ۔

۳۸۔ مالدار محتاج اور کمزور کے لئے وقف۔

۴۴۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمرؓ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک جائداد ملی تو آپ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق اطلاع دی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اسے صدقہ کر دو، چنانچہ آپ نے فقراء، مساکین، رشتہ دار اور مہمانوں کے لئے اسے صدقہ کر دیا۔

باب ۳۹. وَقْفِ الْاَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

(۴۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ حَدَّثَنَا اَبُوالتَّیَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَه اِلَّا اِلَی اللّٰهِ

۳۹۔ مسجد کے لئے زمین کا وقف۔

۴۵۔ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، کہا میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوالتیاح نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مسجد بنانے کے لئے حکم دیا اور فرمایا، اے بنونجار! اپنے اس باغ کی مجھ سے قیمت طے کرلو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، خدا کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ سے مانگتے ہیں۔

باب ۴۰. وَقْفِ الدَّوَآبِّ وَالْکُرَاعِ وَالْعُرُوْضِ وَالصَّامِتِ قَالَ الزُّهْرِیُّ فِیْمَنْ جَعَلَ اَلْفَ دِیْنَارٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدَفَعَهَا اِلٰی غُلَامٍ لَه تَاجِرٍ یَّتَّجِرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَه صَدَقَةً لِلْمَسٰکِیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ هَلْ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّاکُلَ مِنْ رِبْحِ ذٰلِکَ الْاَلْفِ شَیْئًا وَاِنْ لَمْ یَکُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِی الْمَسٰکِیْنِ قَالَ لَیْسَ لَه اَنْ یَّاکُلَ مِنْهَا

۴۰۔جانور، گھوڑے، سامان اور سونے چاندی کا وقف زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا، جس نے ہزار دینار اللہ کے راستے میں وقف کر دیئے تھے اور انہیں ایک اپنے تاجر غلام کو دے دیا تھا کہ اس سے کاروبار کرے، اور اس کے منافع کو وہ شخص محتاجوں اور عزیزوں پر صدقہ کرتا تھا، (زہری سے پوچھا گیا تھا کہ کیا اس شخص کے لئے جائز ہے اس ہزار دینار کے منافع میں سے کچھ خود بھی لے لیا کرے خصوصاً اس صورت میں) جب کہ اس منافع کو مساکین کے لئے صدقہ نہ کیا ہو (بلکہ صدقہ صرف اصل مال کا ہو اور کسی وجہ سے کاروبار میں لگا لیا ہو) زہری نے فرمایا کہ (کسی صورت میں) اس کے لئے ان میں سے کھانا جائز نہیں ہے۔

(۴۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ لَه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَحْمِلَ عَلَیْهَا رَجُلًا فَاُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّه قَدْ وَقَفَهَا یَبِیْعُهَا فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبْتَاعَهَا فَقَالَ لَاتَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِیْ صَدَقَتِکَ

۴۶۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمرؓ نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) ایک شخص کو سواری کے لئے دیا۔ یہ گھوڑا رسول اللہ ﷺ نے انہیں سواری کے لئے عنایت فرمایا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ شخص گھوڑے کو بیچ رہا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا وہ اسے خرید سکتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے نہ خریدو اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

باب ۴۱. نَفَقَةِ الْقَیِّمِ لِلْوَقْفِ

۴۱۔وقف کے نگراں کا نفقہ۔

(۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَّا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ

۴۷۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں، مالک نے خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے ورثہ دینار (و درہم) تقسیم نہ کریں، میری ازواج کے نفقہ اور میرے عامل کی اجرت کے بعد جو کچھ

صَدَقَةٌ

بچے وہ صدقہ ہے۔

(۴۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اِشْتَرَطَ فِيْ وَقْفِهٖ اَنْ يَّاْكُلَ مَنْ وَّلِيَهٗ وَيُوْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا

۴۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمرؓ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی کہ اس کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے بشرطیکہ ذخیرہ نہ جمع کرنے کا ارادہ ہو۔

باب ۴۲. اِذَا وَقَفَ اَرْضًا اَوْ بِئْرًا وَّ اشْتَرَطَ لِنَفْسِهٖ مِثْلَ دِلَاۤءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَوْ قَفَ اَنَسٌ دَارًا فَكَانَ اِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُوْرِهٖ وَقَالَ لِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَّلَا مُضَرٍّ بِهَا فَاِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيْبَهٗ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنٰى لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ اٰلِ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ عَبْدَ انُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ حَيْثُ حُوْصِرَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اَنْشُدُكُمْ وَلَا اَنْشُدُ اِلَّا اَصْحٰبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوْهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِيْ وَقْفِهٖ لَاجُنَاحَ مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَقَدْ يَلِيْهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهٗ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ

۴۲۔ کسی نے کوئی زمین یا کنواں وقف کیا اور اپنے لئے بھی عام مسلمانوں کی طرح پانی لینے کی شرط لگائی؟ ❶ انس رضی اللہ عنہ نے ایک گھر وقف کیا تھا (مدینہ میں) اور جب بھی (حج کے لئے) جاتے ہوئے مدینہ سے گذرتے تو اس گھر میں قیام کرتے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر وقف کئے تھے اور اپنی ایک مطلقہ لڑکی سے فرمایا تھا کہ وہ اس میں قیام کر سکتی ہیں لیکن وہ (گھر کو) نقصان نہ پہنچائیں اور نہ خود پریشانی میں مبتلا ہوں، البتہ جب شادی ہو جائے تو پھر انہیں (اس میں قیام کا) کوئی حق باقی نہیں رہے گا۔ ابن عمرؓ نے عمر رضی اللہ عنہ کے (وقف کردہ) گھر کے ایک خاص حصے میں اپنے غریب ومحتاج آل اولاد کو ٹھہرنے کی اجازت دی تھی۔ عبدان نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ابواسحٰق نے، انہیں عبدالرحمٰن نے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ محاصرے میں لئے گئے تھے تو (اپنے گھر کے) اوپر چڑھ کر آپ نے باغیوں سے فرمایا تھا میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں اور صرف نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بئر رومہ کو کھودے گا اور اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا، تو اسے جنت کی بشارت ہے تو میں نے ہی اس کنویں کو کھودا تھا۔ ❷ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ حضور اکرمؐ نے جب فرمایا تھا کہ جیش عسرت (غزوۂ تبوک پر جانے والا لشکر) کو جو شخص ساز و سامان سے لیس کرے گا اسے

---

❶ یعنی کسی نے اپنے وقف کی منفعت سے خود بھی فائدہ اٹھانے کی شرط لگائی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابن بطال نے کہا ہے کہ اس مسئلہ میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے کہ اگر کسی نے کوئی چیز وقف کرتے ہوئے اس کے منافع سے خود یا اپنے رشتہ داروں کو نفع اندوز ہونے کی بھی شرط لگائی تو جائز ہے مثلاً کسی نے کوئی کنواں وقف کیا اور شرط لگائی کہ عام مسلمانوں کی طرح میں بھی اس میں سے پانی لیا کروں گا تو وہ بھی پانی نکال سکتا ہے اور اس کی یہ شرط جائز ہوگی۔ ❷ بئر رومہ، مدینہ کا ایک مشہور کنواں ہے، جب مسلمان مدینہ ہجرت کر کے آئے تو یہی ایک ایسا کنواں تھا جس کا پانی شیریں تھا حضور اکرم ﷺ کے ارشاد پر اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ خریداری کی تعبیر کھودنے سے اس حدیث میں کی گئی ہے۔

جنت کی بشارت ہے تو میں نے ہی اسے مسلح کیا تھا (پھر تم میری مخالفت میں اس درجہ کیوں سرگرم ہو؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپ کی ان باتوں کی سب نے تصدیق کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف کے متعلق فرمایا تھا کہ اس کا متولی اگر اس میں سے کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے ظاہر ہے کہ متولی خود بھی واقف ہو سکتا ہے اور دوسرے بھی ہو سکتے ہیں، اس لئے یہ حکم سب کے لئے عام تھا۔

باب۴۳. اِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّااِلَى اللّٰهِ فَهُوَ جَائِزٌ

۴۳۔ واقف نے کہا کہ وقف کی قیمت (کا ثواب) ہم صرف اللہ سے چاہتے ہیں تو جائز ہے۔

(۴۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِكُمْ قَالُوْا لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّآاِلَى اللّٰهِ

۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا، اے بونجار! تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے طے کرلو تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہیں چاہتے۔

باب۴۴. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَاحَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَاعَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَانَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْكَانَ ذَاقُرْبٰى وَلَانَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَااسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآاَوْيَخَافُوْآ اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَايَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ وَقَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْقَاسِمِ عَنْ

۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت آجائے وصیت کے وقت تمہارے آپس میں گواہ دو شخص تم میں سے معتبر ہوں یا وہ گواہ تمہارے علاوہ ہوں۔ پس تم زمین میں سفر کررہے ہو اور تم پر موت کا واقعہ آپہنچے تو اگر تم کو شبہ ہو جائے تو دونوں گواہوں کو بعد نماز روک رکھو اور وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے خواہ کسی قرابت دار ہی کے لئے ہو اور نہ ہم اللہ کی گواہی چھپائیں گے؟ ورنہ ہم بے شک گناہگار ہوں گے۔ پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں (وصی) حق بات دبا گئے تو دو گواہ ان کی جگہ اور مقرر ہوں ان لوگوں میں سے جن کا حق دبا ہے (میت کے) قریب تر لوگوں میں سے، یہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی ہے ورنہ بے شک ہم ہی ظالم ٹھہریں گے، یہ اس کا قریب ترین (طریقہ) ہے کہ لوگ گواہی ٹھیک دیں یا اس سے ڈرے رہیں کہ ہماری قسمیں ان قسموں کے الٹی پڑیں گی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا اور مجھ سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان

عَبْدُالْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمِ نِالدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّآءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِّنْ ذَهَبٍ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَّعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَآءِهٖ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَاِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ...... الخ

سے ابن ابی زائدہ ۔نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی القاسم نے، ان سے عبدالملک بن سعید بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ بنو سہم کے ایک صاحب (بزیل نامی جو مسلمان بھی تھے رضی اللہ عنہ) تمیم داریؓ اور عدی بن بداء کے ساتھ (شام تجارت کے لئے) گئے تھے۔ بنو سہم کے آدمی کا اتفاق سے ایک ایسے مقام پر انتقال ہوگیا جہاں کوئی مسلمان نہیں رہتا تھا (اور انہوں نے موت کے وقت اپنے انہیں دونوں ساتھیوں کو اپنا مال واسباب حوالے کر دیا تھا کہ ان کے گھر پہنچا دیں، پھر جب یہ لوگ مدینہ واپس ہوئے تو (سامان میں) ایک چاندی کا جام موجود نہیں پایا جس میں سنہرے نقوش بنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں ہی ساتھیوں سے قسم لی (اور اس طرح معاملہ ختم ہوگیا) پھر وہی جام مکہ میں پایا گیا اور ان لوگوں نے (جن کے یہاں وہ ملا تھا) بتایا کہ ہم نے اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس کے بعد (مسافرت میں مرنے والے) سہمی کے عزیزوں میں سے دو شخص اٹھے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان کی گواہی کے مقابلہ میں قبول کئے جانے کے زیادہ لائق ہے، یہ جام ہمارے رشتہ دار ہی کا ہے۔ بیان کیا کہ یہ آیت انہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی یا یھا الذین امنوا شھادۃ بینکم الخ (ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔)

باب ۴۵ .قَضَآءِ الْوَصِيِّ دُيُوْنَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الْوَرَثَةِ

۴۵۔ ورثاء کی موجودگی کے بغیر، وصی میت کے قرض ادا کرتا ہے۔

(۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ اَوِالْفَضْلِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اَبَاهُ اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَجُذَاذُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَآءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَتِهٖ فَفَعَلْتُ ثُمَّ

۵۰۔ ہم سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، یا فضل بن یعقوب نے محمد بن سابق کے واسطہ سے (شک خود مصنفؒ کو ہے) ان سے شیبان ابو معاویہ۔ نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے بیان کیا، ان سے شعبی نے بیان کیا اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ان۔ کے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) احد کی لڑائی میں شہید ہوگئے تھے، اپنے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑی تھیں اور قرض بھی! جب کھجور کے پھل توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ میرے والد احد کی لڑائی میں شہید ہو چکے ہیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا

دَعَوْتُ فَلَمَّانَظَرُوْااِلَيْهِ اُغْرُوْابِىْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِىْ وَاَنَا وَ اللّٰهِ رَاضٍ اَنْ يُؤَدِّىَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِىْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى اَخَوَاتِىْ بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللّٰهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتّٰى اِنِّىْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِىْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اُغْرُوْابِىْ يَعْنِىْ هِيْجُوْا بِىْ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَوَالْبَغْضَاءَ

تھا کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں (تا کہ قرض میں کچھ رعایت کر دیں لیکن قرض خواہ یہودی تھے اور وہ نہیں مانے) اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور کھلیان میں ہر قسم کی کھجور الگ الگ کرلو۔ جب میں نے ایسا ہی کرلیا تو آنحضور ﷺ کو بلایا، قرض خواہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھ کر اور سختی شروع کر دی تھی۔ آنحضور ﷺ نے جب یہ طرز عمل ملاحظہ فرمایا تو ہر بڑے کھجور کے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور وہیں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ آپ ﷺ نے تولنا شروع کیا اور بخدا، میرے والد کی تمام امانت ادا کر دی خدا گواہ ہے کہ میں اتنے پر بھی راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی تمام امانت ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لئے ایک کھجور بھی اس میں سے نہ لے جاؤں، لیکن ہوا یہ کہ ڈھیر کے ڈھیر بچ رہے اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ جس ڈھیر پر بیٹھے ہوئے تھے اس میں سے ایک کھجور نہیں دی گئی تھی۔ ابوعبداللہ (مصنفؒ) نے کہا کہ اغروابی (حدیث میں) کے معنی ہیں کہ مجھ پر بھڑ کنے اور سختی کرنے لگے اسی معنی میں قرآن مجید کی آیت **فاغرينا بينهم العداوة والبغضاء** میں (فاغرینا ہے)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

باب ۴۶ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ

جہاد اور سیرت کی تفصیلات

۴۶۔ جہاد اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے ہیں کہ انہیں جنت ملے گی، اب یہ مسلمان اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور اس طرح (مقابل و محارب کفار کو) یہ قتل کرتے ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ (کہ مسلمانوں کو ان کی قربانیوں کے نتیجے میں جنت ملے گی) حق ہے توراۃ میں، انجیل میں اور قرآن میں (سب میں اس کا ذکر ہوا ہے) اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کا پورا کرنے والا اور کون ہے؟ پس بشارت ہو تمہیں

حدود سے مراد طاعت ہے۔

(۵۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِیِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ

۵۱۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ولید بن عیزار سے سنا، ان سے ابوعمرو شیبانی نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وقت پر نماز ادا کرنا، میں نے پوچھا کہ اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا، میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا میں نے حضور اکرم ﷺ سے مزید سوالات نہیں کئے اور میں اگر اور سوالات کرتا تو آپ ﷺ اسی طرح ان کے جوابات عنایت فرماتے۔

(۵۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی، ❶ البتہ جہاد اور نیت اب بھی باقی ہیں اور جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو تیار ہو جایا کرو۔

(۵۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنْ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ

۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین نے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد افضل اعمال میں سے ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لیکن سب سے افضل جہاد مقبول حج ہے (خاص طور سے عورتوں کے لئے۔)

(۵۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُصَيْنٍ اَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ

۵۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں عفان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جحادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابوحصین نے خبر دی، ان سے ذکوان نے حدیث بیان

---

❶ یعنی اب مکہ فتح کے بعد دارالاسلام ہو گیا ہے اور اسلام کے زیر سلطنت آ گیا ہے اس لئے یہاں سے ہجرت کرنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا، یہ مطلب نہیں کہ ہجرت کا سلسلہ سرے سے ختم ہو گیا ہے۔ چونکہ اس وقت بڑی ہجرت مکہ ہی سے ہوئی تھی اس لئے عام طور پر ذہنوں میں وہیں سے ہجرت کا سوال آتا تھا۔ ورنہ جہاں تک ہجرت عام کا تعلق ہے یعنی دنیا کے کسی بھی دارالحرب، سے دارالاسلام کی طرف ہجرت، تو اس کا حکم اب بھی باقی ہے۔

قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَااَجِدُهٗ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَاتَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِىْ طِوَلِهٖ فَيُكْتَبُ لَهٗ حَسَنَاتٍ

کی، اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جو جہاد کے برابر ہو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ایسا کوئی عمل میں نہیں جانتا (جو جہاد کے برابر ہو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا، کیا تم اتنا کرسکتے ہو کہ جب مجاہد (جہاد کے لئے محاذ پر) جائے تو تم اپنی مسجد میں آ کر نماز پڑھنی شروع کردو اور (نماز پڑھتے رہو اور درمیان میں) کوئی سستی اور کاہلی تم میں محسوس نہ ہو، اسی طرح روزے رکھنے لگو اور (کوئی دن) بغیر روزے کے نہ گزرے۔ ان صاحب نے عرض کیا، بھلا اتنی استطاعت کسے ہوگی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجاہد کا گھوڑا جب (چرتے وقت رسی میں بندھا ہوا) طول میں چلتا ہے تو اس پر بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

باب ۴۷. اَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

۴۷۔ سب سے افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے لگادے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ: ''اے ایمان والو! کیا میں تم کو بتاؤں ایک ایسی تجارت جو تم کو نجات دلانے دردناک عذاب سے، یہ کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعہ یہ بہترین (سودا) ہے اگر تم سمجھ سکو (اگر تم نے یہ اعمال انجام دیئے تو) خداوند تعالیٰ معاف کردیں گے تمہارے گناہ اور داخل کریں گے تم کو ایسے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور بہترین ٹھہرنے کی جگہیں تم کو عطاء کی جائیں گی، جنات عدن میں اور یہ بڑی کامیابی ہے۔''

(۵۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِىُّ اَنَّ اَبَاسَعِيْدِ نِالْخُدْرِىَّ حَدَّثَهٗ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِىْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِى اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ

۵۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ کون لوگ سب سے افضل ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، وہ مومن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے، صحابہؓ نے پوچھا اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا وہ مومن جس نے پہاڑ کی کسی گھاٹی میں قیام اختیار کرلیا ہے، اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اس نے سب سے قطع تعلق کرلیا ہے۔

(۵۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ

۵۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی اور

قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَ تَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِهٖ بِاَنْ یَّتَوَفَّاهُ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْیَرْجِعَهٗ سَالِمًا مَّعَ اَجْرٍ اَوْغَنِیْمَةٍ

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو (خلوص کے ساتھ صرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے) اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ اس شخص کی مثال ہے جو برابر نماز پڑھتا رہے اور روزہ رکھتا رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والے کے لئے اس کی ذمہ داری لے لی ہے کہ اگر اسے وفات دے گا (یعنی جہاد کرتے ہوئے اگر اس کی شہادت ہوئی) تو جنت میں داخل کرے گا یا پھر زندہ و سلامت (گھر) ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔

باب ۴۸. الدُّعَآءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَقَالَ عُمَرُ اُرْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ

۴۸۔ مرد اور عورتیں جہاد اور شہادت کے لئے دعا کرتی ہیں، عمرؓ نے دعا کی، اے اللہ مجھے اپنے رسول کے شہر (مدینہ طیبہ) میں شہادت کی موت عطا فرمائیے۔

(۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِیْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا یُضْحِكُكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا یُضْحِكُكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِی الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ

۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے (یہ آپ کی رشتہ دار تھیں) آپ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہا کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپ کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں۔ اس عرصے میں حضور اکرم ﷺ سو گئے، جب بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لئے دریا کے بیچ میں سوار اس طرح جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں۔ یا (آپ نے بجائے ملو کا علی الا سرہ کے) مثل الملوک علی الا سرۃ فرمایا شک اسحاق کو تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہیں میں سے کر دے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے، اس مرتبہ بھی آپ جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ﷺ ہنس

يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعٰوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں غزوہ کے لئے جا رہے تھے، پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی فرمایا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تم سب سے پہلی فوج میں شامل ہوگی (جو بحری راستے سے جہاد کرے گی) چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں، ❶ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بحری سفر کیا پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو ان کی سواری نے انہیں نیچے گرا دیا اور (اسی سفر میں) ان کی وفات ہوگئی۔

باب ۴۹. دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ وَهٰذَا سَبِيْلِيْ

۴۹۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے درجے۔
ہذہ سبیلی، ہذا سبیلی (مذکر اور مؤنث دونوں طرح) استعمال ہے۔

(۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْجَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ اُرَاهُ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ وَ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، خواہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا اسی جگہ پڑا رہے، جہاں پیدا ہوا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ ہم لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں، ان کے دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے، اس لئے جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو فردوس مانگو وہ جنت کا سب سے درمیانی درجہ ہے اور جنت کے سب سے بلند درجے پر (میرا خیال ہے کہ حضور ﷺ نے اعلی الجنۃ کی بجائے فوقہ فرمایا تھا) رحمان کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔ محمد بن فلیح نے اپنے والد کے واسطہ سے وفوقہ عرش الرحمٰن ہی کی روایت کی ہے (دونوں کا مفہوم ایک ہے۔)

❶ معاویہ رضی اللہ عنہ اس وقت مصر کے گورنر تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلیفۃ المسلمین سے روم پر لشکر کشی کی اجازت مانگی اور اجازت مل جانے پر مسلمانوں کا سب سے پہلا بحری بیڑا تیار ہوا جس نے روم کے خلاف جنگ کی، حضور اکرم ﷺ کی پیشین گوئی کی صداقت میں کسے شبہ ہوسکتا ہے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر کے ساتھ اس غزوے میں شریک تھیں اور اس طرح آنحضور کی پیشین گوئی کے مطابق مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری جنگ میں شریک ہو کر شہید ہوئیں رضی اللہ عنہا۔

(۵۹) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعِدَابِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَ اَفْضَلُ لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ

۵۹۔ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی، ان سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے رات دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے، پھر وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھے اور اس کے بعد مجھے ایک ایسے مکان میں لے گئے جو نہایت ہی خوبصورت اور بڑا پاکیزہ تھا، ایسا خوبصورت مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، ان دونوں نے کہا کہ یہ گھر شہیدوں کا گھر ہے (معراج کی طویل حدیث کا ایک جزء بیان کیا گیا ہے۔)

باب ۵۰. الغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

۵۰۔اللہ کے راستے کی صبح وشام اور جنت میں کسی کی ایک ہاتھ جگہ۔

(۶۰) حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

۶۰۔ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ کے راستے میں گذرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

(۶۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ تَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ اَوْرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ تَغْرُبُ

۶۱۔ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنت میں ایک ہاتھ جگہ اس کی تمام پہنائیوں سے بڑھ کر ہے جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام اس سے بڑھ کر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

(۶۲) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا

۶۲۔ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کے راستے میں ایک صبح وشام دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

باب ۵۱. الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَصِفَتِهِنَّ يَحَارُ فِيْهَا الطَّرْفُ، شَدِيْدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيْدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَاهُمْ اَنْكَحْنَاهُمْ

۵۱۔بڑی آنکھوں والی حوریں اور ان کے اوصاف جن کے حسن سے آنکھیں چکا چوند ہو جائیں۔ جن کی آنکھوں کی پتلی خوب سیاہ ہوگی اور سفیدی بھی بہت صاف ہوگی اور زوجنا ہم کے معنی انکحنا ہم کے ہیں۔

(۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم

قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ يَّمُوْتُ لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ يَّسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَايَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يَسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى وَسَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَوْمَوْضِعُ قِيْدٍ يَّعْنِى سَوْطَهٗ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْاَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَ تْ مَابَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَّلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

ﷺ نے فرمایا، کوئی بھی اللہ کا بندہ جسے مرنے کے بعد اللہ کی بارگاہ سے خیرو ثواب ملا ہے۔ دنیا و مافیہا کو پاکر بھی دوبارہ یہاں آنا پسند نہیں کرے گا، لیکن شہید اس سے مستثنٰی ہے کہ جب وہ (اللہ تعالیٰ کے یہاں) شہادت کی فضیلت کو دیکھے گا تو چاہے گا کہ دنیا میں دوبارہ آئے اور پھر قتل ہو اللہ کے راستے میں) اور میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام بھی گذار دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور کسی کے لئے جنت میں ایک ہاتھ جگہ بھی یا (راوی کو شبہ ہے) ایک قید جگہ، قید سے مراد کوڑا ہے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک بھی لے تو زمین و آسمان اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ منور ہو جائیں اور خوشبو سے معطر ہو جائیں، اس کے سر کا دوپٹہ بھی دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

باب ٥٢. تَمَنِّى الشَّهَادَةِ

٥٢۔ شہادت کی آرزو۔

(٦٤) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَاتَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّىْ وَلَااَجِدُمَآ اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّىْ اُقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَاثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَاثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ

٦٤۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کی، انہیں سعید بن مسیّب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر مؤمنین کی جماعت کے کچھ افراد ایسے نہ ہوتے جن کا دل مجھے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور مجھے خود اتنی سواریاں میسر نہیں کہ انہیں سوار کر کے اپنے ساتھ لے چلوں، تو میں کسی چھوٹے سے چھوٹے ایسے لشکر کے ساتھ جانے سے بھی نہ رکتا جو اللہ کے راستے میں غزوے کے لئے جارہا ہوتا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میری تو آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کردیا جاؤں (اللہ کے راستے میں)۔

(٦٥) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ

٦٥۔ ہم سے یوسف بن یعقوب صفار نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ہلال نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا۔ ❶ آپ ﷺ نے فرمایا فوج کا جھنڈا اب زید نے اپنے ہاتھ میں

❶ اس سے پہلے آپ موتہ کی طرف ایک لشکر حضرت زید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بھیج چکے تھے محاذ پر لشکر پہنچ چکا ہے اور لڑائی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اَمَارَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ وَقَالَ مَايَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَيُّوْبُ اَوْقَالَ مَا يَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

لے لیا اور وہ شہید کردیئے گئے، پھر جعفر نے لے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے اور اب کسی ہدایت کا انتظار کئے بغیر خالد بن ولید نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تاکہ مسلمان ہمت نہ ہاریں، کیوں کہ لڑائی سخت ہورہی تھی، اور ان ہی کے ہاتھ پر اسلامی لشکر کو فتح ہوئی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اور ہمیں کوئی اس کی خواہش بھی نہیں تھی کہ یہ لوگ جو شہید ہوگئے ہیں ہمارے پاس زندہ رہتے۔ ایوب نے بیان کیا یا آپ نے یہ فرمایا کہ انہیں کوئی اس کی خواہش بھی نہیں تھی کہ وہ ہمارے ساتھ زندہ رہتے، اس وقت حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

باب ۵۳. فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَقَعَ: وَجَبَ

۵۳۔ اس شخص کی فضیلت جو اللہ کے راستے میں سواری سے گر کر انتقال کر جائے کہ وہ بھی انہی میں شامل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے اور پھر راستے ہی میں اس کی وفات ہوجائے تو اللہ پر اس کا اجر (ہجرت کا) واجب ہے (آیت میں) وقع کے معنی وجب کے ہیں۔

(۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَهَا وَقَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ

۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ان کی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے قریب ہی سو گئے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو (غزوہ کرنے کے لئے) اس سمندر پر سوار جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، انہوں نے عرض کیا، پھر آپ میرے لئے بھی دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے بنادے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کے

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) میں مصروف ہے کہ کمانڈر شہید ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت جعفر نے لشکر کی قیادت شروع کی اور وہ بھی لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ حضرت جعفر کے بعد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے قیادت شروع کی اور وہ بھی شہید کردیئے گئے۔ اب خالد رضی اللہ عنہ نے قیادت اپنے ہاتھ میں لے لی اور مسلمان کامیاب ہوگئے۔ حضور اکرم ﷺ خود مدینہ میں تشریف رکھتے ہیں، آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے معلوم ہوجاتا ہے اور آپ مسلمانوں کے سامنے بیان فرما رہے ہیں کہ اب فلاں بھی شہید ہوگیا اور قیادت فلاں نے سنبھال لی ہے۔ جب لشکر کو آپ ﷺ رخصت کر رہے تھے اسی وقت آپ نے ہدایت کردی تھی کہ اس کے کمانڈر انچیف زید رضی اللہ عنہ ہیں اگر یہ لڑتے ہوئے شہید ہوجائیں تو جعفر طیارؓ کو کمانڈر بنالینا اور اگر وہ بھی شہید ہوجائیں تو عبداللہ بن رواحہ کو۔ گویا آپ ﷺ نے یہ پہلے ہی اشارہ کردیا تھا کہ ان لوگوں کے مقدر میں شہادت ہے۔

فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا اَوَّلَ مَارَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَمَعَ مُعٰوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهَا دَآبَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ

لئے دعا فرمائی پھر دوبارہ آپ سو گئے اور پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی کیا (بیدار ہوتے ہوئے مسکرائے) ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، آپ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہیں میں سے بنا دے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہوگی۔ چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے سب سے پہلے بحری بیڑے میں شریک ہوئیں، معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں غزوہ سے لوٹتے وقت جب شام (کے ساحل پر لشکر) اترا تو ام حرام رضی اللہ عنہا کے قریب سواری لائی گئی تا کہ اس پر سوار ہو جائیں، لیکن جانور نے اسے گرا دیا اور اسی میں ان کی وفات ہوگئی۔

باب ۵۴. مَنْ يُنْكَبُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۵۴۔ جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی صدمہ پہنچا ہو؟

(۶۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَالْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْوَامًا مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اِلٰى بَنِيْ عَامِرٍ فِيْ سَبْعِيْنَ فَلَمَّا قَدِمُوْاقَالَ لَهُمْ خَالِيْ اَتَقَدَّمُكُمْ فَاِنْ اَمَّنُوْنِيْ حَتّٰى اُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِلَّا كُنْتُمْ مِنِّيْ قَرِيْبًا فَتَقَدَّمَ فَاَمَّنُوْهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْاَوْمَؤُوْا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَطَعَنَه، فَاَنْفَذَه، فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوْا عَلٰى بَقِيَّةِ اَصْحَابِهٖ فَقَتَلُوْهُمْ اِلَّا رَجُلًا اَعْرَجُ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ فَاُرَاهُ اٰخَرَ مَعَه، فَاَخْبَرَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدْلَقُوْا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَاَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ وَبَنِيْ عُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُااللّٰهَ وَرَسُوْلَه،

۶۷۔ ہم سے حفص بن عمر حوضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنو ❶ سلیم کے ستر افراد بنو عامر کے یہاں بھیجے تھے۔ جب یہ سب حضرات (بیر معونہ پر) پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں (بنو سلیم کے یہاں) پہلے جاتا ہوں، اگر مجھے انہوں نے اس بات کا امن دے دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی باتیں ان تک پہنچاؤں (تو فبہا) ورنہ تم لوگ میرے قریب تو ہو ہی۔ چنانچہ وہ ان کے یہاں گئے اور انہوں نے امن بھی دے دیا۔ ابھی وہ قبیلہ کے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی باتیں سنا ہی رہے تھے کہ قبیلہ والوں نے اپنے ایک آدمی عامر بن طفیل کو اشارہ کیا اور اس نے نیزہ آپ کے پیوست کر دیا نیزہ آر پار ہوگیا۔ اس وقت ان کی زبان سے نکلا اللہ اکبر، کامیاب ہوگیا میں، کعبہ کے رب کی قسم! اس کے بعد قبیلہ والے حرام رضی اللہ عنہ کے بقیہ ساتھیوں کی طرف (جو مہم میں ان کے ساتھ تھے اور ستر کی تعداد میں تھے) بڑھے اور سب کو قتل کر دیا۔ البتہ ایک صاحب جو لنگڑے تھے پہاڑ پر چڑھ گئے، ہمام (راوی حدیث) نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں کہ ایک صاحب اور ان کے ساتھ (پہاڑ پر

❶ یہاں راوی کو وہم ہوگیا ہے، حضور اکرم ﷺ نے قبیلہ بنو سلیم کے لوگوں کو نہیں بھیجا تھا، بلکہ جن لوگوں کو آپ ﷺ نے بھیجا تھا وہ انصار میں سے تھے اور تمام حضرات قاری قرآن تھے۔ آپ ﷺ نے بنو عامر کے پاس ان حضرات کو خود انہیں کی درخواست پر قبیلہ میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بھیجا تھا۔ اس مہم کے ساتھ غداری کرنے والے قبیلہ بنو سلیم کے لوگ تھے اور انہیں نے دھوکا دے کر سب کو شہید کیا تھا چونکہ ان لوگوں کا مقصد صرف تبلیغ تھا، اس لئے یہ غیر مسلح تھے۔ روایت میں وہم خود امام بخاریؒ کے شیخ حفص بن عمر کو ہوا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چڑھے) تھے (عمرو بن امیہ ضمیری) اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی کہ آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے جا ملے ہیں، پس اللہ خود بھی ان سے خوش ہے اور انہیں بھی خوش کر دیا ہے۔ اس کے بعد ہم (قرآن کی دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی) پڑھتے تھے (ترجمہ) ہماری قوم کے لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آملے ہیں پس ہمارا رب ہم سے خود بھی خوش ہے اور ہم کو بھی خوش کر دیا ہے۔'' اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ نے چالیس دن تک صبح کی نماز میں قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصیہ کے لئے بددعاء کی تھی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

(۶۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمُشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَالَقِيْتِ

۶۸ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے اور ان سے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کسی لڑائی کے محاذ پر موجود تھے اور آپ ﷺ کی ایک انگلی زخمی ہوگئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا۔ (انگلی سے مخاطب ہو کر) تمہاری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا اور کیا ہے، البتہ (اہمیت اس کی یہ ہے کہ) جو کچھ تمہیں ملا ہے، اللہ کے راستے میں ملا ہے۔

باب ۵۵. مَنْ يُجْرَحُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

۵۵۔ جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا؟

(۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّاجَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ

۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہوا، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے راستے میں کون زخمی ہوا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا، رنگ تو خون ہی جیسا ہوگا لیکن خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

باب ۵۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ

۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آپ کہہ دیجئے کہ حقیقت یہ ہے کہ تم ہمارے لئے دو ۲ اچھی باتوں میں سے ایک کے منتظر ہو ❶ اور لڑائی کبھی موافق پڑتی ہے اور کبھی مخالف۔

❶ یعنی لڑائی کا انجام یا ناکامی کی صورت میں نکلتا ہے یا کامیابی کی صورت میں، مسلمان لڑتے لڑتے اپنی جان دے دے گا یا پھر فتح حاصل ہوگی، ایمان لانے کے بعد مسلمانوں کے لئے دونوں انجام نیک اور اچھے ہیں۔ فتح کی صورت کو تو سب اچھی سمجھتے ہیں لیکن لڑائی میں موت اور شہادت ایک مومن کا آخری مقصود ہے۔ اللہ کے راستے میں لڑتا ہے اور اپنی جان دے دیتا ہے۔ جب اللہ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اللہ اس سے خوش ہے اور اس کی نوازشیں اور ضیافتیں اس کا استقبال کرتی ہیں۔

(۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ' اَنَّ اَبَا سُفْيٰنَ اَخْبَرَهُ' اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ' سَاَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ فَزَعَمْتَ اَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَّدُوَلٌ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ

۷۰۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبردی اور انہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے (نبی کریم ﷺ کے) ساتھ تمہاری لڑائیوں کا کیا انجام رہتا ہے۔ تو تم نے بتا دیا تھا کہ کبھی لڑائی کا انجام ہمارے حق میں ہوتا ہے اور کبھی ان کے حق میں انبیاء کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ (دنیاوی زندگی میں) ان کی آزمائش ہوتی ہے (کبھی فتح سے اور کبھی شکست سے) لیکن انجام انہیں کے حق میں ہوتا ہے (طویل اور مشہور حدیث کا ایک جزء)۔

باب ۵۷. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

۵۷۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو سچ کر دکھایا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا، پس ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں (اللہ کے راستے میں شہید ہو کر) اور کچھ ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور اپنے عہد سے وہ پھرے نہیں۔''

(۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ نِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا ح حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَّانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ' وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهٗ' سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَاسَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ اَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّ ثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ اَوْطَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْرَمْيَةً بِسَهْمٍ وَّوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَ قَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهٗ' اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ' بِبَنَانِهٖ

۷۱۔ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ ان سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ ہو سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں پہلی ہی لڑائی سے غیر حاضر تھا جو آپ ﷺ نے مشرکین کے خلاف لڑی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اگر مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں شرکت کا موقعہ دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں (اور کتنی جوانمردی کے ساتھ کفار سے لڑتا ہوں) پھر جب احد کی لڑائی کا موقعہ آیا اور مسلمانوں کو اس میں پسپائی ہوئی تو انہوں نے کہا اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں سے ہو گیا ہے میں آپ کے حضور میں اس کی معذرت پیش کرتا ہوں (کہ وہ جم کر نہیں لڑے اور منتشر ہو گئے) اور جو کچھ ان مشرکین نے کیا ہے میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں (کہ انہوں نے تیرے اور تیرے رسول ﷺ کے خلاف محاذ قائم کیا) پھر وہ آگے بڑھے (مشرکین کی طرف) تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا.

قَالَ اَنَسٌ کُنَّانَرٰی اَوْنَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَقَالَ اِنَّ اُخْتَهٗ وَهِيَ تُسَمَّی الرُّبَيِّعُ وَكَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَاَةٍ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاتُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوْا بِالْاَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ

ہوا، ان سے انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا اے سعد بن معاذ! میرا مطلوب تو جنت ہے اور نضر (ان کے والد) کے رب کی قسم میں جنت کی خوشبو احد پہاڑ کے قریب پاتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ! جو انہوں نے کر دکھایا۔ اس کی مجھ میں بھی سکت نہ تھی، انسؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد جب انس بن نضر کو ہم نے پایا تو تلوار نیزے اور تیر کے تقریباً اسی ۸۰ زخم آپ کے جسم پر تھے، آپ شہید ہو چکے تھے مشرکوں نے ان کا مثلہ بنا دیا تھا اور کوئی شخص انہیں پہچان نہ سکا تھا، صرف ان کی بہن انگلیوں سے انہیں پہچان سکی تھی۔ انسؓ نے بیان کیا ہم سمجھتے ہیں یا (آپ نے بجائے نری کے) نظر (کہا مفہوم ایک ہے) کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مومنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔" آخر آیت تک، انہوں نے بیان کیا کہ انس بن نضرؓ کی ایک بہن ربیعؓ نامی نے کسی خاتون کے آگے کے دانت توڑ دیئے تھے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس سے قصاص لینے کا حکم دیا۔ انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے (قصاص میں) ان کے دانت آپ نہ تڑوائیں (انہیں خدا کے فضل سے یہ امید تھی کہ مدعی قصاص کو معاف کر کے تاوان لینا منظور کر لیں گے) چنانچہ مدعی تاوان پر راضی ہو گئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھا لیں تو اللہ خود اسے پوری کرتا ہے۔

(٧٢) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ اُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍؓ قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فَلَمْ اَجِدْهَا اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوااللّٰهَ عَلَيْهِ

۷۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی اور نہیں، زہری ح اور مجھ سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، میرا خیال ہے کہ محمد بن عتیق کے واسطہ سے ان سے ابن شہاب (زہری) نے اور ان سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابتؓ نے بیان کیا، جب قرآن مجید کے منتشر اوراق کو ایک مصحف کی (کتابی) صورت میں جمع کیا جانے لگا تو میں نے ان متفرق اوراق میں سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں پائی جس کی رسول اللہ ﷺ سے برابر آپ کو تلاوت کرتے ہوئے سنتا رہا تھا (جب میں نے اسے تلاش کیا تو صرف خزیمہ بن ثابت انصاریؓ کے یہاں وہ آیت مجھے ملی۔ یہ خزیمہ رضی اللہ عنہ وہی ہیں جن کی تنہا شہادت کو رسول

اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ ❶ وہ آیت یہ تھی "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ" (ترجمہ عنوان میں گذر چکا ہے۔)

باب ۵۸. عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ اِنَّمَا تُقَاتِلُوْنَ بِاَعْمَالِكُمْ وَ قَوْلُه' يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْالِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَاتَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ

۵۸۔ جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نیک اعمال کے ذریعے جنگ کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے، اللہ کے لئے یہ بہت بڑے غصے کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے راستے میں صف بستہ ہو کر جنگ کرتے ہیں، جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔"

(۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ. قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْاُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ

۷۳۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ بن سوار فزاری نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب زرہ بند حاضر ہوئے اور عرض کیا رسول اللہ! میں پہلے جنگ میں شریک ہو جاؤں یا پہلے اسلام لاؤں؟ (یہ ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے

---

❶ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت میں جب آپ کی رائے سے قرآن کے متفرق اور منتشر اجزا، کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا جانے لگا تو جمع کرنے والے اجلہ صحابہ کی جماعت میں ایک مشہور و معروف شخصیت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تھی۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب وہ مصحف جمع کر رہے تھے تو ایک آیت کہیں لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی اور تلاش کے بعد صرف خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہاں ملی، یوں تو قرآن از اول تا آخر ایک ایک حرف کی احتیاط اور رعایت کے ساتھ سینکڑوں ہزاروں صحابہ کو یاد تھا اور اس میں یہ آیت بھی شامل تھی جو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہیں مل رہی تھی لیکن آپ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح حضور اکرم ﷺ کی اپنے سامنے لکھوائی ہوئی دوسری تمام آیات مل گئی ہیں یہ آیت بھی کہیں سے مل جائے اور بالآخر وہ مل گئی۔ یہ مطلب ہرگز نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی کو اس آیت کے قرآن مجید میں ہونے کا پتہ ہی نہ تھا اور زید بن ثابت نے صرف ایک صحابی کی شہادت پر اعتماد کر کے اسے قرآن میں شامل کر دیا۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں اس آیت کو رسول اللہ ﷺ سے آپ کی حیات میں سنتا رہا تھا۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جہاں تک یاد ہونے کا تعلق ہے اور یہ کہ یہ آیت بھی اور دوسری آیات کی طرح قرآن مجید کا جزء ہے اس پر خود انہیں بھی اعتماد تھا، البتہ لکھی ہوئی انہیں نہیں مل رہی تھی اور اسی کی انہیں تلاش تھی۔

ظاہر ہے کہ جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے بارہا سن چکے تھے اور انہیں آیت یاد تھی تو ان تمام صحابہ کو بھی یاد رہی ہوگی جو قرآن کے پورے حافظ رہے ہوں گے۔ جہاں تک اس کی صداقت کا تعلق ہے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ ابی بن کعب اور ہلال بن امیہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ تمام صحابہ اور حفاظ قرآن کی فرداً فرداً شہادت ضروری ہو، پس قرآن کی دوسری آیات کی طرح یہ آیت بھی انہیں یاد تھی اور جس طرح ان حضرات نے جو قرآن کے حافظ تھے کبھی قرآن کی ایک ایک آیات کا نام لے لے کر اس کی شہادت نہیں دی کہ فلاں آیت مجھے یاد ہے اور میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کو تلاوت کرتے سنا ہے اسی طرح اس کے متعلق بھی کسی نے نہیں کہا البتہ جنہیں صورت حال کا علم ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تلاش و تفحص پر مطلع ہوئے انہوں نے مزید احتیاط کے خیال سے اپنی تائید بھی پیش کر دی۔ خزیمہ رضی اللہ عنہ جن کے پاس یہ آیت لکھی ہوئی ملی تھی، ایک جلیل القدر صحابی ہیں غزوہ بدر اور اس کے بعد کے مغازی میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ برابر شریک رہے ہیں اور ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے ان کی تنہا شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔

قَلِیْلاً وَّاُجِرَ کَثِیْرًا

تھے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام لاؤ، پھر جنگ میں شریک ہونا۔ چنانچہ وہ اسلام لائے اور اس کے بعد جنگ میں شریک ہوئے اور شہید ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمل کم کیا لیکن اجر بہت پایا۔

باب ۵۹. مَنْ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَه‘

۵۹۔ کسی نامعلوم سمت سے تیر آ کر لگا اور جان لیوا ثابت ہوا۔

(۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْاَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِیَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَانَبِیَّ اللّٰهِ اَلاَ تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَه‘ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِکَ اِجْتَهَدْتُّ عَلَيْهِ فِی الْبُكَاءِ قَالَ يَااُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَکِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی

۷۴۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد ابواحمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ام الربیع بنت براء رضی اللہ عنہا جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! حارثہ کے بارے میں بھی آپ مجھے کچھ بتائیں گے (کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا) حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شہید ہوگئے تھے۔ انہیں نامعلوم سمت سے ایک تیر آ کر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کرلوں گی اور اگر کہیں اور ہے تو اس کے لئے روؤں دھوؤں گی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ام حارثہ! جنت کے بہت درجے ہیں اور تمہارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

باب ۶۰. مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا

۶۰۔ جس نے اس ارادہ سے جنگ میں شرکت کی تا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا کلمہ بلند رہے۔

(۷۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰی مَكَانُه‘ فَمَنْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا فَهُوَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے، غنیمت حاصل کرنے کے لئے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے شہرت کے لئے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے تا کہ اس کی دھاک بیٹھ جائے، تو ان میں سے اللہ کے راستہ میں کس کی شرکت ہوئی؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس ارادہ سے جنگ میں شریک ہوتا کہ اللہ ہی کا کلمہ بلند رہے تو یہ شرکت اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوگی۔

باب ۶۱. مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَجْرَالْمُحْسِنِيْنَ

۶۱۔ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مَاكَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اِنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَجْرَالْمُحْسِنِيْنَ" تک۔

(۷۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَکِ

۷۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن مبارک نے خبر

حَدَّثَنَا يَحْيىَ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْعَبْسٍ هُوَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَااغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ

دی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن مریم نے حدیث بیان کی، انہیں عبایہ بن رافع بن خدیج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابوعبس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، ''آپ کا نام عبدالرحمٰن ابن جبر ہے'' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بندے کے بھی قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے ہوں گے، انہیں (جہنم کی) آگ نہ چھوئے گی۔ (انشاءاللہ)

باب ۶۲ . مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيْلِ

۶۲۔ اللہ کے راستے میں پڑے ہوئے غبار کو بدن سے صاف کرنا۔

(۷۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهٗ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ائْتِيَآ اَبَاسَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِيْ حَآئِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهٖ فَلَمَّا رَاٰنَا جَآءَ فَاحْتَبٰى وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّبِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَسَحَ عَنْ رَّاسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ

۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے کہ ابن عباسؓ نے ان سے اور (اپنے صاحبزادے) علی بن عبداللہ سے فرمایا تم دونوں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان کی احادیث سنو۔ چنانچہ ہم حاضر ہوئے۔ اس وقت ابوسعیدؓ اپنے (رضائی) بھائی کے ساتھ باغ میں تھے اور باغ کو پانی دے رہے تھے۔ جب آپ نے ہمیں دیکھا تو (ہمارے پاس) تشریف لائے اور احتباء کر کے بیٹھ گئے، اس کے بعد بیان فرمایا ہم مسجد نبوی کی اینٹیں (حضور ﷺ کی ہجرت کے بعد تعمیر مسجد کے لئے) ایک ایک کر کے ڈھو رہے تھے لیکن عمارؓ دو۲ دو۲ اینٹیں لا رہے تھے اتنے میں نبی کریم ﷺ ادھر سے گزرے اور ان کے سر سے غبار صاف کیا، پھر فرمایا: ''افسوس عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی، یہ تو انہیں اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہوگا لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے۔''

باب ۶۳ . اَلْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

۶۳۔ جنگ اور غبار کے بعد غسل۔

(۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَاوَضَعْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَاَوْمَاَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدۃ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ جب خندق کی جنگ سے (فارغ ہو کر) واپس ہوئے اور ہتھیار رکھ کر غسل کرنا چاہا تو جبرائیل علیہ السلام آئے، آپ کا سر غبار سے اٹا ہوا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ نے ہتھیار اتار دیئے۔ خدا کی قسم، میں نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا تو پھر اب کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ادھر، اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان

کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ کے خلاف لشکر کشی کی۔ ❶

باب ۶۴. فَضْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

۶۴۔ان اصحاب کی فضیلت جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا ”وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں قتل کردیے گئے ہیں۔ انہیں ہرگز مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس، رزق پاتے رہتے ہیں، ان (نعمتوں سے) مسرور ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کی ہیں اور جو لوگ ان کے بعد والوں میں سے ابھی ان سے نہیں جا ملے ہیں، ان کی بھی اس حالت سے خوش ہیں کہ ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ لوگ خوش ہو رہے ہیں اللہ کے انعام اور فضل پر اور اس پر کہ اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(۷۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلٰثِيْنَ غَدَاةً عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنَسٌ اُنْزِلَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنٌ قَرَاْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَ رَضِيْنَا عَنْهُ

۷۹۔ ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اصحاب بیرِ معونہ رضی اللہ عنہم کو جن لوگوں نے قتل کیا تھا، ان پر رسول اللہ ﷺ نے تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعاء کی تھی، یہ رعل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے لوگ تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو صحابہ بیرِ معونہ کے موقعہ پر شہید کردیئے گئے تھے ان کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی جسے ہم پڑھتے تھے لیکن بعد میں آیت منسوخ ہوگئی تھی (آیت کا ترجمہ) ”ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آملے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔“

(۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ يَقُوْلُ اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَآءَ فَقِيْلَ لِسُفْيٰنَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ

۸۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ کچھ صحابہ نے جنگ احد کے دن صبح کے وقت شراب پی (ابھی تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی) پھر شہید ہوئے سفیانؒ راوی حدیث سے پوچھا گیا کیا اسی دن کے آخری حصہ میں (ان کی شہادت ہوئی تھی جس دن انہوں نے شراب پی تھی؟) تو انہوں نے جواب دیا کہ حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

باب ۶۵. ظِلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

۶۵۔ شہید پر فرشتوں کا سایہ۔

(۸۱) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ

۸۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن عیینہ نے خبر

❶ کیونکہ انہوں نے معاہدے کے خلاف خندق کی جنگ میں حضور اکرم ﷺ کے خلاف حصہ لیا تھا۔

ﷺ اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لائے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی (ترجمہ) "جماعت (مشرکین) جلد ہی شکست کھا جائے گی اور راہ فرار اختیار کرے گی، اور قیامت کے دن کا ان سے وعدہ ہے اور قیامت کا دن بڑا ہی بھیانک اور تلخ ہوگا (مشرکین یعنی خدا کے منکروں کے لئے) اور وہیب نے بیان کیا ان سے خالد نے حدیث بیان کی کہ بدر کے دن (کا یہ واقعہ ہے۔)

۱۷۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّقَالَ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ دِرْعٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَقَالَ مُعَلّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ

۱۷۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں اسود نے اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی اور یعلی نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ لوہے کی زرہ (تھی) اور معلّٰی نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی اور (اس روایت میں ہے کہ) حضور اکرم ﷺ نے لوہے کی ایک زرہ رہن رکھی تھی۔

۱۷۶. حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِاضْطَرَّتْ اَيْدِيَهُمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهٖ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعْفِيَ اَثَرَهٗ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ

۱۷۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بخیل اور صدقہ دینے والے (سخی) کی مثال دو آمیوں جیسی ہے کہ دونوں لوہے کے جبے پہنے ہوئے ہیں ہاتھ سے لے کر گردن تک محیط، اور صدقہ دینے والا (سخی) جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے بدن پر کشادہ ہوجاتی ہے اور اس کے نشانات قدم کو مٹا دیتی ہے ❶ لیکن جب بخیل صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ایک ایک حلقہ اس کے بدن پر تنگ ہوجاتا ہے اور اس طرح سکڑ جاتا ہے کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے لگ جاتے ہیں ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پھر بخیل اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا۔

باب ۱۳۴. اَلْجُبَّةُ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ

۱۳۴۔ جبہ سفر میں اور لڑائی میں۔

۱۷۷. حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى

۱۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے

❶ مطلب یہ ہے کہ اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے جس طرح زمین تک لٹکتا ہوا ملبوس زمین پر قدم وغیرہ کے نشانات کو مٹا دیتا ہے۔ اسی طرح سخی کی سخاوت بھی اس کے عیوب کو مٹا دیتی ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں بخل ساری برائیوں کو نمایاں کرتا ہے اور آدمی کو رسوا اور ذلیل کرتا ہے۔

مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضٌ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ

سے پیچھے رہ گئے۔ خود ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا پھر انہوں نے ایک گورخر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے (شکار کرنے کی نیت سے) اس کے بعد انہوں نے اپنے ساتھیوں سے (جو احرام باندھے ہوئے تھے) کہا کہ ان کا کوڑا اٹھا دیں، انہوں نے اس سے انکار کیا۔ پھر انہوں نے اپنا نیزہ مانگا اس کے دینے سے بھی انہوں نے انکار کیا، آخر انہوں نے خود اسے اٹھایا اور گورخر پر جھپٹ پڑے اور اسے مار لیا نبی کریم ﷺ کے صحابہ (جو اس وقت ابوقتادہؓ کے ساتھ تھے) میں سے بعض نے تو اس گورخر کا گوشت کھایا، بعض نے اس کے کھانے سے انکار (احرام کے عذر کی بناء پر) پھر جب یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو اس کے متعلق شرعی حکم پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانے کی چیز تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطاء کی تھی۔ اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا اور ان سے ابوقتادہؓ نے گورخر کے (شکار کے متعلق) ابوالنضر ہی کی حدیث کی طرح (البتہ اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا اس میں کا کچھ بچا ہوا گوشت ابھی تمہارے پاس موجود ہے؟

باب ۱۳۳. مَاقِيْلَ فِيْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيْصِ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۳۳۔ لڑائی میں نبی کریم ﷺ کی زرہ اور قمیص سے متعلق روایات اور آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ "رہے خالد، تو انہوں نے اپنی زرہیں اللہ کے راستے میں وقف کر رکھی ہیں"

۱۷۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَالْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ فَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ

۱۷۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دعا فرما رہے تھے (غزوۂ بدر کے موقعہ پر) اس وقت آپ ایک قبہ میں تشریف فرما تھے کہ اے اللہ میں آپ سے آپ کے عہد اور آپ کے وعدے کا وسیلہ دے کر فریاد کرتا ہوں (آپ کی اپنے رسولوں کی مدد اور ان کے مخالفوں کو شکست سے متعلق) اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے گی (مسلمانوں کے استیصال کی صورت میں) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا، بس کیجئے! یارسول اللہ! آپ ﷺ اپنے رب کے حضور بہت گریہ وزاری کر چکے، حضور اکرم

باب ۱۳۱. تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْإِسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ.

۱۷۲. حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهُمَا حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهُ' اَنَّهُ' غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ' ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ' رَجُلٌ وَّهُوَ لَايَشْعُرُ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِيْ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ قُلْتُ اَللّٰهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ

۱۳۱۔ قیلولہ کے وقت درخت کا سایہ حاصل کرنے کے لئے فوجی، امام کو چھوڑ کر (متفرق درختوں کے سائے تلے) پھیل جاتے ہیں۔

۱۷۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے ان سے سنان بن ابی سنان اور ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان دونوں حضرات کو جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں سنان بن ابی سنان الدوٴلی نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، ایک ایسی وادی میں جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے، قیلولہ کا وقت ہوگیا تمام صحابہ درخت کے سائے کی تلاش میں (پوری وادی میں متفرق درختوں کے نیچے پھیل گئے اور نبی کریم ﷺ نے بھی ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا، آپ ﷺ نے اپنی تلوار (درخت کے تنے سے) لٹکا دی تھی اور سو گئے تھے، جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے پاس ایک اجنبی شخص موجود تھا۔ اس اجنبی نے کہا تھا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا (پھر آنحضور ﷺ نے آواز دی اور جب صحابہ آپ ﷺ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور مجھ سے کہنے لگا تھا کہ اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ (اس پر وہ شخص خود ہی دہشت زدہ ہوگیا) اور تلوار نیام میں کر لی، اب یہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی تھی۔

باب ۱۳۲. مَاقِيْلَ فِي الرِّمَاحِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِيْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِيْ وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصِّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ اَمْرِيْ

۱۳۲۔ نیزے کے استعمال کے متعلق روایتیں۔ ابن عمرؓ کے واسطہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری روزی میرے نیزے کے سایے تلے مقدر کی گئی ہے اور جو میری شریعت کی مخالفت کرے اس کے لئے ذلت اور استخفاف مقدر کیا گیا ہے۔

۱۷۳. حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهُ' كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهُ'

۱۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ ابوالنضر نے اور انہیں ابوقتادہ انصاری کے مولیٰ نافع نے اور انہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) مکہ کے راستے میں آپ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے، لشکر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَه، وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَه، اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَىَّ سَيْفِىْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِىْ يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّىْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَّلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ

گئے۔حضور اکرم ﷺ نے بھی ایک ببول کے سائے تلے قیام فرمایا اور اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی، ہم سب سو چکے تھے کہ آنحضور ﷺ کے پکارنے کی آواز سنائی دی، دیکھا گیا تو ایک اعرابی آپ کے پاس تھا۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس نے (غفلت میں) میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور میں سویا ہوا تھا، جب بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی، اس نے کہا، مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ، تین مرتبہ (میں نے اسی طرح کہا، اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی) حضور اکرم ﷺ نے اعرابی کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ آپ بیٹھ گئے (پھر وہ خود ہی متاثر ہو کر اسلام لائے۔)

باب ۱۲۹ . لُبْسِ الْبَيْضَةِ

۱۲۹۔خود پہننا۔

۱۷۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ اَنَّه، سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُه، وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِىٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّ الدَّمَ لَايَزِيْدُ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ حَصِيْرًا فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

۱۷۰۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، آپ سے احد کی لڑائی میں نبی کریم ﷺ کے زخمی ہونے کے متعلق پوچھا گیا تھا، آپؓ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر زخم آئے تھے۔آپ ﷺ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی (جس سے سر پر زخم آئے تھے۔حضرت فاطمہؓ خون دھو رہی تھیں اور علیؓ پانی ڈال رہے تھے۔جب فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون برابر بڑھتا ہی جا رہا ہے تو آپ نے ایک چٹائی جلائی اور جب وہ بالکل راکھ ہو گئی تو راکھ کو آپ کے زخموں پر لگا دیا، جس سے خون بہنا بند ہو گیا۔

۱۳۰ . مَنْ لَّمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۱۳۰۔کسی کی موت پر اس کے ہتھیار توڑنے کو جنہوں نے مناسب نہیں سمجھا۔ ❶

۱۷۱ . حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَاتَرَكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَه، وَبَغْلَةً بَيْضَآءَ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

۱۷۱۔ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابواسحٰق نے اور ان سے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (وفات کے بعد) اپنے ہتھیار، ایک سفید خچر اور قطعہ اراضی جسے آپ پہلے ہی صدقہ کر چکے تھے، کے سوا اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

---

❶ عرب جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب کسی قبیلہ کا سردار یا قبیلہ کا کوئی بہادر مر جاتا تو اس کے ہتھیار توڑ دیئے جاتے، یہ اس بات کی علامت سمجھی جاتی تھی کہ اب ان ہتھیاروں کا حقیقی معنوں میں کوئی اٹھانے والا باقی نہیں رہا ہے۔ظاہر ہے کہ اسلام میں اس طرح کے طرز عمل کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں۔

نے (ابوبکرؓ کے آنے کے بعد، دوسری طرف متوجہ ہو جانے کے لئے لفظ عمل کے بجائے) ''فلما غفل'' ہے۔

باب ۱۲۶ . اَلْحَمَآئِلِ وَتَعْلِيْقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ

۱۶۷ . حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوْا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِاسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَّفِيْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ قَالَ اِنَّهٗ لَبَحْرٌ ٭

۱۲۶۔تلوار کا پرتلہ اور تلوار کو گردن سے لٹکانا۔

۱۶۷۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات مدینہ پر بڑا خوف وہراس چھا گیا تھا (ایک آواز سن کر) سب لوگ اس آواز کی طرف بڑھے لیکن نبی کریم ﷺ سب سے آگے تھے اور آپ ﷺ نے ہی واقعہ کی تحقیق کی آپ ﷺ ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار تھے جس کی پشت ننگی تھی، آپ ﷺ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی اور آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ ڈرو فقطعہ نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تو گھوڑے کو سمندر پایا، یا (فرمایا کہ گھوڑا تو جیسے سمندر ہے۔)

باب ۱۲۷ . حِلْيَةِ السُّيُوْفِ

۱۶۸ . حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوْحَ قَوْمٌ مَاكَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوْفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَاالْفِضَّةَ اِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْاٰنُكَ وَالْحَدِيْدَ

۱۲۷۔تلوار کی آرائش۔

۱۶۸۔ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ میں نے سلیمان بن حبیب سے سنا، کہا کہ میں نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان فرماتے تھے کہ ایک قوم (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے بہت سی فتوحات کیں اور ان کی تلواروں کی آرائش سونے چاندی سے نہیں ہوتی تھی بلکہ اونٹ کی پشت کا چمڑہ، رانگا اور لوہا ان کی تلواروں کے زیور تھے۔

باب ۱۲۸ . مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهٗ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَالْقَائِلَةِ

۱۶۹ . حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِنَانُ بْنُ اَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَاَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ

۱۲۸۔جس نے سفر میں قیلولہ کے وقت اپنی تلوار درخت سے لٹکائی۔

۱۶۹۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان بن ابی سنان الدولی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نجد کے اطراف میں ایک غزوہ میں شریک تھے۔ جب حضور اکرم ﷺ مہم سے واپس ہوئے تو آپ کے ساتھ یہ بھی واپس ہوئے راستے میں قیلولہ کا وقت ایک ایسی وادی میں ہوا جس میں ببول کے درخت بکثرت تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے اسی وادی میں پڑاؤ کیا اور صحابہ (پوری وادی میں) درخت کے سائے کے لئے پھیل

وَكَانَ يُنفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَابَقِىَ فِى السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ

سے آپ ﷺ اپنی ازواج کو سالانہ نفقہ بھی دے دیتے تھے اور باقی ہتھیار اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تاکہ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) ہر وقت تیاری رہے۔

۱۶۵ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَّقُوْلُ مَارَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّىْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ

۱۶۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے اور ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن شداد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے علیؓ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد بن ابی وقاصؓ کے سوا میں نے کسی کے متعلق نبی کریم ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے خود کو ان پر فدا کیا ہو، میں نے سنا کہ آپ فرمارہے تھے تیر برساؤ (سعد) تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

باب ۱۲۵ . الدَّرَقِ

۱۲۵۔ ڈھال۔

۱۶۶ . حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِىْ اَبُوالْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِىْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَآءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِىْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ اَنْ تَنْظُرِىْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِىْ وَرَآءَهٗ خَدِّىْ عَلٰى خَدِّهٖ وَيَقُوْلُ دُوْنَكُمْ بَنِىْ اَرْفِدَةَ حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِىْ قَالَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ

۱۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو دو لڑکیاں میرے پاس جنگ بعاث کے اشعار گا رہی تھیں، آپ بستر پر لیٹ گئے اور چہرۂ مبارک دوسری طرف کر لیا، اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے اور آپ نے مجھے ڈانٹا کہ یہ شیطانی گانا اور رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں! لیکن حضور اکرم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انہیں گانے دو۔ پھر جب ابوبکرؓ دوسری طرف متوجہ ہو گئے تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہؓ ڈھال اور حراب کے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے کہا یا آپ ﷺ نے ہی فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں! آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرہ پر تھا اور اس طرح میں اس کھیل کو پیچھے سے بخوبی دیکھ سکتی تھی اور آپ ﷺ فرمارہے تھے خوب بنوارفدہ! جب میں تھک گئی (دیکھتے دیکھتے) تو آپ ﷺ نے فرمایا، بس، میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر جاؤ احمد نے بیان کیا اور ان سے ابن وہب

مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَاَهْوٰى اِلَى الْحَصٰى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعْهُمْ يَاعُمَرُوَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ

دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری نے، انہیں مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حبشہ کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے سامنے حراب (چھوٹے نیزے) کے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور کنکریاں اٹھا کر انہیں اس سے مارا، لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، عمر! انہیں کھیل دکھانے دو، علی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی کہ مسجد میں (یہ صحابہؓ اپنے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

باب ۱۲۴۔ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ

۱۲۴۔ ڈھال اور جو اپنے ساتھی کے ڈھال کو استعمال کرے (لڑائی میں)

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوطَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ اَبُوْطَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ

۱۶۲۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے خبر دی، انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک ڈھال سے کام لیتے تھے۔ ❶ ابوطلحہ رضی اللہ بڑے اچھے تیرانداز تھے، جب آپ تیر مارتے تو حضور اکرم ﷺ اچک کر دیکھتے کہ تیر کہاں جا کر گرا۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَاُدْمِيَ وَجْهُهٗ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَآءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى الْمَآءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِهٖ فَرَقَاَ الدَّمُ

۱۶۳۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب (احد کی لڑائی میں) حضور اکرم ﷺ کا خود سر مبارک پر ٹوٹ گیا اور چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا تو آپ ﷺ کے آگے کے دانت شہید ہو گئے تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لا رہے تھے اور فاطمہؓ زخم دھو رہی تھیں، جب انہوں نے دیکھا کہ خون، پانی سے بھی زیادہ نکل رہا ہے تو انہوں نے ایک چٹائی جلائی اور اس کی راکھ کو آپ ﷺ کے زخموں پر لگا دیا، جس سے خون آنا بند ہو گیا۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَارِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً

۱۶۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے زہری نے، ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر کے اموال و جائداد کی دولت ایسی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کی ولایت و نگرانی میں دے دی تھی۔ مسلمانوں کی طرف سے کسی حملہ اور جنگ کے بغیر، تو یہ اموال خاص رسول اللہ ﷺ کی نگرانی میں تھے جن میں

❶ اصل میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیرانداز تھے، اس لئے جب وہ جنگ کے موقعہ پر دشمنوں پر تیر برساتے تو حضور اکرم ﷺ اپنی ڈھال سے ان کی حفاظت کرتے کہ مبادا کسی کی طرف سے دشمن کا کوئی تیر انہیں زخمی نہ کر دے۔ اسی طرز عمل کو حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

اس وقت حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی (زندگی بھر) بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (کیونکہ آخر میں اسلام سے انحراف کرتا ہے) اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے (کیونکہ زندگی کے آخر میں اسلام کی دولت نصیب ہو جاتی ہے۔)

باب ۱۲۲. التَّحْرِيْضِ عَلَى الرَّمْيِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ

۱۲۲۔ تیراندازی کی ترغیب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اور ان (کافروں) کے مقابلے کے لئے جس قدر بھی تم سے ہو سکے سامان درست رکھو۔ قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے، جس کے ذریعہ سے تم اپنا رعب رکھتے ہو اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں پر

۱۵۹. حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوْا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكُمْ لَاتَرْمُوْنَ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا فَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

۱۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا، انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا قبیلہ بنو اسلم کے چند صحابہ پر گذر ہوا، جو تیراندازی کی مشق کر رہے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اسماعیل علیہ السلام کے بیٹو، تیراندازی کرو کہ تمہارے جد امجد (اسماعیل علیہ السلام تیرانداز تھے، پھر آپ ﷺ ایک فریق کے ساتھ ہو گئے، تو مقابلہ میں حصہ لینے والے) دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا بات پیش آئی، تم لوگوں نے تیراندازی بند کیوں کر دی؟ دوسرے فریق نے عرض کیا، جب آپ ﷺ ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو ہم بھلا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تیراندازی جاری رکھو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۱۶۰. حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ

۱۶۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے، بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کی لڑائی کے موقعہ پر جب ہم قریش کے مقابلہ میں صف بستہ کھڑے ہوئے تھے اور وہ ہمارے مقابلہ میں تیار ہو گئے تھے، فرمایا کہ اگر (حملہ کرتے ہوئے) قریش تمہارے قریب آ جائیں تو تم لوگ تیراندازی شروع کر دینا (تاکہ وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوں۔)

باب ۱۲۳. اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا

۱۲۳۔ حراب وغیرہ سے کھیلنا۔

۱۶۱. حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ

۱۶۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر

۱۵۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَسْكَرِهٖ وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فَقَالَ مَا اَجْزَاَ مِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهٗ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا اِذَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ فِي الْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کے راستے میں زخمی ہونا ہے۔

۱۵۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سا رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی (اپنے اصحاب کے ساتھ احد یا خیبر کی لڑائی میں) مشرکین سے مڈبھیڑ ہوئی اور جنگ چھڑ گئی۔ جب حضور اکرم ﷺ اس دن کی لڑائی سے فارغ ہو کر) اپنے پڑاؤ کی طرف واپس ہوئے اور مشرکین اپنے پڑاؤ کی طرف تو حضور اکرم ﷺ کی فوج کے ساتھ ایک شخص تھا، لڑائی کے دوران اس کا یہ حال تھا کہ مشرکین کا کوئی فرد بھی اگر کسی طرف نظر پڑ جاتا تو اس کا پیچھا کر کے وہ شخص اپنی تلوار سے اسے قتل کر دیتا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق کہا کہ آج جتنی سرگرمی کے ساتھ فلاں شخص لڑا ہے، ہم میں کوئی بھی اس طرح نہ لڑ سکا ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا کہ لیکن وہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے (اپنے دل میں) کہا، اچھا میں اس شخص کا پیچھا کروں گا (دیکھوں، بظاہر مسلمانوں کے ساتھ ہونے کے باوجود حضور اکرم ﷺ نے اسے کیوں دوزخی فرمایا ہے۔ بیان کیا کہ وہ اس کے ساتھ چلے (دوسرے دن لڑائی میں) جب کبھی وہ کھڑا ہو جاتا تو یہ بھی کھڑے ہو جاتے اور جب تیز چلتا تو یہ بھی اس کے ساتھ تیز چلتے، بیان کیا کہ آخر وہ شخص زخمی ہو گیا۔ زخم بڑا گہرا تھا اس لئے اس نے چاہا کہ موت جلدی آ جائے اور اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو سینے کے مقابل میں کر لیا اور تلوار پر گر کر اپنی جان دے دی (اور اس طرح خودکشی کر کے اسلام کے حکم کے خلاف کیا) اب وہ صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ انہوں نے بیان کیا کہ وہی شخص جس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے۔ صحابہؓ پر آپ ﷺ کا فرمان بڑا شاق گذرا تھا (کہ اگر ایسا جانباز مجاہد بھی دوزخی ہو سکتا ہے تو پھر ہماری عاقبت کیسی ہوگی) میں نے ان سے کہا کہ تم سب لوگوں کی طرف سے میں اس کے متعلق تحقیق کرتا ہوں۔ چنانچہ اس کے پیچھے ہولیا۔ اس کے بعد وہ شخص سخت زخمی ہوا اور چاہا کہ موت جلدی آ جائے۔ اس لئے اس نے تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے مقابل کر لیا اور اس پر گر کر جان دے دی۔

کی گردن ٹوٹ گئی اور شہادت کی موت پائی۔ (رضی اللہ عنہا)

باب ۱۲۰ . مِنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسُفْيَانَ قَالَ لِيْ قَيْصَرُ سَاَلْتُکَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَآءَ هُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ

۱۲۰۔ جس نے کمزور اور صالح لوگوں سے لڑائی میں مدد لی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہیں ابوسفیان نے خبر دی کہ مجھ سے قیصر (ملک روم) نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کیا اونچے طبقے کے لوگوں نے ان (حضور اکرم ﷺ) کی پیروی کی ہے یا کمزور طبقہ نے (یعنی جن کی مال و جاہ کے اعتبار سے قوم میں کوئی اہمیت نہیں ہے) تم نے بتایا کہ کمزور طبقے نے (ان کی اتباع کی ہے) اور انبیاء کا پیروکار ہوتا بھی یہی طبقہ ہے۔

(۱۵۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ

۱۵۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے، ان سے مصعب بن سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاصؓ کا خیال تھا کہ انہیں دوسرے بہت سے صحابہ پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری مدد اور تمہاری روزی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) انہیں کمزوروں کی وجہ سے تمہیں دی جاتی ہے۔

(۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ صَاحِبَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ

۱۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوے پر ہوگی، پوچھا جائے گا کہ کیا جماعت میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو۔ کہا جائے گا کہ ہاں، تو (دعا کے لئے انہیں آگے بڑھا کے) ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا، اس وقت اس کی تلاش ہوگی کہ کوئی ایسے بزرگ مل جائیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تابعی) ایسے بھی بزرگ مل جائیں گے اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ اس کے بعد ایک دور آئے گا اور (سپاہیوں سے) پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تبع تابعی) کہا جائے گا کہ ہاں، اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

باب ۱۲۱ . لَايَقُوْلُ فُلَانٌ شَهِيْدٌ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ

۱۲۱۔ یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شہید ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ کون اس

رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ نَظَرَ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا مِثْلَ مَاحَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِىْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ صفیہؓ کی وجہ سے اپنے پیچھے (اونٹ کے کوہان کے اردگرد) اپنی عبا سے پردہ کئے ہوئے ہیں (سواری پر جب حضرت صفیہؓ سوار ہوتیں) تو حضور اکرم ﷺ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹنا کھڑا رکھتے اور حضرت صفیہؓ اپنا پاؤں حضور اکرم ﷺ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ اس طرح ہم چلتے رہے اور جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو حضور ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھا اور فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا اے اللہ! میں اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کے خطے کو باحرمت قرار دیتا ہوں، جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو باحرمت قرار دیا تھا، اے اللہ! مدینہ کے لوگوں کو ان کے مد اور صاع میں برکت دیجئے۔

باب ۱۱۹. رُكُوْبِ الْبَحْرِ

۱۱۹۔ بحری سفر۔

(۱۵۵) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ حَرَامٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِىْ بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَايُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِّنْ اُمَّتِىْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَيَقُوْلُ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَآ اِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَآبَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا

۱۵۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ام حرامؓ نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن ان کے گھر تشریف لا کر قیلولہ کیا تھا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے، انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ! کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا مجھے اپنی امت میں سے ایک ایسی قوم کو (خواب میں دیکھ کر) مسرت ہوئی جو سمندر میں (غزوہ کے لئے) اس طرح جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ) اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم بھی ان میں سے ہو۔ اس کے بعد پھر آپ ﷺ سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو پھر مسکرا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی وہی بات بتائی۔ ایسا دو تین مرتبہ ہوا۔ میں (ام حرامؓ) نے کہا، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہوگی، آپ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور وہ آپ کو (اسلام کے سب سے پہلے بحری بیڑے کے ساتھ) غزوے میں لے گئے۔ واپسی پر سوار ہونے کے لئے اپنی سواری سے قریب ہوئیں (سوار ہوتے ہوئے یا ہونے کے بعد) گر پڑیں، جس سے آپ

الْاٰيَةِ

(۱۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِالسَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِالْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

آیت تک۔

۱۵۳۔ہم سے عبیداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوالنضر سے سنا، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن کا پہرہ دینا دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔ جنت میں کسی کے لئے ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گذار دینا دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

باب ۱۱۸ . مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِّلْخِدْمَةِ

(۱۵۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدِمُنِيْ حَتّٰى اَخْرُجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْطَلْحَةَ مُرْدِفِيْ وَاَنَا غُلَامٌ رَّاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ كَثِيْرًا يَّقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَآءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا فِي الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَآءَهٗ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهٗ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى

۱۱۸۔جس نے کسی بچے کو خدمت کے لئے غزوے میں اپنے ساتھ رکھا۔

۱۵۴۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے قبیلے کے بچوں میں سے کوئی بچہ میرے ساتھ کر دو جو خیبر کے غزوے میں میرے کام کر دیا کرے۔ ابوطلحہؓ اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر مجھے (انس رضی اللہ عنہ کو) لے گئے۔ میں اس وقت ابھی لڑکا تھا، بالغ ہونے کے قریب، جب بھی حضور اکرم ﷺ کہیں قیام فرماتے تو میں آپ ﷺ کی خدمت کرتا تھا، اکثر میں سنتا کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تفکرات سے، غموں سے، درماندگی، سستی، بخل، بزدلی، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے اپنے اوپر غلبہ سے تو آخر ہم خیبر پہنچے اور جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کے قلعہ پر آپ ﷺ کو فتح دی تو آپ ﷺ کے سامنے صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا کے جمال کا ذکر کیا گیا، ان کا شوہر (یہودی) لڑائی میں کام آ گیا تھا اور وہ ابھی دلہن ہی تھیں (اور چونکہ قبیلہ کے سردار کی لڑکی تھیں) اس لئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے لئے منتخب فرمالیا۔ پھر آنحضور ﷺ انہیں ساتھ لے کر وہاں سے چلے، جب ہم سدالصہباء پر پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان سے خلوت کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حیس (کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا ہوا ایک کھانا) تیار کرا کر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھوایا اور فرمایا کہ اپنے آس پاس کے لوگوں کو بتا دو (کہ آنحضور ﷺ نے ولیمہ کیا ہے) اور یہی حضور اکرم ﷺ کا صفیہؓ کے ساتھ نکاح کا ولیمہ تھا۔ آخر ہم مدینہ کی طرف چلے۔ انسؓ

فرمائیے۔

(۱۵۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُوالرَّبِيْعِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَرِّقِ الْعِجْلِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِيْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهٖ وَاَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ

۱۵۱۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے مورق عجلی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے (بعض صحابہؓ روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا) ہم میں زیادہ بہتر سایہ میں وہ شخص تھا جس نے اپنے کپڑے سے سایہ کر رکھا تھا۔ (کیونکہ بعض حضرات سورج کی تپش سے بچنے کے لئے صرف اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر سایہ کئے ہوئے تھے) لیکن جو حضرات روزے سے تھے وہ کوئی کام نہ کر سکے تھے (تھکن اور کمزوری کی وجہ سے) اور جن حضرات نے روزہ نہیں رکھا تھا تو وہ اپنے اونٹ (پانی میں لے گئے اور روزہ داروں کی) خوب خوب خدمت بھی کی اور (دوسرے تمام کام کئے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج اجر و ثواب کو روزہ نہ رکھنے والے لے گئے۔ ❶

باب ۱۱۶. فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهٖ فِي السَّفَرِ

۱۱۶۔ اس شخص کی فضیلت جس نے سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھایا۔

(۱۵۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامٰى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَآبَّتِهٖ يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَّمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ

۱۵۲۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، ان سے ابوہریرہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزانہ انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہے، اگر کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرتا ہے کہ اس کی سواری پر سوار کر دے یا اس کا سامان اس پر اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اچھا اور پاک کلمہ بھی (زبان سے نکالنا) صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور کسی مسافر کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

باب ۱۱۷. فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا اِلٰى اٰخِرِ

۱۱۷۔ اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن پہرے کی فضیلت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے ایمان والو! صبر سے کام لو" آخر

---

❶ مصنفؒ اس غزوہ میں غازیوں کی خدمت میں فضیلت بتانا چاہتے ہیں، کیونکہ حدیث میں اسی طبقہ کو سراہا گیا ہے اور اجر و ثواب کا زیادہ مستحق قرار دیا گیا ہے جنہوں نے غازیوں کی خدمت کی تھی، حالانکہ انہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ روزہ اگرچہ خیر محض ہے اور مخصوص و مقبول عبادت ہے، پھر بھی سفر وغیرہ میں ایسے مواقع پر جب کہ اس کی وجہ سے دوسرے اہم کام رک جانے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے، جو واقعہ خدمت میں ہے اس میں بھی یہی صورت پیش آئی تھی کہ جو لوگ روزے سے تھے وہ کوئی کام تھکن کی وجہ سے نہ کر سکے، لیکن بے روزہ داروں نے پوری تندہی سے تمام خدمات انجام دیں، اس لئے ان کا [illegible] بڑھ گیا۔ اسلام میں عبادت کا نظام انسان کی فطرت کے مطابق اور نہایت معقول طریقہ پر قائم ہے۔ دین نے فرائض و واجبات میں مدارج قائم کئے ہیں اور [illegible] پوری طرح جو لحاظ رکھے گا، اللہ کے نزدیک اس کی عبادت اسی درجہ مقبول ہوگی۔ حدیث میں اسی لئے کہا گیا ہے کہ روزہ نہ رکھنے والے آج اجر و ثواب [illegible] نے ایک اہم عبادت چھوڑ دی تھی، لیکن اس سے زیادہ اہم عبادت کی خاطر، اس لئے ثواب کے بھی زیادہ مستحق ہوئے۔

تَعْسًا كَانَّه' يَقُوْلُ فَاَتْعَسَهُمُ اللّٰهُ طُوْبٰى فُعْلٰى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَّهِيَ يَآءٌ حُوِّلَتْ اِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَّطِيْبُ

تندہی سے لگا رہے اور اگر لشکر کے پیچھے (دیکھ بھال کے لئے) لگا دیا جائے تو اس میں بھی پوری تندہی اور فرض شناسی سے لگا رہے (ویسے خواہ عام دنیاوی زندگی میں اس کی کوئی اہمیت بھی نہ ہو کہ) اگر وہ کسی سے (ملاقات وغیرہ کی اجازت چاہے تو اسے اجازت بھی نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش بھی قبول نہ کی جائے۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابوحسین کے واسطہ سے یہ روایت مرفوعاً نہیں بیان کی ہے اور کہا کہ (قرآن مجید میں) تعساً گویا یوں کہنا چاہئے کہ "فاتعسہم اللہ (اللہ انہیں ہلاک کرے) طوبےٰ فعلی کے وزن پر ہے۔ ہر اچھی اور طیب چیز کے لئے۔ واؤ اصل میں یا تھا (طیبی) پھر "یا" کو واؤ سے بدل دیا گیا اور یہ یطیب سے مشتق ہے۔

باب ١١٥ . فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

۱۱۵۔ غزوہ میں خدمت کی فضیلت۔

(١٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِيْ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَرِيْرٌ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْاَنْصَارَ يَصْنَعُوْنَ شَيْئًا لَا اَجِدُ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا اَكْرَمْتُه'

۱۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن عبید نے، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو وہ میری خدمت کرتے تھے، حالانکہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔ جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے انصار کو ایک ایسا کام کرتے دیکھا (رسول اللہ ﷺ کی خدمت) کہ جب بھی ان میں سے کوئی مجھے ملتا ہے تو میں اس کی تعظیم و اکرام کرتا ہوں۔

(١٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّه' سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ اَخْدُمُه' فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَه' اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّه' ثُمَّ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيْمِ اِبْرَاهِيْمَ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا

۱۵۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، اس سے مطلب بن حنطب کے مولی عمرو بن ابی عمرو نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر (غزوہ کے موقعہ پر) گیا، میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ واپس ہوئے اور احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ پہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اے اللہ میں اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کے خطے کو باحرمت قرار دیتا ہوں (اللہ کے حکم سے) جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت شہر قرار دیا تھا، اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا

شہیدوں کو مدینہ منتقل کرتے تھے۔

باب ۱۱۳۔ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

۱۱۳۔ جسم سے تیر کھینچ کر نکالنا۔

(۱۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رُمِيَ اَبُوْعَامِرٍ فِيْ رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَامِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ

۱۴۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے اوران سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ابوعامر کے گھٹنے میں تیر لگا تو میں ان کے پاس پہنچا، انہوں نے فرمایا کہ اس تیر کو کھینچ کر نکال لو، میں نے کھینچ لیا تو اس میں سے خون بہنے لگا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی، اے اللہ! عبید ابوعامر کی مغفرت فرمائیے۔

باب ۱۱۴۔ اَلْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۱۴۔ اللہ کے راستے میں غزوہ میں پہرہ دینا۔

(۱۴۷) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِيْ صَالِحًا يَّحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن مسہر نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ربیعہ بن عامر نے خبر دی، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک رات) بیداری میں گذاری، مدینہ پہنچنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا، کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح ایسا آتا جو رات میں ہمارا پہرہ دیتا (ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں) کہ ہم نے ہتھیار کی جھنکار سنی، حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب ہیں؟ (آنے والے نے کہا، میں ہوں، سعد بن ابی وقاص) آپ کا پہرہ دینے کے لئے تیار ہوں، پھر نبی کریم ﷺ سوئے۔

(۱۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيْفَةِ وَعَبْدُالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ لَمْ يَرْفَعْهُ اِسْرَآئِيْلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ وَقَالَ

۱۴۸۔ ہم سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ابوبکر نے خبر دی، انہیں ابوحصین نے، انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دینار کا غلام، درہم کا غلام، قطیفہ (جھوردار چادر) کا غلام، خمیصہ (سیاہ زمین کا نقشین کپڑا) کا غلام ہلاک ہوا کہ اگر اسے کچھ دے دیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض ہو جاتا ہے، ایسا شخص ہلاک اور برباد ہوا اور اسے جو کانٹا چبھ گیا وہ نہیں نکلا، ایسے بندے کے لئے بشارت ہو جو اللہ کے راستے میں (غزوہ کے موقعہ پر) اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے (لڑائی اور سخت جدوجہد کی وجہ سے) اس کے سر کے بال پراگندہ ہیں اور اس کے قدم گرد و غبار سے اٹے ہوئے ہیں۔ اگر اسے (مقدمۃ الجیش کے طور پر) پاسبانی اور پہرے پر لگا دیا جائے تو وہ اپنے اس کام میں بھی پوری

جا رہی تھیں۔ اور ابو معمر کے علاوہ (جعفر بن مہران) نے بیان کیا کہ مشکیزے کو اپنی پشت پر ادھر سے ادھر لئے پھرتی تھیں اور قوم کو اس سے پانی پلاتی تھیں، پھر واپس آتی تھیں اور مشکیزوں کو بھر کر لے جاتی تھیں اور قوم کو پلاتی تھیں۔

باب ۱۱۰. حَمْلِ النِّسَآءِ الْقِرَبَ اِلَى النَّاسِ فِى الْغَزْوِ

(۱۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِىْ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَآءٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِىَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ اُمَّ كُلْثُوْمِ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ اُمُّ سُلَيْطٍ اَحَقُّ وَاُمُّ سُلَيْطٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ تَزْفِرُ تَخِيْطُ

۱۱۰۔ غزوہ میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیزہ اٹھا کے لے جانا۔

۱۴۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، ان سے ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں، ایک نئی چادر بچ گئی تو بعض حضرات نے جو آپ کے پاس ہی تھے کہا، یاامیر المومنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کے گھر میں ہیں، ان کی مراد (آپ کی بیوی) ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے تھی، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ام سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔ یہ ام سلیط رضی اللہ عنہا ان انصار خواتین، میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ احد کی لڑائی کے موقعہ پر ہمارے لئے مشکیزے (پانی کے) اٹھا کر لاتی تھیں۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ (حدیث میں) ''تزفر'' سینے کے معنی میں ہے۔ ❶

باب ۱۱۱. مُدَاوَاةِ النِّسَآءِ الْجَرْحٰى فِى الْغَزْوِ

(۱۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِىْ وَنُدَاوِى الْجَرْحٰى وَنَرُدُّالْقَتْلٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ

۱۱۱۔ عورتوں کا غزوے میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا۔

۱۴۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (غزوہ میں) شریک ہوئے تھے (مسلمان) زخمیوں کو پانی پلاتے تھے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے تھے اور جو لوگ شہید ہو جاتے ان کو مدینہ اٹھا کر لاتے تھے۔

باب ۱۱۲. رَدِّالنِّسَآءِ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى

(۱۴۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِى الْقَوْمَ وَنَخْدِمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ

۱۱۲۔ زخمیوں اور شہیدوں کو عورتیں منتقل کرتی ہیں۔

۱۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوے میں شریک ہوتے تھے، مسلمانوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور زخمیوں اور

❶ محدثین نے لکھا ہے کہ تزفر کے معنی تخیط (سینا) سے کرنا سہو ہے۔ اس کے اصل معنی اٹھانے کے ہیں۔ ''تزفر'' بمعنی تحمل۔

ہے۔ انسؓ نے بیان کیا کہ آپ عبادہ بن صامتؓ کے نکاح میں تھیں اور بنت قرظہ (معاویہؓ) کی بیوی کے ساتھ انہوں نے دریا کا سفر ❶ کیا۔ پھر جب واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تو اس نے انہیں زمین پر گرادیا، آپ سواری سے گرگئیں اور (اسی میں) آپ کی وفات ہوئی۔ رضی اللہ عنہا۔

باب ۱۰۸. حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَاَتَه فِی الْغَزْوِدُوْنَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ

۱۰۸۔ غزوہ میں کوئی اپنے ساتھ اپنی کسی بیوی کو لے جاتا ہے اور کسی کو نہیں لے جاتا۔

(۱۴۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَیْرِیُّ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَیْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَدِیْثِ عَآئِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِیْ طَآئِفَةً مِنَ الْحَدِیْثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَآءِهٖ فَاَیَّتُهُنَّ یَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرَعَ بَیْنَنَا فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِیْهَا سَهْمِیْ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَآ اُنْزِلَ الْحِجَابُ

۱۴۱۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنی، یہ تمام حضرات ان کی حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے جانا چاہتے (جہاد کے لئے) تو اپنی ازواج میں قرعہ ڈالتے تھے اور جس کا نام نکل آتا تھا انہیں آنحضور ﷺ ساتھ لے جاتے تھے۔ ایک غزوہ کے موقعہ پر آپ ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو اس مرتبہ میرا نام آیا اور میں آنحضور ﷺ کے ساتھ گئی۔ یہ پردہ نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔

باب ۱۰۹. غَزْوِ النِّسَآءِ وَ قِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

۱۰۹۔ عورتوں کا غزوہ اور مردوں کے ساتھ قتال میں شرکت۔

(۱۴۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَاَیْتُ عَآئِشَةَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّاُمَّ سُلَیْمٍ وَّاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰی خَدَمَ سُوْقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَیْرُهٗ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰی مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهٖ فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِیْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ

۱۴۲۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی کے موقعہ پر مسلمان نبی کریم ﷺ کے پاس سے منتشر ہوگئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم (انسؓ کی والدہ) رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ یہ اپنا ازار سمیٹے ہوئے تھیں، جس کی وجہ سے ان کی پنڈلی بھی نظر آرہی تھی جیسا کہ کسی کام کو مستعدی کے ساتھ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے) اور (تیز چلنے کی وجہ سے) مشکیزے چھلکاتی ہوئی

❶ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سب سے پہلا سمندری بیڑہ حضرت معاویہؓ نے امیر المؤمنین کی اجازت سے تیار کیا اور قبرص پر چڑھائی کی۔ یہ مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری جنگ تھی، جس میں ام حرام رضی اللہ عنہا شریک ہوئیں اور شہادت بھی پائی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام فاختہ تھا اور وہ بھی آپ کے ساتھ اس غزوے میں شریک تھیں۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُ كُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا

۱۳۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں معاویہ بن اسحاق نے، انہیں عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے جہاد کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے اور عبداللہ بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے معاویہؓ نے یہی حدیث بیان کی۔

(۱۳۹) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ نِسَآءُهٗ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ

۱۳۹۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے معاویہ نے یہی حدیث بیان کی، اور حبیب بن عمرہ کی روایت جو عائشہ بنت طلحہ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے ہے (اس میں ہے کہ) نبی کریم ﷺ سے آپ کی ازواج مطہرات نے جہاد کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حج کتنا عمدہ جہاد ہے۔

باب ۱۰۷. غَزْوِ الْمَرْءَةِ فِي الْبَحْرِ

۱۰۷۔ بحری غزوے میں عورتوں کی شرکت۔

(۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَاَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهٗ مِثْلَ اَوْمِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ قَالَ اَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ صَامِتٍ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَآبَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ

۱۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں (جو آپ ﷺ کی عزیز تھیں) تشریف لے گئے اور ان کے یہاں لیٹ گئے، پھر آپ اٹھے تو مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) بحر اخضر پر سوار ہوں گے۔ ان کی مثال (دنیا اور آخرت میں) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی سی ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! انہیں بھی ان لوگوں میں کر دے۔ پھر دوبارہ آپ ﷺ لیٹے اور اٹھے تو مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے اس مرتبہ بھی آپ ﷺ سے وہی سوال کیا اور حضور اکرم ﷺ نے بھی سابقہ وجہ بتائی۔ انہوں نے پھر عرض کیا۔ آپ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم سب سے پہلے لشکر میں شریک ہوگی۔ (بحری غزوے کے) اور یہ کہ بعد والوں میں تمہاری شرکت نہیں

فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی عَرَفَه' فَقَالَ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّاَرْ تَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّاوَضَعَه' طَوَّلَه' مُوْسٰی عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم

(شک کے ساتھ) کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔ پھر ایک اعرابی ایک نوجوان اور قوی اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی سے ان کا اونٹ آگے نکل گیا۔ مسلمانوں پر یہ بڑا شاق گذرا، لیکن جب حضور اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی بلند ہوتی ہے وہ گراتا ہے۔ موسیٰ نے حماد کے واسطہ سے اس کی روایت تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ حماد نے ثابت سے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۱۰۵. بَغْلَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیْضَآءِ قَالَه' اَنَسٌ وَّقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ اَهْدٰی مَلِکُ اَیْلَةَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَیْضَآءَ

۱۰۵۔ نبی کریم ﷺ کا سفید خچر۔ اس کی روایت انسؓ نے کی ہے۔ ابوحمید نے بیان کیا کہ ایلہ کے فرمانروا نے نبی کریم ﷺ کو ایک سفید خچر ہدیہ میں بھجوایا تھا۔

(۱۳۶) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَاتَرَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَیْضَآءَ وَسَلَاحَه' وَاَرْضًا تَرَکَهَا صَدَقَةً

۱۳۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (وفات کے بعد) سوا (اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار اور اس زمین کے) جو آپ ﷺ نے صدقہ کردی تھی اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

(۱۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیٰنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَه' رَجُلٌ یَا اَبَاعُمَارَةَ وَلَّیْتُمْ یَوْمَ حنین قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ وَلّٰی سَرْعَانُ النَّاسِ فَلَقِیَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِهِ الْبَیْضَآءِ وَاَبُوْسُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَاکَذِبْ اَنَا بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

۱۳۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے اسحٰق نے حدیث بیان کی براء رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ ان سے ایک شخص نے پوچھا، اے ابوعمارہ! کیا آپ لوگوں نے (مسلمانوں کے لشکر نے) حنین کی لڑائی میں پشت پھیری تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، خدا گواہ ہے نبی کریم ﷺ نے (جو اسلامی لشکر کی قیادت فرمارہے تھے) پشت نہیں پھیری تھی۔ البتہ جلد باز لوگ (میدان سے) بھاگ پڑے تھے۔ قبیلہ ہوازن نے ان پر تیر برسانے شروع کردیئے تھے (اور اس کی تاب نہ لاکر بعض لوگ میدان سے بھاگ گئے تھے) لیکن نبی کریم ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار (اپنی جگہ کھڑے تھے) اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ فرمارہے تھے کہ میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔ میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

باب ۱۰۶. جِهَادِ النِّسَآءِ

۱۰۶۔ عورتوں کا جہاد۔

سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اَمَدًا غَايَةً فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ

نبی کریم ﷺ نے ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھا اور دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک رکھی تھی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دوڑ میں شرکت کی تھی۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ امداً (حدیث میں) حد کے معنی میں ہے (قرآن مجید میں ہے) فطال علیھم الامد (اور اسی معنی میں ہے)۔

باب ۱۰۳ . غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ

۱۰۳۔ تیار کئے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ کی حد۔

(۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ اُضْمِرَتْ فَاَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوْسٰى فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ سِتَّةُ اَمْيَالٍ اَوْسَبْعَةٌ وَّسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ فَاَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ اَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِيْلٌ اَوْنَحْوُه، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيْهَا

۱۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنہیں تیار کیا گیا تھا۔ دوڑ مقام حفیاء سے شروع کرائی تھی اور ثنیۃ الوداع اس کی حد تھی (ابواسحاق نے بیان کیا کہ) میں نے ابوموسیٰ سے پوچھا، اس کا فاصلہ کتنا تھا تو انہوں نے بتایا کہ چھ یا سات میل اور آنحضور ﷺ نے ان گھوڑوں کی دوڑ بھی کرائی تھی جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھا۔ ایسے گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے شروع ہوئی تھی اور حد مسجد بنی زریق تھی۔ میں نے پوچھا، اس میں کتنا فاصلہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ تقریباً ایک میل۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی دوڑ میں سبقت کرنے والوں میں تھے۔

باب ۱۰۴ . نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَآءِ وَقَالَ الْمِسْوَرُقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاخَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ

۱۰۴۔ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے اسامہ کو قصواء نامی (اونٹنی) پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا۔ مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قصواء نے سرکشی نہیں کی ہے۔

(۱۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا ؓ يَّقُوْلُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَآءُ

۱۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کا نام عضباء ❶ تھا۔

(۱۳۵) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَآءَ لَاتُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْلَاتَكَادُ تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا

۱۳۵۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا، کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں بڑھتی تھی (یعنی چلنے میں بہت تیز تھی) حمید نے کہا یا

❶ علماء سیرت اس بارے میں متفق نہیں ہیں کہ قصواء، جدعاء اور عضباء یہ حضور اکرم ﷺ کی تین اونٹنیوں کے نام تھے یا اونٹنی صرف ایک تھی اور نام اس کے تین تھے۔ دونوں قول موجود ہیں۔

الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَآئِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَيْفَةَ

ناقہ آپ کو لے کر سیدھی اٹھ گئی تو آپ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس لبیک کہا (احرام باندھا)۔

باب ۹۹ . رُكُوْبِ الْفَرَسِ الْعُرْیِ

۹۹۔ گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہونا۔

(۱۲۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اِسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَرَسٍ عُرْیٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِیْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ

۱۲۹۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک نے کہ نبی کریم ﷺ گھوڑے کی ننگی پشت پر جس پر زین نہیں تھی سوار ہو کر صحابہؓ سے آگے نکل گئے تھے۔ آنحضور ﷺ کی گردن مبارک میں تلوار لٹک رہی تھی۔

باب ۱۰۰ . الْفَرَسِ الْقَطُوْفِ

۱۰۰۔ سست رفتار گھوڑا۔

(۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ اَوْكَانَ فِيْهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَايُجَارٰی

۱۳۰۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک مرتبہ (رات میں) اہل مدینہ کو خطرہ ہوا تو نبی کریم ﷺ، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے، گھوڑا سست رفتار تھا (راوی نے کہا کہ) اس کی رفتار میں سستی تھی، پھر حضور اکرم ﷺ واپس ہوئے تو فرمایا کہ ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا پایا (بڑا ہی تیز رفتار تھا) چنانچہ اس کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا۔

باب ۱۰۱ . السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ

۱۰۱۔ گھوڑ دوڑ۔

(۱۳۱) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اَجْرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰی ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰی مَالَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَجْرٰی قَالَ عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ سُفْيٰنُ بَيْنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰی ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ اَمْيَالٍ اَوْسِتَّةٌ وَّبَيْنَ ثَنِيَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَيْقٍ مِيْلٌ

۱۳۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے تیار کئے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کرائی تھی اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی تھی، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گھوڑا دوڑ میں شریک ہونے والوں میں، میں بھی تھا۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، سفیان نے بیان کیا کہ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

باب ۱۰۲ . اِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ

۱۰۲۔ گھوڑ دوڑ کے لئے گھوڑوں کو تیار کرنا۔

(۱۳۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَااللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهٖ سَهْمًا وَّ قَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهٖ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَلَا يُسْهَمُ لِاَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ

نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مال غنیمت سے) گھوڑے کے دو حصے لگائے تھے اور اس کے مالک کا ایک حصہ ❶ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گھوڑے کا اور خصوصاً ترکی گھوڑے کا بھی حصہ لگایا جائے گا (مال غنیمت میں سے) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "اور گھوڑے، خچر اور گدھے ہم نے پیدا کئے) تا کہ تم ان کی سواری کرو۔" اور (کسی ایک شخص کے لئے ایک گھوڑے سے زیادہ کا حصہ نہیں لگایا جائے گا۔

باب ۹۷. مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْحَرْبِ

۹۷۔ لڑائی کے موقعہ پر جس کے ہاتھ میں کسی دوسرے کے گھوڑے کی لگام ہے۔

(۱۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُمَاةً وَّاِنَّا لَمَّا لَقِيْنَا هُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَاِنَّ اَبَاسُفْيَانَ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

۱۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے کہ ایک شخص نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا حنین کی لڑائی کے موقعہ پر آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن رسول اللہ ﷺ فرار نہیں ہوئے تھے۔ ہوازن کے لوگ (جن سے اس لڑائی میں سابقہ تھا) بڑے تیر انداز تھے، جب ہمارا ان سے سامنا ہوا تو ہم نے حملہ کر کے انہیں شکست دے دی۔ پھر مسلمان غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور دشمنوں نے تیروں کی ہم پر بارش شروع کر دی۔ پھر بھی رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ میرا خود مشاہدہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے، ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ "میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔"

باب ۹۸. الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّآبَّةِ

۹۸۔ جانور کا رکاب اور غرز۔ ❷

(۱۲۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِي

۱۲۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے جب پائے مبارک غرز (رکاب) میں ڈالا اور

---

❶ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امام اگر مصلحت دیکھے تو ایسا کر سکتا ہے، ویسے یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے، کیونکہ بہر حال گھوڑے کو انسان پر فضیلت دینے کی کوئی وجہ نہیں۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مال غنیمت تقسیم کرتے وقت حضور اکرم ﷺ نے غازیوں کو دو طبقوں میں تقسیم کر دیا تھا، ایک وہ جن کے پاس گھوڑا تھا، انہیں تو آپ ﷺ نے دو حصے دیئے اور جو پیدل تھے، انہیں آپ نے صرف ایک حصہ دیا۔ ❷ غرز بھی رکاب ہی کو کہتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ رکاب اگر لوہے یا لکڑی کا ہو تو اسے رکاب کہتے ہیں لیکن اگر چمڑے کا ہو تو اسے غرز کہتے ہیں۔

فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ قَالَ اَبُوْ عَقِیْلٍ لَاۤ اَدْرِیْ غَزْوَۃً اَوْ عُمْرَۃً فَلَمَّا اَنْ اَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّتَعَجَّلَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَلْیُعَجِّلْ قَالَ جَابِرٌ فَاَقْبَلْنَا وَکُنَّا عَلٰی جَمَلٍ لِّیْ اَرْمَکَ لَیْسَ فِیْہِ شِیَۃٌ وَّالنَّاسُ خَلْفِیْ فَبَیْنَا اَنَا کَذٰلِکَ اِذْ قَامَ عَلَیَّ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاجَابِرُ اسْتَمْسِکْ فَضَرَبَہٗ بِسَوْطِہٖ ضَرْبَۃً فَوَثَبَ الْبَعِیْرُ مَکَانَہٗ فَقَالَ اَتَبِیْعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ وَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِیْ طَوَائِفِ اَصْحَابِہٖ فَدَخَلْتُ اِلَیْہِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَہٗ ھٰذَا جَمَلُکَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ یُطِیْفُ بِالْجَمَلِ وَیَقُوْلُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَاقٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ اَعْطُوْھَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَیْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَکَ

بیان کیجئے، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا، ابوعقیل نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ (یہ سفر) غزوہ کے لئے تھا یا عمرہ کے لئے (واپس ہوتے ہوئے) جب (مدینہ منورہ) دکھائی دینے لگا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر جلدی جانا چاہے وہ جا سکتا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم پھر آگے بڑھے، میں اپنے ایک سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا۔ اونٹ بالکل بے عیب تھا۔ دوسرے لوگ میرے پیچھے تھے، میں اسی طرح چل رہا تھا کہ اونٹ رک گیا (تھک کر) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جابر! ٹھہر جاؤ، پھر آپ ﷺ نے اپنے کوڑے سے اونٹ کو مارا اور اونٹ اپنی جگہ سے اچھل پڑا، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا کہ ہاں، جب مدینہ پہنچے اور نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور ''بلاط'' کے ایک کنارے میں نے اونٹ باندھ دیا اور حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا، یہ آپ ﷺ کا اونٹ ہے۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور اونٹ کو گھمانے لگے اور فرمایا کہ اونٹ تو ہمارا ہی ہے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے چند اوقیے سونا مجھے دلوایا اور دریافت فرمایا، قیمت پوری مل گئی؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا، اب قیمت اور اونٹ (دونوں) تمہارے ہیں۔

باب ۹۵. الرُّکُوْبِ عَلَی الدَّآبَّۃِ الصَّعْبَۃِ وَالْفُحُوْلَۃِ مِنَ الْخَیْلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ کَانَ السَّلَفُ یَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَۃَ لِاَنَّھَا اَجْرٰی وَاَجْسَرُ

۹۵۔ سرکش جانور اور گھوڑے کی سواری۔ راشد بن سعد نے بیان کیا کہ سلف (نر) گھوڑے کی سواری پسند کرتے تھے، کیونکہ وہ دوڑتا بھی تیز ہے اور جری بھی بہت ہوتا ہے۔

(۱۲۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِّاَبِیْ طَلْحَۃَ یُقَالُ لَہٗ مَنْدُوْبٌ فَرَکِبَہٗ وَقَالَ مَارَاَیْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاہُ لَبَحْرًا

۱۲۵۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں قتادہ نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مدینہ میں (ایک رات) کچھ خوف اور گھبراہٹ ہوئی (دشمن کے حملہ کے خطرہ کی وجہ سے) تو نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا عاریۃً لیا۔ اس گھوڑے کا نام مندوب تھا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے اور واپس آ کر فرمایا کہ خوف کی کوئی بات ہمیں محسوس نہیں ہوئی، البتہ یہ گھوڑا (جیسے) دریا ہے۔

باب ۹۶. سِھَامِ الْفَرَسِ

۹۶۔ گھوڑے کا حصہ۔

(۱۲۶) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ

۱۲۶۔ ہم سے عبیداللہ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر (نحوست) کسی چیز میں ہو سکتی تو عورت، گھوڑے اور گھر میں ہونی چاہئے تھی۔

باب۹۳. اَلْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ وَّقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً

۹۳۔ گھوڑے کے مالک تین طرح کے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور گھوڑے، خچر اور گدھے (اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے) تا کہ تم ان پر سوار بھی ہوا کرو اور زینت بھی رہے۔''

(۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّ عَلٰى رَجُلٍ وِّزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ فِيْ مَرْجٍ اَوْرَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِالرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ وَّلَوْاَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ كَانَتْ اَرْوَاثُهَا وَاٰثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلٰى ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَآاُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

۱۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گھوڑے تین طرح کے لوگوں کی ملکیت میں ہوتے ہیں، بعض لوگوں کے لئے وہ باعث اجر وثواب ہیں اور بعضوں کے لئے پردہ ہیں اور بعضوں کے لئے وبال جان ہیں۔ جس کے لئے گھوڑا اجر وثواب کا باعث ہوتا ہے، یہ وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں (استعمال کے لئے) اسے پالتا ہے، پھر جہاں خوب چری ہوتی ہے یا (یہ فرمایا کہ) کسی شاداب جگہ اس کی رسی کو خوب لمبی کر کے باندھتا ہے (تا کہ چاروں طرف سے چر سکے) تو گھوڑا اس کی چری کی جگہ سے یا اس شاداب جگہ سے اپنی رسی میں بندھا ہوا جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے، مالک کو اس کی وجہ سے حسنات ملتی ہے اور اگر وہ گھوڑا اپنی رسی توڑ کر ایک یا دو شوط بھاگ جائے تو اس کے بعد اور اس کے آثار قدم میں بھی مالک کے لئے حسنات ہیں اور اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گذرے اور اس میں پانی پی لے تو اگر چہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو، پھر بھی اس سے حسنات ملتی ہیں۔ دوسرا شخص وہ ہے جو گھوڑا فخر دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں باندھتا ہے تو یہ اس کے لئے وبال جان ہے اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر اس جامع اور منفرد آیت کے سوا اس کے متعلق اور کچھ نازل نہیں ہوا ہے کہ ''جو کوئی بھی ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی برائی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا۔''

باب ۹۴. مَنْ ضَرَبَ دَآبَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْغَزْوِ

۹۴۔ جس نے غزوہ کے موقعہ پر دوسرے کے جانور کو مارا۔

(۱۲۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْعَقِيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنِيْ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهٗ

۱۲۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو المتوکل ناجی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں جابر بن عبداللہ انصاریؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا ہے، ان میں سے مجھ سے بھی کوئی حدیث

حَقُّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَایُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّایُعَذِّبَ مَنْ لَّایُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُبِہِ النَّاسَ قَالَ لَاتُبَشِّرْھُمْ فَیَتَّکِلُوْا

نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا، یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں اس کی لوگوں کو بشارت نہ دے دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، لوگوں کو اس کی بشارت نہ دو ورنہ (غلط طریقہ پر) اعتماد کر بیٹھیں گے اور اعمال سے نفرت برتیں گے۔

(۱۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَّنَا یُقَالُ لَہٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَارَاَیْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّ اِنْ وَّجَدْنٰہُ لَبَحْرًا

۱۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے قتادہؓ سے سنا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رات کے وقت مدینہ میں کچھ خطرہ سا محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ہمارا (ابوطلحہؓ کا جو آپ کے عزیز تھے) گھوڑا عاریۃً منگوایا۔ گھوڑے کا نام مندوب تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ خطرہ تو ہم نے کوئی نہیں دیکھا، البتہ گھوڑا تو سمندر ہے۔

باب ۹۲۔ مَایُذْکَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

۹۲۔ گھوڑے کی نحوست سے متعلق احادیث۔

(۱۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلٰثَۃٍ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ وَالدَّارِ

۱۲۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ نحوست صرف تین چیزوں میں ہے۔ گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔ ❶

(۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدِ ن السَّاعِدِیِّ

۱۲۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن ابی حازم بن دینار نے، ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا

---

❶ عام طور سے احادیث میں انہی تین چیزوں کو منحوس بتایا گیا ہے۔ البتہ ام سلمہؓ کی ایک روایت میں تلوار میں بھی نحوست کا ذکر ہے۔ ان احادیث کے بعض طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے صرف خبر کے طور پر یہ فرمایا تھا، انشاء یا کوئی حکم نہیں ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے جب مذکورہ حدیث کا ذکر ہوا تو آپ نے اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے تو صرف اتنا فرمایا تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں عام طور سے ان تین چیزوں میں نحوست سمجھی جاتی تھی۔ آپ ﷺ نے یہ ہرگز نہیں فرمایا تھا کہ اس میں کوئی واقعیت بھی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام نے اصلاً ہر طرح کی بدشگونی اور نحوست کی نفی کردی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نحوست اور بدشگونی قطعاً لایعنی چیزیں ہیں۔ نحوست وغیرہ کا تصور خالص جاہلیت کی پیداوار تھا اور جب آپؐ نے خود نفی کردی تھی تو پھر اس کی ہمت افزائی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض محدثین نے لکھا ہے کہ اگر اسے خبر کی بجائے ایک حکم مان لیا جائے، پھر بھی اس سے مقصود جاہلیت کی نحوست نہیں ہے، بلکہ ان تینوں چیزوں میں نحوست کی تخصیص سے مقصود یہ ہے کہ یہ تینوں چیزیں یا بروایت ام سلمہؓ چوتھی تلوار، ہر شخص کی زندگی کے اہم عناصر ہیں اور پوری زندگی میں انسان کا ان سے سابقہ رہتا ہے، گھوڑا اور تلوار خاص طور سے عرب کی زندگی کے اہم عناصر تھے۔ اس لئے بعض اوقات کسی خاص شخص کو کوئی خاص چیز ناموافق بھی آجاتی ہے اور جب کوئی چیز موافق نہ آئے تو اسے ترک کردینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ پس حدیث نحوست (شؤم) سے مراد صرف عدم موافقت و مطابقت ہی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اور ان تین چیزوں کا ذکر، ان کی اہمیت اور ضروریات زندگی میں سے ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس میں کبھی کبھی آدمی مبتلا ہوجاتا ہے۔

(۱۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ اَبُوْقَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِیًّا قَبْلَ اَنْ یَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَکُوْهُ حَتّٰی رَاٰهُ اَبُوْقَتَادَةَ فَرَکِبَ فَرَسًا لَّهٗ یُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَاَلَهُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ اَکَلَ فَاَکَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَکُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَکُمْ مِّنْهُ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَهَا

۱۱۷۔ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نکلے) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے تھے، ان کے دوسرے ساتھی تو محرم تھے (عمرہ کے لئے) لیکن انہوں نے خود احرام نہیں باندھا تھا، ان کے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا، ابوقتادہؓ کی اس پر نظر پڑنے سے پہلے، ان حضرات کی نظر اگرچہ اس پر پڑی تھی لیکن انہوں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا، لیکن ابوقتادہؓ اسے دیکھتے ہی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، ان کے گھوڑے کا نام جرادہ تھا، اس کے بعد انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کوئی ان کا کوڑا اٹھا کر انہیں دے دے (جسے لئے بغیر وہ سوار ہو گئے تھے) ان لوگوں نے اس سے انکار کیا۔ محرم ہونے کی وجہ سے شکار میں کسی قسم کی بھی مدد نہیں پہنچانا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے خود ہی لے لیا اور گورخر پر حملہ کر کے اس کی کونچیں کاٹ دیں ذبح کرنے اور پکانے کے بعد انہوں نے خود بھی اس کا گوشت کھایا اور دوسرے ساتھیوں نے بھی۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب یہ لوگ آپ کے ساتھ ہوئے (اور واقعہ کا ذکر کیا) تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا اس کا گوشت تمہارے پاس بچا ہوا بھی باقی ہے؟ ابوقتادہؓ نے کہا کہ اس کی ران ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بھی وہ گوشت تناول فرمایا۔

(۱۱۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا اُبَیُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطِنَا فَرَسٌ یُّقَالُ لَهُ اللُّحَیْفُ

۱۱۸۔ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ابن عباس بن سہل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے دادا (سہل بن سعدؓ ساعدی) کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہمارے باغ میں نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا رہتا تھا جس کا نام لحیف تھا۔

(۱۱۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعَ یَحْیَی بْنَ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ یُقَالُ لَهٗ عُفَیْرٌ فَقَالَ یَامُعَاذُ هَلْ تَدْرِیْ حَقَّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ

۱۱۹۔ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے یحییٰ بن آدم سے سنا، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جس گدھے پر سوار تھے میں اس پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس گدھے کا نام عفیر تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے؟ میں

مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ

روایت کی متابعت (جس میں بجائے ابن الجعد کے ابن ابی الجعد ہے) مسدد نے ہشیم کے واسطہ سے کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عروہ بن ابی الجعد نے۔

(۱۱۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ

۱۱۴۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گھوڑے کی پیشانی میں برکت ہے۔

باب ۸۹. اَلْجِهَادُ مَاضٍ مَّعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

۸۹۔ جہاد کا حکم ہمیشہ باقی رہے گا، خواہ مسلمانوں کا امیر عادل ہو یا ظالم، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر و برکت قائم رہے گی۔ ❶

(۱۱۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

۱۱۵۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عروہ بارقی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، خیر و برکت قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ رہے گی۔ اسی طرح ثواب اور مال غنیمت بھی۔

باب ۹۰. مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ

۹۰۔ جس نے گھوڑا پالا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ" کی روشنی میں۔

(۱۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ نِ الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَ تَصْدِيْقًا لِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۱۱۶۔ہم سے علی بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، انہیں طلحہ بن ابی سعید نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید مقبری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ اور ان کے وعدہ کو سچا جانتے ہوئے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) گھوڑا پالا تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا اور اس کا بول و براز سب قیامت کے دن اس کی میزان میں ہوگا۔ (یعنی سب پر ثواب ملے گا۔)

باب ۹۱. اِسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

۹۱۔ گھوڑوں اور گدھوں کے نام۔

---

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گھوڑے میں جو خیر و برکت کے متعلق حدیث آئی ہے وہ اس کے آلہ جہاد ہونے کی وجہ سے ہے اور جب قیامت تک اس میں خیر و برکت قائم رہے گی تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جہاد کا حکم بھی قیامت تک باقی رہے گا اور چونکہ قیامت تک آنے والا ہر دور خیر نہیں ہوسکتا بلکہ اچھا اور برا دونوں طرح ہوگا اس لئے مسلمانوں کے امراء بھی کبھی صالح اور اسلامی شریعت کے پوری طرح پابند ہوں گے اور کبھی ایسے نہیں ہوں گے، لیکن جہاد کا سلسلہ کبھی نہ بند ہونا چاہئے، کیونکہ یہ اعلاء کلمۃ اللہ اور دنیا و آخرت میں سرمایہ کا ذریعہ ہے، اس لئے حق کے مفاد کے پیش نظر ظالم حکمرانوں کی قیادت میں بھی جہاد کیا جائے گا اور ایک شخص کے ذاتی نقصان کو جماعت کے لئے نظر انداز کر دیا جائے گا۔

نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری (مخصوص اور قریبی اصحاب) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

باب ۸۶. هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهٗ

۸۶۔ کیا جاسوسی کے لئے کسی ایک شخص کو تنہا بھیجا جاسکتا ہے؟

(۱۱۰) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِؓ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ اَظُنُّهٗ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

۱۱۰۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے ابن منکدر نے حدیث بیان کی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو دعوت دی۔ صدقہ (امام بخاری کے استاد) کہتے تھے کہ میرا خیال ہے غزوہ خندق کا واقعہ ہے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر لبیک کہا، پھر آپ ﷺ نے بلایا اور زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا، پھر تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے بلایا اور اس مرتبہ بھی زبیرؓ نے لبیک کہا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

باب ۸۷. سَفَرِ الْاِثْنَيْنِ

۸۷۔ دو آدمیوں کا سفر۔

(۱۱۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنْ خَالِدِ ن الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اَنَا وَصَاحِبٌ لِّيْ اَذِّنَا وَ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

۱۱۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے مالک بن جویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے یہاں سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا، ایک میں تھا اور دوسرے میرے ساتھی (دونوں سفر میں جارہے تھے) کہ ایک اذان دے اور اقامت کہے اور تم دونوں میں جو بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔

باب ۸۸. اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

۸۸۔ قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی۔

(۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

۱۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی کیونکہ اس سے جہاد میں کام لیا جاتا رہے گا۔

(۱۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ تَابَعَهٗ

۱۱۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین اور ابن ابی السفر نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی۔ سلیمان نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ نے اس

(۱۰۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَدْخُلُ بَیْتًا بِالْمَدِیْنَةِ غَیْرَ بَیْتِ اُمِّ سُلَیْمٍ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیَ

۱۰۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں ام سلیمؓ (والدہ انسؓ) کے گھر کے سوا (اور کسی کے یہاں بکثرت) نہیں جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا اس سے استثناء ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے، اس کا بھائی (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) میرے ساتھ تھا اور وہ شہید کر دیا گیا تھا۔

باب ۸۴. التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۸۴۔ جنگ کے موقعہ پر حنوط ملنا۔

(۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَنَسٍؓ قَالَ وَذَكَرَ یَوْمَ الْیَمَامَةِ قَالَ اَتٰی اَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ وَقَدْحَسَرَ عَنْ فَخِذَیْهِ وَهُوَ یَتَحَنَّطُ فَقَالَ یَاعَمِّ مَایَحْبِسُكَ اَنْ لَّاتَجِیْءَ قَالَ اَلْاٰنَ یَاابْنَ اَخِیْ وَجَعَلَ یَتَحَنَّطُ یَعْنِیْ مِنَ الْحُنُوْطِ ثُمَّ جَآءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِی الْحَدِیْثِ اِنْكِشَافًا مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُّجُوْهِنَا حَتّٰی نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَاهٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَاعَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍؓ

۱۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن انس نے بیان کیا، جنگ یمامہ (مسلیمہ کذاب اور مسلمانوں کی لڑائی ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں) کا وہ ذکر کرتے تھے۔ بیان کیا کہ انس بن مالکؓ ثابت بن قیسؓ کے یہاں گئے، انہوں نے اپنی ران کھول رکھی تھی (اور حنوط مل رہے تھے) انسؓ نے کہا چچا، اب تک آپ کیوں نہیں تشریف لائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹے! ابھی آتا ہوں اور وہ حنوط لگانے لگے، پھر تشریف لائے اور بیٹھ گئے (مراد صف میں شرکت سے ہے۔) انسؓ نے گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف کچھ شکست خوردگی کے آثار کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ ہم کافروں سے دست بدست لڑیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایسا کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی پہلی صف کے لوگ ڈٹ کر لڑتے تھے اور شکست خوردگی کا ہرگز مظاہرہ نہیں ہونے دیتے تھے) تم نے اپنے دشمنوں کو بہت بری چیز کا عادی بنا دیا ہے۔ روایت کیا اس کو حماد نے ثابت سے اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

باب ۸۵. فَضْلِ الطَّلِیْعَةِ

۸۵۔ جاسوس دستہ کی فضیلت۔

(۱۰۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْتِیْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ یَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّاْتِیْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ

۱۰۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ احزاب کے موقعہ پر فرمایا، دشمن کے لشکر کی خبر میرے پاس کون لا سکتا ہے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں، آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا دشمن کے لشکر کی خبر کون لا سکے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں۔ اس پر نبی کریم ﷺ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا یُوْحیٰ اِلَیْہِ وَ سَکَتَ النَّاسُ کَاَنَّ عَلٰی رُءُ وْسِھِمُ الطَّیْرُ ثُمَّ اِنَّہ، مَسَحَ عَنْ وَّجْھِہِ الرُّحَضَآءَ فَقَالَ اَیْنَ السَّآئِلُ اٰنِفًا اَوَخَیْرٌ ھُوَ ثَلٰثًا اِنَّ الْخَیْرَ لَایَاْتِیْ اِلَّا بِالْخَیْرِ وَاِنَّہ، کُلَّمَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَایَقْتُلُ حَبَطًا اَوْیُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَةَ الْخُضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَ تَاھَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَہ، بِحَقِّہٖ فَجَعَلَہ، فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْیَتَامیٰ وَالْمَسَاکِیْنِ وَمَنْ لَّمْ یَاْخُذْ بِحَقِّہٖ فَھُوَ کَالْاٰکِلِ الَّذِیْ لَایَشْبَعُ وَیَکُوْنُ عَلَیْہِ شَھِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ

بیان کیا۔ اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بھلائی، برائی پیدا کردی گئی۔ حضور ﷺ اس پر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے، جیسے ان کے سروں پر پرندے ہوں (یعنی سارا ماحول ساکت و صامت تھا) اس کے بعد آپ ﷺ نے چہرہ مبارک سے پسینہ صاف کیا اور دریافت فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ کیا یہ بھی (مال اور دنیا کی برکات خیر ہے؟ تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہی جملہ فرمایا، پھر ارشاد فرمایا) بلاشبہ حقیقی خیر کے برگ و بار جب بھی سامنے آئیں گے تو وہ خیر ہی ہوں گے، لیکن کھیتوں میں جو ہریالی اگتی ہے تو وہ کبھی کبھی (چرنے والے جانوروں کے لئے پیٹ زیادہ بھر جانے کی وجہ سے ہلاکت کا باعث بھی ہو جاتی ہے یا انہیں ہلاکت کے قریب کر دیتی ہے) البتہ ہریالی چرنے والے جو جانور اس طرح چرتے ہیں کہ جب ان کے دونوں کوکھ بھر جائیں تو وہ سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کر لیں اور چری کو لید اور پیشاب کی صورت میں نکال دیں اور پھر چرنے لگیں (تو وہ ہلاکت سے محفوظ رہتے ہیں) اسی طرح یہ مال بھی شاداب اور شیریں ہے اور مسلمانوں کا مال کتنا عمدہ ہے جسے اس نے حلال طریقوں سے جمع کیا ہو اور پھر اللہ کے راستے میں اسے (جہاد کے لئے) یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے وقف کر دیا ہو، لیکن جو شخص مال کو ناجائز طریقوں سے جمع کرتا ہے تو وہ ایک ایسا کھانے والا ہے جو کبھی آسودہ نہیں ہوگا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ بن کر آئے گا۔

باب۸۳. فَضْلِ مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا اَوْخَلَفَہ، بِخَیْرٍ

۸۳۔ جس نے کسی غازی کو ساز و سامان سے لیس یا خیر خواہی کے ساتھ اس کے گھربار کی نگرانی کی۔

(۱۰۶) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْییٰ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِخَیْرٍ فَقَدْغَزَا

۱۰۶۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بسر بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا، گویا وہ غزوہ میں شریک ہوا اور جس نے خیر خواہانہ طریقہ پر غازی کے گھربار کی نگرانی کی تو گویا وہ بھی خود غزوہ میں شریک ہوا۔

ہیں۔ اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوعبداللہ (یعنی مصنفؒ) کہتا ہے کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

باب ۸۱. فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۱۰۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمٰنَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

۸۱۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔

۱۰۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح نے خبر دی، ان دونوں حضرات نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ❶ جہاد کرتے ہوئے ایک دن بھی روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال تک محفوظ رکھے گا۔

باب ۸۲. فَضْلِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(۱۰۴) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَيْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِيْ لَاتَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْٓا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

۸۲۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت۔

۱۰۴۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک جوڑا (کسی چیز کا) خرچ کیا تو اسے جنت کے داروغہ بلائیں گے، جنت کے ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف بلائے گا) کہ اے فلاں، اس دروازے سے آیئے، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے، یارسول اللہ! پھر تو اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہے گا۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہوگے۔

(۱۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَاَ بِاِحْدٰهُمَا وَثَنّٰى بِالْاُخْرٰى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ

۱۰۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میرے بعد تم پر دنیا کی جو برکتیں کھول دی جائیں گی میں تمہارے بارے میں ان سے خوفزدہ ہوں (کہ کہیں تم اس میں مبتلا نہ ہو جاؤ) اس کے بعد آپ ﷺ نے دنیا کی رنگینیوں کا ذکر کیا، پہلے دنیا کی برکات کا ذکر کیا پھر اس کی رنگینیوں کا

❶ فی سبیل اللہ، جس کا ترجمہ ہم نے "اللہ کے راستے میں" کیا ہے۔ اس سے مراد امام بخاریؒ کے نزدیک قرآن وحدیث میں جہاد ہے اور ان احادیث میں بھی وہی مراد ہے۔

خَيْرَ اِلَّاخَيْرُ الْاٰخِرَة فَبَارِكْ فِى الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

تک اسلام کے لئے بیعت کی جب تک ہماری جان میں جان ہے'' نبی کریم ﷺ ان کے اس رجز کے جواب میں یہ دعا فرماتے۔''اے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا اور کوئی بھلائی نہیں۔ پس آپ انصار اور مہاجرین کو برکت عطا فرمایئے۔

(۱۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

۱۰۰۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ (خندق کھودتے ہوئے) مٹی منتقل کررہے تھے اور فرمارہے تھے''اے اللہ اگر آپ ہدایت نہ فرماتے تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی۔''

(۱۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَاى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَوْلَااَنْتَ مَااهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلِ السَّكِيْنَةَ عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

۱۰۱۔ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحٰق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ احزاب (خندق) کے موقعہ پر دیکھا کہ آپ مٹی (جو کھودنے کی وجہ سے نکلتی تھی) منتقل کررہے تھے۔ مٹی سے آپ ﷺ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپ فرمارہے تھے۔''(اے اللہ!) اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی۔ اور ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، آپ ہم پر سکون واطمینان نازل فرمادیجئے۔ اور اگر دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرمایئے جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے جب وہ کوئی فتنہ بپا کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کی نہیں مانتے۔

باب ۸۰. مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

۸۰۔جو شخص کسی عذر کی وجہ سے غزوے میں شریک نہ ہوسکا۔

(۱۰۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِىْ غَزَاةٍ فَقَالَ اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا مَاسَلَكْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَّعَنَا فِيْهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

۱۰۲۔ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے، حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے۔ (مصنفؒ حدیث کی دوسری سند بیان کرتے ہیں) ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، یہ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوے پر تھے تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، لیکن، ہم کسی بھی گھاٹی یا وادی میں (جہاد کے لئے) چلیں وہ (معنوی طور پر) ہمارے ساتھ ہیں کہ وہ صرف عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آسکے۔

تھا کہ کہیں میری ران پھٹ نہ جائے۔اس کے بعد وہ کیفیت آپ سے ختم ہوئی تو اللہ عزوجل نے آیت "غیر اولی الضرر" نازل فرمائی۔

باب ۷۷. الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

(۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اَوْفٰى كَتَبَ فَقَرَاْتُهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا

۷۷۔ جنگ کے موقع پر صبر واستقامت۔

۹۷۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن نضر نے کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے (عمر بن عبید اللہ کو) لکھا اور میں نے تحریر پڑھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے" جب تمہاری کفار سے (جنگ میں) مڈبھیڑ ہو تو صبر واستقامت سے کام لو۔"

باب ۷۸. التَّحْرِيْضِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ

(۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِىْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ عَبِيْدٌ يَّعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَابِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ. نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَابَقِيْنَا اَبَدًا

۷۸۔ جہاد کی ترغیب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ"مسلمانوں کو جہاد کے لئے تیار کیجئے۔"

۹۸۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرؒ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ (غزوہ خندق شروع ہونے سے کچھ پہلے جب خندق کی کھدائی ہو رہی تھی) خندق کی طرف تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین سردی کے باوجود صبح ہی صبح خندق کھودنے میں مشغول ہیں۔ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے جو ان کی اس کھدائی میں مدد کرتے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے ان کی تھکن اور بھوک کو دیکھا تو آپ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی آپ مغفرت فرمائیے۔ صحابہؓ نے اس کے جواب میں کہا" ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کے ساتھ اس وقت تک جہاد کرنے کا عہد کیا ہے جب تک ہماری جان میں جان ہے" (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم)

باب ۷۹. حَفْرِ الْخَنْدَقِ

(۹۹) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ مَابَقِيْنَا اَبَدًا وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيْبُهُمْ وَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا

۷۹۔خندق کی کھدائی۔

۹۹ ۔ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہ ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (جب تمام عرب کے مدینہ منورہ پر حملہ کا خطرہ ہوا تو) مدینہ کے اردگرد مہاجرین انصار خندق کھودنے میں مشغول ہو گئے۔ مٹی اپنی پشت پر لاد لاد کر منتقل کرتے تھے اور (یہ رجز) پڑھتے تھے۔" ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر اس وقت

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَاللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

راستے میں اپنے مال اور اپنی جان کی قربانی دے کر جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مال اور جان کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے یوں اللہ تعالیٰ کا اچھا وعدہ سب کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفوراً رحیماً تک۔

(۹۵) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ

۹۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب آیت لایستوی القاعدون من المؤمنین الخ (ترجمہ اوپر گذر چکا) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (کاتب وحی) کو بلایا۔ آپ ایک چوڑی ❶ ہڈی لے کر حاضر ہوئے اور اس آیت کو لکھا اور ابن ام مکتومؓ نے جب آپ سے نابینا ہونے کی شکایت کی تو آیت غیر اولی الضرر کے اضافہ کے ساتھ یوں نازل ہوئی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر۔

(۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ نِالزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ نِالسَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًافِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَآءَهٗ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ

۹۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سہل بن سعد زہری رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مروان بن حکم (خلیفہ اس وقت کے) کو مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو ان کے قریب گیا اور پہلو میں بیٹھ گیا، پھر انہوں نے ہمیں خبر دی کہ زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ آیت لکھوائی لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل اللّٰہ، انہوں نے بیان کیا کہ پھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور حضور اکرم ﷺ اس وقت مجھ سے آیت لکھوا رہے تھے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر مجھ میں جہاد کی استطاعت ہوتی تو میں بھی جہاد میں شریک ہوتا، وہ نابینا تھے۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل کی، اس وقت حضور اکرم ﷺ کی ران میری ران پر تھی (وحی کی شدت کی وجہ سے) آپ ﷺ کی ران کا اتنا بوجھ محسوس ہوا کہ مجھے ڈر ہوگیا

❶ اس دور میں چونکہ کاغذ کا وجود نہیں تھا اس لئے ہڈی یا اور بہت سی چیزوں پر خاص طریقے استعمال کرنے کے بعد اس طرح لکھا جاتا تھا کہ صاف پڑھا جایا کرتا تھا اور کتابت بھی ایک طویل زمانہ تک باقی رہتی تھی۔

يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ

مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت دی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچالیا۔ عنبسہ نے بیان کیا کہ اب مجھے یہ نہیں معلوم کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کا بھی حصہ لگایا یا نہیں۔ سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے سعیدی نے اپنے دادا کے واسطے سے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ابوعبداللہ (امام بخاریؒ نے کہا کہ سعیدی سے مراد عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

باب ۷۴. مَنْ اِخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

(۹۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ ن الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ لَايَصُوْمُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَاهُ مُفْطِرًا اِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى

۷۴۔ جس نے روزے پر غزوے کو ترجیح دی۔

۹۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غزوات میں شرکت کے خیال سے روزے (نفلی) نہیں رکھتے تھے، لیکن آپ کی وفات کے بعد میں نے انہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے سوا روزے کے بغیر نہیں دیکھا۔

باب ۷۵. الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

(۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۷۵۔ قتل کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں۔

۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں یحییٰ نے، انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون کی بیماری میں ہلاک ہونے والا، پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا، ڈوب کر مرجانے والا ،دب کر مرجانے والا، اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا۔ ❶

(۹۴) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ

۹۴۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عاصم نے خبر دی، انہیں حفصہ بنت سیرین نے اور انہیں، انس بن مالکؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

باب ۷۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ

۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مسلمانوں کے وہ افراد جو کسی عذر واقعی کے بغیر غزوہ کے موقعہ پر اپنے گھروں میں آ بیٹھے رہے، یہ لوگ اللہ کے

❶ احادیث مختلف ہیں بعض میں شہادت کی سات قسموں کا بصراحت ذکر ہے اور مصنفؒ نے عنوان انہیں احادیث کے پیش نظر لگایا ہے لیکن چونکہ یہ احادیث بیان کی شرائط پر پوری نہیں اترتی تھیں اس لئے انہیں عنوان کے تحت نہ لا سکے۔ مقصد یہ ہے کہ شہادت صرف جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جانے پر ہی منحصر نہیں ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پانے کا درجہ بہت اعلیٰ وارفع ہے۔

جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

فتح ہونے کے بعد (آج مکہ سے مدینہ کے لئے) ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ مکہ بھی مسلمانوں کی سلطنت کے تحت آ گیا ہے، لیکن خلوص نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے، اس لئے جب کہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ۔ ❶

باب ۷۳. اَلْكَافِرُ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَ يُقْتَلُ

۷۳۔ ایک کافر، مسلمان کو شہید کرنے کے بعد اسلام لاتا ہے، اسلام پر ثابت قدم رہتا ہے اور پھر خود (اللہ کے راستے میں) شہید ہوتا ہے۔

(۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ

۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ایسے دو اشخاص پر مسکرا پڑتا ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں پہلا اللہ کے راستے میں جنگ میں شریک ہوتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے (اس لئے جنت میں جاتا ہے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول کر لیتا ہے (یعنی قاتل مسلمان ہو جاتا ہے) اور وہ بھی شہید ہوتا ہے۔

(۹۱) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّؒ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَاافْتَتَحُوْهَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهِمْ لِيْ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيْ سَعِيْدِ ابْنِ الْعَاصِ لَاتُسْهِمْ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ بْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَاَعجَبًا لِّوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ يَنْعٰى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّيْ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَالَ لَااَدْرِيْ اَسْهَمَ لَهٗ اَمْ لَمْ يُسْهِمْ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنِيْهِ السَّعِيْدِيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ السَّعِيْدِيُّ عَمْرُو بْنُ

۹۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عنبسہ بن سعید نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خیبر میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) میرا بھی مال غنیمت میں حصہ لگائیے۔ سعید بن العاص کے صاحبزادے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا، یا رسول اللہ! ان کا حصہ نہ لگائیے اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یہ شخص تو ابن قوقل (نعمان بن مالکؓ) کا قاتل ہے (احد کی لڑائی میں) ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہا، کتنی عجیب بات ہے ایک وبر (بلی سے چھوٹا ایک عرب کا جانور جس کی دم اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں) جو ضان پہاڑی سے آنے والوں کے ساتھ اتر آیا ہے۔ مجھ پر ایک

❶ یعنی ضابطہ تو یہ ہے کہ قاتل اور مقتول ایک ساتھ جنت یا جہنم میں جمع نہ ہوں گے، اگر مقتول اور شہید (اللہ کے راستے میں ہوا ہے) تو یقیناً ایسے انسان کا قاتل جہنم میں جائے گا لیکن خداوند قادر و توانا خود اپنی قدرت کے عجائبات ملاحظہ فرماتا ہے اور اسے ہنسی آ جاتی ہے، ایک شخص نے کافروں کی طرف سے لڑتے ہوئے ایک مسلمان مجاہد کو شہید کر دیا پھر خدا کی قدرت کہ اسے بھی ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور اس کے بعد وہ مسلمانوں کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا ہے اور اس طرح قاتل اور مقتول دونوں جنت میں داخل کئے جاتے ہوں اور خداوند قدوس جب اپنی قدرت کا یہ عجوبہ دیکھتا ہے تو اسے خود ہی ہنسی آ جاتی ہے۔

(۸۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ اُحُدٍ

۸۸۔ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے، ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص، مقداد بن اسود اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کی صحبت میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے روایت بیان کرتے نہیں سنا، البتہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ احد کی جنگ کے متعلق بیان کرتے تھے۔

باب ۷۲. وُجُوْبِ النَّفِيْرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ وَقَوْلِهٖ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ لَوْكَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ الْاٰيَةَ وَقَوْلِهٖ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَالَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْفِرُوْا ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِيْنَ يُقَالُ وَاحَدُالثُّبَاتِ ثُبَةٌ

۷۲۔نیک نیتی کے ساتھ جہاد کے لئے نکلنا واجب ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''نکل پڑو ہلکے اور بوجھل اور جہاد کرو اپنے مال سے اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم علم رکھتے ہو، اگر کچھ مال لگے ہاتھ مل جانے والا ہوتا اور سفر بھی معمولی ہوتا تو یہ لوگ (منافقین) ضرور آپ کے ساتھ ہو لیتے ہیں لیکن انہیں مسافت ہی دور دراز معلوم ہوئی اور یہ لوگ عنقریب اللہ کی قسم کھا جائیں گے'' الآیۃ۔اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ''اے ایمان والو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ نکلو اللہ کی راہ میں تو تم زمین سے لگے جاتے ہو۔کیا تم دنیا کی زندگی پر بمقابلہ آخرت کے راضی ہو گئے۔سو دنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کی زندگی کے مقابلے میں بہت ہی قلیل ہے۔ ❶ اللہ کے ارشاد اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔'' تک۔ابن عباسؓ سے (پہلی آیت کی تفسیر میں) منقول ہے کہ جماعتیں بنا کر گروہ در گروہ جہاد کے لئے نکلو، کہا جاتا ہے کہ ثبات کا واحد ثبہ ہے۔

(۸۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰی حَدَّثَنَاسُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ لٰكِنْ

۸۹۔ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ

❶ دونوں آیتیں غزوۂ تبوک سے متعلق ہیں۔تبوک مدینہ کے شمال میں شام کی سرحد پر ایک مقام کا نام ہے۔مدینہ منورہ سے تبوک کی مسافت منزلوں کی تھی شام پر اس وقت مسیحوں کی حکومت تھی، حضور اکرم ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہو کر مدینہ واپس ہوئے تو آپ کو اطلاع ملی کچھ فوجیں تبوک میں جمع ہو رہی ہیں اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔آپ نے خود ہی بڑھ کر مقابلہ کرنا چاہا۔چنانچہ تیس ہزار کی جمعیت آپ ﷺ کے ساتھ ہو گئی لیکن موسم شدید گرمی کا تھا، فصل کے پکنے اور کٹنے کا زمانہ تھا جس پر مدینہ کی معیشت بڑی حد تک منحصر تھی۔ایک طرف تو مقابلہ ایک باقاعدہ فوج سے تھا اور وہ بھی اپنے وقت کی بڑی سلطنت کی فوج تھی اور مسافت بھی دور دراز قدرۃً بعضوں کی ہمتیں جواب دے گئیں اور منافقین تو خوب خوب رنگ لائے، پھر بھی جب لشکر کفار کو حالات کی ناموافقت کے باوجود مسلمانوں کی اس مستعدی کا علم ہوا تو خود ہی ان کے حوصلے پست ہو گئے اور انہیں جرأت لشکر کشی کی نہ ہوئی۔لشکر اسلام ایک مدت تک انتظار کے بعد واپس چلا آیا۔

وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَّقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا

بہت سے صحابہ بھی تھے۔ وادی حنین سے آپ ﷺ واپس تشریف لا رہے تھے، کچھ بدو لوگ آپ ﷺ کو لپٹ گئے بالآخر آپ ﷺ کو مجبوراً ایک ببول کے درخت کے پاس جانا پڑا (وہاں آپ کی چادر ببول کے کانٹے میں الجھ گئی) تو ان لوگوں نے اسے لے لیا (تاکہ جب آپ انہیں کچھ عنایت فرمائیں تو چادر واپس کریں) حضور اکرم ﷺ وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس اس درخت کے کانٹوں جتنے بھی اونٹ بکریاں ہوتیں تو میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ پھر مجھے تم بخیل نہیں پاؤ گے اور نہ جھوٹا اور بزدل پاؤ گے۔

باب ۷۰. مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

۷۰۔ بزدلی سے خدا کی پناہ!

(۸۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَوبْنَ مَيْمُوْنَ الْاَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ

۸۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے عمرو بن میمون اودی سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات (دعائیں) اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے (دعا کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے بدترین حصے میں پہنچا دیا جاؤں، (یعنی بڑھاپے کی وہ حد جس میں عقل میں کمی آ جاتی ہے اور آدمی ہر طرح معذور ہو جاتا ہے) اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔" پھر میں نے یہ حدیث جب مصعب بن سعد سے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

(۸۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۸۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بڑھاپے کی بدترین حدود میں پہنچ جانے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔"

باب ۷۱. مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهٖ فِي الْحَرْبِ قَالَهُ اَبُوْعُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ

۷۱۔ جو شخص اپنے جنگ کے مشاہدات بیان کرے۔ ابن عثمان نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسے بیان کیا ہے۔

صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ تَابَعَهُ الْاُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ

رضی اللہ عنہما نے عمر بن عبید اللہ کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ یقین جانو! جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ اس روایت کی متابعت اُویسی نے ابن ابی الزناد کے واسطہ سے کی اور ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

باب ۶۸. مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَاَةٍ اَوْتِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ لِفَارِسٍ يُّجَاهِدُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّاامْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ

۶۸۔ جو جہاد کے لئے اللہ سے اولاد مانگے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ہرمز نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا، آج رات میں اپنی سو۱۰۰ یا (روای کو شک تھا) ننانوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک ایک ایسے شہسوار جنے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، ان کے ساتھی نے کہا کہ انشاء اللہ بھی کہہ لیجئے لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان کے بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر سلیمان علیہ السلام اس وقت انشاء اللہ کہہ لیتے تو (تمام بیویاں حاملہ ہوتیں اور) سب کے یہاں ایسے شہسوار بچے پیدا ہوتے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے۔

باب ۶۹. الشُّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ

(۸۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا

۶۹۔ جنگ کے موقعہ پر بہادری یا بزدلی؟

۸۴۔ ہم سے احمد بن عبدالملک بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ فیاض تھے، مدینہ کے تمام لوگ ایک (رات) خوفزدہ تھے (آواز سنائی دی تھی) اور سب لوگ اس کی طرف بڑھ رہے تھے) لیکن نبی کریم ﷺ اس وقت ایک گھوڑے پر سوار سب سے آگے تھے (جب واپس ہوئے تو) فرمایا اس گھوڑے کو دوڑنے میں ہم نے سمندر کی طرح پایا۔

(۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی، انہیں محمد جبیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے، آپ ﷺ کے ساتھ اور

عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ جِيْءَ بِاَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِهٖ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيْلَ ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْاُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِيْ اَوْلَاتَبْكِيْ مَازَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ اَفِيْهِ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ رُبَمَا قَالَهٗ

دی، کہا کہ میں نے محمد بن منکدر سے سنا، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میرے والد، رسول اللہ ﷺ کے سامنے لائے گئے احد کے موقعہ پر) اوران کا مثلہ بنادیا گیا تھا۔ نعش نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھی گئی تو میں نے آگے بڑھ کر ان کا چہرہ کھولنا چاہا، لیکن میری قوم کے لوگوں نے مجھے منع کر دیا، پھر نبی کریم ﷺ نے رونے پیٹنے کی آواز سنی (تو دریافت فرمایا کہ کس کی آواز ہے؟) لوگوں نے بتایا کہ عمرو کی لڑکی ہیں (شہید کی بہن) یا عمرو کی بہن ہے (شہید کی چچی) شک راوی کو ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا روکیوں رہی ہیں یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ) روئیں نہیں ملائکہ مسلسل ان پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہیں (امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ) میں نے صدقہ سے پوچھا، کیا حدیث میں یہ بھی ہے کہ "حتیٰ رفع" تو انہوں نے بتایا کہ (سفیان نے بیان کیا کہ) بعض اوقات انہوں نے یہ الفاظ بھی حدیث میں بیان کئے تھے۔

باب ٦٦ . تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا

(٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَاعَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِّمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ

٦٦۔ مجاہد کی، دوبارہ دنیا میں واپس آنے کی، آرزو۔

٨٢۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرے گا، خواہ اسے ساری دنیا مل جائے سوا شہید کے اس کی یہ تمنا ہوگی کہ دنیا میں دوبارہ واپس جا کر دوسری مرتبہ قتل ہو (اللہ کے راستے میں) کیونکہ اس عمل کی کرامت اس کے سامنے آ چکی ہوگی۔

باب ٦٧ . اَلْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِّسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّاصَارَاِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى

٦٧۔ جنت کوندتی ہوئی تلواروں کے سایہ میں ہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اپنے رب کا یہ پیغام دیا ہے کہ ہم میں سے جو بھی (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے گا، سیدھا جنت کی طرف جائے گا اور عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تھا کیا ہمارے مقتول جنتی اور ان کے (کفار کے) مقتول دوزخی نہیں ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، کیوں نہیں۔

(٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَكَاتِبِهٖ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

٨٣۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ سالم ابوالنضر نے، سالم عمر بن عبید اللہ کے کاتب بھی تھے۔ بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ

مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَقِيْتُهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَعَلٰى خُفَّيْهِ

ابوالضحیٰ مسلم نے جو صبیح کے صاحبزادے ہیں، ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ واپس ہوئے تو میں پانی لے کر خدمت میں حاضر ہوا آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (وضو کرتے ہوئے) اور اپنے چہرے کو دھویا، اس کے بعد (ہاتھ دھونے کے لئے) آستین چڑھانے کی کوشش کی لیکن آستین تنگ تھی، اس لئے ہاتھوں کو نیچے سے نکالا پھر انہیں دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں موزوں کا بھی۔ [1]

باب ۱۳۵. اَلْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ

۱۳۵۔ لڑائی میں ریشمی کپڑا۔

۱۷۸. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِيْ قَمِيْصٍ مِّنْ حَرِيْرٍ مِّنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

۱۷۸۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی اور سبب خارش تھی جس میں یہ دونوں حضرات مبتلا ہو گئے تھے۔

۱۷۹. حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ شَكَوَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَاَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فَرَاَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِيْ غَزَاةٍ

۱۷۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ اور ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی کہ ان کے بدن میں ہو گئی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ریشمی کپڑے کے استعمال کی اجازت دی تھی، پھر میں نے غزوے کے موقعہ پر انہیں ریشمی کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

(۱۸۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ خْبَرَنِيْ قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِيْ حَرِيْرٍ.

۱۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، انہیں قتادہ نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

---

[1] اگر تانا بانا دونوں ریشم کے ہوں تو ایسا کپڑا پہننا بہر صورت حرام ہے اور اگر صرف تانا ریشم کا ہو نہ بانا تو ایسا کپڑا استعمال کرنا قطعاً حلال ہے لیکن اگر صرف بانا ریشم کا ہو تو صرف لڑائی کے موقع پر اس کے استعمال کو جائز کہا گیا ہے اگرچہ لڑائی میں بعض علماء نے ہر طرح کے ریشمی کپڑے کی اجازت بھی دی ہے حدیث شریف میں خارش کی وجہ سے اجازت کا ذکر ہے۔ طب کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ ریشمی کپڑا خارش کے لئے مفید ہے۔

١٨١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَخَّصَ اَوْرُخِّصَ لِحِكَّةٍ بِهِمَا.

۱۸۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے قتادہ سے سنا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ (نبی کریم ﷺ نے) رخصت دی تھی یا (یہ بیان کیا کہ) رخصت دی گئی تھی، ان دونوں حضرات کو خارش کی وجہ سے۔

باب ١٣٦. مَايُذْكَرُ فِي السِّكِّيْنِ

۱۳۶۔ چھری سے متعلق روایت۔

١٨٢. حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ

۱۸۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے جعفر بن عمرو بن امیہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت (چھری سے) کاٹ کر تناول فرمارہے تھے۔ پھر نماز کے لئے اذان ہوئی تو آپ نے نماز پڑھی، لیکن وضو نہیں کیا (کیونکہ وضو پہلے سے موجود تھا) ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی اور انہیں زہری نے (اس روایت میں) یہ زیادتی بھی موجود ہے کہ (جب آپ نماز کے لئے تشریف لے جانے لگے) تو چھری ڈال دی۔

باب ١٣٧. مَاقِيْلَ فِيْ قِتَالِ الرُّوْمِ

۱۳۷۔ رومیوں سے جنگ کے متعلق روایت۔

١٨٣. حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْاَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ اَتٰى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِيْ سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِيْ بِنَآءٍ لَّهٗ وَمَعَهٗ اُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيْهِمْ قَالَ اَنْتِ فِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ فَقُلْتُ اَنَا فِيْهِمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ لَا.

۱۸۳۔ ہم سے اسحٰق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے عمیر بن اسود عنسی نے حدیث بیان کی کہ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا قیام ساحل حمص پر تھا اپنے ہی ایک مکان میں اور آپ کے ساتھ (آپ کی بیوی) ام حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عمیر نے بیان کیا کہ ہم سے ام حرام رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو دریائی سفر کر کے غزوے کے لئے جائے گا اس نے (اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت) واجب کر لی۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم بھی ان کے ساتھ ہوگی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سب سے پہلا لشکر، میری امت کا، جو قیصر (رومیوں کا بادشاہ) کے شہر پر چڑھائی کرے گا ان کی مغفرت ہوگی، میں نے عرض کیا، میں

بھی ان کے ساتھ ہوں گی یا رسول اللہ؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔

باب ١٣٨ . قِتَالِ الْيَهُوْدِ

۱۳۸۔ یہودیوں سے جنگ۔

١٨٤ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدِ نِالْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ اَحَدُهُمْ وَرَآءَ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ يَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَآئِيْ فَاقْتُلْهُ

۱۸۴۔ ہم سے اسحٰق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایک دور آئے گا جب) تم یہودیوں سے جنگ کرو گے (اور وہ شکست کھا کر بھاگتے پھریں گے) کوئی یہودی اگر پتھر کے پیچھے چھپ جائے گا تو وہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ "اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے، اسے قتل کر ڈالو"

١٨٥ . حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَآءَ هُ الْيَهُوْدِيُّ يَامُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَآئِيْ فَاقْتُلْهُ

۱۸۵۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی انہیں عمارہ بن قعقاع نے، انہیں ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک یہودیوں سے تمہاری جنگ نہ ہولے گی اور وہ پتھر بھی اس وقت (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول اٹھے گا جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہوگا کہ اے مسلمان! یہ یہودی میری آڑ لے کر چھپا ہوا ہے، اسے قتل کر ڈالو (یہ قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا۔)

باب ١٣٩ . قِتَالِ التُّرْكِ.

۱۳۹۔ ترکوں سے جنگ۔ ❶

١٨٦ . حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

۱۸۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حسن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، ایسے جیسی دہری ڈھال ہوتی ہے۔

١٨٧ . حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ

۱۸۷۔ ہم سے سعید بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے

---

❶ ترکوں کے بارے میں احادیث میں جو کچھ بھی مذمت وغیرہ آئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت یہ قوم کافر تھی اور ان سے جنگ یا ان کی کسی بھی حیثیت سے مذمت صرف اس وجہ سے تھی کہ وہ کافر تھے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان کے کفر کے زمانے میں ان سے مسلمانوں کو انتہائی نقصانات پہنچے ہیں۔ لیکن اب یہ قوم مسلمان ہے اس لئے احادیث میں جن امور کا ذکر ہوا ہے وہ اس دور کے ترکوں پر یا جب وہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے نافذ نہیں کئے جا سکتے۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ دنیا میں تین اقوام ایسی ہیں جو پوری کی پوری اسلام لائی ہیں۔ عرب، ترک اور افغان اگر کسی نے بعد میں ان میں سے تکفیر کیا تو اسلام لانے کے بعد کیا ہے۔

اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَالْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ

صالح نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی، ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے دہری ڈھال ہوتی ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بال کے بنے ہوئے ہوں گے۔

باب ۱۴۰. قِتَالِ الَّذِيْنَ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ

۱۴۰۔ اس قوم سے جنگ جو بالوں کے جوتے پہنے ہوئے ہوگی۔

(۱۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيْهِ اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رِوَايَةً صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

۱۸۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے چہرے دوہری ڈھال جیسے ہوں گے۔ سفیان نے بیان کیا کہ اس میں ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی، چہرے ایسے ہوں گے جیسے دہری ڈھال ہوتی ہے۔

باب ۱۴۱. مَنْ صَفَّ اَصْحَابَهُ عِنْدَالْهَزِيْمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَآبَّتِهٖ وَاسْتَنْصَرَ

۱۴۱۔ جس نے شکست کے بعد اپنی فوج کو پھر سے صف بستہ کیا۔ اور اپنی سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی۔

۱۸۹. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ اَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا اَبَاعُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَاوَاللّٰهِ مَاوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاءُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسَلَاحٍ فَاَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ مَايَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَّايَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَالِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَابْنُ عَمِّهٖ اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ

۱۸۹۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا، ان سے ایک صاحب نے پوچھا تھا کہ ابوعمارہ! کیا آپ لوگوں نے حنین کی لڑائی میں فرار اختیار کیا تھا؟ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے (جو لشکر کے قائد تھے) پشت ہرگز نہیں پھیری تھی۔ البتہ آپ کے اصحاب میں جو نوجوان تھے، بے سروسامان جن کے پاس نہ زرہ تھی نہ خود اور کوئی ہتھیار بھی نہیں لے گئے تھے انہوں نے ضرور میدان چھوڑ دیا تھا کیونکہ مقابلہ میں ہوازن اور بنو نصر کے بہترین تیر اندازوں کی جماعت تھی (وہ اتنے اچھے نشانہ باز تھے کہ) کم ہی ان کا کوئی تیر خطا جاتا۔ چنانچہ انہوں نے خوب تیر برسائے

فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَاكَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّ اَصْحَابَهٗ.

اور شاید ہی کوئی نشانہ ان کا خطا ہوا ہو (اس دوران میں مسلمان) نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ حضور اکرم ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچیرے بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی، پھر فرمایا میں نبی ہوں، اس میں غلط بیانی کا کوئی شائبہ نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں، اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کی (نئے طریقے پر) صف بندی کی۔

باب ۱۴۲. اَلدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِالْهَزِيْمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

۱۴۲۔ مشرکین کے لئے شکست اور زلزلے کی بددعا۔

(۱۹۰) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ

۱۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ احزاب (خندق) کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے (مشرکین کو) یہ بددعا دی کہ اے اللہ! ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (عصر کی نماز) نہیں پڑھنے دی (یہ آپ نے اس وقت فرمایا) جب سورج غروب ہو چکا تھا (اور عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی۔)

(۱۹۱) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ ابْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ

۱۹۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (صبح کی) دعائے قنوت میں (دوسری رکعت کے رکوع سے فارغ ہو کر) یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) ''اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دیجئے اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! تمام کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے (جو مکہ میں مشرکین کی سختیاں جھیل رہے تھے رضوان اللہ علیہم) اے اللہ! مضر پر اپنا سخت عذاب نازل کیجئے، اے اللہ! ایسا قحط نازل کیجئے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔

(۱۹۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ

۱۹۲۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی اور انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احزاب کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی تھی (ترجمہ) اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے (قیامت کے دن) حساب بڑی سرعت سے لے لینے

الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

والے، اے اللہ! (مشرکوں اور کفار کی) جماعتوں کو (جو مسلمانوں کا استیصال کرنے آئی ہیں) شکست دیجئے اے اللہ! انہیں شکست دیجئے اور انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیجئے۔''

(۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَّنَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ وَنُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِنَاحِیَةِ مَکَّةَ فَاَرْسَلُوْا فَجَآءُ وْا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوْهُ عَلَیْهِ فَجَآءَ تْ فَاطِمَةُ فَاَلْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ لِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ ابْنِ رَبِیْعَةَ وَشَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَیْتُهُمْ فِیْ قَلِیْبِ بَدْرٍ قَتْلٰی قَالَ اَبُوْاِسْحٰقَ وَنَسِیْتُ السَّابِعَ وَقَالَ یُوْسُفُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اُمَیَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَّقَالَ شُعْبَةُ اُمَیَّةُ اَوْ اُبَیٌّ وَالصَّحِیْحُ اُمَیَّةُ

۱۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل اور قریش کے بعض دوسرے افراد نے کہا (کہ اونٹ کی اوجھڑی لاکر کون حضور اکرم ﷺ پر ڈالے گا) مکہ کے کنارے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا (اور اسی کی اوجھڑی لانے کی تجویز ہوئی) ان سبھوں نے اپنے آدمی بھیجے اور وہ اس اونٹ کی اوجھڑی اٹھا لائے اور اسے نبی کریم ﷺ کے اوپر (نماز پڑھتے ہوئے) ڈال دی۔ اس کے بعد فاطمہؓ آئیں اور انہوں نے جسد اطہر سے گندگی کو ہٹایا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس وقت یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے، اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے۔ ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سب کو۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا، چنانچہ میں نے ان سب کو (بدر کی لڑائی میں) بدر کے کنویں میں دیکھا کہ سبھوں کو قتل کر کے اس میں ڈال دیا گیا تھا۔ ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں ساتویں شخص کا (جس کے حق میں آپ نے بددعا کی تھی نام) بھول گیا اور یوسف بن ابی اسحاق نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے (سفیان کی روایت میں ابی بن خلف کی بجائے) امیہ بن خلف بیان کیا اور شعبہ نے بیان کیا کہ امیہ یا ابی (شک کے ساتھ) لیکن صحیح امیہ ہے۔

(۱۹۴) حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ الْیَهُوْدَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَیْکَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَالَکِ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوْا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْ مَاقُلْتُ وَعَلَیْکُمْ

۱۹۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بعض یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، السام علیکم (تم پر موت آئے) میں نے ان پر لعنت بھیجی (ان کی اس بیہودگی کی وجہ سے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، کیا بات ہوئی؟ میں نے عرض کیا، انہوں نے ابھی جو کہا تھا

آپ ﷺ نے نہیں سنا۔ حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا، اور تم نے نہیں سنا کہ میں نے اس کا کیا جواب دیا۔ "اور تم پر بھی۔" ❶

باب ۱۴۳ . هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ اَهْلَ الْكِتَابِ اَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

۱۴۳۔ کیا مسلمان اہل کتاب کو ہدایت کر سکتا ہے یا انہیں کتاب اللہ کی تعلیم دے سکتا ہے؟

(۱۹۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ وَقَالَ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ

۱۹۵۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے خبر دی، اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے (روم کے بادشاہ) قیصر کو (خط) لکھا تھا (اس خط میں) آپ ﷺ نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تم نے (اسلام کی دعوت سے) اعراض کیا تو (اپنے گناہ کے ساتھ) تم پر کاشتکاروں کا بھی گناہ پڑے گا (جن پر تم حکمرانی کرتے ہو۔)

باب ۱۴۴ . اَلدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ بِالْهُدٰى لِيَتَاَلَّفَهُمْ .

۱۴۴۔ مشرکین کے لئے ہدایت کی دعا کہ ان کا دل اسلام کی طرف مائل کر دے۔

(۱۹۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرِوالدَّوْسِيُّ وَاَصْحَابُهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ

۱۹۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمر الدوسیؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور (اللہ کا کلام سننے سے) انکار کرتے ہیں، آپ ان پر بد دعا کیجئے۔ بعض صحابہؓ نے کہا کہ اب (اگر حضور اکرم ﷺ نے ان پر) بد دعا کی تو دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دیجئے اور انہیں (دائرہ اسلام میں) کھینچ لائیے۔

باب ۱۴۵ . دَعْوَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلٰى مَايُقَاتِلُوْنَ عَلَيْهِ وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۴۵۔ یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت اور ان سے جنگ کب کی جائے؟ ان خطوط سے متعلق روایات جو نبی کریم ﷺ نے قیصر و کسریٰ کو لکھے تھے۔ اور جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت۔

(۱۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ

۱۹۷۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب نبی کریم ﷺ نے روم (کے حکمران) کو خط لکھنے کا

❶ [illegible] نے کوئی برا لفظ [illegible] نہیں [illegible] نامعقول اور بیہودہ حرکتوں کا جواب [illegible] ہونا چاہئے۔

لَايَقْرَءُ وْنَ كِتَابًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ وَنَقَشَ فِيْهِ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ."

ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ خط اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ سربمہر نہ ہو، چنانچہ آنحضور ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی (مہر کے لئے) گویا دست مبارک پر اس کی سفیدی میری نظروں کے سامنے ہے۔ اس انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" کھدا ہوا تھا۔

(۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى، فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ كِسْرٰى خَرَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ

۱۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا مکتوب کسریٰ کے پاس بھیجا آپ نے ایلچی سے یہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کے مکتوب کو بحرین کے گورنر کو دے دیں۔ بحرین کا گورنر اسے کسریٰ کے دربار میں پہنچا دے گا۔ جب کسریٰ نے مکتوب مبارک پڑھا تو اسے اس نے پھاڑ ڈالا، مجھے یاد ہے کہ سعید بن مسیب نے بیان کیا تھا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے اس پر بددعا کی تھی کہ وہ بھی پارہ پارہ ہو جائے (چنانچہ) ایسا ہی ہوا۔

باب ۱۴۶۔ دُعَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَاَنْ لَّايَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَاكَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

۱۴۶۔ نبی کریم ﷺ کی (غیر مسلموں کو) اسلام کی طرف دعوت اور نبوت (کا اعتراف) اور یہ کہ خدا کو چھوڑ کر انسان باہم ایک دوسرے کو اپنا پالنہار نہ بنائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ کسی انسان کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے (کتاب وحکمت) عطا فرمائے (تو وہ بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لوگوں سے اپنی عبادت کے لئے کہے) آخر آیت تک۔

(۱۹۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَآءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَآءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۹۹۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے (ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کو ایک خط لکھا جس میں آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی تھی۔ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے مکتوب گرامی کے ساتھ بھیجا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ مکتوب بصریٰ کے گورنر کے حوالہ کر دیں وہ اسے قیصر تک پہنچا دے گا۔ جب فارس کی فوج (اس کے مقابلے میں) شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئی تھی (اور اس کے ملک کے مقبوضہ علاقے اسے واپس مل گئے تھے) تو اس انعام کے شکرانہ کے طور پر جو اللہ تعالیٰ نے (اس کا ملک واپس دے کر)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ قَرَاَهُ اِلْتَمِسُوْا لِيْ هٰهُنَا اَحَدًا مِّنْ قَوْمِهٖ لِاَسْاَلَهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْسُفْيَانَ اَنَّهٗ كَانَ بِالشَّامِ فِيْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تُجَّارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِيْ وَبِاَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا اِيْلِيَآءَ فَاُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهٖ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَاِذَا حَوْلَهٗ عُظَمَآءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَاقَرَابَةُ مَابَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِيْ فَقَالَ قَيْصَرُ اَدْنُوْهُ وَاَمَرَ بِاَصْحَابِيْ فَجُعِلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لِّاَصْحَابِهٖ اِنِّيْ سَآئِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَآءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ اَنْ يَّاْثُرَ اَصْحَابِيْ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهٗ حِيْنَ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّيْ اِسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَّاْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهٗ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَافَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَاقَالَ قُلْتُ لَاقَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَاقَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ ضُعَفَآءُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآءُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ اَوْيَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سُخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَاقَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَاوَنَحْنُ اَلْاٰنَ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ اَنْ يَّغْدِرَ قَالَ

اس پر کیا تھا، ابھی قیصر حمص سے ایلیا (بیت المقدس) تک پیدل چل کر آیا تھا۔ جب اس کے پاس رسول اللہ ﷺ کا مکتوب پہنچا اور اس کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے کہا کہ اگر ان کی (حضور اکرم ﷺ کی) قوم کا کوئی شخص یہاں ہو تو اسے تلاش کر کے لاؤ تا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس سے سوالات کروں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے ابوسفیانؓ نے خبر دی کہ قریش کے ایک قافلے کے ساتھ وہ ان دنوں شام میں مقیم تھے، یہ قافلہ اس دور میں یہاں تجارت کی غرض سے آیا تھا جس میں حضور اکرم ﷺ اور کفار قریش میں باہم صلح ہو چکی تھی (صلح حدیبیہ) ابوسفیان نے بیان کیا کہ قیصر کے آدمی کی ہم سے شام کے ایک مقام پر ملاقات ہوئی اور وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنے ساتھ (قیصر کے دربار میں، بیت المقدس) لے کر چلا، (پھر جب ہم ایلیا سے بیت المقدس) پہنچے تو قیصر کے دربار میں ہماری باریابی ہوئی، اس وقت قیصر اپنے دربار میں بیٹھا ہوا تھا، اس کے سر پر تاج تھا اور روم کے امراء اس کے ارد گرد تھے۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ جنہوں نے ان کے یہاں نبوت کا دعویٰ کیا ہے، نسب کے اعتبار سے ان سے قریب ان میں سے کون شخص ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں نسب کے اعتبار سے ان کے زیادہ قریب ہوں، قیصر نے پوچھا، تمہاری اور ان کی قرابت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ (رشتے میں) وہ میرے چچا زاد بھائی ہوتے ہیں۔ اتفاق تھا کہ اس مرتبہ قافلے میں میرے سوا، بنی عبد مناف کا اور کوئی فرد شریک نہیں تھا۔ قیصر نے کہا کہ اس شخص (ابوسفیانؓ) کو مجھ سے قریب کر دو اور جو لوگ میرے ساتھ تھے اس کے حکم سے میرے پیچھے بالکل میری بغل میں کھڑے کر دیئے گئے۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس شخص (ابوسفیان کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ اس سے میں ان صاحب کے بارے میں پوچھوں گا جو نبی ہونے کے مدعی ہیں، اگر یہ ان کے بارے میں کوئی جھوٹ بات کہے تو تم فوراً اس کی تردید کر دو۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ خدا کی قسم اگر اس دن اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کر بیٹھیں تو میں ان سوالات کے جوابات میں ضرور جھوٹ بول جاتا جو اس نے حضور ﷺ کے بارے میں کئے تھے۔ لیکن مجھے تو اس کا خطرہ لگا رہا کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کر دیں (اگر جھوٹ بولوں) اس

أَبُوْسُفْيَانَ وَلَمْ تُمَكِّنِّيْ كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لَاأَخَافُ أَنْ يُؤْثَرَ عَنِّيْ غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهَا أَوْقَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَّعْبُدَاللّٰهَ وَحْدَهُ لَانُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآءُ نَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَآءِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ إِنِّيْ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُوْنَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّافَقُلْتُ لَوْكَانَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَّأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيْلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ مَاقَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّافَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّافَقُلْتُ لَوْكَانَ مِنْ اٰبَآئِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهُ أَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَآءَ هُمْ اِتَّبَعُوْهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ أَوْيَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سُخْطَةً لِّدِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا فَكَذٰلِكَ الْإِيْمَانُ حِيْنَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَايَسْخَطُهُ أَحَدٌ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَايَغْدِرُوْنَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْفَعَلَ وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُوْنُ دُوَلًا يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُوْنَ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى

لئے میں نے سچائی سے کام لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے پوچھو کہ تم لوگوں میں ان صاحب (حضور اکرم ﷺ) کا نسب کیسا بیان کیا جاتا ہے؟ میں نے بتایا کہ ہم میں ان کا نسب، نجیب سمجھا جاتا ہے۔ اس نے پوچھا، اچھا یہ نبوت کا دعویٰ اس سے پہلے بھی تمہارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا، کیا اس دعوے سے پہلے ان پر کوئی جھوٹ کا الزام تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا، تو اب سرکردہ افراد ان کی اتباع کرتے ہیں یا کمزور اور کم حیثیت کے لوگ؟ میں نے کہا کمزور اور کم حیثیت کے لوگ ہی ان کے (زیادہ) متبع ہیں۔ اس نے پوچھا کہ متبعین کی تعداد بڑھتی رہتی ہے یا گھٹتی جا رہی ہے؟ میں نے کہا جی نہیں، تعداد برابر بڑھ رہی ہے۔ اس نے پوچھا، کوئی ان کے دین سے بیزار ہو کر اسلام لانے کے بعد مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، اس نے پوچھا، انہوں نے کبھی وعدہ خلافی بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں! لیکن آج کل ہمارا ان سے ایک وعدہ چل رہا ہے اور ہمیں ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی کا خطرہ ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ پوری گفتگو میں سوا اس کے اور کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا کہ جس میں میں کوئی ایسی بات (جھوٹی) ملا دوں جس سے حضور اکرم ﷺ کی تنقیص ہوتی ہو اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے بھی تکذیب کا خطرہ نہ ہو۔ اس نے پھر پوچھا کیا تم نے کبھی ان سے جنگ کی ہے یا انہوں نے تم سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں، اس نے پوچھا، تمہاری لڑائی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ میں نے کہا، لڑائی میں ہمیشہ کسی ایک فریق نے فتح نہیں حاصل کی، کبھی وہ ہمیں مغلوب کر لیتے ہیں اور کبھی ہم انہیں۔ اس نے پوچھا، وہ تمہیں حکم کن چیزوں کا دیتے ہیں؟ کہا (ابوسفیان نے کہ میں نے بتایا ہمیں وہ اس کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں ہمیں ان معبودوں کی عبادت سے وہ منع کرتے ہیں جن کی ہمارے آباواجداد عبادت کیا کرتے تھے۔ نماز، صدقہ، پاک بازی و مروت، وفاء، عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب میں اسے یہ تمام تفصیلات بتا چکا تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا، ان سے کہو کہ میں نے تم سے ان (آنحضور ﷺ) کے نسب کے متعلق دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ تمہارے یہاں صاحب نسب اور نجیب سمجھے جاتے ہیں اور انبیاء بھی یوں ہی اپنی قوم کے اعلیٰ نسب

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ بِمَاذَا يَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ وَيَاْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَآءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلٰكِنْ لَمْ اَظُنَّ اَنَّهٗ مِنْكُمْ وَاِنْ يَّكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوْشِكُ اَنْ يَّمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ اَرْجُوْا اَنْ اَخْلُصَ اِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ اَبُوْسُفْيٰنَ ثُمَّ دَعَا بِكِتٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَلَمَّا اَنْ قَضٰى مَقَالَتَهٗ عَلَتْ اَصْوَاتُ الَّذِيْ حَوْلَهٗ مِنْ عُظَمَآءِ الرُّوْمِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا اَدْرِيْ مَاذَا قَالُوْا وَاُمِرْنَا فَاُخْرِجْنَا فَلَمَّا اَنْ خَرَجْتُ مَعَ اَصْحَابِيْ وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ يَخَافُهٗ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ ذَلِيْلًا مُسْتَيْقِنًا بِاَنَّ اَمْرَهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ قَلْبِي الْاِسْلَامَ وَاَنَا كَارِهٌ

میں مبعوث کیے جاتے ہیں۔ میں نے تم سے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا نبوت کا دعویٰ تمہارے یہاں اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا، تم نے بتایا کہ کسی نے ایسا دعویٰ پہلے نہیں کیا تھا۔ اس سے میں سمجھا کہ اگر اس سے پہلے تمہارے یہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب بھی اسی دعویٰ کی نقل کر رہے ہیں جو اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے بھی ان کی طرف جھوٹ منسوب کیا تھا۔ تم نے بتایا کہ ایسا بھی نہیں ہوا۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص جو لوگوں کے متعلق کبھی جھوٹ نہ بول سکا وہ خدا کے متعلق جھوٹ بول دے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا ان کے آباو اجداد میں کوئی بادشاہ تھا، تم نے بتایا کہ نہیں۔ میں نے اس سے یہ فیصلہ کیا کہ اگر ان کے آباو اجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو میں بھی کہہ سکتا تھا کہ (نبوت کا دعویٰ کر کے) وہ اپنے اجداد کی سلطنت پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ ان کی اتباع قوم کے سربرآوردہ لوگ کرتے ہیں یا کمزور اور بے حیثیت لوگ، تم نے بتایا کہ کمزور قسم کے لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں اور یہی طبقہ انبیاء کی (ہر دور میں) اتباع کرنے والا رہا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ ان متبعین کی تعداد بڑھتی رہتی ہے یا گھٹتی بھی ہے۔ تم نے بتایا کہ وہ لوگ برابر بڑھ رہے ہیں ایمان کا بھی یہی حال ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جائے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس سے برگشتہ بھی ہوا ہے تم نے کہا کہ ایسا بھی نہیں ہوا، ایمان کا بھی یہی حال ہے جب وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے تو پھر کوئی چیز اس سے مؤمن کو برگشتہ نہیں بنا سکتی۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا انہوں نے کبھی وعدہ خلافی بھی کی ہے، تم نے اس کا بھی جواب دیا کہ نہیں انبیاء کی بھی یہی شان ہے کہ وہ وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا تم نے کبھی ان سے یا انہوں نے تم سے جنگ کی ہے۔ تم نے بتایا کہ ایسا ہوا ہے اور تمہاری لڑائیوں کا نتیجہ ہمیشہ کسی ایک ہی کے حق میں نہیں گیا بلکہ کبھی تم مغلوب ہوئے ہو اور کبھی وہ انبیاء کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے وہ امتحان میں ڈالے جاتے ہیں لیکن انجام انہیں کا ہوتا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ وہ تمہیں حکم کن چیزوں کا دیتے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ تم کو حکم دیتے

ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہیں
تمہارے ان معبودوں کی عبادت سے منع کرتے ہیں جن کی تمہارے آباؤ
اجداد عبادت کیا کرتے تھے، تمہیں وہ نماز، صدقہ، پاکبازی ایفاء عہد اور
ادائے امانت کا حکم دیتے ہیں، اس نے کہا ایک نبی کی یہی صفت ہے۔
میرے بھی علم میں یہ بات تھی کہ وہ نبی مبعوث ہونے والے ہیں لیکن یہ
خیال نہ تھا کہ تم میں سے ہی وہ مبعوث ہوں گے۔ جو باتیں تم نے بتائیں
اگر وہ صحیح ہیں تو وہ دن بہت قریب ہے جب وہ اس جگہ پر حکمران ہوں
گے جہاں اس وقت میرے دونوں قدم موجود ہیں، اگر مجھے ان تک پہنچ
سکنے کی توقع ہوتی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی پوری کوشش
کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں موجود ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا۔
ابوسفیان نے بیان کیا کہ اس کے بعد قیصر نے رسول اللہ ﷺ کا مکتوب
گرامی طلب کیا اور وہ اس کے سامنے پڑھا گیا، اس میں لکھا
ہوا تھا (ترجمہ) ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان
نہایت رحم کرنے والے ہیں! اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف
سے، روم کے شہنشاہ ہرقل کی طرف، اس شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت قبول
کرے واما بعد۔ میں تمہیں اسلام کے پیغام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام
قبول کرو، تمہیں بھی امن و سلامتی حاصل ہوگی اور اسلام قبول کرو تو تمہیں
اللہ دوہرا اجر دے گا (ایک تمہارے اپنے اسلام کا اور دوسرا تمہاری قوم
کے اسلام کا جو تمہاری وجہ سے اسلام میں داخل ہوگی، لیکن اگر تم نے اس
دعوت سے اعراض کیا تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہیں پر ہوگا۔ اور اے
اہل کتاب ایک ایسے کلمہ پر آ کر ہم سے مل جاؤ جو ہمارے اور تمہارے
درمیان مشترک ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں، نہ اس
کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر باہم
ایک دوسرے کو پروردگار بنائے۔ اب بھی تم اگر اعراض کرتے ہو تو اس کا
اعتراف کرلو کہ (اللہ تعالیٰ کے واقعی) ہم فرمانبردار ہیں (نہ کہ تم)۔''
ابوسفیان نے بیان کیا کہ جب ہرقل اپنی بات پوری کر چکا تو روم کے جو
سردار اس کے اردگرد جمع تھے، سب ایک ساتھ چیخنے لگے، اور شوروغل بہت
بڑھ گیا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے تھے۔ پھر ہمیں حکم دیا
گیا اور ہم وہاں سے نکال دیئے گئے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے
ساتھ وہاں سے چلا آیا اور ان کے ساتھ تنہائی ہوئی تو میں نے کہا کہ ابن

ابی کبشہ (مراد حضور اکرم ﷺ سے ہے) کا معاملہ تو بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ بنوالاصفر (رومیوں) کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ بخدا، اسی دن سے میں احساس کمتری میں مبتلا ہو گیا تھا اور برابر اس بات کا یقین رہا کہ حضور اکرم ﷺ کا دین غالب آ کر رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی ایمان داخل کر دیا۔ حالانکہ (پہلے) میں اس سے بڑی نفرت کرتا تھا۔

(۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ فَقَامُوْا یَرْجُوْنَ لِذٰلِکَ اَیُّهُمْ یُعْطٰی فَغَدَوْا وَکُلُّهُمْ یَرْجُوْا اَنْ یُّعْطٰی فَقَالَ اَیْنَ عَلِیٌّ فَقِیْلَ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْهِ فَاَمَرَ فَدُعِیَ لَهٗ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْهِ فَبَرَأَ مَکَانَهٗ حَتّٰی کَاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ بِهٖ شَیْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ یُّهْدٰی بِکَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

۲۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے خیبر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ اسلامی جھنڈا میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، اب سب لوگ اس توقع میں تھے کہ دیکھئے جھنڈا کسے ملتا ہے، جو صبح ہوئی تو سب (جو سرکردہ تھے) اسی امید میں رہے کہ کاش انہیں کو مل جائے لیکن آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آخر آپ کے حکم سے انہیں بلایا گیا، آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور فوراً ہی وہ اچھے ہو گئے، جیسے پہلے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم ان (یہودیوں سے) اس وقت تک جنگ کریں گے۔ جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ابھی توقف کرو، پہلے ان کے میدان میں اتر کر انہیں اسلام کی دعوت دے لو، اور ان کے لئے جو چیز ضروری ہے اس کی خبر کر دو (پھر اگر وہ نہ مانیں تو لڑنا) خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔

(۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَوْمًا لَّمْ یَغْزُ حَتّٰی یُصْبِحَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَکَ وَاِنْ لَّمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ بَعْدَ مَا یُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَیْبَرَ لَیْلًا

۲۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر چڑھائی کرتے تھے تو اس وقت تک کوئی اقدام نہیں فرماتے تھے جب تک صبح نہ ہو لے، جب صبح ہو جاتی اور اذان کی آواز سن لیتے تو رک جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنائی دیتی تو اس یقین کے بعد کہ یہاں مسلمان نہیں ہیں آپ حملہ کرتے تھے، صبح ہونے

کے بعد۔ چنانچہ خیبر میں بھی ہم رات میں پہنچے تھے۔

(۲۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ غَزَابِنَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَ هَا لَيْلًا وَّكَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَايُغِيْرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

۲۰۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ہمیں ساتھ لے کر ایک غزوہ کے لئے تشریف لے گئے اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ خیبر تشریف لے گئے۔ رات میں اور آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جب کسی قوم تک رات کے وقت پہنچتے تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر باہر (کھیتوں میں کام کرنے کے لئے) نکلے جب انہوں نے لشکر دیکھا تو چیخ پڑے، محمد بخدا محمد لشکر کے ساتھ (آ گئے) اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی ذات سب سے اکبر وارفع ہے، خیبر تو تباہ ہوا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر آتے ہیں تو (کفر سے) ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

(۲۰۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ عُمَرُوَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ❶ پس جس نے اقرار کر لیا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، تو اس کی جان اور مال پھر ہم سے محفوظ ہے، سوا اس کے حق کے (یعنی اس نے کوئی ایسا جرم کیا جس کی بنا پر قانو اس کی جان و مال زد میں آئے، اس کے سوا) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ اس کی روایت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی ہے۔

باب ۱۴۷. مَنْ اَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا وَمَنْ اَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ

۱۴۷۔ جس نے غزوہ کا ارادہ کیا لیکن اسے راز میں رکھنے کے لئے کس اظہار کے موقعہ پر ذومعنین لفظ بول دیا۔ اور جس نے جمعرات کے دن کوچ کو پسند کیا۔

(۲۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ

۲۰۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہ

❶ یاد رہے کہ یہ حکم حالت امن کا نہیں ہے، بلکہ جس قوم سے مسلمانوں کی لڑائی ہو رہی ہو جنگ کے سے حالات ہوں یا لڑائی ہو رہی ہو تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کے اقرار کے بعد ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں۔ اس پر نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا

کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، اور انہیں عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے، کعبؓ (جب نابینا ہو گئے تھے) کے ساتھ ان کے دوسرے صاحبزادوں میں سے یہی انہیں لے کر راستے میں ان کے آگے آگے چلتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا کہ وہ (غزوۂ تبوک میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ جا سکے تھے، رسول اللہ ﷺ کا اصول یہ تھا کہ جب آپ کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو اس کے اظہار میں ذو معنین الفاظ استعمال کرتے (تاکہ دشمن چوکنے نہ ہو جائیں)۔

(۲۰۵) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً يَّغْزُوْهَا اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيْرٍ فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّتِيْ يُرِيْدُ وَعَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُوْلُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا هِشَامٌ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ

۲۰۵۔ اور مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، کہا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عموماً جب کسی غزوے کا ارادہ کرتے تو اس کے اظہار میں ذو معنین الفاظ استعمال کرتے، جب غزوہ تبوک کا موقعہ آیا تو چونکہ یہ غزوہ بڑی سخت گرمی میں ہوا تھا، طویل سفر اور ٹاپو طے کرنا تھا اور مقابلہ بھی بہت بڑی فوج سے تھا، اس لئے آپ نے مسلمانوں سے اس کے متعلق واضح طور پر فرما دیا تھا تاکہ دشمن کے مقابلہ کے لئے پوری تیاری کر لیں چنانچہ (غزوہ کے لئے) جہاں آپ کو جانا تھا (یعنی تبوک) اس کا آپ نے وضاحت کے ساتھ اعلان کر دیا تھا۔ یونس سے روایت ہے، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عموماً رسول اللہ ﷺ جمعرات کے دن سفر کے لئے نکلتے تھے۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اور انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے تھے۔ آپ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

باب ۱۴۸ . اَلْخُرُوْجِ بَعْدَالظُّهْرِ

۱۴۸۔ ظہر کے بعد کوچ۔

(۲۰۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی (پھر ظہر کے بعد حجۃ الوداع کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جاتے ہوئے) عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں نے سنا کہ صحابہ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ کہہ رہے تھے۔

باب ۱۴۹ . اَلْخُرُوْجِ اٰخِرَ الشَّهْرِ، وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعَ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الْحَجَّةِ

۱۴۹۔ مہینہ کے آخری دنوں میں کوچ۔ اور کریب نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے لئے مدینہ سے ذی قعدہ کی پچیس کو تشریف لے چلے تھے اور مکہ معظمہ ذی الحجہ کی چوتھی کو پہنچ گئے تھے۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَلَانَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْىٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَاهٰذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ

۲۰۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (حجۃ الوداع کے لئے) ہم ذی قعدہ کی پچیس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے۔ ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا جب ہم مکہ سے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو، جب وہ بیت اللہ کے طواف اور صفا اور مروہ کی سعی سے فارغ ہولے تو حلال ہو جائے (پھر حج کے لئے بعد میں احرام باندھے)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں گائے کا گوشت آیا، میں نے پوچھا کہ یہ کیسا گوشت ہے؟ تو بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے جو قربانی کی ہے یہ اسی کا گوشت ہے، یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس حدیث کا ذکر قاسم بن محمد سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ بخدا، عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے تم سے حدیث کو پوری صحت کے ساتھ بیان کیا۔

الحمدللہ کہ تفہیم البخاری کا گیارہواں پارہ ختم ہوا۔

بارہواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۰. الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ

(۲۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

۱۵۰۔ رمضان میں کوچ۔

۲۰۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے لئے مدینہ سے) رمضان میں نکلے تھے اور روزے سے تھے، پھر جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے افطار کیا، سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے بیان کیا انہیں عبیداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

باب ۱۵۱. التَّوْدِيعِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا اِنْ لَقِيْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّا هُمَا فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّ فُلَانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لَايُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ اَخَذْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا

۱۵۱۔ رخصت کرنا، اور ابن وہب نے بیان کیا، انہیں عمرو نے خبر دی، انہیں بکیر نے انہیں سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا اور ہمیں ہدایت کی کہ اگر فلاں فلاں۔ دو قریشیوں کا آپ نے نام لیا۔ مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا، ❶ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے حاضر ہو۔ اس وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں ہدایت کی تھی، کہ فلاں فلاں اشخاص اگر تمہیں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آگ کی سزا دینا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے مناسب نہیں ہے اس لئے اب اگر وہ تمہیں مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔

باب ۱۵۲. السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْاِمَامِ

(۲۰۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ

۱۵۲۔ امام کے احکام سننا اور ان کو بجالانا۔

۲۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی) اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔ اور مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے

---

❶ انسان، خواہ کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو، بلکہ کسی بھی جاندار کو بعد میں خود حضور اکرم ﷺ نے آگ سے جلانے کی سزا کی ممانعت کر دی تھی، یہ آپ کا حکم اس سے پہلے کا ہے اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے پھر شریعت اسلامی کا قانون یہی قرار پایا ہے کہ خواہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو جلانے کی سزا کسی کو بھی نہ دی جائے، جیسا کہ خود اس حدیث کے آخر میں اس کی تصریح ہے۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَالَمْ يُؤْمَرُ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (حکومت اسلامی کے احکام) سننا اور بجالانا (ہر فرد کے لئے) ضروری ہے، جب تک گناہ کا حکم نہ دیا جائے، کیونکہ اگر گناہ کا حکم دیا جائے تو پھر نہ اسے سننا چاہیے اور نہ اس پر عمل کرنا چاہیے۔

باب ۱۵۳. يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقٰى بِهٖ

۱۵۳۔ امام کی حمایت میں لڑا جائے اور ان کے زیر سایہ زندگی گزاری جائے۔

(۲۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ

۲۱۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم آخری امت ہونے کے باوجود (آخرت میں) سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے، اور اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام کی مثال ڈھال جیسی ہے کہ اس کے پیچھے رہ کر جنگ کی جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ (دشمن کے حملہ سے) بچا جاتا ہے۔ پس اگر امام تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دے اور انصاف کو شعار بنائے تو اسے اس کا اجر ملے گا، لیکن اگر اس کے خلاف کہے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔

باب ۱۵۴. الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ اَنْ لَا يَفِرُّوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۱۵۴۔ لڑائی کے موقعہ پر یہ عہد لینا کہ کوئی فرار نہ اختیار کرے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ موت پر عہد لینا ❶ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ، بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہوگیا جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے عہد کیا۔''

(۲۱۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ

۲۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے

---

❶ جنگ کے موقعہ پر امام موت پر عہد لے یا صبر واستقامت اور کسی بھی صورت میں فرار اختیار کرنے پر، دونوں کا مقصد ایک ہی ہے، بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد نہ لیا جائے، کیونکہ مقصود موت نہیں ہے، بلکہ جنگ کے موقعہ پر استقامت اور ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے، نہ کہ موت جن حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد لینا چاہیئے تو ان کا بھی مقصد سخت سے سخت موقعہ پر صبر واستقامت اور فرار اختیار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ویسے اگر کمانڈر کی ہدایت پر پوری فوج پسپائی کرے تو یہ قطعاً الگ چیز ہے، مقصود یہی ہے کہ لڑائی کے وقت فوج کے ایک ایک فرد کو کمانڈر کی ہدایت سے ایک انچ نہ ہٹنا چاہیئے۔ کوئی ایسا نہ کرے کہ اپنی تنہا کی جان بچانے کے لئے کسی موقعہ پر بھاگ پڑے یا کمانڈر کی ہدایت کے بغیر اپنی جگہ سے ہٹے۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِّنَ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ نَافِعًا عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ

حدیث بیان کی، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (صلح حدیبیہ کے بعد) جب ہم دوسرے سال پھر آئے تو ہم میں سے (جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ سے عہد کیا تھا) دو شخص بھی اس درخت کی نشان دہی پر متفق نہیں تھے جس کے نیچے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عہد کیا تھا اور صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی، ❶ میں نے نافع سے پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی، کیا موت پر لی تھی؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ صبر و استقامت پر بیعت لی تھی۔

(۲۱۲) حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ لَهٗ اَنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حرہ کی لڑائی کے زمانہ میں ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے (یزید کے خلاف) موت پر بیعت لے رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد میں اب اس پر کسی سے بیعت (عہد) نہیں کروں گا۔ ❷

(۲۱۳) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ اَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

۲۱۳۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (حدیبیہ کے موقعہ پر) میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت (عہد) کی پھر ایک درخت کے سائے میں آ کر کھڑا ہو گیا، جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، ابن الاکوع! کیا بیعت نہیں کرو

---

❶ یعنی صلح سے پہلے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر آئی تو حضور ﷺ نے اس ناحق خون کا (جس کے متعلق بعد میں معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی) بدلہ لینے کے لئے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لی تھی کہ اس ناحق خون کے بدلے کے لئے آخری دم تک کفار سے لڑیں گے، اس بیعت پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اظہار قرآن میں فرمایا تھا، اور یہ اس بیعت میں شریک ہونے والے تمام صحابہؓ کے لئے فخر اور دین و دنیا کا سب سے بڑا اعزاز ہو سکتا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر بعد میں جب ہم صلح کے سال کے عمرہ کی قضا کرنے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ گئے تو ہم اس جگہ کی نشاندہی نہ کر سکے جہاں میں کر آنحضور ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اسلام کی تاریخ کا ایک عظیم الشان واقعہ تھا، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول بہت زیادہ ہوگا، جہاں بیٹھ کر حضور اکرم ﷺ نے اپنے تمام صحابہؓ سے اللہ کے دین کے لئے اتنی اہم بیعت لی تھی، اس لئے ممکن تھا کہ اگر وہ جگہ ہمیں معلوم ہوتی تو امت کے بعض افراد اس کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جاتے اور ممکن تھا کہ جاہل اور خوش عقیدہ قسم کے لوگ مسلمان اس کی تعظیم و تکریم شروع کر دیتے، اس لئے یہ بھی خدا کی بڑی رحمت تھی کہ اس جگہ کے آثار و نشانات ہمارے ذہنوں سے بھلا دیئے اور امت کے ایک طبقہ کو غلط عقیدہ میں مبتلا ہونے سے بچا لیا۔ ❷ یعنی مقام حدیبیہ میں صلح سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تمام صحابہؓ کے ساتھ میں نے اس کا عہد کیا تھا۔ وہ ایک عہد کافی ہے، آپ کے بعد کسی کے سامنے اس عہد کی اب ضرورت نہیں۔

وَاَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَااَبَا مُسْلِمٍ عَلٰى اَىِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ يُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

گے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا، لیکن ایک مرتبہ اور! چنانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی۔ (یزید بن ابی عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابوسلمہ! اس دن آپ حضرات نے کس بات کا عہد کیا تھا؟ فرمایا کہ موت کا۔

(۲۱۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا اَبَدًا فَاَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّاعَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۲۱۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ انصار خندق کھودتے ہوئے (غزوہ خندق کے موقعہ پر کہتے تھے) ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد (ﷺ) سے جہاد کا عہد کیا ہے، ہمیشہ کے لئے، جب تک ہمارے جسم میں جان ہے، حضور اکرم ﷺ نے اس پر انہیں یہ جواب دیا، آپ نے فرمایا ''اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے، پس آپ (آخرت میں) انصار اور مہاجرین کا اکرام کیجئے۔''

(۲۱۵) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَخِيْ فَقُلْتُ بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ

۲۱۵۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابوعثمان سے اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ (فتح مکہ کے بعد) حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت تو (مکہ کے فتح ہونے کے بعد، وہاں سے) ہجرت کر کے آنے والوں پر ختم ہو گئی میں نے عرض کیا، پھر آپ ہم سے کس بات پر بیعت لیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر۔

باب ۱۵۵. عَزْمِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيْمَا يُطِيْقُوْنَ

۱۵۵۔ لوگوں کے لئے امام کی اطاعت انہیں امور میں واجب ہوتی ہے جن کی مقدرت ہو۔

(۲۱۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ اَتَانِى الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَاَلَنِىْ عَنْ اَمْرٍ مَادَرَيْتُ مَااَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيْطًا يَخْرُجُ مَعَ اُمَرَائِنَا فِى الْمَغَازِىْ، فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِىْ اَشْيَاءَ لَانُحْصِيْهَا فَقُلْتُ لَهُ وَ اللّٰهِ مَا اَدْرِىْ مَااَقُوْلُ لَكَ اِلَّا اَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۱۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے ...... اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور ایسی بات پوچھی کہ میری کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا جواب کیا دوں، اس نے پوچھا، مجھے یہ مسئلہ بتائیے کہ ایک شخص مسرور اور خوش ہتھیار بند ہو کر ہمارے حکام کے ساتھ جہاد کے لئے جاتا ہے، پھر حکام، ہمیں (اور اسے بھی ایسی چیزوں کا مکلف قرار دیتے ہیں جو ہماری طاقت سے باہر

وَسَلَّمَ فَعَسٰى اَنْ لَايَعْزَمَ عَلَيْنَا فِي اَمْرٍ اِلَّا مَرَّةً حَتّٰى نَفْعَلَه‘ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَنْ يَّزَالَ بِخَيْرٍ مَااتَّقَى اللّٰهَ وَاِذَاشَكَّ فِي نَفْسِهٖ شَيْءٌ سَاَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَ اَوْشَكَ اَنْ لَاتَجِدُوْهُ وَالَّذِيْ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ مَا اَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهٗ وَ بَقِيَ كَدَرُه‘

ہیں؟ تو ہمیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے) میں نے اس سے کہا بخدا، مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں، البتہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ کی حیات مبارکہ میں) تھے تو آپ کو کسی بھی معاملہ میں صرف ایک مرتبہ حکم کی ضرورت پیش آتی تھی اور ہم فوراً ہی اسے بجالاتے تھے۔ یہ یادرکھنے کی بات ہے کہ تم لوگوں میں اس وقت تک خیر رہے گی جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے، اور اگر تمہارے دل میں کسی معاملہ میں شبہ پیدا ہوجائے (کہ کرنا چاہئے یا نہیں) تو کسی عالم سے اس کے متعلق پوچھ لو۔ تاکہ تشفی ہوجائے، وہ دور بھی آنے والا ہے کہ کوئی ایسا آدمی بھی (جو صحیح صحیح مسئلے بتادے) تمہیں نہیں ملے گا، اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، جتنی دنیا باقی رہ گئی ہے وہ وادی کے اس پانی کی طرح ہے جس کا اچھا اور صاف حصہ تو پیا جاچکا ہے اور گدلا باقی رہ گیا ہے (تھوڑی مقدار میں)۔

باب۱۵۶. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَالَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ

۱۵۶۔ نبی کریم ﷺ اگر دن ہوتے ہی جنگ نہ شروع کردیتے تو پھر سورج کے زوال تک ملتوی رکھتے۔

(۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُواِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَه‘ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَرَاْتُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوااللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَ مُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

۲۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ سالم ابی النضر نے سالم ان کے کاتب تھے۔ بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما نے انہیں خط لکھا اور میں نے اسے پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ کے موقعہ پر، جس میں لڑائی ہوئی تھی، سورج کے زوال تک جنگ شروع نہیں کی، اس کے بعد آپ ﷺ صحابہؓ سے مخاطب ہوئے، اور فرمایا لوگو، دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن وعافیت کی دعاء کیا کرو۔ البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوہی جائے تو پھر صبر واستقامت کا ثبوت دو، یادرکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا، اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادل بھیجنے والے، احزاب (دشمن کے دستوں) کو شکست دینے والے انہیں شکست دیجئے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کیجئے۔

باب۱۵۷. اِسْتِيْذَانِ الرَّجُلِ الْاِمَامَ لِقَوْلِهٖ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا

۱۵۷۔ امام سے اجازت لینا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں ''بے شک مؤمن وہ لوگ ہیں، جو اللہ، اور اس کے رسول پر ایمان لا

مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

اور جب وہ اللہ کے رسول کے ساتھ کسی اجتماعی معاملے میں مصروف ہوتے ہیں تو ان سے اجازت لئے بغیر ان کے یہاں سے نہیں جاتے، بے شک وہ لوگ جو آپ سے اجازت لیتے ہیں ''آخر آیت تک''!!

(۲۱۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ اَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَالَهُ فَمَازَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيْهِ فَبِعْتُهُ اِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَرُوْسٌ فَاسْتَاْذَنْتُهُ فَاَذِنَ لِيْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِيْ خَالِيْ فَسَاَلَنِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فَلَامَنِيْ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ حِيْنَ اسْتَاْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُوُفِّيَ وَالِدِيْ اَوِاسْتُشْهِدَ وَلِيْ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَاتُؤَدِّبُهُنَّ وَلَاتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ الْمُغِيْرَةُ هٰذَا فِيْ قَضَائِنَا حَسَنٌ لَانَرٰى بِهٖ بَاْسًا

۲۱۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں مغیرہ نے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا۔ چونکہ وہ تھک چکا تھا اس لئے بہت دھیرے دھیرے چل رہا تھا حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تھک گیا ہے، بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی، اس کے بعد حضور اکرم ﷺ برابر اس اونٹ کے آگے آگے چلتے رہے، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اپنے اونٹ کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ اب اچھا ہے، آپ کی برکت سے ایسا ہوگیا ہے، آپ نے فرمایا، پھر کیا اسے بیچو گے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں شرمندہ ہوگیا، کیونکہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں تھا، بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، جی ہاں آپ نے فرمایا پھر بیچ دو، چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ ﷺ کو بیچ دیا، اور طے یہ پایا کہ مدینہ تک میں اسی پر سوار ہوکر جاؤں گا، بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ میں نے آپ سے (اپنے گھر جانے کی) اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اجازت عنایت فرمادی، اس لئے میں سب سے پہلے مدینہ پہنچ آیا، جب ماموں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے اونٹ کے متعلق پوچھا جو معاملہ میں کر چکا تھا اس کی انہیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے بہت برا بھلا کہا، جب میں نے حضور اکرم ﷺ سے اجازت چاہی تھی تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا تھا کہ کنواری سے شادی کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کیا تھا کہ ثیبہ سے! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ باکرہ سے کیوں نہ کی وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے (کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی ابھی کنوارے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد کی وفات ہوگئی ہے یا (یہ کہا کہ وہ

شہید ہو چکے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں، اس لئے مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ انہیں جیسی کسی لڑکی کو بیاہ لاؤں، جو نہ انہیں ادب سکھا سکے، نہ ان کی نگرانی کر سکے، اس لئے میں نے ثیبہ سے شادی کی، تاکہ وہ ان کی نگرانی کرے اور انہیں ادب سکھائے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے تو صبح کے وقت میں اسی اونٹ پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ نے مجھے اس اونٹ کی قیمت عطا فرمائی اور پھر وہ اونٹ بھی واپس کر دیا، مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے فیصلے کے اعتبار سے بھی یہ صورت مناسب ہے، اس میں کوئی مضائقہ ہم نہیں سمجھتے۔

باب ۱۵۸. مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۸۔ نئی نئی شادی ہونے کے باوجود جنہوں نے غزوے میں شرکت کی۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے۔

باب ۱۵۹. مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ فِيهِ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۔ شب زفاف کے بعد جس نے غزوہ میں شرکت کو پسند کیا۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ہے۔

باب ۱۶۰. مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ

۱۶۰۔ خوف اور دہشت کے وقت امام کا آگے بڑھنا (حالات معلوم کرنے کے لئے)۔

(۲۱۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَ اِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

۲۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ میں خوف و دہشت پھیل گیا۔ (ایک متوقع خطرہ کی بناء پر) تو رسول اللہ ﷺ ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر (حالات معلوم کرنے کے لئے سب سے آگے تھے) پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو کوئی بات محسوس نہیں کی، البتہ اس گھوڑے کو ہم نے دریا پایا (تیزی اور چابک دستی میں)۔

باب ۱۶۱. السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ

۱۶۱۔ خوف اور دہشت کے موقعہ پر سرعت اور گھوڑے کو ایڑ لگانا۔

(۲۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جُرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُوْنَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا اِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا

۲۲۰۔ ہم سے فضل بن سہیل نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں میں خوف اور دہشت پھیل گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو بہت سست تھا، سوار ہوئے اور تنہا (اس کی کونچ میں) ایڑ لگائے ہوئے آگے بڑھے، صحابہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے سوار ہو کر نکلے،

سِبقَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوف زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں، البتہ یہ گھوڑا تو دریا ہے۔ اس دن کے بعد پھر وہ گھوڑا (دوڑ وغیرہ کے مواقع پر) کبھی پیچھے نہیں رہا۔

باب ۱۶۲. الجعَائلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيْلِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْغَزْوَ قَالَ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اُعِيْنَکَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِيْ قُلْتُ اَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَالَ اِنَّ غِنَاکَ لَکَ وَ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ يَّکُوْنَ مِنْ مَالِيْ فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ نَاسًا يَاخُذُوْنَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوْا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُوْنَ فَمَنْ فَعَلَه' فَنَحْنُ اَحَقُّ بِمَالِهٖ حَتّٰى نَاخُذَ مِنْهُ مَااَخَذَ وَقَالَ طَاوٗسٌ وَمُجَاهِدٌ اِذَادُفِعَ اِلَيْکَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ اَهْلِکَ

۱۶۲۔ جہاد کی اجرت ❶ اور اس کے لئے سواریاں مہیا کرنا، مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے غزوے میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی تمہاری، اپنی طرف سے کچھ مالی مدد کروں (جس سے جہاد کی تیاریاں اچھی طرح کرسکوں) میں نے عرض کیا کہ اللہ کا دیا ہوا میرے پاس کافی ہے، لیکن انہوں نے فرمایا کہ تمہاری سرمایہ کاری تمہیں مبارک ہو میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس طرح میرا مال بھی اللہ کے راستے میں خرچ ہو جائے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ بہت سے لوگ مال کو (بیت المال کے) اس شرط پر لیتے ہیں کہ وہ جہاد میں شریک ہوں گے، لیکن شرکت سے بعد میں گریز کرتے ہیں، اس لئے جو شخص یہ طرز عمل اختیار کرے گا تو ہم اس کے مال کے زیادہ حق دار ہیں، اور ہم اس سے وہ مال جو اس نے (بیت المال کا) لیا تھا وصول کر لیں گے، طاؤس اور مجاہد نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی چیز اس شرط کے ساتھ دی جائے کہ اس کے بدلے میں تم مجاہد کے لئے نکلو گے تو تم اسے جہاں جی چاہے خرچ کر سکتے ہو، اپنے گھر کی ضروریات بھی لا سکتے ہو (البتہ جہاد میں شرکت ضروری ہے۔)

(۲۲۱) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِکَ بْنَ اَنَسٍ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُه' يُبَاعُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے مالک بن انس سے سنا انہوں نے زید بن اسلم سے پوچھا تھا اور زید نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) اپنا ایک گھوڑا ایک شخص کو سواری کے لئے

❶ یہاں اس سے اجرت مراد ہے جو جہاد میں شرکت نہ کرنے والا کوئی شخص اپنی طرف سے کسی آدمی کو اجرت دے کر جہاد پر بھیجتا ہے۔ جہاں تک جہاد پر اجرت کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ اجرت لینا جائز ہے۔ اگر چہ اس کے بعد جہاد میں وہ زور باقی نہیں رہ جاتا اور یقیناً ثواب میں بھی کمی ہوتی ہوگی۔ یوں جہاد کا حکم سب کے لئے برابر ہے اس لئے کسی معقول عذر کے بغیر اس میں شرکت سے پہلوتہی کرنا مناسب نہیں، البتہ یہ صورت اس سے الگ ہے کہ کسی پر جہاد فرض یا واجب نہ ہو اور وہ جہاد میں جانے والے کی مدد کر کے ثواب میں شریک ہو جائے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک مستحسن صورت ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہو سکتا، یعنی جہاد میں شرکت سے بچنے کے لئے اگر ایسا فعل کرتا ہے تو پسندیدہ نہیں ہے، ہاں اگر شوق اور جذبہ سے کرے گا تو پسندیدہ اور مستحسن ہے۔

اَشْتَرِيْهِ فَقَالَ لَاتَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ

دے دیا پھر میں نے دیکھا کہ (بازار میں) وہی گھوڑا بک رہا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں اسے خرید سکتا ہوں، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس گھوڑے کو تم نہ خریدو اور اپنا صدقہ (خواہ خرید کر) واپس نہ لو۔

(۲۲۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ يُبَاعُ فَاَرَادَاَنْ يَبْتَاعَهٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَاتَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

۲۲۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستے میں اپنا ایک گھوڑا اسواری کے لئے دے دیا تھا، پھر انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا بک رہا ہے، اپنے گھوڑے کو انہوں نے خریدنا چاہا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو اور اس طرح اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

(۲۲۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ نِالْاَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْصَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَااَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَاتَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَااَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُمَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ

۲۲۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا، اور ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں کسی سریہ (جہاد کے لئے جانے والے مجاہدین کا ایک چھوٹا سا دستہ جس کی تعداد چالیس سے زیادہ نہ ہو)، کی شرکت نہ چھوڑتا، لیکن میرے پاس سواری کے اونٹ نہیں ہیں، اور یہ مجھ پر بہت شاق ہے کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچھے رہ جائیں، میری تو یہ خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں، میں قتال کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں۔

باب۱۶۳۔ مَاقِيْلَ فِيْ لِوَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۔ جہاد کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کا پرچم۔

(۲۲۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِيْ مَالِكِ نِالْقُرَظِيِّ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ نِالْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَالْحَجَّ فَرَجَّلَ

۲۲۴۔ ہم سے سعد بن مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عقیل نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے جو جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے علمبردار تھے جب حج کا ارادہ کیا تو (احرام باندھنے سے پہلے) کنگھی کی۔

(۲۲۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ

۲۲۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے، اور ان سے سلمہ بن

عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْقَالَ لَيَاْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَوْقَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَّمَانَرْ جُوْهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں آئے تھے، انہیں آشوب چشم ہوگیا تھا، پھر انہوں نے کہا کہ کیا میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں گا! چنانچہ وہ نکلے اور آنحضور ﷺ سے جا ملے۔ اس رات کی جب شام کا وقت ہوا جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا ہے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، میں اسلامی پرچم اس شخص کو دوں گا (یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ) کل اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا جسے اللہ اور اس کے رسول پسند کرتے ہیں، یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ اس شخص کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے، حالانکہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی توقع نہ تھی (کیونکہ آشوب میں مبتلا تھے) لوگوں نے کہا کہ یہ علی بھی آگئے اور حضور اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں کو دیا، اور اللہ نے انہیں کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔

(۲۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰهُنَا اَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نافع بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے سنا کہ عباس رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہاں نبی کریم ﷺ نے آپ کو پرچم نصب کرنے کا حکم دیا تھا؟

باب ۱۶۴. اَلْاَجِيْرِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ يُقْسَمُ لِلْاَجِيْرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَاَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَخَذَ مِائَتَيْنِ وَاَعْطٰى صَاحِبَهٗ مِائَتَيْنِ

۱۶۴۔ مزدور، ❶ حسن اور ابن سیرین نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے مزدور کو بھی حصہ دیا جائے گا۔ عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا (مال غنیمت کے حصے کے) نصف کی شرط پر لیا گھوڑے کے حصہ میں (فتح کے بعد، مال غنیمت سے) چار سو دینار آئے تو انہوں نے دو سو دینار خود رکھ لئے اور دو بقیہ (نصف) گھوڑے کے مالک کو دے دیئے۔

(۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَحَمَلْتُ عَلٰى بَكْرٍ فَهُوَ اَوْثَقُ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَاسْتَاْجَرْتُ

۲۲۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلی نے اور ان سے ان کے والد (یعلی بن امیہ) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھا اور ایک نوخیز اونٹ پر سوار تھا میرے اپنے خیال میں

❶ یعنی مجاہدین نے جہاد کے لئے جاتے وقت اگر کچھ مزدور متعین کر کے اپنے ساتھ لے لئے اپنی ضروریات اور کام وغیرہ کے لئے تو کیا یہ مزدور اپنی مزدوری پا لینے کے بعد غنیمت کے مال کے بھی مستحق ہوں گے یا نہیں؟ اسی کا جواب اس باب میں دیا گیا ہے۔

اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُ هُمَا الْاٰخرَ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فِيْهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا فَقَالَ اَيَدْفَعُ يَدَهٗ اِلَيْکَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ

میرا یہ عمل، تمام دوسرے اعمال کے مقابلے میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھا (کہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا) میں نے ایک مزدور بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا، پھر وہ مزدور ایک شخص (خود یعلی ابن امیہ رضی اللہ عنہ) سے لڑ پڑا اور ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت سے کاٹ لیا، دوسرے نے جھٹ جو اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے آگے کا دانت ٹوٹ گیا، وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (کہ میرے دانت کا بدلہ دلوایئے) لیکن آنحضور ﷺ نے ہاتھ کھینچنے والے پر کوئی تاوان نہیں عائد کیا، بلکہ فرمایا تمہارے منہ میں وہ اپنا ہاتھ یوں ہی رہنے دیتا، تاکہ تم اسے چباجاؤ جیسے اونٹ چباتا ہے۔

باب ۱۶۵۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ قَالَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۵۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد، کہ ایک مہینہ کی مسافت تک میرے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''عنقریب ہم ان لوگوں کے دلوں کو مرعوب کر دیں گے، جنہوں نے کفر کیا ہے، اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شریک کیا ہے۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے روایت کی ہے۔

(۲۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا

۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے...... ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے جامع کلام (جس کی عبارت مختصر، فصیح و بلیغ اور معنی بھرپور ہوں) دے کر مبعوث کیا گیا ہے، اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تو جاچکے (اپنے رب کے پاس) اور (جن خزانوں کی وہ کنجیاں تھیں) انہیں تم اب نکال رہے ہو۔ ❶

(۲۲۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ اَخْبَرَهٗ

۲۲۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ...

❶ اس خواب میں حضور اکرم ﷺ کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی امت اور آپ کے متبعین کے ہاتھوں دنیا کی دو سب سے بڑی سلطنتیں فتح ہوں گی اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہوں گی، چنانچہ بعد میں اس خواب کی واضح اور مکمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی دو سب سے بڑی سلطنتیں، ایران و روم مسلمانوں نے فتح کیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری ہدایت کی اور اپنے کام کی تکمیل کر کے خداوند تعالیٰ سے جا ملے لیکن وہ خزانے اب تمہارے ہاتھ میں ہیں۔

اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَ ةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَه' الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ كَبْشَةَ اَنَّه' يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِی الْاَصْفَرِ

نے خبر دی کہ (حضور اکرم ﷺ کا نامہ مبارک جب ہرقل کو ملا تو) اس نے اپنا آدمی انہیں تلاش کرنے کے لئے بھیجا، یہ لوگ اس وقت ایلیاء میں قیام پذیر تھے، آخر اس نے نبی کریم ﷺ کا نامہ مبارک منگوایا۔ جب وہ پڑھا جا چکا تو اس کے دربار میں بڑا ہنگامہ برپا ہوگیا۔ چاروں طرف سے) آواز بلند ہونے لگی اور ہمیں باہر نکال دیا گیا، جب ہم باہر کر دیئے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ (مراد رسول اللہ ﷺ سے ہے) کا معاملہ تو اب بہت آگے بڑھ چکا ہے، یہ ملک بنی اصفر (قیصر روم) بھی ان سے ڈرنے لگا ہے۔

باب ۱۶۶۔ حَمْلِ الزَّادِ فِی الغَزْوِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ تَزَوَّدُوْ ا فَاِنَّ خَيْرَ ا لزَّادِ التَّقْوٰى

۱۶۶۔غزوہ میں زاد راہ ساتھ لے جانا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اپنے ساتھ زاد راہ لے جایا کرو، پس بے شک عمدہ ترین زاد راہ تقویٰ ہے۔

(۲۳۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَحَدَّثَتْنِی اَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِ اَبِیْ بَكْرٍ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُّهَا جِرَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهٖ وَلَالِسِقَائِهٖ مَانَرْبِطُهُمَا بِهٖ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ مَااَجِدُ شَيْئًا اَرْبِطُ بِهٖ اِلَّا نِطَاقِی قَالَ فَشُقِّيْهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيْهِ بِوَاحِدٍ السِّقَآءَ وَبِالْاٰخِرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ

۲۳۰۔ہم سے عبداللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، نیز مجھ سے فاطمہ نے بھی حدیث بیان کی اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آپ کے لئے سفر کا ناشتہ تیار کیا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ جب آپ کے ناشتے اور پانی کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بجز میرے کمر بند کے اور کوئی چیز اسے باندھنے کے لئے نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو ٹکڑے کر لو، ایک سے ناشتہ باندھ دینا اور دوسرے سے پانی۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وجہ سے میرا نام ''ذات النطاقین'' (دو کمر بندوں والی) پڑ گیا ہے۔

(۲۳۱)حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ

۲۳۱۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی ان سے عمرو نے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے عہد میں قربانی کا گوشت مدینہ لے جایا کرتے تھے۔

(۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَه' اَنَّه' خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا

۲۳۲۔ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بشیر بن یسار نے خبر دی اور انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ خیبر کے موقعہ پر وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ گئے تھے، جب لشکر مقام صہباء پر پہنچا، جو خیبر کا نشیبی علاقہ ہے

كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ اَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَا فَاَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا

لوگوں نے عصر کی نماز پڑھی، اور نبی کریم ﷺ نے کھانا منگوایا، حضور اکرم ﷺ کے پاس ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی (کھانے کے لئے) اور ہم نے وہی ستو کھایا اور پیا (پانی میں ستو گھول کر اس کے بعد نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے، اور کلی کی، ہم نے بھی کلی کی، اور نماز پڑھی۔ (پہلے ہی وضو سے)۔

(۲۳۳) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ النَّاسِ وَاَمْلَقُوا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَابَقَاؤُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَابَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَاْتُونَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۳۳۔ ہم سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب لوگوں کے پاس زادراہ تقریباً ختم ہو گیا، تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت لینے حاضر ہوئے حضور اکرم ﷺ نے اجازت دے دی، اتنے میں حضرت عمرؓ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس اجازت کی اطلاع انہیں بھی ان لوگوں نے دی، عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا کہ ان اونٹوں کے بعد، پھر تمہارے پاس باقی کیا رہ جائے گا (کیونکہ انہیں پر سوار ہو کر اتنی دور دراز کی مسافت بھی تو طے کرنی تھی) اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! لوگ اگر اپنے اونٹ بھی ذبح کر دیں تو پھر اس کے بعد ان کے پاس باقی کیا رہ جائے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر لوگوں میں اعلان کر دو کہ (اونٹوں کو ذبح کرنے کے بجائے) اپنا بچا کچا زادراہ لے کر آ جائیں۔ (سب لوگوں نے، جو کچھ بھی ان کے پاس کھانے کی چیز باقی بچ گئی تھی، آنحضور ﷺ کے سامنے لا کر رکھ دی) حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اور اس میں برکت ہوئی، پھر سب کو ان کے برتنوں کے ساتھ آپ نے بلایا، سب نے بھر بھر کر اس میں سے لیا (کیونکہ حضور اکرم ﷺ کی دعا کے نتیجے میں بہت زیادہ برکت ہو گئی تھی) اور سب لوگ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

باب۱۶۷۔ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ

۱۶۷۔ زادراہ اپنے کندھوں پر لاد کر لے جانا۔

(۲۳۴) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَاْكُلُ فِيْ

۲۳۴۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں وہب بن کیسان نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم (ایک مہم پر) نکلے، ہماری تعداد تین سو تھی ہم اپنی زادراہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے آخر ہمارا توشہ جب

كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَااَبَاعَبْدِاللّٰهِ وَاَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْ نَاهَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا حُوْتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَااَحْبَبْنَا

(تقریباً) ختم ہوگیا تو ایک شخص کو روزانہ صرف ایک کھجور کھانے کو ملتی تھی۔ ایک شاگرد نے پوچھا، یااباعبداللہ! (جابر رضی اللہ عنہ) ایک، کھجور سے بھلا ایک آدمی کا کیا بنتا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب ایک کھجور بھی باقی نہیں رہی تھی، اس کے بعد ہم دریا پر آئے تو ایک مچھلی ملی جسے دریا نے باہر پھینک دیا تھا اور ہم اٹھارہ دن تک خوب جی بھر کر کھاتے رہے۔

باب۱۶۸. اِرْدَافُ الْمَرْاَةِ خَلْفَ اَخِيْهَا

۱۶۸۔سواری پر کوئی خاتون اپنے بھائی کے پیچھے بیٹھتی ہیں۔

(۲۳۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ اَصْحَابُكَ بِاَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَلَمْ اَزِدْ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا اِذْهَبِىْ وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَاَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ اَنْ يُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَانْتَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ حَتّٰى جَاءَ تْ

۲۳۵۔ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ کے اصحاب حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس جا رہے ہیں اور میں صرف حج کر پائی ہوں، اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ (عمرہ کر کے آؤ) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی) تمہیں اپنی سواری کے پیچھے بٹھالیں گے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تنعیم سے (احرام باندھ کر) عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ کرالائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عرصہ میں مکہ کے بالائی علاقہ پر ان کا انتظار کیا، یہاں تک کہ وہ آگئیں۔

(۲۳۶) حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُرْدِفَ عَائِشَةَ وَاُعْمِرَهَامِنَ التَّنْعِيْمِ

۲۳۶۔مجھ سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عمرو بن اوس نے اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم نے حکم دیا تھا کہ اپنی سواری پر پیچھے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بٹھا کر لے جاؤں اور تنعیم سے (احرام باندھ کر) انہیں عمرہ کرالاؤں۔

باب۱۶۹. اَلْاِرْتِدَافِ فِى الْغَزْوِ وَالْحَجِّ

۱۶۹۔غزوہ اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا۔

(۲۳۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِىْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا اَلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۲۳۷۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تمام صحابہ حج اور عمرہ دونوں ہی کے لئے ایک ساتھ لبیک کہہ رہے تھے۔

باب۱۷۰. الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ

۱۷۰۔گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھنا۔

(۲۳۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوصَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ علی اکَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَاءَهٗ

۲۳۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوصفوان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، اوران سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اوران سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے، اس کی زین پر ایک چادر بچھی ہوئی تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔

(۲۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُوْنُسُ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَمَعَهٗ عُثْمٰنُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ فِى الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِىَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيْهَا نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَاَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَآءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَلَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ

۲۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہ ان سے یونس نے بیان کیا انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ مکہ کے بالائی علاقہ سے اپنی سواری پر تشریف لائے اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا تھا اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ (آپ ﷺ کے مؤذن) بھی تھے اور آپ کے ساتھ عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے عثمان بن طلحہؓ ہی کعبہ کے حاجب تھے، حضور اکرم ﷺ نے مسجد الحرام کے قریب اپنی سواری بٹھا دی، اوران سے کہا کہ بیت اللہ الحرام کی کنجی لائیں۔ انہوں نے دروازہ کھول دیا اور رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہو گئے، آپ کے ساتھ اسامہ بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر آ گئے، اندر آپ کافی دیر تک رہے اور جب باہر تشریف لائے تو صحابہ نے (اندر جانے کے لئے) ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی، سب سے پہلے اندر داخل ہونے والے عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے پر کھڑا پایا اور ان سے پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا، جہاں حضور اکرم ﷺ نے نماز پڑھی تھی، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

باب ١٧١ . مَنْ اَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهٖ

۱۷۱۔ جس نے رکاب یا اسی جیسی کوئی چیز پکڑی۔

(۲۴۰) حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْيَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ

۲۴۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہے، ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، پھر اگر دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے، کسی کو سواری کے معاملے میں اگر مدد پہنچاتا ہے، اس طرح کہ اس پر اسے سوار کرا دیتا ہے یا اس کا سامان اس پر رکھ دیتا ہے، تو یہ بھی صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا

صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ

ہے صدقہ ہے اور اگر کوئی راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

باب ۱۷۲. السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهٗ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فِيْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ الْقُرْآنَ

۱۷۲۔ دشمن کے ملک میں قرآن مجید لے کر سفر کرنا محمد بن بشر اس طرح روایت کرتے ہیں، وہ عبید اللہ سے روایت کرتے تھے، وہ نافع سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔ خود نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن (کفار) کے علاقے میں سفر کرتے تھے، حالانکہ یہ سب حضرات قرآن مجید کے عالم تھے۔

(۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ

۲۴۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے علاقے (دار الکفر) میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع کیا تھا۔ ❶

باب ۱۷۳. التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الْحَرْبِ

۱۷۳۔ جنگ کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

(۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِيْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَلَجَاُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ وَاَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا تَابَعَهٗ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

۲۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ خیبر میں تھے اتنے میں وہاں کے باشندے (یہودی) پھاوڑے اپنی گردنوں پر لئے ہوئے نکلے، جب حضور اکرم ﷺ کو (یعنی آپ کے لشکر کو) دیکھا تو چلا اٹھے کہ یہ محمد لشکر کے ساتھ (آ گئے) محمد ﷺ لشکر کے ساتھ محمد ﷺ لشکر کے ساتھ۔ چنانچہ سب قلعہ میں پناہ گیر ہو گئے اس وقت نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا، اللہ کی ذات سب سے اعلیٰ و ارفع ہے، خیبر تو تباہ ہوا کہ جب کسی قوم کے میدان میں ہم اتر آتے ہیں تو ڈرائے ہوئے (خدا کے عذاب سے) لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے گدھے ذبح کر کے انہیں پکانا شروع کر دیا تھا کہ نبی کریم ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ "اللہ اور اس کے رسول تمہیں گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں۔" چنانچہ ہانڈیوں میں جو کچھ تھا، سب الٹ دیا گیا، اس روایت کی متابعت علی نے سفیان کے واسطہ سے کی ہے کہ

❶ دشمن کے علاقوں میں قرآن مجید لے کر جانے سے اس لئے ممانعت آئی ہے، تا کہ اس کی بے حرمتی نہ ہو، کیونکہ جنگ وغیرہ کے مواقع پر ممکن ہے قرآن مجید ان کے ہاتھ لگ جائے اور اس کی وہ توہین کریں۔ ظاہر ہے کہ اس کے سوا اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے تھے۔

ب ۱۷۴ . مَايُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسٰى
شْعَرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
هُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا
بَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
هِ وَسَلَّمَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ
كُمْ لَاتَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّهُ مَعَكُمْ اِنَّهُ
يعٌ قَرِيبٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالٰى جَدُّهُ

۱۷۴۔ اللہ اکبر کہنے کے لئے آواز کو بلند کرنے کی کراہت۔ ❶

۲۴۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابوعثان نے، ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور جب بھی کسی وادی میں اترتے تو لاالہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہوجاتی۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو، وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے، بے شک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے، مبارک ہے اس کا نام اور بڑی ہے اس کی عظمت۔

ب ۱۷۵ . التَّسْبِيحِ اِذَا هَبَطَ وَادِيًا

۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي
عْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا

۱۷۵۔ کسی وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

۲۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

ب ۱۷۶ . التَّكْبِيرِ اِذَا عَلَا شَرَفًا

۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي
يٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ
يَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا
وَّبْنَا سَبَّحْنَا

۱۷۶۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔

۲۴۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے حصین نے، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ
اللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ
عُمْرَةِ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ الْغَزْوَ يَقُولُ كُلَّمَا
عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْفَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

۲۴۶۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے صالح ابن کیسان نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ حج یا عمرہ سے واپس ہوتے، جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے غزوے کا بھی ذکر کیا تھا، تو جب بھی آپ کسی بلندی پر چڑھتے یا (نشیب سے) چٹیل میدان میں آتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا۔ ہے اور تمام

---

❶ صوصاً جب جہاد، جنگ کا موقعہ بھی نہ ہو، اس عنوان کے تحت جو حدیث ہے اس میں بصراحت اس کی مخالفت بھی نہیں ہے، البتہ ایک مناسب طریقہ کی نشان ی گئی ہے، یعنی جب خدا حاضر اور ناظر ہے تو اسے پکارنے میں چیخنے اور چلانے کے کیا معنی! وقار اور آہستگی کے ساتھ اسے پکاریئے۔ اور اس سے دعا کیجئے۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَمْ يَقُلْ عَبْدُاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَا

تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے، ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز اور اس کی حمد پڑھتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا (کفار کی) تمام جماعتوں کو شکست دی (غزوۂ خندق کے موقعہ پر) صالح نے بیان کیا کہ میں۔نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا، کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انشاء اللہ نہیں کہا تھا تو انہوں نے بتایا کہ نہیں۔

باب۱۷۷. يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَاكَانَ يَعْمَلُ فِي الْاِقَامَةِ

۱۷۷۔(سفر کی حالت میں) مسافر کی وہ سب عبادتیں لکھی جاتی ہیں، جو اقامت کے وقت کیا کرتا تھا۔

(۲۴۷) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْاِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَابُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبُرْدَةَ سَمِعْتُ اَبَامُوْسٰى مِرَارًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْسَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَاكَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا

۲۴۷۔ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، ان سے عوام نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابواسماعیل سکسکی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوبردہ سے سنا وہ اور یزید بن ابی کبشہ ایک سفر میں ساتھ تھے اور یزید سفر کی حالت میں بھی روزے رکھا کرتے تھے، ابوبردہ نے کہا کہ میں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کئی بار سنا، وہ کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو وہ تمام عبادات لکھی جاتی ہیں جنہیں اقامت وصحت کے وقت وہ کیا کرتا تھا۔ ❶

باب۱۷۸. السَّيْرِ وَحْدَهٗ

۱۷۸۔تنہا سفر۔

(۲۴۸) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ

۲۴۸۔ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مہم پر جانے کے لئے) خندق کے غزوہ کے موقعہ پر صحابہ کو پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے اپنی خدمات پیش کیں پھر آپ نے صحابہ کو پکارا اور اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے کو پیش کیا، آپ نے پھر پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے ہی اپنے کو پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے آخر فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں، سفیان نے کہا کہ حواری کے معنی معاون کے ہیں۔

(۲۴۹) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۴۹۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ان سے عاصم بن محمد نے

❶ یعنی سفر بھی ایک عذر ہے اور بیماری بھی۔ دونوں صورتوں میں آدمی بڑی حد تک مجبور ہو جاتا ہے۔اس لئے شریعت نے اس کا لحاظ کیا ہے۔ اور ان دونوں مجبوریوں پر رعایات دی ہیں۔ بہت سی دوسری رعایتوں کے ساتھ ایک سب سے بڑی خوش خبری یہ ہے کہ جن عبادات کا مسافر یا مریض عادی تھا اور سفر یا مرض کی وجہ سے انہیں چھوڑنے پر مجبور ہوا تو اللہ تعالیٰ چھوڑنے کے باوجود اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھتا رہتا ہے۔

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْیَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَرَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَحْدَه'

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جتنا میں جانتا ہوں اگر دوسروں کو بھی (تنہا سفر کرنے کی مضرتوں کا) اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار بھی رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

(۲۵۰) حَدَّثَنَا اَبُونُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَاسَارَ رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَّحْدَه'

۲۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد نے زید بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جتنا میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو بھی تنہا سفر کے متعلق اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

باب ۱۷۹. اَلسُّرْعَةِ فِی السَّیْرِ قَالَ اَبُوحُمَیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّی مُتَعَجِّلٌ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّتَعَجَّلَ مَعِی فَلْیُعَجِّلْ

۱۷۹۔ سفر میں تیز چلنا، ابوحمید نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''میں مدینہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں اس لئے اگر کوئی شخص میرے ساتھ تیز چلنا چاہے تو چلے۔''

(۲۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ ابْنُ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کَانَ یَحْیٰی یَقُوْلُ وَ اَنَا اَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّی عَنْ مَسِیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی حَجَّةِ الْوِدَاعِ قَالَ فَکَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَ النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ

۲۵۱۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی انہوں نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے حجۃ الوداع کے سفر کی رفتار کے متعلق پوچھا گیا (امام بخاریؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن المثنیٰ نے کہا) یحیٰی (القطان راوی حدیث) بیان کرتے ہیں (ہشام کے والد، عروہ بن زبیر کے واسطہ سے کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ سوال کیا گیا تھا۔) تو میں سن رہا تھا (یحیٰی نے کہا کہ) پھر یہ لفظ (یعنی سن رہا تھا) بیان کرنے سے رہ گیا (اور بعد میں جب یاد آیا تو پھر اس کا بھی ذکر کیا) تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اوسط چال چلتے تھے، لیکن جب کوئی کشادہ جگہ آتی تو آپ ﷺ اپنی رفتار تیز کر دیتے تھے؟ تیز رفتاری کے لئے لفظ) نص، اوسط چال (عنق) سے تیز چلنے کے لئے آتا ہے۔

(۲۵۲) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَیْدٌ هُوَ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِیْقِ مَکَّةَ فَبَلَغَه عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ یَجْمَعُ بَیْنَهُمَا وَقَالَ اِنِّی رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی جو اسلم کے صاحبزادے تھے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا، اتنے میں صفیہ بنت عبید رضی اللہ عنہا (آپ کی بیوی) کے متعلق شدید کرب و بے چینی کی اطلاع ملی (مریضہ تھیں) چنانچہ آپ نے تیز چلنا شروع کر دیا اور جب (سورج غروب ہونے کے بعد) شفق کے غروب ہونے کا وقت قریب ہوا تو آپ اترے اور مغرب

إِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

اور عشاء کی نماز پڑھی، دونوں نمازیں آپ نے ایک ساتھ پڑھی تھیں، پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ تیزی کے ساتھ سفر طے کرنا چاہتے تو مغرب تاخیر کے ساتھ پڑھتے اور دونوں (عشاء و مغرب) ایک ساتھ ادا کرتے۔

(۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ

۲۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوبکر کے مولیٰ سمی نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سفر بھی ایک عذاب سے کم نہیں، آدمی کی نیند، کھانے، پینے، سب میں خلل انداز ہوتا ہے، اس لئے جب مسافر اپنی ضروریات پوری کر لے تو اسے گھر جلدی واپس آ جانا چاہئے۔

باب ۱۸۰. إِذَا حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ

۱۸۰۔ ایک گھوڑا کسی کو سواری کے لئے دے دیا، پھر دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے۔

(۲۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ان عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَه يُبَاعُ فَأَرَادَ ان يَّبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاتَبْتَعْهُ وَلَاتَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ

۲۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا، اللہ کے راستے میں سواری کے لئے دے دیا تھا، پھر آپ نے دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے، آپ نے چاہا کہ اسے خرید لیں، لیکن جب رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب تم اسے نہ خریدو، اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

(۲۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَابْتَاعَه أَوْفَاضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَه فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَه وَظَنَنْتُ أَنَّه بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَانْ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ

۲۵۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں، میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا، جس کو دیا تھا، وہ اس کو بیچنے لگا، یا (آپ نے یہ فرمایا تھا) کہ اس نے اسے بالکل برباد کر دیا، اس لئے ...... میرا ارادہ ہوا کہ میں اسے خرید لوں، مجھے یہ خیال تھا کہ وہ شخص سستے داموں پر اسے بیچ دے گا، میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے جب پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ گھوڑا تجھے ایک درہم میں مل جائے تو پھر بھی نہ خریدنا، کیونکہ اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے ہی چاٹ جاتا ہے۔ (اس حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے۔

باب ۱۸۱. اَلْجِهَادُ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ

۱۸۱۔ جہاد میں شرکت، والدین کی اجازت کے بعد۔

۲۵۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ سمِعْتُ اَبَاالْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَايُتَّهَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ ال سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُولُ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ ال فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ

۲۵۶۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابوالعباس، شاعر سے سنا۔ ابوالعباس (شاعر ہونے کے ساتھ) روایت حدیث میں بھی ثقہ اور قابل اعتماد تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، آپ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر انہیں کوخوش رکھنے کی کوشش کرو۔

ب۱۸۲. مَاقِيْلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهٖ فِيْ عْنَاقِ الْاِبِلِ

۱۸۲۔اونٹوں کی گردن میں گھنٹی وغیرہ سے متعلق روایت۔

۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ نْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ ابَشِيْرٍ ناالْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ ع رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ سْفَارِهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِيْ بِيْتِهِمْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْلًا اَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ

۲۵۷۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکر نے، انہیں عباد بن تمیم نے اور انہیں ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، عبداللہ (بن ابی بکر بن حزم، راوی حدیث) نے کہا کہ میرا خیال ہے، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک قاصد بھیجا، یہ اعلان کرنے کے لئے کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا قلادہ ہو یا کسی قسم کا بھی قلادہ ہو، وہ اسے کاٹ دے۔

ب۱۸۳. مَنِ اكْتُتِبَ فِيْ جَيْشٍ فَخَرَجَتْ اِمْرَاَتُهٗ اجَّةً اَوْكَانَ لَهٗ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهٗ

۱۸۳۔کسی نے فوج میں اپنا نام لکھوالیا، پھر اس کی بیوی حج کے لئے جانے لگی، یا اور کوئی عذر پیش آ گیا تو کیا اسے (اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لئے جانے کی) اجازت دے دی جائے گی؟

۲۵۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مْرٍو عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ هُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَلَاتُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا حْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ زْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً قَالَ هَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِکَ

۲۵۸۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابومعبد اور ان سے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی مرد، کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے، جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوا دیا تھا، اور ادھر میری بیوی حج کے لئے جارہی ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم بھی جاؤ اور اپنی بیوی کو حج کرالاؤ۔

باب ۱۸۴ . الْجَاسُوْسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَاتَتَّخِذُوْا عَدُوِّی وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ. التَّجَسُّسُ: التَّبَحُّثُ

(۲۵۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰی بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَامَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْلَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَ كَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذَا فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادً وَلَارِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَالْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَاَيُّ اِسْنَادٍ هٰذَا

۱۸۴۔ ''جاسوس'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ'' تجسس کے معنی تلاش وتفتیش کے ہیں۔

۲۵۹۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، سفیان نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دومرتبہ سنی تھی، انہوں نے بیان کیا تھا، کہ مجھے محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن ابی رافع نے خبردی، کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر اور مقداد بن اسود (رضی اللہ عنہم) کو ایک مہم پر بھیجا آپ نے فرمایا تھا کہ جب تم لوگ روضہ خاخ (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام کا نام) پر پہنچ جاؤ تو وہاں ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت تمہیں ملے گی اور اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا، ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں منزل بہ منزل تیزی کے ساتھ لئے جارہے تھے اور آخر ہم روضۂ خاک پر پہنچ گئے اور وہاں واقعی ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت موجود تھی (جو مدینہ سے مکہ خط لے کر جارہی تھی) ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو، اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں، لیکن جب ہم نے اسے دھمکی دی کہ اگر تم نے خط نہ نکالا تو تمہارے کپڑے ہم خود اتار دیں گے (تلاشی کے لئے) اس پر اس نے خط اپنی گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے نکال دیا اور ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اس کا مضمون یہ تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند اشخاص کی طرف، اس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعض راز کی اطلاع دی تھی، حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، اے حاطب! یہ کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ میرے بارے میں عجلت سے کام نہ لیجئے، میری حیثیت (مکہ میں) یہ تھی کہ قریش کے ساتھ میں نے بودو باش اختیار کر لی تھی ان سے رشتہ ناتا میرا کچھ بھی نہ تھا آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں، ان کی تو قرابتیں مکہ میں ہیں اور مکہ والے اسی وجہ سے (مہاجرین کے اس وقت مکہ میں موجود) عزیزوں کی اور ان کے اموال کی حفاظت وحمایت کریں گے، چونکہ مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے، میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس سے متاثر ہوکر وہ میرے بھی عزیزوں، اور ان کے اموال کی حفاظت وحمایت کریں گے۔ میں نے یہ

فعل کفر یا ارتداد کی وجہ سے ہرگز نہیں کیا تھا اور نہ اسلام کے بعد کفر سے خوش ہو کر، رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا کہ انہوں نے صحیح صحیح بات بتا دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، میں اس منافق کا گلا کاٹ دوں۔ حضور اکرم نے فرمایا، یہ بدر کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ) لڑے ہیں اور تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ بدر کے مجاہدین کے احوال (موت تک کے) پہلے ہی سے جانتا تھا اور وہ خود ہی فرما چکا ہے کہ "تم جو چاہو کرو، میں تمہیں معاف کر چکا ہوں" سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ حدیث کی یہ سند بھی کتنی عمدہ ہے۔

باب ۱۸۵ . اَلْكِسْوَةِ لِلْاُسَارٰى

۱۸۵۔ قیدیوں کے لئے لباس۔

(۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اُتِيَ بِاُسَارٰى وَاُتِيَ بِالعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ قَمِيْصًا فَوَجَدُوْا قَمِيْصَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اُبَيّ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهُ الَّذِىْ اَلْبَسَه' قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يُكَافِئَهٗ

۲۶۰۔ ہم سے محمد ابن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر قیدی (مشرکین کے) لائے گئے تھے، جن میں عباس (رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان کے بدن پر کپڑا نہیں تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے قمیص تلاش کروائی (چونکہ لمبے قد کے تھے) اس لئے عبداللہ بن ابی (منافق) کی قمیص ہی آپ کے بدن پر آسکی اور آنحضور نے انہیں وہ قمیص پہنا دی۔ نبی کریم ﷺ نے (عبداللہ کی موت کے بعد) اسی وجہ سے اپنی قمیص اتار کر اسے پہنائی تھی، ابن عیینہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر جو اس کا احسان تھا، حضور اکرم ﷺ نے چاہا کہ اسے چکا دیں۔

باب ۱۸۶ . فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ رَجُلٌ

۱۸۶۔ اس شخص کی فضیلت جس کے ذریعہ کوئی شخص اسلام لایا ہو۔

(۲۶۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَهْلٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَالَهٗ فَبَرَءَ كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ اُنْفُذْ

۲۶۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ، انہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا، کل میں ایسے شخص کے ہاتھ اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں، رات بھر سب کے ذہن میں یہی بات چکر کرتی رہی کہ دیکھئے کسے علم ملتا ہے! اور جب صبح ہوئی تو ہر فرد پر امید تھا لیکن آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا ہے، آنحضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں

عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَا حَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلاً خَيْرٌ لَکَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَکَ حُمْرُالنَّعَمِ

لگادیا اور اس سے انہیں صحت ہوگئی کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہی، اور پھر آپ نے انہیں کو علم عطا فرمایا، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہوجائیں، آنحضور نے انہیں ہدایت دی کہ یوں ہی چلے جاؤ، جب ان کے میدان میں اتر لو انہیں اسلام کی دعوت دو، اور انہیں بتاؤ کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ان پر کیا امور واجب ہیں، خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص بھی مسلمان ہوجائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

باب۱۸۷. الأُسَارٰی فِی السَّلَاسِلِ

۱۸۷۔قیدی زنجیروں میں۔

(۲۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ

۲۶۲۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسے لوگوں پر اللہ کو تعجب ہوگا، جو جنت میں داخل ہوں گے (حالانکہ دنیا میں اپنے کفر کی وجہ سے) وہ بیڑیوں میں تھے (لیکن بعد میں اسلام لائے اور اسی لئے جنت میں داخل ہوئے۔)

باب۱۸۸. فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اهلِ الْکِتَابَيْنِ

۱۸۸۔اہل کتاب کے کسی فرد کے اسلام لانے کی فضیلت۔

(۲۶۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ اَبُوْحَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِی اَبُوْبُرْدَةَ اَنَّه' سَمِعَ اَبَاه عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّ تَيْنِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهٗ الْاَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ اَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَه' اَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْ كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ اٰمَنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَه' اَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِیْ يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ وَ يَنْصَحُ لِسَيِّدِه ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِیُّ وَاَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَیْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِیْ اَهْوَنَ مِنْهَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ

۲۶۳۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن حی ابوحسن نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ابوبردہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تین طرح کے اشخاص ایسے ہیں جنہیں دوہرا اجر ملتا ہے، وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور تعلیم دینے میں اچھا طرز عمل اختیار کرے، اسے ادب سکھائے اور اس میں اچھے طرز عمل کا مظاہرہ کرے، پھر اسے آزاد کرکے اس سے شادی کرلے تو اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔ وہ مؤمن جو اہل کتاب میں سے ہو کہ پہلے ہی ایمان لائے ہوئے تھے (اپنے نبی پر) اور پھر نبی کریم ﷺ پر ایمان لایا تو اسے بھی دوہرا اجر ملے گا، اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بھی ادائیگی کرتا ہے، اور اپنے آقا کے ساتھ بھی، خیر خواہانہ جذبہ رکھتا ہے، اس کے بعد شعبی (راوی حدیث) نے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ حدیث بلا کسی محنت ومشقت کے دے دی، ایک زمانہ وہ بھی تھا جب اس سے کم حدیث

کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

باب ۱۸۹. اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا: لَيْلًا لَيُبَيِّتَنَّهٗ: لَيْلًا يُبَيِّتُ: لَيْلًا

۱۸۹۔ دارالحرب پر رات کے وقت حملہ ہوا اور بچے اور عورتیں بھی (غیر ارادی طور پر) زخمی ہوگئیں۔ ❶ (قرآن مجید کی آیت میں) بیاتاً سے مراد رات کا وقت ہے (دوسری آیت میں لبیتنہ، (سے بھی) رات کے وقت (اچانک حملہ کرنا مراد ہے) (تیسری آیت) میں بیت سے مراد بھی رات کا وقت ہی ہے۔

(۲۶۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بن جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْبِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَاحِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ

۲۶۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس گزرے تو آپ سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شب خون مارا جائے گا کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنا درست ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں اور میں نے آنحضور ﷺ سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا اور کسی کی حمی نہیں ہے (جس کی حمایت وحفاظت ضروری ہو) (سابقہ سند کے ساتھ) زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے عبیداللہ سے سنا، بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان سے صعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، اور صرف ذراری (بچوں) کا ذکر کیا (سفیان نے بیان کیا کہ) عمرو ہم سے حدیث بیان کرتے تھے ان سے ابن شہاب، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے (سفیان نے بیان کیا کہ پھر) ہم نے خود زہری (ابن شہاب) سے سنی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور انہیں صعب رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرم ﷺ نے

❶ اسلام کا حکم یہ ہے کہ لڑائی میں عورتوں بچوں یا بوڑھوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر رات کے وقت مسلمان ان پر حملہ آور ہوئے تو ظاہر ہے کہ اندھیرے میں، خصوصاً جب کہ دشمن اپنے گھروں میں غافل سورہا ہوگا، عورتوں بچوں کی تمیز مشکل ہوجائے گی اب اگر یہ قتل ہوجاتے ہیں تو یہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، شریعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ قصداً اور ارادہ کر کے عورتوں بچوں یا لڑائی وغیرہ سے عاجز بوڑھوں کو لڑائی میں کوئی تکلیف نہ پہنچانی چاہئے اور نہ انہیں قتل کرنا چاہئے، لیکن اگر حالات کی مجبوری ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ نیت اور دلی ارادہ اس کا ضرور ہونا چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے (حالات کے پیش نظر) عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ یعنی ممنوع صرف قصداً اور ارادۃً انہیں قتل کرنا ہے۔ اس کی بہت ہی واضح نظیر یہ ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اگر دارالحرب کے کفار نے اپنے یہاں کے مسلمانوں کو آگے کردیا، تو ظاہر ہے کہ ایسے موقعہ پر اسلامی فوج پسپائی نہیں اختیار کرسکتی، بلکہ اس کا سب سے پہلا نشانہ کفار کی طرف سے آتے ہوئے وہی مسلمان ہوں گے، خواہ انہیں مجبور کر کے ہی کیوں نہ لایا گیا ہو کیونکہ عین مورچے سے پیچھے ہوجانا خود اسلامی سلطنت کے لئے مضر ہے، اب اہون البلیتین کو اختیار کرنا پڑے گا، یہی حال کفار کی عورتوں اور بچوں کے قتل کا بھی ہے۔

فرمایا (مشرکین کی عورتوں اور بچوں کے متعلق کہ) وہ بھی انہیں میں سے ہیں (ہم منہم)۔ (زہری کے واسطہ سے) جس طرح عمرو نے بیان کیا تھا کہ وہ بھی انہیں کے باپ دادوں کی نسل سے ہیں (ہم من ابائہم) زہری نے (خود ہم سے) ان الفاظ کے ساتھ نہیں بیان کیا (اگر چہ مفہوم میں کوئی فرق نہیں تھا۔)

باب ۱۹۰ . قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

(۲۶۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَه' اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

۱۹۰۔ جنگ میں بچوں کا قتل۔

۲۶۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے ایک غزوہ (غزوہ فتح) میں ایک مقتول عورت پائی گئی، تو آنحضور ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔

باب ۱۹۱ . قَتْلِ النِّسَآءِ فِي الْحَرْبِ

(۲۶۶) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَقْتُوْلَةً فِي بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

۱۹۱۔ جنگ میں عورتوں کا قتل۔

۲۶۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا عبیداللہ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے، کہ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے کسی غزوے میں مقتول پائی گئی تو نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا (تو انہوں نے اس کا اقرار کیا۔)

باب ۱۹۲ . لَايُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ

(۲۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّيْ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَايُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا

۱۹۲۔ اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب کی سزا کسی کو نہ دی جائے،

۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے بکیر نے، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت کی کہ اگر تمہیں فلاں اور فلاں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا، پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو جلا دینا، لیکن آگ ایک ایسی چیز ہے، جس کی سزا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے، اس لئے اگر وہ تمہیں ملیں تو انہیں قتل کر دینا۔

(۲۶۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ

۲۶۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو (جو عبداللہ بن سبا کی متبع تھی اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اپنا

لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰہِ وَلَقَتَلْتُھُمْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ

رب کہتی تھی) جلا دیا تھا۔ جب یہ اطلاع ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو کبھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو، البتہ انہیں قتل ضرور کرتا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص اپنا دین تبدیل کرے (اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے) اسے قتل کر دو۔

باب۱۹۳. فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُوَ اِمَّا فِدَاءً فِیْہِ حَدِیْثُ ثُمَامَۃَ وَقَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ مَاکَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی اَلْاٰیَۃِ

۱۹۳۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد قیدیوں کے بارے میں) اس کے بعد، یا ان پر احسان کر کے یا فدیہ لے کر (چھوڑ دو) اس سلسلے میں ثمامہ (رضی اللہ عنہ) سے متعلق حدیث ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''نبی کے لئے مناسب نہیں تھا کہ اس کے پاس قیدی ہوں'' آخر آیت تک۔

باب۱۹۴. ھَلْ لِلْاَسِیْرِ اَنْ یَّقْتُلَ وَیَخْدَعَ الَّذِیْنَ اَسَرُوْہُ حَتّٰی یَنْجُوَ مِنَ الْکَفَرَۃِ فِیْہِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۹۴۔ کیا مسلمان قیدی، کفار سے نجات حاصل کرنے کے لئے قتل کر سکتا ہے اور انہیں دھوکا دے سکتا ہے اس سلسلے میں مسور رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب۱۹۵. اِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِکُ الْمُسْلِمَ ھَلْ یُحَرَّقُ

۱۹۵۔ کیا اگر کوئی مشرک، کسی مسلمان کو جلا دے، تو اسے جلایا جا سکتا ہے؟

(۲۶۹) حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَھْطًا مِنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃً قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اِبْغِنَارِسْلًا قَالَ مَا اَجِدُلَکُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِھَا وَاَلْبَانِھَا حَتّٰی صَحُّوْا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِیَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ فَاَتَی الصَّرِیْخُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّھَارُ حَتّٰی اُتِیَ بِھِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِمَسَامِیْرَ فَاُحْمِیَتْ فَکَحَلَھُمْ بِھَا وَطَرَحَھُمْ بِالْحَرَّۃِ یَسْتَسْقُوْنَ فَمَا یُسْقَوْنَ حَتّٰی مَاتُوْا قَالَ اَبُوْقِلَابَۃَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِی الْاَرْضِ فَسَادًا

۲۶۹۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد کی جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لئے (اونٹ کے) دودھ کا انتظام کر دیجئے (تاکہ اس کے پینے سے صحت ٹھیک ہو جائے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں کچھ اونٹ دیتا ہوں، انہیں لے جاؤ (چرانے کے لئے) اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو، تاکہ تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے اور تم تندرست ہو جاؤ (وہ لوگ اونٹ چرانے کے لئے لے گئے لیکن بدعہدی کی) چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر بھاگ نکلے اور اسلام لانے کے بعد کفر کیا ایک شخص نے اس کی اطلاع آنحضور ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے ان کی تلاش کے لئے آدمی بھیجے۔ دوپہر سے بھی پہلے وہ پکڑ لائے گئے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، پھر آپ ﷺ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں سلائی گرم کر کے پھیر دی گئی اور حرہ (مدینہ کی پتھریلی زمین) میں انہیں ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے لیکن نہیں دیا گیا، یہاں تک کہ سب مر گئے (ایسا ہی انہوں نے ان اونٹوں...

چرانے والے کے ساتھ کیا تھا، جس کا انہیں بدلہ دیا گیا) ابوقلابہ نے کہا کہ انہوں نے قتل کیا تھا، چوری کی تھی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کی تھی اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ❶

باب۱۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ اللَّهَ

۱۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو کاٹ لیا تھا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کے سارے گھروندے جلا دیئے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اگر تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو کیا تم ایک ایسی امت کو جلا کر خاک کر دو گے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

باب۱۹۷۔ حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّخِيلِ

۱۹۷۔ گھروں اور باغوں کو جلانا۔

(۲۷۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

۲۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ذوالخلصہ کو (برباد کر کے) مجھے خوش کیوں نہیں کر دیتے۔ یہ ذوالخلصہ قبیلہ خثعم کا ایک بتکدہ تھا، اسے کعبۃ الیمانیۃ کہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا، یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑ سوار تھے لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا، آنحضور ﷺ نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا میں نے انگشتہائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا، پھر فرمایا اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات عطا فرمائیے اور دوسرے کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنائیے، اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور ذوالخلصہ کی عمارت کو گرا کر اس میں آگ لگا دی، پھر رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع بھجوائی جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا اس

---

❶ یہ حدیث اس سے پہلے گذر چکی ہے اور نوٹ بھی، ان لوگوں نے ایک ساتھ کئی سنگین جرم کا ارتکاب کیا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور اکرم ﷺ کے چرواہے کا مثلہ بنایا تھا، اس لئے انہیں بھی اسی طرح کی سزا دی گئی، لیکن بعد میں اس سے ممانعت کر دی گئی کہ خواہ کچھ بھی ہو، اس طرح کی سزائیں نہ دی جائیں۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے پانی مانگا، لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا، امت کا اس پر اجماع ہے کہ جسے پھانسی یا قتل کی سزا دی جا رہی ہو، وہ اگر پانی مانگے تو اسے پانی پلانا چاہیے۔ بات یہی صحیح ہے کہ اس حدیث کے احکام سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہو گئے تھے۔

ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک ہم نے ذوالخلصہ کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنادیا (انہوں نے کہا) خارش زدہ اونٹ کی طرح (مراد ویرانی سے ہے، بیان کیا کہ یہ سن کر آپ ﷺ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور قبیلہ کے تمام لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

۲.۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ
سٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
هُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ
ي النَّضِيْرِ

۲۷۱۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (یہود! بنونضیر کے کھجور کے باغات جلوا دیئے تھے۔

ب ۱۹۸ . قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ

۱۹۸۔سوئے ہوئے مشرک کا قتل۔

۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ
كَرِيَّاءَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ
حَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
ثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ
نْصَارِ اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ لِيَقْتُلُوْهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ
خَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَ خَلْتُ فِيْ مَرْبِطِ دَوَابَّ
مْ قَالَ وَاَغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ اِنَّهُمْ فَقَدُوْا
مَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوْا يَطْلُبُوْنَهٗ فَخَرَجْتُ فِيْمَنْ
رَجَ اُرِيْهِمْ اَنِّيْ اَطْلُبُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ
خَلُوْا وَدَخَلْتُ وَاَغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا
ضَعُوا الْمَفَاتِيْحَ فِيْ كَوَّةٍ حَيْثُ اَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوْا
ذْتُ الْمَفَاتِيْحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ
يْهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ فَاَجَابَنِيْ فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ
ضَرَبْتُهٗ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ
نِّيْ مُغِيْثٌ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِيْ فَقَالَ
لَكَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَانُكَ قَالَ لَا اَدْرِيْ
دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِيْ قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِيْ فِيْ
نِهٖ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ
رَجْتُ وَاَنَا دَهِشٌ فَاَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِاَنْزِلَ مِنْهُ

۲۷۲۔ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے چند افراد کو ابورافع (یہودی) کو قتل کے لئے بھیجا۔ ان میں سے ایک صاحب (عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ) آگے بڑھے اور اس کے قلعہ کے اندر داخل ہوگئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اندر جانے کے بعد، میں اس گھر میں گھس گیا جہاں ان کے جانور بندھا کرتے تھے۔ بیان کیا کہ انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا، لیکن اتفاق کہ ان کا ایک گدھا، ان مویشیوں میں سے گم تھا، اس لئے وہ اسے تلاش کرنے کے لئے باہر نکلے (اس خیال سے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں نکلنے والوں کے ساتھ میں بھی باہر آگیا، میں ان پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ میں بھی تلاش کرنے والوں میں شامل ہوں آخر گدھا انہیں مل گیا اور پھر وہ اندر آگئے، میں بھی ان کے ساتھ اندر آگیا اور انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا، وقت رات کا تھا۔ کنجیوں کا گچھا انہوں نے ایک ایسے طاق میں رکھا جسے میں دیکھ رہا تھا جب سب سوگئے تو میں نے کنجیوں کا گچھا اٹھایا اور دروازہ کھول کر ابورافع کے پاس پہنچا، میں نے آواز دی، ابورافع! اس نے جواب دیا اور میں اس کی آواز کی طرف بڑھا اور اس پر وار کر بیٹھا اور وہ چیخنے لگا تو میں باہر چلا آیا، اس کے پاس سے واپس آکر میں پھر اس کے کمرہ میں داخل ہوا، گویا میں اس کی مدد کو پہنچا تھا میں نے

فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِیْ فَخَرَجْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَقُلْتُ مَااَنَا بِبَارِحٍ حَتّٰی اَسْمَعَ النَّاعِیَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰی سَمِعْتُ نَعَایَا اَبِیْ رَافِعٍ تَاجِرِ اَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِیْ قَلَبَةٌ حَتّٰی اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاه'

پھر اسے آواز دی۔ ابورافع! اس مرتبہ میں نے اپنی آواز بدل لی تھی۔ اس نے کہا کیا کر رہا ہے، تیری ماں برباد ہو۔ میں نے پوچھا کیا بات پیش آ ہے؟ وہ کہنے لگا، نہ معلوم کون شخص اندر میرے کمرہ میں آ گیا تھا اور مجھ حملہ کر بیٹھا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اب کی بار میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اتنے زور سے دبائی کہ اس کی ہڈیوں میں اتر گئی جس میں اس کے کمرہ سے باہر نکلا تو میں بہت خوف زدہ تھا، پھر قلعہ کی ایک سیڑھی پر میں آیا تا کہ اس سے نیچے اتر سکوں لیکن میں اس پر سے گر گیا اور میرے پاؤں میں موچ آ گئی۔ پھر جب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں، چنانچہ میں وہیں ٹھہر گیا اور میں نے ابورافع، حجاز کے تاجر کی موت کے اعلانات بلند آواز سے ہوتے ہوئے سنے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں پھر وہاں سے اٹھا اور مجھے اس وقت کوئی مرض اور تکلیف نہیں تھی۔ پھر ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔

(۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَیْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِیْکٍ بَیْتَه' لَیْلًا فَقَتَلَه' وَهُوَ نَائِمٌ

۲۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ا سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے چند افراد ابورافع کے پاس (قتل کرنے کے لئے) بھیجا تھا، چنانچہ رات می عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اس کے قلعہ کے اندر داخل ہوئے اور اسے سوتے ہوئے قتل کیا۔

باب ۱۹۹ . لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

۱۹۹۔ دشمن سے جنگ کی تمنا نہ ہونی چاہئے۔

(۲۷۴) حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ یُوْسُفَ الْیَرْبُوْعِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ اَبُوالنَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ کُنْتُ کَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ فَاَتَاهُ کِتَابُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِیْنَ خَرَجَ اِلَی الْحَرُوْرِیَّةِ فَقَرَاْتُه' فَاِذَا فِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِیْ

۲۷۴۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن یوسف یربوعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق فزاری نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ سالم ابوالنضر نے حدیث بیان کی کہ میں عمر بن عبیداللہ کا کاتب تھا۔ سالم نے بیان کیا کہ جب وہ خوارج سے جنگ کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما کا خط ملا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوے کے موقعہ پر انتظار کیا پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے لوگوں

سِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ لَاتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا
الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ
نَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ
تَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ
هُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ
سَالِمٌ اَبُوالنَّضْرِ كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ
هُ كِتَابُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
ى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ
عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ
نَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّم قال لَاتَمَنَّوْا لِقَاءَ
دُوِّ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا

سے خطاب کیا اور فرمایا، اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کرو لیکن جب جنگ چھڑ جائے تو صبر و ثبات کا ثبوت دو، اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! کتاب (آسمانی) کے نازل کرنے والے، اے بادلوں کے ہانکنے والے، اے احزاب (کفار کی جماعتیں' غزوہ خندق کے موقعہ پر) کو شکست دینے والے، دشمن کو شکست دیجئے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد کیجئے، اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابوالنضر نے حدیث بیان کی کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا، ان کے پاس عبداللہ بن ابی اوفیٰ کا یہ خط آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو اور ابو عامر نے بیان کیا ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو، لیکن جب جنگ شروع ہو جائے تو صبر و ثبات سے کام لو۔

ب ۲۰۰. اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ

۲۰۰۔ جنگ ایک چال ہے۔ ❶

(۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
دُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
يَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ
لِكَنَّ ثُمَّ لَايَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ
زُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً

۲۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسریٰ (ایران کا بادشاہ) برباد و ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک و برباد ہوگا (شام کے علاقہ میں) اور اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر باقی نہیں رہے گا۔ اور تم لوگ ان کے خزانے اللہ کے راستے میں تقسیم کرلو گے، اور رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کو چال فرمایا تھا۔

(۲۷ حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَصْرَمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ
رَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
يَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۷۶۔ ہم سے ابوبکر بن اصرم نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ کو چال کہا تھا۔

وان حدیث سے لیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ طاقتور سے طاقتور فریق کے حق میں بھی جنگ میں فتح کی پیشین گوئی نہیں کی جاسکتی اور نہ جنگ میں صرف اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ فتح یابی کے تمام امکانات، کسی بھی مرحلہ پر ایک فریق کے حق میں روشن ہوتے ہیں اور کسی بھی غلطی اور شکست خوردہ کی کوئی بھی چال جنگ کا نقشہ پلٹ دیتی ہے اور فاتحانہ پیش قدمی کرنے والا منٹ بھر میں مفتوح ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ یہ چیز قدیم میں بھی تھی اور موجودہ لڑائیوں کا بھی یہی حال رہا ہے۔ اس لئے لڑائی ایک چال سے زیادہ اور کچھ نہیں اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دشمن کو شکست دینے کے لئے خفیہ تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں، اسی طرح عملاً چال بازی سے کام لیا جاسکتا ہے، ذو معنی الفاظ یا طرز عمل اختیار کر کے بھی دشمن کو دھوکے میں رکھا جاسکتا ہے لیکن جہاں تک بدعہدی اور جھوٹ کا تعلق ہے تو یہ کسی صورت میں جائز نہیں، نہ لڑائی کے دوران اور نہ اس کے بعد!

وَسَلَّمَ الحَرْبَ خُدْعَةً

(۲۷۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

۲۷۷۔ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ
خبر دی، انہیں عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے
آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا، جنگ تو چال کا نام ہے

باب ۲۰۱. الكِذْبُ فِي الحَرْبِ

۲۰۱۔ جنگ میں جھوٹ بولنا۔

(۲۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّه‘ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَه‘ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَه‘ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَاَيضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّه‘ قَالَ فَاِنَّا قَدِاتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ اَنْ نَدَعَه‘ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى مَايَصِيْرُ اَمْرُه‘ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُه‘ حَتّٰى اسْتَمْكَنَ مِنهُ فَقَتَلَه‘

۲۷۸۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر بن عبد
رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف (یہود
کا کام کون تمام کرے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں پہنچا
ہے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ
اجازت دیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں، آنحضور ﷺ نے فرمایا،
راوی نے بیان کیا کہ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب کے پاس آ
اور اس سے کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے تو ہمیں تھکا دیا اور ہم سے صد
مانگتے ہیں کعب نے کہا کہ بخدا، پھر تو تم لوگوں کو بھی انہیں پریشان
چاہئے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس پر کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ ہم
ان کی اتباع کر لی ہے، اس لئے اس وقت تک ان کا ساتھ چھوڑنا
مناسب بھی نہیں سمجھتے جب تک ان کی دعوت کا کوئی انجام سامنے
آ جائے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سے اسی طرح با
کرتے رہے، آخر موقعہ پا کر اسے قتل کر دیا۔

باب ۲۰۲. الْفَتْكِ بِاَهْلِ الْحَرْبِ

۲۰۲۔ کفار پر اچانک حملہ۔

(۲۷۹) حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الاَشْرَفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَه‘ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِيْ فَاَقُوْلَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

۲۷۹۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرآئے گا
محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بولے کہ کیا میں اسے قتل کر دوں؟ حضور اک
ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ انہوں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھے اجاز
دیں (کہ میں اس سے ذو معنی جملوں میں گفتگو کروں۔ جس سے وہ غ
فہمی میں مبتلا ہو جائے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف
اس کی اجازت ہے۔

باب ۲۰۳. مَايَجُوزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالحَذرِ مَعَ مَنْ

۲۰۳۔ جو خفیہ تدابیر جائز ہیں، اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے

يَخْشٰى مَعَرَّتَه' قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِى عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّه' قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَه' اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهٖ فِى نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِى بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وابْنُ صَيَّادٍ فِى قَطِيْفَةٍ لَّه' فِيْهَا رَمْرَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَاصَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْتَرَكَتْهُ بَيَّنَ

احتیاط اور پیش بندی، لیث نے بیان کیا ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ابن صیاد (یہودی لڑکے) کی طرف جا رہے تھے، آپ کے ساتھ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے (ابن صیاد کے عجیب وغریب احوال کے متعلق آپ ﷺ خود تحقیق کرنا چاہتے تھے) آپ کو اطلاع دی گئی تھی کہ ابن صیاد اس وقت نخلستان میں موجود ہے۔ حضور اکرم ﷺ جب نخلستان کے اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ خود کو کھجور کے تنوں سے چھپاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے، تا کہ ابن صیاد کی ماں آپ کو نہ دیکھ سکے) اس وقت ابن صیاد ایک چادر میں لپٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے آپ کو آتے ہوئے دیکھ کر اسے متنبہ کر دیا کہ اے صاف! یہ محمد آ گئے، ابن صیاد یہ سنتے ہی کود پڑا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یوں ہی رہنے دیتی تو حقیقت حال واضح ہو جاتی۔

باب ۲۰۴. الرَّجَزِ فِى الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِىْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيْهِ سَهْلٌ وَاَنَسٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ

۲۰۴۔ جنگ میں رجز پڑھنا اور خندق کھودتے وقت آواز بلند کرنا، اس سلسلے میں سہل اور انس رضی اللہ عنہما کی احادیث، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہیں اس باب کی ایک حدیث یزید کی روایت سے بھی ہے، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے۔

(۲۸۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُواِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰى وَارَى التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِهٖ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَااهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَاصَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا اِنَّ الْاَعْدَاءَ قَدْبَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَه'

۲۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ غزوۂ احزاب کے موقعہ پر (خندق کھودتے ہوئے) آپ مٹی منتقل کر رہے تھے، سینہ مبارک کے بال مٹی سے اٹ گئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے بال (بدن کے بعض اعضاء پر) بہت گھنے تھے (آپ کے سینے پر ایک پتلی سی لکیر بالوں کی تھی) آنحضور ﷺ اس وقت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ رجز پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) ''اے اللہ۔'' اگر آپ کی ذات نہ ہوتی تو ہم کبھی سیدھا راستہ نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، اب آپ ہمارے دلوں کو سکینت اور اطمینان عطا فرمایئے اور اگر (دشمن سے) مڈ بھیڑ ہو جائے تو ثابت قدم رکھئے۔ دشمنوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے لیکن جب بھی وہ فتنوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں'' آپ رجز بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

باب ۲۰۵. مَنْ لَايَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

۲۰۵۔ جوگھوڑے کی اچھی طرح سواری نہ کر سکے؟

(۲۸۱) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَارَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ اَنِّيْ لَااَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِي صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

۲۸۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے، اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں ایمان لایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے (اپنے گھر میں داخل ہونے سے) کبھی نہیں منع کیا (یعنی پردہ کر کے اندر بلا لیتے تھے) اور جب بھی آپ کی نظر مجھ پر پڑتی، خوشی سے آپ کا چہرہ کھل جاتا، ایک مرتبہ میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر دست مبارک سے مارا اور دعا کی، اے اللہ! اسے اچھا گھوڑے سوار بنا دے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنا۔ اور خود اسے بھی سیدھے راستے پر قائم رکھ!

باب ۲۰۶. دَوَاءِ الْجُرْحِ بِاِحْرَاقِ الْحَصِيْرِ وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ اَبِيْهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَحَمْلُ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ

۲۰۶۔ چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا، اور (اس کام کے لئے) ڈھال میں پانی بھر بھر کر لانا۔

(۲۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ قَالَ سَأَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهٖ وَكَانَتْ يَعْنِي فَاطِمَةَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهٖ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی کہا کہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے شاگردوں نے پوچھا کہ (جنگ احد میں) نبی کریم ﷺ کے زخموں کا علاج کس چیز سے ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اب صحابہ میں کوئی بھی ایسا شخص زندہ نہیں ہے جو اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لا رہے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرے سے خون دھو رہی تھیں اور ایک چٹائی جلائی گئی تھی اور آپ ﷺ کے زخموں میں اسی کو بھر دیا گیا تھا، صلی اللّٰہ علیہ وعلی اٰلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

باب ۲۰۷. مَايُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوْبَةُ مَنْ عَصٰى اِمَامَهٗ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ قَالَ قَتَادَةُ الرِّيْحُ الْحَرْبُ

۲۰۷۔ جنگ میں نزاع اور اختلاف کی کراہت، اور جو شخص کمانڈر کے حکام کی خلاف ورزی کرے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور نزاع نہ پیدا کرو کہ اس سے تم میں بزدلی پیدا ہو جائے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے۔" قتادہ نے فرمایا کہ (آیت میں) ریح سے مراد لڑائی ہے۔

(۲۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَاَبَا مُوْسٰى اِلَى

۲۸۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے سعید بن ابی بردہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے کہ نبی

الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَاتُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا
وَتَطَاوَعَا وَلَاتَخْتَلِفَا

کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو اور انہیں یمن میں بھیجا، آنحضور ﷺ نے اس موقعہ پر یہ ہدایت کی تھی کہ (لوگوں کے لئے) آسانی پیدا کرنا انہیں سختیوں میں مبتلا نہ کرنا، خوش رکھنے کی کوشش کرنا (جائز حدود میں) اپنے سے دور نہ بھگانا اور تم دونوں (حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ) باہم میل ومحبت رکھنا، اختلاف ونزاع پیدا نہ کرنا۔

(۲۸۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوإِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلاً عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ قَالَ فَأَنَا وَاللّٰهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْبَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةُ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةُ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَاقَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ أَسِيْرًا وَسَبْعِيْنَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُوسُفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ

۲۸۴۔ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کی جنگ کے موقعہ پر (تیراندازوں کے) ایک پیدل دستے کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا اس میں پچاس افراد تھے حضور اکرم ﷺ نے انہیں تاکید کردی تھی کہ اگر تم یہ بھی دیکھ لو کہ، (ہم قتل ہوگئے اور) پرندے ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں، پھر بھی اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں تم لوگوں کو بلا نہ بھیجوں، اسی طرح اگر تم یہ دیکھو کہ کفار کو ہم نے شکست دے دی ہے اور انہیں پامال کر دیا ہے پھر بھی یہاں سے نہ ٹلنا جب تک میں تمہیں نہ بلا بھیجوں، پھر اسلامی لشکر نے کفار کو شکست دے دی براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بخدا میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا (جو کفار کے ساتھ جنگ میں ان کی ہمت بڑھانے کے لئے آئی تھیں کہ) تیزی کے ساتھ بھاگ رہی تھیں، ان کے پازیب اور پنڈلیاں دکھائی دے رہی تھیں اور اپنے کپڑوں کو اٹھائے ہوئے تھیں (تاکہ بھاگنے میں کوئی دشواری نہ ہو) عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ غنیمت، اے قوم، غنیمت تمہارے سامنے ہے تمہارے ساتھی (مسلمان) غالب آگئے ہیں، اب کس بات کا انتظار ہے اس پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، کیا تمہیں جو ہدایت رسول اللہ ﷺ نے کی تھی، تم اسے بھول گئے؟ لیکن وہ لوگ اسی پر مصر رہے کہ دوسرے اصحاب کے ساتھ ہم بھی غنیمت جمع کرنے میں شریک رہیں گے (کیونکہ کفار اب پوری طرح شکست کھا کر بھاگ چکے ہیں اور ان کی طرف سے خوف کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی) جب یہ لوگ (اکثریت) اپنی جگہ چھوڑ کر چلے آئے تو ان کے چہرے پھیر دیئے گئے اور (مسلمانوں کو) شکست کا سامنا ہوا۔ یہی وہ گھڑی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ میدان میں ڈٹے رہنے والے صحابہ کی مختصر

كَذَبْتَ وَاللّٰهِ يَاعَدُوَّ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَ لَاَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَ قَدْ بَقِيَ لَكَ مَايَسُوْءُ كَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ اٰمُرْبِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ ثُمَّ اَخَذَ يَرْتَجِزُ اُعْلُ هُبَلُ اُعْلُ هُبَلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْهُ لَهٗ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَانَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَاعُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْهُ لَهٗ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَانَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَامَوْلٰى لَكُمْ

جماعت کے ساتھ (میدان چھوڑ کر فرار ہوتے ہوئے) مسلمانوں کو (پھر اپنے مورچے سنبھال لینے کے لئے) آواز دی تھی (کہ عبداللہ! میرے پاس آجاؤ میں اللہ کا رسول ہوں، جو کوئی دوبارہ میدان میں آجائے گا اس کے لئے جنت ہے) اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ اصحاب کے سوا اور کوئی بھی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ آخر (اس افراتفری کے نتیجہ میں) ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے، بدر کی جنگ میں آنحضور ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ مشرکین کے ایک سو چالیس افراد کو ان سے جدا کیا تھا۔ ستر ان میں قیدی تھے اور ستر مقتول۔ (جب جنگ ختم ہوگئی تو ایک پہاڑ پر کھڑے ہوکر) ابوسفیان نے کہا، کیا محمد (ﷺ) اپنی قوم کے ساتھ موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، لیکن نبی کریم ﷺ نے جواب دینے سے منع فرما دیا تھا، پھر انہوں نے پوچھا ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) اپنی قوم (مسلمانوں) کے ساتھ موجود ہیں، یہ سوال بھی تین مرتبہ کیا، پھر پوچھا، کیا ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) اپنی قوم میں موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ کر کہنے لگے کہ یہ تینوں قتل ہو چکے ہیں، اس پر عمر رضی اللہ عنہ سے نہ رہا گیا اور آپ بول پڑے کہ، دشمن خدا! خدا گواہ ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، جن کے تم نے ابھی نام لئے ہیں وہ سب زندہ ہیں، جن کے نام سے تمہیں بخار چڑھتا ہے وہ سب تمہارے لئے ابھی موجود ہیں، سفیان نے کہا آج کا دن بدر کا بدلہ ہے اور لڑائی ہے بھی ایک ڈول کی طرح (کبھی ایک فریق کے لئے اور کبھی دوسرے کے لئے، تم لوگوں کو اپنی قوم کے بعض افراد مثلہ کئے ہوئے ملیں گے، میں نے اس طرح کا کوئی حکم (اپنے آدمیوں کو نہیں دیا تھا لیکن مجھے ان کا یہ عمل برا معلوم نہیں ہوا، اس کے بعد وہ رجز پڑھنے لگے، ہبل ..... (بت کا نام) بلند رہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے جواب میں کیا کہیں، یارسول اللہ، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے، ابوسفیان نے کہا ہمارا حامی و مددگار عزیٰ (بت) ہے اور تمہارا کوئی بھی نہیں! آنحضور ﷺ نے فرمایا، جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ اس کا جواب کیا دیا جائے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کہو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں (کیونکہ تم اللہ کی وحدانیت کا انکار کرتے ہو۔)

باب۲۰۸. اِذَا فَزِعُوْا بِاللَّيْلِ

(۲۸۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيًا وَهُوَ مُقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

۲۰۸۔رات کے وقت اگر لوگ خوفزدہ ہو جائیں!

۲۸۵۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے اوران سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسین وجمیل، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت اہل مدینہ پر خوف چھا گیا تھا، کیونکہ آواز سنائی دی تھی (اور حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے حضور اکرم ﷺ ہی سب سے آگے تھے) پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر، جس کی پیٹھ ننگی تھی، سوار صحابہ کی طرف واپس ہوئے۔ تلوار آپ کی گردن سے لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا، میں نے تو اسے دریا کی طرح پایا۔ (تیز دوڑنے میں)، آپ کا اشارہ گھوڑے کی طرف تھا۔

باب۲۰۹. مَنْ رَاٰى الْعَدُوَّ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَاصَبَاحَاهُ حَتّٰى يُسْمِعَ النَّاسَ

(۲۸۶) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَابِكَ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلٰثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا يَاصَبَاحَاهُ يَاصَبَاحَاهُ ثم انْدَفَعْتُ حَتّٰى اَلْقَاهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْهَا فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَشْرَبُوْا فَاَقْبَلْتُ بِهَا اَسُوْقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَاِنِّيْ اَعْجَلْتُهُمْ ان يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ فابعث فِيْ اِثْرِهِمْ فَقَالَ يَاابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ

۲۰۹۔جس نے دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے کہا ''یا صباح'' تا کہ لوگ سن لیں۔

۲۸۶۔ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن ابی عبید نے خبر دی، انہیں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ (شام کے راستہ میں ایک مقام) جارہا تھا، غابہ کی گھاٹی پر ابھی میں پہنچا تھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ایک غلام مجھے ملے، میں نے کہا، کیا بات پیش آئی؟ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں چھین لی گئیں، میں نے پوچھا کس نے چھینا۔ بتایا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے پھر میں نے تین مرتبہ بہت زور سے چیخ کر ''یا صباح یا صباح'' کہا اتنی زور سے کہ مدینہ کے چاروں طرف میری آواز پہنچ گئی، اس کے بعد بہت تیزی سے آگے بڑھا اور انہیں جالیا (جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کی اونٹنیاں چھینی تھیں اونٹنیاں ان کے ساتھ تھیں، میں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے (آپ بہت اچھے تیرانداز تھے) اور یہ کہنے لگا، میں ابن اکوع ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے، آخر تمام اونٹنیاں میں نے ان سے چھڑالیں، ابھی وہ پانی نہ پینے پائے تھے اور انہیں ہانک کر واپس لانے لگا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی مل گئے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ لوگ (جنہوں نے اونٹ چھینے تھے پیاسے ہیں اور میں نے انہیں پانی

پینے سے پہلے ہی ان اونٹنیوں کو چھڑا لیا تھا اس لئے ان لوگوں کے پیچھے کچھ لوگوں کو بھیج دیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا، اے ابن الاکوع! جب کسی پر قابو پا جاؤ تو پھر اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور یہ تو تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ لوگوں کی ان کی قوم والے مدد کرتے ہیں۔)

باب ۲۱۰. مَنْ قَالَ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ فُلَانٍ وَقَالَ سَلَمَةُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ

۲۱۰۔ جس نے کہا کہ مقابل بھاگنے نہ پائے، میں فلاں کا بیٹا ہوں، سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، کہ بھاگنے نہ پائیں، میں اکوع کا بیٹا ہوں!

(۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا عُمَارَةَ اَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَاَنَا اَسْمَعُ اَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ كَانَ اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِىُّ لَاكَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُاِىَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ

۲۸۷۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا، یا ابوعمارہ. کیا آپ حضرات (صحابہ) واقعی حنین کی جنگ میں فرار ہو گئے تھے براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اور میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اس دن اپنی جگہ سے قطعاً نہیں ہٹے تھے۔ ابوسفیان بن حارث آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جس وقت مشرکین نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ سواری سے اتر گئے فرمانے لگے، میں نبی ﷺ ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ سے زیادہ بہادر اس دن کوئی بھی نہ تھا۔

باب ۲۱۱. اِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلٰى حُكْمِ رَجُلٍ

۲۱۱۔ اگر کسی مسلمان کی ثالثی کی شرط پر کسی مشرک نے ہتھیار ڈال دیئے!

(۲۸۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْقُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّىْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

۲۸۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوامامہ نے، آپ سہل بن حنیف کے صاحبزادے تھے، کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب بنوقریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں (سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، آپ وہیں قریب ہی ایک جگہ قیام پذیر تھے (کیونکہ زخمی تھے) آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب حضور اکرم ﷺ کے قریب پہنچے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ آخر آپ اتر کر آنحضور ﷺ کے پاس بیٹھ گئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں (بنوقریظہ کے یہودی) نے آپ کی ثالثی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں (اس لئے آپ ان کا فیصلہ کر دیجئے) انہوں نے کہا پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں جتنے آدمی لڑنے والے ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد

باب۲۱۲. قَتْلُ الْاَسِيرِ وَقَتْلُ الصَّبْرِ

(۲۸۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَه' جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ

فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

۲۱۲۔قیدی کو قتل کرنا اور باندھ کر قتل کرنا۔

۲۸۹۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقعہ پر جب شہر کے اندر داخل ہوئے تو سر مبارک پر خود تھا آپ جب اسے اتار رہے تھے تو ایک شخص نے آ کر آپ کو اطلاع دی کہ ابن خطل (اسلام کا بدترین دشمن) کعبہ کے پردے سے لگا ہوا ہے۔آپ نے فرمایا کہ اسے پھر بھی قتل کر دو!

باب۲۱۳. هَلْ يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَاسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

(۲۹۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِىْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدَاةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْلِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ قَرِيْبًا مِنْ مِائَتَىْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَاْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا رَاٰهُمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُه' لَجَاُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ وَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمْ اَنْزِلُوْا وَاَعْطُوْنَا بِاَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ وَلَانَقْتُلُ مِنْكُمْ اَحَدًا قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَمِيْرُالسَّرِيَّةِ اَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ الْيَوْمَ فِىْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا فِىْ سَبْعَةٍ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْاَنْصَارِيُّ وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا

۲۱۳۔کیا کوئی مسلمان ہتھیار ڈال سکتا ہے؟ اور جس نے ہتھیار ڈال دیئے اور قتل کئے جانے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی۔

۲۹۰۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی۔آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دس صحابہ کی ایک جماعت جاسوسی کی مہم پر بھیجی۔اس جماعت کا امیر عاصم بن عمر کے دادا عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا اور جماعت روانہ ہوگئی۔جب یہ لوگ مقام ہداۃ پر پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان میں واقع ہے تو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنولحیان نے (ان کے خلاف کارروائی کے لئے مشورے کئے اور اس قبیلہ کی تقریباً دو سو آدمیوں کی ایک جماعت ان کی تلاش میں نکلی، یہ پوری جماعت تیر اندازوں کی تھی۔یہ سب صحابہ کے نشانات قدم سے اندازہ لگاتے ہوئے چلتے رہے آخر ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں صحابہ نے بیٹھ کر کھجور کھائی تھی جو مدینہ سے اپنے ساتھ لے کر چلے تھے پیچھا کرنے والوں نے کہا کہ یہ (گٹھلیاں) تو یثرب (مدینہ) کی کھجوروں (کی) ہیں اور پھر قدم کے نشانات سے اندازہ کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے، عاصم اور آپ کے ساتھیوں نے (رضی اللہ عنہم) جب انہیں دیکھا تو ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لی مشرکین نے ان سے کہا کہ ہتھیار ڈال کر اتر آؤ تم سے ہمارا عہد و پیمان ہے ہم کسی شخص کو بھی قتل نہیں کریں گے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ، مہم کے امیر، نے فرمایا کہ آج تو میں کسی صورت میں بھی ایک کافر کی امان میں نہیں اتروں گا اے اللہ! ہماری حالت سے اپنے نبی ﷺ کو مطلع کر

اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَاَوْثَقُوْهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ فِىْ هٰؤُلَاءِ لَاُسْوَةً يُرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَاَبٰى فَقَتَلُوْهُ فَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ وَابْنِ دَثِنَةَ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا فَاَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ اَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمْ حِيْنَ اجْتَمَعُوْا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَاَخَذَ ابْنًا لِّىْ وَاَنَا غَافِلَةٌ حِيْنَ اَتَاهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُّهٗ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهٖ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِىْ وَجْهِىْ فَقَالَ تَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ يَوْمًا يَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِىْ يَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ فِى الْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّهٗ لَرِزْقٌ مِّنَ اللّٰهِ رَزَقَهٗ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِى الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُوْنِىْ اَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تَظُنُّوْا اَنَّ مَابِىْ جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَقَالَ مَا اُبَالِىْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى اَىِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِىْ وَذٰلِكَ فِىْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ فَقَتَلَهٗ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ اُصِيْبَ فَاَخْبَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ خَبَرَهُمْ وَمَا اُصِيْبُوْا وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا اَنَّهٗ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَىْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ

دیجئے، اس پر انہوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے اور عاصم رضی اللہ عنہ اور دوسرے سات صحابہ کو شہید کر ڈالا اور بقیہ تین صحابہ ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے۔ یہ خبیب انصاری ابن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی (عبداللہ بن طارق بلوی رضی اللہ عنہم) تھے جب یہ صحابہ ان کے قابو میں آ گئے تو انہوں نے اپنی تلواروں کے تانت اتار کر ان حضرات کو ان سے باندھ لیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا، یہ تمہاری پہلی بدعہدی ہے، تمہارے ساتھ میں ہرگز نہ جاؤں گا، طرز عمل تو انہیں حضرات کا قابل تقلید تھا آپ کی مراد شہداء سے تھی (کہ انہوں نے جان دے دی لیکن ان کی پناہ میں انا پسند نہ کیا) مگر مشرکین انہیں کھینچنے لگے اور زبردستی اپنے ساتھ لے جانا چاہا، جب آپ کسی طرح بھی نہ گئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا گیا) اب یہ خبیب اور ابن دثنہ رضی اللہ عنہما کو لے کر چلنے لگے اور ان حضرات کو مکہ میں لے جا کر فروخت کر دیا، یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبدالمناف کے لڑکوں نے خرید لیا، خبیب رضی اللہ عنہ نے ہی بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک تو قیدی کی حیثیت سے رہے۔ (زہری نے بیان کیا) کہ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی اور انہیں حارث کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) نے خبر دی کہ جب لوگ جمع ہوئے (آپ کو قتل کرنے کے لئے) تو ان سے آپ نے استرا مانگا موئے زیر ناف مونڈنے کے لئے، انہوں نے استرا دے دیا (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر آپ نے میرے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا، جب وہ آپ کے پاس گیا تو میں غافل تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب میں نے اپنے بچے کو آپ کی ران پر بیٹھا ہوا دیکھا اور استرا آپ کے ہاتھ میں تھا تو میں اس سے بری طرح گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ بھی میرے چہرے سے سمجھ گئے آپ نے فرمایا، تمہیں اس کا خوف ہو گا کہ میں اسے قتل کر ڈالوں گا، یقین کرو، میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ خدا گواہ ہے کہ کوئی قیدی، میں نے خبیب سے بہتر کبھی نہیں دیکھا خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک دن دیکھا کہ انگور کا خوشہ آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اس میں سے کھا رہے ہیں، حالانکہ آپ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں پھلوں کا کوئی موسم نہیں تھا، کہا کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی روزی تھی، اللہ تعالیٰ خبیب رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ کو کھلاتا پلاتا تھا، پھر

قَتَلَ رَجُلاً مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ عَلٰى عاصم مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رَسُوْلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى اَنْ يَقْطَعَ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْئًا

جب مشرکین حرم سے باہر انہیں لائے تا کہ حرم کے حدود سے نکل کر انہیں شہید کریں تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے (قتل سے پہلے) صرف دو رکعتیں پڑھ لینے دو۔ انہوں نے آپ کو اجازت دے دی پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا، اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں (قتل سے) گھبرا رہا ہوں تو میں ان رکعتوں کو اور طویل کرتا۔ اے اللہ ان میں سے ایک ایک کو ختم کر دے ❶ (بددعا کرنے کے بعد آپ نے یہ اشعار پڑھے) ''جب کہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کسی قسم کی بھی پرواہ نہیں ہے، خواہ اللہ کے راستے میں مجھے کسی پہلو پر بھی پچھاڑا جائے یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت دے سکتا ہے جس کی بوٹی بوٹی کر دی گئی ہو، آخر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے آپ کو شہید کر دیا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے ہی ہر مسلمان کے لئے جسے قتل کیا جائے دو رکعتیں (قتل سے پہلے) مشروع ہوئی ہیں ادھر حادثہ کے وقت ہی عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ (مہم کے امیر) کی دعاء اللہ تعالیٰ نے قبول کی تھی (کہ اے اللہ! ہماری حالت کی اطلاع اپنے نبی کو دے دے) اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو وہ سب حالات بتا دیئے جن سے یہ مہم دوچار ہوئی تھی (کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ اس کی اطلاع ہوگئی تھی) کفار قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو انہوں نے نعش مبارک کے لئے اپنے آدمی بھیجے تا کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے ان کی شناخت ہو سکتی ہو (جیسے سر) آپ نے بدر کی جنگ میں کفار قریش کے ایک سردار کو قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا ایک غول ان کی نعش کی حفاظت کے لئے بھیج دیا، جنہوں نے کافروں کے قاصدوں سے نعش کی حفاظت کی اور کفار اس پر قادر نہ ہو سکے کہ ان کے گوشت کا کوئی بھی حصہ کاٹ کر لے جا سکیں۔

باب ۲۱۴. فِكَاكِ الْاَسِيْرِ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۴۔ مسلمان قیدیوں کو رہا کرانے کا مسئلہ، اس باب میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۲۹۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ

۲۹۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے

❶ دوسری روایت میں بددعاء کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ اے اللہ! ان میں سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ اور الگ الگ ان سب کو مار۔ چنانچہ ایک سال بھی نہ گزرنے پایا کہ قاتلوں میں سے ایک ایک ہلاک ہو چکا تھا۔

مَنْصُورٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِیَ یَعْنِی الْاَسِیْرَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ

حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عانی''، یعنی قیدی کو چھڑایا کرو بھوکے کو کھلایا کرو اور بیمار کی عیادت کیا کرو۔

(۲۹۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ مِنَ الْوَحْیِ اِلَّا مَافِیْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا فَهْمًا یُعْطِیْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِی الْقُرْاٰنِ وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَا یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

۲۹۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات (اہل بیت) کے پاس کتاب اللہ کے سوا اور بھی کوئی وحی ہے (جو آپ حضرات کے ساتھ خاص ہو، جیسا کہ شیعان علی خیال کرتے تھے) آپ نے اس کا جواب دیا، اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو (زمین) چیر کر نکالا، اور جس نے روح پیدا کی میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد مسلم کو قرآن کا فہم عطا فرما دے یا وہ چیز جو اس صحیفہ میں (لکھی ہوئی) ہے۔ ❶ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت کے احکام، قیدی (مسلمان) کو رہا کرانا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں نہ قتل کیا جائے۔

باب ۲۱۵. فِدَاءِ الْمُشْرِكِیْنَ

۲۱۵۔ مشرکین کا فدیہ۔

(۲۹۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ فَقَالَ لَاتَدَعُوْنَ مِنْهَا دِرْهَمًا وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ ابْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَیْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِیْ فَاِنِّیْ فَادَیْتُ نَفْسِیْ وَفَادَیْتُ عَقِیْلًا فَقَالَ خُذْ فَاَعْطَاهُ فِیْ ثَوْبِهٖ

۲۹۳۔ ہم سے اسماعیل بن ابی ادریس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی اور عرض کیا، یارسول اللہ! آپ ہمیں اس کی اجازت دے دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان کے فدیہ میں سے ایک درہم بھی معاف نہ کرنا۔ اور ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بحرین کا خراج آیا تو عباس رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! اس میں سے مجھے بھی عنایت فرمائیے کیونکہ (بدر کے موقعہ پر) میں نے اپنا اور عقیل (رضی اللہ عنہما) دونوں کا

❶ حضور اکرم ﷺ کی کچھ احادیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھی ہوئی تھیں، جنہیں آپ اپنی تلوار کے نیام میں رکھتے تھے یہاں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

فدیہ ادا کیا تھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر آپ لے لیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں ان کے کپڑے میں دیا۔

(۲۹۴) حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ جَاءَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُفِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

۲۹۴۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں محمد بن جبیر نے، انہیں ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے، آپ بھی بدر کے قیدیوں میں شامل تھے (آپ ابھی اسلام نہیں لائے تھے) آپ نے بیان کیا میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز میں سورۂ ''الطّور'' کی قرأت کرر ہے تھے۔

باب۲۱۶. اَلْحَرْبِيُّ اِذَا دَخَلَ دَارَالْاِسْلَامِ بِغَيْرِ اَمَانٍ

۲۱۶۔ دارالحرب کا باشندہ، جو پروانہ راہ داری کے بغیر دارالاسلام میں داخل ہو گیا ہو؟

(۲۹۵) حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوالعُمَيْسِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَه' فَنَفَّلَه' سَلَبَه'

۲۹۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوعُمیس نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اور ان سے ان کے والد (سلمہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا، حضور اکرم اس وقت سفر میں تھے (غزوہ ہوازن کے لئے تشریف لے جارہے تھے) وہ جاسوس صحابہ رضوان اللہ علیہم، میں بیٹھا اور باتیں کیں، پھر واپس چلا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے تلاش کر کے قتل کر دو، چنانچہ اسے (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا اور آنحضور ﷺ نے اس کے ہتھیار اوز ارقتل کرنے والے کو دلوا دیئے۔

باب۲۱۷. يُقَاتَلُ عَنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَايُسْتَرَقُّوْنَ

۲۱۷۔ ذمیوں کی حمایت وحفاظت میں جنگ کی جائے گی اور انہیں غلام نہیں بنایا جا سکتا۔

(۲۹۶)حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاُوْصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَآئِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا اِلَّا طَاقَتَهُمْ

۲۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی انہیں حصین نے ان سے عمرو بن میمون نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (وفات سے تھوڑی دیر پہلے) کہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اس کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا جو عہد ہے (ذمیوں سے) اس عہد کو پورا کرے اور یہ کہ ان کی حمایت وحفاظت کے لئے جنگ کرے اور ان کی طاقت سے زیادہ کوئی بار ان نہ ڈالا جائے۔

باب۲۱۸. جَوَائِزُالْوَفْدِ

۲۱۸۔ وفد کو ہدایا دینا۔

باب ۲۱۹. هَلْ يُسْتَشْفَعُ اِلَى اَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ

۲۱۹۔ کیا ذمیوں کی سفارش کی جا سکتی ہے! اور ان سے معاملات کرنا۔

(۲۹۷) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

۲۹۷۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے [illegible]

سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْعُهٗ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ وَاَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَنَسِيْتُ الثَّالِثَةَ وَقَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَاَلْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ وَالْعَرْجُ اَوَّلُ تِهَامَةِ

بیان کی ان سے سلیمان احول نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جمعرات کا دن۔ اور معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے، پھر آپ اتنا روئے کہ کنکریاں تک بھیگ گئیں آخر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض الوفات میں شدت اسی دن ہوئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ تا کہ میں تمہارے لئے ایک ایسا دستور لکھ جاؤں کہ تم اس کے بعد کبھی بے راہ نہ ہوسکو (لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے تکلیف کی شدت دیکھ کر فرمایا کہ اس وقت آنحضور ﷺ سخت تکلیف میں مبتلا ہیں اور ہمارے پاس کتاب اللہ عمل و ہدایت کے لئے موجود ہے اس وقت آپ کو تکلیف دینی مناسب نہیں) اس پر لوگوں میں اختلاف پیدا ہوگیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نبی کی موجودگی میں تنازع واختلاف مناسب نہیں ہے، صحابہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ تم لوگوں سے اعراض کررہے ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا، اب مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دو، میں جن کیفیات (مراقبہ اور لقاء خداوندی کے لئے آمادگی و تیاری میں ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کی تم مجھے دعوت دے رہے ہو (یعنی ہدایات لکھنا وغیرہ) اور آنحضور ﷺ نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں کی تھیں۔ ❶ یہ کہ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے باہر کردینا، وفود کو اسی طرح ہدایا دیا کرنا جس طرح میں دیتا تھا، اور تیسری ہدایت میں بھول گیا۔ اور یعقوب بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرۂ عرب کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا، مکہ، مدینہ، یمامہ اور یمن (کا نام جزیرۂ عرب ہے) اور یعقوب نے کہا کہ عرج تہامہ کی ابتداء ہے۔

باب ۲۲۰. التَّجَمُّلِ لِلْوُفُوْدِ

۲۲۰۔ وفود سے ملاقات کے لئے ظاہری زیبائش۔

(۲۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۹۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بازار میں ایک ریشمی حلہ فروخت ہورہا ہے پھر اسے آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا! یارسول اللہ! یہ حلہ آپ خرید لیں اور عید اور وفود کی پذیرائی کے مواقع پر اس سے اپنی زیبائش

❶ ذمی، غیر مسلموں کے اس طبقے کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کے حدود میں رہتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے اس حکم کو وضاحت سے بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ایسے تمام غیر مسلموں کی جان و مال، عزت اور آبرو مسلمانوں کی طرح ہے اور اگر ان پر کسی طرف سے کوئی آنچ آتی ہو تو مسلمان حکومت اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی حمایت وحفاظت کے لئے ان کے دشمنوں سے اگر جنگ بھی کرنی پڑے تو گریز نہ کریں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ
ه' اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ من لَا خَلَاقَ لَه' فَلَبِثَ مَاشَاءَ
للّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُوْلَ
للّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ
نَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَاخَلَاقَ لَه' اَوْاِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ
نْ لَاخَلَاقَ لَه' ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ تَبِيْعُهَا
وْتُصِيْبُ بِهَابَعْضَ حَاجَتِكَ

اب ۲۲۱. كَيْفَ يُعْرَضُ الْاِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ

۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
خْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ
بْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّه' اَخْبَرَه'
نَّ عُمَرَانْطَلَقَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
للّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ عِنْدَ
طُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ اِبْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ
لَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ
يْهِ اِبْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ
قَالَ ابن صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ
يْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اذَاتَرٰى قَالَ اِبْنُ صَيَّادٍ يَاتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ
نَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ
لَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْخَبَاْتُ
كَ خَبِيْئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَا لدُّخُ قَالَ النَّبِيُّ

کریں، لیکن حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا، یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں (یہ بات ختم ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے جتنے دنوں چاہا عمر رضی اللہ عنہ حسب معمول اپنے اعمال و مشاغل انجام دیتے رہے۔ لیکن ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ریشمی جبہ بھیجا (ہدیۃً) تو عمر رضی اللہ عنہ اسے لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے یا (عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی بات اس طرح دہرائی کہ) اسے تو وہی لوگ ہی پہن سکتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور پھر آنحضور ﷺ نے یہی میرے پاس ارسال فرمایا، اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (میرے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ تم اسے بیچ لو یا (فرمایا کہ) اس سے اپنی کوئی ضرورت پوری کرسکو؟

بچے کے سامنے اسلام کس طرح پیش کیا جائے گا۔

۲۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت میں آپ بھی شامل تھے جو ابن صیاد (یہودی لڑکا) کے یہاں جا رہی تھی، آخر بنو مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ) کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے اسے ان حضرات نے پالیا، ابن صیاد بلوغ کو پہنچ چکا تھا۔ اسے (نبی کریم ﷺ کی آمد کا) احساس نہیں ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے (اس کے قریب پہنچ کر) اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا، کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، (ﷺ)۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا، ہاں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ عربوں کے نبی ہیں، اس کے بعد اس نے آنحضور سے پوچھا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے اس کا جواب (صرف اتنا) دیا کہ میں اللہ اور اس کے انبیاء پر ایمان لایا، پھر آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تم دیکھتے کیا ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس ایک خبر سچی آتی ہے تو دوسری جھوٹی، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ حقیقت حال تم پر مشتبہ ہوگئی ہے، آنحضور ﷺ نے اس سے فرمایا، اچھا میں نے تمہارے لئے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) ابن صیاد بولا کہ دھواں! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا چپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْهِ اَضرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلا خَيرَ لَكَ فِي قَتْلِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَاتِيَانِ النَّخلَ الَّذِىْ فِيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ النَّخلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتقى بِجَذُوعِ النَّخلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابن صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ وابنُ صَيَّادٍ مُضطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِي قَطِيْفَةٍ لَه' فِيْهَا رَمْزَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَهُوَ يَتَّقِي بِجَذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَىْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُه' ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّي اُنْذِرُ كُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَه' قَوْمَه' لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَه' وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَومِهٖ تعْلَمُوْنَ اَنَّه' اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيسَ بِاَعْوَرَ

ہوجا کمبخت! اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس کے بارے میں اجازت ہو تو میں اس کی گردن ماردوں، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو سکتے اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کی جان لینے میں کوئی خیر نہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آنحضور ﷺ اس کھجور کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا، جب آنحضور باغ میں داخل ہو گئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے، آپ ﷺ آگے بڑھنے لگے، حضور اکرم ﷺ چاہتے یہ تھے کہ اسے آپ کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکے اور آپ اس کی باتیں سن لیں (کہ وہ خود اپنے سے کس قسم کی باتیں کرتا ہے) ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا، اتنے میں اس کی ماں نے آنحضور ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آ رہے ہیں اور اسے متنبہ کر دیا کہ اے صاف، یہ اس کا نام تھا (جس سے اس کے قریب وعزیز اسے پکارتے تھے) ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو بات واضح ہو جاتی، سالم نے بیان کیا کہ ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی، جو اس کی شان کے لائق تھی، پھر دجال کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ میں بھی تمہیں اس کے (فتنوں سے) ڈراتا ہوں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس کے فتنوں سے نہ ڈرایا ہو، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایسی بات کہوں گا، جو کسی نے اپنی قوم سے نہیں کی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے (اس لئے دیکھتے ہی ہر مسلمان کو اس کے خدائی کے دعوے کی تکذیب کر دینی چاہئے۔)

باب۲۲۲. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ لِيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا قَاله المَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

۲۲۲۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد یہود سے، کہ اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے (دنیا اور آخرت دونوں میں) اس کی روایت مقبری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے۔

باب۲۲۳. اِذَا اَسْلَمَ قَوْمٌ فِى دَارِالحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَارْضُوْنَ فَهِيَ لَهُمْ

۲۲۳۔ اگر کچھ لوگ جو دارالحرب میں مقیم ہیں اسلام لائے اور وہ مال و جائیداد کے مالک ہیں۔ تو ان کی ملکیت باقی رہے گی۔

(۳۰۰) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهٖ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًاثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ لَايُبَايِعُوْهُمْ وَلَايُؤْوُوْهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِيْ

۳۰۰۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی انہیں عبدالرزاق نے خبر دی انہیں معمر نے انہیں زہری نے انہیں علی بن حسین نے انہیں عمرو بن عثمان بن عفان نے اور ان سے اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرض کیا، یارسول اللہ! کل آپ (مکہ میں) کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عقیل (رضی اللہ عنہ) نے ہمارے لئے کوئی گھر چھوڑا ہی کب ہے پھر ارشاد فرمایا کہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ کے مقام محصب میں ہوگا جہاں قریش نے کفر پر عہد کیا تھا، واقعہ یہ ہوا تھا کہ بنی کنانہ، اور قریش نے (یہیں پر) بنی ہاشم کے خلاف اس بات کا عہد کیا تھا کہ نہ ان سے خرید وفروخت کی جائے اور نہ انہیں پناہ دی جائے (اسلام کی اشاعت کو روکنے کے لئے) زہری نے کہا کہ خیف، وادی کو کہتے ہیں۔

(۳۰۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهٗ يُدْعٰى هُنَيًّا عَلَى الْحِمٰى فَقَالَ ياهُنَيُّ اُضْمُمْ جناحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَ اِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنَ عَوْفٍ وَنَعَمَ ابْنَ عَفَّانَ فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَانِ اِلٰى نَخْلٍ وَّزَرْعٍ وَاِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَاْتِنِيْ بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَتَارِكُهُمْ اَنَا لَااَبَالَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَاءُ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ اَنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُهُمْ اِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوْا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْاِسْلَامِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَاالْمَالُ الَّذِيْ اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَاحَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا

۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہنی نامی اپنے ایک مولا کو مقام حمیٰ کا عامل بنایا تو انہیں یہ ہدایت کی، اے ہنی! مسلمانوں سے تواضع اور انکساری کا معاملہ کرنا اور مظلوم کی بددعا سے ہر وقت ڈرتے رہنا، کیونکہ مظلوم کی دعاء قبول ہوتی ہے، اونٹوں اور بکریوں کے مالکوں (کے ریوڑ) میں جا کر (خود پوری طرح جانچ کر صدقہ وصول کرنا، تاکہ ظلم کسی طرح کا نہ ہونے پائے) اور ہاں، ابن عوف (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) اور ابن عفان (عثمان رضی اللہ عنہ) اور ان جیسے دوسرے امیر صحابہ کے مویشیوں کے بارے میں تجھے ڈرتے رہنا چاہئے (اور ان کے امیر ہونے کی وجہ سے دوسرے غریبوں کے مویشیوں پر چراگاہ میں انہیں مقدم نہ رکھنا چاہئے) کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک بھی ہو جائیں تو یہ حضرات اپنے کھجور کے باغات اور کھیتوں سے اپنی معاش حاصل کر سکتے ہیں لیکن گنے چنے اونٹوں کا مالک اور گنی چنی بکریوں کا مالک (غریب) کہ اگر اس کے مویشی ہلاک ہوگئے (چارہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے) تو وہ اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آئے گا اور فریاد کرے گا، یاامیرالمومنین!! تو کیا میں انہیں نظر انداز کر سکوں گا؟ نہیں، بلکہ مجھے بیت المال سے ان کی معاش کا انتظام کرنا ہوگا) اس لئے (پہلے ہی سے) ان کے لئے چارہ اور پانی کا انتظام کر دینا میرے لئے اس سے زیادہ آسان ہے کہ (جب حکومت کی،

بے توجہی کے نتیجے میں وہ اپنا سب کچھ برباد کر کے آئیں تو میں ان کے لئے سونے چاندی کا انتظام کروں، اور خدا کی قسم وہ مجھے سمجھتے ہوں گے کہ میں نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے، کیونکہ یہ زمین انہیں کے علاقے ہیں، انہوں نے جاہلیت کے عہد میں اس کے لئے لڑائیاں لڑی ہیں اور اسلام کے بعد ان کی ملکیت کو باقی رکھا گیا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر وہ اموال (گھوڑے وغیرہ) نہ ہوتے جو جہاد میں سواریوں کے کام آتے ہیں تو ان کے علاقوں میں ایک بالشت زمین کو بھی میں چراگاہ بنانے کا روادار نہ ہوتا۔

باب ۲۲۴. كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ

۲۲۴۔امام کی طرف سے مردم شماری۔

(۳۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبُوْالِیْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَه‘ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ اَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا اُبْتُلِيْنَا حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّی وَحْدَه‘ وَهُوَ خَائِفٌ

۳۰۲۔ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ اسلام لا چکے ہیں (اور جنگ کے قابل ہیں) ان کے اعداد وشمار جمع کر کے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے. ہم نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا، ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار ہوگئی ہے کیا اب بھی ہم ڈریں گے؟ لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ (آنحضور ﷺ کے بعد) ہم فتنوں میں اس طرح گھر گئے کہ مسلمان تنہا نماز پڑھتے ہوئے بھی ڈرنے لگا ہے۔

(۳۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ مَابَيْنَ سِتِّمِائَةٍ اِلٰی سَبْعِمِائَةٍ

۳۰۳۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ نے اور ان سے اعمش نے (مذکورہ بالا سند کے ساتھ) کہ ہم نے پانچ سو مسلمانوں کی تعداد لکھی (ہزار کا ذکر اس روایت میں نہیں ہوا) اور ابومعاویہ نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ چھ سو سے سات سو تک۔

(۳۰۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِیْ حَاجَّةٌ قَالَ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

۳۰۴۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابومعبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوایا تھا، ادھر میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے (تو مجھے کیا کرنا چاہئے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر آؤ۔

باب ۲۲۵. اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

۲۲۵۔اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے ایک فاجر شخص کو بھی

ذریعہ بنالیتا ہے۔

(۳۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَحَدَّثَنِی مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِیْدًا فَاَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِی قُلْتَ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَدْ قَاتَلَ الْیَوْمَ قِتَالًا شَدِیْدًا وَقَدْمَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّارِ قَالَ فَکَادَ بَعْضُ النَّاسِ ان یَرْتَابَ فَبَیْنَمَاهُمْ عَلٰی ذٰلِکَ اِذْقِیْلَ اِنَّهٗ لَمْ یَمُتْ وَلٰکِنَّ بِهٖ جِرَاحًا شَدِیْدًا فَلَمَّا کَانَ مِنَ اللَّیْلِ لَمْ یَصْبِرْ عَلٰی جِرَاحٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ فَقَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّی عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی بِالنَّاسِ اَنَّهٗ لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

۳۰۵۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے۔ مجھ سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبردی، انہیں زہری نے انہیں ابن مسیب نے اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوہ خیبر میں) موجود تھے، آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو اسلام کا حلقہ بگوش کہتا تھا، فرمایا کہ یہ شخص دوزخ والوں میں سے ہے، جب جنگ کا وقت ہوا تو وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری سے لڑا، پھر اتفاق سے وہ زخمی بھی ہوگیا، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! جس کے متعلق آپ ﷺ نے ارشادفرمایا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑااور زخمی ہو کر) مر بھی گیا ہے آنحضور ﷺ نے اب بھی وہی جواب دیا کہ جہنم میں گیا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حقیقت حال سے ناواقفیت اور اس شخص کے ظاہر کودیکھ کر ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہوجاتا (رسول اللہ ﷺ الصادق المصدوق کی حدیث مبارک میں) لیکن ابھی لوگ اسی کیفیت میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ وہ ابھی مرا نہیں ہے، البتہ زخم بڑا کاری ہےاور جب رات آئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لاکر خودکشی کرلی، جب حضور اکرم ﷺ کواس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ اکبر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ❶ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کردیا کہ مسلمان کے سوااور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے فاجر شخص کو بھی ذریعہ بنالیتا ہے۔

باب ۲۲۶. مَنْ تَاَمَّرَ فِی الْحَرْبِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ

۲۲۶۔ جو شخص میدان جنگ میں، جب کہ دشمن کا خوف ہو، امام کے کسی نئے حکم کے بغیر امیر لشکر بن گیا۔

(۳۰۸) حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ

۳۰۸۔ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن ہلال نے اوران

❶ آنحضور ﷺ نے مسرت کا اظہار غالباً اس لئے فرمایا کہ ظاہر میں بھی اس شخص کی طرف سے اسلامی حکم کی خلاف ورزی مشاہدہ میں آگئی تھی خودکشی ممنوع اور حرام ہے لیکن اس سے ایمان ختم نہیں ہوتا، حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور حقیقتاً مومن نہ تھااور اسی بنیاد پر اس کی تمام ظاہری قربانیاں نظرانداز کردی گئیں تھیں۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ فَفُتِحَ عَلَیْہِ وَمَا یَسُرُّنِیْ اَوْقَالَ مَایَسُرُّھُمْ اَنَّھُمْ عِنْدَنَا قَالَ وَاِنَّ عَیْنَیْہِ لَتَذْرِفَانِ

سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا (مدینہ میں غزوہ موتہ کے موقعہ پر) جب کہ مسلمان سپاہی موتہ کے میدان میں دادشجاعت دے رہے تھے) اور فرمایا کہ اب اسلامی علم زید بن حارثہ لئے ہوئے ہیں، انہیں شہید کر دیا۔ پھر جعفر نے علم اپنے ہاتھ میں اٹھالیا، وہ بھی شہید کردیئے گئے اب عبداللہ بن رواحہ نے علم تھاما، یہ بھی شہید کر دیئے گئے آخر خالد بن ولید نے کسی نئی ہدایت کے بغیر اسلامی علم اٹھالیا ہے اور ان کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی اور میرے لئے اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں تھی یا آپ نے یہ فرمایا کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ (شہدا) ہمارے پاس ہوتے (کیونکہ شہادت کے بعد جو مرتبہ اور عزت اللہ تعالیٰ کے یہاں انہیں ملی ہے وہ دنیاوی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ) اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس وقت حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو، جاری تھے۔

باب ۲۲۷. اَلْعَوْنِ بِالْمَدَدِ

۲۲۷۔ جہاد میں مرکز سے فوجی امداد۔

(۳۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَسَھْلُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ رِعْلٌ وَذَکْوَانُ وَعُصَیَّۃُ وَ بَنُو لَحْیَانَ فَزَعَمُوْا اَنَّھُمْ قَدْ اَسْلَمُوْا وَاسْتَمَدُّوْہُ عَلٰی قَوْمِھِمْ فَاَمَدَّھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِیْنَ مِنَ الْاَ نصَارِ قَالَ اَنَسٌ کُنا نُسَمِّیْھِمُ الْقُرَّاءَ یَحْطِبُون بِالنَّھَارِ وَیُصَلُّوْنَ بِاللَّیْلِ فَانْطَلَقُوا بِھِمْ حَتّٰی بَلَغُوْا بِئْرَ مَعُوْنَۃَ غَدَرُوْابِھِمْ وَقَتَلُوھُمْ فَقَنَتَ شَھْرًا یَدْعُوْا عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَبَنِی لِحْیَانَ قَالَ قَتَادَۃُ وَحَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّھُمْ قَرَأُوابِھِمْ قُرآنًا اَلاَ بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا بِاَنَّا قَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِکَ بَعْدُ

۳۰۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی اور سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبائل کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور یقین دلایا کہ وہ لوگ اسلام لا چکے ہیں اور انہوں نے اپنی قوم کو (اسلامی تعلیمات سمجھانے کے لئے) آپ سے مدد چاہی تو نبی کریم ﷺ نے ستر انصار ان کے ساتھ کر دیئے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم انہیں قاری (قرآن مجید کے عالم اور صحیح مخارج کے ساتھ تلاوت کرنے والے) کہا کرتے تھے یہ حضرات ان قبیلہ والوں کے ساتھ چلے گئے لیکن جب بئر معونہ پر پہنچے تو انہوں نے ان صحابہ کے ساتھ دھوکا کیا اور انہیں شہید کر ڈالا، رسول اکرم ﷺ نے ایک مہینہ تک (نماز میں) قنوت پڑھی تھی اور رعل، ذکوان اور بنولحیان کے لئے بددعا کی تھی، قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ان شہداء کے متعلق) قرآن مجید میں ہم یہ آیت بھی پڑھتے تھے (ترجمہ) ''ہاں ہماری قوم (مسلم) کو بتا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں اور وہ ہم سے راضی ہوگیا ہے اور ہمیں بھی اس نے (اپنی بے پایاں نوازشات سے) خوش کیا ہے۔ پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی تھی۔

اب۲۲۸. مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَاَقَامَ عَلٰی عَرْصَتِهِمْ لاثًا

۲۲۸۔جس نے دشمن پر فتح پائی اور پھر تین دن تک ان کے میدان میں قیام کیا۔

۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ نُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَلَنَا اَنَسُ نُ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ لنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى وْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ تَابَعَه' مُعَاذٌ وَعَبْدُ لاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ لْحَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۰۔ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو جب کسی قوم پر فتح حاصل ہوتی تو میدان جنگ میں اپ تین دن تک قیام فرماتے اس روایت کی متابعت معاذ اور عبدالاعلیٰ نے کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

اب۲۲۹. مَنْ قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فِىْ غَزْوِهٖ وَ سَفَرِهٖ قَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِى الْحُلَيْفَةِ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَاِبِلًا فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ لْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ

۲۲۹۔جس نے غزوہ اور سفر میں غنیمت تقسیم کی رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے بکریاں اور اونٹ غنیمت میں ملے تھے اور نبی کریم ﷺ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دے کر (تقسیم کی تھیں)

۳۱۱) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ تَادَةَ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَه' قَالَ اِعْتَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ

۳۱۱۔ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مقام جعرانہ سے، جہاں آپ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی، عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

اب۲۳۰. اِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُوْنَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ جَدَه' الْمُسْلِمُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ افِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ رَسٌ لَّه' فَاَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِىْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَقَ عَبْدٌ لَّه' فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ لْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّه' عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۰۔کسی مسلمان کا مال، مشرکین لوٹ کر لے گئے، پھر وہ مال اس مسلمان کو مل گیا؟ (مسلمانوں کے غلبہ کے بعد) ابن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کا ایک گھوڑا چھوٹ گیا تھا اور دشمنوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا، پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا تو ان کا گھوڑا انہیں واپس کر دیا گیا تھا یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کا ہے اسی طرح ان کے ایک غلام نے بھاگ کر روم میں پناہ حاصل کر لی تھی، پھر جب مسلمانوں کو اس ملک پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کا غلام انہیں واپس کر دیا تھا، یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کے بعد کا ہے۔

۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ اَبَقَ لَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَرَدَّه'

۳۱۲۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا انہیں نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ کر روم میں پناہ گزیں ہو گیا تھا، پھر خالد بن ولید

عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ وَاَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَھَرَ عَلَیْہِ فَرَدُّوْہ عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ

رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (اسلامی لشکر نے) اس پر فتح پائی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غلام آپ کو واپس کر دیا، اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا بھاگ کر روم پہنچ گیا تھا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب روم پر فتح ہوئی تو آپ نے یہ گھوڑا بھی واپس کر دیا تھا۔

(۳۱۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ عَنْ مُوسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ عَلٰی فَرَسٍ یَوْمَ لَقِیَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَمِیْرُ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بَعَثَہٗ اَبُوْبَکْرٍ فَاَخَذَہُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا ھُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَہٗ

۳۱۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن اسلامی لشکر کی مڈبھیڑ رومیوں سے) ہوئی تو آپ ایک گھوڑے پر سوار تھے، سالار لشکر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے پھر گھوڑے کو دشمنوں نے پکڑ لیا، لیکن جب انہیں شکست ہوئی، تو خالد رضی اللہ عنہ نے گھوڑا آپ کو واپس کر دیا۔

باب ۲۳۱. مَنْ تَکَلَّمَ بالفَارِسِیَّةِ والرَّطَانَةِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ

۲۳۱۔ جس نے فارسی یا کسی بھی عجمی زبان میں گفتگو کی، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "(اللہ کی نشانیوں میں) تمہاری زبان اور رنگ کا اختلاف بھی ہے۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا لیکن یہ کہ وہ اسی قوم کا ہم زبان تھا (جس میں ان کی بعثت ہوئی۔)

(۳۱۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ذَبَحْنَا بُھَیْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَااَھْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَیَّ ھَلًابِکُمْ

۳۱۴۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی انہیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انہیں سعید بن میناء نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور کچھ گیہوں پیس لئے ہیں اس لئے آپ دو چار آدمیوں کو ساتھ لے کر تشریف لائیں اور کھانا ہمارے گھر پر تناول فرمائیں) لیکن آنحضور ﷺ نے بآواز بلند فرمایا، اے خندق کھودنے والو! جابر نے دعوت کا کھانا تیار کر لیا ہے، اب تاخیر نہ کرو، بمسرت تمام چلے چلو۔

(۳۱۵) حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْ وَعَلَیَّ قَمِیْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَنَہْ سَنَہْ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ وَھِیَ بِالْحَبَشِیَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَھَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۳۱۵۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں خالد بن سعید نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی، حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا "سنہ سنہ" عبداللہ نے کہا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں آتا ہے

فَزَبَرَنِي اَبِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اَبْلِيْ وَاَخْلِفِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِفِي قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذُكِرَ

انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مہر نبوت کے ساتھ (جو پشت مبارک پر تھی) کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے ڈانٹو مت، پھر آپ نے (درازی عمر کی) دعا دی کہ اس قمیص کو خوب پہنو، اور پرانی کرو، پھر پہنو اور پرانی کرو، عبداللہ نے کہا کہ چنانچہ یہ قمیص اتنے دنوں تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا چرچا آ گیا۔

(۳۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ بِالْفَارِسِيَّةِ كَخْ كَخْ اَمَا تَعْرِفُ اَنَّا لَانَاكُلُ الصَّدَقَةَ

۳۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجور میں سے (جو بیت المال میں آئی تھی) ایک کھجور اٹھالی اور اپنے منہ کے قریب لے گئے۔ لیکن آنحضور ﷺ نے انہیں فارسی زبان کا یہ لفظ کہہ کر روک دیا کہ) "کخ کخ" کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

باب ۲۳۲. الْغُلُوْلِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَاغَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۲۳۲۔ خیانت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور جو کوئی خیانت کرے گا، وہ قیامت میں اسے لے کر آئے گا۔"

(۳۱۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُوْلُ لَااَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ اَوْعَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُوْلُ لَااَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ اَوْعَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ

۳۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابوحیان نے بیان کیا ان سے ابوزرعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا اور خیانت (غلول) کا ذکر فرمایا اور اس جرم کی ہولناکی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں گا کہ اس کی گردن میں بکری ہو اور چلا رہی ہو۔ یا اس کی گردن پر گھوڑا ہو اور وہ چلا رہا ہو اور وہ شخص یہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے لیکن میں یہ جواب دے دوں گا کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ میں تو (خدا کا پیغام) تم تک پہنچا چکا ہوں، اور اس کی گردن پر اونٹ ہو اور چلا رہا ہو اور وہ شخص فریاد کر رہا ہو کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے، لیکن میں یہ جواب دے دوں گا کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں تو خدا کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا، یا (وہ اس حال میں آئے) کہ اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور مجھ سے کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے لیکن میں اس سے یہ کہہ دوں گا کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ فریاد کرے کہ یا

رسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں تو پہلے ہی پہنچا چکا تھا۔ اور ایوب نے بیان کیا اور ان سے ابوحیان نے کہ "فرس لہ حمحمۃ"۔

باب۲۳۳. اَلْقَلِيْلِ مِنَ الْغُلُوْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ حَرَّقَ مَتَاعَهٗ وَ هٰذَا اَصَحُّ

۲۳۳۔ معمولی خیانت، اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اس کا ذکر نہیں کیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے اس شخص کے (جس نے مال غنیمت میں خیانت کر لی تھی) چراتے ہوئے مال کو جلوایا بھی تھا۔ اور یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(۳۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عبدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كَرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوْطٌ كَذَا

۳۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سامان واسباب پر ایک صاحب متعین تھے جن کا نام کرکرہ تھا ان کا انتقال ہو گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو جہنم میں گیا، صحابہ انہیں دیکھنے گئے تو ایک عباء ان کے یہاں سے ملی، جسے خیانت کر کے انہوں نے رکھ لی تھی، ❶ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن سلام نے کرکرہ کاف کے فتح کے ساتھ بیان کیا اور یہی روایت محفوظ ہے۔

باب۲۳۴. مَايُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ

۲۳۴۔ مال غنیمت کے اونٹ اور بکریاں ذبح کرنے پر ناپسندیدگی۔

(۳۱۹) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ وَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوْا فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ وَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَانَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّيْ

۳۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مقام ذوالحلیفہ میں ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑاؤ کیا (کسی غزوہ کے موقعہ پر) لوگوں کے پاس کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو گئی تھیں، ادھر غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں، حضور اکرم ﷺ لشکر کے پیچھے تھے اور لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور مال غنیمت کے بہت سے جانور تقسیم سے پہلے ذبح کر کے) ہانڈیاں (پکنے کے لئے) چڑھا دیں لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ کے حکم سے ان ہانڈیوں کا گوشت نکال لیا گیا اور پھر آپ نے غنیمت تقسیم کی، (تقسیم میں) دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر آپ نے رکھا تھا۔ اتفاق سے مال غنیمت کا ایک اونٹ بھاگ گیا، لشکر میں

❶ یعنی عباء کی خیانت اگر چہ ایک معمولی خیانت تھی، لیکن اس کی بھی سزا انہیں بھگتنی پڑے گی، اسی گناہ کی وجہ سے آنحضور ﷺ نے ان کے جہنم میں دخول کے متعلق فرمایا۔

اَنَا نَرْجُوا اَوْنَخَافُ اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْ بَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ۔ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

گھوڑوں کی کمی تھی لوگ اسے پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن اونٹ نے سب کو تھکا دیا آخر ایک صحابی (خود رافع رضی اللہ عنہ) نے تیر سے اسے مار گرایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اونٹ جہاں تھا وہیں رہ گیا اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان (پالتو) جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے، اس لئے ان میں سے اگر کوئی قابو میں نہ آئے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہئے۔

میرے دادا (رافع رضی اللہ عنہ) نے خدمت نبی ﷺ میں عرض کیا کہ ہمیں توقع ہے یا (یہ کہا کہ) خوف ہے کہ کل کہیں ہماری، دشمن سے مڈبھیڑ نہ ہو جائے، ادھر ہمارے پاس چھری نہیں ہے (تلوار دشمن کے مقابلے کے لئے ہے) تو کیا ہم بانس سے ذبح کر سکتے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس چیز سے خون جانور کی گردن پر اسے پھیرنے سے) نکل جائے اور اس سے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کا گوشت کھانا حلال ہے، البتہ وہ چیز (جس سے ذبح کیا گیا ہو) دانت اور ناخن نہ ہونی چاہئے، اس کی میں تمہارے سامنے وضاحت کروں گا، دانت تو اس لئے نہیں کہ وہ ہڈی ہے اور ناخن اس لئے نہیں کہ وہ حبشیوں کی چھری ہے (حدیث گزر چکی ہے)

باب ۲۳۵. البشارَةِ فِي الْفُتُوحِ

۲۳۵۔ فتح کی خوشخبری۔

(۳۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاتُرِ يحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْهِ خَثْعَمُ يُسَمّٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ مِنْ اَحْمَسَ وَكَانُوا اَصْحَابَ خَيْلٍ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي لَااَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَا بِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَاَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُه‘ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَاجِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا

۳۲۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی الخلصہ سے مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے یہ ذی الخلصہ (یمن کے قبیلہ) خثعم کا ایک بتکدہ تھا، جسے کعبۃ الیمانیہ کہتے تھے۔ چنانچہ میں (اپنے قبیلہ) احمس کے ایک سو پچاس آدمیوں کو لے کر تیار ہو گیا، یہ سب شہسوار تھے، پھر میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میں گھوڑے کی اچھی سواری نہیں کر پاتا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر (دست مبارک) مارا اور میں نے آنحضور ﷺ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے پر محسوس کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے پھر یہ دعا دی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے صحیح راستہ دکھانے والا اور خود بھی راہ یاب کر دیجئے'' پھر وہ مہم پر روانہ ہوئے اور اسے توڑ کر جلا دیا اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خوشخبری بھجوائی (خدمت نبوی ﷺ

جَمَلٌ اَجرَبُ فَبَا رَکَ عَلٰی خَیلِ اَحْمَسَ وَرِجَا لِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ مُسَدَّدٌ بَیتٌ فِی خَثعَمٍ

میں) حاضر ہوکر جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے عرض کیا، یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک وہ بتکدہ ایسا (سیاہ) نہیں ہوگیا تھا جیسا خارش زدہ اونٹ ہوا کرتا ہے (جس کا چمڑہ خارش کی وجہ سے بالکل سیاہ ہوجاتا ہے) آنحضور ﷺ نے یہ سن کر قبیلہ احمس کے سواروں اور اس کے جوانوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔ مسدد نے اپنی روایت میں "بیت فی خثعم" کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

باب ۲۳۶. مَایُعْطَی البَشِیْرُ وَاَعْطٰی کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ ثَوْبَینِ حِینَ بُشِّرَ بالتَّوْبَةِ

۲۳۶۔ خوشخبری سنانے والے کو انعام دینا، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے جب انہیں ان کی توبہ کے قبول ہونے کی خوشخبری سنائی گئی، تو دو کپڑے دیئے تھے۔

باب ۲۳۷. لا هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتحِ

۲۳۷۔ فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔ ❶

(۳۲۱) حَدَّثَنا اٰدَمُ بْنُ اَبِی اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتحِ مَکَّةَ لَاهِجْرَةَ وَلٰکِن جِهَادٌ وَنِیَّةٌ وَاِذَا اسْتُنفِرْتُم فَانفِرُوْا

۳۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت (مکہ سے مدینہ کے لئے) باقی نہیں رہی۔ البتہ حسن نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً تیار ہوجاؤ۔

(۳۲۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهدِیِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ مُجَاشِعٌ بِاَخِیْهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مُجَالِدٌ یُبَایِعُکَ عَلَی الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ فَتحِ مَکَّةَ وَلٰکِنْ اُبَایِعُه' عَلَی الْاِسْلَامِ

۳۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن زریع نے خبر دی، انہیں خالد نے، انہیں ابوعثمان مہدی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجاشع رضی اللہ عنہ اپنے بھائی مجالد بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ مجالد ہیں، آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی، ہاں میں اسلام پر ان سے عہد (بیعت) لوں گا۔

(۳۲۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰه حَدَّثَنَا سُفیَانُ قَالَ

۳۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

---

❶ مراد خاص مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت ہے۔ یعنی پہلے، جب مکہ دار اسلام نہیں تھا اور مسلمانوں کو احکام اسلام بجالانے کی وہاں آزادی نہیں تھی تو وہاں سے ہجرت ضروری اور باعث اجر و ثواب تھی، لیکن اب مکہ اسلامی اور الٰہی حکومت کے تحت آچکا ہے اس لئے یہاں سے ہجرت کا کوئی سوال باقی نہیں رہا، یہ معنی ہرگز نہیں کہ سرے سے ہجرت کا حکم ہی ختم ہوگیا کیونکہ جب تک دنیا قائم ہے اور جب تک کفر و اسلام کی کشمکش باقی ہے اس وقت تک ہر اس خطہ سے جہاں، مسلمانوں کو احکام الٰہی پر عمل کی آزادی حاصل نہیں ہے ہجرت ضروری اور فرض ہے۔

عَمْرُو وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اِلَى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيْرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

حدیث بیان کی کہ عمر اور ابن جریج بیان کرتے تھے انہوں نے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ثبیر پہاڑ کے قریب قیام فرماتھیں۔ آپ نے ہم سے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مکہ پر فتح دی تھی، اسی وقت سے ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔

باب ۲۳۸۔ اِذَا اضْطُرَّا لِرَّجُلُ اِلَى النَّظَرِ فِيْ شُعُوْرِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِذَا عَصَيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيْدِهِنَّ

۲۳۸۔ ذمی عورت کے بال دیکھنے یا کسی مسلمان خاتون کے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہو، بال دیکھنے اور اس کے کپڑے اتارنے کی اگر ضرورت پیش آجائے؟

(۳۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَاالَّذِيْ جَرَّاَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوْا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُوْنَ بِهَا امْرَاَةً اَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَاَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِيْ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ اَوْلَاُجَرِّدَنَّكِ فَاَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَاَرْسَلَ اِلٰى حَاطِبٍ فَقَالَ لَاتَعْجَلْ وَاللّٰهِ مَاكَفَرْتُ وَلَاازْدَدْتُ لِلْاِسْلَامِ اِلَّاحُبًّا وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِكَ اِلَّا وَلَهٗ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لِيْ اَحَدٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَاِنَّهٗ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَايُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِيْ جَرَّاَهٗ

۳۲۴۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، "انہیں حصین نے خبر دی" انہیں سعد بن عبادہ نے، انہیں ابی عبدالرحمٰن نے اور آپ عثمانی تھے۔ ❶ آپ نے ابن عطیہ سے کہا، جو علوی تھے، کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو کس چیز نے خون بہانے سے جری ❷ بنا دیا تھا، میں نے خود ان سے سنا، بیان فرماتے تھے کہ مجھے اور زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہما) کو نبی کریم ﷺ نے بھیجا اور ہدایت فرمائی کہ فلاں باغ پر جب تم لوگ پہنچو گے تو تمہیں ایک عورت ملے گی جسے حاطب (رضی اللہ عنہ) نے ایک خط دے رکھا ہے چنانچہ جب ہم اس باغ تک پہنچے (تو ایک عورت ہمیں ملی) ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ، اس نے کہا کہ حاطب (رضی اللہ عنہ) نے مجھے کوئی خط نہیں دیا ہے، ہم نے اس سے کہا کہ خط خود بخود نکال کر دے دو، ورنہ (تلاشی کے لئے) تمہارے کپڑے اتارے جائیں گے۔ تب کہیں اس نے خط اپنے ازار سے نکال کر دیا (جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خط پیش ہوا تو) آپ ﷺ نے حاطب رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، انہوں نے (خدمت نبوی میں حاضر ہو کر) عرض کیا، آنحضور ﷺ میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیں، خدا کی قسم! میں نے نہ کفر کیا ہے اور نہ اسلام سے ہٹا ہوں، صرف (اپنے

---

❶ سلف جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں عثمانی کہتے تھے اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں علوی کہتے تھے، یہ اصطلاح ایک زمانہ تک باقی رہی، پھر ختم ہو گئی تھی۔ ❷ درحقیقت اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھوڑے سے سوء ادب کا پہلو نکلتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ عدل وانصاف کے پیکر تھے اور معاذ اللہ، آپ نے ناحق کسی کا خون نہیں بہایا تھا، لیکن جب دو فریق میں اس طرح کی گفتگو ہوتی ہے تو الفاظ کچھ تند وترش زبان سے نکل آتے ہیں۔ یہ بات بھی نہیں کہ حضرت ابی عبدالرحمٰن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت اور ان کے مرتبہ سے غافل تھے۔ صرف افضلیت ومفضولیت کی حد تک بات تھی!!

خاندان کی) محبت نے اس پر مجبور کیا تھا، آپ کے اصحاب مہاجرین) میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کے مکہ میں ایسے لوگ نہ ہوں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان والوں اوران کی جائداد کی حمایت وحفاظت نہ کرتا ہو، لیکن میرا وہاں کوئی بھی آدمی نہیں، اس لئے میں نے چاہا تھا کہ ان پر ایک احسان کردوں (تا کہ میرے خاندان کے لوگوں کو کوئی گزند نہ پہنچے) نبی کریم ﷺ نے بھی ان کی بات کی تصدیق فرمائی۔ عمر رضی اللہ عنہ تو فرمانے لگے کہ مجھے اس کی گردن مارنے دیجئے، اس نے تو نفاق کا کام کیا ہے، لیکن حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال سے بخوبی واقف تھا اور وہ خود (اہل بدر کے متعلق) فرما چکا ہے کہ ''جو چاہو کرو'' اور اسی لئے انہیں بھی اس کی جرأت ہوگئی تھی۔

باب ۲۳۹ . اِسْتَقْبَالِ الْغُزَاةِ

(۳۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیعٍ وَحُمَیْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیکَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَیْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَ تَرَكَكَ

۲۳۹۔ غازیوں کا استقبال۔

۳۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع اور حمید بن الاسود نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن شہید نے اوران سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تمہیں یاد ہے، جب میں اور تم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لئے آ گئے تھے (غزوے سے واپسی پر) انہوں نے کہا کہ ہاں اور حضور اکرم ﷺ نے ہمیں سوار کرلیا تھا اور ہمیں چھوڑ دیا تھا۔

(۳۲۶) حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصبیان الی ثَنِیَّةِ الوَدَاعِ

۳۲۶۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جب رسول اللہ ﷺ، غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو) ہم بچوں کو ساتھ لے کر آپ کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

باب ۲۴۰ . مَایَقُولُ اِذَا رَجَعَ مِنَ الغَزْوِ

(۳۲۷) حَدَّثَنَا مُوسَی ابْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ آئِبُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُونَ عَابِدُوْنَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

۲۴۰۔ غزوے سے واپس ہوتے ہوئے کیا دعاء پڑھنی چاہئے۔

۳۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اوران سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ (کسی غزوے سے) واپس ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعاء پڑھتے ''ہم انشاء اللہ (اللہ کے پاس) واپس جانے والے ہیں، ہم توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں، اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اوراس کا سجدہ

لانے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا تمام جماعتوں کو شکست دی۔

(۳۲۸) حَدَّثَنَا اَبُومَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِی یَحْیٰی بْنُ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَه، مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ اَرْدَفَ صَفِیَّةَ بِنْتَ حُیَیّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُه، فَصُرِعَا جَمِیْعًا فَاقْتَحَمَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَاءَکَ قَالَ عَلَیْکَ الْمَرْاَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰی وَجْهِهٖ وَاَتَاهَا فَاَلْقَاهُ عَلَیْهَا وَاَصْلَحَ لَهُمَا مَرْکَبَهُمَا فَرَکِبَا وَاکْتَنَفْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَ اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ یَزَلْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ حَتّٰی دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ

۳۲۸۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، اوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عسفان سے واپس ہوتے ہوئے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ کی سواری پر پیچھے (ام المؤمنین) صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اتفاق سے آپ کی اونٹنی پھسل گئی اور آپ دونوں گر گئے اتنے میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی فوراً اپنی سواری سے کود پڑے اور بولے، یارسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پہلے عورت کا خیال کرو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر صفیہ رضی اللہ عنہا کے قریب آئے اور وہی کپڑا (جو آپ تک اپنے اوپر ڈالے ہوئے تھے، تاکہ ام المومنینؓ پر نظر نہ پڑے) ان کے اوپر ڈال دیا، اس کے بعد دونوں حضرات کی سواری درست کی، جب آپ سوار ہوگئے تو ہم رسول اکرم ﷺ کے چاروں طرف آگئے، پھر جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آنحضور ﷺ نے یہ دعاء پڑھی ''ہم اللہ کے پاس واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد پڑھنے والے ہیں۔'' آنحضور ﷺ یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہوگئے۔

(۳۲۹) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه، اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَفِیَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا کَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ وَاِنَّ اَبَاطَلْحَةَ قَالَ اَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِیْرِهٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَاءَکَ هَلْ اَصَابَکَ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَا وَلٰکِنْ عَلَیْکَ بِالْمَرْاَةِ فَاَلْقٰی اَبُوْطَلْحَةَ ثَوْبَه، عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا

۳۲۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، اوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی آنحضور ﷺ کی سواری کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں، ایک موقعہ ایسا آیا کہ اونٹنی پھسل گئی اور حضور اکرم ﷺ گر گئے ام المؤمنین بھی گر گئیں بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے متعلق انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اپنے اونٹ سے کود پڑے اور آنحضور ﷺ کے پاس پہنچ کر عرض کیا۔ یا نبی اللہ! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے کوئی چوٹ تو آنحضور کو نہیں آئی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن پہلے عورت کی خبر لو، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا ان پر ڈال دیا، اب ام المؤمنین کھڑی ہوگئیں پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ

فَالْقٰى ثَوْبَه' عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بَظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ اَوْقَالَ اَشرَفُوا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

دونوں کے لئے سواری درست کی، تو آپ سوار ہوئے اور سفر شروع کیا جب مدینہ منورہ کے بالائی علاقے پر پہنچ گئے، یا یہ کہا کہ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو نبی کریم ﷺ نے یہ دعا پڑھی ''ہم اللہ کی طرف واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں'' حضور اکرم ﷺ یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

باب ۲۴۱. الصَّلٰوة اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

۲۴۱۔ سفر سے واپسی پر نماز۔

(۳۳۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِي اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

۳۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پہلے مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھ لو۔

(۳۳۱) حَدَّثَنَا اَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ

۳۳۱۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے، ان سے ان کے والد (عبداللہ) اور چچا عبیداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے واپس ہوتے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

باب ۲۴۲ الطَّعَامُ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَكَانَ ابن عُمَر يُفْطِرُ لِمَنْ يَغْشَاهُ

۲۴۲۔ سفر سے واپسی پر کھانا کھلانے کی مشروعیت ابن عمر رضی اللہ عنہما (جب سفر سے واپس آتے تو) مزاج پرسی کے لئے آنے والوں کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے۔

(۳۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جُزُورًا اوبَقَرَةً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اشْتَرٰى مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِوَقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ اَوْدِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَنِىْ اَنْ اٰتِيَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ

۳۳۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں محارب بن دثار نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے (کسی غزوہ سے) تو اونٹ یا گائے ذبح کی (راوی کو شبہ ہے) معاذ نے (اپنی روایت میں) زیادتی کی ہے، ان سے شعبہ نے بیان کی ان سے محارب نے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ مجھ سے خریدا تھا، دو اوقیہ اور ایک درہم یا (راوی کو شک ہے کہ دو(۲) اوقیہ) دو درہم میں۔ جب حضور اکرم ﷺ مقام صرار پر پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور گائے ذبح کی گئی اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا، پھر جب آپ مدینہ منورہ

پہنچے تو مجھے حکم دیا کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں اس کے بعد مجھے میرے اونٹ کی قیمت وزن کر کے عنایت فرمائی۔ ❶

۳۳۱) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ عن محارب
دثار عن جا بر قال قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ
لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔صِرَارٌ: مَوْضِعٌ
حِيَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ

۳۳۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محارب بن دثار نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سفر سے واپس مدینہ پہنچا تو حضور اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو۔ صرار، اطراف مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے (مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر، جانب مشرق میں)۔

ب ۲۴۳ . فَرْضِ الْخُمُسِ

۲۴۳۔ مال غنیمت میں سے (بیت المال کے لئے) پانچویں حصے (خمس) کی فرضیت۔

۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اخبرنا عبداللّٰه اخبرنا
نس عن الزهری قال اخبرنی علی بن الحسین
حُسَيْنَ بن علی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اخبره اَنَّ عليًا
كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ
رٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ
ارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَرَدْتُ ان اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ
ت رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعَدْتُ
حُلًا صَوَّا غًا مِن بَنِي قَيْنُقَاعَ اَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ
تِيَ بِاذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهُ الصَّوَّا غِيْنَ وَاَسْتَعِيْنَ
فِي وَلِيْمَةِ عُرُسِيْ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا
نَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَا خَتَانِ
ى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ رَجَعْتُ حِيْنَ
مَعْتُ مَاجَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَايَ قَدْ اجْتُبَّ
نِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُ هُمَا وَاُخِذُ مِنْ
بَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ
مَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَالُوْا فَعَلَ
مْزَةُ بْنُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي

۳۳۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں علی بن حسین نے خبر دی اور انہیں حسین بن علی علیہما السلام نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی تھی اور نبی کریم ﷺ نے بھی مجھے ایک اونٹنی خمس کے مال میں سے دی تھی پھر جب میرا ارادہ ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کو رخصت کرا کے لاؤں تو بنی قینقاع کے ایک صاحب سے جو سنار تھے، میں نے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلیں اور ہم اذخر گھاس (تلاش کر کے) لائیں (جو سناروں کے کام آتی ہے) میرا ارادہ یہ تھا کہ میں وہ گھاس سناروں کو بیچ دوں گا اور اس کی قیمت سے ولیمہ کی دعوت کروں گا، ابھی میں ان دونوں اونٹنیوں کا سامان، کجاوے، ٹوکریاں، اور رسیاں جمع کر رہا تھا اور یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے گھر کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ جب سارا سامان اکٹھا کر کے واپس آیا تو یہ منظر میرے سامنے تھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیئے گئے تھے اور ان کے کولہے چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی گئی تھی جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا میں نے پوچھا یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے نہ فرض نہ نفل۔ البتہ جب گھر پر مقیم ہوتے تو بکثرت روزے رکھا کرتے مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی عادت حالت اقامت میں بکثرت روزے رکھنے کی تھی لیکن جب آپ سفر سے واپس آتے تو دو ایک دن اس خیال سے روزہ ں رکھتے تھے کہ مزاج پرسی کے لئے لوگ آئیں گے اور ان کی ضیافت ضروری ہے۔

شَرْبٌ من الانْصارِ فانطلقتُ حتّى ادْخلَ عَلى النَّبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وعِنْدَه' زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فعرف النَّبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فِي وَجْهِيَ الَّذى لَقِيتُ فَقَالَ النَّبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مَالَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رايتُ كَاليَومِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ على نَاقتيَّ فَاجَبَّ اسنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَاهُوَ ذَافِيْ بَيْتٍ مَعَه' شَرْبٌ فَدَعَا النَّبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ بِرِدَائِهٖ فارْتَدىٰ ثُمَّ انطَلَقَ يَمْشِيْ وَا تْبَعْتُه' انَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّى جَاءَ البيتَ الَّذى فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأذَنَ فَاذِنُوالَهُمْ فَاِذَاهُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنظَرَ اِلٰى رُكْبَتِهٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنظَرَ اِلٰى سُرَّتِهٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنظَرَ اِلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ حمزة هَلْ اَنْتُمْ الاعَبِيْدٌ لِاَبِيْ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ انَّه' قَدْ ثَمِلَ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجْنَا مَعَه'

کہ حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلبؓ نے۔ اور وہ اسی گھر میں کچھ انصار کے ساتھ شراب کی محفل جمائے بیٹھے ہیں۔ میں وہاں سے واپس آ گیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضور اکرم ﷺ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ کوئی بات ضرور پیش آئی ہے اس لئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آج جیسا صدمہ مجھے کبھی نہیں ہوا تھا حمزہ (رضی اللہ عنہ) نے میری دونوں اونٹنیوں پر ہاتھ صاف کر دیا، دونوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے کولہے چیر ڈالے، ابھی وہ اسی گھر میں شراب کی محفل میں موجود ہیں، نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مانگی، اور اسے اوڑھ کر چلنے لگے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے ہو لئے، آخر جب وہ گھر آ گیا جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ موجود تھے تو آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت چاہی، اور اندر موجود لوگوں نے آپ کو اجازت دے دی شراب کی مجلس جمی ہوئی تھی حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر رسول اللہ ﷺ انہیں ملامت کرنے لگے، حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں شراب کے نشے میں مخمور اور سرخ تھیں وہ نظر اٹھا کر حضور اکرم ﷺ کو دیکھنے لگے، پھر نظر ذرا اور اوپر اٹھائی پھر آنحضور ﷺ کے گھٹنوں پر نظر لے گئے اس کے بعد نگاہ اور اٹھا کے آپ ﷺ کی ناف کے قریب دیکھنے لگے پھر چہرے پر نظر جمادی اور کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو، حضور اکرم ﷺ نے جب محسوس کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نشے میں ہیں تو آپ الٹے پاؤں واپس آ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے (حدیث پہلے گزر چکی ہے واقعہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔)

(۳۳۵) حَدَّثَنَا عبدُالعزيز ابن عبدالله حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عن صالح عن ابن شهابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عروةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئشَةَ امَّ المؤمنين رَضِيَ اللّٰه عنها اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فاطمةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سالت اَبَابَكْرِ الصدِّيْقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْسِمَ لها مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ

۳۳۵۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مطالبہ کیا تھا کہ آنحضور ﷺ کے اس ترکہ سے انہیں ان کی میراث کا حصہ ملنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو فئی کی صورت میں دیا تھا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آنحضور ﷺ نے (اپنی حیات میں) فرمایا تھا کہ ہماری (انبیاء علیہم السلام کی) میراث تقسیم نہیں ہوتی

لَهَا اَبُوْبَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْت
رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ اَبَابكر
فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَه' حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ قَالَتْ
وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْاَلُ اَبَابَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ
رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ
وَفَدَكَ وَصَدَقَتُه' بِالمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْبَكْرٍ عَلَيْهَا
ذٰلِكَ وَ قَالَ لَسْتُ تَارِكًا شيئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ الاعَمِلْتُ بِهٖ فَاِنِّي
اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا
صَدَقَتُه' بِالمَدِيْنَةِ فَدَ فَعَهَا عمرُ اِلٰى علي وَعَبَّاسٍ
وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَاَمْسَكَهَا عمرُوَ قال هُمَا
صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كانتا
لِحُقُوْقِهِ التي تَعْرُوْه ونوائبه وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَلِيَ
الْاَمْرَ قال فَهُمَا على ذٰلِكَ اِلَى اليوم

ہمارا ترکہ صدقہ ہے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تعلقات منقطع کر لئے۔ یہ انقطاع ان کی وفات تک رہا آپ رضی اللہ عنہا رسول اللہ کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ کے خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقے کا مطالبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا، انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جسے رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں کرتے رہے ہوں میں ہر ایسے عمل کو ضرور کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے حضور اکرم ﷺ کا کوئی عمل بھی چھوڑا تو میں حق سے منحرف ہو جاؤں گا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) پھر آنحضور کا مدینہ کا جو صدقہ تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو (اپنے عہد خلافت میں) دے دیا (ان کی ملکیت میں نہیں بلکہ صرف انتفاع کے لئے ان کے عمومی حق کے مطابق) البتہ خیبر اور فدک کی جائداد عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو نہیں دی اور فرمایا کہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں اور ان حقوق کے لئے جو وقتی طور پر پیش آتے تھے یا وقتی حادثات کے لئے خاص تھا، حضور اکرم ﷺ نے ان کے انتظامات پر خلیفہ کو مختار بنایا تھا، زہری نے بیان کیا، چنانچہ ان دونوں جائدادوں کا انتظام آج تک اسی طرح ہوتا چلا آتا ہے۔

(۲۳۶) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ محمدٍ الفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ انسٍ عن شهابٍ عن مَالك بن اَوسِ
بن الحَدَثَانِ وَكَانَ محمدُ بْنُ جبير ذَكَرَ لِيْ ذِكْرًا
من حديثِهٖ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حتى ادْخُلَ عَلٰى
مَالِكِ بْنِ اوس فَسَاَلْتُه' عَنْ ذٰلِكَ الحديثِ فقال
مَالِكٌ بَيْنَا اَنَاجَا لِسٌ فِي اَهْلِي حِيْنَ مَتَعَ النَّهَارُ اِذَا
رَسُوْلُ عمرَ بنِ الخطاب يا تِيْنِي قال اَجِبْ.امير
المئومنين فا نطلقت مَعَه' حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ
فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رمال سَرِيرٍ لَيْسَ بينه وبَيْنَه'
فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ من اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ
جلستُ فقال يامالِ اِنَّه' قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ
اَهْلُ ابياتٍ وقد اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ

۲۳۶۔ ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے (زہری نے بیان کیا کہ) محمد بن جبیر نے مجھ سے (اسی آنے والی حدیث کا ذکر کیا تھا اس لئے میں نے مالک بن اوس کی خدمت میں خود حاضر ہو کر ان سے اس حدیث کے متعلق (مزید علم ویقین کے لئے) پوچھا، انہوں نے بیان کیا کہ دن چڑھ آیا تھا اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا کہ، امیر المومنین آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں قاصد کے ساتھ ہی چلا گیا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی ایک چار پائی پر بیٹھے تھے جس پر کوئی بستر وغیرہ بھی نہیں بچھا تھا اور ایک چمڑے کے تکیئے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں سلام کر کے بیٹھ گیا، پھر آپ نے فرمایا، مالک! تمہاری قوم کے کچھ لوگ

اقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَاامِيرَالمؤمِنِينَ لَوْاَمَرْتَ بِهٖ غَيْرِيْ فقال اقْبِضه اَيُّهَا المَرْءُ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنده' اَتَاهُ حَاجِبهُ يَرْفَا فقال هل لَکَ فی عُثْمَانَ وعبدِالرحمٰن بنِ عوفٍ والزبيرِ وسعدِ بن ابی وقاص يَسْتَاذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَاذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوْا وَجَلَسُوْا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هل لَکَ فی علی وعباسٍ قال نعم فاذِنَ لهم فَدَخَلاَ فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَاسُ ياامير المؤمنين اِقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيْمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ من بنی النضيرِ فقال الرهطُ عثمانُ واصحابُهٗ ياامير المؤمنين اقضِ بينهما واَرِحْ احدهما مِنَ الأخر قال عمر تَيْدَكُمْ، انشدكم بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال "لانورث ماتركنا صدقة" يريد رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نفسه؟ قال الرهط قد قال ذلک فاقبل عمرؓ علٰی علیؓ وعباسؓ فقال انشدكما الله أتعلمان ان رسول الله قد قالاذلک قالا: قدقال ذلک قال عمرفانی احدثكم عن هذاالامر ان الله قد خص رسوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی هذا الفیءِ بشیءٍ لم يعطه احداغيره ثم قرأ "وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ" الی قوله قَدِيْرٌ فكانت هذه خالصةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والله مااحتازها دُونكم ولااستأ ثَرَ بها عليكم قد اعطا كموه وبثها فيكم حتّٰی بقی منها هذاالمالُ فكان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينفق علی اهله نفقة سنتهم من هذا المال ثم يأخذمابقی فيجعله مَجْعَلَ مالِ اللّٰه فَعَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بذلک حياتَهٗ انشدكم بالله هل تعلمون ذلک قالوا نعم ثم قال لعلیّ وعباس انشدكما بالله هل تعلمان

میرے پاس آئے تھے (اور قحط اور فقر و فاقہ کی شکایت کر رہے تھے می
نے ان کے لئے ایک معمولی سے عطیے کا فیصلہ کرلیا ہے تم اسے اپنی نگرا
میں قوم کے درمیان تقسیم کرادو، میں نے عرض کیا یاامیرالمؤمنین! اگر آ
اس کام پر کسی اور کو مامور فرمادیتے تو بہتر تھا، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ
اصرار کیا کہ نہیں اپنی ہی تحویل میں کام لے لو، ابھی میں وہیں حاضر تھا ک
امیرالمؤمنین کے حاجب یرفا آئے اور کہا کہ عثمان بن عفان، عبدالرحم
بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اندر آنے ک
اجازت چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی الل
عنہ نے فرمایا کہ ہاں انہیں اندر بلالو آپ کی اجازت پر یہ لوگ داخل
ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ یرفا بھی تھوڑی دیر بیٹھے رہے اور پھر اند
آ کر عرض کیا، کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو اندر آنے کی اجازت ہے
آپ نے فرمایا کہ ہاں انہیں بھی اندر بلالو، آپ کی اجازت پر یہ حضرات
بھی اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے، عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا، یاامیرالمؤمنین! میرا اور ان کا فیصلہ کر دیجئے، ان حضرات کا نزاع
اس فئی کے بارے میں تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو بنی نضیر
کے اموال میں سے (خمس کے طور پر) عنایت فرمائی تھی اس پر حضرت
عثمان اور ان کے ساتھ جو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے انہوں نے کہا، امیر
المؤمنین! ان دونوں حضرات میں کوئی فیصلہ فرما دیجئے، اور معاملہ ختم کر
دیجئے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا تو پھر ذرا صبر کیجئے، میں آپ لوگوں
سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین
قائم ہیں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ک
"ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم (انبیاء) چھوڑ کر جاتے ہیں و
صدقہ ہوتا ہے، جس سے حضور اکرم ﷺ کی مراد (تمام دوسرے انبیاء علیہم
السلام کے ساتھ) خود اپنی ذات بھی تھی؟ ان حضرات نے تصدیق کی ک
آنحضور ﷺ نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں
آپ لوگوں سے اس مسئلہ پر گفتگو کروں گا (جو مابہ النزاع بنا ہوا ہے) ی
واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے لئے اس فئی کا ایک
حصہ مخصوص کر دیا تھا جسے آنحضور ﷺ نے بھی کسی دوسرے کو نہیں دیا تھ
پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "ماافاء الله علیٰ رسول
منهم" سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "قدیر" تک (جس میں اس تخصیص کا ذکر

ذلک قال عمرؓ ثم توفی اللہ نبیہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فقال ابوبکرؓ انا ولی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَھَا ابوبکر فعمل فیھا بما عمل رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ واللہ یَعْلَمُ اِنَّہٗ فِیْھَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تابعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّی اللّٰہُ اَبَابَکْرٍ فَکُنْتُ اَنَا وَلِیُّ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَبَضْتُھَا سَنَتَیْنِ من اِمَارَتِیْ اَعْمَلُ فِیْھَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِیْھَا اَبُوْبَکْر وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنِّی فِیْھَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِیْ تُکَلِّمَانِیْ وَکَلِمَتُکُمَا وَاحِدَۃٌ وَاَمْرُکُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِیْ یَاعَبَّاسُ تَسْاَلُنِیْ نَصِیْبَکَ مِنِ ابْنِ اَخِیْکَ وَجَاءنِیْ ھٰذَا یُرِیْدُ عَلِیًّا یُرِیْدُ نَصِیْبَ امْرَاَتِہٖ مِنْ اَبِیْھَا فَقُلْتُ لَکُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال لَانُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ فَلَمَّا بَدَالِی اَنْ اَدْفَعَہٗ اِلَیْکُمَا قُلْتُ ان شِئْتُمَا دَفَعْتُھَا اِلَیْکُمَا عَلٰی اَنَّ عَلَیْکُمَا عَھْدَاللّٰہِ ومِیْثَاقَہٗ لَتَعْمَلَانِ فِیْھَا بِمَا عَمِلَ فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِیْھَا اَبُوْبَکْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِیْھَا مُنْذُ وَلِیْتُھَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْھَا اِلَیْنَا فَبِذٰلِکَ دَفَعْتُھَا اِلَیْکُمَا فَاَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ ھَلْ دَفَعْتُھَا اِلَیْھِمَا بِذٰلِکَ قَالَ الرَّھْطُ نَعَم ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی عَلِیٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُکُمَا بِاللّٰہِ ھَلْ دَفَعْتُھَا اِلَیْکُمَا بِذٰلِکَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّی قَضَاءً غَیْرَ ذٰلِکَ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ بِاِذْنِہٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَااَقْضِیْ فِیْھَا قَضَاءً غَیْرَ ذٰلِکَ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْھَا فَادْفَعَاھَا اِلَیَّ فَاِنِّیْ اَکْفِیْکُمَاھَا

ہے)اور وہ حصہ آنحضور ﷺ کے لئے خاص رہا، خدا گواہ ہے میں نے وہ حصہ کوئی اپنے لئے مخصوص نہیں کرلیا ہے اور نہ میں آپ لوگوں کو نظرانداز کرکے اس حصہ کا تنہا مالک بن گیا ہوں، فئی کا مال آنحضور ﷺ خود سب کو عطا فرماتے تھے اور سب میں اس کی تقسیم ہوتی تھی، بس صرف یہ مال اس میں سے باقی رہ گیا تھا اور آنحضور ﷺ اس سے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچ دے دیا کرتے تھے اور اگر کچھ تقسیم کے بعد باقی بچ جاتا تو اسے اللہ کے مال کے مصرف میں خرچ کردیا کرتے تھے (رفاع عام اور دوسرے دینی مصالح میں) آنحضور ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں اس مال کے معاملے میں یہی طرز عمل رکھا، اللہ کا واسطہ دے کر آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کیا آپ لوگوں کو یہ بات معلوم ہے؟ سب حضرات نے کہا ہاں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو خاص طور سے مخاطب کیا اور ان سے پوچھا، میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا اس کے متعلق آپ لوگوں کو معلوم ہے؟ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اپنے پاس بلالیا اور ابوبکرؓ نے (جب ان سے تمام مسلمانوں نے بیعت خلافت کرلی) فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں اور اس لئے انہوں نے (آنحضور ﷺ کے اس مخصوص) مال پر قبضہ کیا اور جس طرح آنحضور ﷺ اس میں تصرفات کیا کرتے تھے انہوں نے بھی بالکل وہی طرز عمل اختیار کیا۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے مخلص، نیکوکار اور حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے پاس بلالیا اور اب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نائب مقرر ہوا، میری خلافت کو دو سال ہوگئے ہیں اور میں نے بھی اس مال کو تحویل میں رکھا ہے جو تصرفات رسول اللہ ﷺ کیا کرتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس میں کیا کرتے تھے، میں نے بھی خود کو اسی کا پابند بنایا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے اس طرز عمل میں سچا مخلص اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس مجھ سے گفتگو کرنے آئے تھے اور دونوں حضرات کا معاملہ یکساں ہے، جناب عباس! آپ تو اس لئے تشریف لائے تھے کہ آپ کو اپنے بھتیجے (ﷺ) کی میراث کا دعویٰ میرے سامنے پیش کرنا تھا اور آپ (عمر رضی اللہ عنہ) کا خطاب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تھا۔

اس لئے تشریف لائے تھے کہ آپ کو اپنی بیوی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کا دعویٰ پیش کرنا تھا کہ ان کے والد (رسول اللہ ﷺ) کی میراث انہیں ملنی چاہئے، میں نے آپ دونوں حضرات سے عرض کر دیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ خود فرما گئے ہیں کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے لیکن پھر جب میرے سامنے یہ صورت آئی کہ مال آپ لوگوں کے انتظام میں (ملکیت میں نہیں) منتقل کر دوں تو میں نے آپ لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو مال مذکور آپ لوگوں کے انتظام میں منتقل کر سکتا ہوں، لیکن آپ لوگوں کے لئے ضروری ہوگا کہ اللہ کے عہد اور اس کے میثاق پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اس مال میں وہی مصارف باقی رکھیں جو رسول اللہ ﷺ نے متعین کئے تھے اور جن پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور میں نے، جب سے مسلمانوں کا والی بنایا گیا، عمل کیا، آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ مال ہمارے انتظام میں دے دیں اور میں نے اسی شرط پر اسے آپ لوگوں کے انتظام میں دے دیا اب میں آپ حضرات سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، میں نے انہیں وہ مال اسی شرط پر دیا تھا نا؟ عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ آنے والے حضرات نے کہا کہ جی ہاں اسی شرط پر دیا تھا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ حضرات سے بھی خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، میں نے آپ لوگوں کو وہ مال اسی شرط پر دیا تھا؟ ان دونوں حضرات نے بھی یہی کہا کہ جی ہاں، (اسی شرط پر دیا تھا) عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا، کیا اب آپ حضرات مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں اس کے سوا میں اس معاملے میں کوئی دوسرا فیصلہ نہیں کر سکتا اور اگر آپ لوگ اس مال کے (شرط کے مطابق) انتظام پر قادر نہیں تو مجھے واپس کر دیجئے میں خود اس کا انتظام کر لوں گا۔ ❶

---

❶ اس طویل روایت میں یہ ملحوظ رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وراثت کے مسئلہ پر نہیں ہوئی تھی، کیونکہ یہ سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ خود آنحضور ﷺ نے اس کی نفی پہلے ہی کر دی تھی کہ انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی اور تمام صحابہؓ نے اسے مان بھی لیا تھا، خود حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت عباس رضی اللہ عنہم سے بھی کسی موقعہ پر اس کی نفی منقول نہیں بلکہ نزاع صرف اس مال کے انتظام و انصرام کے معاملہ پر ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا انتظام اہل بیت رضوان اللہ علیہم کے ہاتھ میں بھی دے دیا تھا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے قطع تعلق کر لیا تھا اور اپنی وفات تک ناراض رہی تھیں، مشہور روایات میں اسی طرح ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

باب ۲۴۴. اَدا ء الْخُمسِ مِنَ الدِّيْنِ

(۳۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعمَان حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الضُّبَعِي قَالَ سَمِعتُ ابنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُعَبدُالقيسِ فَقَالوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَکَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلَ اِلَيکَ اِلَّا فى الشَّهرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرِنَا خُذُ مِنهُ وَنَدْعُوا اليه مَنْ وَرَءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُم بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُم عَن اَرْبَعِ الْاِيْمَانِ بِاللّٰه شَهَادَةِ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِيْهِ وَاِقَامِ الصَّلاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَاَنْ تُؤَدُّوااللّٰهَ خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالحَنْتَمِ والمُزَفَّتِ

۲۴۴۔ خمس کی ادائیگی دین کا جزء ہے۔

۳۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ ضبعی نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، آپ بیان کرتے تھے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد (خدمت نبوی ﷺ میں) حاضر ہوا، اور عرض کی یارسول اللہ! ہمارا تعلق قبیلہ ربیعہ سے ہے اور قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان میں پڑتے ہیں (اس لئے ان کے خطرے کی وجہ سے ہم لوگ بار بار آپ کی خدمت میں حاضری نہیں دے سکتے، بلکہ ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں، پس آنحضور ﷺ ہمیں کوئی ایسا واضح حکم عطا فرمادیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آ سکتے ہیں انہیں بھی بتا دیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں (میں تمہیں حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکوٰۃ دینے کا، رمضان کے روزے رکھنے کا، اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ (خمس) اللہ کے لئے نکال لیا کرنا اور تمہیں میں دباء، نقیر، حنتم اور مزفت کے استعمال سے روکتا ہوں۔

باب ۲۴۵. نَفَقَةِ نِسَاء النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وفاتِهِ

(۳۳۸) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ يوسفَ اَخبَرَنَا مالكٌ عَنْ ابى الزَّناد عن الاعرجِ عن ابى هريرة رضى اللّٰه عنه ان رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

۲۴۵۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کا نفقہ۔

۳۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری وراثت دینار کی صورت میں تقسیم نہیں ہوگی، اپنی ازواج کے نفقہ اور اپنے عاملوں (جو اسلامی حکومت کی طرف سے مختلف اطراف میں متعین تھے) کی تنخواہ کے بعد جو کچھ بچ جائے، وہ صدقہ ہے۔

(۳۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰه بنُ ابى شيبة حَدَّثَنَا

۳۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) لیکن بعض روایات سے ثابت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں پہنچے اور اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک وہ راضی نہیں ہو گئیں، معتبر مصنفین نے اس کی توثیق بھی کی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ صحابہ کی زندگی خصوصاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت سے یہی طرز عمل زیادہ جوڑ بھی کھاتا ہے۔

① یعنی جس طرح اسلامی حکومت کے عاملوں کی تنخواہیں دی جائیں گی۔ ازواج مطہرات کا نفقہ بھی اسی طرح بیت المال سے دیا جائے گا۔

اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عن عَآئِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَافِي بَيْتِي من شيْءٍ يَاكُلُه' ذُوْكَبِدٍ اِلَّاشَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلتُه' فَفَنِيَ

نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں تھوڑے سے جو کے سوا جو ایک طاق میں رکھے ہوئے تھے، اور کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو کسی انسان کی خوراک بن سکتی، میں اسی میں سے کھاتی رہی اور بہت دن گزر گئے، پھر میں نے اس میں سے ناپ کر نکالنا شروع کیا تو جلدی ختم ہو گئے۔

(۳۴۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عن سُفيانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عمرَو بنَ الْحَارِثِ قَالَ مَاتَرَكَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سَلَاحَه' وَبغلَتَه الْبَيْضَاء وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً

۳۴۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے کہا کہ مجھ سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (اپنی وفات کے بعد) اپنے ہتھیار، ایک سفید خچر اور ایک زمین جو آپ کی طرف سے صدقہ تھی کے سوا اور کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا۔

باب ۲۴۶. مَاجَآءَ فِي بُيُوتِ اَزوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ البيوتِ اليهِنَّ و قول اللّٰه تعالٰى وَقَرْنَ فِيْ بُيُوتِكُنَّ۔ ولَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ

۲۴۶۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج کے گھر، اور یہ کہ ان گھروں کی نسبت ازواج مطہرات کی طرف کی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "تم لوگ (ازواج مطہرات) اپنے گھروں ہی میں رہا کرو" اور نبی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو" جب تک تمہیں اجازت نہ ملے۔"

(۳۴۱) حَدَّثَنَا حَبَّانُ بنُ موسٰى ومحمدٌ قالا اَخْبَرَنَا عبداللّٰه اخبرنا مَعْمَرٌ وَيُونسُ عن الزهرى قال اخبرنى عبيداللّٰه بن عبداللّٰه بن عتبه بن مسعود ان عَآئشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنها زوجَ النبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاذَنَ اَزوَاجَه' اَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَاَذِنَّ لَه'

۳۴۱۔ ہم سے حبان بن موسیٰ اور محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (مرض الوفات میں) جب نبی کریم ﷺ کا مرض بہت بڑھ گیا تو آپ نے اپنی تمام ازواج سے اس کی اجازت چاہی کہ مرض کے ایام آپ میرے گھر میں گزاریں، اس کی اجازت آپ کو (ازواج مطہرات کی طرف سے) مل گئی تھی۔

(۳۴۲) حَدَّثَنَا ابنُ ابى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابنَ ابى مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيْقِي وَرِيْقِهِ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَاَخَذْتُه' فَمَضَغْتُه' ثُمَّ سَنَنْتُه' بِهٖ

۳۴۲۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے، حدیث بیان کی، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر، میری باری کے دن، میری گردن اور سینے کے درمیان ٹیک لگائے ہوئے وفات پائی، اللہ تعالیٰ نے میرے تھوک اور آنحضور ﷺ کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کر دیا تھا، بیان کیا (وہ اس طرح کہ) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی) مسواک لئے ہوئے اندر آئے

حضور اکرم ﷺ اسے چبا نہ سکے اس لئے میں نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور چبانے کے بعد اس سے آپ ﷺ کو مسواک کرائی۔

(۳۴۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بن عُفَيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الليث قَالَ حَدَّثَنِي عبدُالرَّحمٰن بنُ خالدٍ عن ابنِ شهاب عن علی بن حسين اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخبرتْه اَنَّهَا جاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُه، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ في المسجدِ في العشرِ الْاواخِرِ من رَمْضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا من بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَرَّبِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا

۳۴۳۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آنحضور ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے پھر آپ واپس ہونے کے لئے اٹھیں تو آنحضور ﷺ بھی آپ کے ساتھ اٹھے آنحضور کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کے قریب جب آنحضور ﷺ پہنچے جو مسجد نبوی کے دروازے سے متصل تھا تو دو انصاری صحابی وہاں سے گزرے اور آنحضور ﷺ کو انہوں نے سلام کیا اور آگے بڑھنے لگے، لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاؤ (میرے ساتھ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں، یعنی کوئی دوسرا نہیں) ان دونوں حضرات نے عرض کیا سبحان اللہ، یا رسول اللہ! ان حضرات پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا (کہ آنحضور ﷺ ہماری طرف بھی اپنی ذات کے متعلق اس طرح کے شبہ کی اُمید رکھ سکتے ہیں، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر اس طرح دوڑتا رہتا ہے جیسے جسم میں خون دوڑتا ہے اور مجھے یہی خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی بات پیدا نہ ہو جائے۔

(۳۴۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بن منذرٍ حدثنا انسُ بْنُ عِيَاضٍ عن عبيدِاللّٰهِ عن محمدِ بنِ يَحْيىٰ بن حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بنِ حَبَّانَ عن عَبداللّٰه بن عُمَرَ رضى اللّٰه عنهما قال اِرْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حفصةَ فراءيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَه، مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

۳۴۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے کہ ان سے واسع بن حبان نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں (ام المؤمنین) حفصہ رضی اللہ عنہا (ابن عمرؓ کی بہن) کے گھر کے اوپر چڑھا تو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ قضاء حاجت کر رہے تھے، پشت مبارک قبلہ کی طرف تھی اور چہرہ مبارک شام کی طرف تھا (پھر آپ جلدی سے دیوار سے اتر گئے۔)

(۳۴۵) حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا انسُ بْنُ عياضٍ عن هشامٍ عَنْ ابيه اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العصر والشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ

۳۴۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو دھوپ ابھی ان کے حجرے میں باقی رہتی تھی۔

حُجْرَتِهَا

(۳۴۶) حَدَّثَنَا موسٰی بنُ اسماعیل حَدَّثَنا جُوَیْرِیَّةُ عن نافع عن عبداللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ قَالَ النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَآئِشَةَ فَقَالَ هُنَا الْفِتنَةُ ثَلٰثًا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

۳۴۶۔ ہم سے موسیٰ بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسی طرف سے (یعنی مشرق کی طرف سے) فتنے برپا ہوں گے، تین مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا، جدھر سے شیطان کا سر نکلتا ہے (طلوع آفتاب کے ساتھ۔)

(۳۴۷) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ یوسف اخبرنا مَالکٌ عن عبدِاللّٰه بنِ ابی بَکرٍ عَنْ عَمْرَةَ ابنةَ عبدِالرحمٰن ان عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخبرتْها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان عِنْدَهَا وَاِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ اِنْسَان يَسْتَاْذِنُ فِیْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰه هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِیْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ. الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَاتُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

۳۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکرہ نے، انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر میں تشریف رکھتے تھے، اس وقت انہوں نے سنا کہ کوئی صاحب حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت لے رہے تھے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا، یا رسول! آپ دیکھتے نہیں، یہ شخص آپ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا ہے آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ میرا خیال ہے، یہ فلاں صاحب ہیں، حفصہ کے رضاعی چچا! رضاعت بھی ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں ولادت حرام کرتی ہے۔

باب ۲۴۷. مَا ذُكِرَ من دِرْعِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعَصَاه وسَيفِهٖ وَقَدحِهٖ وَخاتَمِهٖ وَمَا استعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَه، من ذٰلِكَ مِمَّا لم يُذكَرْ قِسمَتُه، وَمِنْ شَعْرِهٖ وَنَعْلِهٖ وَاٰنِيَتِهٖ مِمَّا يَتَبَرَّكُ اَصْحَابُه، وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ

۲۴۷۔ نبی کریم ﷺ کی زرہ، عصاء مبارک آپ کی تلوار، پیالہ اور انگوٹھی سے متعلق روایات۔ اور آپ کی وہ چیزیں جنہیں خلفاء نے آپ کی وفات کے بعد استعمال کیا، جن کا (صدقات کے طور پر) تقسیم میں ذکر نہیں آیا ہے، اور آپ کے بال، چپل اور برتن جن سے آپ کی وفات کے بعد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے لوگ تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔

(۳۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عبدِاللّٰه الانصاریُ قال حَدَّثَنِی اَبِیْ عن ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ ان اَبَابَكرٍ رضی اللّٰه عَنهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَه، اِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَه، هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَه، بِخَاتَمِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ نَقْشُ الخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ

۳۴۸۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے انہیں (انس رضی اللہ عنہ کو) بحرین (عامل بنا کر) بھیجا اور یہ خط انہیں لکھا (جس کا دوسری طویل روایتوں میں ذکر ہے) اور اس پر نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کی مہر لگائی، مہر مبارک پر تین سطریں نقش تھیں، ایک سطر میں ''محمد'' دوسری میں ''رسول'' تیسری میں ''اللہ'' کندہ تھا۔

(۳۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ محمدٍ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ عبدِاللّٰه الاسديُّ حدثنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ اخرج اِلَيْنَا اَنَسٌ نَعْلَينِ جَرْدا وَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِي ثابتِ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ انس اَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ اسدی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن طہمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ بن مالکؓ نے ہمیں دو بوسیدہ چپل نکال کر دکھائے۔ جن میں دو تسمے لگے ہوئے تھے اس کے بعد پھر ثابت بنانی نے مجھ سے انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث بیان کی کہ وہ دونوں چپل نبی کریم ﷺ کے تھے۔

(۳۵۰) حَدَّثَنِي محمدُ بنُ بشارٍ حدثنا عبدُالوهاب حدثنا ايوبُ عن حُمَيْد بنِ هَلَالٍ عن ابی بردةَ قال اخرجتْ الينا عَائشةُ رضی اللّٰهُ عنها كِسَاءً مُلَبَّدًا وقَالَتْ فی هٰذَا نُزِعَ رُوْحُ النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وزاد سليمانُ عن حميدٍ عن ابی بردةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائشَةُ اِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بالْيَمَنِ وكساءً من هٰذِهِ الَّتِي يَدْعُوْنَهَا الْمُلَبَّدَة

۳۵۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ اسی کپڑے میں نبی کریم ﷺ کی روح قبض ہوئی تھی اور سلیمان نے حمید کے واسطہ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابو بردہ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یمن کی بنی ہوئی ایک موٹی ازار (تہبند) اور اسی طرح کی کساء (کرتے کی جگہ پہننے کا کپڑا) جسے لوگ ملبدہ کہتے تھے، ہمیں نکال کر دکھائی۔

(۳۵۱) حَدَّثَنَا عبدانُ عن ابی حمزةَ عن عاصمٍ عن ابن سيرينَ عن انس بنِ مالكٍ اَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رايتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيْهِ

۳۵۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے ان سے عاصم نے، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے ٹوٹی ہوئی جگہوں کو چاندی سے جوڑ دیا، عاصم نے بیان کیا کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا ہے اور اس میں، میں نے پانی بھی پیا ہے۔ (تبرکاً)

(۳۵۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ محمدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يعقوبُ بنُ ابراهيمَ حَدَّثَنَا ابی ان الوليدَ بنَ كثيرٍ حدثه عن محمد بن عمرو بن حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِي حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ شهابٍ حَدَّثَه' اَنَّ عَلِيَّ ابنَ حسينٍ حدَّثَه' اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا المدينةَ مِنْ عندِ يزيدَ بن معاويةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بن علی رحمة اللّٰه عليه لَقِيَه' الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةِ فَقَال لَه' هَلْ لَكَ اِلَيَّ من حَاجَةٍ تَامُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَه' لَافَقَال لَه' فَهَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَاِنِّي اخافُ اَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيهِ لَايُخْلَص اِلَيْهِمْ اَبَدًا حَتّٰى تُبْلَغَ نَفْسِي اِنَّ

۳۵۲۔ ہم سے سعید بن محمد جرمی نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ دولی نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) نے حدیث بیان کی کہ جب آپ سب حضرات حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پر یزید بن معاویہ کے یہاں سے (رہائی پاکر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیجئے (امام زین العابدین نے بیان کیا کہ) میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تو پھر مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عنایت فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے

عَلِيَّ بْنَ ابی طالبَ خَطَبَ ابْنَةَ ابی جَهْلٍ عَلٰی فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰہ عنہا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِکَ عَلٰی مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَاَنَا اَتَخَوَّفُ ان تُفْتَنَ فِي دِيْنِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِيْ وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَااُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَاتَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبَدًا

خوف ہے کہ کچھ لوگ اسے آپ سے چھین لیں گے اور خدا کی قسم، اگر وہ تلوار آپ مجھے عنایت فرما دیں گے تو کوئی شخص بھی جب تک میری جان باقی ہے، چھین نہیں سکے گا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں ابوجہل کی ایک بیٹی (جویریہ کو پیغام نکاح دیا تھا) میں نے خود سنا کہ اسی مسئلہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسی منبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کو خطاب فرمایا، میں اس وقت بالغ تھا آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ (سوکن کے ساتھ غیرت کی وجہ سے) اپنے دین کے معاملہ میں آزمائش میں نہ مبتلا ہو جائے، (رضی اللہ عنہا) اس کے بعد آپ نے اپنے بنی عبد شمس کے ایک داماد (عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اور حق دامادی کی ادائیگی کے سلسلے میں آپ نے ان کی تعریف کی، آپ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کہی سچ کہی، جو وعدہ کیا، اسے پورا کیا، میں کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ کسی حرام کو حلال بناتا ہوں، لیکن خدا کی قسم، رسول اللہ (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں۔

(۳۵۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سعيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن محمدِ بْنِ سُوْقَةَ عن منذرٍ عن ابنِ الحنفيةِ قَالَ لَوكَانَ عَلِيٌّ رضی اللّٰهِ عَنْهُ ذَاكِرًا عثمانَ رضی اللّٰه عنه ذَكَرَهٗ يَوْمَ جَاءَهٗ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عثمانَ فقال لِي عَلِيٌّ اِذْهَبْ الى عثمانَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَکَ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فقَالَ اَغْنِهَا عَنَّا فَاَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ اَخَذْتَهَا

قَالَ الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَان حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ منذرًا الثوریَ عَنْ ابن الْحَنَفِيَّةِ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَبِيْ خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهٖ اِلٰى عثمانَ فَاِنَّ فِيْهِ اَمْرَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّدَقَةِ

۳۵۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوقہ نے ان سے منذر نے اور ان سے ابن الحنفیہ نے (ان سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کے والد علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کرتے تھے تو) انہوں نے فرمایا کہ اگر علی رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کو (برائی کے ساتھ) یاد کر سکتے تو اس دن کرتے جس دن کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر (عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) عثمان رضی اللہ عنہ کے ساعیوں (حکومت کی طرف سے صدقات وغیرہ وصول کرنے کے لئے۔) کی شکایت کی تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں اس کی اطلاع دے دو کہ اس [1] میں (مکتوب میں جسے آپ نے ان کے ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا) رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ صدقات کی تفصیلات ہیں اس لئے آپ اپنے ساعیوں کو حکم دے دیں کہ وہ اسی کے مطابق عمل کریں چنانچہ میں

[1] یہ ایک صحیفہ تھا جس میں صدقہ کی تفصیلات اسی طرح لکھی ہوئی تھیں جس طرح آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا، صدقات سے متعلق آنحضور ﷺ کی حدیث مکتوب صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جو موجود تھی وہی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجی تھی، عثمان رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کی بھیجی ہوئی تفصیلات اس لئے واپس کر دی تھیں کہ خود ان کے پاس بھی اس سلسلے کی تفصیلات موجود تھیں۔

اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں پیغام پہنچا دیا، لیکن آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، ان کا یہ جملہ جب میں نے علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس صحیفہ کو جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دو، حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے منذر ثوری سے سنا، وہ ابن الحنیفہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ میرے والد (علی رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے فرمایا کہ یہ صحیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کو لے جا کر دے آؤ، اس میں صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ احکام ہیں۔

ب ۲۴۸. الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ
سول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والمسا كين
اِيْثَارِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الصُّفَّةِ
الْاَرَامِلَ حِيْنَ سَاَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ اِلَيْهِ الطَّحْنَ
الرَّحٰى ان يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا اِلَى اللّٰهِ

۲۴۸۔ اس کی دلیل کہ غنیمت کا پانچواں حصہ (خمس) رسول اللہ ﷺ کے عہد میں پیش آنے والی مہمات وحوادث اور محتاجوں کے لئے تھا اور اس لئے تھا کہ آنحضور ﷺ اس میں سے اہل صفہ اور بیواؤں کو دیتے تھے، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ سے اپنی مشکلات پیش کیں، اور چکی پیسنے کی دشواریوں کی شکایت کر کے عرض کیا کہ قیدیوں میں سے کوئی ایک ان کی خدمت کے لئے دے دیا جائے، تو آنحضور ﷺ نے انہیں اللہ کے سپرد کر دیا تھا۔

۳۵۴) حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ
خْبَرَنِى الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابنَ اَبِى لَيْلٰى حَدَّثَنَا
لِىٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اِشْتَكَتْ مَاتَلْقٰى مِنَ
رَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِسَبْيٍ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خادمًا فَلَمْ
وَافِقْهُ فذكرتْ لِعَائِشَةَ فَجَآءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَآئِشَةُ لَهٗ فَاَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا
ضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى
جَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِىْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا
لٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَاهُ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا
كَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ
سَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا
سَاَلْتُمَاهُ

۳۵۴۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی کہا کہ مجھے حکم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی پیسنے کی اپنی دشواریوں کی شکایت کی تھی پھر انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں، اس لئے وہ بھی اس میں سے ایک خادم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں، لیکن آنحضور ﷺ موجود نہیں تھے، چنانچہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر (واپس چلی آئیں) پھر آنحضور جب تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی اس پر آنحضور ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے (جب آنحضور ﷺ کو دیکھا) تو ہم لوگ کھڑے ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح ہو ویسے ہی لیٹے رہو (پھر آنحضور ﷺ درمیان میں آ کر بیٹھ گئے اور اتنے قریب ہو گئے کہ) میں نے آپ ﷺ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈا اپنے سینے پر محسوس کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا، جو کچھ تم لوگوں نے مانگا ہے میں

تمہیں اس سے بہتر بات کیوں نہ بتاؤں، جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ (سونے کے لئے) تو اللہ اکبر چونتیس مرتبہ، الحمد للہ تنتیس مرتبہ اور سبحان اللہ تنتیس مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ عمل اس سے بہتر ہے جو تم دونوں نے مانگا ہے۔

باب ۲۴۹. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ يَعْنِي لِلرَّسُوْلِ قَسْمُ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَاقَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي

۲۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''پس بے شک اللہ کے لئے ہے اس کا خمس اور رسول کے لئے۔'' مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کی تقسیم پر مامور ہیں (خمس کے مالک نہیں ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف تقسیم کرنے والا اور خازن ہوں، دیتا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

(۳۵۵) حَدَّثَنَا ابُو الوليدِ حَدَّثَنَا شعبةُ عَنْ سليمانَ ومنصورٍ وقتادة سَمِعُوْا سالمَ بْنَ اَبِي الجَعْدِ عن جابرِ بنِ عبدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الْاَنصَارِ غُلَامٌ فَاَرَادَاَنْ يُسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ شعبة فِي حَدِيْث مَنْصُورٍ اَنَّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُه، عَلٰى عُنُقِيْ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وفي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَه، غُلَامٌ فَاَرَادَ ان يُسَمِّيَه مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوْا باسْمِيْ وَلَاتَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شعبةُ عن قتادةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ ارَادَ اَنْ يُسَمِّيَه، القَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِيْ وَلَاتَكْتَنُو ا بِكُنْيَتِيْ

۳۵۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان، منصور اور قتادہ نے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمارے انصار کے قبیلہ میں ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے کہا کہ بچے کا نام محمد رکھنا چاہئے اور شعبہ نے منصور سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ان انصاری نے بیان کیا (جن کے یہاں ولادت ہوئی تھی) کہ میں بچے کو اپنی گردن پر اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے کہا کہ اس کا نام محمد رکھنا چاہئے آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت (ابوالقاسم) پر کنیت نہ رکھنا، کیونکہ مجھے تقسیم کرنے والا (قاسم) بنا کر مبعوث کیا گیا ہے، میں تم میں تقسیم کرتا ہوں، عمرو نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے سالم سے سنا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ان انصاری صحابی نے اپنے بچے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

(۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سفيان عن الا عمش عن ابى سَالِمٍ عن اَبِى الجعد عن جابرِ بن عبداللّٰه الانصارى قال ولد لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ القاسمَ فقالتْ الانصارُ لانَكْنِيْكَ اَبَاالقَاسِمِ وَلَانُنْعِمُکَ عَيْنًا فاتي النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُه، القَاسِمَ فقالتِ الانصارُ لَانكنِيْکَ

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابوسلام نے ان سے ابوالجعد نے اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا (اب قاعدہ کے لحاظ سے ان کی کنیت ابوالقاسم ہوتی تھی،) لیکن انصار نے کہا کہ ہم تمہیں ابوالقاسم کہہ کر کبھی نہیں پکاریں گے ہم اس طرح تمہارا دل کبھی خوش نہ ہونے دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کہ

ابَاالقاسم و لَا نُنعِمُکَ عَینًا فقال النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَتِ اْلانصَارُ سَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْنُوْا بِکُنْیَتِی فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ

انصار نے نہایت مناسب طرزِ عمل اختیار کیا، میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا) ہوں۔

(۳۵۷) حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخبرنَا عبدُاللّٰہِ عن یونسُ عن الزھریِ عن حمیدِ بنِ عبدِالرَّحْمٰنِ انَّہ' سَمِعَ معاویۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُرِدِاللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّینِ وَاللّٰہُ المُعْطِی وَاَنَا القَاسِمُ وَلَاتَزَالُ ھٰذِہِ اْلاُمَّۃُ ظَاھِرِیْنَ عَلٰی مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاتِیَ اَمْرُاللّٰہَ وَھُمْ ظَاھِرُوْنَ

۳۵۷۔ہم سے حبان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے، انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور دینے والا تو اللہ ہے، میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، اور اپنے مخالفوں کے مقابلے میں یہ امت (مسلمہ) ہمیشہ ایک مضبوط اور توانا امت کی حیثیت سے باقی رہے گی، تا آنکہ اللہ کا امر (قیامت) آجائے اور اس وقت بھی اسے غلبہ حاصل رہے گا۔

(۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ سنان حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ حَدَّثَنَا ھِلَالٌ عَنْ عَبْدِالرَّحمٰنِ بنِ اَبِی عمرۃَ عَنْ ابی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ مَااُعْطِیْکُمْ وَلَااَمْنَعُکُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ

۳۵۸۔ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہیں نہ میں کوئی چیز دیتا نہ تم سے کسی چیز کو روکتا میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں جہاں کا مجھے حکم ہے بس میں رکھ دیتا ہوں۔

(۳۵۹) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰہ بنُ زیدٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ ابی اَیُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُوالْاَسْوَدِ عن ابنِ عیاشٍ واسمہ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَۃَ الْانصَارِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یقُول اِنَّ رجالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مالِ اللّٰہِ بِغیر حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ القِیَامَۃِ

۳۵۹۔ہم سے عبداللہ بن زید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس نے اور ان کا نام نعمان ہے، ان سے خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں غلط طریقہ پر تصرف کرتے ہیں اور انہیں قیامت کے دن آگ ملے گی۔

باب ۲۵۰. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اُحِلَّتْ لَکُمُ الغَنَائِمُ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَاخُذُوْنَھَا فَعَجَّل لَکُمْ ھٰذِہٖ وَھِیَ لِلْعَامَّۃِ حَتّٰی یُبَیِّنَہ' الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

۲۵۰۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ غنیمت تمہارے لئے حلال کی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جس میں سے یہ (خیبر کی غنیمت) پہلے ہی دے دی ہے۔'' یہ آیت تمام مسلمانوں کو شامل تھی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت فرمادی۔ ❶

(۳۶۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حصین

۳۶۰۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے ان سے

❶ یعنی آیت میں جو تعمیم اور اس وجہ سے ایک اجمال تھا، اسے رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ غنیمت کا مستحق ہر شخص نہیں، بلکہ کچھ خاص لوگ ہیں۔ گویا آیت میں جو اجمال تھا اس کی تفصیل و وضاحت سنت نے کردی۔

عن عامرٍ عن عروةَ البَارقيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ الخَيلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيرُ الاَجرُ وَالْمَغنَمُ اِلٰى يَومِ القِيَامَةِ

حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عروہ بارقی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک خیر کا نشان رہیں گی، آخرت میں (اس پر جہاد کرنے کی وجہ سے) ثواب اور (دنیا میں مال) مال غنیمت۔

(۳۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوالیمان اخبرنا شعیبٌ حَدَّثَنَا ابُوالزناد عن الاعرجِ عن ابی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلاَ كِسْرٰى بَعْدَه' وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَه' وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ لَتُنفِقُنَّ كُنُوْزَ هُمَا فِی سَبِيلِ اللّٰهِ

۳۶۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسریٰ پر بربادی آئے گی تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا اور جب قیصر پر بربادی آئے گی تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا) (شام میں) اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے (ان پر فتح حاصل کرنے کے بعد)۔

(۳۶۲) حَدَّثَنَا اسحٰقُ سَمِعَ جَرِيْرًا عن عبد الملكِ عن جا بر بن سُمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلا كِسْرٰى بَعْدَه' وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَه' وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ لَتُنفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ

۳۶۲۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی انہوں نے جریر سے سنا، انہوں نے عبدالملک سے اور ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کسریٰ پر بربادی آئے گی تو اسکے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا اور جب قیصر پر بربادی آئے گی تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

(۳۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سنانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يزيدُالفقيرُ حَدَّثَنَا جابرُ بنُ عبدِاللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمُ اُحِلَّتْ لِیَ الغَنَآئِمُ

۳۶۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں سیار نے خبر دی، ان سے یزید فقیر نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے لئے (مراد امت ہے) غنیمت جائز کی گئی ہے۔

(۳۶۴) حَدَّثَنَا اِسمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِی مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عن الاعرجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللّٰه عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰه لِمَنْ جَاهَدَ فِی سَبِيلِهٖ لَايُخرِجُه' اِلَّا الجِهَادُ فِی سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ بان يُدْخِلَه الجَنَّةَ اَوْيَرْجِعَه' اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ

۳۶۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور جس کی جنگ میں شرکت صرف اللہ کے راستے میں جہاد کا
مخلصانہ جذبہ اور اللہ کے دین کی تصدیق و تائید کے لئے تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے (اگر لڑتے ہوئے شہادت پائی ہو) ورنہ پھر اسے اس کے گھر کی طرف اجر اور غنیمت کے

ساتھ واپس بھیجتا ہے جہاں سے وہ نکلا تھا۔

(۳۶۵) حَدَّثَنَا محمدُ ابنُ العلاء حَدَّثَنا ابنُ المبارکِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَامِ بن مُنَبَّهٍ عَنْ ابی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غزا نَبِیٌّ مِنَ الانبياءِفقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتبَعْنِی رَجُلٌ مَلَکَ بُضْعَ امْرَاةٍ وَهُوَ يرِيدُ ان يَبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا اَحَدٌ اشترٰی غنمًا اَوْخلفاتٍ وَهُوَ يَنتَظِرُ وِلَادها فغزَا فَدَنَا مِنَ القَرْيَةِ صَلَاةَ العَصْرِ اَوْقريبًا من ذٰلِکَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّکِ مَامُوْرَةٌ وَاَنَا مَامُوْرٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَ تْ يَعْنِی النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِیْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُرَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْيُبَايِعْنِیْ قَبِيْلَتُکَ فَلَزِقَتْ يَدُرَجُلَيْنِ اَوْثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُ وْا بِرَاسٍ مِثْلِ رَاسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَاءَ تِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ وَرَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا

۳۶۵۔ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ نے اوران سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انبیاء میں سے ایک نبی (علیہ السلام) نے غزوہ کا ارادہ کیا تو اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جس نے ابھی نئی شادی کی ہو کہ دلہن کے ساتھ کوئی رات بھی نہ گزاری ہو، اور وہ رات گزانا چاہتا ہو، وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ بنا سکا ہو، اور وہ شخص جس نے (حاملہ) بکری یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں اور اسے ان کے بچے جننے کا انتظار ہو تو (ایسے لوگوں میں سے کوئی بھی) ہمارے ساتھ غزوہ میں نہ چلے، پھر انہوں نے غزوہ کیا اور جب اس آبادی سے قریب ہوئے تو عصر کا وقت ہو گیا یا اس کے قریب وقت ہوا، انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تم بھی مامور ہو اور ہم بھی مامور ہیں، اے اللہ! اسے ہمارے لئے اپنی جگہ پر روکے رکھئے (تا کہ غروب نہ ہو اور لڑائی سے فارغ ہو کر ہم عصر کی نماز پڑھ سکیں) چنانچہ سورج رک گیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمائی۔ پھر انہوں نے غنیمت جمع کی اور آگ اسے جلانے کے لئے آئی لیکن نہ جلا سکی، نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے (اسی وجہ سے آگ نے اسے نہیں جلایا) اس لئے ہر قبیلہ کا ایک فرد آ کر میرے ہاتھ پر بیعت کرے (جب بیعت کرنے لگے تو) ایک قبیلہ کے شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، انہوں نے فرمایا کہ خیانت تمہارے ہی قبیلے میں ہوئی ہے اب تمہارے قبیلے کے تمام افراد آئیں اور بیعت کریں۔ چنانچہ اس قبیلے کے دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ اسی طرح ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا تو آپ نے فرمایا کہ خیانت تمہیں لوگوں نے کی ہے (آخر خیانت تسلیم کر لی گئی اور) وہ لوگ گائے کے سر کی طرح سونے کا ایک سر لائے (جو غنیمت میں سے اٹھا لیا گیا تھا) اور اسے رکھ دیا (غنیمت میں) تب آگ آئی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیونکہ پچھلی امتوں میں غنیمت کا استعمال کرنا جائز نہیں تھا) اور اسے جلا گئی۔ پھر غنیمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جائز قرار دے دی، ہماری کمزوری اور عجز کو دیکھا اس لئے ہمارے لئے جائز قرار دی۔

باب ۲۵۱. الغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الوَقْعَةَ

۲۵۱۔غنیمت اسے ملتی ہے جو جنگ میں موجود رہا ہو۔

(۳۶۶) حَدَّثَنَا صدقۃٌ اخبرنا عبدُالرَّحمٰنِ عن مَالکٍ عن زیدِ بْنِ اَسْلَمَ عن ابیْہِ قَالَ قَالَ عمرُ رَضِیَ اللّٰہ عَنہُ لَولَا اٰخِرُالمُسْلِمِیْنَ مَا فَتَحتُ قَرْیَۃً اِلَّا قَسَمْتُھَا بَیْنَ اَھْلِھَا کَمَا قَسَمَ النَّبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ خَیبَرَ

۳۶۶۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی انہیں عبدالرحمٰن نے خبر دی انہیں مالک نے انہیں زید بن اسلم نے انہیں ان کے والد نے، کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اسے فاتحوں میں اس طرح تقسیم کر دیا کرتا، جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کی تقسیم کی تھی۔

باب ۲۵۲۔ مَنْ قَاتَلَ لِلمَغنَمِ هَلْ یَنْقُصُ مِنْ اَجرِہٖ

۲۵۲۔ جہاد میں شرکت کے وقت جس کے دل میں غنیمت کا لالچ تھا تو کیا اس کا ثواب کم ہو جائے گا؟

(۳۶۷) حَدَّثَنَا محمدُ بْنُ بشارٍ حَدَّثَنا غُنْدُرُ حَدَّثَنَا شعبۃُ عن عمرٍو قال سَمِعْتُ اباوائلٍ قال حَدَّثَنا موسٰی الاشعریُ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ قال قال اعرابیٌّ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یقاتِلُ لِیُذْکَرَ ویقاتل لِیُرٰی مَکَانَہ' مَنْ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فقال من قاتَل لِتَکُونَ کَلِمَۃُ اللّٰہُ هِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ

۳۶۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے ابووائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوموسیٰ اشعریٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، ایک شخص ہے جو غنیمت حاصل کرنے کے لئے جہاد میں شریک ہوتا ہے، ایک شخص ہے اس لئے شرکت کرتا ہے کہ اس کی بہادری کے چرچے زبانوں پر آ جائیں، ایک شخص ہے جو اس لئے لڑتا ہے تاکہ اس کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کونسا ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنگ میں شرکت اس لئے کرتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ ہی (دین) بلندر ہے تو وہی اللہ کے راستے میں ہے۔

باب ۲۵۳۔ قِسْمَۃُ الامَامِ مَایَقْدِمُ عَلَیْہِ وَیَخْبأُ لِمَنْ لَّمْ یَحْضُرْہُ اَوْغَابَ عَنْہُ

۲۵۳۔ دارالحرب سے ملنے والے اموال کی تقسیم اور جو لوگ موجود نہ ہوں ان کا حصہ محفوظ رکھنا۔

(۳۶۸) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰہِ بنُ عبدِالوھابِ حدثنا حَمَّادُابنُ زیدٍ عن ایوبَ عن عبدِاللّٰہ بنِ ابی ملیکۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اُھْدِیَتْ لَہ' اَقْبِیَۃٌ مِنْ دِیْبَاجٍ مُزَرَّرَۃٌ بالذَّھَبِ فَقَسَمَھَا فِی نَاسٍ من اَصْحَابِہٖ وَعَزَلَ مِنْھَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَۃَ بنِ نَوْفَلٍ فَجَاءَ وَمَعَہُ ابْنُہٗ المِسْوَرُ بن مَخْرَمَۃَ فَقَامَ عَلَی البَابِ فَقَالَ ادْعُہ' لِی فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ صَوْتَہ' فَاخَذَ قُبَاءً فَتَلَقَّاہُ بِہٖ وَاسْتَقْبَلَہ' بِاَزْرَارِہٖ فَقَالَ یَااَبَاالمِسْوَرِ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ یَااَبَاالمِسْوَرِ خَبَأْتُ ھٰذَا لَکَ وَکَانَ فی خُلُقِہٖ شِدَّۃٌ وَرَوَاہُ ابنُ علیۃ عن اَیُّوبَ قال حاتِمُ بنُ

۳۶۸۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دیبا کی کچھ قبائیں ہدیہ کے طور پر آئیں تھیں جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں انہیں آنحضور ﷺ نے اپنے چند اصحاب میں تقسیم کر دیا اور ایک قباء مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے لئے رکھ لی، پھر مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ ان کے صاحبزادے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میرا نام لے کر ان نبی کریم ﷺ کو بلاؤ۔ آنحضور ﷺ نے ان کی آواز سنی تو قباء لے کر باہر تشریف لائے اور اس کی گھنڈیاں ان کے سامنے کر دیں، پھر فرمایا ابومسور! یہ قباء میں نے تمہارے لئے رکھ لی تھی ابومسور! یہ قباء میں نے تمہارے لئے رکھ لی تھی، مخرمہ رضی اللہ عنہ ذرا تیز

وَرْدَانَ حَدَّثَنَا ايوبُ عن ابنِ مُلَيكَةَ عَنِ المِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقبِيَةٌ تَابعَه' اللَّيْثُ عن ابن ابى مليكَةَ

طبیعت کے آدمی تھے ابن علیہ نے ایوب کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی (مرسلاً ہی) روایت کی ہے اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے مسور رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں کچھ قبائیں آئی تھیں۔ اس روایت کی متابعت لیث نے ابن ملیکہ کے واسطے سے کی ہے۔

باب ۲۵۴. كَيْفَ قَسَمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيظَةَ وَالنَّضِيرَ وَمَا اَعْطٰى مِنْ ذٰلِكَ فِى نَوَائِبِهِ

(۳۶۹) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا معتمرٌ عَنْ اَبِيهِ قال سمعتُ انسَ بنَ مالكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عنه يَقُولُ كَانَ الرَّجلُ يَجْعَلُ للنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَخلاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِم

۲۵۴۔ نبی کریم ﷺ نے قریظہ اور نضیر کی تقسیم کس طرح کی تھی اور کتنا حصہ اس میں سے حکومت کی ضروریات ومصالح کے لئے محفوظ رکھا تھا؟

۳۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صحابہ (انصار) کچھ کھجور کے درخت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کر دیا کرتے تھے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قریظہ اور نضیر کے قبائل پر فتح دی تو آنحضور ﷺ اس کے بعد اس طرح کے ہدایا واپس کر دیا کرتے تھے۔

باب ۲۵۵. بَرَكَةِ الغَازِىْ فِى مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْاَمْرِ

(۳۷۰) حَدَّثَنَا اِسحٰقُ بْنُ ابراهيمَ قال قلتُ لابى اسامةَ اَحَدَّثَكُم هشامُ بنُ عروةَ عن اَبِيهِ عن عبدِاللّٰه بن الزُبَيرِ قال لَمَّا وَقَفَ الزُبَيرُ يَوْمَ الجَمَلِ دَعَانِىْ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فقال يابُنَىَّ اِنَّه' لَا يُقْتَلُ اليومَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْمَظْلُومٌ وانِى لااُرَانِىْ اِلَّا سَاُقْتَلُ اليوم مَظْلُومًا وَاِنَّ مِنْ اَكْبَرِ هَمِّى لَدَيْنِى اَفَتَرٰى يُبْقِى دِيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا فَقَالَ يَابُنَىَّ بِعْ مَالَنَا فَاقْضِ دَيْنِى واَوْصٰى بالثُّلُثِ وَثُلُثِهٖ لِبَنِيْهِ يَعْنِى عبدَاللّٰه بنَ الزُّبَيْرِ يقول ثُلُثُ الثُّلُثِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَئٌ فَثُلُثُه' لِوَلَدِكَ قَالَ هشامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عبدِاللّٰه قَدْوَازٰى بَعْضَ بنى الزبير خُبَيْبٌ وعبادٌ لَه' يومَئِذٍ تِسعَةُ بَنِيْنَ وَتِسْعُ بناتٍ قَالَ عبدُاللّٰه فَجَعَل يُوْصِيْنِى بِدَيْنِهٖ وَيَقُولُ يَابُنَىَّ اِنْ عجزتَ عَنْهُ فِى شَئٍ فاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَاىَ قَالَ فواللّٰهِ مَادَرَيْتُ حَتّٰى قُلْتُ يَااَبَةِ مَنْ مَوْلَاكَ

۲۵۵۔ نبی کریم ﷺ اور خلفاء کے ساتھ غزوہ کرنے والے کے مال میں برکت، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۳۷۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ لوگوں سے ہشام بن عروہ نے یہ حدیث اپنے والد کے واسطہ سے بیان کی ہے کہ ان سے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمل کی جنگ کے موقعہ پر جب زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا، میں آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا، آپ نے فرمایا بیٹے! آج کی لڑائی میں یا ظالم مارا جائے گا یا مظلوم، اور میرا وجدان کہتا ہے کہ آج میں مظلوم قتل کیا جاؤں گا، ادھر مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرضوں کی ہے، کیا تمہیں بھی کچھ اندازہ ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد ہمارا مال کچھ بچ جائے گا؟ پھر انہوں نے فرمایا، بیٹے، ہمارا مال فروخت کر کے اس سے قرض ادا کر دینا، اس کے بعد آپ نے ایک تہائی کی میرے لئے اور اس تہائی کے تیسرے حصہ کی وصیت میرے بچوں کے لئے کی، یعنی عبداللہ بن زبیر کے بچوں کے لئے، انہوں نے فرمایا تھا کہ اس تہائی کے تین حصے کر لینا اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہمارے اموال میں سے کچھ بچ جائے، تو اس کا ایک تہائی تمہارے بچوں کے لئے ہوگا، ہشام نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بعض لڑکے زبیر رضی

قَالَ اللّٰه قَالَ فَوَاللّٰه مَاوقعتُ فی کربةٍ من دَیْنِهِ الا قُلْتُ یامولَی الزبیر اِقْضِ عَنْهُ دَیْنَه فَیَقْضِیْهِ فَقُتِلَ الزُّبَیْرُ رَضِیَ اللّٰه عنه وَلَمْ یَدَعْ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَماً اِلَّا اَرَضِیْنَ مِنْهَا الْغَابَةُ واحدی عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِیْنَةِ وَدَارَیْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَاِنَّمَا كَانَ دَیْنُهُ الَّذِی عَلَیْهِ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ یَاتِیْهِ بِالْمَالِ فَیَسْتَوْدِعُه، اِیَّاهُ فَیَقُوْلُ الزُّبَیْرُ لَا وَلٰكِنَّه، سَلَفٌ فَاِنِّی اخشٰی عَلَیْهِ الضَّیْعَةَ وَمَاوَلِیَ اِمَارَةً قَطُّ وَلَاجِبَایَةَ خَرَاجٍ وَلَاشَیْئًا اِلَّا اَنْ یَّكُونَ فِی غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْمَعَ اَبِی بَكْرٍ وعُمَرَ وعثمانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بنُ الزبیْرِ فَحَسَبْتُ مَاعَلَیْهِ من الدّین فَوَجَدْتُه، اَلْفَیْ اَلْفٍ ومِائَتی اَلْفٍ فَقَالَ فَلَقِیَ حَكِیْمُ بن حِزَامٍ عبدَاللّٰه بنَ الزبیر فقال یاابنَ اَخی كَمْ عَلٰی اَخِی من الدَّینِ فَكَتَمَه، فقال مِائَةُ اَلْفٍ فَقَالَ حَكِیْمٌ وَاللّٰهِ مَااُرَی اَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهٰذِهٖ فقال لَه، عَبْدُاللّٰهِ اَفَرَ ئَیْتَکَ ان كَانَتْ اَلْفَیْ اَلْفٍ وَمِائَتَیْ اَلْفٍ قَالَ مَااَرَاكُمْ تُطِیْقُوْنَ هٰذَا فَاِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِیْنُوا بِی قَالَ وَكَانَ الزُّبَیْرُ اشتری الْغَابَةَ بِسَبْعِیْنَ وَمِائَةِ اَلْفٍ فباعَهَا عَبْدُاللّٰه بِاَلْفِ الفٍ وَسِتِّمِائَةِ الف ثُمَّ قَامَ فقال من كان لَه، عَلَی الزُّبَیْرِ حَقٌّ فَلْیُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَاَتَاهُ عبدُاللّٰه بنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ

اللہ عنہ کے بعض لڑکوں کے برابر تھے حبیب اور عباد (عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اس وقت دو لڑکے تھے) اور زبیر رضی اللہ عنہ کے اس وقت نو لڑکے اور نو لڑکیاں تھیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے قرض کے سلسلے میں وصیت کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اگر قرض کی ادائیگی کے کسی مرحلہ پر بھی دشواریاں پیش آئیں تو میرے مالک و مولا سے اس میں مدد چاہنا انہوں نے بیان کیا کہ بخدا، میں ان کی بات نہ سمجھ سکا (کہ مولا سے ان کی کیا مراد ہے) آخر میں نے پوچھا کہ آپ کے مولا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر خدا گواہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں جو دشواری بھی سامنے آئی تو میں نے اسی طرح دعا کی کہ اے زبیر کے مولا! ان کی طرف سے ان کا قرض ادا کر دیجئے اور ادائیگی کی صورت میں پیدا ہو جاتی تھی، چنانچہ جب زبیر رضی اللہ عنہ (اسی موقعہ پر) شہید ہوئے تو انہوں نے ترکہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے تھے بلکہ ان کا ترکہ کچھ تو اراضی تھا، اور اسی میں غابہ کی زمین بھی شامل تھی، گیارہ مکانات مدینہ میں تھے دو مکان بصرہ میں تھے، ایک مکان کوفہ میں تھا اور ایک مصر میں تھا (زبیر رضی اللہ عنہ بڑے امین اور اتقیاء صحابہ میں تھے) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان پر جو اتنا سارا قرض ہو گیا تھا اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ جب ان کے پاس کوئی شخص اپنا مال لے کر امانت رکھنے آتا تو آپ اس سے کہتے کہ نہیں (امانت کی صورت میں اسے میں اپنے پاس نہیں رکھوں گا) البتہ اس صورت میں رکھ سکتا ہوں کہ یہ میرے ذمے قرض رہے ❶ کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہو جانے کا بھی خوف ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کسی علاقے کے امیر کبھی نہیں بنے تھے، نہ وہ خراج کی وصولیابی پر کبھی مقرر

---

❶ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ یوں امانت کے طور پر اگر تم نے میرے پاس رکھ دیا تو بے کار پڑا رہے گا اور ضائع ہو جانے کے خطرے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اگر ضائع ہو گیا تو تمہارا مال ضائع جائے گا اور میں بھی اس سے کوئی نفع نہ اٹھا سکوں گا لیکن اگر قرض کی صورت میں، اسے میں اپنے پاس جمع کر لوں گا تو اس کے ضائع ہو جانے کی صورت میں بھی، بہر حال اس کی ادائیگی میرے لئے ضروری ہوگی اور دوسرا مفید پہلو اس کا یہ ہوگا کہ تمہارا مال میرے پاس بیکار نہیں پڑا رہے گا بلکہ میں اسے تجارتی کاروبار میں بھی لگا سکوں گا اور اس سے نفع حاصل کر سکوں گا، بہت سے لوگ آج کل کہتے ہیں کہ ہر طرح کے سودی، کاروبار کو حرام کر کے اسلام نے تجارتی ترقی کی بہت سی راہیں مسدود کر دی ہیں اور بینکنگ کی تو کوئی صورت سرے سے اسلام میں ہے ہی نہیں آپ نے غور کیا ہوگا کہ زبیر رضی اللہ عنہ سودی لین دین کے بغیر جس صورت پر عمل کرتے تھے وہ بلا سود بینکنگ ہی کی شکل تھی اس طرح کی مثالیں عہد صحابہ میں متعدد ہیں، اور بعض دوسرے اکابر صحابہ نے بھی اپنے تجارتی کاروبار کو اس طرح ترقی دی تھی یعنی سودی لین دین کی لعنت سے بھی محفوظ رہے، جس کی بعض جزوی افادیت کو تسلیم کر لینے کے بعد، ہولناکیوں کا سب کو اعتراف ہے اور تجارتی کاروبار کی اجتماعی لائن پر ترقیات کی صورتیں ابھی پیدا کیجئے۔

ه‘ عَلَى الزُّبَيْرِ اَرْبَعُ مِأئَةِ اَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِاللّٰه ان
شِئتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُم قَالَ عبدُاللّٰه لاقال فَاِنْ شِئتُمْ
جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِرُوْنَ اِنْ اَخَّرْ تُمْ.فَقَالَ عبدُاللّٰهِ
لاقال فَاقْطَعُوْا لِي قِطْعَةً فقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَکَ من
هٰهُنَا الى هٰهُنَا قَالَ فَبَاعَ منها فَقَضِىَ دَيْنَه‘ فَاَوْفَاهُ
وَبَقِىَ مِنْهَا اَرْبَعَةُ اسْهُمٍ وِنِصفٌ فَقَدِمَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ
وَعِنده عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ ابنُ الزبيرِ وابنُ
زَمْعَةَ فَقَالَ لَه‘ مُعَاوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الغَابَةُ قَالَ كُلُّ
سَهْمٍ مِائَةُ اَلفٍ قَالَ كَمْ بَقِىَ قَالَ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ
وَنِصْفٍ قَالَ الْمُنذِرُ بنُ الزبَيْر قَدْاَخَذْتُ سَهْمًا
بِمِائَةِ الفٍ قَالَ عَمْرُو بنُ عُثمَانَ قَدْ اَخذتُ سَهْمًا
بِمِائَةِ اَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زمعةَ قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِأَةِ
اَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَهِ كَمْ بَقِىَ فَقَالَ سَهْمٌ وِنِصْفٌ قَالَ
اَخَذتُه‘ بِخَمْسِيْنَ ومِائَةِ اَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُاللّٰه بن
جَعْفَرٍ نَصِيبَه‘ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ اَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهٖ قَالَ بَنُوالزُّبَيْرِ اِقْسِمْ بَيْنَنَا
مِيْرَاثَنَا قَالَ لَااَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى اُنَادِىَ بالمَوْسِمِ
اَرْبَعَ سِنِيْنَ اَلَا مَنْ كَانَ لَه‘ علي الزُّبَيْرِ دَيْنٌ
فَلْيَاتِنَا فَلْنَقْضِهٖ قَالَ فَجَعَلَ كَلَّ سِنَةٍ يُنَادِى
بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى اربعُ سِنِيْنَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ
فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَرُفِعَ الثلثُ فَاَصَابَ كُلَّ
امْرأةٍ اَلْفُ الفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ فَجَمِيْعُ مَالِهٖ خَمْسُوْنَ
اَلْفَ الفٍ ومِائَتَا اَلْفٍ

ہوئے تھے اور نہ کوئی دوسرا عہدہ انہوں نے قبول کیا تھا، البتہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوات میں شرکت ضرور کی تھی۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب میں نے اس رقم کا حساب کیا جوان پر قرض کی صورت میں تھی تو اس کی تعداد بائیس لاکھ تھی۔ بیان کیا کہ پھر حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملے تو دریافت فرمایا بیٹے! میرے (دینی) بھائی پر کتنا قرض ہے؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے چھپانا چاہا، اور کہہ دیا کہ ایک لاکھ! اس پر حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بخدا، میں تو نہیں سمجھتا کہ تمہارے پاس موجود سرمایہ سے یہ قرض ادا ہو سکے گا، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اب کہا کہ اگر قرض کی تعداد بائیس لاکھ ہوئی پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ پھر تو یہ قرض تمہاری برداشت سے باہر ہے خیر اگر کوئی دشواری پیش آئے تو مجھ سے کہنا، بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے غابہ کی جائیدا ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی، لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سولہ لاکھ میں بیچی۔ پھر انہوں نے اعلان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ پر جن کا قرض ہو وہ غابہ میں ہم سے آ کر مل لے، چنانچہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے، ان کا زبیر رضی اللہ عنہ پر چار لاکھ چاہئے تھا تو انہوں نے یہی پیش کش کی کہ اگر تم چاہو تو میں یہ قرض چھوڑ سکتا ہوں، لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں پھر انہوں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں سارے قرض کی ادائیگی کے بعد لے لوں گا، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس پر بھی یہی فرمایا کہ تاخیر کی بھی کوئی ضرورت نہیں، آخر انہوں نے فرمایا کہ پھر اس میں میرے حصہ کا قطعہ متعین کر دو، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ یہاں سے یہاں تک لے لیجئے (اپنے قرض کے بدلہ میں) بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی جائیداد اور مکانات وغیرہ بیچ کر ان کا قرض ادا کر دیا گیا اور سارے قرض کی ادائیگی ہوگئی۔ غابہ کی جائیداد میں ساڑھے چار حصے ابھی نہیں بک سکتے تھے اس لئے عبداللہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں (شام) تشریف لے گئے۔ وہاں عمرو بن عثمان منذر بن زبیر اور ابن زمعہ بھی موجود تھے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ غابہ کی کل جائیداد کی قیمت کتنی طے ہوئی تھی انہوں نے بتایا کہ ہر حصے کی قیمت ایک لاکھ طے پائی تھی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اب باقی کتنے حصے رہ

گئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ساڑھے چار حصے! اس پر منذر بن زبیر نے
فرمایا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لیتا ہوں، عمرو بن عثمان نے فرمایا کہ
ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لیتا ہوں۔ ابن زمعہ نے فرمایا کہ ایک حصہ
ایک لاکھ میں، میں لیتا ہوں، اس کے بعد معاویہؓ نے پوچھا کہ اب کتنے
حصے باقی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ڈیڑھ حصہ! معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ پھر اسے میں ڈیڑھ لاکھ میں لیتا ہوں۔ بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفرؓ نے
اپنا حصہ بعد میں معاویہؓ کو چھ لاکھ میں بیچ دیا، پھر جب ابن زبیر رضی اللہ
عنہ قرض کی ادائیگی کر چکے تو زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد نے کہا کہ اب ہماری
میراث تقسیم کر دیجئے لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی میں تمہاری
میراث اس وقت تک تقسیم نہیں کر سکتا جب تک چار سال تک ایام حج میں
اس کا اعلان نہ کر لوں کہ جس کا بھی زبیر رضی اللہ عنہ پر قرض ہے وہ ہمارے
پاس آئے اور اپنا قرض لے جائے۔ بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اب ہر
سال ایام حج میں اس کا اعلان کرانا شروع کیا جب چار سال گزر گئے تو ان
کی میراث تقسیم کی، بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں اور
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (وصیت کے مطابق) تہائی حصہ باقی ماندہ رقم سے
نکال لیا تھا۔ پھر بھی ہر بیوی کے حصے میں بارہ لاکھ کی رقم آئی، زبیر رضی اللہ
عنہ کا سارا مال پچاس حصوں میں تھا (اور ہر حصہ) بارہ لاکھ کا تھا۔

باب ۲۵۶. اِذَا بَعَثَ الْاِمَامُ رَسُوْلًا فِى حَاجَةٍ اَوْ اَمَرَهٗ بِالْمَقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهٗ

۲۵۶۔ اگر امام کسی کو ضرورت کے لئے قاصد بنا کر بھیجے یا کسی خاص جگہ ٹھہرنے کا حکم دے، تو کیا اس کا بھی حصہ (غنیمت میں) ہوگا۔

(۲۷۱) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا تَغَيَّبَ عثمانُ عن بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ

۲۷۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی تھیں اور (اس وقت) بیمار تھیں (اسی لئے شریک نہ ہو سکے تھے) ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا بدر میں شریک ہونے والے دوسرے کسی شخص کو ملے گا اور اتنا ہی حصہ بھی (غنیمت میں سے)۔

باب ۲۵۷. وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِيْنَ مَاسَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهٖ فِيْهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَا كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ اَنْ

۲۵۷۔ خمس، مسلمانوں کی ضرورتوں اور مصالح میں خرچ ہوگا، اس کی دلیل یہ واقعہ ہے کہ جب قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اپنے رضاعی رشتے کا واسطہ دے کر اپنا مطالبہ پیش کیا تھا تو آنحضور ﷺ نے مسلمانوں سے (ان سے حاصل شدہ غنیمت) معاف کرا دی تھی۔

يُعْطِيهِمْ مِنَ الفَيءِ وَالاَ نفالِ من الخمسِ وَمَا اَعْطٰى الاَ نصارَ وَمَا اعطٰى جَابِرَ بْنَ عبد الله تَمْرَ خَيْبَرَ

آنحضرت ﷺ نے بعض لوگوں سے وعدہ فرمایا کرتے تھے کہ فئی اور خمس میں سے اپنی طرف سے عطیہ کے طور پر انہیں دیں گے اور آنحضور ﷺ نے حضرت جابر اور دوسرے انصار رضی اللہ عنہم کو خیبر کی کھجوریں عطا فرمائی تھیں۔

(۳۷۲) حَدَّثَنَا سعيدُ بنُ عُفَيرٍ قَالَ. حَدَّثَنِي اللَّيثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيلٌ عَنِ ابنِ شهابٍ قَالَ زَعَمَ عروةُ عن مَرْوَانَ بنِ الحكمِ وَمِسْوَرَ بن مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَألوه اَنْ يَرُدَّ اِلَيهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الحَدِيثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فاختاروا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْىَ وَاِمَّا المَالَ وقد كُنْتُ اِسْتَانَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ اٰخِرَهُمْ بِضعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطائف فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍ اِلَيْهِمْ الاّاحدى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُسْلِمِيْنَ فاثنى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُه' ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْجَاؤُنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّى قَدْرَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُونَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَه' اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِئُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّالَا نَدْرِىْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِى ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْ ذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا فَاَذِنُوا فَهٰذَا الَّذِىْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْىِ هَوَازِنَ

۳۷۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عروہ کہتے تھے کہ مروان بن حکم اور مسور بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ جب ہوازن کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اموال اور قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ پیش کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے ان دونوں چیزوں میں سے تم ایک ہی واپس لے سکتے ہو، اپنے قیدی واپس لے لو، یا پھر مال واپس لے لو، اور میں نے تو تمہارا انتظار بھی کیا، آنحضور ﷺ نے تقریباً دس دن تک طائف سے واپسی پر ان کا انتظار کیا تھا اور جب یہ بات ان پر واضح ہوگئی کہ آنحضور ﷺ ان کی صرف ایک ہی چیز (قیدی یا مال) واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی واپس چاہتے ہیں، اب آنحضور ﷺ نے مسلمانوں کو خطاب فرمایا، اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا امابعد! تمہارے یہ بھائی اب ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں، اس لئے جو شخص اپنی خوشی سے (غنیمت کے اپنے حصے کے قیدی) واپس کرنا چاہے وہ بھی واپس کر دے اور جو شخص چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اور ہمیں جب اس کے بعد سب سے پہلی غنیمت ملے تو اس میں سے اس کے حصے کی ادائیگی کر دی جائے تو وہ بھی اپنے قیدی واپس کر دے (اور جب ہمیں دوسری غنیمت ملے گی تو اس کا حصہ ادا کر دیا جائے گا) اس پر صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنی خوشی سے انہیں اپنے حصے واپس کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، لیکن ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کن لوگوں نے اپنی خوشی سے اجازت دی ہے اور کن لوگوں نے نہیں دی ہے، اس لئے سب لوگ (اپنے خیموں میں) واپس چلے جائیں اور تمہارے امیر تمہارے رجحان کی ترجمانی ہمارے سامنے آ کر کریں۔ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے امیروں نے ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کی، اور

پھر آنحضور ﷺ کو آ کر اطلاع دی کہ سب لوگ خوشی سے اجازت دیتے ہیں (اس کا کوئی بدلہ نہیں چاہتے) یہی وہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے۔

(۳۷۳) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ عَبْدِالوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ايوبُ عن ابى قِلابَةَ قَالَ وَ حَدَّثَنِى القاسمُ بنُ عاصمٍ الكليبىُّ وَاَنَا لِحَدِيْثِ القاسم اَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كنَّاعِنْدَ اَبِىْ مُوسٰى فَأُتِىَ ذُكِرَ دجَاجَةٌ وَعِنْدَه' رَجُلٌ مِنْ بنى تَيمِ اللّٰهِ احمرُ كانه من الموالى فد عاه لِلطَّعَامِ فَقَالَ اِنِّى رَاَيْتُه' يَاكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُه' فَحَلَفْتُ لَا آكُلَ فقال هَلُمَّ فَلَاحَدِّ ثُكُمْ عَنْ ذاك انى اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى نَفَرٍ مِنَ الاَشْعَرِ يِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰه لَااَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِى مَااَحْمِلُكُمْ وَاُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنَهْبِ ابلٍ فسأَلَ عَنَّا فقالَ اَيْنَ النَّفَرُ الاَشْعَرِيُّونَ فَاَمَرَلَنَا بخَمْسِ ذُوْدٍ غُرِّالذُّرٰى فَلَمَّا انطَلَقْنَا قُلْنَا مَاصَنَعْنَا لايُبَارَكُ لَنَا فرجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا اِنَّا سألناكَ اَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ اَنْ لاتحمِلَنَا افنسيتَه قَالَ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَ لكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاِنِّى وَاللّٰهِ ان شَاءَ اللّٰهُ لَااَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَ تَحَلَّلْتُهَا

۳۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوقلابہ نے بیان کیا اور (ایوب نے ایک دوسری سند کے ساتھ روایت اس طرح کی ہے کہ) مجھ سے قاسم بن عاصم کلیبی نے حدیث بیان کی اور (کہا کہ) قاسم کی حدیث (ابوقلابہ کی حدیث کی بہ نسبت) مجھے زیادہ اچھی طرح یاد ہے، زہدم کے واسطہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ (کھانا لایا گیا اور) وہاں مرغی کا ذکر چلا، بنی تیم اللہ کے ایک صاحب وہاں موجود تھے، رنگ سرخ تھا، غالباً موالی میں سے تھے انہیں بھی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کھانے پر بلایا (کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا) وہ کہنے لگے کہ میں نے مرغی کو گندی چیزیں کھاتے ایک مرتبہ دیکھا تھا، مجھے بڑی ناگواری ہوئی اور میں نے قسم کھالی کہ اب کبھی مرغی کا گوشت نہ کھاؤں گا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریب آ جاؤ، میں تم سے ایک حدیث اس سلسلے کی بیان کرتا ہوں، قبیلہ اشعر کے چند اشخاص کو ساتھ لے کر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سواری کی درخواست کی (غزوۂ تبوک میں شرکت کے لئے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہارے لئے سواری کا انتظام نہ کر سکوں گا، میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہاری سواری کے کام آ سکے پھر آنحضور ﷺ کی خدمت میں غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا کہ قبیلہ اشعر کے لوگ کہاں ہیں؟ چنانچہ آپ ﷺ نے پانچ اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم عنایت فرمایا، خوب موٹے تازے اور فربہ! جب ہم چلنے لگے تو ہم نے آپس میں کہا کہ ہم نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے اس سے آنحضور ﷺ کے اس عطیہ میں ہمارے لئے کوئی برکت نہیں ہو سکتی، چنانچہ پھر ہم آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم نے پہلے جب آنحضور (ﷺ) سے درخواست کی تھی تو آپ نے بحلف فرمایا تھا کہ میں تمہاری سواری کا انتظام نہیں کر سکوں گا، شاید آنحضور ﷺ کو یاد نہ رہا ہو! لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری

سواری کا انتظام واقعی نہیں کیا، وہ اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے تمہیں سواریاں دی ہیں، خدا کی قسم، تم اس پر یقین رکھو کہ انشاء اللہ جب بھی میں کوئی قسم کھاؤں گا اور پھر مجھ پر بات واضح ہو جائے گی کہ بہتر اور مناسب طرز عمل اس کے سوا میں ہے تو میں وہی کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ قسم دے دوں گا۔ ❶

(۳۷۴) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ یوسفَ اخبرنا مَالِکٌ عن نافعٍ عَنِ ابن عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِیَّةً فِیهَا عَبدُاللّٰهِ قِبَلَ نَجدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا کثِیْرًا فکَانَتْ سِهَامُهُمْ اثنی عَشَرَ بَعِیْرًا وَاَحَدَ عَشَرَ بَعِیْرًا ونُفِلُوا بعیْرًا بعیرًا

۳۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف سے ایک مہم روانہ کی، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مہم کے ساتھ تھے، غنیمت کے طور پر اونٹنیوں کی ایک بڑی تعداد اس مہم کو ملی تھی، اس لئے اس کے شرکاء کو حصے میں بھی بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ ملے تھے اور ایک ایک اونٹ واجبی حصوں کے علاوہ بھی انہیں دیا گیا تھا۔

(۳۷۵) حَدَّثَنَا یَحییٰ بنُ بُکَیرٍ اخبرنا اللیثُ عن عُقَیلٍ عن ابن شهاب عن سالمٍ عن ابن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ بَعْضَ من یَبْعَثُ مِنَ السَّرایَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰی قِسمِ عامَّةِ الجَیشِ

۳۷۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ بعض مہموں کے موقعہ پر اس کے افراد کو غنیمت کے عام حصوں کے علاوہ اپنے طور پر بھی عنایت فرمایا کرتے تھے (خمس وغیرہ سے)۔

(۳۷۶) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ العلاءِ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بنُ عَبدِاللّٰهِ عن اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ بَلَغنَا مَخرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بالیَمَنِ فَخَرَجْنا مُهَاجِرِیْنَ اِلَیْهِ اَنَا وَاَخوَانِ لی انا اَصْغَرُ هُمْ اَحَدُهُمَا اَبُوبُرْدَةَ وَالاٰخرُ اَبُورُهْمٍ اِمَّا قَالَ فی بِضْعٍ وَاِمَّا قَالَ فِی ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِیْنَ اَوِاثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِی فَرَکِبْنَا سَفِیْنَةً فَاَلْقَتنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بن اَبِی طالِبٍ وَاَصْحَابَهٗ عِندَه فقال جَعْفَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرنَا بِالاِ قَامَةِ فَاَقِیمُوْا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی خبر ہمیں ملی تو ہم یمن میں تھے اس لئے ہم بھی آپ کی خدمت میں مہاجر کی حیثیت سے حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے تھے، میرے ساتھ دو بھائی تھے، میری عمران دونوں سے کم تھی (دونوں بھائیوں میں) ایک ابوبردہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے ابورہم، یا انہوں نے یہ فرمایا کہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ یا یہ کہا کہ ترپن یا باون افراد کے ساتھ (یہ لوگ روانہ ہوئے تھے) ہم کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نجاشی کے ملک حبشہ پہنچ گئی اور وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جا ملے، جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ ہم یہیں رہیں، اس

❶ عربی میں واللہ وغیرہ قسم کے لئے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور مقصود صرف تاکید ہوتی ہے یہاں مراد اسی طرح کی قسم سے ہے جو گفتگو کے درمیان عربی کا ایک عام محاورہ سا بن گیا ہے۔

حِين افْتتحَ خَيْبَرَ فَاسْهَمَ لَنَا اَوْقَالَ فَاَعْطَانَا مِنهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَه' الاَاَصْحَابُ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرَ وَاصحابِه قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ

لئے آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ یہیں ٹھہر جائیے، چنانچہ ہم بھی وہیں ٹھہر گئے اور پھر سب ایک ساتھ (مدینہ) حاضر ہوئے، جب ہم خدمت نبوی، میں پہنچے تو آنحضور ﷺ خیبر فتح کر چکے تھے، لیکن آنحضور ﷺ نے (دوسرے مجاہدوں کے ساتھ) ہمارا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا انہوں نے بیان کیا کہ غنیمت میں سے آپ نے ہمیں بھی عطا فرمایا، حالانکہ آپ نے کسی ایسے شخص کا غنیمت میں حصہ نہیں لگایا تھا جو لڑائی میں شریک نہ رہا ہو، صرف انہیں لوگوں کو حصہ ملا تھا جو لڑائی میں شریک تھے البتہ ہمارے کشتی کے ساتھیوں اور جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بھی آپ نے غنیمت میں شریک کیا تھا (حالانکہ ہم لوگ لڑائی میں شریک نہیں تھے۔)

(۳۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ المنكدرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَدْ جَاءَ نِي مَالُ البَحْرَ يْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُکَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِيْءُ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرِيْنَ اَمَرَ اَبُوبَكْر مُنَادِيًا فَنَادىٰ مَنْ كَانَ لَه' عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ دَيْنٌ اَوْعِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا فَا تِيْتُه' فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَحَثَالِي ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفيَانُ يَحْثُوْ بِكَفَيهِ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا هٰكَذاَ قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَاتيتُ ابابكرٍ فَسألتُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ اتيتهُ فَلَمْ يُعطِنِي ثُمَّ اَتَيْتُه' الثالثةَ فَقُلْتُ سَأ لْتکَ فَلَمْ تُعطِنِي ثُمَّ سالتُکَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَاِمَّااَنْ تُعطِيَنِي وَاِمَّا اَنْ تَبخَلَ عَنِّي. قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ مَامَنَعْتُکَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اريدُ اَنْ اُعْطِيَکَ قَالَ سفيانُ وَحَدَّثَنَا عمرٌو عن محمد بن عَلِي عَنْ جَابِرٍ فَحَثَالِي حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْ تُّهَا خَمْسَمِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ المنكدر واىُّ دَاءٍ اَدْوَأُ مِنَ البُخْلِ

۳۷۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ بحرین سے وصول ہو کر میرے پاس مال آئے گا تو میں تمہیں اس طرح، اس طرح دوں گا (تین لپ) اس کے بعد آنحضور ﷺ کی وفات ہوگئی اور بحرین کا مال اس وقت تک نہ آیا، پھر جب وہاں سے مال آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے منادی نے اعلان کیا کہ جس کا بھی نبی کریم ﷺ پر کوئی قرض ہو یا آپ کا کوئی وعدہ ہو تو ہمارے پاس آئے۔ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا، چنانچہ انہوں نے تین لپ بھر کر مجھے عنایت فرمایا، سفیان بن عیینہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (لپ بھرنے کی کیفیت بتائی) پھر ہم سے سفیان نے بیان کیا (سابقہ سند کے ساتھ) کہ (جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں حاضر ہوا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے مانگا اور آپ نے مجھے عنایت نہیں فرمایا، دوبارہ مانگا پھر بھی آپ نے نہیں عنایت فرمایا اور پھر مانگا لیکن آپ نے عنایت نہیں فرمایا، اب یا آپ مجھے دیجئے یا پھر میرے معاملے میں بخل سے کام لیجئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ میرے معاملے میں بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ تجھے دینے سے جب بھی میں نے اعراض کیا تو میرے دل

میں یہ بات ہوتی تھی کہ تجھے دینا ضرور ہے (اور وقتی انکار صرف مصلحت کی وجہ سے ہوتا تھا) سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا اور فرمایا کہ اسے شمار کرلو (کہ تعداد کتنی ہے) میں نے شمار کیا تو پانچ سو کی تعداد تھی اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اتنا ہی دو مرتبہ اور لے لو۔ اور ابن منکدر نے بیان کیا (کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا) (کہ بخل سے زیادہ بدترین اور کیا بیماری ہوسکتی ہے۔

(۳۷۸) حَدَّثَنَا مُسْلِمِ بن اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عمرُو بن دينارٍ عن جابرِ بنِ عبدِاللّٰه رَضِیَ اللّٰه عَنهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بالجِعْرَانَةِ اِذ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اعدل فَقَالَ لَهٗ شَقِيتُ اِنْ لَمْ اعدلُ

۳۷۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ میں غنیمت تقسیم کررہے تھے کہ ایک شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں بھی انصاف سے کام نہ لوں تو تم گمراہ ہوجاؤ۔

باب ۲۵۸. مَامَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى الا سارى من غَيْرِ اَنْ يُخَمِّسَ

۲۵۸۔ پانچواں حصہ نکالنے سے پہلے نبی کریم ﷺ نے قیدیوں پر غنیمت کے مال سے احسان کیا۔

(۳۷۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بنُ منصورٍ اخبَرَنا عَبْدُالرَّزَّاقِ اخْبَرَنَا معمرٌ عن الزهرىِ عن محمدِ ابنِ جبيرٍ عن ابيه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ان النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي اُسَارٰى بدْرٍ لَوْكان الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيِّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ

۳۷۹۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں محمد بن جبیر نے اور انہیں ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا کہ اگر مطعم بن عدی (جو کفر کی حالت میں مر گئے تھے) زندہ ہوتے اور ان کافروں کی سفارش کرتے تو میں ان کی وجہ سے انہیں (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دیتا۔

باب ۲۵۹. وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الخُمُسَ لِلْاِمَامِ وَاَنَّهٗ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَته دُوْنَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطلبِ وَبَنِي هَاشِم من خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عبدِالعزيز لَمْ يَعُمَّهُمْ بذَالِک وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيبًا دُوْنَ مَنْ اَحْوَجُ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ الَّذِیْ اَعْطٰى لِمَا يَشْكُوْ اِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهٖ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ

۲۵۹۔ اس کی دلیل کہ غنیمت کے پانچویں حصے میں امام کو تصرف کا حق ہوتا ہے اور وہ اس سے اپنے بعض (مستحق) رشتہ داروں کو بھی دے سکتا ہے، یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی غنیمت میں سے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو بھی دیا تھا، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے تمام رشتہ داروں کو نہیں دیا تھا اور اس کی بھی رعایت نہیں کی تھی کہ جو قریبی رشتہ دار ہو اسی کو دیں بلکہ جو زیادہ محتاج ہوتا، اسے آپ عنایت فرماتے تھے، خواہ رشتہ میں دور ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ لوگ بھی اپنی محتاجی کی شکایت کرتے تھے (اور اسلام لانے کی وجہ سے) ان کی قوم (قریش) اور ان کے حلیفوں سے انہیں اذیتیں اٹھانی پڑتی تھیں۔

(۳۸۰) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ یوسفَ حَدَّثَنَا اللَّیثُ عَنْ عُقَیلٍ عَنِ ابْنِ شهابٍ عن ابن المسیب عن جُبَیْرِ بنِ مُطْعِمٍ قال مشیتُ انا وعثمان بن عفان الی رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعطیتَ بنی الْمُطَّلِبِ وَتَرَکْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْکَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بنو الْمُطَّلِبِ وَهَاشِمٌ شَیْءٌ وَاحِدٌ قَالَ اللَّیثُ حَدَّثَنِی یُونس وَزَادَ قَالَ جُبَیْرٌ وَلَمْ یقسمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِیْ عَبْدِ شمسٍ وَلَالبنی نوفلٍ وقال ابنُ اسحاق عبدُ شَمْسٍ وَ هَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ اخْوَةٌ لِأمٍ وامُّهم عَاتِکَةُ بنتُ مُرَّةَ وَ کَانَ نو فَلُ اَخَاهُمْ لا بیهم

۳۸۰۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث بن عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن المسیب نے اوران سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے بنو مطلب کوتو عنایت فرمایا، لیکن ہمیں نظر انداز کردیا، حالانکہ ہم اور وہ آپ کی نظر میں ایک جیسے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بنو مطلب اور ہاشم ایک جیسے ہیں، لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی اور (اس روایت میں) یہ زیادتی کی کہ جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ نے بنو شمس اور بنو نوفل کو نہیں دیا تھا اور ابن اسحٰق (صاحب مغازی) نے کہا ہے کہ عبدشمس، ہاشم اور مطلب ایک ماں سے تھے اوران کی ماں کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا اور نوفل باپ کی طرف سے ان کے بھائی تھے (ماں دوسری تھیں)۔

باب ۲۶۰. مَنْ لَمْ یُخَمِّس الاسلابَ وَمَنْ قَتَل قَتِیْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَیْرِاَن یُخَمِّسَ وَحُکم الْاِمَامِ فیه

۲۶۰۔ جس نے کافر مقتول کے ساز و سامان میں سے خمس نہیں لیا اور جس نے کسی کو (لڑائی میں) قتل کیا تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا، بغیر اس میں سے خمس نکالے ہوئے، اوراس کے متعلق امام کا حکم۔

(۳۸۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یوسفُ بنُ الْمَاجِشُونَ عن صالحِ بن اِبْرَاهِیْمَ بنِ عبدِالرَّحْمٰن بن عوف عن ابیه عن جَدِهٖ قَالَ بَیْنَا انا واقفٌ فی الصف یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِی وَشِمَالی فاذا اَنَا بغُلَامَیْنِ مِنَ الانصار حدِیْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّیْتُ اَنْ اکونَ بین اَضْلَعَ منهما فَغَمَزَنِی احدُهما فقال یاعَمِّ هَلْ تعرف اَبَاجَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَاحَاجَتُکَ اِلَیْهِ یَاابْنَ اَخِیْ قَالَ اُخْبِرْتُ انه یَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَئِن رایتهٗ لَایُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَهٗ حَتّٰی یَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَالِکَ فَغَمَزَنِی الْاٰخَرُ فَقَالَ لِی مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ ان نَظَرْتُ اِلٰی اَبِی جَهْلٍ یَجُوْلُ فی النَّاسِ قُلْتُ الا اَنَّ هٰذَا صَاحِبُکُمَا الَّذِیْ سَاَلْتُمَانِی عنه فَابْتَدَرَاهُ بِسَیْفَیْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰی قَتَلَاهُ ثُمَّ

۳۸۱۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے ان کے والد (ابراہیم) نے اور ان سے صالح کے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا تھا، میں نے جو دائیں بائیں نظر کی، تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نوعمر لڑکے کھڑے تھے، میں نے سوچا، کاش میں ان کی وجہ سے مضبوط ہوتا، ایک نے میری طرف اشارہ کیا اور پوچھا، چچا، آپ ابوجہل کو بھی پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں، لیکن بیٹے تم لوگوں کو اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا، جب تک ہم سے کوئی، جس کے مقدر میں پہلے مرنا ہوگا، مر نہ جائے گا، مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی (کہ اس نوعمری میں اتنے جرأت مندانہ حوصلے رکھتا ہے) پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل

انصَرفا اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاخبراهُ، فقال اَيُّكُمَا قَتلَه' قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنهُمَا اَنَا قَتَلْتُه' فَقَالَ هَل مَسَحتُمَا سيفَيْكُمَا قَالَا لافنظَرَ فِي السَّيفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَه' وَسَلَبُه' لِمُعَاذِ بْنِ عمرو بْنِ الْجَمُوحِ و كانا معاذ بنَ عَفرَاءَ و معاذَ بنَ عمرِو بنِ الجموحِ

دکھائی دیا، جولوگوں میں (کفار کے لشکر میں) برابر پھر رہا تھا، میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم پوچھ رہے تھے وہ سامنے (پھرتا ہوا نظر آرہا ہے) دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اطلاع دی، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم دونوں میں سے اسے قتل کس نے کیا ہے؟ دونوں جوانوں نے کہا کہ میں نے کیا ہے۔ اس لئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے قتل کیا ہے اور اس کا ساز و سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ یہ دونوں نوجوان معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے (رضی اللہ عنہما)۔

(۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن يحيىٰ بن سعيدٍ عن ابن افلحَ عن ابى محمدٍ مَوْلٰى ابى قتادة عن ابى قتا دةَ رضى اللّٰه عنه قال خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عامَ حنين فَلَمَّا اِلْتَقَيْنَا كانتْ للمسلمين جولةً فرايتُ رَجُلًا مِن المُشرِكِين عَلَا رَجُلًا مِنَ المُسْلِمِيْنَ فاستدرتُ حَتّٰى اَتيتُه من ورائه حتّٰى ضربتُه بالسيفِ على حبلِ عَاتِقِه فاقبلَ عَلَيَّ فضمَّنِى ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنهَا رِيحَ المَوْتِ ثُمَّ اَدرَكَهُ الموتُ فَاَرسَلَنِى فَلَحِقْتُ عمرَ بنَ الخطاب فقلت مَابَالُ النَّاسِ قَالَ امرُاللّٰه ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النبيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال من قَتَلَ قَتِيْلًا لَه' عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَه' سَلَبُه' فَقُمْتُ فَقُلْتُ من يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قتيلاً له عليه بينة فله سلبه فقمت فقلت من يشهد لِى ثم جلست ثم قال الثَّالِثَةَ مِثلَه' فقال لَه' رَجُلٌ صدق يَارَسُولَ اللّٰه وسلبُه عندى فَارْضِه عَنِّى فقال ابوبكرِ الصّدّيق رضى اللّٰه عنه لاها اللّٰه اذا لايعمدُ الى اَسَدٍ من اُسدِاللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابن افلح نے، ان سے ابوقتادہ کے مولیٰ ابومحمد نے اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے پھر جب ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو (ابتداء میں) اسلامی لشکر پسپا ہونے لگا، اگرچہ رسول اللہ ﷺ جو امیر الجیش تھے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ اپنی جگہ سے پیچھے نہیں ہٹے تھے) اتنے میں، میں نے دیکھا کہ مشرکین کے لشکر کا ایک شخص ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا تھا اس لئے میں فوراً ہی گھوم پڑا اور اس کے پیچھے سے آ کر تلوار اس کی گردن پر ماری اب وہ شخص مجھ پر ٹوٹ پڑا اور مجھے اتنی زور سے اس نے بھینچا کہ میری روح جیسے قبض ہونے کو تھی، آخر جب اسی موت نے آ دبوچا (میری تلوار کے زخموں سے) تب کہیں جا کر اس نے مجھے چھوڑا اس کے بعد مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے تو میں نے ان سے پوچھا، کہ مسلمان اب کس پوزیشن میں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جو اللہ کا حکم تھا وہی ہوا۔ لیکن مسلمان (پسپائی کے بعد) پھر مقابلہ پر جم گئے (اور مشرکین کو شکست ہوئی) تو نبی کریم ﷺ فروکش ہوئے اور فرمایا کہ جس نے بھی کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر وہ گواہی بھی پیش کرے تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ) کہ اس لئے میں بھی کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ (کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا

يُعْطِيكَ سَلَبَه' فقال النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرِفًا فِی بَنِیْ سَلِمَةَ فانَّه' لَاَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُه' فِی الاِسْلَامِ

تھا) لیکن (جب میری طرف سے گواہی دینے کے لئے کوئی نہ اٹھا تو) میں بیٹھ گیا، پھر دوبارہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (آج) جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہوگا اور اس پر اس کی طرف سے کوئی گواہ بھی ہوگا؟ تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا، اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ اور پھر مجھے بیٹھنا پڑا (گواہ نہ ملنے کی وجہ سے) تیسری مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا، تیسری مرتبہ پھر آنحضور ﷺ نے وہی ارشاد دہرایا، اور اس مرتبہ جب میں کھڑا ہوا تو آنحضور ﷺ نے دریافت کیا، کہ کس چیز کے متعلق کہہ رہے ہو، ابوقتادہ! (کہ میری طرف سے کوئی گواہ ہے) میں نے آنحضور ﷺ کے سامنے واقعہ کی پوری تفصیل بیان کر دی، تو ایک صاحب نے بتایا کہ ابوقتادہ سچ کہتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ اور اس مقتول کا سامان میرے پاس محفوظ ہے اور میرے حق میں اسے راضی کر دیجئے (کہ مقتول کا سامان مجھ سے نہ لیں) لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، خدا کی قسم! اللہ کے ایک شیر کے ساتھ، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے لڑتا ہے۔ آنحضور ایسا نہیں کریں گے کہ ان کا سامان تمہیں دے دیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر نے سچ کہا اور پھر سامان آپ نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر اس کی زرہ بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال تھا، جو اسلام لانے کے بعد میں نے حاصل کیا تھا۔

باب ۲۶۱. مَاكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي المؤلفةَ قَلُوبُهُمْ وَ غَيْرَ هُمْ مِنَ الْخُمُسِ و نحوِہ رواہ عبد اللّٰه بن زید عن النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۱۔ نبی کریم ﷺ جو کچھ مؤلفۃ القلوب اور دوسرے لوگوں کو خمس وغیرہ دیا کرتے تھے، اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کرتے ہیں۔

(۳۸۳) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ یوسُفَ حَدَّثَنَا الاوزاعی عن الزهری عن سعید بن المسیب و عروة بن الزبیر ان حَكِيْمَ بن حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سالتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِی ثُمَّ سَأَلْتُه' فَاَعْطَانِیْ ثم قَالَ لِی يَاحَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَه' بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَه' فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَه' بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ

۳۸۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا، پھر دوبارہ میں نے مانگا اور اس مرتبہ بھی آپ نے عطا فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، حکیم! یہ مال بڑا شاداب، بہت شریں اور لذیذ ہے، لیکن جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے اس کے مال میں تو برکت ہوتی ہے اور جو شخص لالچ اور حرص کے ساتھ لیتا

يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوبَكْرٍ يدعو حَكِيماً لِيُعْطِيَه العطاءَ فيابٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ ان عمر دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنِّي اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّه الَّذِي قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيأْبٰى ان يَّأخُذَه فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ احدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى توفِّيَ

ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی، بلکہ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا، اور اوپر کا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہوتا ہے حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ کے بعد اب کسی سے کچھ نہیں لوں گا، یہاں تک کہ اس دنیا سے اٹھ جاؤں۔ چنانچہ (آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد) ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں دینے کے لئے بلاتے تھے لیکن وہ اس سے ذرہ برابر بھی لینے سے انکار کر دیتے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ (اپنے زمانہ خلافت میں) انہیں دینے کے لئے بلاتے تھے اور ان سے بھی لینے سے انہوں نے انکار کر دیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، مسلمانو! میں انہیں کا حق دیتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے فئی کے مال سے ان کا حصہ مقرر کیا ہے لیکن یہ اسے بھی قبول نہیں کرتے! حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی لیکن آنحضور ﷺ کے بعد انہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں لی!

(۳۸۴) حَدَّثَنَا اَبُوالنعمان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زيدٍ عن ايوبَ عن نافعٍ ان عمرَ بْنَ الخطاب رضى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّه كَانَ عَلَيَّ اِعتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَمَرَه ان يَفِيَ بِهٖ قَالَ وَاَصَابَ عمر جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سبى حُنَيْنٍ فَجَعَلُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ يا عَبدَاللّٰه اُنْظُرْ ماهٰذا فَقَالَ مَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ اِذهَبْ فَاَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَلَوْ اِعْتَمَر لَمْ يَخْفَ عَلٰى عبداللّٰه وَزَادَ جَرِيْرُ بْنُ حازم عَنْ ايوبَ عَنْ نافع عَنِ ابن عُمَر قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوب عن نافع عن ابن عمر فِي النَّذرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ

۳۸۴۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں، میں نے ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی؟ تو آنحضور ﷺ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا، حضرت نافع نے بیان کیا کہ حنین کے قیدیوں میں سے عمر رضی اللہ عنہ کو دو باندیاں ملی تھیں، تو آپ نے انہیں مکہ کے کسی گھر میں رکھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر احسان کیا (اور سب کو آزاد کر دیا) تو گلیوں میں وہ دوڑنے لگے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبداللہ ادھر دیکھو! کیا بات پیش آئی؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر احسان کیا ہے (اور حنین کے تمام قیدی چھوڑ دیئے گئے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر جاؤ دونوں لڑکیوں کو بھی آزاد کر دو، نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا تھا، اگر آنحضور ﷺ وہاں سے عمرہ کے لئے تشریف لاتے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی اور جریر بن حازم نے ایوب کے واسطہ سے (اپنی روایت) میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ان سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا کہ (وہ باندیاں دونوں جو عمر

رضی اللہ عنہما کو ملی تھیں) غنیمت کے پانچویں حصے (خمس) میں سے تھیں۔ (اعتکاف سے متعلق یہ روایت) معمر نے ایوب کے واسطہ سے نقل کی ہے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نذر کے ذکر کے ساتھ کی ہے لیکن لفظ ''یوم'' کا اس میں ذکر نہیں ہے۔

(۳۸۵) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اسمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بن حازم حَدَّثَنَا الحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي عمرو بنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قومًا وَمَنَعَ اٰخرِيْنَ فَكَاَنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلَيْهِ فقالَ انى اُعْطِيَ قَوْمًا اَخافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَاجَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الخَيْرِ والغنى مِنْهُمْ عَمرو بْنُ تَغلِبَ فقالَ عمرو بن تغلب مااُحب اَنَّ لى بكلمة رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَالنَّعَمِ وَزَادَ اَبُوعَا صم عَنْ جَرِيْر قَالَ سَمِعْتُ الحسنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عمرو بن تغلب اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْبَسبيٍ فَقَسَمَه' بهٰذا

۳۸۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا۔ غالباً جن لوگوں کو آنحضور ﷺ نے نہیں دیا تھا وہ اس پر کچھ ملول خاطر ہوئے (انہوں نے سمجھا کہ شاید آنحضور ﷺ ہم سے اعراض کرتے ہیں) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ مجھے ان کے دل کے مرض اور ان کی جلد بازی سے ڈر لگتا ہے، اور کچھ لوگ وہی ہیں جن پر اعتماد کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھلائی اور بے نیازی رکھی ہے عمرو بن تغلب بھی انہیں اصحاب میں شامل ہیں، عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے اس جملے کے مقابلے میں سرخ اونٹوں کی بھی میری نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے اور ابو عاصم نے جریر کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے حسن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی آئے تھے اور انہیں کی آپ نے تقسیم کی تھی۔

(۳۸۶) حَدَّثَنَا اَبُوالوَلِيْد حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ عن انسٍ رضى اللّٰه عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اُعْطِي قُرِيشًا اَتَاَلَّفُهُمْ لِاَنَّهُمْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ

۳۸۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قریش کو میں تالیف قلب کے لئے دیتا ہوں، کیونکہ جاہلیت سے ابھی نکلے ہیں۔

(۳۸۷) حَدَّثَنَا اَبُواليمان اخبرنا شعيب حَدَّثَنَا الزهرىُ قَالَ اخبرنى انسُ بنُ مَالِكٍ ان ناساً مِنَ الانصار قَالُوْا لِرَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَاافاء اللّٰهُ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِأَةَ مِنَ الْاِبلِ فَقَالوا يغفر اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰه

۳۸۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو قبیلہ ہوازن کے اموال میں سے غنیمت دی اور آنحضور ﷺ قریش کے چند اصحاب کو (تالیف قلب کی غرض سے) سو سو اونٹ دینے لگے تو بعض انصاری صحابہ نے کہا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت کرے آنحضور ﷺ

لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا
سُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ
سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ
ى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدَعْ
هُمْ احَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ هُمْ رَسُوْلُ
لّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاكَانَ حَدِيْثٌ
غَنِي عَنْكُمْ قَالَ لَهٗ فُقَهَاؤُهُمْ اَمَّاذَوُوْ اٰرَائِنَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ
سْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الْاَنْصَارَ
سُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
لّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اُعْطِي رِجَالًا حَدِيْثٌ عَهْدُ هُمْ
كُفْرِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ
تَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُوْنَ
هِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْرَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ
سَتَرَوْنَ بَعْدِىْ اُثْرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا
لّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ
الَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ

قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ان کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے سامنے جب اس گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ نے نہیں بلایا تھا جب سب حضرات جمع ہو گئے تو آنحضور ﷺ بھی تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہوئی وہ کہاں تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھدار صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہمارے صاحب فہم و رائے افراد کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لائے ہیں، ہاں چند لڑکے ہیں نوعمر، انہوں نے ہی یہ کہا ہے کہ اللہ، رسول اللہ ﷺ کی مغفرت کرے، آنحضور ﷺ قریش کو تو دے رہے ہیں اور انصار کو آپ نے نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ہماری تلواریں ان کے خون سے ٹپک رہی ہیں اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کچھ دن پہلے کافر تھے (اور نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں) کیا تم لوگ اس پر خوش نہیں ہو کہ جب دوسرے لوگ مال و دولت لے کر واپس جا رہے ہوں گے تو تم لوگ اپنے گھروں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس جا رہے ہوں گے؟ خدا گواہ ہے کہ تمہارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو دوسرے لوگ اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ سب حضرات نے کہا کیوں نہیں، یارسول اللہ! ہم راضی اور خوش ہیں پھر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جا رہی ہو گی اور اس وقت تم صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملو اور اس کے رسول سے حوض پر! انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لیکن ہم نے صبر سے کام نہ لیا۔

۳۸۸) حَدَّثَنَا عبدُالعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ
دَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سعدٍ عن صَالِحٍ عَنِ ابنِ شهابٍ
الَ اَخْبَرَنِي عمرُ بْنُ محمدِ بنِ جبيرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي
جبير بْنُ مطعم انه بينا هُوَ مَعَ رسولِ اللّٰه صَلَّى
لّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ
لِقَتْ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاَعْرَابُ
سألونهٗ حتى اضطَرُّوهُ اِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رداءَهٗ
وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۳۸۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی ان سے محمد بن جبیر نے کہا اور انہیں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ کے ساتھ صحابہ کی فوج تھی، حنین کے غزوے سے واپسی ہو رہی تھی، راستے میں کچھ بدو آپ ﷺ سے مانگنے لگے اور اتنا اصرار شروع کر دیا کہ آپ کو ایک ببول کے سایہ میں آنا پڑا، آنحضور ﷺ وہیں رک گئے، چادر مبارک ببول کے کانٹوں سے الجھ کر

اَعْطُوْنِی رِدَائِی فَلَوکَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُه' بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَاتَجِدُوْنِی بَخِيْلًا وَلَا كَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا

اوپر چلی گئی (اور بدوؤں نے اسے اپنے قبضہ میں کرلیا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری چادر واپس کر دو، اگر میرے پاس اس کانٹے دار بڑ درخت کی تعداد میں مویشی ہوتے تو وہ بھی میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ مجھے بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

(۳۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بكيرٍ حَدَّثَنَا مالكٌ عن اِسْحَاق بن عبدِاللّٰه عن انس بنِ مالكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعليه بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِيظ الحاشِيَةِ فَاَدْرَكَه' اَعْرَابِیٌّ فَجَذَبه' جَذْبَةً شَدِيْدَةً حَتّٰی نَظَرْتُ الی صَفْحَةِ عَاتِقِ النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اَثَّرَتْ به حاشيةَ الرداء من شدةِ جَذْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مُرْلی مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِندَكَ فالتفتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَلَه' بِعَطَاءٍ

۳۸۹۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آپ کے قریب پہنچے اور انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ چادر پکڑ کر کھینچی، میری نظر شانہ مبارک پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ کھینچنے والے کی شدت کی وجہ سے چادر کے حاشیہ پر اثر پڑ گیا ہے! پھر اعرابی نے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے ساتھ ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم فرمایئے، آنحضور ان کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، پھر آپ نے انہیں دینے کا حکم فرمایا۔

(۳۹۰) حَدَّثَنَا عثمانُ بنُ ابی شيبةَ حَدَّثَنَا جريرٌ عن منصورٍ عن ابی وائلٍ عن عَبْدِاللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَين اٰثَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسًا فِی الْقِسْمَةِ فاعطی الْاَقْرَعَ بن حابسٍ مائة من الابل واعطی عيينةَ مثل ذٰلكَ واعطی اُنَاسًا مِنْ اشراف الْعَرَبِ فَاٰثَرَهُمْ يومئذٍ فِی الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ واللّٰهِ ان هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَاعُدِلَ فِيْهَا وَمَا اُرِيْدَبهَا وَجْهُ اللّٰه فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتيتُهٗ فَاَخْبَرْتُه' فَقَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰی قَدْ اُوْذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

۳۹۰۔ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابووائل نے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، حنین کی لڑائی کے بعد نبی کریم ﷺ نے (غنیمت کی) تقسیم میں بعض حضرات کے ساتھ (تالیف قلب کے لئے) ترجیحی معاملہ کیا، اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو (۱۰۰) اونٹ دیئے، اتنے ہی اونٹ عیینہ رضی اللہ عنہ کو دیئے، اسی طرح اس روز بعض دوسرے اشراف عرب کے ساتھ بھی تقسیم میں آپ نے ترجیحی سلوک کیا، اس پر ایک شخص (معتب بن قیشر منافق) نے کہا کہ خدا کی قسم! اس میں نہ تو عدل کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس سے مقصود رہی ہے میں نے کہا کہ واللہ! اس کی اطلاع میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور دوں گا، چنانچہ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی آنحضور ﷺ نے سن کر فرمایا، اگر اللہ اور اس کا رسول بھی عدل نہ کرے پھر کون کرے گا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں تھیں اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

(۳۹۱) حَدَّثَنَا محمودُ بْنُ غيلانَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا هشامٌ قال اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عن اسماءَ ابنةِ ابی

۳۹۱۔ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میر

رِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا قَالَتْ کُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰی مِنْ
ضِ الزُّبَیْرِ الَّتِی اَقْطَعَہ' رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
یْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاْسِیْ وَھِیَ مِنِّی عَلٰی ثُلُثَی فَرْسَخٍ
الَ اَبُوْضَمْرَۃَ عَنْ ھشام عن اَبِیْہِ ان النبیَّ صَلَّی
ہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ ارضًا مِن اَمْوَالِ بَنِی
ضِیْرِ

والد نے خبر دی ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جو زمین عنایت فرمائی تھی، میں اس میں سے گٹھلیاں اپنے سر پر لایا کرتی تھی، وہ جگہ میرے گھر سے دو تہائی فرسخ دور تھی، ابوضمرہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو بنو نضیر کے اموال میں سے ایک قطعہ زمین عنایت فرمایا تھا۔

۳۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ المقدام حدثنا الفضیلُ
سلیمان حَدَّثَنَا موسٰی بنُ عقبۃَ قَالَ اخبرنی
فعٌ عن ابن عمرَ رَضِیَ اللّٰہُ عنھما ان عمرَ بنَ
حطاب اَجْلَی الیھود والنَّصارٰی مِنْ اَرضِ
حِجَازِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ا ظَھَرَ عَلٰی اَھْلِ خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُخْرِجَ الْیَھُوْدَ
ھا وَکَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَھَرَ عَلَیْھَا لِلْیَھُوْدِ
رَّسُوْلِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَھُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
لَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَتْرُکَھُمْ عَلٰی اَنْ یَکْفُوا
مَلَ وَ لَھُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
ہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَاشِئْنَا فَاُقِرُّوا
ی اَجْلَاھُمْ عُمَرُ فِی اِمَارَتِہٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَا

۳۹۲۔ مجھ سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سرزمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر فتح کیا تھا تو آپ کا بھی ارادہ ہوا تھا کہ یہودیوں کو یہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے جب آپ نے فتح پائی تو وہاں کی زمین یہود، رسول اللہ ﷺ اور عام مسلمانوں کی ہوگئی تھی، لیکن پھر یہودیوں نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ آپ انہیں وہیں رہنے دیں، وہ (کھیتوں اور باغوں میں) کام کیا کریں گے اور آدھی پیداوار انہیں ملتی رہے گی آنحضور ﷺ نے فرمایا، جب تک ہم چاہیں، اس وقت تک کے لئے تمہیں یہاں رہنے دیں گے، چنانچہ یہ لوگ وہیں رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دور خلافت میں مقام تیما اور اریحا میں منتقل کر دیا تھا (مسلمانوں کے خلاف ان کے فتنوں اور سازشوں کی وجہ سے)

ب ۲۶۲. مَایُصِیْبُ مِنَ الطَّعَامِ فِیْ اَرْضِ الْحَرْبِ

۲۶۲۔ دارالحرب میں کھانے کے لئے جو چیزیں ملیں۔

۳۹) حَدَّثَنَا ابُوالولیدِ حَدَّثَنَا شعبۃُ عن حمید
ھلالٍ عن عبداللّٰہِ بنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ
ا محاصِرِیْنَ قَصْرَ خَیْبَرَ فَرَمٰی انسان بجراب
شحمٌ فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَہ' فَالْتَفَتُّ فاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی
ہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَاسْتَحْیَیْتُ مِنہُ

۳۹۳۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم قصر خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کسی شخص نے ایک کپی پھینکی جس میں چربی بھری ہوئی تھی، میں اسے لینے کے لئے بڑی تیزی سے بڑھا، لیکن مڑ کر جو دیکھا، تو قریب میں نبی کریم ﷺ موجود تھے، میں شرم سے پانی پانی ہوگیا۔

۳۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زیدٍ عن
بَ عن نافع عن ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ
ا نَصِیْبُ فی مغازینا الْعَسَلَ وَالعِنَبَ فَنَاکُلُہ' ولا

۳۹۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (نبی کریم ﷺ کے عہد میں) غزدوں میں

نَرْفَعُه'

ہمیں شہد اور انگور ملتا تھا ہم اسے کھاتے تھے (جتنا کھا سکتے تھے) لیکن
اسے جمع نہیں کرتے تھے۔

(۳۹۵) حَدَّثَنَا موسَى بنُ اِسمَاعِيلَ حَدَّثَنا عبدُالواحِد حدثنا شيبانِيٌّ قَالَ سمعتُ ابنَ ابى اَوفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عنهما يَقُولُ اَصا بَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الحُمُر الاهْلِيَةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ القَدُوْر نادى منا دى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اكفِئوا القَدُوْرَ فَلا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عبدالله فَقُلْنَا اِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ اٰخرُونَ حَرَّمَهَا اَلْبَتَّةَ وَسَاَلْتُ سَعِيدَ بنَ جبير فقال حَرَّمَهَا البَتَّةَ

۳۹۵۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواح
نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے
ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ خیبر کے
موقعہ پر فاقوں پہ فاقے ہونے لگے، آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو (ما
غنیمت میں) گدھے بھی ہمیں ملے تھے، چنانچہ انہیں ذبح کر کے (پک
شروع کر دیا) جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ کے
منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھے کا گوشت چکھو بھ
نہیں، عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے اس پر کہا کہ
غالباً آنحضور ﷺ نے اس لئے روک دیا ہے کہ ابھی تک پانچواں حص
(خمس) اس میں سے نہیں نکالا گیا تھا، لیکن بعض دوسرے صحابہ رضی ال
عنہم نے کہا کہ آنحضور ﷺ نے گدھے کا گوشت قطعی طور پر حرام قر
دے دیا ہے (شیبانی نے بیان کیا کہ) میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ ع
سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے اسے قطعی طور پر حرام قر
دے دیا تھا۔

باب۲۶۳ . الجزيَةِ والمُوادَعَةِ مَعَ اَهْلِ الْحَرْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لايُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِا وَلَايُحَرِّمُوْنَ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' وَلَايَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوتُو الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍوَّهُمْ صَاغِرُوْنَ اِذِلَّاءُ وَمَا جَاءَ فِيْ اَخْذِ الجِزْيَةِ مِنَ اليَهُودِ وَالنَّصَارٰى والمجوس والعجم وَ قَالَ ابن عيينة عَنِ ابن ابى نُجيحٍ قُلتُ لِمُجَاهِدٍ مَاشَانُ اَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ اَرْبَعَةُ دَنَا نِيْرُ وَاَهْلِ اليَمَنِ عَلَيْهِمْ دِيْنَار قَالَ جُعِلَ ذٰلِکَ من قِبَلِ اليَسَارِ

۲۶۳۔ذمیوں سے جزیہ لینے اور دارالحرب سے معاہدہ کرنے سے متعل
تفصیلات اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ان لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ
ایمان نہیں لائے اور نہ آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام مانے
ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ د
حق انہوں نے قبول کیا، ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھ
(مثلاً یہود و نصاریٰ) یہاں تک کہ وہ تمہارے غلبہ کی وجہ سے جزیہ د
قبول کر لیں اور وہ تم سے مغلوب ہو گئے ہیں" (صاغرون کے معنی) اذلا
کے ہیں۔ اور وہ تفصیلات جن میں یہود، نصاریٰ، مجوس اور اہل عجم سے
جزیہ لینے کا بیان ہوا ہے۔ ابن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابن ابی نجیح نے
کہ میں نے مجاہد سے پوچھا، اس کی کیا وجہ ہے کہ شام کے اہل کتاب
چار دینار (جزیہ) ہے اور یمن کے اہل کتاب پر صرف ایک دینار!
انہوں نے فرمایا کہ ایسا خوش حالی اور سرمایہ کے (تفاوت کے) پیش نظ
کیا گیا ہے۔

(۳۹۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِالله حَدَّثَنَا سفيانُ قَالَ

۳۹۶۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

سمعتُ عمرًا قَالَ كنتُ جَالِسًا مع جابرِ بنِ زيدٍ
عمرٍ وابنِ اوس فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سنة سبعين عام
حجَّ مُصعَبُ بن الزبَيْرِ بِاَهْلِ البَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ
مْزَمَ قَالَ كُنتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بنِ معاويةَ عَمِّ
لاحنفِ فأتانا كتابُ عمرَ بنِ الخطابِ قَبْلَ مَوْتِهِ
سَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كل ذى محرمٍ مِنَ المجوسِ وَلَمْ
كن عمرُ اَخَذَالجزيَةَ من المجوسِ حَتّٰى شَهِدَ
بدُالرحمٰن بنُ عوفٍ ان رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ليهِ وَسَلَّم اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں حضرات سے بجالہ نے حدیث بیان کی ۷۰ھ میں جس سال مصعب بن زبیر نے بصرہ والوں کے ساتھ حج کیا تھا، زمزم کی سیڑھیوں کے پاس انہوں نے بیان کیا تھا کہ میں احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا جزء بن معاویہ کا کاتب تھا تو وفات سے ایک سال پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب ہمارے پاس آیا کہ مجوسیوں کے ہر ذی رحم میں (اگر انہوں نے اس کے باوجود آپس میں شادی کر لی ہو تو) جدائی کرا دو۔ عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، لیکن جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا (تو آپ بھی لینے لگے تھے۔)

۳۹۷) حَدَّثَنَا اَبُوالیمان اَخْبَرَنَا شعیبُ عن
لزُّهرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ
نِ مَخْرَمَةَ اَنَّه' اَخْبَرَه' اَنَّ عمرَو بن عوفٍ
لانصاریِ وهو حلیفُ بنی عامر بن لُوَیِّ وَكَانَ
شهِدَ بدْرًا اخبرَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ بعث اباعبيدةَ بنَ الجراحِ اِلَى البحرين
أتی بجزْيِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ البحرين وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ العلاءَ
ن الحَضْرَمِیِّ فَقَدِمَ ابوعُبَيْدَةَ بمالٍ من البحرين
سَمِعَت الانصارُ بِقُدُوْمِ ابی عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلاةَ
لصبحِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صلی
هُمُ الفجرانْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَه' فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ
للّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رآهم وقال اَظُنُّكُمْ
دْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدْجَآءَ بشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ
رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوا مَايَسُرُّكُمْ
وَ اللّٰهِ لَا الفقرَ اَخْشٰى عليكم وَلٰكِنْ اخشٰى
لَيْكُم اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى
نْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَا فَسُوْهَا كَمَاتنا فَسُوْهَا
تُهْلِكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

۳۹۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ نے اور انہیں عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے، آپ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا، آنحضور ﷺ نے بحرین کے لوگوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا تھا، جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے تو انصار کو بھی معلوم ہوا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں، چنانچہ فجر کی نماز سب حضرات نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی، جب نماز آنحضور ﷺ پڑھا چکے تو لوگ آنحضور ﷺ کے سامنے آئے، آنحضور ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے، تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہؓ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہیں خوش خبری ہو، اور اس چیز کے لئے تم پر امید رہو جس سے تمہیں خوشی ہوگی لیکن خدا کی قسم، میں تمہارے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا) مجھے خوف ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے اور پھر جس طرح انہوں نے اس کے لئے منافست کی تھی تم بھی منافست میں پڑ جاؤ گے اور یہی چیز تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دے گی

(۳۹۸) حَدَّثَنَا الْفَضلُ بنُ يعقوبَ حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ جعفرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابن سليمان حَدَّثَنَا سعيد بُن عبدِاللّٰه الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنا بكرُ بنُ عبدِاللّٰه الْمُزَنِيُّ وَزِيادُ بنُ جبيرٍ عن جبيرِ بن حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي اَفناءِ الْاَ مصارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشرِكِينَ فَاَسلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ اِنِّي مُسْتَشِيْرُكَ فِي مَغَازِيَّ هٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ من فِيْهَا مِنَ الناس مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِيْنَ مَثَلُ طَائِرٍ لَه رَاسٌ وَلَه جناحَانِ وَلَه رِجْلَانِ فَاِنْ كُسِرَ اَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّاسِ فَاِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْاٰخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّاْسُ وَاِنْ شُدِخَ الرَّاسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّاسُ فَالرَّاسُ كِسْرٰى وَالْجَنَاحُ قَيصَرُ وَالْجَنَاحُ الْاٰخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَنْفِرُوْااِلٰى كِسْرٰى وَقَالَ بكرو زِيَادٌ جَمِيْعًا عن جُبَيْرِبْنِ حَيَّةَ قَالَ فَنَدَبَنَا عمرُو اسْتَعْمَلَ علينا النعمانَ بن مُقَرِّنٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَرْضِ الْعَدُوِّ وَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرٰى فِي اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَقَام تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنكُمْ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ سَلْ عَمَّا شِئتَ قَالَ مَا اَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيْدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيْدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوٰى من الْجُوْعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُالشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذبَعَثَ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَرَبُّ الْاَرَضِيْنَ تَعَالٰى ذِكْرُه وَجَلَّتْ عَظَمَتُه اِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ اَنْفُسِنَا نَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّه فَاَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُوْلُ رَبِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتّٰى تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَه اَوْتُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَاَ خبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا اَنَّه مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يُرَمِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا

جیسے تم سے پہلی امتوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔

۳۹۸۔ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن جعفر الرقی نے حدیث بیان کی ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن عبیداللہ ثقفی نے حدیث بیان کی ان سے بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے جبیر بن حیہ نے بیان کیا کہ کفار سے جنگ کے لئے عمر رضی اللہ عنہ نے فوجوں کو (فارس کے) شہروں کی طرف بھیجا تھا (جب لشکر قادسیہ پہنچا اور لڑائی کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں نکلا) تو ہرمزان (شوستر کا حاکم) نے اسلام قبول کر لیا (عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اہم معاملات میں اس سے مشورہ لیتے تھے) عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم سے ان (ممالک فارس وغیرہ) پر مہم بھیجنے کے سلسلے میں مشورہ چاہتا ہوں اس نے کہا کہ جی ہاں، اس ملک کی مثال اور اس میں رہنے والے اسلام دشمن باشندوں کی مثال ایک ایسے پرندے جیسی ہے جس کے سر ہے دو بازو ہیں اور دو پاؤں ہیں اگر اس کا ایک بازو توڑ دیا جائے تو وہ اپنے دونوں پاؤں پر ایک بازو اور ایک پر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو وہ اپنے دونوں پاؤں اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے، لیکن اگر سر توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں، دونوں بازو اور سر سب بے کار رہ جاتا ہے پس سر تو کسریٰ ہے ایک بازو قیصر ہے اور دوسرا فارس! اس لئے آپ مسلمانوں کو حکم دیجئے کہ پہلے وہ کسریٰ پر حملہ کریں بکر بن عبداللہ اور زیاد بن جبیر دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ان سے جبیر بن حیہ نے بیان کیا (اسی مشورہ کے مطابق) ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا (غزوہ کے لئے) اور نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا، جب ہم دشمن کی سرزمین (نہاوند) کے قریب پہنچے تو کسریٰ کا عامل چالیس ہزار کا لشکر لے کر ہماری طرف بڑھا، پھر ایک ترجمان نے سامنے آ کر کہا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص (معاملات پر) گفتگو کرے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے (مسلمانوں کی نمائندگی کی اور) فرمایا کہ جو تمہارے مطالبات ہوں انہیں بیان کرو، اس نے پوچھا، آخر تم لوگ ہو کون؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں ہم انتہائی بدبختیوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھے، بھوک کی شدت میں ہم چمڑے اور گٹھلیاں چوسا کرتے تھے اون اور بال ہماری

مَلِکَ رِقَابَکُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا اَشْهَدَکَ اللّٰهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْدِمْکَ وَلَمْ يُخْزِکَ وَلٰکِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي اَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوٰاتُ

پوشاک تھی اور پتھروں اور درختوں کی ہم پرستش کیا کرتے تھے، ہماری مصیبتیں اسی طرح قائم تھیں کہ آسمان اور زمین کے رب نے، جس کا ذکر اپنی تمام عظمت وجلال کے ساتھ سربلند ہے، ہماری طرف ہماری ہی طرح (کے انسانی عادات وخصائص رکھنے والا) نبی بھیجا، ہم اس کے باپ اور ماں، (یعنی خاندان کی عالی نسبی) کو جانتے ہیں، انہی ہمارے نبی، اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تم سے جنگ اس وقت تک کرتے رہیں جب تک تم اللہ وحدہ کی عبادت نہ کرنے لگو، یا پھر (عدم اسلام کی صورت میں) جزیہ دینا نہ قبول کرلو، اور ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں اپنے رب کا یہ پیغام بھی پہنچایا ہے کہ (اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے لڑتے ہوئے) ہمارا جو فرد بھی قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا، جہاں اسے آرام وراحت ملے گی اور جو افراد ان میں سے زندہ باقی رہ جائیں گے وہ (فتح حاصل کرکے) تم پر حاکم بن سکیں گے۔ پھر (اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہ جنگ کب شروع کیا جائے) نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی جیسی جنگوں کے مواقع پر بارہا نبی کریم ﷺ کے ساتھ رکھا اور ان تمام مواقع پر تمہیں کوئی ندامت نہ اٹھائی پڑی اور نہ کوئی رسوائی! اسی طرح میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں۔ اور آنحضور ﷺ کا معمول تھا کہ اگر آپ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ شروع نہ کرتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہوجاتا (تب جنگ شروع کرتے، نماز ظہر سے فارغ ہوکر)۔

بابٌ ۲۶۴. اِذَا وَادَعَ الْاِمَامُ مَلِکَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَکُوْنُ ذٰلِکَ لِبَقِيَّتِهِمْ

۲۶۴۔ اگر امام کسی شہر کے حاکم سے کوئی معاہدہ کرے تو کیا شہر کے تمام دوسرے افراد پر بھی معاہدہ کے احکام نافذ ہوں گے۔

(۳۹۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بن بَکَّار حَدَّثَنَا وهيبُ عن عمرِو بنُ يحيىٰ عن عباسٍ الساعديِ عن ابي حميدٍ الساعديِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوْکَ واهدٰى مَلِکُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَکَسَاهُ بردًا وکتب لَهٗ بِبَحْرِهِمْ

۳۹۹۔ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے عباس ساعدی نے اور ان سے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم غزوۂ تبوک میں شریک تھے اور ایلہ کے حاکم نے آنحضور ﷺ کو ایک سفید خچر اور ایک چادر ہدیہ میں بھیجی تھی اور آنحضور ﷺ نے ایک دستاویز کے ذریعہ اس کے ملک پر اسے حاکم باقی رکھا۔

بابٌ ۲۶۵. الْوَصَاةِ باهل ذِمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والذمةُ العهدُ وَالْاِلُّ الْقَرَابَةُ

۲۶۵۔ رسول اللہ ﷺ کی امان میں آنے والوں کے متعلق وصیت ذمہ، عہد کے معنی میں ہے، اور ال (قرآن مجید میں) قرابت کے

معنی میں ہے۔

(۴۰۰) حَدَّثَنَا اٰدمُ بنُ ابی ایاس حَدَّثَنَا شعبةُ حَدَّثَنَا ابوجَمرةَ قال سمعتُ جُوَیرِیَةَ ابن قدامَةَ التمیمیَّ قَالَ سَمِعتُ عُمرَ بنَ الخطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قُلنَا اَوصِنَا یَااَمِیرَالمُؤمِنِینَ قَالَ اُوصِیکُم بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَاِنَّه' ذِمَّةُ نَبِیِّکُم ورِزقُ عِیَالِکُم

۴۰۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جویریہ بن قدامہ تمیمی سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، آپ سے ہم نے عرض کیا تھا ہمیں کوئی وصیت کیجئے، تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کی (جو تم نے ذمیوں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں (کہ اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرو) کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل وعیال کی روزی ہے۔

باب۲۶۶. مَااَقْطَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مِنَ البحرینِ وَمَا وَعَدَ من مال البحرین وَالْجِزیَةِ وَلِمَنْ یُقَسَمُ الفَیْءُ وَالْجِزْیَةُ

۲۶۶۔ نبی کریم ﷺ نے بحرین کی آراضی کی تقسیم جس طرح کی تھی اور جو آپ نے وہاں سے آنے والے مال اور جزیہ کے متعلق (صحابہؓ سے انہیں دینے کا) وعدہ کیا تھا اور اس شخص کے متعلق جو فئی اور جزیہ کی تقسیم کرتا ہے۔

(۴۰۱) حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ یونسَ حَدَّثَنَا زهیرٌ عن یَحییَ بن سعید قال سمعتُ انسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ الانصارَ لِیَکْتُبَ لَهُم بالبحرینِ فَقَالُوا لَاوَاللّٰهِ حَتّٰی تَکْتُبَ لِاِخوانِنَا من قُرَیْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاکَ لَهُم مَاشَآءَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِکَ یَقُولُونَ لَه' قَالَ فَاِنَّکُم سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصبِرُوا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ

۴۰۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین میں ان کے لئے کچھ زمین لکھ دیں، لیکن انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم (ہمیں اسی وقت وہاں زمین عنایت فرمایئے) جب اتنی زمین ہمارے بھائی قریش (مہاجرین) کے لئے بھی آپ لکھیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان کے لئے بھی اس کا موقعہ آئے گا، لیکن انصار مصر رہے (کہ مہاجرین کو بھی دیا جائے) پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لیکن تم صبر سے کام لینا، تا آنکہ تم حوض پر مجھ سے آملو۔

(۴۰۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عبدِاللّٰه حَدَّثَنَا اسماعیلُ بنُ ابراهیمَ قَالَ اخبرنی رَوحُ بنُ القاسمِ عن محمدِ بن المنکدرِ عن جابرِ بنِ عبدِاللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عنهما قال کان رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ لی لَوْ قدجاءَ نا مَالُ البحرین قَدْ اَعْطَیتُکَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ

۴۰۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے روح بن قاسم نے خبر دی انہیں محمد بن منکدر نے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس اگر بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا، اتنا دوں گا، پھر جب آنحضور ﷺ کی وفات ہوگئی اور اس کے بعد بحرین کا مال آیا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے (ہم وعدہ پورا

البحرين قَالَ اَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فليأتنى فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد كَانَ قال لى لَوْقَدْ جَاءَ نَا مَالُ البحرين لَاَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لى اُحْثُهُ فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لى عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَاهِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَاَعْطَانِيْ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بن طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِالعزيز بن صُهَيبٍ عن اَنَس اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمال مِنَ البحرين فقال انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فقال يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ اِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا قَالَ خُذْفَحَثَا فِي ثوبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَستطِعْ فَقَالَ أُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَاقَالَ فَارفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قال لافنثر مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَرْفَعْ فَقَالَ اُمُرْ بَعْضَهُم يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَاقَالَ فارفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَافَنَثَرَ ثُمَّ اَحتَمَلَهُ عَلٰى كاهلِهٖ ثُمَّ انطلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا من حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

کرنے کی کوشش کریں گے) چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال ہمارے یہاں آیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا، اتنا دوں گا اس پر انہوں نے فرمایا کہ اچھا ایک لپ بھرو، میں نے ایک لپ بھری تو انہوں نے فرمایا کہ اسے اب شمار کرو، میں نے شمار کیا تو پانچ سو تھا، پھر انہوں نے مجھے ڈیڑھ ہزار عنایت فرمایا (تین لپ آنحضور ﷺ کے فرمانے کے مطابق) اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں بحرین سے مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں پھیلا دو، بحرین کا وہ مال، ان تمام اموال میں سب سے زیادہ تھا جو اب تک رسول اللہ ﷺ کے یہاں آچکے تھے اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ! مجھے بھی عنایت فرمائیے کیونکہ میں نے (بدر کے موقعہ پر) اپنا بھی فدیہ ادا کیا تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ کا بھی! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا لے لیجئے، چنانچہ انہوں نے اپنے کپڑے میں بھر لیا (لیکن اٹھ نہ سکا) تو اس میں سے کم کرنے لگے، لیکن کم کرنے کے بعد بھی نہ اٹھ سکا تو عرض کیا کہ آنحضور ﷺ کسی کو حکم دیں کہ اٹھانے میں میری مدد کرے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا، انہوں نے کہا کہ پھر آپ خود ہی اٹھوا دیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہوسکتا (آپ جتنا اٹھا سکتے ہیں اٹھا کر لے جایئے) پھر عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کم کیا لیکن اس پر بھی نہ اٹھا سکے تو کہا کہ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ اٹھا دیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا، انہوں نے کہا پھر آپ ہی اٹھا دیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہوسکتا آخر اس میں سے پھر انہیں کم کرنا پڑا، اور تب کہیں جا کے اسے اپنے کاندھے پر اٹھا سکے اور لے کر جانے لگے، آنحضور ﷺ اس وقت تک انہیں دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے چھپ نہ گئے۔ ان کے لالچ پر آپ کو تعجب ہوا تھا۔ (آنحضور ﷺ نے تمام مال وہیں تقسیم کر دیا) اور آپ اس وقت تک وہاں سے نہ اٹھے جب تک وہاں ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

باب ۲۶۷. اِثم مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

۲۶۷۔ جس کسی نے کسی جرم کے بغیر کسی معاہد کو قتل کیا؟

(۴۰۳) حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حفصٍ حَدَّثَنَا عبدُالواحِد حَدَّثَنَا الحسنُ بْنُ عمرٍو حَدَّثَنَا مجاهدٌ عن عبدِاللّٰه

۴۰۳۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے حسن بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے

بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاھَدًا لَمْ یُرِ حْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ رِیْحَھَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا

حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا. حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

باب ۲۶۸. اِخْرَاجِ الْیَھُوْدِ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَ قَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقِرُّکُمْ مَا اَقَرَّ کُمُ اللّٰہُ بِہٖ

۲۶۸۔ یہودیوں کا جزیرۂ عرب سے اخراج، عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت تک (عرب میں) رہنے دوں گا، جب تک اللہ کی مرضی ہوگی۔

(۴۰۴) حَدَّثَنَا عبداللّٰہ بنُ یُوسَفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قال حَدَّثَنِی سعیدُالمقبریُّ عن ابیہ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُنْطَلِقُوْ اِلَی یَھُوْدَ فَخَرَجْنَا حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ اَسْلِمُوْا تَسْلِمُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِنِّی اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ ھٰذِہِ الْاَرْضِ فَمَنْ یَجِد مِنْکُمْ بِمَالِہٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْہُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

۴۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم اسی مسجد نبوی میں موجود تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو، چنانچہ ہم روانہ ہوئے اور جب بیت المدراس (یہودیوں کا مدرسہ) پر پہنچے تو آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسلام لاؤ تو سلامتی کے ساتھ رہو گے اور سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس زمین (حجاز) سے دوسری جگہ منتقل کر دوں، اس لئے جس شخص کی ملکیت میں کوئی (ایسی) چیز ہو (جسے منتقل نہ کیا جا سکتا ہو) تو وہ اسے یہیں بیچ دے۔ اگر تم اس پر تیار نہیں ہو تو سمجھ لو اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

(۴۰۵) حَدَّثَنَا محمدُ ابنُ عیینۃَ عن سلیمانَ الاحولِ سَمِعَ سعیدَ بنَ جبیرٍ سمعَ ابنَ عباسٍ رضی اللّٰہ عنہ یَقُوْلُ یَوْمُ الْخَمِیْسِ وَمَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ ثُمَّ بَکٰی حَتّٰی بَلَّ دَمْعُہٗ الحصیٰ قلتُ یااباعباس مَایَوْمُ الْخَمِیْسِ قَالَ اِشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعُہٗ فقال ائتونیْ بِکَتِفٍ اَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا لَاتَضِلُّوا بَعْدَہٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا یَنْبَغِی عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَالَہٗ اَھَجَرَ اسْتَفْھِمُوْہُ فَقَالَ ذَرُوْنِی فَالَّذِی اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنِی اِلَیْہِ فَاَمَرَھُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوْا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَاکُنْتُ اُجِیْزُھُمْ وَالثَّالِثَۃُ اِمَّا اَنْ سَکَتَ عَنْھَا اَمَّا ان قَالَھَا فَنَسِیْتُھَا قَالَ سُفْیَانُ ھٰذَا من قَوْلِ سلیمان

۴۰۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان احول نے انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے جمعرات کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جمعرات کا دن کون سا دن ہے اس کے بعد آپ اتنا روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں میں نے عرض کیا، یا ابن عباس! جمعرات کا دن کون سا دن ہے؟ آپ نے بیان فرمایا کہ اسی دن رسول اللہ ﷺ کی تکلیف میں (مرض وفات کی) شدت پیدا ہوئی تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے (لکھنے کا) ایک چمڑا دے دو، تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسی دستاویز لکھ جاؤں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے، اس پر لوگوں کا اختلاف ہو گیا (بعض صحابہؓ نے کہا) کہ آنحضور ﷺ کو اس شدت تکلیف میں مزید تکلیف نہ دینی چاہئے، (پھر آنحضور ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ) نبی کی موجودگی میں اختلاف ونزاع غیر مناسب ہے۔ (اس لئے سب لوگ یہاں سے چلے جائیں) صحابہ

نے کہا کہ بہتر ہے، آنحضور ﷺ کو اس وقت زیادہ تکلیف نہ دینی چاہئے، البتہ آپ ﷺ سے پوچھا جائے۔ آنحضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، کیونکہ اس وقت جس عالم میں، میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو، اس کے بعد آنحضور ﷺ نے تین باتوں کا حکم دیا، فرمایا کہ مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا اور وفود کے ساتھ اسی طرح انعام ونوازش کا معاملہ کرنا جس طرح میں کیا کرتا تھا، تیسرے حکم کے متعلق یا آپ ﷺ نے ہی کچھ نہیں فرمایا تھا یا اگر آپ نے فرمایا تھا تو میں بھول گیا ہوں سفیان نے بیان کیا کہ یہ آخری جملہ سلیمان نے کہا تھا۔

باب ٢٦٩. اِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفٰى عَنْهُمْ

(٤٠٦) حَدَّثَنَا عبدُاللهِ بنُ يوسفَ حدثنا الليثُ قَالَ حَدَّثَنِي سعيدٌ عن ابى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمِعُوا اِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوْا لَه' فَقَالَ اِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَااَبَاالقَاسِمِ وَاِنْ كَذَبْنَا عرفتَ كِذْبَنَا كَمَا عَرَفْتَه' فِي اَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْسَأُوْا فِيهَا وَاللّٰهِ لَانَخْلُفُكُمْ فِيهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَااَبَاالقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَ اِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

٢٦٩۔ کیا مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے توڑنے والے غیر مسلموں کو معاف کیا جاسکتا ہے۔

۴۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو (یہودیوں کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بکری کے ایسے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا، اس پر آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو چنانچہ سب آگئے اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو، میں تم سے ایک بات پوچھوں گا، کیا تم لوگ صحیح صحیح واقعہ بیان کردو گے؟ سب نے کہا کہ جی ہاں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے والد کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں! آنحضور ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو، تمہارے والد تو فلاں تھے سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں پھر آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو تم صحیح واقعہ بیان کردو گے؟ سب نے کہا، جی ہاں، یا ابا القاسم! اور اگر ہم جھوٹ بھی بولیں تو آپ ہمارے جھوٹ کو اسی طرح پکڑ لیں گے جس طرح آپ نے ابھی ہمارے والد کے بارے میں ہمارے جھوٹ کو پکڑ لیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے بعد دریافت فرمایا کہ دوزخ میں جانے والے لوگ کون ہیں انہوں نے کہا کہ کچھ دنوں کے لئے تو ہم اس میں جائیں گے لیکن پھر آپ لوگ ہماری جگہ داخل کردیئے جائیں گے (اور ہم جنت میں چلے جائیں گے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس میں

برباد رہو، خدا گواہ ہے کہ ہم تمہاری جگہ اس میں کبھی داخل نہیں کئے جائیں گے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھ سے صحیح واقعہ بتا دو گے؟ اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم! آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ایسا تم نے کیوں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں (نبوت میں) تو ہمیں آرام مل جائے گا (آپ کے زہر کھا لینے کے بعد) اور اگر آپ واقعی نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

باب ۲۷۰. دُعَاءِ الامام علی من نکث عَهْدًا

۲۷۰۔ عہد شکنی کرنے والوں کے حق میں امام کی بددعا۔

(۴۰۷) حَدَّثَنَا ابو النعمان حَدَّثَنَا ثابتُ بن یزیدٍ حَدَّثَنَا عاصمٌ قال سالتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عن القُنوتِ قالَ قَبلَ الرَّکوعِ فَقُلتُ اِنَّ فُلانًا یَزعُمُ اَنَّکَ قُلتَ بَعْدَالرَّکوعِ فَقَالَ کَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَنتَ شَهرًا بَعْدَ الرَّکوعِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحیَاءِ بَنِی سُلَیْم قَالَ بَعَثَ اَرْبَعِینَ اَوْسبعِینَ یَشُکُّ فِیْهِ مِنَ القُرَّاءِ اِلٰی اُنَاسٍ مِنَ المُشرِکِیْنَ فَعَرَضَ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَکَانَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ مَارَاَیْتُه وَجَدَ عَلٰی اَحَدٍ مَاوَجَدَ عَلَیْهِمْ

۴۰۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے ثابت بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے ہونی چاہئے میں نے عرض کیا کہ فلاں صاحب تو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ رکوع کے بعد ہوتی ہے انس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے غلط کہا ہے پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعاء کی تھی اور آپ نے اس میں قبیلہ بنوسلیم کی شاخوں کے حق میں بددعاء کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے چالیس یا ستر قرآن کے عالم صحابہ کی ایک جماعت۔ راوی کو شک تھا (کہ چالیس صحابہ تھے یا ستر۔) مشرکین کے پاس بھیجی تھی (انہیں کی درخواست پر) لیکن ان لوگوں نے تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ نبی کریم ﷺ سے ان کا معاہدہ تھا۔ میں نے آنحضور ﷺ کو کسی معاملہ پر اتنا رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا جتنا آپ ان صحابہؓ کی شہادت پر تھے۔

باب ۲۷۱. اَمَانِ النِّسَآءِ وَجِوَارِ هِنَّ

۲۷۱۔ عورتوں کی امان اور ان کی طرف سے کسی کو پناہ دینا۔

(۴۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بنُ یوسفَ اخبرنا مالکُ عن اَبِی النَّضرِ مولی عمرِ بنِ عبیدِاللّٰه اَنْ اَبَامُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ هَانِیٍ اِبنَةِ اَبِی طَالِبٍ اَخبَرَه اَنَّه سَمِعَ اُمَّ هانی ابنةَ ابی طالب تَقُولُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتحِ فَوَجَدْتُه یَغتَسِلُ

۴۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ ابوالنضر نے، انہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے مولی ابومرہ نے خبر دی انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا آپ بیان کرتی تھیں، کہ فتح مکہ کے موقعہ پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی (مکہ میں) میں نے دیکھا کہ آنحضور

وَفَاطِمَةُ ابْنَتُه، تَسْتُرُه، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِي بِنْتِ اَبِي طَالب فقالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِيٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثوبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّي عَلِيٌّ اِنَّه، قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْاَجَرْتُه، فُلَانٌ ابن هبيرة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا من اَجَرْتِ يَااُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِيٍ وَذٰلِکَ ضُحًى

ﷺ غسل کر رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا، آنحضور ﷺ کی صاحبزادی پردہ کئے ہوئے تھیں، میں نے آنحضور ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کون صاحبہ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا، خوش آمدید، ام ہانی، پھر جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوکر آپ نے اٹھ رکعت نماز پڑھی آپ صرف ایک کپڑا جسم اطہر پر لپیٹے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے بھائی (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کو جسے میں پناہ دے چکی ہوں، قتل کئے بغیر نہیں رہیں گے، یہ شخص ہبیرہ کا فلاں لڑکا ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی اسے ہماری طرف سے بھی پناہ ہے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ وقت چاشت کا تھا۔

باب ۲۷۲. ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ

۲۷۲۔ مسلمانوں کا عہد اور ان کی پناہ ایک ہے، کسی ادنیٰ حیثیت کے فرد نے بھی اگر پناہ دے دی تو اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(۴۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اخبرنا وكيعٌ عَنِ الاعمش عن ابراهِيْمَ التيميِّ عن اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فقال ماعِنْدَنا كِتَابٌ نَقْرَؤُه، اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَافِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَقَالَ فِيْهَا الْجِرَاحَاتُ وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ وَالْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَابَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْآوٰى فِيْهَا مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اجمَعِينَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِکَ

۴۰۹۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے خبر دی انہیں اعمش نے، انہیں ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ فرمایا کہ اس کتاب اللہ اور اس صحیفہ میں جو کچھ ہے اس کے سوا اور کوئی کتاب (احکام شریعت کی) ایسی ہمارے پاس نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں زخموں کے احکام ہیں (یعنی اگر کسی نے کسی کو زخمی کر دیا ہو) اور دیت میں دیئے جانے والے اونٹ کے احکام ہیں اور یہ کہ مدینہ حرم ہے، عیر پہاڑی سے فلاں (احد پہاڑی تک) اس لئے اس میں جس شخص نے کوئی نئی بات (شریعت کے اندر داخل کی یا کسی ایسے شخص کو پناہ دی تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان، سب کی لعنت ہے۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل۔ اور جس نے اپنے موالی کے سوا دوسرے موالی بنائے ان پر اسی طرح (لعنت ہے) اور تمام مسلمانوں کا عہد ایک ہے (کسی ایک فرد کا عہد اور پناہ کسی غیر مسلم کے لئے) پس جس شخص نے کسی مسلمان کی پناہ میں جو کسی کافر کو دی گئی ہو) مداخلت کی تو اس پر بھی اسی طرح (لعنت) ہے۔

باب ۲۷۳. اِذَا قَالُوْا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوْا اَسْلَمْنَا

۲۷۳۔ جب کسی نے کہا، "صبانا اور" ❶ اسلمنا کہنا انہیں نہیں آتا تھا، ابن

❶ "صابی" کے معنی بے دین کے ہیں، یا اپنے آبائی دین سے نکل جانا۔ مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم اسلام میں داخل ہونے کے لئے صرف یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا، کیونکہ اسے اسلام کے متعلق کچھ زیادہ معلومات نہیں اس لئے وہ اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ اسلام لایا، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وقال ابنُ عمرَ فجعلِ خالدٌ يَقْتُلَ فقال النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَبرَأُ اِلَيْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ مِتْرَسْ فقدْ اٰمَنَهُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْاَلْسِنَةَ كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لَا بَاسَ

عمر رضی اللہ عنہ نے (واقعہ کی تفصیل میں) بیان کیا کہ (دیہات کے مشرک باشندوں کے صرف یہ کہنے پر کہ ہم صابی ہو گئے) خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا شروع کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (اے اللہ) خالد نے جو کچھ کیا، میں تیرے حضور میں اس کی برأت کرتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی (مسلمان) نے (کسی فارسی وغیرہ سے) کہا کہ مترس (ڈرومت) تو گویا اس نے اسے امان دے دی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (ہرمز سے جب اسے مسلمان پکڑ کر لائے تھے) فرمایا تھا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو، ڈرومت۔

باب ۲۷۴ . الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالْمَالِ وَغَيْرِه وَاِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ با لعَهْدِ وَقَوْلِه وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لها اَلْاٰ يَةِ

۲۷۴۔ مشرکین کے ساتھ مال وغیرہ کے ذریعہ صلح اور معاہدہ اور عہد شکنی کرنے والے پر گناہ کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر کفار صلح چاہیں تو تم بھی اس کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آخر آیت تک۔

(۴۱۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابنُ المفضل حَدَّثَنَا يَحْيٰى عن بُشَيرِ بن يَسَارٍ عن سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ انطلق عبدُاللّٰه بنُ سهلٍ وَمُحَيِّصَةُ ابن مسعودِ بن زيد الىٰ خَيْبَرَ وهى يومئذ صُلْحٌ فتفرقَا فاتٰى محيصةا لى عبداللّٰهِ بن سهل وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِى دَمِهٖ قَتِيلًا فَدَ فَنَه ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانطَلَقَ عبدُالرحمٰن ابن سهلٍ وَمُحَيصه وَحُوَيِّصَتُه ابنَا مَسْعُوْد اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْصَاحِبَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبرِ ئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَاخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ

۴۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سہل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہ خیبر گئے، ان دنوں خیبر (کے یہودیوں سے مسلمانوں کی) صلح تھی۔ پھر دونوں حضرات (خیبر پہنچ کر اپنے اپنے کاموں کے لئے) جدا ہو گئے۔ اس کے بعد محیصہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن سہلؓ کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ انہیں کسی نے شہید کر دیا ہے اور وہ خون میں تڑپ رہے ہیں (جب روح قبض ہو گئی تو) انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا۔ پھر مدینہ آئے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن سعد (عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی) اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گفتگو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے شروع کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو صاحب عمر میں بڑے ہوں انہیں گفتگو کرنی چاہئے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سب سے کم عمر تھے۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گئے اور محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہم نے گفتگو شروع کی آنحضور ﷺ نے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) تو کیا اسے مسلمان سمجھ لیا جائے گا۔ جب کہ قرینہ بھی موجود ہو کہ اس کی مراد اسلام میں داخل ہونے سے ہی ہے، اس طرح کے احکام کی ضرورت اصل میں ہنگامی حالات کے متعلق پڑتی ہے چنانچہ جو واقعہ بیان ہوا وہ بھی اسی نوعیت کا ہے، مشرکین کا قبیلہ کہنا نہیں جانتا تھا کہ ہم اسلام لائے، اس لئے اس نے صرف اس پر اکتفاء کیا کہ ہم صابی (بے دین) ہو گئے۔ یاد رہے کہ مسلمانوں کو ابتداءً عرب میں صابی ہی کہا جاتا ہے۔

دریافت فرمایا، کیا تم لوگ اس پر حلف اٹھا سکتے ہو، تاکہ جس شخص کی نشاندہی قاتل کی حیثیت سے تم کر رہے ہو اس پر تمہارا حق ثابت ہو سکے، ان حضرات نے عرض کیا کہ ہم ایک ایسے معاملے میں قسم کس طرح کھا سکتے ہیں جس کا ہم نے خود مشاہدہ نہ کیا ہو، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر کیا یہود تمہارے دعوے سے اپنی برأت اپنی طرف سے پچاس قسمیں پیش کر کے کر دیں؟ ان حضرات نے عرض کیا کہ کفار کی قسموں کا ہم کس طرح اعتبار کر سکتے ہیں! چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے خود اپنے پاس سے ان کی دیت ادا کر دی۔

باب ۲۷۵. فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

۲۷۵۔ ایفائے عہد کی فضیلت۔

(۴۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيىَ ابنُ بكير حدثنا الليثُ عن يونسَ عن شهابٍ عن عبيدِالله بنِ عبدِالله بن عُتْبَةَ اخبره ان عبدَالله بن عباس اَخْبَرَه' اَنَّ اَبَاسفيانَ بنَ حربٍ اخبره' ان هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِي رَكْبٍ من قُرَيْشٍ كَانُوْا تِجَارًا بِالشَّامِ فى المدةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابا سفيان فِيْ كُفَّارِ قريش

۴۱۱۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل (فرمان روائے روم) نے انہیں قریش کے قافلے کے ساتھ بھیجا تھا۔ یہ لوگ شام اس زمانے میں تجارت کی غرض سے گئے تھے، جب ابوسفیان نے رسول اللہ ﷺ سے کفار قریش کے نمائندہ کی حیثیت سے صلح کی تھی (صلح حدیبیہ)

باب ۲۷۶. هَلْ يُعْفٰى عَنِ الذِّمِّى اِذَا سَحَرَ وقال ابن وهب اَخْبَرَنِي يونسُ عن ابن شهاب سُئِلَ اَعَلٰى مَنْ سَحَرَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَه' ذٰلِکَ فَلَمْ يَقْتُلْ من صَنَعَهٗ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

۲۷۶۔ اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو کیا اسے معاف کیا جا سکتا ہے؟ ابن وہب نے بیان کیا، انہیں یونس نے خبر دی کہ ابن (شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا تھا کیا اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا؟ انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سحر کیا گیا تھا، لیکن آنحضور ﷺ نے اس کی وجہ سے سحر کرنے والے کو قتل نہیں کروایا تھا۔ اور آپ ﷺ پر سحر کرنے والا اہل کتاب میں سے تھا۔

(۴۱۲) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المثنٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هشامٌ قال حَدَّثَنِي اَبِیْ عن عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّه' صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ

۴۱۲۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ پر سحر کر دیا گیا تھا تو (اس سحر کے اثر کی وجہ سے بعض اوقات ایسا ہوتا کہ آپ سمجھتے کہ آپ نے فلاں کام کر لیا ہے،

حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ❶

باب ۲۷۷. ما يُحْذَرُ مِنَ الغَدْرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ يُرِيْدُوْا اَنْ يَّخدَ عُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ اللّٰهُ الْاٰيَةُ

۲۷۷۔ عہد شکنی سے بچا جائے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو دھوکا دینا چاہیں (اے نبی ﷺ!) تو اللہ آپ کے لئے کافی ہے" آخر آیت تک۔

(۴۱۳) حَدَّثَنِي الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بن مُسْلِمٍ حَدَّثَنا عبدُاللّٰه بنُ العلاءِ بن زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بن عَبَيْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اباادريس قال سمعتُ عَوْفَ بن مَالِکَ قال اتيتُ النَّبِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوکَ وَ هُوَ فِي قُبَّةٍ من اَدَمٍ فقال اُعْدُدْ سِتًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَايَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

۴۱۳۔ مجھ سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن علاء بن زبر نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے بسر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے ابوادریس سے سنا کہ میں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں غزوہ تبوک کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف رکھتے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی چھ شرطیں شمار کرلو، میری موت، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وبا جو تم میں اتنی شدت سے پھیلے گی جیسے بکریوں میں طاعون پھیل جاتا ہے۔ پھر مال کی کثرت اس درجہ میں کہ ایک شخص سو دینار بھی اگر کسی کو دے گا تو اسے اس پر ناگواری ہوگی۔ پھر فتنہ، اتنا ہلاکت خیز کہ عرب کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا جو اس کی لپیٹ میں نہ آ گیا ہوگا، پھر صلح، جو تمہارے اور بنی الاصفر (روم) کے درمیان ہوگی، لیکن وہ عہد شکنی کریں گے اور ایک عظیم لشکر کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اس میں اسی علم ہوں گے اور ہر علم کے تحت بارہ ہزار فوج ہوگی۔

باب ۲۷۸. كَيْفَ يُنْبَذُ اِلٰى اَهْلِ العَهْدِ وَقَوْلُهٗ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ الاية

۲۷۸۔ معاہدہ کو کب فسخ کیا جائے گا؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگر آپ کو کسی قوم کی جانب سے نقص عہد کا اندیشہ ہو تو آپ اس معاہدہ کو انصاف

---

❶ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ پر عورتوں کے معاملہ میں سحر کر دیا گیا تھا، یعنی آپ ﷺ محسوس کرتے کہ آپ جماع پر قادر ہیں، حالانکہ ایسا نہ ہوتا، آپ نے لکھا ہے کہ سحر کی یہ قسم عوام میں معروف و مشہور ہے اور اردو میں اس کے لئے کہتے ہیں کہ "فلاں مرد کو باندھ دیا۔" آنحضور ﷺ پر جو سحر ہوا تھا وہ اسی حد تک ...... تھا۔ ظاہر ہے کہ اس سے وحی اور شریعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نبی اپنی زندگی میں بہر حال انسان ہی ہوتا ہے اور انسان کی طرح نفع نقصان بھی اٹھاتا ہے، البتہ وحی اور شریعت کے تمام طریقے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ اس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہے، وہ قادر و توانا ہے اس لئے وہ خود اپنے پیغام اور وحی کی حفاظت کر سکتا ہے۔ اس بحث سے قطع نظر کہ سحر کی کیا حقیقت ہے، ہمارے یہاں اتنی بات تسلیم شدہ ہے کہ آنحضور ﷺ پر جس طرح کا بھی سحر کیا گیا ہو اور آپ ﷺ جس درجہ بھی اس سے متاثر رہے ہوں۔ بہر حال آپ کی دعوت، خدا کا پیغام اور وحی اس سے قطعاً بے غبار رہی، آپ کو ذہول و نسیان یوں بھی کسی وجہ سے ہو جایا کرتا تھا تو وہ نبوت و رسالت کے منافی نہیں ہے، کیونکہ نبوت سے متعلق کسی بھی معاملہ میں اور وحی کی حفاظت کے کسی بھی طریقہ میں آپ کو کبھی کوئی ذہول یا نسیان نہیں ہوا۔ یہ ملحوظ رہے کہ سحر کا اثر جس درجہ بھی آپ ﷺ پر ہوا تھا وہ ایک معمولی مدت تک تھا، پھر وہ اثر جاتا رہا تھا، جیسا کہ روایت سے ثابت ہے۔

کے ساتھ ختم کر دیجئے'' آخر آیت تک۔

۴۱۴) حَدَّثَنَا اَبُوالیمان اخبرنا شیعبٌ عن
زهریّ اخبرنا حمیدُ بْنُ عَبْدِالرَّحمٰن ان
اهُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِی اَبُوبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عنهُ فیمَن
ؤَذِّنُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی لَا یحجُّ بعد الْعَامِ مُشْرِکٌ
لَایَطُوْفُ بالبَیْتِ عُرْیَانٌ وَیَوْمُ الحجِّ الْاَکْبَرُ یَوْمُ
نَّحْرِ وَاِنَّمَا قِیْلَ الْاَکْبَرُ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ
حَجُّ الْاَصْغَرُ فَنَبَذَ اَبُوبَکْرٍ اِلَی النَّاسِ فِی ذٰلِکَ
عَامِ فَلَمْ یحجُّ عَامَ الحَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِیْ حَجَّ فِیْهِ
نَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِکٌ

۴۱۴۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (حجۃ الوداع سے پہلے والے حج کے موقعہ پر) قربانی کے دن منجملہ بعض دوسرے حضرات کے مجھے بھی منٰی میں یہ اعلان کرنے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کر سکے گا کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر نہ کر سکے گا، اور حج اکبر کا دن یوم النحر (قربانی کا دن) کو کہتے ہیں، اسے حج اکبر اس لئے کہا گیا کہ لوگ (عمرہ کو) حج اصغر کہنے لگے تھے۔تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کفار کے معاہدہ کو اسی موقعہ پر کالعدم قرار دے دیا تھا (کیونکہ معاہدہ کی خلاف ورزی پہلے کفار قریش کی طرف سے ہو چکی تھی) چنانچہ حجۃ الوداع کے سال، جس میں رسول اللہ ﷺ نے حج کیا تھا، کوئی مشرک حج نہ کر سکا تھا۔

اب ۲۷۹. اِثْمُ من عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلُهُ الَّذِیْنَ
اهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِی کُلِّ مَرَّةٍ
هُمْ لَایَتَّقُوْنَ

۲۷۹۔معاہدہ کرنے کے بعد عہد شکنی کرنے والے پر گناہ'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ'''' وہ لوگ جن سے آپ معاہدہ کرتے ہیں اور پھر ہر مرتبہ وہ عہد شکنی کرتے ہیں اور ان کے اندر تقویٰ نہیں ہے۔''

۴۱۵) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سعیدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عن
لاعمشِ عن عبداللّٰه بن مرة عن مسروق عن
بداللّٰه بن عمرو رَضِیَ اللّٰه عَنهُمَا قَالَ قَالَ
سُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ
نَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ
اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ
جَرَ وَمَنْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ کَانَتْ فِیْهِ
صْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا

۴۱۵۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، چار عادتیں ایسی ہیں کہ اگر یہ چاروں کسی ایک شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ پکا منافق ہے، وہ شخص جو بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب معاہدہ کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے اور جب کسی سے لڑتا ہے تو گالم گلوچ پر اتر آتا ہے اور اگر کسی شخص کے اندر ان چاروں عادات میں سے ایک عادت ہے تو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہے، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

۴۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ کثیرٍ اخبرنا سفیان عن
لاعْمَشِ عن ابراهیمَ التیمیِ عن ابیه عن علیٍ
ضی اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
لَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا القُرانَ وَمَا فِی هٰذِهِ الصَّحِیفَةِ قَالَ
نَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ
ائِرِ اِلٰی کَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْآوٰی مُحْدِثًا

۴۱۶۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے، انہیں ابراہیم تیمی نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید اور (احادیث کے مجموعہ) اس صحیفہ کے سوا اور کوئی چیز) نہیں لکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ مدینہ، عائر پہاڑی اور فلاں پہاڑی کے درمیان، حرم ہے، پس جس نے (دین میں) کوئی نئی چیز داخل کی یا کسی

فَعَلَيهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ اجمَعِينَ لَايقبَلُ مِنهُ عَدْلٌ وَلاصَرفٌ وَذِمَّةُ المُسلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعى بِهَا اَدْنَا هُمْ فَمَنْ اَخفَرَ مُسلِمًا فَعَلَيهِ لَعنَةُ اللّٰهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجمَعِينَ لَايَقْبَلُ مِنهُ صَرفٌ وَلا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيرِ اِذنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجمَعِينَ لَايَقْبَلُ مِنهُ صَرفٌ وَلاعَدْلٌ قَالَ اَبُومُوسٰى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بن القَاسِمِ حدثنا اسحاقُ بن سعيدٍ عَنْ اَبِيهِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنه قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا دِينَارً وَلَادِرْهَمًا فَقِيلَ لَه' فَكَيْفَ تَرٰى ذٰلِكَ كَائِنًا يَااَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اِىْ وَالَّذِىْ نَفْسُ اَبِى هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ عَنْ قَولِ الصَّادِقِ المَصْدُوقِ قَالُوْا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قُلُوبَ اَهْلِ الذمه فَيَمْنَعُوْنَ مَافِىْ اَيْدِيْهِمْ

ایسے شخص کو اس کے حدود میں پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور انسا
سب کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل !
مسلمانوں کا عہد ایک ہے، معمولی سے معمولی فرد کے عہد کی حفاظ
کے لئے بھی کوشش کی جائے گی (جو اس نے کسی کافر سے کیا ہوگا) اور
شخص بھی کسی مسلمان کے عہد کو توڑے گا، اس پر اللہ، ملائکہ اور انسا
سب کی لعنت ہے، اور نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل
جس نے اپنے مولا کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو اپنا مولا بنا لی
اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عباد
قبول ہوگی اور نہ نفل ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم
حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ا
کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت تمہ
کیا حال ہوگا، جب نہ تمہیں درہم ملے گا اور نہ دینار (جزیہ اور خراج
طور پر) اس پر کسی نے کہا کہ جناب ابوہریرہ! آپ کس بنیاد پر فرما
ہیں کہ ایسا ہو سکے گا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں اس ذات
قسم جس کے قبضہ وقدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے، یہ صادق المصد
ﷺ کا ارشاد ہے لوگوں نے پوچھا تھا کہ یہ کیسے ہو جائے گا؟ تو آپ
نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد (جو اسلامی حکومت غیر مسلمو
سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے لئے کرے گی) توڑا جانے لگ
تو اللہ تعالیٰ بھی ذمیوں کے دلوں کو سخت کر دے گا اور وہ اپنا مال دینا بن
دیں گے۔

باب ۲۸۰. حَدَّثَنَا عَبْدَان اخبرنا ابوحمزة قال سمعتُ الاعمشَ قال سالتُ اَبَاوائل شَهِدْتَ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سهلَ ابن حُنَيفٍ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ رَاَيتُنِى يَوْمَ اَبِى جَندَلٍ وَلَواستَطِيعُ اَنْ اَرُدَّ امرًا النَّبِىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُه' وَمَا وَضَعْنَا اَسْيَافَنَا عَلىٰ عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ يُفظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُه' غَيرَ اَمْرِنَا هٰذَا

۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں ابوحمزہ نے خبر دی، کہا
میں نے اعمش سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابووائل
پوچھا کیا آپ صفین کی جنگ میں شریک تھے؟ انہوں نے بیان کیا
ہاں (میں شریک تھا) اور میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ فرما
سنا تھا کہ تم لوگ خود اپنی رائے کو الزام دو، میں تو (صلح حدیبیہ کے مو
پر) ابوجندل رضی اللہ عنہ کے (مکہ سے فرار ہو کر آنے کے) دن کو د
چکا ہوں (کہ کوئی مسلمان یہ نہیں چاہتا تھا کہ انہیں دوبارہ کفار کے حوا
کر دیا جائے! معاہدہ کے مطابق) اگر میں نبی کریم ﷺ کے حکم کو رد کر
تو اس دن رد کرتا (اور کفار کے حوالے کر دیا کرتا) کسی بھی خوفناک ک
کے لئے جب بھی ہم نے اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر اٹھا لیں تو ہما

تلواروں نے ہمارا کام آسان کر دیا، اس کام کے سوا (جس میں مسلمان خود باہم دست وگریبان ہیں اور اس کی گرہیں کس طرح نہیں کھلتیں۔

۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
مَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا
بِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْوَائِلٍ قَالَ كُنَّا
بِفِّيْنَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ
هِمُوْا اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَلَوْنَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا
جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا
لَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلٰى فَقَالَ اَلَيْسَ
تْلانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ
عَلٰى مَانُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا اَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ
للّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ
للّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ
كْرٍ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَاقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا
نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُمَرَ اِلٰى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ

۴۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابووائل نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، پھر سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم خود کو الزام دو، ❶ ہم صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اگر ہمیں لڑنا ہوتا تو اس وقت لڑتے، عمر رضی اللہ عنہ اس موقعہ پر آئے، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں کیوں دبیں؟ کہا ہم (مدینہ واپس چلے جائیں گے اور ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ اللہ نہیں کرے گا (جنگ کے بعد) آنحضور ﷺ نے فرمایا، ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی برباد نہیں کرے گا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے اور ان سے وہی سوالات کئے جو نبی کریم ﷺ سے ابھی کر چکے تھے، انہوں نے بھی (وہی جواب دیا اور) کہا کہ آنحضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انہیں کبھی برباد نہیں ہونے دے گا۔ پھر سورۂ فتح نازل ہوئی اور آنحضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اسے آخر تک پڑھ کر سنائی تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا یہی فتح ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

۴۱۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ
شَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ
ضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ

۴۱۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ قریش سے

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ لڑائی میں کسی طرف سے بھی شریک نہیں تھے، اس لئے دونوں فریق انہیں الزام دیتے تھے اس کا جواب انہوں نے دیا تھا کہ رسول لد ﷺ نے ہمیں مسلمانوں سے لڑنے کا حکم نہیں دیا تھا یہ تو خود تمہاری غلطی ہے کہ اپنی ہی تلوار سے اپنے بھائیوں کا خون بہا رہے ہو، بہت سے دوسرے صحابہ بھی ضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے جھگڑے میں شریک نہیں تھے۔ صفین، فرات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس لڑائی کی کت خیزیوں سے مسلمانوں کی قوت کس درجہ متاثر ہوئی تھی۔

مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَاصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا

جس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ نے صلح کی تھی (صلح حدیبیہ) اسی مدت میں میری والدہ اپنے والد کو ساتھ لے کر میرے پاس تشریف لائیں، وہ اسلام میں داخل نہیں ہوئی تھیں (عروہ نے بیان کیا کہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے اس سلسلے میں آنحضور ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میری والدہ آئی ہوئیں ہیں اور مجھ سے ملنا چاہتی ہیں، تو کیا مجھے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہئے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

باب ۲۸۱ . اَلْمُصَالَحَةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ

۲۸۱۔ تین دن یا کسی متعین وقت کے لئے صلح۔

(۴۱۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يُوسُفَ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَايُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَلَايَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوا مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَا يَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اُكْتُبْ هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ أَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ لَايَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ اُمْحُ رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَا أَمْحَاهُ أَبَدًا قَالَ فَأَرِنِيهِ قَالَ فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا اُمُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ

۴۱۹۔ ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے بیان کیا اور ان سے براء بن عازبؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے جب عمرہ کرنا چاہا تو آپ نے مکہ کے لوگوں سے اجازت لینے کے لئے آدمی بھیجا، مکہ میں داخلہ کے لئے، انہوں نے اس شرط کے ساتھ (اجازت دی) کہ مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں، ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہ ہوں اور (مکہ کے) کسی فرد کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں (اگرچہ وہ جانا بھی چاہے) انہوں نے بیان کیا کہ پھر ان شرائط کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لکھنا شروع کیا اور اس طرح لکھا، ”یہ محمد ﷺ“ اللہ کے رسول کے صلح کی دستاویز ہے کفار نے کہا کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر آپ کو روکتے ہی نہیں، بلکہ آپ پر ایمان لاتے اس لئے تمہیں یوں لکھنا چاہئے ”یہ محمد بن عبداللہ کے صلح کی دستاویز ہے۔“ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ میں محمد بن عبداللہ ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، حضور اکرم ﷺ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، رسول کا لفظ مٹادو، علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا خدا کی قسم! یہ لفظ تو میں کبھی نہ مٹاؤں گا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر مجھے دکھاؤ (یہ لفظ کہاں ہے) بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کو وہ لفظ دکھایا اور آنحضور ﷺ نے خود اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا، پھر جب حضور ﷺ مکہ تشریف لے گئے اور (تین) دن گزر گئے تو قریش علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اب اپنے ساتھی سے کہو کہ یہاں سے

ب ۲۸۲. الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَقَوْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ مَااَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ

ب ۲۸۳. طَرْحُ جِيَفِ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْبِئْرِ وَلَا
ؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ

۴۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ
نْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ
نْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهٗ نَاسٌ مِنْ
رَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذْ جَاءَ عُقْبَةُ ابْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ
سَلَى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ حَتّٰى جَاءَتْ فَاطِمَةُ
ي الله عنها فَاَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ
نَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ
اجَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ
عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْاُبَيَّ بْنَ
لَفٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ
يْرَ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيٍّ فَاِنَّهٗ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا
رُّوْهُ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ قَبْلَ اَنْ يُلْقٰى فِي الْبِئْرِ

ب ۲۸۴. اِثْمُ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

۴۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ
اَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ
سٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ
دِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ
اٰخَرُ يُرٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ

چلے جائیں (علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر آنحضورﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں (اب چلنا چاہئے) چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔

۲۸۲۔غیر معین مدت کے لئے صلح، اور نبی کریمﷺ کا ارشاد کہ میں اس وقت تک تمہیں یہاں رہنے دوں گا، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

۲۸۳۔مشرکوں کی لاشوں کو کنویں میں ڈالنا اوران کی لاشوں کی (اگران کے ورثاء کے حوالے کیا جائے) قیمت نہیں لی جائے گی۔

۴۲۰۔ہم سے عبدان بن عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ابواسحاق نے، انہیں عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ میں، (ابتداء اسلام کے دور میں) رسول اللہﷺ سجدہ کی حالت میں تھے اور قریب ہی قریش کے مشرکین بیٹھے ہوئے تھے، پھر عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور نبی کریمﷺ کی پیٹھ پر اسے ڈال دیا، نبی کریمﷺ سجدہ سے اپنا سر نہ اٹھا سکے، آخر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور حضور اکرمﷺ کی پیٹھ سے اوجھڑی کو ہٹایا اور جس نے یہ حرکت کی تھی اسے برا بھلا کہا، نبی کریمﷺ نے بھی بددعا کی کہ اے اللہ! کفار کی اس جماعت کو پکڑ لے، اے اللہ ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور ابی بن خلف کو برباد کر۔ اور پھر میں نے دکھا کہ یہ سب بدر کی لڑائی میں قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنویں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا، سوا امیہ یا ابی کے، کہ یہ شخص بہت بھاری بھرکم تھا، جب اسے صحابہ نے کھینچا تو کنویں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے تمام جوڑ الگ ہو گئے تھے۔

۲۸۴۔عہد شکنی کرنے والے پر گناہ، خواہ عہد نیک کے ساتھ رہا ہو، یا بے عمل کے ساتھ۔

۴۲۱۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان اعمش نے ان سے ابووائل اوران سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ اور ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا ان میں سے ایک صاحب نے یہ بیان کیا کہ وہ جھنڈا گاڑ دیا جائے گا۔

(اس کے غدر کی علامت کے طور پر) اور دوسرے صاحب نے بیان کیا کہ اسے قیامت کے دن سب دیکھیں گے اس کے ذریعہ اسے پہچانا جائے گا۔

(۴۲۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ لِغَدْرَتِهِ

۴۲۲۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہر غدار کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کے غدر کی علامت کے طور پر گاڑ دیا جائے گا۔

(۴۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَايُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَايُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

۴۲۳۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا اب (مکہ سے) ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ خلوص نیت کے ساتھ جہاد کا حکم باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ اور آنحضور ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے، اسی دن اس شہر (مکہ) کو حرم قرار دیا تھا پس یہ شہر اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لئے حرام ہے مجھ سے پہلے یہاں کسی کے لئے قتال جائز نہیں ہوا تھا اور میرے لئے بھی دن کے صرف ایک حصے میں جائز کیا گیا تھا پس یہ مبارک شہر اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ حرم ہے اس کے حدود میں (کسی درخت کا) کانٹا نہ کاٹا جائے۔ یہاں کے شکار کو بھڑکایا نہ جائے، سوا اس شخص کے جو (مالک تک چیز کو پہنچانے کے لئے) اعلان کا ارادہ رکھتا ہو اور کوئی یہاں کی گری ہوئی کوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ! اذخر (ایک گھاس) کا اس سے استثناء کر دیجئے، کیونکہ یہ یہاں کے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے تو آنحضور ﷺ نے اذخر کا استثناء فرمادیا۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا بارھواں پارہ مکمل ہوا

تیرہواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

باب ۲۸۵: مَاجَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِیْ يَبْدَأُ الخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُه، قَالَ الرَّبِيعُ بن خُثَيم وَالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هَيْنٌ وَهَيِّنٌ مِثْلُ لَيْنٍ ولَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ أَفَعَيِيْنَا أَفَاعْيَا عَلَيْنَا حِيْنَ أَنْشَأَ كُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لغُوبٌ اللُّغُوْبُ النَّصَبُ، أَطْوَارًا: طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا، عَدَا طَوْرَه، أَي قَدْرَه،

مخلوق کی ابتداء

۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایات کہ اللہ ہی ہے جس نے مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہی پھر دوبارہ (موت کے بعد) زندہ کرے گا اور یہ (دوبارہ زندہ کرنا) تو اور بھی آسان ہے (تمہارے مشاہدے کی حیثیت سے) ربیع بن خثیم اور حسن نے فرمایا کہ یوں تو دونوں (پہلی مرتبہ پیدا کرنا اور پھر دوبارہ زندہ کرنا) اس کے لئے آسان ہے (لیکن ایک کو زیادہ آسان تمہارے مشاہدہ کے اعتبار سے کہا) ھین اور ھیّن کو لین اور لیّن میت اور میّت، ضیق اور ضیّق کی طرح (مشدد اور مخفف دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے) (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) افعیینا کے معنی ہیں کہ) کیا ہمیں، جب تمہیں اور ساری مخلوق کو ہم نے پیدا کیا تھا کوئی دشواری اور تعب پیدا ہوا تھا، (کہ دوبارہ زندہ کرنے میں کوئی دشواری ہوگی؟) (اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں) لغوب کے معنی تھکن کے ہیں، (اور دوسرے موقعہ پر) اطواراً کے معنی یہ ہیں کہ مختلف مراحل پر تمہیں پیدا کیا۔ (عربی کے محاورہ میں بولتے ہیں) عداطورہٗ یعنی اپنے مرتبہ سے (تجاوز کر گیا)۔

(۴۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَن جَامِعِ بن شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْن مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَابَنِي تَمِيْمٍ اَبْشِرُوا قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُه، فَجَاءَ ه، اَهْلُ اليَمَنِ فَقَالَ يَااَهْلَ اليَمَنِ اِقْبَلُوْا البُشْرٰى اِذْلَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَاعِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ اَقُمْ

۴۲۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں جامع بن شداد نے، انہیں صفوان بن محرز نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے بنی تمیم کے لوگو، تمہیں خوشخبری ہو، وہ کہنے لگے، کہ بشارت جب آپ نے دی تو اب کچھ ہمیں دیجئے بھی! اس پر حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے یمن کے لوگو! جب بنو تمیم کے لوگوں نے خوشخبری کو قبول نہیں کیا تو اب تم اسے قبول کر لو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا، پھر آنحضور ﷺ مخلوق اور عرش الٰہی کی ابتداء کے متعلق گفتگو فرمانے لگے۔

اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ عمران! تمہاری سواری بھاگ گئی (عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کاش! (اس اطلاع پر) میں حضور اکرم ﷺ کی مجلس سے نہ اٹھتا۔

(۴۲۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حفص بنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بن شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّه' حَدَّثَه' عَنْ عِمْرَانَ بن حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِیْ بِالْبَابِ فَاَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِی تَمِيْمٍ فقال اَقْبَلُوا الْبُشْرٰی يَابَنِی تَمِيْمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْلَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالُوْا جِئْنَاکَ نَسْاَلُکَ عن هٰذَا الاَمْرِ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَیْءٌ غَيْرُه' وَكَانَ عَرْشُه' عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِی الذِّكْرِ كُلَّ شَیْءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَنَادٰی مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُکَ يَاابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا هِیَ يَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوٰی عِيْسٰی عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طارق بنِ شهاب قَالَ سمعت عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَه' وَنَسِيَه' مَنْ نَسِيَه'

۴۲۵۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے جامع بن شداد نے حدیث بیان کی ان سے صفوان بن محرز نے، اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اونٹ کو دروازے پر باندھ دیا اس کے بعد بنی تمیم کے کچھ لوگ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو وہ کہنے لگے کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو اب دو مرتبہ مال دیجئے۔ پھر یمن کے چند اصحاب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے، آنحضور ﷺ نے ان سے بھی یہی فرمایا کہ بشارت قبول کرلو، اے یمن کے لوگو! بنو تمیم والوں نے تو نہیں قبول کی انہوں نے عرض کی، ہم نے قبول کی، یا رسول اللہ! پھر انہوں نے عرض کی، ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں تا کہ آنحضور سے اس (عالم کی پیدائش وغیرہ کے) معاملے کے متعلق سوال کریں، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موجود تھا (ازل سے) اور اس کے سوا کوئی چیز موجود نہ تھی، اس کا عرش پانی پر تھا، لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ دیا گیا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کی (ابھی یہ کلمات ارشاد فرما رہے تھے کہ) ایک صاحب نے ان سے (راوی، حضرات عمران رضی اللہ عنہ سے) کہا کہ ابن الحصین تمہاری سواری بھاگ گئی، میں اس کے پیچھے دوڑا، لیکن وہ اتنا طویل فاصلہ طے کر چکی تھی کہ سراب بھی وہاں سے نظر نہیں آتا تھا، خدا گواہ ہے، میرا دل بہت پچھتایا کہ کاش میں نے اسے چھوڑ دیا ہوتا (اور آنحضور ﷺ کی حدیث سنی ہوتی) اور عیسیٰ نے رقبہ کے واسطہ سے روایت کی انہوں نے قیس بن مسلم سے، انہوں نے طارق بن شہاب سے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں خطاب کیا اور ابتداء خلق کے متعلق ہمیں خبر دی (شروع سے آخر تک یعنی) جب جنت کے مستحق اپنی منزلوں میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم کے مستحق اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے جس نے اس حدیث کو یاد رکھنا تھا

اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

(۴۲۶) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عن اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الاعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَاہُ یَقُولُ اللّٰہُ شَتَمَنِی ابْنُ اٰدَمَ وَمَا یَنْبَغِی لَہٗ اَنْ یَشْتُمَنِیْ وَیُکَذِّبُنِی وَمَا یَنْبَغِی لَہٗ اَمَّا شَتْمُہٗ فَقَوْلُہٗ اِنَّ لِی وَلَدًا وَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ فَقَوْلُہٗ لَیْسَ یُعِیْدُنِیْ کَمَا بَدَأَ نِیْ

۴۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواحمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے، کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا، اس نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لئے یہ بھی مناسب نہ تھا اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے، میرے لڑکا ہے اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ نے مجھے پیدا کیا، دوبارہ (موت کے بعد) زندہ نہیں کرسکتا۔

(۴۲۷) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِی کِتَابِہٖ فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِی غَلَبَتْ غَضَبِیْ

۴۲۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب اللہ تعالیٰ ...... مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس نے لکھا، ❶ کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

باب ۲۸۶. مَاجَآءَ فِی سَبْعِ اَرَضِیْنَ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ السَّمَاءُ سَمْکَھَا بِنَاءَ ھَا الْحُبُکُ اسْتِوَا ؤُھَا وَحُسْنُھَا وَاَذِنَتْ سَمِعَتْ وَاَطَاعَتْ، وَاَلْقَتْ اَخْرَجَتْ مَافِیْھَا مِنَ الْمَوْتٰی وَ تَخَلَّتْ عَنْھُمْ طَحَاھَا دَحَاھَا السَّاھِرَۃُ وَجْہُ الْاَرْضِ کَانَ فِیْھَا الْحَیْوَانُ نَوْمُھُمْ وَسَھَرُھُمْ

۲۸۶۔ سات زمینوں کے متعلق روایات اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات گرامی ہیں جنہوں نے پیدا کئے سات آسمان اور آسمان کی طرح سات زمینیں، اللہ تعالیٰ ہی کے احکام جاری ہوتے ہیں ان کے درمیان۔ یہ اس لئے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر اپنے علم کے اعتبار سے قادر ہے“ (قرآن مجید میں) والسقف المرفوع سے مراد آسمان ہے۔ سمکہا بمعنی بناء آسمان، الحبک بمعنی آسمان کا استواء اور حسن، واذنت کے معنی سمع وطاعت کی، والقت کے معنی زمین میں جو مردے دفن تھے انہیں اس نے باہر ڈال دیا اور خود کو ان کو الگ کر دیا۔ طحاہا کے معنی اسے پھیلایا، الساہرہ روئے زمین کہ جس پر انسان کا سونا جاگنا ہوتا ہے۔

(۴۲۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ عَلِیِّ بنِ الْمُبَارَکِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بن الحَارِثِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ

۴۲۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں علی بن مبارک نے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے، ان سے ابوسلمہ بن

❶ آپ جانتے ہیں کہ اس طرح کے تمام الفاظ اور جملے اللہ تعالیٰ کی شان میں، ہماری فہم اور ذہن کی مناسبت سے استعمال کئے جاتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی ہے اور جس طرح بھی، اپنی شان حقیقی کے ساتھ ہے، اور اس کی حقیقت سمجھنے سے ہم فانی اور ضعیف انسانوں کے ذہن عاجز ہیں۔

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ اَرْضٍ فَدَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَااَبَاسَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

عبدالرحمٰن نے، ان کا ایک دوسرے صاحب سے ایک زمین کے بارے میں نزاع ہوگیا تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے (سب کچھ سن کر) فرمایا، ابوسلمہ! امین کے معاملات میں بڑی احتیاط رکھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر ایک بالشت کے برابر بھی کسی نے (زمین کے معاملے میں) ظلم کیا تو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق اسے پہنایا جائے گا۔

(۴۲۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ

۴۲۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں سے بغیر حق کے لیا تو قیامت کے دن سات زمینوں تک اسے دھنسایا جائے گا۔

(۴۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِاسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ

۴۳۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے ابوبکرہ کے صاحبزادے (عبدالرحمٰن) نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، سال اپنی اصلی حالت پر آ گیا، اس دن کے مطابق جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کی تھی، سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، چار مہینے اس میں سے حرمت کے ہیں، تین تو متواتر، ذی قعدہ ذی الحجہ اور محرم اور (چوتھا) رجب مضر، جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان پڑتا ہے۔

(۴۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهٗ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى فِيْ حَقٍّ زَعَمَتْ اَنَّهٗ انْتَقَصَهٗ لَهَا اِلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ قَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِيْ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۱۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے کہ اروی بنت ابی اوس سے ان کا ایک حق (زمین) کے بارے میں نزاع، جس کے متعلق اروی کا خیال تھا کہ سعید رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں کچھ کمی کر دی ہے، مروان خلیفہ کے یہاں فیصلہ کے لئے گیا، سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا میں ان کے حق میں کوئی کمی کر سکتا ہوں، میری گواہی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً کسی سے لے لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا، ابن ابی الزناد نے بیان کیا، ان سے

ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا (تو آپ نے یہ حدیث بیان کی تھی۔)

باب۲۸۷. فِي النُّجُومِ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِينَةَ السَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَنَاوَلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَأَ وَاَضَاعَ نَصِيبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَالَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا وَالْاَبُّ مَايَاكُلُ الْاَنْعَامُ الْاَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْفَافًا مُلْتَفَّةً وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهٖ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيلًا

۲۸۷۔ ستاروں کے بارے میں، قتادہ نے (قرآن مجید کی اس آیت) ''اور ہم نے زینت دی آسمان دنیا کو (تاروں کے) چراغ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین مقاصد کے لئے پیدا کیا ہے، انہیں آسمان کی زینت بنایا، شیاطین پر چلانے کے لئے بنایا اور (رات کی اندھیریوں میں) انہیں صحیح راستہ پر چلتے رہنے کے لئے علامتیں بنایا، بس جس شخص نے ان مقاصد کے سوا (جن کی طرف اشارے قرآن مجید میں ہیں) دوسری باتیں کہیں اس نے غلطی کی، اپنے نصیب کو ضائع کیا اور ایسے مسئلے میں بلا وجہ دخل دیا جس کے متعلق اسے کوئی (واقعی اور حقیقی) علم نہ تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہشیماً بمعنی متغیراً، الاب کے معنی مویشیوں کا چارہ، الانام بمعنی مخلوق اور برزخ بمعنی حاجب مجاہد نے کہا کہ الفافا بمعنی ملتفۃ الغلب بھی بمعنی الملتفۃ، فراشاً بمعنی مہاداً جیسے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے ولکم فی الارض مستقر (مستقر بمعنی مہاد) نکداً بمعنی قلیلاً۔

باب۲۸۸. صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحٰى وَقَالَ غَيْرُهٗ بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَايَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ ضُحَاهَا ضَوْءُهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَايَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَانِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَنُجْرِي كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاهِيَةٌ وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا اَرْجَائِهَا مَالَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلٰى حَافَتَيْهِ كَقَوْلِكَ عَلٰى اَرْجَاءِ الْبِئْرِ اَغْطَشَ وَجَنَّ اَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتّٰى يَذْهَبَ ضَوْءُهَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ اتَّسَقَ اسْتَوٰى بُرُوجًا مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْحَرُوْرُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ يُوْلِجُ يُكَوِّرُ وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَهٗ فِي شَيْءٍ

۲۸۸۔ چاند اور سورج کے اوصاف (قرآن مجید میں) بحسبان کے متعلق مجاہد نے بیان فرمایا کہ (معنی یہ ہیں) جیسے چکی گھومتی ہے، دوسرے حضرات نے فرمایا کہ معنی ہے، حساب اور منزلوں کے حدود میں جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ حسبان، حساب کرنے والوں کی جماعت کو کہتے ہیں، جیسے شہاب اور شہبان، ضحاہا سے مراد اس کی روشنی ہے، ان تدرک القمر کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی روشنی چھین نہیں سکتا اور ان سے یہ ممکن بھی نہیں، سابق النہار کے معنی یہ ہیں کہ دونوں تیزی سے حرکت کرتے ہیں اور اپنی حدود معینہ سے آگے نہیں بڑھتے نسلخ کے معنی یہ ہیں کہ ہم ایک میں سے دوسرے کو نکالتے ہیں (یعنی دن اور رات میں کوئی حد فاصل نہیں، اور دونوں کو ہم مسلسل ان کے کاموں پر لگائے رہتے ہیں واہیۃ، وہیہا سے مشتق ہے یعنی وہ ٹکڑے ٹکڑے (تباہ و برباد) ہوا، ارجائھا، جو حصہ پھٹا ہوا نہ ہو، پس ملائکہ آسمان کے دونوں کناروں پر ہوں گے، عام محاورہ میں ارجاء البئر اسی معنی میں ہے اغطش اور جن (دونوں) تاریک ہونے کے معنی میں ہیں۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رات تکور کے معنی میں ہے یعنی جب اس کی روشنی بالکل ختم ہو جائے۔ واللیل

وماوسق (میں وسق کے معنی ہیں) چوپایوں کو جمع کیا، اتسق بمعنی استویٰ۔ بروجا، منازل شمس وقمر۔ الحرور کا تعلق دن کے سورج کے ساتھ ہے، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الحرور کا تعلق رات سے ہے اور دن سے جس کا تعلق ہوا سے سموم کہتے ہیں۔ یولج بمعنی یکور۔ ولیجہ، اس چیز کو کہتے ہیں، جسے کسی دوسری چیز میں داخل کر دیا جائے۔

(۴۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ یوسفَ حَدَّثَنَا سفیانُ عن الاعمشِ عن ابْرَاهیمَ التیمیِ عن ابیه عن اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِی ذرٍّ حین غَرَبَتِ الشمسُ تَدْرِیْ اَیْنَ تذهبُ قُلْتُ اللّٰه وَ رَسُوْلُه' اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأذِن فَأذِنُ لَهَا و یُوْشِکُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَأذِنَ فَلَایُؤْذَنُ لَهَا یُقَالُ لَهَا ارْجِعِی من حَیْثُ جِئْتِ فَتطلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِکَ قَوْلُه' تَعَالٰی وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ

۴۳۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے، جب سورج غروب ہوا، تو ان سے فرمایا کہ معلوم ہے، یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے اور پھر اجازت چاہتا ہے (دوبارہ آنے کی) اور اسے اجازت دی جاتی ہے، اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی (قیامت کے دن) بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے جاؤ، چنانچہ اس دن وہ مغرب ہی سے طلوع ہوگا، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "**والشمس تجری لمستقر لها ذلک تقدیر العزیز العلیم**" میں اسی طرف اشارہ موجود ہے۔

(۴۳۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عبدُالعزِیْزِ بن المختارِ حَدَّثَنَا عبداللّٰه الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُوسَلَمَةَ بنُ عبدالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالقَمَرُ مُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۴۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ دناج نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن سورج اور چاند کو لپیٹ دیا جائے گا۔

(۴۳۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سلیمانَ قَالَ حدثنی ابنُ وهبٍ قال اخبرنی عمرٌو اَنَّ عبدَالرحمٰن بنَ القاسم حدثه عَنْ ابیه عن عبداللّٰه بنِ عمر رضی اللّٰه عنه اَنَّه کان یُخْبِر عن النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ وَلٰکِنَّهُمَا ایَتَانِ من ایَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوا

۴۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

(۴۳۵) حَدَّثَنَا اسماعیلُ بنُ اَبِی اُوَیْسٍ قال حَدَّثَنِي مَالِکٌ عن زَیْدِ بن اَسْلَمَ عَنْ عطاء بن یسار عن عبدِاللّٰهِ بن عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَایَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فاذکُرُوا اللّٰه

۴۳۵۔ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ایک نشانی ہے کسی کی موت وحیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا اس لئے جب گرہن ہو تو اللہ کی یاد میں لگ جایا کرو۔

(۴۳۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عن عُقَیلٍ عن ابنِ شهاب قَالَ اَخْبَرَنِی عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَکَبَّرَ وَقَرَاَ قِرَاءَ ةً طَوِیْلَةً ثُمَّ رَکَعَ رُکُوعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَامَ کَمَاهُوَ فَقَرَاَ قِراءَ ةً طَوِیْلَةً وَهِیَ اَدْنٰی مِنَ الْقِرَاءَ ةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ رَکَعَ رَکُوعًا وَهِیَ اَدْنٰی مِنَ الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِیْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ سَلَّمَ وَ قَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِی کُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اَنَّهُمَا اٰیَتَانِ من اٰیاتِ اللّٰه لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ

۴۳۶۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جس دن سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ (مصلیٰ پر) کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا اور بڑی دیر تک ''قرأت کرتے رہے پھر جب آپ ﷺ نے رکوع کیا ایک طویل رکوع! پھر سر اٹھا کر کہا، سمع اللہ لمن حمدہ اور پہلے کی طرح کھڑے ہو گئے اس قیام میں بھی طویل قرأت کی، اگرچہ پہلی قرأت سے کم تھی اور پھر رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے، اگرچہ پہلی رکوع سے یہ کم طویل تھی، اس کے بعد سجدہ کیا ایک طویل سجدہ، دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا اور اس کے بعد سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا اب آنحضور ﷺ نے صحابہ کو خطاب کیا اور سورج اور چاند گرہن کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ان میں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

(۴۳۷) حَدَّثَنِی محمد بن المثنی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عن اِسمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِی قَیْسٌ عن ابی مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَایَنکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ وَلٰکِنَّهُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوا

۴۳۷۔ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سورج اور چاند میں کسی کی موت وحیات پر گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے جب تم ان میں گرہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

باب ۲۸۹. مَاجَاءَ فِی قَوْلِهٖ وَهُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ قَاصِفًا تَقْصِفُ کُلَّ شَیْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةٌ اِعْصَارٌ رِیْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَآءِ کَعَمُوْدٍ فِیْهِ نَارٌ صِرٌّ بَرْدٌ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً.

۲۸۹۔اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایت کہ ''وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی رحمت سے پہلے مختلف قسم کی ہواؤں کو بھیجتا ہے۔'' (اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں مختلف مواقع پر) قاصفاً بمعنی تقصف کل شئی، لواقح بمعنی ملاقح، اس کا واحد ملقحہ ہے۔اعصار کے معنی ہوا کا وہ جھکڑ جو ستون کی طرح زمین سے آسمان کی طرف اٹھتا ہے اور جس میں آگ ہوتی

ہے صر بمعنی برد۔ نشر بمعنی متفرقہ۔)

(۴۳۸) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شعبةُ عن الحَكَمِ عن مجاهدٍ عن ابنِ عباسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنه عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهلِکَتْ عَادٌ بالدَّبور

۴۳۸۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بادصبا کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور قوم عاد باد دبور سے ہلاک کی گئی تھی۔

(۴۳۹) حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بن ابراهیمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عن عطاءٍ عن عائشةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنها قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا رَاٰی مَخِیْلَةً فِی السَّمآءِ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ وَ دَخَلَ وَ خَرَجَ وَ تَغَیَّرَ وَجْهُه' فَاِذَا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ سُرِّیَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاۤاَدْرِیْ لَعَلَّه' كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ الْاٰیَةَ

۴۳۹۔ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ بادل کا کوئی ایسا ٹکڑا دیکھتے جس سے بارش کی توقع ہوتی تو آپ کبھی آگے آتے کبھی پیچھے جاتے، کبھی اندر تشریف لاتے، کبھی باہر جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا، لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھر یہ کیفیت باقی نہ رہتی، ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق آنحضور ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اس بادل کے متعلق) میں کچھ نہیں جانتا، ممکن ہے یہ بادل بھی ویسا ہی ہو جس کے متعلق قوم عاد نے کہا تھا، جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف جاتے دیکھا تھا، آخر آیت تک، (کہ ان کے لئے رحمت کا بادل ہے، حالانکہ وہی عذاب تھا۔)

باب ۲۹۰. ذِکرِ المَلٰائِکَةِ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عبدُاللّٰهِ بن سَلَامٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جبرئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الیَهُودِ مِنَ المَلٰائِکَةِ وَقَالَ ابن عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ: المَلٰائِکَةُ

۲۹۰۔ملائکہ کا ذکر، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ جبرائیل علیہ السلام کو یہودی ملائکہ میں سے اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لنحن الصافون میں مراد ملائکہ سے ہے۔

(۴۴۰) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِی خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا یزیْد بن زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سعید و هشام قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عن مالکِ بنِ صَعْصَعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَیْتِ بَیْنَ النَّائِمِ وَالیَقْظَانِ وَذَکَرَ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ فَاُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِکْمَةً وَاِیْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰی مَرَاقِّ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِکْمَةً وَ اِیْمَانًا وَاُتِیْتُ بِدَابَّةٍ اَبْیَضَ دُوْنَ البَغْلِ وَفَوْقَ الحِمَارِ: اَلْبُرَاقُ۔فَانْطَلَقْتُ مَعَ

۴۴۰۔ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید اور ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بیت اللہ کے قریب میں نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا، پھر آنحضور ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان ایک تیسرے واقعہ کی تفصیل بیان کی۔ اس کے بعد میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا، میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا، میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور پھر اسے حکمت اور ایمان

جِبْرَئِلَ حَتّٰى اَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جَآءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اٰدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِن ابنٍ وَ نَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلَ قِيْلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى عِيْسٰى وَ يَحْيٰى فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جَاءَ فَاَتَيْتُ يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قِيْلَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًابِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جاء فَاَتَيْتُ عَلٰى اِدْرِيْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَآءِ الخَامِسَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًابِهٖ ولنعم المَجِئُ جَاءَ فَاَتَيْنَا عَلٰى هٰرُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ نَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ من اَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيْلَ مَاابكاك قَالَ يَارَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِى بُعِثَ بَعْدِىْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ مِمَّايَدْ خُلُ مِنْ اُمَّتِى فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ

سے بھر دیا گیا، اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی، سفید، خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق! میں اس پر جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ چلا، جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں ں نے کہا کہ جبرائیل! پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد! (ﷺ) پوچھا گیا کہ کیا انہیں کو لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! اس پر جواب آیا کہ انہیں خوش آمدید آنے والے کیا ہی مبارک ہیں! پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، خوش آمدید، بیٹے اور نبی! اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے، یہاں بھی وہی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبرائیل! سوال ہوا، آپ کیساتھ کوئی اور صاحب بھی ہیں؟ کہا کہ محمد ﷺ! سوال ہوا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں، اب ادھر سے جواب آیا، خوش آمدید! آنے والے کیا ہی مبارک ہیں! اس کے بعد میں عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ان حضرات نے بھی خوش آمدید کہا، اپنے بھائی اور نبی کو! پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا، کون صاحب ہیں؟ جواب، جبرائیل! سوال ہوا، آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے کہا کہ محمد ﷺ! سوال ہوا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں! اب آواز آئی، خوش آمدید! میرے بھائی اور نبی! آنے والے کیا ہی صالح ہیں، یہاں میں یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، خوش آمدید، میرے بھائی اور نبی! یہاں سے ہم چوتھے آسمان پر آئے، اس پر بھی یہی سوال ہوا اور کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبرائیل، سوال ہوا، آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں، کہا کہ محمد ﷺ! پوچھا کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا جواب دیا کہ ہاں۔ پھر آواز آئی، انہیں خوش آمدید! کیا ہی اچھے آنے والے ہیں یہاں میں ادریس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا خوش آمدید بھائی اور نبی، یہاں سے ہم پانچویں آسمان پر آئے۔ یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبرئیل (علیہ السلام) پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں۔ آواز آئی، انہیں خوش آمدید، آنے والے کیا ہی اچھے ہیں۔ یہاں ہم ہارون علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا،

مَرْحَبًا بِهٖ وَ نِعْمَ الْمَجِیْئُ جَآءَ فَاَتَیْتُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِکَ مِنَ ابْنٍ وَنَبِیٍّ فَرُفِعَ لِیَ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَاَلْتُ جِبْرِیْلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ یُصَلِّیْ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ اِذَا خَرَجُوْا لَمْ یَعُوْدُوْا اِلَیْهِ اٰخِرَمَا عَلَیْهِمْ وَرُفِعَتْ لِیْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی فَاِذَا نَبِقُهَا کَاَنَّهٗ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا کَاَنَّهٗ آذَانُ الْفُیُوْلِ فِیْ اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَاَلْتُ جِبْرِیْلَ فَقَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّیْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی جِئْتُ مُوْسٰی فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْکَ عَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَاِنَّ اُمَّتَکَ لَاتُطِیْقُ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَاَلْتُهٗ فَجَعَلَهَا اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ مِثْلَهٗ ثم ثلثین ثم مثله فجعل عشرین ثم مثله فَجَعَلَ عَشْرًا فَاَتَیْتُ مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَهٗ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَاَتَیْتُ مُوْسٰی فَقَالَ مَاصَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهٗ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَیْرٍ فَنُوْدِیَ اِنِّیْ قَدْ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ وَاَجْزِی الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عن قَتَادَةَ عن الحسن عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ

میرے بھائی اور نبی خوش آمدید۔ یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبرئیل (علیہ السلام) پوچھا گیا آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا تھا؟ کہا، ہاں۔ خوش آمدید اچھے آنے والے۔ یہاں میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، میرے بھائی اور نبی، خوش آمدید! جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا، تو آپ رونے لگے، میں نے پوچھا، آں محترم کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی (اور عمر بھی کچھ زیادہ نہ ہوگی) اس کی امت میں سے جنت میں داخل ہونے والے، میری امت کے جنت میں داخل ہونے والے افراد سے افضل ہوں گے۔ اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبرائیل! سوال ہوا کہ کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں، جواب دیا کہ محمد ﷺ! پوچھا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا، خوش آمدید! اچھے آنے والے! یہاں میں ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، میرے بیٹے اور نبی! خوش آمدید! اس کے بعد مجھے بیت معمور دکھایا گیا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بیت معمور ہے اس میں ستر ہزار ملائکہ روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس میں سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوتا اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ بھی دکھایا گیا اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے مٹکے ہوتے ہیں اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان! اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں۔ دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری نہریں، نیل اور فرات ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر (اور تمام امت مسلمہ پر) پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں، میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئیں ہیں انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہو چکا ہے تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی، اس لئے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دیجئے اور کچھ تخفیف کی درخواست کیجئے، میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نماز میں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (تخفیف) پر مصر رہے اس مرتبہ تیس وقت کی رہ گئیں، پھر انہوں نے وہی فرمایا تو اب بیس وقت

کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ (بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر) اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا، جب میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں اس مرتبہ حاضر ہوا تو اب بھی انہوں نے اپنا اصرار جاری رکھا اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں اب میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں اس مرتبہ بھی انہوں نے اصرار کیا، میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا ہوں پھر آواز آئی، میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) نافذ کر دیا اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گناہ دیتا ہوں اور ہمام نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے حسن نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، بیت معمور کے متعلق (الگ اس کی روایت کی ہے۔)

(۴۴۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بنُ الربیع حَدَّثَنَا ابو الاحْوَصِ عن الاعمش عن زیدِ بنِ وهبٍ قَالَ عبدُاللّٰه حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خلقُه، فِي بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَه، اُكْتُبْ عَمَلَه، وَرِزقَه، وَاَجَلَه، وَ شَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَه، وَبَيْنَ الْجَنَّةِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُه، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَه، وَبَيْنَ النَّارِ اِلَّاذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۴۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے صادق المصدوق رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی فرمایا کہ تمہاری تخلیق کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک کی جاتی ہے۔ (نطفہ کی صورت میں) اتنے ہی دنوں تک وہ پھر ایک بستہ خون کی صورت اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ گوشت رہتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتے ہیں اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت حیات اور یہ کہ شقی ہے یا سعید، لکھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے (خدا کی متعین کی ہوئی تقدیر اس قدر نا قابل تغیر ہے کہ) ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آ جاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) اعمال کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے (موت کے قریب) تو اس کی تقدیر آڑے آتی ہے اور جنت والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ (توبہ کر کے)

(۴۴۲) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مخلَدٌ اخبرنا ابن جريجٍ قَالَ اخبرنى موسٰى بن

۴۴۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے،

عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَه' اَبُوعَاصِم عن ابن جريج قَالَ اخبرنی موسَى بنُ عَقبة عن نَافع عن ابی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰه يُحِبُّ فَلاناً فَاَحْبِبْه' فَيُحِبُّه' جِبْرِيْلُ فَيُنَادِىْ جِبْرِيْلُ فِي اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فَلانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّه' اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَه' الْقَبُوْلُ فِى الْاَرْضِ

انہوں نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اور اس روایت کی متابعت ابو عاصم نے ابن جریج کے واسطہ سے کی ہے کہا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت رکھو! چنانچہ جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام تمام اہل آسمان کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتے ہیں اس لئے سب لوگ اس سے محبت رکھیں، چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں اس کے بعد روئے زمین پر بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے!

(۴۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابنُ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بن عبد الرَّحمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَلائِكَةَ تَنْزِلُ فِى الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِى السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُه' فَتُوحِيهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

۴۴۳۔ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی ان سے ابن ابی جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ ملائکہ عنان میں اترتے ہیں اور عنان سے مراد بادل (یا آسمان) ہے (راوی کی رائے میں) یہاں ملائکہ ان امور کا تذکرہ کرتے ہیں جن کا فیصلہ آسمان میں (جناب باری کی بارگاہ سے) ہو چکا ہوتا ہے اور یہیں سے شیاطین کچھ چوری چھپے سن لیتے ہیں، پھر کاہنوں کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اور یہ کاہن سو(۱۰۰) جھوٹ اپنی طرف سے لگا کر اسے بیان کرتے ہیں۔

(۴۴۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بن سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَالاَغَرِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمْعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلائِكَةُ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

۴۴۴۔ہم سے احمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ اور اغر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے متعین ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے اور پھر اس کے بعد آنے والوں کو ترتیب کے ساتھ لکھتے جاتے ہیں، پھر جب امام بیٹھ جاتا ہے (منبر پر خطبے کے لئے)، تو فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سننے لگ جاتے ہیں۔

(۴۴۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبد اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفيانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِى الْمَسْجِدِ وحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ اُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى

۴۴۵۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حسان رضی اللہ عنہ اشعار پڑھ رہے تھے (عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں اشعار

ابی ھُریرۃَ فقالَ انشُدُکَ باللّٰہِ اسَمِعتَ رسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یقولُ اَجب عَنّی اللّٰھُمَّ اَیِّدہُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قالَ نَعَم

پڑھنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا) تو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس دور میں یہاں اشعار پڑھا کرتا تھا، جب آپ سے بہتر (آنحضور ﷺ) کے یہاں تشریف رکھتے تھے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے تم نے نہیں سنا کہ (اے حسان! کفار مکہ کو) میری طرف سے جواب دو (اشعار میں) اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد کیجئے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جی ہاں (میں نے سنا تھا۔)

(۴۴۶) حَدَّثَنَا حَفصُ بنُ عمرَ حَدَّثَنَا شعبۃُ عن عدی بن ثابتٍ عن البراءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ النَّبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لحسانٍ اُھجُھُم اَوْ ھَاجِھِمْ وَ جِبرِیلُ مَعَکَ

۴۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، مشرکین مکہ کی تم بھی ہجو کرو یا (یہ فرمایا کہ) ان کی ہجو کا جواب دو، جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

(۴۴۷) حَدَّثَنَا اِسحاقُ اخبرنَا وھبُ بنُ جَرِیرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَیدَ بْنَ ھلال عن انسِ بنِ مالکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ کَاَنّی اَنظُرُ اِلٰی غُبارٍ ساطعٍ فی سِکّۃِ بنی غَنمٍ زَادَ مُوسٰی موکِبَ جِبْرِیلَ

۴۴۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں وہب بن جریر نے خبر دی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حمید بن ہلال سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے وہ غبار میری نظروں کے سامنے ہے جو قبیلہ بنی غنم کی گلی میں اٹھا تھا۔ موسیٰ نے روایت میں اضافہ کیا ہے کہ "جبرائیل علیہ السلام کے (ساتھ آنے والے) سواروں کی وجہ سے۔"

(۴۴۸) حَدَّثَنَا فَروَۃُ حَدَّثَنَا علیُّ ابنُ مُسْھِرٍ عن ھشام بن عروۃَ عن اَبِیہِ عن عائشۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا ان الحَارِثَ بن ھشامٍ سَالَ النَّبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَیفَ یاتیکَ الوحیُ قَالَ کُلُّ ذاکَ یَأتِی المَلَکُ اَحیَانًا فِی مِثلِ صَلصَلَۃِ الجَرَسِ فَیَفصِمُ عَنِّی وَقَدْ وَعَیتُ مَا قَالَ وَھُوَ اَشَدُّہٗ عَلَیَّ وَیَتَمَثَّلُ لِی المَلَکُ اَحیَانًا رَجُلًا فَیُکَلِّمُنِی فَاَعِی مَا یَقُولُ

۴۴۸۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ وحی آپ کے پاس کس طرح آتی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی وحی آتی ہے وہ فرشتہ کے ذریعہ آتی ہے (البتہ نزول وحی کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں) کبھی تو وہ گھنٹی بجنے کی آواز کی طرح نازل ہوتی ہے، جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوتا ہے تو جو کچھ فرشتے نے نازل کیا ہوتا ہے، میں اسے پوری طرح محفوظ کر چکا ہوتا ہوں، نزول وحی کی یہ صورت میرے لئے بہت سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے سامنے انسان کی صورت میں آ جاتا ہے، وہ مجھ سے (عام آدمیوں کی طرح) گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ کہہ جاتا ہے، میں اسے پوری طرح محفوظ کر لیتا ہوں۔

(۴۴۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بن اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ اَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ ذَاكَ الَّذِيْ لَاتَوٰى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

۴۴۹۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جو شخص ایک جوڑا دے گا تو جنت کے داروغے اسے بلائیں گے کہ اے فلاں، اس دروازے سے اندر آ جاؤ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ وہ شخص ہوگا جسے کوئی نقصان نہ ہوگا (خواہ کسی بھی دروازے سے جنت میں داخل ہو جائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہو گے۔

(۴۵۰) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هشَامُ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَاعَآئِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه' تَرٰى مَالَا اَرٰى تُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۰۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا، اے عائشہ! یہ جبرائیل آئے ہیں، تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' آپ ﷺ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ سکتی، عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد نبی کریم ﷺ سے تھی۔

(۴۵۱) حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيمٍ حَدَّثَنَا عمرُ بن ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بن جعفر حَدَّثَنَا وكيعٌ عن عمر بنِ ذرٍ عن ابيه عن سعيد بنِ جبيرٍ عنِ ابنِ عباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لجبريلَ الا تَزُوْرُنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنزلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَه' مَا بَيْنَ اَيدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا الاٰيَة

۴۵۱۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ذرح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ذر نے، ان سے ان کے والد نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے ایک مرتبہ فرمایا ہم سے ملاقات کے لئے جتنی مرتبہ آپ آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ بیان کیا کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''اور ہم نہیں اترتے لیکن آپ کے رب کے حکم سے'' اسی کا ہے جو کچھ کہ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے'' آخر آیت تک''!

(۴۵۲) حَدَّثَنَا اسماعيلُ قال حدثني سليمانُ عن يونسَ عن ابنِ شهابٍ عن عبيدِاللّٰه بنِ عبدِاللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ بنِ مسعودٍ عن ابنِ عباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما ان رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِي جبريلُ عَلٰى حرفٍ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُه' حَتّٰى انْتَهٰى

۴۵۲۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبرائیل علیہ السلام نے قرآن مجید مجھے (عرب کے) ایک ہی لغت کے مطابق پڑھ کر سکھایا تھا لیکن میں اس میں برابر

اِلٰى سَبعَةِ اَحْرُفٍ

اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتا رہا، تا آنکہ سات لغات عرب پر اس کا نزول ہوا۔ ❶

(۴۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مقاتلٍ اخبرنا عبدُاللّٰهِ اخبرنا یونسُ عن الزهریِ قال حَدَّثَنِی عبدُاللّٰه بنُ عبداللّٰه عن ابنِ عباسٍ رَضِیَ اللّٰه عنهما قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَالناسِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَایَکُونُ فِی رمضان حِیْنَ یَلْقَاهُ جبْرِیلُ وَکَانَ جبْرِیْلُ یَلْقَاهُ فِی کُلِّ لَیلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَیُدَارِسُهُ الْقُراٰنَ فلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ یَلقَاهُ جبرِیْلُ اَجْوَدَ بالخَیْرِ مِنَ الرِّیحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبداللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الاسنادِ نَحوَه وروی اَبُوهُرَیْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عنهما عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُه' القُراٰنَ

۴۵۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اوران سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ کی سخاوت رمضان المبارک کے مہینے میں اور بڑھ جاتی تھی جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کے لئے (روزانہ) آنے لگے تھے جبرائیل علیہ السلام، حضور اکرم ﷺ سے رمضان کی ہررات میں ملاقات کے لئے آتے تھے اور آپ سے قرآن کا دور کرتے تھے یہ واقعہ کہ آنحضور ﷺ، (خصوصاً اس دور میں جب جبرائیل علیہ السلام مسلسل) آپ سے ملاقات کے لئے آتے تو آپ خیر وبرکات کی اشاعت وشیوع میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ جواد اور سخی تھے۔ اور عبداللہ سے روایت ہے ان سے معمر نے حدیث بیان کی اسی اسناد کے ساتھ، اسی طرح اور ابو ہریرہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہما نے روایت کی نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے جبرائیل علیہ السلام آنحضور ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔

(۴۵۴) حَدَّثَنَا قُتَیبَةُ حَدَّثَنَا لیثٌ عَنِ ابن شهاب اَنَّ عمرَ بنَ عبدِالعزِیْزِ اَخَّرَالعَصْرَ شَیئًا فقال لَه' عُروَةُ اَمَّا اَنَّ جبرِیلَ قَدْ نَزَلَ فصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اِعْلَمْ مَاتَقُولُ یَاعُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِیْرَ بنَ اَبِی مَسْعُودٍ یَقُولُ سَمِعْتُ اَبَامَسْعُودٍ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَاَمَّنِی فَصَلَّیْتُ مَعَه' ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَه' یَحْسَبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

۴۵۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ..... (خلیفہ المسلمین) نے ایک دن عصر کی نماز کچھ تاخیر سے پڑھائی، اس پر عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا، لیکن جبرائیل علیہ السلام (نماز کا طریقہ آنحضور کو سکھانے کے لئے) نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے آگے ہو کر آپ کو نماز پڑھائی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عروہ! آپ کو معلوم بھی ہے، کیا کہہ رہے ہیں آپ! انہوں نے کہا کہ میں نے حدیث بشیر بن ابی مسعود سے سنی تھی اور انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اسے سنا تھا، آپ نے بیان کیا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ فرمارہے

❶ قرآن مجید کی سات قراءتوں کی طرف اشارہ ہے جن کا تفصیلی ثبوت صحیح روایات واحادیث سے ہے، جیسا کہ ہر زبان میں مختلف مقامات کی زبان کا اختلاف ہوتا ہے اردو، اپنے محدود دائرے کے باوجود، اپنے محاوروں اور زبان کا بڑا اختلاف رکھتی ہے، لکھنو اور دلی کی ٹکسالی بولیوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے، عرب میں تو یہ حال تھا کہ ہر قبیلہ ایک الگ دنیا میں رہتا تھا اور محاورے، بلکہ، زیر بحث کے فرق کو انتہائی درجے میں ملحوظ رکھا جاتا ہے، مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید اپنے معنی اور مقصد کے اعتبار سے اگر چہ ایک ہے لیکن قراءت میں نزول کے اعتبار سے خود خداوند کریم نے اس کی سات قراءتیں عرب کے فصیح وبلیغ قبیلوں کی زبان کے اعتبار سے قرار دی ہیں۔

تھے کہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ نے مجھے نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر (دوسرے وقت کی) ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، اپنی انگلیوں پر آپ نے پانچ نمازوں کو گن کر بتایا۔

(۴۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بشارٍ حَدَّثَنَا ابنُ ابی عدیٍ عن شُعْبَةَ عن حبیبِ بنِ ابی ثابتٍ عن زَیدِ بنِ وھبٍ عن ابی ذرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جبرِیْلُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَایُشرِکُ بِاللّٰہِ شَیئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْلَمْ یَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ

۴۵۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام کہہ گئے ہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہ تمہاری امت کا جو فرد اس حالت میں مرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہوگا (کم از کم اپنی موت سے پہلے) تو جنت میں داخل ہوگا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) جہنم میں نہیں داخل ہوگا (یعنی ہمیشہ کے لئے) خواہ اس نے اپنی زندگی میں زنا کی ہو، خواہ چوری کی ہو اور خواہ......

(۴۵۶) حَدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ اَخْبَرَنَا شعیبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عن الاعرجِ عن ابی ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِکَةُ یَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَائِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِی صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ الَّذِیْنَ بَاتُو فِیکُمْ فَیَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ فَیَقُوْلُ کَیْفَ تَرَکْتَهُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَا هُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ یُصَلُّوْنَ

۴۵۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فرشتوں کی ڈیوٹی بدلتی رہتی ہے، کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں (جو ڈیوٹی بدلنے کے اوقات) پھر وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے یہاں ڈیوٹی دی تھی (رب العزت کے حضور میں) جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا، وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (فجر کی) اور اسی طرح جب ہم ان کے یہاں گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی)

باب ۲۹۱. اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلَائِکَةُ فِی السَّمَاءِ اٰمِین فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۲۹۱۔ جب کوئی بندہ آمین کہتا ہے اور فرشتے بھی آسمان پر آمین کہتے ہیں اور اس طرح دونوں کی زبان سے ایک ساتھ آمین نکلتی ہے تو بندے کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۴۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مخلدٌ اَخْبَرَنَا ابنُ جریجٍ عن اِسْمَاعِیْلَ بنِ اُمیةَ اَنَّ نافعًا حَدَّثَنَا اَنَّ

۴۵۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں اسماعیل بن امیہ نے، ان سے نافع نے حدیث

القاسمَ بنَ مُحَمَّدٍ حدثه، عن عَائشةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنها قالتْ حشوتُ لِلنبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيهَا تماثيلُ كانَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَاء فَقَامَ بَيْنَ البَابَيْنِ وَجعَلَ يَتَغَيَّرُ وجهُه، فقلتُ مالنا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَابَالُ هٰذِهِ الْوِ سَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جعَلْتُهَا لَكَ لِتضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ المَلائِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامةِ يَقُولُ أحيُوا مَاخَلَقْتُم

بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے ایک تکیہ بنایا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، وہ ایسا ہو گیا جیسے چھوٹا سا گدا۔ پھر آنحضور ﷺ تشریف لائے تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا، میں نے عرض کیا ہم سے کیا غلطی ہوئی یا رسول اللہ! آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا، یہ تو میں نے آپ کے لئے بنایا ہے تا کہ آپ اس پر ٹیک لگا سکیں، اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہوتی ہے اور یہ کہ جو شخص بھی تصویر بنائے گا، قیامت کے دن اسے اس پر عذاب دیا جائے گا، اس سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی تھی، اب اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ۔

(۴۵۸) حَدَّثَنَا ابنُ مقاتلٍ اخبرنا عَبْدُاللّٰه اخبرنا معْمرٌ عن الزهرى عن عبيدِاللّٰهِ بنِ عبدِاللّٰهِ انه سمعَ ابنَ عباسٍ رضى اللّٰه عنهما يقول سمعتُ اَبَاطلحةَ يقول سمعتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَاتَدْخُلُ المَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيلَ

۴۵۸۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جہاں تصویر ہو!

(۴۵۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابنُ وَهْبٍ اخبرنا عمرٌو ان بكيرَ بنَ الاشجِ حَدَّثَه، اَنَّ بُسْرَ بن سعيدٍ حَدَّثَه، اَنَّ زيد بن خالدٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَه، وَمَعَ بُسْرِ بن سَعِيدٍ عبيدُاللّٰه الْخَوْلَانِي الَّذِى كَانَ فِي حِجرِ ميمونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زيدُ بنُ خالدٍ اَنَّ اَبَاطَلْحَةَ حَدَّثَه، اَنَّ النَّبِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَدْخُلُ المَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بنُ خالد فَعُدْنَاهُ نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تصاويرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِاللّٰهِ الخُولَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِى التصاوير فَقَالَ اِنَّه قَالَ اِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ اَلاَ سَمِعْتَه، قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَه،

۴۵۹۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی، ان سے بکیر بن اشج نے حدیث بیان کی ان سے بسر بن سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور (راوی حدیث) بسر بن سعید کے ساتھ عبیداللہ خولانی بھی روایت حدیث میں شریک ہیں آپ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے ان دونوں حضرات نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ملائکہ اس گھر میں نہیں ہوتے جس میں (جاندار کی) تصویر ہو، بسر نے بیان کیا کہ پھر زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیمار پڑے اور ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کے گھر گئے، گھر میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا، اور اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے ہم سے تصویروں کے متعلق ایک حدیث نہیں بیان کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ

نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کپڑے پر اگر نقش ونگار ہوں (جاندار کی تصویر نہ ہو) تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے، کیا آپ نے حدیث کا یہ حصہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں مجھے یاد نہیں ہے) انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، حضرت زید نے یہ بھی بیان کیا تھا۔

(۴۶۰) حَدَّثَنَا یحییٰ بنُ سلیمانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابنُ وهبٍ قَالَ حَدَّثَنِی عمرٌو عن سالمٍ عن ابیه قَالَ وعدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ وَلَا کَلْبٌ

۴۶۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے جبرائیل علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا تھا (لیکن نہیں آئے، پھر جب آئے تو آنحضور ﷺ نے ان سے وجہ پوچھی، انہوں نے کہا کہ ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو!

(۴۶۱) حَدَّثَنَا اسماعیلُ قَالَ حَدَّثَنی مالکٌ عن سميٍ عن ابی صالحٍ عن ابی هریرةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ ان رسولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لکَ الْحَمْدُ فَاِنَّه' مَنْ وَافَقَ قَوْلُه' قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَلَه' مَاتَقَدَّمَ من ذنبِهٖ

۴۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب (نماز میں) امام کہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہا کرو، ربنا لک الحمد، کیونکہ جس کا یہ ذکر ملائکہ کے ساتھ ادا ہو جاتا ہے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۴۶۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بنُ المنذرِ حدثنا محمدُ بنُ فلیحٍ حدثنا ابی عن هلالِ بنِ علیٍ عن عبدِالرحمٰن بنِ ابی عَمْرَةَ عن ابی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ فِی صَلَاةٍ مَادَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُه' وَالْمَلَائِکَةُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغفِرْلَه' وَارْحَمْهُ مَالَمْ یَقُمْ مِنْ صَلَاتِهٖ اَوْیُحْدِثْ

۴۶۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص نماز کی وجہ سے جب تک کہیں ٹھہرا رہے گا اس کا یہ سارا وقت نماز میں شمار ہوگا اور ملائکہ اس کے لئے یہ دعا کرتے رہیں گے کہ "اے اللہ! اس کی مغفرت کیجئے اور اس پر اپنی رحمت نازل کیجئے (یہ اس وقت تک رہے گا) جب تک نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ نہ جائے یا بات نہ کرے!

(۴۶۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عبدِاللّٰه حَدَّثَنَا سفیانُ عن عمرٍو عن عطاءٍ عن صفوانَ بن یعلی عن ابیه رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سمعتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقرأُ علی المنبرِ وَنَادَوایامالکُ قَالَ سُفْیَانُ فِی قِرَاءَةِ عَبْدِاللّٰهِ وَنَا دوایَا مَالِ

۴۶۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلی نے اور ان سے ان کے والد (یعلی بن امیہ) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ منبر پر اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے "ونادوایامالک" (اور وہ پکاریں گے اے مالک) (داروغہ جہنم کا نام) اور سفیان نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی

قرأت میں یوں ہے "ونا دوا یا مال"!

(۴۶۴) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ يوسفَ اخبرنا ابنُ وهبٍ قال اخبرني يونسُ عن ابن شهابٍ قال حَدَّثني عروةُ ان عائشةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنها زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حدثه اَنَّهَا قالتْ للنبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتَى عَلَيكَ يَومٌ كَانَ اشدَّ من يومِ اُحُد قَالَ لقد لَقِيتُ من قَومِكَ مَالَقِيتُ وَكَانَ اَشَدُّ مَالَقِيتُ مِنهُم يَومَ العَقَبَةِ اذ عَرَضتُ نفسي عَلَى ابنِ عَبدِ يَالِيلَ بنِ عَبدِ كُلالٍ فَلَم يَجِبنِي اِلَى مَااَرَدتُ فَانطَلَقتُ وَاَنَا مَهمُومٌ عَلَى وَجهِي فَلَم اَستَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعتُ رَاْسِي فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَد اَظَلَّتنِي فَنَظَرتُ فَاِذَا فِيهَا جِبرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَد سَمِعَ قَولَ قَومِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيكَ وَقَد بَعَثَ اِلَيكَ مَلَكَ الجِبَالِ لِتَامُرَهُ بِمَا شِئتَ فِيهِم فَنَادَانِي ملكُ الجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَامُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئتَ اِن شِئتَ اَن اُطبِقَ عَلَيهِمُ الاَخشَبَينِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَل اَرجُو اَن يُخرِجَ اللّٰهُ مِن اَصلَابِهِم من يَعبُدُ اللّٰهَ وَحدَهٗ لَايُشرِكُ بِهٖ شَيئًا

۴۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، کیا آپ پر کوئی دن احد کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا (تمہیں معلوم ہی ہے کہ) تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں یوم عقبہ کا واقعہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا، یہ وہ موقعہ ہے جب میں نے (طائف کے سردار) ابن عبد یالیل بن عبد کلال کی پناہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن اس نے میرے مطالبے کو رد کر دیا تھا۔ ❶ میں وہاں سے انتہائی ملول اور رنجیدہ واپس ہوا، پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا تب میرا غم کچھ ہلکا ہوا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا اوپر ہے اور اس نے مجھ پر سایہ کر رکھا ہے، میں نے دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام اس میں موجود ہیں انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا ہے اور جو انہوں نے رد کر دیا ہے وہ بھی! آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے حکم دیجئے۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد (ﷺ!) پھر انہوں نے وہی بات کہی (جو جبرائیل علیہ السلام کہہ چکے تھے) آپ جو چاہیں (اس کا حکم مجھے فرمائیے) اگر آپ چاہیں تو میں اخشبین ❷ ان پر لا کر گرادوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو تنہا اسی اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔

❶ یہ طائف کا وہ واقعہ ہے جب وہاں کے سرداروں کے اشارے پر پتھر برسائے گئے تھے، جب ابوطالب کا انتقال ہوا تو آنحضور ﷺ اس امید پر طائف گئے تھے کہ ممکن ہے وہاں کے لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں اور آپ ﷺ کے ساتھ ہمدردی کریں، آپ ﷺ نے وہاں پہنچ کر وہاں کے تین سرداروں کو اسلام کی دعوت دی، اپنی قوم کی کج روی، اسلام بیزاری اور آپ کے ساتھ غلط طرز عمل کی داستان انہیں سنائی لیکن ان سب نے آپ کی دعوت کو نہایت بدتمیزی کے ساتھ رد کیا اور جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو آپ کو مزید ستانے کے لئے ظالموں نے آپ پر پتھر برسائے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

❷ مکہ کے دو مشہور پہاڑ مراد ہیں، جبل ابوقبیس اور قعیقعان۔ محدثین نے اس کے علاوہ دوسرے پہاڑوں کے نام بھی لئے ہیں!

(۴۶۵) حَدَّثَنَا قتيبةُ حدثنا اَبُوعوانةَ حدثنا ابُواسحاق الشيبانيُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بنَ حُبَيْشٍ عنِ قولِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَكَانَ قَابَ قَوسَيْنِ او ادنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآاَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابنُ مسعود اَنَّهٗ رَاٰى جبريلَ له ستُّمِائَةِ جَنَاحٍ

۴۶۵۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فکان قاب قوسین اوادنی فاوحٰی الیٰ عبدہٖ ما اوحٰی" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ آنحضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھا تو ان کے چھ سو بازو تھے!

(۴۶۶) حَدَّثَنَا حفصُ بنُ عمرَ حدثنا شعبةُ عن الاعمشِ عن اِبْراهيمَ عن عَلْقَمَةَ عَنْ عبدِاللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاٰى مِن اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّاُفُقَ السَّمَاءِ

۴۶۶۔ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) "لقد رای من آیات ربه الکبرٰی" کے متعلق فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے ایک سبز رنگ کا بچھونا دیکھا تھا جو آسمان میں افق پر محیط تھا۔

(۴۶۷) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ عبدِاللّٰهِ بنِ اِسمَاعيل حدثنا محمد بنُ عبدِاللّٰه الانصاريُ عن ابنِ عون اَنبانا القاسمُ عن عائشةَ رَضِي اللّٰهُ عنها قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا راى رَبَّهٗ فقدْ اَعظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ فِيْ صُورَتِهٖ وَخَلْقُهٗ سَادًا مَابَيْنَ الْاُفُقِ

۴۶۷۔ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے انہیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا تو وہ بری بات زبان سے نکالتے ہیں البتہ آپ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت اور خلقت میں دیکھا تھا، افق کے درمیان وہ محیط تھے۔

(۴۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يوسفَ حدثنا اَبُواُسَامَةَ حَدَّثَنَا زكرياءُ بنُ ابى زائدةَ عَنِ ابن الْاَشْوَعِ عن الشعبي عن مسروقٍ قَالَ قلتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهَا فَاَيْنَ قَولُهٗ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذاکَ جِبْرِيْلُ كَانَ يَاتِيهِ فى صُورَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ

۴۶۸۔مجھ سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے زکریا بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن الاشوع نے، ان سے شعبی نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا (ان کے اس کہنے پر کہ آنحضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا) پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنیٰ" کے متعلق آپ کیا کہیں گی انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت تو جبرائیل علیہ السلام کے متعلق ہے، وہ ہمیشہ انسانی شکل میں آنحضور ﷺ کے پاس آتے تھے، اور اس مرتبہ اپنی اس شکل میں آئے تھے جو اصلی اور واقعی تھی اور افق پر محیط ہو گئے تھے!!

(۴۶۹) حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُورَجَاءَ عن سمرةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِي قَالَا الَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ

۴۶۹۔ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی ان سے سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں نے رات (خواب میں دیکھا کہ دو

مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ

شخص میرے پاس آئے ان دونوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو آگ جلا رہے ہیں، جہنم کے داروغہ، مالک ہیں میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں!

(۴۷۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ الْاَعمش عن ابی حازم عن ابی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَادَعَا الرَّجُلُ امْرَاتَه' اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ تَابَعَه' ابوحمزة وابن داو'د وَاَبُومُعَاوِيَةَ عَن الاعمش

۴۷۰۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے انکار کردیا اور مرد اس پر غصہ ہوکر سوگیا تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں (اگر یہ واقعہ رات میں پیش آیا ہو) اس روایت کی متابعت ابوحمزہ، ابن داؤد ابومعاویہ نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے!

(۴۷۱) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ يوسفَ اخبرنا الليثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شهاب قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَةَ قَالَ اخبرنِیْ جابرُ بن عبداللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَنِي عَنِّي الوحيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ قِبَلَ السَّمَاءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَاءَ نِی بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِیٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنهُ حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرضِ فَجِئْتُ اَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی فَاَنزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى فَاهْجُرْ قال ابو سلمة وَالرِّجزُ الاَوْثَانُ

۴۷۱۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ ایک مرتبہ مجھ پر وحی کا نزول (تین سال) تک کے لئے بند ہوگیا تھا، ان دنوں میں کہیں جارہا تھا کہ آسمان سے میں نے ایک آواز سنی اور نظر آسمان کی طرف اٹھائی میں نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آئے تھے (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں میں انہیں دیکھ کر اتنا مرعوب ہوا کہ زمین پر گر پڑا، پھر میں اپنے گھر آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کمبل اوڑھادو، مجھے کمبل اڑھادو، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یاایھا المدثر" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فاھجر" تک۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ (آیت میں) الرجز بتوں کے معنی میں ہے۔

(۴۷۲) حَدَّثَنَا محمدُ بنَ بشارٍ حَدَّثَنَا غُندرٌ حَدَّثَنَا شعبةُ عن قتادةَ وقال لی خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيد بنُ زريعٍ حدثنا سعيدٌ عن قتادةَ عن اَبِی العالية حَدَّثَنا ابنُ عمِ نَبِيِّكم يعني ابنَ عباسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِی مُوسٰى رَجُلاً اٰدَمَ طُوَالاً جَعْدًا كَاَنَّه' مِن رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيسٰى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاسِ وَرَاَيْتُ

۴۷۲۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے تمہارے نبی کے چچازاد بھائی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، شب معراج میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تھا، گندمی رنگ، قد نکلتا ہوا اور بال گھنگھریالے تھے، ایسے لگتے تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کا کوئی شخص اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا تھا، درمیانہ قد،

مَلَكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي ايَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَاتَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ قَالَ اَنَسٌ وَابُوبَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَا ئِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَّالِ

سڈول جسم رنگ سرخی اور سفیدی لئے ہوئے اور سر کے بال سیدھے تھے (یعنی گھنگھریالے نہیں تھے) اور میں نے جہنم کے داروغہ کو بھی دیکھا تھا اور دجال کو بھی، منجملہ ان آیات کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائی تھیں، پس (اے نبی) ان سے ملاقات کے بارے میں آپ کسی شک و شبہ میں نہ رہیے۔'' انس اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ فرشتے دجال سے مدینہ کی حفاظت کریں گے (اور اسے شہر کے اندر داخل نہیں ہونے دیں گے۔)

باب ۲۹۲. مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبُوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوْا اُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ اُتُوا بِاٰخَرَ قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ اُتِينَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوبِهِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُومِ قُطُوفُهَا يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوْا دَانِيَةٌ قَرِيْبَةٌ الْاَرَائِكُ السُّرُرُ وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالسُّرُورِ فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيلًا حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ الرَّحِيقُ الْخَمْرُ التَّسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ. خِتَامُهُ طِيْنُهُ مِسْكٌ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُونَةٌ مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوبُ مَالَا اُذُنَ لَهُ وَلَاعُرْوَةَ وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرُبُ عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِثْلُ صَبُوْرٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيْهَا اَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُودُ الْمَوْزُ وَالْمَخْضُودُ الْمُوْقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ اَيْضًا لَاشَوْكَ لَهُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ اِلَى اَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوبٌ جَارٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ لَغْوًا بَاطِلًا

۲۹۲۔ جنت کی صفت کے متعلق روایات اور یہ کہ جنت مخلوق ہے، ابوالعالیہ نے فرمایا کہ جنت (کی عورتیں) حیض پیشاب اور تھوک سے پاک ہوں گی۔ (آیت) کلما رزقوا یعنی جب بھی ان کے پاس کوئی چیز لائی جائے گی اور پھر دوبارہ لائی جائے گی، تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے دی گئی تھی، یعنی ہمارے پاس پہلے لائی گئی تھی کیونکہ ان کے پاس متشابہ چیزیں لائی جائیں گی۔ جو ایک دوسرے کی (صورت میں) مشابہ ہوں گی، لیکن مزے میں مختلف ہوں گی، قطوفہا سے مراد ہے کہ جنت کے پھل جب اور جس طرح چاہیں گے توڑ سکیں گے، دانیہ بمعنی قریب الارائک بمعنی مسہری۔ حسنؒ نے فرمایا کہ نضرہ کا تعلق، چہروں سے ہے اور سرور کا دل سے۔ مجاہد نے فرمایا کہ سلسبیلا بمعنی تیزی سے بہنے والا غول کے معنی درد شکم ینزفون بمعنی ان کی عقلیں جاتی نہیں رہتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دہاقا بمعنی بھرا ہوا کواعب بمعنی ابھرے ہوئے سینے والیاں، الرحیق بمعنی شراب۔ التسنیم وہ چیز جو اہل جنت کے مشروب کے اوپر ہوں گی۔ ➊ ختامہ یعنی ان کا تلچھٹ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا۔

نضاختان بمعنی فیاضتان بولتے ہیں موضونۃ بمعنی بنی ہوئی چیز، وضین الناقہ اسی سے آتا ہے۔ الکوب: ایسا برتن جس کے نہ ٹونٹی ہو نہ دستہ۔ اور الاباریق: ٹونٹی اور دستے والے برتن کو کہتے ہیں، عربا بمعنی مثقلب واحد عروب ہے، جیسے صبور اور صبر۔ اہل مکہ اسی عربہ کہتے ہیں اہل مکہ غنجہ اور اہل عراق شکلہ۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ روح باغ اور آرام کی زندگی کے لئے بولتے ہیں اور الریحان بمعنی رزق

➊ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ مزاج لخمر اہل الجنۃ یلقی فیہاالطیب لائحۃ (لمونی جو شراب پر خوشبو کے لئے ڈالتے ہیں) (فیض الباری)۔

تاثیما کذبًا افنانٌ اغصانٌ وَجَنی الجنتین دَانٍ مایُجتبیٰ قریبٌ مُدھا مّتانِ سوداوانِ من الرّیّ

المنضود بمعنی موز (کیلا) المخضود بمعنی تہ بتہ اور اسے بھی کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں، العرب وہ عورتیں جو اپنے شوہروں کو پسند ہوں کہا جاتا ہے مسکوب، یعنی جاری۔ فرش مرفوعۃ۔ یعنی بعض بعض کے اوپر، لغواً یعنی باطل۔ تاثیماً بمعنی جھوٹ۔ افنان بمعنی شاخیں وجنیٰ الجنتین۔ دان۔ یعنی جو پھل بہت قریب سے توڑے جا سکتے ہوں۔ مدہامتان یعنی سیرابی کی وجہ سے (سبزی مائل بہ) سیاہی۔

(۴۷۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُونُس حَدَّثَنَا اللیثُ بنُ سَعْدٍ عن نافعٍ عن عبداللّٰہِ بنِ عمرَ رَضِیَ اللّٰہُ عنھما قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُم فَاِنَّہ' یُعْرَضُ عَلَیْہِ مَقْعَدُہ' بِالغَدَاۃِ وَالعَشِیّ فَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنّہ فَمِنْ اَھْلِ الجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنِ اَھلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ

۴۷۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے ان سے ابن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مرتا ہے تو (روزانہ) صبح و شام اس کی قیام گاہ اس کے سامنے لائی جاتی ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت کی قیام گاہ اس کے سامنے لائی جاتی ہے اگر وہ دوزخی ہے تو دوزخ کی۔

(۴۷۴) حَدَّثَنَا اَبُوالولیدِ حدثنا سَلْمُ بْنُ زَرِیرٍ حَدَّثَنَا اَبُورَجَاءِ عن عمران بن حصینٍ عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَطَّلَعْتُ فِی الجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الفقراءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ

۴۷۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن زریر نے حدیث بیان کی ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنتیوں میں زیادتی فقراء کی نظر آئی اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو دوزخیوں میں زیادتی عورتوں کی نظر آئی۔ ❶

(۴۷۵) حَدَّثَنَا سعیدُ بْنُ ابی مریمَ حدثنا اللّیثُ قَالَ حَدَّثَنِی عقیلٌ عن ابن شھابٍ قال اخبرنی سعیدُ بنُ المسیب اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَینا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بینا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِی فِی الجَنَّۃِ فَاِذَا اِمْرَاَۃٌ تَوَضَّاءُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بن الْخَطَّابِ فَذَ کَرْتُ غَیْرَتَہ' فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَیکَ اَغَارُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

۴۷۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیّب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے مجھے بتایا کہ عمر بن خطابؓ کا۔ مجھے اس وقت ان کی غیرت یاد آئی اور میں وہاں سے لوٹ آیا (اندر داخل نہیں ہوا) یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور کہنے لگے، کیا آپ کے

❶ یہ ملحوظ رہے کہ یہ اس وقت کا نبی کریم ﷺ کا صرف مشاہدہ ہے۔ ممکن ہے اس وقت عورتوں کی تعداد جہنم میں زیادہ رہی ہو، بہر حال حدیث میں جنس عورت کا کوئی حکم نہیں بیان ہوا ہے اور نہ ہر زمانے کی کیفیت کا مشاہدہ تھا، عورتوں میں کچھ عیب ایسے ہوتے ہیں جو عام طور پر مردوں میں نہیں ہوتے، بعض احادیث میں عورتوں کی جہنم میں کثرت کی وجہ انہیں عیوب کا پایا جانا بتایا گیا ہے۔ بہر حال حدیث میں عورتوں کی تنقیص نہیں کی گئی ہے بلکہ جیسا کہ بعض دوسری احادیث میں اشارہ ہے عورتوں کو اپنے مخصوص عیوب سے دامن بچانے کی ترغیب دی گئی ہے!!

ساتھ بھی غیرت کروں گا، یارسول اللہ (ﷺ)؟

(۴۷۶) حَدَّثَنَا حجاجُ بنُ مِنهَالٍ حَدَّثَنا هَمَّامٌ قَالَ سمعتُ اباعمران الجُونِي يحدثُ عن ابى بكرِ بنِ عبدِاللّٰه بن قيسٍ الاشعرى عن اَبيه اَنَّ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّم قَالَ الخيمَةُ دُرَّةٌ مُجوّفَةٌ طُولُها فِي السَّماءِ ثَلثُونَ مِيْلًا من كُلِّ زاوِيةٍ مِنْهَا لِلْمُؤمِنِ اهْلٌ لايَرَاهُمُ الآخَرُونَ قَالَ ابوعبدالصمد والحارث بن عُبَيْدٍ عَنْ اَبِىْ عِمْرَان سِتُّونَ مِيْلًا

۴۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوعمران جونی سے سنا ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اشعری نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (جنتیوں) کا خیمہ موتیوں کا ایک مکان ہوگا آسمان میں اس کا طول تیس میل ہوگا، اس کے ہر کنارے پر مؤمن کی ایک بیوی ہوگی جسے دوسرے نہ دیکھ سکیں گے ابوعبدالصمد اور حارث بن عبید نے ابوعمران کے واسطے سے بیان کیا کہ ساٹھ میل (بجائے تیس میل کے)

(۴۷۷) حَدَّثَنَا الحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سفيان حدثنا اَبُوالزنادِ عن الاَعْرَجِ عَنْ ابى هريرة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِىَ الصَّالِحِيْنَ مَالا عَينٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فاقرَاُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ

۴۷۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے سفیان نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا ہے نہ کانوں نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے، اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو'' پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی تازگی اور سرور کے لئے کیا چیزیں پوشیدہ کر کے رکھی گئی ہیں!

(۴۷۸) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ مقاتلٍ اخبرنا عبدُاللّٰهِ اخبرنا مَعْمَرٌ عن همامِ بن مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ القَمَرِ لَيلَةَ البَدْرِ لايَبْصُقُونَ فِيهَا وَلايَمْتَخِطُونَ وَلا يَتَغَوَّطُونَ اٰنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ اَمشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَمُجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الحُسْنِ لَااخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَاتَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

۴۷۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعتوں والوں کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند اور نہ اس میں تھوکیں گے، نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ وہ بول و براز کریں گے ان کے برتن سونے کے ہوں گے، کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے انگیٹھیوں کا ایندھن عود کا ہوگا، پسینہ مشک جیسا ہوگا اور ہر شخص کی، دو بیویاں ہوں گی جن کی حسن و خوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا، نہ جنتیوں میں کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بغض و عناد۔ ان کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

(۴۷۹) حَدَّثَنَا اَبُواليمانِ اخبرنا شعيبٌ حَدَّثَنَا ابوالزِّنَادِ عَنِ الاعرجِ عن ابى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ

۴۷۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے

عَنْهُ ان رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى اٰثْرِهِمْ كَاشَدِّ كَوْكَبٍ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَااخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا من وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَايَسْقَمُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْصُقُوْنَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوُقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةَ قَالَ اَبُوالْيَمَانِ يعنى الْعُوْدَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْاِبْكَارُ اَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ ان تراهُ تَغْرُبُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت والوں کے چہرے ایسے منور ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند! جو جماعت اس کے بعد داخل ہوگی ان کے چہرے سب سے زیادہ چمکدار ستارے جیسے ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے کہ کوئی بھی اختلاف ان میں نہ ہوگا اور نہ ایک دوسرے سے بغض وحسد کا کوئی سوال ہوگا، ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی ان کے حسن و خوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ ان کے پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا وہ اس میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے نہ ان کے پاس سے کسی بیماری کا گذر ہوگا، نہ ان کی ناک میں کوئی آلائش آئے گی اور نہ تھوک آئے گی، ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن الوہ کا ہوگا، ابوالیمان نے بیان کیا کہ الوہ سے مراد عود ہے اور ان کا پسینہ مشک جیسا ہوگا، مجاہد نے فرمایا کہ ابکار سے مراد اول فجر ہے اور العشی سے مراد سورج کا اتنا ڈھل جانا ہے کہ غروب ہوتا نظر آنے لگے۔

(۴۸۰) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ ابى بكر الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيلُ بنُ سليمانَ عن ابى حازمٍ عن سهلِ بن سعدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنه عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ من اُمَّتِى سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْسَبْعُمِائَةِ اَلْفٍ لَايَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

۴۸۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میری امت میں سے ستر ہزار یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) سات لاکھ کی ایک جماعت جنت میں بیک وقت داخل ہوگی اور ان سب کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔

(۴۸۱) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بنُ محمَّد حَدَّثَنَا شيبانُ عَنْ قتادَةَ حَدَّثَنَا انسٌ رَضِيَ اللّٰه عنه قَالَ اُهْدِىَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سندُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الحرير فَعَجِبَ النَّاسُ مِنهَا فَقَالَ وَالَّذِى نفسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ معاذٍ فِى الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا

۴۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سندس (ایک خاص قسم کا ریشم) کا ایک جبہ ہدیہ پیش کیا گیا۔ آنحضور ﷺ (مردوں کے لئے) ریشم کے استعمال سے پہلے ہی منع کر چکے تھے، صحابہ نے اس جبے کو بہت ہی پسند کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

(۴۸۲) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا يحيىٰ بنُ سعيدٍ عن سفيانَ قال حَدَّثَنِى ابواسحاق قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

۴۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ابواسحاق نے

بن عازب رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بثوبٍ مِنْ حریرٍ فَجَعَلُوا یَعْجَبُونَ من حُسْنِه وَلِینِه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَا دِیْلُ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ اَفْضَلُ من هٰذا

(۴۸۳) حَدَّثَنَا علیُّ بنُ عبدِاللّٰه حَدَّثَنَا سفیانُ عَنْ ابی حازم عن سهلِ بنِ سعدٍ الساعدی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیرٌ مِنَ الدُّنیَا وَمَا فِیْهَا

(۴۸۴) حَدَّثَنَا روحُ بنُ عبدِالمؤمنِ حدثنا یزیدُ بنُ زُرَیعٍ حَدَّثَنَا سعیدٌ عن قتادةَ حدثنا انسُ بنُ مالکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انَّ فِی الجنه لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِی ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَایَقْطَعُهَا

(۴۸۵) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ سنانٍ حَدَّثَنَا فُلَیحُ بنُ سلیمانَ حَدَّثَنَا هلالُ بنُ علیٍ عن عبدِالرحمٰنِ بن اَبِیْ عمرةَ عن ابی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عنه عن النَّبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فی الجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیرالرَّاکِبُ فِی ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ واقرأُ وا اِن شِئتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَلَقَابُ قوسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْتَغْرُبُ

(۴۸۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بنُ المنذرِ حَدَّثَنَا مُحمدُ بنُ فُلَیحٍ حدثنا ابی عن هلالٍ عن عبدِالرحمٰنِ بن ابی عمرةَ عن اَبی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عن النبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِیْنَ عَلٰی اٰثَارِهِمْ کَاَحْسَنِ کوکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَةً قلوبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَاتَبَاغُضَ بَیْنَهُمْ وَلَاتَحَاسُدَ لِکُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرَی مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِن وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ

حدیث بیان کی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک کپڑا پیش کیا گیا۔ اس کی خوبصورتی اور نزاکت نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر اور افضل ہیں!!

۴۸۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۴۸۴۔ ہم سے روح بن عبدالمومن نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکتا ہے اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔

۴۸۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکے گا۔ اور اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "اور لمبا سایہ" اور کسی شخص کے لئے ایک کمان کے برابر جنت میں جگہ اس پوری کائنات سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۴۸۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے۔ جو جماعت اس کے بعد داخل ہوگی، ان کے چہرے آسمان پر موتی کی طرح چمکنے والے ستاروں میں جو سب سے زیادہ روشن ستارہ ہوتا ہے، اس جیسے ہوں گے سب کے دل ایک جیسے ہوں گے نہ ان میں بغض فساد ہوگا اور نہ حسد۔ ہر جنتی کی دو حورعین بیویاں ہوں گی (ان کے حسن و

جمال کا یہ عالم ہوگا کہ) پنڈلی کی ہڈی اور گوشت کے اندر کا گودا بھی دیکھا جا سکے گا۔

۸۷ ۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ منهالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال
یّ بنُ ثابتٍ اخبرنی قَالَ سمعتُ البراءَ رَضِیَ
عنه عن النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا
ت اِبْرَاهِیمُ قَالَ اِنَّ لَه' مُرْضِعًا فِی الْجَنَّةِ

۴۸۷۔ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں اسے ایک دودھ پلانے والی خاتون کے حوالہ کر دیا جائے گا!

۸۸ ۴) حَدَّثَنَا عبدُالعزیزِ بنُ عبدِاللّٰه قَالَ حَدَّثَنِی
کُ بنُ انسٍ عن صفوانَ بنِ سُلَیْم عن عطاءِ بْنِ
ارِ عن ابی سعیدِ ٭الخُدریِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عن
ی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اهلَ الجنة
اءَ وْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوقِهِمْ کَمَا یَتَرَاء وْنَ
وکَبَ الدُّرِّیَّ الغابرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشرِقِ
لمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَابَیْنَهُمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ
کَ مَنَازِلُ الْاَنبیاءِ لَایَبْلُغُها غَیْرُهُمْ قَالَ بَلٰی
ذی نَفْسِی بِیَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا
رْسَلِیْنَ

۴۸۸۔ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جنت پانے والوں کو ان سے اوپر کے بالا خانوں میں رہنے والے (یعنی دوسرے) ان سے بلند مرتبہ جنتی ایسے نظر آئیں گے جیسے مشرق و مغرب کی جانب، بہت دور، افق پر چمکنے والا کوئی ستارہ تمہیں نظر آتا ہے ان میں ایک طبقہ کو دوسرے پر جو فضیلت حاصل ہوگی اس کی وجہ سے مراتب میں یہ فرق ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں انبیاء کے سوا اور کوئی نہ پا سکے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کے محلات ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہوں گے اور انبیاء کی تصدیق کی ہوگی (اور ایمان اور تصدیق کا پورا پورا حق ادا کیا ہوگا۔

ب ۲۹۳ . صفةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النبیُّ صَلَّی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَینِ دُعِیَ مِنْ بَابِ
نَّةَ فِیْهِ عُبَادَةَ عن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۳۔ جنت کے دروازوں کے اوصاف! اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (اللہ کے راستے میں) ایک جوڑے کا انفاق کیا اسے جنت کے دروازے سے بلایا جائے گا اس حدیث (کے راویوں) میں عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے!!

۸۹ ۴) حَدَّثَنَا سعیدُ بْنُ ابی مَرْیَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابوحازمٍ عن سهلِ بنِ سعدٍ
ی اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبوَابٍ فِیهَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانَ
خُلُه' اِلَّا الصَّائِمون

۴۸۹۔ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے ایک دروازے کا نام 'ریان' ہوگا جس سے داخل ہونے والے صرف روزے دار ہوں گے!!

باب ۲۹۴ . صفةِ النَّار وَاَنَّها مخلوقةٌ غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَينُه' وَيَغسِقُ الْجُرْحُ وَكَانَّ الغَسَّاقَ وَالغَسَيْقَ وَاحِدٌ غِسْلِيْنَ كُلُّ شَيءٍ غَسَلْتَه' فَخَرَجَ مِنْهُ شَيءٌ فَهُوَ غِسلِيْنٌ فِعْلِيْنٌ مِنَ الغَسْلِ مِنَ الجُرْحِ وَالدَّبَرِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبٌ بِالحَبَشِيَّةِ وقال غيره حاصِبًا الرِّيْحُ العَاصِفُ وَالحَاصِبُ مَاتَرمِي بِهِ الرِّيحُ ومنه حَصَبُ جَهَنَّمَ مَايُرمٰى بِهٖ فى جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا ويقال حَصَبَ فِي الْاَرْضِ ذَهَبَ وَالحَصَبُ مُشتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الحِجَارَةِ صَدِيْدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ خَبَتْ طَفِئَتْ تُوْرُوْنَ تَستَخرِجُونَ اَوْرَيْتُ اَوْقَدْتُ لِلْمُقوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالقِيُّ القَفْرُ وقال ابنُ عباس صِرَاطُ الجَحِيْمِ سَوَاءُ الجَحِيْمِ وَوَسَطُ الجَحِيم لَشَوبًا من حَمِيم يخلَطُ طَعَامُهُمْ ويُساط بالحَمِيمِ زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ صَوتٌ شَدِيْدٌ وَصوتٌ ضَعِيفٌ وِردًا عِطَاشًا غَيًا خُسرَانًا وَقَالَ مجاهد يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُبِهِمُ النَّارُونُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ يقال ذُوقُوْابَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وليس هٰذا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ مَارِجٌ خَالِصٌ مِنَ النَّارِ مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَه' اِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مَرِيْجٍ مُلْتَبِسٌ مَرِجَ اَمْرُ النَّاسِ اِخْتَلَطَ مَرَجَ البَحْرَينِ مَرَجْتَ دَابَّتَکَ تَرَکْتَهَا

۲۹۴۔ دوزخ کے اوصاف، اور یہ کہ وہ مخلوق ہے (قرآن مجید میں "غساقا" غسقت عینه (اس وقت) بولتے ہیں (جب آنکھوں سے پانی آنے لگے۔ اور یغسق الجرح (جب زخم سے پیپ بہنے لگے) گویا الغسق اور الغساق ہم معنی ہیں "غسلین" کوئی بھی چیز جب دھوئی جائے گی تو اس سے جو دھون نکلے گا اسے غسلین کہیں گے فعلین کے وزن پر، زخم اور خاص طور سے اونٹ کے زخم کے دھوون کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عکرمہ نے کہا حصب جهنم میں لفظ حصب حبشی زبان میں لکڑی کے معنی میں آتا ہے اور اسی معنی میں پھر عربی میں استعمال ہونے لگا) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ حاصب تیز ہوا کو کہتے ہیں، حاصب اسے بھی کہتے ہیں جسے ہوا اڑا لے جائے اور اسی سے حصب جهنم ہے جو چیزیں بھی جہنم میں ڈالی جائیں گی وہی اس کا حصب ہوں گی بولتے ہیں حصب فی الارض بمعنی ذهب حصب، حصباء الحجارة (کنکری) سے مشتق ہے۔ صدید پیپ اور خون۔ خبت: بجھ گئی، تورون: نکالتے ہو، بولتے ہیں، اوریت: یعنی میں نے روشن کیا۔ للمقوین: یعنی مسافروں کے لئے۔ القی: بمعنی بے آب و گیاہ میدان، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے صراط الجحم کے معنی بیان فرمائے کہ جہنم کا وسط اور درمیانی حصہ۔ لشوبامن حمیم یعنی ان کے کھانوں میں گرم پانی ملا دیا جائے گا زفیر وشهیق: بمعنی تیز آواز اور نرم آواز۔ وردا: یعنی پیاس کی حالت میں، غیا: یعنی خاسر و نامراد۔ مجاہد نے فرمایا کہ یسجرون یعنی انہیں آگ کا ایندھن بنایا جائے گا، ونحاس سے مراد ہے تانبا جوان کے سروں پر (پگھلا کر گرم گرم) بہایا جائے گا بولتے ہیں ذوقوا: بمعنی برتو اور تجربہ کرو یہ لفظ ذوق فم سے ماخوذ نہیں ہے۔ مارج۔ یعنی خالص آگ (محاورہ میں بولتے ہیں) مرج الا میر رعیته جب امیر رعایا کو آزاد چھوڑ دے کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرتے رہیں مریج: بمعنی ملتبس کہتے ہیں۔ مرج امرالناس جب التباس پیدا ہو جائے مرج البحرین اسی محاورہ سے ماخوذ ہے۔ مرجت دابتک جب تم نے اسے چھوڑ دیا ہو!!

(۴۹۰) حَدَّثَنَا ابُوالوليدِ حَدَّثَنَا شعبة عن مهاجرٍ ابِى الحسنِ قال سمعتُ زيدَ بنَ وهبٍ يَقُوْلُ سمعت اَبَاذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يقول كَانَ النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سفر فقال اَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ اَبرِدْ حَتّٰى فَاءَ الفَيْئُ يَعْنِىْ لِلتَّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدُوْا

۴۹۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مہاجر ابوالحسن نے بیان کیا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے، جب (حضرت بلال ؓ ظہر کی اذان دینے اٹھے تو) آپ نے فرمایا کہ وقت ذرا ٹھنڈا ہو لینے

بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيحِ جَهَنَّمَ

دو، پھر دوبارہ (جب وہ اذان کے لئے اٹھے تو پھر) آپ نے انہیں یہی حکم دیا کہ وقت اور ٹھنڈا ہو لینے دو، یہاں تک کہ ٹیلوں کے سائے نیچے اتر جائیں اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ نماز، ٹھنڈے اوقات میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے۔ ❶

(۴۹۱) حَدَّثَنَا محمدُ بنَ يوسفَ حدثنا سفيانُ عن الاعمشِ عن ذكوانَ عن ابى سعيدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَبرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِن فَيحِ جَهَنَّمَ

۴۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۴۹۲) حَدَّثَنَا اَبُواليمانِ اَخبرنَا شعيبٌ عن الزُّهرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِى ابوسلمة بنُ عبدِالرحمٰن انه سَمِعَ اَبَاهُرَيرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ يقول قال رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِشتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِى بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِى الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِى الصَّيفِ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ فِى الْحَرِّ وَاَشَدُّمَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ

۴۹۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے حضور میں شکایت کی اور کہا کہ میرے رب! میرے ہی بعض حصے نے بعض کو کھا لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس جاڑے، میں اور ایک گرمی میں، تم انتہائی، گرمی اور انتہائی سردی جوان موسموں میں محسوس کرتے ہو (یہ اسی جہنم کے سانس لینے کا نتیجہ ہے۔)

(۴۹۳) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ محمدٍ حَدَّثَنَا اَبُوعَامِرٍ حدثنا همامٌ عن ابى جمرةَ الضبعِىِّ قَالَ كُنتُ اُجَالِسُ بنَ عباسٍ بِمَكَّةَ فاخذتْنِى الحُمّٰى فقال ابرِدْهَا عَنْكَ بماءِ زمزمَ فانَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ الحُمّٰى من فَيحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بالماءِ اَوْقَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شك هَمَّامٌ

۴۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے ابوجمرہ ضبعی نے بیان کیا میں، مکہ میں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا، وہاں مجھے بخار آنے لگا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بخار کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرلو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخار، جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے، اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو، یا یہ فرمایا کہ زمزم کے پانی سے" ہمام کو شبہ تھا۔ ❷

(۴۹۴) حَدَّثَنِى عمرُو بنُ عباسٍ حَدَّثَنَا عبدُالرحمٰنِ حدثنا سفيانُ عن ابيه عن عَبَايَةَ بنِ رفاعةَ قال اَخبرنى رافعُ بن خَدِيجٍ قال سمعتُ

۴۹۴۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے بیان کیا انہیں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے نبی کریم

---

❶ اس سے پہلے بھی ہم لکھ آئے ہیں کہ اشیا کے وجود کے لئے ظاہری اسباب کے ساتھ کچھ باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں۔

❷ ابن سینا نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ صفراوی بخار رہا ہوگا، کیونکہ صفراوی بخار میں نہانا طبعی حیثیت سے مفید ہوسکتا ہے، بہرحال موسم اور آب وہوا پر یہ موقوف ہے۔

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقول الحُمّی مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا عَنْكُمْ بِالمَاءِ

ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا تھا کہ بخار جہنم کے جوش مارنے کے اثر
ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

(۴۹۵) حَدَّثَنَا مالکُ بْنُ اسماعیل حدثنا زهیرٌ حدثنا هشامٌ عَنْ عروةَ عن عَائشةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنها عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال الحُمَّی مِن فَیحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْها بالمَاءِ

۴۹۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زہیر
حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخار جہنم
سانس کے اثر سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

(۴۹۶) حدثنا مسدد عن یحییٰ عن عبیداللّٰه قال حدثنی نافعٌ عن ابنِ عمر رضی اللّٰه عنهما عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الحُمَّی من فَیحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدو ها با لماءِ

۴۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان
عبیداللہ نے بیان کیا، انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ
نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بخار جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا
اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

(۴۹۷) حَدَّثَنَا اسماعیلُ بنُ ابی اویسٍ قال حَدَّثنی مالکٌ عن ابی الزنادِ عن الاعرجِ عن ابی هریرةَ رضی اللّٰه عنه ان رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نارُكُم جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً ا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِیْلَ یَارسول اللّٰه ان كَانَتْ لَكَافِیَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتسْعَةٍ وَسِتِّیْنَ جُزْءً ا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

۴۹۷۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ
سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعر
نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما
تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں سترواں حص
ہے (اپنی گرمی اور ہلاکت خیزی میں) کسی نے پوچھا، یا رسول الل
(کفار اور گنہگاروں کے عذاب کے لئے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ
بھی بہت تھی، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کی آگ کے مقا
میں، جہنم کی آگ انہتر گنا بڑھ کر ہے۔ ❶

(۴۹۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بنُ سعیدٍ حدثنا سفیانُ عن عمرٍو سمعَ عطاءً یُخبر عن صفوانَ بنِ یعلیٰ عن ابیه سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقرأُ عَلَی المِنبرِ وَ نَادَوْا یَامَالِكُ

۴۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے عطاء سے سنا انہوں
صفوان بن یعلیٰ کے واسطہ سے خبر دی، انہوں نے اپنے والد کے واس
سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر اس طرح آیت پڑھتے سنا "ونادو
مالک" (اور وہ پکاریں گے "اے مالک!)

(۴۹۹) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفیَانُ عن الاَعْمَشِ عن ابی وَائل قال قیل لاسامةَ لَوْاَتَیْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَه، قَالَ انكم لتَرَوْنَ انی لاُكَلِّمُه، اِلَّا اُسْمِعُكُمْ اِنِّی اكلمه فِی السِّرِّدَوْنَ اَنْ اَفْتَحَ بابًا لاَكُوْنُ اول من فتحه وَلَااَقُوْلُ لِرَجُلٍ اِنْ كَانَ

۴۹۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیا
کی ان سے اعمش نے ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ اسامہ بن ز
رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا اگر فلاں صاحب (عثمان رضی اللہ عنہ)
یہاں جا کر ان سے (مسلمانوں کے باہمی اختلاف ونزاع کو ختم کر
کے لئے) گفتگو کریں (تو شاید بہتر صورت پیدا ہو جائے) انہوں

❶ اس حدیث کی بعض روایتوں میں عدد کی کمی بیشی بھی ہے۔ مقصد صرف انتہائی شدت کو بیان کرنا ہے عام طور سے یہ اعداد عرب کے محاورے میں مبالغہ اور کس
چیز کی انتہائی (زیادتی کو بیان کرنے کے لئے بولے جاتے تھے، مراد ان اعداد میں منحصر نہیں ہوتی تھی۔

عَلَيَّ اَمِيْرًا اَنَّه' خَيْرُ النَّاسِ بعد شيء سمعتُه من رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالوا وما سمعته يقولُ قال سمعتُه يقول يُجَاءُ بالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلقٰى في النَّارِ فَتَنْدَ لِقُ اَقْتَابُه' فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَیْ فُلَانُ مَاشَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَا نَا عَنِ الْمُنكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَااٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَاٰتِيْهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شعبةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

فرمایا غالباً تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اگر میں تم لوگوں کی موجودگی میں ان سے اس معاملے پر کوئی گفتگو نہیں کرتا تو گویا کبھی نہیں کرتا ہوں، حالانکہ میں ان سے (اس مسئلہ پر) تنہائی میں باتیں کیا کرتا ہوں۔ بغیر کسی (فتنے کے) دروازے کو کھولے ہوئے میں یہ ہرگز نہیں پسند کرتا کہ کسی فتنے کے دروازے کو سب سے پہلے کھولنے والا بنوں، اور میں کسی بھی شخص کے متعلق صرف اس لئے کہ وہ میرا حاکم ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ سب سے اچھا آدمی وہی ہے، کیونکہ میں نے ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے آنحضور ﷺ سے جو حدیث سُنی ہے وہ کیا ہے؟ حضرت اسامہ نے فرمایا آنحضور ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا آگ میں اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا۔ جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے (تیزی کے ساتھ) جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آ کر جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! یہ تمہاری کیا درگت بنی! کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں، میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا، برے کاموں سے تمہیں منع بھی کرتا تھا لیکن میں اسے خود کیا کرتا تھا۔ اس حدیث کی روایت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے اور انہوں نے اعمش کے واسطہ سے کی۔

باب ۲۹۵. صِفَةِ اِبْلِيْسَ وجنودِه وقال مجاهد يَقْذِفُوْنَ يَرْمُوْنَ دُحُورًا مَطْرُوْدِيْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ وَقَالَ ابنُ عباسٍ مَدْحُورًا مَطْرُوْدًا وَيُقَالُ مَرِيدًا مُتَمَرِّدًا بَتَّكَه' قَطَعَه' وَاسْتَفزِزْ اِسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الفُرسَانُ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ واحدها رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ لَاَحتَنِكَنَّ لَاَسْتَاْصِلَنَّ قَرِيْنٌ شَيْطَانٌ

۲۹۵۔ ابلیس اور اس کی فوج کے اوصاف، مجاہد نے فرمایا کہ یقذفون کے معنی ہیں، پھینک کر مارا جاتا ہے۔ ''دحوراً'' بمعنی دھتکارے ہوئے۔ واصب، بمعنی دائم۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مدحوراً بمعنی دھتکارا ہوا۔ مرید بمعنی متمردا، استعمال ہوگا، اور بتکہ۔ یعنی چیز کو کاٹ دیا استفزز بمعنی استخف بخیلک یعنی گھوڑے سوار۔ رجل اور رجالہ کا واحد راجل آتا ہے جیسے صاحب اور صحب تاجر اور تجر۔ لا حتنکن۔ بمعنی لا ستاملن قرین۔ یعنی شیطان۔

(۵۰۰) حَدَّثَنَا ابراهيمُ بنُ موسٰى اخبرنا عيسٰى عن هشامٍ عن ابيه عن عائشةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهَا قالت سُحِرَ النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقال الليث كتب اِلَيَّ هشامٌ انه سمعه وَوَعَاهُ عن اَبِيْهِ

۵۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں عیسیٰ نے خبر دی، انہیں ہشام نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پر سحر ہوا تھا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھے ہشام نے لکھا تھا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا تھا اور محفوظ رکھا تھا اور

عن عائشة قالتْ سُحِرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ انَّه' يفعلُ الشَّئ وَمَا يَفْعَلُه' حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَ دَعَا ثُمَّ قَالَ اَشعرْتِ اَنَّ اللّٰهَ افتَانِي فيما فِيْهِ شِفَائِيْ اَتَانِي رَجُلَانِ فَقعَدَ اَحُدُهُمَا عِنْدَرَاسِيْ وَالْاٰخرُ عِنْدَ رِجْلِي فقال اَحَدُهُمَا لِلْاٰخرِ مَاوَجعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّه' قَالَ لَبِيْدُ بنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فقال لِعَائشةَ حِينَ رَجَعَ نَخلُهَا كَاَنَّهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَه' فَقَالَ لَا اَمَّا اَنَا فقد شفانِيَ اللّٰه وَخَشِيْتُ اَنْ يُثِيْرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ البِئرُ

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پر سحر ہو گیا تھا، آپ کے ذہن میں یہ بات ہوتی تھی کہ فلاں کام میں کرسکتا ہوں لیکن آپ اسے کر نہیں پاتے تھے، ایک دن آپ نے بلایا (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اور پھر دوبارہ بلایا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم بھی ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز بتا دی ہے جس میں میری شفاء مقدر ہے، میرے پاس دو حضرات آئے ایک صاحب تو میرے سر کی طرف بیٹھ گئے اور دوسرے پاؤں کی طرف، پھر ایک صاحب نے دوسرے سے کہا انہیں (آنحضور کو) بیماری کیا ہے؟ دوسرے صاحب نے جواب دیا کہ ان پر سحر ہوا ہے انہوں نے پوچھا، سحر ان پر کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، پوچھا کہ وہ سحر (ٹونا) رکھا کس چیز میں ہے؟ کہا کہ کنگھے میں، کتان میں اور کھجور کے خشک خوشے کے غلاف میں۔ پوچھا اور وہ چیزیں ہیں کہاں؟ کہا کہ بیر ذروان میں! پھر نبی کریم ﷺ بیر ذروان تشریف لے گئے، اور واپس آئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا وہاں کے کھجور کے درخت ایسے ہیں جیسے شیطان کی کھوپڑی! میں نے آنحضور ﷺ سے پوچھا، وہ ٹونا آپ نے نکلوایا بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے خود شفا دے دی ہے اور میں نے اسے اس خیال سے نہیں نکلوایا کہ کہیں اس کی وجہ سے لوگوں میں کوئی مفسدہ نہ پھیل جائے اس کے بعد وہ کنواں پاٹ دیا گیا۔

(۵۰۱) حَدَّثَنَا اسماعيلُ بنُ ابى اويسٍ قَالَ حَدَّثَنِي اخي عن سليمانَ بنِ بلالٍ عن يحيى بنِ سعيد بن المسيب عن ابى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه ان رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال يعقِدُ الشَّيطَانُ عَلٰى قافِيَةِ رَاسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَنَامَ ثَلٰث عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فارْقُدْ فَاِن اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَاللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انحَلَّتْ عُقدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَاَصبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّااَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفسِ كَسْلَانَ

۵۰۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انسان جب سویا ہوا ہوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے خوب اچھی طرح! اور کہتا ہے، ابھی بہت رات باقی ہے پڑے سوتے رہو، لیکن اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر شروع کر دیتا ہے تو گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اس کی صبح نشاط اور پاکیزہ مسرت سے بھرپور ہوتی ہے ورنہ بد باطنی اور دل میں ناپاکی لئے ہوئے اٹھتا ہے۔

(۵۰۲) حَدَّثَنَا عثمانُ بن ابى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جرير عن منصور عن ابى وائل عن عبيداللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ

۵۰۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے

عَنهُ قَالَ ذکر عند النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حتى اَصبَحَ قال ذاك رجلٌ بال الشَّيطَانُ فِي اُذُنيهِ اَوْقَالَ فِي اُذُنِهِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھا تو نبی کریم ﷺ نے ایک ایسے شخص کا تذکرہ فرمایا جو رات بھر دن چڑھے تک پڑا سوتا رہا ہو، آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ کان میں۔

(۵۰۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اسماعيلَ حَدَّثَنَا همامُ بنُ منصورٍ عن سالمِ بن ابی الجعدِ عن كُرَيبٍ عن ابن عباسٍ رضى اللّٰهُ عنهما عن النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتَى اَهلَه' وَقَالَ بسمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبنَا الشَّيطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيطَانُ

۵۰۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو کچھ ہمیں دے (اولاد) اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔'' پھر اگر ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(۵۰۴) حَدَّثَنَا محمدٌ اخبرنا عبدةٌ عن هشامِ بنِ عروةَ عن ابيه عن ابنِ عمرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيبَ وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَاغُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَي شَيْطَانٍ اَوِالشَّيْطَانِ لَااَدْرِي اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ هشام

۵۰۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدہ نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب سورج طلوع ہو تو اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو جب تک وہ پوری طرح ظاہر نہ ہو جائے اور جب غروب ہونے لگے تب بھی اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو، جب تک بالکل غروب نہ ہو جائے، اور نماز سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نہ پڑھو، کیونکہ یہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے (شیطان یا الشیطان مجھے یقین نہیں کہ ہشام نے ان دو الفاظ میں سے کون سا لفظ استعمال کیا تھا۔

(۵۰۵) حَدَّثَنَا اَبُومَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عبدُالوارثِ حَدَّثَنَا يونسُ عن حميدِ بن هلالٍ عن ابی صالحٍ عن ابی هريرةَ قال قال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بَيْنَ يدی اَحَدِكُمْ شَیْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمنعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَمنعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيطَانٌ وَقَالَ عثمانُ ابنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عن مُحمدِ بن سيرينَ عن ابی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِي اٰتٍ فَجَعَلَ يحثو من الطَّعامِ فَاَخَذْتُه' فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ الى رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

۵۰۵۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کہ اگر نماز پڑھتے میں کسی شخص کے سامنے سے کوئی گزرے تو اسے گزرنے سے روکنا چاہئے۔ اگر وہ نہ رکے...... تو پھر روکنا چاہئے اور اگر اب بھی نہ رکے تو اسے بشدت روکنے کی کوشش کرنی چاہئے (لیکن نماز کے منافی کوئی عمل نہ کرنا چاہئے) کیونکہ ایسا کرنے والا آدمی شیطان ہے (جو قصداً نمازی کے آگے سے گزرتا ہے اور روکنے سے بھی نہیں رکتا) اور عثمان بن ہیثم نے بیان کیا ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ

وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ فَقَالَ اِذَا اَوَيتَ اِلٰى فِراشِكَ فاقْرَا اٰيَةَ الْكُرسِيِّ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ

عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ فطر کی حفاظت پر مجھے مامور کیا، ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھر بھر کر لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تجھے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا، پھر انہوں نے (تفصیل کے ساتھ) حدیث بیان کی، (آخر الامر) اس چور نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لئے لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آ سکے گا صبح تک، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بات تو اس نے سچی کہی، اگر چہ وہ ہے جھوٹا، وہ شیطان تھا۔

(۵۰۶) حَدَّثَنَا يحيىٰ بنُ بكيرٍ حَدَّثَنَا الليثُ عن عُقَيلٍ عَنِ ابْنِ شهاب قَالَ اخبرني عروةُ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ

۵۰۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی فلاں چیز کس نے پیدا کی اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا، جب اس حد تک پہنچ جائے تو اللہ سے پناہ مانگنی چاہئے اور تصورات کا سلسلہ ختم کر دینا چاہئے۔

(۵۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بكيرٍ حَدَّثَنَا الليثُ قال حَدَّثَنِي عُقَيلٌ عن ابن شهابٍ قَالَ ابن اَبِي اَنسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّيْنَ اَنَّ اَبَاهُ حدَّثه انه سَمِعَ اَبَا هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يقول قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ

۵۰۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے تیمیین کے مولیٰ ابن ابی یونس نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے انہوں نے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے۔

(۵۰۸) حَدَّثَنَا الحميديُ حَدَّثَنَا سفيان حدثنا عمرو قَالَ اخبرني سعيدُ بنُ جُبَيْرٍ قال قلت لابن عباسٍ فقال حَدَّثَنَا ابيُّ بن كعب انه سمعَ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول اِنَّ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنا غَدَاءَنَا قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْاَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنسَانِيْهِ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ

۵۰۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سفر (یوشع بن نون) سے فرمایا کہ ہمارا کھانا لاؤ، اس پر انہوں نے

اَذْکُرَهٗ وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِیْ اَمَرَاللّٰهُ بِهٖ

بتایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے، جب ہم نے چٹان پر پڑاؤ ڈالا تھا، تو میں مچھلی وہیں بھول گیا تھا (اور اپنے ساتھ نہ لا سکا تھا) اور مجھے اسے یاد رکھنے سے صرف شیطان نے غافل رکھا، اور موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکن محسوس نہیں کی جب تک اس حد سے نہ گزر لئے جہاں کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا۔

(۵۰۹) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ مسلمةَ عن مالكٍ عن عبدِاللّٰه بن دينارٍ عن عبدِاللّٰه بن عمرَ رَضِیَ اللّٰهُ عنهما قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا اِنَّ الفِتْنَةَ هٰهُنَا اِنَّ الفِتنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

۵۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ ہاں! فتنہ اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

(۵۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ جعفرٍ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ عبدِاللّٰه الانصاریُّ حَدَّثَنَا ابن جريجٍ قَالَ اخبرني عطاءٌ عن جابرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ اَوْكَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَاَطْفِیْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَائَكَ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا

۵۱۰۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عطا نے خبر دی اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، رات شروع ہوتے ہی اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں جمع کر لیا کرو کیونکہ شیاطین اسی وقت ہجوم کرنا شروع کرتے ہیں پھر جب رات کی کچھ تاریکی پھیل جائے تو انہیں چھوڑ دو (سونے کے لئے) پھر اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو، اللہ کا نام لے کر چراغ بجھا دو، پانی کے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھک دو اور دوسرے برتن بھی اللہ کا نام لے کر ڈھک دو اور اگر ڈھکن نہ ہو) تو عرض میں ہی کوئی چیز رکھ دو۔

(۵۱۱) حَدَّثَنَا محمودُ بن غَيْلان حَدَّثَنَا عبدُالرزاقِ اخبرنا معمرٌ عن الزهریِ عن علیِ بن حسينٍ عن صفيةَ ابنةِ حُيَیٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فاتيته اَزُوْرُه' لَيْلًا فحدثتُه ثم قمتُ فانقلبتُ فقام مَعِیَ لِيَقْلِبَنِیْ وَكَانَ مسكنُها فی دارِاسامةَ بنِ زيدٍ فمر رَجُلَانِ من الانصارِ فلما رَاَيَا النبیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فقال النبیُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علی رِسْلِكُمَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَیٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِیْ مِنَ الانسانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِيْتُ ان يقذِفَ فِی قُلُوبِكُمَا

۵۱۱۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں علی بن حسین نے اور ان سے (ام المومنین) صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لئے (مسجد میں) آئی میں آپ ﷺ سے باتیں کرتی رہی پھر جب واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئی تو آنحضور ﷺ بھی مجھے چھوڑنے کے لئے کھڑے ہوئے ام المومنین کا مسکن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مکان میں تھا اسی وقت دو انصاری صحابہؓ گزرے۔ جب انہوں نے آنحضور ﷺ کو دیکھا تو تیز تیز چلنے لگے آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا ٹھہر جاؤ، یہ صفیہ بنت حی ہیں، ان دونوں صحابہؓ نے عرض کیا سبحان اللہ! یا رسول اللہ (کیا

سُوْءً اَوْقَالَ شَيئًا

ہم بھی آپ ﷺ کے بارے میں کوئی شبہ کر سکتے ہیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے اس لئے مجھے ڈر لگا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی بری بات پیدا نہ ہو جائے یا آپ ﷺ نے (سوء کی بجائے ،شیئاً فرمایا۔)

(۵۱۲) حَدَّثَنَا عبدانُ عن ابی حمزَةَ عن الاعمشِ عن عدی بن ثابتٍ عن سليمانَ بنِ صردٍ قَالَ كُنْتُ جالسًا مع النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يستبَّانِ فاحدُهما اِحْمَرَّ وَجْهُه' وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجه فقال النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنّی لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَايَجدُلو قال اَعُوذُ باللّٰه من الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَايَجِدُ فَقَالُوا له اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِیْ جُنُونٌ

۵۱۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ نے ،ان سے اعمش نے ،ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب ہی) دو آدمی گالم گلوچ کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص کا چہرہ (غصے سے سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر یہ شخص پڑھ لے (ترجمہ) میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی ، شیطان سے ،تو اس کا غصہ جاتا رہے گا لوگوں نے اس پر اس سے کہا کہ نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ تمہیں شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے ،اس نے کہا کیا میں کوئی دیوانہ ہوں!

(۵۱۳) حَدَّثَنَا اٰدمُ حَدَّثَنَا شعبةُ حَدَّثَنَا منصور عن سالم بنِ ابی الْجَعْد عن كُرَيْبٍ عن ابن عباسٍ قَالَ قَالَ النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لو اَنَّ اَحدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَه' قَالَ اللّٰهم جَنِّبْنِی الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنِي فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَم يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عن سَالِمٍ عن كُرَيْبٍ عن ابنِ عَبَّاسٍ مِثْلَه'

۵۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ،ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن ابی الجعد نے ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس جائے اور یہ دعاء پڑھ لے (ترجمہ) ''اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھئے ، اور میری جو اولاد پیدا ہو اسے بھی شیطان سے دور رکھئے پھر اس قربت کے نتیجہ میں اگر کوئی بچہ پیدا ہوگا تو شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ اس پر تسلط قائم کر سکے گا ،شعبہ نے بیان کیا اور ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ،مذکورہ حدیث کی طرح۔

(۵۱۴) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا شبابةُ حَدَّثَنَا شعبةُ عن محمدِ بن زيادٍ عن ابی هريرةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنه عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' صَلّٰى صَلَاةً فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِیْ فَشَدَّ عَلَیَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَیَّ فَاَمْكَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَه'

۵۱۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی ،ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آ گیا تھا اور نماز تڑوانے کی بڑی کوششیں شروع کر دیں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی ،پھر حدیث (تفصیل کے ساتھ) ذکر کی۔

(۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِيَ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْاِنْسَانِ وَقَلْبِهٖ فَيَقُولُ اُذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى لَايَدْرِيْ اَثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَاِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلٰثًا صَلّٰى اَوْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۵۱۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کر بھاگتا ہے، گوز مارتا ہوا❶ لیکن جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو پھر آجاتا ہے پھر جب اقامت ہونے لگتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور جب ختم ہوتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں وساوس ڈالنے لگتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو بھی یاد نہیں رہتا کہ تین رکعت نماز پڑھی تھی یا چار رکعت۔ ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنا چاہیے۔

(۵۱۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعِهٖ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى بن مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ

۵۱۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، شیطان ہر انسان کی پیدائش کے وقت اپنی انگلی سے اس کے پہلو میں کچو کے لگاتا ہے سوا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے، کہ جب وہ کچو کے لگانے گیا تو پردے پر لگا آیا تھا۔

(۵۱۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَقُلْتُ مَنْ هٰهُنَا قَالُوْا اَبُوالدَّرْدَاءِ قَالَ اَفِيكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ شام پہنچا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں (صحابہ میں سے) کن کا قیام رہتا ہے لوگوں نے بتایا کہ ابودرداء کا، ابودرداءؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد علقمہ سے آپ نے دریافت فرمایا، اچھا جنہیں (عمار رضی اللہ عنہ کو) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کیا ہے، وہ آپ میں سے ہی ہیں۔

(۵۱۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَمَّارًا قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ

۵۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے (سابقہ سند کے ساتھ) کہ انہوں نے فرمایا، وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کیا تھا آپ کی مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی، بیان کیا کہ لیث

❶ یہ "ولہ ضراط" کا ترجمہ ہے، شدید گھبراہٹ اور انتہائی پریشان حالی کے بیان کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا تھا اور غالباً حدیث میں بھی اسی مفہوم کے لئے آیا ہے حقیقی معنی پر بھی محمول ہوسکتا ہے لیکن بہرحال مفہوم وہی ہوگا کہ انتہائی پریشان حالی میں بھاگتا ہے کہ پیچھے دیکھنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ یہ تعبیر اسی لئے اختیار کی گئی ہے تاکہ اذان سنتے ہی شیطان پر جو پریشانی اور گھبراہٹ کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اس کی تصویر سامنے آجائے!

اَبِی الْاَسْوَدِ اَخْبَرَہٗ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِکَۃُ تَتَحَدَّثُ فِی الْعَنَانِ وَالْعَنَانُ الْغَمَامُ بِالْاَمْرِ یَکُوْنُ فِی الْاَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّیَاطِیْنُ الْکَلِمَۃَ فَتَقِرُّھَا فِی اُذُنِ الْکَاھِنِ کَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَۃُ فَیَزِیْدُوْنَ مَعَھَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ

نے کہا کہ مجھ سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے ابوالاسود نے، انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ملائکہ، عنان میں آپس میں کسی ایسے معاملے سے گفتگو کرتے ہیں جو زمین میں ہونے والا ہوتا ہے، عنان سے مراد بادل ہے تو شیاطین اس میں سے کوئی ایسا کلمہ سن لیتے ہیں اور وہی کاہنوں کے کان میں اس طرح لاکر ڈالتے ہیں جیسے شیشی میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے اور یہ کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر (لوگوں سے بیان کرتے ہیں)۔

(۵۱۹) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ نِالْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَااسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَالَ ھَاضَحِکَ الشَّیْطَانُ

۵۱۹۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ❶ جمائی شیطان کی طرف سے ہے پس جب کسی کو جمائی آئے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہئے، کیونکہ جب (جمائی لیتے ہوئے) آدمی ''ہا'' کرتا ہے شیطان اس پر ہنستا ہے۔

(۵۲۰) حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ ھِشَامٌ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّاکَانَ یَوْمُ اُحُدٍ ھَزَمَ الْمُشْرِکُوْنَ فَصَاحَ اِبْلِیْسُ اَیْ عِبَادَاللّٰہِ اُخْرَاکُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاھُمْ فَاجْتَلَدَتْ ھِیَ وَاُخْرَاھُمْ فَنَظَرَ حُذَیْفَۃُ فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْہِ الْیَمَانِ فَقَالَ اَیْ عِبَادَاللّٰہِ اَبِیْ اَبِیْ فَوَاللّٰہِ مَااحْتَجَزُوْا حَتّٰی قَتَلُوْہُ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ غَفَرَاللّٰہُ لَکُمْ قَالَ عُرْوَۃُ فَمَا زَالَتْ فِیْ حُذَیْفَۃَ مِنْہُ بَقِیَّۃُ خَیْرٍ حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ

۵۲۰۔ ہم سے زکریا بن یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہشام نے ہمیں اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین کو شکست ہوگئی تو ابلیس نے چلا کر کہا کہ اے اللہ کے بندو! یعنی مسلمانو دشمن تمہارے پیچھے ہے۔ چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے کی طرف پل پڑے اور پیچھے والوں کو انہوں نے مارنا شروع کر دیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ بھی پیچھے تھے انہوں نے بہتیرا کہا کہ اے اللہ کے بندو! یہ میرے والد ہیں یہ میرے والد ہیں! لیکن خدا گواہ ہے کہ لوگوں نے جب تک انہیں قتل نہ کر لیا نہ چھوڑا، بعد میں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا کہ خیر، اللہ تمہیں معاف کرے (کہ یہ فعل صرف غلط فہمی کی وجہ سے ہوگیا ہے) عروہ نے بیان کیا کہ پھر حذیفہ رضی اللہ

❶ جس طرح جمائی کو شیطان کی طرف سے کہا گیا ہے، چھینک کی اسناد دوسری احادیث میں رحمان کی طرف سے کی گئی ہے، وجہ یہ ہے کہ جمائی سستی اور کسل کی علامت ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے اس لئے اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے، کیونکہ خبائث اور برائیوں کی نسبت شیطان کی طرف ہوتی ہے دوسری طرف، اگر کسی بیماری کا نتیجہ نہ ہو تو عام حالات میں چھینک سے طبیعت میں نشاط اور جودت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کی نسبت رحمان کی طرف کی گئی، کیونکہ طیبات اور تمام اچھائیاں اللہ کی طرف منسوب ہیں۔

عنہ اپنے والد کے قاتلوں کے لئے (جو صحابہ ہی تھے) برابر مغفرت کی دعا کرتے رہے، تا آنکہ اللہ سے جا ملے۔

۵۲۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا
الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ
تْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
هُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِلْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ
الَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ
دِكُمْ

۵۲۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک دست درازی ہے جو شیطان تمہاری نماز میں کرتا ہے۔

۵۲۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ
دَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۲۔ ہم سے ابوالمغیرہ نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

۵۲۳) حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ
كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ
هِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا
صَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ
دُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهٗ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ وَلْيَتَعَوَّذْ
لّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَاتَضُرُّهٗ

۵۲۳۔ مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے الاوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحیٰی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے اس لئے اگر کوئی برا اور ڈراؤنا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوکر کے اللہ کی شیطان کے شر سے پناہ مانگے اس وقت شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۵۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
هِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ
شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ
رِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ
ةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ
يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا
دٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

۵۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوبکر کے مولیٰ سمی نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا (ترجمہ) ''نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی، اس روز، دن بھر یہ دعاء شیطان سے اس کی نگہبانی کرتی رہے گی، تا آنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس وقت تک اس سے زیادہ افضل عمل کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا جب تک وہ اس سے بھی زیادہ عمل نہ کر لے۔

۵۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ

۵۲۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن

اَبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخْبَرَه' اَنَّ اَبَاه' سَعْدُ بْنُ وَقَّاصٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَه' نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَه' وَيَسْتَكْثِرْنَه' عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ اَیْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَاتَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَ اَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَالَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَالِكًا فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید نے خبر دی انہیں محمد بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اوران سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اس وقت چند قریشی خواتین (ازواج مطہرات) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے (نفقہ میں) اضافہ کا مطالبہ کر رہی تھیں، خوب آواز بلند کر کر کے لیکن جوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی، ازواج مطہرات جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی (عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو) آنحضور ﷺ مسکرا رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو راضی اور خوش رکھے، یا رسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ان پر تعجب ہوا، ابھی ابھی میرے پاس تھیں لیکن جوں ہی تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، لیکن آپ، یا رسول اللہ! زیادہ اس کے مستحق تھے کہ آپ سے یہ ڈرتیں پھر انہوں نے کہا، اے اپنی جانوں کی دشمن! مجھ سے تو تم ڈرتی ہو لیکن آنحضور ﷺ سے نہیں ڈرتیں (ازواج مطہرات بولیں کہ واقعہ یہی ہے، کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے برخلاف بہت سخت ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تم سے مل جاتا ہے تو اپنا راستہ بدل دیتا ہے۔

(۵۲۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَرَاهُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰی خَيْشُوْمِهٖ

۵۲۶۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن حازم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا چاہئے، کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے سرے پر رہتا ہے۔

باب ۲۹۶. ذِكْرُ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِیْ اِلٰی قَوْلِهٖ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ بخسا

۲۹۶۔ جنوں کا ذکر، ان کا ثواب اور ان پر عقاب!!! اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ''اے معشر جن وانس! کیا انبیاء تمہارے پاس میری نشانیاں بیان کرنے کے لئے نہیں آئے'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''عما یعملون'' تک

نقصًا قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوا بَيْنَه' وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا
قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ اَلْمَلَائِكَةُ بناتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ
بناتُ سَرَاوَاتِ الْجِنّ قَالَ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ
لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ جُنْدٌ مُحْضَرُوْنَ
عِنْدَالْحِسَابِ

(قرآن مجید میں) بخساً۔ بمعنی نقص ہے مجاہد نے (قرآن کی آیت) "وجعلوا بینه وبین الجنة نسباً" کے متعلق فرمایا کہ کفار قریش کہا کرتے تھے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ان کی مائیں ہیں (اس کی تردید میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "فرشتوں کو خوب معلوم ہے کہ یہ کفار حاضر کئے جائیں گے" یعنی حساب کے لئے (اللہ کے حضور) حاضر ہوں گے جند محضرون سے مراد بھی حساب کے وقت حاضر ہونا ہے۔

(٥٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ
الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه' اَخْبَرَه' اَنَّ اَبَاسَعِيْدِ
الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَه' اِنِّيْ اَرَاکَ تُحِبُّ
الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِکَ وَبَادِيَتِکَ
فَاَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّه'
لَايَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا
شَيْءٌ اِلَّاشَهِدَ لَه' يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ سَمِعْتُه'
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری نے اور انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کے ساتھ جنگل و بیابان کی زندگی کو پسند کرتے ہو اس لئے جب کبھی اپنی بکریوں کے ساتھ تم کسی بیابان میں موجود ہو اور (وقت ہونے پر) نماز کے لئے اذان دو تو، اذان دیتے ہوئے اپنی آواز خوب بلند کیا کرو، کیونکہ مؤذن کی آواز اذان کو جہاں تک بھی کوئی انسان یا جن یا کوئی چیز بھی سنے گی تو قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دے گی، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

باب٢٩٦. وَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَاِذْ صَرَفْنَا
اِلَيْکَ نَفَرًا مِنَ الْجِنّ اِلٰى قَوْلِهِ اُولٰئِکَ فِيْ ضَلَالٍ
مُبِيْنٍ مَصْرِفًا مَعْدِلًا صَرَفْنَا اَیْ وَجَّهْنَا

۲۹۶۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کی جماعت کا رخ کر دیا" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اولئک فی ضلال مبین" تک مصرف بمعنی لوٹنے کی جگہ صرفنا یعنی ہم نے رخ کر دیا۔

باب٢٩٧. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ
الْحَيَّاتُ اَجْنَاسٌ اَلْجَانُّ وَالْاَفَاعِيْ وَالْاَسَاوِدُ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا فِيْ مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ يُقَالُ صَافَّاتٍ بُسُطٌ
اَجْنِحَتَهُنَّ يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ

۲۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور پھیلا دیئے ہم نے زمین پر ہر طرح کے جانور" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں لفظ) ثعبان نر سانپ کے لئے آتا ہے سانپوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں، جان، افعی اور اسود (وغیرہ) (آیت میں) "آخذ بنا صیتھا" سے مراد اس کے زیر فرمان اور زیر حکم ہونا ہے صافات بمعنی اپنے بازوؤں کو پھیلائے ہوئے یقبضن بمعنی اپنے بازوؤں کو پھڑ پھڑاتے ہوئے۔

(٥٢٨) حَدَّثَنَا عبداللّٰه ابن محمد حَدَّثَنَا هشام
بن يوسف حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّه' سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اُقْتُلُوا

۵۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما

الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَاالطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً لِاَقْتُلَهَا فَنَادَانِيْ اَبُوْلُبَابَةَ لَاتَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ اِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَاٰنِيْ اَبُو لُبَابَةَ اَوْزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُوْنُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَاِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَاٰنِيْ اَبُوْلُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ

رہے تھے کہ سانپوں کو مار ڈالا کرو (خصوصاً) ان کو جن کے سروں پر دو نقطے ہوتے ہیں۔ اور دم بریدہ سانپ کو بھی، کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی روشنی تک کو زائل کر دیتے ہیں (اگر آدمی کی نظر ان پر پڑ جائے) اور حمل تک گرا دیتے ہیں (اگر کوئی عورت انہیں دیکھ لے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا کہ مجھ سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ اسے نہ ماریئے میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا تھا لیکن انہوں نے بتایا کہ بعد میں پھر آنحضور ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا، ❶ ایسے سانپ عوامر کہلاتے ہیں اور عبدالرزاق نے معمر کے واسطہ سے بیان کیا (اور ان سے زہری نے) کہ پھر مجھے ابولبابہ رضی اللہ عنہ یا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا (شبہ کے ساتھ) معمر کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی، صالح، ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے بتایا۔

باب ۲۹۸. خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

۲۹۸۔ مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹی پر لے کر چلا جائے گا۔

(۵۲۹) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ

۵۲۹۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک زمانہ آئے گا جب مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ اس کی وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر اور وادیوں میں لے کر چلا جائے گا تاکہ اس طرح اپنے دین وایمان کو فتنوں سے بچالے۔

(۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

۵۳۰۔ ہم سے محمد عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے

---

❶ حدیث کے ظاہری الفاظ سے تعمیم مفہوم ہوتی ہے، لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ممانعت خاص مدینہ منورہ کے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے آئی ہے۔ بعض حضرات نے شہروں کے مکانات میں رہنے والے سانپ کو مارنے کی حد تک ممانعت کی تعلیم کی ہے۔ بہر حال ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ عموماً گھروں کے سانپ جنات ہوتے ہیں جو کبھی کبھی سانپ کی صورت میں متشکل ہو جاتے ہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں منقول ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ ان گھروں میں رہنے والے سانپ عوامر ہوتے ہیں۔ اس لئے جب تم انہیں دیکھو تو تین (مرتبہ یا دن) انہیں متنبہ کرو، اگر اس کے بعد بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں مار ڈالو۔

عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَاسُ الْكُفْرِ نَحْوَالْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ
اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ
وَالسَّكِیْنَةُ فِی اَهْلِ الْغَنَمِ

خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفر کی بنیاد مشرق میں ہے اور فخر اور تکبر گھوڑے والوں، اونٹ والوں، اور کسانوں میں ہوتا ہے جو (عموماً) گاؤں کے رہنے والے ہوتے ہیں لیکن بکری والوں میں سکینت ہوتی ہے۔

(۵۳۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ
قَالَ حَدَّثَنِی قَیْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِیْ مَسْعُوْدٍ
قَالَ اَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ
نَحْوَ الْیَمَنِ فَقَالَ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ هٰهُنَا اَلَا اِنَّ الْقَسْوَةَ
وَغَلَظَ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ
الْاِبِلِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ فِی رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ

۵۳۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے عقبہ بن عمرو ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے، یمن میں وہاں، اور قساوت اور سخت دلی اس طرف ہے جدھر سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع ہوتے ہیں (سورج کے طلوع کے وقت، مشرق کی طرف سے) قبیلہ ربیعہ، اور مضر کے کسانوں میں، ان کے اونٹوں کی دم کے پیچھے۔

(۵۳۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ
رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ
صِیَاحَ الدِّیْكَةِ فَسَئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ
مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّیْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا

۵۳۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب مرغ کو بانگ دیتے سنا کرو (سحر کے وقت) تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کے لئے دعاء کیا کرو، کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر (بانگ دیتا ہے) اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کہ وہ شیطان کو دیکھ کر (آواز دیتا ہے۔)

(۵۳۳) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا بْنَ عَبْدِاللّٰهِ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَكُفُّوْا
صِبْیَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ
سَاعَةٌ مِنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ
وَاذْكُرُاسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَایَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا
قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ
عَبْدِاللّٰهِ نَحْوَمَا اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ وَلَمْ یَذْكُرْ اذْكُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ

۵۳۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں روح نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب رات کی تاریکی محیط ہونے لگے یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ) جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس بلا لیا کرو، کیونکہ شیاطین...... اسی وقت پھیلتے ہیں پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو (سونے، کھانے وغیرہ کے لئے) اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا ذکر کرو، کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھول سکتا، بیان کیا اور مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بعینہ اسی طرح حدیث سنی تھی جس طرح مجھے عطاء نے خبر دی تھی البتہ انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ ''اللہ کا ذکر کرو۔''

(۵۳۴) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ لَايُدْرٰى مَافَعَلَتْ وَاِنِّىْ لَااُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهٗ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِىْ مِرَارًا فَقُلْتُ اَفَاَقْرَاُ التَّوْرَاةَ

۵۳۴۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل کا ایک طبقہ (مسخ ہونے کے بعد) ناپید ہوگیا کچھ معلوم نہیں ان کا کیا ہوا، میرا تو خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر دیا گیا تھا چوہوں کے سامنے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے، لیکن اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں، پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے) پوچھا کیا واقعی آپ نے آنحضور ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ کئی مرتبہ انہوں نے یہ سوال کیا میں اس پر بولا، کیا کوئی میں نے تورات پڑھی ہے (کہ اس میں سے دیکھ کر بیان کردوں گا۔)

(۵۳۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ

۵۳۵۔ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے بیان کیا ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ موذی (فویسق) ہے لیکن میں نے آپ سے اسے مارڈالنے کا حکم نہیں سنا تھا اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بتاتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے اسے مارڈالنے کا حکم دیا تھا۔

(۵۳۶) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ

۵۳۶۔ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی ان سے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن المسیب نے اور انہیں ام شریک رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مارڈالنے کا حکم دیا تھا۔

(۵۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْا ذَاالطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيْبُ الْحَبَلَ

۵۳۔ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس سانپ کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں اسے (اگر وہ کہیں مل جائے تو) مارڈالا کرو، کیونکہ وہ اندھا بنادیتے ہیں اور حمل کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔

(۵۳۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَقَالَ اِنَّهٗ يُصِيْبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَمْلَ

۵۳۷۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دم بریدہ سانپ کو مارڈالنے کا حکم دیا...... تھا اور فرمایا تھا کہ بینائی کو نقصان پہنچاتا

ہے اور حمل کو ساقط کر دیتا ہے۔

(۵۳۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْ یُوْنُس الْقُشَیْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ ثُمَّ نَھٰی قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ھَدَمَ حَائِطًا لَه' فَوَجَدَ فِیْهِ سِلْخَ حَیَّةٍ فَقَالَ اُنْظُرُوْا اَیْنَ ھُوَ فَنَظَرُوْا فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ فَکُنْتُ اَقْتُلُھَا لِذٰلِکَ فَلَقِیْتُ اَبَا لُبَابَةَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقْتُلُوا الْجِنَانَ اِلَّا کُلَّ اَبْتَرَذِیْ طُفْیَتَیْنِ فَاِنَّه' یُسْقِطُ الْوَلَدَ وَیُذْھِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْهُ

۵۳۹۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی ان سے ابو یونس قشیری نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے لیکن بعد میں انہیں مارنے سے منع کرنے لگے تھے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک دیوار گروائی تو اس میں سے ایک سانپ کی کینچلی نکلی، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب تلاش کرو، سانپ کہاں ہے، صحابہؓ نے تلاش کیا (اور وہ مل گیا) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو، میں بھی اسی وجہ سے سانپوں کو مار ڈالا کرتا تھا، پھر میری ملاقات ایک دن ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا، سانپوں کو نہ مارا کرو، سوا دم بریدہ سانپ کے جس کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں کہ یہ حمل کو ساقط کر دیتا ہے اور آدمی کو اندھا بنا دیتا ہے اس لئے اس سانپ کو مار ڈالا کرو۔

(۵۴۰) حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّه' کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ فَحَدَّثَه' اَبُوْ لُبَابَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ قَتْلِ جِنَانِ الْبُیُوْتِ فَاَمْسَکَ عَنْھَا

۵۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انہیں موقعہ مل جاتا) پھر ان سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے منع کیا تھا اس لئے انہیں نہ مارا کیجئے۔

باب ۲۹۹. اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَفِی الْاُخْرٰی شِفَاءً. وَخَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ

۲۹۹۔ اگر کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو لینا چاہئے، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری (کے جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے پر میں (ان جراثیم سے پیدا ہونے والی بیماری کی) شفاء ہوتی ہے اور پانچ جانور موذی ہیں، انہیں حرم میں مارا جا سکتا ہے۔

(۵۴۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَیَّا وَالْغُرَابُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ

۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پانچ جانور موذی ہیں، انہیں حرم میں مارا جا سکتا ہے۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور کاٹ لینے والا کتا۔

(۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن دینار نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی شخص حالت

قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالفَارَةُ والكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ

احرام میں بھی مار ڈالے تو اس کے لئے کوئی مضائقہ نہیں، بچھو، چوہا، کاٹ لینے والا کتا، کوا، اور چیل۔

(۵۴۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَه' قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَالْعِشَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَاَطْفِئُوْا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَالرُّقَادِ فَاِنَّ الفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيْبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَاِنَّ لِلشَّيَاطِيْنِ

۵۴۳۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے کثیر نے ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا برتنوں کو ڈھک لیا کرو، مشکیزوں (کے منہ) کو باندھ لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور اپنے بچوں کو اپنے پاس جمع کر لیا کرو، شام ہوتے ہی کیونکہ شیطان اسی وقت (روئے زمین پر) پھیلتے ہیں اور دست درازی کرتے ہیں۔ اور سوتے وقت چراغ بجھا لیا کرو، کیونکہ موذی (چوہا) بعض اوقات جلتی بتی کو کھینچ لاتا ہے اور اس طرح گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔ ابن جریج اور حبیب نے عطاء کے واسطہ سے بیان کیا کہ ''بعض اوقات شیطان'' (بجائے لفظ فوسیق بمعنی موذی کے۔)

(۵۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ اِذْخَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَه' قَالَ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً وَتَابَعَه' اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

۵۴۴۔ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی، انہیں اسرائیل نے، انہیں منصور نے انہیں ابراہیم نے، انہیں علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مقام منی میں) ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غار میں قیام کئے ہوئے تھے کہ آیت "والمرسلات عرفاً" نازل ہوئی۔ ابھی ہم آنحضور ﷺ کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے کہ ایک سانپ ایک سوراخ سے نکلا ہم اسے مارنے کے لئے آگے بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا اور اپنے سوراخ میں داخل ہو گیا، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، تمہارے ضرر سے وہ اسی طرح محفوظ رہا، جیسے تم اس کے ضرر سے محفوظ رہے اور اسرائیل سے روایت ہے ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بیان کیا، کہا کہ ہم آنحضور ﷺ کی زبان سے آیت تازہ بتازہ سیکھ رہے تھے اور اسکی متابعت ابوعوانہ نے مغیرہ کے واسطہ سے کی اور حفص، ابومعاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔

(۵۴۵) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۵۴۵۔ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی انہیں عبدالاعلیٰ نے خبر دی ان سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان

رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ النَّارَ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ ن الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا، ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی، اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ تو اسے کھانے کے لئے دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ کیڑے مکوڑے کھا کر (اپنی جان بچالے) کہا اور ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، اسی طرح۔

(۵۴۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِبَیْتِهَا فَاُحْرِقَ بِالنَّارِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً

۵۴۶۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گروہ انبیاء میں سے ایک نبی ایک درخت کے سائے میں ٹھہرے۔ وہاں انہیں کسی چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اس کے چھتے کو درخت کے نیچے سے نکالنے کا حکم دیا، وہ نکالا گیا، پھر انہوں نے اس کے گھر کو جلا دینے کا حکم دیا اور وہ آگ سے جلا دیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ آپ نے ایک ہی چیونٹی پر اکتفا کیوں نہیں کیا (جس نے کاٹا تھا، سزا صرف اسے ہی ملنی چاہئے تھی۔

بابٌ ۳۰۰. اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْمِسْهُ فَاِنَّ فِیْ اِحْدٰی جَنَاحَیْهِ دَاءً وَفِی الْاُخْرٰی شِفَاءً

۳۰۰۔ جب مکھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے تو اسے ڈبو لینا چاہئے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری (کے جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے میں اس کی شفاء ہوتی ہے۔

(۵۴۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ حُنَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْمِسْهُ ثُمَّ لِیَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِیْ اِحْدٰی جَنَاحَیْهِ دَاءً وَّالْاُخْرٰی شِفَاءً

۵۴۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عتبہ بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبید بن حنین نے خبر دی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب مکھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے تو اسے ڈبو لینا چاہئے اور پھر نکال کر پھینک دینا چاہئے، کیونکہ اس کے ایک پر میں (بیماری کے جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے میں اس کی شفا ہوتی ہے۔

(۵۴۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِاِمْرَاَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَكِیٍّ یَلْهَثُ قَالَ كَادَ یَقْتُلُهٗ

۵۴۸۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق ازرق نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے حسن اور ابن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک فاحشہ عورت کی اس وجہ سے مغفرت ہوگئی تھی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گزر رہی تھی جو ایک کنویں کے قریب کھڑا ہانپ رہا تھا ایسا

العَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِکَ

معلوم ہوتا تھا کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے ابھی مرجائے گا اس عورت نے اپنا جوتا نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر اس کے لئے پانی نکالا او کتے کو پانی پلا کر اس کی جان بچائی) تو اس کی مغفرت اسی (عمل) کی وج سے ہوگئی تھی!

(۵۴۹) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِیِّ کَمَا اَنَّکَ هٰهُنَا اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَاصُوْرَةٌ

۵۴۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے اسی طرح (سن کر) یہ حدیث یاد کی تھی، جیسے تم یہاں موجود ہو (انہوں نے بیان کیا کہ) مجھے عبیداللہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس نے اور انہیں ابوطلحہ رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، فرشتے ان گھروں میں نہیں داخل ہوتے جن میں کت یا تصویر ہو۔

(۵۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ

۵۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ [1]

(۵۵۱) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِی اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا یَنْقُصُ من عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْکَلْبَ مَاشِیَةٍ

۵۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص کتا پالتا ہے، اس کے عمل نیک سے روزانہ ایک قیراط کم کردیا جاتا ہے (ثواب کا) کھیت کے لئے یا مویشی کے لئے جو کتے پالے جائیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ خُصَیْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ سَمِعَ سُفْیَانَ بْنَ اَبِیْ زُهَیْرِ الشَّنُوْئِیَّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَایُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَاضَرْعًا نَقَصَ من عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ

۵۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھے سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ بیان فرمارہے تھے کہ جس نے کوئی کتا پالا، نہ تو پالنے والے کا مقصد کھیت کی حفاظت تھی اور نہ مویشیوں کی، تو روزانہ اس کے عمل خیر میں سے ایک قیراط (ثواب) کی کمی ہوجایا کرے گی سائب نے پوچھا، کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی

---

[1] آنحضور ﷺ نے شکار کے لئے یا گھر بار کی رکھوالی کے لئے کتے پالنے کی اجازت دی تھی، محدثینؒ نے لکھا ہے کہ پاگل یا جو کتے انسانوں کے دشمن ہوں اور کاٹنے کے لئے دوڑتے ہوں انہیں آپ ﷺ نے مارنے کا حکم دیا تھا، آپ ﷺ کی مراد تمام کتوں سے نہیں تھی اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی نظر میں کتا ایک بد ترین مخلوق ہے اور صرف مجبوریوں کی صورت میں ہی اسے برداشت کیا گیا ہے اس لئے حتی الامکان اسے دور رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ

انہوں نے فرمایا ہاں، اس قبلہ کے رب کی قسم، (میں نے خود سنا تھا۔)

كِتَابُ الْاَنْبِيَاءِ صَلوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

ذکر انبیاء علیہم السّلام

باب ۳۰۱. خَلْقِ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهٖ صَلْصَالٌ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّالْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَالْاِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ يَعْنِيْ كَبَبْتُهٗ فَمَرَّتْ بِهٖ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَاَتَمَّتْهُ اَنْ لَا تَسْجُدَ اَنْ تَسْجُدَ

۳۰۱۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش (قرآن مجید میں لفظ) صلصال کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں ریت ملایا گیا ہو، اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے پکی ہوئی مٹی بجتی ہے منتن بولتے ہیں اور اس سے صل مراد لیتے ہیں (اور اس کا مضاعف صلصل ہے، اس کے ہم معنی) کہتے ہیں۔ صر الباب اور صرصر (مضاعف کر کے) دروازہ بند کرتے وقت کی آواز کے لئے، جیسے کبکبتہ، کببتہ کے معنی میں ہے (تضعیف اور بغیر تضعیف کے۔) (قرآن مجید میں) مرت بہ کے معنی یہ ہیں کہ (حوا علیہا السلام، ایام حمل گزارتی رہیں یہاں تک کہ دن پورے کر لئے۔ ان لاتسجد معنی میں ان تسجد کے ہیں۔

باب ۳۰۲. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ اِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ فِيْ كَبَدٍ فِيْ شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِيَا شًا الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهٗ الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَاظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ مَاتُمْنُوْنَ النُّطْفَةُ فِيْ اَرْحَامِ النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ النُّطْفَةُ فِي الْاِحْلِيْلِ كُلَّ شَيْئٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ فِيْ اَحْسَنِ خَلْقٍ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ خُسْرٍ ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنٰى اِلَّامَنْ اٰمَنَ لَازِبٍ لَازِمٌ نُنْشِئَكُمْ فِيْ اَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ نُعَظِّمُكَ وَقَالَ اَبُوالْعَالِيَةِ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهٗ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاَزَلَّهُمَا فَاسْتَزَلَّهُمَا وَيَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ اٰسِنٌ مُتَغَيِّرٌ وَالْمَسْنُوْنُ الْمُتَغَيِّرُ حَمَاٍ جَمْعُ حَمْاَةٍ وَهُوَ الطِّيْنُ الْمُتَغَيِّرُ

۳۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) ''لما علیها حافظ'' الا علیها حافظ کے معنی میں ہے (قبیلہ ہذیل کی زبان کے مطابق) فی کبد. بمعنی فی شدۃ خلق. وریاشاً (حسن کی قرأت کے مطابق) قرأت متواترہ وریشاً ہے، حسن کی قرأت کے مطابق۔ بمعنی مال۔ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ ریاش اور ریش ہم معنی ہیں لباس کا جو حصہ اوپر ہو اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ماتمنون یعنی نطفہ جو عورت کے رحم میں (جاتا ہے) مجاہد نے ''انه علیٰ رجعه لقادر'' کے متعلق فرمایا (مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ) نطفہ کو پھر دوبارہ احلیل ذکر میں (لوٹا دے) جتنی چیزیں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں انہیں جوڑا کر کے پیدا کیا، آسمان کا بھی جوڑا بنایا (زمین کو) یکتا ذات صرف اللہ کی ہے فی احسن تقویم بمعنی سب سے عمدہ پیدائش میں (اللہ تعالیٰ انسان کو) عمر کے سب سے ناقص حصے (پیروی ضعیفی) میں پہنچا دیتے ہیں (کہ کوئی کام نہیں کر سکتا اور حسنات کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے) سوا ان

يَخْصِفَانِ اَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَه' اِلٰى بَعْضٍ سَوْآتُهُمَا كِنَايَةٌ عن فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الحِيْنُ عِنْدَالعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰى مَالَايُحْصَى عَدَدُه قَبِيْلُه' جِيْلُهُ الَّذِىْ هُوَ مِنْهُمْ

کے جو ایمان لائے (اور آخر تک اعمال خیر کرتے رہے) خسر بمعنی گمراہی اور بے راہی) پھر "الا من امن" سے استثناء کیا (یعنی مومن اس سے مستثنیٰ ہیں) لازب بمعنی لازم منشکم یعنی جس صورت وہیئت میں بھی ہم چاہیں گے۔ "نسبح بحمدک" یعنی ہم تیری تعظیم وتنزیہ کرتے ہیں، ابوالعالیہ نے کہا ہے کہ آیت فتلقی ادم من ربہ کلمات سے مراد کلمات دعائیہ یہ ہیں "ربنا ظلمنا انفسنا" الخ' فازلھما یعنی انہیں لغزش اور غلطی پر اکسایا یتسنہ بمعنی یتغیر، آسن بمعنی متغیر، مسنون بمعنی متغیر، حماء، حماۃ کی جمع ہے ایسی مٹی کو کہتے ہیں جس کا رنگ (امتداد زمانہ سے) بدل گیا ہو۔ یخصفان یعنی ملانے لگے، من ورق الجنۃ مطلب یہ ہے کہ پتوں کو ملا کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑنے لگے تھے (تاکہ ستر پوشی کر سکیں) سوآتھما: شرم گاہ سے کنایہ ہے' متاع الیٰ حین: سے اس موقع پر مراد قیامت تک کا وقت ہے لفظ "حین" عربی محاورہ میں تھوڑی دیر سے لے کر زمانہ کے غیر متناہی سلسلے تک کے لئے بولا جاتا ہے، قبیلہ: یعنی وہ طبقہ جس سے اس کا تعلق ہے!!

(۵۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُه' سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَايُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّه' تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ ادَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حتى الْاٰنَ

۵۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ بنائی پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان ملائکہ کو سلام کرو، دیکھو، کن الفاظ سے وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام و جواب ہوگا، آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا السلام علیکم ملائکہ نے جواب دیا، السلام علیک ورحمۃ اللہ، گویا انہوں نے "ورحمۃ اللہ" کا اضافہ کیا۔ پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی شکل وصورت میں داخل ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں میں (حسن و جمال اور طول وعرض کی) کمی ہوتی رہی، تاآنکہ نوبت اس دور تک پہنچی۔

(۵۵۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِىْ

۵۵۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سب سے پہلا جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں ایسی ہوں گی جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان

السَّمَاءِ اِضَاءَ ةً لَایَبُولُوْنَ وَلَایَتَغَوَّطُوْنَ وَلَایَتْفِلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْکُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ الْاَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّیْبِ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِیْنُ عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰی صُوْرَةِ اَبِیْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَاءِ

کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ قضائے حاجت کی، نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک سے الائش نکالیں گے ان کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور پسینہ مشک کی طرح، ان کی انگیٹھیوں میں الوہ یعنی انجوج پڑا ہوا ہوگا، یہ نہایت پاکیزہ عود ہے ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کی صورتیں ایک ہوں گی، یعنی اپنے والد آدم علیہ السلام کی صورت پر، ساٹھ گز لمبی، آسمان سے باتیں کرتی ہوئیں۔

(۵۵۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَایَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَی الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَارَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِکَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ یُشْبِهُ الْوَلَدُ

۵۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے، ان سے (ام المؤمنین) ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! (قرآن مجید میں ہے کہ) اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، تو کیا اگر عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل واجب ہو جاتا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، بشرطیکہ پانی دیکھ لے! ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر ہنسی آ گئی اور فرمانے لگیں اچھا، عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا (اگر ایسا نہیں ہے) تو پھر بچے میں (ماں کی) شباہت کہاں سے آتی ہے۔

(۵۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ سَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُکَ عَنْ ثَلَاثٍ یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ مَااَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ عَامٍ یَاکُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ اَیِّ شَیْءٍ یُنْزَعُ الْوَلَدُ ی اَبِیْهِ وَمِنْ اَیِّ شَیْءٍ یُنْزَعُ اِلٰی اَخْوَالِهٖ فَقَالَ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِیْ بِهِنَّ اٰنِفًا بْرِیْلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ذَاکَ عَدُوُّالْیَهُوْدِ مِنَ مَلَائِکَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ لْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاکُلُهٗ اَهْلُ لْجَنَّةِ فَزِیَادَةُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاَمَّا الشَّبَهُ فِی الْوَلَدِ فَاِنَّ لرَّجُلَ اِذَا غَشِیَ الْمَرْاَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهٗ کَانَ الشَّبَهُ

۵۵۶۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے خبر دی، انہیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو (جو تورات اور شریعت موسوی کے نہایت اونچے درجے کے عالم تھے) جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کی اطلاع ملی تو وہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں آپ ﷺ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، قیامت کی سب سے پہلی علامت؟ وہ کونسا کھانا ہے جو سب سے پہلے اہل جنت کو کھانے کے لئے دیا جائے گا؟ اور کس چیز کی وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے آ کر اس کی اطلاع دی ہے اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے کہ ملائکہ میں یہی تو یہودیوں کے دشمن ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ کی صورت میں ظہور پذیر ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی

لَه، وَاِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَه، لَهَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ اِنْ عَلِمُوْا بِاِسْلَامِيْ قَبْلَ اَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَاءَ تِ الْيَهُوْدُ وَدَخَلَ عَبْدُاللّٰهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا اَعْلَمُنَا وَابْنُ اَعْلَمِنَا وَاَخْبَرُنَا وَابْنُ اَخْبَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ

ضیافت کے لئے پیش کیا جائے گا۔ وہ مچھلی کی کلیجی کا ایک منفرد ٹکڑا ہوگا (جو سب سے زیادہ لذیذ اور پاکیزہ ہوتا ہے) اور بچے کی شباہت کا جہاں تک تعلق ہے، تو جب مرد، عورت کے قریب جاتا ہے اس وقت اگر مرد کی منی سبقت کر جاتی ہے تو بچہ اس کی شکل وصورت پر ہوتا ہے لیکن اگر عورت کی منی سبقت کر جاتی ہے تو پھر بچہ عورت کی شکل وصورت پر ہوتا ہے (یہ سن کر) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں'' پھر عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) یہود حیرت انگیز حد تک جھوٹی قوم ہے اگر آپ کے دریافت کرنے سے پہلے میرے اسلام کے متعلق انہیں علم ہوگیا تو آپ کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی تہمتیں دھرنی شروع کر دیں گے (اس لئے ابھی انہیں میرے اسلام کے متعلق کچھ نہ بتائیے) چنانچہ کچھ یہودی آئے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے اندر بیٹھ گئے آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا تم لوگوں میں عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ سارے یہودی کہنے لگے، ہم میں سب سے بڑے عالم اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے صاحبزادے! ہم میں سب سے زیادہ بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے صاحبزادے! آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں پھر تمہارا کیا طرز عمل ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے اتنے میں عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور کہا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ سب ان کے متعلق کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بدترین اور سب سے بدترین کا بیٹا! وہیں ساری حقیقت کھل گئی۔

(۵۵۷) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَه، يَعْنِيْ لَوْلَا بَنُوْاِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَاحَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا

۵۵۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے (عبدالرزاق کی) روایت کی طرح، یعنی اگر قوم بنی اسرائیل نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑا کرتا اور اگر حوا علیہا السلام نہ ہوتیں تو عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کیا کرتی۔ [1]

(۵۵۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُوْسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَا

۵۵۸۔ ہم سے ابو کریب اور موسیٰ بن حزام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم

---

[1] بنی اسرائیل کو من سلویٰ انعام الٰہی کے طور پر ملتا تھا اور انہیں اس کے جمع کر کے رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی لیکن وہ نہ مانے اور انہوں نے جمع کرنا شروع کر دیا، سزا کے طور پر سلویٰ کا گوشت سڑا دیا گیا اسی طرف حدیث میں اشارہ ہے لیکن اسی طرح سب سے پہلے حضرت حوا علیہا السلام نے شیطان کی سازش کے نتیجہ میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے درخت کے کھانے کی ترغیب دی تھی، یہی عادت ان کی اولاد میں بھی منتقل ہوگئی۔ خیانت سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْئٍ فِى الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ

سے حسین بن علی نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے، ان سے میسرہ اشجعی نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عورتوں کے معاملے میں میری وصیت کا ہمیشہ خیال رکھنا، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے پسلی میں بھی سب سے ٹیڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو انجام کار تو ڑ کے رہے گا اور اگر (اس کی اصلاح و استقامت کی طرف سے بے توجہی برتے گا) اور اسے یونہی چھوڑ دے گا تو پھر وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی، پس عورتوں کے بارے میں میری وصیتوں پر ہمیشہ عامل رہنا (کہ ان کے ساتھ معاملے میں میانہ روی اور سوجھ بوجھ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔)

(۵۵۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِى بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ

۵۵۹۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے حدیث بیان فرمائی اور آپ صادق المصدوق تھے کہ انسان کی خلقت اس کے ماں کے پیٹ میں پہلے چالیس دن تک پوری کی جاتی ہے پھر وہ اتنے ہی دنوں تک علقہ و غلیظ اور جامد خون کی صورت میں باقی رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں کے لئے مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر (چوتھے مرحلہ پر) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے پس وہ فرشتہ اس کے عمل۔ اس کی مدت حیات، روزی، اور یہ کہ سعید ہے یا شقی کو لکھ لیتا ہے اس کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے چنانچہ انسان (زندگی بھر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آجاتی ہے اور وہ جنتیوں جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے اسی طرح ایک شخص جنتیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے اعمال شروع کر دیتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔

(۵۶۰) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ

۵۶۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس

مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَکَّلَ فِی الرَّحِمِ مَلَکًا فَیَقُوْلُ یَارَبِّ نُطْفَةٌ یَارَبِّ عَلَقَةٌ یَارَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَخْلُقَهَا قَالَ یَارَبِّ اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی یَارَبِّ اَشَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ فَمَاالرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَیُکْتَبُ کَذٰلِکَ فِی بَطْنِ اُمِّهٖ

بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم مادر کے لئے ایک فرشتہ متعین کر دیا ہے، وہ فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! نطفہ ہے، اے رب مضغہ ہے، اے رب، علقہ ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ انہیں پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے، اے رب! یہ مرد ہے یا اے رب! یہ عورت ہے؟ اے رب یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اور مدت حیات کتنی ہے؟ چنانچہ اسی کے مطابق ماں کے پیٹ ہی میں سب کچھ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔

(۵۶۲) حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ اَنَسٍ یَرْفَعُهٗ اَنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْاَنَّ لَکَ مَافِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ کُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَاَلْتُکَ مَاهُوَ اَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَاتُشْرِکَ بِیْ فَاَبَیْتَ اِلَّا الشِّرْکَ

۵۶۲۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوعمران جونی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص سے پوچھے گا جسے جہنم کا سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہوگا کہ اگر دنیا میں تمہاری کوئی چیز ہوتی تو کیا تم اس عذاب سے نجات پانے کے لئے اسے بدلے میں دے سکتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں، اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ جب تم آدم کی پیٹھ میں تھے تو میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا (یوم میثاق میں) کہ میرا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا لیکن (جب تم دنیا میں آئے تو) اسی شرک کا راستہ اختیار کیا۔

(۵۶۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

۵۶۳۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مرہ نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب بھی کوئی انسان ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) کے نامہ اعمال میں بھی اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے، کیونکہ قتل کا طریقہ سب سے پہلے اسی نے ایجاد کیا تھا۔

باب ۳۰۳۔ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ قَالَ وَقَالَ اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ بِهٰذَا

۳۰۳۔ ارواح ایک جگہ جمع لشکر کی صورت میں تھیں مصنفؒ بیان کرتے ہیں اور لیث نے روایت بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عمرو نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ارواح ایک جگہ لشکر کی صورت میں تھیں، پس وہاں جن روحوں میں باہم اتفاق واتحاد طبیعت ہوا وہ (اس دنیا میں جسم کے اندر آنے کے بعد بھی) باہم طبیعت اور اخلاق کے اعتبار سے

متفق و متحد رہیں اور جن میں باہم وہاں اجنبیت رہی وہ یہاں بھی مختلف رہیں اور یحییٰ بن ایوب نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۳۰۴. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِئَ الرَّأْيِ مَاظَهَرَ لَنَا اَقْلِعِي اَمْسِكِي وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْجُوْدِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيْرَةِ دَاْبٌ مِثْلُ حَالٍ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَ تَذْكِيْرِيْ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۳۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس اپنا رسول بنا کر بھیجا" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (قرآن مجید کی آیت میں) بادی الرای کے متعلق فرمایا کہ وہ چیز جو ہمارے سامنے (بغیر کسی غور و فکر کے) واضح ہو۔ اقلعی یعنی روک لو۔ فار التنور: یعنی پانی اس میں سے ابل پڑے اور عکرمہ نے فرمایا کہ (تنور بمعنی) روئے زمین اور مجاہد نے فرمایا کہ الجودی جزیرہ کا ایک پہاڑ ہے۔ داب۔ بمعنی حال۔ اور نوح کی خبر کی ان پر تلاوت کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے قوم! اگر میرا یہاں ٹھہرنا اور اللہ تعالیٰ کی آیات تمہارے سامنے بیان کرنا تمہیں زیادہ ناگوار ہے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد من المسلمین تک۔

باب ۳۰۵. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ

۳۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈراؤ، اس سے پہلے کہ انہیں دردناک عذاب آ پکڑے آخر سورہ تک۔

(۵۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُ كُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

۵۶۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے کہ سالم نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب فرمایا پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا بیان کی پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے فتنے سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ دجال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

(۵۶۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَاالْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ بِهٖ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ

۵۶۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیوں نہ میں تمہیں دجال کے متعلق ایک ایسی بات بتا دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو اب تک نہیں بتائی تھی، وہ کانا ہوگا اور جنت اور جہنم جیسی چیز لائے گا پس جسے وہ جنت کہے گا درحقیقت وہی دوزخ ہوگی اور میں تمہیں اس

نُوحٌ قَوْمَه'

کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

(۵٦۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِئُ نُوْحٌ وَ اُمَّتُه' فَيَقُوْلُ اللّٰه تعالٰى بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ فَيَقُوْلُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَامَاجَاءَ نَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُوْلُ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُلَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَاُمَّتُه' فَنَشْهَدُ اَنَّه' قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُه' جَلَّ ذِكْرُه' وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ

۵٦۵۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا، کیا (میرا پیغام) تم نے پہنچادیا تھا۔ نوح علیہ السلام عرض کریں گے میں نے آپ کا پیغام پہنچادیا تھا، اے رب العزت! اب اللہ تعالیٰ ان کی امت سے دریافت فرمائیں گے کیا (نوح علیہ السلام نے) تم تک میرا پیغام پہنچادیا تھا؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، ہمارے پاس آپ کا کوئی نبی نہیں آیا اس پر اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے دریافت فرمائیں گے اس کیلئے آپ کی طرف سے کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد ﷺ اور ان کی امت (کے لوگ میرے گواہ ہیں) چنانچہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے پیغام خداوندی اپنی قوم تک پہنچایا تھا، اور یہی مفہوم اللہ جل ذکرہٗ کے اس ارشاد کا ہے کہ "اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو، اور وسط کے معنی درمیانی کے ہیں۔

(۵٦٦) حَدَّثَنِى اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوحَيَّان عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عنه قال كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى دَعْوَةٍ فَرُفِعَ اليه الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُه' فَنَهَسَ مِنهَا نَهْسَةً و قال اَنَا سَيِّدُ الْقومِ يومَ القِيَامَةِ هَلْ تَدرُوْنَ بِمَنْ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِى صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِى وَتَدْنُوا مِنهُمُ الشمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَلاَ تَرَوْنَ اِلٰى مَااَنتُمْ فِيْهِ اِلٰى مَابَلَغَكُمْ اَلاَ تَنْظُرُوْنَ اِلٰى من يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَاتُوْنَه' فَيَقُوْلُوْنَ يَاٰاٰدَمُ اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ اَلاَ

۵٦٦۔مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی ان سے ابوحیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھے آنحضور ﷺ کی خدمت میں دست کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت مرغوب تھا آپ ﷺ نے اس کی ہڈی کا گوشت دانتوں سے نکال کر تناول فرمایا پھر فرمایا کہ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا تمہیں معلوم ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن) تمام مخلوق کو ایک چٹیل میدان میں جمع کرے گا اس طرح کہ دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا (کیونکہ جگہ برابر ہوگی) اور (حجاب کوئی نہ ہوگا) آواز دینے والے کی آواز ہر جگہ سنی جاسکے گی اور سورج بالکل قریب ہوجائے گا ایک شخص اپنے قریب کے دوسرے شخص سے کہے گا، دیکھتے نہیں کہ سب لوگ کیسی پریشانی میں مبتلا ہیں اور مصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے، کیوں نہ کسی ایسے شخص کی تلاش کی جائے

تَشْفَعُ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلاَ تَرٰی مَانَحْنُ فِیْهِ وَمَا بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ رَبِّی غَضِبَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَه‘ مِثْلَه‘ وَلَا یَغْضَبُ بَعْدَه‘ مِثْلَه‘ وَنَهَانِی عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَیْتُه‘ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی نُوحٍ فَیَاتُوْنَ نُوحًا فَیَقُوْلُوْنَ یَانُوحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَسَمَّاکَ اللّٰهُ عَبْدًا شَکُوْرًا اَمَا تَرٰی اِلٰی مَانَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَابَلَغَنَا اَلاَ تَشْفَعُ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَه‘ مِثْلَه‘ وَلَا یَغْضَبُ بَعْدَه‘ مِثْلَهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِئْتُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَاتُوْنِیْ فَاَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَیُقَالُ یَامُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَا اَحْفَظُ سَائِرَه‘

جورب العزت کی بارگاہ میں ہم سب کی شفاعت کے لئے جائے کچھ لوگوں کا مشورہ ہوگا کہ جدامجد آدم علیہ السلام! آپ انسانوں کے جدامجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا اپنی روح آپ کے اندر پھونکی تھی ملائکہ کو حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا اور جنت میں آپ کو (پیدا کرنے کے بعد) ٹھہرایا تھا آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کردیں آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس درجہ الجھن اور پریشانی میں مبتلا ہیں وہ فرمائیں گے کہ (گناہ گاروں پر) اللہ تعالیٰ آج اس درجہ غضبناک ہیں کہ کبھی اتنے غضب ناک نہیں ہوئے تھے، اور آئندہ کبھی نہ ہوں گے اور مجھے پہلے ہی درخت (جنت) کے کھانے سے منع کر چکے تھے لیکن میں اس فرمان کو بجالانے میں کوتاہی کر گیا تھا آج تو مجھے اپنی ہی پڑی ہے (نفسی نفسی) تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نوح علیہ السلام! آپ (آدم علیہ السلام کے بعد) روئے زمین پر سب سے پہلے نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ”عبدالشکور“ کہہ کر پکارا ہے آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آج ہم کیسی مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہیں آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کردیجئے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنا غضبناک ہوگا، آج تو مجھے خود اپنی ہی فکر ہے (نفسی نفسی) تم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں (ان کی شفاعت کے لئے) عرش کے نیچے سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر آواز آئے گی، اے محمد! سر اٹھاؤ اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہ ساری حدیث میں یاد نہ رکھ سکا۔

(۵۶۷) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْاَحْمَدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ

۵۶۷۔ ہم سے نصر بن علی بن نصر نے حدیث بیان کی انہیں ابواحمد نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں ابواسحاق نے، انہیں اسود بن یزید نے اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (آیت) ”فھل من مدکر“ مشہور قرأت کے مطابق تلاوت کی تھی (ادغام کے ساتھ)۔

باب۳۰۶. وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِذْ قَالَ

۳۰۶۔ اور بے شک الیاس رسولوں میں سے تھے، جب انہوں نے اپنی

لِقَوْمِهٖ اَلاَ تَتَّقُوْنَ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اِلَّاعِبَادَاللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اِلْيَاسَ هُوَ اِدْرِيْسُ

قوم سے کہا تھا کہ تم (خدا کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرنے سے) ڈرتے کیوں نہیں (خدا کے عذاب سے) تم بعل (بت) کی تو عبادت کرتے ہو۔ اور سب سے اچھے پیدا کرنے والے کی عبادت سے اعراض کرتے ہو، اللہ ہی تمہارا رب ہے اور تمہارے آباء اجداد کا بھی۔ لیکن ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا پس بے شک وہ سب لوگ (عذاب کے لئے) حاضر کئے جائیں گے، سوا اللہ کے ان بندوں کے جو مخلص تھے (کہ انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا) اور ہم نے بعد میں آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر چھوڑا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (ترکنا علیہ فی الاخرین) کے متعلق، فرمایا کہ بھلائی کے ساتھ انہیں یاد کیا جاتا رہے گا، سلامتی ہوالیاسین (الیاس علیہ السلام اور ان کے متبعین) پر، بے شک ہم اسی طرح مخلصین کو بدلہ دیتے ہیں، بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ الیاس، ادریس علیہ السلام کا نام تھا۔

باب۳۰۷. ذِكْرُ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَام وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ جَدُّ اَبِي نُوحٍ وَ يُقَالُ جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۳۰۷۔ ادریس علیہ السلام کا تذکرہ آپ نوح علیہ السلام کے والد کے دادا تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خود نوح علیہ السلام کے دادا تھے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اور ہم نے ان کو بلند مکان (آسمان) پر اٹھالیا تھا، عبدان نے کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی'' انہیں یونس نے خبر دی اور انہیں زہری نے۔

(۵۶۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَ اَبُوْذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا وَاَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِي اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ هٰذَاجِبْرِيْلُ فَقَالَ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ اِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكَى

۵۶۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرے گھر کی چھت کھولی گئی (شب معراج میں) میرا قیام ان دنوں میں مکہ میں تھا، پھر جرائیلؑ اترے اور میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا، اسے میرے سینے میں انڈیل دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چلے۔ جب آسمان دنیا پر پہنچے، تو جرائیل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھولو پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جرائیل! پھر پوچھا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اب دروازہ کھلا، جب ہم

قَالَ مَرْحَباً بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ
نْ هٰذَا يَاجِبرِيْلُ قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الاَسْوِدَةُ عَنْ
مِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ
هْلُ الْجَنَّةِ وَالاَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ اَهْلُ النَّارِ
إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ
كٰى ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ
قَالَ لِخَازِنِهَا اِفْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَاقَالَ
لاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ فِي
سَّمٰوَاتِ اِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ
بِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ
دَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ
سٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
صَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا
دْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
صَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا
وْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
صَّالِحِ وَالاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عِيْسٰى
م مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
لاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ
نُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
بَاحَيَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلاَنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
لّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ
سْتَوًى اَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَقْلاَمِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ
نَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما قَالَ النَّبِيُّ
لّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ
لاَةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ
وْسٰى مَاالَّذِي فَرَضَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ
يْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ
كَ لَاتُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي
ضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ

آسمان پر پہنچے تو وہاں ایک بزرگ سے ہماری ملاقات ہوئی کچھ انسانی روحیں ان کے دائیں طرف تھیں اور کچھ بائیں طرف، جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رو پڑتے انہوں نے کہا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے پوچھا جبرائیل، یہ کون صاحب ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو انسانی روحیں ان کے دائیں اور بائیں طرف تھیں ان کی اولاد (بنی آدم) کی روحیں تھیں، ان میں جو روحیں دائیں طرف تھیں، وہ جنتی تھیں اور جو بائیں طرف تھیں وہ دوزخی تھیں اس لئے جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو وہ مسکراتے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے تو روتے تھے، پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے اوپر لے کر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے اور آسمان کے داروغہ سے بھی انہوں نے کہا کہ دروازہ کھولو انہوں نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے جو پہلے آسمان پر ہو چکے تھے پھر دروازہ کھولا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ نے بتفصیل بتایا کہ آنحضورﷺ نے مختلف آسمانوں پر ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہ السلام کو پایا، لیکن انہوں نے ان انبیاء کرام کے مراتب کی کوئی تعیین نہیں کی صرف اتنا کہا کہ آنحضورﷺ نے آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر پایا اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے پر۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام، ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی! میں نے جبرائیل سے پوچھا، یہ کون صاحب ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں پھر میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے ہوا تو انہوں نے بھی کہا کہ خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے بھی کہا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی، میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ تو بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے، میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، ابن شہاب زہری نے بیان کیا اور مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابوحیہ انصاری رضی

رَبَّکَ فَذَکَرَ مِثلَه، فَوَضَعَ شَطرَهَا فَرَجَعتُ اِلٰی مُوسٰی فَاخبَرتُه، فَقَالَ رَاجِع رَبَّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَاتُطِیقُ ذٰلِکَ فَرَجَعتُ فَرَاجَعتُ رَبِّی فقال هِیَ خَمسٌ وَهِیَ خَمسُونَ لَایُبَدَّلُ القَولُ لَدَیَّ فَرَجَعتُ اِلٰی مُوسٰی فقال رَاجِع رَبَّکَ فَقُلتُ قَداستَحیَیتُ مِن رَبِّی ثُمَّ انطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی بِی سِدرَةَ المُنتَهٰی فَغَشِیَهَا اَلوَانٌ لَاادرِی مَاهِیَ ثُمَّ اُدخِلتُ الجَنَّةَ فَاِذَا فِیهَا جَنَابِذُ اللُّؤلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا المِسکُ

اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر مجھے او
چڑھے اور میں اتنے بلند مقام پر پہنچ گیا جہاں سے قلم کے لکھنے
صاف سننے لگا تھا ابن حزم نے بیان کیا اور انس بن مالک رضی
نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے پچاس
نمازیں مجھ پر فرض کیں میں اس فریضہ کے ساتھ واپس ہوا ا
موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا کہ
امت پر کیا چیز فرض کی گئی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ پچاس
نمازیں ان پر فرض ہوئیں ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ اپنے ر
مراجعت کیجئے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی نمازوں کی طاقت نہ
چنانچہ میں واپس ہوا اور رب العزت کے حضور میں مراجعت
کے نتیجے میں اس کا ایک حصہ کم ہوگیا پھر میں موسیٰ علیہ السلام
آیا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے مراجع
(اور مزید کمی کرائیے) پھر انہوں نے (پہلی تفصیلات کا) ذکر
رب العزت نے ایک حصہ کی کمی کر دی۔ پھر میں موسیٰ علی
کے پاس آیا اور انہیں خبر کی، انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے م
کیجئے، کیونکہ آپ کی امت میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے
واپس ہوا اور اپنے رب سے مراجعت کی، اللہ تعالیٰ نے اس م
کہ نمازیں پانچ وقت کی کر دی گئیں اور ثواب پچاس نمازوں ک
رکھا گیا، ہمارا قول بدلا نہیں کرتا، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پا
انہوں نے اب بھی اسی پر زور دیا کہ اپنے رب سے آپ کو مرا
کرنی چاہئے، لیکن میں نے کہا کہ مجھے رب العزت سے شرم آتی
بار درخواست کرتے ہوئے) پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے
بڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس لائے جہاں مختلف قسم کے ر
تھے، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی اس کے بعد مجھے جنت میں
گیا تو میں نے دیکھا کہ موتی کے قبے بنے ہوئے ہیں اور ا
مشک کی ہے۔

باب۳۰۸. قول الله تعالٰی وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُم هُودًا قَالَ یَاقَومِ اعبُدُوا اللّٰهَ وقوله اِذ اَنذَرَ قَومَه، بِالاَحقَافِ اِلٰی قَولِه، کَذٰلِکَ نَجزِی القَومَ المُجرِمِینَ فِیهِ عَن عَطَاءٍ وَسُلَیمَانُ عن عائشةَ عن

۳۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے ب
(نبی بنا کر بھیجا) انہوں نے کہا، اے قوم اللہ کی عبادت کرو'' اور ا
ارشاد کہ ''جب ہود نے اپنی قوم کو ریت کے مرتفع اور مستطیل سلس
(جہاں ان کی قوم رہتی تھی) ڈرایا'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''یوں ہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

۳۰۱. قَولِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّاعَادٌ فَاُهْلِكُوْا
صَرْصَرٍ شَدِيْدَةٍ عَاتِيَةٍ قَالَ ابن عيينة عتت
خُزَّانِ سَخَّرَهَا عَلَيهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ
مًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى القَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ
زُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ اصولها فَهَل تَرٰى لَهُمْ مِّنْ
بقية

۵) حَدَّثَنَا محمد بن عَرعَرَةَ حَدَّثَنَا شعبةُ عَنِ
كم عن مجاهدٍ عن ابن عباس رضى الله
ما عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قال نُصِرْتُ
بَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ قال قال ابن كثير
سفيان عن ابيه عن ابن ابى نُعْمٍ عَن ابى سعيد
اللّٰه عَنهُ قَالَ بعث عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عنه الى
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِذُهَيبَةٍ فَقَسَمَهَا بَينَ
عة الاقرع بن حابس الحنظلى ثم المجاشعى
ينة بن بَدرا لفَزَارِىْ وزيد الطائى ثم احد بنى
ن وعلقمة بن عَلَاثَةَ العامرى ثم احد بنى
ب فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ والانصارُ قالوا يُعْطِىْ
دِيْدَ اهل نجد وَيدعُنَا قال انَّما اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ
غَائِرُ العَيْنَيْنِ مُشرِفُ الوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الجبين
اللِّحْيَةِ محلوقُ الراس فقال اِتَّقِ اللّٰهَ يَامحمدُ
من يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيتُ اَيَاْمَنُنِىْ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ
ض فَلاَ تَاْمَنُوْنِى فَسَاَله رجلٌ قتله اَحْسِبُهُ
م بْنَ الوليدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قال اِنَّ مِنْ
ضِئِ هٰذَا اَوْفِى عَقِبِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَأُوْنَ القراٰنَ
اوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ
هم مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الاِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ
الاوثان لَئِن اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

دیتے ہیں، مجرم قوموں کو" تک! اس باب میں عطاء اور سلیمان کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے، بحوالہ نبی کریم ﷺ روایت ہے۔

۳۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لیکن قوم عاد تو انہیں ایک نہایت سخت قسم کی آندھی سے ہلاک کیا گیا جو بڑی ہی غضب ناک تھی" ابن عیینہ نے (آیت کے لفظ عاتیہ کی تشریح میں فرمایا کہ ای) عتت علی الخزان "جوان پر متواتر سات رات اور آٹھ دن تک مسلط رہی تھی" (آیت میں لفظ حسوماً بمعنی) متتابعۃ ہے۔ "پس تو اس قوم کو وہاں یوں گرا ہوا دیکھتا ہے کہ گویا گری ہوئی کھجور کے تنے پڑے ہیں، سو کیا تجھ کو ان میں سے بچا ہوا کچھ نظر آتا ہے" باقیۃ بمعنی بقیہ۔

۵۶۹۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (غزوۂ خندق کے موقعہ پر) پروا ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک کی گئی تھی (مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے) کہا کہ ابن کثیر نے بیان کیا ان سے سفیان نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابن ابی نعم نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے (یمن سے) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا تو آنحضور ﷺ نے اسے چار حضرات میں تقسیم کر دیا، اقرع بن حابس حنظلی ثم المجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی، جو بعد میں بنونبہان میں شامل ہو گئے تھے اور علقمہ بن علاثہ عامری جو بعد میں بنوکلاب میں شامل ہو گئے تھے اس پر قریش اور انصار نے ناگواری محسوس کی اور کہنے لگے کہ آنحضور ﷺ نے نجد کے سرداروں کو دیا لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف ان کی تالیف قلب کے لئے انہیں دیتا ہوں۔ پھر ایک شخص سامنے آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار بھدے طریقے پر ابھرے ہوئے تھے، پیشانی بھی اٹھی ہوئی تھی۔ داڑھی بہت گھنی تھی اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈریئے، (ﷺ) آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کرنے لگوں گا تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین پر امین بنا کر بھیجا ہے لیکن کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ اس شخص کی اس گستاخی پر ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی میرا خیال ہے کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے لیکن آنحضور ﷺ

نے انہیں اس سے روک دیا۔ پھر جب وہ شخص وہاں سے چلنے لگا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے یا (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اس شخص کے بعد (اسی کی قوم سے) ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو قرآن کی تلاوت تو کرے گی لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہی تو میں اس کا اس طرح استیصال کروں گا جیسے قوم عاد کا استیصال (عذاب الٰہی سے) ہوا تھا۔

(۵۶۸) حَدَّثَنَا خالدُ بنُ يزيدَ حَدَّثَنَا اسرائيلُ عن ابى اسحاقَ عن الاسودِ قال سمعتُ عبدَاللّٰه قال سمعتُ النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يقرأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۵۶۸۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے اسود نے، کہا کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ آیت ''فہل من مدکر'' کی تلاوت فرما رہے تھے۔

باب ۳۱۰. قِصَّةِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَقَولِ اللّٰه تعالٰى قَالُوا يٰذَاالْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فى الْاَرْضِ

۳۱۰۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین، یاجوج اور ماجوج زمین پر فساد مچاتے ہیں۔

باب ۳۱۱. قول اللّٰهِ تعالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتلُوْ عَلَيكُمْ مِنْهُ ذِكرًا اِنَّا مَكَّنَّا لَه، فِى الْاَرْضِ وَاٰتيناه مِنْ كُلِّ شَيْئٍ سَبَبًا فَاَتبَعَ سَبَبًا اِلَى قَوْلِهٖ اِيْتُونِىْ زُبُرَالحَدِيْدِ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وهى القِطَعُ حَتّٰى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ يقال عن ابن عباس الجبلين والسُّدَّيْنِ الجبلين خَرْجًا اَجْرًا قَالَ انفُخُوْا حَتّٰى اِذَا جَعَلَه، نَارًا قَالَ اٰتُونِىْ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا اَصبُبْ عَلَيْهِ رِصَاصًا وَيُقَالُ الحَدِيْدُ وَ يُقَالُ الصُّفْرُ وقال ابْنُ عبَّاس النُحاس فَمَا اسْطَاعُوْآ اَنْ يَّظْهَرُوْهُ يَعْلُوْهُ اِسْتَطَاعَ استفعل من اطعت له فلذٰلك فُتِحَ اَسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَقَالَ بعضهم استطاع يستطيع وَمَا استَطَاعُوْا لَه، نقبا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّى فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّى جَعَلَه، دكاً اَلْزَقَه بالارضِ وناقةٌ دكَّاء لاسنام لَهَا وَالدَّ كداكُ مِنَ الارَضِ مِثله حتى صَلُبَ مِنَ الارض وَتَلَبَّدَ وَكَانَ

۳۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں آپ کہئے کہ ان کا ذکر میں ابھی تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں ہم نے انہیں زمین پر حکومت دی تھی اور ہم نے ان کو ہر طرح کا سامان دیا تھا پھر وہ ایک راہ پر ہو لئے'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ'' تک زبر کا واحد زبرۃ ہے اور ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ ''یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان کو برابر کر دیا'' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (بین الصدفین) کی تفسیر میں منقول ہے کہ ''دو پہاڑوں کے درمیان'' اور السدین (الصدفین کی دوسری قرأت) بھی الجبلین (دو پہاڑ) کے معنی میں ہے۔ خرجاً بمعنی اجر عظیم (دونوں پہاڑوں کے سروں کے درمیان کو برابر کرنے کے بعد) ''ذوالقرنین نے (عملہ سے) کہا کہ اب دھونکو، یہاں تک کہ جب اسے آگ بنا دیا تو کہا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ تو میں اس پر ڈال دوں (افرغ علیہ قطراً کے معنی ہیں کہ) میں اس پر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دوں (قطر کے معنی) بعض نے لوہے (پگھلے ہوئے) سے کئے ہیں اور بعض نے پیتل سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے معنی تانبا بتایا ہے ''سو قوم یاجوج

وَعْدُ رَبِّي حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ، حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَاجُوجُ وَمَاجُوجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ قَالَ قتادةُ حَدَبٌ اَكَمَةٌ قال رجلٌ للنبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأيتُ السَّدَّ مِثل البُرد المُحَبَّرِ قال رأيتَه'

و ماجوج کے لوگ (اس سد کے بعد) نہ اس پر چڑھ سکتے تھے (یظہر وہ بمعنی) یعلوہ استطاع، اطعت لہٗ سے استفعال کا صیغہ ہے اسی لئے اسطاع یسطیع (کے ہمزہ کو، تا کے حذف کے بعد) فتح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، لیکن بعض حضرات اسے استطاع، یستطیع ہی پڑھتے ہیں۔'' اور نہ وہ اس میں نقب ہی لگا سکتے ہیں، ذوالقرنین نے کہا کہ یہ بھی میرے پروردگار کی ایک رحمت ہی ہے پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آ پہنچے گا تو وہ اسے ڈھا کر برابر کر دے گا'' یعنی اسے زمین کے برابر کر دے گا، اسی سے بولتے ہیں ''ناقۃ دکاء'' جس اونٹ کے کوہان نہ ہو، اور الدکدا ک من الارض۔ زمین کی اس ہموار سطح کو کہتے ہیں جو خشک ہو چکی ہو اور کہیں سے اٹھی ہوئی نہ ہو۔'' اور میرے پروردگار کا ہر وعدہ برحق ہے اور اس روز ہم انہیں ایک کو دوسرے سے گڈمڈ کر دیں گے'' یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے نکلنے لگیں گے۔'' قتادہ نے بیان کیا کہ ''حدب'' بمعنی ٹیلہ ہے ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں نے سد سکندری کو منقش چادر کی طرح دیکھا ہے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تم اسے دیکھ چکے ہو۔

(۵۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بكيرٍ حَدَّثَنَا الليثُ عن عُقَيلٍ عن ابنِ شهابٍ عَنْ عُرْوَةَ بن الزبَيْرِ اَنَّ زينبَ ابنةَ ابى سلمةَ حَدَّثَتْهُ عن اُمِّ حبيبةَ بنتِ ابى سفيانَ عن زَيْنبَ ابنة جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰه عنهن اَن النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم دَخلَ عليها فزعًا يَقُولُ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَيْلٌ لِلعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقترَبَ فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاَصْبَعِهِ الِابْهَامِ وَالَّتِي تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابنةُ جَحْشٍ فقلتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

۵۷۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے ان سے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے آپ گھبرائے ہوئے تھے، پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب میں اس شر کی وجہ سے تباہی مچ جائے گی جس کے دن اب قریب آنے کو ہیں، آج یاجوج وماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر لیا ہے، پھر آنحضور ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتایا ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سوال کیا یارسول اللہ! کیا ہم اس کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے کہ ہم میں صالح اصحاب بھی موجود ہوں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، جب فسق وفجور بڑھ جائے گا۔

(۵۷۲) حَدَّثَنَا مسلمُ بنُ ابراهيمَ حدَّثَنَا وُهَيبٌ حدثنا ابنُ طاؤسٍ عن ابيه عن ابى هريرةَ رَضِيَ

۵۷۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان

اللّٰهُ عنه عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ فَتَحَ اللّٰهُ من رَدمِ یَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِیَدِهٖ تِسْعِیْنَ

کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کی دیوار سے اتنا کھول دیا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے نوے کے عدد کی طرح کر کے واضح کیا۔

(۵۷۳) حَدَّثَنِیْ اسحاقُ بنُ نصرٍ حَدَّثَنَا ابو اسامةَ عن الاعمشِ حَدَّثَنَا ابوصالحٍ عن ابی سعیدِ الخدری رَضِیَ اللّٰهُ عنه عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ یَقُولُ اللّٰهُ تعالٰی یَاٰادَمُ فیقُولُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالخَیرُ فِی یَدَیْکَ فَیَقُولُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِن کُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمَائَةٍ وَتِسعَةُ وَتِسعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا هُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ قَالُوا یَارَسُولَ اللّٰهِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوا فَاِنَّ مِنکُمْ رَجُلًا وِمِن یَاجُوجَ وَمَاجُوجَ اَلفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نفسِیْ بِیَدِهٖ اَرْجُو اَنْ تَکُونُوا رُبُعَ اَهْلِ الجَنَّةِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُواَنْ تَکُونُوا ثُلُثَ اَهْلِ الجَنَّةِ فَکَبَّرنَا فَقَالَ اَرْجُو اَنْ تَکُونُوا نِصْفَ اَهْلِ الجَنَّةِ فَکَبَّرنَا فَقَالَ مَااَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِی جِلْدِ ثَورٍ اَبْیَضَ اَوْکَشَعْرَةٍ بَیضَاءَ فِی جِلْدِ ثَورٍ اَسْوَدَ

۵۷۳۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے، ہر وقت میں آپ کی اطاعت و بندگی کے لئے حاضر ہوں، ساری بھلائیاں صرف آپ ہی کے قبضے میں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو باہر نکالو، آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے اللہ، جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے! اس وقت (کی ہولناکی کا اور وحشت کا یہ عالم ہوگا کہ) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل ساقط کر دے گی اس وقت تم (خوف و وحشت کی وجہ سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے'' صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! (ایک ہزار میں سے) وہ ایک شخص (جنت کا مستحق) ہم میں سے کون ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار (جہنم میں جانے والے) یاجوج و ماجوج کی قوم سے ہوں گے، پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے توقع ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام اہل جنت کے چوتھائی ہو گے اس پر ہم نے (خوشی میں) اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ تم تمام اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم لوگ تمام اہل جنت کے نصف ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہو گے جتنے کسی سفید بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

باب۳۱۲. قولِ اللّٰهِ تعالٰی وَاتَّخَذَاللّٰهُ اِبراهِیْمَ خَلِیْلًا وَقَولِهٖ اِنَّ اِبراهِیمَ کَانَ اُمَّةً قَانِتًا وَقَولِهٖ اِنَّ

۳۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اور اللہ نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''بے شک ابراہیمؑ (تمام عمدہ خصائل کے جامع ہونے کی

راھیم لا وَّاہٌ حَلِیْمٌ وَقَالَ ابو میسرۃ الرَّحِیم
سان الحبشۃ

حیثیت سے) ایک امت تھے اللہ تعالیٰ کے مطیع وفرماں بردار۔'' اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ '' بے شک ابراہیمؑ نہایت نرم طبیعت اور بڑے ہی بردبار تھے۔'' ابومیسرہ نے کہا کہ (اواہ) حبشی زبان میں رحیم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۵۷۴) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ کثیرٍ اخبرنا سفیانُ
دَّثَنَا المُغیرۃُ بنُ النعمانِ قال حدثنی سعیدُ بنُ
بیرٍ عن ابنِ عباسٍ رضی اللّٰہ عنھما عن النبی
لَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ اِنکُمْ مَحشورونَ حُفَاۃً
راۃً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلقٍ نُعِیْدُہ' وَعْدًا
لَینا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ یُکسیٰ یَومَ القِیَامَۃِ
راھیمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِی یُوخَذبِھِمْ ذَاتَ
شِّمَالِ فَاَقُولُ اَصحَابِیْ اَصْحَابِی فَیقُولُ اِنَّھُمْ لَمْ
ا لُوا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ فَاَقُولُ
مَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْھِم شَھِیْدًا
دُمْتُ فِیھِمْ اِلٰی قَولِہِ الحَکِیْمُ

۵۷۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم لوگ حشر میں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ '' جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ایسے ہی لوٹائیں گے، یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ ہے جس کو ہم پورا کر کے رہیں گے۔'' اور انبیاء میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ اور میرے اصحاب میں سے بعض کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں پکار اٹھوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد ان لوگوں نے پھر کفر اختیار کر لیا تھا، ❶ اس وقت میں بھی وہی جملہ کہوں گا جو عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے کہ '' جب تک میں ان کے ساتھ تھا ان پر نگران تھا اللہ تعالیٰ کے ارشاد الحکیم تک۔

۵۷۵) حَدَّثَنَا اسماعیلُ بنُ عبدِاللّٰہ قال اخبرنی
ی عبدُالحمید عن ابی ذئبٍ عن سعیدِ
لمقبریِ عن ابی ھریرۃَ رَضی اللّٰہ عنہ عن النبیِ
للّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ یَلقَی اِبرَاھِیمُ اَبَاہُ اٰذَرَ یَومَ
یامَۃ وَعَلٰی وَجہِ اٰذَرَ قَتَرَۃٌ وَغَبَرَۃٌ فَیقُولُ لَہ'
راھِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَکَ لَاتَعْصِنِی فَیَقُولُ فَالیَومَ لَا
صِیْکَ فَیقُولُ اِبرَاھِیمُ یَارَبِّ اِنَّکَ وَعَدْتَنِی اَنْ
تُخْزِیَنِی یَوْمَ یُبعَثُونَ فَاَیُّ خِزیٍ اَخْزَی مِنْ اَبِی

۵۷۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میرے بھائی عبدالحمید نے خبر دی، انہیں ابن ابی ذئب نے، انہیں سعید مقبری نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آذر سے قیامت کے دن جب ملیں گے تو ان کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری رسالت کی مخالفت نہ کیجئے۔ وہ کہیں گے کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ اے رب! آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں

یہ دیہات کے وہ سخت دل اور اکھڑ بدوی ہوں گے جو برائے نام اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور آنحضور ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی پھر مرتد ہو گئے تھے اور
لام کے خلاف صف آراء ہوئے تھے۔ چنانچہ ایسے بہت سے بدوی عربوں کا ذکر تاریخ میں موجود ہے جو یا تو منافق تھے اور اسلام کے غلبہ سے خوف زدہ ہو کر
لام میں داخل ہو گئے تھے، یا پھر برائے نام اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے اسلام سے کبھی کوئی دلچسپی سرے سے لی ہی نہیں تھی ایسے
ور ایمان مسلمانوں کا ہی ایک طبقہ وہ تھا جو آنحضور ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی مرتد ہوا اور خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ کی۔ پھر شکست کھائی یا قتل کئے
۔ معتمد اور مشہور صحابہ میں سے کوئی بھی اس حدیث کا مصداق نہیں اور بحمد اللہ ان میں سے ہر ایک کی زندگی کے اوراق آئینے کی طرح صاف اور واضح ہیں۔

الْاَبْعَدِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّى حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَاابْرَاهِيْمُ مَاتَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِبْحٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ

کریں گے آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی ہوگی کہ میرے والد (آپ کی رحمت سے) سب سے زیادہ دور ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا وہاں پڑا ہوگا اور پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۵۷۶) حَدَّثَنَا يحيَى بنُ سليمانَ قال حدثنى ابنُ وهبٍ قال اخبرنى عمرٌو اَنَّ بُكَيرًا حَدَّثَه' عن كرَيْبٍ مولَى ابنِ عباسٍ اَنَّ ابنَ عباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البيتَ فَوَجَدَ فيهِ صورةَ ابراهيمَ وصورةَ مريمَ فقال اَمَالَهُمْ فقد سَمِعُوْا اِنَّ المَلَائِكَةَ لَاتدخلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هٰذَا اِبرَاهِيمُ مُصَوَّرٌ فَمَالَه' يَسْتَقْسِمُ

۵۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے بکیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس کے مولیٰ کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں ابراہیم علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصویریں دیکھیں، پھر آپ نے فرمایا کہ قریش کو کیا ہو گیا ہے حالانکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں رکھی ہوں، یہ ابراہیم علیہ السلام کی تصویر ہے اور وہ بھی پانسہ پھینکتے ہوئے۔

(۵۷۷) حَدَّثَنَا ابراهيمُ بْنُ مُوسٰى اخبرنا هشامٌ عن معمرٍ عن ايوبَ عن عكرمةَ عن ابنِ عباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا ان النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَمَّا رَاىَ الصَّوَرَفِى البيتِ لَمْ يَدْخُلْ حتى اَمَرَ بها فَمُحِيَتْ وراى ابراهيمَ واسماعيلَ عليهِمَا السلام بِاَيْدِيْهِمَا الاَزْلَامُ فقال قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلَامِ قَطُّ

۵۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں ایوب نے، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اندر اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک وہ مٹا نہ دی گئیں، اور آپ نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں تیر (پانسے کے) تھے تو آپ نے فرمایا، اللہ ان پر بربادی لائے، واللہ، ان حضرات نے کبھی تیر (پانسے کے) نہیں پھینکے تھے۔

(۵۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يحيى بن سعيدٍ حدثنا عبيدُاللّٰه قَالَ حَدَّثَنِى سعيدُ بْنُ ابى سعيدٍ عن ابيه عن ابى هريرةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰه مَنْ اكرَمُ النَّاس قَالَ اَتقاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عن هٰذَا نَسأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نبىُّ اللّٰه ابنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نبِيِّ اللّٰه ابنِ خَلِيلِ اللّٰه قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نسأ لك قال فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسالُونَ خِيَارُهُمْ فِى الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الاِسْلَامِ اِذَا فَقُهوا قال اَبُواسامة وَمُعْتَمِرٌ عن عبيدالله عن

۵۷۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا گیا، یارسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم آنحضور ﷺ نے اس کے متعلق نہیں پوچھتے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ، بن خلیل اللہ (سب سے زیادہ شریف ہیں) صحابہ نے کہا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا، عرب کے

سعيدِ عن ابى هريرةَ عنَ النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاندانوں کے متعلق تم پوچھنا چاہتے ہو، جو جاہلیت میں شریف تھے، اسلام میں بھی وہ شریف ہیں (بلکہ اس سے بڑھ کر) جب کہ دین کی سمجھ انہیں آ جائے۔ ابواسامہ اور معتمر نے عبید اللہ کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۵۷۹) حَدَّثَنَا مؤملٌ حدثنا اسماعيلُ حدثنا عوفٌ حَدَّثَنَا ابورجاءٍ حدثنا سمرةُ قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَتَانِى اللَّيلَةَ اٰتِيَان فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَااَكَادُاَرٰى رَاسَهٗ طُوْلًا وَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۷۹۔ ہم سے مؤمل نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رات میرے پاس (خواب میں) دو فرشتے (جبرائیل و میکائیل) آئے پھر یہ دونوں حضرات مجھے ساتھ لے کر ایک لمبے بزرگ کے پاس گئے وہ اتنے لمبے تھے کہ ان کا سر میں نہیں دیکھ پاتا تھا اور یہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

(۵۸۰) حَدَّثَنَا بيانُ بنُ عمرٍو حدثنا النضرُ اخبرنا ابنُ عونٍ عن مجاهدِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابنَ عباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما وَذَكَرُوْا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَينَيهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ اَوْكَ فـ ر قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرٰهِيمُ فَانظُرُوا اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخطُوْمٍ بِخُلبَةٍ كَاَنِّى انظُرُ اِلَيهِ اِنْحَدَرَ فِى الوَادِىْ

۵۸۰۔ ہم سے بیان بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی، انہیں مجاہد نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ کے سامنے دجال کا لوگ تذکرہ کر رہے تھے کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "کافر" یا (یوں لکھا ہوگا) "ک، ف، ر" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ سے میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی، البتہ اپ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام (کی شکل وضع معلوم کرنے) کے لئے تم اپنے صاحب کو دیکھ سکتے ہو، ❶ اور موسیٰ علیہ السلام میانہ قد، گندم گوں، ایک سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی جیسے میں انہیں اس وقت بھی وادی میں اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(۵۸۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سعيدِ حدثنا مُغيرةُ بنُ عبدالرحمٰنِ القُرشِيُّ عنَ ابى الزنادِ عن الْاَعرَجِ عن ابى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِخْتَتَنَ اِبرَاهِيمُ عَلَيْهِ السلام وَهُوَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِا لقَدُّوْمِ

۵۸۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن القرشی نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسی ۸۰ سال کی عمر میں ختنہ کرایا تھا، مقام قدوم میں۔

(۵۸۲) حَدَّثَنَا اَبُواليمان اخبرنا شعيبٌ حدثنا اَبُوالزنادِ بِالقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً تابعه عبدُالرحمٰنِ بنُ اسحاق عن ابى الزنادِ تابعه عجلانُ عن ابى

۵۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی "بالقدوم" بالتخفیف اس روایت کی متابعت عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ابوالزناد کے واسطہ سے کی ہے۔ ان کی

❶ صاحبکم کے لفظ سے اشارہ آنحضور ﷺ نے اپنی ذات مبارک کی طرف کیا تھا، کیونکہ آنحضور ﷺ، ابراہیم علیہ السلام سے بہت زیادہ مشابہ تھے۔

هريرةَ وَرواه محمدُ بن عمرٍو عن ابى سَلمة

(عبدالرحمٰن بن اسحاق یا شعیب کی) متابعت عجلان نے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے، اور محمد بن عمرو نے اس کی روایت ابوسلمہ سے کی ہے۔

(۵۸۳) حَدَّثَنَا سعيدُ بن تَلِيدٍ الرُّعِينى اَخْبَرَنَا ابنُ وهبٍ قال اخبرنى جريرُ بنُ حَازمٍ عَنْ ايوبَ عن مُحمَّدٍ عن ابى هريرةَ رَضِىَ اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثًا

۵۸۳۔ ہم سے سعید بن تلید رعینی نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی انہیں ایوب نے انہیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے توریہ ❶ (کذب) تین مرتبہ کے سوا اور کبھی نہیں کیا۔

(۵۸۴) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ محبوبٍ حَدَّثَنَا حمادُ ابنُ زيدٍ عن ايوبَ عن محمدٍ عن ابى هريرةَ رضى اللّٰهُ عنه قال لَم يَكذِبْ اِبراهيمُ عَلَيهِ السَّلامُ اِلَّا ثَلاثَ كَذِبَاتٍ ثِنتينِ مِنهُنَّ فِى ذاتِ اللّٰهِ عَزَّوجَلَّ قَولُه' اِنِّى سَقِيمٌ وَقولُه' بَلْ فَعَلَه' كَبِيرُهُم هٰذَا وَقَالَ بَينَا هُوَ ذَاتَ يَومٍ وَسَارَةُ اِذَا اَتى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَه' اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَه' امْرَاَةٌ مِنْ اَحسَنِ النَّاس فَاَرْسَلَ اِلَيهِ فَسَاَ لَه' عَنهَا فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اُختِى فَاَتى بِسَارَةَ قَالَ يَاسَارَةُ لَيسَ عَلٰى وَجهِ الاَرْضِ مُؤمِنٌ غَيرِى وَغَيرُكِ

۵۸۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا، دو ان میں سے خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تھے ایک تو ان کا فرمانا (بطور توریہ کے) کہ "میں بیمار ہوں ❷ اور دوسرا ان کا یہ فرمانا کہ "بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے" اور بیان کیا کہ ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام اور سارہ رضی اللہ عنہا ایک ظالم بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزر رہے تھے بادشاہ کو اطلاع ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوبصورت ترین عورت ہے بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا آدمی بھیج کر انہیں بلوایا اور سارہ رضی

---

❶ توریہ کا مفہوم یہ ہے کہ واقعہ کچھ اور ہو، لیکن کوئی شخص کسی خاص مصلحت کی وجہ سے اسے ذو معنیین الفاظ کے ساتھ اس انداز میں بیان کرے کہ مخاطب اصل واقعہ کو نہ سمجھ سکے بلکہ اس کا ذہن خلاف واقعہ چیز کی طرف منتقل ہو جائے۔ شریعت نے بعض حالات میں اس کی اجازت دی ہے، چونکہ حقیقت کے اعتبار سے یہ ایک طرح کی مغالطہ دہی ہے، اس لئے حدیث میں اس کے لئے کذب (جھوٹ) کا لفظ استعمال کیا گیا۔ حدیث تفصیل کے ساتھ آ رہی ہے۔ ❷ روایتوں میں اختلاف ہے بعض روایتوں میں "قدوم" دال کے تشدید کے ساتھ آیا ہے اور بعض روایتوں میں دال کی تخفیف کے ساتھ، دال کی تخفیف کے ساتھ اگر پڑھا جائے تو بڑھئی کا آلہ (بسولہ) بھی مراد ہو سکتا ہے ویسے یہ مختلف مقامات کا نام بھی ہے اور اگر تشدید کے ساتھ پڑھا جائے تو یقینی طور پر کسی مقام کا نام ہی ہوگا۔

❸ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کے لوگ انہیں اپنے قومی میلے میں لے جانا چاہتے تھے اس کے علاوہ کہ وہاں مشرکانہ رسوم خود باعث کوفت تھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام انکے بت خانے کے بتوں کو توڑنا بھی چاہتے تھے، ایک خاص مقصد کے پیش نظر! اس لئے آپ نے ان کے ساتھ جانے سے گریز کیا اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں واقعۃً آپ بیمار نہیں تھے، لیکن دل برداشتہ فروز تھے انتہائی درجہ میں اور اس دل برداشتگی کے لئے آپ نے بیمار کا لفظ استعمال کیا جو ایک حیثیت سے صحیح بھی ہے اگر چہ مخاطب کا ذہن یقینی طور پر عام قسم کی بیماری کی طرف ہی منتقل ہو سکتا ہے پھر جب وہ لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے تو آپ نے بت خانے کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور جس کلہاڑے سے توڑا تھا اسے سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جسے آپ نے مصلحتاً نہیں توڑا تھا پھر جب قوم کے لوگ واپس آئے اور آپ سے پوچھا، تو آپ نے طنزاً کہا کہ "یہ سارا کام اس بڑے بت نے کیا ہے" واقعی کلہاڑا بھی اس کے کندھے پر تھا مقصد ان کی بت پرستی کی نامعقولیت کی طرف توجہ دلائی تھی کہ جن کے تم پجاری ہو ان کی حیثیت صرف اتنی ہے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ واقعی اور حقیقی جھوٹ کا ان دونوں باتوں سے کوئی تعلق بھی ہے۔

وَاَنَّ هٰذَا سَاَلَنِی فَاَخبَرتُه' اَنَّکِ اُختِی فَلَا تُکَذِّبِینِیْ فَاَرسَلَ اِلَیهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیهِ ذَهَبَ یَتَنَاوَلُهَا بِیَدِهٖ فَاُخِذَ فقال اُدْعِی اللّٰهَ لِی وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَا وَلَهَا الثانِیَةَ فَاُخِذَ مِثلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِی اللّٰه لِی وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتْ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّکُمْ لَمْ تَاتُونِی بِاِنسَانٍ اِنَّمَا اَتَیْتُمُونِی بِشَیطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاَوْمَأَ بِیَدِهٖ مَهْیَا قَالَتْ رَدَّاللّٰهُ کَیْدَ الْکَافِرِ اَوِالْفَاجِرِ فِی نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوهُرَیْرَةَ تِلْکَ اُمُّکُمْ یَابَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ

اللہ عنہا کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بہن (دینی رشتے کے اعتبار سے) پھر آپ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں میرے اور تمہارے سوا اور کوئی بھی مؤمن نہیں ہے، اور اس بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ تم میری بہن ہو (دینی اعتبار سے) اس لئے اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں، پھر اس ظالم نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور جب آپ اس کے پاس گئیں تو اس نے آپ کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا، لیکن فوراً ہی پکڑ لیا گیا (خدا کی طرف سے) پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے مجھے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت! اور کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کرو، میں اب تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاؤں گا حضرت سارہ نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا اس کے بعد اس نے اپنے کسی حاجب (ایک معزز درباری عہدہ) کو بلا کر کہا کہ تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو، یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے ہوئے) حضرت سارہ کو اس نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے دیا جب حضرت سارہ آئیں تو ... تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کا حال پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر (یہ کہا کہ) فاجر کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا، اور ہاجرہ کو خدمت کے لئے دیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے بنی ماء السماء (اہل عرب) تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا ہیں۔)

(۵۸۵) حَدَّثَنَا عبیدُاللّٰهِ بنُ موسٰی اوابنُ سلامٍ عنه اخبرنا ابن جُرَیجٍ عَنْ عبدِالحمیدِ بنِ جبیرٍ عن سعیدِ بنِ المسیب عن اُمِّ شریکٍ رضی اللّٰه عنه اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الوَزَغِ وَقَالَ وَکَانَ یَنفُخُ عَلٰی اِبرَاهِیمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۵۸۵۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی یا ابن سلام۔ نے (ہم سے حدیث بیان کی) عبید اللہ بن موسیٰ کے واسطہ سے انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبدالحمید بن جبیر نے، انہیں سعید بن میتب نے اور انہیں ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا اس نے ابراہیم کی آگ پر پھونکا تھا (تاکہ اور بھڑکے، جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔)

(۵۸۶) حَدَّثَنَا عمر بن حفص بن غیاث حَدَّثَنَا

۵۸۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان

اَبی حدثنا الاعمشُ حدثنی اِبرَاهیمُ عن علقمۃَ عن عبدِاللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ لَمَّا نزلَتِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیمَانَھُمْ بِظُلْمٍ قُلْنَا یَارَسُولَ اللّٰہ اَیُّنَا لَایَظْلِمُ نَفْسَہ، قَالَ لَیْسَ کَمَا تَقُوْلُوْنَ لَمْ یَلْبِسُوا اِیمَانَھُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْکٍ اَوَلَمْ تَسْمَعُوا اِلٰی قَوْلِ لُقمانَ لِابْنِہٖ یٰابُنَیَّ لَاتُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی قسم کے ظلم (گناہ) کی آمیزش نہ کی، تو ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہم میں کون ایسا ہوگا جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واقعہ وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی" (میں ظلم سے مراد) شرک ہے کیا تم نے لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

باب ۳۱۳. یَزِفُّوْنَ النَّسلانُ فِی المَشی

۳۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یزفون یعنی تیز چلتے ہوئے۔

۵۸۷ حَدَّثَنَا اسحاقُ بنُ ابراھیمَ بنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَۃَ عن ابی حَیَّانَ عَنْ ابی زُرْعَۃَ عن ابی ھُرَیْرَۃَ رضیَ اللّٰہُ عنہ قال اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بِلَحْمٍ فقال اِنَّ اللّٰہَ یَجْمَعُ یوم القِیَامَۃِ الاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِی صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَیُسْمِعُھُمُ الدَّاعِی وَیُنْفِذُ ھُمُ البَصَرَ وَتَدْنُوالشَّمْسُ مِنھُمْ فَذکَرَ حدیثَ الشَّفَاعَۃِ فَیاتُونَ اِبْرَاھِیمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰہ وخلیلُہ، من الاَرضِ اشفَع لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فیقُولُ فذکر کَذِبَاتِہٖ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوا اِلٰی مُوْسٰی تابعہ انس عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۵۸۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوحیان نے ان سے ابوزرعہ نے اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اولین وآخرین کو ایک ہموار اور وسیع علاقے میں جمع کرے گا، اس طرح کہ پکارنے والا سب کو اپنی بات سنا سکے گا، اور دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا (سطح کے ہموار ہونے کی وجہ سے) اور لوگوں سے سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت ذکر کی کہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ روئے زمین پر اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں، ہمارے لئے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کیجئے، پھر انہیں اپنے جھوٹ (توریہ) یاد آجائیں گے اور کہیں گے کہ آج تو مجھے اپنی ہی جان کی پڑی ہے، تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے یہاں جاؤ اس روایت کی متابعت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

(۵۸۸) حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بنُ سعیدٍ اَبُوْعبدِاللّٰہ حدثنا وھبُ بنُ جبیرٍ عن ایوبَ عن عبدِاللّٰہ بنِ سعیدِ بنِ جُبَیرٍ عن ابیہ عن ابنِ عباسٍ رضی اللّٰہ عنھما عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال یَرْحَمُ اللّٰہُ اُمَّ اِسْمَاعِیْلَ لَوْلَا اَنَّھَا عَجِلَتْ لَکَانَ زَمْزَمُ عینًا مَعِیْنًا قَالَ الانصاریُّ حدثنا ابن جُرَیْجٍ اما کثیرُ بنُ کثیرٍ

۵۸۸۔ مجھ سے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عبداللہ بن سعید بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے اگر انہوں نے جلدی نہ کی ہوتی (اور زمزم کے پانی کو بہنے سے روک نہ دیا ہوتا) تو زمزم

فحدثنی قال انی وعثمانَ بن ابی سلیمان جلوسٌ مَع سعیدِ بن جبیر فقال ماھٰکذا حَدَّثَنِی ابْنُ عباسٍ قالَ اَقْبَلَ ابراھیمُ باسماعیلَ واُمّه علیھم السَّلامُ وھی تُرْضِعُه معھا شَنَّةٌ لَمْ یَرْفَعْهُ ثم جاء بھا ابراھیمُ وبابنھا اسماعیل

ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا (تمام روئے زمین پر) محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا کہ ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا) کہ کثیر بن کثیر نے مجھ سے جو حدیث بیان کی کہ میں اور عثمان بن ابی سلیمان، سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس نے مجھ سے اس طرح حدیث نہیں بیان کی تھی بلکہ انہوں نے بیان کیا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل اور ان کی والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے، وہ ابھی اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا اس روایت حدیث کو آنحضور ﷺ کی طرف سے منسوب کر کے نہیں بیان کیا ہے۔ پھر انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم لے کر آئے علیہم السلام۔

(۵۸۹) حَدَّثَنِی عبدُاللّٰهِ بنُ محمدٍ حَدَّثَنَا عبدُالرزاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عن ایوبَ السَّخْتِیَانِیِ وکثیرِ بْنِ کثیرِ بنِ المطلبِ بنِ ابی وداعةَ یَزِیْدُ احَدُھما عَلَی الاٰخَرِ عن سعیدِ بنِ جبیرٍ قال ابنُ عباسٍ اَوَّلُ مااتخذَالنساءُ المِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُم اسماعیلَ اتخذت مِنطَقاً لَتُعَفِّیَ اثرھا علی سارةَ ثُم جاءَ بھا ابراھیمُ وبابنِھا اسماعیلَ وھی ترضِعُه' حتی وَضَعَھُمَا عند البیتِ عِندَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فی اعْلَی المسجدِ و لیس بمکةَ یومَئِذٍ احدٌ و لیس بھا ماءٌ فو ضعھما ھنالک وو ضع عندھما جِرَابًا فِیْهِ تمرٌو سقاءً فِیهِ ماءٌ ثُم قَفّٰی ابراھیمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُ اسماعیلَ فقالَتْ یَاابراھیمُ اَیْنَ تَذْھَبُ وَتَتْرُکُنَا بھٰذَا الوادیِ الَّذِی لیس فیه اِنسٌ وَلَاشیٌٔ فقالتْ له' ذلک مِرارًا وجعل لَایلتفتُ اِلَیْھَا فَقَالَتْ لَه' اَللّٰهُ الَّذِی اَمرکَ بھٰذَا قال نعم قالتْ اِذَنْ لَایُضَیِّعُنَا ثُمَّ رجعتْ فانطلقَ ابراھیمُ حتی اِذَا کان عِندالثنیةِ حیث لَایَرَوْنَه استقبلَ بوجھه البیتَ ثُمَّ دَعَا بھٰؤُلَاءِ الکلماتِ وَرَفَعَ یَدَیْهِ فقالَ رَبِّ اِنِّی اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیرِ ذِیْ زَرْعٍ حَتّٰی بَلَغَ یَشْکُرُوْنَ

۵۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں سختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے۔ دونوں حضرات اضافہ وکمی کے ساتھ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر کے واسطہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، عورتوں میں (کام اور مصروفیت کے وقت کمر پر) پٹکا باندھنے کا طریقہ (اسماعیل علیہ السلام) کی والدہ (ہاجرہ علیہا السلام) سے چلا ہے، سب سے پہلے انہوں نے پٹکا اس لئے باندھا تھا تاکہ سارہ علیہا السلام کی ناراضگی کو دور کر دیں (پٹکا باندھ کر خود کو خادمہ کی صورت میں پیش کر کے) پھر انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم (علیہم السلام) ساتھ لے کر نکلے، اس وقت ابھی آپ اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں اور بیت اللہ کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس جو زمزم کے اوپر مسجد الحرام کے بالائی حصے میں تھا، انہیں لا کر بٹھا دیا، ان دنوں مکہ کسی بھی انسان کے وجود سے خالی تھا اور ہاجرہ کے ساتھ پانی بھی نہیں تھا ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں حضرات کو وہیں چھوڑ دیا، اور ان کے لئے ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجور اور ایک مشکیزہ میں پانی رکھ دیا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی تھا) پھر ابراہیم علیہ السلام (گھر شام آنے تک کے لئے) روانہ ہوئے اس وقت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہا کہ اے ابراہیم! اس بے آب وگیاہ وادی میں جہاں کوئی بھی متنفس موجود نہیں، آپ ہمیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے بار بار اس جملے کو دہرایا لیکن ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے آخر

وَجَعَلَتْ امُ اسماعيلَ تُرْضِعُ اسماعيلَ وتَشْرَبُ من ذلك الماءِ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَافِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ و عَطِشَ ابنُها وجعلتْ تَنظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَمَّظُ اوقال يَتَلَبَّطُ فانطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ ان تَنظُرَ اليه فوَجدت الصفا اَقرَبَ جبلٍ في الارضِ يليها فقامتْ عليه ثم اِستَقبَلَتِ الوادىَ تَنظُرُ هَلْ تَرىٰ احدًا فلم تَرا حداً فَهَبَطَتْ من الصفا حَتّٰى اِذَا بلغتِ الوادى رفعتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثم سَعَتْ سَعْىَ الانسان المَجهُودِ حتى جاوزتِ الوادىَ ثم اَتَتِ المروةَ فقامتْ عليها ونظرتْ هل تَرىٰ اَحَدًا فلم تَرَ اَحداً ففعلتْ ذلك سَبْعَ مَرَّاتٍ قال ابنُ عباسٍ قال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ سَعْىُ النّاسِ بَيْنَهُما فلمّا اشرفَتْ عَلَى المَرْوَةِ سَمِعَتْ صوتًا فقالت صهٍ تُرِيْدُ نفسَها ثم تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ ايضًا فقالتْ قَد اَسمَعْتَ ان كان عندكَ غُوَاثٌ فاِذا هي بالمَلِكِ عند مَوْضِعِ زَمْزَم فَبَحَثَ بعَقِبِهٖ اوقال بجناحِهٖ حتى ظهرالماء فجعلتْ تحوّضُه' وَتقولُ بيدِهَا هٰكَذَا وجعلتْ تَغرِفُ قال ابنُ عباسٍ قال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اسماعِيلَ لَوْتَرَكَتْ زَمْزَمَ اوقال لَوْلَمْ تَغرِفْ مِنَ المَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عينًا مَعِيْنًا قال فشربتْ وَاَرْضَعَتْ ولدَها فقال لَهَا المَلِكُ لَاتخافُوا الضَيْعَةَ فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِي هٰذَا الغُلامُ وَابوُهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَهْلَه' وَكَانَ البَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الارضِ كالرَّابِيَةِ تاتِيهِ السُيُوْل فتاخذُ عن يمينِهٖ وَشمالِهٖ فكانت كَذٰلكَ حتى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِن جُرْهُمَ اواهلُ بيتٍ مِنْ جُرْهُمَ مُقبلِيْنَ من طريق كَدَاءٍ فَنَزَلُوْا فِي اسفلِ مَكَّةَ فَرَاَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا اِنَّ هٰذَا الطائرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى ماءٍ لَعَهْدُنا بهذا الوادِى وما فيه ماءٌ فَارسَلُوْا

ہاجرہ علیہا السلام نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کواس کا حکم دیا ـ
ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں، اس پر ہاجرہ علیہا السلام بول اٹھیں کہ
پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا، چنانچہ وہ واپس آگئیں اور ابرا
علیہ السلام روانہ ہوگئے جب وہ مقام ثنیہ پر، جہاں سے یہ لوگ آپ
دیکھ نہیں سکتے تھے تو آپ نے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ان الفاظ میں
دعا کی آپ نے ہاتھ اٹھا کر عرض کی ''میرے رب! میں نے اـ
خاندان کو اس وادی غیر ذی...... زرع میں ٹھہرایا ہے۔'' (قرآن مجید
آیت) یشکرون تک آپ کے دعائیہ کلمات نقل ہوئے ہیں اسماعیل عـ
السلام کی والدہ انہیں دودھ پلانے لگیں اور خود پانی پینے لگیں، آخر جـ
مشکیزہ کا سارا پانی ختم ہوگیا تو وہ پیاسی رہنے لگیں، اور ان ـ
صاحبزدے بھی پیاسے رہنے لگے، وہ اب دیکھ رہی تھیں کہ سامنے ان
لخت جگر (پیاس کی شدت سے پیچ وتاب کھا رہا ہے یا کہا کہ زمین پر لو
رہا ہے، وہ وہاں سے ہٹ گئیں، کیونکہ اس حالت میں انہیں دیکھنے ـ
دل بے چین ہوتا تھا صفا پہاڑی، وہاں سے سب سے زیادہ قریب تھی
اسی پر چڑھ گئیں (پانی کی تلاش میں) اور وادی کی طرف رخ کر ـ
دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی متنفس نظر آتا ہے، لیکن کوئی انسان نظر نہ آیا وہ
سے اتر گئیں اور جب وادی میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھا لیا (تاکہ دوڑ ـ
وقت نہ الجھیں) اور کسی پریشان حال کی طرح دوڑنے لگیں پھر وادی ـ
نکل کر مروہ پہاڑی پر آئیں اس پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں کہ کہیں کو
متنفس نظر آتا ہے، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح انہوں نے سات مرتبـ
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، (صفا
مروہ کے درمیان) لوگوں کے لئے سعی اسی وجہ سے مشروع ہو
(ساتویں مرتبہ) جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انہیں ایک آواز سنائی د
انہوں نے کہا، خاموش! یہ خود اپنے ہی سے وہ کہہ رہیں تھیں اور آواز
طرف انہوں نے کان لگا دیئے آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی ـ
انہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی اگر تم میری مدد کر سکتے ہو تو
کہا، کیا دیکھتی ہوں کہ جہاں اب زمزم (کا کنواں ہے) وہیں ایک فر
موجود ہے فرشتے نے اپنی ایڑی سے زمین میں گڑھا کر دیا یا یہ
کہا اپنے بازو سے، جس سے وہاں پانی ظاہر ہوگیا، حضرت ہاجرہ ـ
اسے حوض کی شکل میں بنا دیا اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کر دیا (تاکہ پ

رِيًا اَوْجَرِيَّيْنِ فَاِذَاهُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَاَخْبَرُوْهُمْ
ماءِ فَاَقْبَلُوا قال وامُ اسماعيل عندالماء فقالوا
ذَنِينَ لَنَا ان نَنْزِل عندكِ فقالتْ نعم ولكن
حقَّ لكم فى الماءِ قَالُوا نَعَمْ قال ابنُ عباس قال
بِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالفَى ذٰلِكَ اُمَّ
سماعِيلَ وَهِىَ تُحِبُّ الاُنْسَ فَنزَلُوا وَاَرْسَلُوا الى
لِيهِمْ فَنَزلُوا معهم حَتّٰى اِذا كَانَ بِهَا اهل اَبْيَاتٍ
هُم وشب الغُلامُ وتَعَلَّمَ العربيةَ مِنْهُمْ وَاَنفَسَهُمْ
عْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوَّجُوهَ امرَاةً
هم وماتتْ امُ اسماعيل فجاء ابراهيمُ بعد
تَزَوَّجَ اسماعيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَه فَلَمْ يَجِدْ
سماعيلَ فَسَأَلُ امراتَه عَنْهُ فقالت خَرَجَ يبتغِى لَنَا
م سَالَهَا عن عَيشِهِمْ وَهيئَتِهِم فقالت نَحْنُ بشرٍّ
حن فى ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ فسكت اليه قَالَ فَاِذَا جَاءَ
رُجكِ فَاقرَئِى عَلَيْهِ السَّلام وقُوْلِى له يُغَيِّرُ عتبةَ
بِه فلما جاء اسماعيلُ كانَّه انَسَ شيئًا فَقَالَ هَل
اءَ كُمْ مِنْ اَحَدٍ قالتْ نعم جائنا شيخٌ كذا وكذا
سَالَنَا عنكَ فاخبرتُه وسالنى كَيفَ عَيْشُنَا
خبرتُه انا فى جَهْدٍ وشدةٍ قال فهل اَوْصَاكِ
شئ قالتْ نعم اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عليكِ السلامَ
قولُ غَيِّرْ عَتْبَةَ بَابِكَ قال ذاكَ اَبِىْ وقد اَمَرَنِىْ
اُفَارِقَكِ اِلْحَقِى بِاَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ
خرىٰ فَلَبِثَ عَنْهُمْ ابراهيمُ مَاشاءَ اللّٰه ثُمَّ اَتَاهُمْ
دُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى امراتِه فَسَالَهَا عنه
الَتْ خَرَجَ يبتغى لنا قال كَيْفَ اَنْتُم وسَالَهَا عن
يْشِهِم وهيئتِهم فقالتْ نَحْنُ بخَيرٍ وَسَعَةٍ واثنتْ
لى اللّٰهِ فَقَالَ مَاطعامُكم قالتُ اللحمُ قال فما
رابُكم قالت الماءَ قال اللهمَّ بَارِكْ لَهُمْ فى
لحمِ والماءِ قَال النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَم
كُنْ لهم يومئذٍ حَبٌّ وَلَو كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ

بہنے نہ پائے) اور چلو سے پانی اپنے مشکیزہ میں ڈالنے لگیں، جب وہ بھر چکیں تو وہاں سے چشمہ ابل پڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ! ام اسماعیل پر رحم کرے اگر زمزم کو انہوں نے یوں ہی چھوڑ دیا ہوتا، یا آپ نے فرمایا کہ چلو سے مشکیزانہ بھرا ہوتا تو زمزم (تمام روئے زمین پر) ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا بیان کیا کہ حضرت ہاجرہ نے خود بھی وہ پانی پیا اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو بھی پلایا اس کے بعد ان سے فرشتے نے کہا کہ اپنے ضیاع کا خوف ہرگز نہ کرنا، کیونکہ یہیں خدا کا گھر ہوگا، جسے یہ بچہ اور اسکے والد تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اب جہاں بیت اللہ ہے، اس وقت وہاں ٹیلے کی طرح زمین اٹھی ہوئی تھی۔ سیلاب کا دھارا آتا اور اس کے دائیں بائیں سے زمین کاٹ کر لے جاتا اس طرح وہاں کے شب و روز گزرتے رہے اور آخر ایک دن قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا) کہ قبیلہ جرہم کے چند گھرانے، مقام کداء (مکہ کا بالائی حصہ) کے راستے سے گزر کر مکہ کے نشیبی علاقے میں انہوں نے پڑاؤ کیا، (قریب ہی) انہوں نے منڈلاتے ہوئے کچھ پرندے دیکھے ان لوگوں نے کہا کہ یہ پرندہ پانی پر منڈلا رہا ہے، حالانکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس وادی سے گزرے، یہاں پانی کا نام و نشان بھی نہ پایا آخر انہوں نے اپنا ایک آدمی یا دو آدمی بھیجے، وہاں انہوں نے واقعی پانی پایا چنانچہ انہوں نے واپس آ کر پانی کی موجودگی کی اطلاع دی، اب یہ سب لوگ یہاں آئے بیان کیا کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس وقت پانی پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ ہمیں اپنے پڑوس میں قیام کی اجازت دیں گی؟ ہاجرہ علیہا السلام نے فرمایا کہ ہاں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی پر تمہارا کوئی حق (ملکیت) کا نہیں قائم ہوگا انہوں نے اسے تسلیم کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اب ام اسماعیل کو پڑوسی مل گئے تھے بنی آدم کی موجودگی ان کے باعث انس و دل بستگی تو تھی ہی چنانچہ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اپنے قبیلے کے دوسرے لوگوں کو بھی بلوایا اور سب لوگ بھی یہیں آ کر قیام پذیر ہو گئے اس طرح یہاں ان کے کئی گھرانے آ کر آباد ہو گئے اور بچہ (اسماعیل علیہ السلام جرہم کے بچوں میں) جوان ہوا اور ان سے عربی سیکھ لی، جوانی میں اسماعیل علیہ

فَهُمَا لايَخْلُوُ عليهما احدٌ بغير مكةَ اِلَّا لم يُوَافِقَاهُ قالَ فاذا جاءَ زوجُكِ فَاَقرَئِى عليه السلام وَمِرِيهِ يُثَبِّتُ عَتَبَةَ بَابِهٖ فلما جاء اسماعيلُ قال هَلْ اَتَاكُمْ مِن احدٍ قالت نَعَمْ اَتانَا شيخٌ حسنُ الهيئةِ وَاَثنَتْ عليهِ فَسَالَنِى عَنكَ فاخبرتُه فَسَاَلَنِىْ كيفَ عيشُنا فاخبرتُه انا بِخَيْرٍ قال فَاَوصَاكِ بشَيءٍ قالتْ نعم هو يقرَأُ عليكَ السلامَ ويَاْمُرُكَ ان تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذاكِ اَبِىْ وَاَنْتِ العَتَبَةُ اَمَرَنِىْ ان اُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عنهم مَاشاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدُ ذٰلِكَ واسماعيلُ يَبْرِى نبلًا لَه' تَحْتَ دَوْحَةٍ قريبًا من زَمزَمَ فَلَمَّا رآه قام اليه فصنعا كما يصنع الوالد بالولد والولد بالوالد ثم قال يااسماعيلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِى بِاَمْرٍ قال فاصْنَعْ مَااَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وتُعِيْنُنِىْ قال وَاُعِيْنُكَ قال فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَبْنِىَ هٰهُنَا بَيتًا وَاَشَارَ الى اَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ على ماحَوْلَهَا قال فَعِنْدَ ذلكَ رَفَعَا القَوَاعِدَ من البيت فجعلَ اسماعيلُ يَاتِى بالحجارة وابراهيمُ يَبْنِىْ حتى اذا ارْتَفَعَ البناءُ جَاءَ بهذا الحَجَرِ فَوَضَعَه' لَه' فقام عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِىْ واسماعيلُ يناولهُ الحجارةَ وهُمَا يقولان رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ قال فَجَعَلاَ يَبنِيَان حَتّٰى يَدُوْرا حَوْلَ البيتِ وَهُمَا يقولان رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ

السلام ایسے تھے کہ آپ پر سب کی نظریں اٹھتی تھیں اور سب سے زیاد آپ بھلے لگتے چنانچہ جرہم والوں نے آپ کی اپنے قبیلے کی ایک لڑکی سے شادی کر لی، پھر اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (ہاجرہ علیہا السلام) کا بھی انتقال ہوگیا حضرت اسماعیل کی شادی کے بعد ابراہیم علیہ السلام یہاں، اپنے چھوڑے ہوئے سرمایہ کو دیکھنے تشریف لائے اسماعیل علیہ السلام گھر پر موجود نہیں تھے اس لئے آپ نے ان کی بیوی سے ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا، کہ روزی کی تلاش میں کہیں گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان سے ان کی معاش وغیرہ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ حالت اچھی نہیں ہے بڑی تنگی ترشی میں گزر اوقات ہوتی ہے اس طرح انہوں نے شکایت کی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو ان سے میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈالیں پھر جب اسماعیل علیہ السلام واپس تشریف لائے تو جیسے انہوں نے کچھ انسیت سی محسوس کی اور فرمایا کیا کوئی صاحب یہاں آئے تھے؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں ایک بزرگ اس اس صورت کے یہاں آئے تھے اور آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے میں نے انہیں بتایا (کہ آپ باہر گئے ہوئے ہیں) پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہاری معیشت کا کیا حال ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ ہماری گزر اوقات بڑی تنگی ترشی سے ہوتی ہے اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے تمہیں کچھ نصیحت بھی کی تھی؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں، مجھ سے انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور کہہ گئے ہیں کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں، اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد تھے اور مجھے یہ حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں جدا کر دوں اب تم اپنے گھر جا سکتی ہو، چنانچہ اسماعیل علیہ السلام نے انہیں طلاق دے دی اور بنو جرہم ہی میں ایک دوسری عورت سے شادی کر لی، جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور رہا، ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں آئے پھر جب کچھ دنوں کے بعد تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی وہ اپنے گھر موجود نہیں تھے آپ ان کی بیوی کے یہاں گئے اور ان سے اسماعیل کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا ہمارے لئے روزی تلاش کرنے گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تم لوگوں کا کیسا حال ہے؟ آپ نے ان کی گزر بسر اور دوسرے حالات کے متعلق دریافت فرمایا

انہوں نے بتایا کہ ہمارا حال بہت اچھا ہے، بڑی فراخی ہے انہوں نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت! آپ نے دریافت فرمایا اور پیتے کیا ہو؟ بتایا کہ پانی! ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی، اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل فرمایئے ان دنوں انہیں اناج میسر نہیں تھا اگر اناج بھی ان کے کھانے میں شامل ہوتا تو ضرور آپ اس میں بھی برکت کی دعا کرتے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ صرف گوشت اور پانی پر خوراک میں انحصار، مداومت کے ساتھ مکہ کے سوا اور کسی خطۂ زمین پر بھی موافق نہیں (مکہ میں اس پر انحصار مداومت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں موافق آجاتا ہے ابراہیمؑ نے جاتے ہوئے) ان سے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر واپس آجائیں تو ان سے میرا اسلام کہنا اور ان سے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں جب اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو پوچھا کہ یہاں کوئی آیا تھا، انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، ایک بزرگ! بڑی اچھی وضع وشکل کے آئے تھے، بیوی نے آنے والے بزرگ کی تعریف کی، پھر انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا اور میں نے بتادیا پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہارے گزر بسر کا کیا حال ہے تو میں نے بتایا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں اسماعیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا کیا انہوں نے تمہیں کوئی وصیت بھی کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ کو انہوں نے سلام کہا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بزرگ میرے والد تھے چوکھٹ تم ہو اور آپ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ تمہیں اپنے ساتھ رکھوں پھر جتنے دنوں اللہ تعالیٰ کو منظور رہا ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں تشریف لے گئے جب تشریف لائے تو دیکھا کہ اسماعیل علیہ السلام زمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے سائے میں (جہاں ابراہیم علیہ السلام انہیں چھوڑ گئے تھے) اپنے تیر بنا رہے تھے جب اسماعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو سروقد کھڑے ہو گئے۔ اور جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہی طرز عمل ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے ساتھ اختیار کیا پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم دیا ہے اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کے رب نے

جوحکم آپ کو دیا ہے آپ اسے ضرور انجام دیجئے۔ انہوں نے فرمایا ا
بھی میری مدد کر سکو گے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مدد کروں گا فرمایا کہ
تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسی مقام پر ایک گھر بناؤں (اللہ کا)
آپ نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے چاروں طرف
آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں حضرات نے بیت اللہ
بنیاد پر عمارت کی تعمیر شروع کی اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لا
تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے جب دیواریں بلند ہو گ
تو اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے اسے
دیا اب ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اسما
علیہ السلام پتھر دیئے جاتے تھے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا پڑھتے جا
تھے ''ہمارے رب'' ہماری طرف سے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑ
سننے والے، بہت جاننے والے ہیں'' فرمایا کہ دونوں حضرات تعمیر کر
رہے اور بیت اللہ کے چاروں طرف گھوم گھوم کر یہ دعا پڑھتے ر
''ہمارے رب! ہماری طرف سے یہ قبول کیجئے، بے شک آپ بڑ
سننے والے بہت جاننے والے ہیں۔

(۵۹۰) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ محمدٍ حَدَّثَنَا اَبُوعامرٍ عبدُالملكِ بنُ عمرٍو قال حدثنا ابراهيمُ بنُ نافعٍ عن كثيرِ بنِ كثيرٍ عن سعيدِ بنِ جُبَيْرٍ عن ابنِ عباسٍ رضى اللّٰه عنهما قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ ابراهيمَ وَبَيْنَ اهلِه ماكَانَ خَرَجَ باسماعيلَ وأُمِّ اسماعيلَ ومعهم شَنَّةٌ فِيْهَا مَاءٌ فجعلتْ اُمُّ اسماعيل تَشْرَبُ من الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا على صَبِيِّهَا حتى قدم مكةَ فوضعها تحت دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ ابراهيمُ اِلٰى اَهْلِه فَاتَّبَعَتْهُ اُمُّ اسماعيلَ حتى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاءَ نَادَتْهُ منْ ورائِه ياابراهيمُ اِلٰى مَنْ تترُكُنَا قال اِلَى اللّٰهِ قالتْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ قال فَرَجَعَتْ فجعلتْ تَشْرَبُ من الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لبنُها على صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا فَنِيَ الماءُ قَالت لوذهبتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا قال فذهبتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ احدًا فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا فلما

۵۹۰۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعا
عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن نا
نے حدیث بیان کی ان سے کثیر بن کثیر نے، ان سے سعید بن جبیر
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام
ان کی اہلیہ (حضرت سارہ رضی اللہ عنہا) کے درمیان جو کچھ ہونا تھا
وہ ہوا، تو آپ اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ (حضرت ہاجرہ رضی ا
عنہا) کو لے کر نکلے، ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا، جس میں پانی تھ
اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اسی مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ ا
بچے کو پلاتی رہیں، جب ابراہیم علیہ السلام مکہ پہنچے تو انہیں ایک بڑ
درخت کے پاس ٹھہرا کر اپنے گھر واپس آنے لگے، اسماعیل علیہ السلام
والدہ آپ کے پیچھے پیچھے آئیں (اسماعیل علیہ السلام کو گود میں اٹھا
ہوئے) جب مقام کداء پر پہنچے تو آپ نے پیچھے سے آواز دی کہ ا
ابراہیم! ہمیں کس پر چھوڑ کے جارہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ
ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر میں اللہ پر خوش ہوں بیان کیا کہ
حضرت ہاجرہ اپنی جگہ پر واپس چلی آئیں اور اسی مشکیزے سے پانی پ

ت الوادی سَعَتْ وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ ففعلتْ ذٰلِکَ
اطًا ثمَّ قَالَتْ لَوْذَهَبْتُ فنظرتُ مَافَعَلَ تَعْنِیْ
بِیَّ فذهبتُ فنظرتُ فاِذا هُوَ علی حالِهٖ کانّه
غُ لِلموتِ فلم تُقِرَّهَا نفسُهَا فقالتْ لوذَهَبْتُ
رتُ لَعَلّی اُحِسُّ احدًا فذهبتْ فصعدت الصَّفَا
رَتْ وَنظَرَتْ فلَمْ تُحِسَّ احدًا حتی اتمت
ا ثُمَّ قالتْ لوذهبتُ فنظرتُ مَافَعَلَ فَاِذَا هِیَ
رَتٍ فقالتْ اَغِثْ ان کان عندکَ خَیْرٌ فاذا
یلُ فقال بعَقِبِهٖ هٰکَذَا اوغمز بعَقِبِهٖ علی
ض قَالَ فانبثقَ الماءُ فَدَهِشَتْ امُّ اسماعیلَ
لتْ تَحْفِرُ قال فقال ابو القاسم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
لَمْ لوتَرَکَتْهُ کَانَ الماءُ ظَاهِرًا فجعلتْ تَشْرَبُ
الماء ویدِرُّ لبنُها علی صبیّها قال فَمَرَّ نَاسٌ من
هُمْ ببطن الوادیِ فَاِذَاهم بطیرٍ کانهم اَنْکَرُوا
ب وقالوا مایکون الطیرُ اِلَّا علی ماءٍ فَبَعَثُوْا
لَهُمْ فنظر فاذاهم بالماء فاتاهم فاخبرهم
ا الیها فقالوا یاامَّ اسماعیل اَتَاذَنِینَ لنا ان
ن معکِ اونَسْکُنُ مَعَکِ فَبَلَغَ ابنُها فَنَکَحَ
م امرأةً قال ثم انه بَدَالِاِبراهیمَ فقال لِاَهْلِهٖ اِنِّیْ
عٌ تِرکَتِیْ قال فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْنَ اسمٰعیلُ
تْ امرأتُه ذَهَبَ یَصِیدُ قال قُوْلِیْ له اِذَا جَاءَ
عَتَبَةَ بَابِکَ فَلَمَّا جَاءَ اخبرتْه قال انتِ ذاکِ
بِیَ الی اهلِکِ قال ثم انه بَدَالِاِبْرَاهیمَ فقالَ
هِ انی مُطَّلِعٌ تَرِکَتِیْ قال فَجَاءَ فقال اَیْنَ
عیلُ فقالتْ امرأتُه ذَهَبَ یَصِیْدُ فقالتْ اَلاَ
نَ فَتَطْعَمَ وَ تَشْرَبَ فقال وما طعامُکم وما
بُکم قالت طعامُنا اللحمُ وشرابُنا الماءُ قال
م بَارِکْ لهم فی طعامِهم و شرابِهم قَالَ فقال
لقاسم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرَکَةٌ بِدَعْوَةِ
هیمَ قَالَ ثُمَّ انه بَدَالِاِبراهیم فقال لِاَهْلِهٖ اِنِّیْ

رہیں اور اپنا دودھ بچے کو پلاتی رہیں، جب پانی ختم ہوگیا تو انہوں نے سوچا کہ ادھر ادھر دیکھنا چاہئے ممکن ہے کوئی متنفس نظر آ جائے۔ بیان کیا کہ یہی سوچ کر وہ صفا پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف دیکھا کہ شاید کوئی نظر آ جائے، لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر جب وادی میں اتریں تو دوڑ کر مروہ تک آئیں اسی طرح کئی چکر لگائے۔ پھر سوچا، کہ چلوں، ذرا بچے کو تو دیکھوں کہ کس حالت میں ہے، چنانچہ آئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا، جیسے موت کے لئے تڑپ رہا ہو۔ ان کا دل بہت بے چین ہوا، سوچا، چلوں دوبارہ دیکھوں ممکن ہے کوئی متنفس نظر آ جائے۔ آئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف نظر پھیر پھیر کر دیکھتی رہیں، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے سات چکر لگائے پھر سوچا، چلو دیکھوں بچہ کس حالت میں ہے اسی وقت انہیں ایک آواز سنائی دی انہوں نے (آواز سے مخاطب ہو کر) کہا کہ اگر تمہارے پاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کرو، وہاں جبرائیل موجود تھے انہوں نے اپنی ایڑی سے یوں کیا (اشارہ کر کے بتایا) اور زمین ایڑی سے کھودی بیان کیا کہ اس عمل کے نتیجے میں پانی پھوٹ پڑا۔ ام اسماعیل دہشت زدہ ہوگئیں پھر وہ زمین کھودنے لگیں بیان کیا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا، اگر وہ پانی کو یوں ہی رہنے دیتیں تو پانی پھیل جاتا۔ بیان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ زمزم کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو پلاتی، رہیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد قبیلہ جرہم کے کچھ افراد وادی کے نشیب سے گزرے انہیں وہاں پرندے نظر آئے انہیں کچھ عجیب سا معلوم ہوا (کیونکہ اس سے پہلے انہوں نے کبھی اس وادی میں پانی نہیں دیکھا تھا) انہوں نے آپس میں کہا کہ پرندہ تو صرف پانی ہی پر (اس طرح) منڈلا سکتا ہے، ان لوگوں نے اپنا آدمی وہاں بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو واقعی وہاں پانی موجود تھا، اس نے آ کر اپنے قبیلہ والوں کو اطلاع دی تو یہ سب لوگ یہاں آ گئے اور کہا کہ اے ام اسماعیل! کیا آپ ہمیں اپنے ساتھ رہنے کی یا (یہ کہا کہ) اپنے ساتھ قیام کی اجازت دیں گی؟ پھر ان کے بچے (اسماعیل علیہ السلام) بالغ ہوئے اور قبیلہ جرہم کی ہی ایک لڑکی سے ان کا نکاح ہوگیا، بیان کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور انہوں نے اپنی اہل (سارہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو (مکہ چھوڑ آیا تھا ان کی خبر لینے جاؤں گا)

مُطَّلِعُ تَرِكَتِي فجاء فوافق اسماعيلَ من وراء زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلاً له فقال يااسماعيلُ اِنَّ رَبَّكَ اَمَرَنِيُ ان اَبْنِيَ لَه' بيتًا قال اَطِعْ رَبَّكَ قَالَ اِنه قد اَمَرَنِيُ اَنْ تُعِيْنَنِيُ عَلَيْهِ قَالَ اِذَنْ اَفْعَلُ او كما قال فقاما فجعل ابراهيمُ يَبْنِيُ واسماعيلُ يُنَاوِلُهُ الحجارةَ وَيقولان رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنا اِنَّكَ اَنتَ السَّمِيعُ العَلِيْمُ قَالَ حتّٰى ارتفعَ البناءُ وَضَعُفَ الشيخ علىٰ نقل الحجارةِ فقام على حجر المقام فجعل يُنَاوِلُه الحجارة ويقولان رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنتَ السَّمِيْعُ العَلِيمُ

بیان کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور سلام کر کے دریا
فرمایا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے لئے
ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب وہ آئیں تو ان سے کہنا کہ اپنے دروا
چوکھٹ بدل ڈالیں) جب اسماعیل علیہ السلام آئے تو ان کی بیوی
واقعہ کی اطلاع دی) اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تمہیں ہو (
بدلنے کے لئے ابراہیم علیہ السلام کہہ گئے ہیں) اب تم اپنے گھر جا
ہو، بیان کیا کہ پھر دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت
اورانہوں نے اپنی اہل سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں ا
دیکھنے جاؤں گا، بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور دریا
فرمایا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے لئے
ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ ٹھہریئے اور کچھ تناول فرمالیجئے (
تشریف لے جایئے گا) ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم ل
کھاتے پیتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت کھاتے ہیں اور پانی
ہیں آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کے کھانے اور ان کے پانی
برکت نازل فرمایئے۔ بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا ابراہیم
السلام کی اس دعا کی برکت اب تک چلی آرہی ہے (کہ اگر مکہ میں
مسلسل صرف انہیں دونوں چیزوں پر کھانے پینے میں انحصار کرے
بھی انہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا) بیان کیا کہ پھر (تیسری بار) ابراہیم
السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور اپنی اہل سے انہوں نے کہا ک
کو میں چھوڑ آیا ہوں ان کی خبر لینے جاؤں گا۔ چنانچہ آپ تشریف لا
اور اس مرتبہ اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جو زمزم کے
اپنے تیر ٹھیک کر رہے تھے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اے اسما
تمہارے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کا ایک گھر بناؤں، بیٹے
عرض کیا کہ پھر اپنے رب کا حکم بجالایئے، انہوں نے فرمایا اور مجھ
بھی حکم دیا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو۔ عرض کیا کہ میں اس
لئے تیار ہوں اور دونوں حضرات یہ دعا کرتے جاتے تھے "ہمارے ر
ہماری طرف سے اسے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے ب
جاننے والے ہیں" بیان کیا کہ آخر جب دیوار بلند ہوگئی اور بزر
(حضرت ابراہیم) کو پتھر (دیوار پر) رکھنے میں دشواری ہوئی تو وہ م
(ابراہیم) کے پتھر پر کھڑے ہوئے اور اسماعیل علیہ السلام آپ کو پتھر

اٹھا کر دیتے جاتے تھے اور یہ دعا زبان پر جاری تھی "اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول کیجئے بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جاننے والے ہیں!!"۔

۵۹۱) حَدَّثَنَا موسَی بنُ اسماعیلَ حدثنا عبدُالواحدِ حدثنا الاعمشُ حدثنا ابراهِیمُ التَّیمیّ عن اَبِیهِ قَالَ سَمِعتُ اباذرٍ رضی اللّٰه عنه قال قلتُ یارَسُولَ اللّٰهِ اَیُّ مسجدٍ وُضِعَ فی الاَرضِ اَوَّلُ قال المسجدُ الحَرَامُ قال قلتُ ثم اَیٌّ قَالَ المَسجدُ الاقصٰی قلت کم کَانَ بینهما قال اَربَعُونَ سنةً ثُمَّ اَینَمَا اَدرَکَتکَ الصَّلاةُ بَعدُ فَصَلِّهٖ فَاِنَّ الفَضلَ فِیهِ

۵۹۱۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد تعمیر ہوئی تھی، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مسجد حرام! انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے عرض کیا اور اس کے بعد؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے عرض کیا ان دونوں مساجد کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ رہا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ چالیس سال۔ لیکن اب جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے فوراً اسے ادا کر لو کہ فضیلت اسی میں ہے (کہ وقت پر نماز پڑھی جائے۔)

۵۹۲) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ مسلمةَ عن مالکٍ عن عمرِو بنِ اَبِی عمرٍو مَولَی المُطَّلِبِ عن انسِ بنِ مالکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ له اُحُدٌ فقال هٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ابراهیمَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَاِنِّی اُحَرِّمُ مَابَینَ لَابَتَیهَا رَوَاهُ عبدُاللّٰه بنُ زیدٍ عن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ

۵۹۲۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے مطلب کے مولی عمرو بن ابی عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑی کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اے اللہ!...... ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو باحرمت شہر قرار دیا تھا اور میں مدینہ کے دو پتھریلے علاقے کے درمیانی حصے کو باحرمت قرار دیتا ہوں اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی ہے۔

۵۹۳) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ یوسفَ اخبرنا مالکٌ عن ابنِ شهابٍ عن سالمِ بنِ عبدِاللّٰهِ اَنَّ ابنَ اَبِی بکرٍ اخبر عبدَاللّٰه بنَ عُمَرَ عن عائشةَ رضی اللّٰه عنهم زَوجِ النبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَم تَرَی اَنَّ قَومَکِ لَمَّا بَنَوُالکَعبَةَ اقتصَرُوا عن قَوَاعِدِ ابراهِیمَ فَقُلتُ یارَسُولَ اللّٰه اَلاَ تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ ابراهِیمَ فَقَالَ لَولَاحِدثَانُ قَومِکِ بِالکُفرِ فقال عبدُاللّٰه بنُ عُمَرَ لَئِن کانتْ عائشةُ سمعتْ هٰذا مِن رسولِ اللّٰهِ

۵۹۳۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابن ابی بکر نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ کی (نئی) تعمیر کی تو قواعد ابراہیم کو چھوڑ دیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر آپ اسے قواعد ابراہیم کے مطابق دوبارہ اس کی تعمیر کیوں نہیں کر دیتے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا (تو میں ایسا ہی کرتا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مااُرىٰ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترک استلام الركنين اللذَيْنِ يَلِيَان الحجرَ اِلَّا اَنَّ البيتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَواعِدِ ابراهيمَ وقال اسماعيلُ عبدُاللّٰه بنُ ابى بكر

فرمایا کہ جب یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے ان دونوں کونوں کے، جو مقام ابراہیم کے قریب ہیں، استلام کو صرف اسی وجہ سے چھوڑا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر مکمل طور پر بناء ابراہیم کے مطابق نہیں ہوئی تھی اور اسماعیل نے کہا کہ عبداللہ بن ابی بکر (بجائے ابن ابی بکر کے۔)

(۵۹۴) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ يوسفَ اخبرنا مالكُ بنُ انسٍ عن عبدِاللّٰه بنِ ابى بكرِ بنِ محمدِ بنِ عمروِ بنِ حَزْمٍ عن ابيه عن عمروِ بنِ سُلَيمٍ الزُّرَقِيِّ اَخبَرَنِى ابوحميد السَّاعِدىُّ رضى اللّٰه عَنهُ انهم قالوا يارسولَ اللّٰه كيف نُصَلِّىْ عليكَ فقال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى الِ اِبرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزوَاجِهٖ وَذُرِيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى الِ اِبرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

۵۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک بن انس نے خبر دی انہیں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے انہیں ان کے والد نے انہیں عمرو بن سلیم زرقی نے اور انہیں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ "اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر، جیسی کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر، اور اپنی برکت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ذریت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو انتہائی ستودہ صفات ہے اور عظمت والا ہے۔

(۵۹۵) حَدَّثَنَا قيسُ بنُ حَفْصٍ وموسَى بنُ اسماعيلَ قالا حدثنا عبدُالواحدِ بنُ زيادٍ حدثنا ابوفَرْوَة مسلمُ بنُ سالمِ الهَمْدَانِىُّ قَالَ حَدَّثَنِى عبدُاللّٰه بنُ عيسٰى سمع عبدَالرحمٰن بنَ ابى ليلٰى قَالَ لَقِيَنِى كعبُ بنُ عُجْرَةَ فقال الا اُهْدِىْ لَكَ هديةً سمعتُها من النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقلتُ بلٰى فَاَهْدِهَالى فقال سألْنَا رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يارسولَ اللّٰه كيف الصلاةُ عليكم اهلَ البيتِ فانَّ اللّٰه قد عَلَّمَنَا كيف نُسَلِّمَ قال قُولوُا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى الِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبرَاهِيْمَ وَعَلٰى الِ اِبرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وعلٰى ال محمد كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى الِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

۵۹۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے اور موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے ابوفروہ مسلم بن سالم ہمدانی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا، کیوں نہ میں تمہیں (حدیث کا) ایک ہدیہ پہنچاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا میں نے عرض کی، جی ہاں یہ ہدیہ مجھے ضرور عنایت فرمایئے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضور ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر اور اہلبیت پر صلاۃ (درود) کس طرح بھیجا کریں، اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے (نماز کے تعدہ التحیات میں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو "اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرمایئے محمد ﷺ پر آل محمد پر، جیسا کہ آپ نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک آپ ستودہ صفات اور عظمت والے ہیں۔ اے اللہ! برکت نازل فرمایئے محمد پر اور آل محمد پر، جیسا کہ آپ نے برکت فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے

شک آپ ستودہ صفات اور عظمت والے ہیں۔

(۵۹۶) حَدَّثَنَا عثمانُ بنُ ابی شیبة حَدَّثَنَا جریرٌ عن منصورٍ عَنِ المِنهَالِ عن سعیدِ بنِ جبیرٍ عن ابنِ عباسٍ رَضِیَ اللّٰہ عنهما قال کان النّبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الحسن والحسینَ ویقول اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُبها اسمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّةِ مِن کُلِّ شَیطَانٍ وَهَامَّةٍ ومن کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ

۵۹۶۔ ہم سے ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے منہال نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے لئے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے تمہارے جدِ امجد ابراہیمؑ بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے طلب کیا کرتے تھے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے ذریعہ، ہر جنس کے شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے، اور ہر ضرر رساں نظر سے۔

باب ۳۱۴. قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرَاهِیْمَ وَ قَوْلِهٖ وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ

۳۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے واقعہ کی خبر کر دیجئے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے میرے رب مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں" ارشاد "اور لیکن اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے" تک۔

(۵۹۷) حَدَّثَنَا احمدُ بنُ صالِحٍ حَدَّثَنَا ابنُ وهبٍ قَالَ اخبرنی یونسُ عن ابنِ شهابٍ عن ابی سلمةَ بن عبدِالرحمٰنِ وسعیدِ بنِ المسیب عن ابی هریرةَ رَضِیَ اللّٰہ عنه اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قلبی وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوطًا لقد کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُولَ مَالَبِثَ یُوسُفُ لَاَجَبْتُ

۵۹۷۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے، انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کے زیادہ مستحق ہیں جب انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یہ صرف اس لئے تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے (پوری طرح) اور اللہ لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہوں نے رکن شدید کی پناہ چاہی تھی اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا (جب وہ بادشاہ کی طرف سے انہیں بلانے آیا تھا۔)

باب ۳۱۵. قَولِ اللّٰہ تعالٰی وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِسْمَاعِیْلَ اِنَّهٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

۳۱۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور یاد کرو اسماعیل کو کتاب قرآن مجید میں، بے شک وہ وعدے کے سچے تھے۔

(۵۹۸) حَدَّثَنَا قتیبةُ بنُ سعیدٍ حَدَّثَنَا حاتمٌ عن یزیدَ بنِ ابی عبیدٍ عن سلمةَ بنِ الاکوعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی نَفَرٍ مِنْ اَسْلَمَ یَنْتَضِلُوْنَ فقال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

۵۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ اسلم کی ایک جماعت سے گزرے جو تیر اندازی میں مقابلہ کر رہی تھی آنحضور ﷺ نے فرمایا،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمُوا بَنِي اِسمَاعِيلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الفرِيْقَيْنِ بِاَيدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكُمْ لَاتَرْمُوْنَ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ نَرمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ اِرْمُوا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

بنواسماعیل! تیراندازی کیے جاؤ کہ تمہارے جدامجد بھی تیر انداز تھے۔ اور میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں بیان کیا کہ یہ سنتے ہی دوسرے فریق نے تیر اندازی بند کر دی آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیابات ہوئی تم لوگ تیر کیوں نہیں چلاتے، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! جب آپ فریق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو اب ہم کس طرح تیر چلا سکتے ہیں اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھا، مقابلہ جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

باب۳۱۶. قِصَّةِ اسحَاقَ بنِ اِبرَاهِيمَ عَلَيهِمَا السَّلَامِ فِيهِ ابنُ عُمَرَ وَاَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۶۔اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کا واقعہ اس سلسلے میں ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے ہے۔

باب ۳۱۷. اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ المَوْتُ اِلَى قَوْلِهِ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسلِمُونَ

۳۱۷۔کیا تم لوگ اس وقت موجود تھے "جب یعقوبؑ کی وفات ہو رہی تھی" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ونحن له مسلمون" تک۔

(۵۹۹) حَدَّثَنَا اسحَاقُ بنُ ابرَاهِيْمَ سَمِعَ المعتمرَ عن عبيدِاللّٰه عن سعِيدِ بنِ اَبِيْ سعيدِ المقبرِيِ عن ابِى هريرةَ رضى اللّٰه عنه قال قِيْلَ للنبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اكرمُ الناسِ قَالَ اَكْرَمُهُمْ اَتقَاهُمْ قالوا يانبِى اللّٰهِ لَيْسَ عن هٰذا نَسْاَلُكَ قال فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عن هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْاَلُوْنِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا

۵۹۹۔ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے معتمر سے سنا انہوں نے عبیداللہ سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو وہ سب سے زیادہ شریف ہے صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف یوسف بن نبی اللہ (یعقوب) بن خلیل اللہ (ابراہیم علیہ السلام) تھے، صحابہ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ عرب کے شرفاء کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاہلیت میں جو لوگ شریف اور اچھے اخلاق وعادت کے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف اور اچھے سمجھے جائیں گے، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آجائے۔

باب۳۱۸. وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَومِهِ اَتَاْتُونَ الفَاحِشَةَ وَاَنتُم تُبصِرُوْنَ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ بَلْ اَنتُمْ قَومٌ تَجْهَلُونَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ اِلَّا اَنْ قَالُوا اَخرِجُوا آلَ لُوطٍ من قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ فَاَنْجَيْنَاهُ وَاَهْلَهٗ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الغَابِرِينَ وَاَمْطَرْنَا عَلَيهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ

۳۱۸۔"اور لوطؑ نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم جانتے ہوئے بھی کیوں فحش کام کا ارتکاب کرتے ہو تم آخر کیوں عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے ہو کچھ نہیں تم محض جاہل لوگ ہو اس پر ان کی قوم کا جواب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آل لوط کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں پس ہم نے انہیں اور ان کے متبعین کو نجات دی سوا ان کی بیوی کے کہ

مَطَرُ المُنذَرِيْنَ

ہم نے اس کے متعلق فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ عذاب میں باقی رہنے والی ہے اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی، پس ڈرائے ہوئے لوگوں پر بارش (کا عذاب) بڑا ہی برا تھا۔

(۲۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ اَخبَرَنَا شعیبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزنادِ عَنِ الاعرجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال یَغفِرُ اللّٰهُ لِلُوطٍ اِنْ کَانَ لَیَأْوِی اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ

۶۰۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے کہ وہ رکن شدید کی پناہ میں آنا چاہتے تھے۔

باب ۳۱۹. فَلَمَّا جَاءَ الَ لُوطِ الْمُرْسَلُونَ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ مُّنکَرُونَ بِرُکْنِهٖ بِمَنْ مَعَه لانهم قوّته تَرْکَنُوا تمیلوا فَاَنْکَرهُمْ وَاستنکرَهُمْ وَاحِدٌ یُهْرَعُونَ یُسْرَعُونَ دَابِرَ اٰخِرَ صیحة بمعنی هلکة للمتوسمین ای للنا ظرین لبسبیل ای لَبِطَرِیْقٍ

۳۱۹۔ "پھر جب آل لوط کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے آئے تو لوط نے کہا کہ آپ لوگ کسی دوسری جگہ کے معلوم ہوتے ہیں (موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں) "برکنہ" سے مراد وہ لوگ ہیں جو فرعون کے ساتھ تھے، کیونکہ وہ اس کی قوت بازو تھے ترکنوا بمعنی تمیلوا، فانکرھم، نکرھم اور استنکرھم کے معنی ہیں ایک ہیں یھرعون بمعنی یسرعون. دابر بمعنی اٰخر صیحة بمعنی هلکة. للمتو سمین ای للنا ظرین لبسبیل ای لبطریق.

(۲۰۱) حَدَّثَنَا محمودٌ حدثنا ابواحمدَ حدثنا سفیانُ عن ابی اسحاقَ عن الاسودِ عن عبدِاللّٰهِ رضی اللّٰه عنه قال قَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فهل من مُّدَّکِرٍ

۶۰۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے ابواحمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے "فھل من مدکر" پڑھا تھا۔

باب ۳۲۰. قَوْلِ اللّٰهِ تَعالٰی وَ اِلٰی ثَمُودَ اَخَاهُمْ صَالِحًا کَذَّبَ اَصْحَابُ الحِجْرِ اَلْحِجْرُ موضع ثمودَ وامَّا حَرثٌ حِجْرٌ حَرَام وَکُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُور وَالْحِجْرُ کلُ بناءٍ بَنَیْتَه وَمَا حَجَّرْتُ عَلَیْهِ مِنَ الاَرضِ فَهُوَ حِجر وَمِنْهُ سُمِّیَ حَطِیْمُ البَیْتِ حِجْرًا کَاَنَّه مُشْتَقٌ من مَحْطُومٍ مِثلَ قَتِیلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَیُقَالُ لِلْاُنْثٰی من الخیل الحِجْرُ وَیقال لِلعَقلِ حِجْرَ وَحِجیً واما حِجرُ الیمامة فَهُوَ مَنزِلٌ

۳۲۰۔ "اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور قوم ثمود کے پاس ہم نے ان کے (قومی) بھائی صالح کو بھیجا" حجر والوں نے (اپنے نبی کو (جھٹلایا)" حجر، ثمود کی بستی تھی اور حرث حجر کے معنی حرام کے ہیں۔ ہر ممنوع چیز کو حجر محجور کہتے ہیں۔ جو بھی عمارت تم تعمیر کرو اسے محجر کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح جو زمین احاطہ کے ذریعہ گھیر دو اسے بھی حجر کہتے ہیں گویا وہ محطوم سے مشتق ہے۔ جیسے قتیل، مقتول سے۔ گھوری کو بھی حجر کہتے ہیں۔ عقل کو حجر کہتے ہیں اور حجی بھی۔ لیکن حجر الیمامہ بستی تھی (قوم ثمود کی)۔

(۲۰۲) حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سفیانُ حدثنا هشامُ بنُ عُرْوَةَ عن ابیه عن عبدِاللّٰهِ بنِ زمعة قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الَّذِیْ

۶۰۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی

عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ اِنتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُوعِزٍّ وَمَنعَةٍ فِي قُوَّةٍ كَأَبِي زَمْعَةَ

کریم ﷺ سے سنا (کہ آپ خطبہ دے رہے تھے) (اور خطبہ کے درمیان) آپ نے اس قوم کا ذکر کیا جنھوں نے اونٹنی کو ذبح کر دیا تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا خدا کی بھیجی ہوئی، اس (اونٹنی کو ذبح کرنے والا، قوم کا ایک ہی بہت با اقتدار اور باعزت فرد تھا، ابوزمعہ کی طرح۔

(۶۰۳) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ مسكينٍ اَبُوالحسنِ حَدَّثَنَا يحيىَ بنُ حَسَّانِ بنِ حَيَّانَ اَبُوزكريَا حَدَّثَنَا سليمانُ عن عبدِاللّٰه بنِ دينارٍ عن ابن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما نزل الحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تبوكَ اَمَرَهُم ان لايَشْرَبُوا من بئرها وَلَا يَسْتَقُوا منها فَقَالُوا قد عَجَنَّا مِنهَا وَاسْتَقَيْنَا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَطْرَحُوا ذٰلِكَ العَجِينَ وَيُهْرِقُوا ذٰلِكَ المَاءَ وَيُرْوٰى عن سَبْرَةَ بنِ معبدٍ وابى الشَّمُوسِ اَنَّ النبىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِلقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ اَبُوذَرٍ عن النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ

۶۰۳۔ ہم سے محمد بن مسکین ابوالحسن نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی بن حسان بن حیان ابوزکریا نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حجر (ثمود کی بستی) میں پڑاؤ کیا، غزوۂ تبوک کے لئے جاتے ہوئے تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ یہاں کے کنوؤں کا پانی نہ پئیں اور نہ اپنے برتنوں میں ساتھ لیں، صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم نے تو اس سے اپنا آٹا بھی گوندھ لیا اور پانی اپنے برتنوں میں بھی رکھ لیا آنحضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ گندھا ہوا آٹا پھینک دیں اور پانی بہادیں اور بسرہ بن معبد اور ابوالشموش کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھانے کو پھینک دینے کا حکم دیا تھا اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جس نے آٹا اس پانی سے گوندھ لیا ہو (وہ اسے پھینک دے)۔

(۶۰۴) حَدَّثَنَا ابراهيمُ بنُ المنذرِ حدثنا انسُ بن عياضٍ عن عبيدِاللّٰه عن نافعٍ اَنَّ عبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما اَخْبَرَه‘ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارضَ ثمودَ الحِجرَ فاستَقُوا من بِئرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَاَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يُهْرِيقُوا مااسْتَقَوْا من بئرها وان يَعْلِفُوا الابلَ العَجينَ وَاَمَرَهُم ان يَّسْتَقُوا مِنَ البِئرِ الَّتِى كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تابَعَه‘ اسامة عن نَافِعٍ

۶۰۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے، اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ صحابہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ثمود کی بستی حجر میں، پڑاؤ کیا تو وہاں کے کنوؤں کا پانی اپنے برتنوں میں بھر لیا اور آٹا بھی اس پانی سے گوندھ لیا لیکن آنحضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جو پانی انہوں نے اپنے برتنوں میں بھر لیا ہے اسے انڈیل دیں اور گندھا ہوا آٹا جانوروں کو کھلا دیں اس کے بجائے آنحضور ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی لیں جس سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔

(۶۰۵) حدثنى محمدٌ اخبرنا عبدُاللّٰه عن مَعْمَرٍ عن الزهرىِ قال اَخْبَرَنِى سالمُ بنُ عبدِاللّٰه عن ابيه رَضِيَ اللّٰه عنهم اَنَّ النبىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بالحِجرِ قَالَ لاتدخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا اِلَّا ان تَكُونُوا باكِينَ ان يُصِيبَكُم مِثْلُ

۶۰۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے ان سے زہری نے بیان کیا انہیں ان کے والد (عبداللہ) رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم ﷺ جب مقام حجر سے گزرے تو فرمایا کہ ان لوگوں کی بستی میں جنہوں نے ظلم کیا تھا نہ داخل ہو مگر اس صورت میں کہ تم روتے ہوئے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر

مَااَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَاءِه وَهُوَعَلَى الرَّحْلِ.

آپ ﷺ نے اپنی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لی۔ آپ کجاوے پر تشریف رکھتے تھے۔

(۲۰۶) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه حدثنا وَهْبٌ حدثنا اَبِیْ سَمِعْتُ يُونُسَ عن الزهرِيِ عن سالمٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنفُسَهُمْ اِلَّا ان تَكُونُوا بَاكِيْنَ اَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصا بَهُمْ

۶۰۶۔ مجھ سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے یونس سے سنا، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم سے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کہ تمہیں ان لوگوں کی بستی سے گزرنا پڑ رہا ہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تو روتے ہوئے گزرو کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ آ پکڑے جس میں ظالم لوگ گرفتار کئے گئے تھے۔

باب ۳۲۱. اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ

۳۲۱۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا اسحاقُ بنُ منصورٍ اَخْبَرَنَا عبدُالصمدِ حَدَّثَنَا عبدُالرحمٰنِ بن عبدِاللّٰه عن ابيه عن ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عن النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' قال الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابن الْكَرِيمِ ابن الكريم يُوسُفُ بنُ يَعقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ ابنِ اِبرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۶۰۷۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبدالصمد نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف بن شریف، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام تھے۔

باب ۳۲۲. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ فِى يُوسُفَ وَاِخوَتِهِ اٰيَاتٌ لِلسَّا ئِلِيْنَ

۳۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک یوسف اور ان کے بھائیوں کے واقعات میں، پوچھنے والوں کے لئے عبرتیں ہیں۔

(۲۰۸) حَدَّثَنَا عبيدُ بنُ اِسمَاعِيلَ عن ابى اسامة عن عبيد اللّٰه قال اخبرنى سعيدُ بنُ ابى سعيدٍ عن ابى هريرةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوا لَيسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاكرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابن نبى اللّٰه ابْنُ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيسَ عَنْ هذا نسألك قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُونِى اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الاِسْلَامُ اِذَا فَقِهُوا

۶۰۸۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، انہیں سعید بن ابی سعید نے خبر دی انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا، سب سے زیادہ شریف آدمی کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کا خوف سب سے زیادہ رکھتا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر سب سے زیادہ شریف، اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تم لوگ عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو، انسانی برادری (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں (کہ ان میں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں) جو لوگ تم میں زمانہ جاہلیت میں شریف اور بہتر اخلاق کے تھے

اسلام کے بعد بھی وہ ویسے ہی ہیں، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آ جائے۔

(۶۰۹) حَدَّثَنَا محمدٌ اخبرنا عبدةُ عن عبيدِ الله عن سعيدٍ عن ابی هريرةَ رَضِیَ اللّٰه عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم بِهٰذَا

۶۰۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں عبیداللہ نے، انہیں سعید نے، انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، اور انہیں نبی کریم ﷺ نے، اسی طرح۔

(۶۱۰) حَدَّثَنَا بَدَلُ ابْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شعبةُ عن سعدِ بنِ اِبْرَاهِيمَ قال سمعتُ عروةَ بنَ الزبير عن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰه عنها انَّ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مُرِی اَبَابَكْرٍ يُصَلِّی بِالنَّاسِ قَالَتْ انه رَجُلٌ أَسِيفٌ مَتٰی يَقُمْ مقامَک رَقَّ فَعَادَ فعادتْ قَالَ شعبة فَقَالَ فِی الثَّالثَةِ اوالرابعةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا اَبَابَكْرٍ

۶۱۰۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم ﷺ نے (مرض الموت میں) ان سے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ وہ بہت رقیق القلب ہیں آپ کی جگہ جب کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہو جائے گی آنحضور ﷺ نے انہیں دوبارہ یہی حکم دیا، انہوں نے بھی دوبارہ یہی عذر بیان کیا، شعبہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بھی صواحب یوسف ہی ہو، ابوبکر سے کہو۔

(۶۱۱) حَدَّثَنَا الربيعُ بنُ يحيى البصریُّ حدثنا زائدة عن عبدالمالک بن عميرٍ عن ابی بردة بنِ ابی موسٰی عن ابيه قال مَرِضَ النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فقال مُرُوا ابابكرٍ فَلْيُصَلِّ بالناسِ فقالتْ عائشةُ اَنَّ اَبَابكرٍ رَجُلٌ كذا فَقَالَ مثله فقالَتْ مِثْلَه' فقال مُرُوْهُ فانكنَّ صواحبُ يوسفَ فَاَمَّ اَبُوبكرٍ فی حياةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حسينٌ عن زائدةَ رَجُلٌ رَقِيقٌ

۶۱۱۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ بصری نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن عمیر نے ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، (رقیق القلب) انسان ہیں لیکن آنحضور ﷺ نے دوبارہ یہی حکم دیا اور انہوں نے بھی یہی عذر دہرایا آخر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہو تم لوگ بھی صواحب یوسف ہی ہو۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کی زندگی میں امامت کی تھی اور حسین نے زائدہ کے واسطہ سے "رجل رقیق" کے الفاظ بیان کئے۔

(۶۱۲) حَدَّثَنَا اَبُوالیمانِ اخبرنا شعيب حَدَّثَنَا ابوالزنادِ عن الاعرج عن ابی هريرةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَنجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِی رَبِيعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنجِ سَلَمَةَ بنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنجِ الوَلِيْدَ بنَ الوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنجِ الْمُستَضعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجعلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِی يُوسُفَ

۶۱۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دیجئے، اے اللہ ضعیف اور کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے (مشرکوں کی زیادتی اور ظلم سے) اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت گرفت میں لے لیجئے، اے اللہ یوسف علیہ السلام کے عہد کی سی

قحط سالی ان پر نازل فرمایئے۔

(٦١٣) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ محمدِ بنِ اسماءَ ابن اخِي جويرِيةَ حَدَّثَنَا جويرية بنُ اسماءَ عن مالكٍ عن الزهريِ ان سعيدَ بْنَ المسيبِ واَباعبيدِ اَخبَرَاه عن ابى هريرةَ رَضِىَ اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأوِى اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ اَتَانِى الدَّاعِى لَاَجَبْتُه'

٦١٣۔ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء ابن اخی جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے انہیں سعید بن میسب اور ابوعبیدہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ رکن شدید کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں اتنی طویل مدت تک قید میں رہتا، جتنی یوسف علیہ السلام رہے تھے اور پھر میرے پاس (بادشاہ کا آدمی) بلانے کے لئے آتا تو میں ضرور اس کے ساتھ چلا جاتا۔

(٦١٤) حَدَّثَنَا محمدُ بْنُ سَلَامٍ اخبرنا ابنُ فُضَيلٍ حَدَّثَنَا حصينٌ عن سفيانَ عن مسروقٍ قالَ سألتُ اُمَّ رُومَانَ وَهِىَ اُمُّ عائشةَ لَمَّا قِيْلَ فِيْهَا مَاقِيْلَ قالتْ بينما انامع عائشةَ جالِسَتَانِ اذ وَلَجَتْ علينا امرأةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وهي تَقُوْلُ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ قالتْ فقلتُ لِمَ قالتْ اِنَّهُ نَمَى ذِكرَالْحديث فقالتْ عائشةُ اَىُّ حديثٍ فَاَخْبَرَتْهَا قالتْ فَسَمِعَه اَبُوبكرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عليها فما افاقَتْ اِلَّا وعليها حُمّٰى بِنَافِضٍ فجاءَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال مالِهٰذِهٖ قُلتُ حُمّٰى اَخذَتْها مِنْ اَجلِ حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهٖ فَقَعَدَتْ فقالتْ واللّٰه لئن حلفْتُ لَاتُصَدِّقُوْنِّىْ وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَاتَعْذِرُوْنِّىْ فَمَثَلِىْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يعقوبَ وَبَنِيْهِ فاللّٰهُ المستعانُ على ماتَصِفُوْنَ فانصرفَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَااَنْزَلَ فَاَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِاللّٰهِ لَابِحَمْدِ اَحَدٍ

٦١٤۔ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں ابن فضیل نے خبر دی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے ام رومان رضی اللہ عنہا سے۔ (آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں)، عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جوافواہ اڑائی گئی تھی اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں عائشہؓ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک انصاری خاتون ہمارے یہاں آئیں اور کہا کہ اللہ فلاں (مسطح رضی اللہ عنہ) کو بدلہ دے اور وہ بدلہ بھی دے چکا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے ادھر کی ادھر لگائی ہے، پھر انصاری خاتون نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تہمت کا سارا) واقعہ بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی والدہ سے) پوچھا کہ کونسا واقعہ ہے؟ تو ان کی والدہ نے انہیں واقعہ کی تفصیل بتائی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کو بھی معلوم ہو گیا؟ ان کی والدہ نے بتایا کہ ہاں۔ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ بے ہوش ہو گئیں اور گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی کہ ایک بات اس سے کہی گئی تھی اور اسی کے صدمے سے بخار آ گیا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہا کہ بخدا، اگر میں قسم کھاؤں، جب بھی آپ لوگ میری بات نہیں مان سکتے اور اگر کوئی عذر بیان کروں تو اسے بھی نہیں تسلیم کر سکتے، بس میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کی سی ہے (کہ انہوں نے

اپنے بیٹوں کی من گھڑت کہانی سن کر فرمایا تھا کہ) ''جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں اس پر اللہ ہی کی مدد چاہتا ہوں، اس کے بعد آنحضور واپس تشریف لے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کو جو کچھ منظور تھا وہ نازل فرمایا (حضرت عائشہ کی برأت کے سلسلے میں) جب آنحضور ﷺ نے اس کی اطلاع عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی تو انہوں نے کہا کہ اس کے لئے صرف اللہ کی حمد وثنا'' ہے کسی اور کی نہیں۔

(٦١٥) حَدَّثَنَا يحيىَ بنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الليثُ عن عُقيلٍ عن ابنِ شهابٍ قال اخبرَنى عروةُ انَّه' سَأَلَ عائشة رضىَ اللّٰهُ عنها زوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم ارايت قوله حتّٰى اِذَا استيأس الرُّسُلُ وَظَنُّوْا انَهُم قد كُذِبُوْا قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ واللّٰهِ لقد استَيْقَنُوْا اَنَّ قومَهم كَذَّبُوهُم وَمَا هُوَ بالظَّنِّ فقالتْ ياعُرَيَّةُ لَقَدْ اسْتَيْقَنوا بذٰلِكَ قلتُ فَلَعَلَّهَا اوكُذِبُوْا قالتْ معاذَاللّٰه لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تظُنُّ ذٰلِكَ بربِّهَا وَاَمَّا هٰذِهِ الاٰيةُ قالتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا بربِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَاخَرَ عَنْهُمُ النَصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَومِهِمْ وَظَنُّوْا اَنَّ اتباعهم كَذَّبُوْاهُمْ جَاءَ هُمْ نَصْرُاللّٰه قال ابوعبداللّٰه اسْتَيْأَسُوْا افتعلوا من يَئِسْتُ منه اى من يوسف لاتيأ سوا من رَوْحِ اللّٰه معناه الرجاء اخبرنى عبدة حدثنا عبد الصمد عن عبد الرحمٰن عن ابيه عن عمر رضى اللّٰه عنهما عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال الكَرِيْمُ ابنُ الكَرِيْمِ ابنِ الكَرِيمِ ابنِ الكَرِيْمِ يُوسُفُ بنُ يَعْقُوبَ بنِ اِسْحَاقَ بنِ اِبْراهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

٦١٥۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق پوچھا ''حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انهم قد کذبوا۔'' (بالتشدید) ہے یا کذبوا (بالتخفیف) یہاں تک کہ جب انبیاء ناامید ہوگئے اور انہیں خیال گزرنے لگا کہ اب انہیں جھٹلا دیا جائے گا، تو اس کی مدد پہنچی، تو انہوں نے فرمایا کہ (یہ بالتشدید ہے اور مطلب یہ ہے کہ) ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا تھا میں نے عرض کی کہ اس کا تو انہیں یقین تھا ہی کہ قوم انہیں جھٹلا رہی ہے پھر قرآن میں لفظ ''ظن'' (گمان وخیال کے معنی میں) استعمال کیوں کیا گیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''عریہ! انبیاء اسے پوری طرح جانتے تھے اور یقین رکھتے تھے (کہ ان کی قوم انہیں جھٹلا رہی ہے) میں نے عرض کی ''شاید'' یہ ''اوکذبوا'' (بالتخفیف) ہو انہوں نے فرمایا معاذ اللہ! انبیاء اپنے رب کے ساتھ اس طرح کا گمان نہیں کر سکتے (خلاف وعدہ کا) لیکن یہ آیت، انہوں نے فرمایا...... تو اس کا تعلق انبیاء کے ان متبعین سے ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور اپنے انبیاء کی تصدیق کی تھی، پھر جب آزمائشوں اور مشکلات کا سلسلہ طویل ہوا اور اللہ کی مدد پہنچنے میں تاخیر پر تاخیر ہوتی رہی (کیونکہ اس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا) انبیاء اپنی قوم کے ان افراد سے تو بالکل مایوس ہوگئے تھے جنہوں نے ان کی تکذیب کی تھی اور (مدد کی تاخیر کی وجہ سے) انہیں یہ گمان ہوا (شدت مایوسی کی وجہ سے) کہ کہیں ان کے متبعین بھی تکذیب نہ کر بیٹھیں تو ایک دم اللہ کی مدد آپہنچی۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ استیاسوا، افتعلوا، کے وزن پر ہے یئست سے۔ منہ اے من یوسف۔ لاتیأ سوا من روح اللہ کے معنی رجاء امید کے ہیں۔ مجھے عبدہ نے خبر دی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن

نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف بن شریف یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

ب۳۲۳. قولِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَيُّوبَ اِذْنَادٰى رَبَّه‘
ى مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اُرْكُضْ
سرِبْ يَرْكُضُوْنَ يَعْدُوْنَ

۳۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ایوب (علیہ السلام) نے جب اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف اور مرض نے آ گھیرا ہے اور آپ ارحم الراحمین ہیں" ارکض بمعنی اضرب۔ یر کضون ای یعدون۔

(٦١٦) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ محمدِ الجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا
دُالرزاقِ اخبرنا معمرٌ عن همامٍ عن ابى هريرةَ
ضِىَ اللّٰهُ عنه عن النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ما اَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ
بٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِي ثوبِهٖ فناداٰى رَبُّه‘ يااَيُّوبُ اَلَمْ
نْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّاتَرٰى قَالَ بَلٰى يَارَبِّ وَلٰكِنْ
غِنَى لِى عن بَرَكَتِكَ

٦١٦۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں ان پر گرنے لگیں آپ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے ان کے پروردگار نے ان سے کہا کہ اے ایوب! جو کچھ تم دیکھ رہے ہو (سونے کی ٹڈیاں) کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ صحیح ہے، اے رب العزت! لیکن آپ کی برکت سے میں کس طرح بے نیاز ہوسکتا ہوں۔

ب ۳۲۴. وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسٰى اِنَّه‘ كَانَ
خلَصًا وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ
طُّورِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا كلمه وَوَهَبْنَا لَه‘ مِنْ
حمَتِنَا اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا للواحد وللاثنين
لجمِيعِ نَجِيٌّ وَيقال خَلَصُوْا نَجِيًّا اعتزلوا نَجِيًّا
لجميع اَنْجِيَه يَتَنَاجَون تَلَقَّفُ تَلَقَّمُ

۳۲۴۔ اور یاد کرو کتاب (قرآن مجید) میں موسیٰ کو کہ وہ (اپنی عبادات و ایمان میں) مخلص اور موحد تھے اور رسول و نبی تھے، جب کہ ہم نے طور کی داہنی جانب سے انہیں آواز دی اور سرگوشی کے لئے انہیں قریب بلایا اور ان کے لئے اپنی رحمت سے ہم نے ان کے بھائی ہارون کو نبوت سے سرفراز کیا۔ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لئے لفظ نجی استعمال ہوتا ہے بولتے ہیں خلصوا نجیا، یعنی سرگوشی کے لئے علیحدہ جگہ چلے گئے (اگر نجی کا لفظ مفرد کے لئے استعمال ہوا ہو تو اس کی جمع انجیہ ہوگی تلقف بمعنی تلقم۔

ب ۳۲۵. وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرعَوْنَ اِلٰى
لِه مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

۳۲۵۔ "اور فرعون کے خاندان کے ایک مؤمن فرد نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد مسرف کذاب تک۔

(٦١٧) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ يوسفَ حَدَّثَنَا الليثُ
ى حَدَّثَنِى عُقَيْلٌ عن ابنِ شهابٍ سمعتُ عروةَ
ى قالتْ عائشةُ رضى اللّٰه عنها فَرَجَعَ النبىُّ
لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خديجةَ يَرجُفُ فُؤادُه
طلقتْ بِهٖ الى وَرَقَةَ بْنِ نوفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ
أُ الانجيلَ بالعربيةِ فقال ورقة مَاذا تَرٰى

٦١٧۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، انہوں نے عروہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پھر نبی کریم ﷺ (غار حرا سے) سب سے پہلی مرتبہ وحی کے نازل ہونے کے بعد) ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا

فَاَخْبَرَه' فَقَالَ ورقةُ هٰذَا الناموسُ الَّذِی اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی وان اَدْرَکَنِیْ یَوْمُکَ اَنْصُرْکَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا الناموسُ صاحبُ السِّرِّ الَّذِی یُطْلِعُه بِمَا یَسْتُرُهُ عن غَیرِهٖ

آنحضور ﷺ کو (اپنے عزیز) ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، وہ نصرانی ہوگئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھتے تھے ورقہ نے پوچھا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے انہیں بتایا تو انہوں نے بتایا کہ یہی وہ ہیں ''ناموس'' جنہیں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا تھا اور اگر میں تمہارے زمانے تک زندہ رہا تو میں تمہاری پوری پوری مدد کروں گا۔ ناموس، رازدار کو کہتے ہیں۔ جو ایسے راز پر بھی مطلع ہو جو آدمی دوسروں سے چھپاتا ہے۔

باب۳۲۶. قول اللّٰه عَزَّوَجَلَّ وَهَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ مُوسٰی اذرَاٰی نَارًا اِلٰی قَوْلِهٖ بِالْوَادِی الْمُقَدَّسِ طُوًی اٰنَسْتُ اَبْصَرْتُ نارًا لَّعَلِّی اٰتِیْکُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ الآیة قال ابنُ عباسٍ المقدَّسُ المبارَکُ طُوًی اسم الوادی سِیْرَتَهَا حالَتَهَا والنُّهٰی التُّقٰی بِمِلْکِنَا بِاَمْرِنَا هَوٰی شَقِیَ فَارِغًا اِلَّا مِنْ ذِکْرِ مُوْسٰی رِدْاً کَیْ یُصَدِّقَنِیْ وَیُقَالُ مُغِیْثًا اَوْمُعِیْنًا یَبْطِشُ وَیَبْطُشُ یَأْتَمِرُوْن یَتَشَاوَرُوْنَ والجَذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِیظَةٌ مِنَ الخَشَبِ لَیْسَ فِیْهَا لَهَبٌ سَنَشُدُّ سَنُعِیْنُکَ کُلَّمَا عَزَّزْتَ شَیْئًا فقد جعلتَ له عَضُدًا وقال غیرُه کُلَّمَا لَمْ یَنْطِقْ بِحَرْفٍ اوفیه تَمْتَمَةٌ اَوْفَأْفَأَةٌ فهی عُقْدةٌ اَزْرِی ظَهْرِی فَیُسْحِتَکُمْ فَیُهْلِکَکُمُ المُثْلٰی تأنیثُ الأمثلِ یقول بدینِکم یقال خُذِالمُثْلٰی خُذِالاَمْثَلِ ثم ائْتُوْا صَفًّا یُقَالُ هَلْ اتیتَ الصفَّ الیومَ یعنی المصلّٰی الَّذِی یُصَلّٰی فیه فاَوْجَسَ اَضْمَرَ خوفًا فَذَهَبَتِ الواوُمن خِیْفَةً لکسرةِ الخاء فِی جُذُوْعِ النخلِ علی جُذُوْعِ خَطْبُکَ بَالُکَ مِسَاسَ مصدر ماسَّهُ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهٗ لَنُذْرِیَنَّه' الضَّحٰی الحَرُّ قُصِّیْهِ اتبعِی اَثَرَه وقد یکون ان تَقُصَّ الکلامَ نحن نَقُصُّ عَلَیْکَ عن جُنُبٍ عن بُعْدٍ وعن جَنَابَةٍ وعن اجتناب واحِدٌ قال مجاهد علی قَدَرٍ مَوْعِدٍ لاتَنِیَا لَاتَضْعُفَا یَبَسًایَا بِسًا من زینةِ القوم الحُلٰی الذی استعاروا من اٰلِ فرعونَ

۳۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اور کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کا واقعہ معلوم ہوا جب انہوں نے آگ دیکھی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد 'بالوادی المقدس طویٰ' تک انست ای ابصرت میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے تمہارے لئے اس میں سے کوئی انگارہ لاسکوں'' (تاپنے کے لئے ...... آخر آیت تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ المقدس مبارک کے معنی میں ہے ''طویٰ'' وادی کا نام ہے۔ سیرتھا یعنی اس کی حالت۔ النہی بمعنی ...... پرہیزگاری۔ بملکنا یعنی اپنے حکم سے۔ ھویٰ یعنی بدبخت رہا۔ فارغا یعنی (ہر چیز، خوف و ڈر سے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل) و خالی تھا سوا موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے۔ رداً یصدقنی (یعنی میرے ساتھ ہارون علیہ السلام کو مددگار کے طور پر بھیجئے تاکہ فرعون کے دربار میں میری رسالت کی تصدیق کریں) رداً کے معنی فریادرس کے بھی آتے ہیں اور مددگار کے بھی یبطش اور یبطش (طاَ کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ) یاتمرون بمعنی یتشاورون۔ الجذوۃ لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑا جس میں لپٹ نہ ہو (اگرچہ آگ ہو) سنشد یعنی ہم تمہاری مدد کریں گے کہ جب تم نے کسی کی مدد کی تو گویا تم اس کے دست وبازو بن گئے اور دوسرے حضرات نے کہا کہ جب کوئی حرف زبان سے نہ ادا ہو پائے لکنت ہو یا فازبان پر آجاتا ہے تو اس کے لئے لفظ ''عقدۃ'' استعمال کرتے ہیں ازری بمعنی طهری فیسحتکم بمعنی فیهلککم المثلی۔ امثل کی تانیث ہے (بمعنی افضل) کہتے ہیں خذ المثلی، خذ الا مثل. ثم أتوا صفاً، کہتے ہیں هل اتیت الصف الیوم. (یہاں الصف سے مراد) وہ جگہ ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہو۔ فاوجس یعنی دل میں پیدا ہو، خوف۔ خیفۃ (جو اصل میں خوفۃ تھا) کا واؤ خاء کے کسرہ کی وجہ سے یا سے بدل گیا ہے۔'' فی جذوع النخل ای علی جذوع النخل. خطبک بمعنی،

فتھا القیتھا القی صنع فنسی موسی ھم ونه اخطا الرب ان لایرجع الیھم قولا فی جل ۔

بالک۔ مساس مصدر ہے ماسہ مساساً سے لننسفنہ یعنی الندرینہ، الضحاء بمعنی الحر۔ قصیہ یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی جا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نقص الکلام سے اس کے معنی ماخوذ ہوں (جیسے آیت) نحن نقص علیک. میں ہے عن جنب یعنی عن بعد۔ اور عن جنابة وعن اجتناب ایک معنی میں ہیں مجاہد نے فرمایا کہ علی قدر (میں قدر کا ترجمہ) وعدہ متعینہ ہے۔ لاتنیا یعنی لا تضعفا یبساً بمعنی یابساً۔ من زینة القوم سے مراد وہ زیورات ہیں جو انہوں نے آل فرعون سے مستعار لئے تھے فقذ فتھا ای القیتھا. القی بمعنی صنع۔ فنسی موسی، یعنی سامری اور اس کے متبعین یہ کہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام، پروردگار (ان کی مراد گوسالہ سے تھی، معاذ اللہ) کو چھوڑ کر دوسری جگہ (طور پر) چلے گئے۔ ان لا یرجع الیھم قولاً، گوسالہ کے بارے میں ہے۔

۶۱) حدثنا ھدبة بن خالد حدتنا ھمام حدثنا دة عن انس بن مالک عن ما لک بن صعصعة رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثھم عن ة اسری به حتی اتی السماء الخامسة فاذا ون قال ھذا ھا رون فسلم علیه فسلمت علیه ذ ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح عه ثابت وعبا د بن ابی علی عن انس عن النبی ی الله علیه وسلم

۶۱۸۔ ہم سے ہدبة بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس رات کے متعلق حدیث بیان کی جس میں آپ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ جب آپ پانچویں آسمان پر تشریف لائے تو وہاں ہارون علیہ السلام تشریف رکھتے تھے، جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی! اس روایت کی متابعت ثابت اور عباد بن ابی علی نے انس رضی اللہ عنہ نے واسطے سے بیان کی اور ان نے نبی کریم ﷺ سے۔

ب ۳۲۷. قول الله تعالی وھل اتاک حدیث سی وکلم الله موسی تکلیما

۳۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور کیا آپ کو موسیٰ کا واقعہ معلوم ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو اپنے کلام سے نوازا۔

۶۱) حدثنا ابراھیم بن موسی اخبرنا ھشام بن سف اخبرنا معمر عن الزھری عن سعید بن سیب عن ابی ھریرة رضی الله عنه قال قال ول الله صلی الله علیه وسلم لیلة اسری به ت موسی واذا رجل ضرب رجل کانه من ال شنوء ة و رایت عیسی فاذا ھو رجل ربعة مر کانما خرج من دیماس وانا اشبه ولد

۶۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کی سرگذشت بیان کی جس میں آپ ﷺ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گٹھے ہوئے بدن کے تھے، بال گھنگھریالے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوءة کے افراد میں سے ہوں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا وہ

ابراھیم ثُمَّ اُتِیتُ بِاِنَاءَ یْنِ فِی اَحَدِھِمَا لَبَنٌ وَفِی الْاٰخَرِ خَمرٌفقَالَ اِشْرَب اَیَّھُمَا شِئتَ فَاَخَذتُ اللَّبَنَ فَشَرِبتُه' فَقِیلَ اَخَذتَ الفِطْرَةَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ

میانہ قد اور نہایت سرخ وسفید تھے (چہرے پر اتنی شادابی تھی کہ) معلـ
ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانے سے نکلے ہیں، اور میں ابراہیم علیہ السلام
اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں، پھر دو برتن میرے سا
لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبرائیل علـ
السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجئے مـ
نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دودھ پی گیا مجھ سے کہا گیا
آپ نے فطرت (اسلام اور استقامت) کو اختیار کیا اگر اس کے بجا
آپ نے شراب پی ہوتی تو، آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(۶۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنا غُندَرٌ حَدَّثَنَا شعبةُ عن قتادةَ قال سمعتُ ابالعالیة حدثنا ابنُ عمِ نبیکم یعنی ابنَ عباسٍ عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ینبغی لِعَبْدٍ ان یقولَ اَنَا خَیْرٌ مِنْ یونسَ بنِ مَتّٰی ونَسَبَه' الی ابیه وذکر النبیُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیلَةَ اُسرِیَ به فقال موسٰی اٰدَمُ طُوَالٌ کَانَّه' مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَ قال عیسٰی جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَکَرَ مالکًا خازنَ النارِ وذکر الدَّجَّالَ

۶۲۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ
بیان کیا انہوں نے ابوالعالیہ سے سنا اور ان سے تمہارے نبی کے
زاد بھائی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کر
ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ مجھے یونس بن مـ
علیہ السلام پر ترجیح دے آنحضور ﷺ نے آپ کا نام آپ کے والد
طرف سے منسوب کر کے لیا۔ اور آنحضور ﷺ نے شب معراج
ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گوں اور دراز قد
ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قبیلہ شنوءہ کے کوئی صاحب ہوں اور فرمایا
عیسیٰ علیہ السلام درمیانہ قدؐ تھے اور آنحضور ﷺ نے داروغہ جہنـ
مالک کا بھی ذکر فرمایا اور دجال کا بھی ذکر فرمایا۔

(۶۲۱) حَدَّثَنَا علیُّ بنُ عبدِاللّٰه حَدَّثَنَا سفیانُ حَدَّثَنَا ایوبُ السَّختِیَانِیُّ عن ابنِ سعیدِ بنِ جبیرٍ عن ابیه عنِ ابنِ عباسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عنهما اَنَّ النبیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما قَدِمَ المدینةَ وَجَدَھُمْ یصومون یومًا یعنی عاشوراءَ فقالوا ھٰذَا یومٌ عظیمٌ وھُوَ یَوْم نَجّٰی اللّٰهُ فیه مُوسٰی واَغْرَقَ اٰلَ فرعونَ فَصَام موسٰی شکرًا لِلّٰه فقال اناأولٰی بموسٰی مِنْهُمْ فصامهوأمر بِصِیَامِهِ

۶۲۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
حدیث بیان کی ان سے ایوب سختیانی نے حدیث بیان کی ان
سعید بن جبیر کے صاحبزادے (عبداللہ) نے اپنے والد کے واسطـ
سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم ﷺ
مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ایک دن یعنی عاشوراء کا روز
رکھتے تھے ان لوگوں (یہودیوں) نے بتایا کہ یہ بڑا باعظمت دن
اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور آل فرعون
کو غرق کیا تھا۔ اس کے شکرانہ میں موسیٰ علیہ السلام نے اس دن
روزہ رکھا تھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کا ان
سے زیادہ قریب ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھـ
شروع کیا اور صحابہؓ کو بھی اس کا حکم دیا۔

ب ۳۲۸. قول الله تعالٰی وَوَاعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ
ةً وَاَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً
الَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ
صْلِحْ وَلَاتَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَلَمَّا جَاءَ
سٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ
كَ قَالَ لن تَرَانِیْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ
ل دَكَّهٗ زلزلهٗ فدُكَّتَا فَدُكِكْنَ جَعَلَ الجبالَ
لوا حدةِ كما قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَّ السَّمٰوٰتِ
لْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ یقل كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَیْنِ
رِبُوْا ثوبٌ مشرَّب مَصْبُوْغٌ قال ابنُ عباسٍ
جَسَتْ اِنْفَجَرَتْ واذنَتَقْنَا الجَبَلَ رَفَعْنَا

۳۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور ہم نے موسیٰ سے تیس دن کا وعدہ کیا، پھر اس میں دس دن کا مزید اضافہ کر دیا اور اس طرح ان کے رب کے متعین کردہ چالیس دن پورے ہو گئے'' اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری غیر موجودگی میں میری قوم کی نگرانی کرتے رہنا، اور ان کے ساتھ نرم رویہ رکھنا اور مفسدوں کے راستے کی پیروی نہ کرنا، پھر جب موسیٰ علیہ السلام ہمارے متعین کردہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے (بلا واسطہ) گفتگو کی تو انہوں نے عرض کی میرے پروردگار! مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے، میں آپ کو دیکھ لوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''وانا اول المؤمنین۔'' تک بولتے ہیں کہ یعنی اسے جھنجھوڑ دیا۔ (آیت میں) فدکنا معنی میں فدککن کے ہے ''الجبال'' کو واحد کے حکم میں تسلیم کر کے (اور اسی طرح الارض کو آیت میں تثنیہ کا صیغہ لائے) جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ان السموات والارض کانتا رتقا (بصیغہ تثنیہ) اس کے بجائے کن رتقا (بصیغہ جمع) نہیں فرمایا (رتقا کے معنی) ملے ہوئے کے ہیں۔ اشربوا (یعنی ان کے دلوں میں گوسالے کی محبت رس بس گئی تھی) ثوب مشرب رنگا ہوا کپڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انجست کے معنی پھوٹ پڑی واذ نتقنا الجبل، یعنی پہاڑ کو ہم نے ان کے اوپر اٹھایا۔

۲۲) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ یوسفَ حَدَّثَنَا سفیانُ
ْ عمرِو بنِ یحیٰی عن ابیه عن ابی سعیدٍ رَضِیَ
هُ عنه عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ
عقُوْنَ یومَ القِیامةِ فَاكُوْنُ اَوَّلَ من یُفِیْقُ فَاِذَا اَنَا
وسٰی اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلاَ اَدْرِیْ
قَ قَبْلِیْ اَمْ جُوْزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ

۶۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں، اب مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے ہوں گے یا (بے ہوش ہی نہیں کئے گئے ہوں گے بلکہ) انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کا بدلہ ملا ہو گا۔

۲۲) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ محمدٍ الجُعفِیُّ حَدَّثَنَا
دُالرَّزَّاقِ اخبرنا مَعْمَرٌ عن همامٍ عن ابی هریرةَ
یَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النّبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ْ بَنُوْ اسرائیلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ
نْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ

۶۲۳۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوا کرتا اور اگر حواء علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت کبھی نہ کرتی (حدیث پر نوٹ

گزر چکا ہے۔)

باب ۳۲۹. طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ يُقَالُ لِلْمَوْتِ الكَثِيرِ طُوفَانٌ القُمَّلُ الحَمنان يشبه صِغارَ الحَلَمِ حقيق حق سُقِطَ كُلَّ مَنْ نَدِمَ فقد سُقِطَ فِى يَدِهِ

۳۲۹۔قرآن مجید میں طوفان سے مراد سیلاب کا طوفان ہے۔ بکثر اموات کا وقوع ہونے لگے تو اسے بھی طوفان کہتے ہیں۔ القمل چچڑی کو کہتے ہیں جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے حقیق بمعنی حق۔ (بمعنی نادم ہوا) جو شخص بھی نادم ہوتا ہے تو (گویا) وہ اپنے ہاتھ میں پڑتا ہے (یعنی کبھی ہاتھ کو دانتوں سے، شدت غم میں کاٹتا ہے اور کبھی ہا سے دوسری حرکتیں کرتا ہے جو غم والم پر دلالت کرتی ہیں۔)

باب ۳۳۰. حدِيثُ الخَضِرِ مَعَ مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۳۳۰۔خضر علیہ السلام کا واقعہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ۔

(۶۲۴) حَدَّثَنَا عمرُو بنُ محمدٍ حَدَّثَنَا يعقوب بنُ اِبراهِيمَ قال حدثنى ابى عن صالحٍ عن ابن شهابٍ ان عبدَاللّٰهِ بنَ عبدِاللّٰهِ اخبره عن ابن عباس انه تَمَارٰى هو وَالحَرُّ بنُ قيسٍ الفَزَارِىُّ فى صاحب موسٰى قال ابنُ عباسٍ هُوَخَضِرُ فَمَرَّ بهما اُبَىُّ بن كعبٍ فَدَعاه بنُ عباسٍ فقال انى تما ريتُ اَنَا وصاحِبِى هٰذا فِى صاحبِ موسٰى الَّذى سَاَلَ السَّبِيلَ الى لُقِيِّهِ هل سَمِعتَ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُر شانَه قَالَ نعم سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَينَمَا موسٰى فِى مَلَاءٍ مِنْ بنِى اِسْرَائيلَ جَاءَ هُ رَجُلٌ فقال هَل تَعلَمُ اَحدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَى مُوسٰى بلٰى عَبْدُ نَاخضرٌ فَسَأَلَ موسى السَّبِيلَ اليه فَجُعِلَ لَهُ الْحوتُ اٰيَةً وَقِيلَ لَه، اِذَا فقدتَ الحوتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاه فَكَانَ يَتْبَعُ الْحُوتَ فِى البَحْرِ فقال لِمُوْسٰى فَتَاهُ اَرَأَيْتَ اِذْاَ وَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّى نَسِيْتُ الْحُوْتَ ومااَنْسَانِيْهُ اِلَّاالشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَه فَقَال مُوسٰى ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِىْ فَارتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَانِهِمَا الَّذِىْ قَصَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِىْ كِتَابِهِ

۶۲۴۔ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حر بن قیس فزاری رضی عنہ سے صاحب موسیٰ (علیہما السلام) کے بارے میں ان کا اختلاف پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ...... وہاں سے گزرے تو ابن عباس رضی عنہ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرا، اپنے ان ساتھی سے صاحب موسیٰ بارے میں اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملاقات کے لئے موسیٰ علیہ السا نے راستہ پوچھا تھا، کیا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے ان کے حالات تذکرہ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں نے آنحضور ﷺ کو فرماتے سنا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے ان سے آکر پوچھا، کیا آپ ایسے شخص کو جانتے ہیں جو اس روئے زمین پر آپ سے زیادہ علم رکھنے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے (جنہیں ان احوال کا علم جن کا آپ کو نہیں) موسیٰ علیہ السلام نے ان تک پہنچنے کا راستہ پوچھ انہیں مچھلی کو اس کی نشانی کے طور پر بتایا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی ہو جائے (تو جہاں گم ہوئی ہو وہاں) واپس آجانا وہیں ان سے ملاقا ہوگی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام دریا میں (سفر کے دوران) مچھلی کی برابر نگر کرتے رہے پھر ان سے ان کے رفیق سفر نے کہا کہ آپ نے خیال نہ کیا جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تو میں مچھلی (کے متعلق بتانا) بھ

گیا تھا اور مجھے محض شیطان نے اسے یاد رکھنے سے غافل رکھا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی کی تو ہمیں تلاش تھی، چنانچہ یہ حضرات اسی راستے سے پیچھے کی طرف لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان دونوں، حضرات کے ہی وہ حالات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

(۶۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سفيانُ حدثنا عمرُو بنُ دينارٍ قال اخبرني سعيدُ بنُ جبيرٍ قال قلتُ لابنِ عباسٍ اَنَّ نَوفًا البِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ موسٰى صاحب الخضرِ لَيسَ هُوَ مُوسَى بن اسرائيل انما هو مُوسٰى اٰخَرُ فقال كَذَبَ عَدُوُّاللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بنُ كعبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ان مُوسٰى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي اِسرَائيل فَسُئِلَ اَىُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فقال اَنَا فعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذ لَمْ يَرُدَّ العِلمَ اِلَيْه فقال لَه' بَلٰى لِيْ عَبْدٌ بِمجْمَعِ البَحْرَينِ هُوَ اَعْلَمُ مِنكَ قَالَ اَىْ رَبِّ وَمَنْ لى بِهٖ وَرُبَّمَا قال سفيانُ اَىْ رَبِّ وَكَيْفَ لى به قال تَاْخُذُ حُوتًا فتجعله فِي مِكتَلٍ حيثما فقدتَ الحوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قال فهو ثَمَّه واخذ حوتا فجعله فِي مِكتلٍ ثم انطلق هُوَوَ فتاه يُوْشَعُ بنُ نونٍ حَتّٰى اَتَيَا الصخرةَ وَضَعَا رؤسَهما فَرَقَدَ موسٰى واضْطَرَبَ الحوت فخرج فسقط في البَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَه' فى البحر سَرَبًا فَاَمْسَكَ اللّٰهُ عن الحوتِ جرية الماءِ فصار مثلَ الطاق فقال هٰكذا مِثلُ الطاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بقيةَ لَيلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا حتى اِذَا كَانَ من الغد قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَاءَ نَا لقد لَقِيْنَا مِن سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ولم يجد مُوسٰى النصبَ حتى جَاوَزَ حيث امره اللّٰهُ قال لَه' فتاه اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَي الصَّخْرَةِ فَاِنّي نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيطَانُ ان اَذْكُرَه' وَاتَّخَذَ سَبِيْلَه' فِي البَحْرِ عَجَبًا فكان للحوتِ سَرَبًا ولهما عَجَبًا قَالَ لَه' مُوسٰى

۶۲۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ، موسیٰ، صاحب خضر بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں، بلکہ وہ دوسرے موسیٰ ہیں (علیہم السلام) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دشمن خدا نے قطعاً بے بنیاد بات کہی، ہم سے اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو کھڑے ہوکر خطاب کر رہے تھے کہ ان سے پوچھا گیا، کون سا شخص سب سے زیادہ جاننے والا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ (جیسا کہ چاہئے تھا) انہوں نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ کیوں نہیں، میرا ایک بندہ ہے جہاں دو دریا آ کر ملتے ہیں وہاں رہتا ہے اور تم سے زیادہ جاننے والا ہے، انہوں نے عرض کیا، اے رب العزت! میں ان سے کس طرح مل سکوں گا! سفیان نے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے کہ اے ''رب کیف لی بہ'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک مچھلی پکڑ کر اپنے تھیلے میں رکھ لو، جہاں وہ مچھلی گم ہوجائے بس میرا بندہ وہیں تمہیں ملے گا، بعض اوقات انہوں نے (بجائے فهوثم کے) فهوثمه کہا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا۔ پھر آپ اور آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے، جب یہ حضرات چٹان پر پہنچے تو سر سے ٹیک لگائی، موسیٰ علیہ السلام کو نیند آ گئی اور مچھلی تڑپ کر نکلی اور دریا کے اندر چلی گئی اور اس نے دریا میں اپنا راستہ اچھی طرح بنالیا، اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کے پہاڑ کو روک دیا اور وہ محراب کی طرح ہوگئی، انہوں نے واضح کیا کہ یوں محراب کی طرح! پھر دونوں حضرات اس دن اور رات کے باقی ماندہ حصے میں چلتے رہے جب دوسرا دن آیا تو موسیٰ علیہ السلام

ذٰلکَ مَاکُنَّا نبغِی فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا
رجعًا یَقُصَّانِ اٰثَارَھما حَتّٰی انْتَھَیَا اِلَی الصخرۃِ فاذَا
رَجُلٌ مُسَجًّی بثوب فَسَلَّمَ موسٰی فَرَدَّ علیه فقال
وَاَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ قال انامُوْسٰی قال مُوْسٰی
بنی اسرائیل قال نعم اَتَیْتُکَ لِتُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا قال یَا موسٰی انی علٰی علمٍ من علمِ اللّٰهِ
علمنیهِ اللّٰه لَاتعلمه وَانت علٰی علمٍ من علمِ اللّٰهِ
علمکه اللّٰهُ لااعلَمُه قال هل اَتَّبِعُکَ قال اِنَّکَ
لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَکَیْفَ تَصبِرُ عَلٰی مَالَمْ
تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا اِلٰی قوله اَمْرًا فَانْطَلَقَا یَمْشِیَان عَلٰی
سَاحِلِ البحر فَمَرَّتْ بهما سفینةٌ کَلَّمُوْھم ان
یَحْمِلُوھم فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوه بغیر نَوْلٍ فلما
رکبا فِی السَّفِینةِ جاء عصفورٌ فَوَقَعَ علی حرفِ
السفینة ·فَنَقَر فِی البَحْر نَقْرَةً اَوْنَقْرَتَینِ قال له
الخضریا موسٰی مانَقَصَ علمی وعلمُکَ من علمِ
اللّٰه اِلَّا مثل مانقص هٰذَا العُصْفُورُ بِمنقارِهٖ من
البحر اِذْ اَخَذَ الفَأْس فنَزَعَ لوحًا قال فلم یَفْجَأْ
مُوْسٰی الا وقد قلع لوحًا بِالقَدُّومِ فقال له مُوسٰی
ماصنعتَ قومٌ حملونا بغیرِ نَوْلٍ عمدتَ اِلٰی
سفِیْنَتِهِمْ فخرقتها لِتُغْرِقَ اهلَها لقد جئتَ شیئًا اِمْرًا
قال اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لن تستطیعَ معی صبرًا قَالَ
لَاتُؤَاخِذْنی بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرهقْنِی من اَمْرِی
عُسْرًا فَکَانَتِ الاولی مِن موسٰی نِسْیَانًا فلما خَرَجَ
من البحر مَرُّوْا بغلامٍ یلعبُ مَعَ الصبیان فاخذ
الخضرُ براسهِ فَقَلَعَه' بِیَدِهٖ هٰکَذَا وَ اَوْمَاءَ سفیانُ
بِاَطْرَافِ اصابِعِهٖ کانه یَقْطِفُ شیئًا فقال له موسٰی
اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جئتَ شیئًا نُکرًا
قَالَ الم اَقُلْ لک اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا
قال ان سَاَلْتُکَ عن شَیْءٍ بَعْدَھَا فَلَا تُصَاحِبْنِی قد
بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّی عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَھْلَ

نے اس وقت اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ اب ہمارا کھانا لاؤ، کیونکہ
اپنے اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت
تک کوئی تھکان محسوس نہیں کی تھی جب تک وہ اس متعینہ جگہ سے آگے نہ
بڑھ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا ان کے رفیق نے کہا کہ
دیکھئے تو سہی جب ہم چٹان پر اترے ہوئے تھے تو میں مچھلی (کے متعلق
کہنا) آپ سے بھول گیا اور مجھے اس کی یاد سے صرف شیطان نے
غافل رکھا اور اس مچھلی نے تو (وہیں چٹان کے قریب) دریا میں اپنا راستہ
حیرت انگیز طریقہ پر بنالیا تھا، مچھلی کو تو راستہ مل گیا تھا اور یہ حضرات (خدا
کی اس قدرت پر) حیرت زدہ تھے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی جگہ
تھی جس کی ہم تلاش میں ہیں چنانچہ دونوں حضرات اسی راستے سے
پیچھے کی طرف واپس ہوئے اور جب اس چٹان پر پہنچے تو وہاں ایک
صاحب موجود تھے سارا جسم ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے، موسیٰ علیہ
السلام نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا اس خطے میں تو
سلام کا رواج نہیں تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں
انہوں نے پوچھا، بنی اسرائیل کے موسیٰ! فرمایا کہ جی ہاں، میں آپ کی
خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ علم مفید سکھادیں، جو
آپ کو سکھایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا، اے موسیٰ، میرے پاس اللہ کا دیا
ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور تم اسے نہیں جانتے
اسی طرح آپ کے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ
علم سکھایا ہے اور میں اس کو نہیں جانتا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں
آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں انہوں نے کہا آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر
سکتے، اور واقعی آپ ان امور کے متعلق صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو آپ
کے احاطہ علم میں نہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "امرا" تک۔ آخر موسیٰ اور
خضر علیہ السلام چلے، دریا کے کنارے کنارے پھر ان کے قریب سے
ایک کشتی گزری، ان حضرات نے کہا کہ انہیں بھی کشتی والے کشتی پر سوار
کرلیں، کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کسی اجرت کے
بغیر اس پر سوار کرلیا۔ جب یہ اصحاب اس پر سوار ہوگئے تو ایک چڑیا آئی
اور کشتی کے ایک کنارے پر بیٹھ کر اس نے پانی اپنی چونچ میں ایک یا دو
مرتبہ ڈالا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا، اے موسیٰ! میرے اور آپ کے علم
کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں ہوئی جتنی اس چڑیا کے

قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ مَائِلًا اَوْمَأَ بيده هكذا واشار سفيانُ كانه يَمْسَحُ شيئًا اِلٰى فَوْق فلم اسمع سفيان يذكر مائلا اِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ اَتَيْنَاهُم فلم يُطْعِمُونا ولم يُضَيِّفُوْنَا عَمَدْتَّ الى حَائِطِهِمْ لوشئتَ لَاتَّخَذْتَ عليه اَجْرًا قال هٰذا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيْلِ مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا من خَبَرِهِمَا قَالَ سفيانُ قال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوْكَانَ صَبَرَ لَقُصَّ عَلَيْنَا من اَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابنُ عباسٍ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ ابواه مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لي سُفْيَانُ سَمِعْتُه مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهٗ منه قيل لسفيانَ حَفِظْتَهٗ قبل ان تَسْمَعَه من عمروٍ اَوْتَحَفَّظْتَهٗ من انسانٍ فقال مِمَّنْ اَتَحَفَّظُهٗ ورواه احدٌ عن عمرٍو غيري سَمِعْتُه منه مَرَّتَيْنِ اوثلاثا وَحَفِظْتُهٗ مِنْهُ

دریا میں چونچ مارے سے دریا کے پانی میں کمی ہوگی، اتنے میں خضر علیہ السلام نے کلہاڑی اٹھائی اور کشتی میں سے ایک تختہ نکال لیا، موسیٰ علیہ السلام نے جو نظر اٹھائی تو وہ اپنی کلہاڑی سے نکال چکے تھے اس پر وہ بول پڑے کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ جن لوگوں نے ہمیں بغیر کسی اجرت کے سوار کر لیا انہیں کی کشتی پر آپ نے بری نظر ڈالی اور اسے چیر دیا کہ سارے کشتی والے ڈوب جائیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ نے نہایت ناگوار کام کیا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ (کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ (یہ بے صبری اپنے وعدہ کو بھول جانے کی وجہ سے ہوئی، اس لئے) آپ اس چیز کا مجھ سے مواخذہ نہ کریں جو میں بھول گیا تھا اور میرے معاملے میں تنگی نہ فرمائیں، یہ پہلی بات موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوئی تھی پھر جب دریائی سفر ختم ہوا تو ان کا گزر ایک بچے کے پاس سے ہوا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے (دھڑ سے) جدا کر دیا، سفیان نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے (جدا کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے) اشارہ کیا، جیسے وہ کوئی چیز اچک رہے ہوں، اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے ایک جان کو ضائع کر دیا، کسی دوسرے کی جان کے بدلے میں بھی یہ نہیں تھا، بلا شبہ آپ نے ایک برا کام کیا، خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اچھا اس کے بعد اگر میں نے آپ سے کوئی بات پوچھی تو پھر آپ مجھے ساتھ نہ لے چلئے گا بے شک آپ میرے بارے میں حد عذر کو پہنچ چکے یہ دونوں حضرات آگے بڑھے اور جب ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کہا کہ وہ انہیں اپنا مہمان بنا لیں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر اس بستی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی، خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا، سفیان نے (کیفیت بتانے کے لئے) اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز اوپر کی طرف پھیر رہے ہوں، میں نے سفیان سے ''مائلا'' کا لفظ صرف ایک مرتبہ سنا تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ تو ایسے تھے ہم ان کے یہاں آئے اور انہوں نے ہماری میزبانی سے بھی انکار کیا، پھر ان کی دیوار آپ نے ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو

اس کی اجرت ان سے لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس یہاں سے میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہوگئی جن باتوں پر آپ صبر نہیں کر سکتے تھے میں ان کی تاویل وتوجیہ آپ پر واضح کروں گا، نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا ہماری تو یہ خواہش تھی کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ تکوینی واقعات ہمارے لئے بیان کرتا، سفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے اگر انہوں نے صبر کیا ہوتا تو ان کے مزید واقعات ہمیں معلوم ہوتے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (جمہور کی قرأت وراٴہم کے بجائے) اما مہم ملک یاخذ کل سفینۃ غصباً'' پڑھا ہے۔ اور وہ بچہ (جس کی خضر علیہ السلام نے جان لی تھی) کافر تھا اور اس کے والدین مؤمن تھے پھر مجھ سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی تھی اور انہیں سے (سن کر) یاد کی تھی سفیان سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے عمرو بن دینار سے سننے سے پہلے ہی کسی دوسرے شخص سے سن کر (جس سے عمرو بن دینار سے سنی ہو یاد کی تھی، یا (اس کے بجائے یہ جملہ کہا تحفظتہ من انسان'' (شک علی بن عبداللہ کو تھا) تو سفیان نے فرمایا کہ دوسرے کسی شخص سے سن کر میں یاد کرتا، کیا اس حدیث کو عمرو بن دینار کے واسطہ سے میرے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے؟ میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین مرتبہ سنی تھی اور انہیں سے سن کر یاد کی تھی۔

(۶۲۶) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ سعیدِ الاَصْبَهَانِیُّ اخبرنا ابنُ المبارکِ عن معمرٍ عن همامِ بن مُنَبِّهٍ عن ابی هریرةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنه عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الخَضِرَ اَنَّه' جَلَسَ عَلٰی فَروَةٍ بَیْضَاءَ فَاِذَا هِیَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ

۲۶۶۔ ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے حدیث بیان کی انہیں ابن مبارک نے خبر دی، انہیں معمر نے انہیں ہمام بن منبہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، خضر علیہ السلام کا یہ نام اس وجہ سے پڑا کہ وہ ایک صاف اور بے آب وگیاہ زمین پر بیٹھے تھے، لیکن جوں ہی اٹھے تو وہ جگہ سر سبز وشاداب تھی۔

(۶۲۷) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ نصرٍ حدثنا عبدُالرزاقِ عن معمرٍ عنِ همام بن منبهٍ انه سَمِعَ ابی هریرةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنه یقول قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لِبَنِی اِسْرَائِیلَ اُدْخُلُوا البَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَبَدَّ لُوا فَدَخلُوْا یَزْحَفُونَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْاحَبَّةٌ فِی شَعْرَةٍ.

۲۶۷۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام بن منبہ نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازے سے جھک کر خشوع وخضوع کے ساتھ داخل ہوں یہ کہتے ہوئے کہ ہمارا سوال صرف مغفرت کا ہے لیکن انہوں نے اس کے برعکس کیا اور اپنے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور یہ کہتے ہوئے ''حبۃ فی شعرۃ'' (ایک مہمل جملہ)

(۶۲۸) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ ابراھِیمَ حَدَّثَنَا روحُ بنُ عبادةَ حَدَّثَنَا عوفٌ عن الحسن ومحمدٍ وخِلَاسٍ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ موسٰی کان رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا لایُرٰی مِنْ جِلْدِهٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً مِنْهُ فَاٰذَاہ من اٰذَاہُ مِنْ بَنِی اِسرَائِیلَ فقَالُوا مَایَسْتَتِرُ ھٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِن عَیبٍ بجلدهٖ اِمَّا بَرَصٍ وَاِمَّا اُدْرَةٍ وَاِمَّا اٰفَةٍ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ یُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسٰی فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَہ' فَوَضَعَ ثِیَابَهُ عَلَی الْحَجَرِ ثُمَّ اغتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰی ثِیَابِهٖ لِیَاخُذَھَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوسٰی عَصَاہُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ یَقُولُ ثَوبِی حَجَرُ ثَوبِی حَجَرُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی اِسْرَائِیلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ وَاَبْرَاٰہُ مِمَّا یَقُولُونَ وَقَامَ الحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوبَہ' فَلَبِسَه وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاہُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْخَمْسًا فَذٰلِکَ قَوْلُه' یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَکُونُوا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَکَانَ عِنْدَاللّٰهِ وَجِیهًا

۶۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے حسن، محمد بن سیرین اور خلاس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام بڑے ہی باحیا اور ستر پوشی کے معاملہ میں انتہائی محتاط تھے، ان کی حیاء اور شرم کا یہ عالم تھا کہ ان کے بدن کا کوئی حصہ بھی نہیں دیکھا جاسکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے جو لوگ انہیں اذیت پہنچانے کے درپے تھے وہ کیوں باز رہ سکتے تھے ان لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اس درجہ ستر پوشی کا اہتمام صرف اس لئے ہے کہ ان کے جسم میں عیب ہے یا برص ہے یا انتفاخ خصیتیں ہے یا پھر کوئی اور بیماری ہے ادھر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی ان کے ہفوات سے برأت کرے گا، ایک دن موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کرنے کے لئے آئے اور ایک پتھر پر اپنے کپڑے (اتار کر) رکھ دیئے، پھر غسل کیا، جب فارغ ہوئے تو کپڑے اٹھانے کے لئے بڑھے، لیکن پتھر ان کے کپڑوں کے سمیت بھاگنے لگا (خدا کے حکم سے) موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا اٹھایا اور پتھر کے پیچھے پیچھے دوڑے، یہ کہتے ہوئے کہ پتھر میرا کپڑا دے دے۔ آخر بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے (بے خبری میں) ان سب نے آپ کو ننگا دیکھ لیا، اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر حالت میں! اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی تہمت سے آپ کی برأت کر دی اب پتھر بھی رک گیا اور آپؑ نے کپڑا اٹھا کر پہنا، پھر پتھر، کو اپنے عصا سے مارنے لگے۔ بخدا، اس پتھر پر، موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار پانچ جگہ نشانات پڑ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''تم ان کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیت دی تھی، پھر ان کی تہمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں وجیہ اور باعزت تھے'' میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

(۶۲۹) حَدَّثَنَا اَبُوالولیدِ ۰ حدثنا شعبةُ عنِ الاعمشِ قال سمعتُ اباوائلٍ قال سمعتُ عبدَاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰه عنه قال قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فقال رَجُل اِنَّ ھٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَااُرِیْدَ بها وجهُ اللّٰهِ فَاَتَیْتُ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاخبرتُه فَغَضَبَ حتی رایتُ الغضبَ فی وجهِهٖ ثم

۶۲۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابووائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے (مال) ایک مرتبہ تقسیم کیا ایک شخص نے کہا کہ یہ ایک ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا ہے میں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع دی۔

قال يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْاُوْذِىَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَا

آنحضور ﷺ غصہ ہوئے اور میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے، پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی تھی اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

باب ۳۳۱. يَعْكُفُونَ عَلٰى اَصْنَامٍ لَهُمْ مُتَبَّرٌ خسرانٌ وَلِيُتَبِّرُوا يُدَمِّرُوا مَاعَلَوْا مَاغَلَبُوْا

۳۳۱۔ ''وہ اپنے بتوں کے پاس (ان کی عبادت کے لئے) آکر بیٹھتے بس متبر کے معنی خسران۔ ولیتبروا ای یدمروا. ماعلوا ای ماغلبوا۔

(۶۳۰) حَدَّثَنَا يحيى بنُ بكيرٍ حَدَّثَنَا اللّيثُ عن يونسَ عن ابنِ شهابٍ عن ابي سلمةَ بنِ عبدِالرحمٰنِ عن جابرِ بنِ عبدِاللّٰه رَضِىَ اللّٰهُ عنهما قال كُنَّا مع رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِىْ الكَبَاثَ. وَاَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم قال عَلَيْكُمْ بالاَسْودِ مِنْهُ فَاِنَّه اَطيَبُه قَالُوْا اَكُنتَ تَرْعَى الْغنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدرَعَاهَا

۶۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر میں تھے) پیلو کے پھل توڑنے لگے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو سیاہ ہوگئے ہوں انہیں توڑو، کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا آنحضور ﷺ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

باب ۳۳۲. وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوا بقَرَةً الاية قال ابوالعالية اَلْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ البكر والهَرِمَةِ فَاقِعٌ صاف لَاذَلُولٌ لَمْ يُذِلَّهَا العملُ تُثِيْرُالارضَ ليستْ بِذَلولٍ تُثِيْرُ الارضَ وَلَا تَعْمَلُ فِى الحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ العيوب لَاشِيَةَ بَيَاضَ صَفْرَاءَ اِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كقوله جِمَالاتٌ صُفْرٌ فَادَّارَأْتُم اِخْتَلَفْتُمْ

۳۳۲۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔'' آخر آیت تک ابوالعالیہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں لفظ) العوان نوجوان اور بوڑھے کے درمیان کے معنی میں ہے۔ فاقع، بمعنی صاف، لاذلول۔ یعنی جسے کام نے نڈھال اور لاغر نہ کر دیا ہو۔ تثیر الارض یعنی وہ اتنی کمزور نہ ہو کہ نہ زمین جوت سکے اور نہ کھیتی باڑی کے کام کی ہو۔ مسلمۃ یعنی عیوب سے پاک ہو، لاشیۃ، یعنی سفیدی (نہ ہو) صفراء اگر تم چاہو تو اس کے معنی سیاہ کے بھی ہو سکتے ہیں اور (اپنے معنی مشہور پر بھی محمول ہو سکتا ہے یعنی) زرد۔ جیسے جمالات صفر میں۔ فادارأتم بمعنی اختلفتم۔

باب ۳۳۳. وَفَاةِ موسٰى وذكرِ مَابَعْدَه

۳۳۳۔ موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے بعد کے حالات۔

(۶۳۱) حَدَّثَنَا يحيى بنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عبدُالرزاقِ اخبرنا معمرٌ عن ابنِ طاؤسٍ عن ابيه عن ابى هريرةَ رَضِىَ اللّٰهُ عنه قال اُرْسِلَ ملكُ الموتِ اِلٰى موسٰى عليهما السَّلام فلما جاءَه صَكَّهُ فَرَجَعَ الى رَبِّهٖ فقال اَرْسَلْتَنِىْ الى عبدٍ لَايُرِيْدُ الموتَ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَه يَضَعُ يَدَه عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَه بِمَا

۶۳۱۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ابن طاؤس نے اور انہیں ان کے والد نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا جب ملک الموت، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے اسے چانٹا مارا (کیونکہ انسان کی صورت میں آئے تھے) ملک الموت، اللہ رب

غطَّتْ يَدُه، بِكُلِّ شعرةٍ سَنَةٌ قال اى ربِّ ثم ماذا قال ثم الموتُ قال فالانَ قَالَ فَسَالَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهُ من الارض المقدسةِ رمية بحَجَرٍ قال ابوهريرة فقال رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لوكُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَه، اِلىٰ جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الكَثِيْبِ الاحْمَرِ قَالَ وَاَخْبَرَنَا معمرٌ عن همامٍ حَدَّثَنَا ابوهريرةَ عن النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَه،

العزت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے اپنے ایک ایسے بندے کے پاس مجھے بھیجا جو موت کے لئے تیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پیٹھ پر رکھیں ان کے ہاتھ میں جتنے بال اس کے آ جائیں اس کے ہر بال کے بدلے میں ایک سال کی عمر انہیں دی جائے گی (ملک الموت دوبارہ آئے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنایا) موسیٰ علیہ السلام بولے، اے رب! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ ابھی کیوں نہ آ جائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بیت المقدس سے مجھے اتنا قریب کر دیا جائے کہ (جہاں ان کی قبر ہو وہاں سے) اگر کوئی پتھر پھینکنے والا پھینکے تو بیت المقدس تک پہنچ سکے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا، راستے کے کنارے ریت کے سرخ ٹیلے کے نیچے، عبدالرزاق بن ہمام نے بیان کیا، اور ہمیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، نبی کریم ﷺ کے حوالے سے، اسی طرح۔

(۶۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوالیمانِ اخبرنا شعيبٌ عن الزهرى قال اخبرنى ابُوسلمةَ بنُ عبدِالرحمٰنِ وسعيدُ ابنُ المسيبِ اَنَّ اباهريرةَ رَضِىَ اللّٰه عنه قال استَبَّ رجلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ورَجُلٌ مِن اليهودِ فقال المسلمُ والذى اصْطَفٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على العالَمِيْنَ فى قَسَمٍ يُقْسِمُ به فقال اليهودىُ والذى اصطفٰى موسٰى على العالمين فَرَفَعَ المسلمُ عند ذٰلك يَدَهُ فَلَطَمَ اليهودىَّ فَذَهَبَ اليهودىُ الى النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاخبرهُ الَّذِى كان مِنْ اَمْرِهِ واَمرِالمسلمِ فقال لاتُخَيِّرُوْنِىْ عَلٰى مُوسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يصعقُونَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ من يُفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ العَرْشِ فَلا اَدْرِىْ اَكَانَ فِيْمَن صَعِقَ فَافَاقَ قَبْلِى اَوْكَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللّٰهُ

۶۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسلمانوں کی جماعت کے ایک فرد اور یہودیوں سے ایک شخص کا باہم جھگڑا ہوا، مسلمانوں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا، قسم کھاتے ہوئے انہوں نے یہ جملہ کہا اس پر یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اور مسلمان کے معاملے کی آپ ﷺ کو اطلاع دی آنحضور ﷺ نے اسی موقعہ پر فرمایا تھا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا کرو، لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، پھر دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آ گئے تھے

یاانہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوش ہونے والوں میں ہی نہیں رکھا تھا۔

(۶۳۳) حَدَّثَنَا عبدُالعزیزِ بنُ عبدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا ابراھیمُ بنُ سعدٍ عن ابنِ شھابٍ عن حمیدِ بنِ عبدِالرَّحمٰنِ ان اباھریرۃَ قال قال رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فقال لہ موسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِی اَخْرَجَتْکَ خَطِیْئَتُکَ مِنَ الجَنَّۃِ فقال لَہٗ اٰدَمُ اَنْتَ موسَی الَّذِی اصطَفَاکَ اللّٰہُ بِرِسَالَاتِہٖ وبِکَلَامِہٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِی عَلٰی اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی مَرَّتَیْنِ

۶۳۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موسیٰ اور آدم علیہ السلام نے آپس میں بحث کی (آسمان پر) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ آپ آدم ہیں (علیہ السلام تمام انسانوں کے جد امجد اور عظیم المرتبت پیغمبر) جنہیں ان کی لغزش نے جنت سے نکالا تھا آدم علیہ السلام نے فرمایا، اور آپ موسیٰ ہیں (علیہ السلام) کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے نواز، پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے معاملے پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے مقدر کر دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، چنانچہ آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے آنحضور ﷺ نے یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا۔

(۶۳۴) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا حُصَیْنُ بنُ نُمَیرٍ عن حصینِ بنِ عبدِالرحمٰنِ عن سعیدِ بنِ جبیرٍ عن ابنِ عباسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عنھما قَالَ خَرَجَ علینا النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ وَرَاَیْتُ سَوَادًا کثیرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیلَ ھٰذَا مُوسٰی فِی قَومِہٖ

۶۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حصین بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے سامنے تمام امتیں لائی گئیں اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت افق پر محیط ہے، پھر بتایا گیا کہ یہ موسیٰ ہیں اپنی قوم کے ساتھ؟

باب۳۳۴. قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَۃَ فِرعَونَ اِلٰی قَولِہٖ وَکَانَتْ مِنَ القَانِتِینَ

۳۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ’’اور ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے‘‘ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ’’وکانت من القانتین‘‘ تک۔

(۶۳۵) حَدَّثَنَا یَحییَ بنُ جعفرٍ حدثنا وَکِیْعٌ عن شعبۃَ عن عمرِو ابنِ مرۃَ عن مرۃ الھمدانیِّ عن ابی موسٰی رضی اللّٰہ عنہ قال قَالَ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کثیرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا اٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرعَوْنَ وَمَریَمُ بنتُ عمرانَ وَاِنَّ فَضلَ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کفَضْلِ الثَّرِیدِ عَلٰی سَائِرِالطَّعَامِ

۶۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے مرہ ہمدانی نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مردوں میں سے تو بہت کامل اٹھے، لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا اور مریم بنت عمران علیہا السلام کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی اور عورتوں پر عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی۔

باب۳۳۵. اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ من قَومِ مُوسٰی الاٰیۃ

۳۳۵۔ ’’بے شک قارون، موسیٰ کی قوم کا ایک فرد تھا۔‘‘ الاٰیۃ۔ (آیت۔

لَتنوءُ لَتثقُلُ قال ابنُ عباسٍ اُولی القُوَّةِ لایُرفَعُها العُصبَةُ مِنَ الرِّجالِ يقال الفَرِحِينَ المَرِحِينَ وَيكَاَنَّ اللّٰهَ مثل اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰه يَبْسُطُ الرِّزقَ لِمَنْ يَّشاءُ وَ يقدِرُ وَيُوَسِّعُ عليه ويُضَيِّقُ

میں) لتنوء بمعنی لتثقل ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اولی القوۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کی کنجیوں کو لوگوں کی ایک پوری جماعت بھی نہ اٹھا پاتی تھی، الفرحین بمعنی المرحین، ویکان الم ترالله يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر کی طرح ہے۔ یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت پیدا کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی پیدا کر دیتا ہے۔''

باب ۳۳۵. وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا اِلٰی اهل مدینِ لان مدینَ بلد ومِثْلُهٗ وَاسْاَلِ القریةَ وَاسْاَلِ العِیرَ یعنی اهلَ القریةِ واهلَ العِیرِ وَراءَ کُمْ ظِهْرِیًّا لَمْ تَلْتَفِتُوْا الیه یقال اذا لَمْ یقض حَاجَتَه' ظهرتَ حَاجَتِیْ وجَعَلْتَنِیْ ظِهْرِیًّا قال الظهریُّ اَنْ تاخُذَ مَعَکَ دابةً اورِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهٖ مَکَانَتُهُمْ وَمَکَانُهُمْ واحدٌ یَغْنَوْا یَعِیْشُوا ییأس یحزن اٰسیٰ اَحْزَنَ وقال الحسنُ اِنَّکَ لَاَنْتَ الحلیم یستهزءُون وقال مجاهد لَیْکَةُ الْاَیْکَةُ یوم الظُّلَّةِ اِظْلَالُ العذابِ عَلَیْهِمْ

۳۳۵۔ ''والیٰ مدین اخاهم شعیبا'' سے اہل مدین مراد ہیں، کیونکہ مدین ایک شہر تھا (اور مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب نبی بنا کر بھیجے گئے۔) اسی طرح واسال القریۃ اور واسال العیر سے اہل قریہ اور اہل عیر مراد ہیں۔ ورائکم ظهريا یعنی ان کی طرف انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری نہ کر سکے تو کہتے ہیں۔ ظهرت حاجتی اور جعلتنی ظہریا امام بخاریؒ نے فرمایا کہ الظہری یہ ہے کہ تم اپنے ساتھ کوئی چوپایہ یا برتن رکھو جس سے تمہیں مدد حاصل ہوتی رہے مکانتھم اور مکانھم ایک چیز ہے یغنوا بمعنی یعیشوا ییأس بمعنی یحزن. آسی بمعنی احزن اور حسن نے فرمایا کہ انک لانت الحلیم الرشید کہہ کر وہ ان کا مذاق بنایا کرتے تھے۔ مجاہد نے فرمایا کہ لیکۃ اور الایکۃ ہم معنی ہیں۔ یوم الظلۃ سے مراد یہ ہے کہ عذاب کے بادلوں نے ان پر (سایہ ڈالا تھا۔)

باب ۳۳۶. قولِ اللّٰه تعالیٰ. وَاِنَّ یونُسَ لَمِنَ المُرْسَلِیْنَ اِلٰی قولِه وَهُوَ مُلِیْمٌ قال مجاهدٌ مذنبٌ المشحون الْمُوقَرُ فَلَوْلَا اَنَّه' کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ الاٰیة فَنَبَذْنَاهُ بِالعَرَاءِ بوجهِ الارضِ وَهُوَ سَقِیْمٌ وَاَنْبَتْنَا عَلَیه شَجَرَةً مِنْ یقطِیْنٍ من غیرِ ذاتِ اصلٍ الدُّبَّاءُ ونحوه وَاَرْسَلنَاه اِلٰی مائَةِ اَلْفٍ اَوْیَزِیدُوْنَ فَاٰمَنُوا فَمَتَّعْنَاهم اِلٰی حِینٍ وَلَاتَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذ نَادٰی وَهُوَ مَکْظُومٌ کظِیْمٌ وَهُوَ مغمومٌ

۳۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور بے شک یونس رسولوں میں سے تھے'' ارشاد خداوندی ''وھو ملیم تک مجاہدؒ نے فرمایا کہ (ملیم بمعنی) مذنب ہے المشحون بمعنی الموقر ''پس اگر وہ اللہ کی تسبیح پڑھنے والے نہ ہوتے'' الآیۃ فنبذناه بالعراء (میں العراء سے مراد) زمین (خشکی کا علاقہ) ہے (یعنی ہم نے ان کو خشکی پر ڈال دیا اور وہ نڈھال تھے اور ہم نے ان کے قریب بغیر تنے کا ایک پودا، جیسے کدو وغیرہ، پیدا کر دیا تھا اور ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کے پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ لوگ ایمان لائے اور ہم نے ایک مدت تک انہیں نفع اٹھانے کا موقعہ دیا۔'' اور (''اے محمد! ﷺ) آپ صاحب حوت (یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہو جائیے کہ جب انہوں نے (مچھلی کے پیٹ سے) مغموم حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارا۔'' آیت میں مکظوم، کظیم کے معنی میں ہے۔ یعنی مغموم۔

(۶۳۶) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا یحیی عن سفیانَ قال

۶۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان

حدثنی الاعمشُ حَدَّثَنَا اَبُونُعَیمٍ حَدَّثَنا سفیانُ عن الاعمشِ حدثنا ابونعیم حدثنا سفیانُ عن الاعمشِ عن ابی وائلٍ عن عبدِاللّٰه رَضِیَ اللّٰه عنه عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَقُوْلَنَّ اَحَدُکُم اِنِّی خَیْرٌ مِنْ یُونُسَ زَادَ مُسدد یونسُ بنُ مَتّٰی

کی ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص میرے متعلق یہ نہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں، مسدد نے اس اضافہ کے ساتھ روایت کی ہے کہ یونس بن متی۔

(۶۳۷) حَدَّثَنَا حفصُ بنُ عمرَ حدثنا شعبةُ عن قتادةَ عن ابی الْعَالیةِ عن ابنِ عباسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عنه عَن النَّبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال مَاینبغِی لِعَبْدٍ اَنْ یَقُوْلَ اِنِّی خَیْرٌ مِنْ یُونُسَ بنِ مَتّٰی ونَسَبَه' اِلٰی ابیه

۶۳۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرار دے، آپ ﷺ نے ان کے والد کی طرف منسوب کر کے ان کا نام لیا تھا۔

(۶۳۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ بکیرٍ عنِ اللیثِ عن عبدِالعزیز بنِ ابی سلمةَ عن عبدِاللّٰه بنِ الفضلِ عن الاعرجِ عن ابی هریرةَ رضی اللّٰه عنه قال بینما یهودیٌّ یعرِضُ سِلْعَتَه' اُعطِیَ بِهَا شیئًا کَرِهَه' فقال لاوالَّذی اصطفی موسٰی علی البشر فسمعه رجل من الانصار فقام فَلَطَمَ وَجْهَه' وقال تقول والذی اصطفی موسٰی علی البشر والنبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بین اَظْهُرِنا فذهب الیه فقال اباالقاسم اِنَّ لِی ذِمَّةً وعَهدًا فما بَالُ فلانٍ لَطَمَ وَجْهِی فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَه' فَذَکَرَه فَغَضِبَ النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حتیٰ رُؤِیَ فی وجهِهٖ ثم قَالَ لَاتُفَضِّلُوا بَیْنَ اَنبیَاءِ اللّٰهِ فَاِنَّه' یُنْفَخُ فِی الصُّورِ فَیَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمٰوٰاتِ وَمَنْ فِی الْاَرضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیهِ اُخْرٰی فَاَکُونُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوسٰی اٰخِذٌ بِالعَرْشِ فَلَااَدرِی اَحُوسِبَ بِصَعْقَتِه یَوْمَ الطُّورِ اَمْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُولُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُونُسَ بنِ مَتّٰی

۶۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے عبداللہ بن فضل نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایک یہودی اپنا سامان دکھا رہا تھا (لوگوں کو، بیچنے کے لئے) لیکن اسے اس کی جو قیمت دی گئی اس پر وہ راضی نہ تھا، اس لئے کہنے لگا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا یہ جملہ ایک انصاری صحابی نے سن لیا اور کھڑے ہو کر انہوں نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا اور کہا، نبی کریم ﷺ ہم میں ابھی موجود ہیں اور تم اس طرح قسم کھاتے ہو کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا اس پر وہ یہودی آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، اے ابوقاسم! میرا مسلمانوں کے ساتھ امن وصلح کا عہد و پیمان ہے، پھر فلاں شخص کا کیا حال ہوگا (جو مسلمان ہے اور) اس نے میرے منہ پر چانٹا مارا ہے آنحضور ﷺ نے صحابی سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر کیوں چانٹا مارا تھا؟ انہوں نے وجہ بیان کی تو آنحضور ﷺ غصے ہو گئے اور غصہ کے آثار چہرۂ مبارک پر نمایاں ہو گئے پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں باہم ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو، جب صور پھونکا جائے گا، تو آسمان و زمین کی تمام مخلوق پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی سوا ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر دوسرے مرتبہ صور پھونکا جائے گا اور سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے

گا، لیکن میں دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوئے کھڑے ہوں گے، اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ انہیں طور کی بے ہوشی کا بدلہ دیا گیا تھا یا مجھ سے بھی پہلے ان کی بے ہوشی ختم کر دی گئی تھی اور میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

(۶۳۹) حَدَّثَنَا اَبُو الولیدُ حَدَّثَنَا شعبةُ عن سعدِ بنِ ابراهیمَ قال سَمعت حمیدَ بنَ عبدِالرحمٰنِ عن ابی هریرةَ عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال لَایَنْبَغِی لِعَبْدٍ ان یقولَ اَنَا خَیْرٌ من یُونُسَ بن مَتّٰی

۶۳۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔

باب۳۳۷. وَاسْاَلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِی كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ یَعْدُونَ فِی السَّبْتِ یتعدون یجاوزون فی السبت اِذْ تَاْتِیهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شوارع الی قوله كونوا قردةً خاسئین

۳۳۷۔ ''اور ان سے اس بستی کے متعلق پوچھئے جو دریا کے کنارے تھی' اذیعدون فی السبت'' (میں یعدون) یتعدون کے معنی میں ہے یعنی سبت کے دن انہوں نے حد سے تجاوز کیا'' جب سبت کے دن ان کی مچھلیاں ان کے گھاٹ پر آ جاتی تھیں'' شرعا بمعنی شوارع۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد'' کونوا قردۃ خاسئین'' تک۔

باب۳۳۸. قَوْلِ اللّٰه تعالیٰ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا الزُّبُرالكتب واحدها زَبُوْر زَبَرْتُ كتبتُ وَلَقَدْ اٰتینا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یاجبالُ اَوِّبِی مَعَهٗ قال مجاهد سَبِّحِیْ معه وَالطَّیرَ وَاَلَنَّالَهُ الحَدِیْدَ اَنِ اعْمَلْ سَابغَاتٍ الدروع وَقَدِّرْفِی السَّرد الْمَسَامِیْرِ وَالْحَلَقِ ولا یُدِقَّ المسمار فیتسلسل وَلَا تُعَظِّمْ فیفصِمَ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّی بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ

۳۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور دی ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور۔'' الزبر بمعنی الکتب اس کا واحد زبور ہے زبرت بمعنی کتبت۔ ''اور بے شک ہم نے داؤدؑ کو اپنے پاس سے فضل دیا تھا (اور ہم نے کہا تھا کہ) اے پہاڑ! ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کر'' مجاہدؒ نے فرمایا کہ، (اوبی معہٗ کا معنی) سبحی معہ ہے۔ اور پرندوں کو بھی (ہم نے ان کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا) اور لوہے کو ان کے لئے نرم کیا تھا کہ اس سے زرہیں بنائیں ...... سابغات بمعنی دروع'' اور بنانے میں ایک خاص انداز رکھو، (یعنی زرہ کی) کیلوں اور حلقے بنانے میں، یعنی کیلوں کو اتنا باریک بھی نہ کرو کہ ڈھیلی ہو جائیں اور نہ اتنی بڑی ہوں کہ حلقہ ٹوٹ جائے۔'' اور اچھے عمل کرو، بے شک تم جو عمل کرو گے میں اسے دیکھ رہا ہوں۔''

(۶۴۰) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ محمدٍ حَدَّثَنَا عبدُالرزاق اَخْبَرَنَا معمرٌ عن همامٍ عن ابی هریرةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنه عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ القُرآنُ فَكَانَ یَامُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فیقرأُ القرآنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ رَوَاهُ موسَی بن عقبة

۶۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے) اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن (یعنی زبور) کی قرأت بہت آسان کر دی گئی تھی، چنانچہ وہ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم دیتے تھے اور زین، کسی جانے سے پہلے ہی پوری زبور کی تلاوت کر لیتے تھے اور آپ صرف اپنے

عن صفوان عن عطاءِ بن يَسَارٍ عن ابی هريرة عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے اس کی روایت موسیٰ بن عقبہ نے کی ان سے صفوان نے، ان سے عطاء بن یسار نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۶۴۱) حَدَّثَنَا يَحيیَ بنُ بكيرٍ حَدَّثَنَا الليثُ عن عقيلٍ عن ابن شهابٍ اَنَّ سعيدَ بنَ المسيبِ اخبره وابا سلمة بنَ عبدِالرحمٰن ان عبدَاللّٰه بنَ عمرٍو رضی اللّٰه عنهما قال اُخبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اقول واللّٰه لَاصُومَنَّ النَّهارَ وَلَا قُومَنَّ اللَّيل مَاعشتُ فقال لَه' رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَنتَ الَّذِی تَقُولُ وَاللّٰهِ لَاصُومَنَّ النَّهارَ وَلا قُومَنَّ اللَّيلَ مَاعِشتُ قلت قد قلتُه قَالَ اِنَّکَ لَاتَستَطِيعُ ذٰلِکَ فَصُم وَافطِر وَقُم وَنم وَصُم مِنَ الشَّهرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الحَسَنةَ بِعَشرِ اَمثالِهَا وَذٰلِکَ مِثلُ صِيامِ الدَّهرِ فَقُلتُ اِنِّی اُطِيقُ اَفضَلَ من ذٰلِکَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَصُم يَومًا وَافطِر يَومَينَ قال قلت انی اُطِيقُ افضلَ مِنْ ذٰلِکَ قال فَصُم يَومًا وَافطِر يَومًا وَذٰلِکَ صِيامُ دَاوٗدَ وَهُوَعَدلُ الصِّيَام قلت انی اُطِيقُ اَفضَلَ مِنهُ يَارسولَ اللّٰه قَالَ لَاافضل مِنْ ذٰلِکَ

۶۴۱۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن میسّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ میں نے کہا ہے کہ خدا کی قسم، جب تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت میں گزار دوں گا رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم جب تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت میں گزاروں گا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں میں نے یہ جملہ کہا تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے نبھا نہیں سکو گے اس لئے روزہ بھی رکھا کرو، اور بغیر روزے کے بھی رہا کرو، اور رات میں بھی عبادت کیا کرو اور سویا بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرو کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح روزے کا یہ طریقہ بھی (ثواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کے روزے جیسا ہو جائے گا میں نے عرض کی کہ میں اس سے افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں، یا رسول اللہ! آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن بغیر روزے کے رہا کرو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، میں اس سے بھی افضل طریقے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو، اور ایک دن روزہ کے بغیر رہا کرو، داؤد علیہ السلام کے روزے کا طریقہ بھی یہی تھا اور یہی سب سے افضل طریقہ ہے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اس سے بھی افضل طریقے کی طاقت رکھتا ہوں لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے افضل اور کوئی طریقہ نہیں۔

(۶۴۲) حَدَّثَنَا خلادُ بنُ يحيیٰ حَدَّثَنَا مِسعرٌ حَدَّثَنَا حبيبُ بنُ ابی ثابتٍ عن ابی العباسِ عن عبدِاللّٰه ابن عمرِو بنِ العاصِ قال قال لی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَلَم اُنَبَّأ اَنَّکَ تَقُومُ اللَّيلَ وَتَصُومُ النَّهارَ فقلتُ نَعَم فقال فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلتَ ذٰلِکَ

۶۴۲۔ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالعباس نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے رہو اور دن میں (روزانہ) روزے رکھتے

حمت العَینُ وَنَفِهَتِ النَّفسُ صُمْ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ
ثَةَ اَیَّامٍ فَذٰلِکَ صَوْمُ الدَّهْرِ اَوْکَصَومِ الدَّهْرِ
تُ انی اَجِدُ بِیْ قال مِسْعَرٌ یعنی قوۃً قال فَصُمْ
وْمَ دَاوٗد عَلَیهِ السَّلَامُ وَکَانَ یَصُوْمُ یَومًا وَیُفطِرُ
ا وَلَایَفِرُّ اِذَا لَاقٰی

رہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، لیکن اگر تم اسی طرح کرتے رہے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تمہارا جی اکتا جائے گا، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو کہ یہی (ثواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کا روزہ ہے یا (آپ ﷺ نے فرمایا کہ زندگی بھر کے روزے کی طرح ہے میں نے عرض کی کہ اپنے میں، میں محسوس کرتا ہوں، مسعر نے بیان کیا کہ آپ کی مراد قوت سے تھی، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھا کرو آپ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے اور دشمن سے مڈبھیڑ ہو جاتی تو راہ فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔

ب ۳۳۹. اَحبُّ الصَّلاۃ الی اللّٰہِ صلاۃُ داؤدَ
حَبُّ الصیام الی اللّٰہ صَیَامُ دَاوٗد کان ینامُ نِصفَ
یل ویقوم ثُلثَه' وینام سُدُسَه' ویصومُ یومًا
فطِرُ یَوْمًا قَالَ عَلِیٌّ وهو قول عائشة مااَلْفَاهُ
سحرَ عندی اِلَّا نائِمًا

۳۳۹۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے اور سب سے پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کے روزے کا طریقہ ہے، آپ (ابتدائی) آدھی رات سویا کرتے تھے، اور ایک تہائی رات میں عبادت کیا کرتے تھے پھر جب رات کا چھٹا حصہ باقی رہ جاتا تو سویا کرتے تھے اسی طرح ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے۔ علی نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی کے متعلق فرمایا تھا کہ جب بھی سحر کے وقت میرے یہاں نبی کریم ﷺ موجود رہے تو سوئے ہوئے ہوتے تھے۔

۶۴۳) حَدَّثَنَا قتیبةُ بنُ سعیدٍ حدثنا سفیانُ عَن
رو بنِ دینار عن عمرِو بنِ اوسٍ الثقفی سَمِعَ
دَاللّٰه بنَ عمرٍو قال قال لی رسولُ اللّٰه صَلَّی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ صِیَامُ دَاوٗدَ
نَ یَصُومُ یَوْمًا وَ یُفطِرُ یَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلَاۃِ اِلی
صَلاۃُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُومُ ثُلُثَه'
امُ سُدُسَه'

۶۴۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عمرو بن اوس ثقفی نے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کا سب سے پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے، آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا سب سے پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے آپ آدھی رات تک سوتے تھے اور ایک تہائی حصے میں عبادت کرتے تھے پھر بقیہ چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔

۔ ۳۴۰. وَاذ کُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَالْاَیْدِ اِنَّه' اَوَّابٌ
قوله وَفَصْلَ الخِطَابِ قال مجاهدٌ اَلْفَهْمُ فِی
ناء وَلَا تُشْطِط لَاتُسْرِفْ وَاهدِنیٓ اِلٰی سَوَاءِ
رَاطِ اِنَّ هٰذَا اَخِی لَه' تِسعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً

۳۴۰۔ اور یاد کیجئے ہمارے بندے داؤد بڑی قوت والے کو، وہ بڑے رجوع کرنے والے تھے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد، فصل الخطاب (فیصلہ کرنے والی تقریر ہم نے انہیں عطا کی تھی، تک مجاہد نے فرمایا (فصل الخطاب سے مراد) فیصلے کی سوجھ بوجھ ہے، ولا تشطط یعنی بے انصافی نہ

يقال للمرأة نعجة ويقال لها ايضًا شاةٌ وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فقال اَكْفِلْنِيهَا مِثْلُ وَكَفَّلَهَا زكريا ضَمَّهَا وعَزَّنِيْ غَلَبَنِيْ صَارَ اَعَزَّمِنِّي اعزَزْتُه جعلته عزيزًا في الخطاب يقال المحاورة قال لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهِ وَاِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ لَيَبْغِيْ اِلٰى قوله اِنَّمَا فَتَنَّاهُ قال ابنُ عباسٍ اِخْتَبَرْنَاه وقرأ عمرُ فَتَّنَاهُ بتشديد التاء فَاستَغْفَرَ رَبَّه، وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ

کیجئے'' اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے۔ یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے نانوے نعجہ (دنبیاں) ہیں ''عورت کے لئے بھی نعجہ کا لفظ استعمال ہو ہے اور نعجہ بکری کو بھی کہتے ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے سو یہ کہتا ہے وہ بھی مجھ کو دے ڈال یہ کفلها زکریا کی طرح ہے بمعنی ضمها'' او گفتگو میں مجھے دباتا ہے۔ داؤد نے کہا کہ اس نے تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کی درخواست کر کے واقعی تجھ پر ظلم کیا اور اکثر شرکاء یوں ہی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''انما فتناہ'' تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (''فتناہ'' کے معنی ہیں) ہم نے ان کا امتحان کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ اس کی قرأت تاء کی تشدید کے ساتھ (''فتّناہ'' کیا کرتے تھے'' سوانہوں نے اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کی اور وہ جھک پڑے اور رجوع ہوئے۔

(۶۴۴) حَدَّثَنَا محمدٌ حدثنا سهلُ بنُ يوسفَ قال سمعتُ العَوَّامَ عن مجاهدٍ قال قلتُ لابنِ عباسٍ اَاَسْجُدُ في ص فَقَرَأَ ومن ذُرِّيَّتِهِ داؤدَ وسليمانَ حتى اَتٰى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فقال نبيُكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَاَنْ يَقْتَدِىَ بِهِمْ

۶۴۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے العوام سے سنا، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں سورۂ ص میں سجدہ کیا کروں؟ تو آپ نے آیت ''ومن ذریته داؤ وسليمان'' کی تلاوت کی ''فبهداهم اقتده'' تک۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے نبی ﷺ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کا حکم تھا۔

(۶۴۵) حَدَّثَنَا موسَى بنُ اسماعيلُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ايوبُ عن عكرمةَ عن ابنِ عباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قال ليس ص مِنْ عزائمِ السجودِ ورايتُ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسجد فيها

۶۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے او ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ سورۂ ص کا سجدہ ضروری نہیں لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو اس سورۃ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

باب ۱ ۳۴ قولِ اللّٰه تعالٰى وَوَهَبنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ العَبْدُ اِنَّه، اَوَّابٌ الراجع المنيب وقوله هَبْ لِي مُلْكًا لَايَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ وَقوله وَاتَّبَعُوا مَاتَتْلُو الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌوَاَسَلْنَا لَه، عَيْنَ القِطْرِ اَذَبْنَا لَه، عَيْنَ الحديدِ وَمِنَ الجِنّ مَنْ يعملُ بَيْنَ يديهِ الى قوله من مَحَارِيبَ قال مجاهد بُنْيَانٌ مَادُوْنَ الْقُصُوْرِ وتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

۳۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا، وہ بہت اچھے بندے تھے وہ بہت رجوع ہونے والے تھے الراجع۔ بمعنی المنیب اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ سلیمان علیہ السلام نے دعاء کی'' مجھے ایسی سلطنت دیجئے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' اور یہ لوگ پیچھے لگ گئے اس علم کے جو سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان پڑھا کرتے تھے اور (ہم نے) سلیمان کے لئے ہوا کو (مسخر کر دیا) کہ اس کی صبح کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی اور اس کی شام کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔'' (واسلنا له عين القطر) بمعنی (اذ

كالحياض للإِ بل وقال ابن عباسٍ كالجَوْبَةِ مِنَ لْارضِ وقدورٍرَّاسياتٍ الى قوله الشكور فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ المَوتَ مَادَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖ اِلَّا دَابَّةُ الارضِ تَأكُلُ مِنسَاَته، عصاه فلما خَرَّالى قوله المُهِيْن حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ فَطَفِقَ مَسْحًا بالسُّوقِ والاَعْنَاقِ يَمْسَحُ اَعْرَافَ الخيلِ وعَرَاقِيْبَهَا اَلْاَصْفَادُ الْوَثَاقُ قال مجاهدٌ الصافِنَاتُ صَفَنَ الفَرَسُ رَفَعَ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ حتّٰى تَكُونَ عَلٰى طَرْفِ الحَافِرِ الجيادِ السراعُ جسدًا شيطَانًا رُخَاءً طَيِّبَةً حَيْثُ اَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَامْنُنْ اَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ

له عين الحديد) ہے ''اور جنات میں کچھ وہ تھے جوان کے آگے ان کے پروردگار کے حکم سے خوب کام کرتے تھے'' ارشاد ''من محاریب'' تک مجاہد نے فرمایا کہ (محاریب سے مراد بڑی عمارتیں ہیں) جومحلات سے چھوٹی ہوں'' اور مجسمے اور لگن جیسے حوض۔ جیسے اونٹوں کے لئے حوض ہوا کرتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جیسے زمین میں گڑھے (بڑے بڑے) ہوا کرتے ہیں'' اور (''بڑی بڑی جمی ہوئی دیگیں'') ارشاد ''الشکور'' تک ''پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا بجز ایک زمین کے کیڑے کے کہ وہ سلیمانؑ کے عصا کو کھاتا رہا، سو جب وہ گر پڑے تب جنات پر حقیقت واضح ہوئی اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''المھین'' تک ''سلیمانؑ کہنے لگے کہ میں اس مال کی محبت میں پروردگار کی یاد سے غافل ہو گیا'' پھر آپ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے ''یعنی گھوڑوں کے ایال اور ان کی کونچیں کاٹنے لگے (یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے) الاصفاد بمعنی الوثاق۔ مجاہد نے فرمایا کہ الصافنات، صفن الفرس سے مشتق ہے، اس وقت بولتے ہیں جب گھوڑا ایک پاؤں اٹھا کر کھر کی نوک پر کھڑا ہو جائے۔ الجیاد یعنی دوڑنے میں تیز۔ جسداً بمعنی شیطان۔ رخاء یعنی پاکیزہ۔ حیث اصاب یعنی جہاں چاہے۔ فامنن، اعط کے معنی میں ہے۔ بغیر حساب یعنی بغیر کسی مضائقہ کے۔

(٦٤٦) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ بشارٍ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ جعفرٍ حدثنا شعبةُ عن محمدِ بن زيادٍ عن ابى هريرةَ عن النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عِفرِيتًا مِنَ الجِنِّ تَفَلَّتَ البَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَیَّ صَلَاتِي فَاَمْكَنَنِى اللّٰه مِنهُ فَاَخَذتُه، فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبُطَه، عَلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِى المَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرتُ دَعْوَةَ اَخِى سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِى مُلْكًا لَايَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِى فَرَدَدْتُه، خَاسِئًا عِفْرِيتٌ متمردٌ من انسٍ اوجانٍ مثل زبينة جَمَاعتها الزبانية

٦٤٦۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے محمد بن زیادہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک سرکش جن کل رات میرے سامنے آ گیا، تا کہ میری نماز خراب کرے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے اسے پکڑ لیا پھر میں نے چاہا، کہ اسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں کہ تم سب لوگ بھی دیکھ سکو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی کہ ''مجھے ایسی سلطنت دیجئے جو میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو اس لئے میں نے اسے، نامراد واپس کر دیا، عفریت سرکش کے معنی میں ہے خواہ انسانوں میں سے ہو یا جنوں میں سے۔

(٦٤٧) حَدَّثَنَا خالدُ بنُ مخلدٍ حدثنا مغيرةُ بنُ عبدِالرحمٰنِ عن ابى الزنادِ عن الاعرجِ عن

٦٤٧۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے

ابوهريرة عن النبي صلّى الله عليه وسلّم قال قال سُليمان بنُ داوُد لاطوفنّ الليلة على سبعين امرأة تحمل كلُّ امرأةٍ فارسًا يُجاهد في سبيل الله فقال له صاحبه ان شاء الله فلم يقل ولم تحمل شيئًا الّا واحدًا ساقطًا احد شقّيه فقال النبيّ صلّى الله عليه وسلّم لو قالها لجاهدوا في سبيل الله قال شعيبٌ وابن ابي الزناد تسعين وهو اصحّ

اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے کہا کہ آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا ان کے رفیق نے کہا انشاءاللہ لیکن انہوں نے نہیں کہا، چنانچہ کسی بیوی کے یہاں بچہ پیدا نہیں ہوا صرف ایک کے یہاں ہوا اور اس کی بھی ایک جانب بیکار تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام انشاءاللہ کہہ لیتے تو (سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے) اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد نے ''نوے'' بیان کیا (بجائے ستر کے) اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

(۶۴۸) حدّثني عُمرُ بنُ حفص حدثنا ابي حدّثنا الاعمش حدّثنا ابراهيمُ التّيميُّ عن ابيه عن ابي ذرٍّ رضي الله عنه قال قلتُ يارسول الله ايُّ مسجدٍ وُضع اوّل قال المسجدُ الحرامُ قلتُ ثمّ ايُّ قال ثمّ المسجدُ الاقصى قلتُ كم كان بينهما قال اربعون ثمّ قال حيثما ادركتك الصّلاة فصلّ والارضُ لك مسجدٌ

۶۴۸۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، یارسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تھی؟ فرمایا کہ مسجد حرام! میں نے سوال کیا کہ اس کے بعد کون سی؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ۔ میں نے سوال کیا اور ان دونوں کی تعمیر کا درمیانی فاصلہ کتنا تھا؟ فرمایا چالیس سال، پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے۔ فوراً نماز پڑھ لو، تمہارے لئے (امت مسلمہ کے لئے، تمام روئے زمین مسجد ہے۔)

(۶۴۹) حدّثنا ابواليمان اخبرنا شعيبٌ حدّثنا ابوالزناد عن عبدالرّحمٰن حدّثه انه سمع اباهريرة رضي الله عنه انّه سمع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول مثلي ومثلُ النّاس كمثلِ رجلٍ استوقد نارًا فجعل الفراشُ وهذه الدّوابُّ تقعُ في النّار وقال كانتْ امراتان معهما ابناهما جاء الذئبُ فذهب بابن احدٰهما فقالت صاحبتُهما انّما ذهب بابنك وقالت الاُخرى انّما ذهب بابنك فتحا كمتا الى داوُد فقضى به للكُبرى فخرجتا على سُليمان بن داوُد فاخبرتاه فقال ائتوني بالسّكّين اشقّه بينهما فقالت الصُّغرى لا تفعل يرحمك الله هو ابنُها فقضى

۶۴۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری اور تمام انسانوں کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی ہو، پھر پروانے اور کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنے لگے ہوں اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور دونوں کے بچے تھے اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو اٹھا لے گیا، ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے دونوں داؤد علیہ السلام کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا اس کے بعد وہ دونوں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے یہاں آئیں اور انہیں صورت حال کی اطلاع دی

بِهٖ لِلصُّغْرٰی قَالَ اَبُوْهريرةَ واللّٰه اِنْ سَمِعتُ بِالسكينِ الا يومئذ وَمَا كُنَّا نقول الاالمديَةَ

انہوں نے فرمایا کہ اچھا، چھری لاؤ اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کے حصے دے دوں، چھوٹی عورت نے یہ سن کر کہا، اللہ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے میں نے مان لیا کہ یہ اسی بڑی کا لڑکا ہے اس پر سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سکین (چھری) کا لفظ اسی دن سنا۔ ورنہ ہم ہمیشہ (چھری کے لئے) مدیہ کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

باب ۳۴۲. قَولِ اللّٰه تَعالٰی وَلَقد اٰتينا لُقمَانَ الْحِكمَةَ اَن اشكُرْ لِلّٰهِ اِلي قَولِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَلَا تُصَعِّرْ الاعراضُ بِالْوَجه

۳۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اور بے شک دی تھی ہم نے لقمان کو حکمت کہ اللہ کا شکر ادا کرو'' ارشاد ''ان اللّٰه لايحب كل مختال فخور'' تک۔ لاتصعر یعنی چہرہ نہ پھیرو۔

(۶۵۰) حَدَّثَنَا ابوالوليد حدثنا شُعْبَةُ عن الاعمشِ عن ابراهيمَ عن عَلقَمَةَ عن عبدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَلَمْ يَلبَسُوا اِيمَانَهُمْ بِظُلمٍ قَالَ اَصْحَابُ النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَلْبَسْ ايمانَهٗ بِظُلم فَنَزَلَتْ لَاتُشرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۶۵۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی'' نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی ہم میں ایسا کون ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔''

(۶۵۱) حَدَّثَنَا اسحاقُ اخبرنا عيسى بنُ يونسَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عن ابراهيمَ عن علقمةَ عن عبدِاللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عنه قالَ لَمَّا نزلت اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَم يَلْبَسُوْا اِيْمَانَهُم بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ على المسلمين فقالوا يارَسُوْلَ اللّٰه اَيّنَا لايظلمُ نفسَه قال لَيسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّركُ اَلَمْ تَسْمَعُوا مَاقَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰابُنَيَّ لَاتُشرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۶۵۱۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی ...... ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت ''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی، نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بڑا شاق گزرا اور انہوں نے عرض کی، ہم میں کون ایسا ہوسکتا ہے جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا، یہ مطلب نہیں، ظلم سے مراد آیت میں شرک ہے، کیا تم نے نہیں سنا، کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا تھا، اسے نصیحت کرتے ہوئے کہ ''اے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بے شک شرک، عظیم ظلم ہے۔

باب ۳۴۳. وَاضرِبْ لَهُمْ مَثَلاً اَصْحَابَ القَرْيَةِ الاٰية فَعَزَّزْنَا قَالَ مجاهد شَدَّدْنَا وَقَالَ ابن عَبَّاسٍ طَائِرُكم مَصَائِبُكُم

۳۴۳۔ ''اور ان کے سامنے اصحاب قریہ کی مثال بیان کیجئے'' الایۃ۔ فعززنا کے معنی کے متعلق مجاہد نے فرمایا کہ ''ہم نے انہیں تقویت پہنچائی'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طائرکم کے معنی ''تمہاری مصیبتیں'' ہیں!۔

باب ۳۴۴. قول اللّٰه تعالٰی ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّآ اِذْنَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ اِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّاسُ شَيْبًا اِلٰى قوله لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابنُ عباسٍ مَثْلا يقال رَضِيًّا مَرْضِيًّا عَتِيًّا عصيًّا عَتَايَعْتُو قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَا مٌ الٰى قوله ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ويقال صَحِيْحًا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا فَاَوْحٰى فَاَشَارَ يٰيَحْيٰى خُذِالْكِتَابَ بِقُوَّةٍ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّالَطِيْفًا عاقِرًا الذكر وَالْاُنثٰى سَوَاءٌ

۳۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''(یہ) تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کی رحمت (فرمانے کا) اپنے بندے زکریا پر) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو خفیہ طور پر پکارا، کہا اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں، اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل پڑی ہے۔'' ارشاد "لم نجعل له من قبل سمياً لك" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''رضیا''، مرضیاً کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ عتیا بمعنی عصیا۔ عتایعتواء سویا بمعنی) صحیحاً'' پھر وہ اپنی قوم کے روبرو حجرہ سے برآمد ہوئے اور ان سے ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ کی پاکی صبح وشام بیان کیا کرو۔'' "فاوحے ای فاشار." "اے یحیٰ! ''کتاب کو مضبوط پکڑ لو۔'' ارشاد۔ "ویوم یبعث حیاً." تک۔ حفیاً بمعنی لطیفاً۔ عاقراً، مؤنث اور مذکر دونوں کے لئے آتا ہے۔

(۶۵۲) حَدَّثَنَا هدبةُ بنُ خالدٍ حَدَّثَنَا همامُ بنُ يحيٰى حدثنا قتادةُ عن انسِ بنِ مالكٍ عن مالكِ بنِ صَعْصَعَةَ ان نبيَّ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عن ليلة اُسْرِىَ بِهٖ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السماءَ الثانيةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جبريلُ قِيْلَ وَمن مَعَكَ قَالَ محمدٌ قِيلَ وَاُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاذا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وهما ابنا خالةٍ قال هٰذا يحيٰى وعيسٰى فسَلِّمْ عليهما فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قالا مرحبًا بالاخ الصَّالحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالحِ

۶۵۲۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر تشریف لائے پھر دروازہ کھولنے کے لئے کہا پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبرائیل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا، کیا انہیں لانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ جی ہاں۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو عیسیٰ اور یحیٰ علیہ السلام وہاں تشریف رکھتے تھے، یہ دونوں حضرات آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں، جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ یحیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا، دونوں حضرات نے جواب دیا اور کہا، خوش آمدید۔ صالح بھائی اور صالح نبی۔

باب ۳۴۵. قولِ اللّٰهِ تعالٰی وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِانْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا اِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَامَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اصطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَاٰلَ اِبراهِيمَ وَاٰلَ عِمرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ اِلٰى قوله يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابنُ عباسٍ وَاٰلُ عمران المؤمنون من اٰل ابراهيمَ واٰلِ ياسين واٰل محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يقول اِنَّ اَوْلَى النَاسِ بِابراهِيمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

۳۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوکر ایک شرقی مکان میں گئیں'' (اور وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم، اللہ آپ کو خوش خبری دے رہا ہے۔ "اپنی طرف سے ایک کلمہ کی'' ''بے شک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اوا آل عمران کو تمام جہاں میں منتخب کیا ہے ارشاد "یرزق من یشاء بغیر حساب" تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آل عمران آل ابراہیم آل عمران آل یاسین اور آل محمد ﷺ وعلی سائر الانبیاء کے مؤمنین ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام

وَهُمُ المؤمنون ويقال آل يعقوبَ اهلُ يعقوب فَاِذَا صَغَّرُوْا آل ثُمَّ رَدُّوهُ الى الْاَصَل قالوا اُهَيْل

سے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی اتباع کی ہے اور یہ مؤمنین کا طبقہ ہے۔ آل یعقوب کی اصل اہل یعقوب بتاتے ہیں، چنانچہ جب اس کی تصغیر کی جائے گی تو اپنی اصل حالت پر آ جائے گا اور کہیں گے۔اہیل۔

(۶۵۳) حَدَّثَنَا ابواليمانِ اخبرنا شعيبٌ عن الزهرى قال حَدَّثَنِى سعيدُ بنُ المسيبِ قال قال ابوهريرةَ رَضِىَ اللّٰهُ عنه سَمِعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يقولُ مَامِنْ بَنِىْ اٰدَمَ مَولُودٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يقول ابُوهريرةَ وَاِنِّى اُعِيْذُهَابِكَ وَذُرِّيَتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

۶۵۳۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہر ایک، نبی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے، سوا مریم علیہا السلام اور ان کے صاحبزادے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) اس کی وجہ مریم علیہا السلام کی والدہ کی یہ دعا ہے کہ اے اللہ! میں اسے (مریم علیہا السلام) اور اس کی ذریت کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

باب ۳۴۶. وَاِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَامَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ يَامَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْيُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ يُقَال يَكْفُلُ يَضُمُّ كَفَلَهَا ضَمَّهَا مخففة ليس من كَفَالَةِ الديونِ وَشِبْهِهَا

۳۴۶۔اور (وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! بے شک اللہ نے آپ کو برگزیدہ بنایا ہے، اور پاک کر دیا ہے اور آپ کو دنیا جہاں کی بیویوں کے مقابلے میں برگزیدہ کر لیا ہے، اے مریم! اپنے پروردگار کی عبادت کرتی رہ اور تسبیح کرتی رہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ، یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں، ہم آپ کے اوپر ان کی وحی کر رہے ہیں اور آپ ان لوگوں کے پاس نہیں جاتے، اس وقت جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے اور نہ آپ اس وقت ان کے پاس تھے جب وہ باہم اختلاف کر رہے تھے۔'' یکفل یضم کے معنی میں بولتے ہیں، کفلھا یعنی ضمھا، (بعض قرأتوں میں) تخفیف کے ساتھ ہے، یہاں کفالت دیون وغیرہ سے ماخوذ ہو کر استعمال نہیں ہوا ہے (بلکہ ضم واخذ کے معنی میں ہے۔)

(۶۵۴) حَدَّثَنَا احمدُ ابنُ ابى رجاءٍ حَدَّثَنَا النضرُ عن هشامٍ قال اخبرنى اَبِى قال سمعتُ عبدَاللّٰهِ بنَ جعفرٍ قال سمعتُ عَلِيًّا رضى اللّٰه عنه يقول سمعتُ النبىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بنتُ عمرانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

۶۵۴۔مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی ان سے نضر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضور ﷺ فرما رہے تھے کہ مریم بنت عمران علیہا السلام (اپنے زمانہ میں) سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون خدیجہ ہیں

(رضی اللہ عنہا)۔

باب۳۴۷. قَولِهٖ تَعَالٰی اِذ قَالَتِ المَلَآئِکَةُ یَامَرْیَمُ اِلٰی قَولِه' فَاِنَّمَا یَقُولُ لَه' کُنْ فَیَکُوْنُ یُبَشِّرُکِ وَیَبْشُرُکِ واحدٌ وَجِیْهًا شَرِیْفًا وَقَالَ ابراهیم المَسِیْحُ الصِّدِّیْقُ وَقَال مجاهدٌ الکَهْلُ الحَلِیْمُ والاکمهُ من یُّبْصِرُ بالنَّهارِ وَلَایُبْصِرُ وقال غیرُه مَنْ یولَدُ اَعمٰی

۳۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد' جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم' ارشاد "فانما یقول له' کن فیکون" یبشرک (بالتشدید) اور یبشرک (بالتخفیف) ایک ہی چیز ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ الکہل بمعنی حلیم ہے۔ الاکمہ اس شخص کو کہتے ہیں جو دن میں تو دیکھ سکتا ہو لیکن رات میں اسے کچھ نظر نہ آتا ہو اور دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ اسے کہتے ہیں جو پیدائشی نابینا ہو۔

(۶۵۵) حَدَّثَنَا اٰدمُ حَدَّثَنَا شعبةُ عن عمرو بن مرةَ قال سمعتُ مرةَ الهمدانیَّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیٖ مُوْسَی الاشعری رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلا مَرْیَمُ بنتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَونَ وَقَالَ ابنُ وَهبٍ اخبرنی یونسُ عن ابنِ شهابٍ قال حدثنی سعیدُ بنُ المسیب ان اباهریرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقولُ نِسَاءُ قُرَیْشٍ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الابِلَ اَحْنَاهُ عَلٰی طِفْلٍ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِی ذَاتِ یَدِهٖ یقول ابوهریرةَ عَلٰی اَثَرِ ذٰلِکَ وَلَمْ تَرْکَبْ مریمُ بِنتُ عمرانَ بَعِیرًا قط تابعه ابنُ اَخِی الزهریِ واسحاقُ الکلبیُّ عن الزهریِ

۶۵۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے، کہا کہ میں نے مرہ ہمدانی سے سنا وہ ابوموسیٰ اشعریٰ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی! مردوں میں تو بہت سے کامل اٹھے، لیکن عورتوں میں مریم علیہا السلام اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور ابن وہب نے بیان کیا کہ مجھے یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے سعید بن میتب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب سے بہترین قریشی خواتین ہیں، اپنے بچے پر سب سے زیادہ شفقت و محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و اسباب کی سب سے بہتر نگران و محافظ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ہی فرمایا کہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی تھیں اس روایت کی متابعت زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) نے اور اسحاق کلبی نے۔ زہری کے واسطے سے کی۔

باب۳۴۷. قَوْلِهٖ یَااَهْلَ الکِتَابِ لَاتَغْلُوْا فِی دِیْنِکُمْ وَلَاتَقُولُوا عَلَی اللّٰهِ اِلَّاالحَقَّ اِنَّمَا المَسِیحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَکَلِمَتُه' اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَاتَقُولُوا ثَلٰثَةٌ انتَهُوْا خَیْرًالَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَاحِدٌ سُبحانَه' اَنْ یَّکُوْنَ لَه' وَلَدٌ لَّه' مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا قَالَ ابوعبید کلمة کُنْ فَکَانَ

۳۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد' اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کے بارے میں کوئی بات حق کے سوا نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم تو بس اللہ کے ایک پیغمبر ہیں اور اس کا ایک کلمہ جسے اللہ نے پہنچا دیا تھا مریم تک اور ایک جان ہیں اس کی طرف سے، پس اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس سے باز آ جاؤ، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے، اللہ تو بس ایک ہی معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے بیٹا ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین

وقال غيره وروحٌ مِّنهُ اَحيَاهُ فَجعَلَهُ رُوحًا وَلَا تَقُولُوا ثلاثَةٌ

میں ہے اور اللہ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے'' ابوعبید نے بیان کیا کہ کلمتہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے کہ ہو جاؤ اور وہ ہو گئے۔ دوسرے حضرات نے کہا کہ وروح منہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے انہیں زندہ کیا اور روح ڈالی، اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔

(۶۵۶) حَدَّثَنَا صدقةُ بنُ الفضلِ حدثنا الوليد عن الاوزاعِي قَالَ حَدَّثَني عُمَيرُ بنُ هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بن ابى امية عن عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عن النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن شَهِدَ ان لااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَه' لَاشَرِيكَ لَه' وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُه' وَرَسُولُه' وَاَنَّ عِيسىٰ عَبدُاللّٰهِ وَرَسُولُه' وَكَلِمَتُه' اَلقَاهَا اِلٰى مَريَمَ وَرُوحٌ مِّنهُ وَالجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ ادخلَهُ اللّٰهُ الجَنَّةَ عَلٰى مَاكَانَ مِنَ العَمَلِ قَالَ الوليدُ حَدَّثَنِي ابنُ جَابِرٍ عن عُمَيرٍ عن جُنَادَةَ وَزَادَ مِن ابوَابِ الجَنَّةِ الثَّمانيةِ اَيُّهَا شَاءَ

۶۵۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جنادہ بن ابی امیہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ' لاشریک ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے پہنچا دیا تھا مریم تک اور ایک جان ہیں اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہوگا، (آخر الامر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔ ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عمیر نے اور جنادہ نے اور اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے (ایسا شخص) جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا (داخل ہوگا)۔

باب۳۴۸. وَاذكُر فِي الكِتَابِ مَريَمَ اِذِ انتَبَذَتُ من اَهلِهَا اعتزلَتُ نبذناه اَلقَينَاه شَرقِيًا مِمَّا يلي الشرقِ فَاَجَاءَ ها افعل من جئت ويقال الجأها اضطرها تُسَاقِطُ تُسقِطُ قَصِيًّا قَاصيًا فَرِيًّا عَظِيمًا قال ابنُ عباسٍ نَسيًا لَم اَكُن شيئًا وقال غيره النسى الحقير وقال ابووائلٍ علمت مريم ان التَّقِيَّ ذونُهيَةٍ حين قالتُ اِن كُنتَ تَقِيًّا قَالَ وكيعٌ عن اسرائيلَ عن ابى اسحاقَ عن البراءِ سَرِيًّانَهرٌ صَغيرٌ بِالسُّريانية

۳۴۸۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں۔ نبذناہ ای القیناہ. شرقیاً یعنی شرقی گوشہ کی طرف۔ فاجاء ھا، جئت سے افعال (مزید) کا صیغہ ہے۔ الجاھا۔ اضطرھا کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ تساقط بمعنی تسقط قصیا یعنی قاصیا. فریا بمعنی عظیماً، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نسیاً کے معنی یہ ہیں کہ میں کچھ ہوتا ہی نہ'' دوسرے حضرات نے کہا کہ (النسی حقیر کے معنی میں ہے، ابووائل نے فرمایا کہ مریم علیہا السلام کو اس پر یقین تھا کہ تقویٰ ہی دانائی ہے، اسی وجہ سے انہوں نے فرمایا تھا (جبرائیل علیہ السلام سے) کہ کاش تم متقی ہوتے۔'' اور وکیع نے بیان کیا، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ، سریاً، سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

(۶۵۷) حَدَّثَنَا مُسلِمُ بنُ اِبرَاهِيمَ حدثنا جَرِيرُ بنُ حازمٍ عن محمدِ بنِ سيرينَ عن ابى هريرةَ عنِ

۶۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حاتم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ

النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَتکَلَّمْ فِی الْمَهْدِ اِلَّا ثلٰثةٌ عِیسٰی وَکَانَ فِی بَنِی اِسْرَائِیلَ رَجُلٌ یُقَالُ لَه، جُرَیْجٌ کَانَ یُصَلِّی جَاءَ تهُ اُمُّه، فَدَ عَتْهُ فَقَالَ اُجِیبُهَا اَواُصَلِّی فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لاتُمِتْهُ حَتّٰی تُرِیَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَکَانَ جُرَیْجٌ فِی صَوْمَعَتِهٖ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَاَةٌ وَکَلَّمَتْهُ فَاَبٰی فَاَتَتْ رَاعِیًا فَامْکَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جُرَیْجٍ فَاَتَوْهُ فَکَسَرُوا صَوْمَعَتَه، وَاَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَضَّأَ وَ صَلّٰی ثُمَّ اَتَی الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ اَبُوکَ یَاغُلَامُ قَالَ الرَّاعِی قَالُوْا نَبْنِیْ صَوْمَعَتَکَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لا اِلَّا مِنْ طِیْنٍ وَکَانَتْ امْرَاَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِی اِسْرَائِیلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاکِبٌ ذُوْشَارَةٍ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ابْنِی مِثْلَه، فَتَرَکَ ثَدْیَهَا وَاَقْبَلَ عَلَی الرَّاکِبِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْنِی مِثْلَه، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی ثَدْیِهَا یَمَصُّه، قَالَ اَبُوهُرَیْرَةَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمَصُّ اِصْبَعَه، ثُمَّ مُرَّ بِاَمَةٍ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لا تَجْعَلِ ابْنِی مِثْلَ هٰذِهٖ فَتَرَکَ ثَدْیَهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاکَ فَقَالَ الرَّاکِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الْاَمَةُ یَقُولُونَ سَرَقْتِ زَنَیْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، گہوارہ میں تین بچوں کے سوا اور کسی نے گفتگو نہیں کی اول عیسیٰ علیہ السلام (دوسرے کا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے، نام جریج تھا، وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ نے انہیں پکارا، انہوں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں اپنی والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں؟ آخر انہوں نے نماز نہیں توڑی) اس پر ان کی والدہ نے (غصہ ہو کر) بددعا کی، اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ زانیہ عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے، جریج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے سامنے ایک عورت آئی اور ان سے گفتگو کی، لیکن انہوں نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کیا۔ پھر ایک چرواہے کے پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا اس سے ایک بچہ پیدا ہوا اور اس نے ان پر یہ تہمت دھری کہ یہ جریج کا بچہ ہے۔ ان کی قوم کے لوگ آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انہیں نیچے اتار کر لائے اور انہیں گالی دی۔ پھر انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اس کے...... بعد بچے کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا! اس پر (ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور کہا، کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنائیں گے، لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں، مٹی ہی کا بنے گا۔ تیسرا واقعہ) ایک بنی اسرائیل کی عورت تھی، اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ قریب سے ایک سوار نہایت وجیہ اور خوش پوش گزرا۔ اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو بھی اسی جیسا بنا دے لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم ﷺ اپنی انگلی چوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے لگنے کی کیفیت بیان کرتے وقت!) پھر ایک باندی اس کے پاس قریب سے لے جائی گئی!! (جسے اس کے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا، بچے نے پھر اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہا اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے اس عورت نے پوچھا، ایسا تم کیوں کہہ رہے ہو؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص تھا، اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے چوری اور زنا کیا، حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

(۶۵۸) حَدَّثَنَا اِبرَاهِيمُ بنُ موسٰى اخبرنا هشامٌ عن مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي محمودٌ حدثنا عبدُالرزاق اخبرنا معمرٌ عن الزهري قال اخبرني سعيدُ بنُ الْمُسَيَّبِ عن ابى هريرةَ رضى الله عنه قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليلةَ اُسْرِىَ بِهٖ لَقِيتُ مُوسٰى قال فَنَعَتَه' فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُه' قال مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّاسِ كَاَنَّه' مِنْ رِجَالِ شَنُوءَ ةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسٰى فَنعتَهُ' النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِى الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُتِيتُ بِاِنَاءَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَّالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِى خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُه' فَقِيلَ لِى هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَوْاَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْاَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

۶۵۸۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے۔ اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس رات میری معراج ہوئی تھی میں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ، میرا خیال ہے کہ معمر نے کہا، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے، جیسے قبیلہ شنؤہ کے افراد ہوتے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی آنحضور ﷺ نے ان کا بھی حلیہ بیان فرمایا کہ درمیانہ قد اور سرخ وسپید تھے، جیسے ابھی ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تھی اور میں ان کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں، آنحضور ﷺ نے بیان فرمایا، کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب مجھ سے کہا گیا کہ جو آپ کا جی چاہے لے لیجئے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ پالی، یا فطرت کو آپ نے پالیا۔ اس کے بجائے اگر آپ شراب کا برتن لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(۶۵۹) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ كثيرٍ اخبرنا اسرائيلُ اخبرنا عثمانُ بنُ المغيرةَ عن مجاهدٍ عن ابنِ عُمَرَ رضى اللّٰهُ عنهما قال قال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عيسىٰ وَمُوسٰى وَابْرَاهِيمَ فَاَمَّا عيسٰى فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوسٰى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَاَنَّه' مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ

۶۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں اسرائیل نے خبر دی، انہیں عثمان بن مغیرہ نے خبر دی انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ، گنگھریالے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے۔ اور موسیٰ (علیہ السلام گندم گوں، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے) جیسے کوئی قبیلہ زط کا فرد ہو۔

(۶۶۰) حَدَّثَنَا اِبرَاهِيمُ بنُ المنذرِ حَدَّثَنَا اَبُوضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عن نافعٍ قال قال عبدُاللّٰهِ ذَكَرَالنبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَىِ النَّاسِ المسيحَ الدَّجَّالَ فقالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلاَ اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَه' عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَاَرَانِى اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِى

۶۶۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، لیکن دجال ڈاہنی آنکھ سے کانا ہوگا (اس لئے اس کا خدائی کا دعویٰ بداہۃً غلط ہوگا) اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ اور

المَنَام فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ كَاحْسَنِ مَاتَرٰى مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُه‘ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَاسُه‘ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَى رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالبَيتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا المَسِيْحُ بْنُ مَرْيَم ثُمَّ رَاَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَ هٗ جَعْدًا قَطَطًا اَعْوَرَ الْعَيْنِ اليمنى كَاشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ على مَنْكِبَىْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا المَسِيْحُ الدَّجَّالُ تابعه عُبَيْدُاللّٰه عن نافعٍ

میں نے رات کعبہ کے پاس خواب میں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا، گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل وصورت کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین وجمیل! ان کے سر کے بال شانوں تک لٹک رہے تھے، سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ آپ مسیح بن مریم ہیں اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا سخت اور مڑے ہوئے بالوں والا اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، اسے میں نے ابن قطن سے سب سے زیادہ شکل وصورت میں ملتا ہوا پایا، وہ بھی ایک شخص کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ دجال ہے اس روایت کی متابعت عبداللہ نے نافع کے واسطہ سے کی۔

(٦٦١) حَدَّثَنَا احمدُ بنَ محمدِ المكيُّ قال سمعتُ ابراهيمَ بنَ سعدٍ قال حَدَّثَنِى الزهريُّ عن سالمٍ عن ابيه قال لاوَاللّٰهِ ماقال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعيسى اَحْمَرَ ولكن قَالَ بَيْنَمَا اَنَانَائِمٌ اَطُوفُ بِالكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطُفُ رَاسُه‘ مَاءً اَوْيُهْرَاقُ رَاسُه‘ مَاءً فَقُلْتُ من هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ اَلتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاسِ اَعْوَرُ عَينِهِ اليُمْنٰى كَاَنَّ عَينَه‘ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا الدَّجَّالُ وَاَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قال الزهرىُ رَجُلٌ من خزاعةَ هَلَکَ فِى الجَاهِلِيَّةِ

٦٦١۔ ہم سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے سلام نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہرگز نہیں، خدا کی قسم، نبی کریم ﷺ نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ سرخ تھے، بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اپنے کو دیکھا تھا، اس وقت مجھے ایک صاحب نظر آئے جو گندمی رنگ لٹکے ہوئے بال والے تھے، دو آدمیوں کے درمیان ان کا سہارا لئے ہوئے اور سر سے پانی صاف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ آپ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ آپ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اس پر میں نے انہیں غور سے جو دیکھا تو مجھے ایک اور شخص بھی دکھائی دیا جو سرخ موٹا سر کے بال مڑے ہوئے، اور داہنی آنکھ سے کانا تھا۔ اس کی آنکھ ایسے دکھائی دیتی تھی جیسے اٹھا ہوا انگور ہو، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے اس سے شکل وصورت میں ابن قطن بہت زیادہ مشابہ تھا، زہری نے بیان کیا کہ یہ قبیلۂ خزاعہ کا ایک شخص تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا۔

(٦٦٢) حَدَّثَنَا اَبُوالیمانِ اخبرنا شعيبٌ عن الزهرى قال اخبرنى اَبُوسَلمةَ اَنْ ابا هريرةَ رَضِىَ اللّٰهُ عنه قال سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْاَنْبِيَاءُ

٦٦٢۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب

اَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَه' نَبِيٌّ

ہوں انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں اور میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں مبعوث ہوا۔

(۶۶۳) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ سنان حدثنا فُلَيْحُ بنُ سليمانَ حَدَّثَنَا هلالَ بن علي عَنْ عبدِالرحمٰنِ ابن ابی عمرةَ عن ابی هريرةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسٰى بن مَرْيَمَ فِي الدُّنيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاَ نْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّهَا تُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بنُ طهمانَ عن موسٰى بنِ عقبةَ عن صفوانَ بنِ سليمٍ عن عَطَاءِ بنِ يسارٍ عن ابی هريرةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں عیسیٰ بن مریم سے اور لوگوں کی بہ نسبت سب سے زیادہ قریب ہوں، دنیا میں بھی، اور آخرت میں بھی! اور انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں۔ مسائل فروع میں اگر چہ اختلاف ہے، لیکن دین وعقیدہ سب کا ایک ہی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(۶۶۴) وَحَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عبدالرَّزَّاقِ اخبرنا معمرٌ عن همامٍ عن ابی هريرةَ عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال رَاٰى عيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فقال له اَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي

۶۶۴۔ اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا، پھر اس سے دریافت فرمایا تم نے چوری کی؟ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔

(۶۶۵) حَدَّثَنَا الحميديُ حدثنا سفيانُ قال سمعتُ الزهريَ يقول اخبرني عبيدُاللّٰهِ بنُ عبدِاللّٰهِ عن ابنِ عباسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يقول على المنبر سمعتُ النبيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول لَاتُطْرُونِي كَمَا اَطْرَتِ النصارى عِيسَى بنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُه' فَقُولُوا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُه'

۶۶۵۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم کو نصاریٰ نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں اس لئے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

(۶۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مقاتلٍ اخبرنا عبدُاللّٰه اخبرني صالحُ بنُ حَيٍّ اَنَّ رجلًا من اَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ للشعبيِ فقال الشعبي اخبرني اَبُوبردةَ عن

۶۶۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں صالح بن حی نے خبر دی کہ خراسان کے ایک شخص نے شعبی سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو بردہ نے خبر دی اور ان سے

ابی مُوسَی الاشعری رضی اللّٰہُ عَنهُ قال قال رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّبَ الرَّجُلُ اَمَتَه فَاَحْسَنَ تَادِیْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا کَانَ لَه اَجْرَانِ وَاِذَا اٰمَنَ بِعِیْسٰی ثُمَّ آمَنَ بِی فَلَه اَجْرَانِ وَالعَبْدُ اِذَا اتَّقٰی رَبَّه وَاَطَاعَ مَوَالِیَه فَلَه اَجْرَانِ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی باندی کی نہایت عمدہ طریقے پر تربیت کرے اور تمام رعایتوں کے ساتھ اسے تعلیم دے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دہرا اجر ملتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص جو پہلے سے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا، پھر مجھ پر ایمان لایا تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے اور غلام جو اپنے رب کا بھی تقویٰ رکھتا ہے اور اپنے آقا کی بھی اطاعت کرتا ہے تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے۔

(۲۶۷) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ یوسفَ حَدَّثَنَا سفیانُ عن المغیرۃِ بنِ النعمانِ عن سعیدِ بنِ جبیرٍ عن ابنِ عباسٍ رضی اللّٰہُ عنهما قال قال رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلاً ثُمَّ قَرَا کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیدُه وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ فَاَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی اِبرَاهِیْمُ ثُمَّ یُؤخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِی ذَاتَ الیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ اَصْحَابِی فَیُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ یَزَالُوْ مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُولُ کَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَادُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِی کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ شَهِیْدٌ اِلٰی قَوْلِهٖ العَزِیْزُ الحَکِیْمُ قَالَ محمدُ بنُ یوسفَ ذُکِرَ عن ابی عبدِاللّٰہ عن قَبِیْصَةَ قَالَ هُمُ المُرْتَدُّوْنَ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰی عَهْدِ اَبِی بَکْرٍ فَقَاتَلَهُمْ ابوبکرٍ رضی اللّٰہ عنه

۲۶۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن نعمان نے، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (قیامت کے دن) تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنے کے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی، جس طرح ہم نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہماری جانب سے وعدہ ہے اور بے شک ہم اسے کرنے والے ہیں، پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میرے اصحاب کو دائیں (جنت کی) طرف لے جایا جائے گا لیکن کچھ کو بائیں (دوزخ کی) جانب لے جایا جائے گا، میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ جب آپ ان سے جدا ہوئے اسی وقت انہوں نے ارتداد اختیار کر لیا تھا میں اس وقت وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا، کہ جب تک میں ان میں موجود تھا ان کی نگرانی کرتا رہا لیکن جب آپ نے مجھے اٹھا لیا تو آپ ہی ان کے نگہبان ہیں، اور آپ ہر چیز پر نگہبان ہیں'' ارشاد ''العزیز الحکیم تک'' محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ سے روایت ہے اور ان سے قبیصہ نے بیان کیا کہ یہ وہ مرتدین ہیں جنہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ارتداد اختیار کیا تھا اور جن سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔

باب ۳۴۹۔ نزولِ عیسَی بنِ مریمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۳۴۹۔ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول۔

(۲۶۸) حَدَّثَنَا اسحاقُ اخبرنا یعقوبُ بنُ ابراهیْمَ حدثنا ابی عن صالحٍ عن ابنِ شهابٍ اَنَّ سعیدَ بنَ

۲۶۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے

مسیب سَمِعَ اباهريرةَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ
سُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِى نَفْسِى
يَدِهٖ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا
دْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخنزِيْرَ وَيَضَعُ
جِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتى لَا يَقْبَلَه' اَحَدٌ حَتّٰى
كُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا
م يقول ابوهريرةَ وَاقْرَءُوااِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِنْ اَهْلِ
كِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ
لَيْهِمْ شَهِيْدًا

ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے اس وقت مال و دولت کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک سجدہ دنیا اور مافیہا سے بڑھ کر ہوگا، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔" اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔

۶۶۹) حَدَّثَنَا ابنُ بكيرٍ حدثنا الليثُ عن يونسَ
ن ابنِ شهابٍ عن نافعٍ مولى ابى قتادةَ الانصارى
اباهريرةَ قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ بْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ
كُمْ تابعَه' عُقَيْلٌ والْاَوزاعِىُّ

۶۶۹۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہوگے) اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی ہے۔

ب ۳۵۰. ماذكرَ عَنْ بَنِى اِسْرَائِيلَ

۳۵۰۔ بنی اسرائیل کے واقعات کا تذکرہ۔

۶۷۰) حَدَّثَنَا موسَى بنُ اسماعيلَ حَدَّثَنَا
وعَوانَةَ حَدَّثَنَا عبدُالملك عن رِبْعِىّ بن حِرَاشٍ
لَ قَالَ عُقْبَةُ بن عمرٍو لِحُذَيْفَةَ اَلاَ تُحَدِّثُنَا
سَمِعتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَ اِنِّى سَمِعْتُه' يَقُوْلُ اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً
ارًا فَاَمَّا الَّذِىْ يَرَى النَّاسُ اَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ
مَّا الَّذِىْ يَرَى النَّاسُ اَنَّه' مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ
نْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِى الَّذِىْ يَرَى اَنَّهَا نَارٌ
ه' عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حذيفةُ وسمعتُه يقول اِنَّ
لًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ
حَه' فَقِيْلَ لَه' هَلْ عَلِمْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَااَعْلَمُ
لَهُ انْظُر قَالَ مَااَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّى كُنْتُ اُبَايِعُ
سَ فِى الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ

۶۷۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا کہ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہوں گے لیکن جو لوگوں کو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جو لوگوں کو ٹھنڈا پانی دکھائی دے گا وہ تو جلانے والی آگ ہوگی اس لئے تم میں سے جو کوئی اس زمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہئے جو آگ دکھائی دیتی ہو کیونکہ وہ انتہائی شیریں اور ٹھنڈا پانی ہوگا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ عہد گزشتہ میں ایک شخص کے پاس ملک الموت آئے، ان کی روح قبض کرتے (اور ان کی روح قبض کی) پھر ان سے پوچھا گیا، کوئی اپنی نیکی تمہیں یاد ہے؟ انہوں نے

عَنِ الْمُعسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَال وسَمِعْتُه يقول اَنَّ رَجُلاً حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الحَيَاةِ اَوْصَى اَهْلَه اِذَا اَنَامِتُّ فَاجْمَعُوْا لِي حَطَبًا كَثِيْرًا وَاَوْقِدُوْا فِيهِ نَارًا حَتّٰى اِذَا اَكَلَتْ لَحْمِیْ وَخَلَصَتْ اِلٰى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوا هَاثُمَّ اُنْظُرُوْا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوْهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَه فَقَالَ لَه لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَالَ من خَشيَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَه قَالَ عُقْبَةُ بن عَمرٍو وَاَنَا سَمِعْتُه يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا

کہا کہ مجھے تو یاد نہیں پڑتی ان سے کہا گیا کہ یاد کرو! انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی اپنی نیکی یاد نہیں، سوا اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کیا کرتا تھا اور لین دین کیا کرتا تھا، جو لوگ خوشحال اور مال دار ہوتے انہیں تو میں (اپنا قرض وصول کرتے وقت) مہلت دیا کرتا تھا اور تنگ دستوں کو معاف کر دیا کرتا تھا اور تنگ دستوں کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی پر جنت میں داخل کیا۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ایک شخص کی موت کا جب وقت آ گیا اور وہ اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت واقع ہو جائے تو میرے لئے بہت ساری لکڑیاں جمع کرنا اس میں آگ لگانا (پھر میری نعش اس میں ڈال دینا) جب آگ میرے گوشت کو جلا چکے اور آخر ہڈی کو بھی جلا دے تو ان جلی ہوئی ہڈیوں کو پیس لینا اور کسی تند ہوا والے دن کا انتظار کرنا۔ اور (ایسے کسی دن) میری راکھ کو دریا میں بہا دینا۔ اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دریافت کیا، ایسا تم نے کیوں کروایا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف سے، اے اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی۔ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ یہ شخص کفن چور تھا۔

(۶۷۱) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اخبرنا عبدُاللّٰهِ اخبرني مَعْمَرٌو يُونُس عن الزهري قال اَخبَرَنِی عُبَيْدُاللّٰهِ بنُ عبدِاللّٰه اَنَّ عَائشة وابنَ عباسٍ رضى اللّٰه عَنهُمْ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَح خَمِيْصَةً عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا

۶۷۱۔ مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، جب رسول اللہ ﷺ پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو آنحضور ﷺ اپنی چادر چہرہ مبارک پر بار بار ڈال لیتے تھے پھر جب شدت بڑھتی تو اسے ہٹا دیتے آنحضور ﷺ نے اسی حالت میں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہود ونصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا، آنحضور ﷺ (اس شدید وقت میں بھی ان کی گمراہی کا ذکر کر کے اپنی امت کو) ان کے کئے سے ڈرانا چاہتے تھے۔

(۶۷۲) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بشارٍ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ جعفرٍ حَدَّثَنَا شعبةُ عن فُرَاتٍ الْقزازِ قال سمعتُ اباحازِمٍ قال قَاعَدْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ خَمسَ سِنِيْنَ

۶۷۲۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے فرات قزار نے بیان کیا انہوں نے ابو حازم سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں ..... ابو ہریرہ

...معته، يُحَدِّثُ عن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
... كَانَتْ بَنُواسرَائِيلَ تَسُو سُهُمُ الا نبياءُ كُلَّمَا
...ك نبيٌّ خَلَفَه، نَبِيٌّ وَاِنَّه، لَا نبيَّ بَعْدِىْ وَسَيَكُونُ
...فاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوا فَمَا تَامُرُنَا قَالَ فُوابِبَيْعَةِ
...ول فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ
...ما اسْتَرْعَاهُمْ

رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پانچ سال تک بیٹھا ہوں میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی راہنمائی بھی کیا کرتے تھے جب بھی ان کے کوئی نبی ہلاک ہوجاتے تو دوسرے ان کی قائم مقامی کے لئے موجود ہوتے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان کے متعلق آپ کا ہمیں کیا حکم ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کرلو، بس اسی کی وفاداری کو لازم جانو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا (کہ انہیں جو فرض سونپا گیا تھا اس سے کس طرح وہ عہدہ برآ ہوئے۔)

...٦٧) حَدَّثَنَا سعيدُ بنُ ابى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
...غَسَّانَ قال حَدَّثَنِى زَيْدُ بنُ اسلمَ عن عطاءِ بنِ
...سارٍ عن ابى سعيدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى
...لّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا
...شبرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْسَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ
...سَلَكْتُمُوهُ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى
...ل فَمَنْ

٦٧٣۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ پہلی امتوں کی قدم بہ قدم پیروی کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہوگے، ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اور کون ہوسکتا ہے۔

...٦٧) حدثنا عمرانُ بنُ مَيْسَرَةَ حدثنا
...بدُالوَارث حدثنا خالدٌ عن ابى قلابةَ عن انسٍ
...ضى اللّٰه عنه قال ذَكَرُوا النارَ والناقوسَ فَذَكَرُوا
...يهودَ والنصارىٰ فأُمِرَ بلالٌ اَنْ يَشْفَعَ الاذَانَ وَاَنْ
...تر الاقامة

٦٧٤۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (نماز کے لئے اعلان کے طریقے پر بحث کرتے وقت) صحابہ نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا لیکن بعض حضرات نے کہا کہ یہ تو یہود اور نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ آخر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ اذان میں (کلمات) دو دو دفعہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک دفعہ۔

...٦٧) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ يوسفَ حدثنا سفيانُ
...ن الاعمشِ عن ابى الضُّحٰى عن مسروقٍ عن
...ائشةَ رضى اللّٰهُ عنها كَانَتْ تَكْرَهُ ان يَجعَلَ يَدَه،
...ى خَاصِرَتِهٖ وَتَقُولُ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَفْعَلُه، تابعه شُعْبَةُ
...ن الْاَعْمَشِ

٦٧٥۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کوکھ پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند کرتی تھیں، اور فرماتی تھیں کہ اس طرح یہود کرتے ہیں۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے کی۔

...٦٧) حَدَّثَنَا قتيبةُ بنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَن نافعٍ

٦٧٦۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے

عن ابنِ عمرَ رضی اللّٰہ عنہما عن رسولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِی اَجَلِ من خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَابَیْنَ صَلَاۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِی اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ من یَعْمَلُ لِی مِنْ نِصفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلَاۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلَاۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلَاۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغرِب الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَین قِیْرَاطَین اَلَا فَاَ نْتُمُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قیرَاطَیْنِ قیراطَیْنِ الاَ لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰہُ ھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا قَالُوا لَاقَالَ فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ

(۶۷۷) حَدَّثَنَا عَلِی بن عبدِاللّٰہ حَدَّثنا سفیانُ عن عمرٍو عن طاؤسٍ عن ابن عباسٍ قال سمعتُ عمرَ رضی اللّٰہ عنہ یقول قَاتَلَ اللّٰہُ فُلاَ نًا اَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الیَھُودَ حُرِّمَتْ عَلَیھِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوھَا فَبَاعُوْھَا تابعہ جابرٌ وابوھریرۃَ عن النبیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۶۷۸) حَدَّثَنَا ابُوعاصِمٍ الضحاکُ بنُ مُخَلَّدٍ اخبرنا الاَوزَاعِیُّ حَدَّثَنَا حسانُ بنُ عطیۃَ عَنْ ابی کَبْشَۃَ عَنْ عبدِاللّٰہ بنِ عمرٍو اَنَّ النبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّی وَلَوایَۃً وَحَدِّثُوا عَنْ بنی اِسْرائیلَ وَلاَ حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہارا زمانہ پچھلی امتوں کے مقابلے میں ایسا
جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت (بقیہ دن کے مقابلے میں) تمہار
مثال یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے کچھ مزدور
اور کہا کہ میرا کام آدھے دن پر کون ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کرے گا
یہود نے آدھے دن تک ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کام کرنا طے کر لیا
پھر ایک شخص نے کہا کہ آدھے دن سے عصر کی نماز تک میرا کام کون شخص
ایک ایک قراط کی مزدوری پر کرے گا۔ اب نصاریٰ ایک ایک قراط
مزدوری پر آدھے دن سے عصر کے وقت تک مزدوری کرنے پر تیار ہو گئے
پھر اس شخص نے کہا کہ عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط
کون شخص میرا کام کرے گا؟ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمہیں لوگ ہ
جو دو دو قیراط کی مزدوری پر عصر سے سورج ڈوبنے تک کام کرو گے، تمہیں
معلوم ہونا چاہئے کہ تمہاری مزدوری دگنی ہے۔ یہود و نصاریٰ اس فیصلہ
غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کام تو ہم زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کم ملے
اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا میں نے تمہیں تمہارا حق د
میں کوئی کمی کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر
میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

۶۷۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاؤس نے، ان سے ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں کو غارت کرے۔ کیا انہیں معلوم نہیں نبی کریم ﷺ
نے فرمایا تھا، یہود پر اللہ کی لعنت ہو، ان کے لئے چربی حرام ہوئی
انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا، اس روایت کی متابعت جابر او
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

۶۷۸۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں اوزاعی
نے خبر دی، ان سے حسان بن عطیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو کبشہ
نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میر
پیغام لوگوں کو پہنچاؤ، اگر چہ ایک آیت ہی ہو سکے اور بنی اسرائیل کے
واقعات تم بیان کر سکتے ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اور جس نے مجھ پر قصد
جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

۶۷) حَدَّثَنَا عبدُالعزیزِ بنُ عبدِاللّٰہ قَالَ حَدَّثَنِی
اھِیْمُ بنُ سعدٍ عن صالحٍ عن ابنِ شھَابٍ قَالَ
ی اَبُوسَلَمَۃَ بنُ عبدِالرحمٰنِ ان اباھریرۃَ رَضِیَ
ہ عنہ قال اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ن اِنَّ الیَھُودَ وَالنَّصاریٰ لَایَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوھُمْ

۶۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہود ونصاریٰ (داڑھی وغیرہ میں) خضاب نہیں دیتے تم لوگ اس کے خلاف طریقہ اختیار کرو (یعنی خضاب دیا کرو۔)

۶۸) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِی حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا
یرٌ عن الحسن حَدَّثنا جُنْدُبُ بنُ عبدِاللّٰہ فی
ا المَسْجد ومانَسِیْنَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وما نَخْشٰی ان
ون جندبٌ کَذَبَ عَلٰی رسولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ
یْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ بِہٖ جُرحٌ
زِعَ فاخذَ سِکِّیْنًا فَحَزَّ بِھَا یَدَہُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ
ی مَاتَ قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بنفسہ
تُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ

۶۸۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے اور ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی (حسن نے کہا کہ) انہوں نے جب ہم سے حدیث بیان کی ہم اسے بھولے نہیں (بلکہ برابر حفظ و مذاکرہ کرتے رہے) اور نہ ہمیں اس کا اندیشہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف اس حدیث کی نسبت غلط کی ہوگی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پچھلے زمانہ میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہوگیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی آخر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون مسلسل بہنے لگا، اور اسی سے وہ مرگیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے والی عجلت کی اس لئے میں نے بھی جنت اس پر حرام کردی۔

ب ۳۵۱. حدیث ابرصَ واعمٰی واقرعَ فِی بنی
رائیل

۳۵۱۔ بنی اسرائیل کے ابرص، نابینا اور گنجے کا واقعہ۔

۶۸) حَدَّثَنَا احمدُ بنُ اسحاقَ حَدَّثَنَا عمرُو بنُ
صمٍ حدثنا ھمامٌ حدثنا اسحاقُ بنُ عبدِاللّٰہ قَالَ
دَّثَنِی عبدُالرَّحمٰنِ بنُ ابی عمرۃَ اَنَّ اباھریرۃَ
دَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ النبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دثنی محمد حدثنا عبدُاللّٰہِ بنُ رجاءٍ اخبرنا
امٌ عن اسحاقَ بن عبدِاللّٰہ قال اخبرنی
دُالرحمٰنِ ابنُ ابی عمرۃَ اَنَّ اباھریرۃَ رضی اللّٰہُ
، حَدَّثَہٗ انہ سَمِعَ رسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
لَّمَ یقول اِنَّ ثَلٰثَۃً فِی بَنِی اِسرَائِیْلَ اَبْرَصَ
رَعَ واَعمٰی بَدَا لِلّٰہِ اَنْ یَبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ
کًا فَاَتَی الْاَبرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ

۶۸۱۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی انہیں ہمام نے خبر دی ان سے اسحاق بن عبداللہ نے بیان کیا، انہیں عبدالرحمٰن ابی عمرہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک ابرص، دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ پہلے ابرص کے

لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ
فَمَسَحَه‘ فَذَهَبَ عَنْهُ فَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا
حَسَنًا فَقَالَ اَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیکَ قَالَ الْاِبِلُ
اَوْقَالَ الْبَقَرُ هُوَشَکَّ فِی ذٰلِکَ اَنَّ الْاَبْرَصَ
وَالْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ
فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ یُبَارَکُ لَکَ فِیْهَا وَاَتَی
الْاَقْرَعَ فقال اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ شَعْرٌحَسَنٌ
وَیَذْهَبُ عَنِّی هٰذَا قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَه‘
فَذَهَبَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ
اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَاَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا وَقَالَ
یُبَارَکُ لَکَ فِیْهَا وَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ
اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ یَرُدُّاللّٰهُ اِلَی بَصَرِی فَاُبْصِرُ بِهٖ
النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَه‘ فَرَدَّاللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَه‘ قَالَ فَاَیُّ
الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا
فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَکَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنْ اِبِلٍ
وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّه‘ اَتَی
الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْکِیْنٌ
تَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا
بِاللّٰهِ ثُمَّ بِکَ اَسْئَالُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ
الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْهِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ
لَه‘ اِنَّ الْحُقُوْقَ کَثِیْرَةٌ فَقَالَ لَه‘ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ
تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰهُ
فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِکَابِرٍ عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ
کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰهُ اِلَی مَاکُنْتَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ
صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ لَه‘ مِثْلَ مَاقَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَیْهِ
مِثْلَ مَارَدَّ عَلَیْهِ هٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ
اللّٰهُ اِلَی مَاکُنْتَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ
رَجُلٌ مِسْکِیْنٌ وَابْنُ سَبِیْلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ
سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ
بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِیْ

پاس آیا، اور اس سے پہلے پوچھا، تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند
اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی جلد، کیونکہ (ابرص ہونے کی
سے) مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر
ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہوگ
اور جلد بھی اچھی ہوگئی فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پ
کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کو کہا اسحاق بن عبداللّٰ
اس سلسلے میں شک تھا کہ ابرص اور گنجے، دونوں میں ایک نے اونٹ
خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ (اس کی تعیین کے سلسلے
شک تھا) چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ا
میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا، اور اس سے پوچھا
تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال، اور موجودہ عیب میرا
ہو جائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں، بیان
کہ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا، اور اس
بجائے عمدہ بال آ گئے۔ فرشتے نے پوچھا، کس طرح کا مال پسند کرو گ
اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتہ نے اسے گائے حاملہ دے دی
کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر اندھے کے پاس فر
آیا، اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا...... کہ اللہ تعالیٰ مج
بصارت دے دے تا کہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے
ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بصارت اسے واپس کر دی، پھر پوچھا
کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے
اسے حاملہ بکری دے دی پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے (
کچھ دنوں بعد ان میں اتنی برکت ہوئی) ابرص کے اونٹوں سے اس
وادی بھر گئی، گنجے کے گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے
بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی، پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی ہیئ
وصورت میں ابرص کے یہاں آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین آ
ہوں، سفر کا تمام سامان واسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ک
سے مقصد بر آری کی توقع نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا وا
دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھی جلد اور مال عطا کیا، ایک اون
کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں اس
فرشتے سے کہا کہ حقوق اور بہت سے ہیں (تمہارے لئے گنجائش نہیں

سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْکُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّاللّٰہُ بَصَرِیْ وَفَقِیْرًا فَقَدْاَ غْنَانِیْ فَخُذْمَاشِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَااَجْھَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہ، لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ مَالَکَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ

فرشتے نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں برص کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے، ایک فقیر اور قلاش! پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں؟ اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو پشتہا پشت سے چلی آ رہی ہے، فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی پہلی اس ہیئت وصورت میں آیا اور اس سے وہی درخواست کی اس نے بھی وہی ابرص والا جواب دیا، فرشتہ نے کہا اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اپنی اسی پہلی صورت میں! اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، سفر کے تمام اسباب ووسائل ختم ہو چکے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے مقصد برآری کی توقع نہیں، میں تم سے، اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بصارت دی ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کرسکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر ومفلس تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو۔ بخدا جب تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے لو، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا، فرشتہ نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا، اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض۔

باب ۳۵۲. اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ، الکھف الفتحُ فی الْجَبَلِ والرقیمُ الکتابُ مَرْقُوْمٌ مَکْتُوْبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَلْھَمْنَا صَبْرًا شططا اِفْراطا الوَصِیْدُ الفناءُ وجَمْعُہ، وَصَائِدُ وَوُصُدٌ ویقال الوَصِیْدُالبابُ اَلْمُؤْصَدَۃُ اَلْمُطْبَقَۃُ اصَدَالْبَابَ وَاَوْصَدَ بَعَثْنَاھُمْ اَحْیَیْنَاھُمْ اَزْکٰی اَکْثَرُ رَیْعًا فَضَرَب اللّٰہُ عَلٰی اٰذَانِھِمْ فَنَامُوْا رَجْمًا بِالْغَیْبِ لَمْ یَسْتَبِنْ وَقال مجاھدٌ تَقْرِضُھُمْ تَتْرُکُھُمْ

۳۵۲۔ ''کیا تمہارا خیال ہے کہ، اصحاب کہف ورقیم'' الکھف پہاڑ میں شگاف کو کہتے ہیں اور رقیم بمعنی کتاب مرقوم بمعنی مکتوب، رقم ہی سے مشتق ہے۔ ربطنا علی قلوبھم، یعنی ہم نے ان کے دل میں صبر ڈال دیا تھا شططا بمعنی افراطاً الوصید بمعنی فنا اس کی جمع وصائد اور وصد آتی ہے، بولتے ہیں، وصد الباب موصدۃ یعنی مطبقۃ، اسی سے اصد الباب (بمعنی اغلق!) آتا ہے اور اوصد بھی بولتے ہیں۔ بعثنا ھم ای احیینا ھم. ازکی ای اکثر ریعاً. فضرب اللّٰہ علیٰ اذا نھم یعنی وہ سوگئے۔ رجما بالغیب۔ یعنی جو چیز واضح نہ ہو۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا تیرھواں پارہ پورا ہوا۔

چودہواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۳۵۲. حَدِيثُ الْغَارِ

(۶۸۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ خليلٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بن مسهرٍ عَنْ عبيدِاللّٰهِ بن عمرَ عن نافعٍ عن ابنِ عُمَرَ رضى اللّٰه عنهما اَنَّ رَسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثلاَ ثَةُ نفرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلكُمْ يَمْشُوْنَ اِذَا اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَاَوَوْا اِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بعضُهم لبعضٍ اِنَّه' وَاللّٰهِ يَاهٰؤُلاَءِ لاَيُنْجِيْكُمْ اِلاَّ الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ اَنَّه' قَدْ صَدَقَ فِيْهِ فقال وَاحِدٌ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّه' كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ عَمِلَ لِي عَلٰى فَرَقٍ مِنْ اَرُزٍّ فَذَ هَبَ وَ تَرَكَه' وَ اَنِّيْ عَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَ عْتُه' فَصَارَ مِنْ اَمْرِهٖ اَنِّي اشْتَرَ يْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَاَنَّه' اَتَانِيْ يَطْلُبُ اَجْرَه' فَقُلْتُ اعْمِدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَال لِي اِنَّمَالِيْ عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ اَرُزٍّ فَقُلْتُ لَه' اعْمِدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اللهمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّه' كَانَ لِي اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ اٰتِيْهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِيْ فَاَبْطَاْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَاَهْلِيْ وَعِيَالِيْ يَتَضَا غَوْنَ مِنَ الْجُوْعِ فَكُنْتُ لاَ اَسْقِيْهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ اَبَوَايَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ ان اَدَ عَهُمَافَيَسْتَكِنَّا لِشَرْ بَتِهِمَا فَلَمْ اَزَلْ اَنْتَظِرُحَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوْا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ

۳۵۲۔ غار کا واقعہ۔

۶۸۲۔ ہم سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی۔ انہیں علی بن مسہر نے خبر دی۔ انہیں عبید اللہ بن عمر نے انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پچھلے زمانے میں تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں بارش نے انہیں آلیا۔ تینوں نے ایک غار میں پناہ لی لیکن (جب وہ اندر گئے تو) غار کا منہ بند ہوگیا۔ اس موقعہ پر ایک نے دوسرے سے کہا، بخدا تمہیں اس مصیبت سے اب صرف سچائی (نیک عمل) ہی نجات دلا سکتی ہے، اب ہر شخص کو اپنے کسی ایسے عمل کا واسطہ دے کر دعا کرنی چاہئے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کر وہ خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تھا۔ چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی، اے اللہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور کیا تھا جس نے ایک فرق چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا لیکن وہ شخص (کام کر کے) چلا گیا اور اپنی مزدوری چھوڑ گیا۔ پھر میں نے اس ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی۔ اس سے اتنا کچھ ہوگیا کہ میں نے پیداوار سے ایک گائے خرید لی۔ اس کے بعد وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا۔ میں نے کہا کہ یہ گائے کھڑی ہے اسے لے جاؤ۔ اس نے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق چاول تم پر چاہئے تھا۔ میں نے اس سے کہا اس گائے کو لے جاؤ، کیونکہ یہ اسی ایک فرق کی ہے۔ آخر وہ گائے کو لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ! اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیری خشیت سے کیا تھا تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ چٹان (جوان کے اندر داخل ہونے کے بعد غار کے منہ پر گر پڑی تھی) تھوڑی سی ہٹ گئی۔ پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی، اے اللہ! تجھے خوب علم ہے کہ میرے والدین جب بوڑھے ہو گئے تھے تو میں ان کی خدمت میں روزانہ رات میں اپنی بکریوں کا دودھ لا کر پیش کیا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دیر میں آیا اور جب آیا تو وہ سو چکے تھے، ادھر میری بیوی اور بچے بھوک سے بے چین تھے لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لوں، بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا۔ مجھے انہیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور

الاٰخرُ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ کَان لِی ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاَنِّیْ رَاوَدْتُّھَا عَنْ نَفْسِھَا فَاَبَتْ اِلَّا اَنْ اٰتِیَھَا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ فَطَلَبْتُھَا حَتّٰی قَدَرْتُ فَاَتَیْتُھَا بِھَا فَدَفَعْتُھَا اِلَیْھَا فَاَمْکَنَتْنِیْ مِنْ نَفْسِھَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْھَا فَقَالَتْ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَکْتُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّی فَعَلْتُ ذٰلِکَ مِنْ خَشْیَتِکَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْھُمْ فَخَرَجُوْا

چھوڑنا بھی پسند نہ تھا (کیونکہ یہی ان کا شام کا کھانا تھا اور اس کے نہ پینے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتے۔ چنانچہ میں انکا وہیں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام صرف تیرے خوف وخشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی اور اب آسمان نظر آنے لگا۔ پھر آخری شخص نے یوں دعا کی۔ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اسے اپنے پاس بلایا۔ لیکن اس نے انکار کیا اور صرف ایک شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو دینار لا کر دے دوں میں نے یہ رقم حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کی اور آخر مجھے مل گئی تو میں اس کے پاس آیا اور رقم اس کے حوالے کر دی۔ (شرط کے مطابق) اس نے مجھے اپنے اوپر قدرت دے دی۔ جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ چکا تھا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑو۔ میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہو گیا اور سو ۱۰۰ دینار بھی واپس نہیں لئے، پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ عمل تیرے خوف وخشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ صاف کر دے۔ اب راستہ صاف ہو چکا تھا، اور وہ تینوں باہر نکل آئے تھے۔

باب ۳۵۳

(۶۸۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اخبرنا شعیبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عن عبدِالرحمٰنِ حَدَّثَهٗ اَنَّه سَمِعَ اباھریرۃَ رضی اللّٰه عنه انه سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا امْرَاَۃٌ تُرْضِعُ ابْنَھَا اِذْ مَرَّبِھَا رَاکِبٌ وَھِیَ تُرْضِعُهٗ فقالت اللّٰھُمَّ لَاتُمِتْ ابْنِیْ حَتّٰی یَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ مِثْلَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فِی الثَّدْیِ وَمُرَّ بِامْرَاَۃٍ تُجَرَّرُ وَیُلْعَبُ بِھَا فَقَالَتْ اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلِ ابْنِیْ مِثْلَھَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَھَا فَقَالَ اَمَّا الرَّاکِبُ فَاِنَّهٗ کَافِرٌ وَاَمَّا الْمَرْاَۃُ فَاِنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ لَھَاتَزْنِیْ وَتَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَیَقُوْلُوْنَ تَسْرِقُ وَتَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ

باب ۳۵۳۔

۶۸۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار ادھر سے گذرا، وہ اس وقت بھی بچے کو دودھ پلا رہی تھی (سوار کو دیکھ کر) عورت نے دعاء کی، اے اللہ! میرے بچے کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک اس سوار جیسا نہ ہو لے۔ اسی وقت بچہ بول پڑا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، اور پھر دودھ پینے لگا۔ اس کے بعد ایک عورت کو ادھر سے لے جایا گیا۔ اسے لے جانے والے اسے گھسیٹ رہے تھے اور اس کا مذاق بنا رہے تھے۔ ماں نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ لیکن بچے نے کہا کہ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے۔ پھر اس بچے نے (بطور خرق عادت) بتایا کہ سوار تو کافر تھا اور اس عورت کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ تم نے زنا کی ہے تو وہ

جواب دیتی کہ حسبی اللہ (اللہ میرے لئے کافی ہے) لوگ کہتے کہ تم نے چوری کی ہے تو وہ جواب دیتی کہ حسبی اللہ (اللہ میرے لئے کافی ہے۔)

(۶۸۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وهبٍ قال اخبرنی جَرِيْرُ بْنُ حازمٍ عَنْ ايوبَ عن محمدِ بنِ سيرينَ عن ابی هريرةَ رضی اللّٰه عنه قال قال النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِیٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ

۶۸۴۔ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک کتا ایک کنویں کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا، جیسے پیاس کی شدت سے اس کی جان نکل جانے والی ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔ اس عورت نے اپنا جرموق اتار کر کتے کو پانی پلایا (کنویں سے کھینچنے کے بعد) اور اس کی مغفرت اسی عمل کی وجہ سے ہوگئی۔

(۶۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰه بنُ مسلمةَ عن مالکٍ عن ابنِ شهابٍ عن حميدِ بنِ عبدِالرحمٰنِ انّهٗ سَمِعَ معاويةَ بنَ ابی سفيانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فتناول قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ وكَانَتْ فِی يَدَیْ حَرَسِیٍّ فَقَالَ يااَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ

۶۸۵۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا ایک سال جب وہ حج کے لئے گئے ہوئے تھے تو منبر نبوی پر کھڑے ہو کر انہوں نے پیشانی پر کے بالوں کا ایک لچھا لیا، جوان کے محافظ کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا، اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا، آپ نے اس طرح بال سنوارنے کی) ممانعت فرمائی تھی، اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل پر بربادی اس وقت آئی تھی جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔

(۶۸۶) حَدَّثَنَا عبدُالعزيزِ بن عبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبراهيمُ بنُ سعدٍ عن ابيه عن ابی سلمةَ عن ابی هريرةَ رضی اللّٰه عنه عن النبیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال اِنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ واِنَّهٗ اِنْ كَانَ فِیْ اُمَّتِیْ هٰذِهٖ مِنْهُمْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۶۸۶۔ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گذشتہ امتوں میں محدث ● حضرات ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے۔ تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔ (رضی اللہ عنہ)۔

(۶۸۷) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ ابی عدی عَنْ شعبةَ عن قَتَادَةَ عن اَبی الصِّدِّيْقِ النَّاجِیّ عَنْ ابی سعيدٍ رضی اللّٰه عنه عن النبی

۶۸۷۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوصدیق ناجی نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم

● محدث (دال کے فتحہ کے ساتھ) ان حضرات کو کہتے ہیں جن کی زبان پر بغیر وحی و نبوت کے سچی اور حق بات جاری ہو جاتی ہے۔ یہ مرتبہ اولیاء اور صدیقین کا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس طرح کے واقعات ملتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَه' فَقَالَ لَه' هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَه' فَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَه' رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَه'

ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے ۹۹ قتل کئے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا اس گناہ سے توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا۔ آخر اس سے ایک راہب نے بتایا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا، لیکن آدھے راستے بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہوگئی، موت کے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر لیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم نزاع ہوا (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں توبہ کے لئے وہ جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا فاصلہ دیکھو اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا۔ ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت ہوگئی۔

(۶۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سفيانُ حدثنا اَبُوالزنادِ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال صَلّٰى رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبحِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاس سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَاهُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَاَنَّه' اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّيْ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَارَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فقال الناسُ سبحانَ اللّٰه ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوبكرٍ وَعُمَرُ وَمَاهُمَا ثَمَّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن مسعرٍ عن سعدِ بنِ اِبراهيمَ عن ابی سلمةَ عن ابی هُريرةَ عن النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمثله

۶۸۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ایک شخص (بنی اسرائیل کا) اپنی گائے ہانکے لئے جا رہا تھا کہ اس پر سوار ہو گیا اور پھر اسے مارا۔ اس گائے نے (خرق عادت کے طور پر) کہا کہ ہم اس کے لئے نہیں پیدا کئے گئے ہیں، ہماری پیدائش تو کھیتی کے لئے ہوئی ہے۔ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! بیل بول رہا ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لاتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ اسی طرح ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ ریوڑ والا دوڑا اور اس نے بکری کو بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ اس پر بھیڑیا بولا۔ آج تو تم نے مجھ سے اسے چھڑا لیا ہے۔ لیکن بھیڑیے والے دن (قرب قیامت میں) اسے کون بچائے گا! جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا نگہبان نہ ہوگا؟ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ بھیڑیا (آدمیوں کی زبان میں) باتیں کر رہا ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس واقعہ کی صداقت پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لائے۔ حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہیں تھے۔ اور ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اسی حدیث کی طرح۔

(٦٨٩) حَدَّثَنَا اِسحاقُ بنُ نصرٍ اخبرنا عبدُالرزاقِ عن معمرٍ عن همامٍ عن ابی هريرةَ رضی الله عنه قال قال النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَی رَجُلٌ مِن رَجُلٍ عِقارًا لَه، فوجَدَ الرجلُ الَّذی اشترَی العَقَارَ فِیْ عَقَارِه جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَه الَّذی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَکَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنکَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنکَ الذَّهَبَ وقال الَّذی لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُکَ الْاَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَا كَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ احدُهما لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُلِیْ جَارِيَةٌ قَالَ انكِحُوا الْغُلَامَ الجَارِيَةَ وَاَنفِقُوْا عَلٰی اَنفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا

٦٨٩۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں ہمام نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص نے دوسرے شخص سے اس کی جائیداد خریدی، جائیداد کے خریدار کو اس جائیداد میں ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا جس سے وہ جائیداد اس نے خریدی تھی اس سے اس نے کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لو۔ کیونکہ میں نے تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ لیکن سابق مالک نے کہا کہ میں نے تو زمین کو ان تمام چیزوں سمیت تمہیں فروخت کر دیا تھا جو اس کے اندر موجود ہو۔ یہ دونوں ایک تیسرے شخص (حضرت داؤد علیہ السلام) کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان دونوں سے پوچھا، کیا تمہارے کوئی اولاد بھی ہے؟ اس پر ایک شخص نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہے فیصلہ کرنے والے نے ان سے کہا کہ لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور سونا انہیں پر خرچ کر دو اور یوں کار خیر میں لگا دو۔

(٦٩٠) حَدَّثَنَا عبدُالعزيزِ بن عبدِاللّٰهِ قال حَدَّثَنِیْ مالكٌ عن محمدِ بنِ المنكدرِ وعن اَبی النَّضرِ مولی عمرَ ابنُ عبيدِاللّٰه عن عامرِ بنِ سعدِ بن ابی وقاصٍ عن ابيه انه سَمِعَه، يسأل أُسامةَ بْنَ زيدٍ ماذَا سَمِعْتَ مِنْ رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی الطَّاعُوْنِ فقال اسامةُ قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعونُ رِجسٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِنْ بَنِیْ اِسرَائِيلَ اَوْعَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِه بِاَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ اَبُوالنضرِ لايُخرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارًا منه

٦٩٠۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابوالنضر نے، ان سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور انہوں نے اپنے والد کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھتے سنا تھا کہ طاعون کے بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا تھا؟ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ) ایک گذشتہ امت پر (بجائے اسرائیل کے) اس لئے جب کسی جگہ کے متعلق تمہیں معلوم ہو جائے (کہ وہاں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ۔ لیکن اگر کسی ایسی جگہ یہ وبا پھیل جائے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے راہ فرار بھی نہ اختیار کرو۔ ابوالنضر نے بیان کیا کہ

ایسا ہونا چاہئے کہ صرف بھاگنے کی غرض سے نکلو" (یعنی اگر کوئی دوسری ضرورت طبعی کی وجہ سے وہاں سے کہیں جانا ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں۔)

(۶۹۱) حَدَّثَنَا موسی بنُ اسماعیلَ حَدَّثَنَا داوٗدُ بنُ ابی الفُراتِ حدثنا عبدُاللّٰهِ بنُ بریدةَ عن یحییَ بنِ یعمرَ عن عائشةَ رضی اللّٰه عنها زَوجِ النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قالتْ سألتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطاعون فَاَخبَرَنِیْ اَنَّه' عَذَابٌ یَبعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ شَاءَ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَه' رحمةً للمؤمنین لَیس من اَحَدٍ یَقعُ الطَّاعُوْنَ فَیمْکُثُ فِی بَلَدِهٖ صَابرًا مُحْتَسِبًا یعلمُ اَنَّه' لَایُصِیبُه' اِلَّا مَاکَتَبَ اللّٰهُ لَه' اِلَّا کَانَ لَه' مِثْلُ اَجرِ شَهِیدٍ

۶۹۱۔ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی فرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یعمر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اسی کو اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کے لئے رحمت بنا دیا ہے اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور وہ صبر کے ساتھ خدا کی رحمت سے امید لگائے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے تو اسے ایک شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

(۶۹۲) حَدَّثَنَا قتیبةُ بنُ سعیدٍ حدثنا لیثٌ عن ابنِ شهابٍ عن عروةَ عن عائشة رَضی اللّٰه عنها اَنَّ قریشاً اَهَمَّهُمْ شَانُ المراةِ المخزو میَّة الَّتِیْ سَرقَتْ فَقَالُوْا وَمَنْ یُکَلِّمُ فِیهَا رَسول اللّٰه صَلَّی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فقالوا وَمَنْ یَّجْتَرِئُ عَلَیهِ اِلَّا اسامَةُ بنُ زیدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَ اُسامَةُ فَقَال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فیهمُ الشریفُ تَرَکُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فیهم الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیهِ الْحَدَّ وَایْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا

۶۹۲۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مخزومی خاتون جس نے (غزوہ فتح کے موقعہ پر) چوری کر لی تھی، کے معاملہ سے قریش بہت غمگین اور رنجیدہ تھے (کہ ایک معزز خاتون کا چوری کی سزا میں اسلامی شریعت کے مطابق کس طرح ہاتھ کٹے گا) انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر آنحضور ﷺ سے گفتگو کون کر سکتا ہے؟ آخر یہ طے پایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو حضور اکرم ﷺ کو بہت عزیز ہیں، ان کے سوا اور کوئی اس کی جرأت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے اس معاملہ پر کچھ کہنا چاہا، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرنے آئے ہو؟ پھر آپ اٹھے اور خطبہ دیا، (خطبہ میں) آپ نے فرمایا، پچھلی بہت سی امتیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے۔ اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اور خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔ (اعاذہا اللہ تعالیٰ منہ)۔

(۶۹۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حدثنا شعبةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالمَلِکِ بنُ میسرةَ قال سمعتُ النَّزّال بن سبرة الهلالیَّ

۶۹۳۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے

عن ابن مسعود رضی اللّٰه عنه قَال سمعتُ رَجُلًا قرا اٰیَةً وَسَمِعتُ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ خِلَافَها فجئتُ بِهِ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاخبرتُه فعرفتُ فی وَجْهه الکَراهیة وقال کلاکما مُحْسِنٌ وَلاَ تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اخْتَلَفُوْا فَهَلَکُوْا

نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک صحابی کو قرآن مجید کی ایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت نبی کریم ﷺ سے اس کے خلاف قرأت کے ساتھ سن چکا تھا۔ اس لئے میں انہیں ساتھ لے کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی لیکن میں نے آنحضور ﷺ کے چہرۂ مبارک پر اس کی وجہ سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپ نے فرمایا، تم دونوں کی قرأت درست ہے، اختلافات نہ اٹھایا کرو، تم سے پہلی امتیں باہم اختلافات پیدا کیا کرتی تھیں اور اسی کی وجہ سے وہ ہلاک ہوگئیں۔

(۶۹۴) حَدَّثَنَا عمرُ بْنُ حَفْص حَدَّثَنَا الاعمشُ قَالَ حَدَّثَنی شقیقٌ قال عبدُاللّٰه کَاَنِّیْ اَنْظُرُ الی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا من الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَه' قَوْمُه فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ ویقول اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَایَعْلَمُوْنَ

۶۹۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گویا نبی کریم ﷺ کا روئے انور میری نظروں کے سامنے ہے۔ جب آپ انبیاء سابقین میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا اور خون آلود کر دیا۔ لیکن وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خون صاف کرتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے ''اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرمائیے کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔''

(۶۹۵) حَدَّثَنَا ابو الولید حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانة عن قَتَادَةَ عن عقبةَ بْنِ عبدِالغافِر عن ابی سعیدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ قَبْلَکُمْ رَغَسَهُ اللّٰه مَالًا فَقَالَ لِبَنِیْهِ لَمَّا حُضِرَ أَیَّ اَبٍ کُنْتُ لَکُمْ قَالُوْا خَیْرَ اَبٍ قَالَ فَاِنِّیْ لَمْ اَعْمَلْ خَیْراً قَطُّ فَاِذَامِتُّ فَاحْرِ قُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُوْنِیْ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ففعلوا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَاحَمَلَکَ قَالَ مَخَافَتُکَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَةٍ وقال معاذٌ حدثنا شعبةُ عن قتادَةَ سمعتُ عقبةَ ابنَ عبدِالغافِر قال سمعتُ اباسعیدِالخدریَّ عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے، ان سے عقبہ بن عبدالغافر نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے کہ گذشتہ امتوں میں ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت دی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا، میں تمہارے حق میں کس طرح کا باپ ثابت ہوا، بیٹوں نے کہا کہ آپ ہمارے بہترین باپ تھے اس شخص نے کہا، لیکن میں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا، اس لئے جب میری موت ہو جائے تو میری میت کو جلا ڈالنا پھر میری (باقی ماندہ ہڈیوں کو) پیس لینا اور (راکھ کو) کسی سخت آندھی کے دن اڑا دینا۔ بیٹوں نے یوں ہی کیا۔ لیکن اللہ عزوجل نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف وخشیت سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دی۔ معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، انہوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا۔ انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

(۶۹۶) حَدَّثَنَا مسددٌ حَدَّثَنَا اَبُوعوانَة عن عبدِالملكِ بنِ عميرٍ عن ربعيِ بنِ حراشٍ قال قال عقبةُ لِحُذَيفَةَ الا تُحدِّثُنا ماسمعتَ من النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال سَمِعْتُه يقول اِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الموتُ لَمَّا اَيِسَ مِنَ الحياة اَوصٰى اَهْلَه' اِذَامُتُّ فاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا كَثِيْرًا ثُمَّ اَوْرُوْا نَارًا حتى اذا اَكَلَتْ لَحْمِيْ وَخَلَصَتْ الى عَظْمِيْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا فَذَرُّوْنِيْ فِي الْيَمِّ فِيْ يَوْمٍ حارٍّ اَوْراحٍ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لِمَ فَعلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِکَ فَغفَرَ لَه' قَالَ عقبةُ وَاَنَا سَمِعْتُه' يَقُوْلُ

۶۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا کہ عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے جو حدیثیں سنیں ہیں وہ ہم سے بھی بیان کیجئے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ کہتے سنا تھا کہ ایک شخص کی موت کا وقت جب قریب ہوا اور وہ زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت ہو جائے تو پہلے میرے لئے خوب زیادہ لکڑیاں جمع کرنا اور اس سے آگ جلانا (پھر میرے جسم کو اس آگ میں ڈال دینا جب آگ میرے جسم کو خاکستر بنا چکے اور صرف ہڈی ہڈی باقی رہ جائے تو ہڈیوں کو پیس لینا اور کسی شدید گرمی کے دن۔ یا (فرمایا کہ) شدید ہوا کہ دن اسے دریا میں اڑا دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیری ہی خشیت سے! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا۔

(۶۹۷) حَدَّثَنَا موسٰى حدثنا اَبُوعوانة حَدَّثَنَا عبدُالملكِ وقال فی یوم رَاحٍ

۶۹۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی اور کہا کہ "کسی تیز ہوا کے دن" (یعنی اس روایت میں راوی کو شک نہیں تھا۔)

(۶۹۸) حَدَّثَنَا عبدُالعزيزِ بنُ عبدِاللّٰه حَدَّثَنَا ابراهيمُ بنُ سعدٍ عنِ ابن شهابٍ عن عبيدِاللّٰهِ بنِ عبدِاللّٰهِ بنِ عُقْبَةَ عن ابی هريرةَ اَن رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُدَاينُ النَّاسَ فَكَانَ يقول لِفَتَاهُ اِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتجاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتجاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتجَاوَزَ عَنْهُ

۶۹۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندے کو اس نے یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ جب تمہارا سابقہ کسی تنگدست سے پڑے (جو میرا مقروض ہو تو اسے معاف کر دیا کرو،) ممکن ہے اللہ تعالیٰ بھی ہمیں (اس عمل کی وجہ سے) معاف فرما دے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔

(۶۹۹) حَدَّثَنِيْ عبدُاللّٰهِ بنُ محمدٍ حَدَّثَنَا هشامٌ اخبرنا معمرٌ عن الزُّهريِّ عن حميدِ بنِ عبدِالرحمٰنِ عن ابی هريرة رضى اللّٰهُ عنه عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ

۶۹۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص تھا جس نے اپنی جان پر بڑی زیادتیاں کر رکھی تھیں،

عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِیْہِ اِذَا اَنَامُتُّ فَاحْرِ قُوْنِی ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَیُعَذِّ بُنِیْ عَذَابًا مَاعَذَّبَہٗ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِہٖ ذٰلِکَ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْاَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِیْ مَا فِیْکِ مِنْہُ فَفعلتْ فاذا ھُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَاحَمَلَکَ عَلٰی مَاصَنَعْتَ وَقَالَ غَیْرُہ خشْیَتُکَ قَالَ مَخَا فَتُکَ یَارَبِّ

(گناہ کر کے) پھر جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے اس نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا پھر میری ہڈیوں کو پیس کر ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم، اگر میرے رب نے مجھے پالیا تو مجھے اتنا شدید عذاب دے گا جو پہلے کسی کو بھی اس نے نہیں دیا ہوگا۔ جب وہ مر گیا تو (اس کی وصیت کے مطابق) اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا اور فرمایا، اگر ایک ذرہ بھی کہیں اس کا تمہارے پاس ہے تو اسے جمع کر کے لاؤ، زمین حکم بجا لائی اور وہ شخص اب (اپنے رب کے حضور) کھڑا تھا، اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا، تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا اے رب! تیری خشیت کی وجہ سے! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔ دوسرے حضرات نے یوں بیان کیا ''مخافتک یا رب'' (تیرے خوف کی وجہ سے، اے میرے رب!)

(۷۰۰) حَدَّثَنِیْ عبدُاللّٰہِ بن مُحَمَّدِ بْنِ اسماء حدثنا جویریۃ بنُ اسماء عَن نا فعٍ عن عبدِاللّٰہِ بنُ عمرَ رَضی اللّٰہ عنھما اَنَّ رسولَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال عُذِّ بَتُ امْرَاَ ۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ سَجَنَتْھَا حتی ماتتْ فَدَخَلَتْ فیھا النَّارَ لَاھِیَ اَطْعَمَتْھَا وَلَاسَقَتْھَا اِذْحَبَسَتْھَا وَلَاھِیَ تَرَکَتْھَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

۷۰۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے باندھ رکھا تھا جس سے بلی مر گئی تھی اور اسی کی پاداش میں وہ جہنم میں گئی، جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لئے کوئی چیز دی تھی، نہ پینے کے لئے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ گھاس پھونس ہی کھا لیتی۔

(۷۰۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ یونسَ عن زُھیرٍ حدثنا منصورٌ عن رِبْعِیِّ ابنِ حراشٍ حدثنا اَبُومسعودٍ عقبۃُ قال قال النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کلامِ النُّبُوَّۃِ اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

۷۰۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربعی بن حراش نے اور ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانوں کو ملی ہے (اور جس پر تمام انبیاء نے ہر زمانہ میں متفقہ طور پر تنبیہ کی) وہ یہ جملہ ہے کہ ''جب حیاء نہ ہو تو پھر جو جی چاہے کرو۔''

(۷۰۲) حَدَّثَنَا آدمُ حَدَّثَنَا شعبۃُ عن منصورٍ قال سمعتُ رِبْعِیَّ بْنَ حِرَاشٍ یُحَدِّثُ عن اَبِی مسعودٍ قال قال النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوۃِ اِذَالَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

۷۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے بیان کیا۔ انہوں نے ربعی بن حراش سے سنا اور وہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانی برادری کو ملی ہے وہ یہ جملہ ہے کہ ''جب حیاء نہ ہو پھر جو جی چاہے کرو۔''

۷۰۳) حَدَّثَنَا بشرُ بنُ محمدٍ اخبرنا عبيدُاللّٰهِ
ِخبرنا يونسُ عن الزهرِي اخبرَني سالمٌ اَنَّ ابنَ
ُمَرَ حَدَّثَه اَنَّ النبيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال
َنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ
َجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يوم القيامةِ تابعه
ِبدُالرحمٰن بنُ خالدٍ عن الزهرِي

۷۰۳۔ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبیداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند زمین سے گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور اب وہ قیامت تک یوں ہی زمین میں دھنستا اور پیچ وتاب کھاتا چلا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری کے واسطہ سے کی۔

۷۰۴) حَدَّثَنَا موسَى بنُ اسماعيلَ حَدَّثَنَا وُهيبٌ
ِال حَدَّثَنِيْ ابنُ طَاؤسٍ عن ابيه عن ابي هريرةَ
َضِيَ اللّٰهُ عنه عن النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
َحنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ اُمَّةٍ
ُتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا
َوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ
ِلنَّصَارٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمٌ
َغْسِلُ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ

۷۰۴۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہم (اس دنیا میں) تمام امتوں سے بعد میں آئے لیکن (قیامت کے دن) پہلے ہوں گے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ انہیں کتاب پہلے دی گئی تھی اور ہمیں ان کے بعد میں ملی ہے۔ اور یہی وہ (جمعہ کا) دن ہے جس کے بارے میں امتوں کا اختلاف ہو گیا تھا۔ یہودیوں نے تو اسے اس کے دوسرے دن (سبت کو) کر لیا اور نصاریٰ نے تیسرے دن (اتوار کو) پس ہر مسلمان کو ہفتے میں ایک دن تو ضرور ہی اپنے جسم اور اپنے سر کو دھو لینا چاہئے (یعنی جمعہ کے دن۔)

۷۰۵) حَدَّثَنَا ادمُ حَدَّثَنَا شعبةُ حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ
ُرَّةَ قال سمعتُ سعيدَ بنَ المسيبِ قَالَ قَدِمَ
ُعَاوِيةُ بنُ ابى سفيانَ المدينةَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا
َاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَاكُنْتُ اُرٰى اَنَّ اَحَدًا
َفْعَلُ هٰذَا غير الْيَهُوْدِ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
َسَلَّمَ سَمَّاه الزُّوْرَ يَعْنِى الْوِصَالَ فِى الشَّعْرِ تَابَعَهٗ
ُندَر عَنْ شعبةَ

۷۰۵۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے اپنے آخری سفر میں ہمیں خطاب فرمایا۔ (خطبہ کے دوران) آپ نے ایک بالوں کا گچھا نکالا اور فرمایا، میں نہیں سمجھتا کہ یہودیوں کے سوا اور کوئی اس طرح کرتا ہوگا (مراد ان کی عورتیں ہیں) اور نبی کریم ﷺ نے اس طرح بال سنوارنے کا نام "الزور" فریب اور جھوٹ رکھا تھا۔ آپ کی مراد "وصال فی الشعر" ○ سے تھی۔ اس روایت کی متابعت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے۔

كتاب المناقب

کتاب المناقب

ِباب ۳۵۴. قولِ اللّٰه تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا
َخَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
ِلِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ وَقولِه وَاتَّقُوا

۳۵۴۔مفاخر ومکارم۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا ہے تاکہ

○ یعنی سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگا کر چوٹی گوندھنا۔

اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا وَمَا یُنْهٰی عَنْ دَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ الشعوبُ النسبُ البعیدُ وَالْقَبَائِلُ دُوْنَ ذٰلِکَ

ایک دوسرے کو پہچان سکو، بے شک تم سب میں سے پرہیزگار تو اللہ کے نزدیک معزز تر ہے۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطہ سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بے شک اللہ تمہارے اوپر نگہبان ہے۔" شعوب کا اطلاق دور دور کے نسب پر ہوتا ہے اور قبائل کا اس کے مقابلے میں قریبی نسب پر۔

(۷۰۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ یزید الکا هلی حَدَّثَنَا ابوبکرٍ عن ابی حصینٍ عن سعیدِ بنِ جبیرٍ عن ابنِ عباسٍ رضی اللّٰه عنهما وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ قَالَ الشعوب القبائلُ العظامُ وَالقبائلُ البُطُوْنُ

۷۰۶۔ ہم سے خالد بن یزید الکاہلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (آیت) وجعلنا کم شعوبا وقبائل کے متعلق فرمایا کہ شعوب بڑے بڑے قبیلوں کے معنی میں ہے اور قبائل کو بڑے قبیلے کی شاخیں۔

(۷۰۷) حَدَّثَنَا محمدُ بْنُ بشّارٍ حدثنا یحیٰی بْنُ سعیدٍ عن عبیدِاللّٰهِ قال حَدَّثَنِیْ سعیدُ بْنُ ابی سعیدٍ عَنْ ابی هریرةَ رضی اللّٰه عنه قال قیل یارسولَ اللّٰهِ مَنْ اکرمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فیوسفُ نَبِیُّ اللّٰه

۷۰۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پوچھا گیا، یارسول اللہ (ﷺ!) سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارا سوال ان کے متعلق نہیں ہے اس پر آنحضور نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسفؑ (سب سے زیادہ شریف ہیں)۔

(۷۰۸) حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ حفصٍ حدثنا عبدُالواحد حَدَّثَنَا کلیبُ بْنُ وائلٍ قَالَ حَدَّثَتنی ربیبةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زینبُ ابنةُ ابی سلمةَ قال قلتُ لَهَا اَرَاَیْتِ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکَانَ مِنْ مُضَرَ قالتْ فَمِمَّنْ کَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِیْ النَّضْرِ بْنِ کِنَانَةَ

۷۰۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے کلیب بن وائل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا جو نبی کریم ﷺ کی زیر پرورش رہ چکی تھیں۔ کلیب نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے پوچھا، آپ کا کیا خیال ہے، کیا نبی کریم ﷺ کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا؟ انہوں نے فرمایا پھر کس سے تھا؟ یقیناً آنحضور ﷺ مضر کی شاخ بنی النضر بن کنانہ سے تعلق رکھتے تھے۔

(۷۰۹) حَدَّثَنَا موسی حَدَّثَنَا عبدُالواحدِ حَدَّثَنَا کلیبٌ حَدَّثَتنی ربیبةُ النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ واَظُنُّهَا زَیْنَبَ قالتْ نَهٰی رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنتَمِ وَالْمُقَیَّرِ وَالْمُزَفَّتِ

۷۰۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے کلیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ربیبہ نبی کریم ﷺ نے، میرا خیال ہے کہ مراد زینب رضی اللہ عنہا سے ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دباء حنتم، مقیر اور مزفت ① کی استعمال سے منع

① یہ چاروں شراب کے برتن تھے جس میں عرب شراب بنایا اور استعمال کیا کرتے تھے۔ ان کی وضع کچھ ایسی تھی کہ شراب ان میں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وقلتُ لها اَخبرِیْنِی النبیُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ کان مِن مُضَرَ کان قَالَتْ فَمِمَّنْ کَانَ اِلامِن مُضَرَ کَانَ من وَلَدِ النَّضرِ بْن کِنَانَةَ

فرمایا تھا، اور میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ مجھے بتایئے کہ آنحضور ﷺ کا تعلق کس قبیلے سے تھا، کیا واقعی آپ کا تعلق مضر سے تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ پھر اور کس سے ہوسکتا ہے؟ یقیناً آپ کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے۔

(۷۱۰)حَدَّثَنِیْ اسحاقُ بنُ ابراهیمَ اخبرنا جریرٌ عن عمارةَ عن ابی زرعةَ عن ابی هریرةَ رضی اللّٰه عنه عن رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الاسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجدُوْنَ خَیْرَ النَّاسِ فِی هٰذَا الشَّانِ اشَدَّهُمْ لَه' کَرَاهِیَةً وَتَجدُوْنَ شَرَّالنَّاسِ ذَاالْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یأتی هٰؤلَاءِ بِوَجْهٍ وَیَأْتِی هٰؤلَاءِ بِوَجْهٍ

۷۱۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں عمارہ نے، انہیں ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے (بھلائی اور برائی میں) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بہتر اور اچھی صفات کے تھے وہ اسلام کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفات والے ہیں جب کہ انہوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو اور تم دیکھو گے کہ اس (خلافت و امارت کے) معاملے میں سب سے بہترین وہ لوگ ثابت ہوں گے جو سب سے زیادہ اسے ناپسند کرتے ہوں اور تم دیکھو گے کہ سب سے بدترین دوزخی لوگ ہیں جو اس کے منہ پر اس کے جیسی باتیں بناتے ہیں اور اس کے منہ پر اس کے جیسی!

(۷۱۱) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بنُ سعیدٍ حَدَّثَنَا المغیرةُ عن ابی الزنادِ عن الاعرجِ عن ابی هُریرةَ رضی اللّٰه عَنْهُ اَنَّ النَّبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فی هٰذا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَکَافِرُ هُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِهِمْ والنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُهُمْ فی الجاهلِیَّةِ خیارُهُمْ فِی الْإِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا تَجدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ کَرَاهِیَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ

۷۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اس (خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع رہیں گے، عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع رہیں گے، جس طرح عام کفار، قریشی کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔ اور انسانوں کی مثال کان سی ہے۔ جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں، جب کہ انہوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو۔ تم دیکھو گے کہ بہترین اور لائق وہی ثابت ہوں گے جو خلافت و امارت کے عہدے کو بہت زیادہ ناپسند کرتے رہے ہوں، یہاں تک کہ جب انہیں اس کی ذمہ داری قبول کرنی ہی پڑی (تو نہایت کامیاب اور بہتر ثابت ہوئے۔)

باب ۔ ۳۵۵

باب ۳۵۵۔

(۷۱۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یحیٰی عَنْ شُعبةَ حَدَّثَنِیْ عبدالملک عن طاؤسٍ عن ابنِ عباسٍ

۷۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) جلد تیار ہو جایا کرتی تھی۔ جب شراب کی ممانعت نازل ہوئی تو احتیاطاً ان برتنوں کے استعمال سے بھی کچھ دنوں کے لئے روک دیا گیا تھا۔ ان پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اِلّا الْمَوَدَّةَ فِی القربٰی قَالَ فقال سعیدُ بنُ جبیرٍ قربٰی محمدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فقال اِنَّ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لم یکن بَطْنٌ مِنْ قُرَیْشٍ اِلّاوَلَه فیه قرابةٌ فنزلتْ عَلَیْهِ اِلّا اَنْ تَصِلُوْا قَرَابَةً بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ

طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''الا المودة فی القربیٰ'' کے متعلق، (طاؤس نے) بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اس سے مراد محمد ﷺ کی قرابت ہے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہیں تھی جس میں آنحضور ﷺ کی قرابت نہ رہی ہو اور اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ (میرا اور تم سے کوئی مطالبہ نہیں بلکہ) صرف یہ ہے کہ تم لوگ میری اور اپنی قرابت کا لحاظ کرو (اور دعوت اسلام کو قبول کرلو)۔

(۷۱۳) حَدَّثَنَا علیُّ بنُ عبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سفیانُ عَن اسماعیلَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَائَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَ غِلَظُ الْقُلُوبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ اهلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذناب الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فِیْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ

۷۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اسی طرف سے فتنے اٹھیں گے یعنی مشرق سے۔ اور شقاوت اور سخت دلی ان چیختے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں ہے، ان کے اونٹ اور گائے کی دموں کے پیچھے، ربیعہ اور مضر والوں میں۔

(۷۱۴) حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیبٌ عن الزهری قال اخبرنی ابوسلمةَ ابنُ عبدِالرحمٰنِ اِن اباهُریرةَ رضی اللّٰه عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْفَخْرُ وَالْخُیَلاءُ فِی الْفَدَّا دِین اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَةُ فِی اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْاِیْمَانُ یَمَان وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ قَالَ اَبُوْعَبدِاللّٰه سُمِّیَتِ الْیَمَنُ لِاَنَّهَا عَنْ یَمِیْنِ الکَعْبَةِ وَالشَّامَ لِاَنَّهَا عن یَسَارِ الکَعْبَةَ المشاَمَةُالمیسرة والیَدالیسری الشؤمٰی والجانبُ الْاَیسر الاشْاَمُ

۷۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ فخر اور تکبر ان چیختے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں (زیادہ) ہوتا ہے اور بکری چرانے والوں میں وقار و تواضع ہوتی ہی اور ایمان تو یمن میں ہے اور حکمت و معرفت بھی یمنی ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ یمن کا نام یمن اس لئے پڑا کہ یہ کعبہ کے دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں طرف ہے ''المشأمة۔'' بائیں جانب کو کہتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کو ''الشومیٰ'' کہتے ہیں اور بائیں جانب کو ''الأشام'' کہتے ہیں۔

باب ۳۵۶. مناقِبُ قُرَیْشٍ

۳۵۶۔ قریش کے مناقب۔

(۷۱۵) حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیبٌ عن الزهری قال کان محمدُ بنُ جبیرِ بنِ مُطْعِمٍ یُحَدِّثُ اَنَّه' بَلَغَ مُعاویة وهو عِنْدَه' فِیْ وَفْدٍ مِنْ قُرَیْش اَنَّ عبدَاللّٰهِ بنَ عمرِو بنِ العاصِ یُحَدِّث اَنَّه' سیکون مَلِکٌ من قَحْطَانَ فَغَضِبَ معاویةُ فقام فاثنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَاَهلُه' ثم قال اَمَّا بعد

۷۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچائی۔ محمد بن جبیر آپ کی خدمت میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے کہ عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب (قرب قیامت میں) بنی قحطان سے ایک حکمران اٹھے گا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ غصے

فانه بلغنی اَنَّ رِجَالًا مِنْکُمْ یَتَحَدَّثُونَ احادیث لَیْسَتْ فِی کِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاولئک جُهَّالُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَالْاَ مَانِیَّ الَّتِیْ تُضِلُّ اَهْلَهَا فَاِنِّیْ سمعتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقول اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَیْشٍ لَایُعَادِیْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا کَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ ما اَقَامُوا الدِّیْنَ

ہو گئے، پھر آپ اٹھے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثنا کے بعد فرمایا، امابعد! مجھے معلوم ہوا کہ بعض حضرات ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ قرآن مجید میں موجود ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے ان کی روایت کی ہے ❶ تم میں سب سے جاہل یہی لوگ ہیں۔ پس گمراہ کن خیالات سے بچتے رہو، میں نے تو نبی کریم ﷺ سے یہ سنا ہے کہ یہ خلافت قریش میں رہے گی اور ان سے جو بھی چھیننے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا۔ (لیکن یہ صورت حال اسی وقت تک رہے گی) جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (انفرادی اور اجتماعی طور پر۔)

(۷۱۶) حَدَّثَنَا ابو الولید حَدَّثَنَا عاصمُ بنُ محمدٍ قال سمعتُ ابی عن ابنِ عُمَرَ رضی اللّٰه عَنْهُمَا عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَابَقِیَ مِنْهُم اثْنَانِ

۷۱۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ خلافت اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی۔ جب تک ان میں دو افراد بھی ایسے ہوں گے (جو علی منہاج النبوۃ حکومت کرنے کی پوری صلاحیتیں رکھتے ہوں۔)

(۷۱۷) حَدَّثَنَا یحییَ بنُ بکیرٍ حَدَّثَنَا اللیثُ عن عُقَیْلٍ عن ابنِ شهابٍ عنِ ابنِ المُسَیَّبِ عن جبیرِ بنِ مطعمٍ قال مَشَیْتُ اَنَا وعثمانُ بنُ عفانَ فقال یارسولَ اللّٰه اعطیتَ بنی المُطلبِ وتَرَکْتَنَا وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنکَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ وَبَنوالْمُطَّلِب شَیْءٌ وَاحِدٌ وقَالَ اللیثُ حَدَّثَنِیْ ابوالاسودِ محَمَّدٌ عن عروةَ ابنِ الزبیرِ قال ذَهَبَ عبدُاللّٰهِ بنُ الزبیرِ مَعَ اُنَاسٍ من بنی زُهْرَةَ الی عائشةَ وکانتْ اَرَقَّ شَیْءٍ عَلَیْهِمْ لِقَرَابَتِهِم من رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۷۱۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چل رہے تھے کہ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ) بنو مطلب کو تو آپ نے عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ آپ کے لئے ہم اور وہ ایک درجے کے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (صحیح کہا) بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے ابوالاسود محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بنی زہرہ کے چند افراد کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنی زہرہ کے ساتھ نہایت اچھی طرح پیش آتی تھیں کیونکہ ان

---

❶ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تورات کا مطالعہ کیا تھا، یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم میں بھی رہی ہوگی۔ ادھر ان کی بیان کردہ حدیث کا جسے محمد بن جبیر نے نقل کیا تھا، انہیں علم نہیں تھا۔ اس لئے انہیں شبہ ہوا کہ یقیناً یہ حدیث انہوں نے تورات سے نقل کر کے یوں ہی بے سند بیان کردی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سنتے ہی غصے ہو گئے اور لوگوں کو جو ان کے علم میں حقیقت حال تھی اس سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کا حوالہ بھی نہیں دیا تھا۔ اس لئے معاویہ رضی اللہ عنہ کا شبہ یقین میں بدل گیا۔ ورنہ واقعہ یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث بھی صحیح تھی اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت تھی۔ خود صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔ بنی قحطان کے جس حکمران کا ذکر حدیث میں ہے، ان کے متعلق روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوں گے اور غالباً اسلام کے آخری حکمران ہوں گے۔

(۷۱۸) حَدَّثَنَا ابونعیم حَدَّثَنَا سفیانُ عن سعدٍ ح قال یعقوبُ بنُ ابراهیمَ حَدَّثَنَا ابی عن ابیه قَالَ حَدَّثَنِیْ عبدُالرحمٰنِ بن هُرْمُزَ الاعرَجُ عن ابی هریرةَ رضی الله عنه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه

(۷۱۹) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ یوسفَ حَدَّثَنَا اللیثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابوالاسودِ عن عروةَ بنِ الزبیر قال کان عبدُاللّٰهِ بنُ الزبیرِ اَحَبَّ البَشَرِ اِلٰی عَائِشَةَ بَعْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بکرٍ وکَانَ اَبَرَّالنَّاسِ بِهَا وکَانَتْ لَاتُمْسِکُ شَیْئًا مِمَّا جَاءَ هَا من رِزقِ اللّٰهِ اِلَّا تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابنُ الزبیرِ یَنْبَغِیْ ان یُؤخَذ علٰی یَدَیْهَا فَقَالَتْ یُؤخَذُ عَلٰی یَدَیَّ عَلَیَّ نَذْرٌ اِن کَلَّمْتُه، فَاسْتَشْفَعَ اِلَیْهَا برجالٍ من قریشٍ وباَخْوَالِ رَسُولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فقال له الزهریُّونَ اخوالُ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عبدُالرحمٰنِ بنُ الاسودِ بنِ عبدِیَغُوْثَ وَالمسورُ بنُ مَخْرَمَةَ اِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا بعَشْرِ رِقَابٍ فَاَعْتَقَهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهم حَتّٰی بَلَغَتْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّیْ جَعَلْتُ حِیْنَ حَلَفْتُ عَمَلًا اَعْمَلُه، فَاَفْرُغُ مِنْهُ

لوگوں کی رسول اللہ ﷺ سے قرابت تھی۔

۷۱۸۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے سعد نے۔ یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن ہرمز الاعرج نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار میرے مولا (مددگار اور سب سے زیادہ قریب) ہیں اور ان کا بھی مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں۔

۷۱۹۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کو سب سے زیادہ محبت تھی۔ حضرت عائشہ کی عادت تھی کہ اللہ کی جو رزق بھی انہیں ملتی تھی وہ اسے صدقہ کر دیا کرتی تھیں (جمع نہیں کرتی تھیں) ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے (کسی سے) کہا کہ ام المومنین کو اس سے روکنا چاہئے۔ (جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ جملہ پہنچا تو) آپ نے فرمایا، اچھا، مجھے روکا جائے گا؟ اب اگر میں نے اس سے بات کی تو مجھ پر نذر واجب ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے (ام المومنین کو راضی کرنے کے لئے) قریش کے چند اصحاب اور خاص طور سے رسول اللہ ﷺ کے ننہالی رشتہ داروں (بنی زہرہ) کو ان کی خدمت میں سفارش کے لئے بھیجا۔ لیکن حضرت عائشہ پھر بھی نہ مانیں۔ اس پر بنو زہرہ نے جو رسول اللہ ﷺ کے (رشتے میں) ماموں ہوتے تھے اور ان میں عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنھما بھی تھے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (آپ ہمارے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چلئے) اور جب ہم ان سے اجازت چاہیں تو آپ (بلا جازت) اندر چلے آئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا (جب عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہوگئیں تو) انہوں نے ان کی خدمت میں دس غلام بھیجے (آزاد کرنے کے لئے، بطور کفارہ قسم) اور ام المومنین نے انہیں آزاد کر دیا۔ پھر آپ برابر غلام آزاد کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ چالیس غلام آزاد کر دیئے پھر آپ نے فرمایا، قسم کھا لینے کے بعد، میں چاہتی تھی کہ کوئی ایسا عمل کروں

جس کی وجہ سے اس قسم کا کفارہ ادا ہو جائے۔

باب ۳۵۷. نُزِلَ الْقُرآنُ بِلِسانِ قُرَيْشٍ

(۷۲۰) حَدَّثَنَا عبدُالعزيزِ بنِ عبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا ابراهيمُ بنُ سعدٍ عن ابنِ شهابٍ عن انسٍ اَنَّ عثمانَ دَعَا زَيْدَ بنَ ثابتٍ وعبدَاللّٰهِ بنَ الزبيرِ وسعيدَ بنَ العاصِ وعبدَالرحمٰن بنَ الحارثِ بنِ هشام فَنَسَخُوْهَا فِي المَصَاحِفِ وقال عثمانُ للرَّهْطِ الْقُرَشِيين الثلاثةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بنُ ثابتٍ فِيْ شيءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نُزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا ذٰلِکَ

۳۵۷۔ قرآن کا نزول، قریش کی زبان میں۔

۷۲۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن العاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو بلایا اور (آپ کے حکم سے) ان حضرات نے قرآن مجید کو کئی مصحفوں میں نقل کیا۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے (ان چار حضرات میں) تین قریشی صحابہ سے فرمایا تھا کہ جب آپ لوگوں کا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے (جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے) قرآن کے کسی موقعہ پر (اس کے کلمات کی لہجے میں) اختلاف ہو جائے تو اس کی کتابت قریش کی زبان کے مطابق کرنا۔ کیونکہ قرآن مجید کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ہے۔ ان حضرات نے یوں ہی کیا۔

باب ۳۵۸. نِسبَةُ الْيَمَنِ اِلٰى اِسْمَاعِيْلَ مِنْهُمْ اَسْلَمُ بنُ اَفْصَى بنِ حَارِثَةَ بنِ عمرِو بنِ عامرٍ مِنْ خُزَاعَةَ

(۷۲۱) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا يحيٰى عن يزيدَ بنِ ابى عبيدٍ حدثنا سلمةُ رضى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قومٍ مِنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فقال اِرْمُوْا بَنِي اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُم كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِي فُلَانَ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَالَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

۳۵۸۔ اہل یمن کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کی طرف قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو اسلم بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر اہل یمن میں سے تھے۔

۷۲۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ اسلم کے صحابہ کی طرف سے گذرے جو بازار (کے میدان) میں تیراندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ بنو اسماعیل! خوب تیر اندازی کرو۔ کہ تمہارے جدا مجد (اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں، فریقین میں سے ایک کی طرف (آپ ہو گئے) اس پر دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کیا، جب آنحضور بنی فلاں (فریق مخالف) کے ساتھ ہو گئے تو پھر ہمارے لئے تیراندازی میں ان سے مقابلہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تیر اندازی جاری رکھو، میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔

باب ۳۵۹۔

(۷۲۲) حَدَّثَنَا ابومعمرٍ حدثنا عبدُالوارثِ عن الحسينِ عن عبدِاللّٰهِ بنِ بريدةَ قال حَدَّثَنِي يَحْيىٰ

۷۲۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان

بن يَعْمُرَ اَنَّ اباالاسودِ الدِّيلِيَّ حدثه عَنْ ابى ذرٍ رضى اللّٰه عنه اَنَّه' سَمِعَ النبىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ اُدَّعَى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَه' فِيْهِمْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

کیا ان سے یحییٰ بن یعمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود دیلی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا اور سے اپنا نسب ملایا جس سے اس کا کوئی (نسبی) تعلق نہیں تھا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھنا چاہئے۔

(۷۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عياشٍ حدثنا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ عبدُالواحدِ ابنُ عبدِاللّٰه النَّصْرِيُّ قَالَ سمعتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يقول قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اعظَمِ الفِرَى ان يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِىَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَاَوْ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَقُلْ

۷۲۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالواحد بن عبداللہ نصری نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے سوا اپنا نسب کسی اور سے ملائے یا جو چیز اس نے نہیں دیکھی ہے (خواب میں) اس کے دیکھنے کا دعویٰ کرے، یا رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی حدیث منسوب کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

(۷۲۴) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا حمادٌ عن ابى جَمْرَةَ قَالَ سمعتُ ابنَ عباسٍ رضى اللّٰه عنهما يقول قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالقيسِ على رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالوا يارسولَ اللّٰهِ اِنَّا هذا الحَىَّ مِنْ ربيعةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كفارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلِصُ اليكَ اِلَّا فِىْ كُلِّ شهرٍ حرامٍ فَلَوْ اَمَرْتَنَا بِاَمْرٍ نَاخُذُه' عنكَ ونُبَلِّغُه' مَنْ وراءَ نا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَاَنْ تُؤَدُّوا اِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَ الْمُزَفَّتِ

۷۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے بیان کیا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ہمارا تعلق اسی قبیلہ ربیعہ سے ہے اور ہمارے اور آنحضور کے درمیان (راستے میں) کفار مضر کا قبیلہ پڑتا ہے۔ اس لئے ہم آنحضور ﷺ کی خدمت میں صرف حرمت کے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں، مناسب ہوتا۔ اگر آنحضور ﷺ ہمیں ایسے احکام وہدایات دے دیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے ساتھ (ہمارے قبیلے کے) نہیں آ سکے ہیں، انہیں بھی بتا دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں (حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں مال غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کو ادا کرو۔ اور میں تمہیں دبا، حنتم، نقیر اور مزفت (کے استعمال سے) منع کرتا ہوں۔

(۷۲۵) حَدَّثَنَا ابواليمان اخبرنا شعيبٌ عن الزهرى عن سالمِ بنِ عبدِاللّٰه اَنَّ عبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۷۲۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى المنبر اَلاَ اِنَّ الفِتْنَةَ هٰهُنَا يُشِيرِ اِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

فرمارہے تھے، آگاہ ہوجاؤ، فتنہ اسی طرف ہے آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ جملہ فرمایا۔ جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

باب ۳۶۰۔ ذِكْرِ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ

۳۶۰۔ قبیلہ اسلم، مزینہ اور جہینہ کا تذکرہ۔

(۷۲۶) حَدَّثَنَا ابونعيم حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن سعدٍ عن عبدِالرحمٰنِ بنِ هُرْمزَ عن ابى هريرةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَ اَسْلَمُ وَ غِفَارُ وَاَشْجَعُ. مَوَالِىَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلٰى دُوْنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

۷۲۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے مولا (انصار و مددگار) ہیں اور ان کا بھی مولیٰ اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں۔

(۷۲۷) حَدَّثَنِىْ محمدُ بنُ غُرير الزهرىُّ حَدَّثَنَا يعقوبُ بنُ ابراهيمَ عن ابيه عن صالح حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عبدَاللّٰه اَخْبَرَه اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنبرِ غِفَارُ غَفَرَاللّٰه لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه'

۷۲۷۔ مجھ سے محمد بن غریر زہری نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح نے، ان سے نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا، قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ اور قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ کی عصیان و نافرمانی کی۔

(۷۲۷) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدٌ اخبرنا عبدُالوهّاب الثقفىُّ عن ايوبَ عن محمدٍ عن ابى هريرةَ رضى اللّٰه عنه عن النبىِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

۷۲۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں محمد نے، انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے بیان کیا، کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

(۷۲۸) حَدَّثَنَا قبيصةُ حَدَّثَنَا سفيانُ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابنُ مهدىٍ عن سفيان عن عبدِالملك ابن عُمَيْر عَنْ عبدِالرحمٰن ابن ابى بكرةَ عن ابيه قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَ غِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِى تَمِيْمٍ وَّبَنِىْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِىْ عبدِاللّٰه بْنِ غَطْفَانَ وَمِنْ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ وَمِنْ بَنِىْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِىْ عَبْدِ اللّٰه بن غَطْفَانَ ومن بَنِىْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

۷۲۸۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے، کیا جہینہ، مزینہ، اسلم۔ اور غفار کے قبیلے بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے مقابلے میں بہتر ہیں؟ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو ناکام و نامراد ہوئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ قبیلے بنو تمیم، بنو اسد، بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے قبیلے سے بہتر ہیں۔ (۱)

(۱) جاہلیت کے دور میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبیلے بنی تمیم، بنی اسد وغیرہ سے کم درجہ کے سمجھے جاتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۷۲۹) حَدَّثَنِیْ محمدُ بنُ بشارٍ حَدَّثَنَا غندرُ حَدَّثَنَا شعبةُ عن محمدِ بنِ ابی یعقوبَ قال سمعتُ عبدَالرحمٰن بنَ ابی بکرةَ عن ابیه اَنَّ الاقرعَ بن حابسٍ قال للنبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انما بَایَعَکَ سُرَّاقُ الْحَجِیجِ من اسلمُ وغِفَارٍ ومزینة وَاَحْسِبُه وَ جُهَیْنَةَ ابن ابی یعقوب شَکَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَّارُ وَمُزَیْنَةُ وَاَحْسِبُه، وَجُهَیْنَةُ خَیْرًا مِنْ بَنِیْ تمیمٍ وبَنِیْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِی نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهُمْ لخیرٌ مِنْهُمْ

۷۲۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابی یعقوب نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آنحضور ﷺ سے اسلم، غفار اور مزینہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے جہینہ کا بھی نام لیا۔ کے قبائل نے بیعت کی ہے (اسلام پر)۔ اس موقعہ پر شک راوی حدیث محمد بن ابی یعقوب کو تھا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارا کیا خیال ہے، کیا اسلم، غفار، مزینہ۔ میرا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے جہینہ کا بھی نام لیا کے قبائل بنوتمیم، و بنوعامر، اسد اور غطفان کے قبائل سے بہتر ہیں یا ناکام و نامراد ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ لوگ ناکام و نامراد ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اول الذکر قبائل آخر الذکر کے مقابلے میں بہتر ہیں۔

باب ۳۶۱. ابْنُ اُختِ القَوْمِ ومولی الْقَوْمِ منهم

۳۶۱۔ کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

(۷۳۰) حَدَّثَنَا سلیمانُ بنُ حربٍ حدثنا شعبةُ عن قتادةَ عن انسٍ رضی اللّٰهُ عنه قال دعا النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الانصارَ فقال هَلْ فِیْکُمْ اَحَدٌ من غَیْرِکم قالوا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فقال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

۷۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو خاص طور سے ایک مرتبہ بلایا، پھر ان سے دریافت فرمایا کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص بھی رہتا ہے جس کا تعلق تمہارے قبیلے سے نہ ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ صرف ہمارا ایک بھانجہ ایسا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بھانجہ بھی اسی قوم کا ایک فرد ہوتا ہے۔

باب ۳۶۲. قِصَّةُ زَمْزَم

۳۶۲۔ زمزم کا واقعہ۔

(۷۳۱) حَدَّثَنَا زیدٌ هو ابن اخزمَ قال ابوقتیبةَ سَالِمُ بن قتیبةَ حَدَّثَنِی مثنی بنُ سعیدِ القصیرُ قال حدثنی ابوجمرةَ قال قال لنا ابنُ عباسٍ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاِسْلَامِ ابی ذرٍ قَالَ قلنا بلٰی قَالَ قَالَ ابوذر کُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قد خرج بمکةَ یَزْعُمُ انه نَبِیٌّ فَقُلْتُ لِاَخِیْ انْطَلِقْ اِلٰی هٰذا الرَّجُلِ کَلِّمْهُ وَ ائْتِنِیْ بِخَبَرِه فانطلق فَلَقِیَه، ثُمَّ

۷۳۱۔ ہم سے زید نے، جو اخزم کے بیٹے ہیں۔ بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابوقتیبہ سالم بن قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مثنیٰ بن سعید قصیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا واقعہ تمہیں سناؤں؟ ہم نے عرض کی، ضرور! انہوں نے بیان کیا، کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا تعلق قبیلہ غفار سے تھا۔ ہمارے یہاں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے (پہلے تو

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) تو انہوں نے اسے قبول کرنے میں سبقت کی اور اسلام میں نمایاں کام انجام دیئے، اس لئے شرف و فضیلت میں بنوتمیم وغیرہ قبائل سے بڑھ گئے۔ حدیث میں یہی ارشاد ہوا ہے۔

رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَ كَ فَقَالَ واللّٰه لقد رايت
رَجُلًا يأمر بالخيرِ وينهٰى عن الشّر فَقُلْتُ له' لَمْ
تَشْفِنِي من الخبز فا خذتُ جُرَابًا وَعَصَا ثُمَّ اقبلتُ
اِلٰى مَكَّةَ فجعلتُ لااعْرِفه وَاكرَهُ اَن اَسالَ عنه
وَاَشرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَاَكُونُ فى المسجدِ قالَ
فَمَرَّبِىْ عَلِىٌّ فَقَال كَاَنَّ الرجلَ غَرِيبٌ قالَ قُلْتُ
نعم قال فانْطَلِقْ الى المنزلِ قال فانْطلقتُ معه
لايَسألنى عَنْ شئٍ وَلَا اَخبرُه فَلَمَّا اَصْبَحْتُ
غَدَوْتُ الى المسجدِ لااَسَاَلُ عنه وليس اَحَدٌ
يُخْبِرُنِىْ عنه بشىءٍ قال فَمَرَّبى عَلىٌّ فَقَال اما نال
للرجلِ يعرِف منزلَه بعدُ قال قلتُ لاقال اِنطَلِقْ
معى قالَ فقال مَاامرك وما اَقْدَمَكَ هذه البلدةَ
قال قلتُ له ان كتمتَ عَلَىَّ اخبرتُكَ قال فانى
اَفْعَلُ قال قلتُ له بَلَغَنَا اَنَّه' قد خَرَجَ ههنا رجلٌ
يَزْعُمُ اَنَّه نبىٌّ فارسلتُ اَخِىْ ليكلِّمَه فرجع ولم
يَشفِنى من الخبرِ فاردتُ اَنْ القاه فقال له اَمَّا
اِنَّكَ قَدْرَشدتَ هذا وَجْهِى اِلَيْه فاتبعنى اُدْخُلْ
حيثُ اَدْخُلُ فَاِنِّىْ اِنْ رأيتُ اَحَدًا اخافُه عليكَ
قمتُ الى الحائط كأنى اُصْلِحُ نَعْلِىْ وَامضِ اَنْتَ
فَمَضٰى وَمَضَيْتُ معه حتى دخل ودخلتُ معه
على النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ له اعْرِضْ
عَلَىَّ الِاسْلَامَ فعرضه فاسلمتُ مكانى فقال لى
يَااَبَا ذَرٍّ اُكْتُم هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا
بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِى بَعَثَه' بالحق
لَاَصْرَخَنَّ بِهَا بَيْنَ اظهرهم فَجَاءَ الى المسجدِ
وقريشٌ فيه فَقَالَ يامعشرَ قريشٍ انى اشهدُ اَنْ
لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه' وَرَسُوْلُه'
فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذاالصَّابِىّ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ
لِاَمُوْتَ فادركنى العباسُ فاَكَبَّ عَلَىَّ ثُمَّ اَقْبَلَ
عليهم فقال ويلكم تقتلون رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ

میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے پاس جاؤ، اس سے گفتگو کرو، اور پھر اس کے سارے حالات آ کر مجھے بتاؤ۔ چنانچہ میرے بھائی خدمت نبوی میں حاضر ہوئے، آنحضور ﷺ سے ملاقات کی اور واپس آ گئے۔ میں نے پوچھا کہ کیا خبر لائے؟ انہوں نے کہا۔ بخدا، میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اچھے کاموں کے لئے کہتا ہے اور برے کاموں سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ تمہاری باتوں سے مجھے تشفی نہیں ہوئی۔ اب میں نے ناشتے کا تھیلا اور چھڑی اٹھائی اور مکہ آ گیا۔ میں آنحضور ﷺ کو پہچانتا نہیں تھا اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھتے ہوئے بھی ڈرلگتا تھا۔ (کہ پریشان کرنا شروع کر دیں گے) میں (صرف زمزم کا پانی پی لیا کرتا تھا اور مسجد حرام میں ٹھہرا ہوا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے اور بولے کہ معلوم ہوتا ہے، آپ اس شہر میں اجنبی ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا جی ہاں۔ بیان کیا کہ پھر وہ مجھے اپنے گھر ساتھ لے گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ گیا، نہ انہوں نے مجھ سے کوئی بات پوچھی اور نہ میں نے کچھ کہا۔ صبح ہوئی تو پھر مسجد حرام میں آ گیا۔ تا کہ آنحضور ﷺ کے بارے میں کسی سے پوچھوں، لیکن آپ کے بارے میں کوئی بتانے والا نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے اور فرمایا، کیا ابھی تک آپ اپنی منزل کو نہیں پا سکے؟ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ نہیں، انہوں نے فرمایا کہ اچھا پھر میرے ساتھ آیئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر حضرت علیؓ نے پوچھا، آپ کا معاملہ کیا ہے۔ آپ اس شہر میں کیوں تشریف لائے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا، اگر آپ راز داری سے کام لیں تو میں آپ کو اپنے معاملے کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ میری طرف سے مطمئن رہیے۔ بیان کیا کہ میں نے ان سے کہا، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو اس سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ لیکن جب وہ واپس ہوئے تو انہوں نے مجھے کوئی تشفی بخش اطلاعات نہیں دیں۔ اس لئے میں اس ارادہ سے آیا ہوں کہ ان سے خود ملاقات کروں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر اب آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ میں انہیں کے یہاں جا رہا ہوں، آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں، جہاں میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہو جائیں، اگر میں کسی

وَمُتْجَرُكُمْ ومَمَرُّكم علٰى غِفَارٍ فاقلعوا عنى فَلَمَّا ان اصبحتُ الغَدَ رَجَعْتُ فقلتُ مثلَ ما قلتُ بالامسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذا الصابِى فُصُنِعَ بى مثلُ ماصُنِعَ بالامسِ وادركنى العباسُ فأَكَبَّ عَلَيَّ وقال مثلَ مقالته بالامس قال فكان هذا اولَ اسلام ابى ذر رضى الله عنه

ایسے شخص کو دیکھوں گا جس سے آپ کے بارے میں مجھے خطرہ ہوگا تو میں کسی دیوار کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جاؤں۔ گویا میں اپنا چپل ٹھیک کرنے لگا ہوں۔ اس وقت آپ آگے بڑھ جائیں۔ چنانچہ وہ چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا اور آخر وہ اندر گئے اور میں بھی ان کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اندر داخل ہو گیا۔ میں نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ اسلام کے اصول و مبادی مجھے سمجھا دیجئے، آنحضور ﷺ نے میرے سامنے ان کی وضاحت کی اور میں مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابوذر! اس معاملے کو ابھی راز میں رکھنا اور اپنے شہر چلے جانا۔ پھر جب تمہیں ہمارے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ ہم نے دین کی اشاعت کی کوشش پوری طرح شروع کر دی ہیں تب یہاں دوبارہ آنا، میں نے عرض کی، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں سب کے سامنے ڈنکے کی چوٹ اس کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ وہ مسجد حرام میں آئے، قریش وہاں موجود تھے اور کہا، اے معشر قریش! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ قریشیوں نے کہا۔ پکڑو اس بد دین کو! چنانچہ وہ میری طرف بڑھے اور مجھے اتنا مارا کہ میں موت کے قریب پہنچ گیا، اتنے میں عباس (رضی اللہ عنہ) آ گئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے چھپا لیا اور قریشیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، بدبختو! قبیلہ غفار کے آدمی کو قتل کرتے ہو، غفار سے تو تمہاری تجارت بھی ہے اور تمہارے قافلے بھی اس طرف سے گذرتے ہیں۔ اس پر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر جب دوسری صبح ہوئی تو پھر میں وہیں آیا اور جو کچھ میں نے کل کہا تھا اسی کو پھر دہرایا، قریشیوں نے پھر کہا، پکڑو، اس بد دین کو! جو کچھ انہوں نے میرے ساتھ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ اتفاق سے پھر عباس آ گئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے انہوں نے چھپا لیا اور جو کچھ انہوں نے قریشیوں سے کل کہا تھا اسی کو آج بھی دہرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ ہے ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی ابتداء۔

(۷۳۲) حَدَّثَنَا سليمانُ بنُ حربٍ حدثنا حمادٌ عن ايوبَ عن محمدٍ عن ابى هريرةَ رضى الله عنه قال قال اسلمُ وِغفار وشىٌ منِ مُزَيْنَةَ وجهينة

۷۳۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قبیلہ اسلم، غفار، اور

اوقال شئ من جُهَيْنَةَ اومزينة خيرٌ عندالله اوقال يوْمَ القيامة من اسد وتميم وهوازن وغطفان

مزینہ اور جہینہ کے کچھ افراد یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ افراد یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک، یا بیان کیا کہ قیامت کے دن، قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں۔

باب ۳۶۲. ذكر قحطانَ

۳۶۲۔ قحطان کا تذکرہ۔

(۷۳۳) حَدَّثَنَا عبدُالعزيز بنُ عبدِاللهِ قال حدثني سليمانُ بنُ بلالٍ عن ثورِ بنِ زيدٍ عن ابى الغيثِ عن ابى هريرةَ رضى الله عنه عن النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

۷۳۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک قبیلہ قحطان میں ایک شخص نہیں پیدا ہولیں گے جو مسلمانوں کی قیادت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

باب ۳۶۴. مَا يُنْهٰى مِنْ دعوَى الجاهلية

۳۶۴۔ جاہلیت کے دعووں کی ممانعت۔

(۷۳۴) حَدَّثَنَا محمدٌ اخبرنا مخلد بنُ يزيدَ اخبرنا ابنُ جريجٍ قال اخبرنى عَمْرُو ابنُ دينارٍ انَّه' سمع جَابرًا رضى الله عنه يقول غَزَوْنَا مع النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثاب معه ناس من المهاجرين حتى كثرو ا وكان من المهاجرين رجل لَعَّابٌ فَكَسَعَ اَنْصَارِ يًّافَغَضِبَ الانصاريُّ غَضَبًا شَدِيْدًا حتى تَدَاعَوْا وَقَالَ الانصاريُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وقال المهاجرىُّ ياللْمُهَاجِرِيْنَ فَخَرَجَ النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَالُ دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَاشَاْنُهُمْ فَاُخْبِرَ بِكَسْعَةِ المهاجرىّ الانصارِىَّ قَالَ فَقَالَ النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا خَبِيْثَةٌ وقَالَ عبدُالله بنُ ابى سلولٍ قَدْ تَدَاعَوْا علينا لئن رَجَعْنَا الى المدينةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنَّا الاَذَلَّ فَقَال عمرُ الَاَنقتلُ يارسول الله هذا الخبيثَ لعبدالله فقال النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَتَحَدَّثُ النَّاسُ اِنَّه' كَانَ يَقْتُلُ اَصْحَابَه'

۷۳۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں مخلد بن یزید نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوں میں شریک تھے کہ مہاجرین بڑی تعداد میں ایک جگہ جمع ہوگئے، وجہ یہ ہوئی کہ مہاجرین میں ایک صحابی تھے، بڑے زندہ دل! انہوں نے ایک انصاری صحابی کو (مزاحاً) مار دیا۔ اس پر انصاری بہت غصے ہوگئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ (جاہلیت کے طریقے پر اپنے اعوان وانصار کی) ان حضرات نے دہائی دی، انصاری نے کہا، اے قبائل انصار! مدد کو پہنچو اور مہاجر نے کہا! مدد کو پہنچو۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیا بات ہے، یہ جاہلیت کے دعوے کیسے؟ آپ کے صورت حال دریافت کرنے پر مہاجر صحابی کے انصاری صحابی کو مار دینے کا واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا، جاہلیت کے دعوے ختم ہونے چاہئیں کیونکہ یہ نہایت بدترین چیز ہے۔ عبداللہ بن ابی سلول (منافق) نے کہا کہ یہ مہاجرین اب ہمارے خلاف اپنے اعوان وانصار کی دہائی دینے لگے ہیں، مدینہ واپس ہوکر باعزت، ذلیل کو یقیناً نکال دے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی یارسول اللہ (ﷺ) ہم اس خبیث عبداللہ بن ابی کو قتل کیوں نہ کردیں؟ لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا، ایسا نہ ہونا چاہیے کہ (بعد میں آنے والی نسلیں) کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کردیا کرتے تھے۔

(۷۳۵) حَدَّثَنِیْ ثابتُ بنُ محمدٍ حَدَّثنا سفیانُ عن الاعمشِ عن عبدِاللّٰه بنِ مُرَّة عن مسروقٍ عن عبدِاللّٰه رَضی اللّٰه عَنه عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وعن سفیانَ عن زبید عن ابراهیم عن مسروقٍ عن عبدِاللّٰه عنِ النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ قال لیس مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ

۷۳۵۔ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے اوران سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے۔اورسفیان نے زُبید کے واسطہ سے۔انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (نوحہ کرتے ہوئے) اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کے دعوے کرے۔

باب ۳۶۵. قِصَّة خُزَاعَةَ

۳۶۵۔قبیلہ خزاعہ کا واقعہ۔

(۷۳۶) حَدَّثَنِیْ اسحاقُ بنُ ابراهیم حَدَّثَنَا یحیی بنُ اٰدَمَ اخبرنا اِسْرَائِیلُ عن ابی حَصِیْنٍ عن ابی صالحٍ عن ابی هریرةَ رضی اللّٰه عنه اَن رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّم قال عمرُو بن لُحَیّ بن قَمعَةَ بْن خِنْدِ فَ اَبُو خُزَاعَةَ

۷۳۶۔مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، انہیں اسرائیل نے خبر دی، انہیں ابوحصین نے، انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمرو بن لحی بن قمعہ ابن خندف قبیلہ خزاعہ کا جدامجد ہے۔

(۷۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ سَمِعتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ الْبَحِیْرَةُ الَّتِیْ یُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِیتِ وَلَا یَحْلِبُهَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِیْ کَانُوا یُسَیِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ. فَلاَ یُحْمَلُ عَلَیْهَا شَیْءٌ قَالَ وَقَالَ اَبُوهُرَیْرَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمْرَ وبْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَیِّ الْخُزَاعِیِّ یَجُرُّ قُصْبَه' فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلُ مَنْ سَیَّبَ السَّوَآئِبَ

۷۳۷۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بحیرہ (اس اونٹنی کو کہا جاتا تھا) جن کے دودھ کی ممانعت ہوتی تھی، کیونکہ وہ بتوں کے لئے وقف ہوتی تھیں۔اس لئے کوئی شخص بھی ان کا دودھ نہیں دوہتا تھا اور سائبہ اسے کہتے تھے جنہیں وہ اپنے معبودوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے اوران پر بار برداری نہیں کی جاتی تھی (اور نہ سواری) انہوں نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔اور یہی عمرو وہ پہلا شخص تھا جس نے سائبہ کی بدعت نکالی تھی۔

باب ۳۶۶. قِصَّة زمْزم وجهل العرب

۳۶۶۔زمزم کا واقعہ اور عرب کی جہالت۔

۷۳۸. حَدَّثَنَا ابوالنعمان حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عن ابی بشرٍ عن سعیدِ ابن جبیرٍ عن ابنِ عباسٍ رضی اللّٰه عنهما قَالَ اِذَا سَرَّکَ اَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فاقرأ مافوقَ الثلاثین ومائةٍ فی سورةِ الْاَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَیْرِ علمٍ اِلٰی قَوْلِهٖ قَدْ

۷۳۸۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اگر تم عرب کی جہالت کے متعلق جاننا چاہتے ہوتو سورۂ انعام میں ایک سوتیس آیتوں کے بعد یہ آیتیں پڑھ لو''یقیناً وہ لوگ نامراد ہوئے جنہوں نے اپنی اولاد، (خصوصاً

ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ

لڑکیوں) کو بیوقوفی کی وجہ سے بلا کسی علم کے مار ڈالا'' ارشاد قد ضلوا وما کانوا مہتدین'' تک۔

باب۳۶۷. من انتسب اِلٰى آبائِه فى الاسلامِ وَالجاهليةِ

۳۶۷۔جس نے اسلام اور جاہلیت کے زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباء واجداد کی طرف کی۔

(۷۴۳۹)وقال ابنُ عُمرَوَ ابوهريرةَ عن النبيِّ ﷺ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بن الْكَرِيمِ بنِ الكريمِ يوسفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاق بْنِ اِبْرَاهِيْمَ خليلِ اللّٰه وَ قالَ البراءُ عن النبى ﷺ اَنَا ابْنُ عَبْدِالمُطَّلِب

۷۴۳۹۔ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے، اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ میں ''ابن عبدالمطلب'' ہوں۔

(۷۴۴۰) حَدَّثَنَا عمرُ ابن حفصٍ حَدَّثَنَا ابى حدثنا الاعمشُ حَدَّثَنَا عمرُو بنُ مرةَ عن سعيدِ بنِ جبيرٍ عَن ابنِ عباسٍ رضى الله عنهما قال لَمَّا نزلتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَعَلَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِى يابَنِى فِهْرٍ يابَنِى عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ وقال لَنَا قبيصة اخبرنا سفيان عن حبيب بن ابى ثابت عن سعيدِ بنِ جبيرٍ عن ابن عباس قال لَمَّا نزلت وَاَنْذِرْعشيرتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جعل النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدعوهم قبائل قبائل

۷۴۴۰۔ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری ''آپ اپنے قریبی عزیزوں کو ڈرایئے۔'' تو نبی کریم ﷺ نے قریش کی مختلف شاخوں کو بلایا ''اے بنی فہر! اے بنی عدی!'' اور ہم سے قبیصہ نے بیان کیا۔انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت ''اور آپ اپنے قریبی عزیزوں کو ڈرایئے'' اتری تو آنحضور ﷺ نے ایک ایک قبیلے کو بلایا۔

(۷۴۴۱) حَدَّثَنَا ابواليمانِ اخبرنا شعيبٌ اخبرنا ابوالزنادِ عن الاعرجِ عن ابى هريرةَ رضى اللّٰه عنه ان النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال يابَنِى عَبْدِمَنَافٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَابَنِى عَبْدِالْمُطَّلِب اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا اُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَافَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا اَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لَااَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰه شَيْئاً سَلَانِى مِنْ مَالِى مَا شِئْتُمَا

۷۴۴۱۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے خبر دی، انہیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے بنی عبدمناف! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو (یعنی انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالو) اے بنی عبدالمطلب! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔اے زبیر بن عوام کی والدہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی، اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو، میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ نہیں کر سکتا، تم دونوں میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ سکتی ہو۔

باب۳۶۸. قِصَّةُ الْحَبَشِ وَقَوْلُ النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يابنى ارفِدَةَ

۳۶۸۔حبشہ کے لوگوں کا واقعہ اور ان کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمانا کہ اے بنی ارفدہ۔

(۷۴۴۲) حَدَّثَنَا يحيَى بنُ بكيرٍ حدثنا الليثُ عن عُقيلٍ عن ابنِ شهابٍ عن عروةَ عن عائشةَ اَنَّ ابابكرٍ رضى اللّٰه عنه دخل عَلَيْهَا وعندها

۷۴۴۲۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے یہاں

جاريتان فی ايامِ منٰی تُدَفِّفَانِ وتضربان والنبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بثوبه فانْتَهَرَهما ابوبكرٍ فَكَشَفَ النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن وجهه فقال دَعْهما يااَبابَكْرٍ فانها اَيَّامُ عِيدٍ وتلك الْاَيَّامُ اَيَّامُ مِنًى وقالت عائشةُ رايتُ النبیَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِیْ وَاَنَا اَنْظُرُ الی الحبشة وهم يَلْعَبُوْنَ فی المسجد فزجرهم عُمَرُ فَقَالَ النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ اَمْنًا بَنِی اَرْفِدَةَ يعنی من الامن

تشریف لائے تو وہاں دولڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ یہ حج کے ایام (بقرعید) کا واقعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ روئے مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے (دوسری طرف رخ کر کے لیٹے ہوئے تھے۔) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو آنحضور ﷺ نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، ابوبکرؓ! انہیں گانے دو، یہ عید کے دن ہیں۔ یہ دن منیٰ (بقرعید) کے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ مجھے چھپانے کی (پوری طرح) کوشش فرمار ہے ہیں اور میں حبشہ کے صحابہ کو دیکھ رہی تھی۔ جو (حراب کے) کھیل کا مظاہرہ مسجد میں (مسجد کے سامنے صحن میں) کر رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا (جب وہ تشریف لائے) لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا، بنی ارفدہ! اطمینان وسکون کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ جاری رکھو۔

باب ۳۶۹. من احب ان لَايُسَبَّ نَسَبُهٗ

۳۶۹۔ جس نے اپنے نسب کو سب وشتم سے بچانا چاہا۔

(۷۴۳) حَدَّثَنِیْ عثمانُ بنُ ابی شيبةَ حَدَّثَنَا عبدةُ عن هشام عن ابيه عن عائشةَ رضی اللّٰه عنها قالتْ اِسْتَاْذَنَ حسانُ النبیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی هجاءِ المشركين قال كَيْفَ بِنَسَبِیْ فقال حسانُ لَاَسُلَّنَّكَ منهم كما تُسَلُّ الشعرةُ من العجينِ وعن ابيه قال ذهبتُ اسبُّ حسَّانَ عند عائشةَ فقالتْ لَاتَسُبَّه فانه كان يدافع عن النبیِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۳۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین (قریش) کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ (کیونکہ آپ بھی قریشی تھے) اس پر حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں آپ کو اس طرح نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے اور (ہشام نے) اپنے والد کے واسطہ سے، کہ انہوں نے فرمایا، عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں میں حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا، انہیں برا بھلا نہ کہو، وہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے (اشعار کے ذریعہ)۔

باب ۳۷۰. بَاب ماجاء فی اسماءِ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقولِ اللّٰه تعالٰی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَ قَوْلِهٖ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ

۳۷۰۔ رسول اللہ ﷺ کے اسماء گرامی کے متعلق روایات۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، محمد ﷺ، اللہ کے رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کفار کے حق میں انتہائی سخت ہیں" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "من بعدی اسمہٗ احمد۔"

(۷۴۴) حَدَّثَنِیْ ابراهيمُ بنُ المنذرِ قال حَدَّثَنِیْ مَعْنٌ عن مالكٍ عن ابنِ شهابٍ عن محمدِ بنِ جبيرِ بنِ مُطْعِمٍ عن ابيه رضی اللّٰه عنه قال قال

۷۴۴۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معن نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد (جبیر بن مطعم)

ل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ خَمْسَةُ
ءِ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ واَنَا الماحِي الَّذى
واللّٰهُ بِى الْكُفْرَ وَاَنَا الحاشرُ الَّذى يُحْشَرُ
ى عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ

۷) حَدَّثَنَا عليُّ بنُ عبدِاللّٰهِ حَدَّثَنا سفيانُ عن
لزنادِ عن الاعرجِ عن ابى هريرةَ رضى اللّٰه
ال قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ
وْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ
هُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا
مَّدٌ

۱۳۷. خاتِمِ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ سنانٍ حَدَّثَنا سليمٌ حدثنا
بنُ مِيْنَاءَ عن جابرِ بنِ عبدِاللّٰهِ رضى اللّٰه
ا قال قال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ
الانبياءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا
ضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ
وْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ

۷) حَدَّثَنَا قتيبةُ بنُ سعيدٍ حدثنا اسماعيلُ بنُ
عن عبدِاللّٰهِ بنِ دينارٍ عن ابى صالحٍ عن ابى
ةَ رضى اللّٰه عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ قال اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الانبياءِ مِنْ قَبْلِيْ
رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ
نْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ
وْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ
اتَمُ النَّبِيّٖنَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پانچ نام ہیں، میں محمد، احمد اور ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں ''حاشر'' ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا اور میں ''عاقب'' ہوں (بعد میں آنے والا۔)

۷۴۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کے سب وشتم اور لعنت وملامت کو مجھ سے کس طرح دور کرتا ہے، مجھے وہ مذمم کہہ کر سب وشتم کرتے ہیں مذمم کہہ کر مجھے لعنت ملامت کرتے ہیں حالانکہ میرا نام (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) محمد ہے۔ (ﷺ)۔

۳۷۱۔ خاتم النبیین ﷺ۔

۷۴۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان بنایا، دلآویزی اور ہر حیثیت سے اسے کامل ومکمل کردیا، صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی تھی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور (اس کے حسن و دلآویزی سے) حیرت زدہ رہ جاتے اور کہتے، کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ رہتی (اور اس اینٹ کی جگہ پر کرنے والے اور مکان کی دلآویزی کو ہر حیثیت سے تکمیل تک پہنچانے والے آنحضور ﷺ ہیں۔)

۷۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا ہوا اور اس میں ہر طرح حسن ودلآویزی پیدا کی ہو، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی ہو۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے اور حیرت زدہ رہ جاتے ہیں، لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(۷۴۸) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ یوسفَ حَدَّثَنَا اللیثُ عن عقیلٍ عن ابنِ شهابٍ عن عروةَ بنِ الزبیر عن عائشةَ رضی اللّٰه عنها اَن النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ وهو ابنُ ثلاثٍ وَّستِّینَ وَقال ابنُ شهابٍ واخبرنی سعیدُ بنُ المسیبِ مثله

۷۴۸۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اسی طرح۔

باب ۳۷۴. کُنْیَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۴۔ نبی کریم ﷺ کی کنیت۔

(۷۴۹) حَدَّثَنَا حفصُ بن عمر حدثنا شعبةُ عن حمیدٍ عن انس رضی اللّٰه عنه قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ یَااَبَاالْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وسلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِی ولَاتَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِی

۷۴۹۔ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک صاحب کی آواز آئی، یا اباالقاسم! آنحضور ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے (معلوم ہوا کہ انہوں نے کسی اور کو پکارا تھا) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

(۷۵۰) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ کثیرٍ اخبرنا شعبةُ عن منصورٍ عن سالمٍ عن جابرٍ رضی اللّٰه عنه عن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمُّوْا بِاسْمِی وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِی

۷۵۰۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہیں سالم نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

(۷۵۱) حَدَّثَنَا علیُّ بنُ عَبدِاللّٰه حَدَّثَنَا سفیانُ عن ایوبَ عن ابنِ سیرینَ قَالَ سَمِعْتُ اباهریرةَ یقول قَالَ ابوالقاسم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمُّو بِاسْمِی ولَاتَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِی

۷۵۱۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

(۷۵۲) حَدَّثَنِیْ اسحاقُ اخبرنا الفضلُ بن موسی عن الجَعَیْدِ بنِ عبدِالرحمٰن رَاَیْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ ابْنَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِیْنَ جلْدًا مُعْتَدلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَامُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ اِلَّابِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالَتِیْ ذَهَبَتْ بِیْ اِلَیْهِ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابن اختی شاکٍ فَادْعُ اللّٰهَ لَه' قَالَ فَدَعَالِیْ

۷۵۲۔مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی، انہیں جعید بن عبدالرحمٰن نے کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چورانوے ۹۴ سال کی عمر میں دیکھا کہ نہایت قوی و توانا تھے کمر ذرا بھی نہیں جھکی تھی، انہوں نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ میرے اعضاء وحواس میں جو اتنی توانائی ہے وہ صرف رسول اللہ ﷺ کے دعا کے نتیجے میں ہے۔ میری خالہ مجھے ایک مرتبہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجہ بیمار ہو رہا ہے! آپ اس کے لئے دعاء فرما دیجئے انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

باب ۳۷۵. خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۳۷۵۔مہر نبوت۔

۷۵۳) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ عبدِاللّٰه حَدَّثَنا حاتمٌ عن
جعیدِ بنِ عبدالرحمٰن قال سمعتُ السائبَ بنَ
یزید قال ذَهبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلٰی رَسولِ اللّٰه صَلَّی
لّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقالَتْ یَارَسول اللّٰه اِنَّ ابْنَ اختی
جِعٌ فَمَسحَ رَأسِیْ وَدَعَالِیْ بِالْبَرَکَةِ وَتَوَضَّأَ
شَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ
یٰ خاتَمٍ بَیْنَ کَتِفَیْهِ وَقَالَ ابْنُ عُبَیْدِاللّٰهِ الْحُجلَةُ
نْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِیْ بَیْنَ عَیْنَیْهِ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ بن
مْزَةَ مِثْلَ زِرِّالْحَجَلَةِ

۷۵۳۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، اورانہوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! یہ میرا بھانجا بیمار ہوگیا ہے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعاء فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے وضو کیا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی (جو آنحضور ﷺ کے جسم اطہر سے ٹپکتا تھا) پیا پھر آپ کی پیٹھ کی طرف جا کے کھڑا ہوگیا اور میں نے مہر نبوت کو دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا، ابن عبیداللہ نے فرمایا کہ حجلہ، حجل الفرس سے مشتق ہے جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ (مہر نبوت) عروس کے پردے کی گھنڈی کی طرح تھا۔

اب ۳۷۶. صفةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۶۔ نبی کریم ﷺ کے اوصاف۔

۷۵۴) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بنِ سعیدِ بنِ
بِیْ حُسَیْن عن ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ
لْحارِثِ قَالَ صَلَّی اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ
ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ فَرَاٰی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ
حَمَلَه، عَلٰی عَاتِقِهٖ وَقَالَ بِاَبِیْ شَبِیْهٌ بِالنَّبِیِّ لَاشَبِیْهٌ
عَلِیٍّ وَ عَلِیٌّ یَضْحَکُ

۷۵۴۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ نے انہیں اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور فرمایا، میرے باپ تم پر فدا ہوں، تم میں نبی کریم ﷺ کی شباہت ہے علی کی نہیں۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے۔

۷۵۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا
سْمَاعِیلُ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
اَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْحَسَنُ
شْبِهُه،

۷۵۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔ حسن رضی اللہ عنہ میں آپ کی پوری شباہت موجود ہے۔

۷۵۶) حَدَّثَنِیْ عمرُو بنُ علیٍّ حَدَّثَنَا ابن فُضَیْلٍ
حَدَّثَنَا اسماعیلُ بنُ ابی خالدٍ قال سَمِعْتُ
اَباجُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
للّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ کَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا
لسَّلَامُ یَشْبِهُه، قُلْتُ لِاَبِیْ جُحَیْفَةَ صِفْهُ لِیْ قَالَ
کَانَ اَبْیَضَ قَدْ شَمِطَ وَاَمَرَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۷۵۶۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے، حسن بن علی رضی اللہ عنہما میں آپ ﷺ کی شباہت پوری طرح موجود تھی۔ میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ آنحضور ﷺ کے اوصاف بیان فرما دیجئے۔

وَسَلَّمَ بِثَلاثَ عَشْرَةَ قُلُوْصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَقْبِضَهَا!

انہوں نے فرمایا، آنحضور ﷺ سرخ وسفید تھے، کچھ بال سفید ہو گئے تھے (آخر عمر میں) آنحضور ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیوں کے دیئے جانے کا حکم دیا تھا، لیکن ابھی ان اونٹنیوں کو ہم نے اپنے قبضہ میں بھی نہیں لیا تھا کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

(۷۵۷) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ رجاءٍ حَدَّثَنَا اِسرَائِيلُ عَنْ اَبِي اسحاقَ عن وهبٍ عن ابي جُحَيْفَةَ السُّوائِي قَالَ رَايتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ بياضًا مِنْ تحت شفته السفلي الْعَنْفَقَةَ

۷۵۷۔ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے، ان سے وہب نے، ان سے ابوجحیفہ السوائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی کے کچھ بال سفید تھے۔

(۷۵۸) حَدَّثَنَا عصامُ بنُ خالدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَّه سَأل عبدَاللّٰهِ بن بسرٍ صاحبَ النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال اَرايتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شعراتٌ بِيْضٌ

۷۵۸۔ہم سے عصام بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حریز بن عثمان نے حدیث بیان کی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ (آخر عمر میں) بوڑھے دکھائی دیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی ٹھوڑی کے چند بال سفید ہو گئے تھے۔

(۷۵۹) حَدَّثَنِي ابنُ بكيرٍ قال حدثني الليثُ عن خالدٍ عن سعيدِ بنِ ابي هلالٍ عن ربيعة بنِ ابي عبدِالرحمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال كَانَ رَبعةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلا بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِاَبْيَضَ اَمْهَقَ وَلاآدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلاسَبْطٍ رَجِلٍ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ اَرْبعين فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَلَيْسَ فِي رَاسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ قَالَ ربيعة فَرَاَيْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِهِ فَاِذَا هُوَاَحْمَرُ فَسَاَلْتُ فَقِيْلَ اَحْمَرُ مِنَ الطِّيْبِ

۷۵۹۔مجھ سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا حضور اکرم ﷺ درمیانہ قد تھے، نہ بہت لمبے اور نہ چھوٹے قد کے، رنگ کھلتا ہوا تھا (سرخ وسفید) نہ خالی سفید تھے اور نہ بالکل گندم گوں، آپ ﷺ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قسم کے تھے اور نہ سیدھے لٹکے ہوئے۔ آپ ﷺ پر نزول وحی کا جب سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر چالیس سال تھی۔ مکہ میں آپ ﷺ نے دس سال تک قیام فرمایا۔ ❶ اور اس پورے عرصے میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی آپ ﷺ کا قیام دس سال رہا۔ آپ ﷺ کے سر اور داڑھی

---

❶ مکہ میں نزول وحی کے سلسلے کے شروع ہونے کے بعد، حضور اکرم ﷺ کے قیام کی مدت تیرہ سال ہے۔ روایت میں صرف دس سال کا ذکر ہے۔ علماء نے اس کی مختلف توجیہات کی ہیں۔ بعض اوقات جب راوی مختصر طور پر حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں تو تفصیلات سے گریز کے خیال سے واقعہ سے بہت سی چیزیں حذف کر دیتے ہیں۔ حضور اکرم ؐ پر وحی کے سلسلہ کے شروع ہونے کے بعد تقریباً تین سال ایسے گذرے ہیں جن میں آپ پر وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تھا، اسے ''فترۃ'' کا زمانہ کہتے ہیں۔ راوی کا مقصد چونکہ آپ کی پوری عمر بیان کرنا نہیں بلکہ زمانہ وحی اور مدت وحی بیان کرنا ہے۔ اس لئے انہوں نے بیچ کے ان سالوں کو حذف کر دیا جن میں سلسلہ وحی کے شروع ہونے کے بعد، وحی نہیں آئی تھی۔ اس کے علاوہ دس یا اس سے زیادہ کے عدد میں کسر کے اعداد کو حذف کر دینے کا بھی عرب میں عام رواج تھا۔

میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے۔ ربیعہ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضور اکرم ﷺ کا ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے۔

(۷۶۰) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰہِ ابنُ یوسفَ اخبرنا مَالِکُ بنُ انسٍ عن ربیعةَ بنِ ابی عبدِالرحمٰنِ عن انسِ بنِ مالکٍ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ البائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَیْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَیْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَابِالسَّبْطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَکَّةَ عَشْرَ سنین وبالمدینہ عشرَ سنین فَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ ولیس فی راسِہ ولِحْیَتِہٖ عشرونَ شعرةً بیضاءَ

۷۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک بن انس نے خبر دی، انہیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے، نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ کے، نہ آپ ﷺ کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے سخت تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے مکہ میں دس سال تک قیام کیا اور مدینہ میں دس سال تک قیام کیا، جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی تو آپ ﷺ کے سر اور داڑھی کے بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(۷۶۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ سعیدٍ ابوعبدِاللّٰہ حَدَّثَنَا اسحاقُ بنُ منصورٍ حَدَّثَنَا ابراھیمُ بنُ یوسفَ عن ابیہ عن ابی اسحاقَ قال سَمِعْتُ البَرَاءَ یقول کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا وَاَحْسَنَہٗ خَلْقًا لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالقَصِیْرِ

۷۶۱۔ ہم سے ابوعبیداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حسن و جمال میں بھی سب سے بڑھ کر تھے اور عادات و اخلاق میں بھی سب سے بہتر تھے، آپ ﷺ کا قد نہ بہت لانبا تھا اور نہ چھوٹا۔

(۷۶۲) حَدَّثَنَا اَبُو نُعَیم حَدَّثَنَا ھمامٌ عن قَتَادَةَ قال سالتُ اَنَسًا ھَلْ خَضَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِنَّمَا کَانَ شَیْءٌ فِیْ صُدْغَیْہِ

۷۶۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے کبھی خضاب بھی استعمال فرمایا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے کبھی خضاب نہیں لگایا، صرف آپ ﷺ کی دونوں کنپٹیوں پر (سر میں) چند بال سفید تھے۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عمرَ حدثنا شعبةُ عن ابی اسحاقَ عن البراءِ بنِ عازبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بُعَیْدَ مابَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَہٗ شعرٌ یَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذنیہٖ رَاَیْتُہٗ فِی حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْہُ قال یوسفُ بن ابی اسحاق عن ابیہ الٰی منکبیہ

۷۶۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد تھے۔ آپ ﷺ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا آپ ﷺ کے (سر کے) بال کانوں کی لو تک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو ایک مرتبہ ایک سرخ حلہ میں دیکھا۔ میں نے اتنا حسین اور دلآویز منظر کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے واسطہ سے "الی منکبیہ" بیان کیا (بجائے شحمة اذنہ کے۔)

(۷۶۴) حَدَّثَنَا اَبُونُعَیمٍ حَدَّثَنَا زهیرٌ عن ابی اسحاق قال سُئِلَ البراءُ اَکَانَ وَجهُ النَّبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثلَ السیف قَالَ لابَلْ مثلَ القمر

۷۶۴۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ کسی نے براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں چہرۂ مبارک چاند کی طرح تھا۔

(۷۶۵) حَدَّثَنَا الحسنُ بنُ منصورٍ ابوعلیٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ محمدٍ الاعور بِالْمَصِّیْصَةِ حَدَّثَنَا شعبةُ عن الحکمِ قال سمعتُ اَبَاجُحَیْفَةَ قَالَ خَرَجَ رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بالهَا جرة اِلی البطحاءِ فَتوضَّاَ ثُمَّ صَلی الظُّهرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِیْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی جُحَیْفَةَ قَالَ کَانَ یَمُرُّ مِن وَرَائِهَا المارةُ وقامَ الناس فجعلوا یاخُذُوْنَ یدیه فیمسحون بهما وُجُوْهَهُمْ فاخذتُ بِیَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰی وَجْهِیْ فَاِذا هِیَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْیَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْکِ

۷۶۵۔ہم سے ابوعلی حسن بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد الاعور نے مصیصہ (ایک شہر) میں حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے بیان کیا کہ میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت (سفر کے ارادہ سے) نکلے، بطحاء پر پہنچ کر آپ نے وضو کیا، اور ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی اور عصر کی بھی دو رکعت پڑھی۔ (جب آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو) آپ کے سامنے ایک چھوٹا سا نیزہ (بطور سترہ کے) گڑا ہوا تھا۔ عون نے اپنے والد کے واسطہ سے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نیزے کے آگے سے آنے جانے والے آ جا رہے تھے۔ پھر صحابہؓ آپ ﷺ کے پاس آ گئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ کو لے کر اپنے چہروں پر اسے پھیرنے لگے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی دست مبارک کو اپنے چہرے پر رکھا۔ اس وقت وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے محسوس ہوتے تھے اور ان کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ خوشگوار تھی۔

(۷۶۶) حَدَّثَنَا عبدانُ حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه اخبرنا یُوْنسُ عن الزهریِ قال حَدَّثَنِیْ عبیدُاللّٰه بنُ عبدِاللّٰه عن ابنِ عباسٍ رضی اللّٰه عنهما قال کَانَ النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدَمَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاه جِبْرَئِیْلُ وَکَانَ جِبْرَئِیلُ عَلَیْهِ السَّلَام یَلْقَاهُ فِیْ کُلِّ لَیلَةٍ مِنْ رَمَضَان فَیُدَارِسُه الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرسَلَةِ

۷۶۶۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب آپ ﷺ سے جبرائیل علیہ السلام ملاقات کے لئے آیا کرتے تھے تو آپ کی سخاوت اور بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ خیر و بھلائی کے معاملے میں بادِ صرصر سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

(۷۶۷) حَدَّثَنَا یَحْییٰ حَدَّثَنَا عبدُالرَّزاق حَدَّثَنَا ابنُ جُرَیج قال اخبرنی ابنُ شهابٍ عن عروةَ عن عائشةَ رضی اللّٰه عَنْهَا اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ

۷۶۷۔ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک مرتبہ رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عليها مسرورًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فقال اَلَمْ تَسْمَعِيْ ماقَالَ الْمُدْلَجِيُّ لِزَيْدٍ وَّاُسَامَةَ وَرَاٰى اَقْدَامَهُمَا اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ

اللہ ﷺ ان کے یہاں بہت مسرور اور خوش داخل ہوئے، خوشی اور مسرت سے چہرہ مبارک کھلا جارہا تھا، پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے سنا نہیں مجز زمدلجی نے زید واسامہ کے صرف قدم دیکھ کر کیا بات کہی؟ اس نے کہا کہ ایک کے پاؤں دوسرے کے پاؤں سے نکلے معلوم ہوتے ہیں۔ ❶

(۷۶۸) حَدَّثَنَا يحيىَ بنُ بكيرٍ حدثنا الليثُ عن عقيلٍ عن ابنِ شهابٍ عن عبدِالرحمٰنِ بنِ عبدِاللّٰه بنِ كعبٍ اَنَّ عبدَاللّٰهِ بنَ كعبٍ قَالَ سَمِعْتُ كعبَ بن مالكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ

۷۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ غزوۂ تبوک میں اپنی عدم شرکت کا واقعہ بیان کررہے تھے (جب اللہ تعالیٰ) نے ان کی توبہ قبول کرلی تھی، انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے حاضر ہو کر رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو چہرۂ مبارک مسرت وخوشی سے چمک رہا تھا (کعب رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہوجانے کی وجہ سے) جب بھی حضور اکرم ﷺ کسی بات پر مسرور ہوتے تو چہرہ مبارک چمک اٹھتا، ایسا معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ ﷺ کی مسرت کو ہم اسی سے سمجھ جاتے تھے۔

(۷۶۹) حَدَّثَنَا قتيبةُ بنُ سعيدٍ حَدَّثَنَا يعقوبُ بنُ عبدِالرحمٰنِ عن عمرٍو عن سعيدِ نِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هريرةَ رضى اللّٰه عنه اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ

۷۶۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انقلاب زمانہ کے ساتھ ساتھ مجھے بنی آدم کے بہترین خانوادوں میں منتقل کیا جاتا رہا۔ اور آخر دور میں میرا وجود ہوا جس میں کہ مقدر تھا۔ ❷

(۷۷۰) حَدَّثَنَا يَحيىَ بنُ بكيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن يونسَ عن ابنِ شهابٍ قال اخبرني عبيدُاللّٰهِ بنُ

۷۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا،

---

❶ اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹے تھے اور زید رضی اللہ عنہ آپ کے والد۔ لیکن اسامہ رضی اللہ عنہ بہت سیاہ رنگ کے تھے۔ ادھر زید رضی اللہ عنہ سرخ وسفید! اس لئے، جیسا کہ عوام میں ہوتا ہے، بعض لوگ ان کے نسب پر ہی شبہ کرنے لگے تھے کہ ایک سرخ وسفید باپ کا بیٹا اتنا سیاہ کیسے ہوسکتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار تھی۔ اتفاق سے ایک قیافہ شناس آیا۔ اس وقت یہ دونوں حضرات ایک چادر میں سوئے ہوئے تھے اور صرف قدم باہر دکھائی دے رہے تھے۔ قیافہ شناس نے صرف قدم دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے ان میں سے ایک باپ اور دوسرا بیٹا ہے۔ اسلام کی نظر میں قیافہ کی کوئی اہمیت نہیں اور نہ اثبات نسب یا کسی بھی معاملے میں اس سے کوئی مدد لی جاسکتی ہے۔ لیکن چونکہ عرب جاہلیت اس پر اعتماد کرتے تھے اور جو لوگ ان دونوں حضرات کے نسب کے سلسلے میں شبہ کرتے تھے انہیں اسی طرح کی چیزیں مطمئن بھی کرسکتی تھیں۔ اسی لئے آنحضور ﷺ اس تائید غیبی پر انتہائی مسرت اور خوشی محسوس کررہے تھے۔ ❷ مطلب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے بعد، آنحضور ﷺ کے نسب کے جتنے بھی سلسلے ہیں وہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بہترین خانوادے تھے۔ آپ کے اجداد میں ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر اسماعیل علیہ السلام ہیں جو ابوالعرب ہیں۔ اس کے بعد عربوں کے جتنے سلسلے ہیں ان سب میں آنحضور کا خانوادہ سب سے زیادہ بلند تر اور رفیع المنزلت تھا۔ آپ کا تعلق اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی شاخ کنانہ سے، پھر قریش سے پھر بنی ہاشم سے ہے۔

عبداللّٰه عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يَسْدُلُ شَعْرَه' وكان المشركون يَفْرُكُونَ رُؤْسَهُمْ فَكَانَ اَهْلُ الْكِتاب يَسْدِلُوْنَ رُؤُسهم وَكَانَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ موافقتهٔ اَهْل الكتاب فيما لم يُؤْمَر فِيْهِ بِشَيْئٍ ثُمَّ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رأسَه'

انہیں عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ (سر کے آگے کے بال کو پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے۔ اور مشرکین کی یہ عادت تھی کہ وہ سر کے آگے کے بال کو دو حصوں میں کر لیتے تھے (پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)۔ اور اہل کتاب کے آگے کے بال پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے تھے حضور اکرم ﷺ معاملات میں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم آپ کو نہ ملا ہوتا اہل کتاب موافقت کو پسند فرماتے تھے (اور حکم نازل ہونے کے بعد وحی پر کرتے تھے) پھر حضور اکرمؐ بھی آگے کے بال کے دو حصے کرنے (اور پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)۔

(۷۷۱) حَدَّثَنَا عبدانُ عن ابی حمزةَ عن الاعمشِ عن ابی وائلٍ عن مسروقٍ عن عبدِاللّٰه بنِ عمرٍو رضی اللّٰه عنهما قَالَ لم يكنِ النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِيَارِ كُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا

۷۷۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان اعمش نے، ان سے ابووائل نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بد زبان اور لڑ جھگڑنے والے نہیں تھے، آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(۷۷۲) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ يوسفَ اخبرنا مالكٌ عن ابنِ شهابٍ عن عروةَ بنِ الزبيرِ عن عائشةَ رضی اللّٰه عنها اَنَّهَا قالتْ ماخُيِّرَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَالنَّاس مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا

۷۷۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی دو چیزوں میں کسی ایک کے اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ اس اختیار فرمایا جس میں زیادہ سہولت ہوئی۔ بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ پہلو نہ نکلتا ہو، کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا۔ تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آنحضور ﷺ نے اپنی ذات کے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ ﷺ اس سے ضرور انتقام لیتے تھے۔

(۷۷۳) حَدَّثَنَا سليمانُ ابنُ حربٍ حَدّثنا حمَّادٌ عن ثابتٍ عن انسٍ رضی اللّٰه عنه قَالَ مَامَسِسْتُ حَرِيْرًا وَّلَادِيْبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاشَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ اَوْعَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و نازک کوئی حریر دیباج میرے ہاتھوں نے کبھی نہیں چھوا اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو یا آپ کے پسینے سے زیادہ بہتر اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

(۷۷۴) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا يحيٰى عَنْ شعبةَ عن قتادةَ عن عبدِاللّٰه بن ابی عتبةَ عَنْ ابی سعيدٍ

۷۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے عبداللہ بن ا

الخدری قال کان النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشدَّ حیاءً من العذراءِ فِی خِدْرِهَا

عتبہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

(۷۷۵) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ بشارٍ حَدَّثَنَا یَحییٰ وابنُ مهدیٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مثله واِذا کَرِهَ شَیْئًا عُرِفَ فِی وَجْهِهٖ

۷۷۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی اور ان سے یحییٰ اور ابن مہدی نے حدیث بیان کی، اور ان سے شعبہ نے اسی طرح حدیث بیان کی (اس اضافہ کے ساتھ کہ) جب کوئی خاص بات پیش آتی تو آنحضور ﷺ کے چہرے پر اس کا اثر ظاہر ہو جاتا۔

(۷۷۶) حَدَّثَنِیْ علیُّ بن الجَعْدِ اَخْبَرَنَا شعبةُ عن الاعمشِ عن ابی حازمٍ عن ابی هریرةَ رضی اللّٰه عنه قال مَاعَابَ النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طعامًا قَطُّ ان اشتهاه اکله والاتَرَکه

۷۷۶۔ مجھ سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ ﷺ کو مرغوب ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

(۷۷۷) حَدَّثَنَا قتیبةُ بنُ سعیدٍ حَدَّثَنَا بکرُ بنُ مضرَ عن جعفرِ بْنِ ربیعةَ عن الْاَعرجِ عن عبدِاللّٰه بنِ مالکِ ابن بُحَیْنَةَ الْاَسدِیِّ قَالَ کَانَ النَّبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی نَریٰ اِبْطَیْهِ قَالَ وَقَالَ ابن بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا بکر وقال بیاضَ اِبْطَیْهِ

۷۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے، ان سے عبداللہ بن مالک بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ہم آپ ﷺ کی بغل دیکھ سکتے تھے۔ بیان کیا کہ ابن بکیر نے روایت کی اور ان سے بکر نے حدیث بیان کی کہ ''ہم آنحضور ﷺ کی بغل کی سفیدی دیکھ سکتے تھے۔''

(۷۷۸) حَدَّثَنَا عبدُالاعلی بنُ حمادٍ حَدَّثَنَا یزیدُ بنُ زریعٍ حدثنا سعیدٌ عن قتادةَ اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَایَرْفَعُ یَدَیْهِ فِی شَیْئٍ من دُعَائِهٖ اِلَّا فی الاستسقاءِ فَاِنَّهٗ کَانَ یرفعُ یدیهِ حتی یُریٰ بیاضُ اِبْطَیْه

۷۷۸۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ رسول اللہ ﷺ دعاء استسقاء کے سوا اور کسی دعاء میں (بمبالغہ) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، اس دعاء میں آپ اتنا ہاتھ اٹھاتے کہ بغل مبارک کی سفیدی دیکھی جاسکتی تھی۔

(۷۷۹) حَدَّثَنَا الحسنُ بنُ الصباحِ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ سابقٍ حَدَّثَنَا مالکُ بنُ مِغْوَلٍ قَال سَمِعْتُ عَوْنَ بنَ ابی جُحَیْفَةَ ذکر عن ابیه قال دُفِعتُ الی النبیِ صَلَّی للّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وهو بالابطحِ فی قُبَّةٍ کَانَ بالهاجرةِ فَخَرَجَ بلالٌ فنادی بالصَّلاۃ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ علیه یاخذونَ منه ثم دَخَلَ فَاَخْرَجَ العنزةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۷۷۹۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عون ابن ابی جحیفہ سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ میں بلاقصد وارادہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ابطح میں (مکہ سے باہر) خیمہ کے اندر تشریف رکھتے تھے، بھری دوپہر کا وقت تھا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر نماز کے لئے اذان دی اور اندر آگئے۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو صحابہ اسے لینے کے لئے ٹوٹ پڑے۔ بلال رضی

وسَلَّم كَانِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وبيصِ ساقَيْه فرَكَزَ العنزةَ ثم صَلَّى الظُهرَ ركعتين والعصر ركعتين يَمُرُّ بين يديه الحمارُ والمرأةُ

اللہ عنہ نے اندر سے ایک نیزہ نکالا اور حضور اکرمؐ باہر تشریف لائے گویا آپ کی پنڈلیوں کی چمک اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ گاڑ دیا (سترہ کے لئے) اور آنحضور ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعت نماز پڑھائی۔ گدھے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گذر رہی تھیں۔

(۷۷۹) حَدَّثَنِي الحسنُ ابن صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سفيانُ عن الزُّهريِ عن عروةَ عن عائشةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ وقال اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُس عن ابنِ شِهَابٍ انَّه' قَالَ اخبرني عروةُ بنُ الزبيرِ عن عائشةَ انها قالتْ اَلاَ يُعْجِبُكَ اَبُوفلان جاء فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسمعني ذٰلِك وكنت اسبح فقام قبل اَنْ اَقْضِي سُبحتِي وَلَوادركْتُهٗ لَرَدَدْتُّ عليه اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يكن يَسْرُدُ الحديثَ كَسَرْدِكُمْ

۷۷۹۔ مجھ سے حسن بن صباح بزار نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ (اتنی متانت اور ترتیل کے ساتھ) باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص (آپ ﷺ کے الفاظ) شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوفلاں کے طرز عمل پر تمہیں تعجب نہیں ہوا، وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک طرف بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے احادیث بیان کرنے لگے۔ میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی۔ پھر وہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے۔ اگر وہ مجھے مل جاتے تو انہیں میں ٹوکتی (کہ آپ جلدی جلدی حدیث بیان کیوں کرتے ہیں) رسول اللہ ﷺ تو تمہاری طرح یوں جلدی جلدی باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔

باب ۳۷۷. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُه' وَلَايَنَامُ قَلْبُه' رَواه سعيدُ بنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۷۔ نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن قلب اس وقت بھی بیدار رہتا تھا۔ اس کی روایت سعید بن میناء نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے۔

(۷۸۰) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰهِ بنُ مسلمةَ عن مالكٍ عن سعيدِ نِالْمَقْبُرِيّ عن ابي سلمة بنِ عبدِالرحمٰنِ انه سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عنها كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَاكَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحدٰى عشرةَ ركعةً يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسَاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسَاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلاثًا فَقُلْتُ يارَسُوْلَ اللّٰهِ تنامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا

۷۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سعید مقبری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ رمضان المبارک یا دوسرے کسی بھی مہینے میں (آخر شب میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے آپ چار رکعت پڑھتے وہ رکعتیں کتنی لمبی ہوتی تھیں، کتنی ان میں دلآویزی ہوتی تھی، اس کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ یہ رکعتیں بھی کتنی لمبی ہوتی تھیں اور کتنی دلآویز، اس کے متعلق نہ پوچھو۔

يَنَامُ قَلْبِي

پھر آپ تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ(ﷺ!) آپ وتر پڑھے بغیر کیوں سوتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

(۷۸۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يحدثُنا عَنْ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اولُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوْا لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُه' وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَايَنَامُ قَلْبُه' وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَاتَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ

۷۸۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ مسجد حرام سے نبی کریم ﷺ کی معراج سے متعلق ان سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ (معراج سے پہلے) تین فرشتے آئے، یہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ مسجد حرام میں (دو آدمیوں کے درمیان میں) سو رہے تھے۔ ایک فرشتے نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ دوسرے نے کہا کہ وہ درمیان والے ہیں، وہی سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ پھر جو سب سے بہتر ہیں انہیں ساتھ لے چلو۔ اس رات صرف اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ پھر آنحضور ﷺ نے انہیں نہیں دیکھا۔ لیکن یہی حضرات ایک رات اور آئے۔ اس حالت میں جب صرف آپ کا قلب بیدار تھا۔ حضور اکرمؐ کی آنکھیں جب سوتی تھیں، قلب آپ ﷺ کا اس وقت بھی بیدار رہتا تھا۔ تمام انبیاء کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جب آنکھیں سوتی ہیں، قلب اس وقت بھی بیدار رہتا ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے انتظام و اہتمام کیا اور آپ کو آسمان پر لے گئے۔

باب۳۷۸. عَلَامَاتُ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ

۳۷۸۔ بعثت کے بعد نبوت کی علامات۔

(۷۸۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْد حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ سَمِعْتُ اَبَارَجَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَاَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ اَعْيُنُهُمْ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهٖ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ اَبُوْبَكْرٍ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَه' حَتّٰى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ

۷۸۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے سلم بن زریر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابورجاء سے سنا کہ ہم سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ یہ حضرات نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، رات بھر سب لوگ چلتے رہے تھے، پھر جب صبح کا وقت قریب ہوا تو پڑاؤ کیا، اس لئے سب لوگ اتنی گہری نیند سوتے رہے کہ سورج پوری طرح نکل آیا۔ سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ جاگے۔ لیکن آپ حضور اکرم ﷺ کو، جب آپ سوتے ہوئے ہوتے، نہیں جگاتے تھے تا آنکہ آنحضور ﷺ خود ہی بیدار ہو جاتے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی بیدار ہو گئے۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے سر مبارک کے قریب بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے۔ اس سے آنحضور

فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ يَافُلَانُ مَايَمْنَعُكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ اَصَابَتْنِيْ
جَنَابَةٌ فَاَمَرَه' اَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ صَلّٰى وَ
جَعَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
رَكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَمَا
نَحْنُ نَسِيْرُ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ
مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ اِنَّه' لَامَاءَ فَقُلْنَا
كَمْ بَيْنَ اَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا
اِنْطَلِقِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ اَمْرِهَا حَتّٰى
اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ
بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَتْنَا غَيْرَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ
فَاَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا
عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ
مَّعَنَا وَاِدَاوَةٍ غَيْرَ اَنَّه' لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَهِيَ تَكَادُ
تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوْا مَاعِنْدَكُمْ فَجُمِعَ
لَهَامِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰى اَتَتْ اَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيْتُ
اَسْحَرَ النَّاسِ اَوْهُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوْا فَهَدَى اللّٰهُ
ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوْا

ﷺ بھی جاگ گئے (آنحضور ﷺ وہاں سے بغیر نماز پڑھے کچھ فاصلے پر
تشریف لائے) اور یہاں آپ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک
صاحب ہم سے دور کھڑے تھے اور انہوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں
پڑھی تھی۔ آنحضور ﷺ جب فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے
دریافت فرمایا، اے فلاں! ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز تمہیں مانع
بنی؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی حاجت ہوگئی ہے (اور پانی نہیں
ہے) آنحضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ پھر
انہوں نے بھی (تیمم کے بعد) نماز پڑھی پھر آنحضور ﷺ نے مجھے چند
سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔ ہمیں بڑی شدید پیاس لگی ہوئی تھی اب
ہم اسی حالت میں چل رہے تھے کہ ہمیں ایک عورت ملی جو دو مشکوں کے
درمیان (سواری پر) اپنے پاؤں لٹکائے ہوئے جارہی تھی۔ ہم نے اس
سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے
اس سے پوچھا کہ تمہارے گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے بتایا
کہ ایک دن رات کا فاصلہ ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ
ﷺ کی خدمت میں چلو۔ وہ بولی، رسول اللہ کیا چیز ہوتی ہے؟ آخر ہم
آنحضور ﷺ کی خدمت میں اسے لائے۔ اس نے آپ ﷺ سے وہی
باتیں کیں جو ہم سے کر چکی تھی۔ اتنا اور کہا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔
آنحضور ﷺ کے حکم سے دونوں مشکوں کو اتارا گیا اور آپ ﷺ نے ان
کے منہ پر دست مبارک کو پھیرا۔ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے اس میں
سے خوب سیراب ہو کر پیا اور اپنے تمام مشکیزے اور برتن بھی بھر لئے
صرف ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ اس کے باوجود اس کی مشکیں پانی
سے اتنی بھری ہوئی تھیں کہ معلوم ہو رہا تھا ابھی بہہ پڑیں گی (حضور اکرم
ﷺ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے) اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا
کہ جو کچھ تمہارے پاس (کھانے کی چیز باقی رہ گئی) ہے میرے پاس
لاؤ۔ چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لاکر جمع کر دی گئیں
پھر جب وہ اپنے قبیلے میں آئی تو اپنے آدمیوں سے اس نے کہا کہ آج
میں سب سے بڑے ساحر سے مل کر آئی ہوں یا پھر، جیسا کہ اس کے
ماننے والوں کا خیال ہے۔ وہ واقعی نبی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس قبیلے کو
اسی عورت کی وجہ سے ہدایت دی، وہ خود بھی اسلام لائی اور قبیلے والے بھی
اسلام لائے۔

۸۱) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ
ـدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
ـلَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَهُوَ
ـزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَنْبُعُ
ـنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ
ـنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْزُهَاءَ ثَلٰثَمِائَةٍ

۷۸۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک برتن حاضر کیا گیا (پانی کا) حضور اکرم ﷺ اس وقت مقام زوراء میں تشریف رکھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس برتن پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس میں سے پانی، آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابلنے لگا اور اسی پانی سے پوری جماعت نے وضو کیا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین سو یا تقریباً تین سو۔

۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ
ـنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ
مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
ـهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ
ـتَمِسَ الْوَضُوْءُ فَلَمْ یَجِدُوْهُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ـلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ـلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ فِیْ ذٰلِکَ الْاِنَاءِ فَاَمَرَ
ـاسَ اَنْ یَتَوَضَّأُوْا مِنْهُ فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ
ـتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰی تَوَضَّأُوْا مِنْ
ـدِ آخِرِهِمْ

۷۸۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگ وضو (کے لئے پانی) کی تلاش کر رہے تھے لیکن پانی کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ پھر آنحضور ﷺ نے خدمت میں وضو (کا پانی برتن میں) لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا کہ اسی پانی سے وضو کریں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے وضو شروع کی اور ہر شخص نے وضو کر لی۔

۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَکٍ حَدَّثَنَا
ـمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ
ـکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
ـهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَخَارِجِهٖ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِنْ
ـحَابِهٖ فَانْطَلَقُوْا یَسِیْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ
ـدُوْا مَاءً یَتَوَضَّأُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
ـاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ یَسِیْرٍ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
ـهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ عَلَی
ـدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّئُوْا فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ حَتّٰی
ـوْا فِیْمَا یُرِیْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَکَانُوْا سَبْعِیْنَ اَوْ
ـوَهٗ

۷۸۵۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے حزم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے حسن سے سنا، کہا کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کی بھی ایک جماعت تھی۔ لوگ چلتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو وضو کے لئے کہیں پانی نہیں ملا۔ آخر جماعت میں سے ایک صاحب اٹھے اور ایک بڑے پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر حاضر خدمت ہوئے آنحضور ﷺ نے اسے لیا اور اس کے پانی سے وضو کیا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالے پر پھیلا دیا اور فرمایا کہ آؤ اور وضو کرو۔ پوری جماعت نے وضو کیا اور تمام آداب و سنن کے ساتھ پوری طرح کیا۔ ستّر یا اسّی کے لگ بھگ افراد تھے۔

(۷۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهُ فَضَمَّ اَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلاً

۷۸۶۔ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید سے سنا، انہیں حمید نے خبر دی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نماز کا وقت ہو چکا تھا، مسجد نبوی سے جن کے گھر قریب تھے انہوں نے تو وضو کر لیا لیکن بہت سے لوگ باقی رہ گئے۔اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پتھر کی بنی ہوئی ایک لگن لائی گئی، اس میں پانی تھا۔حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا، لیکن اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے، چنانچہ آپ نے انگلیاں ملالیں اور لگن کے اندر ہاتھ کو ڈال دیا۔پھر (اسی پانی سے) جتنے لوگ باقی رہ گئے تھے سب نے وضو کیا۔میں نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اسی ۸۰ آدمی تھے۔

(۷۸۷) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَالَكُمْ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَابَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

۷۸۷۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی، نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل رکھا ہوا تھا۔آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا، اتنے میں لوگ آنحضور ﷺ کے پاس آ گئے۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس پانی کے سوا جو آپ کے سامنے ہے، نہ تو ہمارے پاس وضو کے لئے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ پینے کے لئے۔حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا۔اور پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چشمے کی طرح ابلنے لگا اور ہم سب نے اس پانی کو پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا۔میں نے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، ویسے ہماری تعداد اس وقت پندرہ سو تھی۔

(۷۸۸) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَّةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ عَلَيْهِ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا وَرَوَتْ اَوْصَدَرَتْ

۷۸۸۔ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ہم چودہ سو کی تعداد میں تھے۔حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے ہم نے اس سے اتنا پانی کھینچا کہ ایک قطرہ بھی اس میں باقی نہیں رہا۔(جب حضور اکرم ﷺ کو صورت حال کی اطلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے) اور کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی طلب فرمایا، پانی سے غرغرہ کیا اور کلی کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ابھی

رِکَابُنَا

تھوڑی دیر بھی نہیں ہوئی تھی کہ کنواں پھر پانی سے بھر گیا تھا، ہم بھی اس سے خوب سیراب ہوئے اور ہماری سواریاں بھی۔

(۷۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَاراً لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَاطَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ يَااُمَّ سُلَيْمٍ قَدْجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَانُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَااُمَّ سُلَيْمٍ مَاعِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سليم عُكَّةً فَاَدَمَته ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْاثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْاحَتّٰى

۷۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف محسوس ہوا۔ میرا خیال ہے کہ آپ فاقے سے ہیں، کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس کے ایک حصے سے روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں اسے چھپا دیا اور اس کا دوسرا حصہ میرے اوپر رکھ دیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھے بھیجا، انہوں نے بیان کیا کہ میں گیا تو آنحضور ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ ﷺ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے دریافت فرمایا، کیا ابوطلحہ نے تمہیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا کھانے کے لئے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ جو صحابہ آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے، ان سب حضرات سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ چلو۔ آنحضور ﷺ تشریف لانے لگے اور میں آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہا تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ کر میں نے انہیں اطلاع دی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ام سلیم! حضور اکرم ﷺ تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے ہیں۔ ہمارے پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جا سکے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں (یعنی آپ سے صورت حال کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے) پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ استقبال کے لئے آئے اور حضور اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ اب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ بھی چل رہے تھے (گھر پہنچ کر) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے، یہاں لاؤ۔ ام سلیم نے وہی روٹی لا کر آپ ﷺ کے سامنے رکھ دی۔ پھر آنحضور ﷺ کے حکم سے روٹیوں کا چورا کر دیا گیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس پر گھی ڈال دیا جو گویا اس کا سالن تھا۔ آنحضور ﷺ نے اس کے بعد اس پر دعا کی، جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو

شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلاً

(اندر آ کر کھانے کے لئے) بلالو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، ان سب حضرات نے (وہی گھی میں چپڑی ہوئی روٹی) پیٹ بھر کر کھائی اور جب یہ حضرات باہر آ گئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلالو، انہوں نے بلالیا، اور اس جماعت نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔ جب باہر گئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو اندر بلالو۔ اس طرح سب حضرات نے پیٹ بھر کر کھایا جن کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

(۷۹۰) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُو احمد الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیلُ عن منصورٍ عن ابراهیمَ عن علقمةَ عن عبدِاللّٰه قال كُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِیْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فی سفرٍ فَقَلَّ الماءُ فقالَ اُطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ ماءٍ فجاءُوْا بِاناءٍ فیه ماء قلیلٌ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فی الاناءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فلقد رأیتُ الماءَ یَنْبَعُ مِنْ بَیْنَ اصابعِ رسولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نسمع تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ یُؤكَل

۷۹۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیات و معجزات کو ہم باعث برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ اسے باعث خوف جانتے ہو۔ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور پانی تقریباً ختم ہو گیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی پانی بچ گیا ہو اسے تلاش کرو۔ چنانچہ صحابہؓ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے۔ آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور فرمایا کہ بابرکت، پانی کی طرف آؤ اور برکت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی ابل رہا تھا اور ہم بعض تو اس کھانے کو تسبیح کرتا ہوا بھی سنتے تھے جو (نبی کریم ﷺ کے ساتھ) کھایا جاتا تھا۔

(۷۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زكریا قَالَ حَدَّثَنِیْ عامرٌ قال حَدَّثَنِیْ جابرٌ رضی اللّٰه عنه اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّیَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ فَاَتَیْتُ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ ابی تَرَكَ عَلَیْهِ دَیْنًا ولَیْسَ عِنْدِیْ اِلَّا مَایُخْرِجُ نَخْلُهٗ ولایَبْلُغُ مَایُخْرِجُ سنین ماعَلَیْهِ فَانْطَلِقْ مَعِیَ لِكَیْ لایُفْحِشَ عَلَیَّ الغرماءُ فَمَشٰی حولَ بَیْدَرٍ مِنْ بَیَادِرِ التَّمرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْهِ فَقَالَ انْزِعوه فَاَوْفَاهُمُ الَّذِیْ لَهُم وَبَقِیَ مثلُ مااعطاهم

۷۹۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ، جنگ احد میں) شریک ہو گئے تھے اور مقروض تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، کہ میرے والد اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے ہیں، ادھر میرے پاس سوائے پیداوار کے جو نخلستان سے ہوتی ہے اور کچھ نہیں اور اس کی پیداوار سے تو دو سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو سکتا اس لئے آپ میرے ساتھ تشریف لے چلئے تا کہ قرض خواہ میرے ساتھ سخت معاملہ نہ کریں (یعنی ان سے کوئی معاملہ طے کرا دیجئے لیکن وہ نہیں مانے) تو آپ ﷺ کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے پہلے ان میں سے ایک کے چاروں طرف چلے اور دعا کی، اسی طرح دوسرے ڈھیر کے بھی۔ پھر آپ ﷺ وہاں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کھجوریں نکال کر انہیں دو۔

چنانچہ آپ نے سارا قرض ادا کر دیا اور جتنی قرض میں دی تھی اتنی ہی بچ بھی گئی۔

(۷۹۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بنُ اسماعيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ ابيه حَدَّثَنَا ابوعثمانُ انه حَدَّثَه' عبدُالرحمٰنِ بن ابى بكرٍ رضى اللّٰهُ عنهما اَنَّ اصحابَ الصُّفَّةِ كَانُوا اُنَاسًا فُقَراءَ وَاَنَّ النبىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ مرةً مَنْ كانَ عِنْدَه' طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَه' طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْسَادِسٍ اَوْكَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَابكرٍ جاء بثلاثةٍ وانطلقَ النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعشرةٍ وابوبكرٍ ثلاثةً قَالَ فَهُوَ اَنَا وابِىْ واُمِّىْ وَلَا اَدْرِىْ هَلْ قَالَ امْرَأَتِىْ وَخَادِمِىْ بَيْنَ بَيْتِنَا وبَيْنَ بَيْتِ ابى بكرٍ وَاَنَّ ابابكرٍ تَعَشّٰى عِنْدَالنبىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى العشاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَامَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امراتُه مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْضَيْفِكَ قَالَ اَوَعَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِئَ قدعَرَضُوْا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ فَذَهَبْتُ ناختبأتُ فَقَالَ يَاغُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا وَقَالَ لَااَطْعَمُه' اَبَدًا قال وَاَيْمُ اللّٰهِ مَاكُنَّا نَاخُذُ مِنَ اللقمةِ اِلَّا رَبَامِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا حتى شبعوا وصارتْ اَكْثَرَ مِمَّا كانت قبل فَنَظَرَ ابوبكرٍ فاذا شَىْءٌ اواكثرُ فقالَ لامرأتِهٖ يااُخْتَ بنى فِرَاسٍ قَالت لاوَقُرَّةِ عَيْنِىْ لَهِىَ الْاٰن اكثرُ مما قبلُ بثلاثِ مراتٍ فَاَكل منها ابوبكرٍ وقال انما كان من الشيطان يعنى يَمِيْنَه' ثُمَّ اَكَلَ منهالقمةً ثُمَّ حَمَلَهَا الى النبىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاَصْبَحَتْ عِنْدَه' وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الاجلُ فَعَرَّفْنَا اثنا عَشَرَ رَجُلًا مع كل

۷۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ محتاج وغریب تھے اور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو (اور اس کے گھر کھانے والے بھی دو ہوں، تو وہ ایک تیسرے کو بھی اپنے ساتھ لیتا جائے اور جس کے گھر چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک پانچواں بھی اپنے ساتھ لیتا جائے یا چھٹے کو بھی اصحاب صفہ میں سے) اوکما قال۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تین اصحاب صفہ کو اپنے ساتھ لائے تھے اور آنحضور ﷺ اپنے ساتھ دس اصحاب کو لے گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تین آدمی تھے، میں، میرے والد، اور میری والدہ۔ مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں اور ان کے خادم جوان کے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر مشترک طور پر کام کیا کرتا تھا۔ لیکن خود ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر وہاں کچھ دیر تک ٹھہرے رہے اور عشاء کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے (مہمانوں کو پہلے ہی بھیج چکے تھے) اس کے لئے انہیں اتنی دیر ٹھہرنا پڑا کہ آنحضور ﷺ نے کھانا تناول فرمالیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور تھا جب رات کا اتنا حصہ گذر گیا تو آپ گھر واپس آئے۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا، کیا بات ہوئی، آپ کو اپنے مہمان یاد نہیں رہے یا ان کی ضیافت یاد نہیں رہی۔ انہوں نے آپ کو بتایا کہ مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا، ان کے سامنے ماحضر پیش کیا گیا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ تو میں جلدی سے چھپ گیا (ابوبکر رضی اللہ عنہ غصہ ہو گئے تھے) آپ نے ڈانٹا، اے بد بخت! اور بہت برا بھلا کہا۔ پھر فرمایا (مہمانوں سے) آپ حضرات تناول فرمائیں، میں تو اسے قطعاً نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے، پھر ہم جو لقمہ بھی (اس کھانے میں سے) اٹھاتے تھے تو جیسے نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا (اتنی اس میں برکت ہوئی) سب حضرات نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا پہلے سے زیادہ بچ رہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو کھانا جوں کا توں تھا یا پہلے سے بھی زیادہ! اس پر انہوں نے اپنی بیوی

رَجل منهم اُنَاسٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ اَنَّه' بَعَثَ مَعَهُمْ قال اَكَلُوْا مِنهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْكَمَا قَالَ

سے کہا، اے اخت بنی فراس! دیکھو (تو سہی یہ کیا معاملہ ہوا) انہوں نے کہا، کچھ بھی نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ کھانا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی تناول فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو شیطان کا کرشمہ تھا، آپ کا اشارہ اپنی قسم کی طرف تھا۔ ایک لقمہ کھا کر اسے آپ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ وہاں صبح ہوگئی۔ اتفاق سے ایک قوم جس کا ہم (مسلمانوں) سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہوچکی تھی (اس لئے اس سلسلے میں گفتگو کرنے و آئے ہوئے تھے) ہم نے بارہ آدمیوں کو نمائندہ کے طور پر منتخب کرلیا۔ ہر شخص کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی تعدا کیا تھی، البتہ وہ کھانا ان کی تحویل میں دے دیا گیا اور سب نے اس کھانے کو (شکم سیر ہوکر) کھایا۔ او کما قال.

(۷۹۳) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا حمادٌ عن عبدِالْعزيز عن انسٍ وعن يونسَ عن ثابتٍ عن انسٍ رضى اللّٰه عنه قال اصابَ اهلَ المدينةِ قَحطٌ علٰى عَهْدِ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخطُبُ يَوْمَ الْجُمعَةِ اِذْقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّيَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ اَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الماءَ حَتّٰى اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الاُخْرٰى فقامَ اليه ذٰلِكَ الرجلُ اوغيرُه فقال يارسولَ اللّٰه تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَاَنَّه' اِكْلِيْلٌ

۷۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ اور یونس سے روایت ہے، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک سال قحط پڑا، آپ ﷺ جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب نے اٹھ کر کہا، رسول اللہ ﷺ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کردے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپ ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح (صاف وشفاف) تھا۔ اتنے میں ایک ہوا اٹھی۔ بادل کا ایک ٹکڑا دکھائی دیا اور پھر بہت سے ٹکڑے جمع ہوگئے اور بارش شروع ہوگئی۔ ہم جب نکلے تو گھر پہنچتے پہنچتے پانی میں ڈوب چکے تھے۔ بارش یوں ہی دوسرے جمعہ تک برابر ہوتی رہی دوسرے جمعہ کو وہی صاحب یا کوئی اور، پھر کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ مکانات گر گئے، دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک دے۔ آنحضور ﷺ اس پر مسکرائے اور فرمایا، ہمارے چاروں طرف بارش برسائیے (جہاں اس کی ضرورت ہے) ہم پر (مدینہ میں) بارش نہ برسائیے۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو بادل کے ٹکڑے چاروں طرف پھیل گئے تھے اور مدینہ تاج کی طرح نکل آیا تھا۔

(۷۹۴) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ المثنى حَدَّثَنَا يحيىَ بنُ

۷۹۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان یحییٰ بن

ثیر ابوغسانَ حدّثنا ابوحفصٍ واسمه عُمَرُ بنُ
عَلاءِ اخوابی عمرِو بنِ العلاءِ قال سمعتُ نافعاً
نِ ابنِ عُمَرَ رضی اللّٰه عنهما كان النبیُّ صَلَّی
لّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ اِلٰی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ
منبر تَحَوَّلَ اِلیه فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاهُ فَمَسَحَ یدَه
لَیْهِ وقَال عبدالحمید اخبرنا عثمانُ بنُ عمرَ
حبرنا معاذُ بنُ العلاء عن نافعٍ بهذا راواه
وعاصم عن ابن ابی رَوَّادٍ عن نا فعٍ عن ابنِ عمرَ
ن النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحفص نے، جن کا نام عمر بن علاء ہے، ابوعمرو بن علاء کے بھائی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ کھجور کے ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا تو آپ (خطبہ دینے کے لئے) اس پر تشریف لے گئے۔ اس پر اس تنے سے رونے کی آواز سنائی دی تو آنحضور ﷺ اس کے قریب تشریف لائے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا۔ اور عبدالحمید نے کہا کہ ہمیں عثمان بن عمر نے خبر دی، انہیں معاذ بن علاء نے خبر دی اور انہیں نافع نے، اسی حدیث کی۔ اور اس کی روایت ابوعاصم نے کی، ان سے ابورداء نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالے سے۔

۷۹۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عبدُالواحد بنُ ایمنَ
ل سمعتُ ابی عن جابرِ بنِ عبدِاللّٰه رضی اللّٰه
نهما اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْمُ
مَ الْجُمُعَةِ اِلٰی شَجَرَةٍ اَوْنَخْلَةٍ فقالت امراةٌ مِنَ
لانصارِ اورجلٌ یارسولَ اللّٰه اَلاَ نَجْعَلُ لَکَ منبرًا
ل ان شئتم فَجَعَلُوْا له مِنْبَرًا فلما كان یومَ
جمعةِ دُفِعَ اِلَی المِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِیَاحَ
صَّبِیِّ ثُمَّ نَزَلَ النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فضمها
یه تَئِنُّ انینَ الصبیِّ الَّذِیْ یُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ
کِیْ علی ماكانتْ تسمع من الذِّكر عِنْدَهَا

۷۹۵۔ ہم نے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے لئے ایک درخت (کے تنے) کے پاس کھڑے ہوتے تھے یا (بیان کیا کہ) کھجور کے درخت کے۔ پھر ایک انصاری خاتون نے یا کسی صحابی نے کہا، یا رسول اللہ (ﷺ) کیوں نہ ہم آپ کے لئے منبر تیار کر دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اگر تمہارا جی چاہے۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے لئے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ اس منبر پر تشریف لے گئے۔ اس پر اس کھجور کے تنے سے بچوں کی طرح رونے کی آواز آنے لگی۔ آنحضور ﷺ منبر سے اترے اور اسے اپنے سے لگالیا۔ جس طرح بچوں کو چپ کرنے کے لئے لوریاں دیتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے بھی اسے اسی طرح چپ کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تنا اس لئے رو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ذکر کو سنتا تھا جو اس کے قریب ہوا کرتا تھا۔

۷۹۶) حَدَّثَنَا اسماعیلُ قال حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عن
لیمانَ بنِ بلالٍ عن یحییَ بنِ سعیدٍ قال اخبرنی
فصُ بنُ عبیدِاللّٰه بنِ انسِ ابنِ مالکٍ انه سَمِعَ
ابر بنَ عبدِاللّٰه رضی اللّٰه عنهما یقول كان
مسجدُ مسقوفًا علی جُذُوْعٍ مِنْ نَخْلٍ فكان
بِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذا خَطَبَ یقوم الی
ذْعٍ منها فلما صُنِعَ له المنبرُ وكان علیه فَسَمِعْنَا

۷۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انہیں حفص بن عبداللہ بن انس بن مالک نے خبر دی اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر بنائی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ جب خطبہ کے لئے تشریف لائے تو آپ (انہیں ستونوں میں سے) ایک تنے کے قریب کھڑے ہوتے لیکن جب آپ کے لئے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس

لذلک الجذع صوتًا کصوتِ العِشارَ حَتّٰی جاء النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوضَعَ يَدَه عليها فسَكَنَتْ

پرتشریف لائے۔ پھر ہم نے اس تنے سے اس طرح رونے کی آواز سُ
جیسی بچہ جننے کے قریب اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ آخر جب آنحضور
نے اس کے قریب آ کر اس پر ہاتھ رکھا تو وہ چپ ہوا۔

(۷۹۷) حَدَّثَنَا محمدُ بنَ بشارٍ حدثنه ابنُ ابی عدیٍ عن شُعْبَةَ وَحدثنی بشرُ بنُ خالدٍ حدثنا محمدٌ عن شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سمعتُ اباوائلٍ يحدث عن حُذَيْفَةَ اَنَّ عمرَ بنَ الخطاب رضی اللّٰه عنه قال اَيُّكُم يَحْفَظُ قولَ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی الفتنةِ فقال حذ يفةُ اَنَا اَحْفَظُ كما قال قال هاتِ اِنَّكَ لَجَرِیٌّ قَالَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِی اَهْلِهٖ وَمَا لِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذه ولكن التی تَمُوْجُ كَموجِ البحرِ قَال ياامير المؤمنين لاباسَ عليک منها اِنَّ بينک وبينها بابًا مُغْلقًا قال يُفتحُ البابُ اويُكسَر قال لابل يُكسَر قال ذَاكَ اَحْرٰی ان لايُغلقُ قلنا عَلِمَ البابَ قال نعم كما اَنَّ دونَ غدٍ اللَّيْلَةَ انی حدثته حديثا ليس بِالْاَغَالِيْطِ فهِبْنَا ان نَسْأَلَه، وَاَمَرْنَا مسروقًا فَسَأَلَه، فقال مَنِ البَابُ قال عمرُ

۷۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عد
نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے۔ مجھ سے بشر بن خالد
حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے،
سے سلیمان نے، انہوں نے ابووائل سے سنا، وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ
حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
پوچھا فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کسے یاد ہے؟ حذ
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے زیادہ یاد ہے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ
فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر بیان کرو، تم جری بھی تھے
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انسان کی ایک آزما
(فتنہ) تو اس کے گھر، مال اور پڑوس میں ہوتی ہے۔ جس کا کفارہ، نم
روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتی ہے۔ عمر رضی
عنہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میں نہیں پوچھتا، بلکہ میری مراد اس
سے ہے جو سمندر کی طرح (ٹھاٹیں) مارتا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ا
فتنے کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کے اور اس فتنے کے درمی
ایک بند دروازہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، وہ دروازہ کھولا جا
گا (فتنوں کے داخل ہونے کے لئے) یا توڑ دیا جائے گا؟ انہوں
فرمایا کہ نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر تو بن
ہو سکے گا۔ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا عمر رضی اللہ عنہ ا
دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسی طرح جا
تھے جیسے دن کے بعد رات کے آنے کو ہر شخص جانتا ہے۔ میں نے ا
حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی۔ ہمیں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (درو
کے متعلق) پوچھتے ہوئے ڈر معلوم ہوا، اس لئے ہم نے مسروق سے ک
انہوں نے جب پوچھا کہ وہ دروازہ کون صاحب ہے؟ تو آپ نے
کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

(۷۹۸) حَدَّثَنَا ابواليمانِ اخبرنا شعيبٌ حَدَّثَنَا ابوالزنادِ عن الاعرجِ عن ابی هريرةَ رضی اللّٰه عنه عن النبیِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لَا تَقُوْمُ

۷۹۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر
ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک

ساعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی
اتِلُوا التُّرْکَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ
نُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُوْنَ
 خَيْرَ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی
ع فِيْهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
بَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ وَلَيَاتِيَنَّ عَلٰی اَحَدِكُمْ زَمَانٌ
نْ يَرَانِي اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ
مَالِهٖ

نہیں برپا ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال۔ اور تم سب سے زیادہ مناسب شخص اسے پاؤ گے جو اس معاملہ (خلافت کی ذمہ داری اٹھانے سے سب سے زیادہ دور بھاگتا ہوا الا یہ کہ اسے اٹھانا ہی پڑ جائے (تو اخلاص کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہونے کی ہر طرح کوشش کرتا ہے) لوگوں کی مثال کان کی سی ہے۔ جو افراد جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں، اور تم پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے (حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد) کہ مجھے دیکھنے کی تمنا اسے اپنے اہل و مال سے بھی بڑھ کر ہوگی۔

۷۹۹) حَدَّثَنِيْ يَحْيٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَن
مرٍ عن ابی هريرةَ رضی الله عنه ان النبیَّ صَلَّی
لهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی
اتِلُوا خُوْزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ
لسَ الْاُنُوفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ
مُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ تابعه غيره عن عبدالرزاق

۷۹۹۔ مجھ سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک تم عجم کے ممالک خوز و کرمان سے جنگ نہ کرلو گے چہرے ان کے سرخ ہوں گے، ناک چپٹی ہوگی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال ہوتی ہے اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ عبدالرزاق کے واسطہ سے اس حدیث کی متابعت یحیٰی کے علاوہ دوسروں نے بھی کی ہے۔

۸۰۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حدثنا سفيان قال
ل اسماعيلُ اخبرنا قيسٌ قال اَتَيْنَا اباهريرةَ
ضي اللّٰهُ عنه فقال صَحِبْتُ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ
يْهِ وَسَلَّمَ ثلاثَ سِنِيْنَ لَمْ اَكُنْ فِي سِنِيَّ اَحْرَصَ
لی ان اَعِيَ الحديثَ مِنِّي فيهنَّ سمعتُه يقول
ال هكذا بِيَدِهٖ بين يدیِ الساعةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا
الُهُمُ الشَّعْرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وقال سفيانُ مَرَّةً
هم اَهْلُ الْبَارِزِ

۸۰۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ اسماعیل نے بیان کیا، انہیں قیس نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں تین سال رہا ہوں، اپنی پوری عمر میں مجھے حدیث یاد کرنے کا اتنا شوق کبھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں تھا۔ میں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کر کے فرمایا کہ قیامت کے قریب تم لوگ (مسلمان) ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، مراد یہی اہل عجم ہیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ روایت یوں بیان کی "وهم اهل البارز" (وهو هذا البارز کے بجائے)۔

(۸۰۱) حَدَّثَنَا سليمانُ بنُ حربٍ حدثنا جريرُ بن حازمٍ سمعتُ الحسَن يقول حدثنا عمرُ بنُ تَغْلِبَ قَالَ سمعتُ رَسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول بين يَدَى السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا يَنتعِلُوْنَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

۸۰۱۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے حسن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے قریب تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کا جوتا پہنتے ہوں گے اور ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے پٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

(۸۰۲) حَدَّثَنَا الحكمُ بنُ نافعٍ اخبرنا شعيبٌ عن الزهرى قال اخبرنى سالمُ بنُ عبدِاللّٰه اَنَّ عبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رضى اللّٰه عنهما قال سمعتُ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَامُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِى فَاقْتُلْهُ

۸۰۲۔ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم یہودیوں سے ایک جنگ کرو گے اور اس میں ان پر غالب آ جاؤ گے۔ اس وقت یہ کیفیت ہوگی کہ (اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لئے کسی پہاڑ میں بھی چھپ جائے گا تو) پتھر بولے گا کہ اے مسلم! یہ یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے۔ اسے قتل کر دو۔

(۸۰۳) حَدَّثَنَا قتيبةُ ابنُ سعيدٍ حَدَّثَنَا سفيانُ عن عمرٍو عن جابرٍ عن ابى سعيدٍ رضى اللّٰهُ عنه عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال يَاْتِى عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ

۸۰۳۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ غزوہ کے لئے فوج جمع ہوگی۔ پوچھا جائے گا کہ فوج میں کوئی صحابی بھی ہیں، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں، تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی، پھر ایک غزوہ ہوگا، پوچھا جائے گا۔ کیا فوج میں کوئی تابعی ہیں، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کی صحبت اٹھائی ہو، معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

(۸۰۴) حَدَّثَنِى محمدُ بنُ الحكمِ اخبرنا النضرُ اخبرنا سعدُ نِالطَّائِىُّ اَخْبَرَنَا مُحِلُّ ابن خَلِيْفَةَ عن عدىِ بنِ حَاتِمٍ قال بينا انا عِندَ النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذ اتاه رجلٌ فَشَكَا اليه الفاقةَ ثم اتاه اٰخرُ فشكا قَطْعَ السَّبِيْلِ فقال ياعدىُّ هَلْ رايتَ الحِيْرَةَ قلتُ لَمْ اَرَهَا وقد اُنْبِئْتُ عَنْهَا قال فان طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ

۸۰۴۔مجھ سے محمد بن حکیم نے حدیث بیان کی، انہیں نضر نے خبر دی، انہیں سعید طائی نے خبر دی، انہیں محل بن خلیفہ نے خبر دی۔ ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور آنحضور ﷺ سے فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرے صاحب آئے اور راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی، اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ عدی! تم نے مقام حیرہ دیکھا ہے میں نے عرض کی کہ میں نے نہیں دیکھا ہے البتہ اس کے متعلق

حِيرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَاتَخَافُ اَحَدًا اِلَّا
لّٰهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَاَيْنَ دُعَّا رُطَيِّئٍ
لَّذِيْنَ قد سَعَّرُوا البلاد وَلَئِن طَالَتْ بِکَ حَيَاةٌ
تُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرى قُلْتُ كِسْرَى بن هُرْمُزُ قَالَ
كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ
لرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ اَوْفِضَّةٍ يَطْلُبُ
نْ يَقْبَلُه' مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُه' مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ
حَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بينهُ وَبَيْنَه' تُرْجُمَانٌ
تَرْجِمُ لَه' فَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْکَ رَسُوْلًا
يُبَلِّغَکَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِکَ مَالًا
اُفْضِلْ عَلَيْکَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا
رَى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى اِلَّا جَهَنَّمَ
الَ عَدِيٌّ سمعتُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُوْلُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ
مْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فرايتُ الظعينة
رْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالكعبة لاتَخَافُ
لَا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ افتتح كنوزَ كِسْرى بن هُرْمُزَ
لَئِن طالتْ بكم حياةٌ لَتَرَوُنَّ ماقال النبيُّ
بو القاسمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ ملَ كفه
حدَّثَنِي عبدالله حَدَّثَنَا ابوعاصم اخبرنا سَعْدَان بن
شر حَدَّثَنَا ابو مجاهد حَدَّثَنَا مُحِلُّ بن خليفة
سمعتُ عديًا كنتُ عندالنبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ

مجھے معلومات ضرور ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تم کچھ دنوں اور زندہ رہ سکے تو دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ کے سوا اسے کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا (کیونکہ راستے محفوظ ہوں گے) میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا۔ پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں کا کیا ہوگا جنہوں نے ہر جگہ شرو فساد مچا رکھا ہے! (آنحضور ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا) اگر تم کچھ دنوں زندہ رہ سکے تو کسریٰ کے خزانوں کو کھولو گے۔ میں (حیرت میں) بول اٹھا، کسریٰ بن ہرمز (ایران کا بادشاہ) آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز! اور اگر تم کچھ دنوں زندہ رہے تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا یا چاندی بھر کر نکلے گا، اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی جو اسے قبول کر لے، لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے (قیامت کا) اس دن انسان اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے، کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجے تھے جس نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کرے گا، آپ نے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے، کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ کیا میں نے اس کے ذریعہ تمہیں فضیلت نہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا آپ نے دیا تھا۔ پھر وہ اپنی داہنی طرف دیکھے گا اور سوا جہنم کے اسے اور کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر بائیں طرف دیکھے گا اور ادھر بھی جہنم کے سوا اور کچھ نہیں نظر آئے گا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جہنم سے ڈرو۔ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ ہو (اسے صدقہ میں دے کر) اگر کسی کو کھجور کی گٹھلی میسر نہ آ سکے تو (کسی سے) ایک اچھا کلمہ ہی کہہ دے۔ عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی عورت کو تو خود دیکھ لیا کہ حیرہ سے سفر کے لئے نکلی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا اس نے طواف کیا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی (ڈاکو وغیرہ کا راستے میں) خوف نہیں تھا۔ اور مجاہدین کی اس جماعت میں تو میں خود شریک تھا جس نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے۔ اور اگر تم لوگ کچھ دنوں اور زندہ رہے تو وہ بھی دیکھ لو گے جو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (سونا چاندی) بھر کر نکلے گا (اور اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔) مجھ سے

عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، انہیں سعدان بن بشر نے خبر دی، ان سے ابومجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے محل بن خلیفہ نے حدیث بیان کی اورانہوں نے عدی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔

(۸۰۵) حَدَّثَنِیْ سعیدُ بنُ شُرَحْبِیل حَدَّثَنَا لیثٌ عن یزیدَعن ابی الخیرِ عن عقبةَ بنِ عامرٍ انَّ النبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلَّی عَلٰی اھلِ احدٍ صلاةً علی المیّتِ ثم انصرفَ الی المنبرِ فَقَال اِنِّیْ فَرَطُکُمْ وَاَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ خَزَائِنَ مَفَاتِیْحِ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَااَخَافُ بَعْدِیْ اَنْ تُشْرِکُوْا وَلٰکِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَا فَسُوْا فِیْھَا

۸۰۵۔ مجھ سے سعید بن شرحبیل نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی الخیر نے، ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد کے لئے اس طرح دعائیں کیں جیسے میت کے لئے کی جاتی ہیں، پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، میں (حوض پر) تم سے پہلے پہنچوں گا۔ میں تم پر گواہ ہوں اور میں، بخدا، اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ گواہ ہے کہ مجھے تمہارے بارے میں اس کا خوف نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہوجاؤ گے، میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لئے تمہارے اندر باہمی منافست پیدا ہوجائے گی۔

(۸۰۶) حَدَّثَنَا اَبُونُعَیْم حَدَّثَنَا ابنُ عیینةَ عن الزھریِ عن عروةَ عن اسامةَ رضی اللّٰہ عنہ قال اشرفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ من الآطام فَقَالَ ھَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی اِنِّیْ اُرٰی الفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بیو تِکُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ

۸۰۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ مدینہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا، جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کیا تمہیں بھی نظر آرہا ہے۔ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں وہ اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کی بوندیں۔

(۸۰۷) حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیبٌ عن الزُّھرِیِّ قال حَدَّثَنِیْ عروةُ بنُ الزبیرِ اَنَّ زینبَ ابنةَ ابی سلمةَ حدثتہ ان اُمَّ حبیبةَ بنتَ ابی سفیانَ حَدَّثَنَا عن زینبَ بنتِ جَحْشٍ ان النبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دخل عَلَیْھَا فزِعًا یَقُوْلُ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِاقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ ھٰذا وَحَلَّقَ باصْبَعِہٖ وبالَّتی تَلِیْھَا فَقَالَتْ زَیْنَبُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَھْلِکُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ وعن الزُّھرِی حدثنی ھِنْدُ بنتُ الحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سلمةَ

۸۰۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی اور ان سے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے تو آپ بہت پریشان نظر آرہے تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب کے لئے تباہی اس شر سے آئے گی جس کے واقعہ ہونے کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کے سد میں اتنا شگاف پیدا ہوگیا ہے اور آپ نے انگلیوں سے حلقہ بنا کر اس کی وضاحت کی۔ ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے

قالتْ استيقظَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال سُبحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ

عرض کی، یارسول اللہ(ﷺ)! ہم میں صالح افراد ہوں گے، پھر بھی ہم ہلاک کردیئے جائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جب خباثتیں بڑھ جائیں گی (تو ایسا بھی ہوگا) اورزہری سے روایت ہے، ان سے ہند بنت الحارث نے حدیث بیان کی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! کیسے کیسے خزانے اور کیسے کیسے فتنے نازل ہوئے ہیں۔

(۸۰۸) حَدَّثَنَا ابونعيم حَدَّثَنَا عبدُالعزيزِ بنُ ابى سلمةَ بن الماجشونَ عن عبدِالرحمنِ ابنِ ابى صعصعةَ عن ابيه عن ابى سعيدِ الخدرى رضى اللّٰهُ عنه قال قال لى انى اُراكَ تُحِبُّ الغنمَ وتَتَّخِذُهَا فَاَصْلِحْها واَصْلِحْ رُعامَها فانى سمعتُ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ الْغَنَمُ فِيْهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ اَوْسَعَفَ الْجِبَالِ فِىْ مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ

۸۰۸۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے کہ ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریوں سے بہت لگاؤ ہے اورتم انہیں پالتے ہو۔ تو تم ان کی نگہداشت کیا کرواوران کی ناک سے نکلنے والی آلائش کی صفائی کا بھی خیال رکھا کرو (جوعموماً بیماری کی وجہ سے نکلتی ہے) کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مسلمان کا سب سے عمدہ مال اس کی بکریاں ہوں گی۔ جنہیں لے کروہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ جائے گا۔ یا (آپ نے فرمایا) سعف الجبال۔ بارش کے پانی گرنے کی جگہوں میں (یعنی وادیوں اور پہاڑ کے دامن میں جہاں گھاس اور چری کی افراط ہوتی ہے) اس طرح وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے راہ فرار اختیار کرے گا۔

(۸۰۹) حَدَّثَنَا عبدُالعزيزِ الْاُوَيْسِىُّ حدثنا ابراهيمُ عن صالحِ بن كيسانَ عن ابنِ شهابٍ عن ابنِ المسيبِ وابى سلمةَ بن عبدالرحمٰن ان اباهريرة رضى اللّٰه عنه قال قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنَ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِىْ وَالْمَاشِىْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِىْ وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْمَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ وَعَنِ ابنِ شهابٍ حدثنى ابوبكر بن عبدالرحمٰن بن الحارث عن عبد الرحمٰن بن مطيع ابن الاسود عن نوفل بن مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حديثِ ابى هريرة هٰذا اِلَّا ان اَبَابكر يزيدُ مِنَ الصَّلاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَاَهْلَهٗ وَمَا لَهٗ

۸۰۹۔ہم سے عبدالعزیز اویسی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فتنے کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس میں جھانکے گا فتنہ بھی اسے اچک ہی لے گا اور اس وقت جسے جہاں بھی جائے پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے (اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے) اور ابن شہاب سے روایت ہے، ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مطیع بن اسود نے اوران سے نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کی طرح،

البتہ ابوبکر (راوی حدیث) نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس سے چھوٹ جائے گویا اس کے اہل وعیال برباد ہوگئے۔

(۸۱۰) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ كثيرٍ اخبرنا سفيانُ عن الاعمشِ عن زيدِ بنِ وهبٍ عن ابن مسعودٍ عن النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اَثَرَةٌ وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰه فما تَامُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِىْ عَلَيْكُمْ وتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِىْ لَكُمْ

۸۱۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں زید بن وہب نے اور انہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ (میرے بعد) تم پر ایک ایسا دور آئے گا جس میں تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور ایسی باتیں سامنے آئیں گی (دین کے معاملات میں) جن میں تم اجنبیت محسوس کروگے۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس وقت ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو حقوق تم پر واجب ہوں انہیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق کی طلب بس اللہ تعالیٰ ہی سے کرنا۔

(۸۱۱) حَدَّثَنِىْ محمدُ بنُ عبدِالرحيم حَدَّثَنَا ابومعمرٍ اسماعيلُ بنُ ابراهيمَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامة حدثنا شعبةُ عن اَبِى التياحِ عن ابى زرعةَ عن ابى هريرةَ رضى اللّٰه عنه قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَىُّ مِنْ قُرَيْشٍ قالوا فَمَاتَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْ هم قال محمودٌ حدثنا ابوداود اخبرنا شعبَةُ عن ابى التياح سمعتُ اباذُرْعَةَ حَدَّثَنِىْ احمد بن محمد المكى حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد الْاُمَوِىُّ عَنْ جده قال كُنْتُ مَعَ مروان وابى هريرة فسمعتُ اباهريرة يقول سمعتُ الصادقَ المصدوق يقولُ هَلَاكُ اُمَّتِىْ عَلٰى يَدَىْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فقال مروان غِلْمَةٌ قال ابوهريرة اِن شِئْتَ اَنْ اُسَمِّيَهِمْ بَنِىْ فُلَانٍ وَبَنِىْ فُلَانٍ

۸۱۱۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعمر اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اس قبیلہ قریش کے بعض افراد (طلب دنیا وسلطنت کے پیچھے) لوگوں کو ہلاک وبرباد کردیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا، ایسے وقت کے لئے آنحضور ﷺ کا ہمیں کیا حکم ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا، کاش لوگ اس سے بس علیحدہ ہی رہتے، محمود نے بیان کیا کہ ہم سے ابوداؤد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں ابوالتیاح نے اور انہوں نے ابوزرعہ سے سنا تھا۔ مجھ سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحیٰی بن سعید اموی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ میں مروان بن حکم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، اس وقت میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے الصادق والمصدوق ﷺ سے سنا۔ حضور اکرم ﷺ فرمارہے تھے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے پوچھا نوجوانوں (غلمۃ) کے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو میں ان کے نام لے دوں! بنی فلاں، بنی فلاں!

(۸۱۲) حَدَّثَنَا يحيىَ بنُ موسٰى حَدَّثَنَا الوليدُ قال

۸۱۲۔ ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے

حَدَّثَنِی ابنُ جابرٍ قال حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بنُ عبیدِاللّٰه الْحَضْرَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوادریس الخولانِی انه سمعَ حذیفةَ بنَ الیمان یقول کان النَّاسُ یسالون رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عنِ الخیرِ وکنتُ اَسْاَلُه' عن الشرِ مخافةَ ان یُدْرِکَنِیْ فقلتُ یارسولَ اللّٰهِ اِنَّا کنّا فِی جاهلیةٍ وشرٍ فَجَائنااللّٰهُ بِهٰذَا الخیرِ فهل بعد هذا الخیرِ من شرٍ قال نعم قلت وهَلْ بعد ذٰلک الشرِ من خیرٍ قال نعم وفیه دَخَنٌ قلت ومادَخَنُه' قال قَوْمٌ یَهْدُوْنَ بِغَیْرِ هَدْیِیْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْکِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ اِلٰی اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مِنْ اَجَابَهُمْ اِلَیْهَا قَذَفُوْهُ فِیْهَا قُلْتُ یارَسولَ اللّٰه صِفْهُم لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَیَتَکَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُ نِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الفِرقَ کُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِکَ

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بسر بن عبید اللہ حضرمی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے حدیث بیان کی، انہوں نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، آپ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے، لیکن میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا ہو جائے۔ (اس لئے اس دور کے متعلق آنحضور ﷺ کے احکام مجھے معلوم ہونے چاہئیں) تو میں نے ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا، یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمائی۔ اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے سوال کیا، اور اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، لیکن اس خیر پر کچھ دھبے ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ وہ دھبے کیسے ہوں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ طریقے اختیار کریں گے، تم ان میں (خیر کو) پہچان لو گے۔ اس کے باوجود (ان کی بدعات کی وجہ سے) انہیں ناپسند کرو گے۔ میں نے سوال کیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہو جائیں گے اور جو ان کی پذیرائی کرے گا اسے وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ان کے اوصاف بھی بیان فرما دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے، ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کی پھر اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ میں نے عرض کی۔ اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور ان کا کوئی امام نہ ہوا؟ حضور اکرم ﷺ نے پھر فرمایا، پھر ان تمام فرقوں سے اپنے کو الگ رکھنا، اگرچہ تمہیں اس کے لئے کسی درخت کی جڑ دانت سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی مشکل حالات کا سامنا ہو) یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

(۸۱۳) حَدَّثَنَا الحکمُ بنُ نافعٍ حَدَّثَنَا شعیبٌ عن

۸۱۳۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے

الزهري قال اخبرني ابوسَلمةَ اَنَّ اباهريرةَ رَضِيَ اللّٰه عنه قال قال رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِتَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک دو جماعتیں (مسلمانوں کی) باہم جنگ نہ کرلیں گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

(۸۱۴) حَدَّثَنِيْ عبدُاللّٰه بنُ محمدٍ حدثنا عبدالرَّزَّاق اخبرنا معمرٌ عن همامٍ عن ابي هريرةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِتتان فيكون بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّه' رسولُ اللّٰه

۸۱۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کرلیں گی، دونوں میں بڑی زبردست جنگ ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال نہ پیدا ہولیں گے، ان میں ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

(۸۱۵) حَدَّثَنَا ابواليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابوسلمة ابن عبد الرحمٰن ان اباسعيد الخدري رضي الله عنه قال بينما نحن عِنْدَ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو يَقْسِمُ قَسْمًا اتاه ذُوالْخُوَيْصِرَةِ وهو رجلٌ من بني تميم فقال يارسولَ اللّٰه اعدلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْخِبْتُ وَخَسِرْتُ ان لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَه' فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَه' اصحابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَه' مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَه' مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ تراقيهم يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرَ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُه' فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُاِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ ابوسعيد فَاَشْهَدُ اَنِّيْ سمعتُ هٰذا الحديثَ من رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے اور آپ تقسیم کررہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص، ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے! آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، افسوس! اگر میں بھی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون کرے گا، اگر میں انصاف نہ کروں تو میں بھی تباہ و برباد ہوجاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اس کے بارے میں آپ اجازت دیں، میں اس کی گردن ماردوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے ایسے ساتھی پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز اور روزے کو ان کی نماز اور روزے کے مقابلے میں (بظاہر) کم درجے کی سمجھو گے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (یعنی دل مؤمن نہیں ہوں گے۔) اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے، اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہ آئے گی، پھر اس کے پٹھے کو اگر دیکھا جائے جو تیر میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا، اس کے نضی۔ (نضی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہیں ملے گا، اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا، حالانکہ گندگی اور خون سے وہ

وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بنَ ابى طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَه' فَامَرَ بذلك الرجلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حتى نظرتُ اِلَيهِ على نعتِ النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذى نَعَتَه'

تیر گذر چکا ہے۔ ❶ ان کی علامت ایک سیاہ شخص ہوگا۔اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا۔ یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے افضل طبقہ کے خلاف بغاوت کریں گے (اور شر وفساد پھیلائیں گے) ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج) اس وقت میں بھی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے تلاش کیلئے جانے کا حکم دیا (جسے آنحضور ﷺ نے اس گروہ کی علامت کے طور پر بیان فرمایا تھا۔) چنانچہ اس کی تلاش ہوئی اور آخر وہ لایا گیا، میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بعینہ آنحضور ﷺ کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔

(۸۱۶) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ كثيرٍ اخبرنا سفيانُ عن الاعمش عن خيثمةَ عن سويد بن غفلة قال قال عليٌّ رضى اللّٰه عنه اذا حَدَّثْتُكُمْ عن رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ وَ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۸۱۶۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے انہیں خثیمہ نے، ان سے سوید بن غفلہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم سے میں کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے بیان کروں، تو میرے لئے آسمان پر سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ آنحضور ﷺ کی طرف کسی جھوٹ کی نسبت کروں۔ البتہ جب ہماری باہمی معاملات کی بات چیت ہو تو جنگ ایک چال ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی، نوعمروں اور بے وقوفوں کی، زبان سے ایسی باتیں کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی۔ لیکن اسلام سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ، قتل کردو، کیونکہ ان کا قتل، قاتل کے لئے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا۔

(۸۱۷) حَدَّثَنِيْ محمدُ بن المثنّٰى حدثنا يحيى عن اسماعيل حدثنا قيسٌ عن خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۱۷۔مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی، ان سے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے

❶ یعنی جس طرح ایک تیر کمان سے نکلنے کے بعد شکار کو چھیدتا ہوا گذر جاتا ہے اور جب اسے دیکھا جاتا ہے تو بالکل صاف نظر آتا ہے حالانکہ اس سے شکار زخمی ہو کر خاک وخون میں تڑپ رہا ہے۔ وہ شکار کے جسم کی تمام آلائشوں اور خون سے گذر کر کہیں دور گرا ہے لیکن چونکہ نہایت سرعت کے ساتھ اس نے اپنا فاصلہ طے کیا تھا اس لئے خون وغیرہ کا کوئی اثر اس کے کسی حصہ پر بھی دکھائی نہیں دیتا، اسی طرح وہ لوگ بھی دین سے بہت دور ہوں گے، لیکن بظاہر دین سے انحراف کے اثرات ان میں کہیں نظر نہ آئیں گے۔

وهو متوسّدٌ بردةً لَّه' فی ظلّ الکعبةِ قلنا له الا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعو اللّٰهَ لَنَا قال کَانَ الرَّجُلُ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ یُحْفَرُ لَه' فِی الْاَرْضِ فَیُجْعَلُ فِیْهِ فَیُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاسِهٖ فَیُشَقُّ بِاثْنَتَیْنِ وَمَا یَصُدُّه' ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِهٖ وَیُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَادُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْعَصَبٍ وَمَا یَصُدُّه' ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِهٖ وَاللّٰهِ لَیُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ لَایُخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ

شکایت کی، آپ اس وقت اپنی ایک چادر اوڑھے کعبہ کے سائے میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آنحضور ﷺ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں طلب کرتے، ہمارے لئے اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ (ایمان لانے کی سزا میں) گذشتہ امتوں کے افراد کے لئے گڑھا کھودا جاتا تھا اور انہیں اس میں ڈال دیا جاتا تھا، پھر آرا ان کے سر پر رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انہیں ان کے دین سے روک نہیں سکتی تھی، لوہے کے کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انہیں ان کے دین سے نہیں روک سکتی تھی۔ خدا گواہ ہے کہ یہ امر (اسلام) بھی کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا۔ لیکن (راستوں کے قطعا مامون ہونے کی وجہ سے) اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا یا پھر اسے بھیڑیوں کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے، لیکن تم عجلت سے کام لیتے ہو۔

(۸۱۸) حَدَّثَنَا عليُّ بن عبداللّٰه حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بن سعد حدثنا ابن عون قال انبأنی موسی بن انس عن انسِ بنِ مالکٍ رضی اللّٰه عنهٗ ان النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم افْتَقَدَ ثَابتَ بنَ قَیْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ یارسولَ اللّٰه انا اَعلمُ لکَ عِلْمَه فاتاه فَوَجَدَه' جالسًا فی بیته مُنَکِّساً راسَه فقال ماشأنُکَ فقال شرٌّ کان یَرفع صوتَه فوقَ صوتِ النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فقد حبط عمله وهو من اهلِ النارِ فاتَی الرجلُ فَاَخْبَرَه انه قال کذا وکذا فقال موسٰی بن انس فر جع المرة الْاٰخِرَة بِبَشَارةٍ عظیمةٍ فقال اذْهَبْ الیه فَقُلْ لَه' اِنَّکَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰکِنْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۸۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، انہیں موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک دن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نہیں ملے تو ایک صحابی نے کہا، یارسول اللہ (ﷺ) میں اپ کے لئے ان کی خبر لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ ان کے یہاں آئے تو دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برا حال ہے، یہ بد بخت۔ نبی کریم ﷺ کی آواز کے سامنے آنحضور ﷺ سے بھی اونچی آواز سے بولا کرتا تھا اور اسی لئے اس کا عمل غارت گیا اور یہ دوزخیوں میں ہوگیا ہے۔ وہ صحابی آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی کہ ثابت رضی اللہ عنہ یوں کہہ رہے ہیں۔ موسیٰ بن انس نے بیان کیا، لیکن دوسری مرتبہ وہی صحابی ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عظیم بشارت لے کر واپس ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ ثابت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اہل جہنم میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(۸۱۹) حَدَّثَنِیْ محمدُ بن بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حدثنا شعبة عن ابی اسحاق سمعتُ البراء بن

۸۱۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور

عازبٍ رضی اللّٰہ عنهما قَرَأَ رجلٌ الکَهفَ وفی الدرِالدَّابَّةُ فجعلتْ تَنفِرُ فَسَلَّمَ فَاِذا ضَبَابَةٌ اوسحابةٌ غَشِیَتْهُ فَذَکَرَه، للنبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فقال اِقْرَأْ فَلانُ فَاِنَّهَا السَّکِینةُ نزلتْ للقرآنِ اوتنزَّلَتْ للقرآنِ

انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔آپ نے بیان فرمایا کہ ایک صحابی نے (نماز میں) سورۂ کہف کی تلاوت کی، اسی گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔اس کے بعد جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے ان پر سایہ کر رکھا ہے۔اس واقعہ کا ذکر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تلاوت کو مزید طول دینا چاہئے تھا، کیونکہ یہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی یا (اس کے بجائے راوی نے تنزلت للقرآن کے الفاظ کہے۔)

(۸۲۰) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ یوسفَ حَدَّثَنَا احمد بن یزید بن ابراهیم ابوالحسن الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا زُهیر بن معاویة حَدَّثَنَا ابواسحاقَ سمعتُ البراءَ بن عازب یقول جَاءَ ابوبکرٍ رضی اللّٰه عنهُ الی ابی فی مَنْزِلِه فاشْتَرٰی مِنهُ رَحْلًا فَقَالَ لعازبٍ ابْعَثْ ابنکَ یَحْمِلْهُ، مَعِیَ قال فحملتُه معه وخرج ابی یَنْتَقِدُ ثَمَنَه، فقال له ابی یاابابکرٍ حَدِّثْنِیْ کیف صَنَعْتُمَا حِیْنَ سَرَیْتَ مع رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قال نَعَمْ اَسْرَیْنَا لَیْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حتی قَامَ قائمُ الظهیرةِ وخَلاالطریقُ لَایَمُرُّ فِیْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طویْلَةٌ لَهَا ظلل لَمْ تَاتِ علیه الشمسُ فَنزلنا عِنْدَه، وَسَوَّیْتُ للنبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مَکَانًا بیدی یَنَامُ علیه وبسطتُ فِیْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ یارسولَ اللّٰه وَاَنَا اَنْفُضُ لَکَ مَاحَوْلَکَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَاحوله فَاِذَا اَنَا براعٍ مقبلٍ بِغَنَمِهٖ الی الصخرةِ یرید مِنْهَا مثل الذی اَرَدْنَا فقلتُ لِمَنْ اَنْتَ یاغلامُ فقال لرجل من اهلِ المدینةِ اومکةَ قُلْتُ اَفِیْ غَنَمِکَ لَبَنٌ قال نعم قلت اَفَتَحْلُبُ قال نعم فاخذشاةً فقلتُ انفُضِ الضرعَ من الترابِ والشعرِ والقذیٰ قال فرایتُ البراءَ یَضْرِبُ احدی یَدَیْهِ علی الاُخْرٰی یَنْفُضُ فَحَلَبَ فِی قَعْبٍ کُثْبَةً من لبنٍ ومعی اِدَاوَةٌ حملتُها

۸۲۰۔ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابوالحسن حرانی نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی اور انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا۔ پھر انہوں نے والد سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کے ذریعہ اسے میرے ساتھ بھیج دیجئے۔جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ میں اس کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا اور میرے والد بھی قیمت لینے آئے۔میرے والد نے آپ سے پوچھا اے ابوبکر! مجھے وہ واقعہ بتائیے، جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی تو آپ دونوں حضرات نے کیسے وقت گذارا تھا۔اس پر انہوں نے بیان کیا کہ جی ہاں رات بھر تو ہم چلتے رہے، اور دوسرے دن صبح کو بھی، لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا اور راستہ بالکل سنسان پڑ گیا کہ کوئی بھی متنفس گذرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی، اس کے (بھرپور) سائے میں دھوپ نہیں آئی تھی۔ہم وہیں اتر گئے اور میں نے خود نبی کریم ﷺ کے لئے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے آپ کے آرام فرمانے کے لئے ٹھیک کر دی اور ایک پوستین وہاں بچھا دی۔پھر عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ) آپ آرام فرمائیں میں پاسبانی کے فرائض انجام دوں گا۔آنحضور ﷺ سو گئے اور میں چاروں طرف دیکھنے بھالنے کے لئے نکلا۔اتفاق سے مجھے ایک چرواہا ملا۔وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا تھا۔جس مقصد کے تحت ہم نے وہاں پڑاؤ کیا تھا، وہی اس کا بھی مقصد تھا۔میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اس نے بتایا کہ مکہ یا

للنبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَرْتَوى مِنْهَا يشربُ ويتوضَأُ فاتيتُ النبىَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فكرهت ان اُوْقِظه فَوَافَقْتُه' حين استيقظَ فَصَبَبْتُ من الماءِ على اللبن حتى برد اسفله فقلتُ اِشْرَبْ يارسولَ اللّٰه قال فشرب حتى رضيتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَأْن لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بلىٰ قال فارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَامَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بن مالک فقلتُ اُتِيْنَا يارسولَ اللّٰه فقال لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فدعا عليه النبىُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فارتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بطْنها اُرىٰ فى جَلَدٍ من الارضِ شک زهيرٌ فقال اِنّىْ اُرَاكُما قَدْ دَعوتُمَا علىَّ فادعوالِىْ واللّٰه لَكُما اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطلبَ فدعاله النبىُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَنَجَا فَجَعَلَ لايَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كَفَيْتُكُمْ ماهنا فلايلقى احدًا اِلَّا رَدَّه قال وَوَفٰى لَنَا

(راوی نے بیان کیا کہ) مدینہ کے ایک شخص سے! میں نے پوچھا کیا تمہارے ریوڑ سے دودھ بھی حاصل ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں میں نے پوچھا، کیا ہمارے لئے تم دودھ دوہ سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ وہ بکری پکڑ کے لایا، میں نے اس سے کہا کہ پہلے تھن کو مٹی، بال اور دوسری گندگیوں سے صاف کرلو، ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر تھن کو جھاڑنے کی کیفیت بیان کی، اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ دوہا۔ میں نے آنحضور ﷺ کے لئے ایک برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا، آپ اس سے پانی پیا کرتے تھے، اس سے پانی پیا جاسکتا تھا اور وضو بھی کیا جاسکتا تھا۔ پھر میں آنحضور ﷺ کے پاس آیا۔ میں آپ کو جگانا پسند نہیں کرتا تھا لیکن جب میں حاضر ہوا تو آنحضور ﷺ بیدار ہوچکے تھے۔ میں نے پہلے دودھ کے برتن پر پانی بہایا جب اس کے نیچے کا حصہ تر ہوگیا تو میں نے عرض کی، نوش فرمایئے، یارسول اللہ ﷺ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے نوش فرمایا جس سے مجھے سکون اور مسرت حاصل ہوئی۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہوگیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب سورج ڈھل گیا تو ہم نے کوچ کیا تھا۔ سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا یہیں آپہنچا تھا۔ میں نے کہا، اب تو یہ ہمارے قریب پہنچ گیا، یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا، غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ آنحضور ﷺ نے پھر اس کے حق میں بددعا کی اور اس کا گھوڑا اسے لئے ہوئے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ میرا خیال ہے کہ زمین بڑی سخت تھی، یہ شک (راوی حدیث) زہیر کو تھا سراقہ نے اس پر کہا، میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے میرے لئے بددعا کی ہے اگر اب آپ لوگ میرے لئے (اس مصیبت سے نجات کی) دعا کریں تو خدا کی قسم، میں آپ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لے جاؤں گا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اس کے لئے دعا کی اور وہ نجات پاگیا (وعدہ کے مطابق) جو بھی اسے راستے میں ملتا تھا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کرچکا ہوں، یہاں قطعی طور پر وہ موجود نہیں ہیں، اس طرح جو بھی ملتا اسے واپس اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا۔

(۸۲۱) حَدَّثَنَا معلی بن اسد حدثنا عبدُالعزیز بنُ مختارٍ حدثنا خالدٌ عن عِكْرِمَةَ عن ابنِ عباسٍ رضی اللّٰہ عنهما ان النبیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم دخل على اعرابیٍ یعودُه قال وکان النبیُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اذا دخل علی مریضٍ یعودُه قال لابَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فقال له لاباس طَهُوْرٌ اِنْ شاءَ اللّٰه قال قُلتَ طهورٌ کلا بل هی حُمَّى تفُوْرُ اوتَثُوْرُ علی شیخٍ کبیرٍ تُزِیْرُهُ القبورَ فقال النبیُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَنَعَمْ اِذًا

۸۲۱۔ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، آنحضور ﷺ جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی مضائقہ نہیں، انشاء اللہ (گناہوں کو) دھل دے گا، آپ نے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا کہ ''کوئی مضائقہ نہیں، انشاء اللہ! گناہوں کو دھل دے گا۔اس نے اس پر کہا، آپ کہتے ہیں گناہوں کو دھلنے والا ہے، قطعاً غلط ہے۔ یہ تو نہایت شدید قسم کا بخار ہے یا (راوی نے) تثور کہا (دونوں کا مفہوم ایک ہے) کہ اگر کسی بوڑھے کو آجاتا ہے تو قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں رہتا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر یوں ہی ہوگا۔

(۸۲۲) حَدَّثَنَا ابو معمرٍ حَدَّثَنَا عبدُالوارث حدثنا عبدُالعزیز عن انسٍ رضی اللّٰہ عنه قال کان رجلٌ نصرانیًا فاَسْلَمَ وقرأ البقرةَ وَاٰلَ عمران فکان یکتبُ للنبیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَعَادَ نصرانیًا فکان یقول مایدری مُحَمَّدٌ اِلَّا ماکتبتُ له فاماته اللّٰهُ فدفنوه فاَصْبَحَ وقد نفَظَتْهُ الْاَرْضُ فقالوا هذا فِعْلُ محمدٍ واصحابِه لَمَّا هَرَبَ منهم نَبَشُوا عن صاحِبنا فَاَلْقُوْه فَحفرُوْا له، فَاَعْمَقُوْا فاصْبَحَ وقد لَفَظَتْهُ الارضُ فَقَالُوا هٰذَا فعل محمدٍ واصحابِه نَبَشُوْا عن صاحِبنا لما هَرَب مِنهُمْ فَاَلْقُوْه فَحَفرُوا له وَاَعْمَقُوْا له، فِی الْاَرْضِ مااستطاعوا فاصبح قد لَفَظَتْه الارضُ فَعَلِمُوْا اَنَّه، لَيْسَ مِنَ الناسِ فَاَلْقُوْهُ

۸۲۲۔ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا، پھر اسلام میں داخل ہو گیا تھا، سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھی اور نبی کریم ﷺ کی (وحی کی) کتابت بھی کرنے لگا تھا۔ لیکن پھر وہ شخص عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد (ﷺ) کے لئے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں (نعوذ باللہ) پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اس کی موت واقع ہوگئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی لاش زمین سے باہر پڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں (رضی اللہ عنہم) کا فعل ہے۔ چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھودی اور لاش کو باہر نکال کر پھینک دیا ہے چنانچہ دوسری قبر انہوں نے کھودی، بہت زیادہ گہری! لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم) چونکہ ان کا دین اس نے ترک کر دیا تھا۔ اس لئے اس کی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انہوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی، کر کے اسے اس کے اندر ڈال دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اب انہیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں

ہے چنانچہ انہوں نے اسے یونہی (زمین پر) چھوڑ دیا۔

(۸۲۳) حَدَّثَنَا یحیی بن بکیر حدثنا اللیثُ عن یونسَ عن ابنِ شهابٍ قال واخبرنی ابن المسیب عن ابی هریرةَ انه قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِذَا هَلَکَ کِسْرَی فلاَ کسری بعدَه واذَا هَلَکَ قَیْصَرُ فلاَ قَیْصَرَ بَعْدَه' وَالَّذی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِه لَتُنفِقُنَّ کنوُزَهُما فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ

۸۲۳۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں ابن مسیب نے خبر دی تھی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا۔ تو پھر کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

(۸۲۴) حَدَّثَنَا قبیصة حدثنا سفیان عن عبدالملک بن عمیر عن جابر بن سمرة رفعه قال اِذا هَلَکَ کِسرَی فَلاَ کِسری بعده وَ ذَکَرَ و قال لَتُنفَقَنَّ کنوُزَهُما فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ

۸۲۴۔ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے اور ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو کوئی قیصر پھر پیدا نہیں ہوگا اور انہوں نے (پہلی حدیث کی طرح اس حدیث کو بھی) بیان کیا اور کہا (آنحضور ﷺ نے فرمایا) تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

(۸۲۵) حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیبٌ عن عبدِاللّٰه بن ابی حسین حَدَّثَنَا نافعُ بنُ جبیرٍ عن ابنِ عباسٍ رضی اللّٰه عنهما قال قدم مُسَیْلِمَةُ الْکَذَّابُ عَلٰی عهدِ رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَجَعَلَ یقولُ اِنْ جَعَلَ لِیْ مُحَمَّدٌ الامْرَمِنْ بعدِه تبعْتُه' وقَدِمَهَا فی بَشَرٍ کَثِیرٍ من قومِهٖ فَاَقْبَلَ الیه رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم ومعه ثابتُ بنُ قیسِ بن شَمَّاسٍ وفی یدِ رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قطعةُ جریدٍ حتی وَقَفَ علی مسیلمةَ فی اصحابه فَقَال لَوْ سَاَلْتَنِیْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَیْتُکَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِیْکَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰهُ وَ اِنِّیْ لَاَرَاکَ الَّذی اُرِیْتُ فِیْکَ مَارَاَیْتُ فَاَخْبَرَنِیْ ابوهریرةَ اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ فِی یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِیْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ فِی الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا

۸۲۵۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں مسیلمہ کذاب پیدا ہوا تھا اور یہ کہنے لگا تھا کہ اگر محمد (ﷺ) ''امر'' (یعنی نبوت وخلافت) کو اپنے بعد مجھے سونپ دیں تو میں ان کی اتباع کے لئے تیار ہوں۔ مسیلمہ اپنی قوم کی ایک بہت بڑی فوج لے کر مدینہ کی طرف آیا تھا۔ لیکن (اولاً) رسول اللہ ﷺ اس کے پاس (اسے سمجھانے کے لئے) تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ جب وہاں پہنچے جہاں مسیلمہ اپنے آدمیوں کے ساتھ موجود تھا تو آپ نے اس سے فرمایا، اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا جو آپ کے ہاتھ میں تھا، بھی مانگو گے (اس عنوان پر) تو میں نہیں دے سکتا۔ تمہارے بارے میں اللہ کا جو حکم ہو چکا ہے اس سے تم آگے نہیں جا سکتے اور اگر تم نے کوئی سرتابی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا میں تو سمجھتا ہوں کہ تم وہی ہو جو مجھے (خواب میں) دکھائے گئے تھے، تمہارے ہی بارے میں میں نے دیکھا تھا۔ ابن

.ابین یَخرُجَان بَعْدِیْ فَکَانَ اَحَدُھُمَا الْعَنسِیَّ
لاٰخرُ مُسَیْلِمَۃَ الْکَذَّابَ صَاحِبَ الْیَمَامَۃِ

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) سونے کے دو کنگن اپنے ہاتھوں میں دیکھے، مجھے اس خواب سے بہت رنج ہوا۔ پھر خواب میں ہی وحی کے ذریعہ مجھے ہدایت کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ چنانچہ جب میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس سے یہ تاویل لی کہ میرے بعد دو جھوٹے پیدا ہوں گے۔ پس ان میں سے ایک تو اسود عنسی تھا اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ کذاب۔

۸۲) حَدَّثَنِیْ محمدُ بنُ العلاءِ حَدَّثَنَا حَمَّاد بن امۃ عن برید بن عبداللّٰہ بن ابی بردہ عن جدہ بردۃ عن ابی موسی اُرَاہ عن النبیّ صَلَّی اللّٰہُ یْہِ وَسَلَّم قال رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِی اُھَاجِرُ مِنْ کَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخلٌ فَذَھَبَ وَھَلِیْ اِلٰی اَنَّھَا مَامَۃُ اَوْھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِی ؤیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا وَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ خْریٰ فَعَادَ اَحْسَنَ مَاکَانَ فَاِذَا ھُوَ مَاجَاءَ اللّٰہُ بِہٖ نَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَاَیْتُ فِیْھَا بَقَرًا اللّٰہُ خَیْرٌ فَاِذَا ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَیْرُ جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْخَیْرِ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِیْ اٰتَانَا ہُ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ

۸۲۶۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، میرا خیال ہے (امام بخاری نے فرمایا) کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جہاں کھجور کے باغات ہیں۔ اس پر میرا خیال ادھر منتقل ہوا کہ یہ مقام یمامہ یا ہجر ہوگا لیکن وہ مدینہ نکلا، یثرب! اور اسی خواب میں، میں نے دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی، یہ اس نقصان اور مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو اٹھانی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں جڑ گئی یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی تھی، اور مسلمانوں کو اجتماعی زندگی میں قوت و توانائی عنایت فرمائی تھی، میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیرات میں بھلائی ہی ہوتی ہے، ان گایوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں قتل کئے گئے تھے۔ اور خیر و بھلائی وہ تھی جو ہمیں اللہ تعالیٰ سے صدق و سچائی کا بدلہ بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا (خیبر اور مکہ کی فتح کی صورت میں)۔

۸۲۷) حَدَّثَنَا ابونعیم حدثنا زکریا عن فراس ن عامر عنْ مسروق عن عائشۃ رضی اللّٰہُ عنھا لَتْ اَقْبَلَتْ فاطمۃُ تَمْشِیْ کَاَنَّ مِشْیَتَھَا مَشْیُ نَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فقال النبی صَلَّی اللّٰہُ یْہِ وَسَلَّمَ مرحبًا یابنتی ثُمَّ اَجْلَسَھَا عن یمینہ عن شمالہٖ ثُمَّ اسرَّ اِلَیْھَا حَدیثاً فَبَکَتْ فقلتُ

۸۲۷۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) آئیں، ان کی چال میں نبی کریم ﷺ کی چال سے بڑی مشابہت تھی، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا! بیٹی، مرحبا! اس کے بعد آپ ﷺ نے انہیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان کے کان میں آپ نے کوئی بات کہی تو

لها لم يبكين ثم اَسَرَّ اليها حديثا فضحكتْ فقلتُ مارايتُ كاليومِ فَرَحًا اَقْرَبَ من حزنٍ فسألْتُها عما قال فقالتْ ماكنتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حتى قُبِضَ النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فسالتُها، فَقالتْ اَسَرَّ اِلَىَّ اِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِى الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّه' عَارَضَنِى الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِیْ وَاِنَّکِ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِى لِحَاقًا بِىْ فَبَكَيْتُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِى سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْن فَضَحِكْتُ لِذالکَ

وہ رو دیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ رونے کیوں لگی تھیں؟ دوبارہ آنحضور ﷺ نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنس دیں۔ میں کہا آج غم کے فوراً بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہر محسوس کی، اس کا مشاہدہ میں نے کبھی نہیں کیا تھا۔ پھر میں نے ان پوچھا کہ آنحضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا (ان کے کان میں) انہوں نے کہ جب تک رسول اللہ ﷺ باحیات ہیں میں آپ کے راز کو کسی پر نہ کھول سکتی۔ چنانچہ میں نے (آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد) پوچھ انہوں نے بتایا کہ آنحضور ﷺ نے میرے کان میں یہ کہا تھا کہ جبرا علیہ السلام ہر سال قرآن مجید کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن ا سال انہوں نے دو(۲) مرتبہ دور کیا، مجھے یقین ہے کہ اب میری موت وقت قریب آچکا ہے اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ آملنے والی تم ہوگی، میں (آپ کی اس گفتگو پر) رونے لگی تو آپ فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا (آنحض ﷺ نے فرمایا کہ) مؤمنہ عورتوں کی، اور میں اسی پر ہنسی تھی۔

(۸۲۸) حَدَّثَنِىْ يحيى بنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا ابراهيم بنُ سعدٍ عن ابيه عن عروة عن عائشةَ رضى اللّٰه عنها قالتْ دعا النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فاطمةَ ابْنَته' فِىْ شَكْوَاه الذى قُبِضَ فيها فسارَّها بشىءٍ فبكتْ ثم دَعَاهَا فسارَّها فضحكتْ قالتَ فسألْتُها عن ذٰلِکَ فقالتْ سارَّنى النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فاخبرنى اَنَّه' يُقْبَضُ فى وَجْعِهِ الَّذِى تُوُفِّىَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِىْ فاخْبَرَنِىْ اَنِّىْ اَوَّلُ اَهْل بَيْتِه اَتْبَعُه' فَضَحِكْتُ

۸۲۸۔ مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ب سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپ زمانہ مرض میں اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر آپ نے انہیں بلایا ا آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہ مرتبہ جب آنحضور ﷺ نے مجھ سے آہستہ سے جو گفتگو کی تھی تو اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کی اسی مرض میں وفات ہو جائے گی جس میں واقعی آپ کی وفات ہوئی، میں اس پر رو پڑی۔ پھر دوبارہ آنحض ﷺ نے آہستہ سے مجھ سے جو بات کہی اس میں آپ نے فرمایا کہ آ کے اہل بیت میں، میں سب سے پہلے آنحضور ﷺ سے جاملوں گی ا پر میں ہنسی۔

(۸۲۹) حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شعبه عن ابى بشر عن سعيدِ بنِ جبيرٍ عنِ ابن عباس قَالَ كَان عمرُ بنُ الخطابِ رضى اللّٰه يُدْنِى ابنَ عباس

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ حدیث بیان کی، ان سے ابی بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ا

ل له عبدُالرحمٰن بنُ عوفٍ اِنَّ لَنَا ابناءً مثلَه
ل اِنَّه مِنْ حيثُ تعلَم فسأل عمرُابن عباسٍ عن
ه الْاٰية اِذَاجاءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفتحُ فَقَالَ اَجَلُ
ول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَعْلَمَه اياه فقال
علمُ مِنْهَا اِلَّا ماتعْلَمُ

٨٣) حَدَّثَنَا اَبُونُعَيم حَدَّثَنَا عبدُالرحمٰن ابن
يمان بن حنظلة بن الْغَسِيْلِ حَدَّثَنَا عكرمةُ عن
عباس رضى الله عنهما قال خَرَجَ رسولُ الله
ى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِى مَرَضِهِ الَّذِى مَاتَ فِيْهِ
حفةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسماءَ حتى جلس
المنبر فحمِداللّٰه واثنى عليه ثُمَّ قَالَ اَمَّابَعْدُ
النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ ويَقِلُّ الانْصَارُ حَتّٰى يَكونوا فِى
س بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِى الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِىَ منكُمْ
ا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَ يَنْفعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ
سِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ فَكَانَ اٰخِرَ
لِسٍ جَلَسَ به النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٨٣) حَدَّثَنِى عبدُاللّٰه بنُ محمدٍ حدثنا يحيَى
ادم حدثنا حسين الْجُعْفِىُّ عَنْ اَبِى موسٰى عن
سن عن ابى بكرةَ رض قَالَ اَخْرَجَ النبىُّ
ى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ذات يوم الحسنَ فصَعِدَبهِ
المنبرِ فقال اِبْنى هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ
لح بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

٨٢) حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حَدَّثَنَا حماد بن
عن ايوب عن حُمَيد بن هلال عن انس بن
ك رَضِىَ اللّٰه عنه اَنَّ النبىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
لَّم نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ اَن يَجِئَ خَبَرُهُمْ
ناهُ تَذْرِفَانِ

عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب بٹھاتے تھے۔اس پر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے ہیں، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ محض ان کے علم وفضل کی وجہ سے ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت ”اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح“ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تھی جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو مفہوم تم نے بتایا میں بھی وہی سمجھتا تھا۔

۸۳۰۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرض الوفات میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، آپ سر مبارک پر ایک سیاہ پٹی باندھے ہوئے تھے (مسجد نبوی میں تشریف لائے اور) منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا، امابعد (آنے والے دور میں) دوسرے لوگوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے اور ایک زمانہ آئے گا کہ دوسروں کے مقابلے میں ان کی تعداد اتنی کم ہوجائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی شخص کہیں کا والی ہو اور اپنی ولایت کی وجہ سے وہ کسی کو نقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ انصار کے نیکوں (کی نیکی) قبول کرے اور جو نیک نہ ہوں انہیں معاف کیا کرے۔ یہ نبی کریم ﷺ کی آخری مجلس تھی۔

۸۳۱۔مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوموسیٰ نے، ان سے حسن نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ حسن رضی اللہ عنہ کو ایک دن ساتھ لے کر باہر تشریف لائے اور منبر پر فروکش ہوئے، پھر فرمایا، میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

۸۳۲۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے جعفر اور زید رضی اللہ عنہما کی شہادت کی اطلاع (محاذ جنگ سے) اطلاع آنے سے پہلے ہی صحابہ کو دے دی تھی (کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا

(۸۳۳) حَدَّثَنَا عمرُو بنُ عباسٍ حَدَّثَنَا ابن مَهْدِیّ حدثنا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر رضی اللّٰه عنه قال قال النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَل لَکُمْ من اَنْمَاطٍ قُلْتُ وَاَنّٰی یَکُوْنُ لَنَا الْاَنمَاطُ قَالَ اَمَا اِنَّه' سَیَکُوْن لَکُمُ الْاَنمَاطُ فَاَنَا اَقُوْلُ لَهَا یعنی امراتَه اَخِّرِیْ عنی اَنْمَا طَکِ فَتَقُوْل الم یقلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا ستکون لکم الانْماطُ فَاَدَعُهَا

تھا) اس وقت حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۸۳۳۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقعہ پر) نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس نمط (ایک خاص قسم کے بستر ے) ہیں؟ میں نے عرض کیا، ہمارے پاس نمط کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، یاد رکھو، ایک وقت آئے گا کہ تمہارے پاس نمط ہوں گے۔ اب جب میں اس سے یعنی میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ اپنے نمط ہٹالو تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم ﷺ نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس نمط ہوں گے، چنانچہ میں انہیں وہیں رہنے دیتا ہوں۔

(۸۳۴) حَدَّثَنِیْ احمدُ بنُ اسحاقَ حَدَّثَنَا عبیداللّٰه بن موسٰی حدثنا اسرائیل عن عبدِاللّٰه بن مسعودٍ رضی اللّٰه عنه قال انْطَلَقَ سعدُ بنُ معاذٍ مُعْتَمِرًا قال فَنَزَلَ علی امیةَ بنِ خلفٍ ابی صفوان وَکَانَ اُمَیَّةُ اذا انْطَلَقَ الی الشامِ فَمَرَّ بالمدینةِ نَزَلَ علی سعدٍ فقال امیةُ لسعدٍ اِنْتَظِرْ حتی اذا انْتَصَفَ النهارُ وغَفَلَ النَّاسُ انطلقتُ فطفتُ فَبَیْنَا سعدٌ یطوف اذا ابوجهلٍ فَقَالَ من هذا الذی یطوف بالکعبة فقال سعدُ انا سعدٌ فقال ابوجهل تطوف با لکعبة اٰمِنًا وقد اٰوَیْتُم محمداً واَصحَابَه' فقال نعم فَتَلاَ حَیَابینهما فقال امیةُ لسعدٍ لاتَرْفَعْ صَوْتَکَ علی ابی الحکمِ فانه سیدُ اهلِ الوادی ثم قال سعدٌ واللّٰه لئن مَنَعْتَنِی ان اطوفَ بالبیتِ لَاَقْطَعَنَّ مَتْجَرَکَ بالشامِ قال فجعل امیةُ یقول لسعدٍ لاترفع صوتک وجعل یُمْسِکُه' فَغَضِبَ سعدٌ فقال دَعْنَا عنکَ فانی سمعتُ محمداً صلی اللّٰه علیه وسلم یَزْعُمُ اَنَّه' قاتلُکَ قال اِیَّایَ قال نعم قال واللّٰه مایکذبُ محمدٌ اذا حَدَّثَ فَرَجَعَ اِلٰی امراتِه فقال اَمَاتَعْلَمِیْنَ ماقال لی اَخِی الْیَثْرِبِیُّ

۸۳۴۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کے ارادہ سے (مکہ) آئے اور ابوصفوان نے امیہ بن خلف کے یہاں قیام کیا۔ امیہ بھی شام جاتے ہوئے (تجارت وغیرہ کے لئے) جب مدینہ سے گذرتا تو سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں قیام کرتا تھا۔ امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابھی ٹھہرو، جب نصف النہار کا وقت ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں (تو طواف کرنا) چنانچہ میں (اس کے کہنے کے مطابق) آیا اور طواف کرنے لگا۔ سعد رضی اللہ عنہ ابھی طواف کر رہے تھے کہ ابوجہل آ گیا اور کہنے لگا، یہ کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سعد ہوں، ابوجہل بولا تم کعبہ کا طواف محفوظ و مامون حالت میں کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم)! انہوں نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ اس طرح بات بڑھ گئی۔ پھر امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا ابوالحکم (ابوجہل) کے سامنے اونچی آواز کر کے نہ بولو، وہ اس وادی کا سردار ہے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں بھی تمہاری شام کی تجارت بند کر دوں گا۔ (کیونکہ شام جانے کا صرف ایک ہی راستہ مدینے سے جاتا تھا)

قالتْ وما قال قال زَعَمَ انه سَمِعَ محمدًا انه قاتلی قالتْ فوالله مایکذبُ محمدٌ قال فَلَمَّا خَرَجُوْا الی بدرٍ وجاءَ الصریخُ قالتْ له امراتُه اَمَاذکرت ماقال لَکَ اَخُوْکَ الیثربیُّ قال فَاَرَادَان لایخرجَ فقال له ابوجهل انک من اَشْرَافِ الوادی فَسِرْ یوما اویومین فَسَارَمعهم فقتله اللّٰهُ

بیان کیا کہ امیہ، سعد رضی اللہ عنہ سے برابر یہی کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو، اور (مقابلہ سے) روکتا رہا۔ سعد رضی اللہ عنہ کو اس پر غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا، اس حمایت جاہلیت سے باز آ جاؤ، میں نے محمد ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ آنحضور ﷺ تمہیں قتل کریں گے۔ امیہ نے پوچھا مجھے؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ اس پر وہ کہنے لگا، بخدا، محمد ﷺ جب کوئی بات کہتے ہیں تو غلط نہیں ہوتی۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے کہا۔ تمہیں معلوم نہیں، میرے یثربی بھائی نے مجھے کیا بات بتائی ہے؟ اس نے پوچھا، انہوں نے کیا کہا؟ اس نے بتایا کہ محمد (ﷺ) کہہ چکے ہیں کہ وہ مجھے قتل کریں گے وہ کہنے لگی، بخدا، محمد ﷺ غلط بات زبان سے نہیں نکالتے۔ بیان کیا کہ پھر اہل مکہ بدر کی لڑائی کے لئے روانہ ہونے لگے اور کوچ کی اطلاع دینے والا آیا تو امیہ سے اس کی بیوی نے کہا، تمہیں یاد نہیں رہا، تمہارا یثربی بھائی تمہیں کیا اطلاع دے گیا تھا؟ بیان کیا کہ اس کی یاد دھانی پر اس کا ارادہ ہو گیا تھا کہ اب جنگ میں شرکت کے لئے نہیں جائے گا۔ لیکن ابوجہل نے کہا، تم وادی مکہ کے اشراف میں سے ہو، اس لئے کم از کم ایک یا دو (۲) دن کے لئے ہی تمہیں چلنا چاہئے۔ اس طرح وہ ان کے ساتھ جنگ میں شرکت کے لئے نکلا اور اللہ تعالیٰ نے بد بخت کو قتل کر دیا۔

(۸۳۵) حَدَّثَنِیْ عبدُالرحمٰن بنُ شَیْبَةَ حدثنا عبدُالرحمٰن بن المغیرة عن ابیه عن موسی بن عقبه عن سالم بن عبدِالله عن عبدِالله رضی الله عنه ان رسولَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال رَاَیْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ فِی صَعِیْدٍ فَقَامَ اَبُوْبَکْرٍ فنزعِ ذَنُوْبًا اوْذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ بَعْضِ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ له' ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِیَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِیًّا فِی النَّاسِ یَفْرِی فَرِیَّهٗ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ همام عَنْ ابی هریرةَ عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ ابوبکر ذَنُوْبَیْنِ

۸۳۵۔ مجھ سے عبدالرحمٰن بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اٹھے اور ایک یا دو ڈول پانی بھر کر انہوں نے نکالا، پانی نکالنے میں بعض اوقات ان میں کمزوری محسوس ہوتی تھی اور اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ڈول عمر (رضی اللہ عنہ) نے سنبھالی۔ جس نے ان کے ہاتھ میں ایک بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی، میں نے ان جیسا مدبر اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اس درجہ جرأت اور حسن تدبیر سے کام کا عادی ہو (اور انہوں نے اتنے ڈول کھینچے) کہ لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو پانی سے بھر لیا۔ اور ہمام نے بیان کیا۔ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو ڈول کھینچے تھے۔

(۸۳۶) حَدَّثَنِی عباسُ بنُ الولیدِ النَّرسِیُّ حَدَّثَنا معتمرٌ قال سمعتُ ابی حدثنا ابوعثمان. قال اُنبئتُ ان جبریلَ علیه السلام اتی النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ و عندہ، اُمُّ سلمةَ فَجَعَلَ یُحَدِّثُ ثم قام قال النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سلمةَ مَنْ هٰذا او کما قال قال قالتْ هٰذا دِحْیَةُ فَقالَتْ اُمُّ سلمةَ اَیْمُ اللّٰهِ ماحسبتُه اِلَّا اِیَّاہُ حَتّٰی سمعت خطبة نبیّ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بخبر جبریلَ او کما قال قال فقلتُ لابی عثمان ممن سمعتَ هٰذا قال من اسامةَ بن زیدٍ

۸۳۶۔ مجھ سے عباس بن الولید نرسی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی کہ مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے، کہ جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کرتے رہے۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ کے پاس ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام چلے گئے تو حضور اکرم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب تھے؟ اوکما قال، ابوعثمان نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، میں سمجھے بیٹھی تھی کہ وہ دحیہ کلبی ہیں آخر جب میں نے حضور اکرم ﷺ کا خطبہ سنا جس میں آپ جبرائیل علیہ السلام (کی آمد کی) اطلاع دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ جبرائیل علیہ السلام ہی تھے اوکما قال۔ بیان کیا کہ میں نے ابوعثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ تو انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

باب ۳۷۹. قَوْلِ اللّٰه تَعَالٰی یَعْرِفُوْنَه، کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ

۳۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''اہل کتاب نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک ان میں سے ایک فریق حق کو جانتے ہوئے چھپاتا ہے۔''

(۸۳۷) حَدَّثَنَا عبداللّٰه بن یوسف اخبرنا مالک بن انس عن نافع عن عبداللّٰه ابن عمر رضی اللّٰه عنهما اَنَّ الیهودَ جَاءُوْا الی رسولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا لَه، اَنَّ رَجُلًا منهم وامراۃً زَنَیَا فقال لهم رسولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ماتَجِدُوْنَ فِی التَّوْرَاۃِ فِی شَأْنِ الرَّجم فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَیُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰه بن سَلَامٍ کَذَبْتُمْ اِنَّ فِیْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاۃِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُ هُمْ یَدَہ، عَلٰی اٰیَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَه عبدُاللّٰه ابنُ سَلَامٍ ارْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَ یَدَہ، فَاِذَا فِیْهَا اٰیَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ یَامُحَمَّدُ فِیْهَا اٰیَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عبداللّٰه فَرَاَیْتُ

۸۳۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک بن انس نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ یہود، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی ہے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے بتایا یہ کہ ہم انہیں بے عزت اور شرمندہ کریں اور انہیں کوڑے لگائے جائیں۔ اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جو اسلام لانے سے پہلے تورات کے بہت بڑے عالم سمجھے جاتے تھے) کہ تم لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پھر یہودی تورات لائے اور اسے کھولا۔ لیکن رجم سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپا لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی آیتیں پڑھ ڈالیں۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا اب اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔ اب وہ

الرَّجُلَ يَحْنأُ عَلَى المراَةِ يَقِيْهَا الحجارةَ

سب کہنے لگے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تھا، اے محمد! تورات میں رجم کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ (رجم کے وقت) مرد پتھر کی ضربات سے عورت کو بچانے کے لئے اس پر گر پڑتا تھا۔

باب۳۸۰. سؤالِ المشركينَ اَنْ يُرِيَهم النَّبيُّ صلي اللّٰه عليه وسلم اٰيه فاراهم انْشِقَاق القَمَرِ

۳۸۰۔ مشرکین کے اس مطالبہ پر کہ انہیں نبی کریم ﷺ کوئی معجزہ دکھائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے شق قمر کا معجزہ دکھایا تھا۔

(۸۳۸) حدثنا صدقةُ بن الفضل اخبرنا ابن عيينةَ عنْ ابن ا بى نجيح عن مجاهدٍ عن ابى معمرِ بن عبداللّٰه بن مسعود رضى اللّٰه عنه قال انشَقَّ الْقَمَرُ عَلىٰ عَهْدِ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فقال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

۸۳۸۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں ابن ابی نجیح نے، انہیں مجاہد نے، انہیں ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں چاند کے دو ۲ ٹکڑے ہو گئے (حضور اکرم ﷺ کے معجزہ کے طور پر، اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس پر گواہ رہنا۔

(۸۳۹) حَدَّثَنِىْ عبدُاللّٰه بنُ محمدٍ حدثنا يونس حدثنا شيبان عن قتادة عن انس بن مالک وقال لى خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن انس بن مالک رضى اللّٰه عنه انه حدثهم اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرِيَهُمْ آيةً فَاَرَاهم انشقاقَ القَمَرِ

۸۳۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے یونس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آنحضور ﷺ نے شق قمر کا معجزہ دکھایا تھا۔

(۸۴۰) حَدَّثَنِىْ حلف بن خالد القرشِىُّ حَدَّثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن عراک بن مالک عن عبيد اللّٰه بن عبداللّٰه بن مسعود عن ابن عباس رضى اللّٰه عنها اَنَّ الْقَمَرَ اِنْشَقَّ فِىْ زَمَانِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۴۰۔ مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

باب: ۳۸۱

باب ۳۸۱۔

(۸۴۱) حَدَّثَنِىْ محمدُ بنُ المثنى حدثنا معاذٌ قال حدثنى ابى عن قتادةَ حدثنا انسٌ رضى اللّٰه عنه اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اصحاب النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۴۱۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس سے دو صحابہ اٹھ کر (اپنے گھر) واپس ہوئے، رات تاریک تھی،

فی لیلة مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ المِصْبَاحَيْنِ يُضِيْآنِ بَيْنَ اَيْدِيهما فلما افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كلِّ واحدٍ منهما واحدٌ حتى اَتٰى اهلَه

لیکن دو چراغ کی طرح کی کوئی چیز ان کے آگے روشنی کرتی جاتی تھی۔ پھر جب یہ دونوں حضرات (راستے میں، اپنے اپنے گھر کی طرف جانے کے لئے) جدا ہوئے تو وہ چیز دونوں حضرات کے ساتھ الگ الگ ہوگئی اور اس طرح وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

(۸۴۲) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بن ابی الاسودِ حدثنا يحيىٰ عن اسماعيلَ حدثنا قيسٌ سمعت المغيرةَ بنَ شعبةَ عن النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لايزالُ نَاسٌ مِن اُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ حتى يَاتِيَهُمْ اَمْرُاللّٰه وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ

۸۴۲۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میری امت کے کچھ افراد ہمیشہ غالب رہیں گی، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی جب بھی وہ غالب ہی ہوں گے (یعنی اپنے فضل و کمال اور باطل کے مقابلے میں پامردی اور استقلال کے ساتھ۔)

(۸۴۳) حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الوليدُ قال حدثنی ابنُ جابر قال حدثنی عمير بن هانئٍ اَنَّه سَمِعَ معاويةَ يقول سمعتُ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لايزالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِاللّٰه لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَامَنْ خَالَفَهُمْ حَتى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِکَ قال عُمَيْرٌ فقال مالکُ بْنُ يُخَامِرَ قال معاذٌ وهُمْ بِالشَّام فَقَال معاويه هٰذا مالک يزعم انه سَمِع معاذًا يَقُوْلُ وهم بالشَّامُ

۸۴۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی اور انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک طبقہ ایسا موجود رہے گا جو اللہ تعالیٰ کی شریعت پر قائم رہے گا، انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کرنے والے اور اسی طرح ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آئے گی اور امت کا یہ طبقہ حق پر اسی طرح قائم رہے گا۔ عمیر نے بیان کیا: کہ اس پر مالک بن یخامر نے کہا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مالک یہاں موجود ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا۔

(۸۴۴) حَدَّثَنَا عليُّ بنُ عبدِاللّٰه اخبرنا سفيانُ حَدَّثَنَا شبيبُ بْنُ غَرْ قَدَةَ قَالَ سمعتُ الحيَّ يُحَدِّثُون عن عروةَ ان النبيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ ديناراً يَشْتَرِىْ له بِهِ شاةً فاشترىٰ لَه به شَاتَيْنِ فباع احدٰهما بِدِينار وجاء ہ بِدِينَارٍ وشاةٍ فَدَعَاله بالبَرَكَةِ فی بَيْعِهِ وكان لَواشْتَرىَ التراب لَرَبِحَ فيه قال سفيانُ كان الحسنُ بنُ عمارةَ جَاءَ نا

۸۴۴۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، ان سے شبیب بن غرقدہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا وہ لوگ عروہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا کہ اس کی بکری خرید لائیں۔ انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدی، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا اور ایک بکری بھی پیش کر دی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعاء کی۔ پھر تو ان کا یہ

بهٰذا الحديثِ عنه قال سمعه شَبِيْبٌ من عروَةَ فَاتَيْتُه' فقال شبيبٌ اِنِّى لم اَسْمَعْهُ مِن عروةَ قال سمعتُ الْحَىَّ يُخْبِرُوْنَه' عنهُ ولكن سمعتُه يقول سمعتُ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يقول اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَواصى الخيلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قال وقد رايتُ فى دارِه سبعين فرسًا قال سفيان يَشْتَرى له شاةً كانها اُضْحِيَةٌ

حال تھا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہو جاتا۔ سفیان نے بیان کیا کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث پہنچائی تھی شبیب بن غرقدہ کے واسطہ سے، حسن بن عمارہ نے بیان کیا کہ شبیب نے حدیث عروہ رضی اللہ عنہ سے خود سنی تھی۔ چنانچہ میں شبیب کی خدمت میں حاضر ہوا (واقعہ کی تحقیق کے لئے) تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حدیث خود عروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی تھی، البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو ان کے حوالے سے بیان کرتے سنا تھا۔ البتہ یہ حدیث خود میں نے ان سے سنی تھی، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا، خیر اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک وابستہ رہے گی۔ شبیب نے بیان کیا کہ میں نے عروہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ستر (۷۰) گھوڑے دیکھے تھے۔ سفیان نے بیان کیا کہ عروہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم کے لئے بکری خریدی تھی، غالباً وہ قربانی کے لئے تھی۔

(۸۴۵) حَدَّثَنَا مسددٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عبيدِاللّٰه قَالَ اخبرنى نَافِعٌ عن ابن عمرَ رضى اللّٰه عنهما اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قال الخَيْلُ فِى نواصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۸۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے بیان کیا انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و بھلائی قیامت تک کے لئے وابستہ کر دی گئی تھی۔

(۸۴۶) حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْص حدثنا خالدُ بن الحارث حدثنا شعبةَ عن ابى التَّيَّاح قال سَمِعْتُ اَنسًا عَن النبىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قال الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِى نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

۸۴۶۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے حدیث بیان کی اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و بھلائی وابستہ کر دی گئی ہے۔

(۸۴۷) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بنُ مسلمةَ عن مَالكٍ عن زيدِ بن اسلم عن ابى صالح السَّمَّان عن ابى هريرةَ رضى اللّٰه عنه عن النبىِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قال اَلْخَيْلُ لِثَلاَ ثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِىْ لَه' اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَها فِى سبيل اللّٰه فاطال لَهافى مَرْجٍ اَوْرَوضَةٍ فَما اَصَابَتْ فِىْ طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَه' حَسَنَاتٌ وَلَوْ اَنَّها قَطَعَتْ طِيَلَهَافَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ كَانَتْ اَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَه' وَلَوْ اَنَّهَا

۸۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، گھوڑے کا انجام تین قسم کا ہے ایک شخص کے لئے تو وہ باعث اجر و ثواب ہے، ایک شخص کے لئے وہ صرف پردہ ہے اور ایک شخص کے لئے وبال ہے جس شخص کے لئے گھوڑا باعث اجر و ثواب ہے، یہ وہ شخص ہے جو جہاد کے لئے اسے پالتا ہے اور چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کو (جس سے وہ بندھا ہوتا ہے) خوب دراز کر دیتا ہے (تا کہ خوب اچھی طرح چر سکے) تو وہ اپنے اس طول و عرض میں جو کچھ بھی چرتا چگتا ہے وہ سب اس کے لئے نیکیاں بن

مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ لَه' حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّياً وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَه' كَذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً ونِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَه' وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحُمُرِ فَقَالَ مَااُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَه' وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه'

جاتی ہیں۔اور اگر کبھی وہ اپنی رسی تڑا کر دو چار قدم دوڑ لیتا ہے تو اس کی لید بھی مالک کے لئے باعث اجر وثواب بن جاتی ہے اور کبھی اگر وہ کسی نہر سے گذرتے ہوئے اس میں سے پانی پی لیتا ہے اگر چہ مالک کے دل میں پہلے سے اسے پلانے کا خیال بھی نہیں تھا، پھر گھوڑے کا پانی پینا اس کے لئے اجر وثواب بن جاتا ہے۔اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو لوگوں کے سامنے اظہار استغنا، پردہ پوشی اور سوال سے بچے رہنے کی غرض سے پالتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو حق اس کی گردن اور اس کی پیٹھ کے ساتھ وابستہ ہے اسے بھی وہ فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اس کی خواہش کے مطابق اس کے لئے ایک پردہ ہوتا ہے اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر اور دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں پالتا ہے تو وہ اس کے لئے وبال جان ہے اور نبی کریم ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس جامع اور منفرد آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے میں اور کچھ نازل نہیں ہوا کہ ''جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا تو اس کا بدلہ پائے گا اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کرے گا تو اس کا بدلہ بھی پائے گا۔''

(۸۴۸) حَدَّثَنَا عليُّ بن عبدِاللّٰه حَدَّثَنا سفيانُ حدثنا ايوبُ عن محمدٍ سمعتُ انسَ بن مالكٍ رضى اللّٰه عنه يقول صَبَّحَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بكرةً وقد خَرَجُوْا بالمَسَاحِيْ فلمَّا رَاَوْهُ قالوا محمدٌ والخميسُ واَحَالُوْا اِلَى الحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وقال اللّٰه اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُاِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

۸۴۸۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ خیبر میں صبح تڑکے ہی پہنچ گئے تھے۔خیبر کے یہودی اس وقت اپنے پھاوڑے لے کر (کھیتوں اور باغات وغیرہ پر) جارہے تھے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا اور یہ کہتے ہوئے کہ محمد لشکر لے کر آگئے قلعہ کی طرف بھاگے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر! خیبر تو برباد ہوا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں (جنگ کے لئے) اتر جاتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

(۸۴۹) حَدَّثَنِيْ اِبرهيمُ بن المنذر حدثنا ابن ابى الفُدَيْكِ عن ابن ابى ذئب عن الْمَقْبُرِيِّ عن ابى هريرةَ رضى اللّٰه عنه قال قلتُ يارسولَ اللّٰه انّى سمعتُ مِنكَ حديثاً كثيراً فانْسَاهُ قال اُبْسُطْ رِدَاءَ كَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُه' فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدَه'

۸۴۹۔مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی الفدیک نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذئب نے، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے آنحضور ﷺ سے بہت سی احادیث اب تک سنی ہیں لیکن میں انہیں بھول جاتا ہوں۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے چادر پھیلا دی اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر ڈال دیا

اور فرمایا کہ اسے اب سمیٹ لو، چنانچہ میں نے سمیٹ لیا، اور اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

باب ۳۸۲. فَضَائِلِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اورآه' مِنَ المسلمين فهو من اَصْحَابِهٖ

۳۸۲۔ نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت و مسلمانوں کے جس فرد نے بھی آنحضور ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو یا آپ ﷺ کا دیدار اسے نصیب ہوا ہو وہ آپ ﷺ کا صحابی ہے۔

(۸۵۰) حَدَّثَنَا عليُ بن عبداللّٰه حدثنا سفيانُ عن عمرٍو قال سمعت جابرَ بن عبدِاللّٰه رضى اللّٰه عنه يقول حدثنا ابوسعيد الخدريُ قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِى على النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْفِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْن فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ

۸۵۰۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی تو لوگ پوچھیں گے کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ جواب ملے گا کہ ہاں ہیں، تو انہیں کے ذریعہ فتح کی دعا کی جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی اور اس موقعہ پر یہ سوال اٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت اٹھانے والے (تابعی) موجود ہیں؟ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا کی جائے گی۔ اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی اور اس وقت سوال اٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی بزرگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے صحبت یافتہ کسی بزرگ کی صحبت میں رہے ہوں۔ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

(۸۵۱) حَدَّثَنِىْ اسحاقُ حدثناالنضرُ اخبرنا شعبة عن ابى جمرة سمعتُ زهدَم بن مضرِّب سمعتُ عمرانَ بن حصين رضى اللّٰه عنهما يقول قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خيرُ اُمَّتِىْ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قال عمرانُ فلا ادرى اَذَكَرَ بعد قَرْنِهٖ قرنَيْنِ اَوْثَلاَ ثًا ثُمَّ اِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَايُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَايَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ

۸۵۱۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں ابوحمزہ نے، انہوں نے زہدم بن مضرب سے سنا، انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کا سب سے بہترین دور میرا دور ہے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔ عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے دور کے بعد دو دور کا ذکر کیا یا تین کا۔ پھر آپ نے فرمایا) تمہارے بعد ایک ایسی نسل پیدا ہوگی جو بغیر کہے شہادت دینے کے لئے تیار ہوجایا کرے گی ان میں خیانت اتنی عام ہو جائے گی کہ ان پر کسی قسم کا اعتماد باقی نہیں رہے گا اور نذریں مانیں گے لیکن انہیں پوری نہیں کریں گے، ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا (بوجہ طمع دنیا کے)۔

(۸۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ كثيرٍ اخبرنا سفيانُ عن منصورٍ عن ابراهيم عن عَبيدةَ عن عبدِاللّٰه رَضِى اللّٰهُ عنه انَّ النبىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيۡرُ النَّاسِ قَرۡنِىۡ ثُمَّ الَّذِيۡنَ يَلُوۡنَهُمۡ ثُمَّ الَّذِيۡنَ يَلُوۡنَهُمۡ ثُمَّ يَجِيۡئُ قَوۡمٌ تَسۡبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمۡ يَمِيۡنَه‘ وَيَمِيۡنُه‘ شَهَادَتَه‘ قال ابراهيمُ وكانوا يَضۡرِبُوۡنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ والعهد ونَحۡنُ صِغَارٌ

۸۵۲۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بہترین دور میرا دور ہے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔ اس کے بعد ایک ایسی نسل پیدا ہوگی کہ گواہی (دینے کے لئے جب وہ کھڑے ہوں گے تو اس) سے پہلے قسم ان کی زبان پر آجایا کرے گی اور قسم (کھانا چاہیں گے تو اس سے) پہلے گواہی ان کی زبان پر آجایا کرے گی (جھوٹ کی کثرت کی وجہ سے)۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو شہادت اور عہد (کے الفاظ زبان پر لانے) کی وجہ سے ہمارے بڑے ہمیں مارا کرتے تھے۔

باب۳۸۳. مناقب المهاجرين وفضلِهم منهم ابوبكر عبدُاللّٰه بنُ ابى قحافةَ التيمىُّ رَضِى اللّٰه عنه وقولِ اللّٰه تَعَالٰى لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهَاجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاَمۡوَالِهِمۡ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا وَّيَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَه‘ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ وَقَالَ اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ الى قوله اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا قالتۡ عائشة وابوسعيد وابن عباس رضى اللّٰه عنهم وكان ابوبكر مع النبىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فى الغار

۳۸۳۔مہاجرین کے مناقب وفضائل ابوبکر صدیق یعنی عبداللہ بن ابی قحافہ تیمی رضی اللہ عنہ بھی مہاجرین کی جماعت میں شامل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''ان حاجت مند مہاجروں کا یہ (خاص طور پر) حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے جدا کر دیئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ تو صادق ہیں'' اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''اگر تم لوگ ان کی (یعنی رسول کی) مدد نہ کرو گے تو ان کی مدد تو خود اللہ کر چکا ہے'' ارشاد ''ان اللہ معنا'' تک۔

حضرت عائشہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھے (ہجرت کرتے ہوئے۔)

(۸۵۳) حدّثنا عبدُاللّٰه بن رجاءَ حَدَّثَنَا اسرائيلُ عن ابى اسحاقَ عن البراءِ قال اشۡتَرَى ابوبكرٍ رضى اللّٰه عنه من عازِبٍ رَحۡلًا بثلاثَةَ عَشَرَ دِرۡهَمًا فَقَال ابوبكر لعازِبٍ مُرِالبراء فَلۡيَحۡمِلۡ اِلَىَّ رَحۡلِىۡ فقال عازبٌ لَاحَتّٰى تُحَدِّثَنَا كيف صنعتَ انتَ ورسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حين خَرَجۡتُمَا من مكةَ والمُشۡركون يَطۡلُبُوۡنَكُمۡ قال اِرۡتَحَلۡنَا من مكَّةَ فَاَحۡيَيۡنَا اَوۡسَرَيۡنَا لَيۡلَتَنَا ويومنَا حتى اَظۡهَرۡنَا وَقَامَ قائم الظهيرة فرميتُ بِبَصَرِى هَلۡ اَرٰى من

۸۵۳۔ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان کے والد) عازب رضی اللہ عنہ سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ براء (رضی اللہ عنہ) سے کہئے کہ وہ میرے یہاں یہ کجاوہ اٹھا کر پہنچا دیں۔ اس پر عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک آپ وہ واقعہ نہ بیان کر دیں کہ آپ اور رسول اللہ ﷺ مکہ سے (ہجرت کے ارادہ سے) کس طرح نکلنے میں کامیاب ہوئے تھے جب کہ مشرکین آپ حضرات کو تلاش بھی کر رہے تھے۔

ظُلٍّ فَاْوِیَ اِلَیْهِ فاذا صَخْرَةٌ اَتَیْتُهَا فنظرتُ بَقِیَّةَ ظِلٍّ لها فَسَوَّیْتُه' ثم فرشتُ للنبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فیه ثم قلتُ له اِضْطَجِعْ یانبیَّ اللّٰه فاضْطَجَعَ النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثم انطلقتُ اَنْظُرُ مَاحَوْلِیَ هل اَرٰی مِنَ الطَّلَبِ احدًا فاذا انا براعِیْ غَنَمٍ یسوق غنَمَه' الی الصخرةِ یُریدُ منها الذی اَرَدْنَا فسالتُه فقلتُ لَه' لِمَنْ انت یاغلامُ قال لِرَجلٍ من قریشٍ سَمَّاه فَعَرَفْتُهُ' فقلتُ هل فی غنمِک من لبنٍ قال نعم قلتُ فَهَلْ اَنْتَ حالبٌ لبنًا قال نعم فامرتُه فاعْتَقَلَ شاةً من غنمِهِ ثم امرتُه ان یَنْفُضَ ضَرْعَهَا من الغُبَارِ ثم امرتُها ان ینفُضَ کَفَّیْهِ فقال هکذا ضَرَبَ احدی کفَّیه بالاخرٰی فَحَلَبَ لی کُثْبَةً من لبنٍ وقد جعلتُ لرسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوةً علی فَمِهَا خرقةٌ فَصَبَبْتُ علی اللبن حتی بَرَدَ اَسْفَلُه' فانطلقتُ به الی النبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فوافقتُه قداسْتَیْقَظَ فقلتُ اِشْرَبْ یارسولَ اللّٰه فشرب حتی رضیتُ ثم قلتُ قَدْ آنَ الرحیلُ یارسولَ اللّٰه قال بلٰی فارْتَحَلْنَا والقومُ یطلبونَنَا فلم یُدْرِکْنَا احدٌ منهم غیر سُراقةَ بن مالک بن جُعشُمٍ علی فرسٍ له فقلتُ هٰذَا الطَّلَبُ قد لَحِقَنَا یارسولَ اللّٰه فقال لاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

انہوں نے بیان کیا کہ مکہ سے نکلنے کے بعد ہم رات بھر چلتے رہے اور دن میں بھی سفر جاری رکھا، لیکن جب دو پہر ہوگئی تو میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کہیں کوئی سایہ نظر آ جائے اور ہم اس میں پناہ لے سکیں، آخر ایک چٹان دکھائی دی اور میں نے اس کے قریب پہنچ کر سائے کے طول و عرض کا جائزہ لیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے لئے ایک فرش وہاں میں نے بچھا دیا اور عرض کی، یا رسول اللہ! اب آپ آرام فرمائیں۔ حضور اکرم ﷺ لیٹ گئے۔ پھر چاروں طرف دیکھتا ہوا میں نکلا کہ ممکن ہے کوئی انسان نظر آ جائے۔ اتفاق سے بکریوں کا چرواہا دکھائی دیا جو اپنی بکریاں ہانکتا ہوا اسی چٹان کی طرف بڑھ رہا تھا، جو کام ہم نے اس چٹان سے لیا تھا، اس کا بھی ارادہ ہوگا۔ میں نے بڑھ کر اس سے پوچھا کہ لڑکے! تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا تو میں نے اسے پہچان لیا پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہوگا؟ اس نے کہا کہ جی ہاں ہے۔ میں نے کہا، تو کیا تم دودھ دوہ سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ میں نے اس سے کہا اور اس نے اپنے ریوڑ کی ایک بکری باندھ دی، پھر میرے کہنے پر اس نے اس کے تھن کو غبار سے جھاڑا۔ اب میں نے کہا کہ اپنا ہاتھ جھاڑ لو، اس نے یوں اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور میرے لئے تھوڑا سا دودھ دوہا۔ حضور اکرم ﷺ کے لئے ایک برتن میں نے پہلے ہی سے ساتھ لے لیا تھا، اور اس کے منہ کو کپڑے سے بند کر دیا تھا۔ پھر میں نے دودھ (کے برتن) پر پانی بہایا (ٹھنڈا کرنے کے لئے) اور جب اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہوگیا تو اسے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ میں جب حاضر خدمت ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، میں نے عرض کی، نوش فرمایئے، یا رسول اللہ (ﷺ) آنحضور ﷺ نے نوش فرمایا اور مجھے مسرت حاصل ہوئی۔ پھر میں نے عرض کیا، کوچ کا وقت ہوگیا ہے یا رسول اللہ (ﷺ) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ہاں ٹھیک ہے۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے اور مکہ والے ہماری تلاش میں تھے، لیکن سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا ہمیں کسی نے نہیں پایا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ ہمارا پیچھا کرنے والا ہمارے قریب آ پہنچا، یا رسول اللہ (ﷺ) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا فکر نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(۸۵۴) حَدَّثَنَا محمدُ بن سنانٍ حدثنا همامٌ عن

۸۵۴۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے

ثابتٍ عن انس عن ابی بکر رضی اللّٰہ عنه قال قلتُ للنبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وانا فی الغارِ لوان اَحدهم نظر تحتَ قَدمَیه لَاَبْصَرَنا فقال ماظنُک یااَبَابَکرٍ باثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُهُمَا

حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اگر مشرکین کے کسی فرد نے اپنے قدموں کے قریب سے (جھک کر) ہمیں تلاش کیا تو وہ ضرور ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا، اے ابوبکر! ان دو۲ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔

باب ۳۸۴. قولِ النبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُدُّوا الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ اَبِی بَکرٍ قاله ابنُ عباس عن النبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۴۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ ابوبکرؓ کے دروازے کو چھوڑ کر (مسجد نبوی کے) تمام دروازے بند کر دو۔ اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی ہے۔

(۸۵۵) حَدَّثَنِی عبدُاللّٰه بنُ محمدٍ حدثنا ابوعامرٍ حدثنا فُلَیْحٌ قَالَ حَدَّثَنِی سالمٌ ابوالنضر عن بسرِ بن سعید عن ابی سعید الخدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الناسَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنیا وَبَیْنَ مَاعِنْدَه، فَاخْتَارَ ذٰلِکَ الْعَبْدُمَا عِنْدَ اللّٰهِ قال فبکی ابوبکرٍ فَعَجِبنَا لبکائِهٖ ان یُخبرَ رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن عبدٍ خُیِّرَ فکان رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هوالْمُخَیَّرَ وکان ابوبکرٍ اَعْلَمَنَا فقال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِی صُحْبتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَابَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخذًا خلیْلًا غَیْرَ رَبِّی لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُه، لَایُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِی بَکْرٍ

۸۵۵۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سالم ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے اسے اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس تھا، انہوں نے بیان کیا کہ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ ہمیں ان کی اس گریہ زاری پر حیرت ہوئی کہ حضور اکرم ﷺ تو کسی بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا۔ لیکن بات یہ تھی کہ حضور اکرم ﷺ ہی وہ تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکرؓ ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر ابوبکرؓ کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ لیکن اسلام کی اخوت اور مؤدت کافی ہے۔ مسجد کے تمام دروازے جو صحابہ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے) بند کر دیے جائیں، سوا ابوبکر کی طرف کے دروازے کے۔

باب ۳۸۵. فَضْلِ اَبِی بکرٍ بعد النبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۵۔ نبی کریم ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(۸۵۶) حَدَّثَنَا عبدُالعزیز بنُ عبدِاللّٰه حدثنا سلیمانُ عن یحییَ بن سعید عن نافع عن ابن عمرَ رضی اللّٰه عنهما قال کُنَّا نُخَیِّرُ بینَ الناسِ فی زَمَنِ

۸۵۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد

النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ اَبَابكر ثم عمرَ بن الخطاب ثم عثمان بن عفان رضى الله عنهم

میں جب ہمیں صحابہ کے درمیان انتخاب کے لئے کہا جاتا تو سب میں منتخب اور ممتاز ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، کو پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔

باب ۳۸۶. قول النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذً اخَلِيْلًا قاله اَبُو سَعِيْد

۳۸۶۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی کہ اگر میں کسی کو خلیل بنا سکتا۔ اس کی روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔

(۸۵۷) حَدَّثَنَا مسلمُ بنُ ابراهيمَ حدثنا وهيبٌ حدثنا ايوب عن عكرمةَ عن ابن عباسٍ رضى الله عنهما عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ وَلٰكِنْ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ حَدَّثَنَا معلّٰى بنُ اسد وموسٰى قالا حدثنا وهيب عن ايوب وقال لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُه' خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ حَدَّثَنَا قتيبةُ حدثنا عبدالوهاب عن ايوب مثله

۸۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر اپنی امت کے کسی فرد کو میں خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔ ہم سے معلّٰی بن اسد اور موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے (اس روایت میں یوں ہے) کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کی اخوت سب سے بہتر ہے۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، سابق کی طرح۔

(۸۵۸) حَدَّثَنَا سليمانُ بن حرب اخبرنا حمادُ بن زيد عن ايوبَ عن عبدِالله بن ابى مليكة قال كَتَبَ اهلُ الكوفَةِ الى ابْنِ الزبيرِ فِي الجَدِّ فَقَالَ اَمَّا الَّذِيْ قال رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُه' اَنْزَلَه' اَبًا يَعْنِى اَبَابَكْرٍ

۸۵۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انہیں حماد بن زید نے خبر دی، انہیں ایوب نے، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ کوفہ والوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے دادا (کی میراث کے سلسلے میں) استفتاء کیا تو آپ نے انہیں جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، اگر اس امت میں کسی کو میں اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا اور انہوں نے دادا کو باپ کے درجے میں قرار دیا تھا۔ آپ کی مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تھی۔

باب - ۳۸۷

باب ۳۸۷۔

(۸۵۹) حَدَّثَنَا الحميديُّ ومحمدُ بن عبدالله قالا حدثنا ابراهيمُ بن سعد عن ابيه عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال اَتَتِ امْرَاَةٌ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا ان تَرْجِعَ اليه قالتْ ارايتَ اِن جِئْتُ ولم اَجِدْكَ كانَّهَا تَقُوْلُ الموت قال عليه السَّلام اِنْ لَمْ تجديني فَأْتِي اَبَابَكْرٍ

۸۵۹۔ ہم سے حمیدی اور محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان سے دوبارہ آنے کے لئے فرمایا۔ انہوں نے کہا، لیکن اگر میں نے آپ کو نہ پایا پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ غالباً وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پا سکیں تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے

پاس چلی جانا۔

(۸۶۰) حَدَّثَنَا احمدُ بنُ ابی الطیب حَدَّثَنَا اسماعیلُ ابنُ مجالدٍ حَدَّثَنَا بیانُ بن بشر عن وبرة بن عبدالرحمٰن عن همام قال سمعتُ عمارًا یقول رأیتُ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وما معه الاخمسةُ اَعْبُدٍ وامرأ تان وابوبکر

۸۶۰۔ہم سے احمد بن ابی طیب نے حدیث بیان کی۔ان سے اسماعیل بن مجالد نے حدیث بیان کی۔ان سے بیان بن بشر نے حدیث بیان کی،ان سے وبرہ بن عبدالرحمٰن نے،ان سے ہمام نے بیان کیا کہ میں نے عمار رضی اللہ عنہ سے سنا،آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا تھا۔جب آپ کے ساتھ (اسلام لانے والوں میں پانچ غلام، دو(۲)عورتوں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کے سو اور کوئی نہ تھا۔

(۸۶۱) حَدَّثَنِیْ هشامُ بنُ عمارٍ حدثنا صدقةُ بن خالد حدثنا زیدُ بن واقد عن بسر بن عبیداللّٰه عن عَآئذِاللّٰهِ ابی ادریس عن ابی الد رداء رضی اللّٰه عنه قال کنتُ جَالِسًا عندالنبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِذْاَقْبَلَ ابوبکرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثوبه حتی اَبْدٰی عن رکبتهفقال النبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُکُمْ فقد غَامَرَ فَسلَّم وقال انی کَانَ بینی وبین ابن الخطاب شَیٌّ فَاَسْرَعْتُ الیه ثم قدمتُ فسالتُه اَنْ یَغْفِرَ لِیْ فَاَبٰی عَلَیَّ فاقبلتُ الیک فقال یَغْفِرُاللّٰه لَکَ یَااَبَابَکْرٍ ثَلاثًا ثُمَّ ان عمرَ نَدِمَ فَاَتٰی منزلَ ابی بکرٍ فسأل اَثَمَّ ابو بکرٍ فقالوا لافَاَتٰی الی النبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فسلَّم فجعل وجهُ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یَتَمَعَّرُ حتی اَشْفَقَ ابوبکرٍ فحثا علی رُکْبَتَیْهِ فقال یارسولَ اللّٰه واللّٰهِ اَنَا کُنْتُ اَظْلَمَ مرتین فقال النبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰه بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَاله فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْلِی صَاحِبِیْ مرتین فما اُوْذِیَ بعدها

۸۶۱۔مجھ سے ہشام بن عمارہ نے حدیث بیان کی،ان سے صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی،ان سے زید بن واقد نے حدیث بیان کی،ان سے بسر بن عبید اللہ نے،ان سے عائذ اللہ ابو ادریس نے اور ان سے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے آئے،(کپڑا انہوں نے اس طرح پکڑ رکھا تھا کہ)اس سے گھٹنا کھل گیا تھا۔حضور اکرم ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا،معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے لڑ آئے ہیں۔پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کی یا رسول اللہ(ﷺ) میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ بات ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں،میں نے جلد بازی سے کام لیا،لیکن بعد میں مجھے ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی،اب وہ مجھے معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔اسی لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔اے ابوبکر!تمہیں اللہ معاف کرے،تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا۔آخر عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا،یہاں ابوبکر موجود ہیں؟معلوم ہوا کہ موجود نہیں ہیں تو آپ بھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا(ناگواری کی وجہ سے)اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے،یا رسول اللہ(ﷺ) خدا گواہ ہے زیادتی میری طرف سے تھی،دو مرتبہ یہ جملہ کہا آنحضور ﷺ نے فرمایا،اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا تھا،اور تم لوگوں نے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو،لیکن ابوبکرؓ نے کہا تھا کہ میں سچا ہوں اور اپنی جان اور مال کے

ذریعہ انہوں نے میری مدد کی تھی تو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو مجھ سے الگ کر دو گے۔ دو مرتبہ آنحضور ﷺ نے یہ جملہ فرمایا اور اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

(۸۶۲) حَدَّثَنَا مَعَلَّی بن اسدٍ حدثنا عبدُالعزیز بن المختارِ قال خالدُالحذاءُ حَدَّثَنَا عن ابی عثمان قال حدثنی عمرُو بن العاص رضی اللّٰہ عنہ اَن النبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بَعَثَہ' علی جیشٍ ذاتِ السلاسلِ فقلتُ ایُّ النّاسِ احبُّ اِلَیْکَ قال عائِشَۃُ فقلتُ مِن الرجالِ فقال ابوھا قلتُ ثم مَنْ قال عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رجالًا

۸۶۲۔ ہم سے معلّی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی کہ خالد حذاء نے ہم سے ابوعثمان کے واسطہ سے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لئے بھیجا، عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس شخص سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ سے۔ میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا اس کے والد سے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپ ﷺ نے کئی اشخاص کے نام لئے۔

(۸۶۳) حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابوسلمۃَ بن عبدالرحمٰن اَن اباھریرۃَ رضی اللّٰہ عنہ قال سمعتُ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یقول بَیْنَمَا رَاعٍ فِیْ غَنَمِہٖ عَدا عَلَیْہِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْھَا شَاۃً فَطَلَبَہُ الرَّاعِیُ فالْتَفَتَ اِلَیْہِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَیْسَ لَھَا رَاعٍ غَیْرِیْ وَبَیْنَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَۃً قَدْ حمل عَلَیْھَا فَالْتَفَتَت اِلَیْہِ فَکَلَّمَتْہُ فَقَالَتْ اِنِّی لَمْ اُخْلَقْ لِھٰذا وَ لٰکِنِّی خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہ قال النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَاِنِّی اُوْمِنُ بِذٰلِکَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

۸۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیا آ گیا اور ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ چرواہے نے اس سے بکری چھڑانی چاہی تو بھیڑیا بول پڑا۔ یوم السبع میں اس کی رکھوالی کرنے والا کون ہوگا، جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا چرواہا نہ ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل لئے جا رہا تھا اس پر سوار ہو کر، بیل اس کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوا اور کہا کہ میری تخلیق اس کے لئے نہیں ہوئی ہے، میں تو کھیتی باڑی کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ وہ شخص بول پڑا، سبحان اللہ! (جانور، اور انسانوں کی طرح باتیں کرتا ہے!) حضور اکرم ﷺ نے پھر فرمایا کہ میں ان واقعات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی۔

(۸۶۴) حَدَّثَنَا عبدانُ اخبرنا عبدُاللّٰہ عن یونسَ عن الزھریِ قال اخبرنی ابنُ المسیب سمعَ اباھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال سمعتُ النبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْھَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْھَا مَاشَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَخَذَھَا

۸۶۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابن المسیب نے خبر دی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ خواب میں، میں نے خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول تھا، اللہ تعالیٰ نے جتنا

ابنُ ابی قُحافة فنزَ ع بِهَا ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعفٌ وَاللّٰهُ يَغفِرُ له' ضَعفه' ثُمَّ اِستحالتْ غَربًا فَاَخذَهَا ابن الخطّاب فَلَمْ اَرَعَبقرِيًا مِن النَّاسِ يَنْزِعُ نَزعَ عُمَرَ حتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعطَنٍ

چاہا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر اسے ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو۲ ڈول کھینچے، ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری محسوس ہوئی اور اللہ ان کی اس کمزوری کو معاف کرے۔ پھر اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور اسے ابن خطاب نے اپنے ہاتھ میں لے لیا میں نے اتنا قوی اور باہمت انسان نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح ڈول کھینچ سکتا ہو، یہ حال تھا کہ لوگوں نے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہوں کو بھر لیا تھا۔

(۷۶۵) حَدَّثَنَا محمدُ بن مقاتلٍ اخبرنا عبداللّٰه اخبرنا موسى بن عِقبةَ عن سالمِ بن عبداللّٰه عن عبدِاللّٰه بن عمرَ رضی اللّٰهُ عنهما قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جَرَّثَوْبَهُ خُيَلاءَ لَمْ يَنظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ ابوبكر اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِيْ اِلا ان اَتَعاهَدَ ذلک منه فقال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلاءَ قَال موسٰى فقلت لِسَالمٍ اذكر عبدُاللّٰه مَنْ جَرَّ اِ زَارَه' قال لَم اسمعه ذكر الاثوبَه'

۸۶۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا (پاجامہ یا تہبند وغیرہ) کبر و غرور کی وجہ سے زمین پر گھسیٹتا چلے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ لٹک جایا کرتا ہے البتہ اگر میں پوری طرح نگہداشت رکھوں (تو اس سے بچنا ممکن ہوگا) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ ایسا تکبر کے طور پر نہیں کرتے (اس لئے آپ اس حکم کے تحت داخل نہیں ہیں) موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے پوچھا، کیا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ جو اپنے تہبند کو گھسیٹتے ہوئے چلا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ان سے کپڑے ہی کے متعلق سنا تھا (تہبند وغیرہ کی تخصیص کے ساتھ نہیں سنا تھا۔)

(۸۶۶) حَدَّثَنَا ابوالیمان حدثنا شعيبٌ عن الزهری قال اخبرنی حميد بن عبدالرحمن بن عوف اَن اباهريرةَ قال سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول مَنْ انفقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه دُعِيَ مِنْ اَبْوَابٍ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَاعَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَبَابِ الرَّيَّانِ فَقَال

۸۶۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا ایک جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے پس جو شخص اہل نماز میں سے ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص اہل صیام (روزہ) میں سے ہوگا، اسے صیام اور ریان و سیرابی کے

اَبُوبکرٍ ماعلی ھٰذَ الَّذِیْ یُدْعٰی من تلک الابواب من ضرورۃٍ وقال ھَلْ یُدْعٰی منھا کلِھا احدٌ یارسول اللّٰہ قال نَعم وَاَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ یااَبَابکرٍ

دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی جس شخص کو ان تمام ہی دروازوں سے بلایا جائے گا پھر تو اسے کسی قسم کا خوف واندیشہ باقی نہیں رہے گا۔ اور پوچھا، کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ یارسول اللہ (ﷺ)! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے توقع ہے کہ آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے اے ابوبکر!

(۸۶۷) حَدَّثَنَا اسماعیلُ بنُ عبدِاللّٰہ حدثنا سلیمانُ بن بلا ل عن ھشام بن عروۃَ عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃَ رضی اللّٰہ عنھا زَوْجِ النبیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن رسولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ وابوبکرٍ بالسُّنْحِ قال اسماعیل یعنی بالعالیۃ فقام عمرُ یقول واللّٰہ مَامَاتَ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قالتْ وقال عمرُو اللّٰہِ ماکان یَقَعُ فی نفسی اِلَّا ذَاکَ وَلَیَبْعَثَنَّہٗ اللّٰہ فَلَیُقَطِّعَنَّ اَیْدِیْ رجالٍ وارجُلَھم فَجَاءَ ابوبکرٍ فَکَشَفَ عن رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَہٗ قال بابی اَنتَ واُمِّی طِبْتَ حیًّا وَمَیِّتًا والَّذِیْ نفسی بیدِہٖ لَایُذِیْقُکَ اللّٰہ الموتتین ابدًا ثم خرج فقال ایھا الحالفُ علی رِسْلِکَ فلما تَکَلَّمَ ابوبکرٍ جَلَسَ عمرُ فحمدَاللّٰہَ ابوبکرٍ وَاَثْنٰی علیہ وقال اَلَاَ من کان یعبدُ محمدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قدمات ومن کان یَعْبُدُاللّٰہ فانَ اللّٰہَ حیٌّ لَایَمُوْتُ وقال اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْن وقال وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشَّاکِرِیْنَ قال فَنَشَجَ النَّاسُ یبکون قال واجْتَمَعَتِ الانصارُ الی سعدِ ابنِ عُبَادَۃَ فِیْ سَقِیْفَۃِ بنی ساعدۃَ فقالوا مِنَّا امیرٌ ومنکم امیرٌ فَذَھَبَ الیھم ابوبکرٍ وعمرُ بنُ الخطاب وابوعبیدۃَ بنُ الجراحِ فذھب عمرُ یَتَکَلَّمُ

۸۶۷۔ مجھ سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور اکرم ﷺ کی جب وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت مقام سخ میں تھے۔ اسماعیل نے کہا کہ آپ کی مراد مدینہ کے بالائی علاقہ سے تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر یہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا دل اس کے سوا کسی اور بات کے لئے تیار نہیں تھا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آنحضور ﷺ کو مبعوث فرمائیں گے اور آپ ﷺ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے (جو آپ کی موت کی باتیں کرتے ہیں۔) اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے! اور حضور اکرم ﷺ کی نعش مبارک کو کھول کر بوسہ دیا اور کہا، میرے باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں، آپ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات کے بعد بھی، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ موات ہرگز طاری نہیں کرے گا۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور کہا کہ اے قسم کھانے والے! خطاب، عمر رضی اللہ عنہ سے تھا، جو قسم کھا کھا کر کہہ رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات نہیں ہوئی ہے) عجلت نہ کیجئے۔ پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہلے اللہ کی حمد وثناء کی اور پھر فرمایا (ہاں) اگر کوئی محمد (ﷺ) کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ محمد ﷺ کی وفات ہو چکی ہے اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ ہی ہے اس پر موت کبھی طاری نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے خود (حضور اکرم ﷺ کو خطاب کر کے) فرمایا تھا کہ آپ پر بھی موت طاری ہوگی اور انہیں بھی موت کا سامنا کرنا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ محمد ﷺ صرف رسول ہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں، پس

فَاَسْکَتَہ، ابوبکرٍ وکان عمرُ یقولُ واللہ ماارَدتُ بِذٰلِکَ اِلَّا اَنِّیۡ قَدۡھَیَّاْتُ کَلَامًا قد اعجبنی خشِیتُ ان لایَبْلُغَہ ابوبکرٍ ثم تکلَّم ابوبکرٍ فتکلَّم اَبْلَغَ الناسِ فقال فی کلامِہٖ نحنُ الامراءُ وانتم الوزراءُ فقال حُبابُ بن المنذِر لاوَاللّٰہِ لانَفْعَلُ مِنَّا امیرٌ ومنکم امیرٌ فقال ابوبکرٍ لاولکنا الامراءُ وانتم الوزراء ھم اوسط الْعَرَبِ دارًا واعْرَبُھم اَحْسَابًا فَبَایِعُوۡا عُمَرَ اَوۡاَبَاعُبَیۡدَۃَ فقال عمرُ بل نُبَایِعُکَ اَنۡتَ فَاَنت سیدُنَا وخیرُنا وَاَحَبُّنَا الی رسولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فاخذ عمرُ بیدِہٖ فَبَایعہ وبایعہ الناسُ فقال قَائِلٌ قَتَلْتُمۡ سعدَ بنَ عبادۃَ فقال عمرُ قَتَلَہُ اللّٰہ، وقال عبدُاللّٰہ بن سالم عن الزبیدی قال عبدالرحمٰن بن القاسم اخبرنی القاسم ان عائشۃَ رضی اللّٰہ عنھا قالتۡ شَخَصَ بصرُالنبیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قال فی الرَّفِیۡقِ الاعلٰی ثَلَاثًا وَقَصَّ الحدیثَ قالتۡ فما کانت من خُطْبَتِہِمَا من خطبۃٍ الانفع اللّٰہُ بھا لقد خَوَّفَ عمرُ الناسَ وان فیھم لنفاقًا فَرَدَّھُمُ اللّٰہُ بذٰلک ثم لقد بَصَّرَ ابوبکرٍ الناسَ الھُدٰی وعَرَّفَھم الحقَ الذی علیھم وَخَرَجُوۡا بہ یَتْلُوۡنَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ الی الشاکرین

کیا اگر ان کی وفات ہو جائے (یا انہیں شہید کر دیا جائے تو تم ارتداد اختیار کرلو گے اور جو شخص ارتداد اختیار کرے گا تو اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر گذار بندوں کو بدلہ دینے والا ہے" بیان کیا یہ سن کر لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ بیان کیا کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے اور کہنے لگے تھے کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ پھر ابوبکرؓ عمر بن الخطاب اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ان کی مجلس میں پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی ابتداء کرنی چاہی لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے خاموش رہنے کے لئے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ خدا گواہ ہے میں نے ایسا صرف اس وجہ سے کیا تھا کہ میں نے پہلے سے ہی ایک تقریر تیار کر لی تھی جو مجھے بہت پسند آئی تھی، پھر بھی مجھے ڈر تھا کہ ابوبکرؓ کی برابری اس سے بھی نہیں ہو سکے گی۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی، انتہائی بلاغت کے ساتھ، انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم (قریش) امراء ہیں اور تم (جماعت انصار) وزراء ہو۔ اس پر حباب بن منذر رضی اللہ عنہ بولے کہ نہیں، خدا گواہ ہے، ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے، ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک تم میں سے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ نہیں ہم امراء ہیں اور تم وزراء ہو (حدیث کی رو سے)۔ قریش گھرانے کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر شمار کئے جاتے ہیں اور اپنے عادات و اخلاق میں عربیت کی بہت سے زیادہ نمائندگی کرتے ہیں۔ اس لئے عمر یا ابوعبیدہ کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، ہم آپ سے ہی بیعت کریں گے آپ ہمارے سردار ہیں۔ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی جناب میں ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ پھر سب لوگوں نے بیعت کی۔ اتنے میں کسی کی آواز آئی کہ بیعت عبادہ رضی اللہ عنہ کو تم لوگوں نے نظر انداز اور بے وقعت کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے نظر انداز کیا ہے (یعنی اللہ کے حکم سے وہ خلافت کے مستحق نہیں ہیں) اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی کے واسطہ سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا انہیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی نگاہ مبارک اٹھی (وفات سے پہلے) اور

آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اے اللہ، مجھے) رفیق اعلیٰ میں، داخل کیجئے۔ آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔ اور پوری حدیث بیان کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما، دونوں ہی کے خطبوں سے نفع پہنچا (عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دھمکایا) کیونکہ ان میں بعض منافق بھی تھے، اس لئے انہیں اللہ تعالیٰ نے اس طرح باز رکھا (غلط افواہیں پھیلانے سے) اور (بعد میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صحیح راستہ دکھایا اور انہیں بتایا کہ جو کچھ ان کے علم میں آ چکا ہے وہی صحیح ہے اور یہی وجہ تھی کہ جب لوگ باہر آئے تو یہ آیت تلاوت کر رہے تھے "محمد ﷺ ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں۔" "الشاکرین تک۔"

(۸۶۸) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ كثيرٍ اخبرنا سفيانُ حدثنا جامعُ ابن ابى راشد حدثنا ابوعلى عن محمدِ بن الحنفية قال قلتُ لابى اَىُّ النَّاسِ خَيرٌ بعدَ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال ابوبكرٍ قلتُ ثم مَنْ قال ثم عُمَرُ وخشيت ان يقولَ عثمانُ قلتُ ثم اَنتَ قال ماانا الارجلٌ من المُسْلِمِيْنَ

۸۶۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، ان سے جامع بن ابی راشد نے حدیث بیان کی، ان سے ابویعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے بعد عمرؓ مجھے اس کا اندیشہ تھا کہ (اگر پھر میں نے اتنا پوچھا کہ اس کے بعد؟ تو) کہہ دیں گے کہ عثمانؓ، اس لئے میں نے عرض کی۔ اس کے بعد آپ کا درجہ ہے؟ فرمایا کہ میں تو صرف مسلمانوں کی جماعت کا ایک فرد ہوں۔

(۸۶۹) حَدَّثَنَا قتيبةُ بنُ سعيدٍ عن مالكٍ عن عبدالرحمٰن بن القاسم عن ابيه عن عائشةَ رضى اللّٰه عنها قالتْ خَرَجْنَا مع رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى بعض اَسْفَارِه حتى اذا كنا بِالبَيْدَاءِ اوبذاتِ الجيشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لى فَاَقَامَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْتِمَاسِهِ اقام الناسُ معه وليسوا على ماءٍ وليس معهم ماءٌ فَاَتَى النّاسُ ابابكرٍ فقالوا الا تَرَى ماصنعتْ عائشةُ اقامتْ برسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبالناسِ معه' ولَيْسُوا على ماءٍ وليس معهم ماءٌ فجاءَ ابوبكرٍ ورسوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ راسَه على فَخِذِىْ قد نَامَ فقال حَبَسْتِ رسولَ اللّٰه صَلَّى

۸۶۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ جب ہم مقام بیداء یا مقام ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار گم ہوگیا۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ اس کی تلاش کے لئے وہاں ٹھہر گئے اور صحابہؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ٹھہرے لیکن یہ اس جگہ پانی کا نام ونشان تھا اور نہ ان کے ساتھ پانی تھا۔ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ ملاحظہ نہیں فرماتے۔ عائشہؓ نے کیا کر رکھا ہے حضور اکرم ﷺ کو یہیں روک لیا۔ اتنے صحابہ آپ کے ساتھ ہیں، نہ تو یہاں پانی کا نام ونشان ہے اور نہ لوگ اپنے ساتھ لئے ہوئے ہیں اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت سر مبارک میری رانوں پر رکھے ہوئے سو رہے تھے وہ کہنے لگے تمہاری وجہ سے آنحضور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والناسَ ولَيْسُوْا على ماءٍ وليس معهم ماءٌ قالتْ فعَاتَبَنِىْ وقال ماشاءَ اللّٰهُ ان يقولَ • وجعل يَطْعَنُنِىْ بيدهٖ فى خاصِرتِىْ فلا يَمْنَعُنِىْ من التَّحَرُّكِ الا مكانُ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على فَخِذِىْ فَنَامَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتى اَصْبَحَ على غيرِمَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰية التَيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فقال اُسَيْدُ بنُ الحضيرِ ماهى باول بركتكم ياٰاٰلَ ابى بكر فقالتْ عائشةُ فَبَعَثْنَا البعيرَ الَّذِىْ كنتُ عليه فوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَه'

ﷺ اور سب لوگوں کو رکنا پڑا اب نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بہت برا بھلا کہا، جو کچھ اللہ کو منظور تھا اور اپنے ہاتھ سے مجھے کچوکے لگانے لگے ان کچوکوں کے باوجود حرکت کرنے سے صرف ایک چیز مانع رہی کہ حضور اکرم ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آنحضور ﷺ سوتے رہے اور جب صبح ہوئی تو پانی نہیں تھا اور اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے تیمّم کا حکم نازل فرمایا اور سب نے تیمّم کیا، اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکرؓ! یہ تمہاری کوئی پہلی حرکت نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے ملا۔

(۸۷۰) حَدَّثَنَا اٰدمُ بنُ ابى اياسٍ حدثنا شعبةُ عن الاعمشِ قال سمعتُ ذكوانَ يحدثُ عن ابى سعيدِ الخدرى رضى.اللّٰه عنه قال قال النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِىْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكم اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّاَحدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَه تابعه جرير وعبداللّٰه بن داؤد وابومعاوية ومحاضر عن الاعمش

۸۷۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ذکوان سے سنا اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرے اصحاب کو برا بھلا نہ کہو اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کے راستے میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مدغلہ کی برابری بھی نہیں کر سکتا اور نہ ان کے آدھے مد کی۔ اس روایت کی متابعت جریر، عبداللہ بن داؤد، ابومعاویہ اور محاضر نے اعمش کے واسطہ سے کی۔

(۸۷۱) حَدَّثَنَا محمدُ بن مسكينٍ ابوالحسن حدثنا يحيَى بن حيان حدثنا سليمانُ عن شريكِ بن ابى نمر عن سعيد بن المسيب قال اخبرنى ابوموسى الاشعرىُّ اَنَّه' تَوَضَّأَفِى بَيْتِهٖ ثم خَرَجَ فقلتُ لَاَلْزَمَنَّ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَه' يَوْمِىْ هٰذَا قال فجاء المسجد فَسَاَلَ عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقالوا خَرَجَ وَوَجَّهَ هٰهُنَا فخرجتُ على اِثْرِه اَسْاَلُ عنه حتى دخل بِئْرَارِيسٍ فجلستُ عندالباب وَبَابُها مِنْ جَرِيْدٍ حتى قَضٰى رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَه' فتوضأ وقمتُ اليه فَاِذَا هو جالسٌ على بئرِاريسٍ وتَوَسَّطَ قُفَّهَا وكَشَفَ عن سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فى البئرِ فسلمت عليه ثم انصرفتُ

۸۷۱۔ ہم سے محمد بن مسکین ابوالحسن نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن حبان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے شریک بن ابی نمر نے، ان سے سعید بن میتب نے بیان کیا اور انہیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے ایک دن اپنے گھر میں وضو کیا اور اس ارادہ سے نکلے کہ آج دن بھر رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں گذاروں گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کے متعلق پوچھا تو وہاں موجود لوگوں نے بتایا کہ آنحضور ﷺ تو تشریف لے جا چکے ہیں اور آپ اس طرف تشریف لے گئے۔ چنانچہ میں آنحضور ﷺ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ کے پیچھے پیچھے نکلا اور آخر میں نے دیکھا کہ آپ (قباء کے قریب ایک باغ) بئراریس میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب حضور اکرم ﷺ قضاء حاجت کر چکے اور وضو بھی کر لیا تو میں آپ ﷺ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ بئراریس

فَجَلَسْتُ عندالباب فقلتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اليومَ فجاء ابوبكرٍ فَدَفَعَ البابَ فَقُلْتُ مَنْ هذَا فقال ابوبكر فقلتُ على رِسْلِکَ ثم ذهبتُ فقلتُ يارسولَ اللّٰه هٰذا ابوبكرٍ يَسْتَأْذِنُ فقال ائْذَنْ له وبَشِّرْه بالجنةِ فَاَقبلتُ حتى قلتُ لابى بكرٍ اُدْخُلْ ورَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بالجنةِ فدخل ابوبكرٍ فجلس عن يمينِ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَه، فى القُفِّ وَدَلّٰى رجليه فى البئرِ كما صَنَعَ النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و كَشَفَ عن ساقيهم رجعتُ فجلستُ وقد تركتُ اَخِىْ يَتَوَضَّاُ وَيَلْحَقُنِىْ فقلتُ اِن يُرِدِاللّٰه بفلانٍ خيرًا يريدُ اَخاه يَأت بِه فاذا انسانٌ يُحَرِّكُ البابَ فقلتُ مَنْ هذا فقال عمرُ بن الخطاب فقلتُ على رِسْلِکَ ثم جِئْتُ الى رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فسلّمتُ عليه فقلتُ هذا عمرُ بن الخطاب يَستاذِنُ فقال ائْذَنْ له،وبَشِّرْه بالجنةِ فجئتُ فقلتُ اُدْخُلْ وبَشَّرک رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالجنةِ فدخل فَجَلَسَ مع رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى القُفِّ عن يسارِه ودَلّٰى رِجْلَيْهِ فى البئرِ ثم رجعتُ فجلستُ فَقُلْتُ اِنْ يُرِدِاللّٰهُ بفلانٍ خيرًايأتِ به فجاء انسانٌ يُحَرِّكُ البابَ فقلتُ مَن هذا فقال عثمانُ بن عفان فقلتُ على رِسْلِکَ فجئتُ الى رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاخبرتُه فقال ائْذَنْ له وبَشِّرْهُ بالجنةِ عَلٰى بَلْوَى تُصِيْبُه، فَجئتُه، فقلتُ له اُدْخُلْ وَبَشَّرَکَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالجنةِ على بلوٰى تَصيبُکَ فدخل فوجد القُفَّ قَدْ مُلِئَ فجَلَسَ وُجَاهَه، مِن الشّقِّ الْاٰخَرِ قال شريک قال سعيد بن المسيب فاوّلتها قُبُوْرَهُمْ

(اس باغ کے کنویں) کے منہ پر بیٹھے ہوئے تھے، اپنی پنڈلیاں آپ نے کھول رکھی تھیں اور کنوئیں میں پاؤں لٹکائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور پھر واپس آ کر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان رہوں گا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ابوبکر! میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر جایئے۔ پھر میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ابوبکرؓ دروازے پر موجود ہیں اور آپ سے اجازت چاہتے ہیں (اندر آنے کی) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی! میں دروازہ پر آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے جایئے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کے منہ پر حضور اکرم ﷺ کی داہنی طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا لئے جس طرح حضور اکرم ﷺ لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول لیا تھا پھر میں واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ میں آتے وقت اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ وہ میرے ساتھ آنے والے تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا ان کی مراد اپنے بھائی سے تھی اور انہیں یہاں کسی طرح پہنچا دیتا۔ اتنے میں کسی صاحب نے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن خطاب۔ میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جایئے۔ چنانچہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ عمرؓ بن خطاب دروازے پر کھڑے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ میں واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جایئے اور آپ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے آپ بھی داخل ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اسی من پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا لئے۔ میں پھر دروازہ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اور سوچتا رہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں (آپ کے بھائی) کے ساتھ خیر چاہتے اور انہیں یہاں پہنچا دیتے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا، کون صاحب ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان میں نے کہا تھوڑی دیر کے لئے توقف کیجئے۔

میں حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو ان کی آمد کی اطلاع دی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی جنت کی بشارت پہنچادو۔ میں دروازے پر آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے حضور اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے، ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی۔ آپ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ چبوترہ پر جگہ نہیں ہے۔ اس لئے آپ دوسری طرف حضور اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا، میں نے اس سے ان حضرات کی قبروں کی تاویل لی۔ (کہ اسی ترتیب سے بنیں گی۔)

(۸۷۲) حَدَّثَنِیْ محمدُ بن بشارٍ حدثنا یحییٰ عن سعید عن قتادةَ ان انسَ بن مالکٍ رضی اللّٰہ عنه حدثهم اَن النبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وابوبکر وعمرُ وعثمانُ فَرَجَفَ بهم فقال اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ

۸۷۲۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے تو احد کانپ اٹھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، احد! قرار پکڑ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(۸۷۳) حَدَّثَنِیْ احمدُ بن سعید ابوعبداللّٰه حدثنا وهبُ بن جریر حدثنا صَخْرٌ عن نافع ان عبدَاللّٰه بن عمرَ رضی اللّٰه عنهما قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا اَنَا عَلٰی بِئْرٍ اَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَ نِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَاَخَذَ ابوبکرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وفی نَزْعِهِ ضعفٌ واللّٰه یَغْفِرُ لَه' ثُمَّ اَخَذَهَا ابنُ الخطَّاب مِنْ یَدِاَبِی بَکْرٍ فاسْتَحَالَتْ فِی یَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَفْرِی فَرِیَّه' فَنَزَعَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ قال وهب العَطَنُ مَبْرَکُ الابلِ یقول حتی رَوِیَتِ الْاِبلُ فَاَنَاخَتْ

۸۷۳۔ مجھ سے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے صخر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں ایک کنوین پر (خواب میں) کھڑا اس سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی پہنچ گئے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ۲ ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی وہ ایک بہت بڑے ڈول کی صورت مین تبدیل ہوگیا۔ میں نے کوئی باہمت اور قوی انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن تدبیر اور مضبوط قوت ارادی کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو چنانچہ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھرلیں، وہب نے بیان کیا "العطن" اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں، بولتے ہیں اونٹ اتنا سیراب ہوئے کہ (وہیں) بیٹھ گئے۔

(۸۷۴) حَدَّثَنَا الولیدُ بنُ صالحٍ حدثنا عیسَی بن

۸۷۴۔ ہم سے ولید بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن

یونس حدثنا عمرُ بن سعید بن ابی الحسین المکّی عن ابن ابی مُلَیْکَۃَ عن ابن عباسٍ رضی اللّٰہ عنہما قال اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قومٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لعمرَ بنِ عمر الخطاب وقد وُضِعَ علی سریرہ اذا رجلٌ مِنْ خَلْفِیْ قد وضع مِرْفَقَہٗ علی مَنْکِبِیْ یقول رحمک ان کنتُ لَاَرْجُوْ اَنْ یجعلک اللّٰہُ مع صاحِبَیکَ لِاَنِّی کثیرًا مماکنتُ اَسْمَعُ رسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقول کنتُ وابوبکر وعمرُ وفَعلتُ وَابوبکر وعمرُ وَانْطَلَقْتُ وَابوبکر وعمرفان کنت لَاَرْجُوْ اَنْ یجعلک اللّٰہُ معھما فالتَفَتُّ فاذا ھو علیُّ بن ابی طالب

یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی الحسین مکی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے دعائیں کر رہے تھے، اس وقت آپ کا جنازہ تابوت پر رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آ کر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور (عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (حضور اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (دفن) کرے گا۔ میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا۔ کہ ''میں اور ابوبکر اور عمر تھے۔'' ''میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یہ کام کیا۔'' ''میں اور ابوبکر اور عمر گئے۔'' اس لئے مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انہیں دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔ میں نے مڑ کر جو دیکھا تو آپ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۸۷۵) حَدَّثَنِیْ محمدُ بن یزید الکوفیُّ حدثنا الولیدُ عن الاوزاعیِ عن یحیَی بن ابی کثیر عن محمدِ بن ابراھیم عن عروۃَ بن الزبیر قال سَاَلْتُ عبدَاللّٰہ بنَ عَمْرٍو عن اَشَدِّ ماصَنَعَ المشرکون برسولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال رایتُ عقبۃَ بنَ ابی معیط جاءَ الی النبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وھو یُصَلِّیْ فَوَضَعَ رِدَاءَ ہٗ فی عُنُقِہٖ فَخَنَقَہٗ بہ خَنْقًا شَدِیْدًا فجاء ابوبکر حتی دَفَعَہ عنہ فقال اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَاءَ کُم بالبَیِّنَاتِ مِنْ رَّبِّکُمْ

۸۷۵۔ مجھ سے محمد بن یزید کوفی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مشرکین مکہ کے سب سے زیادہ شدید اور سنگین معاملے کے متعلق پوچھا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اس بد بخت نے اپنی چادر گردن مبارک میں ڈال کر کھینچی جس سے آپ کا گلا بڑی شدت کے ساتھ پھنس گیا اتنے میں ابوبکرؓ تشریف لائے اور بد بخت کو دفع کیا اور فرمایا، کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے بینات (معجزات و دلائل) بھی لایا ہے۔

باب۳۸۸. مناقب عمرَ بن الخطاب ابی حفصٍ القرشی العَدَوِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۸۔ ابوحفص عمر بن خطاب قرشی عدوی رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۸۷۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا عبدُالعزیز المَاجِشُون حدثنا محمد بن المُنْکَدِرِ عن جابرِ بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہما قال قال النبیُّ صَلَّی

۸۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُنِى دَخَلْتُ الجَنَّةَ فَاِذَا اَنا بالرُّمَيْصَاءِ اِمْرَاَةِ اَبِىْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فقالَ هٰذا بلالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جارِيَةٌ فَقُلْتُ لمنْ هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِاُمِّىْ وَاَبِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰه اَعَلَيْكَ اَغَارُ

فرمایا۔ میں (خواب میں) (جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے قدموں کے چاپ کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا بلال رضی اللہ عنہ۔ اور میں نے ایک محل دیکھا، اس کے سامنے ایک عورت تھی۔ میں نے پوچھا، یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا، میرے دل میں آیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن مجھے عمرؓ کی غیرت یاد آئی (اور اس لئے اندر داخل نہیں ہوا) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ کیا میں آپ سے بھی غیرت کروں گا۔ یارسول اللہ(ﷺ)!

(۸۷۷) حَدَّثَنَا سعيدُ بن ابى مريم اخبرنا الليثُ قال حدثنى عقيلُ عن ابن شهابٍ قال اخبرنى سعيدُ ابن المسيب اَن اباهريرةَ رَضِىَ اللّٰهُ عنهُ قال بَيْنَمَا نحنُ عند رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَيْنَا انَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِىْ فِى الجَنةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جانت قصْرٍ فقلت لِمَنْ هٰذا القصرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَه، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عمرُ وقال اَعَلَيْكَ اَغَارُ يارسولَ اللّٰه

۸۷۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن میتب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) جنت دیکھی، میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ عمرؓ کا، پھر مجھے ان کی غیرت وحمیت یاد آئی اور میں وہیں سے لوٹ آیا۔ اس پر عمرؓ رو دیئے اور عرض کی، یارسول اللہ(ﷺ)! کیا میں آپ ﷺ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا۔

(۸۷۸) حَدَّثَنِىْ محمد بن الصَّلْتِ ابوجعفر الكوفىُّ حَدَّثَنَا ابنُ المبارك عن يونس عن الزهرى قال اخبرنى حمزةعن ابيه اَن رسولَ اللّٰه صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال بَيْنَا اَنَانَا ئِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِى اللَّبَنَ حَتّٰى انْظُرَ اِلَى الرِّيِّ يَجْرِىْ فى ظُفْرِى او فى اَظْفَارِىْ ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالوا فَمَا اَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمَ

۸۷۸۔ مجھ سے محمد بن صلت ابوجعفر کوفیؒ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں حمزہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دودھ پیا اور سیرابی کے اثر کو اپنے ناخنوں تک پر محسوس کیا۔ پھر میں نے پیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ(ﷺ) اس خواب کی تعبیر کیا ہو گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ علم۔

(۸۷۹) حَدَّثَنَا محمدُ بن عبداللّٰه ابن نمير حدثنا محمدُ بن بشر حَدَّثَنَا عبيداللّٰه قال حدثنا بكر بن سالم عن سالم عن عبداللّٰه بن عمرَ رضى اللّٰه عنهما اَن النبىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال اُرِيْتُ

۸۷۹۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبکر بن سالم نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے خواب

فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَنْزِعُ بِدَلْوٍ بَکْرَۃٍ عَلٰی قَلِیْبٍ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْذَنُوْبَیْنِ نَزْعًا ضَعِیْفًا وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَه، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا لَمْ اَرَعَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّه، حَتّٰی رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ قال ابن جُبَیْرٍ الْعَبْقَرِیّ عتاق الزرابی وقال یحیٰی اَلزَّرَابِیُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِیْقٌ مَبْثُوْثَةٌ کثیرۃٌ

میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں سے ایک اچھا بڑا ڈول کھینچ رہا ہوں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے، ضعف کے ساتھ اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہاتھ میں وہ ڈول بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر گیا، میں نے ان جیسا قوی اور باعظمت شخص نہیں دیکھا جو اتنی مضبوط قوت ارادی کے ساتھ کام کا عادی ہو، انہوں نے اتنا کھینچا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اونٹوں کے سیراب ہونے کی جگہوں کو بھر کر محفوظ کر لیا۔

(۸۸۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰه حدثنا یعقوب بن ابراھیم قال حدثنی ابی عن صالح عن ابن شھاب اخبرنی عبدالحمید ان محمدَ بن سعد اخبرہ ان اباہ قال حدثنی عبدالعزیز بن عبد اللّٰه حدثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب عن عبد الحمید ابن عبد الرحمٰن بن زید عن محمدابن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال استاذن عمرُ بْنُ الخطاب عَلٰی رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وعندہ نسوۃٌ من قریش یُکَلِّمْنَه، و یَسْتَکْثِرْنه عَالِیَةً اصواتُهن علی صوتِه فلما اسْتَاذَنَ عمرُ بْنُ الخطاب قُمْنَ فَبَادَرْنَ الحِجَابَ فأذِنَه، رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فدخَلَ عمر ورَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ فقال عمرُ اَضْحَکَ اللّٰهُ سِنَّکَ یارسولَ اللّٰه فقال النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عمرُ فَاَنْتَ احقُّ ان یَهَبْنَ یارسولَ اللّٰه ثم قال عمرُ یاعدواتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ ولاتَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نعم اَنْتَ اَفَظُّ واَغْلَظُ من رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیهًایا ابْنَ الْخَطَّابِ والذی نَفْسِی بِیَدِهٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ سَالِکاً فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّاغَیْرَ فَجِّکَ

۸۸۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبدالحمید نے خبر دی، انہیں محمد بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا۔ اور مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید نے، ان سے محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی اس وقت حضور اکرم ﷺ کے پاس قریش کی چند عورتیں (امہات المؤمنین میں سے) بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور آنحضور ﷺ کی آواز سے بھی بلند آواز کے ساتھ آپ سے نفقہ میں زیادتی کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ یوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ تمام خواتین کھڑی ہو کر پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔ آخر حضور اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دی اور وہ داخل ہوئے تو آنحضور ﷺ مسکرا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، مجھے ان عورتوں پر ہنسی آ رہی تھی جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، لیکن آپ کی آواز سنتے ہی پردے کے پیچھے بھاگ گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ)! ڈرنا تو انہیں آپ سے چاہئے تھا پھر انہوں نے (عورتوں سے) کہا، اے اپنی جانوں کی دشمن! تم مجھ سے تو ڈرتی ہو اور حضور اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے کہا کہ ہاں، آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے مقابلے میں آپ کہیں زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ

نے فرمایا، اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر کبھی شیطان آپ کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا ہے۔ تو اسے چھوڑ کر کبھی دوسرے راستے پر ہو لیتا ہے۔

(۸۸۱) حَدَّثَنَا محمدُ بم المثنی حدثنا یحییٰ عن اسماعیل حدثنا قیس قال قال عبداللّٰه مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ

۸۸۱۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پھر ہمیں ہمیشہ عزت حاصل رہی ہے۔

(۸۸۲) حَدَّثَنَا عبدانُ اخبرنا عبداللّٰه حدثنا عمرُ بن سعید عن ابن ابی ملیکة انه سمع ابنَ عباسٍ یقول وُضِعَ عمرُ علی سریرہ فتکنّفهُ الناسُ یدْعُونَ ویُصَلُّونَ قَبْلَ ان یُرْفَعَ واَنَا فیهم فَلَمْ یَرُعْنِی اِلّا رجلٌ اٰخِذٌ مَنْکِبی فاذا علیٌّ فَترحَّمَ علی عمرَ وقال ماخَلَّفت احدًا احبَّ اِلَیَّ اَنْ الْقیَ اللّٰه بمثلِ عملِه منک واَیْمُ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُ لَاَظنُّ اَنْ یَجْعلکَ اللّٰه مَعَ صَاحِبَیْکَ وَحَسِبْتُ اَنِّیْ کُنْتُ کَثِیْرًا اَسْمَعُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَهبْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَابوبکر وعُمَرُ

۸۸۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے تابوت پر (شہادت کے بعد) رکھا گیا تو تمام لوگوں نے نعش مبارک کو گھیر لیا۔ اور ان کے لئے دعا صلاۃ پڑھنے لگے، نعش ابھی اٹھائی نہیں گئی تھی میں بھی وہیں موجود تھا۔ اسی حالت میں اچانک ایک صاحب نے میرا شانہ پکڑ لیا، میں نے دیکھا تو وہ علی کرم اللہ وجہہ تھے۔ پھر انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا رحمت کی اور ان کی نعش کو مخاطب کر کے فرمایا، آپ نے اپنے بعد کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ اسکے عمل جیسا عمل کرتے ہوئے میں اللہ سے جاملوں، اور خدا کی قسم مجھے تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے تھے کہ "میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں، ابوبکر اور عمر باہر آئے۔"

(۸۸۳) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا یزیدُ بنُ زریعٍ حدثنا سعیدٌ وقال لی خلیفةُ حدثنا محمدُ بن سواء وکَهْمَسٌ بنُ المِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سعیدٌ عن قتادةَ عن انسِ بنِ مالکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَعِدَ النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُحُدٍ ومعه ابوبکر وعمرُ وعثمانُ فَرَجَفَ بهم فَضَرَ بَه' بِرِجْلِهٖ وقال اثْبُتْ اُحُدُ فَمَاعَلَیکَ اِلّا نَبِیٌّ اَوْصِدِّیْقٌ اَوْشَهِیْدَانِ

۸۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کی، ان سے محمد بن سواء اور کہمس بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے تو آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ کانپنے لگا تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں سے اسے تھپکی دی اور فرمایا، احد! ٹھہرا رہ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو (۲) شہید ہی تو ہیں۔

(۸۸۴) حَدَّثَنَا یحییَ بن سلیمان قال حدثنی ابنُ وهب قال حدثنی عمرُ هُوَابن محمد اَن زیدَ بن اسلم حدثه عن ابیه قال سألنی ابن عمرعن بعض شأنِه یعنی عمرؓ فاخبرتُه فقال مارَاَیت احدًا قط بعدَ رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حین قُبِضَ کانَ اَجدَّ وَاَجوَدَ حتی انتهی من عمرَ بن الخطاب

۸۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا، اوران سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اپنے والد عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے، جو میں نے انہیں بتا دیئے تو انہوں نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کے بعد میں نے کسی شخص کو معاملات میں اتنی انتھک کوشش کرنے والا اور اتنا زیادہ سخی نہیں دیکھا اور یہ خصائل عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر ہی ختم ہو گئے۔

(۸۸۵) حَدَّثَنَا سلیمان بن حرب حدثنا حمادُ بن زید عن ثابتٍ عن انسٍ رضی اللّٰه عنه اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن السَّاعَةِ فقال متی الساعةُ قال ومَاذَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَاشیْئَ الا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فقال اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قالَ انسٌ فما فَرِحْنَا بِشیْئٍ فَرَحَنَا بقولِ النبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ انسٌ فَاَنَا اُحِبُّ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابکرٍ و عمرَ و اَرْجُو انْ اَکُوْنَ معهم بِحُبِّیْ اِیَّاهُمْ وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بمثلِ اَعمالِهم

۸۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھا کہ قیامت کب قائم ہو گی؟ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اور تم نے قیامت کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی کچھ بھی نہیں سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تمہارا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہو گا جن سے تمہیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی ہو گی جتنی آپ کے اس ارشاد سے ہوئی کہ "تمہارا حشر انہیں کے ساتھ ہو گا جن سے تمہیں محبت ہے۔" انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امیدوار ہوں کہ میرا حشر انہیں حضرات کے ساتھ ہو گا۔ اگرچہ میرے عمل ان کے جیسے نہیں ہیں۔

(۸۸۶) حَدَّثَنَا یحییَ بن قَزَعَةَ حَدَّثَنَا ابراهیمُ بن سعد عن ابیه عن ابی سلمة عن ابی هریرةَ رضی اللّٰه عنه قال قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فان یَکُ فی اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّه عُمَرُ زاد زکریاء بن ابی زائدة عن سعد عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِی اسرَائِیلَ رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَکُوْنُوْا اَنبیاءَ فَاِنْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِیْ منهم اَحَدٌ فَعُمَرُ

۸۸۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم سے پہلی امتوں میں محدث (جن کی زبان پر حق اور فیصلہ خداوندی خود بخود اللہ کے حکم سے جاری ہو جایا کرتا تھا) ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ زکریا بن زائدہ نے اپنی روایت میں سعد کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم سے پہلی بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوا کرتے

تھے کہ نبی نہیں ہوتے تھے اور اس کے باوجود، (فرشتوں کے ذریعہ) ان سے کلام ہوا کرتا تھا۔ اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوسکتا ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

(۸۸۷) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بن یوسف حدثنا اللیثُ حدثنا عُقَیلٌ عن ابن شهابٍ عن سعید بن المسیبِ وابی سلمة بن عبدالرحمٰن قالا سَمِعْنا اباهریرةَ رضی اللّٰه عنه یقول قال رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم بینما رَاعٍ فِي غَنمهِ عَدَا الذِّئبُ فَاَخذَ منها شَاةً فطلبَها حتّٰی استنقذها فالتفتَ الیه الذِّئبُ فقال له' مَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ لَیس لها رَاعٍ غیری فقال النَّاس سبحانَ اللّٰه فقال النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِه وَاَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَمَا ثَمَّ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ

۸۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عُقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ہم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک چرواہا اپنا ریوڑ چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیئے نے اس کی ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ پھر بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہوا اور بولا (خرق عادت کے طور پر) یوم السبع میں اس کی حفاظت کرنے والا کون ہوگا، جب میرے سوا اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا، صحابہؓ اس پر بول اٹھے، سبحان اللہ! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس واقعہ پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی حالانکہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما موجود نہیں تھے۔

(۸۸۸) حَدَّثَنَا یحییَ بنُ بکیر حدثنا اللیثُ عن عقیلٍ عن ابن شهابٍ قال اخبرنی ابوامامة بن سهل بن حُنیف عن ابی سعیدِ الخدری رضی اللّٰه عنه قال سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقول بَیْنا اَنا نائمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ عُرِضُوْا عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْهَا مَایَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِکَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ وعلیه قَمِیْصٌ اجترُّهُ قالُوْا فَمَا اَوَّلْتَه یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قالَ الدِّیْنَ

۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عُقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو قمیص پہنے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض کی قمیص صرف سینے تک کی تھی اور بعض کی اس سے بھی چھوٹی اور میرے سامنے عمرؓ پیش کئے گئے تو وہ اتنی بڑی قمیص پہنے ہوئے تھے کہ چلتے ہوئے گھسٹتی تھی۔ صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دین۔

(۸۸۹) حَدَّثَنَا الصلتُ بن محمدٍ حدثنا اسماعیلُ بن ابراهیمَ حدثنا ایوبُ عن ابن ابی مُلَیْکَةَ عَنِ المِسوَرِ بن مَخرمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عمرُ جعل یَالَمُ فَقَالَ لَهُ ابن عباس وکانّه یُجَزِّعُه' یاامیرَ المُؤمنین ولئن کَانَ ذٰلک لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ

۸۸۹۔ ہم سے صلت ابن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیئے گئے تو بڑی کرب و بے چینی کا اظہار آپ کی طرف سے ہوا۔ اس موقعہ پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے تسلی و تشفی کے طور پر کہا کہ یا امیر المؤمنین! آپ اس درجہ گھبرا کیوں رہے

صحبتہ ثم فارَقتہ، وھو عنکَ راضٍ ثم صَحِبْتَ ابابکر فاحَسَنْتَ صحبتہ. ثم فارقتہ، وھو عَنْکَ راضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَھُمْ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَھُمْ ولئن فارقتھم لَتُفَارِقَنَّھُمْ وَھُمْ عَنْکَ راضُوْن، قال اَمَّا ماذکرتَ من صُحبۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ورضاہ فَاِنّما ذَاکَ مَنٌّ مِنَ اللّٰہِ تَعالٰی مَنَّ بہ عَلَیَّ واَمَّاما ذکرتَ من صُحبۃِ ابی بکر و رِضاہ فانما ذاکَ مَنٌّ من اللّٰہ جَلَّ ذِکْرُہ، مَنَّ بِہٖ عَلَیَّ وَاَمَّاما تَرٰی من جزعی فھو من اَجْلِکَ واَجْلِ اَصْحَابِکَ واللّٰہِ لَوْ اَن لی طِلَاعَ الارضِ ذھبًا لَا فْتَدَیْتُ بِہٖ مِنْ عذابِ اللّٰہِ عزوجل قَبْلَ اَنْ اَرَاہُ قال حَمَّاد بن زید حدثنا ایوب عن ابن ابی مُلَیْکَۃَ عن ابن عباس دخلتُ علی عمرَ بھذا

ہیں حالانکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور آنحضور ﷺ کی صحبت کا پورا حق ادا کیا، پھر جب آپ آنحضور ﷺ سے جدا ہوئے تو آنحضور ﷺ آپ سے خوش اور راضی تھے۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اٹھائی اور ان کی صحبت کا بھی آپ نے پورا حق ادا کیا اور جب جدا ہوئے تو وہ بھی آپ سے راضی اور خوش تھے، آخر میں مسلمانوں کی صحبت آپ کو حاصل رہی، ان کی صحبت کا بھی آپ نے پورا حق ادا کیا ہے اور اگر آپ ان سے جدا ہوئے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہیں بھی آپ اپنے سے خوش اور راضی ہی چھوڑیں گے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا اور آنحضور ﷺ کی رضاو خوشی کا جوذکر کیا ہے تو یقیناً یہ صرف اللہ تعالیٰ کا ایک فضل اور احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے، اسی طرح جو آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور ان کی رضاو خوشی کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان تھا، لیکن جو گھبراہٹ اور پریشانی مجھ پر طاری آپ دیکھ رہے ہیں وہ آپ کی وجہ سے اور آپ کے ساتھیوں کی وجہ سے ہے اور خدا کی قسم، اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سامنا کرنے سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات کی کوشش کرتا، حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہی حدیث۔

(۸۹۰) حَدَّثَنَا یُوسُفُ بن موسٰی حدثنا ابواسامۃَ قال حدثنی عثمانُ بن غِیَاثٍ حَدَّثَنَا ابوعثمانَ النھدیُّ عن ابی موسٰی رضِی اللّٰہ عَنْہُ قال کُنْتُ مع النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ المدینۃِ فَجَاء رجلٌ فاسْتَفْتَحَ فقال النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَہ، وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَفَتَحْتُ لا فاذا ابوبکر فَبَشَّرْتُہ بما قال النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فحَمِدَاللّٰہ ثم جا ء رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فقال النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَہ، وَبَشِّرْہُ بالجنَّۃ ففتحتُ لہ فاذ ا ھو عمرُ فاخبرتُہ بما قال النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فحَمِدَاللّٰہ ثُمَّ

۸۹۰۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ابوعثمان نہدی نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ کے ایک باغ میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ایک صاحب نے آکر دروازہ کھلوایا، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنادو۔ میں نے دروازہ کھولا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے انہیں نبی کریم ﷺ کے فرمانے کے مطابق جنت کی بشارت سنائی تو انہوں نے اس پر اللہ کی حمد وثنا کی پھر ایک صاحب آئے اور دروازہ کھلوایا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس موقعہ پر بھی یہی فرمایا کہ دروازہ ان کے کھول دو، اور انہیں جنت کی بشارت سنادو۔ میں نے دروازہ کھولا تو عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ انہیں بھی

اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فقال لی افْتَحْ لَه، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوَی تصِیبُه، فاذا عثمانُ فَاَخْبَرْتُه، بِمَا قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَاللّٰه ثم قال اللّٰهُ المستعانُ

جب حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی اطلاع سنائی تو انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ ان کے لئے بھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ ان مصائب اور آزمائشوں کے بعد جن سے انہیں (دنیا میں) دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جب میں نے آپؓ کو حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی اطلاع دی تو آپ نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد میں فرمایا کہ اللہ مدد کرنے والا ہے۔

(۸۹۱) حَدَّثَنَا یحیَی بن سلیمان قال حدثنی ابنُ وهب قال اخبرنی حیوة قال حدثنی ابوعقیل زهرة بن معبد انه سَمِعَ جدَّه عبدَاللّٰه بن هشام قال كُنَّا مع النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وهو اٰخِذٌ بِیَدِ عمرَ بن الخطّاب

۸۹۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیوٰۃ نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضور اکرم ﷺ اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔

باب ۳۸۹. مناقب عثمانَ بن عفان ابی عَمْرٍو القرشی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَحْفِرْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَها عُثْمَانُ وَقَالَ من جَهَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَه، عثمانُ

۳۸۹۔ ابوعمرو عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص بئر رومہ (ایک کنواں) کو خرید کر سب کے لئے عام کردے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خرید کر عام کردیا تھا اور آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے لشکر) کو سامان سے لیس کرے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

(۸۹۲) حَدَّثَنَا سلیمانُ بنُ حربٍ حدثنا حمادٌ عن أیّوب عن ابی عثمان عن ابی موسٰی رضی اللّٰه عنه اَن النبیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حائطًا واَمَرَنی بحِفْظِ الحائطِ فَجَاءَ رجلٌ یَسْتَاذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَه، وبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذا ابوبكر ثم جَاءَ اٰخَرُ یستاذِنُ فقال ائْذَنْ لَه، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فاذا عمرُ ثم جَاءَ اٰخرُ یستاذِنُ فَسَكَتَ هنیئةً ثم قال ائْذَنْ لَه، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوَی تُصِیبُه، فاذا عثمان بن عفان قال حماد وحدثنا عاصم الْاَحْوَلُ وعلیُّ بن الحكم سمعا اباعثمان یحدث عن ابی موسی بنحوه وزاد فیه عاصم اَنَّ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۸۹۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں دروازہ پر حفاظت کرتا رہوں۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے پھر دوسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ آنحضور ﷺ تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوگئے، پھر فرمایا کہ انہیں بھی اجازت دے دو اور (دنیا میں) ایک آزمائش سے گذرنے کے بعد جنت کی بشارت

لَّمَ كان قاعدًا فی مكان فيه ماءٌ قد انكَشَفَ
رُكْبَتَيهِ اور كبته فلما دَخَلَ عثمانُ غَطَّاهَا

بھی سنا دو۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ حماد نے بیان کیا۔ اور ہم سے
عاصم احول اور علی بن حکم نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوعثمان سے سنا
اور وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح حدیث بیان کرتے
تھے، لیکن عاصم نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ نبی کریم
ﷺ اس وقت ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے جس کے اندر پانی تھا اور آپ
اپنے دونوں گھٹنے یا ایک گھٹنہ کھولے ہوئے تھے لیکن جب عثمان رضی اللہ
عنہ داخل ہوئے تو آپ نے چھپالیا تھا۔

۸۹) حَدَّثَنِیُ اَحمدُ بن شبيبِ بن سعد قال
ثَنِیُ ابی عن يونس قال ابنُ شهاب اخبرنی
وةُ اَنُ عبيدالله بن عدی بن الخيار اخبره اَن
سُوَرَ بُنَ مَخُرَمَةَ وعبدالرحمٰن بن الاسود ابن
يَغُوث قالَا مايمنعک اَنُ تُكَلِّم عُثمانَ لِاَخِيُهِ
يدِ فقد اَكُثَرَالناسُ فيه فقصدتُ لعثمانَ حتی
جَ الی الصلاةِ قلتُ اِنَّ لی اِلَيُکَ حاجةً وهی
يحَةٌ لَکَ قَالَ يَاايُّهَا المرءُ مِنُکَ قال معمرٌ
قال اَعُوُذُ باللّٰهِ مِنُکَ فانصرفُت فَرَجَعُتُ
م اِذُجَاءَ رَسُوُلُ عثمانَ فَاَتَيُتُه' فقال
صِيُحَتُکَ فقلتُ اِنَّ اللّٰهَ سبحانه بَعَثَ محمدًا
ی اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ بالحقِ واَنُزَلَ عليه الكتابَ
تَ مِمَّنُ استجابَ لِلّٰهِ ولرسولِهٖ صَلَّی اللّٰهُ
هِ وَسَلَّمَ فهاجرتَ الهِجُرَتَيُنِ وَصَحِبُتَ رَسُوُلَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيُتَ هَدُيَه' وقد اَكُثَرَ
سُ فی شَاُنِ الوليدِ قال اَدركتَ رَسُوُلَ اللّٰهِ
ی اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قُلُتُ لاولكن خَلَصَ اِلَیَّ من
مِهٖ مَايَخُلُصُ الی الُعَذُرَاءِ فِی سِتُرِهَا قَالَ اَمَّا بَعُدُ
اللّٰه بَعَثَ مُحَمَّدً صَلَّی اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ بالحقِ
تُ ممن استجاب لِلّٰه ولرسولِهٖ واٰمَنُتُ بما
ثَ بِهٖ وهاجرتُ الهِجُرَتَيُنِ كما قلتَ وصحبتُ
وُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وبَايَعُتُه فوا للّٰه
صيتُه ولاغَشَشُتُه حتی تَوَفَّاه اللّٰهُ ثم ابوبكر

۸۹۳۔ ہم سے احمد بن شبیب بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، کہ ابن شہاب
نے بیان کیا اور انہیں عروہ نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے
خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما
نے ان سے کہا کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید کے
بارے میں (جسے عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر بنایا تھا) کیوں گفتگو
نہیں کرتے، لوگوں میں اس مسئلہ پر بڑی بے چینی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ
عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا اور جب وہ نماز کے لئے باہر تشریف
لائے تو میں نے عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت ہے اور وہ ہے
آپ کے ساتھ ایک خیر خواہی! اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے
میاں! تم سے (میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں) معمر نے بیان کیا کہ میرا
خیال ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا ''اعوذ باللہ منک۔'' میں واپس
ان حضرات کے پاس آ گیا۔ اتنے میں عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد بلانے
کے لئے آیا۔ میں جب اس کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوا، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری خیر خواہی (نصیحت) کیا
تھی؟ میں نے عرض کی، اللہ سبحانہ، تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا
اور ان پر کتاب نازل کی۔ آپ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے
اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ نے دو ہجرتیں
کیں۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت اٹھائی اور آپ کے طریقے اور سنت کو
دیکھا لیکن لوگوں میں ولید کی وجہ سے بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے (اس
کے خلاف شریعت کاموں کی وجہ سے۔) عثمان رضی اللہ نے اس پر
پوچھا۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں
(اگرچہ پیدائش حضور اکرم ﷺ کے دور ہی کی ہے) لیکن حضور اکرم ﷺ

مِثْلُه، ثم عُمَرُ مِثْلُه، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لى من الحقِّ مثلُ الذى لهم قلتُ بَلٰى قال فما هٰذِهِ الاحاديثُ الَّتِىْ تَبْلُغُنِىْ عَنْكُمْ اماما ذَكَرْتَ من شأن الوليد فَسَنَاْخُذُ فيه بالحقِ ان شاءَ اللّٰهُ ثم دَعَا عَلِيًّا فَاَمَرَه، ان يَجْلِدَه، فَجَلَدَه، ثَمَانِيْنَ

کی احادیث ایک کنواری لڑکی تک اس کے تمام پردوں کے باوجود جب پہنچ چکی ہیں تو مجھے کیوں نہ معلوم ہوتیں، ❶ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امابعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کرنے والوں میں ہی تھا۔ حضور اکرم ﷺ جس دعوت کو لے کر بھیجے گئے تھے میں اس پر مکمل طریقے سے ایمان لایا اور (جیسا کہ آپ نے کہا دو ۲ ہجرتیں بھی کیں، میں حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے بھی فیض یاب ہوا ہوں اور آپ سے بیعت بھی کی ہے۔ پس خدا گواہ ہے کہ میں نے کبھی آپ کے حکم سے سرتابی نہیں کی اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی فریب کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ رہا۔ تو کیا جب کہ مجھے ان کا جانشین بنا دیا گیا ہے تو مجھے وہ حقوق حاصل نہیں ہوں گے جو انہیں تھے؟ میں نے عرض کی کہ کیوں نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر ان باتوں کے لئے کیا جواز رہ جاتا ہے جو آپ لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچتی رہتی ہیں لیکن آپ نے جو ولید کے حالات کا ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ ہم اس معاملے میں حق پر ہی قائم رہیں گے۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ ولید کو کوڑے لگوائیں۔ چنانچہ آپ نے اسے اسی ۸۰ کوڑے لگوائے۔ ❷

(۸۹۴) حَدَّثَنِىْ محمدُ بنُ حاتمِ بْنِ بَزِيع حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عبدالعزيز بن ابى سلمة الماجِشُوْنَ عن عبيداللّٰه عن نافعٍ عن ابن عمرَ رَضِىَ اللّٰهُ عنهما قال كُنَّا فى زَمَنِ النبىِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لانَعْدِلُ بابى بكر اَحَدًا ثم عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثم نَتْرُكُ اصحابَ النبىِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۹۴۔ مجھ سے محمد بن حاتم بن بزیع نے حدیث بیان کی، ان سے شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں قرار دیتے تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو، اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کے صحابہؓ پر ہم کوئی بحث

---

❶ یعنی حضور اکرم ﷺ کے فرمودات کی اشاعت اتنی عام اور شائع وضائع ہے کہ ان کے علم سے کوئی مسلمان خالی نہیں۔ کنواری لڑکی جو اپنی شرم وحجاب کے لئے مشہور ہے۔ وہ بھی آپ کے فرمودات کا علم رکھتی ہے تو پھر مجھے کیوں نہ ہوگا جب کہ میں انہیں حاصل کرنے کے لئے کوششیں بھی کرتا رہا ہوں۔

❷ ولید کی دوسری بے راہ روی کے تذکروں کے ساتھ جو خاص واقعہ اس وقت پیش آیا تھا وہ اس کے شراب پینے کا تھا اور اس پر مسلمانوں میں بڑی بے چینی ہوگئی تھی۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتظامات کے خلاف بعض لوگ صرف فتنہ پردازی کی غرض سے نکتہ چینی کیا کرتے تھے، اس لئے جب عبیداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور عوام وخواص کی اس واقعہ پر عام بے چینی کا ذکر کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے بھی اولاً اسی نقطہ نظر کی ترجمانی سمجھی اور اس پر ایک حد تک ناراضگی کا بھی اظہار فرمایا لیکن بعد میں واقعہ کی تحقیق کی طرف متوجہ ہوئے اور جب دو آدمیوں کی گواہی اس کے شراب استعمال کرنے پر ہوگئی تو اسے اسی ۸۰ کوڑے لگوائے، جو شراب پینے کی اسلامی شریعت میں سزا ہے۔

لانُفاضِلُ بَيْنَهُمْ تابعه عبدالله عن عبدالعزيز

(۸۹۵) حَدَّثَنَا موسىٰ بنُ اسماعيلَ حَدَّثَنا ابوعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عثمانُ هو ا بن مَوْهِبٍ قَال جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ البيتَ فَرَاٰى قَوْمًا جلوسًا فقال مَنْ هؤلاء الْقَوْمُ قالَ هؤلاء قريشٌ قال فَمَنِ الشيخُ فيهم قالوا عبدالله بن عمر قال يَاابنَ عُمَرَ اِنِّيْ سائِلُکَ عن شيءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عثمانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قال نعم فقال تَعْلَمُ اَنَّه' تَغَيَّبَ عن بدرٍ ولم يَشْهَدْ قال نعم قال تَعْلَمُ اَنَّه' تَغَيَّبَ عن بيعةِ الرضوانِ فلم يَشْهَدْهَا قال نعم قال اَللّٰهُ اَكْبَرُ قال ابنُ عُمَرَ تَعالَ اُبَيِّنْ لَکَ اَمَّا فِرَارُه' يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وغَفَرَلَه' واما تَغَيُّبُه' عن بدرٍ فانه كانتْ تَحْتَه' بنتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وكانتْ مريضةً فقالَ له رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بدرًا وسَهْمَه واَمَّا تَغَيُّبُه' عن بيعةِ الرضوانِ فَلَوْكَانَ اَحَدًا عَزَّ ببطن مكةَ من عثمانَ لَبَعَثَه' مكانَه' فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عثمانَ وكانتْ بيعةُ الرضوانِ بعدَ ماذَهَبَ عُثْمَانُ الى مكةَ فقال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عثمانَ فَضَرَبَ بِهَا على يَدِهٖ فقال هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ فقال له ابن عمرَ اِذْهَبْ بها الْاٰنَ مَعَکَ

نہیں کرتے تھے اور کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے۔ اس روایت کی متابعت عبداللہ نے عبدالعزیز کے واسطہ سے کی۔

۸۹۵۔ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی کہ اہل مصر میں سے ایک صاحب آئے اور حج بیت اللہ کیا۔ پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ ان حضرات کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ کسی نے کہا کہ یہ حضرات قریش ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ ان میں بزرگ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ انہوں نے پوچھا، اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ آپ مجھے بتائیں گے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے احد کی لڑائی سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہوا تھا، پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں، ایسا ہوا تھا، انہوں نے پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے جواب دیا کہ ہاں یہ بھی صحیح ہے۔ یہ سن کر ان کی زبان سے نکلا، اللہ اکبر! تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قریب آ جاؤ، میں تمہیں ان واقعات کی تفصیل سمجھاؤں گا۔ احد کی لڑائی سے فرار کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ بدر کی لڑائی میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ ان کے نکاح میں نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور اس وقت بیمار تھیں اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا (لڑائی میں عدم شرکت کی اجازت دیتے ہوئے) کہ تمہیں اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوگا اور اسی کے مطابق مال غنیمت سے حصہ بھی! اور بیعت رضوان میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ اس موقعہ پر وادی مکہ میں کوئی بھی شخص (مسلمانوں کی طرف کا) عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہر دلعزیز اور با اثر ہوتا تو حضور اکرم ﷺ اسی کو آپ کی جگہ وہاں بھیجتے، یہی وجہ ہوئی تھی کہ آنحضور ﷺ نے انہیں مکہ بھیج دیا تھا (تا کہ قریش کو یہ باور کرایا جا سکے کہ آنحضور ﷺ صرف عمرہ کی غرض سے آئے ہیں، لڑائی ہرگز مقصود نہیں) اور جب بیعت رضوان ہو رہی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ جا چکے تھے۔ اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور پھر اسے اپنے

دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا تھا کہ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔ ا
کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کرنے والے شخص سے فرمایا کہ
ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ (تا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی جذ
نہ پیدا ہو۔)

(۸۹۶) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا یحییٰ عن سعیدٍ عن قتادۃَ اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حدثھم قال صَعِدَ النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدًا ومعہ ابوبکر وعمرُ وعثمان فَرَجَفَ فقال اسْکُنْ اُحُدُ اَظُنُّہٗ ضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَلَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدَانِ

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیا
کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ
نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ جب احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ ۔
ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے تو پہاڑ کانپنے لگا۔ حضورا ا
ﷺ نے اس پر فرمایا، احد ٹھہر جا۔ میرا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے ا
اپنے پاؤں سے مارا بھی تھا کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو (۲) شہید
تو ہیں۔

باب ۳۹۰۔ قِصَّۃِ البَیْعَۃِ وَالاتفاقِ عَلٰی عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۰۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت اور آپ کی خلافت پر اتفا
کا واقعہ۔

(۸۹۷) حَدَّثَنَا موسَی بنُ اسماعیلَ حدثنا ابوعوانَۃَ عن حصین عن عمر بن میمون قال رَاَیْتُ عمرَ بنَ الخطابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَبْلَ اَنْ یُّصَابَ بِاَیَّامٍ بالمدینۃِ وَقَفَ علی حذیفۃَ بنِ الیمانِ وعثمانَ بنِ حنیف قَالَ کَیْفَ فَعَلْتُمَا اَتخافَانِ اَنْ تَکُوْنَا قد حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مالا تُطِیْقُ قالا حَمَّلْنَاھَا اَمْرًا ھی لہ مُطِیْقَۃٌ مَافِیْھَا کَبِیْرُ فضلٍ قال انظرا ان تَکُوْنَا حَمَّلْتُمَا الارضَ مالاَ تُطِیْقُ قال قالا لافقال عمرُ لئن سلمنی اللّٰہُ لاَدَ عَنَّ اَرَامِلَ اھلِ العراقِ لایَحْتَجْنَ اِلٰی رَجُلٍ بَعْدِیْ ابدًا قال فَمَا اَتَتْ علیہ الاَرَابِعَۃُ حَتّٰی اُصِیْبَ قال اِنِّیْ لَقَائِمٌ مَابَیْنِیْ وبَیْنَہ الاعبدُاللّٰہ بنُ عباسٍ غداۃَ اُصِیْبَ وَکَانَ اِذا مَرَّبَیْنَ الصَّفَّیْنِ قال اسْتَوُوا حتی اِذا لم یَرَفِیْھِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَکَبَّرَ ورُبَّمَا قَرَاسُوْرَۃَ یوسُفَ اوالنحل اونحو ذلک فی الرکعۃِ الاولٰی حَتّٰی یَجْتَمِعَ الناسُ فَمَا ھُوَ اِلَّا اَنْ کَبَّرَ فَسَمِعْتُہٗ یقول قَتَلَنِیْ اَوْاَکَلَنِی الْکَلْبُ حِیْنَ طَعَنَہٗ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِکِّیْنٍ

۸۹۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوا
نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عمر بن میمون نے بیا
کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہادت سے چند دن پ
مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف رضی اللہ ع
کے ساتھ کھڑے تھے اور ان سے فرمار ہے تھے کہ (عراق کی اراضی ۔
لئے، جس کا انتظام خلافت کی جانب سے ان حضرات کے سپرد کیا گ
تھا) آپ لوگوں نے کیا کیا؟ کیا آپ لوگوں کو یہ خطرہ ہوا ہے کہ ا
زمین والوں پر اتنا بوجھ پڑ گیا ہے جسے برداشت کرنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے؟ ان حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے ان پر (جزیہ وخراج کا
اتنا ہی بار ڈالا ہے جسے ادا کرنے کی ان میں طاقت ہے، اس میں کو
زیادتی نہیں کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہر حال ہمیشہ اس
لحاظ رکھنا کہ اس زمین پر خراج کا اتنا بار نہ پڑے جو زمین والوں کی طاقت
سے باہر ہو۔ بیان کیا کہ ان دو حضرات نے کہا کہ ایسا نہیں ہونے پا۔
گا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زند
رکھا تو میں عراق کی بیوہ عورتوں کے لئے اتنا کر دوں گا کہ پھر میرے بعد
وہ کسی کی محتاج نہیں رہیں گی۔ بیان کیا کہ ابھی گفتگو پر چوتھا دن ہی آیا تھ
کہ عمر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ عمر ابن میمون نے بیان کیا کہ جس

ذَاتَ طَرَفَيْنِ لَايَمُرُّ عَلٰى اَحَدٍ يمينًا وَلاَ شِمَالًا اِلَّا
طَعَنَه' حتى طَعَنَ ثَلاَ ثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ منهم
سبعةٌ فلما راى ذٰلك رجلٌ من المسلمين طَرَحَ
عليه بُرْنُسًا فلما ظَنَّ العِلْجُ انه ماخوذٌ نَحَرَ نفسه
وتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عبدِالرحمٰن بنِ عوفٍ فَقَدَّمَه'
فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَاَى الَّذِىْ اَرٰى وَاَمَّا نَوَاحِي
المسجدِ فَاِنَّهُمْ لَايَدْرُوْنَ غَيْرَ انهم قد فَقَدُوْا صوتَ
عُمَرَو هُمْ يَقُوْلُوْنَ سبحانَ اللّٰهِ سبحانَ اللّٰهِ فَصَلّٰى
بِهِمْ عبدُالرحمٰن صلاةً خفيفةً فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قال
ياابن عباسٍ اُنْظُرْ مَنْ قَتَلَنِىْ فَجَالَ ساعةً ثم جَاءَ
فقال غلامُ المُغيرةِ قال الصَّنَعُ قال نعم قال قَاتَلَهُ
اللّٰهُ لَقَدْاَمَرْتُ بِهٖ معروفًا الحمدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لم
يَجْعَلْ مِيْتَتِىْ بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِى الْاِسْلَامَ قدكنتَ
اَنْتَ وابوك تُحِبَّان ان تَكْثُرَ العُلُوجُ بالمدينة
وَكَانَ اَكْثَرَهم رقيقًا فقال اِنْ شئتَ فعلتُ اى ان
شئتَ قَتَلْنَا قال كَذَبْتَ بعد ماتكَلَّمُوْا بلسانكم
وصَلَّوا قِبلتَكم وحَجُّوا حَجَّكم فَاحْتُمِلَ الى بَيْتِه
فَانْطَلَقْنَا معه وكان الناسُ لم تُصِبْهُم مصيبةٌ قَبْلَ
يومئذٍ فَقَائِلٌ يقول لاباسَ وقائلٌ يقول اَخافُ عليه
فاُتِيَ بنبيذٍ فَشَرِبَه' فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ ثم اُتِيَ بِلَبَنٍ
فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ من جُرْحِهٖ فعلموا اَنَّه' مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا
عليه وجاء النَّاسُ يُثْنُوْنَ عَلَيه وجَاءَ رَجُلٌ شابٌّ
فقال اَبْشِرْ ياامير المؤمنين بِبُشْرَى اللّٰهِ لَكَ مِنْ
صحبةِ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِدَمٍ فى
الاسلام مَاقدعلمتَ ثم وُلِّيْتَ فَعَدَلْتَ ثم شهادةٌ
قال وَدِدْتُ اَنَّ ذٰلك كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَالِي فلما
اَدْبَرَ اِذَا اِزَارُه' يَمَسُّ الارضَ قال رُدُّوْا عَلَيَّ الغلام
قال ابنَ اَخِيْ اِرْفَعْ ثَوْبَكَ فَاِنَّه' اَبْقٰى لثوبك
وَاَتْقٰى لِرَبِّكَ ياعبدَاللّٰه بنَ عُمَرَ اُنْظُرْ ما عليَّ من
الدين فَحَسَبُوْه فَوَجَدُوْه سِتَّةً وثَمَانِيْنَ الفًا اونحوه

صبح کو آپ شہید کئے گئے، میں (فجر کی نماز کے انتظار میں، صف کے
اندر) کھڑا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان عبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنہ کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ آپ کی عادت تھی کہ جب صف سے گذرتے
تو فرماتے جاتے کہ صفیں سیدھی کرلو اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی
خلل باقی نہیں رہ گیا ہے تب آگے (مصلے پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے۔
آپ (فجر کی نماز کی) پہلی رکعت میں عموماً سورۂ یوسف، سورۂ نحل یا اتنی ہی
طویل کوئی سورت پڑھتے۔ یہاں تک کہ لوگ جمع ہوجاتے اس دن ابھی
آپ نے تکبیر کہی ہی تھی کہ میں نے سنا، آپؓ فرمارہے ہیں کہ مجھے قتل
کردیا یا کتے نے کاٹ لیا۔ ابولؤلؤ نے آپ کو زخمی کردیا تھا اس کے بعد
بدبخت اپنا دو دھاری ہتھیار لئے دوڑنے لگا اور دائیں بائیں جدھر بھی
پھرتا تو لوگوں کو زخمی کرتا جاتا اس طرح اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کردیا۔
جن میں سات حضرات نے شہادت پائی۔ مسلمانوں میں سے ایک
صاحب نے جب یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے اپنی لمبی ٹوپی
(برنس) اس پر ڈال دی، بدبخت کو جب یقین ہوگیا کہ اب پکڑلیا جائے
گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن
عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے بڑھادیا (نماز پڑھانے کے
لئے۔) (عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ) جو لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے
قریب تھے انہوں نے بھی وہ صورت حال دیکھی جو میں دیکھ رہا تھا، لیکن
جو لوگ مسجد کے کنارے پر تھے (پیچھے کی صفوں میں) تو انہیں کچھ معلوم
نہیں ہوسکا۔ البتہ چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کی آواز (نماز میں) انہوں نے
نہیں سنی تو کہتے رہے کہ سبحان اللہ، سبحان اللہ! حیرت وتعجب کی وجہ سے)
آخر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت ہلکی نماز پڑھائی۔
پھر جب لوگ واپس ہونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابن عباس!
دیکھو مجھے کس نے زخمی کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر گھوم
پھر کر دیکھا اور فرمایا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام (ابولؤلؤ) نے آپ کو
زخمی کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہی جو کاریگر ہے؟ جواب
دیا کہ جی ہاں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا اسے برباد کرے۔
میں نے تو اسے اچھی بات کہی تھی (جس کا اس نے یہ بدلہ دیا) اللہ تعالیٰ کا
شکر ہے کہ میری موت اس نے کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو
اسلام کا مدعی ہو۔ تم اور تمہارے والد (عباس رضی اللہ عنہ) اس کے بہت

قال اِنْ وفٰی له مالُ اٰلِ عمرَ فَاَدِّهِ من اموالهم وَاِلَّا فَسَلْ فی بنی عدی بن کعب فان لَمْ تَفِ اَمْوالُهم فَسَلْ فی قریشٍ ولا تَعْدُهُمْ اِلٰی غیرِهم فَاَدِّعَنِّیْ هذا المالَ اِنْطَلِقْ اِلٰی عَائشةَ امِ المؤمنین فقل یَقْرَأُ عَلَیکَ عمرُالسَّلامَ وَلا تَقُلْ امیرَالمُؤمِنِیْنَ فانی لستُ الیومَ للمؤمنین امیرًا وقُلْ یَسْتَاْذِنُ عمرُ بن الخطاب ان یُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَیْهِ فَسلَّمَ وَاسْتَاْذَنَ ثم دَخلَ عَلَیْهَا فَوَجَدَهَا قاعدةً تَبْکِیْ فَقَالَ یَقْرَأُ علیک عمرُ بن الخطاب السلامَ ویستاذنُ ان یُدْفَنَ مع صَاحِبَیْهِ فقالتْ کنتُ اُرِیْدُه لِنَفسِیَ وَلَاُوْثِرَنَّ به الیومَ علی نفسی فلما اَقْبَلَ قیل هٰذا عبدُاللّٰه بنُ عُمَرَ قَدْجَاءَ قال اِرْفَعُوْنِیْ فَاَسْنَدَه' رجلٌ الیه فقال مَالَدَیْکَ قال الذی تُحِبُّ یاامیرَالمؤمنین اَذِنَتْ قال الحمدُ لِلّٰه ماکان من شیءٍ اَهَمُّ اِلَیَّ مِنْ ذٰلِکَ فَاِذَا اَنَا قَضَیْتُ فاحْمِلُوْنی ثم سَلِّمْ فَقُلْ یَستاذِنُ عمرُ بن الخطاب فَاِنْ اَذِنَتْ لِیْ فَاَدْخِلونی وان رَدَّتْنِیْ رُدُّوْنی الی مقابِرِالمسلمین وجَائَتْ اُمُّ المؤمنین حَفْصَةُ والنساءُ تَسِیرُ معها فلما رَاَیْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَیْهِ فَبَکَتْ عِنْدَه' ساعَةً واستأذن الرجالُ فَوَلَجَتْ داخِلًا لهم فَسَمِعْنَا بُکَاءَ هَا مِنَ الدَاخِلِ فقالوا اَوْصِ یاامیرَالمُؤْمنین استَخْلِفَ قال مَااَجِدُ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلاءِ النفرِ اوالرهْطِ الَّذِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وهو عنهم رَاضٍ فَسَمّٰی علیًّا وعثمانَ والزبیرَ وطلحةَ وَسعدًا وعبدَالرحمٰن وقال یَشْهَدُکُمْ عبدُاللّٰه بنُ عمرَوَ لیس له من الاَمْرِ شَیْءٌ کَهَیْئَةِ التَّعْزِیَةِ له فان اَصَابَتِ الْاِمْرَةُ سعدًا فَهُوَ ذاکَ والا فَلْیَسْتَعِن به اَیُّکُمْ مَا اُمِّرَ فَاِنِّیْ لَمْ اَعْزِلْه' عَنْ عِجْزٍ وَلَا خِیانَةٍ وقال اُوْصِی الخلیفةَ مِنْ بعدی بالمهاجرین

خواہش مند تھے کہ عجمی غلام مدینے میں زیادہ سے زیادہ لائے جائیں، یوں بھی ان کے پاس غلام بہت تھے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اگر آپ فرمائیں تو ہم بھی کر گذریں، مقصد یہ تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم (مدینہ میں مقیم عجمی غلاموں کو) قتل کر ڈالیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ انتہائی غلط فکر ہے۔ خصوصاً جب کہ تمہاری زبان میں گفتگو کرتے ہیں، تمہارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور تمہاری طرح حج ادا کرتے ہیں (یعنی جب وہ مسلمان ہو گئے ہیں پھر ان کا قتل کس طرح جائز ہوسکتا ہے) پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر اٹھا کر لایا گیا اور ہم آپ کے ساتھ ساتھ آئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر کبھی اس سے پہلے اتنی بڑی مصیبت آئی ہی نہیں تھی (عمر رضی اللہ عنہ کے زندہ بچ جانے کے متعلق لوگوں کی رائے بھی مختلف تھی) بعض تو یہ کہتے تھے کہ کچھ نہیں ہوگا (اچھے ہو جائیں گے) اور بعض یہ کہتے تھے کہ آپؓ کی زندگی خطرہ میں ہے۔ اس کے بعد کھجور کا پانی لایا گیا اور آپ نے اسے نوش فرمایا تو وہ آپ کے پیٹ سے باہر نکل آیا۔ پھر دودھ لایا گیا۔ اسے بھی جوں ہی آپ نے پیا زخم کے راستے وہ بھی باہر نکل آیا۔ اب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ آپ کی شہادت یقینی ہے۔ پھر ہم اندر گئے اور لوگ آپ کی تعریف و توصیف کرنے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان اندر آیا اور کہنے لگا، یا امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ابتداء میں اسلام لانے کا شرف حاصل کیا۔ جو آپ کو معلوم ہے (یعنی جو بشارتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملی ہیں۔) پھر آپ والی بنائے گئے اور عدل و انصاف سے حکومت کی اور پھر شہادت پائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس پر بھی خوش تھا کہ ان باتوں کی وجہ سے برابر پر میرا معاملہ ختم ہو جاتا، نہ عقاب ہوتا اور نہ ثواب! جب وہ نوجوان جانے لگا تو اس کا تہبند (ازار) لٹک رہا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لڑکے کو میرے پاس واپس بلا لاؤ۔ (جب وہ آئے تو) آپ نے فرمایا۔ میرے بیٹے! یہ اپنا کپڑا اٹھائے رکھو (زمین سے) کہ اس سے تمہارا کپڑا بھی زیادہ دنوں تک چلے گا اور تمہارے رب سے تقویٰ کا بھی باعث ہے۔ اے عبداللہ بن عمر! دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ جب لوگوں نے آپ پر قرض کا شمار کیا تو تقریباً چھیاسی ہزار ۸۶۰۰۰ نکلا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ قرض آل عمر

الاولین ان یَعرِفَ لھم حَقَّھُمْ وَیَحفَظُ لَھُمْ حُرمَتَھُمْ واُوصِیہِ بالانصار خیرًا الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ والْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِھِمْ ان یُقبَلَ من مُحْسِنِھم وان یُعفٰی عن مُسِیْئِھم واُوصِیہ باھل الامصار خیرًا فَاَنَّھُمْ رِدْءُ الاسلام وَجُبَاۃُ الْمَالِ وغَیْظُ العدوو ان لایُؤخَذَ منھم اِلَّا فَضْلُھُمْ عن رضاھم وَاُوصِیہِ بالاَعْرَابِ خیرًا فانھم اَصْلُ العَرَبِ ومادۃُ الاسلامِ ان یُوْخذ من حواشی اموالِھم وتُرَدَّ علی فُقَرائِھم واُوصِیہ بذمۃ اللّٰہ وذمۃ رسولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان یُوْفٰی لھم بِعَھْدِھِمْ وان یُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِھِمْ ولایُکَلَّفُوْا اِلا طاقتھم فلما قُبِضَ خَرَجْنَا بہ فانْطَلَقْنَا نَمْشِی فَسَلَّمَ عبدُاللّٰہ بنُ عمرَ قال یستاذن عمرُ بنُ الخطاب قالتْ اَدْخِلُوْہُ فَاُدْخِلَ فَوُضِعَ ھُنَالکَ مع صا حبیہ فلما فُرِغَ من دفنہ اجتمعَ ھٰؤلاءِ الرھط فقال عبدُالرحمٰن اِجْعَلُوا اَمْرَکم الی ثلاثۃٍ منکم فقال الزبیرُ قد جعلتُ اَمْرِی الی علیٍ فقال طلحۃُ قد جعلتُ اَمْرِی الی عثمانَ وقال سعدٌ قد جعلتَ اَمْرِی الی عبدِالرحمٰنِ بنِ عَوْفٍ فقال عبدُالرحمٰن اَیُّکُمَا تَبَرَّأَ من ھذا الاَمرِ فَنَجْعَلَہ' الیہ واللّٰہ علیہ والاسلامُ لَیَنْظُرَنَّ اَفْضَلَھُمْ فِی نَفْسِہِ فَاُسْکِتَ الشَّیْخَان فقال عبدُالرحمٰنِ افتجعلونہ اِلَیّ واللّٰہِ علیّ اَنْ لَاآلُوَ عن افضلِکم قال نعم فاخذ بیدِ اَحَدِھما فقال لَکَ قرابۃٌ مِنْ رسولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فی الاسلامِ ماقد علمتَ فاللّٰہ علیکَ لئن اَمَّرْتُکَ لَتَعْدِ لَنَّ ولئن اَمَّرْتُ عثمانَ لَتَسْمَعَنَّ ولَتُطِیْعَنَّ ثم خلا بالْاٰخَرِ فقال لہ مثلَ ذلک فلما اَخَذَالمیثاقَ قال اِرْفَعْ یَدَکَ یاعثمانُ فَبَایَعَہ' فَبَایَعَ لہٗ عَلِیٌّ وَوَلَجَ اھلُ الدارِ فَبَایَعُوْہُ

کے مال سے ادا ہو سکے تو انہیں کے مال سے اس کی ادائیگی کرنا، ورنہ پھر بنی عدی بن کعب سے کہنا، اگر ان کے مال کے بعد بھی ادائیگی نہ ہو سکے تو قریش سے کہنا، ان کے سوا اور کسی سے امداد کو طلب نہ کرنا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کر دینا۔ اچھا اب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے، امیر المؤمنین (میرے نام کے ساتھ) نہ کہنا کیونکہ اب میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا ہوں۔ تو ان سے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر) سلام کیا اور اجازت لے کر اندر داخل ہوئے، دیکھا کہ آپ بیٹھی رو رہی ہیں۔ پھر کہا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اس جگہ کو اپنے لئے منتخب کر رکھا تھا، لیکن آج میں انہیں اپنے پر ترجیح دوں گی۔ پھر جب ابن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ آ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر مجھے اٹھاؤ، ایک صاحب نے سہارا دے کر آپؓ کو اٹھایا۔ آپؓ نے دریافت فرمایا، کیا خبر لائے؟ کہا کہ جو آپ کی تمنا تھی یا امیر المؤمنین! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، الحمدللہ! اس سے اہم چیز اب میرے لئے کوئی نہیں رہ گئی تھی لیکن جب میری وفات ہو چکے اور مجھے اٹھا کر (دفن کے لئے) لے چلو تو پھر میرا سلام ان سے کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اجازت چاہی ہے، اگر وہ میرے لئے اجازت دے دیں تب مجھے وہاں دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ اس کے بعد ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں، ان کے ساتھ کچھ دوسری خواتین بھی تھیں۔ جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم اٹھ گئے، آپ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب آئیں اور وہاں تھوڑی دیر تک آنسو بہاتی رہیں پھر جب مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ مکان کے اندرونی حصہ میں چلی گئیں اور ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ پھر لوگوں نے عرض کی، امیر المؤمنین! کوئی وصیت کر دیجئے، خلافت کے متعلق! فرمایا کہ خلافت کا میں ان حضرات سے زیادہ اور کسی کو مستحق نہیں پاتا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک جن سے راضی

اور خوش تھے، پھر آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمٰن رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نام لیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ عبداللہ بن عمر کو بھی صرف مشورہ کی حد تک شریک رکھنا، لیکن خلافت سے انہیں کوئی سروکار نہیں رہے گا، جیسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تسکین کے لئے یہ فرمایا ہو۔ پھر اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں اور اگر وہ نہ ہو سکیں تو جو شخص بھی خلیفہ ہو وہ اپنے زمانہ خلافت میں ان کا تعاون حاصل کرتا رہے، کیونکہ میں نے انہیں (کوفہ کی گورنری سے) نااہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق کو پہچانے اور ان کے احترام و عزت کو ملحوظ رکھے۔ اور میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے ساتھ بہتر معاملہ کرے، جو دارالہجرت اور دارالایمان (مدینہ منورہ) میں (رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے سے) مقیم ہیں، (خلیفہ کو چاہئے) کہ وہ ان کے نیکوں کو نوازے اور ان کے بروں کو معاف کر دیا کرے۔ اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ شہری آبادی کے ساتھ بھی اچھا معاملہ رکھے کہ یہ لوگ اسلام کی مدد، مال جمع کرنے کا ذریعہ اور (اسلام کے) دشمنوں کے لئے ایک مصیبت ہیں اور یہ کہ ان سے وہی وصول کیا جائے جو ان کے پاس فاضل ہو اور ان کی خوشی سے لیا جائے۔ اور میں ہونے والے خلیفہ کو اعراب کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اصل عرب ہیں اور اسلام کی جڑ ہیں۔ اور یہ کہ ان سے ان کا بچا کھچا مال وصول کیا جائے اور انہیں کے محتاجوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور میں ہونے والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد کے نگہداشت کی (جو اسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں کہ ان سے کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے، ان کی حفاظت کے لئے جنگ کی جائے اور ان کی حیثیت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالا جائے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو ہم وہاں سے (عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف) آئے۔ (دفن کے لئے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) سلام کیا اور عرض کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی ہے۔ ام المؤمنین نے فرمایا، انہیں یہیں دفن کیا جائے۔ چنانچہ وہیں دفن ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے حجرہ

میں) اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ آرام فرما ہیں۔ پھر جب لوگ دفن سے فارغ ہو چکے تو وہ جماعت (جن میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرنا تھا) جمع ہوئی۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں اپنا معاملہ اپنے ہی میں سے تین آدمیوں کے سپرد کر دینا چاہئے۔ اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے (عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) فرمایا کہ آپ حضرات میں سے جو بھی خلافت سے اپنی براءت ظاہر کرے گا ہم خلافت اسی کو دیں گے اور اللہ اس کا نگران و نگہبان ہوگا اور اسلام کے حقوق کی ذمہ داری اس پر لازم ہوگی۔ ہر شخص کو غور کرنا چاہئے کہ اس کے خیال میں کون افضل ہے اس پر حضرات شیخین خاموش ہو گئے تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا آپ حضرات انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ میں آپ حضرات میں سے اسی کو منتخب کروں گا جو سب میں افضل ہوگا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں، پھر آپ نے ان حضرات (حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما) میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ آپ کی رسول اللہ ﷺ سے قرابت بھی ہے اور ابتداء میں اسلام لانے کا شرف بھی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے! پس اللہ آپ کا نگران ہے کہ اگر میں آپ کو خلیفہ بنادوں تو کیا آپ عدل و انصاف سے کام لیں گے اور اگر عثمان کو بنادوں تو کیا آپ ان کے احکام کو سنیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے؟ اس کے بعد دوسرے صاحب کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی یہی کہا اور جب ان سے وعدہ لے لیا تو فرمایا، اے عثمان آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ چنانچہ آپ نے ان سے بیعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت کی۔ پھر اہل مدینہ آئے اور سب نے بیعت کی۔

باب ۳۹۱. مناقبِ علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه وقال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّي وَاَنَا مِنْکَ وقال عُمَرُ تُوُفِّيَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهو عَنْهُ رَاضٍ

۳۹۱۔ ابوالحسن علی بن ابی طالب القرشی الہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب۔ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک آپؓ سے راضی اور خوش تھے۔

(۸۹۸) حَدَّثَنَا قتیبةُ بنُ سعیدٍ حدثنا عبدُالعزیز عن ابی حازمٍ عن سهل بن سعدٍ رضی اللّٰه عنه اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ قال فَبَاتَ النَّاسُ یَدُوْکُوْنَ لَیْلَتَهم اَیُّهُم یُعْطَاها فلما اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّهُمْ یرجو ان یُعْطَاها فقال این عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا یَشْتَکِیْ عَیْنَیْهِ یارسولَ اللّٰه قال فَاَرْسِلُوْا اِلَیْهِ فَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِی عَیْنَیْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرأَ حتی کَاَنْ لَمْ یَکُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاه الرایةَ فقال عَلِیٌّ یارَسولَ اللّٰه اُقَاتِلُهم حَتّٰی یَکُوْنوا مثلَنا فقال انْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَایَجِبُ عَلَیْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰه فِیْهِ فَوَ اللّٰهِ لَاَنْ یَهْدِیَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیْرٌلَّکَ مِنْ اَنْ یَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے (جنگ خیبر کے موقعہ پر) فرمایا۔ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا۔ بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے علم کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں سب حضرات (جو سرکردہ تھے) حاضر ہوئے سب کو امید تھی کہ علم انہیں ہی ملے گا۔ لیکن آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا ہے۔ یارسول اللہ (ﷺ) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوالو۔ جب وہ آئے تو آنحضور ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا تھوک ڈالا اور ان کے لئے دعا کی۔ اس سے انہیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے علم انہیں کو عنایت فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ) میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اسی طرح چلے جاؤ، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں، خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۸۹۹) حَدَّثَنَا قتیبةُ حدثنا حاتمُ بن یزید بن ابی عبید عن سلمةَ قال کان عَلِیٌّ قد تَخَلَّفَ عَنِ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فی خَیْبَرَ وَکَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِیٌّ فَلَحِقَ بالنبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فلما کان مساءُ اللیلةِ التی فَتَحَهَا اللّٰهُ فی صَبَاحِهَا قال رَسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایه اَوْ لَیَاْخُذَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَوْقَالَ یُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِیٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِیٌّ فَاَعْطَاهُ رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّایَةَ

۸۹۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ بوجہ آشوب چشم کے نہیں آ سکے تھے۔ پھر انہوں نے سوچا۔ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہو سکوں (تو بڑی بدقسمتی ہوگی) چنانچہ گھر سے نکلے اور حضور اکرم ﷺ کے لشکر سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تھی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، کل میں ایک ایسے شخص کو علم دوں گا یا (آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ کل) ایک ایسا شخص علم کو لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔ اتفاق سے

فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

علی رضی اللہ عنہ آ گئے، حالانکہ ان کے آنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ! آنحضور ﷺ نے علم انہیں کو دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔

(۹۰۰) حَدَّثَنَا عبدُالله بنُ مسلمةَ حَدَّثَنَا عبدالعزيز بن ابى حازم عن ابيه ان رجلًا جاءَ اِلٰى سهلِ بنِ سعدٍ فقال هذا فلانٌ لِاَمِيرِ المدينةِ يَدْعُوْ عليًا عندالمنبر قال فيقول ماذا قال يقول له اَبُوْتُرَاب فَضَحِکَ قال واللّٰهِ مَاسَمَّاهُ اِلَّا النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وماكان له اسمٌ اَحَبَّ اليه منه فَاسْتَطْعَمْتُ الحديثَ سهلًا وقلتُ ياابا عباسٍ كَيْفَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي المسجدِ فقال النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اين ابنُ عَمِّکِ قالتْ فى المسجدِ فَخَرَجَ اليه فَوَجَدَ رِدَاءَه قد سَقَطَ عن ظَهْرِهٖ وخَلَصَ الترابُ الى ظَهْرِهٖ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عن ظَهْرِهٖ فَيَقُوْلُ اِجْلِسْ يَا اَبَاتُرَابٍ مَرَّتَيْن

۹۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے کہ ایک شخص سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ یہ فلاں، اس کا اشارہ امیر مدینہ (مروان بن حکم) کی طرف تھا، برسر منبر علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ ابوحازم نے بیان کیا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا کہتا ہے؟ اس نے بتایا کہ انہیں ''ابوتراب'' کہتا ہے۔ اس پر سہل رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے اور فرمایا کہ خدا گواہ ہے۔ یہ نام تو ان کا رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اس نام سے زیادہ اپنے لئے اور کوئی نام پسند نہیں تھا یہ سن کر میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے واقعہ کی تفصیل بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی اور عرض کی، اے ابوعباس! اس کا واقعہ کیا ہے؟ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے اور پھر باہر آ کر مسجد میں لیٹ رہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے (فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے دریافت فرمایا، تمہارے چچا زاد بھائی (علی رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مسجد میں ہیں۔ آنحضور ﷺ یہیں تشریف لائے دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ سے نیچے آ گئی ہے اور ان کی پیٹھ اچھی طرح خاک آلود ہو چکی ہے۔ آنحضور ﷺ مٹی ان کی پیٹھ سے صاف کرنے لگے اور فرمایا، اٹھو، ابوتراب۔ (دو مرتبہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔)

(۹۰۱) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ رافعٍ حدثنا حسينٌ عن زائدةَ عن ابى حُصَينٍ عن سعد بن عبيدةَ قال جَاءَ رجلٌ الى ابنِ عمرَ فساله عن عثمانَ فَذَكَرَ عن مَحَاسِنِ عَمَلِهٖ قال لَعَلَّ ذَاکَ يَسُوْءُ کَ قال نعم قال فَاَرْغَمَ اللّٰهُ بِاَنْفِکَ ثُمَّ سَأَلَه عن عليٍ فذكره مَحَاسِنَ عَمَلِهٖ قَالَ هو ذاکَ بيتُه اوسطُ بيوتِ النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثم قَالَ لَعَلَّ ذَاکَ يَسُوْءُ کَ قال اَجَلْ قال فَاَرْغَمَ اللّٰهُ بِاَنْفِکَ اِنْطَلِقْ فاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَکَ

۹۰۱۔ ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے زائدہ نے، ان سے ابوحصین نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا، آپ نے ان کے محاسن کو ذکر کیا پھر فرمایا، غالباً یہ باتیں تمہیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تجھے ذلیل کرے۔ پھر اس نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا اور ان کے بھی آپ نے محاسن ذکر کئے اور فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کا گھرانہ نبی کریم ﷺ کے خاندان کا نہایت عمدہ گھرانہ ہے۔ پھر فرمایا غالباً یہ باتیں بھی تمہیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی

اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے ذلیل کرے۔ جاؤ اور مریا جو بگاڑنا چاہتے ہو بگاڑ لینا۔

(۹۰۲) حَدَّثَنِیْ محمدُ بنُ بشارٍ حدثنا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شعبةُ عن الحکم سمعت ابن ابی لیلٰی قال حدثنا علیٌّ اَنَّ فاطمةَ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا شَکَتْ ماتَلْقٰی من اثرالرحٰی فَاُتِیَ النبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سبیٌّ فانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْہُ فَوَجَدَتْ عائشةَ فاخبرتُھا فلما جاء النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخبرتْه عائشةُ بمجیءِ فاطمةَ فجاء النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَھَبْتُ لِاَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰی مَکَانِکُمَا فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُ بردَ قَدَمَیْہِ علی صَدْرِیْ وَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُکُمَا خَیْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَانِیْ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا تُکَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلٰثِیْنَ وَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدَا ثَلٰثةً وَثَلٰثِیْنَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ

۹۰۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، انہوں نے ابن ابی لیلٰی سے سنا، کہا کہ ہم سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (نبی کریم ﷺ سے) چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ کے یہاں کچھ قیدی آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے یہاں آئیں لیکن آپ ﷺ موجود نہیں تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات ہوئی تو ان سے اس کے متعلق انہوں نے بات کی۔ پھر جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی۔ اس پر آنحضور ﷺ خود ہمارے یہاں تشریف لائے، اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں، لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو۔ اس کے بعد آپ ﷺ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈا اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تم لوگوں نے جو مطالبہ مجھ سے کیا ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں، جب سونے کے لئے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے کسی خادم سے بہتر ہے۔

(۹۰۳) حَدَّثَنِیْ محمدُ بن بشار حدثنا غُنْدَرٌ حدثنا شعبة عن سعد قال سمعتُ ابراھیمَ بن سعد عن ابیه قال قال النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی

۹۰۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ اس درجہ میں رہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام تھے۔

(۹۰۴) حَدَّثَنَا علی بن الْجَعْدِ اخبرنا شعبةُ عن ایوب عن ابن سیرین عن عبیدةَ عن علیٍ رضی اللّٰہ عنه قال اقْضُوْا کَمَا کُنْتُم تَقْضُوْنَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ الاختلافَ حَتّٰی یَکُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ اَوْاَمُوْتَ کَمَامَاتَ اَصحابِیْ فَکَانَ ابن سیرین یَرٰی اَنْ عَامَّةَ

۹۰۴۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں ایوب نے، انہیں ابن سیرین نے، انہیں عبیدہ نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اہل عراق سے) کہ جس طرح تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے ویسے ہی اب بھی کیا کرو، کیونکہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا، تاکہ لوگوں کی ایک جماعت رہے اور تاکہ میری بھی موت انہیں حالات

ایُروٰی عَنْ علیِّ الکذبُ

میں ہو جنّ میں میرے ساتھی (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی ہوئی تھی۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عام طور سے (روافض) جو علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات بیان کرتے ہیں (شیخین کی مخالفت میں) وہ قطعاً جھوٹ ہیں۔

اب ۳۹۲. مناقب جعفرِ بنِ ابی طالبؓ و قال نبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْبَھْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ

۳۹۲۔ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہو۔

۹۰۵) حَدَّثَنَا احمدُ بن ابی بکر حَدَّثَنَا محمد ن ابراھیم بن دینار ابوعبید اللّٰہ الجھنیُّ عن اُبن ی ذئب عن سعید المَقْبُرِیِّ عن ابی ھریرۃَ رضی لّٰہ عنہ اَنَّ النَّاسَ کَانُوا یقولونَ اَکْثَرَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْزَمُ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِبَعِ بَطْنِیْ حَتّٰی لَاآکُلُ الْخَمِیْرَ وَلَاأَلْبَسُ الحَبِیرَ لَا یَخْدُمُنِی فلانٌ ولا فلانۃٌ وکنتُ اُلْصِقُ بَطْنِیْ لحصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ کُنْتُ لَاَسْتَقْرِئُ الرجلَ لْاٰیَۃَ ھِیَ معی کی یَنْقَلِبَ بی فَیُطْعِمنی وکان خَیرَ الناسِ لِلمسکینِ جَعْفَرُ بن ابی طالب کان قَلِبُ بنا فَیُطْعِمُنَا ماکان فی بیتِہٖ حتی ان کان خرِجُ اِلَیْنَاالْعُکَّۃَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْھَا شیٔ فنشقھا ملعق ما فیھا

۹۰۵۔ ہم سے احمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبداللہ جہنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ حالانکہ پیٹ بھرنے کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر وقت رہتا تھا۔ میں خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا اور نہ عمدہ لباس پہنتا تھا (کہ اس کے حاصل کرنے میں مجھے وقت لگانا پڑتا) اور نہ میری خدمت کے لئے کوئی فلاں یا فلانی تھی۔ بلکہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا، بعض اوقات میں کسی کو کوئی آیت اس لئے پڑھ کر اس کا مطلب پوچھتا تھا کہ وہ اپنے گھر لے جا کر مجھے کھانا کھلا دے، حالانکہ مجھے اس کا مطلب معلوم ہوتا تھا، مسکینوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ بھی موجود ہوتا اس سے ہماری ضیافت کرتے تھے۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ صرف گھی کی خالی کپی نکال کر لاتے اور ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا رہتا اسے چاٹ لیتے تھے۔

۹۰۶) حَدَّثَنِیْ عمرُو بن علی حدثنا یزیدُ ابن ارون اخبرنا اسماعیلُ بن ابی خالد عن الشعبی ن ابنَ عمرَ رضی اللّٰہ عنھما کان اذا سَلَّمَ عَلَی ن جَعْفَرَ قال السَّلَامُ عَلَیْکَ یاابْنَ ذِی جَنَاحَیْنِ

۹۰۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انہیں شعبی نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جعفر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو سلام کرتے تو یوں فرماتے "السلام علیکم یا ابن ذی الجناحین"۔

ب ۳۹۳. ذِکْرُ الْعَبَّاس بنِ عبدالمطلب رضی لّٰہ عَنْہُ

۳۹۳۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔

۹۰۷) حَدَّثَنَا الحسنُ بن محمد حدثنا محمدُ

۹۰۷۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ

بنُ عبدِاللّٰهِ الانصاری حدثنی ابی عبداللّٰه بن المثنی عن ثُمَامَةَ بن عبداللّٰه بن انس عن انس رضی اللّٰه عنه اَن عمرَ بن الخطاب کان اِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَی بالعباسِ بنِ عبدالمطلب فقال اللّٰهم اناکنّا نَتَوَسَّلُ بنبینا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فتسقینا وانا نَتَوَسَّلُ الیک بعَمِّ نبینا فاسْقِنَا قالَ فَیُسْقَوْنَ

انصاری نے حدیث بیان کی۔ان سے ابی عبداللہ بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قحط کے زمانہ میں عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا کر دعاء استسقاء کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ پہلے ہم اپنے نبی ﷺ کے وسیلہ سے دعا استسقاء کرتے تھے اور آپ ہمیں سیرابی عطا فرماتے تھے اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کے ذریعہ استسقاء کی دعاء کرتے ہیں اس لئے ہمیں سیرابی عطا فرمائیے۔بیان کیا کہ اس کے بعد خوب بارش ہوئی۔

باب۳۹۴. منا قب قرابة رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ومَنْقَبَةِ فاطمة علیها السَّلام بنت النبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وقال النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِساءِ اَهْلِ الجَنَّةِ

۳۹۴۔رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں کے مناقب، اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت النبی ﷺ کے مناقب۔آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

(۹۰۸) حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیبٌ عن الزهریِ قال حدثنی عروة بن الزبیر عن عائشةَ اَنَّ فاطمةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَرسَلَتْ الی ابی بکرٍ تَسْاَله مِیْراثَهَا من النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فیما اَفَاءَ اللّٰهُ علی رسولِه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التی بالمدینةِ وفَدَک ومابقی من خُمُسِ خیبرَ فقال ابوبکرٍ اِنَّ رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال لَانُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ اِنَّمَا یاکُلُ اٰلُ محمَّدٍ مِنْ هٰذَا المالِ یعنی مالَ اللّٰهِ لَیْسَ لَهُمْ ان یزیدوا علی المَاکَلِ واِنِّی واللّٰهِ لا اُغَیِّرُ شیئًا من صدقةِ النبیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ کانَتْ عَلَیْهَا فی عهدِ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فیها بما عَمِلَ فیها رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِیٌّ ثم قال اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا یااَبابَکْرٍ فَضِیْلَتَکَ وَذَکَرَ قرابتهم من رسولِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وحَقَّهُمْ فَتَکَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ والّذِی نفسی بیده لقرابةُ رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ من قرابتی اخبرنی

۹۰۸۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے کیا بیان کی، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں اپنا آدمی بھیج کر نبی اکرم ﷺ سے ملنے والی اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فئی کی صورت میں دی تھی، یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائیداد سے متعلق تھا جو آنحضور ﷺ مصارف خیر میں خرچ کرتے تھے اور اسی طرح فدک کی جائیداد اور خیبر کے خمس کا بھی۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ خود فرما گئے ہیں، ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور یہ کہ آل محمد ﷺ کے اخراجات اسی مال میں سے پورے کئے جائیں گے اگر چہ انہیں یہ حق نہیں ہوگا کہ پیداوار کے مقررہ حصہ سے زیادہ لیں۔اور میں، خدا کی قسم، حضور اکرم ﷺ کے مصارف خیر میں، جو خود آپ ﷺ کے عہد مبارک میں اس کا نظم تھا۔اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا۔بلکہ وہی نظام جاری رکھوں گا۔جسے آنحضور ﷺ نے قائم کیا تھا۔اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا، اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت و مرتبہ سے خوب واقف ہیں۔اس کے بعد آپ نے آنحضور ﷺ سے اپنی قرابت کا اور اپنے حق کا ذکر کیا۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس ذات کی قسم، جس کی قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اپنی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے بھی زیادہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی قرابت ہے۔

عبد اللّٰہ بن عبدالوھاب حدثنا خالد حدثنا شعبة عن واقد قال سمعتُ ابی یحدث عن ابن عمر عن ابی بکر رضی اللّٰہ عنھم قال ارقُبُوْا محمدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فی اھلِ بَیْتِہٖ

مجھے عبداللہ بن عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، محمد ﷺ کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے میں سمجھو۔

(۹۰۹) حَدَّثَنَا ابوالولید حدثنا ابنُ عیینة عن عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکة عن المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَن رسول اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال فاطمةُ بَضْعَةٌ مِنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ

۹۰۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس لئے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

(۹۱۰) حَدَّثَنَا یحییَ بن قزعة حَدَّثَنَا ابراھیمُ بن سعد عن ابیه عن عروةَ عن عائشةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قالَتْ دعا النبیُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فاطمةَ ابنته فی شکْوَاہ الذی قُبِضَ فِیْھَافسارّھا بشیءٍ فَبَکَتْ ثم دَعَاھَا فَسَارَّھا فَضَحِکَتْ قالتْ فسالتُھا عن ذٰلک فقالتْ سارَّنِی النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فاخبرنی انه یُقْبَضُ فی وَجعه الَّذِی تُوُفِّیَ فیه فبکیتُ ثم سَارَّنِی فَاَخْبَرنی اَنِّیْ اولُ اھلِ بیتهٖ اَتْبَعُه' فَضَحِکْتُ

۹۱۰۔ ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے مرض کے موقعہ پر بلایا جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔ پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ رونے لگیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلے جب مجھ سے آنحضور ﷺ نے آہستہ سے یہ کہا تھا کہ آنحضور ﷺ اپنی اس بیماری میں وفات پا جائیں گے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ میں اس پر رونے لگی۔ پھر مجھ سے آنحضور ﷺ نے آہستہ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے جاملوں گی۔ اس پر میں ہنسی تھی۔

باب۳۹۵. مناقب الزبیر بن العوامؓ و قال ابن عبّاس ھوحَوَارِیُّ النبیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وسُمِّیَ الحَوَرِیُّوْن لبیاضِ ثیابھم

۳۹۵۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب۔
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم ﷺ کے حواری تھے اور حواری انہیں (عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کو) اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے کپڑے سفید ہوتے تھے۔

(۹۱۱) حَدَّثَنَا خالدُ بن مخلد حدثنا علیُّ بن مُسْھِرٍ عن ھشامِ بن عروة عن ابیه قال اخبرنی مَروانُ بن الحکم قال اصاب عثمان بن عفان رُعَافٌ شَدِیْدٌ سنة الرُّعافِ حتی حبسه عن الحجِّ

۹۱۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے مروان بن حکم نے خبر دی کہ جس سال نکسیر پھوٹنے کی بیماری پھوٹ پڑی تھی، اس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اتنی سخت

واَوُصی فَدَخلَ علیه رَجُلٌ من قریشٍ قال استَخُلِفُ قال وقالوهُ قال نعم قال ومن فَسَکَتَ فَدَخلَ علیه رَجُلٌ اٰخرُ اَحسِبُه الحٰرث فقال استَخُلِفُ فقال عثمانُ وقالوهُ فقال نعم قال ومن هُوَ فسکت قال فلعلهم قالوا الزُّبَیُرَ قال نعم قال اما والَّذِیُ نَفسِیُ بیده انه لَخَیرُهم ماعلمت وان کان لَاَحَبَّهُمُ الی رسولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ

نکسیر پھوٹی کہ آپ حج کے لئے بھی نہ جا سکے اور (زندگی سے مایوس ہو کر) وصیت بھی کر دی۔ پھر ان کی خدمت میں قریش کے ایک صاحب گئے اور کہا کہ کسی کو اپنے بعد خلیفہ بنا دیجئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کسے بناؤں؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گئے۔ میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ آپ نے ان سے بھی دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ لوگوں کی رائے کس کے متعلق ہے؟ اس پر وہ بھی خاموش ہو گئے تو آپ نے فرمایا، غالباً زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے علم کے مطابق بھی وہ ان میں سب سے بہتر ہیں اور بلا شبہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھی ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب تھے۔

(۹۱۲) حَدَّثَنِیُ عبیدُ بن اسماعیل حدثنا ابواسامةَ عن هشامٍ اخبرنی اَبِیُ سمعتُ مروانَ کنتُ عند عثمانَ اتاه رَجُلٌ فقال استَخُلِفُ قال وَقِیُلَ ذاکَ قال نَعم الزُّبَیُرُ قال اَمَا واللّٰهِ اِنَّکُمُ لَتَعُلَمُوُنَ انه خَیُرُکم ثلاثًا

۹۱۲۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ میں نے مروان سے سنا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ کسی کو اپنا خلیفہ بنا دیجئے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس کی خواہش کی جا رہی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ ٹھیک ہے تمہیں بھی معلوم ہے کہ وہ تم میں بہتر ہیں۔ تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

(۹۱۳) حَدَّثَنَا مالکُ بن اسماعیل حدثنا عبدالعزیز هو ابن ابی سلمة عن محمد عن محمدِ بن الُمُنُکَدِرِ عن جابرٍ رضی اللّٰه عنه قال قال النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیُّ وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیُرُ بُنُ الُعَوَّامِ

۹۱۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی جو ابوسلمہ کے صاحبزادے تھے۔ ان سے محمد نے، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

(۹۱۴) حَدَّثَنَا احمدُ بن محمد اخبرنا عبداللّٰه اخبرنا هشام بن عروة عن ابیه عن عبداللّٰه بن الزبیر قال کنتُ یومَ الاَحزابِ جُعِلُتُ اَنَا وعُمَرُ

۹۱۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ نے انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے موقعہ پر مجھے اور عمر بن

ابی سلمةَ فی النِّسَاءِ فنظرتُ فاذا انَا بالزبیر
ی فَرَسِہٖ یَختَلِفُ اِلٰی بَنِی قریظة مرَّتَینِ اوثلاثًا
ما رَجَعتُ قلتُ یاابتِ رَأَیتُکَ تختلفُ قال
هل رَاَیتَنِی یَابُنَیَّ قلتُ نعم قال کان رسولُ اللّٰه
لَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قال مَن یَاتِ بَنِی قُرَیظَةَ
اتِینِیْ بِخَبَرِهِم فانطلقتُ فلما رجعتُ جَمَعَ لِیْ
سولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اَبَوَیهِ فقال
اک اَبِیْ وَاُمِّی

ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو عورتوں میں چھوڑ دیا گیا تھا (کیونکہ دونوں حضرات بچے تھے) میں نے اچانک دیکھا کہ زبیر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) اپنے گھوڑے پر سوار بنی قریظہ (یہودیوں کا ایک قبیلہ) کی طرف آجا رہے ہیں، دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو میں نے عرض کی، والد صاحب! میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا، آپ نے فرمایا، بیٹے! کیا واقعی تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنو قریظہ کی طرف جا کر ان کی (نقل و حرکت کے متعلق) اطلاع میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس پر میں گیا اور جب میں واپس آیا تو آنحضور ﷺ نے (فرطِ مسرت میں) اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

۹۱۵) حَدَّثَنَا علیُّ بن حفص حدثنا ابنُ
مبارک اخبرنا هشامُ بن عروة عن ابیه اَن
سحاب النبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قالوا للزبیر
مَ الیرموکِ الاتَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَکَ فَحَمَلَ
لیهم فَضَرَبُوهُ ضَربَتَینِ، علی عاتِقِهٖ بَینَهُمَا
اضربةٌ ضُرِبَهَا یوم بدرٍ قال عروة فکُنتُ اُدخِلُ
ںابعِی فی تِلکَ الضَّرَبَاتِ اَلعَبُ وَاَنَا صَغِیرٌ

۹۱۵۔ ہم سے علی بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے کہ جنگ یرموک کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا آپ حملہ کیوں نہیں کرتے، تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ چنانچہ آپ نے ان پر (رومیوں پر) حملہ کیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے آپ کے دو کاری زخم شانے پر لگائے، درمیان میں وہ زخم تھا جو بدر کے موقعہ پر آپ کو لگا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ (یہ زخم اتنے گہرے تھے کہ اچھے ہو جانے کے بعد) بچپن میں ان زخموں کے اندر اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

اب ۳۹۶. ذکرِ طلحةَ بن عبیداللّٰه وقال عمرُ
وُفِّیَ النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وهو عنه رَاضٍ

۳۹۶۔ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔
عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک ان سے راضی اور خوش تھے۔

۹۱۶) حَدَّثَنِی محمدُ بن ابی بکر المُقَدَّمِیُّ عن
بیه عن ابی عثمانَ قال لم یَبقَ مع النبی صَلَّی اللّٰهُ
ملَیهِ وَسَلَّمَ فی بعضِ تلکَ الایامِ الَّتِی قَاتَلَ فیهِنَّ
سولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ غیرُ طلحةَ
سعدٍ عن حدیثهما

۹۱۶۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوعثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ ﷺ خود شریک ہوئے تھے (احد کی جنگ) طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔

۹۱۷) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا خالدٌ حدثنا ابن ابی
خالد عن قیسِ بن ابی حازم قال رایتُ یَدَ طلحةَ

۹۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم

الَّتِي وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد شَلَّتْ

نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے، جس سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی (جنگ احد میں) حفاظت کی تھی کہ بالکل بیکار ہو چکا تھا۔

باب۳۹۷. مناقبِ سعدِ بن ابي وقاص الزهری و بنوزُهرَةَ اخوالُ النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو سعد بن مَالِک

۳۹۷۔ سعد بن ابی وقاص الزہری رضی اللہ عنہ کے مناقب۔
بنو زہرہ نبی کریم ﷺ کے ماموں ہوتے تھے۔ آپ کا اصل نام سعد بن ابی مالک ہے۔

(۹۱۸) حَدَّثَنِي محمدُ بن المثنى حدثنا عبدالوهابِ قال سمعتُ يحيٰى قال سمعتُ سعيدَ بن المسيب قَالَ سمعتُ سعداً يقول جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ

۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ سے سنا، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ احد کے موقعہ پر میرے لئے نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کیا (اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔)

(۹۱۹) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بن ابراهيم حدثنا هَاشم بن هاشم عن عامر بن سعد عن ابيه قال لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا ثُلُثُ الْاِسْلَامِ

۹۱۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ مجھے خوب یاد ہے میں (مردوں میں) تیسرا شخص تھا جو اسلام میں داخل ہوا تھا۔

(۹۲۰) حَدَّثَنَا ابراهيمُ بن موسى اخبرنا ابنُ ابن ابى زائد ة حدثنا هاشمُ بن ها شم بن عتبة بن ابى وقاص قال سمعتُ سعيدَ بن المسيب يقول سمعتُ سعدَ بن ابى وقاص يقولُ مَااَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِى اليومِ الَّذِیْ اسلمتُ فيه و لقد مكثتُ سَبْعَةَ ايامٍ واِنِّیْ لَثُلُثُ الاسلامِ تَابعه اَبُواُسامة حدثنا هاشم

۹۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، ان سے ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں، اسی دن دوسرے (سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے والے حضرات صحابہ) بھی اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور میں سات دن تک اسی حیثیت میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا فرد تھا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ نے کی، اور ان سے ہاشم نے حدیث بیان کی تھی۔

(۹۲۱) حَدَّثَنَا عمرُو بن عَوْن حدثنا خالد بن عبداللّٰه عن اسماعيل عن قيس قال سمعتُ سعدًا رضى اللّٰه عنه يقول اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِى سبيلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وما لنا طعام اِلاورَقُ الشجرة حتى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كما يَضَعُ الْبَعِيْرُ اَوِالشَاةُ مَالَه' خِلْطٌ

۹۲۱۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان فرماتے تھے کہ عرب میں سب سے پہلے اللہ کے راستے میں، میں نے تیراندازی کی تھی (ابتداء اسلام میں) ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ درختوں کے

م اصبحت بنواسد تعزرنی علی الاسلام لقد
جبت اذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ وَکَانُوْا وَشَوابه علی عُمَرَ
الوا لَایُحْسِنُ یُصَلِّیْ

پتوں کے سوا کھانے کے لئے بھی کچھ نہ ہوتا تھا۔ اس سے ہمیں اونٹ اور بکریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی (مینگنیوں کی طرح) یعنی ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی، لیکن اب بنی اسد کا یہ حال ہے کہ اسلامی احکام پر عمل میں میرے اندر عیب نکالتے ہیں (اگر ان کے کہنے کے مطابق، میں واقعی نماز اچھی طرح نہیں پڑھ پاتا تو) میں ناکام و نامراد رہا اور میرا عمل برباد ہو گیا۔ واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی خلافت کے عہد میں، آپ سے) شکایت کی تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے۔

اب ۳۹۸. ذکر اَصْهارِ النبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
سَلَّمَ منهم ابو العاص بن الرّبیع

۳۹۸۔ نبی کریم ﷺ کے داماد۔ ''ابو العاصؓ بن ربیع بھی آپ ﷺ کے داماد تھے۔''

۹۲۱) حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیبٌ عن
لزهری قال حَدَّثَنی علیُّ بن حسین اَن المِسْوَر
نَ مخرمَةَ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا خَطَبَ بِنْتَ ابی جهلٍ
سمعتْ بذلک فاطمةُ فَاَتَتْ رسولَ اللّٰه صَلَّی
للّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فقالتْ یَزْعُمُ قَوْمُکَ اَنَّکَ
تَغضَبُ لِبَنَاتِکَ وَهٰذَا عَلِیٌّ نَاکِحٌ بِنْتَ اَبِیْ
جَهْلٍ فقام رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
سمعته حین تَشَهَّدَ یقول اَمَّا بَعْدُ اَنْکَحْتُ
بَاالْعَاصِ بْنَ الرَّبِیْعِ فَحَدَّثَنِیْ وَصدقنیْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ
ضْعَةٌ مِنِّیْ وَاِنِّیْ اَکْرَهُ اَنْ یَسُوْءَ هَا وَاللّٰهِ لَاتَجْتَمِعُ
نت رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وبِنْتُ
عَدُوِّاللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَکَ علیٌّ الخِطْبَةَ
زاد محمد بن عمرو بن حَلْحَلَةَ عن ابن شهاب
عن علی عن مِسْوَرٍ سمعتُ النبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وذکر صِهْرًا له من بنی عبد شمس فَاَثْنٰی
علیه فی مُصَاهَرَتِهٖ ایاه فَاَحْسَنَ قال حَدَّثَنِیْ
فَصَدَّقَنِیْ وَوَعَدَنِیْ فَوَفٰی لِیْ

۹۲۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے علی بن حسین نے حدیث بیان کی اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیغام نکاح دیا، اس کی اطلاع جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر (جب انہیں کوئی تکلیف دی) کسی پر غصہ نہیں آتا، اب دیکھئے یہ علی (رضی اللہ عنہ) ابوجہل کی بیٹیوں سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے صحابہؓ کو خطاب فرمایا، میں نے آپ کو کلمۂ شہادت پڑھتے سنا، پھر آپ نے فرمایا، امابعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (زینب رضی اللہ عنہا کی حضور اکرم ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی) شادی کی تو انہوں نے جو بات بھی کہی اس میں وہ سچے اترے، اور بلاشبہ فاطمہؓ بھی میرے (جسم کا) ایک ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے، خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے شادی کا ارادہ ترک کر دیا۔ محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے، انہوں نے علی بن حسین کے واسطہ سے اور انہوں نے مسور رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے بنی عبد شمس کے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور حقوق دامادی کی ادائیگی میں ان کی وقیع الفاظ میں تعریف فرمائی اور پھر فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو

بات بھی کہی سچ کہی اور جو وعدہ بھی کیا پورا کر دکھایا۔

باب ۳۹۹. مناقب زيدِ بنِ حارثةَ مولى النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقال البراءُ عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا

(۹۲۲) حَدَّثَنَا خالد بنُ مَخْلَدٍ حدثنا سليمان قال حدثنى عبداللّٰهِ بن دينار عن عبدِاللّٰه بنِ عمر رضى اللّٰه عنهما قال بَعَثَ النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بنَ زيد فَطَعَنَ بعض الناسِ فى اِمَارَتِهٖ فقال النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان تَطْعَنُوْا فِى اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِىْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِن كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ بَعْدَه'

۳۹۹۔ نبی کریم ﷺ کے مولا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔ براء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ (آنحضور ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا) تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو۔

۹۲۲۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی ا ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ ان کے ا بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کرر ہے ہو تو اس سے پ اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور گواہ ہے کہ وہ (زید رضی اللہ عنہ امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب ان کے بعد مجھے سے زیادہ عزیز ہے۔

(۹۲۳) حَدَّثَنَا يحيَى بنُ قزعة حَدَّثَنَا اِبرهيمُ بن سعد عن الزهرى عن عروةَ عن عائشةَ رضى اللّٰه عَنْهَا قالتْ دخلَ عَلَىَّ قَائِفٌ والنبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاهدٌ واسامةُ بنُ زيدٍ وزيدُ بنُ حارثةَ مُضْطَجعَان فقال ان هذهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا من بعض قال فَسُرَّ بِذٰلک النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واَعْجَبَه' فَاَخْبَرَ بِهٖ عائشةَ

۹۲۳۔ ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن س نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک قیافہ شناس میرے یہاں آیا، کریم ﷺ اس وقت وہیں تشریف رکھتے تھے، اور اسامہ بن زید اور ز بن حارثہ رضی اللہ عنہما (ایک چادر میں) لیٹے ہوئے تھے (منہ اور جسم کا س حصہ قدموں کے سوا چھپا ہوا تھا) اس قیافہ شناس نے کہا کہ یہ پاؤں بعض، بعض سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (یعنی باپ بیٹے ہیں) بیان کیا کہ آنحضور ﷺ اس سے اس اندازہ پر بہ مسرور ہوئے اور پھر آنحضور ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی وا بیان فرمایا۔

باب ۴۰۰. ذكر اسامةَ بن زيد

۴۰۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

(۹۲۴) حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيدحدثنا لَيْثٌ عن الزهرى عن عروةَ عن عائشةَ رضى اللّٰه عنها اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ المراةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عليه الاسامةُ بن زيدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وحدثنا عَلِىٌّ حدثنا سفيان

۹۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے زہری سے، ان سے عروہ نے اور ان سے عا رضی اللہ عنہا نے کہ قریش مخزومیہ عورت کے معاملے کی وجہ سے (جس نے غزوۂ فتح مکہ کے موقعہ پر چوری کر لی تھی) بہت ملول اور رنجیدہ تھے انہوں نے یہ فیصلہ آپس میں کیا کہ اسامہ بن زیدؓ کے سوا، جو رسول ال

قال ذهبتُ اَسْاَلُ الزهريَّ عن حديث المخزوميةِ فصَاحَ بِيْ قلتُ لسفيانَ فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عن اَحَدٍ قال وجدتُه فی کتابٍ کانَ کَتَبَه' ایوبُ بن موسٰی عن الزهری عن عروة عن عائشةَ رضی الله عنها اَنَّ امراةً من بنی مَخْزُومٍ سَرقَتْ فقالوا من يُكَلِّمُ فيها النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلم يجترئ اَحدٌ ان يُّكَلِّمَه فَكَلَّمَه' اسامةُ بنُ زيدٍ فقال اِنَّ بَنِیْ اِسرائِیْلَ كَانَ اِذَا سَرقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوْهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

ﷺ کوانتہائی عزیز ہیں (اس عورت کی شفارش کی) اورکون جرأت کرسکتا ہے۔ اور ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے مخزومیہ کی حدیث پوچھی تو مجھ پر بہت غصہ ہو گئے، میں نے اس پر سفیان سے پوچھا تو پھر آپ کسی اور ذریعہ سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ایوب بن موسیٰ کی لکھی ہوئی ایک کتاب میں، میں نے یہ حدیث دیکھی، وہ زہری کے واسطہ سے روایت کرتے تھے، وہ عروہ کے واسطہ سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تھی۔ قریش نے یہ سوال اٹھایا (اپنی مجلس میں) کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس عورت کی سفارش کون لے جا سکتا ہے؟ کوئی اس کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ آخر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل میں یہ دستور بن گیا تھا کہ جب کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کوئی معمولی درجے کا آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے، اگر آج فاطمہؓ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔

باب: ۴۰۱

(۹۲۵) حَدَّثَنِیْ الحسنُ بنُ محمدٍ حدثنا ابوعباد يحيى بن عباد حدثنا الْمَاجِشُوْنَ اخبرنا عبدالله بن دينار قال نظر ابنُ عمر يومًا و هو فی المسجد الی رجل يَسْحَبُ ثيابه فی ناحيةٍ من الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْظُرْ من هٰذَا لَيْت هٰذَا عِنْدِیْ قَالَ لَه' انسانٌ اماتَعرف هٰذَا يااباعبدالرحمٰن هٰذَا محمدُ بن اُسامةَ قال فَطَأطَاءَ ابنُ عُمَرَ رَاسَه' وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فی الارضِ ثُمَّ قَالَ لوراٰه رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَحَبَّه'

۹۲۵۔ مجھ سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعباد یحییٰ بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ماجشون نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن ایک شخص کو مسجد میں دیکھا کہ اپنا کپڑا ایک کونے میں پھیلا رہے تھے؟ آپ نے فرمایا، دیکھو، یہ کون صاحب ہیں، کاش میرے قریب ہوتے (تو میں انہیں نصیحت کرتا) ایک شخص نے کہا۔ یا اباعبدالرحمٰن! کیا آپ انہیں نہیں پہچانتے، یہ محمد بن اسامہ ہیں۔ ابن دینار نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنے ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھتے تو یقیناً آپ انہیں عزیز رکھتے۔

(۹۲۶) حَدَّثَنَا موسَی بنُ اسماعيلَ حدثنا مُعْتَمِرٌ قال سمعتُ ابی حدثنا ابوعثمان عن اسامةَ بن زيد رضی الله عنهما حَدَّثَ عن النبیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كان ياخُذُه' وَالْحَسَنَ فيقول اللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّیْ اُحِبُّهُمَا وقال نُعَيْمٌ عن ابنِ المبارک

۹۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی، اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم ﷺ انہیں اور حسن کو (رضی اللہ عنہما) پکڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے، اے اللہ! آپ انہیں اپنا محبوب بنا لیجئے کہ میں ان سے محبت

اخبرنا معمرٌ عن الزهري اخبرني مولى لاسامةَ بن زيدٍ اَنَّ الحجاجَ بن اَيمَنَ بْنِ اُمِّ اَ يْمَنَ وَكَانَ اَيْمَنُ بن اُم ايمن اَخا اُسَامَةَ لِاُمِّهٖ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الانصار فرآهُ بنُ عمرَ لم يُتِمَّ ركوعه وَلا سجودَه فقال اَعِدْ قال ابوعبدالله وحدثني سليمان بن عبدالرحمٰن حدثنا الوليد حدثنا عبدالرحمٰن بن نمر عن الزهري حدثني حرملةُ مولى اسامة بن زيد انه بينما هو مع عبدِالله بن عمرَ اذ دخل الحجاجُ بنُ اَيمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رَكُوعَه وَلا سُجُودَه فقال اَعِدْ فَلَمَّا وَلّٰى قال لي ابنُ عمر مَنْ هٰذا قلتُ اَلْحَجَّاجُ بْنُ اَيمَنَ ابن اُم اَيمَنَ فقال ابنُ عُمَرَ لورَاٰى هٰذا رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَحَبَّه، فذكرحُبَّه، وَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّ اَيْمَنَ قال وحدثني بعضُ اصحابي عن سليمان وكانتْ حاضِنَةَ النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتا ہوں۔اور نعیم نے ابن المبارک کے واسطہ سے بیان کیا،انہیں معمر نے خبردی،انہیں زہری نے،انہیں اسامہ بن زید کے ایک موال (حرملہ) نے خبردی کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھ کہ (نماز میں) انہوں نے رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں ادا کیا ہے۔ ایمن بن ام ایمن، اسامہ رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے بھائی تھے، ایمن رضی اللہ عنہ قبیلہ انصار کے ایک فرد تھے۔تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ (نماز) دوبارہ پڑھ لو۔ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن نمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے موال حرملہ نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حجاج بن ایمن (مسجد کے) اندر آئے، لیکن نہ انہوں نے رکوع پوری طرح ادا کیا اور نہ سجدہ۔ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھ لو۔پھر جب وہ جانے لگے تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کی حجاج بن ایمن بن ام ایمن۔اس پر آپ نے فرمایا، اگر انہیں رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو بہت عزیز رکھتے۔پھر آپ نے آنحضور ﷺ کی اسامہ رضی اللہ عنہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کی تمام اولاد سے محبت کا ذکر کیا۔امام بخاریؒ نے بیان کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا اور ان سے سلیمان نے کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ کو گود لیا تھا۔

باب ۴۰۲. مناقبِ عبدِالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما

۴۰۲۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب۔

(۹۲۷) حَدَّثَنَا اسحاق بن نصر حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابنِ عمرَ رضي الله عنهما قَالَ كَانَ الرَّجُلُ في حياةِ النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا رَاٰى رؤيا قَصَّها على النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرى رؤيا اَقُصُّهَا على النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وكنتُ غُلامًا اَعْزَبَ وكنتُ اَنَامُ في المَسْجِدِ على عهدِ النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي المنامِ كَاَنَّ

۹۲۷۔ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب حیات تھے تو جب بھی کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا، آنحضور ﷺ سے اسے بیان کرتا۔میرے دل میں بھی یہ تمنا پیدا ہوگئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور حضور اکرم ﷺ سے بیان کروں۔میں ان دنوں غیر شادی شدہ تھا اور نوعمر۔میں حضور اکرم ﷺ کے عہد میں مسجد کے اندر سویا کرتا تھا تو میں نے خواب میں دو(۲) فرشتوں کو دیکھا کہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے،

مَلَكَيْنِ اَخَذَانِىْ فذهبابي الى النار فَاِذَاهِىَ مَطْوِيَّةٌ كَطَىِّ الْبِئْرِ واذا لها قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ واذا فِيْهَا ناسٌ قد عرفتهم فجعلتُ اَقُوْلُ اعوذُ باللّٰهِ مِنَ النَّارِ اعوذُ باللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا ملكٌ اٰخرُ فقال لِىْ لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُها على حفصة فَقَصَّتْهَا حفصة على النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰه لَوْكَانَ يُصَلِّىْ بِاللَّيْلِ قال سالمٌ فكان عَبْدُاللّٰه لايَنَامُ من اللَّيْلِ الا قَلِيْلا

میں نے دیکھا کہ وہ بل دار کنوئیں کی طرح پیچ در پیچ تھی، کنویں ہی کی طرح اس کے بھی دو کنارے تھے (جہاں دو پتھر رکھے جاتے ہیں، تا کہ عرض میں کوئی کڑی وغیرہ بچھادی جائے) اور اس کے اندر کچھ ایسے لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا میں اسے دیکھتے ہی کہنے لگا، دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد مجھ سے ایک دوسرے فرشتے کی ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے کہا کہ خوف نہ کھاؤ۔ میں نے اپنا یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انہوں نے آنحضور ﷺ سے، تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ کاش رات میں بھی نماز پڑھا کرتا۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں بہت کم سویا کرتے تھے۔

(۹۲۸) حَدَّثَنَا يحيىٰ بنُ سليمان حدثنا ابنُ وَهب عن يونسَ عن الزهريِّ عن سالمٍ عن ابن عمرَ عن اُخْتِهٖ حفصةَ اَنَّ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لَهَا اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

۹۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بہن حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا، عبداللہ مرد صالح ہے۔

باب۴۰۳. مَنَاقب عمار وحذيفةَ رضى اللّٰهُ عنهما

۴۰۳۔ عمار اور حذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب۔

(۹۲۹) حَدَّثَنَا مالكُ بن اسماعيل حدثنا اسرائيل عن المغيرة عن ابراهيمَ عن علقمةَ قال قدمتُ الشَّامَ فصليتُ رَكْعَتَيْنِ ثم قلتُ اللهم يَسِّرْلِىْ جليسًا صالحًا فاتيتُ قومًا فجلستُ اليهم فاذا شيخٌ قدجَاءَ حتىٰ جَلَسَ الى جَنْبِىْ قلتُ مَنْ هذا قَالُوْا اَبُوالدرداءِ فقلتُ اِنِّىْ دعوتُ اللّٰه اَنْ يُيَسِّرَ لِىْ جليسًا صالحًا فَيَسَّرَكَ لِىْ قال مِمَّنْ اَنْتَ قلتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ قال اولَيْسَ عِنْدَكُمْ ابنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُم الَّذِى اَجَارَهُ اللّٰهُ من الشيطان على لسان نبيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اوليس فيكم صاحبُ سِرِّ النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الذى لايعلمه اَحَدٌ غَيْرُهٗ ثم قال كيف يقرأ عبدُاللّٰه وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى فقرأتُ عليه وَ اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قال واللّٰه لقد اَقْرَ اَنِيْهَا رسولُ

۹۲۹۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی صالح ہمنشین عطا فرمایئے۔ پھر میں ایک قوم کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا تھوڑی ہی دیر بعد ایک بزرگ آئے اور میرے قریب بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا، آپ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ۔ اس پر میں نے دریافت فرمایا، آپ کا وطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کی، کوفہ۔ آپ نے فرمایا، کیا تمہارے یہاں ابن ام عبد، صاحب النعلین، صاحب وسادہ ومطہرہ (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمہارے ہاں وہ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہے (کہ وہ انہیں کبھی غلط راستے پر نہیں لے جاسکتا۔ مراد عمار رضی اللہ عنہ سے ہے) کیا تم میں وہ نہیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے بہت سے راز ہائے سربستہ کے حامل ہیں، جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا (پھر ان کی موجودگی کے باوجود وہاں سے آنے کی کیا ضرورت

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مِنْ فِیْہِ اِلٰی فِیَّ

تھی؟) اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا، عبداللہ رضی اللہ عنہ آیت "واللیل اذا یغشی" کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے انہیں پڑھ کر سنائی کہ "واللیل اذا یغشٰی والنھار اذا تجلی وماخلق الذکر والانثٰی" اس پر آپ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے مجھے اسی طرح یاد کرایا تھا۔

(۹۳۰) حَدَّثَنَا سلیمانُ بن حربٍ حدثنا شعبةُ عن مغیرةَ عن ابراھیمَ قال ذَھَبَ علقمةُ الی الشامِ فلما دَخَلَ المسجدَ قال اللھم یَسِّرْلِیْ جلیساً صالحًا فَجَلَسَ الی ابی الدرداءِ فقال ابوالدرداءِ ممن اَنْتَ قال مِنْ اھلِ الکوفةِ قَالَ اَلَیْسَ فیکم اومنکم صاحبُ السِّرِّالَّذِیْ لایَعْلَمُہ‘ غَیْرُہ‘ یعنی حذیفةَ قال قلتُ بلٰی قال اَلَیْسَ فیکم اومنکم الذی اَجَارَہ اللّٰہُ علی لسانِ نبیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی من الشیطان یعنی عمارًا قلت بلی قال الیس فیکم اومنکم صاحبُ السواکِ والسِّرَارِ قال بلٰی قال کیف کان عبدُاللّٰہ یقراءُ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی والنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی قلتُ والذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی قال مازال بی ھؤلاءِ حتی کادوا یَسْتَنْزِلُوْنِیْ عن شیءٍ سمعتُہ‘من رسُولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۹۳۰۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام تشریف لے گئے اور مسجد میں جا کر یہ دعا کی اے اللہ! مجھے ایک صالح ہم نشین عطا فرمائیے۔ چنانچہ آپ کو ابودرداء رضی اللہ عنہ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ عرض کی کہ کوفہ سے، اس پر آپ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں نبی کریم ﷺ کے راز دار نہیں ہیں کہ جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ آپ کی مراد ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سے تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، جی ہاں موجود ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ دی تھی، آپ کی مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں وہ بھی موجود ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں مسواک والے اور تکیہ والے نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا، جی ہاں وہ بھی موجود ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت "واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلی" کی قرأت کس طرح کرتے تھے؟ میں نے کہا کہ آپ (ماخلق کے حذف کے ساتھ) "الذکر والانثٰی" پڑھا کرتے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ شام والے ہمیشہ اس کوشش میں رہے کہ جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا (اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس کی توثیق ہوئی) اس سے مجھے ہٹا دیں۔

باب۴۰۴. مَنَاقِبُ ابی عبیدةَ بنِ الجراح

۴۰۴۔ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۹۳۱) حَدَّثَنَا عمرُو بن علی حدثنا عبدالاعلی رضی اللّٰہ عنہ حدثنا خالد عن ابی قِلَابَةَ قَالَ حدثنی انس بن مالکٍ اَنَّ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُھَا

۹۳۱۔ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوقلابہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر امت میں امین ہوتے ہیں۔ اور اس امت

الْاُمَّةُ اَبُوعبیدَۃَ بْنُ الجَرَّاحِ

(۹۳۲) حَدَّثَنَا مسلمُ بن ابراھیم حدثنا شعبةُ عن ابی اسحاق عن صلةٍ عن حذیفةَ رضی اللّٰہ عنہ قال قال النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نجرانَ لَاَبْعَثَنَّ یعنی علیکم اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاَشْرَفَ اصحابُه فَبَعَثَ اباعبیدۃَ رضی اللّٰہ عنہ

باب۴۰۵. ذِکر مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْر

باب۴۰۶. مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قال نا فع بن جبیر عن ابی ھریرۃ عا نق النبیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحسن

(۹۳۳) حَدَّثَنَا صدقةُ حدثناابن عیینہ حدثنا ابوموسیٰ عن الحسن سَمِعَ اَبَابَکْرَۃَ سمعتُ النبیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علی المِنبَرِ والحسنُ الی جَنْبِه یَنْظُرُ اِلَی النَّاسِ مَرَّةً وَاِلَیْهِ مَرَّةً ویقول ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(۹۳۴) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا الْمُعْتَمِرُ قال سَمِعت ابی قال حدثنا ابوعثمان عن اسامةَ بن زید رضی اللّٰہ عنھما عن النبیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انہ کان یَاْخُذُہ والحسنَ ویقول اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَافَاَحِبَّهُمَا اَوْکما قالَ

(۹۳۵) حَدَّثَنِیْ محمدُ بن الحسین ابن ابراھیم قال حدثنی حسینُ بن محمدٍ حدثنا جریرٌ عن محمدٍ عن انسِ بن مالکٍ رضی اللّٰہ عنہ اُتِیَ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ زِیَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ رضی اللّٰہ عنہ فَجُعِلَ فی طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ وَقال فِی حُسْنِهٖ شَیْئًا فقال انسٌ کان اَشْبَهَهُمْ برسول اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وکان مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ

کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں (رضی اللہ عنہ)

۹۳۲۔ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے صلہ نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا میں تمہارے یہاں ایک امین کو بھیجوں گا جو حقیقی معنوں میں امین ہوگا تمام صحابہ کو اشتیاق تھا لیکن آنحضور ﷺ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۴۰۵۔مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔

۴۰۶۔حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب۔

نافع بن جبیر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا۔

۹۳۳۔ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، انہوں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ منبر پر تشریف رکھتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے۔ آنحضور ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

۹۳۴۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ انہیں اور حسن رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے ان سے محبت ہے آپ بھی ان سے محبت رکھئے۔ اور کما قال۔

۹۳۵۔مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب حسین علیہ السلام کا سر مبارک عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت میں رکھ دیا گیا تو بد بخت اس پر لکڑی سے مارنے لگا اور آپ کے حسن و خوبصورتی کے بارے میں بھی کچھ کہا (کہ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا) اس پر انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ آپ نے وسمہ کا خضاب استعمال کر رکھا تھا۔

(۹۳۶) حَدَّثَنَا حجَّاجُ بنُ المنهالِ حدثنا شعبةُ قال اخبرني عَدِيٌّ قال سمعتُ البراءَ رضي الله عنه قال رَاَيْتُ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والحَسَنُ عَلٰى عاتِقِهٖ يقول اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّه' فَاَحِبَّهُ

۹۳۶۔ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، حسن رضی اللہ عنہ آپ کے شانہ مبارک پر تھے اور آپ یہ فرمار ہے تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے، آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔

(۹۳۷) حَدَّثَنَا عبدانُ اخبرنا عبدُاللّٰه قال اخبرني عمرُ بن سعيد بن ابي حسين عن ابن ابي مليكةَ عن عقبةَ بن الحارث قال رايتُ ابابكرٍ رضي الله عنه وَحَمَلَ الْحَسَنَ وهو يقول بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بالنبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليس شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

۹۳۷۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی انہیں ابن ابی ملیکہ نے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں، میرے باپ ان پر فدا ہوں، نبی کریم ﷺ سے مشابہ ہیں، علی سے نہیں۔ علی رضی اللہ عنہ وہیں مسکرا رہے تھے۔

(۹۳۸) حَدَّثَنِيْ يحيَى بن معين وصدقة قالا اخبرنا محمدُ ابن جعفر عن شعبةَ عن و اقد بن محمد عن ابيه عن ابنِ عمرَ رضي الله عنهما قال قال ابوبكرٍ اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في اهل بيته

۹۳۸۔مجھ سے یحییٰ بن معین اور صدقہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے انہیں واقد بن محمد نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ (کی خوشنودی) آپ کے اہل بیت کے ساتھ (محبت وخدمت کے ذریعہ) تلاش کرو۔

(۹۳۹) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بن موسٰى اخبرنا هشامُ بنُ يوسفَ عن مَعْمَرٍعن الزهرى عن انسٍ وقال عَبْدُالرَّزَّاقِ اخبرنا مَعْمَرٌ عن الزهرى اخبرني انسٌ قال لم يكن اَحَدٌ اَشْبَهَ بالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

۹۳۹۔مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر نے انہیں زہری نے اور انہیں انس رضی اللہ عنہ نے اور عبدالرزاق نے بیان کیا کہ ہمیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ اور کوئی شخص نبی کریم ﷺ سے مشابہ نہیں تھا۔

(۹۴۰) حَدَّثَنِيْ محمدُ بن بشار حدثنا غُنْدُرٌ حدثنا شعبةُ عن محمدِ بن ابي يعقوب سمعتُ ابن ابي نُعْمٍ سمعتُ عبدَاللّٰه بن عمرٍو سَاَلَه' عن المُحْرِمِ قال شعبة اَحْسِبُه' يَقْتُلُ الذُّبَابَ فقال اَهْلُ العراق يَسْأَلُوْنَ عن قَتْلِ الذُّبَابِ وقد قتلوا ابنَ ابنةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَا نَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

۹۴۰۔مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب نے، انہوں نے ابن ابی نعم سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے بارے میں پوچھا تھا شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے (تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟) اس پر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں، جب کہ یہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر چکے ہیں، جن کے بارے میں آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں (حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما)

دنیا میں میرے لئے دو پھول ہیں۔

باب۴۰۷. مناقب بلالِ بن رباحٍ مولی ابی بکر رضی اللہ عنہما و قال النبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فی الجَنَّةِ

۴۰۷۔ابوبکر رضی اللہ عنہ کے موالی بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے مناقب۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جنت میں اپنے آگے میں نے تمہارے قدموں کی چاپ سنی تھی۔

(۹۴۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِیْزِ بنُ ابی سلمةَ عن محمدِ ابنِ الْمُنْکَدِرِ اخبرنا جابرُ بنُ عبدِاللّٰہ رضی اللّٰہ عنہما قال کان عمرُ یقول ابوبکر سَیِّدُنَا وَاعتق سَیِّدَنَا یعنی بِلاَلاً

۹۴۱۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو انہوں نے آزاد کیا ہے، آپ کی مراد بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے تھی۔

(۹۴۲) حَدَّثَنَا ابنُ نمیر عن محمدِ بن عبید حدثنا اسماعیلُ عن قیسٍ اَنَّ بلالاً قال لابی بکرٍ اِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِنفْسِکَ فَاَمْسِکْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِلّٰہ فَدَعْنِی وَعَمَلَ اللّٰہِ

۹۴۲۔ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید نے، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے قیس نے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، کہ اگر آپ نے مجھے اپنے لئے خریدا ہے، تو پھر اپنے پاس ہی رکھئے، اور اگر اللہ کے لئے خریدا ہے تو پھر مجھے آزاد کر دیجئے اور اللہ کے راستے میں عمل کرنے دیجئے۔

باب۴۰۸. ذِکر ابنِ عَبَّاسٍ رضیَ اللّٰہ عنہما

۴۰۸۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ۔

(۹۴۳) حَدَّثنا مُسَدَّدٌ حدثنا عبدُالوارث عن خالد عن عکرمة عن ابنِ عباسٍ قال ضَمَّنِی النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الی صَدْرِہٖ وقال اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الحِکْمَةَ

۹۴۳۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مجھے نبی کریم ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا، اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرمائیے۔

باب۴۰۹. مناقبِ خالدِ بنِ الولیدِ رضی اللّٰہ عَنہ

۴۰۹۔خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۹۴۴) حَدَّثَنَا احمدُ بن واقد حَدَّثَنَا حمادُ بن زید عن ایوبَ عن حمیدِ بن ھلال عن انسٍ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ النبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی زَیْدًا وجَعْفَراً وَابْنَ رَوَاحَةَ للناسِ قبل ان یاتِیَھُمْ خَبرُھم فَقَال اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخذ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِ فَانِ حَتّٰی اَخَذَھَا سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ

۹۴۴۔ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی اطلاع کے پہنچنے سے پہلے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضوان اللہ علیہم کی شہادت کی خبر صحابہ کو سنادی تھی، آپ نے فرمایا کہ اب اسلامی علم کو زید رضی اللہ عنہ لئے ہوئے ہیں اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔اب جعفر رضی اللہ عنہ نے علم اٹھالیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اب ابن رواحہ (رضی اللہ عنہ) نے علم اٹھالیا ہے اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی قیادت میں مسلمانوں کو

فتح عنایت فرمائی۔

باب ۴۱۰. منا قب سالمِ مولی ابی حذیفة رضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۱۰۔ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالم رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۹۴۵) حَدَّثَنَا سليمانُ بن حرب حدثنا شعبةُ عن عمرِو بن مرة عن ابراهيمَ عن مسروقٍ قال ذُكِرَ عبدُاللّٰه عند عبدِاللّٰه بن عَمْرٍو فقال ذاک رَجُلٌ لاَازَالُ اُحِبُّه' بَعْدَ مَاسَمِعْتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول اِسْتَقْرِءُ وْا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بن مسعود فَبَدَأَ بِهٖ وَسَالِمٍ مولى ابى حُذَيفة وَاُبَيِّ بنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بنِ جَبَلٍ قَالَ لَااَدْرِى بدأبِاُبَيّ او بمعاذٍ

۹۴۵۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے یہاں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا۔ میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، چار اشخاص سے قرآن سیکھو، عبداللہ بن مسعود آنحضور ﷺ نے ابتداء عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی کی، اور ابو حذیفہ کے مولا سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ آنحضور ﷺ نے پہلے ابی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا یا معاذ رضی اللہ عنہ کا۔

باب ۴۱۱.مناقب عبدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِى اللّٰه عَنْهُ

۴۱۱۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۹۴۶) حَدَّثَنَا حفصُ بنُ عمرَحدثنا شعبةُ عن سليمانَ قَالَ سمعتُ اباوائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عبدُاللّٰه بن عمرٍو اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا ولا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخلاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِءُ وْا الْقُرآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بن مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

۹۴۶۔ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا۔ انہوں نے ابووائل سے سنا، کہا کہ میں نے مسروق سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک پر کوئی برا کلمہ نہیں آتا تھا اور نہ آپ کی ذات سے یہ ممکن تھا۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ تم میں سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جس کے عادات واخلاق سب سے عمدہ ہوں۔ اور آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار افراد سے سیکھو عبداللہ بن مسعود، ابو حذیفہ کے مولا سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہم)۔

(۹۴۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عن ابراهيم عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِىْ جَلِيْسًا فَرَاَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ اَرْجُو اَنْ يَكُوْنَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِىْ اُجِيْرَمِنَ الشَّيْطَانِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّالَّذِىْ لَايَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ كَيْفَ قَرَاابْنُ

۹۴۷۔ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے کہ میں شام پہنچا تو سب سے پہلے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے کسی (صالح) ہمنشین کی صحبت سے فیض یابی کی توفیق عطا فرمائیے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آرہے تھے۔ جب وہ قریب آگئے تو میں نے سوچا، شاید میری دعا قبول ہوگئی ہے۔ انہوں نے دریافت فرمایا، تمہارا وطن ومولد کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ کوفہ کا رہنے والا ہوں اس پر آپ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں صاحب

أم عَبْدٍوَ اللَّيْلِ ؟فقرأت وَ اللَّيْلِ إِذَا يغشٰى وَ النَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى قَالَ أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ اِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّوْنِيْ

نعلین، صاحب وساد ومطہرہ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمہارے یہاں وہ صحابی نہیں ہیں جنہیں شیطان سے (اللہ کی پناہ مل چکی ہے؟ کیا تمہارے یہاں سربستہ رازوں کے جاننے والے نہیں ہیں کہ جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ (پھر دریافت فرمایا کہ) ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) آیت واللیل کی قرأت کس طرح کرتے ہیں میں نے عرض کی کہ "والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانثى" آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے اسی طرح سکھایا تھا۔ لیکن اب شام والے مجھے اس طرح قرأت کرنے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

(۹۴۸) حَدَّثَنَا سليمانُ بنُ حربٍ حدثنا شعبةُ عن ابى اسحاق عن عبدِالرحمٰن بن زيدٍ فقال سألْنا حذيفةَ عن رجلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالهَدْىِ من النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتى ناخُذَ عَنْهُ. فقال مااَعْرِفُ احدًا اقربَ سَمْتًا وهَدْيًا وَدَلًّا بالنبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ابنِ اُمِّ عَبْدٍ

۹۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عبدالرحمٰن بن زیاد نے بیان کیا کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صحابہ میں نبی کریم ﷺ سے عادات واخلاق اور طور وطریق میں سب سے زیادہ قریب کون صحابی تھے؟ تاکہ ہم ان سے سیکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ اخلاق طور وطریق اور سیرت وعادات میں ابن ام عبد سے زیادہ آنحضور ﷺ سے قریب اور کسی کو میں نہیں سمجھتا۔

(۹۴۹) حَدَّثَنِىْ محمدُ بنُ العلاء حدثنا ابراهيمُ بن يوسفَ بن ابى اسحاق قال حدثنى الْاَسْود بن يزيدَ قال سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَانَرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بن مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِه وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۴۹۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ مجھ سے اسود بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں اور میرے بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) حاضر ہوئے اور ایک زمانہ تک یہاں قیام کیا ہم اس پورے عرصے میں یہی سمجھتے رہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے گھرانے کے ایک فرد ہیں، کیونکہ آنحضور ﷺ کے گھر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کی (بکثرت) آمدورفت ہم دیکھا کرتے تھے۔

باب ۴۱۲. ذكر معاوية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۱۲۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔

(۹۵۰) حَدَّثَنَا الحسنُ بنُ بشير حدثنا الْمُعَافٰى عن عثمانَ بن الاسود عن ابنِ ابى مُلَيْكَةَ قالَ "وْتَرَ معاويةُ بعدَالعشاءِ بِرَكعةٍ وعِنْدَه مولًى لابنِ عَبَّاسٍ

۹۵۰۔ ہم سے حسن بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے معافی نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی صرف ایک

فاتَی ابن عبّاسٍ فقال دَعْهُ فانّه' قَدْ صَحِبَ رسول اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلیْهِ وَسلّم

رکعت نماز پڑھی وہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک مولا (کریب) بھی موجود تھے، جب وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (تو معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے، (اور یقیناً ان کے پاس آنحضور ﷺ کے قول وفعل میں سے کوئی چیز ہوگی۔)

(۹۵۱) حدّثنا ابنُ ابی مریمَ حدثنا نافعُ بن عمرَ حدثنی ابن ابی ملیکة قِیل لابنِ عباسٍ هل لک فی امیرالمؤمنین مُعاویةَ فانّه' ماأوْتر الّا بواحدَةٍ قال انّه' فقیْهٌ

۹۵۱۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے انہوں نے وتر کی صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ فقیہ ہیں۔

(۹۵۲) حَدَّثَنِیْ عمْرُو بْنُ عبّاسٍ حدَّثَنَا مُحمَّدُ بْنُ جعْفرٍ حدَّثَنَا شعْبَةُ عنْ ابی التَّیَّاحِ قَالَ سمِعْتُ حُمْرانَ بْنَ ابانَ عنْ مُعاویةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنْهُ قَالَ اِنّکُمْ لتصلُّوْنَ صَلاةً لقدْ صَحِبْنا النَّبیَّ صَلّی اللّٰهُ عَلیْهِ وَسلّم فَمَا رأیْناهُ یُصَلّیْهَا ولَقَدْ نَهٰی عَنْهُمَا یَعْنِی رکْعَتَیْنِ بعْدَالعَصْرِ

۹۵۲۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا، انہوں نے حمران بن ابان سے سنا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو، ہم نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہے اور ہم نے کبھی آپ کو اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے تو ان سے منع فرمایا تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ کی مراد عصر کے بعد دو رکعت نماز سے تھی (جسے اس زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے۔)

باب۴۱۳. مناقب فاطمةَ رضی اللّٰہ عنها وقال النبیُّ صَلّی اللّٰه علیْهِ وسلّم فاطمَةُ سیّدةُ نسآءِ اهْلِ الجنَّةِ

۴۱۳۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہؓ جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔

(۹۵۳) حدَّثَنا ابوالولید حدثنا ابنُ عیینةَ عن عمرو بن دینارٍ عن ابن ابی ملیکةَ عن المسور ابن مَخْرمةَ رضیَ اللّٰه عنهُمَا انّ رسولَ اللّٰه صَلّی اللّٰهُ علیْه وَسلّم قال فاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنّی فمَنْ اَغْضبَها اغضبَنِیْ

۹۵۳۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کیا، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فاطمہؓ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرے گا وہ مجھے ناراض کرے گا۔

باب۴۱۴. فضل عَائشةَ رَضِیَ اللّٰهُ عنها

۴۱۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(۹۵۴) حَدَّثَنَا یَحْییَ بنُ بکیر حَدَّثَنا اللیثُ عن یونسَ عن ابنِ شهابٍ قال ابوسلمة انَّ عَائشَةَ رَضِیَ اللّٰه عنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ

۹۵۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَاعَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه' تَرٰى مالاأَرٰى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا یا عائش! یہ جبرائیل تشریف رکھتے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے اس پر جواب دیا وعلیہ السلام و برکاتہ، آپ وہ کچھ ملاحظہ فرماتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں۔ آپ کی مراد نبی کریم ﷺ سے تھی۔

(۹۵۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حدثنا شعبة قال ح وحدثنا عمرٌو واخبرنا شعبةُ عن عمرِو بن مُرَّةَ عن مرة عن ابى موسٰى الاشعرى رضى الله عنه قَالَ قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

۹۵۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا (مصنفؒ نے) اور ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں عمرو بن مرہ نے انہیں مرہ نے اور انہیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مردوں میں تو بہت سے کامل اٹھے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہن کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے، جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

(۹۵۶) حَدَّثَنَا عبدُالعزيز ابن عبدالله قَالَ حَدَّثَنِىْ محمدُ بن جعفر عن عبدِالله بن عبدالرحمٰن انه سَمِعَ انس بن مالک رضى الله عنه يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ

۹۵۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، عائشہؓ کی فضیلت عورتوں میں ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

(۹۵۷) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بن بشار حَدَّثَنَا عبدالوهابِ بنُ عبدِالمجيد حَدَّثَنَا ابن عَوْنٍ عَنِ القاسمِ بن محمَّدٍ انَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقْدَمِيْنَ عَلٰى فَرَطِ صدقٍ على رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ

۹۵۷۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ (عیادت کے لئے آئے) عرض کی ام المؤمنین! آپ تو سچے جانے والے کے پاس جارہی ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔

(۹۵۸) حَدَّثَنَا محمدُ بن بشار حَدَّثَنَا غندرٌ حدثنا شعبةَ عن الحكم سمعتُ اباوائلٍ قال لَمَّا بعث عَلِيٌّ عَمَّارًا والحَسَنَ الى الكوفةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عمارٌ فَقَالَ اِنِّى لَاَعْلَمُ اَنَّها زَوجَتُه' فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلكن اللّٰه ابتلاكم لِتَتَّبِعُوْهُ اَوْاِيَّاها

۹۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور انہوں نے ابووائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا تھا کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے تیار کریں تو عمار رضی اللہ عنہ نے انہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا مجھے بھی خوب معلوم ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتا ہے کہ دیکھے تم علی کا اتباع کرتے ہو (جو خلیفہ برحق ہیں یا عائشہ رضی اللہ

عنہا کی)۔

(۹۵۹) حَدَّثَنَا عبیدُ ابنُ اسماعیلَ حدثنا ابواسامةَ عن هشامٍ عن ابیه عن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰه عنها انها اسْتَعَارَتْ من اَسمَاءَ قِلادَةً فَهَلَکَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ طَلَبِهَا فَاَدْرَکَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلُّوْا بِغَیْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَکَوْا ذٰلِکَ اِلَیْهِ فَنَزَلَتْ اٰیَةُ التَّیَمُّمِ فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا فَوَاللّٰهِ مَانَزَلَ بِکِ امْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَکِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِ بَرَکَةً

۹۵۹۔ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں جانے کے لئے) آپ نے (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریۃً لے لیا تھا، اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہوگیا آنحضور ﷺ نے اسے تلاش کرنے کے لئے چند صحابہ کو بھیجا اس دوران میں نماز کا وقت ہوگیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے صورت حال کے متعلق عرض کی، اس کے بعد تیمم کی آیت نازل ہوئی، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا تمہیں اللہ خیر کا بدلہ دے، خدا گواہ ہے کہ تم پر جب بھی کوئی مرحلہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے نکلنے کی سبیل تمہارے لئے پیدا کر دی اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی اس میں برکت پیدا فرمائی۔

(۹۶۰) حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَانَ فِیْ مَرَضِهٖ جَعَلَ یَدُوْرُفِیْ نِسَائِهٖ وَیَقُوْلُ اَیْنَ غَدًا حِرْصًا عَلٰی بَیْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمِیْ سَکَنَ

۹۶۰۔مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الوفات میں بھی ازواج مطہرات کی باری کی پابندی فرماتے رہے البتہ یہ دریافت فرماتے رہے کہ کل کس کے یہاں ٹھہرنا ہے؟ کیونکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کی باری کے خواہش مند تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے یہاں قیام کا دن آیا تو آپ کو سکون ہوا۔

(۹۶۱) حَدَّثَنَا عبدُاللّٰه بن عبدالوهاب حدثنا هشامٌ عن ابیه قال کَانَ النَّاسُ یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِی اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ یَااُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمَ عَائِشَةَ وانا نُرِیْدُ الْخَیْرَ کما تُرِیْدُه عائشةُ فَمُرِیْ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَامُرَالنَّاسَ اَنْ یُهْدُوْا الیه حیثُ مَاکَانَ وَحَیْثُ مَادَارَ قالتْ فذکَرَتْ ذلک امُ سلمةَ للنبیِّ صَلَّی

۹۶۱۔ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ صحابہ (آنحضور ﷺ کی خدمت میں) اپنا ہدیہ پیش کرنے کے لئے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میری سوکنیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جمع ہوئیں اور کہا، اے ام سلمہ! بخدا لوگ اپنا ہدیہ بھیجنے کے لئے عائشہ کی باری کا انتظار کرتے ہیں اور جیسے عائشہ چاہتی ہیں ہم بھی چاہتی ہیں کہ ہمارے

للّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَعْرَضَ عَنِّىْ فَلَمَّا عَادَ اِلَیَّ
.كرتُ له ذاک فَاَعْرَضَ عَنّى فلما كان فى
لثالثةِ ذكرتُ له فقال يَاُمَّ سَلَمَةَ لَاتُؤْذِيْنِىْ فِىْ
ائِشَةَ فَاِنَّه" وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الْوَحْىُ وَاَنَا فِی
حَافِ امْرأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا

ساتھ بہتر معاملہ ہو اس لئے آپ رسول اللہ ﷺ سے کہئے کہ لوگوں سے فرمادیں کہ ہدیہ بھیجنے میں کسی خاص باری کے منتظر نہ رہا کریں۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق کہا ان کا بیان تھا کہ اس پر آنحضور ﷺ نے مجھ سے اعراض فرمایا۔ پھر جب آپ ﷺ نے دوبارہ توجہ فرمائی تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی اعراض فرمایا، تیسری مرتبہ جب میں نے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے ام سلمہ عائشہ کے معاملہ میں مجھے اذیت نہ دو، اللہ گواہ ہے کہ تم میں سے کسی کے بستر پر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی سوا عائشہ کے بستر کے (رضی اللہ عنہن)۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا چودھواں پارہ ختم ہوا۔

پندرہواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۴۱۵ .مَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا

۴۱۵۔انصار رضوان اللہ علیہم کے مناقب'' اوران لوگوں کا (بھی حق ہے جو دارالاسلام اور ایمان میں ان کے پہلے سے قرار پکڑے ہوئے ہیں محبت کرتے ہیں اس سے جوان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اور اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں اس سے جو کچھ انہیں ملتا ہے۔

(۹۶۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِى بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاَيْتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهٖ اَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْاَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُقْبِلُ عَلَىَّ اَوْعَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا

۹۶۲۔ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے غیلان بن جریر نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انصار اپنا نام آپ حضرات نے خود اختیار کیا تھا (قرآن مجید میں اس کے ذکر سے پہلے، یا آپ حضرات کا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہمیں یہ خطاب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ (غیلان کی روایت ہے کہ) ہم انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہم سے انصار کے مناقب اور غزوات میں ان کی شرکت کے واقعات بیان کرتے تھے اور میری طرف یا (انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ) قبیلہ ازد کے ایک شخص کی طرف [1] متوجہ ہو کر فرماتے، تمہاری قوم (انصار) نے فلاں فلاں مواقع پر فلاں فلاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔

(۹۶۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ

۹۶۳۔مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعاث کی جنگ کو (جو اسلام سے پہلے اوس وخزرج میں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ سے پہلے ہی مقدر کر رکھا تھا، چنانچہ جب آنحضور تشریف لائے تو مدینہ میں انصار کی جماعت افتراق وتشتت کا شکار تھی اور ان کے سردار قتل کئے جاچکے تھے یا زخمی کئے جاچکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو آنحضور ﷺ سے پہلے اس لئے مقدر کیا تھا کہ انصار کا اسلام میں داخل ہونا مشکل نہ رہے۔

(۹۶۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى

۹۶۴۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

[1] راوی کو شک ہے کہ ان دو جملوں میں سے غیلان رحمۃ اللہ علیہ نے کون سا جملہ کہا تھا؟ بہرحال دونوں کا مقصد ایک ہے اور دونوں سے مراد خود ان کی اپنی ذات ہے آپ قبیلہ ازد ہی کے ایک فرد تھے۔

تَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ الَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَاَعْطٰی قُرَیْشًا وَاللّٰهِ نَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُیُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ رَیْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ ىلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْاَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ االَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ وَکَانُوْالَا یَکْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ لَذِیْ بَلَغَکَ قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَرْجِعَ النَّاسُ لْغَنَائِمِ اِلٰی بُیُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی لّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ لَوْسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ ادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ اَوْشِعْبَهُمْ

بیان کی ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر جب آنحضور ﷺ نے قریش کو (غزوہ حنین کی غنیمت کا زیادہ حصہ) دیا تو (اسلام میں نئے نئے داخل ہونے والے) بعض انصار نے کہا، خدا کی قسم، یہ تو عجیب بات ہوئی، ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا تھا اور ہمارا حاصل کیا ہوا مال غنیمت انہیں کو دیا جا رہا ہے، اس کی اطلاع جب آنحضور ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے انصار کو بلایا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، جو مجھے اطلاع ملی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ ظاہر ہے کہ انصار جھوٹ نہیں بول سکتے تھے۔ انہوں نے عرض کر دیا کہ آنحضور ﷺ کو اطلاع صحیح ملی ہے (لیکن یہ انصار کی نوخیز پود کی غلطی ہے اور صرف وقتی جوش کی وجہ سے) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تم اس سے خوش اور راضی نہیں ہو کہ جب سب لوگ غنیمت کے مال لے کر اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہوں گے تو تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لئے اپنے گھروں کو جاؤ گے؟ انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انہیں کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

اب ۱۶ ۴۱. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا هِجْرَةُ لَکُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْد نِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۴۱۶۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ ''اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرف اپنے کو منسوب کرتا۔ اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی ہے۔

۹۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا ىعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ نْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ بُوالْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ الْاَنْصَارَ ىلَکُوْا وَادِیًا اَوْشِعْبًا لَسَلَکْتُ فِیْ وَادِی الْاَنْصَارِ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَکُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ بُوْهُرَیْرَةَ مَاظَلَمَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ آوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ وْ کَلِمَةً اُخْرٰی

۹۶۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے یا (یوں بیان کیا) ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا، انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انہیں کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد کہلوانا پسند کرتا، ابو ہریرہؓ نے فرمایا، آنحضور پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ نے یہ کوئی غلط بات نہیں فرمائی تھی، انصار نے آپ کو اپنے یہاں ٹھہرایا تھا اور آپ کی مدد کی تھی، یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اس کے علاوہ) اور کوئی دوسرا کلمہ کہا۔

اب ۱۷ ۴۱. اِخَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ لْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ

۴۱۷۔ نبی کریم ﷺ انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کرتے ہیں۔

۹۶۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ

۹۶۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّاقَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ آخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّىْ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ مَالِىْ نِصْفَيْنِ وَلِىْ اِمْرَأَ تَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِىْ اُطَلِّقْهَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِىْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اَيْنَ سُوْقُكُمْ فَدَلُّوْهُ عَلٰى سُوْقِ بَنِىْ قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ اِلَّا وَمَعَهٗ فَضْلٌ مِنْ اَقِطٍ وَ سَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ اَوْوَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ

ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ کرا (سعد رضی اللہ عنہ نے) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں انصار کے سب سے دولت مند افراد میں سے ہوں، اس لئے آپ میرا آدھا مال لے لیجئے۔ اور میری دو(۲) بیویاں ہیں آپ انہیں دیکھ لیجئے اور جو آپ کو پسند ہو اس کے متعلق مجھے بتائیے میں اسے طلاق دے دوں گا، عدت گذرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں۔ اس پر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، آپ کا بازار کدھر ہے؟ چنانچہ بنی قینقاع کا بازار انہیں بتادیا اور جب وہ وہاں سے واپس ہوئے (کچھ کاروبار کر کے) تو ان کے ساتھ کچھ پنیر اور گھی تھا پھر آپ اسی طرح روزانہ صبح سویرے بازار چلے جاتے (اور کاروبار کرتے) آخر ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو جسم پر (خوشبو کی) زردی کا اثر تھا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے شادی کر لی ہے آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا مہر کتنا ادا کیا؟ عرض کی کہ سونے کی ایک گٹھلی یا (یہ کہا کہ) ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا۔ ابراہیم کو شبہ تھا۔

(۹٦۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْاَنْصَارُ اَنِّىْ مِنْ اَكْثَرِهَا مَالًا سَاَقْسِمُ مَالِىْ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِىْ امْرَأَ تَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَاُطَلِّقُهَا حَتّٰى اِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِىْ اَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى اَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَاَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ

۹٦۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (مدینہ ہجرت کر کے) آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ بہت دولت مند تھے، آپ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا، انصار کو معلوم ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، اس لئے میں اپنا مال آدھا آدھا اپنے اور آپ کے درمیان تقسیم کر دینا چاہتا ہوں اور میرے یہاں دو(۲) بیویاں ہیں جو آپ کو پسند ہوگی، میں اسے طلاق دے دوں گا، جب اس کی عدت گذر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے، پھر وہ (بازار سے) اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک کچھ گھی اور پنیر (نفع کا) بچا نہیں لیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَاسُقْتَ فِيهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْنَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

ہوئے تو جسم پر زردی کا نشان تھا۔آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ میں نے ایک خاتون سے شادی کر لی ہے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، مہر کیا دیا؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی، اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا اب ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

(۹۶۸) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَاقَالَ تَكْفُوْنَا الْمُئُوْنَةَ وَتُشْرِكُوْنَا فِی التَّمْرِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

۹۶۸۔ہم سے ابو ہمام صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے سنا، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار نے کہا، (یارسول اللہ) کھجور کے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اس پر انصار نے (مہاجرین سے) کہا، پھر آپ حضرات یہ صورت اختیار کرلیں کہ کام ہماری طرف سے آپ کر دیا کریں اور کھجور کے پھلوں میں ہمارے شریک ہو جائیں مہاجرین نے کہا، ہم نے آپ حضرات کی بات سنی اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

باب ۴۱۸. حُبِّ الْاَنْصَارِ

۴۱۸۔انصار کی محبت۔

(۹۶۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَايُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ

۹۶۹۔ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، یا (اس طرح بیان کیا کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھ سکتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض و دشمنی رکھ سکتا ہے، پس جو شخص ان سے محبت رکھے گا اس سے اللہ محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

(۹۷۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ

۹۷۰۔ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔

باب ۴۱۹. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ

۴۱۹۔انصار سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

(۹۷۱) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

۹۷۱۔ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو غالباً کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور تین مرتبہ فرمایا، اللہ! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

(۹۷۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ

۹۷۲۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے بہز بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام بن زید نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ ان کا ایک بچہ بھی تھا آنحضور ﷺ نے ان سے گفتگو فرمائی، پھر فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

باب ۴۲۰. اَتْبَاعُ الْاَنْصَارِ

۴۲۰۔ انصار کے حلیف۔

(۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ

۹۷۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے انہوں نے ابوحمزہ سے سنا اور انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ انصار نے عرض کی، یارسول اللہ! ہر نبی کے حلیف ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی ہے اس لئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہمارے حلیفوں کو بھی ہماری ہی طرح قرار دے (کہ انہیں بھی انصار کہا جائے اور ان کے ساتھ بھی وہ مراعات کی جائیں جو ہمارے ساتھ ہوں) تو آنحضور ﷺ نے اس کی دعا فرمائی۔ پھر میں نے اس حدیث کا ذکر ابن ابی لیلیٰ کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث بیان کی تھی۔

(۹۷۴) حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ اَتْبَاعًا وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهٗ لِابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ

۹۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انصار کے ایک فرد ابوحمزہ سے سنا کہ انصار نے عرض کی، ہر قوم کے حلیف ہوتے ہیں، ہم نے بھی آپ کی اتباع کی ہے، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حلیفوں کو بھی ہماری ہی طرح قرار دے دے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! ان کے حلیفوں کو بھی انہیں میں سے قرار دیجئے، عمرو نے

قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّه' زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ

بیان کیا کہ پھر میں نے اس کا تذکرہ ابن ابی لیلیٰ کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ زید رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا تھا۔شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہا تھا۔

باب ۴۲۱. فَضْلِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ

۴۲۱۔انصار کے گھرانوں کی فضیلت۔

(۹۷۵) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْ النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِالْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَااَرَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ وَقَالَ عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَبُوْاُسَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

۹۷۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بنونجار کا گھرانہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ ہے پھر بنوعبدالاشہل کا، پھر بنوالحارث بن خزرج کا، پھر بنو ساعدہ کا، اور خیر انصار کے تمام ہی گھرانوں میں ہے۔سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے، نبی کریم ﷺ نے انصار کے قبیلوں کو ہم پر ترجیح دی ہے۔ان سے کہا بھی گیا کہ آپ کے قبیلہ پر بہت سے قبیلوں کو آنحضور ﷺ نے فضیلت دی ہے اور عبدالصمد نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے اسید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے یہی حدیث بیان کی۔(اور اس روایت میں یوں ہے کہ) سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا۔

(۹۷۶) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَيْدٍ اَنَّه' سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْقَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوالنَّجَّارِ وَبَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ وَبَنُوْ الْحَارِثِ وَ بَنُوْ سَاعِدَةَ

۹۷۶۔ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے کہ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ مجھے ابواسید رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ انصار میں سب سے بہتر یا انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر، بنو نجار، بنوعبدالاشہل، بنوحارث اور بنو ساعدہ کے گھرانے ہیں۔

(۹۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُبَنِی الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْاُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْاَنْصَارَ فَجَعَلْنَا اٰخِيْرًا فَاَدْرَكَ سعدُ النبیَّ صلی

۹۷۷۔ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن سہل نے اور ان سے ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے پھر عبداشہل کا، پھر بنی حارث کا، پھر بنی ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ پھر ہماری ملاقات سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ابواسید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ کو معلوم نہیں، حضور اکرم ﷺ نے انصار کے بہترین گھرانوں کی نشاندہی کی اور ہمیں سب سے اخیر میں رکھا

الله علیه وسلم فقال. یارسول الله خُیِّر دُوْرَ الانصارِ فجعلنا اٰخرًا فَقَالَ اَوَلَیْسَ بِحَسْبِکُمْ اَنْ تَکُوْنُوْامِنَ الْخِیَارِ.

چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! انصار کے سب سے بہترین خانوادوں کا بیان ہوا اور ہم سب سے اخیر میں کر دیئے گئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا خانوادہ بھی بہترین خانوادہ ہے۔

باب ۴۲۲. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ قَالَه' عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۴۲۲۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد انصار سے کہ ''صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو (قیامت کے دن)۔'' اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی ہے۔

(۹۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍاَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ کَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ

۹۷۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ! فلاں شخص کی طرح مجھے بھی آپ عامل بنا دیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، میرے بعد (دنیاوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس لئے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔

(۹۷۹) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ وَمَوْعِدُکُمُ الْحَوْضِ

۹۷۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار سے فرمایا میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس وقت تم صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو، اور میری تم سے ملاقات حوض پر ہوگی۔

(۹۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ خَرَجَ مَعَه' اِلَی الْوَلِیْدِ قال دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَ نْصَارَ اِلٰی اَنْ یُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَیْنِ فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ مِثْلَهَا قَالَ اِمَّا لَا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ فَاِنَّه' سَیُصِیْبُکُمْ بَعْدِیْ اُثْرَةٌ

۹۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا جب وہ آپ کے ساتھ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے یہاں جانے کے لئے سفر کر رہے تھے، انس رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر فرمایا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کی اراضی انہیں عطا فرما دیں، انصار نے عرض کی ایسا نہیں ہوسکتا، جب تک آنحضور ﷺ ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی اسی جیسی زمین نہ عطا فرمائیں (ہم اسے قبول نہیں کرسکتے) آنحضور ﷺ نے فرمایا جب آج انکار کیا ہے تو پھر (میرے بعد بھی) صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو، کیونکہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جایا کرے گی۔

باب ۴۲۳. دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۴۲۳۔"نبی کریم ﷺ کی دعا کہ (اے اللہ انصار اور مہاجر پر اپنا کرم فرمائیے۔"

(۹۸۱)حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْاِيَاسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ

۹۸۱۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوایاس نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی (قابل توجہ) نہیں پس انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم فرمائیے اور قتادہ سے روایت ہے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم ﷺ کے حوالے سے اسی طرح۔ اور انہوں نے بیان کیا "پس انصار کی مغفرت کیجئے۔"

(۹۸۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَاحَيِيْنَا اَبَدًا فَاَجَابَهُمُ اللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّاعَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

۹۸۲۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ انصار غزوۂ خندق کے موقع پر (خندق کھودتے ہوئے) یہ شعر پڑھتے تھے۔"ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد سے عہد کیا ہے جہاد کا، جب تک ہماری جان میں جان ہے۔" آنحضور ﷺ نے (جب سنا تو) اس کا جواب یوں دیا۔"اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی قابل توجہ نہیں ہے۔ پس انصار و مہاجرین پر اپنا فضل و کرم فرمائیے۔"

(۹۸۳) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَه فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

۹۸۳۔مجھ سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی منتقل کر رہے تھے۔ اس وقت آنحضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی۔"اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں، پس انصار اور مہاجرین کی آپ مغفرت فرمائیے۔"

باب ۴۲۴. وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

۴۲۴۔اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگر چہ خود فاقہ میں ہی ہوں۔

(۹۸۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلٰى نِسَائِهٖ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا اِلَّاالْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ اَوْيُضِيْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۹۸۴۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (خود ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور ﷺ نے انہیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا (تاکہ ان کی ضیافت کریں) ازواج نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا ان کی کون ضیافت کرے گا۔ ایک انصاری صحابی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ فَقَالَ هَيِّئِيْ طَعَامَكِ وَاَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ وَ نَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَاءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ اَنَّهُمَا يَاكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

نے عرض کی کہ میں کروں گا چنانچہ وہ اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر تواضع کرو۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سلا دیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے بجھا دیا۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر یہ ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں (اندھیرے میں) لیکن ان دونوں حضرات نے رات (اپنے بچوں سمیت) فاقہ سے گذار دی، صبح کے وقت جب وہ صحابی آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے طرز عمل پر رات اللہ تعالیٰ مسکرا دیا (یا یہ فرمایا کہ) پسند کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اور (انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں۔ (دوسرے صحابہ کو) اگرچہ خود فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں۔"

باب ۴۲۵. قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ تَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ

۴۲۵۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد۔ کہ "انصار کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرو۔"

(۹۸۵) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ اَخُوْ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا اَبِيْ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَايُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَّبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ

۹۸۵۔ مجھ سے ابو علی محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدان کے بھائی شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ بن حجاج نے خبر دی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو بکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس سے گذرے، دیکھا کہ تمام اہل مجلس رو رہے ہیں، پوچھا، آپ حضرات کیوں رو رہے ہیں؟ اہل مجلس نے کہا کہ ابھی ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس کا ذکر کر رہے تھے جس میں ہم بیٹھا کرتے تھے (یہ آنحضور ﷺ کے مرض الوفات کا واقعہ ہے) اس کے بعد یہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی۔ بیان کیا کہ اس پر آنحضور ﷺ باہر تشریف لائے، سر مبارک پر کپڑے کی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ منبر پر تشریف لائے اور اس کے بعد پھر کبھی منبر پر آپ نہ تشریف لا سکے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت

مُحْسِنِهِمْ وَ تَجَاوَزُوْا عَنْ مَسِيْئِهِمْ

کرتا ہوں کہ وہ میرے جسم و جان ہیں، انہوں نے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کیں، لیکن اس کا بدلہ جو انہیں ملنا چاہئے تھا (جنت) وہ ملنا ابھی باقی ہے اس لئے تم لوگ بھی ان کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرتے رہنا۔

(۹۸۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعليه مِلْحفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ اَمْرًا يَضُرُّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْيَنْفَعُه' فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ يَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ

۹۸۶۔ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غسیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے عکرمہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے آپ اپنے دونوں شانوں سے چادر اوڑھے ہوئے تھے اور (سر مبارک پر) ایک سیاہ پٹی (بندھی ہوئی) تھی۔ آخر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اما بعد اے لوگو! دوسروں کی تو بہت کثرت ہو جائے گی لیکن انصار کی تعداد بہت کم ہو جائے گی اور وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پس تم میں سے جو شخص بھی کسی ایسے معاملہ میں بااختیار ہو جس کے ذریعہ کسی کو نقصان و نفع پہنچا سکتا ہو تو اسے انصار کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرنی چاہئے اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرنا چاہئے۔

(۹۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ

۹۸۷۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انصار میرے جسم و جان ہیں، ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے اس لئے ان کے نیکوکاروں کی پذیرائی کیا کرو اور خطا کاروں سے درگذر کیا کرو۔

باب۴۲۶. مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنه

۴۲۶۔سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۹۸۸) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُه' يَمَسُّوْنَهَا وَيُعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَا دِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا اَوْ اَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۸۔مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ میں ایک ریشمی حلہ آیا تو صحابہؓ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی اور نزاکت پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، تمہیں اس کی نرمی پر حیرت ہے، سعد بن معاذؓ کے رومال (جنت میں) اس سے کہیں بہتر ہیں یا (آپ نے فرمایا کہ) اس سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں۔ اس حدیث کی روایت قتادہ اور زہری نے بھی کی ہے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ

سے سنا نبی کریم ﷺ کے حوالے سے۔

(۹۸۹) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا فَضْلُ ابْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ اَبِیْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَه' فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَاِنَّ الْبَرَاءَ یَقُوْلُ اهْتَزَّ السَّرِیْرُ، فَقَالَ اِنَّه' کَانَ بَیْنَ هٰذَیْنِ الْحَیَّیْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ

۹۸۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ کے داماد فضل بن مساور نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوسفیان نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش ہل گیا۔ اور اعمش سے روایت ہے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے اسی طرح۔ ایک صاحب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ براء رضی اللہ عنہ تو اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں کہ چارپائی (جس پر معاذ رضی اللہ عنہ کی نعش رکھی ہوئی تھی، ہل گئی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ان دونوں قبیلوں (اوس اور خزرج) کے درمیان دشمنی تھی ❶ (زمانہ جاہلیت میں) میں نے خود نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش رحمان ہل گیا۔

(۹۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِیْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی خَیْرِکُمْ اَوْسَیِّدِکُمْ فَقَالَ یَاسَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ قَالَ فَاِنِّیْ اَحْکُمُ فِیْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰی ذَرَارِیُّهُمْ قَالَ حَکَمْتَ بِحُکْمِ اللّٰهِ اَوْ بِحُکْمِ الْمَلِکِ

۹۹۰۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک قوم (یہود بنی قریظہ) نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے تو انہیں بلانے کے لئے آدمی بھیجا گیا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جگہ کے قریب پہنچے جسے (نبی کریم ﷺ نے ایام محاصرہ میں) نماز پڑھنے کے لئے منتخب کیا تھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سب سے بہتر شخص کے لئے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اے سعد! انہوں نے آپ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جو افراد جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے

---

❶ اس عداوت اور دشمنی کی طرف اشارہ ہے جو انصار کے دو قبیلوں، اوس و خزرج کے درمیان زمانہ جاہلیت میں تھی، لیکن ظاہر ہے کہ اسلام کے بعد اس کے اثرات ایک فیصدی بھی باقی نہیں رہ گئے تھے، سعد رضی اللہ عنہ قبیلہ اوس کے سردار تھے اور براء رضی اللہ عنہ کا تعلق خزرج سے تھا۔ جابر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ اس پرانی دشمنی کی وجہ سے انہوں نے حدیث پوری طرح نہیں بیان کی۔ یہ کلمات صحابہؓ کے آپس میں ایک دوسرے کے متعلق ہیں وہ آپس میں معاصر تھے، مرتبہ میں بھی کوئی زیادہ فرق نہیں تھا اور سب حضرات رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے تھے اس لئے بشری تقاضوں کے ماتحت وہ ایک دوسرے کے متعلق بہت کچھ کہنے کے مجاز ہو سکتے ہیں، لیکن ہم اس طرح کی کوئی بات زبان پر نہیں لا سکتے اور نہ ہمارے لئے یہ جائز ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حدیث میں اس طرح کا تغیر و تبدل صحابہؓ کی شان سے قطعاً مستبعد ہے۔ وہ اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہیں کہ ان کی ذات کے ساتھ اس طرح کا کوئی شبہ بھی ذہن میں لایا جائے۔ بہر حال حدیث دونوں طرح آئی ہے اور دونوں صورتوں کی محدثین نے یہ تشریح کی ہے کہ اس میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کو ایک امر عظیم اور ایک حادثہ عظیم بتایا گیا ہے۔ آپ کے مرتبہ کو گھٹانا کسی کے بھی پیش نظر نہیں تھا۔

اوران کی عورتوں، بچوں کو قید کرلیا جائے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) فرشتے کے حکم کے مطابق۔

باب ۴۲۷. مَنْقَبَةُ اُسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۴۲۷۔اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی منقبت۔

(۹۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ اَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَاِذَا نُوْرٌ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا حَتّٰى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّوْرُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ ابْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْاَ نْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ كَانَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۱۔ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، انہیں قتادہ نے خبر دی اور انہیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس سے اٹھ کر دو ۲ صحابی ایک تاریک رات میں (اپنے گھر کی طرف) جانے لگے تو ایک نوران کے آگے آگے تھا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ نور بھی الگ الگ ہوگیا اور معمر نے ثابت کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے انصاری صحابی (کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا) اور حماد نے بیان کیا انہیں ثابت نے خبر دی اور انہیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر (کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا) نبی کریم ﷺ کے حوالہ کے ساتھ۔

باب ۴۲۸. مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۲۸۔معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۹۹۲) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

۹۹۲۔مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا قرآن چار افراد ابن مسعود، ابوحذیفہ کے مولا سالم، ابی اور معاذ بن جبل (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے سیکھو۔

باب ۴۲۹. مَنْقَبَةُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا

۴۲۹۔سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقبت۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے مرد صالح تھے۔

(۹۹۳) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ

۹۹۳۔ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انصار کا بہترین گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے، پھر بنوعبدالاشہل کا، پھر بنوعبدالحارث کا، پھر

سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ كَانَ ذَاقَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى نَاسٍ كَثِيْرٍ

بنو ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اور آپ اسلام میں بڑا رسوخ رکھتے تھے کہ میرا خیال ہے، آنحضور ﷺ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے آپ سے کہا گیا کہ آنحضور ﷺ نے آپ پر بہت سے قبائل کو فضیلت دی ہے۔

باب ۴۳۰. مَنَاقِبِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۳۰۔ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۹۹۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذَكَرَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَءَ بِهٖ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

۹۹۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہوگئی ہے۔ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قرآن چار اشخاص سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود، آنحضور ﷺ نے ابتداء انہیں کے نام سے کی، اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے موالا سالم، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔

(۹۹۵) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَءَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى

۹۹۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبہ سے سنا، انہوں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو سورہ "لم یکن الذین کفروا" سناؤں، ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا اللہ تعالیٰ نے میری تعیین بھی فرمائی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اس پر ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

باب ۴۳۱. مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۳۱۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۹۹۶) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَبُوْزَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْزَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

۹۹۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں چار افراد اور ان سب کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا، قرآن مجید پر سند سمجھے جاتے تھے۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوزید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا، ابوزید کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے ایک چچا۔

باب ۴۳۲. مَنَاقِبِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۳۲۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

(۹۹۷) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ

۹۹۷۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور

م اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهٖ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهٗ وَكَانَ اَبُوْطَلْحَةَ
جُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ
ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهٗ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ
قُوْلُ انْشُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَاَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
هُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْطَلْحَةَ
بِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَاتُشْرِفْ يُصِيْبُكَ
هْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ
يْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا
شَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ
ى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ
مْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ
قَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ
مَّا ثَلَاثًا

ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی کے موقعہ پر جب صحابہؓ، نبی کریم ﷺ کے قریب سے ادھر ادھر منتشر ہونے لگے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے آنحضور ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیرانداز تھے اور خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دن دو یا تین کمانیں آپ نے توڑ دی تھیں اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش لئے ہوئے گذرتا تو آنحضور ﷺ فرماتے کہ اس کے تیر ابوطلحہ کو دے دو آنحضور ﷺ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے اچک کر دیکھنے لگتے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے۔ یا نبی اللہ! آپ پر میرے باپ اور ماں فدا ہوں، اچک کر ملاحظہ نہ فرمائیں۔ کہیں کوئی تیر آنحضور ﷺ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آنحضور ﷺ کے سینے کی ڈھال بنا رہے۔ اور میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی) کو دیکھا کہ اپنا ازارا ٹھائے ہوئے (غازیوں کی مدد میں بڑی مستعدی کے ساتھ مشغول) تھیں۔ (پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے)۔ (کپڑا انہوں نے اتنا اٹھا رکھا تھا کہ) میں ان کی پنڈلیوں کے زیور دیکھ سکتا تھا۔ انتہائی سرعت کے ساتھ مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لئے ہوئے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کر واپس آتی تھیں اور پھر انہیں بھر کر لے جاتیں اور ان کا پانی مسلمانوں کو پلاتیں اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ چھوٹ کر گر پڑی تھی۔

ب ۴۳۳. مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۳۳۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ
كًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ
يْدِاللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ
هِ قَالَ مَاسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ
جَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ
يَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ الْاٰيَةَ قَالَ
دْرِيْ قَالَ مَالِكٌ الْاٰيَةَ اَوْفِي الْحَدِيْثِ

۹۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، وہ عمر بن عبیداللہ کے مولا ابونضر کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص کے واسطہ سے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ بیان کیا کہ آیت ''وشہد شاہد من بنی اسرائیل'' الآیۃ۔ انہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ (راوی حدیث عبداللہ بن یوسف نے) بیان کیا کہ آیت کے نزول کے متعلق مالک کا قول ہے یا حدیث میں اسی طرح تھا۔

۹۹۹) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ
مَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ
ادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ

۹۹۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر سمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے قیس بن عبادہ نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ

رَجُلٌ عَلٰی وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهَا ثُمَّ خَرَجَ
وَتَبِعْتُه، فَقُلْتُ اِنَّکَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا
هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَايَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ
اَنْ يَقُوْلَ مَالَا يَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ رَاَيْتُ
رُؤْيَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ
سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَوَسْطُهَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ
اَسْفَلُه، فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِی السَّمَاءِ فِیْ اَعْلَاهُ
عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِیَ ارْقَه، قُلْتُ لَااَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِیْ مُنْصِفٌ
فَرَفَعَ ثِيَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِيْتُ حَتّٰی كُنْتُ فِیْ
اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِیَ اسْتَمْسِکْ
فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِیْ يَدِیْ فَقَصَصْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْکَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ
وَذٰلِکَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَةُ
عُرْوَةُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ
وَذَاکَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِیْ خَلِيْفَةُ
حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ
بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيْفٌ مَكَانَ مُنْصَفٌ

داخل ہوئے، جن کے چہرے پر خشوع وخضوع کے آثار نمایاں ۔
لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں پھر انہوں نے دو رکعت
مختصر طریقہ پر پڑھی اور باہر نکل گئے، میں بھی ان کے پیچھے ہولیا اور ع
کی، جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ بزرگ
جنت میں سے ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا، خدا کی قسم، کسی کے
ایسی بات زبان سے نکالنا مناسب نہیں ہے جسے وہ نہ جانتا ہو، اور
تمہیں بتاؤں گا کہ ایسا کیوں ہے۔ نبی کریم ﷺ کے عہد میں میں
ایک خواب دیکھا اور آنحضور ﷺ سے اسے بیان کیا۔ میں نے خوا
دیکھا تھا کہ جیسے میں ایک باغ میں ہوں، پھر آپ نے اس کی وسعت
اس کے سبزہ زاروں کا ذکر کیا، اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک
ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر کا آسمان پر، اور اس کی چوٹی پر
گھنا درخت (العروۃ) ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں ۔
کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں ہے اتنے میں ایک خادم آیا اور پیچھے
میرے کپڑے اس نے اٹھائے تو میں چڑھ گیا۔ اور جب اس کی چو
پہنچ گیا تو میں نے اس گھنے درخت کو پکڑ لیا مجھ سے کہا گیا کہ اس در
کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔ ابھی میں اسے اپنے ہاتھ
پکڑے ہی ہوئے تھا کہ میری نیند کھل گئی۔ یہ خواب جب میں
آنحضور ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو باغ تم نے دیکا
اسلام ہے اس میں ستون اسلام کا ستون ہے اور عروہ (گھنا درخ
عروۃ الوثقی ہے۔ اس لئے تم اسلام پر موت تک قائم رہو گے۔ یہ بز
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان
ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث ؛
کی، ان سے محمد نے، ان سے قیس بن عباد نے حدیث بیان کی، عبد
بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔ منصف (خادم) کے بجا
وصیف کا لفظ ذکر کیا۔

(۱۰۰۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ
فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا
تَجِیْءُ فَاُطْعِمَکَ سَوِيْقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِیْ بَيْتٍ
ثُمَّ قَالَ اِنَّکَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَکَ

۱۰۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ
حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے
نے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ
سے ملاقات کی، آپ نے فرمایا آؤ تمہیں میں ستو اور کھجور کھلاؤں گا
ایک (باعظمت) مکان میں داخل ہو گے (کہ رسول اللہ ﷺ بھی اس

عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْحِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا وَلَمْ یَذْکُرِ النَّضْرُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ اَلْبَیْتَ

تشریف لے گئے تھے) پھر آپ نے فرمایا، تمہارا قیام ایک ایسے ملک میں ہے جہاں سودی معاملات بہت عام ہیں، اگر تمہارا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور پھر وہ تمہیں ایک تنکے، جو کے ایک دانے یا ایک گھاس کے برابر بھی ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا، کیونکہ وہ بھی سود ہے۔ نضر ابوداؤد اور وہب نے شعبہ کے واسطہ سے (اپنی روایتوں میں) البیت (گھر) کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۴۳۴. تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَدِیْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

۴۳۴۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کا نکاح، اور آپ کی فضیلت۔

(۱۰۰۱) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ وَخَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیْجَةُ

۱۰۰۱۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبادہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور مجھ سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی انہیں ہشام نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (اپنے زمانہ میں) مریم علیہا السلام سب سے افضل خاتون تھیں۔ اور (اس امت میں) خدیجہ سب سے افضل ہیں۔

(۱۰۰۲) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ کَتَبَ اِلَیَّ هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰی امْرَاَةٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ هَلَکَتْ قَبْلَ اَنْ یَتَزَوَّجَنِیْ لِمَا کُنْتُ اَسْمَعُهٗ یَذْکُرُهَا وَاَمَرَهُ اللّٰهُ اَنْ یُبَشِّرَهَا بِبَیْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ فَیُهْدِیْ فِیْ خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَایَسَعُهُنَّ

۱۰۰۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام نے میرے پاس اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے لکھ کر بھیجا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی کے معاملہ میں، میں نے اتنی غیرت نہیں محسوس کی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں، محسوس کرتی تھی، آپ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن آنحضور ﷺ کی زبان سے میں ان کا ذکر برابر سنتی رہتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو حکم دیا تھا کہ انہیں (جنت میں) موتی کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آنحضور ﷺ کبھی بکری ذبح کرتے تو ان سے میل محبت رکھنے والی خواتین کو اس میں سے اتنا ہدیہ بھیجتے جو ان کے لئے کافی ہوتا۔

(۱۰۰۳) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰی اِمْرَاَةٍ مَاغِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ مِنْ کَثْرَةِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۰۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں جتنی غیرت میں محسوس کرتی تھی، اتنی کسی عورت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِيْ بَعْدَهَا بِثَلاثِ سِنِيْنَ اَمَرَه' رَبُّه' عَزَّوَجَلَّ اَوْجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يُبَشِّرُهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

کے معاملے میں نہیں کی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ سے میرا نکاح ان کی وفات کے تین سال بعد ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا یا جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ یہ پیغام پہنچایا تھا کہ آنحضور ﷺ جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دے دی۔

(۱۰۰۴) حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَه' كَاَنَّه' لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّاخَدِيْجَةَ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ

۱۰۰۴۔ مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام ازواج میں جتنی غیرت مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی۔ حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن آنحضور ﷺ ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے، اور اگر کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کر کے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے اکثر آنحضور ﷺ سے کہا، جیسے دنیا میں خدیجہؓ کے سوا اور کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آنحضور ﷺ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں، اور ان سے میری اولاد ہے۔

(۱۰۰۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَاصَخَبَ فِيْهِ وَلَانَصَبَ

۱۰۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی! جہاں نہ کوئی شور وغل ہوگا اور نہ تھکن ہوگی۔

(۱۰۰۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتٰى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْطَعَامٌ اَوْشَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْکَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَاصَخَبَ فِيْهِ وَلَانَصَبَ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۱۰۰۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا، یا رسول اللہ! خدیجہ آپ کے پاس ایک برتن لئے آرہی ہیں جس میں سالن (یا فرمایا) کھانا (یا فرمایا) پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انہیں سلام پہنچا دیجئے اور میری طرف سے بھی! اور انہیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دے دیجئے۔ جہاں نہ شور و ہنگامہ ہوگا اور نہ تکلیف و تھکن۔ اور اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا، انہیں علی بن مسہر نے خبر دی، انہیں

قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَاتَذْكُرُمِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِى الدَّهْرِقَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا

ہشام نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ آنحضور ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینے کی ادا یاد آ گئی، آپ چونک اٹھے اور فرمایا، خداوندا یہ تو ہالہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے اس پر بڑی غیرت آئی، میں نے کہا آپ قریش کی کس بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوڑوں پر بھی صرف سرخی باقی رہ گئی تھی (دانتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گذر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو اس سے بہتر دے دیا ہے۔ ❶

باب ۴۳۵. ذِكْرِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۳۵۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

(۱۰۰۷) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَاحَجَبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَارَآنِىْ اِلَّاضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ اَوِالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِى الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِىْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ اَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَدَعَالَنَا وَلِاَحْمَسَ

۱۰۰۷۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے کہ میں نے قیس سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب میں اسلام میں داخل ہوا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھے (گھر کے اندر آنے سے) نہیں روکا۔ (جب بھی میں نے اجازت چاہی) اور جب بھی آنحضور ﷺ مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔ اور قیس کے واسطہ سے روایت ہے کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، زمانہ جاہلیت میں ''ذوالخلصہ'' نامی ایک بت کدہ تھا۔ اسے ''الکعبۃ الیمانیۃ یا الکعبۃ الشامیۃ'' بھی کہتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا ذی الخلصہ (کے وجود سے میں جس اذیت میں مبتلا ہوں) کیا تم مجھے اس سے نجات دلا سکتے ہو؟ انہوں نے بیان کیا، کہ پھر میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چلا، انہوں نے بیان کیا، اور ہم نے بت کدے کو مسمار کر دیا اور اس میں جسے بھی پایا قتل کر دیا۔ پھر ہم آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمارے لئے اور قبیلہ احمس کے لئے دعا فرمائی۔

باب ۴۳۶. ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۳۶۔ حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

(۱۰۰۸) حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا

۱۰۰۸۔ مجھ سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انہیں سلمہ بن رجاء

❶ مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر اتنا غصے ہوئے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا اس سے بہتر کیا چیز مجھے ملی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں اور اللہ کے حضور میں توبہ کی اور پھر کبھی اس طرح کی گفتگو آنحضور ﷺ کے سامنے نہیں کی۔

سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ هَزِيْمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ اِبْلِيْسُ اَىْ عِبَادَاللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ عَلٰى اُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ اُخْرَاهُمْ فَنَظَرَحُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ فَنَادٰى اَىْ عِبَادَاللّٰهِ اَبِىْ اَبِىْ فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَااحْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَاللّٰهُ لَكُمْ قَالَ اَبِىْ فَوَاللّٰهِ مَازَالَتْ فِىْ حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین واضح طور پر شکست کھا چکے تھے تو ابلیس نے چلا کر کہا، اے اللہ کے بندو! پیچھے والوں کو (قتل کرو یا ان کی مدد کرو) چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے والوں پر پل پڑے اور انہیں قتل کرنا شروع کر دیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد (یمان رضی اللہ عنہ) بھی وہیں موجود تھے۔ انہوں نے بآواز بلند کہا اے اللہ کے بندوں! یہ تو میرے والد ہیں۔ میرے والد! عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا، بخدا، اس وقت تک لوگ وہاں سے نہیں ہٹے جب تک انہیں قتل نہ کر لیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا، اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ (ہشام نے بیان کیا کہ) میرے والد نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، حذیفہ رضی اللہ عنہ برابر یہ کلمہ دعائیہ (کہ اللہ ان کے والد کے قاتلوں کی مغفرت کرے کہ محض غلط فہمی کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا تھا) کہتے رہے تا آنکہ اللہ سے جا ملے۔

باب ۴۳۷۔ ذِكْرِ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ مِنْ اَهْلِ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَىَّ اَنْ يَذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَىَّ اَنْ يَعِزُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَاَيْضًا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَاسُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَىَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِىْ لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ.

۴۳۷۔ ہند ❶ بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا کا ذکر۔

اور عبدان نے بیان کیا، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (اسلام لانے کے بعد) حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ میرے لئے باعث مسرت نہیں تھی لیکن آج کسی گھرانے کی عزت روئے زمین پر آپ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ میرے لئے باعث مسرت نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ابھی اس میں اضافہ ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے پھر انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! ابوسفیان بہت بخیل ہیں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے اگر میں ان کے مال میں سے (ان کی اجازت کے بغیر) بال بچوں کو کھلا پلا دیا کروں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ دستور کے مطابق ہونا چاہئے۔

باب ۴۳۸۔ حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

۴۳۸۔ زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ۔

❶ یعنی ابوسفیان کی بیوی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائی ہیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی اسی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔

۱۰۱) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا
یْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا سَالِمُ ابْنُ
دِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ
یَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم لَقِیَ زَیْدَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ
لٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ اَنْ یُّنْزِلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی
هُ عَلَیْهِ وَسَلَّم الْوَحْیُ فَقُدِّمَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
هُ عَلَیْهِ وَسَلَّم سُفْرَةٌ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ
دٌ اِنِّیْ لَسْتُ آکُلُ مِمَّا تَذْ بَحُوْنَ عَلٰی اَنْصَابِکُمْ
، آکُلُ اِلَّا مَاذُکِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاَنَّ زَیْدَ بْنَ
مْروکَانَ یَعِیْبُ عَلٰی قُرَیْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَیَقُوْلُ
شَاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَاَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ
نْبَتَ لَهَا مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ تَذْ بَحُوْنَهَا عَلٰی غَیْرِاسْمِ
هِ اِنْکَارًا لِذٰلِکَ وَاِعْظَامًا لَهٗ، قَالَ مُوْسٰی حَدَّثَنِیْ
الِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُهٗ، اِلَّا تُحُدِّثَ بِهٖ عَنِ
نِ عُمَرَ اَنَّ زَیْدَ بن عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ خَرَجَ اِلَی
شَّامِ یَسْاَلُ عَنِ الدِیْنِ وَیَتْبَعُهٗ، فَلَقِیَ عَالِمًا مِنَ
یَهُوْدِ فَسَاَلَهٗ عَنْ دِیْنِهِمْ فَقَالَ اِنِّیْ لَعَلِّیْ اَنْ اَدِیْنَ
یْنِکُمْ فَاَخْبَرَنِیْ فَقَالَ لَاتَکُوْنُ عَلٰی دِیْنِنَا حَتّٰی
خُذَ بِنَصِیْبِکَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ قَالَ زَیْدٌ مَا اَفِرُّ
لَامِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ شَیْئًا
بَدًا وَاَنّٰی اَسْتَطِیْعُهٗ، فَهَلْ تَدُلُّنِیْ عَلٰی غَیْرِهٖ قَالَ مَا
عْلَمُهٗ، اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ حَنِیْفًا قَالَ زَیْدٌ وَمَاالْحَنِیْفُ
الَ دِیْنُ اِبْرَاهِیْمَ لَمْ یَکُنْ یَهُوْدِیًّا وَلَا نَصْرَانِیًّا
لَایَعْبُدُ اِلَّااللّٰهَ فَخَرَجَ زَیْدٌ فَلَقِیَ عَالِمًا مِنَ
لنَّصَارٰی فَذَکَرَ مِثْلَهٗ، فَقَالَ لَنْ تَکُوْنَ عَلٰی دِیْنِنَا
حَتّٰی تَاْخُذَ بِنَصِیْبِکَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ قَالَ مَا اَفِرُّ اِلَّا
نْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهٖ
شَیْئًا اَبَدًا وَاَنّٰی اَسْتَطِیْعُ فَهَلْ تَدُلُّنِیْ عَلٰی غَیْرِهٖ قَالَ
ما اَعْلَمُهٗ، اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ حَنِیْفًا وَقَالَ وَمَا الْحَنِیْفُ
قَالَ دِیْنُ اِبْرَاهِیْمَ لَمْ یَکُنْ یَهُوْدِیًّا وَلَا نَصْرَانِیًّا وَلَا

۱۰۱۰۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی زید بن عمرو بن نفیل سے (وادی) بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی، یہ واقعہ نزول وحی سے پہلے کا ہے۔ پھر آنحضور ﷺ کے سامنے ایک دسترخوان بچھایا گیا تو زید بن عمرو بن نفیل نے کھانے سے انکار کیا اور (جن لوگوں نے دسترخوان بچھایا تھا) ان سے کہا کہ اپنے بتوں کے نام پر جو تم ذبیحہ کرتے ہو، میں اسے نہیں کھاتا، میں تو وہی ذبیحہ کھا سکتا ہوں جس پر صرف اللہ کا نام لیا گیا ہو، زید بن عمرو، قریش پر ان کے ذبیحے کے بارے میں نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو پیدا تو کیا ہی اللہ تعالیٰ نے، اس نے اس کے لئے آسمان سے پانی نازل فرمایا ہے، اسی نے اس کے لئے زمین پر گھاس اگائی ہے اور پھر تم لوگ اللہ کے نام کے سوا دوسرے (بتوں کے) ناموں پر اسے ذبح کرتے ہو۔ زید نے یہ کلمات ان کے ان افعال پر اعتراض اور ان کے اس عمل کو بہت بڑی جراٴت قرار دیتے ہوئے کہے تھے۔ موسیٰ نے بیان کیا! ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کی تھی کہ زید بن عمرو بن نفیل شام گئے، دین (خالص) کی تلاش وجستجو میں! وہاں ان کی ایک یہودی عالم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان کے دین کے بارے میں پوچھا اور کہا، ممکن ہے میں تمہارا دین اختیار کرلوں، اس لئے تم مجھے اپنے دین کے متعلق بتاؤ۔ یہودی عالم نے کہا کہ ہمارے دین میں تم اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک اللہ کے عذاب کے ایک حصہ کے لئے (جو ایک مختصر مدت تک مرنے کے بعد ہوگا) تیار نہ ہو جاؤ۔ اس پر زید نے کہا کہ یہ سب کچھ تو میں اللہ کے عذاب ہی سے بچنے کے لئے کر رہا ہوں! اللہ کے عذاب کو برداشت کرنے کی میرے اندر ذرا بھی طاقت نہیں اور مجھ میں یہ طاقت ہو بھی کیسے سکتی ہے! کیا تم مجھے کسی دوسرے دین کے متعلق کچھ بتا سکتے ہو؟ عالم نے کہا کہ میری نظر میں تو صرف ایک ”دین حنیف“ ہے۔ زید نے پوچھا، دین حنیف کیا ہے؟ عالم نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی، اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زید وہاں سے چلے آئے اور ایک نصرانی عالم

يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ فَلَمَّا رَاى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَشْهَدُ اَنِّىْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ اِلَىَّ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ رَاَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ يَامَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَامِنْكُمْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ غَيْرِىْ وَكَانَ يُحْيِى الْمَوْؤُدَةَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهٗ مَالَا تَقْتُلْهَا اَنَا اَكْفِيْكَهَا مُئُوْنَتَهَا فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا تَرَ عْرَعَتْ قَالَ لِاَ بِيْهَا اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ وَ اِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤُوْنَتَهَا

سے ملے۔ ان سے بھی اپنا مقصد بیان کیا، اس نے بھی یہی کہا کہ ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اوپر اللہ کی لعنت کے ایک حصہ کے لئے تیار نہ ہو جاؤ، زید نے کہا میں اللہ کی لعنت ہی سے بچنے کے لئے تو یہ سب کچھ کر رہا ہوں اللہ کی لعنت کے تحمل کی مجھ میں قطعاً طاقت نہیں، اور میں اس کا تحمل کر بھی کس طرح سکتا ہوں کیا تم میرے لئے اس کے سوا کسی اور دین کی نشاندہی کر سکتے ہو، اس نے کہا میری نظر میں تو صرف ایک دین حنیف ہے انہوں نے پوچھا دین حنیف سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کہا کہ دین ابراہیم جو نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زید نے جب ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان کی یہ رائے سنی تو وہاں سے روانہ ہوئے اور اس سرزمین سے باہر نکل کر اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی، اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں دین ابراہیم پر ہوں۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھے ہشام نے لکھا اپنے والد کے واسطہ سے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا تھا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے کھڑے ہو کر یہ کہتے سنا، اے معشر قریش! خدا کی قسم میرے سوا اور کوئی تمہارے، یہاں دین ابراہیم پر نہیں ہے۔ اگر کسی لڑکی کو زندہ درگور کرنا چاہتے تو اسے، بچانے کی زید کوشش کیا کرتے تھے اور ایسے شخص سے جو اپنی بیٹی کو مار ڈالنا چاہتا، کہتے، اس کی جان نہ لو، اس کے تمام اخراجات میرے ذمہ رہیں گے چنانچہ لڑکی کو اپنی پرورش میں لے لیتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے اب اگر تم چاہو تو میں لڑکی کو تمہارے حوالے کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو اب بھی میرے ذمہ اس کے تمام اخراجات رہنے دو۔

باب ۴۳۹. بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

۴۳۹۔ کعبہ کی تعمیر۔

(۱۰۱۱) حَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ يَقِيْكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ

۱۰۱۱۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمرو بن دینار ؓ نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم ﷺ اور عباس رضی اللہ عنہ اس کے لئے پتھر ڈھو رہے تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے کہا، اپنا تہبند گردن پر رکھ لو، اس طرح پتھر کی (خراش لگنے سے بچ جاؤ گے۔ (آنحضور ﷺ نے جونہی ایسا کیا) آپ زمین پر گر پڑے اور آپ

عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اِزَارِىْ اِزَارِىْ فَشُدَّ عَلَيْهِ اِزَارُه‘

کی نظر آسمان پر گڑ گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا میرا تہبند لاؤ۔ میرا تہبند لاؤ۔ پھر آپ کا تہبند باندھا گیا۔

(۱۰۱۲) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَبَنٰى حَوْلَه‘ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ جَدْرُه‘ قَصِيْرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

۱۰۱۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی زید نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں بیت اللہ کے چاروں طرف دیوار نہیں تھی لوگ بیت اللہ ہی کے چاروں طرف نماز پڑھتے تھے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے وہاں دیوار بنوائی۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ یہ دیوار بھی چھوٹی تھی اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے اضافہ کروایا۔

باب ۴۴۰۔ اَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

۴۴۰۔ دور جاہلیت۔

(۱۰۱۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُه‘ قُرَيْشٌ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَصُوْمُه‘ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَه‘ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَه‘ وَمَنْ شَاءَ لَايَصُوْمُه‘

۱۰۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشورا کا روزہ قریش زمانہ جاہلیت میں رکھتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے بھی (ابتداء اسلام میں) اسے باقی رکھا تھا۔ آنحضور ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے خود بھی اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو اس کے بعد (حکم اس طرح باقی رہا کہ) جس کا جی چاہے عاشورا کا روزہ بھی رکھے اور اگر کوئی نہ رکھے تو اس میں بھی کوئی گناہ کی بات نہیں۔

(۱۰۱۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِىْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُوْرِ فِى الْاَرْضِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَ يَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبْرُ وَعَفَا الْاَثَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَالَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَاَصْحَابُه‘ رَابِعَةً مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ اَمَرَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّه‘

۱۰۱۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جب اچھا ہونے لگے اور (حاجیوں کے) نشانات قدم مٹ چکیں، پھر عمرہ کرنے والوں کا عمرہ جائز ہوتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے (مکہ) تشریف لائے تو آنحضور ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ سے تبدیل کر دیں (اور پہلے عمرہ کریں) صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ! (اس عمرہ اور حج کے دوران میں) کیا چیزیں حلال ہوں گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام چیزیں! (جو احرام نہ ہونے کی حالت میں

حلال تھیں ۔)

(١٠١٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَآءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَهٗ شَاْنٌ

١٠١٥۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو بیان کرتے تھے کہ ہم سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطہ سے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایسا سیلاب آیا تھا کہ (مکہ کی) دونوں پہاڑیوں کے درمیان سب کچھ اس کے اندر ڈھک گیا تھا۔ سفیان نے بیان کیا کہ (عمرو بن دینار) بیان کرتے تھے کہ اس کا واقعہ بڑا بھیانک ہے۔

(١٠١٦) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى امْرَاَةٍ مِنْ اَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَاتَكَلَّمُ فَقَالَ مَالَهَا لَاتَكَلَّمُ قَالُوْا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِيْ فَاِنَّ هٰذَا لَايَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ اَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اَيُّ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ اَيِّ قُرَيْشٍ اَنْتَ قَالَ اِنَّكِ لَسَؤُوْلٌ اَنَااَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ مَابَقَاءُ نَا عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِيْ جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَااسْتَقَامَتْ بِكُمْ اَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْاَئِمَّةُ قَالَ اَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤُسٌ وَاَشْرَافٌ يَاْمُرُوْنَهُمْ فَيُطِيْعُوْنَهُمْ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهُمْ اُولٰئِكِ عَلَى النَّاسِ

١٠١٦۔ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے ابوبشر نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قبیلہ احمس کی ایک خاتون سے ملے۔ ان کا نام زینب تھا (رضی اللہ عنہا) آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتیں، دریافت فرمایا کیا بات ہے، یہ بات کیوں نہیں کرتیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مکمل خاموشی کے ساتھ حج کر رہی ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، بات کرو، اس طرح حج کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ تو جاہلیت کا طریقہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے بات کی اور پوچھا، آپ کون ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مہاجرین کا ایک فرد ہوں، انہوں نے پوچھا، کہ مہاجرین کے کس قبیلہ سے آپ کا تعلق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قریش سے، انہوں نے پوچھا قریش کے کس خانوادہ سے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، تم سوال بہت کرنے کی عادی معلوم ہوتی ہو، میں ابوبکر ہوں، اس کے بعد انہوں نے پوچھا، جاہلیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ دین حق عطا فرمایا ہے اس پر ہم (مسلمان) کب تک قائم رہ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا، اس پر تمہارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمہارے ائمہ (سربراہ) اس پر قائم رہیں۔ خاتون نے پوچھا ائمہ کسے کہتے ہیں؟ آپؓ نے فرمایا، کیا تمہاری قوم میں سردار اور اشراف نہیں تھے جو اگر انہیں کوئی حکم دیتے تھے تو وہ اس کی اطاعت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تھے، آپ نے فرمایا، ائمہ کا معاملہ بھی تمام مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی ہوگا۔

(١٠١٧) حَدَّثَنِيْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

١٠١٧۔مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن مسہر نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَاتِيْنَا فَتُحَدِّثُ عِنْدَنَا فَاِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيْثِهَا قَالَتْ وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا اَلاَ اِنَّهٗ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِيْ فَلَمَّا اَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ اَهْلِيْ وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ اَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهٗ لَحْمًا فَاَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُوْنِيْ بِهٖ فَعَذَّبُوْنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنْ اَمْرِيْ اَنَّهُمْ طَلَبُوْا فِيْ قُبُلِيْ فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِيْ وَاَنَا فِيْ كَرْبِيْ وَاِذْ اَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتّٰى وَازَتْ بِرُءُوْسِنَا ثُمَّ اَلْقَتْهُ فَاَخَذُوْهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هٰذَا الَّذِيْ اتَّهَمْتُمُوْنِيْ بِهٖ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک حبشی خاتون جو کسی عرب کی باندی تھیں۔ اسلام لائیں اور مسجد میں ان کے رہنے کے لئے تھوڑی سی جگہ دے دی گئی۔ بیان کیا کہ وہ ہمارے یہاں آیا کرتی تھیں لیکن جب گفتگو سے فارغ ہوجاتیں تو کہتی ''اور ہار والا دن بھی ہمارے رب کی عجائب میں ہے، کہ اس نے کفر کے شہر سے مجھے نجات دی تھی''۔ انہوں نے جب کئی مرتبہ یہ شعر پڑھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت فرمایا کہ ہار والے دن کا کیا قصہ ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میرے مالکوں کے گھرانے کی ایک لڑکی چمڑے کا ایک (سرخ اور) مرصع ہار پہن کر گئی اور کہیں گم کر آئی۔ اتفاق سے ایک چیل کی اس پر نظر پڑی اور وہ اسے گوشت سمجھ کر اٹھانے گئی، گھر والوں نے مجھے اس کے لئے متہم کیا (کیونکہ انہیں اس طرح اس کے گم ہونے کا علم نہیں تھا) اور مجھے سزائیں دینی شروع کیں اور یہاں تک کہ میری شرم گاہ کی بھی تلاشی لی ابھی وہ میرے چاروں طرف ہی تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی کہ چیل آئی اور ہمارے سروں کے بالکل اوپر اڑنے لگی پھر اس نے وہی ہار نیچے گرادیا۔ گھر والوں نے اسے اٹھالیا تو میں نے ان سے کہا، اسی کے لئے تو تم لوگ مجھے الزام دے رہے تھے، حالانکہ میں اس سے بری تھی۔

(۱۰۱۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلاَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلاَ يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِاٰبَائِهَا فَقَالَ لاَتَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ

۱۰۱۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہاں، اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے آباواجداد کی قسم کھایا کرتے تھے تو آنحضور ﷺ نے انہیں فرمایا کہ اپنے آباء واجداد کے نام کی قسم نہ کھایا کرو۔

(۱۰۱۹) حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُوْمُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْمُوْنَ لَهَا يَقُوْلُوْنَ اِذَا رَاَوْهَا كُنْتِ فِيْ اَهْلِكِ مَااَنْتِ مَرَّتَيْنِ

۱۰۱۹۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی کہ قاسم جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ اور جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے وہ بیان کرتے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ جنازہ کے لئے کھڑے ہوجایا کرتے تھے اور اسے دیکھ کر دو مرتبہ یہ کہتے تھے کہ ''جس طرح اپنی زندگی میں اپنے

گھر والوں کے ساتھ تھے اب بھی اسی طرح رہو گے۔

(۱۰۲۰) حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا لَایُفِیْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰی تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰی ثَبِیْرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۱۰۲۰۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک دھوپ ثبیر پہاڑی پر نہ جاتی، قریش (حج میں) مزدلفہ سے نہیں نکلا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔

(۱۰۲۱) حَدَّثَنِی اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی اُسَامَةَ حَدَّثَکُمْ یَحْیَی بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ عِکْرِمَةَ وَکَاْسًا دِهَاقًا قَالَ مُتَتَابِعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اَبِی یَقُوْلُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اسْقِنَا کَاْسًا دِهَاقًا

۱۰۲۱۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات سے یحییٰ بن مہلب نے یہ حدیث بیان کی تھی کہ ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے (قرآن مجید کی آیت میں) ''وکاساً دهاقاً'' کے متعلق فرمایا کہ (معنی میں) ''بھرا ہوا جام جس کا دور مسلسل چلے'' عکرمہ نے بیان کیا، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے یہ سنا، وہ فرماتے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں (یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔ ''اسقنا کاساً دهاقاً''

(۱۰۲۲) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَاخَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَکَادَ اُمَیَّةُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُسْلِمَ

۱۰۲۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہؓ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے سچی بات جو کوئی شاعر کہہ سکتا تھا وہ لبید (رضی اللہ عنہ) نے کہی ہے ''ہاں، اللہ کے سوا ہر چیز بے حقیقت ہے۔'' اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت مسلمان ہو جاتا۔

(۱۰۲۳) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنِی اَخِی عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ لِاَبِی بَکْرٍ غُلَامٌ یُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یَاْکُلُ مِنْهُ فَجَاءَ یَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَکَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِیْ مَاهٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ کُنْتُ تَکَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْکِهَانَةَ اِلَّا اَنِّیْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِیَنِیْ فَاَعْطَانِیْ بِذٰلِکَ فَهٰذَا الَّذِیْ اَکَلْتَ مِنْهُ فَاَدْخَلَ

۱۰۲۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو روزانہ انہیں کچھ محصول دیا کرتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کرتے تھے (اس اطمینان کے بعد کہ جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے) ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے استعمال کر لیا۔ پھر اس نے کہا آپ کو معلوم ہے، یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہے؟ اس نے کہا میں

اَبُوْبَكْرٍ يَدَه، فَقَاءَ كُلَّ شَيْئٍ فِيْ بَطْنِهٖ

نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کی تھی۔ حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی، میں نے تو صرف اسے دھوکہ دیا تھا لیکن اتفاق سے وہ مجھے مل گیا اور اس نے یہ چیز مجھے دی ہے جو آپ تناول بھی فرما چکے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں قے کر کے نکال ڈالیں۔

(۱۰۲۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لُحُوْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَافِيْ بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِيْ نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

۱۰۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ''حبل الحبلہ'' تک (قیمت کی ادائیگی کے وعدہ پر) اونٹ کا گوشت (وغیرہ) بیچا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ حبل الحبلہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے، پھر وہ نوزائیدہ بچہ (بڑھ کر) حاملہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اس طرح کی خرید وفروخت ممنوع قرار دی تھی۔

(۱۰۲۵) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ كُنَّا نَاتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْاَنْصَارِ وَكَانَ يَقُوْلُ لِيْ فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا

۱۰۲۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی کہ غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ہم سے انصار کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے کہ تمہاری قوم نے فلاں موقعہ پر یہ کارنامہ انجام دیا، فلاں موقعہ پر یہ کارنامہ انجام دیا۔

باب ۱۴۴۱. بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۱۴۴۱۔ زمانہ جاہلیت میں قسامہ۔

(۱۰۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ اَبُوالْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْيَزِيْدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِيْنَا بَنِيْ هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِسْتَأْجَرَه، رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ اُخْرىٰ فَانْطَلَقَ مَعَه، فِيْ اِبِلِهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهٖ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهٖ فَقَالَ اَغِثْنِيْ بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهٖ عُرْوَةَ جُوَالِقِيْ لَاتَنْفِرُ الْاِبِلُ فَاَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهٖ عُرْوَةَ جُوَالِقِهٖ فَلَمَّا نَزَلُوْا عُقِلَتِ الْاِبِلُ اِلَّا بَعِيْرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَه، مَاشَانُ هٰذَا الْبَعِيْرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْاِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَه، عِقَالٌ قَالَ فَاَيْنَ عِقَالُه، قَالَ فَحَذَفَه،

۱۰۲۶۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے قطن ابوالہیثم نے، ان سے ابویزید مدنی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، جاہلیت میں سب سے پہلا قسامہ ہمارے ہی قبیلہ بنی ہاشم میں ہوا تھا۔ بنوہاشم کے ایک شخص کو قریش کی کسی دوسری شاخ کے ایک شخص نے مزدوری پر رکھا تھا، ہاشمی مزدور، اپنے مستاجر کے ساتھ ابلہ گیا۔ وہاں کہیں اس مزدور کے پاس سے ایک دوسرا ہاشمی شخص گذرا، اس کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنے مزدور بھائی سے کہا مجھے کوئی رسی دے دو جس سے میں اپنی بوری کا منہ باندھ لوں اور میرا اونٹ بھی نہ بھاگ سکے۔ اس نے ایک رسی اسے دے دی اور اس نے اپنی بوری کا منہ اس سے باندھ لیا (اور چلا گیا) (پھر جب انہوں نے (مزدور اور مستاجر) نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو تمام اونٹ باندھے، لیکن ایک اونٹ کھلا رہا جس نے ہاشمی کو

بعضًا كَانَ فِيهَا اَجلُه' فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْهَدُ وَرُبَمَا شَهِدْتُه' قَالَ هَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُنْتَ اِذَا اَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِيَا آلَ قُرَيْشٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِيْ هَاشِمٍ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَسَلْ عَنْ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَخْبِرْهُ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ فِيْ عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَاجِرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِيْ اسْتَاجَرَه' اَتَاهُ اَبُوْطَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِّيْتُ دَفْنَه' قَالَ قَدْ كَانَ اَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِيْنًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ اَوْصٰى اِلَيْهِ اَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَاآلَ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَاآلَ بَنِيْ هَاشِمٍ قَالُوْا هٰذِهِ بَنُوْهَاشِمٍ قَالَ اَيْنَ اَبُوْطَالِبٍ قَالُوْا هٰذَا اَبُوْطَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِيْ فُلَانٌ اَنْ اُبَلِّغَكَ رِسَالَةً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَه' فِيْ عِقَالٍ فَاَتَاهُ اَبُوْطَالِبٍ فَقَالَ لَه' اخْتَرْ مِنَّا اِحْدٰى ثَلَاثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ فَاِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَاِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِكَ اَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْه' فَاِنْ اَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِه فَاَتٰى قَوْمَه' فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وُلِدَتْ لَه' فَقَالَتْ يَااَبَاطَالِبٍ اُحِبُّ اَنْ تُجِيْزَابْنِيْ هٰذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَلَا تَصْبُرْ يَمِيْنَه' حَيْثُ تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ فَفَعَلَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَااَبَاطَالِبٍ اَرَدْتَّ خَمْسِيْنَ رَجُلًا اَنْ يَحْلِفُوْا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ يُصِيْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ هٰذَانِ بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّيْ وَلَاتَصْبُرْ يَمِيْنِيْ حَيْثُ تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَاَرْبَعُوْنَ فَحَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَاَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ

مزدوری پر اپنے ساتھ رکھا تھا اس نے پوچھا، یہ اونٹ دوسرے اونٹوں کے ساتھ کیوں نہیں باندھا گیا، کیا بات ہے؟ مزدور نے کہا کہ اس کی رسی موجود نہیں ہے۔ مالک نے پوچھا کیا ہوئی اس کی رسی؟ بیان کیا کہ یہ کہہ کر چھڑی سے مالک نے اسے مارا اور اسی میں اس مزدور کی موت مقدر تھی (مرنے سے پہلے) وہاں سے ایک یمنی شخص گذر رہا تھا، ہاشمی مزدور نے پوچھا، کیا حج کے لئے اس سال تم مکہ جاؤ گے اس نے کہا کہ ابھی ارادہ تو نہیں ہے۔ لیکن میں جاتا رہتا ہوں۔ اس مزدور نے کہا جب بھی تم مکہ پہنچو، کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے کہا کہ ہاں پہنچا دوں گا۔ اس نے کہا کہ جب بھی تم حج کے لئے جاؤ، تو پکارنا، اے قریش! جب وہ تمہارے پاس جمع ہو جائیں تو پکارنا، اے بنی ہاشم! جب وہ تمہارے پاس آجائیں تو ان سے ابوطالب کے متعلق پوچھنا اور انہیں بتانا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک رسی کے لئے قتل کر دیا ہے۔ اس وصیت کے بعد مزدور مر گیا پھر جب اس کا مستاجر مکہ آیا تو ابوطالب کے پاس بھی آ گیا جناب ابوطالب نے دریافت کیا، ہمارے قبیلہ کے جس شخص کو تم اپنے ساتھ مزدوری پر لے گئے تھے اس کا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا۔ میں نے تیمارداری میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، (لیکن وہ مر گیا تو) میں نے اسے دفن کر دیا، ابوطالب نے کہا کہ تم سے اسی کی توقع تھی۔ کچھ دنوں کے بعد وہی یمنی شخص جسے ہاشمی مزدور نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی موسم حج میں آیا او آواز دی اے قریش! لوگوں نے بتایا کہ یہاں ہیں قریش، اس نے آواز دی اے بنی ہاشم! لوگوں نے بتایا کہ بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا ابوطالب کہاں ہیں لوگوں نے بتایا تو اس نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک پیغام پہنچانے کے لئے کہا تھا کہ فلاں شخص نے اسے ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا ہے۔ اب جناب ابوطالب اس مستاجر کے یہاں آئے اور کہا کہ ان تین چیزوں میں سے کوئی چیز پسند کر لو۔ اگر تم چاہو تو سو ۱۰۰ اونٹ دیت میں دے دو، کیونکہ تم نے ہمارے قبیلہ کے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس افراد اس کی قسم کھالیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا ہے اگر تم اس پر تیار نہیں ہو گے تو ہم تمہیں اس کے بدلے میں قتل کر دیں گے وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ اس کے لئے تیار ہو گئے کہ ہم قسم کھالیں گے۔ پھر بنو ہاشم کی ایک عورت ابوطالب کے پاس آئی جو اسی قبیلہ کے ایک شخص سے بیاہی ہوئی

تھی۔ اور اپنے اس شوہر سے اس کے ایک بچہ بھی تھا، اس نے کہا اے ابوطالب! اگر آپ مہربانی کرتے اور میرے اس لڑکے کو ان پچاس آدمیوں میں سے معاف کرتے اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں (یعنی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان) اس سے وہاں قسم نہ لیتے۔ جناب ابوطالب نے اسے معاف کر دیا۔ اس کے بعد ان میں کا ایک اور شخص آیا اور کہا، اے ابوطالب! آپ نے سو(۱۰۰) اونٹوں کی جگہ پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی ہے اس طرح ہر شخص پر دو(۲) اونٹ پڑتے ہیں۔ یہ دو(۲) اونٹ میری طرف سے آپ قبول کر لیجئے۔ اور مجھے اس مقام پر قسم کے لئے مجبور نہ کیجئے جہاں قسم لی جاتی ہے۔ جناب ابوطالب نے اسے بھی منظور کر لیا۔ اس کے بعد بقیہ اڑتالیس شخص آئے اور انہوں نے قسم کھالی، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ابھی اس واقعہ کو پورا سال بھی نہیں گذرا تھا کہ وہ اڑتالیس آدمی موت کے گھاٹ اتر گئے۔

(۱۰۲۷) حَدَّثَنِی عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ یَوْمُ بُعَاثَ یَوْمٌ قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَ قُتِلَتْ سَرَاوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دُخُوْلِهِمْ فِی الْاِسْلَامِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ كُرَیْبًا مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَیْسَ السَّعْیُ بِبَطْنِ الْوَادِیْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً اِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَسْعَوْنَهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَا نُجِیْزُ الْبَطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا

۱۰۲۷۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعاث کی لڑائی اللہ تعالیٰ نے (مصلحت کی وجہ سے) رسول اللہ ﷺ سے پہلے برپا کر دی تھی، آنحضور ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے۔ اور زخمی ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لڑائی کو اس لئے پہلے برپا کیا تھا کہ مدینہ والے اسلام میں بسہولت داخل ہو جائیں اور ابن وہب نے بیان کیا انہیں عمرو نے خبر دی، انہیں بکیر بن اشج نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کریب نے ان سے حدیث بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، صفا اور مروہ کی بطن وادی میں سعی سنت نہیں ہے، یہاں جاہلیت کے دور میں لوگ تیزی کے ساتھ دوڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو یہاں سے بس جلدی ہی سے دوڑ کر گزرا کریں گے

(۱۰۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِیُّ

۱۰۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان

● کسی محلے یا گاؤں وغیرہ میں کوئی شخص مقتول پڑا ہوا ملا، قاتل کا کچھ پتہ نہیں اور نہ اس سے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے ذرائع موجود ہیں۔ تو ایسی صورت میں اس محلّہ کی ایک بڑی تعداد سے اس بات کی قسم لی جاتی ہے کہ ان کا اس قتل میں کوئی حصہ نہیں اور نہ وہ اس کے متعلق کوئی علم ہی رکھتے ہیں۔ قسامہ کا جو طریقہ دور جاہلیت میں رائج تھا، اسلام نے اس میں کسی ترمیم کے بغیر اسی طرح باقی رکھا۔ احناف کی یہی رائے ہے۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ اَبَاالسَّفَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّيْ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَاَسْمِعُوْنِيْ مَايَقُوْلُوْنَ وَلَاتَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُوْلُوْا الْحَطِيْمُ فَاِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِيْ سَوْطَهٗ اَوْنَعْلَهٗ اَوْقَوْسَهٗ

نے حدیث بیان کی، انہیں مطرف نے خبر دی، انہوں نے ابوالسفر سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا، اے لوگو! میری باتیں سنو کہ میں تم سے کیا بیان کرتا ہوں اور (جو کچھ تم نے سمجھا ہے) وہ مجھے سناؤ، ایسا نہ ہو کہ تم لوگ یہاں سے اٹھ کر (بغیر سمجھے) چلے جاؤ اور پھر کہنے لگو کہ ابن عباس نے یوں کہا۔ جو شخص بھی بیت اللہ کا طواف کرے تو اسے حطیم کے پیچھے سے طواف کرنا چاہئے، اور اسے حطیم نہ کہا کرو، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص قسم کھایا کرتا تو اپنا کوڑا، جوتا یا کمان یہاں ڈال جایا کرتا تھا۔ ❶

(۱۰۲۹) حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرَدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوْهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ

۱۰۲۹۔ ہم سے نعیم بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر دیکھا اس کے چاروں طرف بہت سے بندر جمع ہو گئے تھے۔ اس بندر نے زنا کی تھی اس لئے سبھوں نے مل کر اسے رجم کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اس پر پتھر مارے۔

(۱۰۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ

۱۰۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جاہلیت کی عادتوں میں سے نسب کے معاملے میں طعنہ زنی اور میت پر نوحہ بھی ہے، تیسری عادت کے متعلق (عبید اللہ) بھول گئے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیسری عادت نچھتروں سے بارش مانگنا تھی۔

باب ۴۴۲. مُبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ ابْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

۴۴۲۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت۔
محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

(۱۰۳۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ

۱۰۳۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے

❶ عرب کی عادت تھی کہ جب کسی اہم معاملہ میں ثبوت نہ ملتا اور قسم کھانی پڑتی تو یہیں آ کر قسم کھایا کرتے تھے اور اس کے ثبوت کے طور پر کوئی چیز یہاں ڈال جایا کرتے تھے۔ اور اسے اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے جب تک ان کی قسم کا صحیح ہونا نہ ثابت ہو جاتا۔ اور اسی لئے اس حصے کو حطیم کہتے ہیں ابن عباسؓ نے حطیم کی اسی مناسبت کے پیش نظر اسے حطیم کہنے سے منع کیا تھا لیکن امت نے اس سلسلے میں ابن عباسؓ کی اتباع نہیں کی اور بغیر کسی نکیر کے اسے حطیم ہی کہتے چلے آئے ہیں۔

عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ وَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَا جَرَاِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں پہنچے تو آپ ﷺ پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا، اس کے بعد آنحضور نے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں دس سال آپ نے قیام فرمایا، اور پھر آپ نے وفات فرمائی۔

باب ۴۴۳. مَالَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ

۴۴۳۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

(۱۰۳۲) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَاِسْمَاعِيْلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْتُ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْعَصَبٍ مَايَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُعَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَايَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَايَخَافُ اِلَّااللّٰهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ

۱۰۳۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے بیان اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے قیس سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوا تو آپ کعبہ کے سائے تلے چادر مبارک پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے مشرکین مکہ سے ہمیں انتہائی شدید تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کیوں نہیں فرماتے اس پر آنحضور ﷺ سیدھے بیٹھ گئے، چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا تم سے پہلی امتوں میں (مسلمانوں پر اس طرح مظالم ڈھائے گئے کہ) لوہے کی کنگھوں کو ان کے گوشت اور پٹھوں سے گذار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا گیا اور یہ معاملہ بھی انہیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا کسی کے سر پر آرا رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور یہ بھی انہیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا، اس دین اسلام کو تو اللہ تعالیٰ خود ہی تمام وکمال تک پہنچائے گا کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک (تنہا) جائے گا اور (راستے میں) اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہ ہوگا۔ بیان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ ''سوا بھیڑیے کے کہ اس سے اپنی بکریوں کے معاملہ میں خوف ہوگا۔''

(۱۰۳۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ اِلَّا رَجُلٌ رَاَيْتُهٗ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا

۱۰۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا، اس وقت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجدہ کیا صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اپنے ہاتھ میں اس نے کنکریاں اٹھا کر اس

يَكْفِينِي فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

پر اپنا سر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہے میں نے پھر اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

(۱۰۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی اللّٰه عنها فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

۱۰۳۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور اس سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (نماز پڑھتے ہوئے) سجدہ کی حالت میں تھے۔ قریش کے کچھ افراد وہیں قریب میں موجود تھے اتنے میں عقبہ بن معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور حضور اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر اسے ڈال دیا، اس کی وجہ سے آنحضور ﷺ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور گندگی کو پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بددعا دی، آنحضور ﷺ نے بھی ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ لیجئے، ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا۔ (امیہ کے بجائے آپ نے بددعا) ابی بن خلف (کے حق میں فرمائی) شبہ راوی حدیث شعبہ کو تھا۔ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے دیکھا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر یہ سب قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنویں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا۔ سوا امیہ یا ابی کے، کہ اس کا ایک ایک جوڑ الگ ہو گیا تھا۔ اس لئے کنویں میں نہیں پھینکا جا سکا۔

(۱۰۳۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ فَهٰذِهِ لِأُولٰئِكَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ ثُمَّ قَتَلَ

۱۰۳۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی یا (منصور نے اس طرح) بیان کیا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان دو آیتوں کے متعلق پوچھو کہ ان میں مطابقت کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے، (ایک آیت) "ولاتقتلوا النفس التی حرم اللّٰه" اور (دوسری آیت) "ومن یقتل مؤمنا متعمدا" ● ابن عباس رضی اللہ عنہ سے میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب سورۂ فرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے کہا، ہم نے تو ان جانوں کا بھی قتل کیا ہے جن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا، ہم اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کرتے

● پہلی آیت سے توبہ کے بعد معافی کا اور دوسری آیت سے مطلقاً وجوب جزاء کا ثبوت ہوتا ہے، تو ان دونوں میں توفیق کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

فَجَزَائُه، جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُه، لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ اِلَّا مَنْ نَدِمَ

رہے ہیں اور فواحش کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے (پھر اسلام میں داخل ہو کر ہمیں کیا فائدہ پہنچ جائے گا؟) اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ "الا من تاب و امن" (وہ لوگ اس حکم میں مستثناء ہیں جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں) تو یہ آیت ان کے حق میں تھی۔ لیکن سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور شرائع اسلام کی معرفت کے بعد کسی کو قتل کرتا ہے تو اس کی جزاء جہنم ہے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا ذکر مجاہد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو توبہ کر لیں۔

(۱۰۳۶) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبِرْنِي بِاَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَه، فِي عُنُقِهٖ فَخَنَقَه، خَنْقًا شَدِيْدًا فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى اَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ وَدَفَعَه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ تَابَعَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قِيْلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

۱۰۳۶۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا مجھے مشرکین کے سب سے سخت معاملے کے متعلق بتایئے جو مشرکین نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا تھا، آپ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اپنا کپڑا حضور اکرم ﷺ کی گردن مبارک میں پھنسا کر زور سے آپ ﷺ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے بد بخت کا کندھا پکڑ کر آنحضور ﷺ کے پاس سے اسے ہٹا دیا اور کہا، کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لئے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ الآیہ۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے کی (اور بیان کیا کہ) مجھ سے یحییٰ بن عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عروہ نے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اور عبدہ نے بیان کیا۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ اور محمد بن عمر نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے کہ مجھ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔

باب ۴۴۵. اِسْلَامِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۴۵۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

(۱۰۳۸) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ

۱۰۳۸۔ مجھ سے عبداللہ بن حماد آملی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن مجالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے ان سے وبرہ نے اور ان سے ہمام

عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ وَمَامَعَه، اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَامْرَاَتَانِ وَاَبُوْبَكْرٍ

بن حارث نے بیان کیا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں بھی دیکھا ہے، جب آنحضور ﷺ کے ساتھ پانچ غلام، دو (۲) عورتوں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کے سوا اور کوئی (مسلمان نہیں) تھا۔

باب ۴۴۵. اِسْلَامِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۴۵۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

(۱۰۳۹) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَااِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ مَااَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَّ اِنِّيْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ

۱۰۳۹۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں ابواسامہ نے خبر دی ان سے ہاشم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں دوسرے حضرات (جنہیں سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہے) بھی اسی دن اسلام لائے اور میں اسلام میں داخل ہونے والے تیسرے فرد کی حیثیت سے سات دن تک رہا۔

باب ۴۴۶. ذِكْرِ الْجِنِّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

۴۴۶۔ جنوں کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن کو بغور سنا۔''

(۱۰۴۰) حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ اَنَّه، اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ

۱۰۴۰۔ مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنوں نے قرآن مجید سنا تھا، اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو کس نے دی تھی۔ مسروق نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارے والد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آنحضور ﷺ کو جنوں کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی۔

(۱۰۴۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه، كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ اِدَاوَةً لِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُه، بِهَا فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْغِنِيْ اَحْجَارًا اسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ فَاَتَيْتُه، بِاَحْجَارٍ اَحْمِلُهَا فِيْ طَرَفِ ثَوْبِيْ حَتّٰى وَضَعْتُهَا اِلٰى جَنْبِهٖ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا

۱۰۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے وضو اور قضاء حاجت کے لئے (پانی کا) ایک برتن لئے آنحضور ﷺ کے ساتھ تھے، آپ برتن لئے ہوئے آنحضور ﷺ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے کہ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ ابوہریرہ! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ) استنجے کے لئے چند پتھر تلاش کر لاؤ اور ہاں، ہڈی اور لید نہ لانا۔ پھر میں پتھر لے کر حاضر ہوا، میں انہیں اپنے کپڑے

فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَابَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِی الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَنْ لَايَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَابِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعَامًا

میں رکھے ہوئے تھا اور لا کر آنحضور ﷺ کے قریب اسے رکھ دیا اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ آنحضور ﷺ جب قضاء حاجت سے فارغ ہوگئے تو میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، ہڈی اور لید کے لانے سے آنحضور ﷺ نے منع کیوں فرمایا تھا؟ فرمایا کہ اس لئے کہ وہ جنوں کی خوراک ہیں، میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا، اور کیا ہی وہ اچھے جن تھے! تو انہوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے متعلق کہا۔ میں نے ان کے لئے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ہڈی یا لید پر ان کی نظر پڑے تو وہ ان کے لئے ان کے کھانے کی چیز بن جائے۔

باب ۴۴۷. اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۱۰۴۲) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰی عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَاذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِيْهِ ارْكَبْ اِلٰی هٰذَا الْوَادِیْ فَاعْلَمْ لِیْ عِلْمَ هٰذَاالرَّجُلِ الَّذِیْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ يَاْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِیْ فَانْطَلَقَ الْاَخُ حَتّٰی قَدِمَهٗ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ لَهٗ رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَاهُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَاشَفَيْتَنِیْ مِمَّا اَرَدْتُّ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَّهٗ فِيْهَامَاءٌ حَتّٰی قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهٗ وَكَرِهَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰی اَدْرَكَهٗ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِیٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَاصَاحِبَهٗ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهٗ وَزَادَهٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَمْسٰی فَعَادَاِلٰی مَضْجَعِهٖ فَمَرَّبِهٖ عَلِیٌّ فَقَالَ اَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهٗ فَاَقَامَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ لَايَسْاَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ فَعَادَ عَلِیٌّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَ مَعَهٗ ثُمَّ

۴۴۷۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

۱۰۴۲۔مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے متعلق معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا، وادی مکہ کے لئے سواری تیار کرلو اور اس شخص کے بارے میں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے، میرے لئے معلومات حاصل کر کے لاؤ، اس کی باتوں کو خوب غور سے سننا اور پھر میرے پاس آنا، ان کے بھائی وہاں سے چلے اور مکہ حاضر ہو کر آنحضور ﷺ کی احادیث خود سنیں پھر واپس ہو کر انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے انہیں خود دیکھا ہے وہ اچھے اخلاق وعادات کی تلقین کرتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سنا ہے (یعنی قرآن مجید) وہ شعر نہیں ہے اس پر ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جس مقصد کے لئے میں نے تمہیں بھیجا تھا، مجھے اس سلسلہ میں پوری طرح تشفی نہیں ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے خود رخت سفر باندھا، پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ آئے۔ مسجد الحرام میں حاضری دی اور یہاں نبی کریم ﷺ کو تلاش کیا، ابوذر رضی اللہ عنہ، آنحضور ﷺ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آنحضور ﷺ کے متعلق پوچھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے ایک رات کا واقعہ ہے کہ آپ لیٹے ہوئے تھے، حضرت علی ؓ نے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے (حضرت علی ؓ نے ان سے فرمایا کہ آپ میرے گھر چل کر آرام کیجئے) ابوذر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے چلے گئے لیکن کسی نے ایک دوسرے کے متعلق

قَالَ اَلاَ تُحَدِّثُنِيْ مَاالَّذِيْ اَقْدَمَکَ قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَ نَّنِيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَه، قَالَ فَاِنَّه، حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَاِذَا اَصْبَحْتُ فَاتْبَعْنِيْ فَاِنِّيْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْکَ قُمْتُ كَاَنِّيْ اُرِيْقُ الْمَاءَ فَاِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَه، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَاَسْلَمَ مَكَانَه، فَقَالَ لَه، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِرْجِعْ اِلٰى قَوْمِکَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاتِيَکَ اَمْرِيْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَا نَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّه، مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيْقَ تِجَارِ كُمْ اِلَى الشَّامِ فَاَنْقَذَه، مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوْهُ وَثَارُوْا اِلَيْهِ فَاَكَبَّ الْعَبَاسُ عَلَيْهِ

نہیں پوچھا جب صبح ہوئی تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر اپنا مشکیزہ اور رخت سفر اٹھایا اور مسجد الحرام میں آ گئے یہ دن بھی یونہی گذر گیا اور آپ نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکے۔ شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے کہ علی رضی اللہ عنہ پھر وہاں سے گزرے اور سمجھ گئے کہ ابھی یہ شخص اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکا آپ انہیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے کے متعلق کچھ نہیں پوچھا، تیسرا دن جب ہوا اور علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ یہی معاملہ کیا اور اپنے ساتھ لے گئے تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں آپ کے آنے کا باعث کیا ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ کر لیں کہ میری راہنمائی کریں گے تو میں آپ سے سب کچھ بتا دوں علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کر لیا تو آپ نے انہیں صورت حال کی اطلاع دی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے رسول ہیں ﷺ۔ اچھا صبح کو آپ میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلیں اگر میں نے (راستے میں) کوئی ایسی بات محسوس کی جس سے مجھے آپ کے بارے میں کوئی خطرہ ہوا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا (کسی دیوار کے قریب) گویا مجھے پیشاب کرنا ہے (اس وقت آپ میرا انتظار نہ کریں) اور جب میں پھر چلنے لگوں تو میرے پیچھے آ جائیں (تا کہ کوئی سمجھ نہ سکے کہ دونوں حضرات ساتھ ہیں اور اس طرح جس گھر میں، میں داخل ہوں۔ آپ بھی داخل ہو جائیں انہوں نے ایسا ہی کیا اور پیچھے پیچھے چلے تا آنکہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے، آنحضور ﷺ کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام لائے پھر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، اب اپنی قوم میں واپس جاؤ اور انہیں میرے متعلق بتاؤ تا آنکہ جب ہمارے ظہور اور غلبہ کا علم ہو جائے (تو پھر ہمارے پاس آ جاؤ) ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں بانگ دہل کلمہ توحید ورسالت کا اعلان کروں گا چنانچہ آنحضور ﷺ کے یہاں سے واپس آپ مسجد حرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔'' سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور اتنا مارا کہ آپ گر پڑے۔ اتنے میں عباس (رضی اللہ عنہ) آ گئے اور ابوذر رضی اللہ عنہ کے اوپر اپنے کو ڈال کر، قریش سے فرمایا، افسوس! کیا تمہیں معلوم

نہیں کہ اس شخص کا تعلق قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے تمہارے تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے پڑتا ہے اس طرح ان سے آپ کو بچایا۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ دوسرے دن مسجد حرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا قوم بری طرح آپ پر ٹوٹ پڑی اور مارنے لگے۔ اس دن بھی عباسؓ نے ہی آپ کو بچایا۔

باب ۴۴۸. اِسْلَامِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۱۰۴۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِيْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ يَرْفَضَّ.

۴۴۸۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

۱۰۴۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ ایک وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے، مجھے اس وجہ سے باندھ رکھا تھا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا لیکن جو کچھ تم لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے (انہیں قتل کر کے) اس کی وجہ سے اگر احد پہاڑ بھی اپنی جگہ چھوڑ دے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہئے۔ ❶

باب ۴۴۹. اِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۱۰۴۴) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ

۴۴۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

۱۰۴۴۔ مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے، انہیں قیس بن ابی حازم نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد ہم ہمیشہ غالب رہے۔

(۱۰۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ زَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا اِذْجَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ اَبُوْعَمْرٍو وَعَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيْصٌ مَكْفُوْفٌ بِحَرِيْرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهٗ مَابَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ اَنَّهُمْ

۱۰۴۵۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے دادا زید بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ (اسلام لانے کے بعد، قریش سے) خوفزدہ ہو کر گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو عمرو عاص بن وائل سہمی اندر آیا، دھاری دار حلہ اور ریشمی گوٹ کی قمیص پہنے ہوئے تھا، اس کا تعلق قبیلہ بنو سہم سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ عاص نے عمر رضی

❶ گویا حضرت سعید رضی اللہ عنہ انقلاب زمانہ پر حیرت زدہ ہیں کہ ایک وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، ایک مسلمان سے جو ان کا عزیز و قریب بھی تھا اس طرح کا طرز عمل اختیار کرتے تھے۔ اور کیونکہ وہ کافر تھے اس وجہ سے ایک مسلمان کو انہوں نے جذبہ انتقام کی وجہ سے باندھ رکھا تھا۔ لیکن اب کفر و اسلام کا سوال اٹھ گیا، خود مسلمانوں نے اسلام کے دعوے کے باوجود ایک مسلمان، جلیل القدر صحابی مبشر بالجنہ کو جو ان کا امیر بھی ہے کس بیدردی سے قتل کر ڈالا ہے

سَیَقْتُلُوْنِیْ اِنْ اَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِیْلَ اِلَیْکَ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا اَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِیَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِیْ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُوْنَ فَقَالُوْا نُرِیْدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِیْ صَبَا قَالَ لَاسَبِیْلَ اِلَیْهِ فَکَرَّ النَّاسُ

اللہ عنہ سے کہا کیا بات ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہاری قوم میرے قتل پر تلی بیٹھی ہے کیونکہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔اس نے کہا ''تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔'' جب اس نے یہ کلمہ کہہ دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں بھی اپنے کو امان میں سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد عاص باہر نکلا تو دیکھا کہ وادی میں انسانوں کا سمندر موجیں لے رہا ہے۔اس نے پوچھا، کدھر کا رخ ہے؟ انہوں نے کہا اس ابن خطاب کی طرف جو بے دین ہو گیا ہے۔ عاص نے کہا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ سنتے ہی لوگ واپس ہو گئے۔

(۱۰۴۶) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُه' قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهٖ وَقَالُوْا صَبَا عُمَرُ وَاَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَیْتِیْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَیْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِیْبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاکَ فَاَنَا لَه' جَارٌ قَالَ فَرَأَیْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوْا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ

۱۰۴۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو لوگ آپ کے گھر کے قریب جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ عمر بے دین ہو گیا ہے میں ان دنوں بچہ تھا اور اس وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ ریشم کی قبا پہنے ہوئے۔ اس شخص نے لوگوں سے کہا۔ ٹھیک ہے عمر بے دین ہو گیا، لیکن یہ مجمع کیسا ہے؟ میں نے دیکھا کہ مجمع اسی وقت چھٹ گیا۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عاص بن وائل۔

(۱۰۴۷) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَه' عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَاسَمِعْتُ عُمَرَ لِشَیْءٍ قَطُّ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَظُنُّه' کَذَا اِلَّاکَانَ کَمَا یَظُنُّ بَیْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ اِذْ مَرَّبِهٖ رَجُلٌ جَمِیْلٌ فَقَالَ لَقَدْ اَخْطَاَظَنِّیْ اَوْ اِنَّ هٰذَا عَلٰی دِیْنِهٖ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَوْلَقَدْ کَانَ کَاهِنَهُمْ عَلَیَّ الرَّجُلُ فَدُعِیَ لَه' فَقَالَ لَه' ذٰلِکَ فَقَالَ مَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ اُسْتُقْبِلَ بِهٖ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَاِنِّیْ اَعْزِمُ عَلَیْکَ اِلَّا مَااَخْبَرْتَنِیْ قَالَ کُنْتُ کَاهِنَهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ فَمَا اَعْجَبُ مَاجَاءَ تْکَ بِهٖ جِنِّیَّتُکَ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا یَوْمًا فِی السُّوْقِ جَاءَ تْنِیْ اَعْرِفُ فِیْهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا وَیَاْسَهَا مِنْ بَعْدِ اِنْکَاسِهَا وَلُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ

۱۰۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بھی عمر رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق کہا ہو کہ میرا خیال ہے کہ یہ اس طرح ہے کہ وہ اسی طرح ہوئی جیسا وہ اس کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص وہاں سے گذرا آپ نے فرمایا، یہ میرا خیال غلط ہے، یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر اب بھی قائم ہے، یا زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن رہا ہے۔ اچھا اس شخص کو میرے پاس بلاؤ وہ شخص بلایا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے بھی یہی بات دہرائی۔ اس پر اس نے کہا، ایک مسلمان سے جس طرح کا سوال آج کیا جا رہا ہے میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میں تمہارے لئے ضروری قرار دیتا ہوں کہ تم مجھے اس سلسلے میں بتاؤ۔ اس

وَاَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ عِنْدَ اٰلِهَتِهِمْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهٗ فَصَرَخَ بِهٖ صَارِخٌ لَمْ اَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ اَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُوْلُ يَا جَلِيحْ اَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَعْلَمَ مَاوَرَاءَ هٰذَا ثُمَّ نَادٰى يَا جَلِيحْ اَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا اَنْ قِيْلَ هٰذَا نَبِيٌّ

نے اقرار کیا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کاہن تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ غیب کی جو اطلاعات جنیہ تمہارے پاس لائی تھی اس کی سب سے حیرت انگیز کوئی خبر سناؤ؟ شخص مذکور نے کہا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ جنیہ میرے پاس آئی میں نے محسوس کیا کہ وہ گھبرائی ہوئی ہے پھر اس نے کہا، جنوں کے متعلق تمہیں نہیں معلوم جب سے انہیں آسمانی خبروں کے سننے سے روک دیا گیا ہے، وہ کس درجہ مایوس اور خوفزدہ ہیں اور اب ان کی آمدورفت بستیوں میں نہیں ہوگی، بلکہ اونٹوں کے ساتھ جنگل میں رہیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے سچ کہا، ایک مرتبہ میں ان کے بتوں کے قریب سویا ہوا تھا۔ ایک شخص ایک بچھڑا لایا اور بت پر اسے ذبح کر دیا اس پر کسی چیخنے والے نے اتنی زور سے چیخ کر کہا کہ میں نے ایسی شدید چیخ کبھی نہیں سنی تھی اس نے کہا اے چست و چالاک شخص! کامیابی کی طرف لے جانے والا ایک امر ظاہر ہونے والا ہے۔ ایک فصیح شخص کہے گا کہ ''تیرے سوا (اے اللہ) کوئی معبود نہیں۔'' تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے میں نے کہا اب میں یہ معلوم کئے بغیر نہ رہوں گا کہ اس کے پیچھے کیا چیز ہے۔ اتنے میں پھر وہی آواز آئی۔ اے چست و چالاک شخص! کامیابی کی طرف لے جانے والا امر ظاہر ہونے والا ہے، ایک فصیح شخص کہے گا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں بھی کھڑا ہو گیا، کچھ ہی دن گذرے تھے کہ کہا جانے لگا، نبی مبعوث ہو گئے ہیں۔

(۱۰۴۸) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَاَيْتُنِيْ مُوْثِقِيْ عُمَرُ عَلَى الْاِسْلَامِ اَنَا وَاُخْتَهٗ وَمَا اَسْلَمَ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ يَنْقَضَّ

۱۰۴۸۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ایک وقت تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے تو مجھے اور اپنی بہن کو اس لئے باندھ رکھا تھا کہ ہم اسلام کیوں لائے۔ تم نے جو کچھ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ اگر اس پر احد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہئے تھا۔

باب ۴۵۰. انْشِقَاقُ الْقَمَرِ

۴۵۰۔ شق قمر۔

(۱۰۴۹) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ

۱۰۴۹۔ مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث

قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْحِرَاءَ بَيْنَهُمَا

بیان کی ان سے قتادہ نے اوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ کا مطالبہ کیا تو آنحضور ﷺ نے چاند کے دو(۲) ٹکڑے کر کے (اللہ کے حکم سے) دکھا دیئے (وہ دونوں ٹکڑے اتنے فاصلہ پر ہو گئے تھے کہ) حراء پہاڑ ان دونوں کے درمیان حائل تھا۔

(۱۰۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوْا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ اَبُوالضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۰۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابومعمر نے اوران سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس وقت چاند کے دو(۲) ٹکڑے ہوئے تھے تو ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ کے میدان میں موجود تھے، آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ گواہ رہنا، چاند کا ایک ٹکڑا (دوسرے سے الگ ہوکر) پہاڑ کی طرف چلا گیا تھا۔ اور ابوالضحیٰ نے بیان کیا، ان سے مسروق نے، ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شق قمر کا معجزہ مکہ میں پیش آیا تھا اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی، ان سے ابونجیح نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے، ان سے ابومعمر نے، اوران سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔

(۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْقَمَرَا نْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۵۱۔ ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں شق قمر کا معجزہ ہوا تھا۔

(۱۰۵۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ

۱۰۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعمر نے اوران سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند کے دو(۲) ٹکڑے ہوئے تھے (آنحضور کے معجزہ کے طور پر)

باب ۴۵۱. هِجْرَةِ الْحَبْشَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ دَارَهِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۱۔ حبشہ کی ہجرت۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ (خواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں دو پتھریلے میدانوں کے درمیان۔ چنانچہ جنہیں ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ ہجرت کر کے چلے گئے، بلکہ جو مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تھے، وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔ اس باب میں ابوموسیٰ اور اسماء رضی اللہ عنہا کی

روایات نبی کریم کے حوالے سے ہیں۔

(۱۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهُ' اَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالَا لَهُ' مَايَمْنَعُكَ اَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِيْ اَخِيْهِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْمَا فَعَلَ بِهٖ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهُ' اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيْحَةٌ فَقَالَ اَيُّهَا الْمَرْءُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ اِلَى الْمِسْوَرِ وَاِلَى ابْنِ يَغُوْثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِيْ قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِيْ فَقَالَا قَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْكَ فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا اِذْ جَاءَ نِيْ رَسُوْلُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِيْ قَدِ ابْتَلَاكَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيْحَتُكَ الَّتِيْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنْتَ بِهٖ وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْاَوْلَيَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتَ هَدْيَهٗ وَقَدْ اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِيْ يَاابْنَ اَخِيْ اَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَاوَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ اِلَيَّ مِنْ عِلْمِهٖ مَاخَلَصَ اِلَى الْعَذْرَا ءِ فِيْ سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۵۳۔ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی انہیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی، انہیں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے کہ ان دونوں حضرات نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے کہا، آپ اپنے ماموں (امیر المؤمنین) عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کیوں نہیں کرتے ولید کی غلطیوں پر عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے گرفت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہونے لگا۔عبید اللہ نے بیان کیا، چنانچہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے نکلے تو میں ان کے پاس گیا اور عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت تھی، آپ کو ایک خیر خواہانہ مشورہ دینا تھا، اس پر انہوں نے فرمایا، میاں! تم سے تو میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں وہاں سے واپس چلا آیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں مسور بن مخرمہ اور ابن عبدیغوث کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ سے جو کچھ میں نے کہا تھا اور انہوں نے اس کا جو جواب مجھے دیا تھا۔ سب میں نے بیان کر دیا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ تم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ ابھی اسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا آدمی میرے پاس (بلانے کے لئے) آیا۔ ان حضرات نے مجھ سے فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ نے امتحان میں ڈالا ہے آخر میں وہاں سے چلا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا، تم ابھی جس خیر خواہی کا ذکر کر رہے تھے وہ کیا تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے کلمہ شہادت پڑھ کر عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آنحضور ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ آنحضور ﷺ پر ایمان لائے، دو (۲) ہجرتیں کیں (ایک حبشہ کو دوسری مدینہ کو) آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہیں۔ اور آنحضور ﷺ کے طریقوں کو دیکھا ہے ولید بن عقبہ کے بارے میں لوگوں میں اب بہت چرچا ہونے لگا ہے (اس کی شراب نوشی کے سلسلے میں) اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ (پوری طرح شرعی ثبوت حاصل کر کے) اس پر حد قائم کریں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا صاحبزادے! کیا تم نے بھی رسول اللہ

وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُه‘ وَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُه‘ وَلَا غَشَشْتُه‘ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُه‘ وَلَا غَشَشْتُه‘ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرَ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُه‘ وَلَا غَشَشْتُه‘ حَتّٰى توفاه الله ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لِیْ عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ لَهُمْ عَلَیَّ قَالَ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِیْ تَبْلُغُنِیْ عَنْكُمْ فَاَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُقْبَةَ فَسَنَاْخُذُ فِيْهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَالْوَلِيْدَ اَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَجْلِدَه‘ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُه‘ وَقَالَ يُوْنُسُ وَابْنُ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَفَلَيْسَ لِیْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ لَهُمْ

ﷺ کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، لیکن آنحضور ﷺ کا علم اس طرح حاصل کیا جیسے کنواری لڑکی اپنی پردے میں (مامون ومحفوظ) ہوتی ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر اپنی کتاب نازل کی۔ اور یہ بھی واقعہ ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر (ابتداء ہی میں) لبیک کہا تھا آنحضور ﷺ جس شریعت کو لے کر مبعوث ہوئے تھے، میں اس پر ایمان لایا، اور جیسا کہ تم نے کہا، میں نے دو (۲) ہجرتیں کیں، میں حضور ﷺ کی صحبت سے بھی فیضیاب ہوا اور آپ سے بیعت بھی کی، اللہ گواہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی کوئی خیانت کی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ اللہ گواہ ہے کہ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی کی۔ اور نہ ان کے کسی معاملہ میں کوئی خیانت کی، ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ اللہ گواہ ہے کہ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی کی اور نہ ان کے کسی معاملہ میں کوئی خیانت کی۔ ان کے بعد میں خلیفہ منتخب ہوا کیا اب میرا تم لوگوں پر وہی حق نہیں ہے جو ان حضرات کا مجھ پر تھا؟ عبیداللہ نے عرض کی یقیناً آپ کا حق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا، پھر ان باتوں کی کیا حقیقت ہے جو تم لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے معاملے کا ذکر کیا ہے تو ہم انشاء اللہ اس معاملے میں اس کی گرفت حق کے ساتھ کریں گے۔ بیان کیا کہ آخر (گواہی گذرنے کے بعد) ولید بن عقبہ کے چالیس کوڑے لگوائے اور علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کوڑے لگائیں۔ حضرت علیؓ ہی کوڑے لگایا کرتے تھے اور یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری کے واسطہ سے (عثمان رضی اللہ عنہ کا قول اس طرح) بیان کیا ”کیا تم لوگوں پر میرا وہی حق نہیں ہے جو ان لوگوں کا تھا۔“

(۱۰۵۴) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبْشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا

۱۰۵۴۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس کے اندر تصویریں تھیں انہوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ کے سامنے بھی کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا جب ان میں کوئی مرد صالح ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی تو اس کی

فِيْهِ تِيْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قبر پر وہ لوگ مسجد بناتے اور گرجوں میں اس طرح کی تصویریں رکھتے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے۔

(۱۰۵۵) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ سَعِيْدِ السَّعِيْدِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَ اَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيْصَةً لَهَا اَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ سَنَاهُ سَنَاه قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِيْ حَسَنٌ حَسَنٌ

۱۰۵۵۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ام خالد بنت خالد نے بیان کیا کہ میں جب حبشہ سے آئی تو بہت کم عمر تھی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دھاری دار کپڑا عنایت فرمایا، اور پھر آپ نے اس کی دھاریوں پر اپنا ہاتھ پھیر کر فرمایا، سناہ سناہ۔ حمیدی نے بیان کیا، یعنی حسن، حسن (بمعنی عمدہ)۔

(۱۰۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ كَيْفَ تَصْنَعُ اَنْتَ قَالَ اَرُدُّ فِيْ نَفْسِيْ

۱۰۵۶۔ ہم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداء میں نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے ہوئے اور ہم آنحضور ﷺ کو سلام کرتے تو آپ جواب عنایت فرماتے تھے لیکن جب ہم نجاشی کے ملک حبشہ سے واپس (مدینہ) آئے اور ہم نے (نماز پڑھنے میں) آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا، ہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم پہلے آپ کو سلام کرتے تھے تو آپ ﷺ جواب عنایت فرماتے تھے؟ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، نماز میں مشغولیت ہوتی ہے (بارگاہ رب العزت میں حاضری کی)۔ سلیمان اعمش نے بیان کیا کہ) میں نے ابراہیم سے پوچھا، ایسے موقعہ پر آپ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

(۱۰۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ اَنْتُمْ يَااَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ

۱۰۵۷۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پھر ہم کشتی پر سوار ہوئے (آنحضور ﷺ کی خدمت میں پہنچنے کے لئے) لیکن اتفاق سے ہوا نے ہماری کشتی کا رخ نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف کر دیا۔ ہماری ملاقات وہاں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی (جو ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم انہیں کے ساتھ وہاں ٹھہرے پھر مدینہ کا رخ کیا اور آنحضور ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے

تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تم نے اے کشتی والو! دو (۲) ہجرتیں کی ہیں۔

باب ۴۵۲. مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

۴۵۲۔ نجاشی کی وفات۔

(۱۰۵۸) حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلٰى اَخِيكُمْ اَصْحَمَةَ

۱۰۵۸۔ ہم سے ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن نجاشی (حبشہ کے بادشاہ) کی وفات ہوئی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، آج ایک مرد صالح اس دنیا سے اٹھ گیا، اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ (نجاشی کا نام) کی نماز جنازہ پڑھ لو۔

(۱۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهٗ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي اَوِ الثَّالِثِ

۱۰۵۹۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کے جنازہ کی نماز پڑھی تھی اور ہم صف باندھ کر آنحضور ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(۱۰۶۰) حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا تَابَعَهٗ عَبْدُالصَّمَدِ

۱۰۶۰۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی، اور چار مرتبہ آنحضور نے نماز میں تکبیر کہی اس روایت کی متابعت عبدالصمد نے کی۔

(۱۰۶۱) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِاَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلّٰى فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا

۱۰۶۱۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن مسیب نے حدیث بیان کی اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کی مغفرت کے لئے دعاء کرو۔ اور صالح سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیّب نے بیان کیا اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے (نماز جنازہ کے لئے) مصلی (مدینہ سے باہر جہاں عید کی نماز پڑھی جاتی تھی) میں صحابہ کو صف بستہ کھڑا کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

باب ۴۵۳. تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۳۔ نبی کریم ﷺ کے خلاف مشرکین کا عہد و پیمان۔

(۱۰۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

۱۰۶۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے جب حنین کا قصد کیا تو فرمایا، انشاء اللہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں مشرکین نے کفر کی حمایت کے لئے عہد و پیمان کیا تھا۔

باب ۴۵۴. قِصَّةِ اَبِيْ طَالِبٍ

۴۵۴۔ جناب ابوطالب کا واقعہ۔

(۱۰۶۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَاِنَّهُ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

۱۰۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبدالملک نے، ان سے عبداللہ بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا آپ اپنے چچا (ابوطالب) کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حفاظت و حمایت کرتے تھے اور آپ کے لئے لڑتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (یہی وجہ ہے کہ) وہ صرف ٹخنوں تک جہنم میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے درک اسفل میں ہوتے۔

(۱۰۶۴) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى قَالَ اٰخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَهُ مَالَمْ اُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ وَ نَزَلَتْ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ

۱۰۶۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابن مسیب نے اور انہیں ان کے والد نے کہ جب جناب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوجہل بھی بیٹھا ہوا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، چچا! کلمہ لا الٰہ الا اللہ ایک مرتبہ کہہ دیجئے، اللہ کی بارگاہ میں (آپ کی بخشش کے لئے) ایک یہی دلیل میرے ہاتھ آ جائے گی۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا، اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے تم پھر جاؤ گے! یہ دونوں اس پر یہی زور دیتے رہے اور آخری کلمہ جو ان کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کے لئے اس وقت تک دعا مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ''نبی کے لئے اور مسلمانوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ مشرکین کے لئے

دعا مغفرت کریں خواہ وہ قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ جب کہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اور آیت نازل ہوئی ''بے شک جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔'' (بلکہ تمام تر یہ دولت اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر موقوف ہے)۔

(۱۰۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دَمَاغُهٗ

۱۰۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن الہاد نے، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ۱۰، آنحضور ﷺ کی مجلس میں آپ کے چچا کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کام آ جائے اور انہیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

(۱۰۶۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بِهٰذَا وَقَالَ تَغْلِيْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهٖ

۱۰۶۶۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابوحازم اور داروردی نے حدیث بیان کی، یزید کے واسطہ سے سابقہ حدیث کی طرح۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب ابوطالب کے دماغ کا بھیجہ اس سے کھولے گا۔

باب ۴۵۵۔ حَدِيْثُ الْاِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

۴۵۵۔ حدیث المعراج۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پاک ذات ہے وہ اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔''

(۱۰۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ

۱۰۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دی اور میں اس کی تمام جزئیات قریش سے بیان کرنے لگا، دیکھ دیکھ کر۔

باب ۴۵۶۔ الْمِعْرَاجِ

۴۵۶۔ معراج۔

(۱۰۶۸) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ

۱۰۶۸۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا۔ آنحضور ﷺ نے

بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْاَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُه' يَقُوْلُ فَشَقَّ مَابَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَايَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ وَ سَمِعْتُه' يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَه' الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَااَبَاحَمْزَةَ قَالَ اَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خُطْوَةً عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًابِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّالسَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا اِبْنَا الْخَالَةِ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَاهٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يوسفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ اَوَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ

فرمایا، میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، بعض اوقات قتادہ نے حطیم کے بجائے حجر بیان کیا کہ میرے پاس ایک صاحب (جبریل علیہ السلام) آئے اور چاک کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ یہاں سے یہاں تک میں نے جارود سے، جو میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ انس رضی اللہ عنہ کی اس لفظ سے کیا مراد تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ حلق سے ناف تک! (قتادہ نے بیان کیا کہ) میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان فرمارہے تھے کہ آنحضور ﷺ کے سینے کے اوپر سے ناف تک (چاک کیا) پھر میرا دل نکالا اور ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا اس سے میرا دل دھویا گیا اور پہلے کی طرح رکھ دیا گیا اس کے بعد ایک جانور رلایا گیا جو گھوڑے سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور سفید! جارود نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابوحمزہ! کیا وہ براق تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کا ہر قدم اس کے منتہائے نظر پر پڑتا تھا۔ (آنحضور ﷺ کے فرمایا کہ) مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے۔ آسمان دنیا پر پہنچے تو دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جبرائیل، پوچھا گیا اور آپ کی ساتھ کون ہے؟ آپ نے بتایا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا، کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ اس پر آواز آئی، خوش آمدید! کیا ہی مبارک آنے والے ہیں وہ۔ اور دروازہ کھول دیا۔ جب میں اندر گیا تو میں نے وہاں آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا، یہ آپ کے جدامجد آدم ہیں۔ انہیں سلام کیجئے۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا، خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی! جبرائیل علیہ السلام اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے۔ وہاں بھی دروازہ کھلوایا۔ آواز آئی کون صاحب ہیں۔ بتایا کہ جبریل، پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ اور کوئی صاحب بھی ہیں؟ کہا کہ محمد ﷺ، پوچھا گیا کیا آپ کو انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ پھر آواز آئی، انہیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ پھر دروازہ کھلا اور میں اندر گیا تو وہاں یحیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام موجود تھے۔ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی ہیں جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ عیسیٰ اور یحیٰ علیہما السلام ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا اور ان حضرات نے میرے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا،

قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ اِلَى اِدْرِيْسَ قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِح
وَالنَّبِيِّ الصَّالِح ثُمَّ صَعِدَبِیْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيلَ
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ
وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ
جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَبِیْ حَتّٰى اَتَى
السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيلَ لَهٗ
مَايُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ
ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ
قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا
اَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ
رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ
هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ
الْمُنْتَهٰى وَ اِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ
ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَاجِبْرِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ
فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ
ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِنْ

خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی! یہاں سے جبرائیل علیہ السلام
مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا
کون صاحب ہیں؟ جواب دیا گیا، جبرائیل، پوچھا گیا اور آپ کے
ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کیا انہیں لانے
کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اس پر آواز آئی۔ انہیں
خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، دروازہ کھلا اور جب میں
اندر داخل ہوا تو وہاں یوسف علیہ السلام موجود تھے۔ جبرایل علیہ السلام
نے فرمایا، یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا تو
انہوں نے جواب دیا اور فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی! پھر
جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے
دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ جبرایل! پوچھا گیا
اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا گیا کہ محمد (ﷺ) پوچھا، کیا انہیں بلانے کے
لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انہیں خوش آمدید، کیا ہی
اچھے آنے والے ہیں وہ! اب دروازہ کھلا، جب میں وہاں ادریس علیہ
السلام کی خدمت میں پہنچا تو جبرایل علیہ السلام نے فرمایا کہ، یہ ادریس
علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے
جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی! پھر مجھے لے کر
پانچویں آسمان پر آئے اور دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا، کون صاحب ہیں؟
جواب دیا کہ جبرایل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟
جواب دیا کہ محمد ﷺ، پوچھا گیا، کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا
تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، اب آواز آئی خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے
والے ہیں وہ۔ یہاں جب میں ہارون علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
ہوا تو جبرایل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ہارون ہیں۔ انہیں سلام کیجئے۔
میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب کے بعد فرمایا، خوش آمدید
صالح نبی اور صالح بھائی، یہاں سے لے کر مجھے آگے بڑھے اور چھٹے
آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب؟ بتایا کہ جبرایل
آپ کے ساتھ کوئی دوسرے صاحب بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (ﷺ)
پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں،
پھر کہا انہیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، میں جب وہاں
موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبرایل علیہ السلام نے فرمایا

خَمْرٍ وَ اِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قَالَ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَاتَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَه، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مِثْلَه، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَه، فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَه، فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَاتَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَ خَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ

کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب کے بعد فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی۔ جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے۔ کسی نے پوچھا آپ رو کیوں رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں اس پر رو رہا ہوں کہ یہ لڑکا (آنحضور ﷺ) میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا۔ لیکن جنت میں اس کی امت کے افراد میری امت سے زیادہ داخل ہوں گے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر ساتویں آسمان کی طرف گئے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب! جواب دیا کہ جبرائیل پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انہیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ میں جب اندر گیا تو ابراہیم علیہ السلام تشریف رکھتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے جد امجد ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ فرمایا کہ میں نے آپ کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے پھر سدرة المنتہیٰ کو میرے سامنے کر دیا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام حجر کے مٹکوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کان کی طرح تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سدرة المنتہیٰ ہے وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں دو(۲) باطنی اور دو(۲) ظاہری۔ میں نے پوچھا، اے جبرائیل! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتی ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور کو لایا گیا۔ وہاں میرے سامنے ایک گلاس میں شراب، ایک میں دودھ اور ایک میں شہد لایا گیا، میں نے دودھ کا گلاس لے لیا تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی فطرت ہے اور آپ اس پر قائم ہیں اور آپ کی امت بھی! پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں میں واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کی پاس سے گذرا تو انہوں نے پوچھا کہ کس چیز کا آپ کو حکم ہوا، میں نے کہا کہ روزانہ پچاس وقت کی نمازوں کا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا لیکن آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ اس سے پہلے میرے سابقہ لوگوں سے پڑ چکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے۔ اس لئے آپ اپنے رب کے حضور میں دوبارہ جائیے اور اپنی امت پر تخفیف کے لئے عرض کیجئے۔ چنانچہ میں اللہ

تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوا اور تخفیف کے لئے عرض کی تو دس وقت کی نمازیں کم کر دی گئیں۔ پھر جب میں واپسی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے پھر وہی سوال کیا۔ میں دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ اور اس وقت بھی دس وقت کی نمازیں کم ہوئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے وہی مطالبہ کیا میں نے اس مرتبہ بھی بارگاہ رب العزت میں حاضر ہو کر دس وقت کی نمازیں کم کرائیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے اپنی پہلی رائے کا اظہار کیا۔ پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو مجھے دس وقت کی نمازوں کا حکم ہوا میں واپس ہونے لگا تو آپ نے پھر وہی کہا۔ اب بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو روزانہ صرف پانچ وقت کی نمازوں کا حکم باقی رہا۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ اب کیا حکم ہوا؟ میں نے بتایا کہ روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہوا ہے فرمایا کہ آپ کی امت اس کی استطاعت بھی نہیں رکھتی۔ میرا سابقہ آپ سے پہلے لوگوں سے پڑ چکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہے۔ آپ رب کے دربار میں پھر حاضر ہو کر تخفیف کے لئے عرض کیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت سے بہت سوال کر چکا اور اب مجھے شرم آتی ہے۔ اب میں اسی پر راضی اور خوش ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر جب میں وہاں سے گذرنے لگا تو ندا آئی ''میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا۔ اور اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا۔''

(۱۰۶۹) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَاالَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّافِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَاعَيْنٍ اُرِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ

۱۰۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ نے ارشاد ''وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس'' (اور جو مشاہدہ ہم نے آپ کو کرایا اس سے مقصد صرف لوگوں کا امتحان تھا) فرمایا کہ یہ عینی مشاہدہ تھا جو رسول اللہ ﷺ کو اس رات دکھلایا گیا تھا۔ جس میں آپ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا۔ اور قرآن مجید میں جس ''الشجرۃ الملعونۃ'' کا ذکر آیا ہے وہ سینڈ کا درخت ہے۔

باب ۴۵۷. وَفُوْدِ الْاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ

۴۵۷۔ مکہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس انصار کے وفود کی آمد اور بیعت عقبہ۔

(۱۰۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۱۰۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بِطُوْلِهٖ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا

حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے۔ ح۔ اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن کعب نے، جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے۔ تو آپ ہی چلنے پھرنے میں ان کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ تفصیل کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہوسکنے کا واقعہ بیان کرتے تھے۔ ابن بکیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ "اور میں نبی کریم ﷺ کے پاس عقبہ کی رات میں حاضر تھا جب ہم نے اسلام کی حمایت کا عہد کیا تھا میرے نزدیک (لیلۃ عقبہ کی بیعت) بدر کی لڑائی میں حاضری سے بھی زیادہ اہم ہے اگرچہ لوگوں کی زبانوں پر بدر کا چرچا اس سے زیادہ ہے۔

(۱۰۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَ بِيْ خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ قَالَ بْنُ عُيَيْنَةَ اَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ ابْنُ مَعْرُوْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۷۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو کہا کرتے تھے کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میرے دو۲ ماموں مجھے بھی بیعت عقبہ میں ساتھ لے گئے تھے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن عیینہ نے بیان کیا، ان میں سے ایک براء بن معرور رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۰۷۳) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَنَا وَاَبِيْ وَخَالَيَّ مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ

۱۰۷۳۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں، میرے والد اور میرے دو۲ ماموں بیعت عقبہ کرنے والوں میں سے تھے۔

(۱۰۷۴) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْاِدْرِيْسَ عَائِذُاللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَصْحَابِهٖ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَاتَسْرِقُوْا وَلَاتَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَاتَاْتُوْنَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ

۱۰۷۴۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا اور انہیں ابوادریس عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی اور عقبہ کی رات آنحضور ﷺ نے عہد کیا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس وقت آپ کے پاس صحابہؓ کی ایک جماعت تھی، کہ آؤ مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری کا ارتکاب نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر تہمت نہ

أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذٰلِكَ

لگاؤ گے اور اچھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے، پس جو شخص اس عہد پر قائم رہے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی اس میں کوتاہی کرے گا (بشرطیکہ شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو) اور دنیا میں اسے اس کی سزا بھی مل گئی ہو تو اس کے لئے کفارہ بن جائے گی، اور جس شخص نے اس میں سے کچھ کمی کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے پوشیدہ رکھے دیا تو اس کا معاملہ اللہ کی راہ ہے۔ چاہے تو اس پر سزا دے اور چاہے معاف کردے، عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ میں نے آنحضور ﷺ سے ان امور پر بیعت کی۔

(۱۰۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ

۱۰۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے، ان سے صنابحی نے، اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے (عقبہ کی رات میں) رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی آپ نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضور ﷺ سے اس کا عہد کیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے زنا نہیں کریں گے کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو لوٹ مار نہیں کریں گے اور نہ اللہ کی نافرمانی کریں گے جنت کے بدلے میں، اگر ہم اس عہد میں پورے اترے۔ لیکن اگر ہم نے اس میں کچھ کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہوگا۔

باب ۴۵۸. تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُومِهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَائِهِ بِهَا

۴۵۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کا نکاح آپ کی مدینہ تشریف آوری اور رخصتی۔

(۱۰۷۶) حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ

۱۰۷۶۔ مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال کی تھی۔ پھر ہم مدینہ (ہجرت کرکے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آکر مجھے بخار چڑھا اور اس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے اور بہت تھوڑے سے رہ گئے۔ پھر میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں۔ اس وقت میں چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انہوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہوگئی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے۔ آخر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے کے پاس کھڑا کردیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انہوں نے

الْاَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَاَسْلَمَتْنِي اِلَيْهِنَّ فَاَصْلَحْنَ مِنْ شَانِي فَلَمْ يَرُعْنِي اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَاَسْلَمَتْنِي اِلَيْهِ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ

تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ پر اور سر پر پھیرا اور گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔ وہاں انصار کی چند خواتین موجود تھیں جنھوں نے مجھے دیکھ کر کہا، خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو، میری والدہ نے مجھے انہیں کے سپرد کر دیا اور انہوں نے میرا سنگار اور آرائش کی، اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آنحضور ﷺ نے مجھے سلام کیا میری عمر اس وقت نو سال تھی۔ ❶

(۱۰۷۷) حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اَرٰى اَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ وَيُقَالُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ

۱۰۷۷۔ ہم سے معلّٰی نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھے دو۲ مرتبہ خواب میں دکھائی گئی، میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں، ان کا چہرہ کھول کر دیکھئے میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں، میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کی صورت پیدا فرمائے گا۔

(۱۰۷۸) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ

۱۰۷۸۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبی کریم ﷺ کی مدینہ کو، ہجرت سے تین سال پہلے ہوگئی تھی۔ آنحضور ﷺ نے آپ کی وفات کے تقریباً دو۲ سال بعد عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ۶ سال کی تھی، پھر جب رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھی۔

باب ۴۵۹ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرٌ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ

۴۵۹۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی مدینہ کی طرف ہجرت۔
عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بن کر رہنا پسند کرتا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں کہ جہاں کھجور کے باغات ہیں، میرا ذہن اس سے یمامہ یا ہجر کی طرف گیا، لیکن یہ سرزمین تو شہر "یثرب" کی تھی۔

(۱۰۷۹) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

۱۰۷۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

❶ حجاز چونکہ گرم ملک ہے اس لئے وہاں قدرتی طور پر لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں، اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت صرف نو سال کی عمر پر تعجب نہ ہونا چاہئے۔ جو ممالک سرد ہیں ان میں بلوغ کی عمر ہندوستان سے زیادہ ہے۔

الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ اِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِ بُهَا

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابووائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم نے صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر دے گا۔ پھر ہمارے بہت سے ساتھی اس دنیا سے اٹھ گئے اور انہوں نے (دنیا میں) اپنے (اعمال کا) پھل نہیں دیکھا، انہیں میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے، احد کی لڑائی میں آپ شہید کئے گئے تھے اور صرف ایک دھاری دار چادر چھوڑی تھی (کفن دیتے وقت) جب ہم ان کی چادر سے ان کا سر ڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں (تاکہ چھپ جائے) اور ہم میں بہت سے ایسے بھی ہیں کہ (اس دنیا میں بھی) ان کے اعمال کا پھل انہیں ملا اور وہ اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

(۱۰۸۰) حدثنا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی آپ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے علقمہ بن وقاص نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اعمال نیت پر موقوف ہوتے ہیں پس جس کا مقصد ہجرت سے دنیا ہوگا۔ وہ اپنے اسی مقصد کو حاصل کر سکے گا یا مقصد ہجرت سے کسی عورت سے شادی کرنا ہوگا تو وہ بھی اپنے اسی مقصد تک پہنچ سکے گا۔ لیکن جن کا ہجرت سے مقصد اللہ اور اس کے رسول ہوں گے تو اسی کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے سمجھی جائے گی۔

(۱۰۸۱) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْعَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

۱۰۸۱۔ مجھ سے اسحاق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوعمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر مکی نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد (مکہ سے مدینہ کی) ہجرت باقی نہیں رہی۔

(۱۰۸۲) حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ

۱۰۸۲۔ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ عبید بن عمر لیثی کے ساتھ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی

فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ الْيَوْمَ قَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَفِرُّ اَحَدُهُمْ بِدِيْنِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ اَظْهَرَاللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق پوچھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف راہ فرار اختیار کرتا تھا (کفر کی آبادیوں سے) اس خطرہ کی وجہ سے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہی اور آج (سر زمین عرب میں) انسان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے (اس لئے ہجرت کی کوئی وجہ نہیں) البتہ خلوص نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے۔

(۱۰۸۳) حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ هُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا نَبِيَّكَ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ

۱۰۸۳۔ مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہ ہشام نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی چیز پسندیدہ نہیں کہ تیرے راستے میں، میں اس سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول ﷺ کی تکذیب کی اور انہیں (ان کے وطن مکہ) سے نکالا، اے اللہ! لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ ختم کر دیا ہے اور ابان بن یزید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ (یہ الفاظ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائے تھے) من قوم کذبوا نبیک واخر جوہ من قریش۔

(۱۰۸۴) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَات وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ

۱۰۸۴۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنایا گیا تھا، پھر آپ پر مکہ معظمہ میں قیام کے دوران تیرہ سال تک وحی آتی رہی۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ نے ہجرت کی حالت میں دس سال گذارے جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر ترسیٹھ ۶۳ سال کی تھی۔

(۱۰۸۵) حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءَ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۰۸۵۔ مجھ سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں تیرہ سال قیام کیا (نزول وحی کے سلسلے کے بعد) اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

(١٠٨٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَاءَ وَ بَيْنَ مَاعِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَاعِنْدَهُ فَبَكٰى أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَ أُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ وَ قَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَالْمُخَيَّرَ وَ كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ هُوَأَعْلَمَنَابِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَايُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ

١٠٨٦۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولا ابوالنصر نے، ان سے عبید یعنی ابن حنین نے اور انسے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے پھر فرمایا، اپنے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو وہ چاہے اسے اپنے لئے پسند کر لے، یا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے (آخرت میں) اسے پسند کرلے۔ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے یہاں ملنے والی چیز کو پسند کرلیا، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی، ہمارے ماں باپ آنحضور ﷺ پر فدا ہوں، ہمیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل پر حیرت ہوئی، بعض لوگوں نے کہا، ان بزرگوں کو دیکھئے، آنحضور ﷺ تو ایک بندے کے متعلق اطلاع دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کرنے کا اختیار دیا تھا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آنحضور ﷺ پر فدا ہوں لیکن رسول اللہ ﷺ ہی کو ان دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اس سلسلے میں باخبر تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا۔ البتہ اسلامی تعلق ان کے ساتھ کافی ہے مسجد میں کوئی دروازہ اب کھلا ہوا باقی نہ رکھا جائے سوا ابوبکر کے گھر کی طرف کھلنے والے دروازہ کے۔

(١٠٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ أَبُوبَكْرٍ مُهَاجِرًا

١٠٨٧۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبردی، اوران سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں صبح وشام دونوں وقت تشریف نہ لاتے ہوں۔ پھر جب (مکہ میں) مسلمانوں کو ستایا جانے لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی

نَحْوَ اَرْضِ الْحَبْشَةِ حَتّٰى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ
ابْنُ الدَّا غِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا
اَبَابَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَخْرَجَنِىْ قَوْمِىْ فَاُرِيْدُ اَنْ
اَسِيْحَ فِى الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّىْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ
مِثْلَكَ يَااَبَابَكْرٍ لَايَخْرُجُ وَلَايُخْرَجُ اِنَّكَ
تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ
وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَاَنَا
لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ وَارْتَحَلَ
مَعَهُ بْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِىْ
اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ لَايَخْرُجُ مِثْلُهٗ
وَلَايُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ
وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِى الضَّيْفَ
وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ
بِجَوَارِابْنِ الدَّاغِنَةِ وَقَالُوْالا بْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَابَكْرٍ
فَلْيَعْبُدْ رَبَّهٗ فِىْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَالْيَقْرَأْ مَاشَاءَ
وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَايَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ
يَفْتِنَ نِسَاءَ نَا وَ اَبْنَاءَ نَا فَقَالَ ذَالِكَ ابْنُ الدَّاغِنَةِ
لِاَبِىْ بَكْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْبَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهٗ فِىْ دَارِهٖ
ثُمَّ بَدَا لِاَبِىْ بَكْرٍ فَا بْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ
يُصَلِّىْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ
الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاءُ هُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ
اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلاً بَكَّاءً لَايَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا
قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ
فَقَالُوْا اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَابَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰى اَنْ
يَعْبُدَرَبَّهٗ فِىْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذَالِكَ فَابْتَنٰى
مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَاَعْلَنَ بِا لصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَ ةِ فِيْهِ
وَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاء نَا فَانْهَهٗ فَاِنْ
اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهٗ فِىْ دَارِهٖ فَعَلَ
وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَاسْئَلْهُ اَنْ يَرُدَّ

طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے۔ جب مقام برک الغماد پر پہنچے تو آپ
کی ملاقات ابن الداغنہ سے ہوئی۔ وہ قبیلہ قارہ کا سردار تھا اس نے پوچھا،
ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا
ہے۔ اب میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ملک ملک کی سیاحت کروں گا۔ اور
(آزادی کے ساتھ) اپنے رب کی عبادت کروں گا ابن الداغنہ نے کہا،
لیکن ابوبکر! تم جیسے انسان کو اپنے وطن سے نہ خود نکلنا چاہئے اور نہ اسے
نکالا جانا چاہئے تم محتاجوں کی مدد کرتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، بے کسوں کا
بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی
پر آنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتے ہو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں،
واپس چلو اور اپنے شہر ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو۔ چنانچہ آپ
واپس آ گئے اور ابن الداغنہ بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، اس کے بعد ابن
الداغنہ قریش کے تمام سرداروں کے یہاں شام کے وقت گیا اور سب
سے اس نے کہا کہ ابوبکر جیسے شخص کو نہ خود نکلنا چاہئے اور نہ اسے نکالا جانا
چاہئے، کیا تم ایک ایسے شخص کو نکال دو گے جو محتاجوں کی امداد کرتا ہے،
صلہ رحمی کرتا ہے، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور
حق کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتا ہے۔ قریش
نے ابن الداغنہ کی پناہ سے انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ابوبکر سے کہہ دو
کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں، وہیں نماز
پڑھیں اور جو جی چاہے وہیں پڑھیں، اپنی ان عبادات سے ہمیں تکلیف
نہ پہنچائیں اس کا اظہار واعلان نہ کریں کیونکہ ہمیں اس کا خطرہ ہے کہ
کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، یہ باتیں ابن
الداغنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی آ کر کہہ دیں، کچھ دنوں تک تو آپ
اس پر قائم رہے اور اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کرتے
رہے نہ نماز برسر عام پڑھتے تھے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ تلاوت
قرآن کرتے تھے لیکن پھر انہوں نے کچھ سوچا اور اپنے گھر کے سامنے
نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ بنائی جہاں آپ نے نماز پڑھنی شروع کی
اور تلاوت قرآن بھی وہیں کرنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں مشرکین کی
عورتوں اور بچوں کا مجمع ہونے لگا۔ وہ سب حیرت اور پسندیدگی کے ساتھ
انہیں دیکھتے رہا کرتے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے نرم دل تھے۔ جب
قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں کو روک نہ سکتے تھے۔ اس

اِلَیکَ ذِمّتکَ فَاِنَّا قَدْ کَرِھْنَا اَنْ نُخفِرَکَ وَلَسْنَا مُقِرِّیْنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَاَتَی ابْنُ الدَّغِنَۃِ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِیْ عَاقَدْتُ لَکَ عَلَیْہِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰی ذٰلِکَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیَّ ذِمَّتِیْ فَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّیْ اُخْفِرْتُ فِیْ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَہٗ فَقَالَ ابوبَکْرٍ فَاِنِّیْ اَرُدُّ اِلَیْکَ جِوَارَکَ وَ اَرْضٰی بِجِوَارِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَوْمَئِذٍ بِمَکَّۃَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِیْنَ اِنِّیْ اُرِیْتُ دَارَھِجْرَتِکُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ وَھُمَا الْحَرَّتَانِ فَھَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَۃِ وَرَجَعَ عَامَّۃُ مَنْ کَانَ ھَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَتَجَھَّزَ اَبُوْ بَکْرٍ قِبَلَ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِکَ فَاِنِّیْ اَرجُواَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَھَلْ تَرْجُوْا ذٰلِکَ بِاَبِیْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَکْرٍ نَفْسَہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَصْحَبَہٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَیْنِ کَانَتَا عِنْدَہٗ وَرَقَ السَّمُرِ وَھُوَ الْخَبَطُ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ قَالَ عُرْوَۃُ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَبَیْنَمَا نَحْنُ یَوْمًا جُلُوْسٌ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ نَحْرِ الظَّھِیْرَۃِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِیْ بَکْرٍ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِیْ سَاعَۃٍ لَمْ یَکُنْ یَاْتِیْنَا فِیْھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِدَاءٌ لَہٗ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَاللّٰہِ مَاجَاءَ بِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَہٗ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّمَا ھُمْ اَھْلُکَ بِاَبِیْ اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ اُذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ الصَّحَابَۃَ بِاَبِیْ اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ

صورت حال سے مشرکین قریش کے سردار گھبرا گئے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا جب ابن الدغنہ گیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ ہم نے ابوبکر کے لئے تمہاری پناہ اس شرط کے ساتھ تسلیم کی تھی کہ اپنے رب کی عبادت وہ اپنے گھر کے اندر کیا کریں گے لیکن انہوں نے شرط کی خلاف ورزی کی ہے اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ بنا کر بر سر عام نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کرنے لگے ہیں۔ ہمیں اس کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں نہ مبتلا ہو جائیں۔ اس لئے تم انہیں روک دو اگر انہیں یہ شرط منظور ہو کہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اعلان واظہار پر مصر ہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری پناہ واپس دے دیں۔ کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری دی ہوئی پناہ میں ہم دخل اندازی کریں۔ لیکن ہم ابوبکر کے اس اعلان واظہار کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ابن الدغنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ جس شرط کے ساتھ میں نے آپ سے عہد کیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے اب یا آپ اس شرط پر قائم رہئے یا پھر میرے عہد کو واپس کیجئے کیونکہ مجھے یہ گوارا نہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو پناہ دی تھی لیکن اس میں (قریش کی طرف سے) دخل اندازی کی گئی اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اپنے رب عزوجل کی پناہ پر راضی اور خوش ہوں، حضور اکرم ﷺ ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تمہاری ہجرت کی جگہ مجھے (خواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں اور دو پتھریلے میدانوں کے درمیان میں واقع ہے چنانچہ جنہیں ہجرت کرنا تھی انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو حضرات سرزمین حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ ہجرت کی تیاری شروع کر دی، لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کچھ دنوں کے لئے توقف کرو، مجھے توقع ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی مل جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا واقعی آپ کو بھی اس کی توقع ہے، میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کی رفاقت سفر کے شرف کے خیال سے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور دو(۲)

فَخُذْ بِاَبِیْ اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰی رَاحِلَتَیَّ هَاتَیْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَا هُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِیْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهٖ عَلٰی فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِکَ سُمِّیَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ بِغَارٍ فِیْ جَبَلِ ثَوْرٍ فَکَمَنَا فِیْهِ ثَلٰثَ لَیَالٍ یَبِیْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَیُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَیُصْبِحُ مَعَ قُرَیْشٍ بِمَکَّةَ کَبَائِتٍ فَلَا یَسْمَعُ اَمْرًا یُکْتَادَانِ بِهٖ اِلَّا دَعَاهُ حَتّٰی یَاتِیَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِکَ حِیْنَ یَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَیَرْعٰی عَلَیْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَیُرِیْحُهَا عَلَیْهِمَا حِیْنَ یَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَیَبِیْتَانِ فِیْ رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِیْفِهِمَا حَتّٰی یَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ بِغَلَسٍ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ تِلْکَ اللَّیَالِی الثَّلَاثِ وَاسْتَاْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِی الدِّیْلِ وَهُوَ مِنْ عَبْدِ بْنِ عَدِیٍّ هَادِیًا خِرِّیْتًا وَالْخِرِّیْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَایَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِیْ اٰلِ الْعَاصِ ابْنِ وَائِلِ السَّهْمِیِّ وَهُوَ عَلٰی دِیْنِ کُفَّارِ قُرَیْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَیْهِ رَاحِلَتَیْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَیَالٍ بِرَاحِلَتَیْهِمَا صُبْحَ ثَلٰثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ ابْنُ فُهَیْرَةَ وَالدَّلِیْلُ فَاَخَذَ بِهِمْ طَرِیْقَ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِکِ الْمُدْلِجِیُّ وَهُوَابْنُ اَخِیْ سُرَاقَةَ ابْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ یَقُوْلُ جَاءَ نَا رُسُلُ کُفَّارِ قُرَیْشٍ یَجْعَلُوْنَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ دِیَةَ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ

اونٹنیوں کو اُن کے پاس تھیں کیکر کے پتے کھلا کر تیار کرنے لگے، چار مہینے تک۔ ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک دن ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے، بھری دوپہر تھی کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ رسول اللہ ﷺ سر پر رومال ڈالے تشریف لا رہے ہیں۔ آنحضور ﷺ کا معمول ہمارے یہاں اس وقت آنے کا نہیں تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے، آنحضور ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں ایسے وقت میں تو آپ کسی خاص وجہ سے ہی تشریف لائے ہوں گے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ ابوبکرؓ نے آپ ﷺ کو اجازت دی تو آپ اندر داخل ہوئے۔ پھر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا اس وقت یہاں سے تھوڑی دیر کے لئے سب کو اٹھا دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یہاں اس وقت تو سب گھر کے ہی افراد ہیں، میرے باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آنحضور ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے باپ آنحضور ﷺ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ! کیا مجھے رفاقت سفر کا شرف حاصل ہو سکے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں، ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، لیکن قیمت سے! عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے جلدی جلدی ان کے لئے تیاریاں شروع کر دیں اور کچھ زادِ سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے پٹکے کے ٹکڑے کر کے تھیلے کا منہ اس سے باندھ دیا اور اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاق (پٹکے والی) پڑ گیا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جبل ثور کے غار میں پڑاؤ کیا اور تین راتیں وہیں گذاریں، عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ رات وہیں جا کر گذارا کرتے تھے، یہ تو جوان لیکن بہت سمجھدار تھے اور ذہن پایا تھا۔ سحر کے وقت وہاں سے نکل آتے تھے اور صبح اتنی سویرے مکہ پہنچ جاتے جیسے وہیں رات گذاری ہو۔ پھر جو کچھ بھی یہاں سنتے اور جس کے ذریعہ ان حضرات کے خلاف کارروائی کے لئے کوئی تدبیر کی جاتی تو اسے محفوظ رکھتے اور جب اندھیرا چھا جاتا تو تمام اطلاعات یہاں آکر پہنچاتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ آپ

قَتلَه، اَوْاَسَرَهُ فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ
مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتّٰى قَامَ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ يَاسُرَاقَةُ اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ
اَنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ اُرَاهَا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَه، قَالَ
سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَه، اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِهِمْ
وَلٰكِنَّكَ رَاَيْتَ فُلاَ نًا وَفُلاَنًا انْطَلَقُوْا بِاَعْيُنِنَا ثُمَّ
لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَ خَلْتُ
فَاَمَرْتُ جَارِيَتِي اَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ
اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهٖ
مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْاَرْضَ وَخَفَفْتُ
عَالِيَه، حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ
بِي حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ
عَنْهَا فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ يَدِي اِلٰى كِنَانَتِي
فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْاَزْلاَمَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا
اَضُرُّهُمْ اَمْ لاَ فَخَرَجَ الَّذِي اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي
وَعَصَيْتُ الْاَزْلاَمَ تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لاَ يَلْتَفِتُ
وَاَبُوْبَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي
الْاَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ
زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ يَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا
اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِيَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي
السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلاَمِ فَخَرَجَ
الَّذِي اَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَفُوْا فَرَكِبْتُ
فَرَسِي حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِيْنَ لَقِيْتُ
مَالَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَه، اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ
جَعَلُوْا فِيْكَ الدِّيَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ مَايُرِيْدُ النَّاسُ
بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَاٰنِي
وَلَمْ يَسْاَلاَنِي اِلَّا اَنْ قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَاَلْتُه، اَنْ
يَكْتُبَ لِي كِتَابَ اَمْنٍ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ

حضرات کے لئے قریب ہی دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور
جب کچھ رات گذر جاتی تو اسے غار میں لاتے تھے آپ حضرات اسی پر
رات گذارتے۔ اس دودھ کو گرم لوہے کے ذریعہ گرم کرلیا جاتا تھا۔ صبح
منہ اندھیرے ہی عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ غار سے نکل آتے تھے ان تین
راتوں میں روزانہ کا ان کا یہی دستور تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنی دیل
جو بنی عبد بن عدی کی شاخ تھی، کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لئے
اجرت پر اپنے ساتھ رکھا تھا۔ یہ شخص راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ آل عاص بن
وائل سہمی کا یہ حلف بھی تھا اور کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان حضرات
نے اس پر اعتماد کیا۔ اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالہ کر دیئے۔
قرار یہ پایا تھا کہ تین راتیں گذار کر یہ شخص غار ثور میں ان حضرات
سے ملاقات کرے۔ چنانچہ تیسری رات کی صبح کو وہ دونوں اونٹ لے
کر (آ گیا) اب عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور یہ راستہ بتانے والا،
ان حضرات کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے، ساحل کے راستے سے ہوتے
ہوئے۔ ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی
نے خبر دی، آپ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے ہیں۔ کہ ان کے
والد نے انہیں خبر دی اور انہوں نے سراقہ بن مالک بن جعشم کو یہ کہتے
سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ
رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر
لائے تو ہر ایک کے بدلے میں اسے سو اونٹ دیئے جائیں گے میں
اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ایک آدمی
سامنے آیا اور ہمارے قریب کھڑا ہو گیا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔
اس نے کہا، سراقہ! ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں۔
میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وبارک وسلم) سراقہ نے کہا، میں سمجھ گیا کہ اس کا خیال صحیح
ہے۔ لیکن میں نے اس سے کہا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں، میں نے فلاں
فلاں کو دیکھا ہے۔ ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں اس کے بعد
میں مجلس میں تھوڑی دیر اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور اپنی باندی
سے کہا کہ میرے گھوڑے کو لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا
انتظار کرے، اس کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف
سے باہر نکل آیا، میں نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچتا چلا گیا اور اوپر

فِیْ رُقْعَةٍ مِنْ اَدِیْمٍ ثُمَّ مَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ
الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَ
الزُّبَیْرَ فِیْ رَکْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَانُوْا تُجَّارًا قَافِلِیْنَ
مِنَ الشَّامِ فَکَسَا الزُّبَیْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ ثِیَابَ بِیَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ
بِالْمَدِیْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ مَکَّةَ فَکَانُوْا یَغْدُوْنَ کُلَّ غَدَاةٍ اِلَی الْحَرَّةِ
فَیَنْتَظِرُوْنَهٗ حَتّٰی یَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِیْرَةِ فَانْقَلَبُوْا یَوْمًا
بَعْدَ مَا اَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰی بُیُوْتِهِمْ اَوْفٰی
رَجُلٌ مِنْ یَهُوْدَ عَلٰی اُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِاَمْرٍ یَنْظُرُ
اِلَیْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابِهٖ مُبَیَّضِیْنَ یَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ
یَمْلِکِ الْیَهُوْدِیُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ یَامَعَاشِرَ
الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّکُمُ الَّذِیْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ
الْمُسْلِمُوْنَ اِلَی السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ
الْیَمِیْنِ حَتّٰی نَزَلَ بِهِمْ فِیْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ
ذٰلِکَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ فَقَامَ
ابوبَکْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ صَامِتًا وَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ
یَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَیِّیْ اَبَابَکْرٍ
حَتّٰی اَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی ظَلَّلَ عَلَیْهِ بِرِدَائِهٖ فَعَرَفَ
النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَنِیْ
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً وَاُسِّسَ
الْمَسْجِدُ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی وَصَلّٰی فِیْهِ

کے حصے کو چھپائے ہوئے تھا۔ (1) میں گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہوا اور صبار فتاری کے ساتھ اسے لے چلا، جتنی سرعت کے ساتھ بھی میرے لئے ممکن تھا آخرالامر میں نے ان حضرات کو پا ہی لیا، اسی وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مجھے زمین پر گرا دیا۔ لیکن میں کھڑا ہو گیا اور اپنا دایاں ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی کہ آیا میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں، فال (اب بھی) وہ نکلی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا (یعنی میں انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکوں گا) لیکن میں دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی، پھر میرا گھوڑا مجھے انتہائی تیزی کے ساتھ دوڑائے لئے جا رہا تھا۔ آخر جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی قرأت سنی، آنحضو ﷺ میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار مڑ کر دیکھتے تھے تو میرے گھوڑے کے آگے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے، جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھانے کے لئے ڈانٹا، میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی، لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا بڑی مشکل سے جب اس نے پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا، پھر میں نے تیروں سے فال نکالی، لیکن اس مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس وقت میں نے ان حضرات کو امان دینے کے لئے پکارا۔ میری آواز پر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان تک بڑے ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا اسی سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت غالب آ کر رہے گی، اس لئے میں نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے لئے سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کیا ہے پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن آنحضور ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا۔ مجھ سے کسی اور چیز کا مطالبہ بھی نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق رازداری سے کام

(1) یہ سب کارروائی اس لئے کی جا رہی تھی تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو جائے کہ حضور اکرم ﷺ فداہ ابی وامی کا پیچھا کیا جا رہا ہے اور یہ کہ آنحضور ﷺ واقعی ساحل کے راستے سے مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں، کیونکہ اگر کوئی اور جان جاتا اور ساتھ ہو لیتا تو انعام کی تقسیم ہو جاتی اور پورا حصہ ان صاحب کو نہیں مل سکتا تھا دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے روانگی سے پہلے بھی جاہلیت کے دستور کے مطابق فال نکالی تھی، اور ہر مرتبہ کی فال کا نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ اس ارادہ کو ترک کر دینا چاہیے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثم رَكِبَ رَاحِلَتَه، فَسَارَ يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّىْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلاَمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حِجْرِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَكَتْ بِه رَاحِلَتُه، هٰذَا اِنْشَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلاَمَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَه، مَسْجِدًا فَقَالاَ بَلْ نَهَبُه، لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْبَلَه مِنْهُمَا هِبَةً حَتّٰى اِبْتَاعَه، مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِيْ بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لاَ حِمَالُ خَيْبَرْ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَةْ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسَمَّ لِىْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِى الْاَحَادِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰذَا الْبَيْتِ

لینا لیکن میں نے عرض کی کہ آپ میرے لئے ایک امن کی تحریر لکھ دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے چمڑے کے ایک رقعہ پر تحریر امن لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے، ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی ملاقات زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آ رہے تھے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سفید پوشاک پیش کی۔ ادھر مدینہ میں مسلمانوں کو آنحضور ﷺ کی مکہ سے ہجرت کی اطلاع ہو گئی تھی اور یہ حضرات روزانہ صبح کو مقام حرہ تک آتے تھے اور آنحضور ﷺ کا انتظار کرتے رہتے، لیکن دوپہر کی گرمی کی وجہ سے (دوپہر کو) انہیں واپس ہو جانا پڑتا تھا۔ ایک دن جب بہت طویل انتظار کے بعد سب حضرات واپس آ گئے اور اپنے گھر پہنچ گئے تو ایک یہودی نے اپنے ایک قلعہ سے غور سے جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نظر آئے، اس وقت آپ سفید کپڑا زیب تن کئے ہوئے تھے اور بہت دور تھے۔ یہودی بے اختیار چلا اٹھا کہ اے معشر عرب! تمہارے بزرگ آ گئے جن کا تمہیں انتظار تھا۔ مسلمان ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور حضور اکرمؐ کا مقام حرہ پر پہنچنے سے پہلے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا اور بنی عمرو بن عوف میں قیام کیا۔ یہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور پیر کا دن۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے رہے۔ انصار کے جن افراد نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کر رہے تھے لیکن جب حضور اکرم ﷺ پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے آنحضور ﷺ پر سایہ کیا، اس وقت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا۔ حضور اکرم ﷺ نے بنی عمرو بن عوف میں تقریباً دس دن تک قیام کیا اور وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر قائم ہے (قرآن کے بیان کے مطابق) وہ اسی زمین میں تعمیر ہوئی اور حضور اکرم ﷺ نے اس میں نماز پڑھی۔ پھر آنحضور ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آخر آنحضور ﷺ کی سواری مدینہ منورہ میں اس مقام پر آ کر بیٹھ گئی، جہاں اب مسجد نبوی ہے اس مقام پر چند مسلمان ان دنوں نماز ادا کیا کرتے تھے یہ جگہ سہیل اور

سہل (رضی اللہ عنہما) دو (۲) یتیم بچوں کی ملکیت تھی اور کھجور کا یہاں کھلیان لگتا تھا۔ یہ دونوں بچے سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھے جب اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، انشاء اللہ یہی قیام کی جگہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے دونوں یتیم بچوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کا معاملہ کرنا چاہا، تاکہ وہاں مسجد تعمیر کی جاسکے، دونوں بچوں نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ! ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کریں گے لیکن آنحضور ﷺ نے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ زمین قیمت ادا کر کے لی اور وہیں مسجد تعمیر کی۔ اس کی تعمیر کے وقت خود حضور اکرم ﷺ بھی صحابہ کے ساتھ اینٹوں کے ڈھونے میں شریک تھے، اینٹ ڈھوتے وقت آنحضور ﷺ یہ فرماتے جاتے تھے کہ "یہ بوجھ خیبر ❶ کے بوجھ نہیں ہیں" بلکہ اس کا اجر وثواب اللہ کے یہاں باقی رہنے والا ہے اور اس میں بہت زیادہ طہارت اور پاکی ہے۔" اور آنحضور ﷺ فرماتے تھے، اے اللہ! اجر تو بس آخرت ہی کا اجر ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرمایئے۔" اس طرح آپ ﷺ نے ایک مسلمان شاعر کے شعر کو استعمال کیا جن کا نام مجھے معلوم نہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ احادیث سے ہمیں یہ اب تک معلوم نہیں کہ آنحضور ﷺ نے اس شعر کے سوا کسی بھی شاعر کے پورے شعر کو کسی موقعہ پر استعمال کیا ہو۔

۱۰۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ
ِضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
َلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ حِيْنَ اَرَادَالْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ
ِبِیْ مَااَجِدُ شَيْئًا اَرْبِطُه' اِلَّانِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّيْهِ
َعَلْتُ فَسُمِّيْتُ ذَاتَ النِّطَا قَيْنِ

۱۰۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد اور فاطمہ رحمہا اللہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ جب نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے آپ حضرات کے لئے ناشتہ تیار کیا میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ میرے پٹکے کے سوا اور کوئی چیز اس وقت میرے پاس ایسی نہیں جس سے میں اس ناشتہ کو باندھ دوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اس سے دو (۲) ٹکڑے کر لو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وقت میرا نام ذات النطاقین (دو۲ پٹکوں والی) پڑ گیا۔

۱۰۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
َدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

۱۰۸۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق

❶ خیبر مدینہ میں اپنی کھجور وغیرہ کی پیداوار کے لئے مشہور تھا۔ اسی طرف اشارہ ہے کہ وہاں کے باغات کے مالک جو پھل اور اناج وہاں سے اٹھا اٹھا کر لاتے ہیں ر اپنے تئیں خوش ہوتے ہیں یہ بوجھ اس سے کہیں زیادہ بہتر اور پاک ہے کہ اس کی قیمت اور اس کا بدلہ اللہ دے گا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ تَبِعَهٗ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکَ فَدَعَا لَهٗ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِیْهِ کُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَیْتُهٗ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ

نے بیان کیا، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے لئے بددعا کی تو اس کے گھوڑے (کا پاؤں) زمین میں دھنس گیا۔ اس نے عرض کی کہ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں آپ کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا آنحضور ﷺ نے اس کے لئے دعا کی۔ رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ پیاس محسوس ہوئی۔ اتنے میں ایک چرواہا گذرا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں (ریوڑ کی ایک بکری کا) تھوڑا سا دودھ دوہا اور وہ دودھ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لاکر پیش کیا جسے آپ ﷺ نے نوش فرمایا اور مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی۔

(۱۰۹۰) حَدَّثَنِیْ زَکَرِیَّاءُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءَ فَوَلَدْتُهٗ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حِجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْهِ فَکَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ جَوْفَهٗ رِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَهٗ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَالَهٗ وَبَرَّکَ عَلَیْهِ وَکَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ تَابَعَهٗ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ حُبْلٰی

۱۰۹۰۔ مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے، انہیں دنوں جب حمل کی مدت بھی پوری ہو چکی تھی، میں مدینہ کے لئے روانہ ہوئی، یہاں پہنچ کر میں نے قبا میں قیام کیا اور یہیں عبداللہ (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے پھر میں انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ آنحضور ﷺ نے ایک کھجور طلب فرمائی اور اسے چبا کر آپ نے عبداللہ کے منہ میں اسے رکھ دیا۔ چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرم ﷺ کا مبارک تھوک تھا اس کے بعد آنحضور ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور اللہ سے ان کے لئے برکت طلب کی۔ عبداللہ سب سے پہلے مولود ہیں جن کی ولادت ہجرت کے بعد ہوئی۔ اس روایت کی متابعت خالد بن مخلد نے کی، ان سے علی بن مسہر نے بیان کیا، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہجرت کے لئے نکلیں تو حاملہ تھیں۔

(۱۰۹۱) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَتَوْا بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

۱۰۹۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سب سے پہلے مولود جن کی ولادت اسلام (ہجرت کے بعد) ہوئی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں انہیں لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے تو

عَلَيْهِ وَسَلَّم تَمْرَةً فَلاَ كَهَا ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِىْ فِيْهِ فَاَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَه' رِيْقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضور ﷺ نے ایک کھجور لے کر اسے چبایا پھر ان کے منہ میں اسے ڈال دیا، چنانچہ سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم ﷺ کا مبارک تھوک تھا۔

(۱۰۹۲) حَدَّثَنَا محمدٌ حدثنا عبدُالصمد حدثنا ابى حدثنا عبدالعزيز بن صهيب حدثنا انس بن مالک رضى اللّٰه عنه قال اَقْبَلَ نبىُّ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وهو مُرْدِفٌ ابابكرٍ وابوبكرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ ونبىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَايُعْرَفُ قال فَيَلْقَى الرَّجُلُ ابابكرٍ فيقولَ ياابابكرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هٰذَاالرَّجُلُ يُهْدِيْنِى السَّبِيْلَ قال فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ اَنَّه' اِنَّمَا يَعْنِى الطَّرِيْقَ وَاِنَّمَا يَعْنِى سَبِيْلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَاِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال اَللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فقال يانبىَّ اللّٰهِ مُرْنِى بم شِئْتَ قال فَقِفْ مَكَانَكَ لَاتَتْرُكَنَّ اَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ اَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِداً عَلٰى نبىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وكان اٰخِرَالنَّهَارِ مَسْلَحَةً له فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الحرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَاءُ وْا اِلٰى نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِمَا وَقَالُوْ ا اِرْكَبَا اٰمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ فَرَكِبَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وابوبكرٍ وحَفُّوْا دُوْنَهُمَا بالسلاح فقيل فى المدينة جاءَ نَبِىّ اللّٰه جاءَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَاَشْرَفُوْا يَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ جاءَ نَبِىُّ اللّٰه جاءَ نبىُّ اللّٰه فَاَقْبَلَ يَسِيْرَ حتى نَزَلَ جَانِبَ

۱۰۹۲۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے (ہجرت کر کے) تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، ابوبکر عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے۔ اور آپ کو لوگ عام طور سے پہچانتے تھے لیکن حضور اکرم ﷺ ابھی نو جوان معلوم ہوتے تھے اور آپ ﷺ کو لوگ عام طور پر پہچانتے بھی نہ تھے۔ [1] بیان کیا کہ اگر راستے میں کوئی شخص ملتا اور پوچھتا کہ اے ابوبکرؓ! یہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ تو آپ جواب دیتے کہ آپ مجھے راستہ بتاتے ہیں۔ ابوبکرؓ کی مراد خیر اور بھلائی کے راستے سے ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ ابوبکرؓ مڑے تو ایک سوار نظر آیا جو ان کے قریب بس پہنچنے ہی والا تھا۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ یہ سوار آ گیا اور اب ہمارے قریب پہنچنے ہی والا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اسے مڑ کر دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرادے، چنانچہ گھوڑا اسے لے کر زمین پر گر گیا، پھر جب وہ ہنہناتا ہوا اٹھا تو سوار (سراقہ) نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور دیکھو، کسی کو ہماری طرف نہ آنے دینا بیان کیا کہ وہی شخص جو صبح آپ کے خلاف کوششیں کر رہا تھا۔ شام جب ہوئی تو آپ کا حمایتی تھا اس کے بعد حضور اکرم ﷺ حرا کے قریب اترے اور انصار کے پاس آدمی بھیجا۔ حضرات انصار رضوان اللہ علیہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں حضرات کو سلام کیا اور عرض کی، آپ حضرات سوار ہو جائیں، آپ کی حفاظت اور اطاعت و فرمانبرداری کی جائے گی چنانچہ آنحضور ﷺ اور ابوبکرؓ سوار ہو گئے اور ہتھیار بند حضرات انصار نے آپ دونوں کو اپنے

[1] حضور اکرم ﷺ ابوبکرؓ سے دو سال کئی مہینے عمر میں بڑے تھے، لیکن اس وقت تک آپ کے بال سیاہ تھے، اس لئے معلوم ہوتا تھا کہ آپ نو جوان ہیں، لیکن ابوبکرؓ کی داڑھی کے بال کافی سفید ہو چکے تھے۔ راوی نے اسی کی تعبیر کی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ چونکہ تاجر تھے اور اکثر اطراف عرب کا سفر کرتے رہتے تھے، اس لئے لوگ آپ کو جانتے پہچانتے تھے۔

دَارِ اَبِی اَیُّوْبَ فَاِنَّه، لَیُحَدِّثُ اَهْلَه، اِذْ سَمِعَ بِهٖ عَبْدُاللّٰهِ ابنُ سَلَامٍ وهو فی نخلٍ لِاَهْلِهٖ یَخْتَرِفُ لَهُمْ فَعَجَلَ اَنْ یَضَعَ الَّذِیْ یَخْتَرِفُ لَهُمْ فِیْهَا فَجَاءَ وَهِیَ مَعَه، فَسَمِعَ مِنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم ثم رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ فقال نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ بیوتِ اَهْلِنَا اقربُ فَقَالَ اَبُوْایوبَ اَنَا یانَبِیَّ اللّٰهِ هٰذِهٖ دَارِیْ وَهٰذَا بَابِیْ قال فَانْطَلِقْ فَهَیِّئْ لَنَا مَقِیْلًا قَالَ عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ فَلَمَّا جَاءَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عبدُاللّٰه بنُ سلام فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّکَ رسولُ اللّٰهِ وانک جئتَ بحقٍ وقد علمتْ یَهُوْدُ اَنِّیْ سَیِّدُهُم وابنُ سَیِّدِهِمْ واَعْلَمُهُمْ وابنُ اَعْلَمِهِمْ فَادْعُهُمْ فَاسْاَلْهُمْ عَنِّیْ قَبْلَ اَنْ یَعْلَمُوْا اَنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنَّهم اِنْ یَعْلَمُوْا اَنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ قالوا فِیَّ مَالَیْسَ فِیَّ فَاَرْسَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَاَقْبَلُوْا فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یامَعْشَرَ الیَهُوْدِ وَیْلَکُمْ اتَّقُوااللّٰه فَوَا للّٰهِ الَّذِیْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا قَالُوْا مانَعْلَمُه، قَالُوْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَهَا ثلاثَ مِرارٍ قال فَاَیُّ رَجُلٍ فِیْکُمْ عبدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قالوا ذاک سیدُنا وابنُ سیدنا واعلمُنا وابنُ اَعْلَمِنَا قَالَ اَفَرَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ قَالوا حاشٰی لِلّٰهِ ماکان لِیُسْلِمَ قالَ اَفَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ قَالُوْ حاشٰی لِلّٰه مَاکان لِیُسْلِمَ قال اَفَرَاَیْتُمْ ان اسلم قالوا حَاشٰی لِلّٰه ماکان لِیُسْلِم قَالَ یاابنَ سَلَامٍ اُخْرُجْ عَلَیْهِمْ فَخَرَجَ فَقَالَ یامَعْشَرَ الیَهُوْدِ اتَّقُوا اللّٰهَ فواللّٰه الَّذِیْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَاِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنَّه، رسولُ اللّٰهِ اَنَّه، جاءَ بِحَقٍّ فَقَالُوْا کَذَبْتَ فَاَخْرَجَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حلقہ میں لے لیا، اتنے میں مدینہ میں بھی سب کو معلوم ہو گیا کہ آنحضور تشریف لا چکے ہیں، سب لوگ آپ ﷺ کو دیکھنے کے لئے بلندی پر چڑھ گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کے نبی آ گئے، اللہ کے نبی آ گئے۔ آنحضور مدینہ کی طرف چلتے رہے اور مدینہ پہنچ کر ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب سواری سے اتر گئے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (یہود کے عالم) نے اپنے گھر والوں سے آنحضور ﷺ کا تذکرہ سنا، وہ اس وقت اپنے ایک کھجور کے باغ میں تھے۔ اور کھجور جمع کر رہے تھے۔ انہوں نے (سنتے ہی) بڑی عجلت کے ساتھ جو کچھ کھجور جمع کر چکے تھے۔ اسے رکھ دینا چاہا۔ لیکن جب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جمع شدہ کھجور ان کے ساتھ ہی تھی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی باتیں سنیں اور اپنے گھر واپس چلے آئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے (ننہیالی) اقارب میں کس کا گھر یہاں سے زیادہ قریب ہے؟ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرا اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ میرا گھر ہے۔ اور یہ اس کا دروازہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر چلئے۔ ہمارے لئے قیلولہ کی کوئی جگہ منتخب کر دیجئے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ پھر آپ دونوں تشریف لے چلئے۔ اللہ کی برکت کی ساتھ۔ آنحضور ﷺ ابھی ان کے گھر میں داخل ہوئے تھے۔ کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ اور کہا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ اور یہ یہودی میرے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ اور ان میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان کے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں۔ اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے متعلق انہیں کچھ معلوم ہو۔ بلایئے اور ان سے میرے متعلق دریافت فرمایئے۔ کیونکہ انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ میں اسلام لا چکا ہوں۔ تو میرے متعلق خلاف واقعہ باتیں کہنی شروع کر دیں گے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے انہیں بلا بھیجا اور جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا۔ اے معشر یہود! افسوس تم پر اللہ سے ڈرو۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم لوگ خوب جانتے ہو۔ کہ میں اللہ کا رسول برحق ہوں اور یہ بھی کہ میں تمہارے پاس حق لے کر آیا ہوں۔ پھر اب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ معلوم تو نہیں

ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے اور انہوں نے آنحضور ﷺ سے اس طرح تین مرتبہ کہا۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ اچھا عبداللہ بن سلام تم میں کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے سردار ہمارے سردار کے بیٹے۔ ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے (توراۃ اور شریعت موسوی کے) اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اگر وہ اسلام لائیں۔ پھر تمہارا کیا خیال ہوگا۔ کہنے لگے۔ اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لانے لگے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ابن سلام! اب ان کے سامنے آجاؤ۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آگئے۔ (قریب کے اس کمرے سے جس میں آپ اس لئے بیٹھے تھے۔ تاکہ یہود آپ کو دیکھ نہ سکیں) اور کہا، اے معشر یہود! خدا سے ڈرو۔ اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں تمہیں خوب معلوم ہے۔ کہ آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ یہودیوں نے کہا تم جھوٹے ہو پھر آنحضور ﷺ نے ان سے باہر چلے جانے کے لئے فرمایا۔

(۱۰۹۳) حَدَّثَنَا ابرهيمُ بنُ موسىٰ اخبرنا هشامٌ عن ابن جُريجٍ قال اخبرني عبيدُاللّٰهِ بنُ عمرَ عن نافعٍ يعني عن ابنِ عمر عن عمرَ بن الخطاب رضى اللّٰه عنه قال كَان فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَرْبَعَةَ اٰلافٍ فى اَرْبَعَةٍ وفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثلاثةَ آلافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ فقيل لَهٗ هو مِنَ الْمُهاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَه مِنْ اَرْبَعَةِ الآفٍ فقال اِنَّمَا هَاجَرَبِهٖ اَبَوَاهُ يقولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ

۱۰۹۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں ہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عمر نے خبر دی، انہیں نافع نے یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے تمام مہاجرین اولین کا وظیفہ (اپنے عہد خلافت میں) چار چار ہزار مقرر کر دیا تھا۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار تھا اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ ابن عمر بھی مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ انہیں چار ہزار سے کم کیوں دیتے ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں ان کے والدین ہجرت کر کے لائے تھے۔ اس لئے وہ ان حضرات مہاجرین کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے خود ہجرت کی تھی۔

(۱۰۹۴) حَدَّثَنَا محمدُ بنُ كثيرٍ اخبرنا سفيانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عن ابى وائل عَنْ خَبَّابٍ قال هَاجَرْنَا مَعَ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی۔ انہیں اعمش نے، انہیں ابووائل نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔

(۱۰۹۵) حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا يحى عن الاَعْمَش قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ ابن سلمةَ قال حدثنا خبابٌ قال هَاجَرْنَا مَعَ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا۔ انہوں نے شقیق بن سلمہ سے سنا۔ کہا کہ ہم سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے

نَبْتَغِیْ وَجهَ اللّٰهِ وَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ من اَجْرِهٖ شيئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يومَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُه‘ فيهِ الَّا نَمِرَةً كنا اذا غَطَّيْنَا بها رَاسَه‘ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خرج راسُه‘ فَاَمَرَنَا رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاسَه‘ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنْ اِذْخرٍ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَه‘ ثَمَرَتُه‘ فَهُوَ يَهْدِ بُهَا

ساتھ ہجرت کی۔تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر بھی ضرور دے گا۔پس ہم میں سے بعض تو پہلے ہی اس دنیا سے اٹھ گئے۔اور یہاں اپنا کوئی اجر انہوں نے نہیں پایا۔مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہیں۔احد کی لڑائی میں آپ نے شہادت پائی تھی۔اور ان کے کفن کے لئے ہمارے پاس ایک کمبل کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔اور وہ بھی ایسا کہ اگر اس سے ہم ان کا سر چھپاتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے۔اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر کھلا رہ جاتا۔چنانچہ آنحضور ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کا سر چھپا دیا جائے اور پاؤں کو اذخر گھاس سے چھپا دیا جائے اور ہم میں بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے اس عمل کا پھل اس دنیا میں (بھی پایا) اور اب وہ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

(۱۰۹۶) حَدَّثَنَا يحيى بنُ بشرٍ حدثنا روح حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ معاويةَ بنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثني ابوبردةَ ابن ابىْ موسَى الْاشعرىّ قَالَ قَالَ لِي عبدُاللّٰه بنُ عمرَ هَلْ تَدْرِىْ ماقالَ اَبِىْ لِاَبِيْکَ قال قلتُ لاقال فَاِنَّ اَبِىْ قَالَ لِاَبِيْکَ يَااَبَامُوْسٰى هَلْ يَسُرُّکَ اِسْلَامُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَه‘ وَجِهَا دُنَا مَعَه‘ وَعَمَلُنَا كُلُّه‘ مَعَه‘ بَرَدَلَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَه‘ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْکَ لِاَبِىْ لَاوَاللّٰهِ قَدْجَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًاوَّاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَّاِنَّا لَنَرْجُوْا ذٰلِکَ فَقَالَ اَبِىْ لٰكِنِّىْ اَنَاوَالَّذِىْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِکَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَامِنْهُ كَفَافًا رَاسًا بِراسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاکَ واللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ اَبِىْ

۱۰۹۶۔ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی۔ان سے روح نے حدیث بیان کی۔ان سے عوف نے حدیث بیان کی۔ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا۔کہ مجھ سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی۔آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔کیا آپ کو معلوم ہے میرے والد نے آپ کے والد کو کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کہا تھا۔اے ابوموسیٰؓ! کیا تم اس پر راضی ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمارا اسلام، آپ کے ساتھ ہماری ہجرت، آپ کے ساتھ ہمارا جہاد، اور ہمارا تمام عمل جو ہم نے آپ کی زندگی میں کیا تھا۔ان کے بدلے میں ہم اپنے ان اعمال سے نجات پا جائیں۔جو ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں۔بس برابری پر معاملہ ختم ہو جائے اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا خدا کی قسم، میں اس پر راضی نہیں ہوں۔ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی جہاد کیا۔نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سے اعمال خیر کئے اور ہمارے ہاتھ پر ایک مخلوق نے اسلام قبول کیا۔ہم تو اس کے اجر کی بھی توقع رکھتے ہیں۔اس پر میرے والد نے کہا، لیکن جہاں تک میرا سوال ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں عمر کی جان ہے۔میری تو یہ خواہش ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں کیا ہوا ہمارا عمل محفوظ رہے۔اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں۔ان سب سے اس کے بدلہ میں ہم نجات پا جائیں اور برابر پر ہمارا معاملہ ختم ہو جائے۔اس پر میں نے کہا، خدا گواہ ہے۔آپ کے والد

میرے والد سے بہتر تھے۔

(۱۰۹۷) حَدَّثَنِیْ محمدُ بْنُ صَبَّاحٍ اَوْبَلَغَنِیْ عَنْهُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا قِیْلَ لَه' هَاجَرَ قَبْلَ اَبِیْهِ یَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ اَنَا وَعُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْ نَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا اِلَی الْمَنْزِلِ فَاَرْسَلَنِیْ عُمَرُ وَقَالَ اذ هَبْ فَانْظُرْ هَلْ اسْتَیْقَظَ فَاَتَیْتُه' فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ فَبَایَعْتُه' ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلٰی عُمَرَ فَاَخْبَرْتُه' اَنَّه' قَدِ اسْتَیْقَظَ فَانْطَلَقْنَا اِلَیْهِ نُهَرْوِلُ هَرْ وَلَةً حَتّٰے دَخَلَ عَلَیْهِ فَبَایَعَه' ثُمَّ بَایَعْتُه'

۱۰۹۷۔ مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی۔ یا ان کے واسطہ سے یہ روایت مجھ تک پہنچی۔ کہ ان سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے۔ ان سے ابوعثمان نے بیان کیا۔ اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب آپ سے کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی۔ تو آپ غصے ہو جایا کرتے تھے ❶ آپ نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ قیلولہ کر رہے تھے۔ اس لئے ہم گھر واپس آئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے آنحضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ اور فرمایا کہ جا کر دیکھ آؤ۔ آنحضور ﷺ ابھی بیدار ہوئے یا نہیں؟ چنانچہ میں آیا (آنحضور ﷺ بیدار ہو چکے تھے) اس لئے میں اندر چلا گیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو حضور اکرم ﷺ کے بیدار ہونے کی اطلاع دی۔ اس کے بعد ہم بڑی تیزی کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں تقریباً دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے۔ اور آنحضور ﷺ سے بیعت لی۔ اور میں نے بھی (دوبارہ بیعت کی۔) ❷

(۱۰۹۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ اَبُوْبَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُه' مَعَه' قَالَ فَسَاَلَه' عَازِبٌ عَنْ مَسِیْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُخِذَ عَلَیْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَیْلًا فَاَحْثَثْنَا لَیْلَتَنَا وَیَوْمَنَا حَتّٰی قَامَ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَاَتَیْنَاهَا وَلَهَا شَیْءٌ مِنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِیْ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اَنْفُضُ مَاحَوْلَه' فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ قَدْاَقْبَلَ فِیْ غُنَیْمَةٍ یُرِیْدُ مِنَ

۱۰۹۸۔ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا۔ کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ (براء رضی اللہ عنہ کے والد) سے ایک کجاوہ خریدا۔ اور میں آپ کے ساتھ اسے اٹھا کر پہنچانے لایا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عازب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہجرت کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان فرمایا۔ کہ چونکہ ہماری نگرانی ہو رہی تھی۔ اس لئے ہم (غار سے) رات کے وقت باہر آئے۔ اور پوری رات اور دن بہت تیزی کے ساتھ چلتے رہے۔ جب دوپہر کا وقت ہوا تو ہمیں ایک چٹان دکھائی دی۔ ہم

❶ کیونکہ اس سے جزوی طور پر آپ کی، آپ کے والد عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی اس طرح کی کوئی بات کہتا تو آپ غصے ہو جایا کرتے۔ ❷ یعنی حقیقت صرف اتنی ہے کہ میں نے آنحضور ﷺ سے بیعت ہجرت کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے کر لی تھی۔ اور اس کی صورت یہ پیش آئی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ ہجرت تو اپنے والدین کے ساتھ ہی کی تھی۔

الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِیْ اَرَدْنَا فَسَاَلْتُه' لِمَنْ اَنْتَ یَاغُلَامُ فَقَالَ اَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَه' هَلْ فِیْ غَنَمِکَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَه' هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهٖ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ کُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِیَ اِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَیْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّاْتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُه' ثُمَّ اَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِیْ اِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ عَلٰی اَهْلِهٖ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُه' مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَتْهَا حُمّٰی فَرَاَیْتُ اَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ کَیْفَ اَنْتِ یَابُنَیَّةُ

اس کے قریب پہنچے۔ تو اس کا تھوڑا سا سایہ بھی موجود تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے ایک پوستین بچھا دی۔ جو میرے ساتھ تھی۔ آنحضور ﷺ اس پر لیٹ گئے اور میں قرب و جوار کی دیکھ بھال کرنے لگا اتفاق سے ایک چرواہا نظر پڑا جو اپنی بکریوں کے مختصر سے ریوڑ کے ساتھ اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ اس کا بھی مقصد اس چٹان سے وہی تھا۔ جس کے لئے ہم یہاں آئے تھے (یعنی سایہ حاصل کرنا) میں نے اس سے پوچھا لڑکے! تمہارا تعلق کس سے ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں سے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تمہاری بکریوں سے کچھ دودھ حاصل ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں مالک کی طرف سے اس کے دودھ مسافروں کو دینے کی اجازت ہے؟ اس نے اس کا بھی جواب اثبات میں دیا۔ پھر وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری لایا تو میں نے اس سے کہا کہ پہلے اس کا تھن جھاڑ لو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر اس نے کچھ دودھ دوہا میرے ساتھ پانی کا ایک برتن تھا۔ اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ یہ پانی میں نے حضور اکرم کے لئے ساتھ لے رکھا تھا۔ وہ پانی میں نے دودھ (کے برتن) پر بہایا اور جب دودھ کے نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ تو میں اسے آنحضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور عرض کی، نوش فرمائیے۔ یارسول اللہ! آنحضور ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔ جس سے مجھے انتہائی مسرت وخوشی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے پھر کوچ شروع کیا۔ اور گماشتے ہماری تلاش میں تھے۔ براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو آپ کی صاحبزادی عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار آ رہا تھا۔ میں نے ان کے والد کو دیکھا کہ آپ نے اس کے رخسار پر بوسہ دیا۔ اور دریافت فرمایا بیٹی طبیعت کیسی ہے؟

(۱۰۹۹) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْیَرَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ عَبْلَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَه' عَنْ اَنَسٍ خَادِمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ فِیْ اَصْحَابِهٖ اَشْمَطُ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ وَقَالَ دُحَیْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ

۱۰۹۹۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی' ان سے محمد بن حمیر نے حدیث بیان کی' ان سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن وساج نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے نبی کریم ﷺ کے خادم انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی آپ کے اصحاب میں ایسا نہیں تھا۔ جس کے بال سفید ہو رہے ہوں۔

حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعُبَیْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَكَانَ اَسَنَّ اَصْحَابِهٖ اَبُوْبَكْرٍ فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰی قَنَاَلَوْنُهَا

اس لئے آپ نے مہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا اور دحیم نے بیان کیا۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعبید نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن وساج نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ تو آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر ابوبکرؓ کی تھی۔ اس لئے انہوں نے مہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا جس سے آپ کے بالوں کا رنگ سرخ ہو گیا۔

(۱۱۰۰) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ كَلْبٍ یُقَالُ لَهَا اُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ اَبُوْبَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِیْ قَالَ هٰذِهِ الْقَصِیْدَةَ رَثّٰی كُفَّارَ قُرَیْشٍ وَمَاذَا بِالْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ مِنَ الشِّیْزٰی تُزَیَّنُ بِالسَّنَامِ وَمَا ذَا بِالْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ مِنَ الْقَیْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ تُحَیِّیْ بِالسَّلَامَةِ اُمُّ بَكْرٍ وَهَلْ لِیْ بَعْدَ قَوْمِیْ مِنْ سَلَامٍ یُحَدِّثُنَا الرَّسُوْلُ بِاَنْ سَنَحْیٰی وَكَیْفَ حَیَاةُ اَصْدَاءٍ وَهَامٍ

۱۱۰۰۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو کلب کی ایک عورت ام بکر نامی سے شادی کر لی تھی۔ پھر جب آپ نے ہجرت کی۔ تو اسے طلاق دے آئے۔ اس عورت سے پھر اس کے چچازاد بھائی نے شادی کر لی تھی۔ یہ شخص شاعر تھا۔ اور اسی نے یہ مشہور مرثیہ کفار قریش کے بارے میں کہا ہے۔ (بدر کی جنگ میں ان کی شکست اور قتل کئے جانے پر) ''مقام بدر کے کنوؤں کو میں کیا کہوں کہ انہوں نے ہمیں درخت شیز کے بڑے بڑے پیالوں سے محروم کر دیا۔ جو کبھی اونٹ کے کوہان کے گوشت سے مزین ہوا کرتے تھے۔ میں بدر کے کنوؤں کو کیا کہوں! کہ انہوں نے ہمیں گانے والی باندیوں اور معزز بادہ نوشوں سے محروم کر دیا۔ ام بکر مجھے سلامتی کی دعائیں دیتی رہی۔ لیکن میری قوم کی بربادی کے بعد میری سلامتی کا کیا سوال باقی رہ جاتا ہے یہ رسول اللہ ﷺ ہمیں دوبارہ زندگی کا یقین دلاتا ہے۔ بھلا بتاؤ تو سہی، الو بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہے۔''

(۱۱۰۱) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا اَنَا بِاَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ بَعْضَهُمْ طَاْطَاَ بَصَرَهٗ رَاٰنَا قَالَ اُسْكُتْ یَااَبَابَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

۱۱۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے جو سر اٹھایا تو قوم کے چند افراد کے قدم (باہر) نظر آئے میں نے کہا اے اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کسی نے بھی نیچے جھک کر دیکھ لیا۔ تو وہ ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ابوبکر! خاموش رہو۔ ہم ایسے دو ہیں کہ جن کا تیسرا خدا ہے۔

(۱۱۰۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ

۱۱۰۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید بن مسلم

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ وَقَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ اللَّیْثِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَه' عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَیْحَکَ اَنَّ الْهِجْرَةَ شَانُهَا شَدِیْدٌ فَهَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَ قَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا یَوْمَ وُرُوْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ یَتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا

نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ اور محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطا بن یزید لیثی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھا آنحضور ﷺ نے فرمایا، افسوس، ہجرت تو بہت بڑی چیز ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کی زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی ادا کرتا ہوں آپ نے دریافت فرمایا۔ اونٹنیوں کا دودھ دوسرے محتاجوں کو بھی دوہنے کے لئے دے دیا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں آپ نے دریافت فرمایا۔ انہیں گھاٹ پر لے جا کر (محتاجوں کے لئے) دوہتے ہو انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم سات سمندر پار عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا کوئی عمل بھی ضائع جانے نہیں دے گا۔

باب ۴۶۰. مَقْدَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْمَدِیْنَةَ

۶۴۰۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مدینہ میں آمد۔

(۱۱۰۳) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَانَا اَبُواِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ ثُمَّ قَدِمَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ وَ بِلَالٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۰۳۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابواسحاق نے خبر دی۔ انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے (ہجرت کر کے) ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے، پھر عمار بن یاسر اور بلال رضی اللہ عنہما آئے۔

(۱۱۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِی اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَ کَانَا یُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ عِشْرِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْتُ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی

۱۱۰۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسحاق نے بیان کیا۔ اور انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے۔ یہ دونوں حضرات (مدینہ کے) مسلمانوں کو قرآن پڑھنا سکھاتے تھے۔ اس کے بعد بلال، سعد اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے بیس (۲۰) صحابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اور پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ مدینہ کے لوگوں کو جتنی خوشی اور مسرت حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے

جَعَلَ الْاِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِىْ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ

ہوئی۔ میں نے کبھی انہیں کسی بات پر اس قدر مسرور اور خوش نہیں دیکھا۔ لڑکیاں بھی (خوشی میں) کہنے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ آ گئے۔ حضور اکرم ﷺ جب تشریف لائے تو اس سے پہلے میں مفصل کی دوسری چند سورتوں کے ساتھ سبح اسم ربک الاعلیٰ بھی سیکھ چکا تھا۔ (ان مہاجرین سے جو پہلے ہی قرآن سکھانے کے لئے مدینہ آ گئے تھے۔)

(۱۱۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَااَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَابِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِىْ اَهْلِهٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ وَيَقُوْلُ اَلَا لَيْتَ شِعْرِىْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِىْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلٌ وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِىْ شَامَةٌ وَطَفِيْلٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْاَشَدَّ حُبًّا وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

۱۱۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار چڑھ آیا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی، والد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ حضرت بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار چڑھا تو یہ شعر پڑھنے لگے۔ (ترجمہ) ہر شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ صبح کرتا ہے۔ اور موت تو چپل کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کے بخار میں جب کچھ تخفیف ہوتی تو زور زور سے روتے اور پھر شعر پڑھتے۔ ''کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میں ایک رات بھی وادی مکہ میں گذار سکوں گا۔ جب کہ میرے اردگرد (خوشبودار گھاس) اذخر اور جلیل ہوں گی۔ اور کیا ایک دن بھی مجھے ایسا مل سکے گا۔ جب میں مقام مجنہ کے پانی پر جاؤں گا۔ اور کیا شامہ اور طفیل کی پہاڑیاں ایک نظر دیکھ سکوں گا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے دعا دی۔ اے اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دل میں اتنی پیدا کر دیجئے جتنی مکہ کی تھی' بلکہ اسے سے بھی زیادہ' یہاں کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دیجئے' ہمارے لئے یہاں کے صاع اور مد (اناج ماپنے کے پیمانے) میں برکت عنایت فرمایئے اور یہاں کے بخار کو مقام جعفہ میں کر دیجئے۔

(۱۱۰۶) حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِىِّ بْنِ خِيَارٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ

۱۱۰۶۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی انہیں عبیداللہ بن عدی نے خبر دی کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ح۔ اور بشر بن شعیب نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے

اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهٗ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَابَعَهٗ اِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهٗ

عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی۔ اور انہیں عبید اللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی۔ کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد فرمایا، امابعد، کوئی شک وشبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں بھی ان لوگوں میں تھا۔ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر (ابتداء ہی میں) لبیک کہا تھا۔ اور ان تمام چیزوں پر ایمان لائے تھے۔ جنہیں لے کر آنحضور ﷺ کو بھیجا گیا پھر میں نے دو ہجرتیں کیں اور آپ ﷺ کا داماد بنا اور آنحضرت ﷺ سے میں نے بیعت کی۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے آپ کی نہ کبھی نافرمانی کی اور نہ کبھی لاگ لپیٹ سے کام لیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ اس روایت کی متابعت اسحاق کلبی نے کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی۔ اسی طرح۔

(۱۱۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَاَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ بِمِنًى فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِيْ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تُمْهِلَ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُالْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِاَهْلِ الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ وَ ذَوِيْ رَاْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ فِيْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ

۱۱۰۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مجھے یونس نے خبر دی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے خیمے کی طرف واپس آ رہے تھے۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج کا واقعہ ہے۔ تو ان کی مجھ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے فرمایا کہ (عمر رضی اللہ عنہ حاجیوں کو خطاب کرنے والے تھے۔ اس لئے) میں نے عرض کی اے امیر المؤمنین، موسم حج میں ہر طرح کے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ اپنا ارادہ ملتوی کر دیں۔ اور مدینہ پہنچ کر (خطاب فرمائیں) کیونکہ وہ دارالہجرۃ اور دارالسنۃ ہے۔ اور وہاں اہل فقہ، معزز اور صاحب رائے اصحاب رہتے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تم ٹھیک کہتے ہو) مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلی فرصت میں لوگوں کو خطاب کروں گا۔

(۱۱۰۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَلَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ

۱۱۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ (ان کی والدہ) ام اعلاء رضی اللہ عنہا۔ ایک انصاری خاتون جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی۔ نے انہیں خبر دی کہ جب انصار نے مہاجرین کی میزبانی کے لئے قرعہ اندازی کی۔ تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ان کے گھرانے کے حصے

فَاشْتَكٰى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهٗ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ اَثْوَابِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ قَالَتْ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ قَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهٗ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْلَهُ الْخَيْرَ وَمَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ قَالَتْ فَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ

مین آئے تھے۔ ام علا رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں بیمار پڑ گئے۔ میں نے ان کی پوری طرح تیمارداری کی۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا تھا۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ بھی تشریف لائے۔ تو میں نے کہا ابو سائب (عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ میری تمہارے متعلق گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں انعام واکرام سے نواز ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انعام واکرام سے نوازا ہے؟ میں نے عرض کی مجھے علم تو اس سلسلہ میں کچھ نہیں ہے؟ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یا رسول اللہ! لیکن اور کسے اللہ تعالیٰ نوازے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اس میں واقعی کوئی شک وشبہ نہیں کہ ایک یقینی امر (موت) سے وہ دو چار ہو چکے ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ میں بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں، لیکن میں، حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ خود اپنے متعلق نہیں کہہ سکتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ ام اعلاء رضی اللہ عنہا نے عرض کی، پھر خدا کی قسم! اس کے بعد میں اب کسی کا بھی تزکیہ نہیں کروں گی۔ انہوں تے بیان کیا کہ اس واقعہ پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ پھر میں سوگئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لئے ایک بہتا ہوا چشمہ ہے۔ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور آپ ﷺ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل تھا۔

(۱۱۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ

۱۱۰۹۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ بعاث کی لڑائی کو (انصار کے قبائل اوس وخزرج کے درمیان) اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی تمہید کے طور پر برپا کر دیا تھا۔ چنانچہ جب آنحضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار کا شیرازہ بکھرا پڑا تھا۔ اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے۔ یہ گویا ان کے اسلام میں داخل ہونے کی تمہید تھی۔

(۱۱۱۰) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ

۱۱۱۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے تو نبی کریم ﷺ بھی وہیں تشریف رکھتے تھے۔

بِمَا تَقَاذَفَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مِزْمَارُالشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّاِنَّ عِيْدَنَا هٰذَ الْيَوْمُ

عیدالفطر یا عیدالضحیٰ کا موقعہ تھا۔ دولڑکیاں یوم بعاث سے متعلق وہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔ جو انصار کے شعراء نے اپنے مفاخر میں کہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شیطانی گانے بجانے دومرتبہ (آپ نے یہ جملہ دہرایا) لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا، ابوبکر، انہیں پڑھنے دو، ہرقوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

(۱۱۱۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا اَبُوالتَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفَهٗ وَمَلَاءُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاءِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ يَابَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ فِيْهِ مَااَقُوْلُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ جَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَاخَيْرَ اِلَّاخَيْرُ الْاٰخِرَةْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

۱۱۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی اور ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبدالصمد نے خبر دی، کہا کہ میں نے اپنے والد کو حدیث بیان کرتے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالتیاح یزید بن حمید صبعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بالائی علاقہ کے ایک قبیلہ میں آپ ﷺ نے (سب سے پہلے) قیام کیا جنہیں بنی عمرو بن عوف کہا جاتا تھا بیان کیا۔ کہ آنحضور ﷺ نے وہاں چودہ دن قیام کیا۔ پھر آپ ﷺ نے قبیلہ بنی النجار کے پاس اپنا آدمی بھیجا۔ بیان کیا کہ انصار بنی النجار آپ ﷺ کی خدمت میں تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بیان کیا گویا اس وقت بھی وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے۔ کہ حضور اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار ہیں۔ اور بنی النجار کے انصار آپ ﷺ کے چاروں طرف حلقہ بنائے ہوئے ہیں۔ آخر آپ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب اتر گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابھی تک جہاں بھی نماز کا وقت ہوجاتا وہیں آپ نماز پڑھ لیتے تھے۔ بکریوں کے ریوڑ جہاں رات کو باندھے جاتے تھے وہاں بھی نماز پڑھ لی جاتی تھی۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے اس کے لئے قبیلہ بنی النجار کے افراد کو بلا بھیجا۔ وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے بنوالنجار! اپنے اس باغ کی مجھ سے قیمت طے کرلو (جہاں مسجد بنانے کی تجویز تھی) انہوں نے عرض کی نہیں، خدا گواہ ہے۔ ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں لے سکتے انہوں نے بیان کیا کہ اس باغ میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کروں گا۔ اس میں مشرکین کی قبریں تھیں اس میں ویرانہ تھا اور چند کھجور کے درخت تھے۔ پس حضور ﷺ کے حکم سے قبریں اکھیڑ دی گئیں اور ویرانہ

درست کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ بیان کیا کہ کھجور کے تنے مسجد کے قبلہ کی طرف ایک قطار میں کھڑے کر دیئے گئے۔ (دیوار کا کام دینے کے لئے) اور اس میں دروازہ بنانے کے لئے پتھر رکھ دیئے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہؓ جب پتھر منتقل کر رہے تھے۔ تو رجز پڑھتے جاتے تھے حضور اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے اور آپ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ! آخرت ہی کی خیر خیر ہے پس آپ انصار اور مہاجرین کی مدد فرمائیے۔

باب ۴۶۱. اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

۴۶۱۔ حج کے افعال کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکہ میں قیام؟

(۱۱۱۲) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَیْدِ الزُّهْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَسْاَلُ السَّائِبَ ابْنَ اُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِیْ سُكْنٰی مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءِ بْنَ الْحَضْرَمِیَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدْرِ

۱۱۱۲۔ مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حاتم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن حمید زہری نے بیان کیا۔ انہوں نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز سے سنا۔ آپ نمر کندی کے بھانجے سائب بن یزید سے دریافت کر رہے تھے۔ کہ آپ نے مکہ میں (مہاجر کی) اقامت کے سلسلے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علا بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجر کو (حج میں) طواف صدر کے بعد تین دن کی اجازت ہے۔

باب ۴۶۲ مِنْ اَیْنَ اَرَّخُوا التَّارِیْخَ

۴۶۲۔ سنہ کی ابتداء کب سے ہوئی؟

(۱۱۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلِ بِنِ سَعْدٍ قَالَ مَاعَدُّوْا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَامِنْ وَفَاتِهٖ مَاعَدُّوْا اِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِیْنَةَ

۱۱۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (سنہ ہجری کا) شمار نبی کریم ﷺ کی بعثت کے سال سے ہوا اور نہ آپ کی وفات کے سال سے۔ بلکہ اس کا شمار مدینہ کی ہجرت کے سال ہوا۔

(۱۱۱۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ هَاجَرَا لنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَت اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَی الْاُوْلٰی تابَعَه' عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (پہلے) نماز صرف دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ہجرت کی۔ تو وہ فرض رکعتیں چار ہو گئیں۔ البتہ سفر کی حالت میں نماز اپنی پہلی ہی حالت پر باقی رکھی تھی۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے معمر کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۴۶۳. قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَمَرْ ثِیَتِهٖ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

۴۶۳۔ نبی کریم ﷺ کی دعا کہ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کی تکمیل فرما دیجئے اور جو مہاجر مکہ میں انتقال کر گئے ان کے لئے آپ ﷺ کا اظہار رنج والم۔

(۱۱۱۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ

۱۱۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَاتَرٰى وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَلَايَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ يَاسَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا آجَرَكَ اللّٰهُ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلاً تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَاتَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ

حدیث بیان کی ان سے زہری نے۔ان سے عامر بن سعد بن مالک نے اوران سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔اس مرض میں میرے بچنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تھی۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! مرض کی شدت آپ خود ملاحظہ فرمارہے ہیں۔میرے پاس مال ودولت کافی ہے۔اورصرف میرے ایک لڑکی پس ماندگان میں ہے۔تو کیا میں اپنے دوتہائی مال کا صدقہ کردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھرآدھے کا کردوں؟ فرمایا کہ سعد! بس ایک تہائی کا کردو۔یہ بھی بہت ہے۔اگرتم اپنی اولادکو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو،اوروہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھیریں۔احمد بن یونس نے بیان کیا،ان سے ابراہیم نے کہ ”تم اپنی اولادکو چھوڑکر“ اور جو کچھ بھی (جائز طریقہ پر) خرچ کرو گے اوراس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوگی۔تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجردے گا اللہ تمہیں اس لقمہ پر بھی اجردے گا جوتم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔میں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ (یہیں مکہ میں بیماری کی وجہ سے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم پیچھے نہیں رہو گے۔بہرحال تم جو بھی عمل کرو گے اوراس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو تمہارا مرتبہ اس کی وجہ سے بلند ہوتا رہے گا۔اورشاید تم ابھی اور زندہ رہو گے۔تم سے بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) نفع پہنچے گا۔اور بہتوں کو (غیرمسلموں کو) نقصان۔اے اللہ! میرے صحابہؓ کی ہجرت کی تکمیل کردیجئے اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کیجئے۔(کہ وہ ہجرت کو چھوڑ کر اپنے گھروں کو واپس آجائیں) لیکن قابل رحم تو سعد بن خولہ ہیں! آنحضور ﷺ ان کے لئے اظہار رنج والم کررہے تھے۔کیونکہ ان کی وفات مکہ میں ہوگئی تھی۔(حالانکہ وہ مہاجر تھے، رضی اللہ عنہ) اوراحمد بن یونس اورموسیٰ نے بیان کیا اوران سے ابراہیم نے کہ ”تم اپنے ورثاء کو چھوڑو۔“(اپنی اولاد (ذریت کو چھوڑو کے بجائے۔)

باب ۴۶۴. كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ

۴۶۴۔نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کے درمیان بھائی چارہ کس طرح کرایا تھا؟ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ ہجرت کرکے آئے تو آنحضور ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع انصاری

بْنِ الرَّبِيْعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْجُحَيْفَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ

رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔

(۱۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُنَاصِفَهٗ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيْهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

۱۱۱۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آئے تو آنحضور ﷺ نے ان کا بھائی چارہ سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرایا تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ پیش کش کی کہ ان کے اہل و مال میں سے آدھا وہ قبول کر لیں۔ لیکن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و مال میں برکت عنایت فرمائے آپ تو مجھے بازار کا راستہ بتا دیں چنانچہ انہوں نے تجارت شروع کر دی۔ اور (پہلے دن) انہیں کچھ پنیر اور گھی نفع میں ملا چند دنوں کے بعد انہیں نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ ان کے کپڑے پر (خوشبو کی) زردی کا اثر ہے۔ تو آپ نے دریافت فرمایا عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ آپ نے عرض کی، یارسول اللہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کہ انہیں مہر میں تم نے کیا دیا؟ انہوں نے بتایا کہ ایک گٹھلی برابر سونا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

باب ۴۶۵

(۱۱۱۷) حَدَّثَنِيْ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهٗ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ يَسْاَلُهٗ عَنْ اَشْيَاءَ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَايَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ مَااَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَااَوَّلُ طَعَامٍ يَاكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَابَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْاِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهٖ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّالْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ اَمَّااَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌتَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ

۱۱۱۷۔ مجھ سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشر بن مفضل نے، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے مدینہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ آنحضور سے چند امور کے متعلق سوال کرنے کے لئے آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی؟ اہل جنت کی ضیافت سب سے پہلے کس کھانے سے کی جائے گی؟ اور یہ کیا بات ہے کہ بچہ کبھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جواب ابھی مجھے جبرائیل علیہ السلام نے آکر بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ملائکہ میں یہودیوں کے دشمن ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت ایک آگ ہے جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ جس کھانے سے سب سے پہلے اہل جنت کی ضیافت ہوگی وہ مچھلی کی کلیجی کا وہ ٹکڑا ہوگا جو

اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهتٌ فَاسْاَلْهُمْ عَنِّیْ قَبْلَ اَنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِیْ فَجَاءَ تِ الْيَهُوْدُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذَالِکَ فَاَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ اَخَافُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

کلیجی کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ اور بچہ باپ کی صورت پر اس وقت جاتا ہے جب عورت کے پانی پر مرد کا پانی غالب آجائے اور جب مرد کے پانی پر عورت کا پانی غالب آجاتا ہے۔ تو بچہ ماں پر جاتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ پھر آپ نے عرض کی۔ یارسول اللہ(ﷺ) یہودی بڑے افترا پرداز لوگ ہیں۔ اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے بارے میں انہیں کچھ معلوم ہو۔ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیں۔ چنانچہ چند یہودی آئے تو آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا۔ کہ تمہاری قوم میں عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے، ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اسلام لائیں؟ وہ کہنے لگے اس سے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آنحضور نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا۔ اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ اس کے بعد عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آئے۔ اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ کہنے لگے یہ تو ہم میں سب سے بدترین فرد ہے۔ اور سب سے بدترین کا بیٹا، فوراً تنقیص شروع کر دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ(ﷺ) اسی کا مجھے ڈر تھا۔

(۱۱۱۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا الْمِنْهَالِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيْکٌ لِیْ دَرَاهِمَ فِی السُّوْقِ نَسِيْئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِی السُّوْقِ فَمَا عَابَهٗ اَحَدٌ فَسَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَاكَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهٖ بَاسٌ وَمَاكَانَ نَسِيْئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَاَلْتُ زَيْدَ ابْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهٗ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيْئَةً اِلَى

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے۔ انہوں نے ابو منہال سے سنا اور ان سے عبدالرحمن بن مطعم نے بیان کیا کہ میرے ایک ساجھی نے بازار میں ادھا چند درہم فروخت کئے۔ میں نے اس سے کہا سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ! خدا گواہ ہے۔ کہ میں نے بازار میں اسے بیچا تو کسی نے بھی قابل گرفت نہیں سمجھا۔ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو ہم اس طرح خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ خرید وفروخت کی۔ اس صورت میں اگر معاملہ دست بدست (نقد) ہو تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر ادھار پر معاملہ کیا۔ تو پھر یہ صورت جائز نہ ہوگی۔ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی تم مل کر اس کے متعلق پوچھ لو۔ کیونکہ وہ ہم سب سے بڑے تاجر

مَوْسِمِ اَوِالْحَجّ

تھے۔ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے بھی یہی فرمایا۔سفیان نے ایک مرتبہ یوں حدیث بیان کی۔کہ نبی کریم ﷺ جب ہمارے یہاں مدینہ تشریف لائے تو ہم (اس طرح کی) خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔اور بیان کیا کہ ادھار موسم تک کے لئے یا (یوں بیان کیا) کہ حج تک کے لئے۔

باب ۴۶۶. اِتيان اليهودِ النبىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدًا وَاَمَّا قَوْلُه' هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ

۴۶۶۔جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پاس یہودیوں کے آنے کی تفصیلات (قرآن مجید میں) ھادوا کے معنی ہیں کہ یہود ہوئے لیکن ھدنا تبنا کے معنی میں ہے(ہم نے توبہ کی) ھائد بمعنی تائب۔

(۱۱۱۹) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اٰمَنَ بِىْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِىْ الْيَهُوْدُ

۱۱۱۹۔ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ان سے قرہ نے حدیث بیان کی۔ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر دس یہود (کے احبار و علماء) مجھ پر ایمان لائیں تو تمام یہود مسلمان ہو جائیں۔

(۱۱۲۰) حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ اَوْمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْغُدَانِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاِذَا اُنَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَيَصُوْمُوْنَه' فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِهٖ فَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ

۱۱۲۰۔مجھ سے احمد یا محمد بن عبید اللہ غدانی نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی۔انہیں ابوعمیس نے خبر دی۔انہیں قیس بن مسلم نے۔انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے۔تو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔کہ یہودی عاشورہ کے دن کی تعظیم کرتے ہیں۔اور اس دن روزہ رکھتے ہیں۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حق دار ہیں۔چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن کے روزے کا حکم دیا۔

(۱۱۲۱) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَالْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِىْ اَظْفَرَاللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِىْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُه' تَعْظِيْمًا لَه' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِصَوْمِهٖ

۱۱۲۱۔ہم سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ان سے ابو بشر نے حدیث بیان کی۔ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہیں۔اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا۔تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعونیوں پر فتح عنایت فرمائی تھی۔چنانچہ ہم اس دن کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام سے تمہاری بہ نسبت زیادہ قریب ہیں۔اور آپ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(۱۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَ انُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۱۱۲۲۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے،ان سے زہری نے بیان کیا۔انہیں عبید اللہ

عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْئٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ

بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔ کہ نبی کریم ﷺ سر کے بال کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے۔ اور مشرکین مانگ نکالتے تھے، اہل کتاب بھی اپنے سروں کے بال لٹکے رہنے دیتے تھے جن امور میں نبی کریم ﷺ کو (وحی کے ذریعہ) کوئی حکم نہیں ہوتا تھا آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے۔ پھر بعد میں آنحضور ﷺ بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

(۱۱۲۳) حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّاُوْهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ

۱۱۲۳۔ مجھ سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو بشر نے خبر دی انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے آسمانی صحیفہ کے حصہ بخرے کر دیئے۔ اور بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔

باب ۴۶۷۔ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۶۷۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایمان۔

(۱۱۲۴) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْعُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ اِلٰى رَبٍّ

۱۱۲۴۔ مجھ سے حسن بن عمر بن شقیق نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی کہ میرے والد نے بیان کیا۔ ح۔ اور ہم سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ آپ تقریباً دس مالکوں کے قبضہ میں تبدیل ہوئے تھے۔

(۱۱۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَنَا مِنْ رَامَهُرْمُزَ

۱۱۲۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ میں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ میں رام ہرمز (فارس میں ایک مقام) کا رہنے والا ہوں۔

(۱۱۲۶) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيْسٰى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ

۱۱۲۶۔ مجھ سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوعوانہ نے خبر دی۔ انہیں عاصم احول نے، انہیں ابوعثمان نے اور ان سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کے درمیان چھ سو سال کی مدت ہے۔ ❶

الحمدللہ تفہیم البخاری کا پندرھواں پارہ مکمل ہوا۔

---

❶ خود سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر ساڑھے تین سو سال رہی ہے۔ اور آپ کی ملاقات عیسیٰ علیہ السلام کے وصی سے ثابت ہے فطرت کا زمانہ یہاں آپ نے چھ سو سال بتایا۔ لیکن محققین نے لکھا ہے۔ کہ ساڑھے پانچ سو ہے۔ بیان میں اتنی مدت کا فرق شمسی اور قمری سال کے حساب کے فرق کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

سولھواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ المغَازِىْ

غزوات

ب۴۶۸. غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ اَوِ الْعُسَيْرَةِ قَالَ ابْنُ
ـحاق اَوَّلُ مَاغَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ـبْوَآءَ ثُمَّ بواطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ

۴۶۸۔غزوۂ عشیرہ یا عسیرہ۔
ابن اسحاق نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا سب سے پہلا غزوہ مقام ابواء کی طرف ہوا، پھر جبل بواط کی طرف اور پھر عشیرہ کی طرف۔

۱۱۲۷) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
ـدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ زَيْدِ
ـنِ اَرْقَمَ فَقِيْلَ لَه' كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
ـسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشَرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ
ـتَ مَعَه قَالَ سَبْعَ عَشَرَةَ قُلْتُ فَاَيُّهُمْ كَانَتْ اَوَّلَ
ـلَ الْعُسَيْرَةُ اَوِالْعُشَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ
ـعُشَيْرَةُ

۱۱۲۷۔مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہ میں اس وقت زید بن ارقم کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوے کئے؟ آپ نے فرمایا کہ انیس! میں نے پوچھا، آپ آنحضور ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ سترہ میں۔ میں نے پوچھا: آپ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا ہے؟ فرمایا کہ عسیرہ یا عشیرہ۔ پھر میں نے اس کا ذکر قتادہ سے کیا تو آپ نے کہا کہ (صحیح لفظ) عشیرہ ہے۔

ب۴۶۹. ذِكْرِ النبيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
ـتَلُ بِبَدْرٍ

۴۶۹۔مقتولین بدر کے متعلق نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی۔

۱۱۲۸) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمٰنَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ
ـنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
ـيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَنَّه'
ـمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ
ـنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّه' قَالَ كَانَ صَدِيْقًا لِاُمَيَّةَ بْنِ
ـلَفٍ وَّكَانَ اُمَيَّةُ اِذَامَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ
ـكَانَ سَعْدٌ اِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلٰى اُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ
ـسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْطَلَقَ
ـعْدٌ مُعْتَمِرًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى اُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِاُمَيَّةَ
ـظُرْلِيْ سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ
ـخَرَجَ بِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا اَبُوْجَهْلٍ
ـقَالَ يَآاَبَاصَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ

۱۱۲۸۔مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن میمون نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ وہ امیہ بن خلف کے دوست تھے (جاہلیت کے زمانے سے) اور جب بھی امیہ مدینہ سے گذرتا تو ان کے یہاں قیام کرتا تھا۔ اسی طرح سعد رضی اللہ عنہ جب مکہ سے گذرتے تو امیہ کے یہاں قیام کرتے تھے۔ پھر جب نبی کریم ﷺ مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو ایک مرتبہ سعد رضی اللہ عنہ مکہ عمرہ کے ارادے سے گئے اور (وضع کے مطابق) امیہ کے یہاں قیام کیا، آپ نے امیہ سے فرمایا کہ میرے لئے کوئی تنہائی کا وقت بتاؤ، میں بیت اللہ کا طواف کروں گا۔ چنانچہ امیہ

فَقَالَ لَهٗ اَبُوْجَهْلٍ اَلَا اَرٰىكَ تَطُوْفُ بِمَكَّةَ اٰمِنًا وَّقَدْ اٰوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ تَنْصُرُوْنَهُمْ وَتُعِيْنُوْنَهُمْ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّكَ مَعَ اَبِيْ صَفْوَانَ مَارَجَعْتَ اِلٰى اَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ وَّرَفَعَ صَوْتَهٗ عَلَيْهِ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَّنَعْتَنِيْ هٰذَا لَاَمْنَعَنَّكَ مَاهُوَ اَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيْقَكَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ اُمَيَّةُ لَاتَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلٰى اَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ اَهْلِ الْوَادِيْ فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَآ اُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَآ اَدْرِيْ فَفَزِعَ لِذٰلِكَ اُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا فَلَمَّا رَجَعَ اُمَيَّةُ اِلٰى اَهْلِهٖ قَالَ يَا اُمَّ صَفْوَانَ اَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِيْ سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ بِمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ اُمَيَّةُ وَاللّٰهِ لَااَخْرُجُ مِنْ مَّكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اِسْتَنْفَرَ اَبُوْجَهْلٍ النَّاسَ قَالَ اَدْرِكُوْا عِيْرَكُمْ فَكَرِهَ اُمَيَّةُ اَنْ يَّخْرُجَ فَاَتَاهُ اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ يَآاَبَاصَفْوَانَ اِنَّكَ مَتٰى مَايَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَاَنْتَ سَيِّدُ اَهْلِ الْوَادِيْ تَخَلَّفُوْا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ اَبُوْجَهْلٍ حَتّٰى قَالَ اَمَّا اِذْ غَلَبْتَنِيْ فَوَاللّٰهِ لَاَشْتَرِيَنَّ اَجْوَدَ بَعِيْرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ اُمَيَّةُ يَا اُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِيْنِيْ فَقَالَتْ لَهٗ يَا اَبَا صَفْوَانَ وَ قَدْ نَسِيْتَ مَا قَالَ لَكَ اَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَااُرِيْدُ اِلَّا اَنْ اَجُوْزَ مَعَهُمْ اِلَّا قَرِيْبًا فَلَمَّا خَرَجَ اُمَيَّةُ اَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا عَقَلَ بَعِيْرَهٗ فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتّٰى قَتَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِبَدْرٍ

انہیں دو پہر کے وقت ساتھ لے کر نکلا (کیونکہ اس وقت خصوصاً عرب کی گرمیوں میں لوگ باہر نہیں آتے ۔) اتفاق سے ابوجہل سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے پوچھا، ابوصفوان! یہ تمہارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ امیہ نے بتایا کہ آپ سعد بن معاذ ہیں۔ اس پر ابوجہل نے کہا: میں تمہیں مکہ میں مامون ومحفوظ طواف کرتا ہوا نہ دیکھوں، تم لوگوں نے بے دینوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اس خیال میں ہو کہ تم لوگ ان کی مدد کرو گے، خدا کی قسم اگر اس وقت تم ابوصفوان (امیہ کی کنیت) کے ساتھ نہ ہوتے تو اپنے گھر صحیح وسالم واپس نہیں جا سکتے تھے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت آپ کی آواز بلند ہوگئی تھی، کہ خدا کی قسم اگر تم نے آج مجھے طواف سے روک دیا تو میں بھی مدینہ کی طرف سے تمہارا گذرنا بند کردوں گا اور یہ تمہارے لئے زیادہ مشکلات کا باعث بن جائے گا سعد! ابوالحکم (ابوجہل) کے سامنے بلند آواز سے باتیں نہ کرو، یہ وادی مکہ کا سردار ہے! سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیہ اس طرح کی گفتگو نہ کرو، خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں کہ مسلمان تمہیں قتل کریں گے۔ امیہ نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا مجھے کچھ علم نہیں۔ امیہ اس بات سے بہت زیادہ گھبرا گیا اور جب اپنے گھر واپس آیا تو (اپنی بیوی سے) کہا، ام صفوان، دیکھا نہیں سعد میرے متعلق کیا کہہ رہے تھے!، اس نے پوچھا، کیا کہہ رہے تھے؟ امیہ نے کہا کہ وہ یہ بتا رہے تھے کہ محمد ﷺ نے انہیں خبر دی ہے کہ مسلمان مجھے قتل کریں گے میں نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کا مجھے علم نہیں۔ امیہ کہنے لگا، خدا کی قسم! اب مکہ سے باہر میں کبھی جاؤں گا ہی نہیں۔ ❷ پھر بدر کی لڑائی کے موقعہ پر جب ابوجہل نے قریش سے لڑائی کی تیاری کے لئے کہا اور کہا کہ اپنے قافلہ کی مدد کو پہنچو، تو امیہ نے لڑائی میں شرکت پسند نہیں کی۔ لیکن ابوجہل اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے ابوصفوان! تم وادی کے سردار ہو۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم ہی لڑائی سے گریز کر رہے ہو تو دوسرے لوگ بھی

---

۱ مکہ کے لوگ شام تجارت کے لئے جاتے تھے اور اس کا راستہ مدینہ سے ہو کر گذرتا تھا۔ چونکہ مکہ کی معاش کا دارومدار شام سے تجارت پر تھا، اس لئے قدرتی طور پر یہ بندش ان کی موت وزندگی کا سوال بن جاتی۔ ❷ حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے جو الفاظ بھی نکلتے تھے وہ سچے ہوتے تھے اور ان کی صداقت کا قریش نے ہمیشہ تجربہ کیا تھا۔ یہ تو محض ایک ضد تھی کہ آپ کی مخالفت سے باز نہیں آتے تھے اور آپ کی دعوت سے اعراض ضروری سمجھتے تھے۔ شعوری طور پر بھی وہ آنحضور ﷺ کو سچا نبی جانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آنحضور ﷺ کی پیشین گوئی سنتے ہی امیہ گھبرا گیا اور مدینہ سے باہر نہ نکلنے کا عہد کر لیا۔

تمہاری اتباع کریں گے۔ ابوجہل یوں ہی برابر اس کی شرکت پر اصرار کرتا رہا۔ آخر امیہ نے کہا، جب تمہارا اصرار ہی ہے تو خدا کی قسم، میں (اس لڑائی کے لئے) مکہ کا سب سے عمدہ اونٹ خریدوں گا (تاکہ زیادہ بہتر طریقہ پر اپنی حفاظت کرسکوں) پھر امیہ نے (اپنی بیوی سے) کہا، ام صفوان! میرا ساز و سامان تیار کردو۔ اس نے کہا، ابوصفوان، اپنے یثربی بھائی کی بات بھول گئے۔ امیہ بولا کہ میں بھولا نہیں ہوں ان کے ساتھ صرف تھوڑی دور تک جاؤں گا۔ جب امیہ نکلا تو راستہ میں جس منزل پر بھی قیام ہوتا۔ یہ اپنا اونٹ (اپنے قریب ہی) باندھے رکھتا۔ اسی طرح سارے سفر میں اس نے اہتمام کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق بدر میں قتل ہوکر ہی رہا۔

باب ٤٧٠. قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ الْاٰيَةَ

٤٧٠۔ غزوۂ بدر کا واقعہ۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت کی بدر میں حالانکہ تم پست تھے، تو اللہ سے ڈرتے رہو، عجب کیا کہ شکرگذار بن جاؤ۔ وہ وقت یاد کیجئے، جب آپ مؤمنین سے کہہ رہے تھے، کیا یہ تمہارے لئے کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری مدد تین ہزار اتارے ہوئے فرشتوں سے کرے، کیوں نہیں بشرطیکہ تم نے صبر و تقویٰ قائم رکھا۔ اور اگر وہ تم پر فوراً آپڑیں گے تو تمہارا پروردگار تمہاری مدد پانچ ہزار نشان کئے ہوئے فرشتوں سے کرے گا اور یہ تو اللہ نے اس لئے کیا کہ تم خوش ہوجاؤ، اور تمہیں اس سے دلجمعی حاصل ہوجائے، ورنہ نصرت تو بس زبردست اور حکمت والے اللہ ہی کی طرف سے ہے اور یہ نصرت اس غرض سے تھی تاکہ کفر کرنے والوں میں سے ایک گروہ کو ہلاک کردے یا انہیں خوار کردے کہ وہ ناکام ہوکر واپس ہوجائیں۔ جناب وحشیؓ نے فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو بدر کی جنگ میں قتل کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کررہا تھا، دو (۲) جماعتوں میں سے ایک کے لئے کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی۔" الآیۃ۔

(١١٢٩) حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمْ

۱۱۲۹۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے، ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ

اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتَبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ.

رسول اللہ ﷺ نے جتنے غزوے کئے، میں غزوۂ تبوک کے سوا، اور کسی میں غیر حاضر نہیں رہا۔ البتہ غزوۂ بدر میں بھی میں شریک نہ ہوسکا تھا، لیکن جو لوگ اس غزوہ میں شرکت نہیں کر سکے تھے ان پر کسی قسم کا عتاب خداوندی بھی نہیں ہوا تھا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ قریش کے قافلہ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے اور اس طرح اتفاقی طور پر مسلمانوں اور ان کے دشمنوں میں مڈبھیڑ ہوگئی تھی۔

باب ۴۷۱. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

۴۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کررہے تھے۔'' پھر اس نے تمہاری سن لی اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک ہزار یکے بعد دیگرے آنے والے فرشتوں سے مدد دوں گا، اور اللہ نے یہ بس اس لئے کیا کہ تمہیں بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہوجائے درآنحالیکہ نصرت تو بس اللہ ہی کے پاس سے ہے، بے شک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ نے اپنی طرف سے چین دینے کو تم پر غنودگی کو طاری کر دیا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی اتار رہا تھا کہ اس کے ذریعہ سے تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے اور تاکہ مضبوط کر دے تمہارے دلوں کو اور اس کے باعث تمہارے قدم جمادے۔ (اور اس وقت کو یاد کرو) جب آپ کا پروردگار وحی کر رہا تھا فرشتوں کی جانب کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، سو ایمان لانے والوں کو جمائے رکھو میں ابھی کافروں کے دلوں میں رعب ڈالے دیتا ہوں، سو تم کافروں کی گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے پوروں پر ضرب لگاؤ۔ یہ حکم قتال اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں سخت ہے۔

(۱۱۳۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍؓ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ شَهِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَشْهَدًا لَاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهٗ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَانَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ

۱۱۳۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے مخارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا، اور انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی بات سنی کہ اگر وہ بات میری زبان سے ادا ہوجاتی تو میرے لئے کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہوتی، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور ﷺ اس وقت مسلمانوں کو مشرکین کے خلاف آمادہ کررہے تھے، انہوں نے عرض کی، ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ، تم اور

فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ

تمہارا رب ان سے جنگ کرو۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے جمع ہو کر لڑیں گے۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرۂ مبارک کھل گیا اور ان کی گفتگو سے آپ مسرور ہوئے۔

(۱۱۳۱) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

۱۱۳۱۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا تھا، اے اللہ! آپ کے عہد اور آپ کے وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں، اگر آپ چاہیں گے تو روئے زمین پر مسلمانوں کے ختم ہو جانے کے بعد) آپ کی عبادت نہ ہوگی۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کا دست مبارک تھام لیا اور عرض کی، بس کیجئے یا رسول اللہ (ﷺ) اس کے بعد آنحضور ﷺ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی ''عنقریب کفار کی جماعت کو شکست ہوگی اور یہ پشت پھیر لیں گے۔''

باب ۴۷۲

(۱۱۳۲) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْكَرِيْمِ اَنَّهٗ سَمِعَ مِقْسَمًا مَّوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ لَايَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ بَدْرٍ وَّ الْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ

باب ۴۷۲۔

۱۱۳۲۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبدالکریم نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن حارث کے مولا مقسم سے سنا، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے، آپ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والے اور اس میں شریک نہ ہونے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

باب ۴۷۳. عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ

(۱۱۳۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ اَنَا وَ ابْنُ عُمَرَ

۴۷۳۔ چند اصحاب بدر۔

۱۱۳۳۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (بدر کی لڑائی کے موقعہ پر) مجھے اور ابن عمر کو ''کم عمر'' قرار دے دیا گیا تھا۔

(۱۱۳۴) حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلٰى سِتِّيْنَ وَالْاَنْصَارُ نَيِّفًا وَّاَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ

۱۱۳۴۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحٰق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر مجھے اور ابن عمرؓ کو کم عمر قرار دے دیا گیا تھا، اور اس لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے زیادہ تھی اور انصار دو سو چالیس سے زیادہ تھے۔

(۱۱۳۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّهُمْ كَانُوْا عِدَّةَ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَآءُ لَاوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَمَعَهُ النَّهَرَ اِلَّا مُؤْمِنٌ

۱۱۳۵۔ ہم سے عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ، جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، مجھ سے حدیث بیان کی کہ بدر کی لڑائی میں ان کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی طالوت رضی اللہ عنہ کے ان اصحاب کی تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو پار کیا تھا، تقریباً تین سو دس ۳۱۰ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں، خدا گواہ ہے کہ طالوت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فلسطین کو صرف وہی لوگ پار کر سکے تھے جو مؤمن تھے۔

(۱۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ اَنَّ عِدَّةَ اَصْحَابِ بَدْرٍ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَ ثَلٰثَمِائَةٍ

۱۱۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم اصحاب محمد ﷺ آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی اتنی ہی تھی جتنی اصحاب طالوت کی، جنہوں نے آپ کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا اور ان کے ساتھ نہر کو عبور کرنے والے صرف مومن ہی تھے، تقریباً تین سو دس افراد۔

(۱۱۳۷) حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَاوَزَمَعَهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ

۱۱۳۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے۔ ح۔ اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی۔ انہیں ابواسحاق نے، اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے، کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی تقریباً تین سو دس تھی، جتنی ان اصحاب طالوت کی تعداد تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا۔ اور اسے عبور کرنے والے صرف مؤمن تھے۔

باب ۴۷۲. دُعَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيْدِ وَاَبِىْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّ هَلَاكِهِمْ

۴۷۲۔ کفار قریش، شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن ہشام کے لئے نبی کریم ﷺ کی بددعا اور ان کی ہلاکت۔

(۱۱۳۸) حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَااَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ

۱۱۳۸۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ کی طرف رخ کر کے کفار قریش کے چند افراد، شیبہ بن

عَلٰى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبِىْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًا

ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے حق میں بددعا کی تھی اس کے لئے اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے (بدر کے میدان میں) ان کی لاشیں پڑی ہوئی پائیں، دھوپ کی وجہ سے ان میں تغیر پیدا ہو گیا تھا، کیونکہ دن گرمی کے تھے۔

باب ۴۷۵. قَتْلِ اَبِىْ جَهْلٍ

۴۷۵۔ ابوجہل کا قتل۔

(۱۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اَتٰى اَبَاجَهْلٍ وَّبِهٖ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ هَلْ اَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ

۱۱۳۹۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہیں قیس نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر آپ ابوجہل کے قریب سے گذرے، ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی۔ اس نے آپ سے کہا، کتنے بڑے اور شریف شخص کو تم لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔

(۱۱۴۰) حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُمَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهٗ اِبْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْرَجُلٌ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ

۱۱۴۰۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کون معلوم کر کے آئے گا کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقت حال معلوم کرنے آئے تو دیکھا کہ عفراء کے صاحبزادوں (معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما) نے اسے قتل کر دیا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں ابوجہل ہو؟ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی، ابوجہل نے کہا، کیا اس سے بڑا کوئی انسان ہے جسے تم نے آج قتل کر ڈالا ہے؟ یا (اس نے یہ کہا کہ کیا اس سے بھی بڑا کوئی) انسان ہے جسے اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے؟ احمد بن یونس نے (اپنی روایت میں) یہ الفاظ بیان کئے "انت ابوجہل۔"

(۱۱۴۱) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَّنْ يَنْظُرُ مَافَعَلَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْضَرَبَهٗ اِبْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَدَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبَاجَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ اَوْقَالَ قَتَلْتُمُوْهُ

۱۱۴۱۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا، کون دیکھ کر آئے گا کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ معلوم کرنے کے لئے گئے تو دیکھا کہ عفراء کے دونوں صاحبزادوں نے اسے قتل کر دیا تھا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا تمہیں ابوجہل ہو؟ اس نے کہا، کیا اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے آج اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے، یا (اس نے یوں کہا کہ) تم لوگوں نے قتل کر

ڈالا ہے۔

(۱۱۴۲) حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنّٰى اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ اَخْبَرَنَا اَنسُ بْنُ مَالِكٍ نَّحْوَه'

۱۱۴۲۔ مجھ سے ابن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں معاذ بن معاذ نے خبر دی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اسی طرح۔

(۱۱۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الْمَا جِشُوْنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ فِيْ بَدْرٍ يَعْنِيْ حَدِيْثَ ابْنَيْ عَفْرَآءَ

۱۱۴۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے یوسف بن ماجشون کے واسطہ سے یہ حدیث لکھی تھی، انہوں نے صالح بن ابراہیم کے واسطہ سے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے، انہوں نے صالح کے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کے واسطہ سے، بدر کے بارے میں یعنی یہی عفراء کے دونوں صاحبزادوں کی حدیث۔

(۱۱۴۴) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْمِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّه' قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَّفِيْهِمْ اُنْزِلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ تَبَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَّعُبَيْدَةُ اَوْاَبُوْعُبَيْدَةَ ابْنُ الْحٰرِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَ۔

۱۱۴۴۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ رقاشی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابومجلز نے، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں فیصلہ کے لئے دوزانو ہو کر بیٹھے گا۔ قیس بن عباد نے بیان کیا کہ انہیں حضرات (حمزہ، علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اجمعین) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ''یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اللہ کے بارے میں نبرد آزمائی کی'' بیان کیا کہ یہ وہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں نبرد آزمائی کے لئے (تنہا تنہا) نکلے تھے، یعنی حمزہ، علی اور عبیدہ یا ابوعبیدہ بن حارث رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسلمانوں کی طرف سے)۔ اور شیبہ بن ربیعہ، عتبہ اور ولید بن عتبہ (کفار قریش کی طرف سے)۔

(۱۱۴۵) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فِيْ سِتَّةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَّحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحٰرِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ

۱۱۴۵۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہاشم نے، ان سے ابومجلز نے، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت کریمہ ''هٰذٰن خصمان اختصموا فی ربهم'' (یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اللہ کے بارے میں نبرد آزمائی کی) قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی تھی (تین مسلمانوں کی طرف کے یعنی) علی، حمزہ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور (تین کفار کی طرف کے یعنی) شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

(۱۱۴۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ كَانَ ينزل فِي بَنِيْ ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ سَدُوْسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

۱۱۴۶۔ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف بن یعقوب نے حدیث بیان کی، آپ کا بنی ضبیعہ کے یہاں آنا جانا تھا اور آپ بنی سدوس کے مولا تھے۔ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابومجلز نے اور ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔"ھٰذان خصمان اختصموا فی ربھم."

(۱۱۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتُ فِيْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهٗ

۱۱۴۷۔ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں ابو ہاشم نے، انہیں ابومجلز نے، انہیں قیس بن عباد نے اور انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان کرتے تھے کہ یہ آیت (جو اوپر گذری) انہیں چھ افراد کے بارے میں، بدر کی لڑائی کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی، پہلی حدیث کی طرح۔

(۱۱۴۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْهَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِيْنَ بَرَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَ عَلِيٍّ وَّ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحٰرِثِ وَعُتْبَةَ وَ شَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ

۱۱۴۸۔ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابو ہاشم نے خبر دی، انہیں ابومجلز نے، انہیں قیس نے، کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان کرتے تھے کہ یہ آیت "ھٰذان خصمان اختصموا فی ربھم" ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر کی لڑائی میں مبارزت کے لئے نکلے تھے یعنی حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ، شیبہ، جو ربیعہ کے بیٹے تھے، اور ولید بن عتبہ۔

(۱۱۴۹) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ سَاَلَ رَجُلٌ نِالْبَرَاءَ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ اَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ

۱۱۴۹۔مجھ سے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن منصور سلولی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے کہ ایک شخص نے براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ کیا علی رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک تھے؟ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے مبارزت کی تھی اور غالب رہے تھے۔

(۱۱۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَاتَبْتُ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهٗ وَقَتْلَ ابْنِهٖ فَقَالَ بِلَالٌ لَّانَجَوْتُ اِنْ نَجَآ اُمَيَّةُ

۱۱۵۰۔ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، آپ نے بیان کیا کہ امیہ بن خلف سے (ہجرت کے بعد) میرا عہد نامہ ہو گیا تھا۔ پھر لڑائی کے موقعہ پر آپ نے اس کے اور اس کے قتل کا ذکر کیا، بلال رضی اللہ عنہ نے (جب اسے دیکھ

لیا تو) فرمایا کہ اگر آج امیہ بچ نکلا تو اسے میں اپنی سب سے بڑی ناکامی سمجھوں گا۔

(۱۱۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا اَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ فَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

۱۱۵۱۔ ہم سے عبدان بن عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ابواسحاق نے، انہیں اسود نے اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ مکہ میں) سورۂ والنجم کی تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا تو جتنے لوگ وہاں موجود تھے سب سجدہ میں گر گئے، سوا ایک بوڑھے کے کہ اس نے ہتھیلی میں مٹی لے کر اپنی پیشانی پر اسے لگا لیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا (یعنی امیہ بن خلف)

(۱۱۵۲) اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِی الزُّبَيْرِ ثَلٰثُ ضَرْبَاتٍ بِالسَّيْفِ اِحْدَاهُنَّ فِیْ عَاتِقِهٖ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاُدْخِلُ اَصَابِعِیْ فِيْهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِیْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِيْنَ قُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَاعُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيْهِ قُلْتُ فِيْهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ ثُمَّ رَدَّهٗ عَلٰى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ فَاَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلٰثَةَ اٰلَافٍ وَاَخَذَ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ اَخَذْتُهٗ

۱۱۵۲۔ مجھے ابراہیم بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین (گہرے) زخموں کے نشانات تھے، ایک ان کے شانے پر تھا (اور اتنا گہرا تھا کہ) میں اپنی انگلیاں ان میں داخل کر دیا کرتا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ان میں سے دو زخم آپ کو بدر کی لڑائی میں آئے تھے اور ایک جنگ یرموک کے موقعہ پر۔ عروہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو مجھ سے عبدالملک بن مروان نے کہا اے عروہ! کیا زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار تم پہچانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، پہچانتا ہوں، اس نے پوچھا اس کی کوئی نشانی بتاؤ! میں نے کہا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر اس کی دھار کا ایک حصہ ٹوٹ گیا تھا۔ جو ابھی تک اس میں باقی ہے۔ عبدالملک نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ فوجوں کے ساتھ نبرد آزمائی میں ان تلواروں کی دھار کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ پھر اس نے وہ تلوار عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دی۔ ہشام نے بیان کیا کہ ہمارا اندازہ تھا کہ اس تلوار کی قیمت تین ہزار ہے۔ وہ تلوار ہمارے ایک عزیز کے حصے میں چلی گئی تھی (وراثت میں) میری بڑی خواہش تھی کہ کاش! وہ میرے حصے میں آتی۔

(۱۱۵۳) حدثنا فَرْوَةُ عَنْ عَلِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ

۱۱۵۳۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ ہشام نے بیان کیا کہ (میرے والد) عروہ کی تلوار پر

چاندی کا کام تھا۔

(۱۱۵۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ اَلاَ تَشُدُّ فَنَشُدُّ مَعَكَ فَقَالَ اِنِّيْ اِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوْا لاَنَفْعَلُ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى شَقَّ صُفُوْفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَامَعَهٗ اَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَاَخَذُوْا بِلِجَامِهٖ فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلٰى عَاتِقِهٖ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ اُدْخِلُ اَصَابِعِيْ فِيْ تِلْكَ الضَّرَبَاتِ اَلْعَبُ وَاَنَا صَغِيْرٌ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ فَحَمَلَهٗ عَلٰى فَرَسٍ وَّكَّلَ بِهٖ رَجُلًا

۱۱۵۴۔ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے، کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے یرموک کی جنگ کے موقعہ پر کہا، آپ حملہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرتے، آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے ان پر زور کا حملہ کر دیا تو پھر تم لوگ پیچھے رہ جاؤ گے۔ سب حضرات بولے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے (بلکہ آپ کا ساتھ دیں گے) چنانچہ آپ نے دشمن (رومی فوج) پر حملہ کر دیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ کوئی بھی (مسلمان) نہیں تھا۔ پھر (مسلمان فوج کی طرف) آنے لگے تو رومیوں نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور شانے پر دو کاری زخم لگائے۔ جو زخم بدر کی لڑائی کے موقعہ پر آپ کو لگا تھا وہ ان دونوں زخموں کے درمیان میں پڑ گیا تھا۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ یرموک کی لڑائی کے موقعہ پر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر کل دس سال کی تھی (چونکہ بہادری اور فروسیت کا جوہر رکھتے تھے) اس لئے آپ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی نگرانی میں دے دیا (کہ کہیں جنگ میں یہ بھی شریک نہ ہو جائیں)۔

(۱۱۵۵) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَآءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَّكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا مَانُرٰى يَنْطَلِقُ اِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَائِهِمْ يَافُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ

۱۱۵۵۔مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہوں نے روح بن عبادہ سے سنا۔ ان سے سعید بن ابی عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قریش کے چوبیس سردار (جو قتل کر دیئے گئے تھے) بدر کے ایک بہت ہی گندے اور اندھیرے کنوئیں میں پھینک دیئے گئے تھے۔ عادت مبارکہ تھی کہ آنحضور ﷺ جب دشمن پر غالب آتے تو میدان جنگ میں تین دن تک قیام فرماتے۔ جنگ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپ ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا اور آپ ﷺ روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے اصحابؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ صحابہؓ نے کہا، غالباً آپ ﷺ کسی ضرورت کے لئے تشریف لے

وَّيَافُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَاوَعَدَرَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَآاَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَآ اَقُوْلُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّتَصْغِيْرًا وَّنِقْمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا

جا رہے ہیں، آخر آپ ﷺ اس کنوئیں کے کنارے آ کر کھڑے ہو گئے اور کفار قریش کے سرداروں کے (جو قتل کر دیئے گئے تھے اور اسی کنوئیں میں ان کی لاشیں پھینک دی گئی تھیں) نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ لے کر آپ ﷺ انہیں آواز دینے لگے اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا آج تمہارے لئے یہ بات بہتر نہیں تھی کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی، بے شک ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہو گیا (یعنی ثواب اور فتح و کامیابی کا) تو کیا تمہارے رب کا تمہارے متعلق جو وعدہ تھا (عذاب کا) وہ بھی تمہیں پوری طرح مل گیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے، یا رسول اللہ (ﷺ) آپ (ﷺ) ان لاشوں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے ہو، قتادہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا تھا (اس وقت) تاکہ آنحضور ﷺ انہیں اپنی بات سنا دیں، ان کی توبیخ، ذلت، نامرادی اور حسرت وندامت کی توثیق کے لئے۔

(۱۱۵۶) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو هُمْ قُرَيْشٌ وَّمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللّٰهِ وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَالْبَوَارِ قَالَ النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ

۱۱۵۶۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، قرآن مجید کی آیت "الذین بدلوا نعمة اللّٰه کفراً" کے بارے میں، آپ ﷺ نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ یہ کفار قریش تھے۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد قریش تھے اور رسول اللہ ﷺ اللہ کی نعمت تھے۔ کفار قریش نے اپنی قوم کو دارالبوار یعنی جہنم میں جھونک دیا، جنگ بدر کے موقعہ پر۔

(۱۱۵۷) حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَآئِشَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ فَقَالَتْ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيْئَتِهٖ وَاِنَّ اَهْلَهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ الْاٰنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۵۷۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ عذاب میت پر اس کی بدعملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے گھر والے ہیں

وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيْبِ وَفِيْهِ قَتْلٰى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ اِنَّهُمْ يَسْمَعُوْنَ مَآاَقُوْلُ اِنَّمَا قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ تَقُوْلُ حِيْنَ تَبَوَّؤُا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ

کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے بدر کے اس کنویں پر کھڑے ہو کر جس میں مقتولین مشرکین کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں، ان کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں، یہ اسے سن رہے ہیں۔ تو آپ کے فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اب انہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان سے میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ''آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور جو لوگ قبر میں دفن ہو چکے انہیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے) جو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا چکے ہیں۔

(۱۱۵۸)حَدَّثَنِىْ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَاوَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّمَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِىْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَالْحَقُّ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَاَتِ الْاٰيَةَ

۱۱۵۸۔ مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے کنویں پر کھڑے ہو کر فرمایا، کیا جو کچھ تمہارے رب نے تمہارے لئے وعدہ کر رکھا تھا، اسے تم نے حق پا لیا، پھر آپ نے فرمایا، جو کچھ میں نے کہا ہے، یہ اب بھی اسے سن رہے ہیں۔ اس حدیث کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا تو آپ نے کہا کہ آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ انہوں نے اب جان لیا ہوگا کہ جو کچھ میں نے ان سے کہا تھا وہ حق تھا۔ اس کے بعد آپ نے آیت ''بے شک آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے'' پوری پڑھی۔

باب ۴۷۶. فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

۴۷۶۔ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کی فضیلت۔

(۱۱۵۹)حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اُصِيْبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَ تْ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّىْ فَاِنْ يَكُنْ فِى الْجَنَّةِ اَصْبِرُ وَاَحْتَسِبُ وَ اِنْ تَكُ الْاُخْرٰى تَرٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ اَوَهَبِلْتِ اَوَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِىَ اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ وَاِنَّهٗ فِىْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ

۱۱۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ، جو ابھی نو عمر تھے۔ بدر کے موقعہ پر شہید ہو گئے تھے (پانی پینے کے لئے حوض پر آئے تھے کہ ایک تیر، نے شہید کر دیا) پھر ان کی والدہ (ربیع بنت النضر رضی اللہ عنہا۔ انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنا تعلق تھا، اگر وہ اب جنت میں ہے تو میں اس پر صبر کروں گی اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھوں گی، اور اگر کہیں دوسری جگہ ہے تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس حال میں ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، خدا تم پر رحم کرے، کیا دیوانی

ہوئی جارہی ہو، کیا وہاں کوئی ایک جنت ہے؟ بہت سی جنتیں ہیں اور تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔

(۱۱۶۰) حَدَّثَنِی اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَیْنَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَیْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلَی الْمُشْرِكِیْنَ فَاَدْرَكْنَاهَا تَسِیْرُ عَلٰی بَعِیْرٍ لَهَاحَیْثُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَامَعَنَا كِتَابٌ فَاَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَاكَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَاَتِ الْجِدَّ اَهْوَتْ اِلٰی حُجْزَتِهَا وَهِیَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَآءٍ فَاَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ فَدَعْنِیْ فَلْاَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاحَمَلَكَ عَلٰی مَاصَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَّاللّٰهِ مَابِیْ اَنْ لَااَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْتُّ اَنْ یَّكُوْنَ لِیْ عِنْدَ الْقَوْمِ یَدٌ یَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ اِلَّالَهٗ هُنَاكَ مِنْ عَشِیْرَتِهٖ مَنْ یَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَهٗ اِلَّا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهٗ قَدْخَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ فَدَعْنِیْ فَلْاَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ اَلَیْسَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ اِلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ

۱۱۶۰۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن ادریس نے خبر دی، کہا کہ میں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے سنا، انہوں نے سعد بن عبیدہ سے، انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے، ابومرثد اور زبیر (رضی اللہ عنہم) کو رسول اللہ ﷺ نے ایک مہم پر بھیجا۔ ہم سب شہسوار تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ سیدھے چلے جاؤ۔ جب روضہ خاخ پر پہنچو گے تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لئے ہوئے ہوگی جسے حاطب بن ابی بلتعہ (رضی اللہ عنہ) نے مشرکین کے نام بھیج رکھا ہے، چنانچہ آنحضور ﷺ نے جس جگہ کی نشان دہی کی تھی ہم نے وہیں اس عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پالیا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی تو واقعی ہمیں بھی کوئی خط نہیں ملا۔ لیکن ہم نے کہا کہ آنحضور ﷺ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی، خط نکالو، ورنہ ہم تمہیں ننگا کر دیں گے جب اس نے ہمارا سخت رویہ دیکھا تو ازار باندھنے کی جگہ کی طرف اپنا ہاتھ لے گئی وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھی اور اس نے خط نکال کر ہمارے حوالے کیا ہم اسے لے کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے (حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ) اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، آنحضور ﷺ مجھے حکم عنایت فرمائیے کہ اس کی گردن ماردوں، لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے یہ طرز عمل کیوں اختیار کیا تھا؟ حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، خدا گواہ ہے یہ وجہ ہرگز نہیں تھی کہ اللہ، اس کے رسول پر میرا ایمان باقی نہیں رہا تھا، میرا مقصد تو صرف اتنا تھا کہ قریش پر اس طرح میرا ایک احسان ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے وہ (مکہ میں باقی رہ جانے والے) میرے اہل و مال کی حفاظت کریں گے۔ آپ کے اصحاب میں جتنے بھی حضرات (مہاجرین) ہیں ان سب کا قبیلہ وہاں موجود ہے اور اللہ کے حکم سے وہاں وہ ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے سچی بات بتادی اور تم لوگوں کو چاہئے کہ ان کے متعلق اچھی بات ہی کہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی

عَيْنَا عُمَرَ وَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ

کہ اس شخص نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن ماردوں، آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، کیا یہ اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال کو پہلے ہی سے جانتا تھا اور وہ خود فرما چکا ہے کہ تمہارا جو جی چاہے کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی، (یا آپ نے یہ فرمایا کہ) میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کی، اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔

باب۔ ۴۷۷

(۱۱۶۱) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِالْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِیْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ وَّالزُّبَیْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ

باب ۴۷۷:

۱۱۶۱۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواحمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمزہ بن ابی اسید اور زبیر بن منذر بن ابی اسید نے اور ان سے ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے موقعہ پر ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب کفار تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر برسانا شروع کر دینا اور (جب تک دور ہیں) اپنے تیروں کو محفوظ رکھو۔

(۱۱۶۲) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِیْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ وَّالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ یَعْنِیْ کَثَرُوْکُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ

۱۱۶۲۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابواحمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے، ان سے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید نے اور ان سے ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب تمہارے قریب کفار آ جائیں یعنی حملہ و ہجوم کریں (اور اتنے قریب آ جائیں کہ تم اپنے تیر کا نشانہ انہیں بنا سکو) تو پھر ان پر تیر برسانے شروع کر دینا اور اب (جب تک وہ اتنے قریب نہیں ہیں) اپنے تیر کو محفوظ رکھو۔

(۱۱۶۳) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الرُّمَاةِ یَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جُبَیْرٍ فَاَصَابُوْامِنَّا سَبْعِیْنَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُه' اَصَابُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِیْنَ وَمِائَةً سَبْعِیْنَ اَسِیْرًا وَّسَبْعِیْنَ قَتِیْلًا قَالَ اَبُوْسُفْیَانَ یَوْمٌ بِیَوْمٍ

۱۱۶۳۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے احد کی لڑائی میں تیر اندازوں پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا تھا۔ اس لڑائی میں ہمارے ستر (۷۰) آدمی شہید ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب سے بدر کی لڑائی کے موقعہ پر ایک سو چالیس مشرکین کو نقصان پہنچا تھا۔ ستر (۷۰) ان میں سے قتل کر دیئے گئے تھے، اور ستر (۷۰)

بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ

قیدی بنا کر لائے گئے تھے۔ اس پر ابو سفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی کی مثال ہے بھی ڈول کی سی۔

(۱۱۶۴) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاِذَا الْخَيْرُ مَاجَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

۱۱۶۴۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، غالباً نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کہ آپ نے فرمایا، خیر و بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ ہمیں احد کی لڑائی کے بعد عنایت فرمائی، اور خلوص عمل کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا۔

(۱۱۶۵) حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَآ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِنِّيْ لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا لْتَفَتُّ فَاِذَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ يَسَارِيْ فَتَيَانِ حَدِيْثَا السِّنِّ فَكَاَنِّيْ لَمْ اٰمَنْ بِمَكَانِهِمَا اِذْقَالَ لِيْ اَحَدُهُمَا سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهٖ يَاعَمِّ اَرِنِيْ اَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ يَاابْنَ اَخِيْ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ عَاهَدْتُّ اللّٰهَ اِنْ رَاَيْتُهٗ اَنْ اَقْتُلَهٗ اَوْاَمُوْتَ دُوْنَهٗ فَقَالَ لِيَ الْاٰخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ فَمَا سَرَّنِيْ اَنِّيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَا نَهُمَا فَاَشَرْتُ لَهُمَا اِلَيْهِ فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتّٰى ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَآءَ

۱۱۶۵۔ مجھ سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطہ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بدر کی لڑائی کے موقعہ پر میں صف میں کھڑا تھا۔ میں نے مڑ کے دیکھا تو میری داہنی اور بائیں طرف دو نوجوان کھڑے تھے، ابھی میں ان کے متعلق کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ ایک نے مجھ سے چپکے سے پوچھا، تاکہ اس کا ساتھی سننے نہ پائے، چچا! مجھے ابو جہل کو دکھا دیجئے، میں نے کہا، بھتیجے، تم اسے دیکھ کے کیا کرو گے؟ اس نے کہا، میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو یا اسے قتل کر کے رہوں گا یا پھر خود اپنی جان دے دوں گا؟ دوسرے نوجوان نے بھی اپنے ساتھی سے چھپاتے ہوئے مجھ سے یہی بات پوچھی، آپ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں کے درمیان میں کھڑے ہو کر مجھے مسرت محسوس ہوئی۔ میں نے اشارے سے انہیں ابو جہل کو دکھایا۔ وہ دونوں باز کی طرح اس پر جھپٹے اور آخر اسے مار گرایا۔ یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔

(۱۱۶۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ اُسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدْاَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ

۱۱۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی کہا کہ مجھے عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں شامل تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم ﷺ نے دس جاسوس بھیجے اور ان کا امیر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہوتے ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مقام ہدہ پر پہنچے تو بنی ہذیل کے ایک قبیلہ کو ان کے آنے کی اطلاع مل گئی اس قبیلہ کا نام بنی لحیان تھا چنانچہ اس کے تقریباً

وَلِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ
اقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَاكَلَهُمُ التَّمْرَ فِيْ
مَنْزِلٍ نَزَلُوْهُ فَقَالُوْا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوْا اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا
حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ لَجَؤُا اِلٰى مَوْضِعٍ
اَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمْ اَنْزِلُوْا فَاعْطُوْا
اَيْدِيَكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اَنْ لَّانَقْتُلَ مِنْكُمْ
اَحَداً فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَيُّهَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَلاَ
اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْعَنَّا نَبِيَّكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا
عَاصِمًا وَّنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ
مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَّزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا
اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ
بِهَاقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ
لَااَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَآءِ اُسْوَةً تُرِيْدُ الْقَتْلٰى
فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ
بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ
بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُوالْحٰرِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا
وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحٰرِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ
فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَ هُمْ اَسِيْرًا حَتّٰى اَجْمَعُوْا قَتْلَهٗ
فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحٰرِثِ مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ
بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى اَتَاهُ
فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهٖ قَالَتْ
فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ اَتَخْشَيْنَ اَنْ
اَقْتُلَهٗ مَاكُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُ
اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ يَوْمًا
يَاْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ
وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَّزَقَهُ
اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي
الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ
فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَااَنْ تَحْسَبُوْا

سو تیر انداز ان حضرات کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشان قدم کے انداز پر چلنے لگے۔ آخر اس جگہ بھی پہنچ گئے جہاں بیٹھ کر ان حضرات نے کھجور کھائی تھی، انہوں نے کہا کہ یہ یثرب (مدینہ) کی کھجور (کی گٹھلیاں) ہیں اب پھر وہ ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان کی نقل و حرکت کو محسوس کرلیا تو ایک (محفوظ) جگہ پر پناہ لی۔ قبیلہ والوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور ہماری حراست خود سے قبول کرلو تو تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے کسی فرد کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مسلمانو! میں کسی کافر کی پناہ میں نہیں اتر سکتا۔ پھر آپ نے دعا کی اے اللہ! ہمارے حالات کی اطلاع اپنے نبی ﷺ کو کر دیجئے۔ آخر قبیلہ والوں نے مسلمانوں پر تیراندازی کی اور عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے وعدہ پر تین صحابہ اتر آئے۔ یہ حضرات، حضرت خبیب، زید بن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی تھے (رضی اللہ عنہم)۔ قبیلہ والوں نے جب ان حضرات پر قابو پالیا تو ان کی کمان سے تانت نکال کر اسی سے انہیں باندھ دیا۔ تیسرے صحابی نے فرمایا۔ یہ تمہاری پہلی بدعہدی ہے'' میں تمہارے ساتھ کبھی نہیں جا سکتا، میرے لئے تو انہیں کی زندگی نمونہ و مثال ہے، آپ کا اشارہ ان حضرات کی طرف تھا جو ابھی شہید کئے جا چکے تھے۔ کفار نے انہیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ جانے پر تیار نہ ہوئے (تو انہوں نے آپ کو بھی شہید کر دیا) اور خبیب اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے اور (مکہ میں لے جا کر) انہیں بیچ دیا۔ یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ چنانچہ حارث بن عامر بن نوفل کے لڑکوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ آپ نے ہی بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو آپ ان کے یہاں قید رہے، آخر انہوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا، انہیں دنوں حارث کی کسی لڑکی سے آپ نے استرا مانگا، موئے زیر ناف بنانے کے لئے۔ اس نے دے دیا۔ اس وقت اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس (کھیلتا ہوا) چلا گیا، اس عورت کی غفلت میں، پھر جب وہ آپ کی طرف آئے تو دیکھا کہ بچہ آپ کی ران پر بیٹا ہے اور استرا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بیان کیا کہ یہ دیکھتے ہی وہ اس درجہ گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ

اَنَّ مَابِیْ جَزَعٌ لزِدْتُّ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًاثُمَّ اَنْشَا یَقُوْلُ فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ وَ ذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَا یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شَلْوٍ مُّمَزَّعٍ ثُمَّ قَامَ اِلَیْہِ اَبُوْسَرْوَعَۃَ عُقْبَۃُ ابْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَہٗ وَکَانَ خُبَیْبٌ ھُوَ سَنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوۃَ وَاَخْبَرَ اَصْحَابَہٗ یَوْمَ اُصِیْبُوْا خَبَرَھُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلٰی عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِیْنَ حُدِّثُوْا اَنَّہٗ قُتِلَ اَنْ یُؤْتُوْا بِشَیْءٍ مِّنْہُ یُعْرَفُ وَکَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِیْمًا مِّنْ عُظَمَائِھِمْ فَبَعَثَ اللّٰہُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّۃِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْہُ مِنْ رُسُلِھِمْ فَلَمْ یَقْدِرُوْآ اَنْ یَّقْطَعُوْا مِنْہُ شَیْئًا وَّقَالَ کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ ذَکَرُوْا مَرَارَۃَ ابْنَ الرُّبَیِّعِ الْعَمْرِیَّ وَ ھِلَالَ بْنَ اُمَیَّۃَ الْوَاقِفِیَّ رَجُلَیْنِ صَالِحَیْنِ قَدْ شَھِدَا بَدْرًا

نے اس کی گھبراہٹ کو محسوس کر لیا اور فرمایا کیا تمہیں اس کا خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا، یقین رکھو میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں نے کبھی کوئی قیدی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا، خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک دن انہیں انگور کے ایک خوشہ سے انگور کھاتے دیکھا جو ان کے ہاتھ میں تھا، حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی روزی تھی جو اس نے خبیب رضی اللہ عنہ کے لئے بھیجی تھی۔ پھر بنو حارثہ انہیں قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر لے جانے لگے، تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت دے دو۔ انہوں نے اس کی اجازت دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا، خدا گواہ ہے، اگر تمہیں یہ خیال نہ ہونے لگتا کہ میں پریشانی کی وجہ سے (دیر تک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دیر تک پڑھتا۔ پھر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان میں سے ایک ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ اور یہ اشعار پڑھے ''جب کہ میں اسلام پر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس پہلو پر پچھاڑا جائے گا، اور یہ صرف اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہے، اگر وہ چاہے گا تو میرے جسم کے ایک ایک جوڑ پر ثواب عطا فرمائے گا۔'' اس کے بعد ابو سروعہ عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انہیں شہید کر دیا۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر اس مسلمان کے جسے قید کر کے قتل کیا جائے، نماز کی سنت قائم کی ہے (قتل سے پہلے دو (۲) رکعت)۔ ادھر جس دن ان صحابہؓ پر مصیبت نازل ہوئی تھی آنحضور ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو اسی دن اس کی اطلاع دے دی تھی۔ قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم ابن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے تا کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جا سکے، کیونکہ آپ نے بھی (بدر میں) ان کے ایک سردار کو قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر بادل کی طرح شہد کی مکھیوں کے پرندے بھیج دیئے اور انہوں نے آپؓ کے جسم کی کفار قریش کے ان فرستادوں سے حفاظت کی۔ چنانچہ وہ آپؓ کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اپنی طویل حدیث میں) کہ میرے سامنے لوگوں نے مرارہ بن

ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا (جو غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے) کہ وہ صالح صحابہ میں سے ہیں اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

(۱۱۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَلَه' اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ اِلَيْهِ بَعْدَ اَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ

۱۱۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے نافع نے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن ذکر کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ، جو بدری صحابی تھے، بیمار ہیں۔ دن چڑھ چکا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سوار ہو کر ان کے پاس تشریف لے گئے۔ اتنے میں جمعہ کا وقت قریب ہو گیا اور آپ جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکے۔

(۱۱۶۸) وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُه' اَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَيَسْاَ لَهَا عَنْ حَدِيْثِهَا وَعَنْ مَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُه' اَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحٰرِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَّضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُوالسَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِيْ اَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ فَاِنَّكِ وَاللّٰهِ مَآاَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُه' عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْحَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَا لِيْ تَابَعَه' اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ

۱۱۶۸۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا۔ کہ وہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں اور ان سے ان کے واقعہ کے متعلق پوچھیں کہ جب انہوں نے آنحضور ﷺ سے مسئلہ پوچھا تھا تو آپ نے ان سے کیا فرمایا تھا۔ چنانچہ انہوں نے میرے والد کو اس کے جواب میں لکھا کہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ہے کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ آپ کا تعلق بنی عامر بن لوی سے تھا اور آپ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ پھر حجۃ الوداع کے موقعہ پر ان کی وفات ہو گئی تھی اور اس وقت وہ حمل سے تھیں۔ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے کچھ ہی دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ نفاس کے ایام جب وہ گذار چکیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لئے انہوں نے اچھے کپڑے پہنے اس وقت بنوعبدالدار کے ایک صحابی ابوالسنابل بن بعکک ان کے یہاں گئے اور ان سے کہا۔ میرا خیال ہے کہ تم نے نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لئے یہ زیب و زینت کی ہے۔ کیا نکاح کا ارادہ ہے؟ لیکن خدا کی قسم، جب تک چار مہینے دس دن نہ گذر جائیں (سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کو) تم نکاح کے قابل نہیں ہوگی۔ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ابوالسنابل نے یہ بات مجھ سے کہی تو میں نے شام ہوتے ہی کپڑے پہنے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق میں نے آپ سے سوال کیا۔ آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ولادت کے بعد واقعی

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّسَاَلْنَاهُ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلٰی بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِیَاسِ بْنِ الْبُکَیْرِ وَکَانَ اَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا اَخْبَرَهٗ

عدت سے نکل چکی ہوں اور اگر میں چاہوں تو نکاح کر سکتی ہوں۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے ابن وہب کے واسطہ سے کی، ان سے یونس نے بیان کیا اور لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، (آپ نے بیان کیا کہ) ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بنو عامر بن لوی کے مولا محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے خبر دی کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے انہیں خبر دی اور ان کے والد بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

باب۴۷۸. شُهُوْدِ الْمَلٰئِكَةِ بَدْرًا

۴۷۸۔ جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت۔

(۱۱۶۹) حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَکَانَ اَبُوْهُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاتَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ کَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَکَذٰلِکَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ

۱۱۶۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں جریر نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے، انہیں معاذ بن رفاعہ بن رافع رزقی نے اپنے والد (رفاء بن رافع رضی اللہ عنہ) کے واسطہ سے، اس کے والد بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے یہاں مرتبہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل، یا آنحضور ﷺ نے اسی طرح کا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ملائکہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے ان کا بھی مرتبہ یہی ہے۔

(۱۱۷۰) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ یَّحْیٰی عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَّکَانَ رِفَاعَةُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَکَانَ رَافِعٌ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ فَکَانَ یَقُوْلُ لِابْنِهٖ مَایَسُرُّنِیْ اَنِّیْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَاَلَ جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

۱۱۷۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے معاذ بن رفاعہ بن رافع نے، رفاعہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور (ان کے والد) رافع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ تو آپ نے اپنے صاحبزادے (رفاعہ رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کرتے تھے کہ بیعت عقبہ کی شرکت کے مقابلے میں بدر کی شرکت مجھے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔

(۱۱۷۱) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَنَّ مَلَکًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ یَّحْیٰی اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ الْهَادِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ کَانَ مَعَهٗ یَوْمَ حَدَّثَهٗ مُعَاذٌ هٰذَاالْحَدِیْثَ فَقَالَ یَزِیْدُ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۱۱۷۱۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں یزید نے خبر دی، انہیں یحییٰ نے خبر دی اور انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے سنا، کہ ایک فرشتے نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ یزید بن ہاد نے انہیں خبر دی کہ جس دن معاذ بن رفاعہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی تو وہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ یزید نے بیان کیا کہ معاذ نے فرمایا تھا کہ پوچھنے والے جبریل علیہ السلام تھے۔

(۱۱۷۲) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِیْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَیْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ

۱۱۷۲۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا تھا، یہ ہیں جبریل علیہ السلام، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اور ہتھیار بند۔

باب ۔ ۴۷۹

(۱۱۷۳) حَدَّثَنِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ اَبُوْ زَیْدٍ وَلَمْ یَتْرُكْ عَقِبًا وَّكَانَ بَدْرِیًّا

۱۱۷۳۔ مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوزید رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور آپ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

(۱۱۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَاسَعِیْدِ بْنِ مَالِكٍ الْخُدْرِیَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَیْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا مِّنْ لُّحُوْمِ الْاَضْحٰی فَقَالَ مَااَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰی اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰی اَخِیْهِ لِاُمِّهٖ وَكَانَ بَدْرِیًّا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْضٌ لِّمَا كَانُوْا یَنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضْحٰی بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ

۱۱۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیا کی، کہا کہ مجھ سے یحیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے ابن خباب رضی اللہ عنہ نے کہ ابوسعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ سفر سے واپس آئے تو ان کے گھر والے قربانی کا گوشت ان کے لئے لائے، انہوں نے فرمایا کہ میں اسے اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جب تک اس کا حکم نہ معلوم کرلوں (کیونکہ ابتداء اسلام میں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کردی گئی تھی) چنانچہ آپ اپنی والدہ کی طرف سے ایک بھائی کے پاس گئے، وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے یعنی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے بتایا کہ بعد میں وہ حکم منسوخ کردیا گیا تھا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت کی گئی تھی۔

(۱۱۷۵) حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ الزُّبَیْرُ لَقِیْتُ یَوْمَ بَدْرٍ عُبَیْدَةَ بْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا یُرٰی مِنْهُ اِلَّا عَیْنَاهُ وَهُوَ یُكْنٰی اَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ اَنَااَبُوْذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَیْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهٗ فِیْ عَیْنِهٖ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ الزُّبَیْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِیْ عَلَیْهِ ثُمَّ تَمَطَّاْتُ فَكَانَ الْجَهْدُ اَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنٰی طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَاَلَهٗ اِیَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی

۱۱۷۵۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر میری مڈبھیڑ عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہوگئی۔ اس کا سارا جسم لوہے سے ڈھکا ہوا تھا اور صرف آنکھ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی، کہنے لگا کہ میں ابوذات الکرش ہوں۔ میں نے چھوٹے نیزے سے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ ہی کو نشانہ بنایا۔ چنانچہ اس زخم سے وہ مرگیا۔ ہشام نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ زبیر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا اَبُوْبَكْرٍ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ سَاَلَهَآاِيَّاهُ عُمَرُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ اَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَ قَعَتْ عِنْدَ اٰلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَه' حَتّٰى قُتِلَ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں نے اپنا پاؤں اس کے اوپر رکھ کر پورا زور لگایا اور بڑی دشواری سے وہ نیزہ اس کی آنکھ سے نکال سکا۔ اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کا وہ نیزہ عاریۃً طلب فرمایا تو آپؓ نے پیش کر دیا۔ جب حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ نے اسے واپس لے لیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انہیں بھی دے دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا، آپ نے انہیں بھی دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ نے اسے لے لیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انہیں بھی دے دیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ نیزہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے پاس۔ اس کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور آپ کے پاس ہی وہ رہا، یہاں تک کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔

(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْاِدْرِيْسَ عَائِذُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايِعُوْنِيْ

۱۱۷۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، کہ مجھ سے عہد کرو۔

(۱۱۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَااللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَاحُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَّاَنْكَحَه' بِنْتَ اَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَ هُوَمَوْلًى لِاِمْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلاً فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيْرَاثِهٖ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

۱۱۷۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں عروہ بن زبیر نے اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے، نے سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا اور ان کی اپنی بھانجی ہند بنت ولید بن عتبہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر دی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے مولا تھے، جیسے نبی کریم ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسی کی طرف اسے منسوب کر کے پکارتے تھے، اور منہ بولا بیٹا اس کی میراث کا بھی وارث ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''انہیں ان کے آباء کی طرف منسوب کر کے پکارو۔'' تو سہلہ رضی اللہ عنہا آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ پھر تفصیل سے آپ

نے حدیث بیان کی۔

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ من قُتِلَ مِنْ اٰبَآئِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتّٰى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَّفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَافِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْلِي هٰكَذَا وَ قُوْلِي مَاكُنْتِ تَقُوْلِيْنَ

۱۱۷۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے، ان سے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے بیان کیا کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی، نبی کریم ﷺ اسی کی صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے جیسے اب تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ چند بچیاں دف بجا رہی تھیں اور وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جن میں ان کے خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انہیں اشعار میں ایک لڑکی نے یہ مصرعہ بھی پڑھا کہ "ہم میں نبی ﷺ ہیں جو کل ہونے والی بات جانتے ہیں۔" آنحضور ﷺ نے فرمایا، یہ نہ پڑھو، جو پہلے تم پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو۔

(۱۱۷۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْطَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ يُرِيْدُ التَّمَاثِيْلَ الَّتِي فِيْهَا الْاَرْوَاحُ

۱۱۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری نے۔ ح۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ آنحضور ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو، آپ کی مراد جاندار کی تصویر سے تھی۔

(۱۱۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَ انُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ح حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِيْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ اَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاتِيَ بِاِذْخِرٍ فَاَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهٗ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ فَنَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ

۱۱۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی۔ ح۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، انہیں علی بن حسین نے خبر دی، انہیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کی غنیمت میں سے مجھے ایک اونٹنی ملی تھی اور اسی جنگ کی غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کا جو "خمس" کے طور پر حصہ مقرر کیا تھا اس میں سے بھی آنحضور ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی عنایت فرمائی تھی۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ آنحضور ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کرالاؤں، اس لئے میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے بات چیت کی کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس لائیں، میرا ارادہ تھا کہ میں اس

مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِ فَایَ مُنَاخَانِ اِلٰی جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰی جَمَعْتُ مَاجَمَعْتُ فَاِذَا اَنَا بِشَارِ فَیَّ قَدْ اُجِبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوْا فَعَلَه' حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عِنْدَه' قَيْنَةٌ وَّاَصْحَابُه' فَقَالَتْ فِيْ غِنَآئِهَا اَلَا يَاحَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ فَوَثَبَ حَمْزَةُ اِلَى السَّيْفِ فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَ هُمَا وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِ هِمَآ قَالَ عَلِیٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَه' زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ لَقِيْتُ فَقَالَ مَالَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَیَّ فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَافِیْ بَيْتٍ مَّعَه' شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهٖ فَارْتَدٰی ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِیْ وَاتَّبَعْتُه' اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰی جَآءَ الْبَيْتَ الَّذِیْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَه' فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُّحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلٰی رُكْبَتِهٖ ثُمَّ صَعِدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِّاَبِیْ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰی فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَه'

گھاس کو سناروں کے ہاتھ بیچ دوں گا اور اس کی قیمت ولیمہ کی دعوت میں لگاؤں گا۔ میں ابھی اپنی اونٹنیوں کے لئے پالان، ٹوکرے اور رسیاں جمع کر رہا تھا۔ اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے حجرہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں جن انتظامات میں تھا جب وہ پورے ہو گئے تو (اونٹنیوں کو لینے آیا) وہاں یہ منظر تھا کہ ان کے کوہان کسی نے کاٹ دیئے تھے اور کوکھ چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا۔ میں نے پوچھا، یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے، اور وہ ابھی اسی حجرہ میں موجود ہیں، انصار کے ساتھ شراب نوشی کی ایک مجلس میں، ان کے پاس ایک گانے والی اور ان کے دوست واحباب ہیں۔ گانے والی نے گاتے ہوئے جب یہ مصرعہ پڑھا "ہاں، اے حمزہ! یہ عمدہ اور فربہ اونٹنیاں" تو حمزہ نے کود کر اپنی تلوار تھامی اور ان دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے کوکھ چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ آنحضور ﷺ نے میرے رنج و غم کو پہلے ہی بھانپ لیا اور دریافت فرمایا، کیا بات پیش آئی؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ) آج جیسی تکلیف دہ بات کبھی پیش نہیں آئی تھی، حمزہ (رضی اللہ عنہ) نے میری دونوں اونٹنیوں کو پکڑ کے ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کی کوکھ چیر ڈالی، وہ یہیں ایک گھر میں شراب کی مجلس جمائے بیٹھے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر آپ تشریف لے چلے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی ساتھ ساتھ ہو لئے۔ جب اس گھر کے قریب آپ تشریف لائے جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے تو آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آنحضور ﷺ کو اندر جانے کی اجازت ملی تو آپ اندر تشریف لے گئے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر انہیں تنبیہ فرمائی، حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں مست تھے اور ان کی آنکھیں سرخ تھیں، انہوں نے آنحضور ﷺ کی طرف نظر اٹھائی، پھر ذرا اور اوپر اٹھائی اور آپ کے گھٹنوں پر دیکھنے لگے، پھر اور نظر اٹھائی اور آپ کے چہرہ پر دیکھنے لگے، پھر کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو، آنحضور ﷺ سمجھ گئے کہ وہ اس وقت مدہوش ہیں۔ اس لئے آپ فوراً الٹے پاؤں واپس آ گئے اور اس گھر سے باہر نکل

(١١٨١) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ قَالَ انْفَذَه، لَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیْ سَمِعَهٗ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ اَنَّ عَلِیًّا كَبَّرَ عَلٰی سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ فَقَالَ اِنَّه، شَهِدَ بَدْرًا

(١١٨٢) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّه، سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِیْنَ تَاَیَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِیِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّیَ بِالْمَدِیْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِیْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَانْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ فَقَالَ قَدْ بَدَالِیَ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِیْتُ اَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ شَیْئًا فَكُنْتُ عَلَیْهِ اَوْجَدَ مِنِّیْ عَلٰی عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِیَّاهُ فَلَقِیَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَیَّ حِیْنَ عَرَضْتَ عَلَیَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَیْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّه، لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَیْكَ فِیْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا

آئے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

۱۱۸۱۔ مجھ سے محمد بن عباد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ ہمیں یہ روایت ابن الاصبہانی سے پہنچی اور انہوں نے ابن معقل سے سنا کہ علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۱۱۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی، آپ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں تھے اور بدر کی لڑائی میں آپ نے شرکت کی تھی اور مدینہ میں آپ کی وفات ہوگئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری ملاقات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے حفصہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اس کا نکاح میں آپ سے کر دوں۔ انہوں نے کہا کہ میں سوچوں گا۔ اس لئے میں چند دنوں کے لئے ٹھہر گیا، پھر انہوں نے کہا کہ میری رائے یہ ہوئی ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میری ملاقات ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے بھی میں نے یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کا یہ طرز عمل، عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ میرے لئے باعث تکلیف ہوا۔ کچھ دنوں میں نے اور توقف کیا تو نبی کریم ﷺ نے خود حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنحضور سے کر دیا۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو انہوں نے کہا، غالباً آپ کو میرے اس طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہوگی کہ جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے حفصہؓ کے متعلق مجھ سے بات کی تو میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ ہاں ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ آپ کی بات کا میں نے صرف اس لئے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات آ چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا تذکرہ فرمایا ہے میں آنحضور ﷺ کے راز کو کھولنا نہیں چاہتا تھا اور اگر آپ ﷺ اپنا ارادہ بدل دیتے تو میں ضرور ان سے نکاح کرتا۔

(۱۱۸۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ اَبَامَسْعُوْدِ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِه صَدَقَةٌ

۱۱۸۳۔ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی نے، ان سے عبداللہ بن یزید نے، انہوں نے ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انسان کا اپنے بال بچوں پر خرچ کرنا بھی باعث ثواب ہے (بشرطیکہ جائز طریقہ پر خرچ کرے)۔

(۱۱۸۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فِيْ اِمَارَتِهٖ اَخَّرَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْكُوْفَةِ فَدَخَلَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا اُمِرْتُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ

۱۱۸۴۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ان کے عہد خلافت میں یہ حدیث بیان کی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب کوفہ کے امیر تھے، تو انہوں نے ایک دن عصر کی نماز دیر سے پڑھی۔ اس پر زید بن حسن کے نانا ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ ان کے یہاں گئے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والے صحابہ میں تھے، اور کہا، آپ کو معلوم ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آئے (نماز کا طریقہ بتانے کے لئے) اور آپ نے نماز پڑھی اور آنحضور ﷺ نے (آپ کے پیچھے نماز پڑھی، پانچوں وقت کی نمازیں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح مجھے حکم ملا ہے۔ بشیر بن ابی مسعود بھی یہ حدیث اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔

(۱۱۸۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ اَبَامَسْعُوْدٍ وَهُوَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُه' فَحَدَّثَنِيْهِ

۱۱۸۵۔ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سورۂ بقرہ کی دو آیتیں (اٰمن الرسول سے آخر تک) ایسی ہیں کہ جو شخص انہیں رات میں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ پھر میں نے خود ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، آپ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے آپ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے حدیث مجھ سے بھی بیان کی۔

(۱۱۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّه' اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا

۱۱۸۶۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں محمود بن ربیع نے خبر دی کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں تھے، بدر میں شریک ہوئے تھے اور انصار میں سے تھے، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سے احمد بن صالح نے

اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ اَحَدُبَنِي سَالِمٍ وَّهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَه'

حدیث بیان کی، ان سے ابن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد سے جو بنی سالم کے سرداروں میں سے تھے۔ محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا جس کی روایت انہوں نے عتبان بن مالک سے کی تھی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

(۱۱۸۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَ اَكْبَرَ بَنِيْ عَدِيٍّ وَّكَانَ اَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُوْنٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ خَالُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

۱۱۸۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی۔ آپ قبیلہ بنی عدی کے عمر رسیدہ بزرگوں میں تھے (آپ نے بیان کیا کہ) عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا عامل بنایا تھا، آپ بدر کے معرکے میں شریک تھے اور عبداللہ بن عمر اور حفصہ رضی اللہ عنہم کے ماموں تھے۔

(۱۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَه' قَالَ اَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتُكْرِيْهَا اَنْتَ قَالَ نَعَمْ اَنَّ رَافِعًا اَكْثَرَ عَلٰى نَفْسِهٖ

۱۱۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی، بیان کیا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ ان کے دو چچاؤں، جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارع (کاشت کرنے والے) سے (مخصوص اور عرب میں مروج طریقوں سے) اجرت لینے سے منع کیا تھا۔ میں نے سالم سے کہا لیکن اجرت (لگان) لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، رافع رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر زیادتی کی تھی۔ ❶

(۱۱۸۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيْ قَالَ رَاَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعِ نِ الْاَنْصَارِيَّ

۱۱۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، انہوں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد لیثی سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ

❶ مقصد یہ ہے کہ کاشتکار سے زمین کا مالک جو اجرت اپنی زمین کے استعمال کی لے گا، اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو وہ جو عرب میں رائج تھیں کہ کھیت کے جس حصے میں زیادہ پیداوار ہوتی تھی اسے مالک اپنے لئے مخصوص کر لیتا تھا اور باقی کی پیداوار کاشتکار کو مل جاتی تھی۔ اسی طرح اور بھی بعض غیر منصفانہ طریقے تھے تو آنحضور ﷺ نے اس طرح زمین کی اجرت لینے سے منع فرمایا تھا۔ لیکن جہاں تک زمین پر نقد اجرت لینے کا سوال ہے، یعنی لگان، تو آنحضور ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا تھا، اسی طرح اس باب کے ان معاملات سے بھی منع نہیں کیا جو انصاف پر مبنی ہوں۔ تو رافع رضی اللہ عنہ جو ممانعت کو بالکل عام رکھتے ہیں۔ گویا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں۔ اس حدیث کے مضمون پر نوٹ گذر چکا ہے۔

وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا

کو دیکھا ہے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

(۱۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّه اَخْبَرَه اَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَه اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِبْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْاصَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَه فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَايَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَا فَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

۱۱۹۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ، جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھے، (نے بیان کیا کہ) آنحضور ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین، وہاں کا جزیہ لانے کے لئے بھیجا، آنحضور ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تھا۔ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے (جزیہ کا) جب انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فجر کی نماز آنحضور ﷺ کے ساتھ پڑھی (مسجد نبوی میں)۔ آنحضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو تمام انصار آپ کے سامنے آئے۔ آنحضور ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ اطلاع مل گئی ہے کہ ابوعبیدہ مال لے کر آئے ہیں! انہوں نے عرض کی، جی ہاں، یا رسول اللہ(ﷺ)! آنحضور ﷺ نے فرمایا، پھر تمہیں خوشخبری ہو اور جس سے تمہیں خوشی ہوگی اس کی امید رکھو، خدا گواہ ہے کہ مجھے تمہارے متعلق محتاجی سے ڈر نہیں لگتا، مجھے تو اس کا خوف ہے کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر پہلوں کی طرح اس کے لئے منافست کرو گے اور جس طرح وہ ہلاک ہو گئے تھے تمہیں بھی یہ چیز ہلاک کر کے رہے گی۔

(۱۱۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتّٰى حَدَّثَه اَبُوْلُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ عَنْهَا

۱۱۹۱۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انہیں نظر آ جاتا)، لیکن جب ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے گھر میں نکلنے والے سانپ کے مارنے سے منع کیا تھا تو آپ نے بھی اسے مارنا چھوڑ دیا تھا۔ (حدیث گذر چکی ہے)۔

(۱۱۹۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ

۱۱۹۲۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

ستاذنوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذن لنا فلنترك لابن اختنا عباس فداءه، قال الله لا تذرون منه درهما

حدیث بیان کی کہ انصار کے چند افراد نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی اور عرض کی کہ آپ ہمیں اجازت عنایت فرمائیں۔ ہم اپنے بھانجے عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں (جو بدر کی قید سے آزادی حاصل کرنے کے لئے انہیں ادا کرنا پڑتا) لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا، خدا گواہ ہے، ان کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

۱۱۹۳) حدثنا ابوعاصم عن ابن جريج عن لزهري عن عطاء بن يزيد عن عبيد الله بن عدي عن المقداد بن الاسود ح وحدثني اسحاق حدثنا عقوب ابن ابراهيم بن سعد حدثنا ابن اخي ابن شهاب عن عمه قال اخبرني عطاء بن يزيد الليثي ثم الجندعي ان عبيدالله ابن عدي بن الخيار خبره، ان ابن المقداد بن عمرو الكندي وكان حليفا لبني زهرة وكان ممن شهد بدرا مع رسول لله صلى الله عليه وسلم اخبره، انه، قال لرسول لله صلى الله عليه وسلم ارايت ان لقيت رجلا من الكفار فاقتتلنا فضرب احدى يدي بالسيف فقطعها ثم لاذمني بشجرة فقال اسلمت لله اقتله، يا رسول الله بعد ان قالها فقال رسول الله صلى لله عليه وسلم لا تقتله فقال يارسول الله انه، قطع احدى يدي ثم قال ذلك بعد ماقطعها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتقتله فان قتلته، فانه، بمنزلتك قبل ان تقتله، وانك بمنزلته قبل ان يقول كلمة التي قال

۱۱۹۳۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے، ان سے عبیداللہ بن عدی نے اور ان سے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے، ح۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے اپنے چچا (محمد بن مسلم بن شہاب) کے واسطہ سے بیان کیا، انہیں عطاء بن یزید لیثی ثم الجندعی نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی اور انہیں مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ نے، آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کرنے والوں میں تھے، انہوں نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، اگر کسی موقعہ پر میری مڈبھیڑ کسی کافر سے ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپے ہو جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ ڈالے، پھر (جب میں اس پر غالب ہونے لگوں تو) وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے اور کہنے لگے کہ "میں اللہ پر ایمان لایا، تو کیا، یارسول اللہ (ﷺ)! اس کے اس اقرار کے بعد پھر بھی مجھے اسے قتل کر دینا چاہئے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کاٹ چکا ہے؟ اور یہ اقرار، میرے ہاتھ کاٹنے کے بعد کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا، کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمہارا مقام تھا، وہ اس مقام پر فائز ہوگا اور تمہارا مقام وہ ہوگا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

۱۱۹۴) حدثني يعقوب بن ابراهيم حدثنا ابن

۱۱۹۴۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن

عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَّنْ يَنْظُرُ مَاصَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَه' قَدْضَرَبَه' ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ فَقَالَ اَنْتَ اَبَاجَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمٰنُ هٰكَذَا قَالَهَا اَنَسٌ قَالَ اَنْتَ اَبَاجَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ قَالَ سُلَيْمٰنُ اَوْقَالَ قَتَلَه' قَوْمُه' قَالَ قَالَ اَبُوْمِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِىْ

عُلیہ نے حدیث بیان کی، اُن سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا، کون دیکھ آئے گا کہ ابوجہل کے ساتھ کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لئے روانہ ہوئے اور دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کی لاش ٹھنڈی ہونے والی ہے، انہوں نے پوچھا، ابوجہل تم ہی ہو؟ ابن علیہ نے بیان کیا کہ سلیمان نے اسی طرح بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا، کیا تم ہی ابوجہل ہو؟ اس پر اس نے کہا، کیا اس سے بڑا بھی کوئی ہوگا جسے تم نے آج قتل کر دیا ہے۔ سلیمان نے بیان کیا کہ یا اس نے یوں کہا " جسے اس کی قوم نے قتل کر دیا ہے (کیا اس سے بھی بڑا کوئی ہوگا) کہا کہ ابومجلز نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا، کاش! ایک کسان کے سوا مجھے کسی اور نے قتل کیا ہوتا؟

(۱۱۹۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِىْ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِاَبِىْ بَكْرٍ اِنْطَلِقْ بِنَااِلٰى اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَقِيْنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيِّ

۱۱۹۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، ہمیں ساتھ لے کر ہمارے انصار بھائیوں کے یہاں چلئے۔ پھر ہماری ملاقات دو صالح انصاری اصحاب سے ہوئی، جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زبیرؓ سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں اصحاب عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی رضی اللہ عنہما تھے۔

(۱۱۹۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَآءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ الْاٰفٍ خَمْسَةَ الْاٰفٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّكُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ

۱۱۹۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے قیس سے کہ بدری صحابہ کا (سالانہ) وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا (جو انہیں بیت المال سے ملتا تھا)۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں انہیں (بدری صحابہ کو) ان اصحاب پر فضیلت دوں گا جو ان کے بعد ایمان لائے ہیں۔

(۱۱۹۷) حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَذٰلِكَ اَوَّلُ

۱۱۹۷۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، انہیں محمد بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ مغرب کی نماز میں سورہ والطور کی

اوقر الْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِیْ وَعَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُهُمْ لَهٗ قَالَ اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِیَةُ یَعْنِی الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَةِ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ

تلاوت کررہے تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا جب ایمان میرے دل کو لگا تھا۔ اور زہری سے روایت ہے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے، کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا، اگر مطعم بن عدی (رضی اللہ عنہ) زندہ ہوتے اور ان (بدر کے) قیدیوں کے لئے سفارش کرتے تو میں انہیں ان کے کہنے سے چھوڑ دیتا۔ اور لیث نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میتب نے کہ پہلا فتنہ جب برپا ہوا یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا، تو اس نے اصحاب بدر میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ ❶ پھر جب دوسرا فتنہ برپا ہوا یعنی حرہ کا، تو اس نے اصحاب حدیبیہ میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر تیسرا فتنہ برپا ہوا تو اپنے ساتھ لوگوں کی تمام عقل وخوبی لیتا گیا۔

(١١٩٨) حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ النُّمَیْرِیُّ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَیْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلٌّ حَدَّثَنِیْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِیْثِ قَالَتْ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِیْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا قُلْتِ تَسُبِّیْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَکَرَ حَدِیْثَ الْاِفْکِ

۱۱۹۸۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن میتب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ (افک) کے متعلق سنا۔ ان حضرات میں سے ہر ایک نے مجھ سے اس واقعہ کا کوئی ایک حصہ بیان کیا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا جا رہے تھے کہ ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ کر پھسل پڑیں اس پر ان کی زبان سے نکلا، مسطح کا برا ہو، میں نے کہا، آپ نے اچھی بات نہیں کہی، ایک ایسے شخص کو آپ برا کہتی ہیں جو بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ پھر انہوں نے افک (تہمت) کا واقعہ بیان کیا۔

(١١٩٩) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهٖ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُلْقِیْهِمْ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ

۱۱۹۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا (غزوات کی کچھ تفصیلات بیان کرنے کے بعد کہ) یہ رسول اللہ ﷺ کے غزوات کا بیان تھا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی کہ جب (بدر کے) کفار مقتولین کنویں میں ڈالے جانے لگے تو

❶ حضرت علیؓ، زبیر، طلحہ، سعد اور سعید رضی اللہ عنہم، اکابر صحابہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زندہ رہے ہیں۔ اس لئے بعض محدثین نے لکھا ہے کہ راوی کا یہ کہنا کہ شہادت عثمان کے بعد کوئی بھی بدری صحابی باقی نہیں رہا۔ صحیح نہیں ہے لیکن غالباً راوی کی مراد یہ ہے کہ یہ فتنہ جس بنیاد پر اٹھا تھا، ابھی وہ ختم نہیں ہوئی تھی کہ تمام اکابر بدریین اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ یا پھر اکثریت پر کل کا حکم لگایا ہو۔

حَقًّا قَالَ مُوْسٰى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُنَادِيْ نَاسًا اَمْوَاتًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ فَجَمِيْعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ اَحَدٌ وَّثَمَانُوْنَ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قَالَ الزُّبَيْرُ قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوْا مِائَةً وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (انہیں مخاطب کر کے) کیا تم نے اس چیز کو حق پالیا جس کا تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا۔ موسیٰ نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس پر حضور اکرم ﷺ کے چند اصحابؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ ایسے لوگوں کو آواز دے رہے ہیں جو مر چکے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جو کچھ میں نے ان سے کہا ہے، اسے تم نے بھی ان سے زیادہ بہتر طریقہ پر نہیں سنا ہوگا، ابوعبداللہ نے کہا کہ قریش (صحابہؓ) کے جتنے افراد بدر میں شریک ہوئے تھے اور جن کا حصہ بھی (اس کی غنیمت میں) لگا تھا، ان کی تعداد اسی (۸۰) تھی۔ عروہ بن زبیر بیان کیا کرتے تھے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے (ان مہاجرین کے حصے) تقسیم کئے تھے اور ان کی تعداد سو (۱۰۰) تھی۔ اور زیادہ بہتر علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِّلْمُهَاجِرِيْنَ بِمِائَةِ سَهْمٍ

۱۲۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کے موقعہ پر مہاجرین کے سو حصے تھے۔

باب ۴۸۰. تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ الَّذِيْ وَضَعَهٗ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عبدالله الهاشميُّ ﷺ اِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَاطِبُ بْنُ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِّقُرَيْشٍ اَبُوْحُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّحَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَارَةِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيُّ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ ابْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ اَبُوْلُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ اَبُوْ زَيْدِ الْاَنْصَارِيُّ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ سعيدبن زيد بن عمرو بن نفيل القرشيُّ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيُّ ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَاَخُوْهُ

باب ۴۸۰۔ بترتیب حروف تہجی، ان اصحاب کے اسماء گرامی جنہوں نے بدر کی جنگ میں شرکت کی تھی۔ اور جنہیں ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) اس جامع میں ذکر کرتا ہے، جس کی اس نے ترتیب دی ہے (یعنی یہی صحیح بخاری):۔ (۱) النبی محمد بن عبداللہ الہاشمی، (۲) ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ، (۳) ابوبکر صدیق القرشی رضی اللہ عنہ کے مولا، بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، (۴) حمزہ بن عبدالمطلب الہاشمی رضی اللہ عنہ (۵) قریش کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ، (۶) ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ القرشی رضی اللہ عنہ، (۷) حارثہ بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ، آپ نے بدر کی جنگ میں شہادت پائی تھی آپ کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں، آپ جنگ کے میدان میں صرف تماشائی کی حیثیت سے آئے تھے (کم عمری کی وجہ سے، لیکن بدر کے میدان میں ہی آپ کے ایک تیر کفار کی طرف سے آ کر لگا اور اس سے آپ نے شہادت پائی۔ (۸) خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ (۹) خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ، (۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ، (۱۱) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ، (۱۲) زبیر بن العوام

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَان اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْق الْقُرَشِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ الْهُزَلِيُّ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ لْهُذَلِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ الزُّهْرِيُّ عُبَيْدَةُ بْنُ لْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَه' بِسَهْمِهِ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبِ الْهَاشِمِيُّ عُمَرُ بْنُ عَوْفِ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِبْنِ لُؤَيّ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِوالْاَنْصَارِيُّ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَنْزِيُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيُّ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةِ الْاَنْصَارِيُّ عِتْبَانُ بْنُ سَاعِدَةِ الْاَ نْصَارِيُّ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكِ الْاَنْصَارِيُّ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنِ قَتَادَةُ ابْنُ النُّعْمَان الْاَنْصَارِيُّ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْن الْجَمُوْحِ مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَبُوْاُسَيْدِ الْاَنْصَارِيُّ مُرَارَةُ ابْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ مَعْنُ بْنُ عَدِيّ الْاَنْصَارِيُّ مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِوالْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ هِلَالُ ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

القرشی رضی اللہ عنہ، (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ، (۱۴) ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ، (۱۵) سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ، (۱۶) سعد بن خولہ القرشی رضی اللہ عنہ، (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی رضی اللہ عنہ، (۱۸) سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ، (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ، (۲۰) اور ان کے بھائی (مظہر رضی اللہ عنہ)۔ (۲۱) عبداللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق القرشی رضی اللہ عنہ، (۲۲) عبداللہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ۔ (۲۳) عتبہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ، (۲۴) عبدالرحمٰن بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ، (۲۵) عبیدہ بن حارث القرشی رضی اللہ عنہ، (۲۶) عبادہ بن الصامت انصاری رضی اللہ عنہ۔ (۲۷) عمر بن خطاب العدوی رضی اللہ عنہ، (۲۸) عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ عنہ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی (جو آپ کے گھر میں تھیں) کی تیمار داری کے لئے مدینہ منورہ میں ہی چھوڑا تھا، لیکن بدر کی غنیمت میں آپ کا بھی حصہ لگایا تھا، (۲۹) علی بن ابی طالب الہاشمی رضی اللہ عنہ، (۳۰) بنی عامر بن لوئی کے حلیف عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ، (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ، (۳۲) عامر بن ربیعہ الغزی رضی اللہ عنہ، (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ، (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ (۳۵) عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ، (۳۶) قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ، (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ، (۳۸) معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ، (۳۹) معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ (۴۰) اور ان کے بھائی (عوف رضی اللہ عنہ)۔ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ، (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ، (۴۳) معن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ، (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ، (۴۵) مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ، بنی زہرہ کے حلیف، (۴۶) اور ہلال بن امیہ انصاری رضی اللہ عنہ و رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

باب ۴۸۱. حَدِيْثُ بَنِي النَّضِيْرِ وَمَخْرَجِ رَسُوْلِ

۴۸۱۔ بنونضیر کے یہودیوں کا واقعہ۔ ❶

❶ بنونضیر اور بنوقریظہ، یہودیوں کے مدینہ میں دو بڑے قبیلے تھے اور مدینہ کی اقتصادیات پر بڑی حد تک حاوی تھے۔ جب حضور اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن غدر اور بدعہدی کے یہ عادی تھے۔ اس معاہدہ میں بھی ان کا یہی طرز عمل رہا۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے ان کی بدعہدیوں سے تنگ آ کر انہیں ریحا، تیماء اور وادی القریٰ کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فِىْ دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا اَرَادُوْا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِىُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلٰى رَاْسِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مِنْ وَّقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ اُحُدٍ وَّقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى هُوَالَّذِىْ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ وَجَعَلَهٗ ابْنُ اِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ وَ اُحُدٍ

اور رسول اللہ ﷺ کا دو۲ مسلمانوں کی دیت کے سلسلے میں ان کے پاس جا: اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ان کا خلاف معاہدہ طرز عمل، زہری نے عروہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ غزوہ بنونضیر غزوۂ بدر کے چھ مہینے بعد اور غزوہ احد سے پہلے ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اللہ ہی وہ ہے جس نے اہل کتاب کے کفار کو ان کے گھروں سے نکالا اور یہ (جزیرہ عرب سے) ان کی پہلی جلا وطنی ہے۔'' ابن اسحاق کی تحقیق میں یہ غزوہ غزوۂ موتہ اور غزوۂ احد کے بعد ہوا ہے۔

(۱۲۰۱) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُ وَقُرَيْظَةُ فَاَجْلٰى بَنِى النَّضِيْرِ وَ اَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَ مَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَ قَسَمَ نِسَآءَ هُمْ وَ اَوْلَادَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِىْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّيَهُوْدَ بَنِىْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ

۱۲۰۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنونضیر اور بنوقریظہ نے نبی کریم ﷺ سے (معاہدہ کے خلاف کر کے) لڑائی مول لی۔ اس لئے آپ نے قبیلہ بنونضیر کو جلا وطن کر دیا۔ لیکن قبیلہ بنوقریظہ کو جلا وطن نہیں کیا۔ پھر بنوقریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لئے آپ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، صرف بعض بنی قریظہ اس سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے تھے، کیونکہ وہ آنحضور ﷺ کی پناہ میں آ گئے تھے، اس لئے آپ نے انہیں پناہ دی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا تھا۔ بنوقینقاع کو بھی جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا۔ یہود بنی حارثہ کو بھی اور مدینہ کے تمام یہودیوں کو۔

(۱۲۰۲) حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ تَابَعَهٗ هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ

۱۲۰۲۔ مجھ سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، انہیں ابوعوانہ نے خبر دی، انہیں ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا۔ ''سورۂ حشر'' تو آپ نے فرمایا کہ اسے ''سورۂ نضیر'' کہو، کیونکہ یہ سورت بنونضیر کے ہی بارے میں نازل ہوئی اس روایت کی متابعت ہشیم نے ابوبشر کے واسطہ سے کی ہے۔

(۱۲۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

۱۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ انصاری صحابہ نبی کریم ﷺ کے لئے کچھ کھجور کے درخت مخصوص رکھتے تھے (تا کہ اس کا پھل آپ کی خدمت میں بھیج دیا جائے) لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بنوقریظہ اور بنونضیر پر

فتح عطا فرمائی تو آنحضور ﷺ ان کے پھل واپس فرما دیا کرتے تھے۔

(۱۲۰۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ

۱۲۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنونضیر کے کھجور کے باغات جلوا دیئے تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا۔ یہ باغات مقام بویرہ میں تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''جو درخت تم نے کاٹ دیئے ہیں یا جنہیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا ہے۔''

(۱۲۰۵) حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ اَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ قَالَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ قَالَ فَاَجَابَهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحٰرِثِ اَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ وَحَرَّقَ فِيْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ سَتَعْلَمُ اَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ وَتَعْلَمُ اَيُّ اَرْضَيْنَا تَضِيْرُ

۱۲۰۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں حبان نے خبر دی، انہیں جویریہ بن اسماء نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے بنونضیر کے باغات جلوا دیئے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی کے متعلق یہ شعر کہا تھا، (ترجمہ) ''بنولوی (قریش) کے شریفوں نے بڑی آسانی کے ساتھ برداشت کر لی، مقام بویرہ کی وہ آگ جو پھیل رہی تھی۔'' بیان کیا کہ پھر اس کا جواب ابوسفیان بن حارث نے ان اشعار میں دیا۔ ''خدا کرے کہ میدان میں ہمیشہ یوں ہی آگ لگتی رہے اور اس کے اطراف سے بھی (جہاں مسلمانوں کی آبادیاں ہیں) یوں ہی شعلے اٹھتے رہیں، تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم میں سے کون اس مقام بویرہ سے دور ہے (جو اس آگ کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے) اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کی سرزمین کو نقصان پہنچتا ہے۔''

(۱۲۰۶) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَاهُ اِذْ جَآءَهٗ حَاجِبُهٗ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَّكَ فِيْ عُثْمٰنَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَاْذِنُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيْلًا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَّآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِيْ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيْرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا

۱۲۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں مالک بن اوس بن حدثان نصری نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا تھا (وہ ابھی امیر المؤمنین کی خدمت میں موجود تھے کہ) امیر المؤمنین کے حاجب یرفا آئے اور عرض کی کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ کی طرف سے انہیں اجازت ہے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ہاں'' انہیں اندر بلا لو۔ تھوڑی دیر بعد یرفا پھر آئے اور عرض کی، عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ بھی اجازت چاہتے ہیں، کیا انہیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں (انہیں بھی اندر بلا لو) جب یہ دونوں حضرات اندر تشریف لائے تو عباس

وَارِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا وَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَارِكَابٍ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَقَسَمَهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاخُذُ مَابَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍؓ فَاَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَّقَالَ تَذْكُرَانِ اَنَّ اَبَابَكْرٍ عَمِلَ فِيْهِ كَمَا تَقُوْلَانِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ فِيْهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍؓ فَقَبَضْتُهٗ سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِيْ اَعْمَلُ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ فِيْهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا

رضی اللہ عنہ نے کہا، امیر المؤمنین! میرا اور ان کا (علی رضی اللہ عنہ) فیصلہ کر دیجئے۔ ان دونوں حضرات کا اس جائداد کے بارے میں اختلاف تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مال بنونضیر سے فی کے طور پر دیا تھا۔ اس موقعہ پر علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے پر تنقید کی تو حاضرین نے عرض کی کہ امیر المؤمنین! آپ دونوں حضرات کا فیصلہ کر دیجئے تاکہ دونوں حضرات کا کوئی جھگڑا باقی نہ رہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جلدی نہ کیجئے، میں آپ لوگوں سے اس اللہ کے واسطہ سے پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، ہم (انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں، وہ صدقہ ہوتا ہے، اور اس سے آنحضور ﷺ کی مراد خود اپنی ذات سے تھی، حاضرین نے کہا کہ جی ہاں، آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ حضرات کو بھی معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی؟ ان دونوں حضرات نے بھی جواب اثبات میں دیا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر میں آپ حضرات سے اس معاملے پر گفتگو کرتا ہوں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو اس فی میں سے (جو بنونضیر سے ملی تھی) ایک خصوصیت کے ساتھ عنایت کیا تھا جس میں آپ کے سوا اور کسی کی شرکت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق ارشاد ہے کہ ''بنونضیر کے اموال سے جو اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے تو تم نے اس کے لئے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے (یعنی جنگ نہیں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''قدیر'' تک۔ تو یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا، لیکن خدا گواہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے تمہیں نظر انداز کر کے اپنے لئے اسے مخصوص نہیں کیا تھا، نہ تم پر اپنی ذات کو ترجیح دی تھی، پہلے اس مال میں سے تمہیں دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی اور آخر اس فئی میں سے یہ جائیداد بچ گئی تھی۔ پس آپ اپنی ازواج کا سالانہ خرچ بھی اسی میں سے دیتے تھے، اور جو کچھ اس میں سے باقی بچتا تھا اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مال کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے، (یعنی رفاہ عام اور اجتماعی ضرورتوں میں) آنحضور ﷺ نے اپنی زندگی میں یہ جائیداد انہیں مصارف میں خرچ کی۔ پھر جب آپ کی وفات ہوگئی تو

وَاحِدَةٌ وَّاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ فَجِئْتَنِيْ يَعْنِيْ عَبَّاسًا فَقُلْتُ
لَكُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَانُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِيْ اَنْ اَدْفَعَهُ
اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُه' اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ
عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَه' لَتَعْمَلَانِ فِيْهِ بِمَاعَمِلَ
فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ
وَّعَمِلْتُ فِيْهِ مُذْوُلِيْتُ وَّاِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ فَقُلْتُمَا
اِدْفَعْهُ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُه' اِلَيْكُمَا اَفَتَلْتَمِسَانِ
مِنِّيْ قَضَآءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ
السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَااَقْضِيْ فِيْهِ بِقَضَآءٍ غَيْرَ ذٰلِكَ
حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا اِلَيَّ فَاَنَا
اَكْفِيْكُمَاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عُرْوَةَ بْنَ
الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ اَنَاسَمِعْتُ
عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ
اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ
اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَسْاَلْنَه' ثُمُنَهُنَّ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَنَا اَرُدُّهُنَّ
فَقُلْتُ لَهُنَّ اَلَا تَتَّقِيْنَ اللّٰهَ اَلَمْ تَعْلَمْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ
يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَه' اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَاالْمَالِ فَانْتَهٰى اَزْوَاجُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَااَخْبَرَتْهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ
هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَه'
عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ
عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ
كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ ابْنِ حَسَنٍ
وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آنحضور ﷺ کا جانشین بنایا گیا ہے، اس لئے آپ نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور اسے انہیں مصارف میں خرچ کرتے رہے جس میں آنحضور ﷺ خرچ کرتے تھے اور آپ حضرات یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی طرز عمل اختیار کیا، جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اعتراف ہے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے، مخلص صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھا لیا، اس لئے میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین بنایا گیا ہے۔ چنانچہ میں اس جائداد پر اپنی امارت کے دو سالوں سے قابض ہوں اور اسے انہیں مصارف میں صرف کرتا ہوں جس میں آنحضور ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے، آپ دونوں ایک ہی ہیں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ پھر آپ میرے پاس آئے، آپ کی مراد عباس رضی اللہ عنہ سے تھی، تو میں نے آپ دونوں کے سامنے یہ بات صاف کر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ فرما گئے تھے کہ ''ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔'' پھر جب میرے سامنے یہ بات آئی کہ وہ جائداد میں آپ دونوں حضرات کو دے دوں۔ (تاکہ آپ اس کا انتظام کریں اور ان مصارف میں خرچ کریں جس میں وہ خرچ ہوتی آئی ہے، ملکیت کے طور پر نہیں) تو میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں یہ جائداد آپ کو دے سکتا ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عہد و میثاق کی تمام ذمہ داریوں کو آپ پورا کریں، آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ آنحضور ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ نے اور خود میں نے جب سے میں والی بنا ہوں، اس جائداد کے معاملہ میں کس طرز عمل کو اختیار کیا ہے۔ اگر یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس کے بارے میں آپ لوگ گفتگو نہ کریں۔ آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ ٹھیک ہے۔ آپ اسی شرط پر وہ جائداد ہمارے حوالے کر دیں۔ چنانچہ میں نے اسے آپ لوگوں کے حوالے کر دیا، کیا آپ حضرات اس کے سوا کوئی اور فیصلہ اس سلسلے میں مجھ سے کروانا چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم

جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا۔ اگر آپ لوگ (شرط کے مطابق اس کے انتظام وانصرام سے) عاجز ہیں تو وہ جائداد مجھے واپس کردیجئے میں خود اس کے انتظامات کرلوں گا۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زبیر سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ مالک بن اوس نے یہ روایت تم سے صحیح بیان کی ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے، آپ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کی ازواج نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (جب وہ خلیفہ ہوئے) اور ان سے مطالبہ کیا، کہ اللہ تعالیٰ نے جوفئی اپنے رسول ﷺ کو دی تھی اس میں سے ان کے حصے ملنے چاہئیں۔ لیکن میں نے انہیں روکا اور ان سے کہا، تم خدا سے نہیں ڈرتیں، کیا آنحضور ﷺ نے خود نہیں فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں تقسیم ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، آنحضور ﷺ کا اشارہ اس ارشاد میں خود اپنی ذات کی طرف تھا، البتہ آل محمد (ﷺ) کو اس جائیداد میں سے (سابق کی طرح ان کی ضروریات کے لئے) ملتا رہے گا۔ جب میں نے ازواج مطہرات کو حدیث سنائی تو انہوں نے بھی اپنی رائے بدل دی۔ عروہ نے بیان کیا کہ یہی وہ صدقہ ہے جس کا انتظام پہلے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس کے انتظام میں شریک نہیں کیا تھا، بلکہ خود اس کا انتظام کرتے تھے (اور جس طرح آنحضور ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خرچ کیا تھا، اسی طرح انہیں مصارف میں آپ بھی خرچ کرتے تھے) اس کے بعد وہ صدقہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں آ گیا تھا، پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں رہا۔ پھر جناب علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں رہا۔ یہ دونوں حضرات اس کا انتظام وانصرام نوبت بنوبت کرتے رہے۔ اور آخر میں یہ صدقہ جناب زید بن حسن کے انتظام میں آ گیا تھا۔ اور یہ حق ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا صدقہ تھا۔ ❶

---

❶ یہ حدیث اس سے پہلے بھی گذر چکی ہے۔ اور پہلے بھی نوٹ میں اس کی وضاحت کردی گئی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جو کچھ بھی فدک کی اس جائداد کے بارے میں اختلاف تھا وہ صرف اس بات کا تھا کہ اس کی نگرانی کون کرے اور اس صدقہ کا متولی کون ہو۔ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر پہلے کچھ غلط فہمی رہی بھی ہوگی تو وہ آنحضور ﷺ کی اس حدیث کے سب حضرات کو معلوم ہو جانے کے بعد کہ انبیاء کی میراث تقسیم نہیں ہوتی دور ہوگئی تھی۔ فقہ حنفی میں یہ جزئیہ ملتا ہے کہ جب تک خیانت ظاہر نہ ہو، بہتر یہی ہے کہ وقف کے متولی واقف ہی کی اولاد میں سے ہوں۔

(۱۲۰۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَابَكْرٍ يَّلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا اَرْضَه، مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَه، مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ

۱۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور عباس رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آنحضور ﷺ کی زمین جو فدک میں تھی اور جو خیبر میں آپ کو حصہ ملتا تھا۔ اس میں سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود آنحضرت ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ البتہ آل محمد (ﷺ) کو اس جائداد میں سے حصہ ضرور ملتا رہے گا (حسب سابق) اور خدا گواہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے عزیزوں کے ساتھ عمدہ معاملہ، خود اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن معالمت سے مجھے زیادہ عزیز ہے۔

باب ۴۸۲۔ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ

۴۸۲۔ کعب بن اشرف کا قتل۔

(۱۲۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ ابْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّه، قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَه، فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَه، فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاْذَنْ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَاَلَنَا صَدَقَةً وَّاِنَّه، قَدْ عَنَّانَا وَاِنِّيْ قَدْ اَتَيْتُكَ اَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَاَيْضًا وَّاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّه، قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَّدَعَه، حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَّصِيْرُ شَاْنُه، وَقَدْ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا اَوْوَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لَه، فِيْهِ وَسْقًا اَوْوَسْقَيْنِ فَقَالَ اَرٰى فِيْهِ وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ ارْهَنُوْنِيْ قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ تُرِيْدُ قَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَاءَ كُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَآءَ نَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ اَبْنَاءَ كُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْ هَنُكَ اَبْنَآءَ نَا فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْوَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ

۱۲۰۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر آئے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں دے چکا۔ اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آنحضور ﷺ نے اثبات میں جواب دیا، انہوں نے عرض کی، پھر آنحضور ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس سے کچھ باتیں کہوں (جس سے پہلے اسے مطمئن اور خوش کرلوں، اگرچہ وہ باتیں خلاف واقعہ ہی کیوں نہ ہوں) آنحضور ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا، یہ شخص (اشارہ حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارک کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ (اب ہمارے پاس کچھ باقی نہیں رہا ہے) اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب نے کہا، ابھی آگے دیکھنا، خدا کی قسم، بالکل اکتا جاؤ گے! محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کرلی ہے اس لئے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے، انہیں چھوڑ نا بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ میں تم سے ایک وسق

اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيٰنُ يَعْنِى السِّلَاحَ فَوَاعَدَهُ اَنْ يَاتِيَه فَجَاءَ ه لَيْلًا وَّمَعَه اَبُوْنَائِلَةَ وَهُوَ اَخو كَعْبٍ مِّنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُه اَيْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَاَخِىْ اَبُوْنَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ اَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّه يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ اِنَّمَا هُوَ اَخِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعِىْ اَبُوْنَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْدُعِىَ اِلٰى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَّاَجَابَ قَالَ وَ يُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَه رَجُلَيْنِ قِيْلَ لِسُفْيٰنَ سَمَّاهُمْ عَمْرٌو قَالَ سَمّٰى بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرٌ وجَآءَ مَعَه بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍ وَاَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ اَوْسٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عَمْرٌ جَآءَ مَعَه بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ اِذَا مَاجَآءَ فَاِنِّىْ قَائِلٌ بِشَعْرِهٖ فَاَشُمُّه فَاِذَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَّاسِهٖ فَدُوْنَكُمْ فَاضْرِبُوْهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ اُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ مُتَوَ شِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ الطِّيْبِ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيْحًا اَىْ اَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ عِنْدِىْ اَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَاَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ اَتَاذَنُ لِىْ اَنْ اَشُمَّ رَاْسَكَ قَالَ فَشَمَّهُ ثُمَّ اَشَمَّ اَصْحَابَه ثُمَّ قَالَ اَتَاذَنُ لِىْ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُوْنَكُمْ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُالنَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ

یا (راوی نے بیان کیا کہ) دو (۲) وسق قرض لینے آیا ہوں۔ اور ہم سے عمرو بن دینار نے یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کی، لیکن ایک وسق یا دو (۲) وسق کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کا تذکرہ آیا ہے۔ کعب بن اشرف نے کہا، ہاں، (میں قرض دینے کے لئے تیار ہوں، لیکن) میرے پاس کچھ رہن رکھ دو، انہوں نے پوچھا، رہن میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، انہوں نے کہا کہ تم عرب کے خوبصورت ترین فرد ہو، ہم تمہارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں، اس نے کہا، پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو، انہوں نے کہا، ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ دیں۔ کل انہیں اسی پر گالیاں دی جائیں گی کہ ایک یا دو وسق پر اسے رہن رکھ دیا گیا تھا، یہ تو بڑی بے غیرتی ہے۔ البتہ ہم تمہارے پاس "لامۃ" رہن رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے بیان کیا کہ مراد اس سے ہتھیار تھے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے، آپ کے ساتھ ابونائلہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انہوں نے اسے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا۔ کہ اس وقت (اتنی رات گئے) کہاں باہر جا رہے ہو؟ اس نے کہا، وہ تو محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابونائلہ ہیں۔ عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا تھا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے۔ جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابونائلہ ہیں۔ شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لئے بلایا جاتا ہے، تو وہ نکل پڑتا ہے۔ بیان کیا کہ جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اندر گئے تو آپ کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا عمرو بن دینار نے ان کے نام بھی لئے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ بعض کا نام لیا تھا۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ آئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ اور عمرو بن دینار کے سوا (راوی نے) ابو عبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر نام بتائے تھے، عمرو نے بیان کیا کہ وہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے اور انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال (سر کے) اپنے ہاتھ میں لے لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا۔ جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس کا سر پوری طرح اپنے قبضہ

میں لے لیا ہے تو پھر تیار ہو جانا اور اسے قتل کر ڈالنا۔ عمرو نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ پھر اس کا سر سونگھوں گا۔ آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔ اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی تھی۔ عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب اس پر بولا، میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، کیا تمہارے سر سونگھنے کی مجھے اجازت ہے؟ اس نے کہا، سونگھ سکتے ہو۔ بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر سونگھا اور آپ کے بعد آپ کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔ پھر آپ نے کہا، کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی اجازت دے دی، پھر جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے پوری طرح اپنے قابو میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا اور آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی۔ (حدیث پہلے گذر چکی ہے۔)

باب۴۸۳. قَتْلِ اَبِیْ رَافِعٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی الْحُقَيْقِ وَيُقَالُ سَلَامُ ابْنُ اَبِی الْحُقَيْقِ كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ فِیْ حِصْنٍ لَّه‘ بِاَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ

۴۸۳۔ ابو رافع عبداللہ بن ابی حقیق کا قتل۔ اس کا نام سلام بن ابی حقیق بتایا گیا ہے۔ وہ خیبر میں رہتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سرزمین حجاز میں اپنے ایک قلعہ میں رہتا تھا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کا قتل کعب بن اشرف کے بعد ہوا تھا۔

(۱۲۰۹) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ ابْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَه‘

۱۲۰۹۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند صحابہ کو ابورافع (یہودی کے قتل) کے لئے بھیجا اور رات کے وقت اسکے گھر میں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے داخل ہو کر اسے قتل کر ڈالا، اس وقت وہ سو رہا تھا۔

(۱۲۱۰) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِیْ رَافِعِ نِ الْيَهُوْدِیِّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَّكَانَ اَبُوْرَافِعٍ

۱۲۱۰۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی (کے قتل) کے لئے چند انصاری صحابہؓ کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا، ابورافع، حضور اکرم ﷺ کی

يُؤْذِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ وكَانَ فِیْ حِصْنٍ لَّه' بِاَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لِاَصْحَابِه اِجْلِسُوْا مَكَانَكُمْ فَاِنِّیْ مُنْطَلِقٌ وَّمُتَلَطِّفٌ لِّلْبَوَّابِ لَعَلِّیْ اَنْ اَدْخُلَ فَاَقْبَلَ حَتّٰی دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ كَاَنَّه' يَقْضِیْ حَاجَةً وَّقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَاعَبْدَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ اَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِيْقَ عَلٰی وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ اِلَی الْاَقَالِيْدِ فَاَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ اَبُوْرَافِعٍ يُّسْمَرُ عِنْدَه' وَكَانَ فِیْ عَلَالِیَّ لَه' فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ اَهْلُ سَمَرِهٖ صَعِدْتُّ اِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا اَغْلَقْتُ عَلَیَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ اِنِ الْقَوْمُ لَوْ نَذِرُوْابِیْ لَمْ يَخْلُصُوْآ اِلَیَّ حَتّٰی اَقْتُلَه' فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَاِذَاهُوَ فِیْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّسْطَ عِيَالِهٖ لَااَدْرِیْ اَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَااَبَارَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَاَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاَضْرِبُه' ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَاَنَادَهِشٌ فَمَآ اَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَاَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَآاَبَارَافِعٍ فَقَالَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ اِنَّ رَجُلًا فِی الْبَيْتِ ضَرَبَنِیْ قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَاَضْرِبُه' ضَرْبَةً اَثْخَنَتْهُ وَلَمْ اَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ السَّيْفِ فِیْ بَطْنِهٖ حَتّٰی اَخَذَ فِیْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّیْ قَتَلْتُه' فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰی انْتَهَيْتُ اِلٰی دَرَجَةٍ لَّه' فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ وَاَنَااَرٰی اَنِّیْ قَدِ انْتَهَيْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَوَقَعْتُ فِیْ لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِیْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ عَلَی الْبَابِ فَقُلْتُ لَااَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰی اَعْلَمَ اَقَتَلْتُه' فَلَمَّا صَاحَ الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِیْ عَلَی السُّوْرِ فَقَالَ اَنْعٰی

ایذاء کے درپے رہا کرتا تھا۔ اور آپ کے خلاف (آپ کے دشمنوں کی) مدد کیا کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اور وہیں وہ رہا کرتا تھا۔ جب اس کے قلعہ کے قریب یہ حضرات پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے مویشی لے کر واپس آ چکے تھے (اپنے گھروں کو) عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہیں رہیں، میں (اس کے قلعہ پر) جا رہا ہوں۔ ممکن ہے دربان پر کوئی تدبیر کارگر ہو جائے اور میں اندر جانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ آپ (قلعہ کے پاس) آئے اور دروازے سے قریب پہنچ کر آپ نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپالیا۔ جیسے کوئی قضاء حاجت کر رہا ہو۔ قلعہ کے تمام افراد اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے انہیں بھی قلعہ کا آدمی سمجھ کر) آواز دی، خدا کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو جلدی آ جاؤ، میں اب دروازہ بند کر دوں گا۔ (عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی نقل و حرکت کو دیکھنے لگا۔ جب سب لوگ اندر آ گئے تو اس نے دروازہ بند کیا اور کنجیوں کا گچھا ایک کھونٹی پر ٹانگ دیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اب میں ان کنجیوں کی طرف بڑھا اور انہیں اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر میں نے دروازہ کھول لیا۔ ابورافع کے پاس اس وقت کہانیاں اور داستانیں بیان کی جا رہی تھیں۔ وہ اپنے خاص بالاخانے میں تھا۔ جب داستان گو اس کے یہاں سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کے کمرے کی طرف چڑھنے لگا، اس عرصہ میں، میں جتنے دروازے (اس تک پہنچنے کے لئے) کھولتا تھا۔ انہیں اندر سے بند کر دیا کرتا تھا۔ اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرے متعلق معلوم بھی ہو جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں۔ آخر میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت وہ ایک تاریک کمرے میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ (سو رہا) تھا، مجھے کچھ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہے اس لئے میں نے آواز دی، یا ابا رافع! وہ بولا، کون ہے؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر تلوار کی ایک ضرب لگائی، اس وقت میں بہت گھبرایا ہوا تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ میں اس کا کام تمام نہیں کر سکا۔ وہ چیخا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی ٹھہرا رہا۔ پھر دوبارہ اندر گیا اور میں نے پوچھا۔ ابورافع! یہ آواز کیسی تھی؟ وہ بولا، تیری ماں پر تباہی آئے۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے

اَبَا رَافِعٍ تاجرَ اَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ اِلَى اَصْحَابِىْ فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ اَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اُبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِىْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ

حملہ کیا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر (آواز کی طرف بڑھ کر) میں نے تلوار کی ایک ضرب لگائی، انہوں نے بیان کیا کہ اگرچہ میں اسے زخمی تو بہت کر چکا تھا لیکن وہ ابھی مرا نہیں تھا۔ اس لئے میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہوگیا تھا کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں۔ چنانچہ میں نے دروازے ایک ایک کر کے کھولنے شروع کئے، آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں یہ سمجھا کہ زمین کی سطح تک میں پہنچ چکا ہوں (لیکن ابھی میں اوپر ہی تھا) اس لئے میں نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور نیچے گر پڑا، چاندنی رات تھی، اس طرح گر پڑنے سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی، میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا۔ اور آ کر دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ آیا میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ جب (سحر کے وقت) مرغ نے بانگ دی تو اسی وقت قلعہ کی فصیل پر ایک پکارنے والے نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت ہوگئی ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اب جلدی کرو، اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو قتل کروا دیا ہے چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ، میں نے پاؤں پھیلایا تو آنحضور ﷺ نے اس پر دست مبارک پھیرا۔ اور اس کی برکت سے پاؤں اتنا اچھا ہو گیا جیسے کبھی اس میں چوٹ آئی ہی نہیں تھی۔

(١٢١١) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِىْ رَافِعٍ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عِتِيْكٍ وَّعَبْدَاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ فِىْ نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَتِيْكٍ امْكُثُوْا اَنْتُمْ حَتّٰى اَنْطَلِقَ اَنَا فَاَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوْا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوْا بِقَبَسٍ تَطْلُبُوْنَهُ قَالَ فَخَشِيْتُ اَنْ اُعْرَفَ قَالَ فَغَطَّيْتُ رَاسِىْ كَاَنِّىْ

۱۲۱۱۔ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح نے حدیث بیان کی، آپ مسلمہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہما کو چند صحابہؓ کے ساتھ ابورافع (کے قتل) کے لئے بھیجا۔ یہ حضرات روانہ ہوئے۔ جب اسکے قلعہ کے قریب پہنچے تو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگ یہیں ٹھہر جائیں، پہلے میں جاتا ہوں، دیکھوں کیا صورت حال ہے۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قلعہ کے قریب پہنچ کر) میں اندر جانے کے لئے تدابیر

اَقْضِیْ حَاجَةً ثُمَّ نَادٰی صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ اَنْ اُغْلِقَه، فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَاْتُ فِيْ مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ اَبِيْ رَافِعٍ وَّتَحَدَّثُوْا حَتّٰی ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی بُيُوْتِهِمْ فَلَمَّا هَدَاَتِ الْاَصْوَاتُ وَلَا اَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَاَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِيْ كُوَّةٍ فَاَخَذْتُه، فَفَتَحْتُ بِهٖ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ اِنْ نَّذِرَ بِيَ الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلٰی مَهَلٍ ثُمَّ عَمَدْتُّ اِلٰی اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُّ اِلٰی اَبِيْ رَافِعٍ فِيْ سُلَّمٍ فَاِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِئَ سِرَاجُه، فَلَمْ اَدْرِ اَيْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ يَآ اَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ فَعَمَدْتُّ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاَضْرِبُه، وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَاَنِّيْ اُغِيْثُه، فَقُلْتُ مَالَكَ يَا اَبَا رَافِعٍ وَّغَيَّرْتُ صَوْتِيْ فَقَالَ اَلَا اُعْجِبُكَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِيْ بِالسَّيْفِ قَالَ فَعَمَدْتُّ لَه، اَيْضًا فَاَضْرِبُه، اُخْرٰی فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَقَامَ اَهْلُه، قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَ غَيَّرْتُ صَوْتِيْ كَهَيْئَةِ الْمُغِيْثِ فَاِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَاَضَعُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهٖ ثُمَّ اَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتّٰی سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتّٰی اَتَيْتُ السُّلَّمَ اُرِيْدُ اَنْ اَنْزِلَ فَاَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِيْ فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ اَصْحَابِيْ اَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا فَبَشِّرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰی اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ اَنْعٰی اَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ اَمْشِيْ مَا بِيْ قَلَبَةٌ فَاَدْرَكْتُ اَصْحَابِيْ قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُه،

کرنے لگا۔ اتفاق سے قلعہ کا ایک گدھا گم تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس گدھے کو تلاش کرنے کے لئے قلعہ والے آگ کا ایک شعلہ لے کر باہر نکلے۔ بیان کیا کہ میں ڈرا کہ کہیں مجھے کوئی پہچان نہ لے، اس لئے میں نے اپنا سر ڈھک لیا، جیسے میں قضاء حاجت کر رہا ہوں۔ اس کے بعد دربان نے آواز دی کہ اس سے پہلے کہ میں دروازہ بند کرلوں جسے قلعہ کے اندر داخل ہونا ہے وہ جلدی آجائے۔ میں نے (موقعہ غنیمت سمجھا اور) اندر داخل ہوگیا۔ اور قلعہ کے دروازے کے پاس ہی جہاں گدھے باندھے جاتے تھے۔ وہیں چھپ گیا۔ قلعہ والوں نے ابورافع کے ساتھ کھانا کھایا، اور پھر اسے قصے سناتے رہے۔ آخر کچھ رات گئے وہ سب (قلعہ کے اندر) اپنے اپنے گھروں میں واپس آگئے، اب سناٹا چھا چکا تھا اور کہیں کوئی حرکت بھی محسوس نہیں ہوتی تھی، اس لئے میں باہر نکلا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ دربان نے کنجی ایک طاق میں رکھی ہے، میں نے پہلے کنجی اپنے قبضہ میں لی اور پھر سب سے پہلے قلعہ کا دروازہ کھولا۔ بیان کیا کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرا علم ہوگیا تو میں بڑی آسانی کے ساتھ راہ فرار اختیار کر سکوں گا۔ اس کے بعد میں نے ان کے گھروں کے دروازے کھولنے شروع کئے (جن کے بعد ابورافع کا مخصوص کمرہ پڑتا تھا) اور انہیں اندر سے بند کرتا جاتا تھا، اب میں زینوں سے ابورافع کے بالا خانے تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے کمرہ میں اندھیرا تھا، اس کا چراغ گل کر دیا گیا تھا۔ میں یہ نہیں اندازہ کر پاتا تھا کہ ابورافع ہے کہاں! اس لئے میں نے آواز دی، یا ابارافع! اس پر وہ بولا کہ کون ہے؟ آپ نے بیان کیا کہ پھر آواز کی طرف میں بڑھا اور میں نے تلوار سے اس پر حملہ کیا۔ وہ چلانے لگا۔ لیکن یہ وار اوچھا پڑا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر دوبارہ میں اس کے قریب پہنچا گویا اس کی مدد کو آیا ہوں۔ میں نے آواز بدل کر پوچھا، کیا بات پیش آئی، ابورافع! اس نے کہا، تیری ماں پر تباہی آئے، ابھی کوئی شخص میرے کمرے میں آ گیا تھا اور تلوار سے مجھ پر حملہ کیا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس مرتبہ پھر میں نے اس کی آواز کی طرف بڑھ کر دوبارہ حملہ کیا۔ اس حملہ میں بھی وہ قتل نہ ہوسکا۔ پھر وہ چلانے لگا اور اس کی بیوی بھی اٹھ گئی (اور چلانے لگی) آپ نے بیان کیا کہ پھر میں فریادرس بن کر پہنچا اور میں نے اپنی آواز بدل لی اس وقت وہ چت لیٹا ہوا تھا۔ میں نے اپنی تلوار اس کے

پیٹ پر رکھ کر زور سے اسے دبایا۔ آخر جب میں نے ہڈی ٹوٹنے کی آواز سن لی تو میں وہاں سے نکلا، بہت گھبرایا ہوا۔ اب زینہ پر آچکا تھا میں اترنا چاہتا تھا کہ نیچے گر پڑا۔ جس سے میرا پاؤں ٹوٹ گیا۔ میں نے اس پر پٹی باندھی اور لنگڑاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو خوشخبری سناؤ میں تو یہاں سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں۔ چنانچہ سحر کے وقت موت کا اعلان کرنے والا (قلعہ کی فصیل پر) چڑھا اور اعلان کیا کہ ابورافع کی موت واقع ہوگئی ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر میں چلنے کے لئے اٹھا، مجھے (فرط مسرت میں) کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اس سے پہلے کہ میرے ساتھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچیں، میں نے انہیں پالیا اور انہیں خوشخبری سنائی۔

۴۸۴۔ غزوۂ احد۔

باب ۴۸۴. غَزْوَةِ اُحُدٍ وَّقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَلَاتَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْمَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَايُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور وہ وقت یاد کیجئے، جب آپ صبح کو اپنے گھروں کے پاس سے نکلے، مسلمانوں کو قتال کے لئے مناسب مقامات پر لے جاتے ہوئے اور اللہ بڑا سننے والا ہے، بڑا جاننے والا ہے۔" اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد" اور نہ ہمت ہارو اور نہ غم کرو، تمہیں غالب رہو گے اگر تم مؤمن رہے۔ اگر تمہیں کوئی زخم پہنچ جائے تو ان لوگوں کو بھی ایسا ہی زخم پہنچ چکا ہے، اور ہم ان ایام کی الٹ پھیر تو لوگوں کے درمیان کرتے ہی رہتے ہیں، تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو جان لے۔ اور تم میں سے کچھ کو شہید بنانا تھا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا، اور تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو میل کچیل سے صاف کردے اور کافروں کو مٹادے۔ شاید تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں داخل ہو گے، حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانا نہیں جنھوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو جانا۔ اور تم تو موت کی تمنا کررہے تھے قبل اس کے کہ اس کے سامنے آؤ، سو اس کو اب تم نے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور یقیناً تم سے اللہ نے سچ کر دکھایا اپنا وعدہ نصرت، جب کہ تم انہیں اس کے حکم سے قتل کررہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم خود ہی کمزور پڑ گئے اور باہم جھگڑنے لگے، حکم رسول کے باب میں، اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ نے دکھادیا تھا جو کچھ کہ تم چاہتے تھے۔ بعض تم میں وہ تھے جو دنیا چاہتے تھے اور بعض تم میں ایسے تھے جو آخرت چاہتے تھے، پھر اللہ نے تم کو ان

میں سے ہٹا لیا۔ تا کہ تمہاری پوری آزمائش کرے، اور اللہ نے یقیناً تم سے درگذر کی اور اللہ ایمان لانے والوں کے حق میں بڑا فضل والا ہے (اور آیت) ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں ہر گز مردہ مت خیال کرو۔'' آلایۃ۔

(۱۲۱۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ

۱۲۱۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد کے موقعہ پر فرمایا، یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں، ہتھیار بند، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے۔

(۱۲۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَآءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَّاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۳۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں زکریا بن عدی نے خبر دی، انہیں ابن المبارک نے خبر دی، انہیں حیوۃ نے، انہیں یزید بن ابی حبیب نے، انہیں ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ سال بعد (وفات سے کچھ پہلے) غزوۂ احد کے شہداء کے لئے دعاء کی، جیسے آپ زندوں اور مردوں سب کو وداع کر رہے ہوں۔ اس کے بعد آپ منبر پر رونق افروز ہوئے۔ اور فرمایا، میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا اور مجھ سے (قیامت کے دن) تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی، اس وقت بھی میں اپنی اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہارے بارے میں مجھے اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے، ہاں میں تمہارے بارے میں دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم کہیں دنیا کے لئے باہم منافست نہ کرنے لگو۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے لئے رسول اللہ ﷺ کا یہ آخری دیدار تھا۔

(۱۲۱۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَقِيْنَا الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ وَّ اَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَاللّٰهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوْا اِنْ رَّاَيْتُمُوْنَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوْا وَاِنْ رَّاَيْتُمُوْهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْنَا فَلَا تُعِيْنُوْنَا فَلَمَّا لَقِيْنَا هَرَبُوْا حَتّٰى رَاَيْتُ النِّسَآءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوْقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَاَخَذُوْا يَقُوْلُوْنَ

۱۲۱۴۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقعہ پر جب مشرکین سے مقابلہ کے لئے ہم پہنچے تو آنحضور ﷺ نے تیراندازوں کا ایک دستہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (پہاڑی پر) متعین کر دیا تھا اور انہیں یہ حکم دیا تھا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں پھر بھی یہاں سے نہ ہٹنا اور اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے، تم لوگ ہماری مدد کے لئے نہ آنا۔ پھر جب ہماری مڈبھیڑ

الْغَنِيمَةَ الْغَنِيمَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَبْرَحُوْا فَاَبَوْا فَلَمَّا اَبَوْا صُرِفَ وُجُوْهُهُمْ فَاُصِيْبَ سَبْعُوْنَ قَتِيْلًا وَّاَشْرَفَ اَبُوْسُفْيٰنَ قَالَ اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَاتُجِيْبُوْهُ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَقَالَ لَاتُجِيْبُوْهُ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ قُتِلُوْا فَلَوْ كَانُوْا اَحْيَآءً لَّاَجَابُوْا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهٗ فَقَالَ كَذَبْتَ يَاعَدُوَّاللّٰهِ اَبْقَى اللّٰهُ عَلَيْكَ مَايُخْزِيْكَ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ لَنَا الْعُزّٰى وَلَاعُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَانَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَامَوْلٰى لَكُمْ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ وَتَجِدُوْنَ مُثْلَةً لَّمْ اٰمُرْبِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ

کفار سے ہوئی تو ان میں بھگدڑ مچ گئی، میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں (جوان کی ہمت بڑھانے کے لئے آئی تھیں)'' پہاڑیوں پر بڑی تیزی کے ساتھ بھاگی جارہی ہیں، پنڈلیوں سے اوپر کپڑے اٹھائے ہوئے جس سے ان کے پازیب دکھائی دے رہے تھے۔ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے (تیرانداز) ساتھی کہنے لگے کہ غنیمت، غنیمت اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے تاکید کی تھی کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا (اس لئے تم لوگ مال غنیمت لوٹنے نہ جاؤ) لیکن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم ماننے سے انکار کردیا۔ ان کی اس حکم عدولی کے نتیجے میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ستر(۷۰) مسلمان شہید ہوئے۔ اس کے بعد ابوسفیان نے پہاڑی پر سے آواز دی۔ کیا تمہارے ساتھ محمد (ﷺ) موجود ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کوئی جواب نہ دے، پھر انہوں نے پوچھا، کیا تمہارے ساتھ ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ آنحضور ﷺ نے اس کے جواب کی بھی ممانعت فرمادی، انہوں نے پوچھا، کیا تمہارے ساتھ ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہ سب قتل کردیئے گئے، اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بے قابو ہوگئے اور فرمایا، خدا کے دشمن! تم جھوٹے ہو، خدا نے ابھی انہیں تمہیں ذلیل کرنے کے لئے باقی رکھا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: ہبل (ایک بت) بلند رہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم کیا جواب دیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کہو، اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے۔ ابوسفیان نے کہا، ہمارے پاس عزیٰ (بت) ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کی، کیا جواب دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کہو، اللہ ہمارا حامی اور مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی نہیں۔ ابوسفیان نے کہا، آج کا دن، بدر کے دن کا بدلہ ہے، اور لڑائی کی مثال ڈول کی ہوتی ہے۔ (کبھی ہمارے حق میں اور کبھی تمہارے حق میں) تم اپنے مقتولین میں کچھ لاشوں کو مثلہ کیا ہوا پاؤ گے، میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن مجھے برا بھی نہیں معلوم ہوا۔

(۱۲۱۵) اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍوعَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ اُحُدٍ نَّاسٌ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَآءَ

۱۲۱۵۔ مجھے عبداللہ بن محمد نے خبر دی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہؓ نے غزوہ احد کی صبح کو شراب پی۔ (ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) اور پھر

(۱۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُه' بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُه' وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْقَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ

شہادت کی موت نصیب ہوئی (رضی اللہ عنہم)۔

۱۲۱۶۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں سعد بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد ابراہیم نے کہ (ان کے والد) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ کا روزہ تھا، تو آپ نے فرمایا، معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ (احد کی جنگ میں) شہید کر دیئے گئے۔ وہ مجھ سے افضل اور بہتر تھے، لیکن انہیں جس چادر کا کفن دیا گیا (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ) اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا، اور حمزہ رضی اللہ عنہ۔ (اسی جنگ میں) شہید کئے گئے، وہ مجھ سے بہتر اور افضل تھے پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمارے لئے دنیا میں فراغت اور وسعت دی گئی یا آپ نے یہ فرمایا کہ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمیں دنیا دی گئی، ہمیں اس کا ڈر ہے کہ کہیں یہی ہماری نیکیوں کا بدلہ نہ ہو جو اسی دنیا میں ہمیں دیا جا رہا ہے اس کے بعد آپ اتنا روئے کہ کھانا تناول نہ فرما سکے۔

(۱۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ

۱۲۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے غزوہ احد کے موقعہ پر پوچھا، یارسول اللہ ﷺ! اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں کہاں جاؤں گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں! انہوں نے کھجور پھینک دی جو ان کے ہاتھ میں تھی اور لڑنے لگے، یہاں تک کہ شہید ہوئے۔

(۱۲۱۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ وَمِنَّا مَنْ مَّضٰى اَوْذَهَبَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَه' خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَاْسُه' فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَه' وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلِهِ الْاِذْخِرَ اَوْقَالَ اَلْقُوْا عَلٰى رِجْلِهٖ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا قَدْ

۱۲۱۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی اور رضا تھا، اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمے تھا۔ پھر ہم میں سے بعض حضرات تو وہ تھے جو گزر گئے اور کوئی اجر انہوں نے اس دنیا میں نہیں دیکھا انہیں میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، احد کی لڑائی میں آپ نے شہادت پائی تھی، ایک دھاریدار چادر کے سوا اور کوئی چیز ان کے پاس نہیں تھی (اور وہی ان کا کفن بنی) جب ہم اس سے ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا۔

عثُ لَه‘ ثَمرَتُه‘ فَهُوَ يَهْدِ بُهَا

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سر چادر سے چھپادو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو، یا آنحضور ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے تھے کہ (القوا علی رجله من الا ذخر، بجلئے اجعلوا علی رجله الا ذخر کے) اور ہم میں بعض وہ تھے جنہیں ان کے اس عمل کا بدلہ (اسی دنیا میں) مل رہا ہے اور وہ اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

١٢١٩) اَخبَرَنَا حَسَّانُ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
، طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَمَّه‘ غَابَ
نْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ اَشْهَدَنِيَ اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَآ اَجِدُ فَلَقِيَ يَوْمَ اُحُدٍ فَهُزِمَ
نَاسُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْکَ مِمَّا صَنَعَ
ؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِيْنَ وَاَبْرَأُ اِلَيْکَ مِمَّا جَآءَ بِهِ
مُشْرِكُوْنَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ
نَ يَاسَعْدُ اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَ الْجَنَّةِ دُوْنَ اُحُدٍ فَمَضٰى
نتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتّٰى عَرَفَتْهُ اُخْتُه بِشَامَةٍ اَوْ بِبَنَانِهٖ
بِهٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَّرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ

١٢١٩۔ ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کے چچا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ پھر آپ نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا، اگر آنحضور ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی اور لڑائی میں شرکت کا موقعہ دیا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر غزوۂ احد کے موقعہ پر جب مسلمانوں کی جماعت میں افراتفری پیدا ہو گئی تو انہوں نے کہا۔ اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں ان کے لئے معذرت خواہ ہوں، اور مشرکین نے جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس سے براءت اور اپنی بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ پھر اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے'' راستے میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے کہا، سعد کہاں جا رہے ہو؟ میں تو احد پہاڑی کے دامن میں جنت کی ہوائیں محسوس کر رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھ گئے اور شہید کر دیئے گئے، ان کی لاش پہچانی نہیں جا رہی تھی۔ آخر ان کی بہن نے ایک تل یا ان کی انگلیوں سے ان کی لاش کی شناخت کی، نیزے، تلوار اور تیر کے تقریباً اسی ٨٠ زخم ان کے جسم پر تھے (فرضی اللہ عنہ)۔

١٢٢٠) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا
بْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ
خارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّه‘ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ
يَقُوْلُ فَقَدتُّ اٰيَةً مِنَ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا
الْمُصْحَفَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ
بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا
مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَه‘ وَمِنْهُمْ

١٢٢٠۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انہیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی اور انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب ہم قرآن مجید کو ترتیب وار لکھنے لگے (حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد) تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت (لکھی ہوئی) نہیں ملی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی تلاوت کرتے ہمیشہ بارہا سنا تھا۔ پھر جب ہم نے اس کی تلاش کی تو وہ آیت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں ہمیں ملی (آیت یہ تھی) "من

مَنْ يَّنْتَظِرُ فَالْحَقْنَاهَا فِي سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ

المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر ." پھر ہم نے اس آیت کو اس کی سورت میں قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق لکھ دیا۔

(۱۲۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ رَّجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ خَرَجَ مَعَه' وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُوْلُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُوْلُ لَانُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا وَقَالَ اِنَّهَا طَيْبَةٌ تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

۱۲۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے سنا، وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے بیان کیا، جب نبی کریم ﷺ غزوۂ احد کے لئے نکلے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے (منافقین کی جماعت، بہانہ بنا کر) واپس چلے گئے۔ پھر صحابہؓ کی ان واپس ہونے والے منافقین کے بارے میں دو(۲) رائیں ہوگئی تھیں، ایک جماعت تو کہتی تھی کہ ہمیں پہلے ان سے جنگ کرنی چاہئے۔ اور دوسری جماعت کہتی تھی کہ ان سے ہمیں جنگ نہ کرنی چاہئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی "پس تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہاری دو(۲) جماعتیں ہوگئی ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال اور سرکشی کی وجہ سے انہیں کفر کی طرف لوٹا دیا ہے۔" اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ "طیبہ" ہے، سرکشوں کو یہ اس طرح اپنے سے دور کر دیتا ہے جیسے آگ، چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

باب ۴۸۵. اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

۴۸۵۔ (قرآن مجید کی آیت) "جب تم میں سے دو(۲) جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہئے۔"

(۱۲۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا بَنِيْ سَلِمَةَ وَبَنِيْ حَارِثَةَ وَمَا اُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا

۱۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی "واذ همت طائفتان منكم ان تفشلا" (ترجمہ عنوان میں گذر چکا) یعنی بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے بارے میں۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی، جب کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے (آیت میں) کہ "اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مددگار ہے۔"

(۱۲۲۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَابَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! کیا نکاح کر لیا میں نے عرض کی، جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کنواری

قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَکَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِىْ تِسْعَ اَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجْمَعَ اِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنْ امْرَاَةً تَمْشُطُهُنَّ وَ تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَصَبْتَ

سے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کی کہ ثیبہ سے! آنحضور ﷺ نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا، جس کے ساتھ تم کھیلا کرتے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے والد احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور نو لڑکیاں چھوڑیں، گویا میری نو بہنیں موجود ہیں، اسی لئے میں نے مناسب نہیں خیال کیا کہ انہیں جیسی ناتجربہ کار لڑکی ان کے پاس لا کے بٹھا دوں۔ بلکہ ایک ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کرے اور ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔

(۱۲۲۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَکَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَّتَرَکَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِذَاذُ النَّخْلِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِىْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَکَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاکَ الْغُرَمَآءُ فَقَالَ اِذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْآ اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْبِىْ تِلْکَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَايَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَکَ اَصْحَابَکَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَّالِدِىْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّىَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِىْ وَلَااَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِىْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى اَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً

۱۲۲۴۔ ہم سے احمد بن ابی شریح نے حدیث بیان کی، انہیں عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ کے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے اور قرض چھوڑ گئے تھے، اور چھ لڑکیاں بھی۔ جب درختوں سے کھجور اتارے جانے کا وقت قریب آیا تو، آپ نے بیان کیا کہ، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ جیسا کہ آنحضور ﷺ کے علم میں ہے، والد احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں (اور قرض کے مطالبہ میں نرمی برتیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا، جاؤ اور ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ ڈھیر لگا لو۔ میں نے حکم کے مطابق عمل کیا اور پھر آپ کو بلانے گیا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو جیسے اس وقت مجھ پر اور زیادہ بھڑک اٹھے۔ (قرض خواہ یہودی تھے) آنحضور ﷺ نے جب ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ پہلے سب سے بڑی ڈھیر کے چاروں طرف تین مرتبہ پھرے، اس کے بعد اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا، اپنے قرض خواہوں کو بلا لاؤ۔ آنحضور ﷺ برابر انہیں ناپ کے دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی طرف سے ان کی امانت ادا کر دی۔ میں اس پر خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لئے ایک کھجور بھی نہ لے جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام دوسرے ڈھیر بچا دیئے بلکہ اس ڈھیر کو بھی جب میں نے دیکھا جس پر آنحضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے (اور جس میں سے آپ نے قرض ادا کیا تھا) کہ جیسے اس میں سے ایک کھجور کا دانہ بھی کم نہیں ہوا ہے۔

(۱۲۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّمَعَهٗ رَجُلَانِ یُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَیْهِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَارَاَیْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

۱۲۲۵۔ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، غزوۂ احد کے موقعہ پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ دو اور صاحب (یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام انسانی صورت میں) تھے، وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی بے جگری سے لڑ رہے تھے، ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے، میں نے انہیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

(۱۲۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِیُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَّقُوْلُ نَثَلَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کِنَانَتَهٗ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ

۱۲۲۶۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احد کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ترکش کے تیر مجھے نکال کر دیئے اور فرمایا خوب تیر برساؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

(۱۲۲۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا یَقُوْلُ جَمَعَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْهِ یَوْمَ اُحُدٍ

۱۲۲۷۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احد کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے (میری ہمت افزائی کے لئے) اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا (اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔)

(۱۲۲۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَبَوَیْهِ کِلَیْهِمَا یُرِیْدُ حِیْنَ قَالَ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَهُوَ یُقَاتِلُ

۱۲۲۸۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابن المسیب نے، انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے موقعہ پر (میری ہمت افزائی کے لئے) اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر فرمایا، ان کی مراد حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے تھی جو آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا جب وہ جنگ کر رہے تھے کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

(۱۲۲۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَّقُوْلُ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ اَبَوَیْهِ لِاَحَدٍ غَیْرَ

۱۲۲۹۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے ابن شداد نے بیان کیا، انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد رضی اللہ عنہ کے سوا میں

سَعْدٍ

نے کسی (کی ہمت افزائی) کے لئے نبی کریم ﷺ سے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر نہیں سنا۔

(۱۲۳۰) حَدَّثَنَا بُسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُه' يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ

۱۲۳۰۔ہم سے بُسرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبداللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن مالک (مالک، سعد رضی اللہ عنہ کے والد ابی وقاص کا اصل نام تھا) کے سوا میں نے اور کسی کے لئے نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کرتے نہیں سنا۔ میں نے خود سنا کہ احد کی لڑائی کے موقعہ پر آنحضور ﷺ فرما رہے تھے، سعد! خوب تیر برساؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

(۱۲۳۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ زَعَمَ اَبُوْعُثْمَانَ اَنَّه' لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِیْ يُقَاتِلُ فِيْهِنَّ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا

۱۲۳۱۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابوعثمان بیان کرتے تھے کہ ان غزوات میں سے جن میں نبی کریم ﷺ نے کفار سے قتال کیا بعض غزوہ (احد) میں ایک موقعہ پر آپ کے ساتھ طلحہ اور سعد (رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ ابوعثمان نے یہ حدیث حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کی تھی۔

(۱۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَ سَعْدًا فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ اُحُدٍ

۱۲۳۲۔ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیانکی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ بن عبیداللہ، مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہا ہوں لیکن میں نے ان حضرات میں سے کسی کو نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا، صرف طلحہ رضی اللہ عنہ سے غزوۂ اُحد کے متعلق حدیث سنی تھی۔

(۱۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ

۱۲۳۳۔ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا۔ اسی ہاتھ سے آپ نے غزوۂ احد کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کی حفاظت کی تھی۔

(۱۲۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ بَيْنَ يَدَیِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۳۴۔ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ احد میں جب مسلمان نبی کریم ﷺ کے پاس سے منتشر ہو گئے اور پسپا ہو گئے (اور آنحضور ﷺ میدان جنگ میں

مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَّهُ، وَكَانَ اَبُوطَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْثَلٰثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهٗ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ اُنْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوطَلْحَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَاتُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَّدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلٰثًا

اپنی جگہ پورے استقلال اور بہادری کے ساتھ کھڑے رہے) تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرم ﷺ کی، اپنے چمڑے کی ڈھال سے حفاظت کر رہے تھے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بڑے ماہر تیرانداز تھے اور کمان خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ اس دن انہوں نے دو یا تین کمانیں توڑ دی تھیں۔ مسلمانوں میں سے کوئی اگر تیر کا ترکش لئے ہوئے گذرتا تو آنحضور ﷺ ان سے فرماتے کہ تیر ابوطلحہ کے لئے یہیں رکھتے جاؤ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ مشرکین کو دیکھنے کے لئے سر (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ڈھال کے اوپر سے) اٹھا کر جھانکتے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ سر مبارک اوپر نہ اٹھایئے کہیں مشرکین کی طرف سے کوئی تیر آنحضور ﷺ کو آ کر نہ لگ جائے، میری گردن آپ سے پہلے ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکر اور (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے ہیں۔ کہ ان کی پنڈلیاں نظر آ رہی ہیں اور مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لئے ہوئے دوڑ رہی ہیں اور اس کا پانی مسلمانوں کو (خصوصاً جو زخمی ہو گئے تھے) پلا رہی ہیں، پھر (جب اسکا پانی ختم ہو جاتا ہے تو) واپس آتی ہیں اور مشک بھر کر لے جاتی ہیں اور مسلمانوں کو پلاتی ہیں۔ اس دن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو (۲) یا تین مرتبہ تلوار گر گئی تھی۔

(۱۲۳۵) حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَصَرَخَ اِبْلِيْسُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَيْ عِبَادَاللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَاُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ اَيْ عِبَادَاللّٰهِ اَبِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَتْ فَوَ اللّٰهِ مَااحْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰهِ مَازَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَقِيَ بِاللّٰهِ بَصُرْتُ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيْرَةِ فِي الْاَمْرِ وَاَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ

۱۲۳۵۔ مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ احد میں پہلے مشرکین شکست کھا گئے تھے، لیکن ابلیس، اللہ کی اس پر لعنت ہو، چلایا کہ اے عباداللہ (مسلمانو!) اپنے پیچھے والوں سے خبردار ہو جاؤ۔ ❶ اس پر آگے جو مسلمان تھے وہ لوٹ پڑے اور اپنے پیچھے والوں سے گتھم گتھا ہو گئے۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں ہیں (جنہیں مسلمان اپنا دشمن مشرک سمجھ کر مار رہے تھے) وہ کہنے لگے، اے عباداللہ! یہ میرے والد ہیں، میرے والد! عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پس خدا گواہ ہے،

❶ گویا جو جماعت ان کے پیچھے ہے وہ کفار کی ہے اور ان پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ مسلمانوں کو غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے اسے اپنے ہی کسی امیر کی آواز سمجھ کر پیچھے والوں پر حملہ کر دیا حالانکہ ان کے پیچھے بھی مسلمان ہی تھے اس طرح مسلمان آپس میں گتھم گتھا ہو گئے اور مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔

الْعَيْنِ وَ يُقَالُ بَصُرْتُ وَ اَبْصَرْتُ وَاحِدٌ

مسلمانوں نے انہیں اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک قتل نہ کرلیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا فرمایا کہ خدا تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد حذیفہ رضی اللہ عنہ (اپنے والد کے قتل کرنے والوں کے لئے) برابر مغفرت کی دعا کرتے رہتے تھے تاآنکہ وہ اللہ سے جاملے (کیونکہ یہ قتل محض غلط فہمی اور ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہوا تھا۔) بصرت، یعنی میں علی وجہ البصیرت اس معاملہ کو سمجھتا ہوں اور ابصرت، آنکھ سے دیکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ بصرت اور ابصرت ہم معنی ہیں۔

باب ۴۸۶. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالىٰ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَاكَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

۴۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ’’یقیناً تم میں سے جو لوگ اس دن پھر گئے تھے جس دن کہ دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئی تھیں تو یہ تو بس اس سبب سے ہوا کہ شیطان نے انہیں ان کے بعض کرتوتوں کے سبب لغزش دے دی تھی اور بے شک اللہ انہیں معاف کر چکا ہے، یقیناً اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا حلم والا ہے۔

(۱۲۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقُعُوْدُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ تُحَدِّثُنِيْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِحُرْمَتِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّيَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ اَنَّهٗ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِاُخْبِرَكَ وَلِاُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَاَلْتَنِيْ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَاعَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهٗ مَكَانَهٗ فَبَعَثَ عُثْمٰنَ وَ كَانَ

۱۲۲۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں ابوحمزہ نے خبر دی، ان سے عثمان بن موہب نے بیان کیا کہ ایک صاحب بیت اللہ کے حج کے لئے آئے تھے، دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کہ یہ بیٹھے ہوئے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ قریش ہیں۔ پوچھا کہ ان میں شیخ کون ہیں؟ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ وہ صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں، آپ مجھ سے واقعات (صحیح اور واضح طور پر) بیان کردیجئے، اس گھر کی حرمت کا واسطہ دے کر میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد کے مواقعہ پر راہ فرار اختیار کی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے۔ انہوں نے پوچھا، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں تھے فرمایا کہ ہاں یہ بھی ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بیعت الرضوان (بیعت حدیبیہ) میں بھی پیچھے رہ گئے تھے اور حاضر نہ ہوسکے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، یہ بھی صحیح ہے اس پر ان صاحب نے (مارے خوشی کے) اللہ اکبر کہا۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، میں تمہیں بتاؤں گا اور جو سوالات تم نے کئے ہیں، ان کی میں تمہارے سامنے تفصیل بیان کروں گا۔ احد کی لڑائی میں فرار سے متعلق جو

بَیْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰی مَکَّةَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی هٰذِهٖ یَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰی یَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمٰنَ اِذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَکَ

تم نے کہا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ غلطی معاف کر دی ہے۔ ● بدر کی لڑائی میں ان کے نہ ہونے کے متعلق جو تم نے کہا، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) تھیں اور بیمار تھیں۔ آنحضور ﷺ نے (انہیں خود مدینہ ان کی تیمارداری کے لئے چھوڑا تھا اور) فرمایا تھا کہ تمہیں اس شخص کے برابر اجر و ثواب ملے گا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوگا اور اسی کے برابر مال غنیمت سے حصہ بھی ملے گا۔ بیعت رضوان میں ان کی عدم شرکت کا جہاں تک سوال ہے تو اگر وادی مکہ میں عثمان بن عفان سے زیادہ کوئی شخص ہر دلعزیز ہوتا تو آنحضور ﷺ آپ کے بجائے انہی کو بھیجتے اس لئے عثمان رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجنا پڑا۔ اور بیعت رضوان اس وقت ہوئی جب وہ مکہ میں تھے۔ (بیعت لیتے ہوئے) آنحضور ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ عنہا) کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے (بائیں) ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ کی طرف سے ہے۔ اب جا سکتے ہو، البتہ میری باتوں کو یاد رکھنا۔

باب ۴۸۷. اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَاتَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ فَاَثَابَکُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَافَاتَکُمْ وَلَامَا اَصَابَکُمْ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تُصْعِدُوْنَ تَذْهَبُوْنَ اَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَیْتِ

۴۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ وقت یاد کرو جب تم چڑھے جا رہے تھے اور مڑ کر بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول تم کو پکار رہے تھے اور تمہارے پیچھے کی جانب سے۔ سو اللہ نے تمہیں غم دیا غم کی پاداش میں، تاکہ تم رنجیدہ نہ ہوا کرو اس چیز پر جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس مصیبت سے جو تم پر پڑے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔''

(۱۲۳۷) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ

۱۲۳۷۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

● غزوۂ احد کے موقعہ پر عام مسلمانوں میں کفار کے اچانک اور غیر متوقع حملہ کی وجہ سے گھبراہٹ اور دہشت پھیل گئی۔ اور چند صحابہؓ کے سوا، تمام حضرات منتشر ہو گئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور دو ایک صحابہؓ کے ساتھ، جن کا ذکر انہیں احادیث میں اوپر گذرا، کفار کے تمام حملوں کا انتہائی پامردی سے مقابلہ کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آنحضور ﷺ نے صحابہؓ کو آواز دی اور پھر تمام صحابہ جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کی اس غلطی کو معاف کر دیا تھا اور اپنی معافی کا خود قرآن مجید میں اعلان کیا، اکثر صحابہ منتشر ہو گئے تھے۔ اور انہیں میں عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مسلمانوں کو اس غزوہ میں اگرچہ نقصان بہت اٹھانا پڑا تھا لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمانوں نے غزوہ احد میں شکست کھائی تھی۔ کیونکہ نہ مسلمانوں نے ہتھیار ڈالے تھے اور نہ ان کے قائد یعنی آنحضور ﷺ نے میدان جنگ چھوڑا تھا۔ شکست و فتح کا مدار کمانڈر کے ساتھ فوج کی پسپائی پر ہوتا ہے۔ فوج یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے انتشار پیدا ہو گیا تھا، لیکن پھر یہ سب حضرات جلد ہی میدان میں آ گئے تھے یہ بھی نہیں ہوا تھا کہ صحابہؓ نے میدان چھوڑ دیا ہو۔ بلکہ ایک غیر متوقع صورت حال سے گھبراہٹ اور صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا تھا، گویا ایک افراتفری کی صورت تھی کہ جب اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں پکارا۔ تو وہ فوراً سنبھل گئے اور پھر آ کر آپ کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔

قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَّاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْيَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ اُخْرَاهُمْ

نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوۂ احد کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے (تیراندازوں کے) پیدل دستہ کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا لیکن وہ لوگ شکست خوردہ ہوکر آئے۔ آیت "اذید عوھم الرسول فی اخراھم" اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

باب ۴۸۸. ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

۴۸۸۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "پھر اس نے اس غم کے بعد تمہارے اوپر راحت نازل کی، یعنی غنودگی کہ اس کا تم میں سے ایک جماعت پر غلبہ ہو رہا تھا اور ایک جماعت وہ تھی کہ اسے اپنی جانوں کو پڑی ہوئی تھی یہ اللہ کے بارے میں خلاف حقیقت خیالات اور جاہلیت کے خیالات قائم کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ یہ لوگ دلوں میں ایسی بات چھپائے ہوئے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ کچھ بھی ہمارا اختیار چلتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں ہوتے جب بھی وہ لوگ جن کے لئے قتل مقدر ہو چکا تھا اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل ہی پڑتے اور یہ سب اس لئے ہوا کہ اللہ تمہارے باطن کی آزمائش کرے اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے صاف کرو اور اللہ تعالیٰ باطن کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔"

۱۲۳۸. وَقَالَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ اُحُدٍ حَتّٰى سَقَطَ سَيْفِيْ مِنْ يَّدِيْ مِرَارًا يَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ

۱۲۳۸۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں غزوہ احد کے موقع پر (طمانیت وسکون پیدا کرنے کے لئے) اونگھ نے آ گھیرا تھا اور اسی حالت میں میری تلوار کئی مرتبہ گر پڑی تھی، گر جاتی (ہاتھ سے چھوٹ کر، بے اختیار) تو میں اسے اٹھالیتا۔ پھر گر جاتی اور میں اسے اٹھالیتا۔

باب ۴۸۹. لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْيُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ قَالَ حُمَيْدٌ وَّثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

۴۸۹۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔ اللہ خواہ ان کی توبہ قبول کرے، خواہ انہیں عذاب دے اس لئے کہ وہ ظالم ہیں۔" حمید اور ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ غزوۂ احد کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کے سر مبارک میں زخم آ گئے تھے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا ہے۔ اس پر (مذکورہ بالا آیت) "لیس لک من الامر شیء" نازل ہوئی۔

(۱۲۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السُّلَمِيُّ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا بَعْدَمَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَّالْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ

۱۲۴۰۔ہم سے یحییٰ بن عبداللہ سلمی نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے، اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے واسطہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب آنحضور ﷺ فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو یہ دعا کرتے ''اے اللہ! فلاں! فلاں اور فلاں (یعنی صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام، کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے۔'' یہ دعا آپ سمع الله لمن حمده، ربنا لک الحمد کے بعد کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت لیس لک من الامر شیٔ سے فانھم ظٰلمون'' تک نازل کی، (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا ہے)۔ اور حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت ہے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لئے بددعا کرتے تھے، اس پر آیت، '' ليس لک من الا مرشیٔ سے فانهم ظٰلمون'' تک نازل فرمائی۔

باب ۴۹۰. ذِكْرُ اُمِّ سُلَيْطٍ

۴۹۰۔ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تذکرہ۔

(۱۲۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِيْ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَآءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْطِ هٰذَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ اُمُّ سُلَيْطٍ اَحَقُّ بِهٖ وَاُمُّ سُلَيْطٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ اِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ اُحُدٍ

۱۲۴۱۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس، ان سے ابن شہاب نے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں چادریں تقسیم کروائیں۔ ایک عمدہ قسم کی چادر باقی بچ گئی تو ایک صاحب نے جو وہیں موجود تھے، عرض کی، یا امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کے نکاح میں ہیں، ان کا اشارہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام سلیط، ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ احد میں وہ ہمارے لئے مشک اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں۔

باب ۴۹۱. قَتْلِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۹۱۔حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت۔

(۱۲۴۲) حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ

۱۲۴۲۔مجھ سے ابو جعفر بن محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حجین بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن فضیل نے، ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ کے

الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ هَلْ
لَّکَ فِيْ وَحْشِيٍّ تَسْأَلُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ
وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَّسْكُنُ حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيْلَ لَنَا
هُوَذَاکَ فِيْ ظِلِّ قَصْرِهٖ كَاَنَّهٗ حَمِيْتٌ قَالَ فَجِئْنَا
حَتّٰى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيْرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ
وَعُبَيْدُ اللّٰهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهٖ مَايُرٰى وَحْشِيٌّ اِلَّاعَيْنَيْهِ
وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَاوَحْشِيُّ اَتَعْرِفُنِيْ قَالَ
فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَاوَاللّٰهِ اِلَّا اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ
الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَاَةً يُّقَالُ لَهَا اُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ اَبِي
الْعِيْصِ فَوَلَدَتْ لَهٗ فَحَمَلْتُ ذٰلِکَ الْغُلَامَ مَعَ اُمِّهٖ
فَنَاوَلْتُهَااِيَّاهُ فَكَاَنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى قَدَمِکَ قَالَ
فَكَشَفَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُخْبِرُنَا
بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ اِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ
عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِيْ مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ
مُطْعِمٍ اِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّيْ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا اَنْ
خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِبَالِ اُحُدٍ
بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ وَاِذْ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ اِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا
اصْطَفُّوْا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ
قَالَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ
يَاسِبَاعُ يَاابْنَ اُمِّ اَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ اَتُحَادُّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ
فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ
صَخْرَةٍ لَمَّا دَنَامِنِّيْ رَمَيْتُهٗ بِحَرْبَتِيْ فَاَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهٖ
حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذٰلِکَ
الْعَهْدَ بِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَاَقَمْتُ
بِمَكَّةَ حَتّٰى فَشَافِيْهَا الْاِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَى
الطَّائِفِ فَاَرْسَلُوْآ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رُسُوْلًا فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ لَايَهِيْجُ الرُّسُلَ
فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ اَنْتَ وَحْشِيٌّ

ساتھ روانہ ہوا، جب ہم حمص پہنچے تو مجھ سے عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو وحشی (ابن حرب حبشی جنہوں نے غزوۂ احد میں بحالت کفر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے ان کی لاش کا مثلہ بنایا تھا) سے کچھ دلچسپی ہے۔ ہم چل کے ان سے حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے متعلق واقعات معلوم کرتے، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چلنا چاہئے۔ وحشی کا قیام حمص میں تھا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے ان کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنے مکان کے سائے میں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے کوئی بڑا سا کپا ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم ان کے پاس آئے اور تھوڑی دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ پھر سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ بیان کیا کہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عمامہ کو اس طرح لپیٹ لیا تھا کہ وحشی صرف ان کی آنکھیں اور پاؤں دیکھ سکتے تھے۔ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے وحشی! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ بیان کیا کہ پھر انہوں نے عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا کہ نہیں، خدا کی قسم، البتہ میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا، اسے ام قتال بنت ابی العیص کہا جاتا تھا، پھر مکہ میں اس کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور میں اس کے لئے کسی انا کی تلاش کے لئے گیا تھا، پھر میں اس بچے کو اس کی (رضاعی) ماں کے پاس لے گیا اور اس کے حوالہ کر دیا، غالباً میں نے تمہارے پاؤں دیکھے تھے۔ بیان کیا کہ اس پر عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا لیا اور کہا، ہمیں آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات بتا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، بدر کی لڑائی میں حمزہؓ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا، میرے مولا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا کہ اگر تم نے حمزہ کو میرے چچا (طعیمہ) کے بدلے میں قتل کر دیا تو تم آزاد ہو۔ انہوں نے بتایا کہ پھر جب قریش عینین کی جنگ کے لئے نکلے۔ عینین احد کی ایک پہاڑی ہے اور اس کے اور احد کے درمیان وادی حائل ہے۔ تو میں بھی ان کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے ہولیا۔ جب (دونوں فوجیں آمنے سامنے) لڑنے کے لئے صف بستہ ہوگئیں تو (قریش کی صف میں سے) سباع بن عبد العزی نکلا اور اس نے آواز دی، ہے کوئی لڑنے والا؟ بیان کیا کہ (اس کی اس دعوت مبارزت پر) حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نکل کر آئے اور

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَابَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّيْ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَاَخْرُجَنَّ اِلٰى مُسَيْلَمَةَ لَعَلِّيْ اَقْتُلُهٗ فَاُكَافِئُ بِهٖ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَاكَانَ قَالَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ ثُلْمَةِجِدَارٍ كَاَنَّهٗ جَمَلٌ اَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّاسِ قَالَ فَرَمَيْتُهٗ بِحَرْبَتِيْ فَاَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَضَرَبَهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَّتِهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ فَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ وَّاَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ

فرمایا، اے سباع، اے ام انمار کے بیٹے جو عورتوں کے ختنے کیا کرتی تھی،❶ تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے آیا ہے، بیان کیا کہ پھر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا اور قتل کر دیا۔ اب وہ گذرے ہوئے رن کی طرح ہو چکا تھا۔ وحشی نے بیان کیا کہ ادھر میں ایک چٹان کے نیچے۔ حمزہ کی تاک میں تھا اور جوں ہی وہ مجھ سے قریب ہوئے میں نے ان پر اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ ان کی ناف کے نیچے جا کر لگا اور سرین کے پار ہو گیا۔ بیان کیا کہ یہی ان کی شہادت کا سبب بنا۔ پھر جب قریش واپس ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ گیا اور مکہ میں مقیم رہا۔ لیکن جب مکہ بھی اسلامی سلطنت کے تحت آ گیا تو میں طائف چلا گیا۔ طائف والوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا (اپنی اطاعت اور اسلام کے لئے) تو مجھ سے وہاں کے لوگوں نے کہا کہ انبیاء کسی پر زیادتی نہیں کرتے اس لئے تم مطمئن رہو، اسلام قبول کرنے کے بعد تمہاری پچھلی تمام غلطیاں معاف ہو جائیں گی) چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو دریافت فرمایا۔ کیا تمہارا ہی نام وحشی ہے۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہیں نے حمزہ کو قتل کیا تھا؟ میں نے عرض کی، جو آنحضور ﷺ کو معاملے میں معلوم ہے وہی صحیح ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنی صورت مجھے کبھی نہ دکھاؤ۔❷ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں سے نکل گیا۔ پھر آنحضور ﷺ کی جب وفات ہوئی تو مسیلمہ کذاب نے خروج کیا۔ اب میں نے سوچا کہ مجھے مسیلمہ کے

---

❶ عورتوں کا ختنہ۔ ہم ہندوستانیوں کے لئے عجیب سی بات ہے، لیکن عرب میں، مردوں کی طرح عورتوں کا بھی ختنہ ہوتا تھا اور جس طرح مردوں کے ختنے مرد کیا کرتے تھے، عورتوں کے ختنے عورتیں کیا کرتی تھیں۔ یہ طریقہ جاہلیت میں بھی رائج تھا اور اسلام نے اسے باقی رکھا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کی جو بعض سنتیں عربوں میں باقی رہ گئی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ عرب ممالک میں عورتوں کے ختنے کا اب بھی رواج ہے۔ لیکن ہم ہندوستانی مسلمان ہیں اور اس سے کوئی واقفیت بھی نہیں رکھتے۔ جس طرح مردوں کا ختنہ سنت ہے، عورتوں کا ختنہ بھی سنت ہے۔ چونکہ سباع بن عبدالعزی کی ماں عورتوں کے ختنے کیا کرتی تھی، اس لئے حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے اس کی ماں کے پیشے پر عار دلائی۔ ❷ اسلام لانے کے بعد ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے، لیکن انہوں نے آنحضور ﷺ کے چچا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اس میں بھی اتنی بے دردی کا مظاہرہ کیا تھا کہ جب وہ شہید ہو گئے تو ان کا سینہ چاک کر کے اندر سے دل نکالا تھا اور لاش کو بگاڑ دیا تھا۔ اس لئے یہ ایک قدرتی بات تھی کہ انہیں دیکھ کر حمزہ رضی اللہ عنہ کی غم انگیز شہادت آنحضور ﷺ کے سامنے آ جاتی، اور پھر یہ بھی سوچئے کہ آنحضور ﷺ، روحی وابی وامی فداہ اپنے چچا کو اتنی بے دردی سے قتل کرنے والے کی صحبت کیسے برداشت کر سکتے تھے۔

خلاف جنگ میں ضرور شرکت کرنی چاہئے، ممکن ہے میں اسے قتل کردوں اور اس طرح حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کی مکافات ہو سکے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں بھی اس کے خلاف جنگ کے لئے مسلمانوں کے ساتھ نکلا، اس سے جنگ کے واقعات سب کو معلوم ہیں۔ بیان کیا کہ (میدان جنگ میں) میں نے دیکھا کہ ایک شخص (مسیلمہ) ایک دیوار کی دراز سے لگا کھڑا ہے، جیسے گندمی رنگ کا کوئی اونٹ ہو، سر کے بال پریشان تھے۔ بیان کیا کہ میں نے اس پر بھی اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ اس کے سینے پر لگا، اور شانوں کو پار کر گیا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انصاری صحابی جھپٹے اور تلوار سے اس کی کھوپڑی پر مارا (عبدالعزیز بن عبداللہ نے) بیان کیا، ان سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا کہ پھر مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ (مسیلمہ کے قتل کے بعد) ایک لڑکی نے چھت پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ "امیر المؤمنین کو ایک کالے غلام (یعنی حضرت وحشی) نے قتل کر دیا۔

ب ۴۹۲. مَآاَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ـَ الْجِرَاحِ يَوْمَ اُحُدٍ

۴۹۲۔ غزوۂ احد کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کو جو زخم پہنچے تھے۔

۱۲۴۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ لّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْابِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَا عِيَّتِهٖ اشْتَدَّ ضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ لَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۲۴۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہے جنہوں نے اس کے نبی کے ساتھ یہ کیا، آپ کا اشارہ آگے کے دندان مبارک (کے ٹوٹ جانے) کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص (ابن ابی بن خلف) پر انتہائی سخت ہے۔ جسے اس کے نبی نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہے۔

۱۲۴۴) حَدَّثَنِيْ مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ـُ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِشْتَدَّ غَضَبُ لّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ بِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۴۴۔ مجھ سے مخلد بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر انتہائی غضب نازل ہوا جسے اللہ کے نبی ﷺ نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس قوم پر نازل ہوا جنہوں نے اللہ کے نبی ﷺ کے چہرہ مبارک

کوخون آلود کر دیا تھا (غزوۂ احد کے موقعہ پر)۔

(۱۲۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَّهُوَ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَآءَ وَبِمَادُوْوِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ الْمَآءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَآءَ لَايَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةً مِّنْ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَّجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ

۱۲۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے نبی کریم ﷺ کے (غزوۂ احد کے موقعہ پر آنے والے) زخموں کے متعلق پوچھا گیا تھا، تو آپ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے زخموں کو کس نے دھویا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی، خون کو دھو رہی تھیں، علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ نکلا آرہا ہے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے جلایا اور پھر اسے زخم پر چپکا دیا۔ اس عمل سے خون آنا بند ہو گیا۔ اسی دن آنحضور ﷺ کے آگے کے دندان مبارک ٹوٹے تھے، آنحضور ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور خود سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی۔

(۱۲۴۶) حَدَّثَنِيْ عَمْرُوبْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَّاشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ دَمّٰى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۴۶۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس شخص پر نازل ہوا جسے اللہ کے نبی نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس پر نازل ہوا جس نے (یعنی عبداللہ بن قمیہ نے لعنۃ اللہ علیہ، رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا تھا۔

باب۴۹۳۔ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

۴۹۳۔ ''وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔''

(۱۲۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَاابْنَ اُخْتِيْ كَانَ اَبُوْكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَاَبُوْبَكْرٍ لَمَّآ اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااَصَابَ يَوْمَ اُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُوْنَ خَافَ اَنْ يَّرْجِعُوْا قَالَ مَنْ يَّذْهَبُ فِيْ

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آیت) ''وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔ آپ نے عروہ سے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ میرے بھانجے! تمہارے والد زبیر اور (نانا) ابوبکر رضی اللہ عنہما بھی انہیں میں سے تھے، احد کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کو جو کچھ تکلیف پہنچی تھی جب وہ پہنچی، اور مشرکین واپس جانے لگے تو آنحضور ﷺ کو اس کا خطرہ ہوا کہ کہیں وہ پھر لوٹ کر حملہ نہ کریں، اس لئے آپ

اَثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّالزُّبَيْرُ

نے فرمایا کہ ان کا تعاقب کرنے کون جائے؟❶ اسی وقت ستر (۷۰) صحابہؓ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بیان کیا کہ ابو بکر اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی انہیں میں تھے۔

باب ۴۹۴. مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَاَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ

۴۹۴۔ جن مسلمانوں نے غزوۂ احد میں شہادت حاصل کی تھی انہی میں حمزہ بن عبدالمطلب، ابوحذیفہ الیمان، انس بن نضر اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

(۱۲۴۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَانَعْلَمُ حَيًّامِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُوْنَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُمَعُوْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ يَّوْمَ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ

۱۲۴۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ عرب کے تمام قبائل میں کوئی قبیلہ انصار کے مقابلے میں اس سعادت کو حاصل نہیں کر سکا کہ اس کے سب سے زیادہ افراد شہید ہوئے اور وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عزت سے اٹھے گا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ غزوۂ احد میں قبیلہ انصار کے ستر افراد شہید ہوئے، بیر معونہ کے واقعہ میں اس کے ستر (۷۰) افراد شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں اس کے ستر افراد شہید ہوئے۔ بیان کیا بئر معونہ کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں پیش آیا تھا، اور یمامہ کی جنگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی جو مسیلمہ کذاب سے لڑی گئی تھی۔

(۱۲۴۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَلَهٗ اِلٰى اَحَدٍ قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَآئِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَقَالَ اَبُوالْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَبْكِيْ وَاَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَجَعَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہداء کو (دفن کے لئے) ایک ہی کپڑے میں دو (۲) دو (۲) صحابہؓ کو کفن دیا اور آپ ﷺ دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کے عالم سب سے زیادہ کون ہیں؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر کے آپ کو بتایا جاتا تو لحد میں آپ انہیں آگے کرتے، آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں ان سب پر گواہ ہوں گا، پھر آپ نے تمام شہداء کو خون سمیت دفن کا حکم دیا اور ان کی نماز نہیں پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا۔ اور ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابن المنکدر نے بیان کیا، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب میرے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) شہید کر دیئے گئے تو میں رونے لگا اور بار بار

❶ یہ اس لئے تا کہ مشرکین یہ نہ سمجھیں کہ احد کے نقصان نے مسلمانوں کو نڈھال کر دیا ہے اور اگر ان پر دوبارہ حملہ کیا گیا تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّم لَمْ يَنْهَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَا تبكِيهِ اَوْمَا تَبْكِيْهِ مَازَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّه' بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ

ان کے چہرے سے کپڑا ہٹاتا۔ صحابہؓ مجھے روکتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے نہیں روکا۔ (فاطمہ بن عمرو رضی اللہ عنہا، عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بہن بھی رونے لگی تھیں تو) آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ روؤ مت (آنحضور ﷺ نے لاتبکیہ فرمایا یا ماتبکیہ راوی کو شک تھا) فرشتے برابر ان کی لاش پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے تھے، تاآنکہ اسے اٹھالیا گیا۔

(۱۲۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اُرى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ رَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُه' فَاِذَا هُوَمَآ اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُه' اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَاكَانَ فَاِذَا هُوَ مَاجَآءَ بِهِ اللّٰهُ عَنِ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا بَقَرًاوَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَاهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ اُحُدٍ

۱۲۵۰۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا، میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے تلوار کو ہلایا اور اس سے اس کی دھار ٹوٹ گئی، اس کی تعبیر مسلمانوں کے اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو غزوۂ احد میں اٹھانی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا، تو وہ اس سے بھی زیادہ اچھی صورت میں ہوگئی۔ جیسے پہلے تھی، اس کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اجتماع کی صورت میں ظاہر کی۔ میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی تھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کے تمام کاروبار براز حکمت ہوتے ہیں۔ اس کی تعبیر وہ مسلمان تھے (جو) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(۱۲۵۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُس حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَنَحْنُ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى اَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ اَجْرِه شَيْئًا كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاسَه' خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاسَه' فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم غَطُّوْا بِهَا رَاسَه' وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَه' ثَمَرَتُه' فَهُوَ يَهْدِبُهَا

۱۲۵۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے، نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اور ہمارا مقصد اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں اجر دیتا۔ اب بعض حضرات تو وہ تھے جو اللہ سے جا ملے اور (دنیا میں) انہوں نے اپنا کوئی اجر نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے تھے، غزوۂ احد میں آپ نے شہادت پائی تھی اور ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز انہوں نے نہیں چھوڑی تھی۔ اس چادر سے (کفن دیتے وقت) جب ہم ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتا تھا اور پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا، آنحضور ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ چادر سے سر چھپادو۔ اور پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دو یا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ **الفو علی رجلیه من الاذخر** (**اجعلوا علی رجلیه الاذخر**) کے بجائے، دونوں

جملوں کا مفہوم ایک ہے) اور ہم میں بعض وہ ہیں جنہیں ان کے اس عمل کا پھل (اسی دنیا میں) دے دیا گیا اور وہ اس سے خوب لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

باب ۴۹۵. اُحُدٌ يُحِبُّنَا قَالَه' عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

۴۹۵۔ احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ عباس بن سہل نے ابوحمید کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

(۱۲۵۲) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ قُرَّةَ بن خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّه'

۱۲۵۲۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں قرہ بن خالد نے، انہیں قتادہ نے اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (احد کے بارے میں) یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

(۱۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَامَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم طَلَعَ لَه' اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّه' اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَ اِنِّىْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

۱۲۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں امام مالک نے خبر دی، انہیں مطلب کے مولا عمرو نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے (خیبر سے واپس ہوتے ہوئے) احد کو دیکھ کر فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت علاقہ قرار دیا تھا۔ (آپ کے حکم کے مطابق) اور میں (آپ کے حکم کے مطابق) ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیانی علاقے (مدینہ منورہ) کو باحرمت قرار دیتا ہوں۔

(۱۲۵۴) حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَه' عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّىْ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِىَ الْاٰنَ وَاِنِّىْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ اِنِّىْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِىْ وَ لٰكِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا

۱۲۵۴۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد کے حق میں دعا کی، جیسے مردوں کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے جاؤں گا، میں تمہارے حق میں گواہ رہوں گا، میں اب بھی اپنے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں، مجھے دنیا کے خزانوں کی کنجی عطا فرمائی گئی ہے، یا (آپ نے فرمایا) مفاتیح الارض (مفاتیح خزائن الارض کے بجائے، دونوں جملوں کے مفہوم میں کوئی فرق نہیں)، خدا گواہ ہے کہ میں تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے۔ بلکہ مجھے اس کا خطرہ ہے کہ تم دنیا کے لئے منافست کرنے لگو گے۔

باب ۴۹۶. غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَ رِعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ وَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَحَدِيْثِ عَضَلٍ وَّالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَّخُبَيْبٍ وَّاَصْحَابِهٖ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ اَنَّهَا بَعْدَ اُحُدٍ

(۱۲۵۵) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ ابْنَ ثَابِتٍ وَّهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْلِحْيَانَ فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ حَتّٰى اَتَوْا مَنْزِلًا نَّزَلُوْهُ فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوٰى تَمْرٍ تَزَوَّدُوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَبِعُوْا آثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوْهُمْ فَلَمَّا انْتَهٰى عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ لَجَاُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ وَّجَاءَ الْقَوْمُ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ فَقَالُوْا لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اِنْ نَّزَلْتُمْ اِلَيْنَا اَنْ لَّانَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ وَّاَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوْهُمْ حَتّٰى قَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَّ زَيْدٌ وَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَاَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ نَزَلُوْآ اِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ حَلُّوْآ اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِيْ مَعَهُمَا هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوْهُ وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدٍ حَتّٰى بَاعُوْهُمْ بِمَكَّةَ فَاشْتَرٰى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ

۴۹۶۔ غزوۂ رجیع۔ غزوہ بئر معونہ ❶ جو قبائل رعل وذکوان کے ساتھ پیش آیا تھا۔ قبائل عضل وقارہ کا واقعہ اور عاصم بن ثابت اور آپ کے ساتھیوں (رضی اللہ عنہم) کا واقعہ۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ہم سے عاصم بن عمر نے حدیث بیان کی کہ غزوۂ رجیع، غزوۂ احد کے بعد پیش آیا تھا۔

۱۲۵۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری نے، انہیں عمرو بن ابی سفیان ثقفی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے جاسوسی کے لئے ایک جماعت (مکہ، قریش کی سرگرمیوں کی خبر لانے کے لئے) بھیجی اور اس کا امیر عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بنایا، آپ عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں، یہ جماعت روانہ ہوئی اور جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچی تو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ کو جسے بنولحیان کہا جاتا تھا، ان کا علم ہوگیا اور قبیلہ کے تقریباً سو تیراندازوں نے ان کا پیچھا کیا اور ان کے نشانات قدم کو تلاش کرتے ہوئے چلے، آخر ایک ایسی جگہ پہنچنے میں کامیاب ہوگئے، جہاں صحابہؓ کی جماعت نے پڑاؤ کیا تھا۔ وہاں انہیں ان کھجوروں کی گٹھلیاں ملیں جو صحابہؓ مدینہ سے لائے تھے (اور وہیں بیٹھ کر انہیں کھایا تھا) قبیلہ والوں نے کہا کہ یہ تو یثرب کی کھجور (کی گٹھلی) ہے۔ اب انہوں نے پھر تلاش شروع کی اور صحابہؓ کو پالیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو صحابہؓ کی اس جماعت نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر پناہ لی۔ قبیلہ والوں نے وہاں پہنچ کر ٹیلہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا اور صحابہؓ سے کہا کہ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اگر تم نے ہتھیار ڈال دیئے تو ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ اس پر عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو کسی کافر کی حفاظت وامن میں، اپنے کو کسی صورت میں بھی نہیں دے سکتا، اے اللہ! ہمارے ساتھ پیش آنے والے حالات کی اطلاع اپنے نبی کو پہنچا دے۔ چنانچہ حضرات صحابہؓ نے ان سے قتال کیا اور عاصم رضی اللہ عنہ اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ان کے تیروں سے شہید ہوگئے۔ حضرت خبیب، زید، اور ایک صحابی رضی اللہ عنہم ان کے حملوں

❶ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے غزوۂ رجیع اور غزوۂ بئر معونہ، دونوں کو ایک باب میں ذکر کر دیا ہے یہ دونوں مختلف اوقات میں پیش آئے تھے۔ غزوۂ رجیع کا تعلق دس (۱۰) صحابہ کی اس جماعت سے ہے۔ جس میں عاصم اور خبیب رضی اللہ عنہما شریک تھے۔ یہ حادثہ قبائل عضل وقارہ کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا اور بئر معونہ کا تعلق ان ستر (۷۰) قاری صحابہ سے ہے جو اسلام کی تعلیم کے لئے بھیجے گئے تھے اور جنہیں قبائل رعل وذکوان نے دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔

ـم بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا حَتّٰى اِذَا اَجْمَعُوْا
ـلَه، اِسْتَعَارَ مُوْسٰى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ
ـسْتَحِدَّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ قَالَتْ فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِّيْ
ـدَرَجَ اِلَيْهِ حَتّٰى اَتَاهُ فَوَضَعَه، عَلٰى فَخِذِهٖ فَلَمَّا
ـاَيْتُه، فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّيْ وَفِيْ يَدِهٖ
ـمُوْسٰى فَقَالَ اَتَخْشِيْنَ اَنْ اَقْتُلَه، مَاكُنْتُ لِاَفْعَلَ
ـاكَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكَانَتْ تَقُوْلُ مَارَاَيْتُ اَسِيْرًا
ـطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ لَّقَدْ رَاَيْتُه، يَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ
ـنَبٍ وَّمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَّ اِنَّه، لَمُوْثَقٌ فِيْ
ـحَدِيْدٍ وَمَا كَانَ اِلَّا رِزْقٌ رَّزَقَهُ اللّٰهُ فَخَرَجُوْا بِهٖ
ـنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فَقَالَ دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
ـصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَرَوْا اَنَّ مَابِيْ جَزَعٌ
ـنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ
ـنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ
ـا اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ
ـصْرَعِيْ وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ يُبَارِكْ
ـلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ
ـحَارِثِ فَقَتَلَه، وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوْا
ـشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَه، وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ
ـظِيْمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ
ـظُلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ
ـلٰى شَيْءٍ

سے ابھی محفوظ تھے۔قبیلہ والوں نے انہیں پھر حفاظت وامان کا یقین دلایا۔ یہ حضرات ان کی یقین دہانی پر اتر آئے۔پھر جب قبیلہ والوں نے انہیں پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا تو ان کی کمان کی تانت اتار کر ان حضرات کو انہیں سے باندھ دیا۔تیسرے صحابی، جو خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، انہوں نے کہا کہ یہ تمہاری سب سے پہلی غداری ہے، انہوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا، پہلے تو قبیلہ والوں نے انہیں گھسیٹا اور اپنے ساتھ لے جانے کے لئے زور لگاتے رہے لیکن جب وہ کسی طرح تیار نہ ہوئے تو انہیں وہیں قتل کر دیا (رضی اللہ عنہ) اور خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔پھر انہیں مکہ میں لا کر بیچ دیا۔خبیب رضی اللہ عنہ کو تو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا، خبیب رضی اللہ عنہ نے بدر کی جنگ میں حارث کو قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک قیدی کی حیثیت سے رہے۔جس وقت ان سب کا خبیب رضی اللہ عنہ کے قتل پر اتفاق ہو چکا تھا تو اتفاق سے انہیں دنوں حارث کی ایک لڑکی (زینب بنت حارث رضی اللہ عنہا) سے آپ نے استرا مانگا تھا۔موئے زیر ناف صاف کرنے کے لئے، اور انہوں نے آپ کو استرا دے بھی دیا تھا، ان کا بیان تھا (اسلام لانے کے بعد) کہ میرا لڑکا میری غفلت میں خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا، آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا، میں نے جو اسے اس حالت میں دیکھا تو بہت گھبرائی، ❶ انہوں نے میری گھبراہٹ کو بھانپ لیا۔استرا ان کے ہاتھ میں تھا، انہوں نے مجھ سے کہا، کیا تمہیں اس کا خطرہ ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا۔ان شاء اللہ میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ان کا بیان تھا کہ خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے انہیں انگور کا خوشہ کھاتے ہوئے دیکھا، حالانکہ اس وقت مکہ میں کسی طرح کا پھل موجود نہیں تھا، جب کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھی تھے۔ وہ تو اللہ کی بھیجی ہوئی روزی تھی۔پھر حارث کے بیٹے انہیں لے کر حرم کی حدود سے باہر گئے قتل کرنے کے لئے۔خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا (قتل کرنے سے پہلے) کہ مجھے دو ۲ رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو۔(انہوں نے اجازت دے دی اور) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے فرمایا کہ اگر تم یہ خیال نہ کرنے لگتے (اگر میں نماز طویل

❶ کہ انہیں اس بات کا یقین تو ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا، کہیں خدانخواستہ میرے بچے کو استرے سے ذبح نہ کر دیں۔

کرتا) کہ موت سے گھبرا گیا ہوں تو اور زیادہ پڑھتا۔ خبیب رضی اللہ
ہی پہلے وہ شخص ہیں جن سے قتل سے پہلے دو(۲) رکعت نماز کا طریقہ
ہے۔ اس کے بعد آپ نے ان کے لئے بددعا کی، اے اللہ! انہیں ا
ایک کر کے ہلاک کر دے، اور یہ اشعار پڑھے " جب کہ میں مسلم
ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ
پہلو پر اللہ کی راہ میں مجھے قتل کیا جائے گا، یہ سب کچھ اللہ کی راہ میں
اور اگر وہ چاہے گا تو جسم کے ایک ایک کٹے ہوئے ٹکڑے میں بر
دے گا۔" پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انہیں شہید کر دیا اور قر
نے عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش کے لئے آدمی بھیجے، تاکہ ان کے جسم
کوئی بھی حصہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جا سکے۔ عاصم رضی اللہ عنہ
قریش کے ایک بہت بڑے سردار کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا لیکن ا
تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا بادل کی طرح ایک دل بھیجا اور ان مکھیوں
ان کی لاش کو قریش کے آدمیوں سے محفوظ رکھا اور یہ لوگ ان کی لاش
سے کوئی بھی عضو لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

(١٢٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ الَّذِىْ قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ اَبُوْسَرْوَعَةَ

۱۲۵۶۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے
کہ خبیب رضی اللہ عنہ کو ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

(١٢٥٧) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَّذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُمَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَآاِيَّاكُمْ اَرَدْنَآ اِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِىْ حَاجَةٍ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُمْ فَدَعَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عليهم شَهْرًا فِىْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَسَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ اَبَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْعِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَابَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ

۱۲۵۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث
حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے ا
بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ستر صحابہؓ کی ا
جماعت تبلیغ اسلام کے لئے بھیجی تھی۔ انہیں "القراء" کہا جاتا تھا۔ بنو
کے دو(۲) قبیلے رعل اور ذکوان نے ایک کنویں کے قریب ان کے سا
مزاحمت کی۔ یہ کنواں "بئر معونہ" کے نام سے مشہور تھا۔ صحابہ رضوان ا
علیہم نے ان سے کہا کہ خدا گواہ ہے، ہم تمہارے خلاف لڑنے یہا
نہیں آئے ہیں، بلکہ ہمیں تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک ضرورت
مامور کیا گیا ہے۔ لیکن کفار کے ان قبیلوں نے تمام صحابہؓ کو شہید کر
(صرف ایک صحابی کعب بن زید رضی اللہ عنہ زخمی ہو کر بچ نکلے تھے۔
مدینہ آ کر اطلاع دی تھی) اس واقعہ کے بعد آنحضور ﷺ نے صبح کی
میں ان کے لئے ایک مہینے تک بددعا کی تھی۔ اسی دن سے دعائے قنو
کی ابتداء ہوئی، ورنہ اس سے پہلے ہم دعاء قنوت نہیں پڑھتے تھے

(۱۲۵۸) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْا عَلٰى اَحْيَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ

(۱۲۵۹) حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رِعْلًا وَّ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَدُوٍّ فَاَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّآءَ فِيْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَغَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ. شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلٰى اَحْيَآءٍ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ قَالَ اَنَسٌ فَقَرَاْنَا فِيْهِمْ قُرْاٰنًا ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اِنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْا عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ زَادَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اُولٰٓئِكَ السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا كِتَابًا نَحْوَهٗ

عبدالعزیز نے کہا کہ ایک شخص نے انس رضی اللہ عنہ سے دعاء قنوت کے بارے میں پوچھا کہ یہ دعا رکوع کی بعد پڑھی جائے گی، یا قرأت قرآن سے فارغ ہونے کے بعد (رکوع سے پہلے)۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ قرات قرآن سے فارغ ہونے کے بعد۔

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ عرب کے بعض قبائل کے لئے بددعا کرتے تھے۔

۱۲۵۹۔ مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان نے رسول اللہ ﷺ سے (اسلام کی تبلیغ کے لئے مدد چاہی۔ آنحضور ﷺ نے ستر ۷۰ انصاری صحابہؓ سے ان کی مدد کی، ہم ان حضرات کو ''القراء'' (قاری کی جمع) کہا کرتے تھے۔ اپنی زندگی میں یہ حضرات دن میں لکڑیاں جمع کرتے تھے (معاش حاصل کرنے کے لئے) اور رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بئر معونہ پر پہنچے تو ان قبیلے والوں نے انہیں دھوکہ دیا اور انہیں شہید کر دیا۔ جب آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک مہینے تک بددعا کی، عرب کے انہیں چند قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان کے لئے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان صحابہؓ کے بارے میں قرآن میں (آیت نازل ہوئی اور) ہم اس کی تلاوت کرتے تھے، پھر وہ آیت منسوخ ہوگئی (آیت کا ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری قوم (مسلمانوں) کو پہنچا دیجئے کہ ہم اپنے رب کے پاس آ گئے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہمیں بھی (اپنی نعمتوں سے) اس نے خوش وخرم رکھا ہے۔ اور قتادہ سے روایت ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں، عرب کے چند قبائل یعنی رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان کے لئے بددعا کی تھی۔ خلیفہ نے یہ اضافہ کیا ہے ان سے ابن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ستر ۷۰ صحابہ قبیلۂ انصار سے تعلق رکھتے

تھے اور انہیں بئر معونہ کے پاس شہید کر دیا گیا تھا۔ قرآ نًا سے مراد کتاب اللہ ہے، عبدالاعلیٰ کی روایت کی طرح۔

(۱۲۶۰) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بَعَثَ خَالَه' اَخٌ لِاُمِّ سُلَيْمٍ فِىْ سَبْعِيْنَ رَاكِبًا وَّكَانَ رَئِيْسُ الْمُشْرِكِيْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُوْنُ لَكَ اَهْلُ السَّهْلِ وَلِىْ اَهْلُ الْمَدَرِ اَوْ اَكُوْنُ خَلِيْفَتَكَ اَوْ اَغْزُوْكَ بِاَهْلِ غَطْفَانَ بِاَلْفٍ وَّ اَلْفٍ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِىْ بَيْتِ اُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِىْ بَيْتِ امْرَاَةٍ مِنْ اٰلِ فُلَانٍ ائْتُوْنِىْ بِفَرَسِىْ فَمَاتَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ اَخُوْ اُمِّ سُلَيْمٍ وَّهُوَ رَجُلٌ اَعْرَجُ وَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ فُلَانٍ قَالَ كُوْنَا قَرِيْبًا حَتّٰى اٰتِيَهُمْ فَاِنْ اٰمَنُوْنِىْ كُنْتُمْ وَاِنْ قَتَلُوْنِىْ اَتَيْتُمْ اَصْحَابَكُمْ فَقَالَ اَتُؤْمِنُوْنِىْ اُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَاَوْمَؤُا اِلٰى رَجُلٍ فَاَتَاهُ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَه' قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُه' حَتّٰى اَنْفَذَه' بِالرُّمْحِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْاَعْرَجِ كَانَ فِىْ رَاْسِ جَبَلٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ اِنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِىَ عَنَّا وَاَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلَيْهِمْ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِىْ لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَه' صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ،

۱۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ماموں، ام سلیم رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کے بھائی (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) کو بھی ان ستر سواروں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ رئیس المشرکین عامر بن طفیل نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے تین صورتیں رکھی تھیں۔ اس نے کہا کہ یا تو یہ کیجئے کہ دیہاتی آبادی پر آپ کی حکومت رہے اور شہری آبادی پر میری یا مجھے آپ کا جانشین منتخب کیا جائے ورنہ پھر میں ہزاروں غطفانیوں کو لے کر آپ پر چڑھائی کروں گا۔ (اس پر آنحضور ﷺ نے اس کے لئے بددعا کی) اور ام فلاں کے گھر میں وہ طاعون میں مبتلا ہوا۔ کہنے لگا کہ آل فلاں کی عورت کے گھر کے جوان اونٹ کی طرح مجھے بھی غدود نکل آیا ہے۔ میرا گھوڑا لاؤ، چنانچہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر ہی مر گیا۔ بہر حال ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھائی حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ، ایک اور صحابی جو لنگڑے تھے اور ایک تیسرے صحابی جن کا تعلق بنی فلاں سے تھا، آگے بڑھے۔ حرام رضی اللہ عنہ نے (اپنے دونوں ساتھیوں سے بنو عامر تک پہنچ کر پہلے ہی) کہہ دیا کہ آپ دونوں میرے قریب ہی کہیں رہئے۔ میں ان کے پاس پہلے جاتا ہوں، اگر انہوں نے مجھے امن دے دیا تو آپ لوگ قریب ہی ہیں اور اگر مجھے انہوں نے قتل کر دیا تو آپ حضرات اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جائیں (اور صورت حال کی اطلاع کر دیں)۔ چنانچہ قبیلہ میں پہنچ کر انہوں نے ان سے کہا، کیا تم مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کا پیغام تمہیں پہنچا دوں؟ پھر وہ آنحضور ﷺ کا پیغام انہیں پہنچانے لگے تو قبیلہ والوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے آکر آپ پر نیزہ سے وار کیا، ہمام نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ نیزہ آر پار ہو گیا تھا۔ حرام رضی اللہ عنہ کی زبان سے اس وقت نکلا، اللہ اکبر، کعبہ کے رب کی قسم، میں نے تو کامیابی حاصل کر لی۔ اس کے بعد ان ایک صحابی کو بھی مشرکین نے پکڑ لیا (جو حرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور انہیں شہید کر دیا) پھر اس مہم کے تمام صحابہؓ کو شہید کر

دیا۔صرف لنگڑے صحابی بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے، وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے۔ان شہداء کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی، بعد میں وہ آیت منسوخ ہوگئی، (آیت یہ تھی) "انا قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا" (ترجمہ گذر چکا)۔آنحضور ﷺ نے ان قبائل رعل، ذکوان، بنولحیان اور عصیہ کے لئے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی۔

(۱۲۶۱) حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍؓ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَکَانَ خَالَهٗ یَوْمَ بِئْرِمَعُوْنَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰکَذَا فَنَضَحَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ وَرَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ

۱۲۶۱۔مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حدیث بیان کی اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے، کہ جب حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کو جو آپ کے ماموں تھے بئرمعونہ کے موقعہ پر زخمی کیا گیا تو زخم پر سے خون کو ہاتھ میں لے کر انہوں نے یوں اپنے چہرہ اور سر پر لگالیا اور فرمایا، میں کامیاب ہوگیا، کعبہ کے رب کی قسم!

(۱۲۶۲) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْخُرُوْجِ حِیْنَ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْاَذٰی فَقَالَ لَهٗ اَقِمْ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَطْمَعُ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا ذٰلِکَ قَالَتْ فَانْتَظَرَهٗ اَبُوْبَکْرٍ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم ذَاتَ یَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّمَا هُمَا اِبْنَتَایَ فَقَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصُّحْبَةَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم الصُّحْبَةَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِیْ نَاقَتَانِ قَدْ کُنْتُ اَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَاَعْطَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِحْدَاهُمَا وَهِیَ الْجَدْعَآءُ فَرَکِبَا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اَتَیَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَیَا فِیْهِ فَکَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَیْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ اَخُوْ عَائِشَةَ لِاُمِّهَا وَکَانَتْ لِاَبِیْ بَکْرٍ مِنْحَةٌ فَکَانَ یَرُوْحُ

۱۲۶۲۔ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب قریش کی اذیتیں بہت بڑھ گئیں تو رسول اللہ ﷺ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اجازت چاہی۔آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ابھی یہیں ٹھہرے رہو۔انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اپنے لئے ہجرت کی اجازت کے متوقع ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، مجھے اس کی امید ہے۔عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ انتظار کرنے لگے۔آخر آنحضور ﷺ ایک دن ظہر کے وقت (ہمارے گھر) تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا۔(گھر کے اندر تشریف لاکر) فرمایا کہ تخلیہ کرلو۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ صرف میری دونوں لڑکیاں یہاں موجود ہیں! آنحضور ﷺ نے فرمایا۔آپ کو معلوم ہے، مجھے بھی ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا مجھے بھی رفاقت کی سعادت حاصل ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، آپ بھی میرے ساتھ چلیں گے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے پاس دو(۲) اونٹنیاں ہیں۔اور میں نے انہیں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا ہے،

بِهَا وَ يَغْدُوَا عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَدَّ لِجُ اِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلاَ يَفْطُنُ بِهِ اَحَدٌ مِّنَ الرِّعَآءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهٖ حَتّٰى قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ وَعَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِيْنَ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَاُسِرَ عَمْرُوبْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِىُّ قَالَ لَهٗ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هٰذَا فَاَشَارَاِلٰى قَتِيْلٍ فَقَالَ لَهٗ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ هٰذا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدَ مَاقُتِلَ رُفِعَ اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى اِنِّى لَاَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَكُمْ قَدْ اُصِيْبُوْا وَاِنَّهُمْ قَدْسَاَلُوْا رَبَّهُمْ فَقَالُوْا رَبَّنَا اَخْبِرْعَنَّآ اِخْوَانَنَا بِمَآ رَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا فَاَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَاُصِيْبَ يَوْمَئِذٍ فِيْهِمْ عُرْوَةُ بْنُ اَسْمَآءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّىَ عُرْوَةُ بِهٖ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو سُمِّىَ بِهٖ مُنْذِرًا

چنانچہ آپ نے آنحضور ﷺ کو ایک اونٹنی جس کا نام ''الجدعا'' تھا، دے دی۔ دونوں حضرات سوار ہو کر روانہ ہوئے اور غار (یہ غار ثور پہاڑی کا تھا) میں روپوش ہو گئے۔ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن طفیل بن سنجرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے، والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک دودھ دینے والی اونٹنی تھی تو عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ صبح و شام (عام مویشیوں کے ساتھ) اسے چرانے لے جاتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں آنحضور ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے (غار ثور میں آپ حضرات کی خوراک اسی کا دودھ تھی) اور پھر اسے چرانے کے لئے لے کر روانہ ہو جاتے تھے، اس طرح کوئی چرواہا اس راز پر مطلع نہ ہو سکا۔ پھر جب آنحضور ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ غار سے نکل کر روانہ ہوئے تو پیچھے پیچھے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی پہنچے تھے۔ آخر دونوں حضرات مدینہ پہنچ گئے۔ بئر معونہ کے حادثہ میں عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے تھے۔ ابو اسامہ سے روایت ہے، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ جب بئر معونہ کے حادثہ میں قاری صحابہؓ شہید کئے گئے اور عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ قید کئے گئے تو عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے ایک لاش کی طرف اشارہ کیا۔ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ یہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ شہید ہو جانے کے بعد ان کی لاش آسمان کی طرف اٹھائی گئی، میں نے اوپر نظر اٹھائی تو لاش آسمان اور زمین کے درمیان معلق تھی، پھر وہ زمین پر رکھ دی گئی (مشرکین کی دستبرد سے بچانے کے لئے) ان شہداء کے متعلق نبی کریم ﷺ کو (جبریل علیہ السلام نے) بتا دیا تھا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان کی شہادت کی اطلاع صحابہؓ کو دی اور فرمایا کہ یہ تمہارے ساتھی شہید کر دیئے گئے ہیں اور شہادت کے بعد انہوں نے اپنے رب کے حضور میں عرض کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے (مسلمان) بھائیوں کو اس کی اطلاع دے دیجئے کہ ہم آپ کے یہاں پہنچ کر کس طرح خوش اور مسرور ہیں اور آپ بھی ہم سے راضی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید کے ذریعہ) مسلمانوں کو اس کی اطلاع دے دی، اسی حادثہ میں عروہ بن اسماء بن صلت رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے (پھر زبیر رضی اللہ عنہ کے

صاحبزادے جب تولد ہوئے) تو ان کا نام عروہ، انہیں عروہ بن اسماء رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا گیا۔ منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی اس حادثہ میں شہید ہوئے تھے (اور زبیر رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام) منذر انہیں کے نام پر رکھا گیا۔

(۱۲۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه؛

۱۲۶۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں سلیمان تیمی نے خبر دی، انہیں ابومجلز نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی، اس دعا قنوت میں آپ ﷺ نے رعل اور ذکوان کے لئے بددعا کی۔ آپ فرماتے تھے کہ قبیلہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی وعصیان کیا۔

(۱۲۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا حِيْنَ يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَّلَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْآ اَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا قَرَاْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَ رَضِيْنَا عَنْهُ

۱۲۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے آپ کے اصحاب کو بئر معونہ کے حادثہ میں شہید کیا تھا۔ تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی تھی، آپ قبائل رعل، بنولحیان اور عصیہ کے لئے ان نمازوں میں بدعا کرتے تھے، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر انہیں اصحاب کے بارے میں جو بئر معونہ کے حادثہ میں شہید کردیے گئے تھے، قرآن مجید کی آیت نازل کی، ہم اس آیت کی تلاوت کرتے تھے لیکن بعد میں وہ منسوخ ہوگئی تھی۔ (آیت کا ترجمہ) ”ہماری قوم کو پہنچادو کہ ہم اپنے رب سے آملے ہیں۔ ہمارا رب ہم سے راضی اور خوش اور ہم بھی اس کے یہاں راضی اور خوش ہیں۔“

(۱۲۶۵) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْبَعْدَه، قَالَ قَبْلَه، قُلْتُ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَه، قَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اَنَّه، كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمْ

۱۲۶۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کی کہ فلاں صاحب نے تو آپ ہی کے واسطہ سے مجھے بتایا ہے کہ قنوت رکوع کے بعد ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے غلط

الْقُرَّآءُ وَهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ

کہا، رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کی ایک جماعت کو جو "القراء" کے نام سے مشہور تھی اور جو ستر (۷۰) کی تعداد میں تھے۔ مشرکین کے بعض قبائل کے یہاں بھیجا تھا۔ مشرکین کے ان قبائل نے حضور اکرم ﷺ کو ان صحابہؓ کے بارے میں پہلے حفظ وامان کا یقین دلایا تھا، لیکن یہ لوگ صحابہؓ کی اس جماعت پر غالب آ گئے (اور غداری کی، اور انہیں شہید کر دیا) رسول اللہ ﷺ نے اسی موقعہ پر رکوع کے بعد ایک مہینے تک قنوت پڑھی تھی اور اس میں ان مشرکین کے لئے بددعا کی تھی۔

باب ۴۹۷۔ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْاَحْزَابُ قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ

۴۹۷۔ غزوۂ خندق، اس کا دوسرا نام غزوۂ احزاب ہے موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ غزوۂ خندق شوال ۰۴ھ میں ہوا تھا۔

(۱۲۶۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَّهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاَجَازَهُ

۱۲۶۶۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنے آپ کو انہوں نے غزوۂ احد کے موقع پر پیش کیا (تاکہ لڑنے والوں میں انہیں بھی شامل کر لیا جائے) اس وقت آپ چودہ سال کے تھے، تو آنحضور ﷺ نے انہیں اجازت نہیں دی تھی، لیکن غزوۂ خندق کے موقعہ پر جب آپ نے آنحضور ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آنحضور ﷺ نے اجازت دے دی۔ اس وقت آپ پندرہ سال کی عمر میں تھے۔

(۱۲۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍؓ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

۱۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خندق میں تھے، صحابہؓ خندق کھود رہے تھے اور مٹی ہم اپنے کاندھوں پر منتقل کر رہے تھے، اس وقت آنحضور نے دعا کی، اے اللہ! آخرت ہی کی زندگی بس زندگی ہے۔ پس آپ انصارؓ اور مہاجرینؓ کی مغفرت فرمائیے۔

(۱۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَابِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ

۱۲۶۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار سردی میں صبح سویرے ہی خندق کھود رہے ہیں، ان کے پاس ملازم نہیں تھے کہ ان کے بجائے وہ اس کام کو انجام دیتے،

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

جب آنحضور ﷺ نے ان کی اس مشقت، بھوک اور فاقہ کو دیکھا تو دعا کی اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے بس انصار اور مہاجرین کی مغفرت کیجئے۔ صحابہ نے اس کے جواب میں کہا ہم ہی ہیں جنھوں نے محمد (ﷺ) سے جہاد کا عہد کیا ہے، جب تک ہماری جان میں جان ہے۔

(۱۲۶۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا قَالَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَيُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَاخَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ قَالَ وَيُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّيْ مِنَ الشَّعِيْرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيْحٌ مُّنْتِنٌ

۱۲۶۹۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ کے چاروں طرف مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہوگئے اور مٹی اپنی پیٹھ پر منتقل کرنے لگے، اس وقت وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے، ہم نے ہی محمد (ﷺ) سے اسلام پر عہد کیا، جب تک ہماری جان میں جان ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر نبی کریم ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! خیر تو صرف آخرت ہی کی خیر ہے، پس انصار اور مہاجرین کو آپ برکت عطا فرمائیے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مٹھی جَو آتا اور ان صحابہؓ کے لئے ایسے روغن میں جس کا مزہ بھی بگڑ چکا ہوتا ملا کر پکا دیا جاتا، یہی ماحضر ان صحابہؓ کے سامنے رکھ دیا جاتا، صحابہ بھوکے ہوتے، یہ ان کے حلق میں چپکتا تھا اور اس میں بدبو بھی ہوتی تھی۔

(۲۲۷۰) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ ابْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَآءُ وا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَّا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ اَوْاَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ اِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِاِمْرَاَتِيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَاكَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَّ عَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْاَثَافِيِّ قَدْ

۱۲۷۰۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوۂ خندق کے موقعہ پر خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت سخت قسم کی چٹان سی نکلی، (جس پر کدال اور پھاوڑے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا، اس لئے خندق کی کھدائی میں رکاوٹ پیدا ہوگئی) صحابہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی کہ خندق میں ایک چٹان ظاہر ہوگئی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اندر اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے، اس وقت (بھوک کی شدت کی وجہ سے) آپ کا پیٹ پتھر سے بندھا ہوا تھا۔ تین دن سے ہمیں ایک دانہ بھی کھانے کے لئے نہیں ملا تھا۔ آنحضور ﷺ نے کدال اپنے ہاتھ میں لی اور چٹان پر اس سے مارا۔ چٹان (ایک ہی ضرب میں) بالو کے ڈھیر کی طرح بہہ گئی۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت عنایت فرمائیے (گھر آکر) میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ آج میں نے حضور اکرم ﷺ کو (فاقوں کی وجہ

كَادَتْ اَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ اَوْرَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَه، قَالَ كَثِيْرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَّهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى اٰتِيَ فَقَالَ قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَمَنْ مَّعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَاَلَكَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَ يَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ اِذَآ اَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِي هٰذَا وَاَهْدِيْ فَاِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْهُمْ مَّجَاعَةٌ

سے) اس حالت میں دیکھا کہ صبر نہ ہو سکا، کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں، کچھ جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ! میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے۔ پھر گوشت کو ہم نے ہانڈی میں رکھا (پکنے کے لئے) اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آٹا گوندھا جا چکا تھا اور گوشت چولھے پر پکنے کے قریب تھا۔ حضور اکرم ﷺ سے میں نے عرض کی، گھر کھانے کے لئے مختصری چیز تیار ہے، یارسول اللہ ﷺ! آپ اپنے ساتھ ایک دو آدمیوں کو لے کر تشریف لے چلیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کتنا ہے؟ میں نے آپ ﷺ سے سب کچھ بتادیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بہت ہے اور نہایت عمدہ وطیب۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دو کہ چولھے سے ہانڈی نہ اتاریں اور نہ تنور سے روٹی نکالیں، میں ابھی آرہا ہوں۔ پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ سب لوگ چلیں۔ تمام انصار اور مہاجرین تیار ہو گئے۔ جب جابر رضی اللہ عنہ گھر میں پہنچے تو اپنی بیوی سے انہوں نے کہا، اب کیا ہوگا، رسول اللہ ﷺ تو تمام مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا، آنحضور ﷺ نے آپ سے کچھ پوچھا بھی تھا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اندر داخل ہو جاؤ، لیکن ازدحام نہ ہونے پائے اس کے بعد آنحضور ﷺ روٹی کا چورا کرنے لگے اور گوشت اس پر ڈالنے لگے، ہانڈی اور تنور دونوں ڈھکے ہوئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے اسے لیا اور صحابہؓ کے قریب کر دیا۔ پھر آپ نے گوشت اور روٹی نکالی۔ اس طرح آپ برابر روٹی چورا کرتے جاتے اور گوشت اس میں ڈالتے جاتے، یہاں تک کہ تمام صحابہؓ شکم سیر ہو گئے اور کھانا باقی بھی بچ گیا۔ آخر میں آنحضور نے (جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی سے) فرمایا کہ اب یہ کھانا تم خود کھاؤ اور لوگوں کے یہاں ہدیہ میں بھیجو، کیونکہ آج کل لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔

(۱۲۷۱) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيٰنَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَآءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَاتُ اِلٰى امْرَاَتِي فَقُلْتُ هَلْ

۱۲۷۱۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، انہیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انہیں سعید بن میناء نے خبر دی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ نبی کریم ﷺ انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور

عِنْدَکِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ اِلَیَّ جِرَابًا فِیْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَّلَنَا بُهَیْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ فَفَرَغَتْ اِلٰی فَرَاغِیْ وَقَطَّعْتُهَا فِیْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَاتَفْضَحْنِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَّعَهٗ فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَیْمَةً لَّنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ کَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَکَ فَصَاحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَااَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًاقَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَیَّ هَلًابِکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتُنْزِلُنَّ بُرْمَتَکُمْ وَلَا تُخْبِزُنَّ عَجِیْنَکُمْ حَتّٰی اَجِیْءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰی جِئْتُ امْرَاَتِیْ فَقَالَتْ بِکَ وَبِکَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِیْ قُلْتِ فَاَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِیْنًا فَبَصَقَ فِیْهِ وَ بَارَکَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰی بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِیْهِ وَبَارَکَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِیْ وَاقْدَحِیْ مِنْ بُرْ مَتِکُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ اَکَلُوْا حَتّٰی تَرَکُوْا وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ کَمَاهِیَ وَاِنَّ عَجِیْنَنَا لَیُخْبَزُ کَمَاهُوَ

کہا، کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ حضور اکرم ﷺ انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔ میری بیوی ایک تھیلا نکال کر لائیں جس میں ایک صاع جو تھے، گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو کو چکی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا (یعنی جتنا کھانا ہے، کہیں اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر چلے آؤ) چنانچہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے کان میں یہ عرض کی کہ یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صاع جو پیس لئے ہیں جو ہمارے پاس تھے، اس لئے آپ ﷺ دو ایک صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے بہت بلند آواز سے فرمایا، اے اہل خندق! جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کروایا ہے، بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تک میں آ نہ جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا، ادھر حضور اکرم ﷺ بھی صحابہ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا، میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور آنحضور ﷺ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا کی، ہانڈی میں بھی آپ نے تھوک کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ، وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے، لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔ صحابہؓ کی تعداد ہزار کے قریب تھی، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے (شکم سیر ہو کر) کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام حضرات واپس ہوئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔

(۱۲۷۲) حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اِذْجَاءُ وْکُمْ مِّنْ

۱۲۷۲۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان

فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (آیت) "جب مشرکین تمہارے بالائی علاقہ سے اور تمہارے نشیبی علاقہ سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں چکا چوند ہوگئی تھیں اور دل حلق تک آ گئے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ آیت غزوۂ خندق کے واقعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

(۱۲۷۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اَغْمَرَ بَطْنَه' اَواغْبَرَّ بَطْنُه' يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَااهْتَدَيْنَا وَلَاتَصَدَّقْنَا وَلَاصَلَّيْنَا فَانْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا اِنَّ الْاُولٰى قَدْبَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَه' اَبَيْنَا اَبَيْنَا

۱۲۷۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر (خندق کی کھدائی کے وقت) رسول اللہ ﷺ مٹی اٹھا کر لا رہے تھے، یہاں تک کہ آپ کا بطن مبارک غبار سے اٹ گیا تھا۔ آنحضور ﷺ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔

"خدا کی قسم، اگر خدا نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، پس آپ ہمارے دلوں پر سکینت و طمانیت نازل کیجئے اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عنایت فرمائیے، جو لوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں، جب یہ کوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی نہیں مانتے" ابینا ابینا (ہم ان کی نہیں مانتے، ہم ان کی نہیں مانتے) پر آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی۔

(۱۲۷۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَاوَ اُهْلِكَتْ عَادٌ بِا لدَّبُوْرِ

۱۲۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پروا ہوا کے ذریعے میری مدد کی گئی اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک کر دی گئی تھی۔

(۱۲۷۵) حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمٰنَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُه' يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارٰى عَنِّى الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهٖ وَكَانَ كَثِيْرَالشَّعْرِ فَسَمِعْتُه' يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَااهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّا قَيْنَا اِنَّ الْاُولٰى قَدْبَغَوْا

۱۲۷۵۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احزاب یعنی غزوۂ خندق کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ خندق کے اندر سے آپ بھی مٹی اٹھا اٹھا کر لا رہے ہیں، حضور اکرم ﷺ کے بطن مبارک کی جلد مٹی سے اٹ گئی تھی، آپ ﷺ کے (سینے سے پیٹ تک) گھنے بالوں (کی ایک لکیر) تھی میں نے خود سنا کہ آنحضور ﷺ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز یہ اشعار، مٹی منتقل کرتے ہوئے پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ کی زبان مبارک

عَلَيْنَا وَاِنْ اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَه' بِاٰخِرِهَا

پر ان کے یہ اشعار جاری تھے۔ ''اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر اپنی طرف سے سکینت وطمانیت نازل فرمائیے اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عنایت فرمائیے۔ یہ لوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں۔ جب یہ ہم سے کوئی فتنہ چاہتے ہیں (یعنی یہ کہ ہم اسلام کو چھوڑ دیں) تو ہم ان کی نہیں سنتے۔'' بیان کیا کہ آنحضور ﷺ آخری کلمات کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔''

(۱۲۷۶) حَدَّثَنِىْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُه' يَوْمُ الْخَنْدَقِ

۱۲۷۶۔ مجھ سے عبدہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے، آپ عبداللہ بن دینار کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں میں نے شرکت کی، وہ غزوہ خندق ہے۔

(۱۲۷۷) حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَنِى ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَ نَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْكَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَاتَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِّىْ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ فَقَالَتْ اِلْحَقْ فَاِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ وَاَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ فِى احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعٰوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَه' فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَ مِنْ اَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَه' قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِىْ وَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَخَشِيْتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَ تَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّىْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّاللّٰهُ فِى الْجِنَانِ قَالَ حَبِيْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا

۱۲۷۷۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر بن راشد نے، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ اور معمر بن راشد نے بیان کیا کہ مجھے ابن طاؤس نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گیا تو ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی جو کیفیت ہے وہ آپ بھی دیکھ رہی ہیں (یعنی علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلافات اور جنگیں) اور مجھے حکومت کے معاملات میں کوئی عمل دخل حاصل نہیں ہے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسلمانوں کے اجتماع میں جاؤ، لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا موقعہ پر نہ پہنچنا مزید اختلافات اور تشتت کا سبب بن جائے۔ آخر حفصہ رضی اللہ عنہا کے اصرار پر عبداللہ رضی اللہ عنہ گئے پھر جب لوگ وہاں سے چلے گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا کہ خلافت کے مسئلے پر جسے گفتگو کرنی ہو وہ ہمارے سامنے آ کر گفتگو کرے، یقیناً ہم اس سے (اشارہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) زیادہ خلافت کے حق دار ہیں اور اس کے باپ سے بھی زیادہ! حبیب بن مسلمہ رضی اللہ

عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس پر کہا کہ آپؓ نے وہیں اس کا جواب کیوں نہیں دیا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی وقت اپنا دامن سمیٹ لیا تھا اور ارادہ کر چکا تھا کہ ان سے کہوں کہ آپ سے زیادہ خلافت کا مستحق وہ ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کے لئے جنگ کی تھی لیکن پھر میں ڈرا کہ کہیں میری اس بات سے مسلمانوں میں اختلاف کی خلیج اور وسیع نہ ہوجائے اور خونریزی ہوجائے اور میری بات کا مطلب میری منشاء کے خلاف لیا جانے لگے، اس کے بجائے مجھے وہ نعمتیں یاد آ گئیں جو اللہ تعالیٰ نے (صبر کرنے والوں کے لئے) جنتوں میں تیار کر رکھی ہیں۔ حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واقعی آپ محفوظ رہے اور بچا لئے گئے۔ محمود نے عبدالرزاق کے واسطہ سے (نسواتہا کے بجائے لفظ) نوساتہا بیان کیا (چوٹی کے معنی میں)۔

(۱۲۷۸) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا

۱۲۷۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان سے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقعہ پر (جب کفار کا لشکر ناکام واپس ہوگیا) فرمایا کہ اب ہم ان سے لڑیں گے آئندہ وہ ہم پر چڑھ کر کبھی نہ آ سکیں گے۔

(۱۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ سَمِعْتُ اَبَااِسْحٰقَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ صُرَدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابُ عَنْهُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ

۱۲۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابواسحاق سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، جب عرب کے قبائل (جو غزوہ خندق کے موقعہ پر مدینہ چڑھ کر آئے تھے) ناکام واپس ہوگئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اب ہم ان سے جنگ کریں گے، وہ ہم پر چڑھ کر نہ آ سکیں گے بلکہ ہم ان پر فوج کشی کریں گے۔

(۱۲۸۰) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَاَاللّٰهُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

۱۲۸۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقعہ پر فرمایا جس طرح ان کفار نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ (نماز عصر) نہیں پڑھنے دی اور سورج

غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ بھی ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

(١٢٨١) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَّقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ فَتَوَضَّا لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّانَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

١٢٨١۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقع پر سورج غروب ہونے کے بعد (لڑکر) واپس ہوئے آپ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے، آپ نے عرض کی، یارسول اللہ! سورج غروب ہونے کو ہے اور میں عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھ سکا (جنگ کی مصروفیات کی وجہ سے) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، خدا گواہ ہے، نماز تو میں بھی نہ پڑھ سکا، آخر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی بطحان میں اترے۔ آنحضور ﷺ نے نماز کے لئے وضو کی ہم نے بھی وضو کی پھر عصر کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

(١٢٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ مَنْ يَّاتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّاتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّاتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّ اِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

١٢٨٢۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، ان سے ابن منذر نے بیان کیا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احزاب کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں تیار ہوں۔ پھر آنحضور ﷺ نے پوچھا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ پھر آنحضور ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا کہ کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے اس مرتبہ بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

(١٢٨٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ

١٢٨٣۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے اپنے لشکر (اسلامی لشکر) کو فتح دی، اپنے بندے کی مدد کی (یعنی حضور اکرم ﷺ کی) اور احزاب (قبائل عرب) کو تنہا مغلوب کیا (غزوۂ خندق کے موقعہ پر) پس اس کے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت نہیں۔

(١٢٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ

١٢٨٤۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں فزاری اور عبدہ نے خبر دی،

عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اَوْفٰىؓ يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے احزاب (قبائل) کے لئے (غزوہ خندق کے موقعہ پر) بددعا کی کہ اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے قبائل عرب کو شکست دیجئے، اے اللہ! انہیں شکست دیجئے اور جھنجھوڑ دیجئے۔

(۱۲۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ اَوِالْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَاُ فَيُكَبِّرُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

۱۲۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں سالم اور نافع نے اور انہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوے، حج یا عمرے سے واپس آتے تو سب سے پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے، پھر فرماتے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کے لئے ہے۔ حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس ہورہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کے حضور میں سجدہ ریز اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور احزاب کو تنہا شکست دی۔

باب ۴۹۸. مَرْجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَحْزَابِ وَمَخْرَجِهٖ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهٖ اِيَّاهُمْ

۴۹۸۔ غزوۂ احزاب سے نبی کریم ﷺ کی واپسی، پھر بنوقریظہ پر فوج کشی اور ان کا محاصرہ۔

(۱۲۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَؓ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْوَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا نَزَعْنَاهُ فَاخْرُجْ اِلَيْهِمْ قَالَ فَاِلٰى اَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ

۱۲۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جوں ہی نبی کریم ﷺ خندق سے واپس ہوئے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا، آپ نے ہتھیار اتار کر دیئے! خدا گواہ ہے، ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارا ہے، ان پر فوج کشی کیجئے۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس پر؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ان پر اور انہوں نے (یہود کے قبیلہ) بنوقریظہ کی طرف اشارہ کیا، چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے بنوقریظہ پر فوج کشی کی۔

(۱۲۸۷) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرُبْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَى الْغُبَارِسَاطِعًا فِىْ زُقَاقِ بَنِىْ غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ

۱۲۸۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے اب بھی وہ غبار میں دیکھ رہا ہوں جو جبرئیل علیہ

حِیْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ

السلام کے ساتھ ہوا اور فرشتوں کی وجہ سے قبیلہ بنوغنم کی گلی میں اٹھا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے بنوقریظہ کے خلاف کارروائی کی تھی۔

(۱۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ لَايُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِىْ بَنِىْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِى الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَا نُصَلِّىْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّىْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ

۱۲۸۸۔ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب (سے فارغ ہوکر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام مسلمان عصر کی نماز بنوقریظہ تک پہنچنے کے بعد ہی ادا کریں (بنوقریظہ کی طرف جاتے ہوئے) بعض حضرات (جو کچھ پیچھے رہ گئے ہوں گے) کی عصر کی نماز کا وقت راستے ہی میں ہوگیا۔ ان میں سے کچھ صحابہؓ نے تو کہا کہ ہم راستے میں نماز نہیں پڑھیں گے (کیونکہ آنحضور ﷺ نے بنوقریظہ میں نماز عصر پڑھنے کے لئے فرمایا ہے) اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ آنحضور ﷺ کے ارشاد کا منشاء یہ نہیں تھا۔ ❶ بعد میں آنحضور ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے کسی کے عمل پر نکیر نہیں فرمائی (کیونکہ دونوں جماعتوں نے اپنی فہم کے مطابق ٹھیک عمل کیا تھا۔

(۱۲۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَّحَدَّثَنِىْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ وَاِنَّ اَهْلِىْ اَمَرُوْنِىْ اَنْ اٰتِىَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَعْطَوْهُ اَوْبَعْضَهٗ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِىْ عُنُقِىْ تَقُوْلُ كَلَّا وَالَّذِىْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَايُعْطِيْكُهُمْ وَقَدْ اَعْطَانِيْهَا اَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكِ كَذَا وَتَقُوْلُ كَلَّا وَاللّٰهِ حَتّٰى اَعْطَاهَا حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ عَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ اَوْ كَمَا قَالَ

۱۲۸۹۔ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ اپنے باغ سے نبی کریم ﷺ کے لئے چند کھجور کے درخت متعین کردیتے تھے (کہ اس کا پھل حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بھیج دیا جائے)، یہاں تک کہ بنوقریظہ اور بنونضیر کے قبائل فتح ہوگئے (تو آنحضور ﷺ نے ان ہدایا کو واپس کردیا) میرے گھر والوں نے بھی مجھے اس کھجور کو، تمام کی تمام یا اس کا کچھ حصہ، لینے کے لئے آنحضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آنحضور ﷺ نے وہ کھجور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ اتنے میں وہ بھی آگئیں اور کپڑا میری گردن میں ڈال کر کہنے لگیں، قطعاً نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ پھل تمہیں نہیں ملیں گے، آنحضور ﷺ مجھے عنایت فرما چکے ہیں، یا اسی طرح کے الفاظ انہوں نے بیان کئے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس کے بدلے میں اتنا لے لو (اور ان کا مال انہیں واپس کر

❶ یعنی یہ کہ اگر راستے میں نماز کا وقت ہوجائے، پھر بھی نہ پڑھی جائے۔ بلکہ صرف بنوقریظہ تک پہنچنے میں عجلت مطلوب تھی۔

دو) لیکن وہ اب بھی یہی کہے جارہی تھیں کہ قطعاً نہیں، خدا کی قسم۔ یہاں تک کہ آنحضور ﷺ نے انہیں، میرا خیال ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کا دس گنا دینے کا وعدہ فرمایا (پھر انہوں نے مجھے چھوڑا) یا اسی طرح کے الفاظ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کئے۔

(۱۲۹۰) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَااُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ نَزَلَ اَهْلُ قُرَیْظَةَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدٍ فَاَتٰی عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنٰی مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْآ اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْخَیْرِکُمْ فَقَالَ هٰٓؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَهُمْ وَتَسْبِیْ ذَرَارِیَّهُمْ قَالَ قَضَیْتَ بِحُکْمِ اللّٰهِ وَرُبَمَا قَالَ بِحُکْمِ الْمَلِکِ

۱۲۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے بیان کی، انہوں نے ابوامامہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بنوقریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ اس مسجد کے قریب ہوئے جسے آنحضور ﷺ نے نماز پڑھنے کے لئے منتخب کر رکھا تھا تو آنحضور ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کی تکریم کے لئے کھڑے ہو جاؤ، یا (آنحضور ﷺ نے فرمایا) اپنے سے بہتر (کی تکریم کے لئے کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بنوقریظہ نے آپ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ جتنے ان میں جنگ کے قابل ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنالیا جائے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا یا آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ فرشتہ (جبریل علیہ السلام) کے فیصلہ کے مطابق۔

(۱۲۹۱) حَدَّثَنَا زَکَرِیَّآءُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ اُصِیْبَ سَعْدٌ یَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یُقَالُ لَهٗ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِی الْاَکْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْمَةً فِی الْمَسْجِدِ لِیَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِیْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ یَنْفُضُ رَاْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْوَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهٗ اخْرُجْ اِلَیْهِمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ فَاَشَارَ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۱۲۹۱۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تھے، قریش کے ایک شخص، حبان بن عرفہ نامی نے ان پر تیر چلایا تھا اور وہ ان کے بازو کی رگ میں آ کے لگا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے مسجد میں ایک خیمہ نصب کرا دیا تھا، تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ غزوۂ خندق سے واپس ہوئے اور ہتھیار رکھ کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے۔ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ انہوں نے آنحضور ﷺ سے کہا، آپ نے ہتھیار رکھ دیئے! خدا کی قسم، ابھی میں نے ہتھیار نہیں اتارے ہیں، آپ ﷺ کو ان پر فوج کشی کرنی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِهٖ فَرَدَّ الْحُكْمَ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّىْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ وَاَنْ تُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَىَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ فَاِنِّىْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كَانَ بَقِىَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَىْءٌ فَاَبْقِنِىْ لَهٗ حَتّٰى اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ وَاِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِىْ فِيْهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهٖ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِى الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِىْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِىْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ يَغْذُوْ جُرْحُهٗ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کن پر؟ تو انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ ❶ آنحضور بنی قریظہ تک پہنچے، (اور انہوں نے اسلامی لشکر کے پندرہ دن کے سخت محاصرہ کے بعد) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے۔ آنحضور ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کا اختیار دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جتنے افراد ان کے جنگ کے قابل ہیں، قتل کر دیئے جائیں ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان کا مال تقسیم کر لیا جائے، ہشام نے بیان کیا کہ پھر مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی ''اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور انہیں ان کے وطن سے نکالا، لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ آپ ختم کر دیں گے لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا کوئی بھی سلسلہ باقی ہے تو مجھے اس کے لئے زندہ رکھئے۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں، اور اگر لڑائی کے سلسلے کو آپ نے ختم ہی کر دیا ہے تو پھر میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دیجئے۔ (آپؓ کے زخم تقریباً ٹھیک ہونے لگے تھے) اور اسی میں میری موت واقع کر دیجئے'' چنانچہ سینہ پر ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔ ❷ مسجد میں قبیلہ بنو غفار کے کچھ صحابہؓ کا بھی ایک خیمہ تھا۔ خون ان کی طرف بہہ کر آیا تو وہ گھبرائے اور انہوں نے کہا، اے اہل خیمہ! تمہاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں آ رہا ہے؟ دیکھا تو سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ آپ کی وفات اسی میں ہوئی، فرضی اللہ عنہ وارضاہ۔

(۱۲۹۲) حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

۱۲۹۲۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر

❶ مدینہ ہجرت کے بعد حضور اکرم ﷺ نے یہودیوں کے مختلف قبائل اور آس پاس کے دوسرے مشرک عرب قبائل سے معاہدہ امن وصلح کر لیا تھا۔ لیکن یہودی برابر اسلام کے خلاف سازشوں میں لگے رہتے تھے۔ در پردہ تو ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی برابر ہوتی رہتی تھی، لیکن غزوۂ خندق کے موقعہ پر جو انتہائی فیصلہ کن غزوہ تھا، جب مشرکوں کو اس میں شکست ہو گئی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اب کبھی انہیں ہم پر اس طرح چڑھ کر آنے کی ہمت نہ ہو گی اس غزوہ میں خاص طور سے بنو قریظہ نے بہت کھل کر قریش کا ساتھ دیا تھا اور معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس لئے غزوہ خندق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ انہیں اب مہلت نہ ملنی چاہئے۔ ❷ ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ایک بکری آئی اور اس نے ان کے سینہ پر اپنا کھر رکھ دیا جس سے ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیٌّ اَنَّہٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اھْجُھُمْ اَوْھَاجِھِمْ وَجِبْرِیْلُ مَعَکَ وَزَادَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ طَھْمَانَ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ اھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ مَعَکَ

دی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی، انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو، یا (آنحضور ﷺ نے اس کے بجائے) ''ہاجہم'' فرمایا، جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں اور ابراہیم طہمان نے شیبانی کے واسطہ سے اضافہ کیا ہے کہ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنو قریظہ کے موقعہ پر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مشرکین کی ہجو کرو، جبرائیلؑ تمہارے ساتھ ہیں۔

باب ۴۹۹. غَزْوَۃِ ذَاتِ الرِّقَاعِ وَھِیَ غَزْوَۃُ مُحَارِبِ خَصَفَۃَ مِنْ بَنِیْ ثَعْلَبَۃَ مِنْ غَطَفَانَ فَنَزَلَ نَخْلًا وَّھِیَ بَعْدَ خَیْبَرَ لِاَنَّ اَبَا مُوْسٰی جَآءَ بَعْدَ خَیْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَآءٍ اَخْبَرَ نَا عِمْرَانُ الْعَطَّارُ عَنْ یَّحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِہٖ فِی الْخَوْفِ فِیْ غَزْوَۃِ السَّابِعَۃِ غَزْوَۃِ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِیْ قَرَدٍ وَّقَالَ بَکْرُ بْنُ سَوَادَۃَ حَدَّثَنِیْ زِیَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ جَابِرًا حَدَّثَھُمْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھِمْ یَوْمَ مُحَارِبٍ وَّ ثَعْلَبَۃَ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ وَھْبَ بْنَ کَیْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِیَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ یَکُنْ قِتَالٌ وَّ اَخَافَ النَّاسُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیِ الْخَوْفِ وَ قَالَ یَزِیْدُ عَنْ سَلَمَۃَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقَرَدِ

۴۹۹۔ غزوۂ ذات الرقاع۔ اسی کا دوسرا نام غزوہ محارب خصفہ و بنی ثعلبہ بھی ہے جو قبیلہ غطفان میں سے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس غزوہ میں مقام نخل پر پڑاؤ کیا تھا۔ یہ غزوہ، غزوۂ خیبر کے بعد ہوا ہے، کیونکہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، غزوۂ خیبر کے بعد مدینہ آئے تھے (اور غزوۂ ذات الرقاع میں ان کی شرکت روایتوں سے ثابت ہے)، اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کی، انہیں عمران عطار نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف ساتویں (سال یا ساتویں غزوہ) میں پڑھی تھی، یعنی غزوۂ ذات الرقاع میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ نے نماز خوف ذوقرد میں پڑھی تھی۔ اور بکر بن سوادہ نے بیان کیا، ان سے زیاد بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوموسیٰ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ محارب اور بنی ثعلبہ میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تھی۔ اور ابن اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے وہب بن کیسان سے سنا، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ ذات الرقاع کے لئے مقام نخل سے روانہ ہوئے تھے، وہاں آپ کا قبیلہ غطفان کی ایک جماعت سے سامنا ہوا، لیکن کوئی جنگ نہیں ہوئی، اور چونکہ مسلمانوں پر کفار کے (اچانک حملے کا) خطرہ تھا اس لئے آنحضور ﷺ نے دو رکعت نماز خوف پڑھائی۔ اور یزید نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ ذوالقرد میں شریک تھا۔

(١٢٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةٍ وَّنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُه' فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَاىَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِىْ وَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰٓى اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلٰٓى اَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ اَبُوْمُوْسٰى بِهٰذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَاكُنْتُ اَصْنَعُ اَنْ اَذْكُرَه' كَاَنَّه' كَرِهَ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْءٌ مِّنْ عَمَلِه اَفْشَاهُ

١٢٩٣۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ کے لئے نکلے، ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لئے صرف ایک اونٹ تھا۔ جس پر یکے بعد دیگرے ہم سوار ہوتے تھے۔ (پیدل طویل اور پر مشقت سفر کی وجہ سے) ہمارے پاؤں پھٹ گئے تھے۔ میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے، ناخن بھی جھڑ گئے تھے۔ چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی پٹی باندھ کر چل رہے تھے اسی لئے اس کا نام ذات الرقاع پڑا، کیونکہ ہم نے قدموں کو پٹیوں سے باندھا تھا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نے یہ حدیث تو بیان کر دی، لیکن پھر آپ کو اس کا اظہار اچھا نہیں معلوم ہوا، فرمانے لگے کہ مجھے یہ حدیث بیان نہ کرنی چاہئے تھی، آپ اصل میں پسند نہیں کرتے تھے کہ آپ کا کوئی عمل خیر لوگوں کے سامنے آئے۔

(١٢٩٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَه' وَطَائِفَةٌ وُّجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِىْ مَعَه' رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وُجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَآءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِىْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِه ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّ اَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَاسَمِعْتُ فِى صَلٰوةِ الْخَوْفِ تَابَعَه' اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَه' صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ بَنِىْ اَنْمَارٍ

١٢٩٤۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے یزید بن رومان نے، ان سے صالح بن خوات نے، ایک ایسے صحابی کے حوالہ سے بیان کیا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع میں شرکت کی تھی کہ حضور اکرم نے نماز خوف پڑھی تھی۔ اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی، اس وقت دوسری جماعت (مسلمانوں کی) دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ آنحضور ﷺ نے اس جماعت کو جو آپ کے پیچھے صف میں کھڑی تھی، ایک رکعت نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ کھڑے رہے، اس جماعت نے اس عرصہ میں اپنی نماز پوری کر لی اور واپس آکر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو آنحضور ﷺ نے انہیں نماز کی دوسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی اور (رکوع وسجدہ کے بعد) آپ قعدہ میں بیٹھے رہے۔ پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز (جو باقی رہ گئی تھی) پوری کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ اور معاذ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزبیر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام نخل میں تھے۔ پھر آپ نے نماز خوف کا تذکرہ کیا۔ امام مالک نے بیان کیا کہ نماز خوف کے سلسلے میں

جتنی روایات میں نے سنی ہیں، یہ روایت ان سب میں زیادہ بہتر ہے۔
اس روایت کی متابعت لیث نے کی، ان سے ہشام نے، ان سے زید بن اسلم اور ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ بنی انمار میں (نماز خوف) پڑھی تھی۔

(۱۲۹۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَه' وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّيْ بِالَّذِيْنَ مَعَه' رَكْعَةً ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَقَامِ اُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَه' ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ

۱۲۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے صالح بن خوات نے، ان سے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (نماز خوف میں) امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہوگا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوگی، اس عرصہ میں مسلمانوں کی دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہوگی، انہیں کی طرف رخ کئے ہوئے۔ امام اپنے ساتھ والی جماعت کو پہلے ایک رکعت نماز پڑھائے گا۔ (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) یہ جماعت کھڑی ہو جائے گی اور خود (امام کے بغیر) اسی جگہ ایک رکوع اور (۲) سجدے کر کے دشمن کے مقابلہ پر جا کر کھڑی ہو جائے گی، جہاں دوسری جماعت پہلے سے موجود تھی۔ اس کے بعد امام اس دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائے گا اس طرح امام کی دو (۲) رکعت پوری ہو جائے گی اور یہ دوسری جماعت ایک رکوع اور دو سجدہ خود کرے گی۔

(۱۲۹۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن خوات نے اور ان سے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالے سے۔

(۱۲۹۷) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ يَّحْيٰى سَمِعَ الْقَاسِمَ اَخْبَرَنِىْ صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَه' قَوْلَه'

۱۲۹۷۔ مجھ سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی،۔ کہا کہ مجھ سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، انہوں نے قاسم سے سنا، انہیں صالح بن خوات نے خبر دی اور ان سے سہل بن ابی حثمہ نے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

(۱۲۹۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ

۱۲۹۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اطراف نجد میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ کے لئے گیا تھا، وہاں ہم دشمن کے آمنے سامنے کھڑے ہوئے اور ان کے مقابلے میں صف بندی کی۔

(۱۲۹۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ فَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ

۱۲۹۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جماعت کے ساتھ نماز (خوف) پڑھی اور دوسری جماعت اس عرصہ میں دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ پھر یہ جماعت جب اپنے دوسرے ساتھیوں کی جگہ (نماز پڑھ کر) چلی گئی تو دوسری جماعت آئی اور آنحضور ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے اس جماعت کے ساتھ سلام پھیرا۔ آخر اس جماعت نے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت پوری کی اور پہلی جماعت نے بھی کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت پوری کی۔

(۱۳۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِنَانٌ وَّاَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ

۱۳۰۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان اور ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لئے گئے تھے۔

(۱۳۰۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا فَجِئْنَا فَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ لِيْ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ فَهَاهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سنان بن ابی سنان دؤلی نے، انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لئے گئے تھے۔ پھر جب آنحضور ﷺ واپس ہوئے تو آپ بھی واپس ہوئے۔ قیلولہ کا وقت ایک وادی میں آیا، جہاں ببول کے درخت بہت تھے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ وہیں اتر گئے، اور صحابہ درختوں کے سائے کے لئے پوری وادی میں پھیل گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار اس درخت پر لٹکا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابھی تھوڑی ہی دیر ہمیں سوئے ہوئے ہوئی تھی کہ آنحضور ﷺ نے ہمیں پکارا۔ ہم جب خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص نے میری تلوار (مجھی پر) کھینچ لی تھی۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا، میری آنکھ کھلی تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے کہا، تمہیں میرے ہاتھ سے آج کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ! اب دیکھو یہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے پھر کوئی سزا نہیں دی۔ اور

وَقَالَ اَبَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ تَخَافُنِيْ قَالَ لَاقَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ اِسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيْهَا مُحَارِب خَصَفَةَ وَقَالَ اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَاِنَّمَا جَآءَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ خَيْبَرَ

ابان نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع میں تھے۔ پھر ہم ایک ایسی جگہ آئے جہاں بہت گھنے سایہ کا درخت تھا۔ وہ درخت ہم نے آنحضور ﷺ کے لئے مخصوص کر دیا (تاکہ آپ وہاں آرام فرمائیں)۔ بعد میں مشرکین میں سے ایک شخص آیا، آنحضور ﷺ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ اس نے وہ تلوار آنحضور ﷺ پر کھینچ لی اور پوچھا، تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر اس نے پوچھا، آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ! پھر صحابہؓ نے اسے ڈانٹا دھمکایا۔ اور نماز کی اقامت کہی گئی (نماز خوف کی) تو آنحضور ﷺ نے پہلے ایک جماعت کو دو(۲) رکعت نماز پڑھائی جب وہ جماعت (آنحضور ﷺ کے پیچھے سے) ہٹ گئی تو آپ ﷺ نے دوسری جماعت کو بھی دو ۲ رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح نبی کریم ﷺ کی چار رکعت نماز ہوئی، لیکن مقتدیوں کی صرف دو(۲) دو(۲) رکعت۔ اور مسدد نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے، ان سے ابوبشر نے کہ اس شخص کا نام (جس نے آپ ﷺ پر تلوار کھینچی تھی) غورث بن حارث تھا۔ اور آنحضور ﷺ نے اس غزوہ میں قبیلہ محارب حفصہ سے جنگ کی تھی۔ اور ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام نخل میں تھے تو آپ ﷺ نے نماز خوف پڑھی۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز خوف غزوہ نجد میں پڑھی تھی۔ یہ یاد رہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں (سب سے پہلے) غزوۂ خیبر کے موقعہ پر حاضر ہوئے تھے۔

باب ۵۰۰. غَزْوَةِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ

۵۰۰۔ غزوۂ بنی المصطلق۔ یہ غزوہ قبیلہ بنوخزاعہ سے ہوا تھا اس کا دوسرا نام

---

❶ اس روایت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ فرض نماز، نفل نماز پڑھنے والے امام کی اقتداء میں پڑھی جاسکتی ہے۔ کیونکہ مجاہدوں کی یہ جماعت سفر میں تھی اور سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت باقی رہ جاتی ہے۔ روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز صرف دو رکعت تھی۔ آنحضور ﷺ نے چار رکعت پڑھی جس میں سے دو رکعت یقیناً نفل تھی اور فرض پڑھنے والے صحابہؓ نے آکر اس میں آپ ﷺ کی اقتداء کی۔ لیکن محدثین احناف نے لکھا ہے کہ اس روایت کا تعلق بھی اسی واقعہ سے ہے جو سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان ہوا۔ لیکن راوی واقعات کے بیان کرنے میں بہت سے امور کو نظر انداز بھی کر دیتا ہے۔ چونکہ آنحضور ﷺ نے پہلی جماعت کے لئے انتظار کیا اور جب یہ جماعت اپنی نماز پوری کر کے چلی گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور ان کے ساتھ سلام پھیرا، اس لئے راوی نے آنحضور ﷺ کی طرف چار رکعت کی نسبت کی، کیونکہ دونوں جماعتوں نے مجموعی طور پر جب چار رکعت پوری کر لیں تب آنحضورؐ نے سلام پھیرا تھا۔ سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے۔

غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَّقَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ ابْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيْثُ الْاِفْكِ فِيْ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ

غزوۂ مریسیع ہے۔ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ غزوہ ۰۶ھ میں ہوا تھا۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ ۴ھ میں۔اور نعمان بن راشد نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ واقعۂ افک غزوۂ مریسیع میں پیش آیا تھا۔

(۱۳۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ اَبَاسَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَهٗ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّاتَفْعَلُوْا مَامِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

۱۳۰۲۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل بن جعفر نے خبر دی، انہیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے، انہیں محمد بن یحییٰ بن حیان نے اور ان سے ابومحیریز نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اندر موجود تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور عزل ❶ کے متعلق ان سے سوال کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بنی المصطلق کے لئے نکلے، اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی ملے۔ (جن میں عورتیں تھیں)۔ پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور تنہائی جیسے کاٹنے لگی، دوسری طرف ہم عزل کرنا چاہتے تھے (تا کہ ان عورتوں سے بچہ نہ پیدا ہو)۔ ہمارا ارادہ یہی تھا کہ عزل کرلیں گے لیکن پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ موجود ہیں، آپ ﷺ سے پوچھے بغیر عزل کرنا مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ ہم نے آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ قیامت تک جو جان وجود میں آنے والی ہے وہ ضرور آ کر رہے گی۔

(۱۳۰۳) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا اَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهٗ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَاِذَا اَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَتَانِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِيْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ مُخْتَرِطٌ سَيْفِيْ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهٗ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ

۱۳۰۳۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لئے گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو آپ ایک وادی میں پہنچے جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے۔ آنحضور ﷺ نے گھنے درخت کے نیچے سایہ کے لئے قیام کیا اور درخت سے تلوار لٹکا دی۔ صحابہؓ بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے منتشر ہو گئے۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ آنحضور ﷺ نے ہمیں پکارا۔ ہم حاضر ہوئے تو ایک اعرابی آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچ لی اور میں بھی بیدار ہو گیا۔ یہ میری ننگی تلوار کھینچے ہوئے میرے

❶ عزل کا مفہوم یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرے اور جب انزال کا وقت قریب ہو تو آلہ تناسل کو نکال لے، تا کہ بچہ نہ پیدا ہو۔

هٰذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سر پر کھڑا تھا۔ مجھ سے کہنے لگا، آج مجھ سے تمہیں کون بچائے گا) میں نے کہا کہ اللہ! (وہ شخص صرف اس ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ) تلوار کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور دیکھ لو، یہ بیٹھا ہوا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

باب ۵۰۱. غَزْوَةِ اَنْمَارٍ

۵۰۱۔ غزوۂ انمار۔

(۱۳۰۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا

۱۳۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبداللہ بن سراقہ نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو غزوہ انمار میں دیکھا کہ نفل نماز آپ ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

باب ۵۰۲ حَدِيْثِ الْاِفْكِ وَالْاِفْكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ اِفْكُهُمْ

۵۰۲۔ واقعۂ افک۔ لفظ افک، نجس اور نجس کی طرح ہے۔ بولتے ہیں۔ "افکھم"۔

(۱۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا وَ كُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيْثِهَامِنْ بَعْضٍ وَّاَثْبَتَ لَهٗ اقْتِصَاصًا وَّقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَّ اِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضٍ قَالُوْا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَااُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِيْ وَاُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ

۱۳۰۵۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب اہل افک (تہمت لگانے والوں) نے ان کے متعلق وہ سب کچھ کہا جو انہیں کہنا تھا۔ (ابن شہاب نے بیان کیا کہ) تمام حضرات نے (جن چار حضرات کے نام انہوں نے روایت کے سلسلے میں لئے ہیں) (مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا، یہ بھی تھا کہ ان میں سے بعض کو ان کی حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی اور واقعہ کا بیان بھی وہ بہت جچا تلا کرتے تھے، بہر حال میں نے وہ حدیث ان تمام حضرات سے محفوظ کی، جنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے مجھ سے بیان کی تھی، اگرچہ بعض حضرات کو دوسرے حضرات کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ پھر بھی ان میں باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے۔ ان حضرات نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہراتؓ کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے اور جس کا نام آتا، تو آنحضور ﷺ انہیں اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔ عائشہ رضی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَ قَفَلَ
دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَافِلِيْنَ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ
حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ
الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلٰى رَحْلِيْ
فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَاِذَا عِقْدٌ لِّيْ مِنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ
قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ فَحَبَسَنِيْ
ابْتِغَآؤُهٗ قَالَتْ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا
يُرَحِّلُوْنِيْ فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيْ
الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ
وَكَانَ النِّسَآءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا فَلَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ
يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ
يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَفَعُوْهُ وَحَمَلُوْهُ
وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوْا
وَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ
مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَّلَا مُجِيْبٌ فَتَيَمَّمْتُ
مَنْزِلِي الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ وَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ
فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ
عَيْنِيْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ ابْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ
ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ
فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَّائِمٍ فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَكَانَ
رَاٰنِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ
عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَوَاللّٰهِ مَا تَكَلَّمْنَا
بِكَلِمَاتٍ وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ
وَهَوٰى حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَقُمْتُ
اِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا
الْجَيْشَ مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ وَهُمْ نُزُوْلٌ
قَالَتْ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَ
الْاِفْكِ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ قَالَ عُرْوَةُ
اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهٖ عِنْدَهٗ فَيُقِرُّهٗ
وَيَسْتَمِعُهٗ وَيَسْتَوْشِيْهِ وَقَالَ عُرْوَةُ اَيْضًا لَمْ يُسَمَّ

اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقعہ پر جب آپ ﷺ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آنحضور ﷺ کے ساتھ سفر میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی کے ساتھ اتارا جاتا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے پھر جب حضور اکرم ﷺ اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس ہوئے۔ واپسی میں اب ہم مدینہ کے قریب تھے (اور ایک مقام پر پڑاؤ تھا) جہاں سے آنحضور ﷺ نے کوچ کا رات میں اعلان کیا۔ کوچ کا اعلان ہو چکا تھا۔ تو میں کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور چل کر لشکر کے حدود سے آگے نکل گئی (قضاء حاجت کے لئے)۔ پھر قضاء حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر میں نے جو اپنا سینہ ٹٹولا تو اظفار (یمن کا ایک شہر) کے مہرہ کا بنا ہوا میرا ہار غائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی۔ اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ آپ نے بیان کیا کہ جو لوگ مجھے سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر انہوں نے میرے اونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی، انہوں نے سمجھا کہ میں ہودج کے اندر ہی ہوں، ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں، ان کے جسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا، کیونکہ بہت معمولی خوراک انہیں میسر آتی تھی اس لئے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے ہلکے پن میں انہیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی، یوں بھی اس وقت میں ایک کم عمر لڑکی تھی۔ غرض اونٹ کو اٹھا کر وہ روانہ ہو گئے۔ جب لشکر گذر گیا تو مجھے بھی اپنا ہار مل گیا۔ میں قیام گاہ پر آئی تو وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔ نہ پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا، اس لئے میں وہاں آئی جہاں میری اصل قیام گاہ تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میری عدم موجودگی کا انہیں احساس ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لئے وہ واپس آئیں گے۔ اپنی قیام گاہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ثم الذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آرہے تھے (تاکہ لشکر کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو اٹھالیں) انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آکر) مجھے دیکھا تو پہچان گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ جب وہ پہنچ گئے۔ تو انا للہ پڑھنا شروع کیا اور ان کی آواز سے میں جاگ اٹھی اور فوراً اپنی چادر سے میں نے اپنا چہرہ چھپالیا۔ خدا گواہ ہے کہ

مِنْ اَهْلِ الْاِفْکِ اَیْضًا اَلْاَحسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّمِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِی نَاسٍ اٰخَرِیْنَ لَاعِلْمَ لِیْ بِهِمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ عُصْبَةٌ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِنَّ کِبْرَ ذٰلِکَ یُقَالُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ ابْنُ سَلُوْلَ قَالَ عُرْوَةُ کَانَتْ عَآئِشَةُ تَکْرَهُ اَنْ یُّسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ اِنَّهُ الَّذِیْ قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَه' وَعِرْضِیْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَآءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَاشْتَکَیْتُ حِیْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَّالنَّاسُ یُفِیْضُوْنَ فِیْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْکِ لَااَشْعُرُ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ وَهُوَ یُرِیْبُنِیْ فِیْ وَجْعِیْ اِنِّیْ لَآاَعْرِفُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِیْ کُنْتُ اَرٰی مِنْهُ حِیْنَ اَشْتَکِیْ اِنَّمَا یَدْخُلُ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُسَلِّمُ ثُمَّ یَقُوْلُ کَیْفَ تِیْکُمْ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَذٰلِکَ یُرِیْبُنِیْ وَلَا اَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰی خَرَجْتُ حِیْنَ نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ مَعَ اُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَکَانَ مُتَبَرَّزَنَا

وَکُنَّا لَانَخْرُجُ اِلَّا لَیْلًا اِلٰی لَیْلٍ وَّذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُتَّخَذَ الکنف قَرِیْبًا مِّنْ بُیُوْتِنَا قَالَتْ وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِی الْبَرِیَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ وَ کُنَّا نَتَاذّٰی بِالْکُنُفِ اَنْ نَّتَّخِذَهَا عِنْدَ بُیُوْتِنَا قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ هِیَ ابْنَةُ اَبِیْ رُهْمِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَّاُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ ابْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَاوَاُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَیْتِیْ حِیْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِیْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَاقُلْتِ اَتَسُبِّیْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ اَیْ هَنْتَاهُ وَلَمْ تَسْمَعِیْ مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَاقَالَ فَاَخْبَرَتْنِیْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْکِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰی مَرَضِیْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰی بَیْتِیْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ

میں نے ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ ماسوا اناللہ کے، ان کی زبا
سے کوئی لفظ سنا۔ وہ سواری سے اتر گئے اور اسے انہوں نے بیٹھا کر ا
کی اگلی ٹانگ کو موڑ دیا (تاکہ بغیر کسی کی مدد کے ام المؤمنین اس پر س
ہوسکیں)۔ میں اٹھی اور اس پر سوار ہوگئی۔ اب وہ سواری کو آگے سے کھی
ہوئے لے چلے۔ جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو بھری دوپہر کا وقت تھ
لشکر پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ ام المؤمنینؓ نے بیان کیا کہ پھر جسے ہلاک ہ
تھا وہ ہلاک ہوا۔ اصل میں تہمت کا بیڑا عبداللہ بن ابی
سلول (منافق) نے اٹھا رکھا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا۔
کہ وہ اس تہمت کی اشاعت کرتا تھا اور اس کی مجلسوں میں اس کا تذ
ہوا کرتا تھا، وہ اس کی تصدیق کرتا، خوب توجہ وانہماک سے سنتا ا
پھیلانے کے لئے خوب کھود کرید کرتا۔ عروہ نے سابقہ سند کے حوا
سے یہ بھی کہا کہ حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش ر
اللہ عنہم کے سوا، تہمت لگانے میں شریک کسی کا بھی نام نہیں لیا۔ کہ مج
ان کے ناموں کی تفصیلات کا علم ہوتا۔ اگرچہ اس میں شریک ہو
والے بہت سے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (کہ جن لوگو
نے تہمت لگائی ہے وہ بہت سے ہیں) لیکن اس معاملہ میں سب
بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ نے بیان
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر بڑی ناپسندیدگی کا اظہار کرتی تھیں اگر ا
کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جاتا۔ آپ فرماتی
کہ یہ شعر حسان ہی نے کہا ہے کہ "میرے والد اور میرے والد کے وا
اور میری عزت، محمد (ﷺ) کی عزت کی حفاظت کے لئے تمہار
سامنے ڈھال بنی رہیں گی۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہ
مدینہ پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی میں جو بیمار پڑی تو ایک مہینے تک مر
سے نجات نہ ملی۔ اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں
افواہوں کا بڑا چرچا رہا، لیکن میں ایک بات بھی نہیں سمجھتی تھی۔ البتہ ا
مرض کے دوران ایک چیز سے مجھے بڑا شبہ ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ
وہ محبت وعنایت میں نہیں محسوس کرتی تھی جس کا پہلے جب بھی بیمار ہوتی
میں مشاہدہ کر چکی تھی، حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لاتے، سلا
کرتے اور دریافت فرماتے، کیسی طبیعت ہے؟ صرف اتنا پوچھ کر واپس
تشریف لے جاتے۔ حضور اکرم ﷺ کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ لَهٗ اَتَاذَنُ لِيْ اَنْ اٰتِيَ اَبَوَيَّ قَالَتْ وَاُرِيْدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ يَآ اُمَّتَاهُ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَابُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَآئِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَايَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَآ اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِيْ قَالَتْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْاَلُهُمَا وَيَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ فَاَمَّآ اُسَامَةُ فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَآءَةِ اَهْلِهٖ وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ لَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اُسَامَةُ اَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَّاَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَّسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُّرِيْبُكِ قَالَتْ بَرِيْرَةُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَارَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهٗ غَيْرَ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاتِي الدَّاجِنُ فَتَاكُلُهٗ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَّ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَالْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْهُ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّ لَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّمَا يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْٓ اِلَّا مَعِيْ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ اَخُوْبَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ فَقَالَ اَنَا

تھا، لیکن شر (جو پھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔ مرض سے جب افاقہ ہوا تو میں ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ "مناصع" کی طرف گئی۔ مناصع (مدینہ کی آبادی سے باہر) ہمارے قضاء حاجت کی جگہ تھی، ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے، جب بیت الخلاء ہمارے گھروں سے متصل بن گئے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابھی ہم عرب قدیم کے طریقے پر عمل کرتے تھے اور میدان میں قضاء حاجت کے لئے جاتے تھے اور ہمیں اس سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھروں کے قریب بنائے جائیں۔ آپ نے بیان کیا، الغرض میں اور ام مسطح (رضی اللہ عنہا) قضاء حاجت کے لئے گئیں۔ ام مسطح، ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبدمناف کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی ہیں اور وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ انہیں کے صاحبزادے مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب رضی اللہ عنہ ہیں...... پھر میں اور ام مسطح، خلاء سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آ رہے تھے کہ ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ذلیل ہو۔ میں نے کہا، آپ نے بری بات زبان سے نکالی، ایک ایسے شخص کو آپ برا کہہ رہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس پر کہا، کیوں، مسطح کی باتیں آپ نے نہیں سنیں؟ ام المؤمنینؓ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ بیان کیا کہ پھر انہوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں سنائیں۔ بیان کیا کہ ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ میں نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کروں گی۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے حضور اکرم ﷺ نے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے (گھر جا کر) پوچھا کہ آخر لوگوں میں کس طرح کی افواہیں ہیں انہوں نے فرمایا، بیٹی فکر نہ کرو، خدا کی قسم، ایسا شاید ہی کہیں ہوا ہو کہ ایک خوبصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا ہو اور اس کے سوکنیں بھی ہوں اور پھر بھی اس پر تہمتیں نہ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْذِرُكَ فَاِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَه، وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهٖ مِنْ فَخِذِهٖ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَاتَقْتُلُه، وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ وَلَوْكَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَااَحْبَبْتَ اَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّ هُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّه، فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَالْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ كُلَّه، لَايَرْقَأُلِيْ دَمْعٌ وَلَااَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَّايَرْقَأُلِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى اَنِّيْ لَاَظُنُّ اَنَّ الْبُكَآءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ فَبَيْنَا اَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ فَاسْتَاذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَاقِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَايُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَانِيْ بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَاعَآئِشَةُ اِنَّه، بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَ تُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

لگائی گئی ہوں، اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو۔ ام المؤمنینؓ نے بیان کیا میں نے اس پر کہا، سبحان اللہ، (میری سوکنوں کا اس سے کیا تعلق) ا تو عام لوگوں میں چرچا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر جو میں نے شروع کیا، تو رات بھر روتی رہی اسی طرح صبح ہوگئی اور میرے آنسو طرح نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی۔ بیان کیا کہ ادھر رسول ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بیوی کو علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے بلایا کیونکہ اس میں اب تک وحی آپ ﷺ پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ اسامہ اللہ عنہ نے تو حضور اکرم ﷺ کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جو وہ آنحضور کی بیوی (مراد خود اپنی ذات سے ہے) کی براءت اور آنحضور ﷺ ان سے محبت کے متعلق جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ آ ﷺ کی اہل میں مجھے خیر و بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہے لیکن رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی رکھی ہے اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں، آپ ان کی باندی (رضی اللہ عنہا) سے بھی دریافت فرمالیں، وہ حقیقت حال بیان کرد گی۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا ور سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمہ شک وشبہ ہوا ہو (عائشہ رضی اللہ عنہا پر)۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ذات کی قسم، جس نے اپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں نے ان اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو قابل گرفت ہو اور بری ہو، اتنی بات ض ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کرا کھا جاتی ہے (یعنی نوعمری کی وجہ سے غفلت ہے)۔ انہوں نے بیان کہ اسی دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے ؟ عبداللہ بن ابی (منافق) کا معاملہ رکھا، آپ نے فرمایا، اے مع مسلمین! اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس اذیتیں اب میری اہل کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں، خدا گواہ ہے کہ نے اپنی اہل میں خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی اور نام بھی ان لوگ نے ایک ایسے شخص (صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ، جو ام المؤمنین کو ا اونٹ پر لائے تھے) کا لیا ہے جس کے بارے میں بھی میں خیر کے اور کچھ نہیں جانتا، وہ جب بھی میرے گھر میں آئے تو میرے ساتھ

ی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَه، قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا
سُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
ی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّيْ فِيْمَا قَالَ فَقَالَ اَبِيْ
لّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَآ اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
لَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
هِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَتْ اُمِّيْ وَاللّٰهِ مَااَدْرِيْ
قُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
ا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَااَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَثِيْرًا
، وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ
ی اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَلَئِنْ قُلْتُ
مْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَّا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ
رٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ مِنْهُ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ فَوَاللّٰهِ لَآ
دُلِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَايُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ
مِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ
ضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ حِيْنَئِذٍ
يْئَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَائَتِيْ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ مَاكُنْتُ
نُّ اَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيًا يُّتْلٰى لَشَاْنِيْ فِيْ
سِيْ كَانَ اَحْقَرَ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِاَمْرٍ وَّ لٰكِنْ
تُ اَرْجُوْ اَنْ يَّرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ
سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَه، وَلَا
رَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاَخَذَه،
كَانَ يَاْخُذُه، مِنَ الْبُرَحَآءِ حَتّٰى اِنَّه، لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ
نَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِّنْ ثِقَلِ
قَوْلِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ
هِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ
لَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ يَاعَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ
اَكِ قَالَتْ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ
للّٰهِ لَااَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاِنِّيْ لَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ
لَتْ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ

آئے۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، قبیلہ بنی عبدالاشہل کے ہم رشتہ، کھڑے ہوئے اور عرض کی، میں، یارسول اللہ! آپ کی مدد کروں گا، اگر وہ شخص قبیلہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن ماردوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائیوں خزرج کے قبیلہ کا ہوا تو آپ ﷺ کا اس کے متعلق بھی جو حکم ہوگا ہم بجالائیں گے۔ ام المومنینؓ نے بیان کیا کہ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابیؓ کھڑے ہوئے، حسان رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی چچازاد بہن تھیں، یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے بڑے صالح اور مخلصین میں تھے، لیکن آج قبیلہ کی حمیت ان پر غالب آ گئی تھی، انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے، اگر وہ تمہارے قبیلہ کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام نہ لیتے۔ اس کے بعد اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، جو سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، ہم اسے ضرور قتل کریں گے، اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو، تم منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس وخزرج انصار کے دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس ہی میں لڑ پڑیں گے۔ اس وقت تک رسول اللہ ﷺ منبر پر ہی تشریف رکھتے تھے۔ ام المومنینؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ سب کو خاموش کرنے لگے، تو سب حضرات چپ ہوگئے اور آنحضور ﷺ بھی خاموش ہوگئے۔ ام المومنینؓ نے بیان کیا کہ میں اس روز پورے دن روتی رہی، نہ میرا آنسو تھمتا تھا اور نہ آنکھ لگتی تھی۔ بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین (ابوبکر صدیق اور ام رومان رضی اللہ عنہما) میرے پاس آئے، دو(۲) راتیں اور ایک دن میرا روتے ہوئے گذر گیا تھا۔ اس پورے عرصہ میں نہ میرا آنسو رکا اور نہ نیند آئی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ ابھی میرے والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جارہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے انہیں اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ بیان کیا کہ ہم ابھی اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ بیان

الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِیْ بَرَآءَ تِیْ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّيْقُ وَکَانَ يُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ ابْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَآاُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِیْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّيْقُ بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِیْ کَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَ قَالَ وَاللّٰهِ لَآ اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ فَقَالَ لِزَيْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْرَاَيْتِ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ اِلَّاخَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِیَ الَّتِیْ کَانَتْ تُسَامِيْنِیْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَکَتْ فِيْمَنْ هَلَکَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ مِنْ حَدِيْثِ هٰٓؤُلَآءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهٗ مَاقِيْلَ لَيَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَاکَشَفْتُ مِنْ کَنَفِ اُنْثٰی قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی، آنحضور ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ گذر گیا تھا اور میرے بارے میں آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعد آنحضور ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا، اما بعد، اے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں اس طرح کی اطلاعات ملی ہیں، اگر تم واقعی اس معاملے سے بری ہو تو اللہ تمہاری برائت کر دے گا، لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا قصد کیا تھ تو اللہ کی مغفرت چاہو اور اس کے حضور میں توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب (اپنے گناہوں کا) اعتراف کر لیتا ہے اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ اپنا کلام پورا کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو ان کے کلام کا جواب دیں۔ والد نے فرمایا، خدا گواہ ہے، میں کچھ نہیں جانتا کہ آنحضور ﷺ سے مجھے کیا کہنا چاہئے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کا جواب دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا، خدا کی قسم! مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آنحضور ﷺ سے مجھے کیا کہنا چاہئے، اس لئے میں نے خود ہی عرض کی، حالانکہ میں بہت کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا تھا کہ خدا کی قسم، مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پر کان دھرا، اور بات آپ لوگوں کے دل میں گھر کر گئی اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق کی، اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کر سکتے اور اگر اس گناہ کا اقرار واعتراف کر لوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے لگ جائیں گے، پس خدا گواہ ہے، میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) جیسے ہے جب انہوں نے کہا تھا "فصبر جمیل واللہ المستعان علیٰ ماتصفون" (پس صبر جمیل بہتر ہے اور اللہ ہی کی مدد مطلوب ہے، اس بارے میں جو تم کہہ رہے ہو) پھر میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی (کیونکہ کمزور اور بیمار تھیں) اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس معاملے سے قطعاً بری تھی اور وہ خود میری برأت کرے گا۔ کیونکہ

میں واقعی بری تھی، لیکن خدا گواہ ہے، مجھے اس کا کوئی وہم وگمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی کرے گا، کیونکہ میں اپنے کواس سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کلام فرمائیں، مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ آنحضور ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برأت کرے گا، لیکن خدا گواہ ہے، ابھی حضور اکرم ﷺ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ اور کوئی گھر کا آدمی وہاں سے اٹھا تھا کہ آنحضور ﷺ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اور آپ ﷺ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے آپ ﷺ کے چہرے سے گرنے لگے۔ حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ یہ اس وحی کی ثقل کی وجہ سے تھا جو آپ ﷺ پر نازل ہو رہی تھی۔'' ام المؤمنینؓ نے بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ تبسم فرما رہے تھے، سب سے پہلا کلمہ جو آپ ﷺ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا، اے عائشہ! اللہ نے تمہاری برأت کر دی، انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ آنحضور ﷺ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ، میں نے کہا نہیں، خدا کی قسم! میں ان کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی، میں اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی حمد و ثنا نہیں کروں گی (کہ اسی نے میری برائت نازل کی) بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا "ان الذین جاؤو بالافک (جو لوگ تہمت تراشی میں شریک ہوئے ہیں) دس آیتیں اس سلسلے میں نازل فرمائیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برائت کے لئے نازل فرمائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، جو مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے اخراجات، ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے، خود اٹھاتے تھے، نے کہا کہ خدا کی قسم، مسطح نے جب عائشہ کے متعلق اس طرح کی تہمت تراشی میں حصہ لیا تو میں اس پر اب کبھی کچھ خرچ نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ولا یاتل اولو الفضل منکم" یعنی اہل فضل اور اہل ہمت قسم نہ کھائیں) سے غفور رحیم تک (کیونکہ مسطح رضی اللہ عنہ یا دوسرے مومنین کی اس میں شرکت غلط فہمی کی وجہ سے تھی) چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم، میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس اقدام پر معاف کر دے اور مسطح رضی اللہ عنہ کو جو کچھ وہ دیا کرتے تھے اسے پھر دینے لگے اور کہا

کہ خدا کی قسم، اب اس وظیفہ کو میں کبھی بند نہیں کروں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے معاملے میں آنحضور ﷺ نے ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ عائشہ کے متعلق تمہیں کیا معلومات ہیں یا ان میں تم نے کیا چیز دیکھی ہے؟ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میں اپنی آنکھوں اور کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں (کہ ان کی طرف خلاف واقعہ نسبت کروں) خدا گواہ ہے، میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زینب رضی اللہ عنہا ہی تمام ازواج مطہرات میں میرے مقابل کی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ سے انہیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ البتہ ان کی بہن حمنہ نے غلط رویہ اختیار کیا تھا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ یہی تھی وہ تفصیل اس حدیث کی جو مجھے ان اکابر کی طرف سے پہنچی تھی۔ پھر عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، خدا گواہ ہے، جن صحابی (یعنی صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) کے ساتھ یہ تہمت لگائی گئی تھی وہ (اپنے پر اس تہمت کو سن کر) کہتے سبحان اللہ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں نے آج تک کبھی کسی (غیر) عورت کا پردہ نہیں کھولا، ام المؤمنین نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

(۱۳۰۶) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَمْلٰی عَلَیَّ هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ مِنْ حِفْظِهٖ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ لِیَ الْوَلِیْدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ اَبَلَغَکَ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ فِیْمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَاوَلٰکِنْ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِکَ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبُوْبَکْرِ بْنُ عبدالرحمٰن بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُمَا کَانَ عَلِیٌّ مُسَلِّمًا فِیْ شَانِهَا فَرَاجَعُوْهُ فَلَمْ یَرْجِعْ وَقَالَ مُسَلِّمًا بِلَاشَکٍّ فِیْهِ وَعَلَیْهِ کَانَ فِیْ اَصْلِ الْعَتِیْقِ کَذٰلِکَ

۱۳۰۶۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام بن یوسف نے زبانی مجھے حدیث لکھوائی، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خلیفہ ولید بن عبدالملک نے پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں سے تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں، البتہ آپ کی قوم (قریش) کے دو صاحب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے مجھے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ ان کے معاملے میں غیر جانبدار تھے۔ پھر شاگردوں نے ہشام بن یوسف سے مزید اس کی تحقیق کرنی چاہی تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور انہوں نے بلا کسی شک کے لفظ ''مسلما'' (غیر جانبدار) بیان کیا، لفظ ''علیہ'' کا بھی اضافہ انہوں نے کیا۔

(۱۳۰۷) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ اُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَا انا قَاعِدَة اذاوعائشة اِذْ وَلَجَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ اُمُّ رُوْمَانَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ ابْنِيْ فِيْمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيْثَ قَالَتْ مَاذَاكِ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَاَبُوْبَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا اَفَاقَتْ اِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاشَانُ هٰذِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَتْهَا الْحُمّٰى بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ فِيْ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهٖ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَاتُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنْ قُلْتُ لَاتَعْذِرُوْنِيْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ قَالَتْ وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِاللّٰهِ لَابِحَمْدِ اَحَدٍ وَّلَا بِحَمْدِكَ

۱۳۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے ابووائل نے بیان کیا، ان سے مسروق بن اجدع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ اللہ نے فلاں اور فلاں کا برا کیا (اشارہ تہمت لگانے والوں کی طرف تھا) ام رومان رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہوگیا جنہوں نے اس طرح کی بات کی ہے۔ ام رومان نے پوچھا کہ آخر بات کیا ہے؟ اس پر انہوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں نقل کر دیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ باتیں سنی ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہاں۔ انہوں نے پوچھا، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، انہوں نے بھی۔ یہ سنتے ہی وہ غشی کھا کر گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے ان کے کپڑے ان پر ڈال دیئے اور اچھی طرح ڈھک دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، اور دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ) جاڑے کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، غالباً یہ اس بات کی وجہ سے ہوا ہوگا جس کا چرچا ہو رہا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیٹھ کر کہا کہ خدا کی قسم، اگر میں قسم کھاؤں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر کچھ کہوں تو میرا عذر نہیں سنیں گے، میری اور آپ لوگوں کی یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی مثال ہے کہ انہوں نے کہا تھا "واللّٰہ المستعان علیٰ ما تصفون" بیان کیا کہ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور زیادہ کچھ نہیں کہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی براءت نازل کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا کہ اس کے لئے صرف اللہ کی حمد ہے اور کسی کی نہیں، آپ کی بھی نہیں۔

(۱۳۰۸) حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ نَّافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقْرَاُ اِذْتَلِقُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُ الْوَلْقُ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ

۱۳۰۸۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا (سورہ نور کی آیت میں) قراءت "تلقونہ بالسنتکم" کرتی تھیں اور

اَبِیْ مُلَیْکَةَ وَکَانَتْ اَعْلَمَ مِنْ غَیْرِهَا بِذٰلِکَ لِاَنَّه، نَزَلَ فِیْهَا

(اس کی تفسیر میں) فرماتی تھیں کہ 'الولق' جھوٹ کے معنی میں ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ آپ کو اس آیت کے متعلق زیادہ علم رہا ہوگا، کیونکہ آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(۱۳۰۹) حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَتْ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبُّه، فَاِنَّه، کَانَ یُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هِجَآءِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ کَیْفَ بِنَسَبِیْ قَالَ لَاَسُلَّنَّکَ مِنْهُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَکَانَ مِمَّنْ کَثَّرَ عَلَیْهَا

۱۳۰۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں برا نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کہنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ ﷺ کو ان سے اس طرح الگ کرلوں گا جیسے بال گندھے ہوئے آٹے سے کھینچ لیا جاتا ہے۔ اور محمد نے بیان کیا، ان سے عثمان بن فرقد نے حدیث بیان کی، انہوں نے ہشام سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، کیونکہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں بہت حصہ لیا تھا۔

(۱۳۱۰) حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ یُنْشِدُهَا شِعْرًا یُشَبِّبُ بِاَبْیَاتٍ لَه، وَقَالَ حَصَانٌ رَّزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَةٍ وَّتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ فَقَالَتْ لَه، عَائِشَةُ لٰکِنَّکَ لَسْتَ کَذٰلِکَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَاْذَنِیْ لَه، اَنْ یَّدْخُلَ عَلَیْکِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَه، مِنْهُمْ لَه، عَذَابٌ عَظِیْمٌ فَقَالَتْ وَاَیُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰی قَالَتْ لَه، اِنَّه، کَانَ یُنَافِحُ اَوْیُهَاجِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۱۰۔ مجھ سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں سلیمان نے، انہیں ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے یہاں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اور ام المومنین کو اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ ایک شعر تھا (ترجمہ) ''باعفت اور باوقار ہیں، کبھی آپ پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جاسکتا اور بھوکی رہتی ہیں، غافل عورتوں کے گوشت نہیں کھاتیں'' ❶ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ثابت ہوئے (کیونکہ تہمت لگانے والوں کے ساتھ آپ بھی شریک ہوگئے تھے)۔ مسروق نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی، آپ انہیں اپنے یہاں آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرما چکا ہے کہ ''اور ان میں وہ شخص جو تہمت لگانے میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہے اس کے لئے عذاب عظیم ہے۔'' ❷ اس پر ام المومنین نے فرمایا کہ نابینا

❶ یعنی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ اپنے دینی بھائی بہن کی غیبت کرنے والا شخص اس کا گوشت کھاتا ہے۔ ❷ یہ آیت عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین کے بارے میں نازل ہوئی تھی جیسا کہ معلوم ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا، حسان رضی اللہ عنہ کی شان میں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہو جانے سے سخت اور کیا عذاب ہوگا۔ (حسان رضی اللہ عنہ کی بصارت آخر عمر میں جاتی رہی تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا حسان رضی اللہ عنہ رسول ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے۔

باب ۵۰۳. غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْيُبَا يِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۵۰۳۔غزوۂ حدیبیہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنین سے راضی ہوگیا جب انہوں نے آپ سے درخت کے نیچے بیعت کی''۔

(۱۳۱۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍؓ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِيْ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ بِرِزْقِ اللّٰهِ وَبِفَضْلِ اللّٰهِ فَهُوَمُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَابِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ وَكَافِرٌ بِيْ

۱۳۱۱۔ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حدیبیہ کے موقعہ پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ایک دن، رات میں بارش ہوئی، آنحضور ﷺ نے صبح کی نماز پڑھانے کے بعد ہم سے خطاب کیا اور دریافت فرمایا، معلوم ہے تمہارے رب نے کیا کہا؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، صبح ہوئی تو میرے کچھ بندوں نے اس حالت میں صبح کی کہ ان کا ایمان مجھ پر تھا اور کچھ نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ میرا کفروانکار کئے ہوئے تھے، تو جس نے کہا کہ ہم پر یہ بارش اللہ کی رزق، اللہ کی رحمت اور اللہ کے فضل سے ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں (کے اثرات) کا انکار کرنے والا ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ بارش فلاں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے تو ستاروں پر ایمان لانے والے اور میرا انکار کرنے والے ہیں۔

(۱۳۱۲) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ

۱۳۱۲۔ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے اور سوا اس عمرے کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا، تمام عمرے ذی تعدہ کے مہینے میں کئے، حدیبیہ کا عمرہ بھی آپ ﷺ ذیقعدہ کے مہینے میں کرنے تشریف لے گئے پھر دوسرے سال (اس کی قضا میں) آپ ﷺ نے ذیقعدہ میں

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) کسی برے کلمہ کو گوارا نہیں کرتی تھیں حسان رضی اللہ عنہ سے تہمت میں شرکت کی غلطی ضرور ہوئی تھی، لیکن جن صحابہؓ نے بھی اس میں غلطی سے شرکت کی تھی، وہ سب حضرات تائب ہو گئے تھے اور ان کی توبہ قبول ہوگئی تھی۔ لیکن بہر حال حضرت عائشہؓ پر بہت بڑی تہمت لگائی گئی تھی اور اگر چہ دل آپ کا غلطی سے شریک ہونے والے صحابہؓ کی طرف سے صاف ہوگیا تھا جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے لیکن جب اس طرح کے تذکرے ہوتے تو دل کا کبیدہ ہو جانا یک قدرتی بات تھی۔ یہاں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دو ایک چبھتے ہوئے جملے غالباً اسی تاثر میں کہہ دیئے ہیں۔

حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ

عمرہ کیا اور ایک عمرہ جعرانہ سے آپ ﷺ نے کیا تھا، جہاں غزوۂ حنین کی غنیمت آپ نے تقسیم کی تھی، یہ بھی ذی قعدہ میں کیا تھا اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

(۱۳۱۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ اُحْرِمْ

۱۳۱۳۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے اور انس سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ تمام صحابہؓ نے احرام باندھ لیا تھا، لیکن میں نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا۔

(۱۳۱۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِؓ قَالَ تَعُدُّوْنَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَ قَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَّنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَّةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهٗ فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اِنَّهَآ اَصْدَرَتْنَا مَاشِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا

۱۳۱۴۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے کہ ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ فتح مکہ کو (حقیقی اور آخری) فتح سمجھتے ہو، فتح مکہ تو بہر حال فتح تھی ہی، لیکن ہم غزوۂ حدیبیہ کی بیعت رضوان کو حقیقی فتح سمجھتے ہیں۔ اس دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ نامی ایک کنواں وہاں پر تھا۔ ہم نے اس میں سے اتنا پانی کھینچا کہ اس کے اندر ایک قطرہ بھی پانی کے نام پر باقی نہ رہا۔ حضور اکرم ﷺ کو جب اس کی اطلاع ہوئی (کہ پانی ختم ہو گیا ہے) تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ کر کسی ایک برتن میں پانی طلب فرمایا۔ اس سے آپ ﷺ نے وضو کیا اور مضمضہ (کلی) کیا اور دعا کی۔ پھر سارا پانی اس کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے لئے ہم نے کنویں کو یوں ہی رہنے دیا اور اس کے بعد جتنا ہم نے چاہا اس میں سے پانی پیا اور اپنی سواریوں کو پلایا۔

(۱۳۱۵) حَدَّثَنِيْ فَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ اَبُوْعَلِيِّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍؓ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ اَوْاَكْثَرَ فَنَزَلُوْا عَلٰى بِئْرٍ فَنَزَحُوْهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْبِئْرَ وَ قَعَدَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآئِهَا فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا

۱۳۱۵۔ مجھ سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن محمد بن اعین ابوعلی حرانی نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ ہمیں براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ آپ حضرات غزوۂ حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے یا اس سے بھی زیادہ، ایک کنویں پر پڑاؤ ہوا (یعنی حدیبیہ پر) لشکر نے اس کا (سارا) پانی کھینچ لیا اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور ﷺ کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا، کہ ایک ڈول میں اسی کنویں کا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کلی کی اور دعا کی، پھر فرمایا کہ کنویں کو یوں ہی تھوڑی دیر کے لئے رہنے دو۔ اس

کے بعد سب لشکر خود بھی سیراب ہوتا رہا اور اپنی سواریوں کو بھی سیراب کرتا رہا، روانگی کے وقت تک۔

(۱۳۱۶) حَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ عِیسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیلٍ حَدَّثَنَا حُصَینٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَومَ الْحُدَیْبِیَّةِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ یَدَیْہِ رَکْوَۃٌ فَتَوَضَّأَ مِنھَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَہ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَکُمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِہٖ وَلَانَشْرَبُ اِلَّامَافِیْ رَکْوَتِکَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہ، فِی الرَّکْوَۃِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَفُوْرُ مِنْ اَصَابِعِہٖ کَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْکُنَّا مِائَۃَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشْرَۃَ مِائَۃً

۱۳۱۶۔ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حدیبیہ کے موقعہ پر سارا ہی لشکر پیاسا ہو چکا تھا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک چھاگل تھا، اس کے پانی سے آپ ﷺ نے وضو کیا۔ پھر صحابہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس اب پانی نہیں رہا، نہ وضو کرنے کے لئے اور نہ پینے کے لئے، سوا اس پانی کے جو آپ کے برتن میں موجود ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر ابلنے لگا۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے پانی پیا بھی اور وضو بھی کیا۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، ویسے اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

(۱۳۱۷) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنِ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ قُلْتُ لِسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ بَلَغَنِیْ اَنَّ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰہِ کَانَ یَقُوْلُ کَانُوْا اَرْبَعَ عَشْرَۃَ مِائَۃً فَقَالَ لِیْ سَعِیْدٌ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ کَانُوْا خَمْسَ عَشْرَۃَ مِائَۃً الَّذِیْنَ بَایَعُواالنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا قُرَّۃُ عَنْ قَتَادَۃَ تَابَعَہ، مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

۱۳۱۷۔ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے کہ میں نے سعید بن مسیّب سے پوچھا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ (حدیبیہ کی صلح کے موقعہ پر) صحابہؓ کی تعداد چودہ سو تھی۔ اس پر سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ اس موقعہ پر پندرہ سو صحابہؓ موجود تھے۔ جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیبیہ میں عہد کیا تھا، ابوداؤد نے بیان کیا، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی۔

(۱۳۱۸) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ اَنْتُمْ خَیْرُ اَھْلِ

۱۳۱۸۔ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حدیبیہ

الْاَرْضِ وَكُنَّا اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ وَّلَوْ كُنْتُ اُبْصِرُ الْيَوْمَ لَاَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَه' الْاَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ وَّقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی كَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَّثَلٰثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ تَابَعَه' مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ تم لوگ اہل ارض میں سب سے بہتر ہو۔ ہماری تعداد اس موقعہ پر چودہ سو تھی۔ اگر آج میری آنکھوں میں [1] بینائی ہوتی۔ تو میں اس درخت کا محل وقوع بتاتا (جہاں بیعت رضوان ہوئی تھی) اس روایت کی متابعت اعمش نے کی ان سے سالم نے سنا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ چودہ سو (صحابہ غزوۂ حدیبیہ میں تھے) اور عبداللہ بن معاذ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں) کی تعداد تیرہ سو تھی، قبیلہ اسلم مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی، ان سے ابوداؤد نے حدیث بیان کی اور ان سے شعبہ نے۔

(۱۳۱۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عِيْسٰی عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّه' سَمِعَ مِرْدَاسًا الْاَسْلَمِیَّ يَقُوْلُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰی حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهِمْ شَيْئًا

۱۳۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ نے خبر دی، انہیں اسماعیل نے انہیں قیس نے اور انہوں نے مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ اصحاب شجرہ (غزوہ حدیبیہ میں شریک ہونے والوں) میں سے تھے، آپ بیان کرتے تھے کہ پہلے صالحین کی روح قبض کی جائے گی، جو زیادہ صالح ہوگا اس کی سب سے پہلے اور جو اس کے بعد کے درجے کا ہوگا اس کی اس کے بعد وعلیٰ ہذا القیاس۔ پھر ردی اور بیکار کھجور اور جو کی طرح بیکار اور غلط قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی اللہ کے نزدیک کوئی قیمت نہیں ہوگی۔

(۱۳۲۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِیْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْیَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا لَآاُحْصِیْ كَمْ سَمِعْتُه' مِنْ سُفْيٰنَ حَتّٰی سَمِعْتُه' يَقُوْلُ لَا اَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِیِّ الْاِشْعَارَ وَالتَّقْلِيْدَ فَلَا اَدْرِیْ يَعْنِیْ مَوْضِعَ الْاِشْعَارِ وَالتَّقْلِيْدِ اَوِ الْحَدِيْثَ كُلَّه'

۱۳۲۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے خلیفہ مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر تقریباً ایک ہزار صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو ہدی (قربانی کا جانور) کو قلادہ پہنایا اور ان پر نشان لگایا اور عمرہ کا احرام باندھا میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے بارہا سنی اور ایک مرتبہ یہ بھی سنا کہ آپ بیان کررہے تھے کہ مجھے زہری کے واسطہ سے نشان لگانے اور قلادہ پہنانے کے متعلق یاد نہیں رہا، اس لئے میں نہیں جانتا، اس سے ان کی مراد صرف نشان لگانے اور قلادہ

[1] جابر رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

پہنانے سے تھی یا پوری حدیث سے تھی؟

(۱۳۲۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ وَّرْقَاءَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُه‘ يَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَه‘ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰی طَمَعٍ اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَاَمَرَه‘ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ اَوْيُهْدِیَ شَاةً اَوْيَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

۱۳۲۱۔ہم سے حسن بن حلف نے حدیث بیان کی، کہ مجھ سے اسحاق بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر ورقاء نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اوران سے کعب بن عجرہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا کہ جوئیں ان کے چہرہ سے نیچے گر رہی ہیں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا اس سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے؟ انہوں نے عرض کی، کہ جی ہاں۔اس پر آنحضور ﷺ نے انہیں سرمنڈوا لینے کا حکم دیا۔آپ اس وقت حدیبیہ میں تھے (عمرہ کے لئے احرام باندھے ہوئے) اور ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ احرام کھولنا پڑے گا۔ بلکہ صحابہؓ کی تو یہ آرزو تھی کہ مکہ میں کس طرح داخل ہوا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا (یعنی احرام کی حالت میں سرمنڈوانے وغیرہ پر) اور آنحضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ایک فرق اناج چھ مسکینوں کو کھلادیں یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روزے رکھیں۔

(۱۳۲۲) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَی السُّوْقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَاَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلَكَ زَوْجِیْ وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا وَّاللّٰهِ مَايُنْضِجُوْنَ كُرَاعًا وَّلَالَهُمْ زَرْعٌ وَّلَاضَرْعٌ وَخَشِيْتُ اَنْ تَاكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَاَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءٍ الْغِفَارِیِّ وَقَدْ شَهِدَ اَبِی الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی بَعِيْرٍ ظَهِيْرٍ كَانَ مَرْبُوْطًا فِی الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَاَهُمَا طَعَامًا وَّ حَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَّثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهٖ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيْهِ فَلَنْ يَّفْنٰی حَتّٰی يَاْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرٰی اَبَا هٰذِهٖ وَاَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ اَصْبَحْنَا

۱۳۲۲۔ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔عمر رضی اللہ عنہ سے ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی اورعرض کی کہ یا امیر المومنین! میرے شوہر کی وفات ہوگئی ہے اور چند چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں، خدا گواہ ہے کہ اب نہ ان کے پاس کسی جانور کے پائے ہیں کہ اسے پکالیں، نہ کھیتی ہے اور نہ دودھ کے قابل کوئی جانور ہے، مجھے تو اس کا خطرہ ہے کہ وہ فقر وفاقہ کی وجہ سے ہلاک نہ ہو جائیں میں خفاف بن ایماء غفاریؓ کی لڑکی ہوں۔ میرے والد آنحضور ﷺ کے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تھوڑی دیر کے لئے رک گئے، پھر فرمایا، مرحبا، تمہارا خاندانی تعلق تو بہت قریبی ہے۔اور ایک بہت قوی اونٹ کی طرف مڑے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو(۲) بورے غلے سے بھرے ہوئے رکھ دیئے ان دونوں بوروں کے درمیان دوسری ضرورت کی چیزیں اور کپڑے رکھ دیئے اور اس کی نکیل ان کے ہاتھ میں تھما کر فرمایا کہ اسے لے جاؤ، یہ جب ختم

نَسْتَفِيءُ سُهْمَا نَهُمَا فِيهِ

ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر خیر و بھلائی دے گا۔ ایک صاحبؓ نے اس پر کہا، یا امیر المؤمنین! آپ نے اسے بہت دے دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیری ماں تجھے روئے، خدا کی قسم، اس عورت کے والد اور اس کے بھائی جیسے اب بھی میری نظروں کے سامنے ہیں کہ ایک مدت تک ایک قلعہ کے محاصرے میں شریک ہیں اور پھر آخر اسے فتح کر لیا اور پھر ہم نے مال غنیمت میں سے اپنے حصے لئے۔

(۱۳۲۳) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ اَبُوْعَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا بَعْدُ

۱۳۲۳۔ مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمر شبابہ بن سوار اور فزاری نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے سعید بن میتب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا (جس کے نیچے بیعت رضوان آنحضور ﷺ نے لی تھی) لیکن پھر بعد میں جب آیا تو میں اسے نہیں پہچان سکا۔ محمود نے بیان کیا (اپنی روایت میں) کہ پھر بعد میں مجھے وہ درخت یاد نہیں رہا تھا (کہ کون سا ہے)۔

(۱۳۲۴) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَاهٰذَا الْمَسْجِدُ قَالُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَاَتَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِيْنَا هَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوْهَا وَعَلِمْتُمُوْهَا اَنْتُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ

۱۳۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے طارق بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حج کے ارادہ سے جاتے ہوئے میں کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے گذرا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون سی مسجد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان لی تھی۔ پھر میں سعید بن میتبؒ کے پاس آیا اور انہیں اس کی اطلاع دی تو انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ وہ بھی اس درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والوں میں شریک تھے، انہوں نے بتایا کہ پھر جب ہم دوسرے سال وہاں آئے تو ہمیں وہ درخت یاد نہیں رہا تھا اور ہم اس کی تلاش میں ناکام رہے۔ سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابہؓ کو تو اس درخت کا علم نہیں تھا اور آپ لوگوں کو اس کا علم ہو گیا، پھر تو آپ ہی لوگ زیادہ عالم ہوئے!

(۱۳۲۵) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَآ اِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا

۱۳۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میتب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے بیعت رضوان کی تھی، پھر جب دوسرے سال ہم وہاں آئے تو ہمیں پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ کون سا درخت تھا۔

(۱۳۲۶) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَكَانَ شَهِدَهَا

۱۳۲۶۔ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کی مجلس میں ''الشجرۃ'' کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے اور وہ اس بیعت میں شریک تھے۔

(۱۳۲۷) حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰى وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰى

۱۳۲۷۔ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ ﷺ دعا کرتے کہ اے اللہ! اس پر اپنی رحمت ومغفرت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آنحضور نے دعا کی کہ اے اللہ! آل ابی اوفیٰ پر اپنی رحمت ومغفرت نازل فرما۔

(۱۳۲۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُوْنَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلٰى مَايُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ قِيْلَ لَهٗ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَآاُبَايِعُ عَلٰى ذٰلِكَ اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَّةَ

۱۳۲۸۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اور ان سے عباد بن تمیم نے بیان کیا کہ ''حرہ'' کی لڑائی کے موقعہ پر لوگ عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر (یزید کے خلاف) بیعت کر رہے تھے۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے کس بات پر بیعت کی جارہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ موت پر ابن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اب میں کسی سے بھی موت پر بیعت نہیں کروں گا، آپ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں شریک تھے (جہاں آنحضور ﷺ نے صحابہؓ سے موت پر بیعت لی تھی۔)

(۱۳۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيْهِ

۱۳۲۹۔ہم سے یحییٰ بن یعلیٰ محاربی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، وہ ''اصحاب شجرہ'' میں سے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو دیواروں کا سایہ ابھی اتنا نہیں ہوا تھا کہ اس کا سایہ حاصل کیا جاسکے۔

(۱۳۳۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَیِّ شَیْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۱۳۳۰۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ حضرات نے رسول اللہ ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

(۱۳۳۱) حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ اَشْکَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَقِیْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَکَ صَحِبْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَایَعْتَهٗ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ یَاابْنَ اَخِیْ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَاحَدَّثْنَا بَعْدَهٗ ٭

۱۳۳۱۔ مجھ سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن مسیب نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں براء بن عازبؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، مبارک ہو، آپ کو نبی کریم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور آنحضور ﷺ سے آپ نے ''شجرہ'' (درخت) کے نیچے بیعت کی۔ انہوں نے فرمایا، بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ہم آنحضور ﷺ کے بعد کن چیزوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

(۱۳۳۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاکِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۱۳۳۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، وہ سلام کے صاحبزادے ہیں، ان سے یحییٰ نے ان سے ابوقلابہ نے اور انہیں ثابت بن ضحاک نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت (عہد) کی تھی۔

(۱۳۳۳) حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا قَالَ الْحُدَیْبِیَّةُ قَالَ اَصْحَابُهٗ هَنِیْئًا مَّرِیْئًا فَمَالَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْکُوْفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا کُلِّهٖ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَکَرْتُ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَعَنْ اَنَسٍ وَّاَمَّا هَنِیْئًا مَّرِیْئًا فَعَنْ عِکْرِمَةَ

۱۳۳۳۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں قتادہ نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت) ''بے شک ہم نے تمہیں کھلی ہوئی فتح دی'' یہ فتح صلح حدیبیہ تھی۔ صحابہؓ نے عرض کی آنحضور ﷺ کے لئے تو مرحلہ آسان اور سہل ہے (کہ آپ کی تمام اگلی اور پچھلی لغزش اور فروگذاشت معاف ہو چکی ہے)، لیکن ہمارا کیا ہوا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''تاکہ مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں جنت میں داخل کی جائیں جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔'' شعبہ نے بیان کیا کہ پھر میں کوفہ آیا اور قتادہ کے واسطہ سے پوری حدیث بیان کی، پھر میں دوبارہ قتادہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ''بے شک ہم نے تمہیں کھلی فتح دی ہے'' کی تفسیر تو انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لیکن اس کے بعد 'ھنیئا مریئا' (یعنی آنحضور ﷺ کے لئے تو ہر مرحلہ آسان و سہل ہے) یہ تفسیر عکرمہ سے منقول ہے۔

(۱۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرِ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَکَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ اِنِّیْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ

۱۳۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے مجزاۃ بن زاہر اسلمی نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ ہانڈی میں، میں گدھے کا

دی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
سُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَاکُمْ عَنْ
حُوْمِ الْحُمُرِ وَعَنْ مَّجْزَاةَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْهُمْ مِنْ
صْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُه' اُهْبَانُ بْنُ اَوْسٍ وَّکَانَ
شْتَکِیْ رُکْبَتَه' وَکَانَ اِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُکْبَتِهٖ
سَادَةً

گوشت ابال رہا تھا کہ ایک منادی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان کیا کہ آنحضور ﷺ تمہیں گدھے کے گوشت کے استعمال سے منع کرتے ہیں اور مجزاۃ نے اپنے ہی قبیلہ کے ایک صحابی کے متعلق جو بیعت رضوان میں شریک تھے اور جن کا نام اہبان بن اوس رضی اللہ عنہ تھا، نقل کیا کہ ان کے ایک گھٹنے میں تکلیف تھی، اس لئے جب وہ سجدہ کرتے تو اس گھٹنے کے نیچے کوئی گدا رکھ لیتے تھے۔

۱۳۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
دِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ
سَارٍ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ
شَّجَرَةِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَصْحَابُه' اُتُوْا بِسَوِیْقٍ فَلَاکُوْهُ تَابَعَه' مُعَاذٌ عَنْ
شُعْبَةَ

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے، ان سے شعبہ نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ بیعت رضوان میں شریک تھے کہ گویا اب بھی وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے، جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کے سامنے ستو لایا گیا، جسے ان حضرات نے پیا۔ اس روایت کی متابعت معاذ نے شعبہ کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِیْعٍ حَدَّثَنَا
شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِذَ
بْنَ عَمْرٍو وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ یُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ
اِذْ اَوْتَرْتَ مِنْ اَوَّلِهٖ فَلَا تُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ

۱۳۳۶۔ ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے حدیث بیان کی، ان سے شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابوحمزہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ نبی کریم ﷺ کے صحابی تھے اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔ کہ کیا وتر کی نماز دوبارہ پڑھی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر شروع رات میں وتر پڑھ لی ہو تو آخر رات میں نہ پڑھو۔

۱۳۳۷) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا
مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسِیْرُ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ
وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَسِیْرُ مَعَه' لَیْلًا فَسَاَلَه' عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَه' فَلَمْ یُجِبْهُ ثُمَّ سَاَلَه' فَلَمْ
یُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ
یَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ لَا یُجِیْبُکَ قَالَ عُمَرُ
فَحَرَّکْتُ بَعِیْرِیْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ اَمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ
وَخَشِیْتُ اَنْ یَّنْزِلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ

۱۳۳۷۔ مجھ سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے اور انہیں ان کے والد نے کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے (سفر حدیبیہ میں) رات کا وقت تھا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا، لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دل میں) کہا، عمر! تیری ماں تجھے روئے، رسول اللہ ﷺ سے تم نے تین مرتبہ سوال کیا، جو آپ ﷺ کو پسند نہیں تھا، چنانچہ آنحضور ﷺ نے تمہیں ایک مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور مسلمانوں سے آگے نکل گیا، مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہوجائے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں نے سنا،

صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ وَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

ایک شخص مجھے آواز دے رہا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے
کہ میں تو پہلے ہی ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں کہیں کوئی وحی نا
نہ ہو جائے۔ بہر حال میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو
آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ رات مجھ پر ا
سورت نازل ہوئی ہے اور وہ مجھے اس تمام کائنات سے عزیز ہے
پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے "انا فتحنا لک فتحاً مبینا" (بے ش
ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی ہے) کی تلاوت فرمائی۔

(۱۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِيْنَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَفِظْتُ بَعْضَه' وَثَبَّتَنِيْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَاالْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَه' وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَّ بَعَثَ عَيْنًا لَه' مِنْ خُزَاعَةَ وَ سَارَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيْرِ الْاَشْطَاطِ اَتَاهُ عَيْنُه' قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوْا لَكَ جُمُوْعًا وَّقَدْ جَمَعُوْا لَكَ الْاَحَابِيْشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَآدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوْكَ فَقَالَ اَشِيْرُوْآ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَّحْرُوْبِيْنَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا الْبَيْتِ لَاتُرِيْدُ قَتْلَ اَحَدٍ وَّلَاحَرْبَ اَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَه' فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ

۱۳۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
حدیث بیان کی، کہا کہ جب زہری نے یہ حدیث بیان کی تو میں نے
کی زبانی اسے سنا، لیکن مجھے اس کا بعض حصہ ہی یاد رہا، پھر معمر بن ر
نے (زہری سے سنی ہوئی حدیث کو) مجھے یاد کرا دیا، ان سے عروہ بن ز
نے ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم نے بیان
دونوں راوی اپنی روایتوں میں کچھ اضافے کے ساتھ حدیث بیان کر
تھے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً
ہزار صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ پ
آپ ﷺ نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اس پر نشان لگایا اور و
سے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر آپ ﷺ نے قبیلہ خزاعہ کے ایک صحا
جاسوسی کے لئے بھیجا اور خود بھی سفر جاری رکھا۔ جب آپ عذیر الاش
پر پہنچے تو آپ ﷺ کے جاسوس بھی خبریں لے کر آ گئے، انہوں نے
کہ قریش نے آپ کے مقابلے کے لئے بہت بڑا مجمع تیار کر رکھا ہے
بہت سے قبائل کو بلایا ہے، وہ آپ سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے
اور آپ کو بیت اللہ الحرام (کے عمرہ) سے روکیں گے۔ اس پر آنح
ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا، لوگو! مجھے مشورہ دو، کیا تمہارے خیال میں
مناسب ہوگا کہ میں ان کفار کے عورتوں اور بچوں پر حملہ کروں
ہمارے بیت اللہ تک پہنچنے میں رکاوٹ بننا چاہتے ہیں، اگر انہوں
ہمارا مقابلہ کیا تو اللہ عزوجل نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو بھی مح
رکھا ہے، اور اگر وہ ہمارے مقابلے پر نہیں آئے تو ہم انہیں ایک شک
خوردہ قوم کی طرح چھوڑ دیں گے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض ک
یارسول (ﷺ) آپ تو محض بیت اللہ کے ارادہ سے نکلے ہیں، نہ آپ
ارادہ کسی کو قتل کرنے کا تھا اور نہ کسی سے لڑائی کا، اس لئے آپ بیت

تشریف لے چلئے۔ اگر ہمیں پھر بھی کوئی بیت اللہ تک جانے سے روکے گا تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر سفر جاری رکھو۔

۱۳۱) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ حَدَّثَنِی
اَخِی بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ
رِ اَنَّه‘ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنِ
مَةَ یُخْبِرَانِ خَبْرًا مِّنْ خَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عُمْرَةِ الْحُدَیْبِیَّةِ فَکَانَ فِیْمَآ
نِیْ عُرْوَةُ عَنْهُمَآ اَنَّه‘ لَمَّا کَاتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُهَیْلَ بْنَ عَمْرٍو یَوْمَ
دَیْبِیَّةِ عَلٰی قَضِیَّةِ الْمُدَّةِ وَکَانَ فِیْمَا اشْتَرَطَ
لُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّه‘ قَالَ لَایَاتِیْکَ مِنَّآ اَحَدٌ وَاِنْ
عَلٰی دِیْنِکَ اِلَّا رَدَدْتَه‘ اِلَیْنَا وَخَلَّیْتَ بَیْنَنَا
‘ وَاَبٰی سُهَیْلٌ اَنْ یُقَاضِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰی ذٰلِکَ فَکَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ
ـَ وَامْتَعَضُوْا فَتَکَلَّمُوْا فِیْهِ فَلَمَّا اَبٰی سُهَیْلٌ اَنْ
یَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰی
ـَ کَاتَبَه‘ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَاجَنْدَلِ بْنَ
لِ یَوْمَئِذٍ اِلٰی اَبِیْهِ سُهَیْلِ بْنِ عَمْرٍو وَّلَمْ یَاْتِ
لَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ
دَه فِیْ تِلْکَ الْمُدَّةِ وَاِنْ کَانَ مُسْلِمًا وَّجَآئَتِ
مِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَکَانَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ
ی مُعَیْطٍ مِّمَّنْ خَرَجَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
وَسَلَّمَ وَهِیَ عَاتِقٌ فَجَآءَ اَهْلُهَا یَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَرْجِعَهَآ اِلَیْهِمْ حَتّٰی
اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْمُؤْمِنَاتِ مَاۤاَنْزَلَ قَالَ ابْنُ
بِ وَّاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ

۱۳۳۹۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب نے خبر دی ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، دونوں راویوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے عمرہ حدیبیہ کے بارے میں خبر بیان کی، تو عروہ نے مجھے اس سلسلے میں جو کچھ خبر دی تھی، اس میں یہ بھی تھا کہ جب حضور اکرم ﷺ اور (قریش کا نمائندہ) سہیل بن عمرو حدیبیہ میں ایک معینہ مدت تک کے لئے صلح کی دستاویز لکھ رہے تھے اور اس میں سہیل نے ایک شرط یہ رکھی تھی کہ ہمارا اگر کوئی آدمی آپ کے یہاں پناہ لے، خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کیوں نہ ہو تو آپ کو اسے ہمارے حوالہ کرنا ہوگا تا کہ ہم اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں، سہیل اس شرط پر اڑ گیا، اور اصرار کرنے لگا کہ حضور اکرم ﷺ اس شرط کو قبول کر لیں، مسلمان اس شرط پر کسی طرح راضی نہیں تھے اور اسلامی لشکر میں اس پر بڑی تشویش تھی۔ لیکن چونکہ اس شرط پر سہیل اڑا ہوا تھا اور اس کے بغیر صلح کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی اور ابو جندل بن سہیل رضی اللہ عنہ کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا (جو اسی وقت مکہ سے فرار ہو کر بیڑی کو گھسیٹتے ہوئے مسلمانوں کے پاس پہنچے تھے)۔ (شرط کے مطابق) مدت صلح میں (مکہ سے فرار ہو کر) جو بھی آتا، آنحضور ﷺ سے واپس کر دیتے، خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوتا۔ اس مدت میں بعض مومن خواتین بھی ہجرت کر کے مکہ سے آئیں، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی ان میں سے ہیں جو اس مدت میں حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی تھیں، آپ اس وقت نو جوان تھیں۔ ان کے گھر والے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مطالبہ کیا کہ انہیں واپس کر دیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے مومن خواتین کے بارے میں وہ آیت نازل کی جو شرط کے مناسب تھی۔ ❶ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر ؓ نے خبر دی اور ان

معاہدہ کی شرط میں عورتوں کا کوئی ذکر نہیں تھا، اس لئے جب عورتوں کا مسئلہ سامنے آیا تو خود قرآن مجید میں حکم نازل ہوا کہ عورتوں کو مشرکین کے حوالے نہ
ئے کہ اس سے معاہدہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ وَعَنْ عَمِّهٖ قَالَ بَلَغَنَا حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرُدَّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنْ هَاجَرَ مِنْ اَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَآ اَنَّ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَهٗ بِطُوْلِهٖ

سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ
یاایها النبی اذا جاء ک المؤمنات کے نازل ہونے کی وجہ سے
آنحضور ﷺ ہجرت کر کے آنے والی خواتین کو پہلے آزماتے تھے۔ اور ان
کے چچا سے روایت ہے کہ ہمیں وہ حدیث بھی معلوم ہے جب حضور اکرم
ﷺ نے حکم دیا تھا کہ جو مسلمان خواتین ہجرت کر کے چلی آتی ہیں ان کے
شوہروں کو وہ سب کچھ واپس کر دیا جائے جو وہ اپنی ان بیویوں کو دے
چکے ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ابو بصیر پھر انہوں نے تفصیل کے
ساتھ حدیث بیان کی۔

(۱۳۴۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ

۱۳۴۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے
نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے ارادہ سے
نکلے، پھر آپ نے فرمایا کہ اگر بیت اللہ سے مجھے روک دیا گیا تو میں وہی
کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے صرف عمرہ کا احرام
باندھا، کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے بھی صلح حدیبیہ کے موقعہ پر صرف عمرہ کا
احرام باندھا تھا۔

(۱۳۴۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَهَلَّ وَقَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۳۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں بھی وہی
کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ جب آنحضور ﷺ کو کفار قریش نے
بیت اللہ سے روکا تھا۔ اور اس آیت کی تلاوت کی کہ "یقیناً تم لوگوں کے
لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین اسوہ ہے۔"

(۱۳۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَهٗ لَوْ اَقَمْتَ الْعَامَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَّا تَصِلَ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ وَقَالَ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ

۱۳۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے
جویریہ نے حدیث بیان کی، انہیں نافع نے، ان سے عبیداللہ بن عبدا
اور سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عبداللہ بن
رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی۔ ح۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حد
بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے کسی صاحبزادے نے ان سے کہا، اگر ا
سال، آپ (عمرہ کرنے) نہ جاتے تو بہتر تھا، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ آ
بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول ا
ﷺ کے ساتھ نکلے تھے تو کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے روک دیا
چنانچہ آنحضور ﷺ نے اپنے قربانی کے جانور وہیں ذبح کر دیئے اور

وَاِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَآ اُرٰى شَانَهُمَآ اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِي فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّسَعْيًا وَّاحِدًا حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

کے بال منڈوا دیئے۔ صحابہؓ نے بھی بال چھوٹے کروا لئے۔ آنحضور ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر ایک عمرہ واجب کرلیا ہے (اور اسی طرح تمام صحابہؓ پر بھی وہ واجب ہوگیا) اس لئے اگر آج مجھے بیت اللہ تک جانے دیا گیا تو میں بھی طواف کرلوں گا اور اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو آنحضور ﷺ نے کیا تھا۔ پھر تھوڑی دور چلے اور فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج کو بھی ضروری قرار دے لیا، اور فرمایا، میری نظر میں تو حج اور عمرہ دونوں ایک ہی جیسے ہیں (کہ ان میں سے کسی کے بھی احرام باندھنے کے بعد اگر اسے اس کی ادائیگی سے روک دیا جائے تو اس سے حلال ہونا جائز ہوتا ہے)۔ پھر آپ نے ایک طواف کیا اور ایک سعی کی (جس دن مکہ پہنچے) اور آخر دونوں ہی کو پورا کیا (حدیث گذر چکی ہے)۔

(۱۳۴۳) حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَرْسَلَ عَبْدَاللّٰهِ اِلٰى فَرَسٍ لَّهٗ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَاتِيْ بِهٖ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ ورسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِيْ بِذٰلِكَ فَبَايَعَهٗ عَبْدُاللّٰهِ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهٗ حَتّٰى بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِيْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوْا فِيْ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَاِذَا النَّاسُ مُحْدِقُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ انْظُرْ مَا شَانُ النَّاسِ قَدْ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ

۱۳۴۳۔ مجھ سے شجاع بن ولید نے حدیث بیان کی، انہوں نے نضر بن محمد سے سنا، ان سے صخر نے حدیث بیان کی، اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے، حالانکہ یہ غلط ہے، البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا ایک گھوڑا لانے کے لئے بھیجا تھا، جو ایک انصاری صحابیؓ کے پاس تھا۔ تاکہ اسی پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوں۔ اسی دوران میں رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لے رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کو ابھی اس کی اطلاع نہیں ہوئی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی، پھر گھوڑا لینے گئے، جس وقت وہ اسے لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ جنگ کے لئے اپنی زرہ پہن رہے تھے، انہوں نے اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ حضور اکرم ﷺ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر آپ اپنے صاحبزادے کو ساتھ لے کر گئے اور بیعت کی۔ اتنی سی بات تھی، جس پر لوگ اب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ اور ہشام بن عمار نے بیان کیا، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد عمری نے حدیث بیان کی، انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر صحابہ جو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، مختلف درختوں کے سائے میں منتشر ہوگئے تھے۔ پھر اچانک بہت سے صحابہؓ حضور اکرم ﷺ کے چاروں

يُبَايِعُوْنَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ

طرف جمع ہوگئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبداللہ! دیکھوتو سہی، لوگ حضور اکرم ﷺ کے پاس جمع کیوں ہوگئے ہیں؟ انہوں نے دیکھا تو صحابہؓ بیعت کررہے تھے۔ چنانچہ پہلے خود بیعت کرلی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو آکر اطلاع دی، عمر رضی اللہ عنہ بھی گئے اور بیعت کی۔

(۱۳۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهٗ وَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لَايُصِيْبُهٗ اَحَدٌ بِشَيْءٍ

۱۳۴۴۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے عمرہ (قضا) کیا تھا تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، آنحضور ﷺ نے طواف کیا تو ہم نے بھی طواف کیا، آنحضور ﷺ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی نماز پڑھی اور آنحضور ﷺ نے صفا اور مروہ کی سعی بھی کی، ہم آنحضور ﷺ کی اہل مکہ سے حفاظت کرتے رہتے تھے، تاکہ کوئی تکلیف دہ بات نہ پیش آجائے۔

(۱۳۴۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاحُصَيْنٍ قَالَ قَالَ اَبُوْوَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِّنْ صِفِّيْنَ اَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهٗ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّاْيَ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهٗ لَرَدَدْتُ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَآ اَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَآ لِاَمْرٍ يُّفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ قَبْلَ هٰذَا الْاَمْرِ مَانَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَّا نَدْرِيْ كَيْفَ نَاْتِيْ لَهٗ

۱۳۴۵۔ ہم سے حسن بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوحصین سے سنا، ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جب جنگ صفین (جو علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما میں ہوئی تھی) سے واپس آئے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، حالات معلوم کرنے کے لئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس جنگ کے بارے میں تم لوگ اپنی رائے اور فکر کو متہم نہ کرو، میں یوم ابوجندل (صلح حدیبیہ) میں بھی موجود تھا اگر رسول اللہ ﷺ کے حکم کو ماننے سے انکار ممکن ہوتا تو میں اس دن ضرور حکم کی خلاف ورزی کرتا (اور قریش سے لڑتا)، اللہ اور اس کا رسول ﷺ جانتے ہیں کہ جب ہم نے کسی مشکل کام کے لئے اپنی تلواروں کو اپنے کاندھوں پر رکھا (جنگ کے لئے) تو صورت حال آسان ہوگئی اور ہم نے مشکل حل کرلی، لیکن یہ معاملہ پہلے کے تمام معاملات سے مختلف ہے، اس میں ہم (فتنے کے) ایک کنارے کو ٹھیک کرتے ہیں تو دوسرا بگڑ جاتا ہے، کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ مسئلہ حل کیسے ہوگا۔

(۱۳۴۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى

۱۳۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ عمرۂ حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت

وَجْهِيْ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِانْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ اَيُّوْبُ لَااَدْرِيْ بِاَيِّ هٰذَا بَدَا

میں حاضر ہوئے تو جوئیں آپ کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں جو تمہارے سر سے گر رہی ہیں۔ تکلیف دہ ہیں؟ آپ نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر سر منڈالو اور تین دن روزہ رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا پھر کوئی قربانی کرڈالو (سر منڈانے کے فدیہ کے طور پر)۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان تینوں امور میں سے پہلے آنحضور ﷺ نے کون سی بات ارشاد فرمائی تھی۔

(۱۳۴۷) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ قَالَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَّاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَآمُّ رَاسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ

۱۳۴۷۔ مجھ سے ابوعبداللہ محمد بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور احرام باندھے ہوئے تھے۔ ادھر مشرکین ہمیں بیت اللہ تک جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میرے سر پر بال بڑے بڑے تھے جس سے جوئیں میرے چہرے پر گرنے لگیں۔ آنحضور ﷺ نے مجھے دیکھ کر دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں تکلیف دہ ہیں، میں نے عرض کی جی ہاں۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آیت نازل ہوئی "پس اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف دہ چیز ہو، تو اسے (بال منڈا دینا چاہئے اور) تین دن کے روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا چاہئے۔

باب۵۰۴. قصة عُكْلٍ وعُرَيْنَةَ

۵۰۴۔ قبائل عکل اور عرینہ کا واقعہ۔

(۱۳۴۸) حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُكْلٍ وَّعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ فَقَالُوْا يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَّلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ وَّاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَّرَاعٍ وَّاَمَرَهُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا فِيْهِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ

۱۳۴۸۔ مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ قبائل عکل وعرینہ کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مدینہ آئے اور اسلام میں داخل ہو گئے۔ پھر انہوں نے کہا، اے اللہ کے نبی (ﷺ) ہم لوگ مویشی رکھتے تھے، کھیت وغیرہ ہمارے پاس نہیں تھے، اور انہیں مدینہ کی آب وہوا ناموافق آئی تو آنحضور ﷺ نے کچھ اونٹ اور ایک چرواہا ان کے ساتھ کر دیا اور فرمایا کہ انہیں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو (تو تمہیں صحت حاصل ہو جائے گی) وہ لوگ (چراگاہ کی طرف) گئے۔ لیکن مقام حرہ کے کنارے پہنچتے ہی وہ اسلام سے پھر گئے، اور حضور اکرم ﷺ کے چرواہے

الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُمِرَ بِهِمْ فَسَمَرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوْا فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَاَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَّاَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ

کو قتل کر دیا، ❶ اور اونٹوں کو لے کر بھاگنے لگے۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے چند صحابہؓ کو ان کے پیچھے دوڑایا۔ (وہ پکڑ کر مدینہ لائے گئے) تو آنحضور ﷺ کے حکم سے انؓ کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں (کیونکہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا) اور ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔ اور انہیں حرہ کے کنارے چھوڑ دیا گیا۔ آخر وہ اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کے بعد صحابہؓ کو صدقہ کا حکم دیا اور مثلہ (مقتول کی لاش بگاڑنا یا ایذا دے کر اسے قتل کرنا) سے منع فرمایا۔ اور شعبہ، ابان اور حماد نے قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ (یہ لوگ) عرینہ کے قبیلے کے تھے) (عکل کا نام نہیں لیا)۔ اور یحییٰ بن ابی کثیر اور ایوب نے بیان کیا، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آئے۔

(۱۳۴۹) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْعُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْرَجَآءٍ مَّوْلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوْا حَقٌّ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَآءُ قَبْلَكَ قَالَ وَاَبُوْقِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيْرِهٖ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاَيْنَ حَدِيْثُ اَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ اِيَّايَ حَدَّثَهٗ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْقِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ

۱۳۴۹۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عمر ابوعمر الحوضی نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب اور حجاج صواف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوقلابہ کے مولا ابورجاء نے حدیث بیان کی، وہ ابوقلابہ کے ساتھ شام میں تھے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک دن لوگوں سے مشورہ کیا کہ اس "قسامہ" کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حق ہے، اسکا فیصلہ رسول اللہ ﷺ اور پھر خلفاء راشدین آپ سے پہلے کرتے رہے ہیں۔ ابورجاء نے بیان کیا کہ اس وقت ابوقلابہ، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تخت کے پیچھے تھے۔ عنبسہ بن سعید نے کہا کہ پھر قبیلہ عرینہ کے لوگوں کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ذکر کیا کریں گے؟ اس پر ابوقلابہ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ عبدالعزیز بن صہیب نے (اپنی روایت میں) انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے صرف عرینہ کا نام لیا اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں، انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف عکل کا نام لیا اور واقعہ بیان کیا۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا سولھواں پارہ مکمل ہوا۔

❶ چرواہے کا نام یسار النوبی تھا، جب قبیلے والے اونٹ لے کر بھاگنے لگے تو انہوں نے مزاحمت کی۔ اس پر انہوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی زبان اور آنکھ میں کانٹے گاڑ دیئے، جس سے انہوں نے شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

سترہواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۵۰۵. غَزْوَةِ ذَاتِ الْقَرَدِ وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِيْ اَغَارُوْا عَلٰى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ

۵۰۵۔غزوۂ ذات القرد۔ یہ وہی غزوہ ہے جس میں مشرکین غزوۂ خیبر سے تین دن پہلے نبی کریم ﷺ کی اونٹنیوں کولوٹ کرلے جارہے تھے۔

(۱۳۵۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ ابْنَ الْاَكْوَعِ يَقُوْلُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعٰى بِذِيْ قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَاصَبَاحَاهْ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَابَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْا يَسْتَقُوْنَ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَّاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ اَلْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ وَاَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَآءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَاابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ۔

۱۳۵۰۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید ابی عبید نے بیان کیا اور انہوں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ فجر کی اذان سے پہلے میں (مدینہ سے باہر، غابہ کی طرف) نکلا، رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں ذات قرد میں چرا کرتی تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ملے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں لوٹ لی گئیں۔ میں نے پوچھا کہ کس نے لوٹا ہے انہیں؟ انہوں نے بتایا کہ قبیلہ غطفان والوں نے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں تین مرتبہ بڑی زور زور سے چیخا، یاصباحاہ! انہوں نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں نے مدینہ کے دونوں کناروں تک پہنچا دی اور اس کے بعد ممکنہ سرعت کے ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھا، اور آخر انہیں جالیا۔ اس وقت وہ پانی پینے کے لئے اترے تھے، میں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے، میں تیراندازی میں ماہر تھا، اور یہ کہتا جاتا تھا، میں ابن الاکوع ہوں، آج ذلیلوں کی حکومت کا دن ہے، میں یہی رجز پڑھتا رہا اور آخر اونٹنیاں ان سے چھڑا لیں، بلکہ ان کی تیس چادریں بھی میرے قبضے میں آ گئیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ بھی صحابہؓ کو ساتھ لے کر آ گئے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میں نے ان لوگوں کو پانی نہیں پینے دیا ہے اور ابھی وہ پیاسے ہیں، آپ ﷺ فوراً ان کے تعاقب کے لئے لوگوں کو بھیج دیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے ابن الاکوع! جب کسی پر قابو پالیا تو پھر نرمی اختیار کیا کرو۔ بیان کیا کہ پھر ہم واپس آ گئے اور حضور اکرم ﷺ مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا کر لائے تھے، یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

باب ۵۰۶. غَزْوَةِ خَيْبَرَ

۵۰۶۔غزوۂ خیبر۔

(۱۳۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ

۱۳۵۱۔ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَآءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے بشیر بن یسار نے اور انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوۂ خیبر کے لئے آپ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تھے، (بیان کیا کہ) جب ہم مقام صہباء میں پہنچے جو خیبر کے نشیب میں واقع ہے تو آنحضور ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے توشۂ سفر منگوایا، ستو کے سوا اور کوئی چیز آپ ﷺ کی خدمت میں نہیں لائی گئی۔ اس ستو میں آپ ﷺ کے حکم سے پانی ڈالا گیا اور وہی آپ ﷺ نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کے لئے آپ کھڑے ہوئے (چونکہ وضو سے پہلے سے تھا) اس لئے آنحضور ﷺ نے بھی صرف کلی کی اور ہم نے بھی، پھر نماز پڑھی اور، اس نماز کے لئے (نئے سرے سے) وضو نہیں کیا

(۱۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَاعَامِرُ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَااهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا اَبْقَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَبَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَا هُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ مَسَآءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوْا لَحْمَ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ

۱۳۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا، عامر! اپنے کچھ رجز سناؤ، عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، اس فرمائش پر وہ حدی خوانی کرنے لگے، کہا "اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے پس ہماری مغفرت کیجئے، جب تک ہم زندہ رہیں ہماری جانیں آپ کے راستے میں فداء رہیں، اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے) تو ہمیں ثابت قدم رکھئے! ہم پر سکینت اور طمانیت نازل فرمایئے۔ ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں، آج چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں (حسب عادت حدی کو سن کر اونٹ تیزی سے چلنے لگے) آنحضور ﷺ نے فرمایا، کون حدی خوانی کر رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن الاکوع، آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا کاش ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ (محاصرہ بہت سخت اور طویل تھا) اس لئے اس کے دوران ہمیں سخت بھوک اور فاقوں سے گذرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عنایت فرمائی جس دن قلعہ فتح ہونا تھا اس کی رات جب ہوئی تو لشکر

اللّٰهِ اَوْنُهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيْرًا فَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيِّ لِيَضْرِبَهٗ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَاَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ قَالَ مَالَكَ قُلْتُ لَهٗ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَّشٰى بِهَامِثْلَهٗ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَابِهَا

میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی، حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا، یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے لئے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کے لئے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہؓ نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا۔ آنحضور نے فرمایا کہ تمام گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابیؓ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ ایسا کیوں نہ کرلیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ یوں ہی کر لو۔ پھر (دن میں) جب صحابہؓ نے (جنگ کے لئے) صف بندی کی تو چونکہ عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لئے انہوں نے جب ایک یہودی کی پنڈلی پر (جھک کر) وار کرنا چاہا تو خود انہیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹنے کے اوپر کا حصہ زخمی ہو گیا اور آپ کی شہادت اسی میں ہوئی۔ بیان کیا کہ پھر جب لشکر واپس ہو رہا تھا تو، سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ، مجھے آنحضور ﷺ نے دیکھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا سارا عمل اکارت گیا (کیونکہ خود اپنی ہی تلوار سے وفات ہوئی) آنحضور نے فرمایا، جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے، انہیں تو دوہرا اجر ملے گا، پھر آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا، انہوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا، شاید ہی کوئی عربی ہو جس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے بیان کیا (بجائے مشی بہا کے) نشا بہا۔

(۱۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ اِذَا اَتٰى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَّمْ يُغْزِبِهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

۱۳۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں حمید طویل نے اور انہیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ خیبر رات کے وقت پہنچے، آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر حملہ کرنے کے لئے رات کے وقت موقعہ پر پہنچتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے، بلکہ صبح ہو جاتی جب کرتے۔ چنانچہ صبح کے وقت یہودی اپنے کلہاڑے اور ٹوکرے لے کر باہر نکلے۔ لیکن جب انہوں نے آنحضور ﷺ کو دیکھا تو شور کرنے لگے کہ محمد، خدا کی قسم، محمد لشکر لے کر آ گئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ خیبر برباد ہوا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

(۱۳۵۴) اَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ اَهْلُهَا بِالْمَسَاحِيْ فَلَمَّا بَصُرُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَاَصَبْنَا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَنَادٰى مُنَادِى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ

۱۳۵۴۔ ہمیں صدقہ بن فضل نے خبر دی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر صبح کے وقت پہنچے۔ ❶ یہودی اپنے پھاوڑے وغیرہ لے کر باہر آئے، لیکن جب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تو چلانے لگے کہ محمد! خدا کی قسم، محمد لشکر لے کر آگئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر جائیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔ پھر وہاں ہمیں گدھے کا گوشت ملا، لیکن آنحضور کی طرف سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کہ یہ ناپاک ہے۔

(۱۳۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ جَآءٍ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ

۱۳۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔ پھر دوبارہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ آنحضور ﷺ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور عرض کی کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے ایک منادی سے اعلان کرایا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت کے استعمال سے منع کرتے ہیں چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں، حالانکہ ان میں گوشت ابل رہا تھا۔

(۱۳۵۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيْبًا مِّنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا

۱۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز خیبر کے قریب پہنچ کر ادا کی، ابھی اندھیرا تھا۔ پھر فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے، خیبر برباد ہوا، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر جائیں تو

❶ ابھی اس سے پہلے کی روایت میں گذرا ہے کہ رات کے وقت اسلامی لشکر خیبر پہنچا تھا۔ محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً رات کے وقت ہی لشکر وہاں پہنچا ہوگا۔ لیکن رات موقعہ سے کچھ فاصلے پر گذاری ہوگی، پھر جب صبح ہوئی ہوگی تو لشکر میدان میں آیا ہوگا اور اس روایت میں صبح کے وقت پہنچنے کا ذکر واقعہ کی اسی نوعیت کی وجہ سے ہے۔

يَسْعَوْنَ فِي السِّكَاكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ اِلٰى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَااَبَامُحَمَّدٍ اَنْتَ قُلْتَ لِاَنَسٍ مَااَصْدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَأسَهٗ تَصْدِيْقًا لَّهٗ

ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔ پھر یہود گلیوں میں دوڑتے ہوئے نکلے، آخر حضور اکرم ﷺ نے ان کے جنگ کے قابل افراد کو قتل کرادیا اور عورتوں اور بچوں کو قید کرلیا۔ قیدیوں میں ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آپؓ دحیہ کلبیؓ کے حصے میں آئی تھیں۔ پھر آپؓ حضور اکرم ﷺ کے پاس آ گئیں (آپ ﷺ نے ان سے نکاح کرلیا) اور ان کے مہر میں انہیں آزاد کردیا۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا، ابومحمد! کیا آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا تھا کہ آنحضور ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو کیا مہر دیا تھا؟ ثابت نے اثبات میں سر ہلایا۔

(۱۳۵۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِاَنَسٍؓ مَّااَصْدَقَهَا قَالَ اَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَاَعْتَقَهَا

۱۳۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ ﷺ کے قیدیوں میں تھیں، لیکن آپ نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کرلیا تھا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آنحضور ﷺ نے انہیں مہر کیا دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ خود انہیں کو ان کے مہر میں دیا تھا یعنی انہیں آزاد کردیا تھا۔

(۱۳۵۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَسْكَرِهٖ وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَّايَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فَقِيْلَ مَااَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهٗ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهٗ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۳۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (اپنے لشکر کے ساتھ) مشرکین (یعنی یہود خیبر) کے خلاف صف آرا ہوئے اور جنگ کی، پھر جب آپ اپنے خیمے کی طرف واپس ہوئے اور یہودی بھی اپنے خیموں میں واپس چلے گئے، تو رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے متعلق کسی نے ذکر کیا کہ یہودیوں کا کوئی بھی فرد اگر انہیں مل جاتا ہے تو وہ اس کا پیچھا کر کے اسے قتل کئے بغیر نہیں رہتے، کہا گیا کہ آج فلاں شخص ہماری طرف سے جتنی بہادری اور ہمت سے لڑا ہے، شاید اتنی بہادری سے کوئی بھی نہیں لڑا ہوگا۔ لیکن آنحضور ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ ہے بہر حال اہل دوزخ میں سے! ایک صحابیؓ نے اس پر کہا کہ پھر میں ان کے ساتھ ساتھ رہوں گا۔ بیان کیا کہ پھر وہ ان کے پیچھے ہولئے، جہاں وہ ٹھہر جاتے یہ بھی ٹھہر جاتے اور جہاں وہ دوڑ کر چلتے یہ بھی دوڑنے لگتے۔ بیان کیا کہ پھر وہ صاحب (جن کے متعلق آنحضور ﷺ نے اہل دوزخ میں سے ہونے کا اعلان کیا تھا) زخمی ہو گئے، انتہائی شدید طور پر، اور چاہا کہ جلدی

عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِىْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِىْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ فِى الْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

موت آجائے، اس لئے انہوں نے اپنی تلوار زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک سینے کے مقابل میں کر کے اس پر گر پڑے اور اس طرح خودکشی کے مرتکب ہوئے، اب دوسرے صحابی (جوان کے پیچھے پیچھے لگے ہوئے تھے) حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ ان صحابیؓ نے عرض کی کہ جن کے متعلق ابھی آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہیں تو لوگوں پر آپ ﷺ کا یہ ارشاد بڑا شاق گذرا تھا، میں نے ان سے کہا کہ میں تمہارے لئے ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک موقعہ پر جب وہ بہت شدید طور پر زخمی ہو گئے تو اس خواہش میں کہ موت جلدی آجائے، اپنی تلوار انہوں نے زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک کو اپنے سینے کے سامنے کر کے اس پر گر پڑے اور اس طرح انہوں نے خود اپنی جان ضائع کر دی۔ اسی موقعہ پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انسان زندگی بھر بظاہر جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (آخر میں اسلامی احکام کے خلاف عمل کرنے کی وجہ سے)، اسی طرح دوسرا شخص بظاہر زندگی بھر اہل دوزخ کے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (آخر میں توبہ کی وجہ سے)۔ (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے۔)

(۱۳۵۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِى الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ اَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا اَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهٗ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ قُمْ يَافُلَانُ فَاَذِّنْ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ

۱۳۵۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کی جنگ میں شریک تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب کے متعلق، جو آپ کے ساتھ تھے اور خود کو مسلمان کہتے تھے، فرمایا، کہ یہ شخص اہل دوزخ میں سے ہے۔ پھر جنگ جب شروع ہوئی تو وہ صاحب بڑی پامردی سے لڑے اور بہت زیادہ زخمی ہو گئے۔ ممکن تھا کہ کچھ لوگ شبہ میں پڑ جاتے (کہ آنحضور ﷺ نے ایک ایسے شخص کے متعلق اس طرح کے کلمات کیسے ارشاد فرمائے جو اتنی پامردی سے لڑا ہے۔) لیکن ان صاحب کے لئے زخموں کی تکلیف قابل برداشت تھی، چنانچہ انہوں نے اپنے ترکش میں سے تیر نکالے اور اپنے سینے میں انہیں چبھو دیا۔ یہ منظر دیکھ کر مسلمان دوڑتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ

الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَه' مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَ قَالَ شَبِیْبٌ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ شَهِدْ نَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَه' صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ الزُّبَیْدِیُّ اَخْبَرَنِیْ الزُّهْرِیُّ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ کَعْبٍ اَخْبَرَه' اَنَّ عُبَیْدَاللّٰهِ بْنَ کَعْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَسَعِیْدٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

نے آپ کا ارشاد سچ کر دکھایا، اس شخص نے خود اپنے سینے میں تیر چبھو کر خودکشی کرلی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے فلاں جاؤ اور اعلان کردو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوسکتا ہے، یوں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد فاجر شخص سے بھی لے لیتا ہے اس روایت کی متابعت معمر نے زہری کے واسطہ سے کی اور شبیب نے یونس کے واسطہ سے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب زہری کے واسطہ سے، انہیں سعید بن مسیب اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی، انس سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں موجود تھے۔ اور ابن المبارک نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔ اس روایت کی متابعت صالح نے زہری کے واسطہ سے کی، اور زبیدی نے بیان کیا، انہیں زہری نے خبر دی، انہیں عبدالرحمٰن بن کعب نے خبر دی، اور انہیں عبیداللہ بن کعب نے خبر دی کہ مجھے ان صحابی نے خبر دی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں موجود تھے۔ زہری نے بیان کیا، اور مجھے عبیداللہ بن عبداللہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی، رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے۔

(۱۳۵۹) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ اَوْقَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰی وَادٍ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّکْبِیْرِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَاتَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَّهُوَ مَعَکُمْ وَاَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِیْ وَاَنَا اَقُوْلُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ فَقَالَ لِیْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَةٍ مِنْ کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِالْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۱۳۵۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر فوج کشی کی، یا یوں بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ (خیبر کی طرف) روانہ ہوئے تو (راستے میں) لوگ ایک وادی میں پہنچے اور بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہنے لگے، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ (اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) آنحضور ﷺ نے اس پر ارشاد فرمایا، اپنی جانوں پر رحم کرو تم کسی بہرے کو یا ایسے شخص کو نہیں پکار رہے ہو جو تم سے دور ہو، جسے تم پکار رہے ہو وہ سب سے زیادہ سننے والا اور بہت ہی قریب ہے، وہ تمہارے ساتھ ہے۔ میں حضور اکرم ﷺ کی سواری کے پیچھے تھا، میں نے جب "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" (طاقت وقوت اللہ کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں) کہا تو آنحضور ﷺ نے سن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، عبداللہ بن قیس! میں نے کہا، لبیک یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کی۔ ضرور

بتائیے، یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ یہی کلمہ ہے، **لاحول ولا قوة الا باللّٰه** ۔

(۱۳۶۰) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَااَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

۱۳۶۰۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں ایک زخم کا نشان دیکھ کران سے پوچھا، اے ابومسلم! یہ زخم کب آپ کو لگا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ غزوۂ خیبر میں مجھے یہ زخم لگا تھا۔ لوگ کہنے لگے کہ سلمہ زخمی ہوگیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس پر دم فرمایا۔ اس کی برکت سے آج تک مجھے پھر کبھی اس زخم سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

(۱۳۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَاقْتَتَلُوْا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهٖ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجْزَاَ اَحَدُهُمْ مَّا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالُوْا اَيُّنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَاَتَّبِعَنَّهٗ فَاِذَا اَسْرَعَ وَاَبْطَاَ كُنْتُ مَعَهٗ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَجَاءَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَاذَاكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۳۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ (خیبر) میں نبی کریم ﷺ اور مشرکین کی مڈبھیڑ ہوئی اور خوب جم کر جنگ ہوئی۔ آخر دونوں لشکر اپنے اپنے خیموں کی طرف واپس ہوئے۔ مسلمانوں میں ایک صاحب تھے جنہیں مشرکین کی طرف کا کوئی شخص کہیں مل جاتا تو اس کا پیچھا کرکے قتل کئے بغیر نہ رہتے۔ کہا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! جتنی پامردی سے آج فلاں شخص لڑا ہے، اتنی پامردی سے تو کوئی نہ لڑا ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔ صحابہؓ نے کہا، اگر یہ بھی دوزخی ہیں تو پھر ہم جیسے لوگ کس طرح جنت کے مستحق ہوسکتے ہیں؟ اس پر ایک صحابی نے کہا کہ میں ان کے پیچھے پیچھے رہوں گا۔ چنانچہ جب وہ دوڑتے یا آہستہ چلتے تو میں ان کے ساتھ ساتھ ہوتا، آخر وہ زخمی ہوئے اور چاہا کہ موت جلدی آجائے، اس لئے انہوں نے تلوار کا قبضہ زمین میں گاڑ دیا اور نوک کو سینے کے محاذ میں کرکے اس پر گر پڑے، اس طرح انہوں نے خودکشی کرلی۔ اب وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ انہوں نے تفصیل بتائی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص بظاہر جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اسی طرح ایک دوسرا شخص بظاہر دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

(۱۳۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ اَنَسٌ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَاى طِيَالِسَةً فَقَالَ كَانَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُوْدُ خَيْبَرَ

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے زیادہ بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (بصرہ کی مسجد میں) جمعہ کے دن لوگوں کو دیکھا کہ (ان کے سروں پر) چادریں ہیں جن پر پھول بوٹے کڑھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۳۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِيْ فُتِحَتْ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا اَوْلَيَاخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوْهَافَقِيْلَ هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ

۱۳۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ جا سکے تھے کیونکہ آشوب چشم میں مبتلا تھے (جب آنحضور ﷺ جا چکے تو) انہوں نے سوچا، اب میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوے میں بھی شریک نہ ہوں گا؟ چنانچہ وہ بھی آ گئے۔ جس دن خیبر فتح ہونا تھا جب اس کی رات آئی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کل میں (اسلامی) علم اس شخص کو دوں گا یا (یہ فرمایا ہے) کل علم وہ شخص لے گا جسے اللہ اور اس کا رسول ﷺ عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی، ہم سب ہی اس دعاء کے امیدوار تھے لیکن کہا گیا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ، اور آنحضور ﷺ نے انہیں کو علم دیا اور انہیں کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوا۔

(۱۳۶۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقِيْلَ هُوَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَالَهٗ فَبَرَاَ كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا

۱۳۶۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ کل میں علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول بھی اسے عزیز رکھتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ رات سب ہی کی اس پیچ و تاب میں گذر گئی کہ دیکھیں حضور اکرم ﷺ کسے عنایت فرماتے ہیں۔ صبح ہوئی تو سب خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور اس توقع کے ساتھ کہ علم انہیں کو ملے گا۔ لیکن آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، علی بنؓ ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی کہ یارسول اللہ (ﷺ) وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بلا لاؤ۔ جب وہ لائے گئے تو آنحضور ﷺ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور ان کے لئے دعا کی، اس دعا کی برکت سے ان کی آنکھیں اتنی اچھی

فَقَالَ اُنْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ اُدْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِداً خَيْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ يَّکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ

ہوگئیں جیسے پہلے کوئی بیماری ہی نہیں تھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے (علم سنبھال کر) عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ ہمارے ہی جیسے نہ ہو جائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، یوں ہی چلے جاؤ، ان کے میدان میں اتر کر پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو۔ اور بتاؤ کہ اللہ کا ان پر کیا حق واجب ہے، خدا کی قسم، اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۱۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَی الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُکِرَ لَه' جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَکَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰی بَلَغْنَا سَدَّالصَّهْبَآءِ حَلَّتْ فَبَنٰی بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَکَ فَکَانَتْ تِلْکَ وَلِيْمَتَه' عَلٰی صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَاءَه' بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُکْبَتَه' وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰی رُکْبَتِهٖ حَتّٰی تَرْکَبَ

۱۳۶۵۔ ہم سے عبدالغفار بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے خبر دی، انہیں مطلب کے مولا عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر آئے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو خیبر کی فتح عنایت فرمائی تو آپ ﷺ کے سامنے صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا کسی نے ذکر کیا، ان کے شوہر قتل ہو گئے تھے اور ان کی شادی ابھی نئی ہوئی تھی۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے انہیں اپنے لئے لے لیا اور انہیں ساتھ لے کر آنحضور ﷺ روانہ ہوئے، آخر جب ہم مقام سدالصہباء میں پہنچے تو ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہوئیں اور آنحضور ﷺ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے حیس بنایا۔ کھجور کے ساتھ گھی اور پنیر وغیرہ ملا کر بنایا جاتا تھا) اور اسے ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھ کر مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے قریب ہیں، انہیں بلالو۔ (ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا) آنحضور ﷺ کی طرف سے یہی ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے عباء اونٹ کے کوہان میں باندھ دی تا کہ پیچھے سے وہ اسے پکڑے رہیں اور اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنہ اس پر رکھا اور صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں آنحضور ﷺ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہوئیں۔

(۱۳۶۶) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَّحْيٰی عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۳۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ نے، ان سے حمید طویل نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ

وَسَلَّمَ اَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى اَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ

نبی کریم ﷺ نے صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے لئے خیبر کے راستہ میں تین دن تک قیام فرمایا اور آخری دن ان سے خلوت فرمائی اور وہ بھی امہات المؤمنین میں شامل ہوگئیں۔

(۱۳۶۷) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حُمَيْدٌ اَنَّه' سَمِعَ اَنَسًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّ لَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَبِلَالًابِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاَلْقٰى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْاَ قِطَ وَالسَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُه' قَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِىَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِىَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُه' فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّاَلَهَاخَلْفَه' وَمَدَّالْحِجَابَ

۱۳۶۷۔ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (مقام سد الصہباء میں) تین دن تک قیام فرمایا اور یہیں صفیہ رضی اللہ عنہا سے خلوت کی تھی۔ پھر میں نے آنحضور ﷺ کی طرف سے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی آپ ﷺ کے ولیمہ میں نہ روٹی تھی، نہ گوشت تھا۔ صرف اتنا ہوا کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھادیا گیا، پھر اس پر کھجور، پنیر اور گھی (کا مالیدہ) رکھ دیا۔ مسلمانوں نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا، امہات المؤمنین میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضور ﷺ نے انہیں پردے میں رکھا تو ام المؤمنین ہیں اور اگر نہیں رکھا تو پھر یہ اس کی علامت ہوگی کہ وہ باندی ہیں۔ آخر جب کوچ کا وقت ہوا تو آنحضور ﷺ نے ان کے لئے اپنی سواری پر پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی، اور ان کے لئے پردہ کیا۔

(۱۳۶۸) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُعَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّامُحَاصِرِىْ خَيْبَرَ فَرَمٰى اِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَه' فَالْتَفَتُّ فَاِذَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ

۱۳۶۸۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے چمڑے کی ایک کپی پھینکی جس میں چربی تھی، میں اسے اٹھانے کے لئے دوڑا، لیکن میں نے جو مڑ کر دیکھا تو حضور اکرم ﷺ موجود تھے، میں پانی پانی ہوگیا۔

(۱۳۶۹) حَدَّثَنِىْ عبيد بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ وَّسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ هُوَ عَنْ نَّافِعٍ وَّحْدَه' وَلُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ

۱۳۶۹۔مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے لہسن اور پالتو گدھوں کے کھانے سے منع فرمایا تھا لہسن کھانے کی ممانعت کا ذکر صرف نافع سے منقول ہے اور پالتو گدھوں کے کھانے کی ممانعت صرف سالم سے منقول ہے۔

(۱۳۷۰) حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

۱۳۷۰۔مجھ سے یحیٰی بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ اور حسن نے، دونوں حضرات محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر عورتوں سے متعہ کی ممانعت کی تھی اور پالتو گدھوں کے کھانے کی بھی۔

(۱۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

۱۳۷۱۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، ان سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔

(۱۳۷۲) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَّ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

۱۳۷۲۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

(۱۳۷۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ

۱۳۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے، ان سے عمرو نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی اور گھوڑوں (کے گوشت کھانے) کی اجازت دی تھی۔ ❶

(۱۳۷۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَاِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِيْ قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَآءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَاْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَّ اَهْرِيْقُوْهَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى فَتَحَدَّثْنَا اَنَّهٗ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِاَنَّهَا تَاْكُلُ الْقَذِرَةَ

۱۳۷۴۔ ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عباد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا اور انہوں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ غزوۂ خیبر میں ایک موقعہ پر ہم بہت بھوکے تھے، ادھر ہانڈیوں میں ابال آ رہا تھا (گدھے کا گوشت پکایا جا رہا تھا) اور کچھ پک بھی گئی تھیں کہ نبی کریم ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ گدھے کے گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ کھاؤ اور اسے پھینک دو۔ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ آنحضور ﷺ نے اس کی ممانعت اس لئے کی ہے کہ ابھی اس میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آپ ﷺ نے اس کی واقعی ممانعت (ہمیشہ کے لئے) کر دی ہے، کیونکہ یہ

❶ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی وجہ سے گھوڑے کے گوشت کو جائز قرار دیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ آنحضور ﷺ نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔ بہر حال دلائل دونوں طرف ہیں۔

گندگی کھاتا ہے۔

(۱۳۷۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابُوْا حُمُرًا فَطَبَخُوْهَا فَنَادٰی مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ

۱۳۷۵۔ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی اور انہیں براء اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم نے کہ وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، پھر انہیں گدھے ملے تو انہوں نے ان کا گوشت پکایا لیکن آنحضور ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں انڈیل دو۔

(۱۳۷۶) حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِیُّ ابْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُوْرَ اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ

۱۳۷۶۔مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، انہوں نے براء بن عازب اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سنا، یہ حضرات نبی کریم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ آنحضور ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ ہانڈیوں کا گوشت پھینک دو، اس وقت ہانڈیاں چولھے پر رکھی جا چکی تھیں۔

(۱۳۷۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

۱۳۷۷۔ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے، پہلی روایت کی طرح۔

(۱۳۷۸) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ زَآئِدَةَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ خَیْبَرَ اَنْ نُّلْقِیَ الْحُمُرَ الْاَهْلِیَّةَ نِیْئَةً وَّنَضِیْجَةً ثُمَّ لَمْ یَاْمُرْنَا بِاَكْلِهٖ بَعْدُ

۱۳۷۸۔مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، انہیں عاصم نے خبر دی، انہیں عامر نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر ہمیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ پالتو گدھوں کا گوشت ہم پھینک دیں، کچا بھی اور پکا ہوا بھی۔ پھر ہمیں اس کے کھانے کا کبھی آپ ﷺ نے حکم نہیں دیا۔

(۱۳۷۹) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی الْحُسَیْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا اَدْرِیْ اَنَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ وَحَرَّمَهٗ فِیْ یَوْمِ خَیْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ

۱۳۷۹۔مجھ سے محمد بن ابی الحسین نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا آنحضور ﷺ نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لئے منع کیا تھا کہ اس سے بار برداری کا کام لیا جاتا ہے اور آپ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا کہ بار برداری کا جانور ختم ہو جائے، یا آپ ﷺ نے صرف غزوۂ خیبر کے موقعہ پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی (کہ ابھی

اس کا خمس نہیں نکالا گیا تھا۔)

(۱۳۸۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ فَسَّرَه' نَافِعٌ فَقَالَ اِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَه' ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّه' فَرَسٌ فَلَه' سَهْمٌ

۱۳۸۰۔ہم سے حسن بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عمر نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر میں (مال غنیمت سے) سواروں کو دو۲ حصے دیئے تھے اور پیدل فوجیوں کو ایک حصہ۔ اس کی تفسیر نافع نے اس طرح کی ہے کہ اگر کسی شخص کے ساتھ گھوڑا ہوتا تو اسے تین حصے ملتے تھے اور اگر گھوڑا نہ ہوتا تو صرف ایک حصہ ملتا تھا۔

(۱۳۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَه' قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّ بَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا

۱۳۸۱۔ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور انہیں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی کہ آنحضور ﷺ نے بنو مطلب کو تو خیبر کے خمس میں سے عنایت فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ ﷺ سے قرابت میں ہم اور وہ برابر تھے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، یقیناً بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو کچھ نہیں دیا تھا (خمس میں سے)

(۱۳۸۲) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِيْ اَنَا اَصْغَرُهُمْ اَحَدُهُمَا اَبُوْبُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْرُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَّاِمَّا قَالَ فِيْ ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِيْنَ اَوِاثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِيْ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبْشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَه' حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتُتِحَ خَيْبَرُ وَ كَانَ اُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِيْ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ سَبَقْنَا كُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَّهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا

۱۳۸۲۔مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے متعلق اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ اس لئے ہم بھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں، ہجرت کی نیت سے نکل پڑے، میں اور میرے دو بھائی میں دونوں سے چھوٹا تھا، میرے ایک بھائی کا نام ابو بردہ (رضی اللہ عنہ) تھا اور دوسرے کا ابورہم (رضی اللہ عنہ)۔ انہوں نے کہا کہ کچھ اوپر پچاس یا انہوں نے یوں بیان کیا کہ ترپن ۵۳ یا باون میری قوم کے افراد ساتھ تھے۔ ہم کشتی پر سوار ہوئے (مدینہ آنے کے لئے) لیکن ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں لا ڈالا۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوگئی (جو پہلے ہی مکہ ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم نے وہاں انہیں کے ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم سب مدینہ ساتھ روانہ ہوئے۔ یہاں ہم حضور

عَلٰی حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَّقَدْ کَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَی النَّجَّاشِیِّ فِیْمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰی حَفْصَةَ وَاَسْمَآءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِیْنَ رَاٰی اَسْمَآءَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ قَالَ عُمَرُ اَلْحَبَشِیَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِیَّةُ هٰذِهٖ قَالَتْ اَسْمَآءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاکُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْکُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ کَلَّا وَاللّٰهِ کُنْتُمْ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطْعِمُ جَآئِعَکُمْ وَیَعِظُ جَاهِلَکُمْ وَکُنَّا فِیْ دَارٍ اَوْفِیْ اَرْضِ الْبُعَدَآءِ الْبُغَضَآءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِکَ فِی اللّٰهِ وَفِیْ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰی اَذْکُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ کُنَّا نُؤْذٰی وَنُخَافُ وَسَاَذْکُرُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَسْاَلُهٗ وَاللّٰهِ لَا اَکْذِبُ وَلَا اَزِیْغُ وَلَا اَزِیْدُ عَلَیْهِ فَلَمَّا جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَانَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ کَذَا وَکَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهٗ قَالَتْ قُلْتُ لَهٗ کَذَا وَکَذَا قَالَ لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْکُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّلَکُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِیْنَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَبَامُوْسٰی وَاَصْحَابَ السَّفِیْنَةِ یَاْتُوْنِیْ اَرْسَالًا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَامِنَ الدُّنْیَا شَیْءٌ هُمْ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَبَامُوْسٰی وَاِنَّهٗ لَیَسْتَعِیْدُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنِّیْ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْآنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَ اَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَمَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ

اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ کچھ لوگ ہم سے یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ ہی مدینہ آئی تھیں، ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان سے ملاقات کے لئے۔ وہ بھی نجاشی کے ملک میں ہجرت کرنیوالوں کے ساتھ ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے، اس وقت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وہیں تھیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ ام المؤمنین نے بتایا کہ اسماء بنت عمیس! عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، اچھا، وہی جو حبشہ سے بحری سفر کر کے آئی ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ ہم تم لوگوں سے ہجرت میں آگے ہیں، اس لئے رسول اللہ ﷺ سے ہم، تمہارے مقابلہ میں زیادہ قریب ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا اس پر بہت غصہ ہو گئیں اور کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو، تم میں جو بھوکے ہوتے تھے اسے آنحضور ﷺ کھانا کھلاتے تھے، اور جو ناواقف ہوتے، اسے آنحضور ﷺ نصیحت و موعظت کیا کرتے تھے، لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غیروں اور دشمنوں کے ملک میں رہتے تھے، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے راستے ہی میں تو کیا۔ اور خدا کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی، نہ پانی پیوں گی جب تک تمہاری بات رسول اللہ ﷺ سے نہ کہہ لوں۔ ہمیں اذیت دی جاتی تھی، دھمکایا ڈرایا جاتا تھا، میں آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھوں گی، خدا گواہ ہے کہ نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ کج روی اختیار کروں گی اور نہ کسی (خلاف واقعہ بات کا) اضافہ کروں گی، چنانچہ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی، یا نبی اللہ! عمر اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے انہیں کیا جواب دیا؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے انہیں یہ جواب دیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ مجھ سے قریب نہیں ہیں، انہیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت حاصل ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو (۲) ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ کے بعد

وَمِنهُم حَكِيمٌ اِذَا لَقِيَ الخَيلَ اَوقَالَ العَدُوَّ قَالَ لَهُم اِنَّ اَصحَابِي يَامُرُونَكُم اَن تَنظُرُوهُم

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام کشتی والے میرے پاس گروہ در گروہ آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھنے لگے، ان کے لئے دنیا میں حضور اکرم ﷺ کے ان کے متعلق اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعث فخر اور کوئی چیز نہیں تھی۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے، ابو بردہ نے بیان کیا اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جب میرے اشعری احباب رات میں آتے ہیں تو میں ان کی قرآن کی تلاوت کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگرچہ دن میں، میں نے ان کی اقامت گاہوں کو نہ دیکھا ہو۔ لیکن جب رات میں وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی آواز سے میں ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں، میرے انہیں اشعری احباب میں ایک مرد دانا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سواروں سے مڈبھیڑ ہو جاتی ہے، یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے، تو ان سے کہتا ہے کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ تم تھوڑی دیر کے لئے ان کا انتظار کر لو۔

(۱۳۸۳) حَدَّثَنِي اِسحَاقُ بنُ اِبرَاهِيمَ سَمِعَ حَفصَ بنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيدُ بنُ عَبدِاللّٰهِ عَن اَبِي بُردَةَ عَن اَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَعدَاَن افتَتَحَ خَيبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَم يَقسِم لِاَحَدٍ لَم يَشهَدِ الفَتحَ غَيرَنَا

۱۳۸۳۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے حفص بن غیاث سے سنا، ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کی فتح کے بعد ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے، لیکن آنحضور ﷺ نے (مال غنیمت میں) ہمارا بھی حصہ لگایا، آنحضور ﷺ نے ہمارے سوا کسی بھی ایسے شخص کا حصہ مال غنیمت میں نہیں لگایا جو فتح کے وقت (اسلامی لشکر کے ساتھ) موجود نہ رہا ہو۔

(۱۳۸۴) حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بنُ عَمرٍو حَدَّثَنَا اَبُواِسحَاقَ عَن مَّالِكِ بنِ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَورٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَّولَى ابنِ مُطِيعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ يَقُولُ افتَتَحنَا خَيبَرَ وَلَم نَغنَم ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً اِنَّمَا غَنِمنَا البَقَرَ وَالاِبِلَ وَالمَتَاعَ وَ الحَوَائِطَ ثُمَّ انصَرَفنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِلٰى وَادِي القُرٰى وَمَعَهٗ عَبدٌ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ مِدعَمٌ اَهدَاهُ لَهٗ اَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ فَبَينَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

۱۳۸۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے امام مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے ثور نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن مطیع کے مولا سالم نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو مال غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملا تھا، بلکہ گائے، اونٹ سامان اور باغات ملے تھے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی القریٰ کی طرف لوٹے، آنحضور ﷺ کے ساتھ ایک غلام تھے، مدعم نامی، بنو خباب کے ایک صحابی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا۔ وہ آنحضور ﷺ کا کجاوہ اتار رہے

وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ هٗ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتّٰى اَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَّهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِىْ اَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمُقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَجَآءَ رَجُلٌ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ اَوْبِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ اَصَبْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ اَوْشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ

تھے کہ کسی نامعلوم سمت سے ایک تیر آ کر ان کے لگا۔ لوگوں نے کہا، مبارک ہو، شہادت! لیکن آنحضور نے فرمایا۔ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، جو چادر اس نے خیبر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی، وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ یہ سن کر ایک دوسرے صاحب ایک یا دو تسمے لے کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ میں نے اٹھا لئے تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تسمہ یا دو تسمے آگ سے ہیں۔

(۱۳۸۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زَيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَمَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَتْرُكَ اٰخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَّيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَّا فُتِحَتْ عَلَىَّ قَرْيَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلٰكِنِّىْ اَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَّهُمْ يَقْتَسِمُوْنَهَا

۱۳۸۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا، ہاں، اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ بعد کی نسلیں بے جائیداد رہ جائیں گی اور ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بھی بستی میرے زمانہ خلافت میں فتح ہوتی، میں اسے اسی طرح تقسیم کر دیتا۔ جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کی تقسیم کی تھی، میں ان مفتوحہ اراضی کو بعد میں آنے والے مسلمانوں کے لئے محفوظ چھوڑے جا رہا ہوں تا کہ وہ (اس کی منصفانہ) تقسیم کرتے رہیں۔

(۱۳۸۶) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَافُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

۱۳۸۶۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بستی بھی میرے دور میں فتح ہوتی، میں اسے اسی طرح تقسیم کرتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کی تقسیم کر دی تھی۔

(۱۳۸۷) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِىَّ وَسَاَلَهٗ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ قَالَ لَهٗ بَعْضُ بَنِىْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لَاتُعْطِهٖ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰى مِنْ قَدُوْمِ الضَّانِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِىِّ عَنِ

۱۳۸۷۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، اور ان سے اسماعیل بن امیہ نے سوال کیا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عنبسہ بن سعید نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مانگا (خیبر کی غنیمت میں سے) سعید بن عاص کے ایک لڑکے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یا رسول اللہ! انہیں نہ دیجئے۔ اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شخص تو ابن قوقل رضی اللہ

الزُّهْرِيّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّه' سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَدِمَ اَبَانُ وَاَصْحَابُه' عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَاافْتَتَحَهَا وَاِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيْفٌ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَاتَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ اَبَانُ وَاَنْتَ بِهٰذَا يَاوَبْرُتَحَدَّرَ مِنْ رَاْسِ ضَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ يَااَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ

عنہ کا قاتل ہے۔ ❶ ابان رضی اللہ عنہ اس پر بولے، حیرت ہے اس وبر (بلی سے چھوٹا ایک جانور) پر جو قدوم الضان پہاڑی سے اتر آیا ہے۔ اور زبیدی سے روایت ہے کہ ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عنبسہ بن سعید نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہے تھے کہ ابان رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ نے کسی سریہ پر مدینہ سے نجد کی طرف بھیجا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابان اور ان کے ساتھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں خیبر حاضر ہوئے، خیبر فتح ہو چکا تھا۔ ان لوگوں کے گھوڑوں کے تنگ چھال ہی کے تھے (یعنی انہوں نے مہم میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی تھی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگائیے۔ اس پر ابان رضی اللہ عنہ بولے، اے وبر! تیری حیثیت تو صرف یہ ہے کہ قدوم الضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ابان! بیٹھ جاؤ۔ آنحضور نے ان لوگوں کا حصہ نہیں لگایا۔

(۱۳۸۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي جَدِّيْ اَنَّ اَبَانَ بْنَ سَعِيْدٍ اَقْبَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا قَاتِلُ ابْنُ قَوْقَلٍ وَّقَالَ اَبَانُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَّكَ وَبْرٌ تَدَاْدَاَ مِنْ قَدُوْمِ ضَانٍ يَّنْعٰى عَلَيَّ امْرَاً اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِيَدِيْ وَ مَنَعَه' اَنْ يُّهِيْنَنِيْ بِيَدِهٖ

۱۳۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی کہ ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور سلام کیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ تو ابن قوقل رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ اور ابان رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا، حیرت ہے اس وبر پر، جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے، ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی۔ اور ایسا نہیں ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا۔ ❷

(۱۳۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۳۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی

❶ ابن قوقل رضی اللہ عنہ صحابی ہیں، ابان بن سعید رضی اللہ عنہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے اور اسی حالت میں انہوں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

❷ یعنی میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میری جاہلیت کا زمانہ تھا اور بہر حال شہادت ایک مطلوب امر ہے، اللہ کی بارگاہ میں اس سے عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا باعث بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَسْاَلُہٗ مِیْرَاثَھَا مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰہُ
عَلَیْہِ بِالْمَدِیْنَۃِ وَفَدَکٍ وَمَا بَقِیَ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ
فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَانُوْرَثُ مَاتَرَکْنَا صَدَقَۃٌ اِنَّمَا یَاکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْمَالِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ
لَااُغَیِّرُ شَیْئًا مِّنْ صَدَقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَنْ حَالِھَا الَّتِیْ کَانَ عَلَیْھَا فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِیْھَا بِمَا عَمِلَ
بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَبٰی اَبُوْ بَکْرٍ
اَنْ یَّدْفَعَ اِلٰی فَاطِمَۃَ مِنْھَا شَیْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَۃُ
عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ ذٰلِکَ فَھَجَرَتْہُ فَلَمْ تُکَلِّمْہُ حَتّٰی
تُوُفِّیَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سِتَّۃَ اَشْھُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ دَفَنَھَا زَوْجُھَا عَلِیٌّ لَیْلًا وَلَمْ
یُؤْذِنْ بِھَا اَبَابَکْرٍ وَّصَلّٰی عَلَیْھَا وَکَانَ لِعَلِیٍّ مِّنَ
النَّاسِ وَجْہٌ حَیَاۃَ فَاطِمَۃَ فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ اسْتَنْکَرَ عَلِیٌّ
وُجُوْہَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّمُبَایَعَتَہٗ
وَلَمْ یَکُنْ یُبَایِعُ تِلْکَ الْاَشْھُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ
اَنِ ائْتِنَا وَلَا یَاْتِنَا اَحَدٌ مَّعَکَ کَرَاھِیَۃً لِمَحْضَرِ
عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَاوَاللّٰہِ لَاتَدْخُلُ عَلَیْھِمْ وَحْدَکَ
فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَّمَا عَسَیْتَھُمْ اَنْ یَّفْعَلُوْابِیْ وَاللّٰہِ
لَاٰتِیَنَّھُمْ فَدَخَلَ عَلَیْھِمْ اَبُوْبَکْرٍ فَتَشَھَّدَ عَلِیٌّ فَقَالَ
اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَکَ وَمَا اَعْطَاکَ اللّٰہُ وَلَمْ نَنْفَسْ
عَلَیْکَ خَیْرًا سَاقَہُ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَلٰکِنَّکَ
اسْتَبْدَدْتَ عَلَیْنَا بِالْاَمْرِ وَکُنَّا نَرٰی لِقَرَابَتِنَا مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصِیْبًا حَتّٰی
فَاضَتْ عَیْنَا اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمَّا تَکَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ وَاَمَّا
الَّذِیْ شَجَرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ مِّنْ ھٰذِہِ الْاَمْوَالِ فَلَمْ اٰلُ

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے (جب آپ خلیفہ ہوئے) اپنی میراث کا مطالبہ کیا، آنحضور ﷺ کے اس ترکہ سے جو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا، اور خیبر کا جو خمس باقی رہ گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، البتہ آل محمد ﷺ اسی مال سے اپنی ضروریات پوری کرے گی، اور میں، خدا کی قسم، جو صدقہ حضور اکرم ﷺ چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا، جس حال میں وہ آنحضور ﷺ کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ میں) میں بھی وہی طرز عمل اختیار کروں گا جو آنحضور ﷺ کا اپنی زندگی میں تھا۔ گویا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس میں سے کچھ بھی دینے سے انکار کردیا۔ اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کبیدہ خاطر ہوگئیں اور ان سے ترک تعلق کرلیا، اور اس کے بعد وفات تک ان سے (اس معاملہ پر) کوئی گفتگو نہیں کی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضور ﷺ کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں۔ ان کے شوہر علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات میں دفن کردیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع بھی نہیں دی۔ اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب تک زندہ رہیں، علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں بہت عزت اور وجاہت حاصل رہی لیکن ان کی وفات کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ اب وہ بات نہیں رہی اس لئے ان سے مصالحت کرنی چاہی اور بیعت بھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے ان چھ مہینوں میں ان سے بیعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں کہلوا بھیجا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں، لیکن آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو۔ اصل میں علی رضی اللہ عنہ اس مجلس میں عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم، آپ ان کے یہاں تنہا تشریف نہ لے جائیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان سے اس کی توقع نہیں رکھتا کہ میرے ساتھ ان کا کوئی برا ارادہ ہوگا، خدا کی قسم، میں ان کے پاس (تنہا ہی) ضرور جاؤں گا۔ آخر آپ علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت کے بعد فرمایا، ہمیں آپ کے فضل وکمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے، سب کا ہمیں اعتراف ہے، جو خیر

فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا اِلَّا صَنَعْتُه، فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَه، عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَه، بِالَّذِيْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِيْ بَكْرٍ وَّحَدَّثَ اَنَّه، لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّلَا اِنْكَارًا لِلَّذِيْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّا نَرٰى لَنَا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ

وامتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی ریس بھی نہیں کی، لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی (کہ خلافت کے معاملے میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی قرابت کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے ہیں (کہ آپ ہم سے مشورہ کرتے۔) ابوبکر رضی اللہ عنہ پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گیا اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے ساتھ صلہ مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے، لیکن میرے اور آپ لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق اور خیر سے نہیں رہتا ہوں اور اس سلسلے میں جو طرز عمل میں نے حضور اکرم ﷺ کا دیکھا، خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ کہ دوپہر کے بعد میں آپ سے بیعت کروں گا۔ چنانچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ابوبکر رضی اللہ عنہ، منبر پر آئے اور کلمہ شہادت کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاملے کا اور ان کے اب تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے پیش کیا تھا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس کا باعث ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور نہ ان کے اس فضل وکمال کا انکار مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عنایت فرمایا تھا، یہ بات ضرور تھی کہ ہم اس معاملہ خلافت میں اپنا حق سمجھتے تھے (کہ ہم سے بھی مشورہ کیا جاتا) ہمارے ساتھ یہی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا۔ مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔ جب علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں یہ مناسب طرز عمل اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے اور زیادہ قریب ہو گئے (اسی مضمون کی روایت پر اس سے پہلے نوٹ گذر چکا ہے۔)

(۱۳۹۰) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الْاٰنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ

۱۳۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمارہ نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو ہم نے کہا کہ اب کھجوروں سے ہمارا جی بھر جائے گا۔

(۱۳۹۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ

۱۳۹۱۔ ہم سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاشَبِعْنَا حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ

کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تک خیبر فتح نہیں ہوا تھا ہم تنگی ترشی میں بسر کرتے تھے۔

باب۵۰۷. اِسْتِعْمَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَهْلِ خَیْبَرَ

۵۰۷۔ نبی کریم ﷺ کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا۔

(۱۳۹۱) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَبْدِالْمَجِیْدِ بْنِ سُهَیْلٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَآءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰکَذَا فَقَالَ لَاوَاللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَاتَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا وَقَالَ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِیْدِ عَنْ سَعِیْدٍ اَنَّ اَبَاسَعِیْدٍ وَّاَبَاهُرَیْرَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَخَا بَنِیْ عَدِیٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی خَیْبَرَ فَاَمَّرَهٗ عَلَیْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِیْدِ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ مِّثْلَهٗ

۱۳۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالمجید بن سہیل نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو خیبر کا عامل مقرر کیا۔ وہ وہاں سے عمدہ قسم کی کھجوریں لائے تو آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی نہیں، خدا کی قسم، یارسول اللہ (ﷺ) ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے خراب) دو صاع یا تین صاع کھجور کے بدلے میں ان سے لے لیتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کیا کرو، بلکہ (اگر اچھی کھجور لینی ہی ہو تو) ساری کھجور پہلے درہم کے بدلے بیچ ڈالا کرو، پھر ان دراہم سے اچھی کھجور خرید لیا کرو۔ اور عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبدالمجید نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے خاندان بنی عدی کے بھائی کو خیبر بھیجا اور انہیں وہاں کا عامل مقرر کیا۔ اور عبدالمجید سے روایت ہے کہ ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے اسی طرح روایت کی۔

باب۵۰۸. مُعَامَلَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ خَیْبَرَ

۵۰۸۔ اہل خیبر کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا معاملہ۔

(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ الْیَهُوْدَ اَنْ یَّعْمَلُوْهَا وَ یَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَایَخْرُجُ مِنْهَا

۱۳۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر (کی زمین و باغات، وہاں کے) یہودیوں کے پاس ہی رہنے دیئے تھے کہ وہ ان میں کام کریں اور بوئیں جوتیں اور انہیں ان کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

باب۵۰۹. الشَّاةِ الَّتِیْ سُمَّتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَیْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۹۔ بکری کا گوشت جس میں نبی کریم ﷺ کو خیبر میں زہر دیا گیا تھا۔ اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی ہے

(۱۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ

۱۳۹۳۔ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کی فتح کے بعد نبی کریم ﷺ کو (ایک یہودی عورت کی طرف سے) بکری کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔

باب ۵۱۰. غَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

۵۱۰۔غزوہ زید بن حارثہ۔

(۱۳۹۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ عَلٰى قَوْمٍ فَطَعَنُوْا فِىْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِىْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِىْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهٖ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ بَعْدَهٗ

۱۳۹۴۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (کبار مہاجرین و انصار کی) (ایک جماعت کا امیر رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا ان کی امارت پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آج اس کی امارت پر اعتراض ہے، تمہیں کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر کر چکے ہو۔حالانکہ خدا گواہ ہے، وہ امارت کے مستحق اور اہل تھے اس کے علاوہ کہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز بھی تھے۔جس طرح یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

باب ۵۱۱. عُمْرَةِ الْقَضَآءِ ذَكَرَهٗ اَنَسٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۱۔عمرہ قضاء۔انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۳۹۵) حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا لَانُقِرُّ بِهٰذَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَّ لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِىٍّ امْحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ عَلِىٌّ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ

۱۳۹۵۔مجھ سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ذیقعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا (لیکن حدیبیہ تک پہنچے تھے کہ) اہل مکہ آپ ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے سے مانع آئے۔آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ (آئندہ سال) مکہ میں تین دن قیام کر سکتے ہیں۔جب معاہدہ لکھا جانے لگا تو اس کی ابتداء اس طرح ہوئی "یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا۔" قریش کہنے لگے کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے، اگر ہم آپ ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکنے کی کوئی وجہ ہی نہ تھی، آپ تو بس محمد بن عبداللہ ہیں۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور میں محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔پھر علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔انہوں نے کہا کہ ہرگز نہیں، خدا کی قسم! میں یہ لفظ کبھی نہیں مٹا سکتا۔آنحضور ﷺ نے وہ دستاویز اپنے ہاتھ

هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَايُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَ اَنْ لَّايَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍاِنْ اَرَادَاَنْ يَّتْبَعَه، وَاَنْ لَّايَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِّصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَا عَمِّ يَاعَمِّ فَتَنَا وَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَا طِمَةَ رضي الله عنها دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَ قَالَ جَعْفَرٌ اِبْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ اِبْنَةُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ اَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ

میں لے لی۔ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن آپ ﷺ نے اس کے الفاظ اس طرح کر دیئے "یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے کیا کہ وہ ہتھیار لے کر مکہ میں نہیں آئیں گے، البتہ ایسی تلوار جو نیام میں ہو ساتھ لا سکتے ہیں، اور یہ کہ اگر اہل مکہ میں سے کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے، لیکن اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رہنا چاہے گا تو وہ اسے نہ روکیں گے، پھر جب (آئندہ سال) آنحضور ﷺ (عمرہ قضا کے لئے) مکہ میں داخل ہوئے اور (تین دن کی) مدت پوری ہوگئی تو مکہ والے علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہو کہ اب یہاں سے چلے جائیں، کیونکہ مدت پوری ہوگئی ہے۔ جب آنحضور ﷺ مکہ سے نکلے تو آپ ﷺ کے پیچھے حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی ہوئی آئیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے انہیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے اور کہا کہ اپنے چچا کی صاحبزادی کو تھام لو، میں اسے لیتا آیا ہوں۔ (مدینہ پہنچ کر، ان کی پرورش کے لئے انہیں اپنے ساتھ رکھنے میں) علی، زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے اپنے ساتھ لایا ہوں اور یہ میرے چچا کی لڑکی ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہیں۔ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے۔ لیکن آنحضور ﷺ نے ان کی خالہ کے حق میں فیصلہ فرمایا (جو جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں) اور فرمایا کہ خالہ، ماں کے درجے میں ہوتی ہے اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت و شکل اور عادات و اخلاق دونوں میں مجھ سے مشابہ ہو۔ اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولاً ہو۔ علی رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو آپ اپنے نکاح میں لے لیں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے (حمزہ رضی اللہ عنہ، آنحضور ﷺ کے رضاعی بھائی اور حقیقی چچا تھے۔)

(۱۳۹۶) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۱۳۹۶۔ مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے سریج نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے

عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَه' وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَه' وَحَلَقَ رَاْسَه' بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَقَاضَا هُمْ عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ اِلَّا سُيُوْفًا وَّلَا يُقِيْمُ بِهَا اِلَّا مَااَحَبُّوْا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا اَنْ قَامَ بِهَا ثَلَاثًا اَمَرُوْهُ اَنْ يَّخْرُجَ فَخَرَجَ

حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کے ارادہ سے نکلے، لیکن کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے آپ ﷺ کو روکا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے اپنا قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور وہیں سر بھی منڈوایا۔ اور ان سے معاہدہ کیا کہ آنحضور ﷺ آئندہ سال عمرہ کر سکتے ہیں، لیکن (نیام میں) تلواروں کے سوا اور کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لا سکتے، اور جتنے دنوں کفار قریش چاہیں گے اس سے زیادہ آپ وہاں ٹھہر نہیں سکتے۔'' اس لئے آنحضور ﷺ نے آئندہ سال عمرہ کیا اور معاہدہ کی شرائط کے مطابق مکہ میں داخل ہوئے، تین دن آپ ﷺ وہاں مقیم رہے، پھر قریش نے آپ ﷺ سے جانے کے لئے کہا اور آپ ﷺ مکہ سے چلے آئے۔

(۱۳۹۷) حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَآئِشَةَ ثُمَّ قَالَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَآئِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَاُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَايَقُوْلُ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَالَتْ مَااعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُه' وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ

۱۳۹۷۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ عروہ نے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کئے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار، اور ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا۔ پھر ہم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے (اپنے حجرہ میں) مسواک کرنے کی آہٹ سنی تو عروہ نے ان سے پوچھا، ام المؤمنین! آپ نے سنا نہیں، ابوعبدالرحمن (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے چار عمرے کئے تھے؟ ام المؤمنین ؓ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے جب بھی عمرہ کیا تو وہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے، لیکن آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

(۱۳۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِيْنَ وَمِنْهُمْ اَنْ يُّؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ (قضا) کیا تو ہم آنحضور ﷺ کی مشرکین کے چھوکروں اور مشرکین سے حفاظت کرتے رہتے تھے کہ مبادہ وہ آپ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔

(۱۳۹۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَا بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

۱۳۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، جو زید کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان

عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَّهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَاَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِیْ اسْتَاْمَنَ قَالَ ارْمُلُوْا لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُوْنَ قِبَلَ قُعَيْقِعَانَ

سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ صحابہ کے ساتھ (عمرہ قضاء کے لئے مکہ) تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے کہا کہ تمہارے یہاں وہ لوگ آ رہے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ) کے بخار نے لاغر و کمزور کر رکھا ہے۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے حکم دیا کہ طواف کے تین چکروں میں اکڑ کر چلا جائے (تاکہ مشرکین کو مسلمانوں کی قوت کا اندازہ ہو سکتے) اور دونوں رکن یمانی کے درمیان حسب معمول چلیں۔ تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم آپ نے اس لئے نہیں دیا کہ کہیں یہ پر مشقت اور دشوار نہ ہو جائے۔ اور ابن سلمہ نے ایوب کے واسطہ سے اضافہ کیا ہے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ اس سال عمرہ کرنے آئے جس سال مشرکین نے آپ کو امن دیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اکڑ کر چلو، تاکہ مشرکین تمہاری قوت و طاقت کا مظاہرہ دیکھیں۔ مشرکین جبل قعیقعان کی طرف سے (دیکھ رہے تھے)۔

(۱۴۰۰) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ اِنَّمَا سَعَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِیَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ

۱۴۰۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کے طواف میں رمل اور صفا و مروہ کے درمیان سعی، مشرکین کے سامنے اپنی قوت و طاقت کے مظاہرے کے لئے کی تھی۔

(۱۴۰۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَّمَاتَتْ بِسَرِفَ وَ زَادَ ابْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ وَّ اَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ﷺ محرم تھے، اور جب آپؐ سے خلوت کی تو احرام کھول چکے تھے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی اسی مقام سرف میں ہوا (جہاں آنحضور ﷺ نے سب سے پہلے ان کے ساتھ خلوت کی تھی۔) اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے، ان سے ابن ابی نجیح اور ابان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء اور مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے عمرہ قضا میں نکاح کیا تھا۔

باب ۵۱۲. غَزْوَةِ مُوْتَةَ مِنْ اَرْضِ الشَّامِ

۵۱۲۔ غزوۂ موتہ، سرزمین شام میں۔

(۱۴۰۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَقَفَ عَلٰی جَعْفَرٍ یَوْمَئِذٍ وَّهُوَ قَتِیْلٌ فَعَدَدْتُّ بِهٖ خَمْسِیْنَ بَیْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَیْسَ مِنْهَا شَیْءٌ فِیْ دُبُرِهٖ یَعْنِیْ فِیْ ظَهْرِهٖ

۱۴۰۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو ہلال نے بیان کیا اور انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اس دن (غزوۂ موتہ میں) جعفر رضی اللہ عنہ کی لاش پر کھڑے ہو کر میں نے شمار کیا تو تیروں اور تلواروں کے پچاس زخم ان کے جسم پر تھے، لیکن پیچھے یعنی پشت پر ایک زخم بھی نہیں تھا (یعنی آخری وقت تک آپؓ نے پشت نہیں پھیری۔)

(۱۴۰۳) اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ مُوْتَةَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قُتِلَ زَیْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ کُنْتُ فِیْهِمْ فِیْ تِلْکَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِی الْقَتْلٰی وَوَجَدْنَا مَافِیْ جَسَدِهٖ بِضْعًا وَّتِسْعِیْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَّرَمْیَةٍ

۱۴۰۳۔ ہمیں احمد بن ابی بکر نے خبر دی، ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سعد نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ موتہ کے لشکر کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا، آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ امیر ہوں گے اور اگر جعفرؓ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ امیر ہوں گے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس غزوہ میں، میں بھی شریک تھا۔ بعد میں جب ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو ان کی لاش ہمیں مقتولین میں ملی اور ان کے جسم پر تقریباً نوے (۹۰) زخم نیزوں اور تیروں کے تھے۔ فرضی اللہ عنہم وارضاہم اجمعین۔

(۱۴۰۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی زَیْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَةَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِم

۱۴۰۴۔ ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اس وقت صحابہ کو دے دی تھی، جب ابھی ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی تھی۔ آپؐ فرماتے جا رہے تھے کہ اب زید علم لئے ہوئے ہیں، اب وہ شہید کر دیئے گئے، اب جعفرؓ نے علم اٹھا لیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے، اب ابن رواحہؓ نے علم اٹھا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ آنحضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے علم اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اللہ نے ان ہی کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔ ❶

۱۴۰۵ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ عَمْرَةُ قَالَتْ

۱۴۰۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھے عمرہ

❶ آنحضور ﷺ اس غزوہ میں شریک نہیں تھے اور یہ سب اطلاعات مدینہ میں بیٹھ کر صحابہ کو دے رہے تھے۔

سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ لَمَّا جَآءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَآءَ هُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهٗ لَمْ يُطِعْنَهٗ قَالَ فَاَمَرَ اَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثِ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا اَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

نے خبر دی، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی اطلاع آئی تھی، آنحضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے چہرے سے غم والم صاف ظاہر تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں دروازے کی دراڑ سے جھانک کر دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب نے آکر عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ) جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں۔ بیان کیا کہ انہوں نے ان کے نوحہ وبکا کا ذکر کیا۔ آنحضور ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں روک دو، بیان کیا کہ وہ صاحب چلے گئے اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انہیں روکا اور یہ بھی کہہ دیا۔ لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے پھر منع کرنے کے لئے فرمایا۔ وہ صاحب پھر جا کر واپس آئے اور کہا، بخدا، وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ ام المومنینؓ نے بیان کیا، میں نے اپنے دل میں کہا، اللہ تیری ناک غبار آلود کردے، یہ تو تم کرنے سے رہے، البتہ رسول اللہ ﷺ کو پریشان کر کے ہی چھوڑا۔

(۱۴۰۵) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ

۱۴۰۵۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجتے تو کہتے، السلام علیک یا ابن ذی الجناحین

(۱۴۰۶) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِيْ يَدِيْ اِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَةٌ

۱۴۰۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو ۹ تلواریں ٹوٹی تھیں، صرف ایک یمن کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

(۱۴۰۷) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ لَقَدْ دُقَّ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ وَّصَبَرَتْ فِيْ يَدِيْ صَفِيْحَةٌ لِّيْ يَمَانِيَةٌ

۱۴۰۷۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں۔ صرف ایک یمن کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہ گئی تھی۔

(۱۴۰۸) حَدَّثَنِی عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُه' عَمْرَةُ تَبْکِیْ وَاجَبَلَاهُ وَاکَذَا وَاکَذَا تُعَدِّدُ عَلَیْهِ فَقَالَ حِیْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَیْئًا اِلَّا قِیْلَ لِیْ اَنْتَ کَذٰلِکَ

۱۴۰۸۔ مجھ سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عامر نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر (ایک مرتبہ کسی مرض میں) بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ رضی اللہ عنہا (یہ سمجھ کر کہ کوئی حادثہ پیش آ گیا) ان کا نوحہ و ماتم کرنے لگیں۔ واجبلا، واکذا، واکذا، ان کے محاسن اس طرح ایک ایک کر کے گنانے لگیں، لیکن جب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ تم جب میری کسی خوبی کا بیان کرتی تھیں تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہی تھے۔ ❶

(۱۴۰۹) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْکِ عَلَیْهِ

۱۴۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبثر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی تھی، اوپر کی حدیث کی طرح (تفصیلات بیان کیں) چنانچہ جب (غزوۂ موتہ میں) آپؓ شہید ہوئے تو آپ کی بہن آپ پر نہیں روئیں (کیونکہ آپ نے اس مرض میں انہیں منع کر دیا تھا۔)

باب ۵۱۳. بَعْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ اِلَی الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ

۵۱۳۔ نبی کریم ﷺ کا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرقات کے خلاف مہم پر بھیجنا۔

(۱۴۱۰) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَیْنٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ ظَبْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِیْنَاهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَکَفَّ الْاَنْصَارُ فَطَعَنْتُه' بِرُمْحِیْ حَتّٰی قَتَلْتُه' فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَآاُسَامَةُ اَقَتَلْتَه' بَعْدَ مَاقَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ قُلْتُ کَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَازَالَ یُکَرِّرُهَا حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ

۱۴۱۰۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں حصین نے خبر دی، انہیں ابوظبیان نے خبر دی، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انہیں شکست دے دی۔ پھر میں نے اور ایک اور انصاری صحابی نے اس قبیلہ کے ایک شخص کو دیکھا، جب ہم نے اس پر قابو پالیا تو اس نے کہا، لا الہ الا اللہ۔ انصاری تو فوراً ہی رک گئے، لیکن میں نے اسے اپنے نیزے سے قتل کر دیا۔ جب ہم واپس ہوئے تو حضور اکرم ﷺ کو اس کی بھی اطلاع ہوئی، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، اسامہ! کیا اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ وہ قتل سے بچنا چاہتا تھا

❶ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی اور جان کنی کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ ان کے گھر والوں نے سمجھا کہ کوئی حادثہ پیش آ گیا اور ان کی بہن رونے لگیں تو ایک فرشتہ نے ان سے یہ سوال کیا تھا۔ گویا ان کی کیفیت اس حال کو پہنچ چکی تھی کہ عالم غیب کی بعض چیزیں نظر آنے لگی تھیں۔

(ورنہ دل کے ایمان سے اس وقت بھی خالی تھا) آنحضور ﷺ نے میرے سامنے یہ سوال اتنی مرتبہ دہرایا (کہ کیا تم نے اس کے لاالہ الااللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا تھا) کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے اسلام نہ لاتا۔ ❶

(۱۴۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَّرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّمَرَّةً اُسَامَةُ

۱۴۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انہوں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کے سات غزووں میں شریک رہا ہوں اور نو ایسی مہموں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کی تھیں۔ کبھی ہم پر ابوبکر رضی اللہ عنہ امیر ہوئے اور کسی مہم کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔ اور عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انہوں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات غزووں میں شریک رہا ہوں اور نو ایسی مہموں پر گیا ہوں جنہیں حضور اکرم ﷺ نے بھیجا تھا، کبھی ہمارے امیر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے اور کبھی اسامہ رضی اللہ عنہ۔

(۱۴۱۲) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمِ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَّ غَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهٗ عَلَيْنَا

۱۴۱۲۔ ہم سے ابوعاصم الضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات غزووں میں شریک رہا ہوں اور میں نے ابن حارثہ (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی غزوہ کیا ہے، آنحضور ﷺ نے انہیں ہم پر امیر بنایا تھا۔

(۱۴۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَّةَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ قَالَ يَزِيْدُ وَنَسِيْتُ بَقِيَّتَهُمْ

۱۴۱۳۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن مسعدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات غزوے کئے، اس ضمن میں آپ نے غزوۂ خیبر، حدیبیہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ ذات القرد کا ذکر کیا۔ یزید نے بیان کیا کہ باقی غزووں کے

---

❶ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی اس سے پہلے کی زندگی میں کفر کو پسند کرتے تھے، بلکہ صرف واقعہ پر انتہائی حسرت و افسوس کا اظہار مقصود تھا۔ یعنی غلطی اتنی عظیم تھی کہ ان کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا اور مجھ سے یہ غلطی سرزد نہ ہوتی بلکہ آج جب اسلام لاتا تو میرے سارے پچھلے گناہ دھل چکے ہوتے، کیونکہ اسلام کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔ بہر حال اس جملہ سے صرف اظہار حسرت و افسوس مقصود تھا، اور اس طرح کے جملے ایسے مواقع پر استعمال کرنے کا عام دستور ہے۔

نام مجھے یاد نہیں رہے۔

باب ۵۱۴. غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰی اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۴۔ غزوۂ فتح مکہ۔ اور جو خط حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اہل مکہ کو نبی کریم ﷺ کے ارادہ سے مطلع کرنے کے لئے بھیج رہے تھے۔

(۱۴۱۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ رَافِعٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰی بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ قُلْنَا لَهَا اَخْرِجِيْ الْكِتَابَ قَالَتْ مَامَعِيْ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْلَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰی نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاحَاطِبُ مَاهٰذَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَاتَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ يَّقُوْلُ كُنْتُ حَلِيْفًا وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مَنْ لَّهُمْ قَرَابَاتٌ يَّحْمُوْنَ اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَّحْمُوْنَ قَرَابَتِيْ وَلَمْ اَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَارِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَايُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰی مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ اعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

۱۴۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انہیں حسن بن محمد نے خبر دی اور انہوں نے عبیداللہ بن رافع سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے زبیر اور مقداد (رضوان اللہ علیہم) کو رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا اور ہدایت کی کہ (مکہ کے راستے پر) چلے جاؤ، مقام روضہ خاخ پر پہنچو گے تو وہاں تمہیں ہودج میں ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لئے ہوئے ہوگی، تم خط اس سے لے لینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لئے جارہے تھے۔ جب ہم روضہ خاخ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہمیں ایک عورت ہودج میں ملی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ لیکن ہم نے جب اس سے یہ کہا کہ اگر تم نے خود سے خط نکال کر ہمیں نہیں دیا تو ہم تمہارا کپڑا اتار کر (تلاشی لیں گے) تب اس نے اپنی چوٹی میں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (یہاں جب خط پڑھا گیا) تو اس میں یہ لکھا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے کچھ لوگوں کے نام، اس میں انہوں نے مشرکین کو حضور اکرم ﷺ کے بعض راز کی اطلاع دی تھی۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، حاطب! یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ) میرے بارے میں فیصلہ کرنے میں آپ عجلت نہ فرمائیں (مکہ کی زندگی میں) میں قریش کے ساتھ رہتا تھا، انہوں نے کہا کہ میں صرف ان کا حلیف تھا۔ ان سے میری کوئی قرابت نہیں تھی، لیکن جو دوسرے مہاجرین آپ کے ساتھ ہیں، ان سب کی قریش کے ساتھ قرابت ہے، اس لئے ان کے عزیز و اقرباء (مکہ کے) وہاں ان کی اولاد اور ان کے اموال کی حفاظت کرتے، لیکن چونکہ میرا ان سے کوئی نسبی تعلق نہیں تھا، اس لئے میں نے چاہا کہ ان پر ایک احسان کردوں اور وہ اس کے بدلہ میں (مکہ میں موجود) میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام اپنے دین سے پھر

السُّوْرَةَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ

کر نہیں کیا ہے اور نہ اسلام لانے کے بعد میرے دل میں کفر کی حمایت کا کوئی جذبہ ہے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ واقعی انہوں نے تمہارے سامنے سچی بات کہہ دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ(ﷺ)! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک رہے ہیں، اور تمہیں کیا معلوم۔ اللہ تعالیٰ جو غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں کے اعمال پر واقف ہے (کہ آئندہ وہ کیا کریں گے) اس نے ان کے متعلق خود فرمایا ہے کہ "جو چاہو کرو، میں نے تمہارے گناہ معاف کردیئے۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو، میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان سے تم اپنی محبت کا اظہار کرتے ہو' ارشاد "فقد ضل سواء السبيل" تک۔

باب ۵۱۵. غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِىْ رَمَضَانَ

۵۱۵۔ غزوۂ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا۔

(۱۴۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِىْ رَمَضَانَ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْكَدِيْدَ الْمَآءَ الَّذِىْ بَيْنَ قُدَيْدٍ وَّعُسْفَانَ اَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰى انْسَلَخَ الشَّهْرُ

۱۴۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ فتح مکہ رمضان میں کیا تھا۔ (زہری نے) بیان کیا، کہ میں نے ابن مسیب سے سنا، وہ بھی اسی طرح بیان کرتے تھے۔ اور عبیداللہ سے روایت ہے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (غزوۂ فتح کے لئے جاتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ روزے سے تھے، لیکن جب آپ مقام کدید پر پہنچے، جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چشمہ ہے، تو آپ ﷺ نے روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے روزہ نہیں رکھا، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہوگیا۔ ❶

(۱۴۱۶) حَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِىْ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهٗ عَشَرَةُ الْاٰفٍ وَّذٰلِكَ عَلٰى رَاْسِ

۱۴۱۶۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے لئے) (مدینہ سے روانہ ہوئے، آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار کا لشکر تھا۔ یہ واقعہ ۸ ہجری کے نصف سال گذر جانے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ

❶ کیونکہ مسافر تھے اور جہاد مقصد تھا۔ روزہ سے انسان قدرتاً کمزور ہوجاتا ہے، جو خاص طور سے جہاد کے وقت نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے یہی وجہ تھی کہ آنحضور ﷺ نے خود بھی روزے نہیں رکھے اور نہ ہی صحابہؓ نے۔

ثَمَانِ سِنِيْنَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى مَكَّةَ يَصُوْمُ وَيَصُوْمُوْنَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ وَهُوَ مَآءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ اَفْطَرَ وَاَفْطَرُوْا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰخِرُ فَالْاٰخِرُ

آنحضور ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ جو مسلمان تھے، مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آنحضور ﷺ بھی روزے سے تھے اور تمام مسلمان بھی! لیکن جب آپ مقام کدید پر پہنچے، جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چشمہ ہے تو آپ ﷺ نے روزہ توڑ دیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔ زہری نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ کے سب سے آخری عمل پر ہی مسئلہ کی بنیاد رکھی جائے گی۔

(۱۴۱۷) حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ اِلٰى حُنَيْنٍ وَّالنَّاسُ مُخْتَلِفُوْنَ فَصَآئِمٌ وَّمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ دَعَا بِاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اَوْمَآءٍ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رَاحَتِهٖ اَوْعَلٰى رَاحِلَتِهٖ ثُمَّ نَظَرَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ لِلصُّوَّامِ اَفْطِرُوْا وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۱۷۔ مجھ سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں حنین کی طرف تشریف لے گئے۔ ❶ مسلمانوں میں اختلاف تھا (کہ آنحضور ﷺ روزے سے ہیں یا نہیں) اس لئے بعض حضرات تو روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ لیکن جب آنحضور ﷺ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے برتن میں دودھ یا پانی طلب فرمایا (راوی کو شک تھا) چنانچہ برتن آپ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا گیا یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) آپ ﷺ کے کجاوے پر رکھ دیا گیا پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو دیکھا اور جن لوگوں نے پہلے سے روزہ نہیں رکھا تھا، انہوں نے روزہ داروں سے کہا کہ اب روزہ توڑ لو۔ اور عبدالرزاق نے کہا، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ فتح کے لئے روانہ ہوئے۔ اور حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے۔

(۱۴۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَآءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ

۱۴۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سفر شروع کیا۔ آپ روزے سے تھے لیکن جب مقام عسفان پر پہنچے تو پانی طلب فرمایا۔ دن کا وقت تھا اور آپ ﷺ نے وہ پانی

❶ مشہور روایتوں میں ہے کہ آنحضور ﷺ غزوۂ حنین کے لئے شوال میں فتح مکہ کے بعد تشریف لے گئے تھے۔ محدثین نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ نے رمضان ہی میں غزوۂ حنین کا ارادہ کیا تھا اور راوی نے آپ کے ارادے کی تعبیر ایسے لفظ سے کی ہے جس کے معنی روانہ ہونے اور مہم پر جانے کے ہیں۔ بہر حال روایات اور واقعات بیان کرتے ہوئے اس طرح کی تعبیرات میں کوئی استبعاد اور اجنبیت نہیں ہے۔

مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ

پیا، تاکہ لوگ دیکھ لیں پھر آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا، او رمکہ میں داخل ہوئے۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے سفر میں (بعض اوقات) روزہ بھی رکھا ہے اور (بعض اوقات) نہیں بھی رکھا۔ اس لئے (سفر میں) جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

باب ۵۱۶ . اَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۵۱۶۔ فتح مکہ کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے علم کہاں نصب کیا تھا؟

(۱۴۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَّحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَّبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَآءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ مَاهٰذِهٖ لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَآءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ اَبُوْسُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَآئِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ يَاعَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰذِهٖ غِفَارٌ قَالَ مَالِيْ وَلِغِفَارٍ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اَقْبَلَتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يُرَمِثْلُهَا قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَااَبَاسُفْيَانَ الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ

۱۴۱۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو قریش کو اس کی اطلاع مل گئی تھی۔ چنانچہ سفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء نبی کریم ﷺ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مکہ سے نکلے۔ یہ لوگ چلتے چلتے مقام مرالظہر ان پر جب پہنچے تو انہیں جگہ جگہ آگ جلتی ہوئی دکھائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مقام عرفہ کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا، یہ آگ کیسی ہے؟ یہ تو عرفہ کی آگ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ اس پر بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ بنی عمرو (یعنی قباء کا قبیلہ) کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنی عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ اتنے میں آنحضور ﷺ کے محافظ دستے نے انہیں دیکھ لیا، اور پکڑ کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔ پھر ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد جب آنحضور ﷺ آگے (کی طرف) بڑھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوسفیان کو ایسی گذرگاہ پر روکے رکھو جہاں گھوڑوں کا جاتے وقت سے ازدحام ہوتا کہ وہ مسلمانوں (کی طاقت وقوت) کو دیکھ لیں۔ چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ، انہیں ایسے ہی مقام پر روک کر کھڑے ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ قبائل کے دستے ایک ایک کر کے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گذرنے لگے، ایک دستہ گذرا تو انہوں نے پوچھا عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ قبیلہ غفار ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے غفار سے کیا سروکار۔ پھر قبیلہ جہینہ گذرا تو ان کے متعلق بھی انہوں نے یہی کہا، قبیلہ سلیم گذرا تو ان کے متعلق بھی یہی کہا۔ آخر ایک دستہ سامنے آیا اس جیسا فوجی دستہ نہیں دیکھا گیا ہوگا۔ ابوسفیان نے پوچھا، یہ کون

الْكَعْبَةُ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ يَاعَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَآءَ تْ كَتِيْبَةٌ وَّهِيَ اَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُه‘ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ مَاقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَاقَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَّلٰكِنْ هٰذَايَوْمٌ يُّعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُرْكَزَرَايَتُه‘ بِالْحَجُوْنِ قَالَ عُرْوَةُ وَاَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ هٰهُنَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًى فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَّجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْاَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ

لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ انصار کا دستہ ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اس کے امیر ہیں اور انہیں کے ہاتھ میں (انصار کا) علم ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوسفیان! آج کا دن گھمسان کی جنگ کا دن ہے۔ آج کعبہ (یعنی حرم) حلال کر دیا گیا ہے۔ ابوسفیان ؓ اس پر بولے، اے عباس! (قریش کی اس) ہلاکت و بربادی کے دن تمہاری مدد کی ضرورت ہے! پھر ایک اور دستہ آیا، یہ سب سے چھوٹا دستہ تھا، اس میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ ؓ تھے۔ آنحضور ﷺ کا علم زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اٹھائے ہوئے تھے۔ جب آنحضور ﷺ ابوسفیان کے قریب سے گذرے تو انہوں نے کہا، آپ کو معلوم نہیں، سعد بن عبادہ کیا کہہ گئے ہیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ کہہ گئے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا۔ بلکہ آج کا دن وہ دن ہے جس میں اللہ کعبہ کی عظمت اور زیادہ کرے گا، آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کا علم مقام حجون میں گاڑ دیا جائے۔ عروہ نے بیان کیا اور مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا (فتح مکہ کے بعد) کہ آنحضور ﷺ نے آپ کو یہیں علم نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ بیان کیا کہ اس دن آنحضور ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ مکہ کے بالائی علاقہ کداء کی طرف سے داخل ہوں اور خود حضور اکرم ﷺ (نشیبی علاقہ) کداء کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن خالد رضی اللہ عنہ کے دستہ کے دو (۲) صحابی، حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تھے۔

(۱۴۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَّقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِيْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ

۱۴۲۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقعہ پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورۂ فتح کی تلاوت فرمارہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں حضور اکرم ﷺ کی طرح تلاوت کر کے دکھاتا۔

(۱۴۲۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّه‘ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَايَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَايَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ قِيْلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَّرِثَ اَبَاطَالِبٍ قَالَ وَرِثَه‘ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهٖ وَلَمْ يَقُلْ يُوْنُسُ حَجَّتَه‘ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ

۱۴۲۱۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سعدان بن یحییٰ نے حدیث بیان کیا، ان سے محمد بن ابی حفصہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے علی بن حسین نے، ان سے عمرو بن عثمان نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کل (مکہ میں) آپ ﷺ کہاں قیام فرمائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہمارے لئے عقیل نے کوئی گھر ہی کہاں چھوڑا ہے! پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن، کافر کا وارث نہیں ہوسکتا اور نہ کافر، مؤمن کا وارث ہوسکتا ہے۔ زہری سے پوچھا گیا کہ پھر ابوطالب کی وراثت کسے ملی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ ان کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے۔ معمر نے زہری کے واسطہ سے (اسامہ رضی اللہ عنہ کا سوال یوں نقل کیا ہے کہ) آپ اپنے حج کے لئے کہاں قیام فرمائیں گے؟ اور یونس نے (اپنی روایت میں) نہ حج کا ذکر کیا ہے اور نہ فتح مکہ کا۔

(۱۴۲۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

۱۴۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انشاء اللہ! ہماری قیام گاہ، اگر اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تو، خیف بنی کنانہ میں ہوگی جہاں قریش نے کفر کے لئے عہد کیا تھا (حضور اکرم ﷺ اور بنو مطلب اور بنو ہاشم کو مکہ سے وہاں نکال دینے اور ان سے ہر طرح کا تعلق قطع کر لینے کے لئے۔)

(۱۴۲۳) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَّنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِىْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

۱۴۲۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ انشاء اللہ کل ہمارا قیام خیف بن کنانہ میں ہوگا۔ جہاں قریش نے کفر کے لئے عہد و پیمان کیا تھا۔

(۱۴۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَه‘ جَآءَ رَجُلٌ

۱۴۲۴۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر خود تھی، آپ ﷺ نے اسے اتارا ہی تھا کہ ایک صاحب

فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَّلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

نے آ کر عرض کی کہ ابن خطل کعبہ کے پردہ سے چمٹا ہوا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے (وہیں) قتل کر دو۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں، نبی کریم ﷺ اس دن احرام باندھے ہوئے نہیں تھے۔

(۱۴۲۵) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ

۱۴۲۵۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں ابن ابی نجیح نے، انہیں مجاہد نے، انہیں ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، آنحضور ﷺ ایک چھڑی سے، جو دست مبارک میں تھی، مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے کہ ''حق قائم ہو گیا اور باطل نہ اب ظاہر ہو گا اور نہ لوٹے گا۔

(۱۴۲۶) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَبٰى اَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ فَاُخْرِجَ صُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ فِيْ اَيْدِيْهِمَا مِنَ الْاَزْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ لَقَدْ عَلِمُوْا مَااسْتَقْسَمَا بِهَاقَطُّ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِيْ نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۲۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ آئے تو آپ ﷺ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے، بلکہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور بتوں کو باہر نکال دیا گیا، انہیں میں ایک تصویر حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور ان کے ہاتھوں میں (پانسہ کے) تیر تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اللہ ان مشرکین کا برا کرے، انہیں خوب معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پانسہ نہیں پھینکا پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں طرف تکبیر کہی، پھر باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اندر نماز نہیں پڑھی تھی۔ اس روایت کی متابعت معمر نے ایوب کے واسطہ سے کی اور وہیب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

باب ۵۱۷ . دُخُوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۵۱۷۔ نبی کریم ﷺ کا مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے داخلہ۔ ❶ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے شہر میں داخل

❶ اس سے پہلے ایک حدیث گذر چکی ہے، جس میں ہے آنحضور ﷺ نشیبی علاقہ سے داخل ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بالائی علاقہ سے داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس روایت میں اس کے خلاف ہے یعنی خود آنحضور ﷺ بالائی علاقہ سے داخل ہوئے تھے۔ اکثر محدثین نے اسی روایت کو ترجیح دی ہے۔

مِنْ اَعْلٰی مَكَّةَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّمَعَهٗ بِلَالٌ وَّمَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰی اَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيْهِ نَهَارًا طَوِيْلاً ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَآءَ الْبَابِ قَآئِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِیْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ

ہوئے تھے، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ اور کعبہ کے حاجب عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آخر اپنے اونٹ کو آپ ﷺ نے مسجد میں بٹھایا اور بیت اللہ کی کنجی لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، آپ ﷺ کے ساتھ اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ اندر کافی دیر تک ٹھہرے۔ جب باہر تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آگے بڑھے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اندر جانے والوں میں تھے۔ انہوں نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے بلال رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوئے دیکھا اور ان سے پوچھا کہ آنحضور ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آنحضور ﷺ نے نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔ ❶

(۱۴۲۷) حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ الَّتِيْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ وَوُهَيْبٌ فِيْ كَدَآءٍ

۱۴۲۷۔ ہم سے ہیثم بن خارجہ نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کداء سے شہر میں داخل ہوئے تھے۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ اور وہیب نے کداء کے ذکر کے ساتھ کی ہے۔

(۱۴۲۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَآءٍ.

۱۴۲۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کداء کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔

باب ۵۱۸. مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۵۱۸۔ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ کی قیام گاہ۔

(۱۴۲۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ اُمِّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّهٗ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِيْ بَيْتِهَا ثُمَّ

۱۴۲۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے یہ خبر نہیں دی کہ نبی کریم ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ہے انہیں نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آنحضور ﷺ نے ان

❶ ابھی ایک روایت میں تھا کہ بیت اللہ کے اندر آنحضور ﷺ نے نماز نہیں پڑھی تھی اور اس حدیث میں اس کے خلاف ہے یہ ایک طویل الذیل بحث ہے اور آئمہ کا اس میں اختلاف ہے کہ آنحضور ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی تھی یا نہیں، اس معنی کی حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اور نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔

صَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ اَرَهٗ صَلّٰی صَلَاةً اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

کے گھر غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کو میں نے اتنی ہلکی نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا، اس میں بھی آپ ﷺ رکوع اور سجدے پوری طرح کرتے تھے۔

باب ۵۱۹.

(۱۴۳۰) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

باب ۵۱۹۔

۱۴۳۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجدہ میں یہ پڑھتے تھے۔ "سبحانک اللهم ربنا وبحمدک اللهم اغفرلی."

(۱۴۳۱) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا الْفَتٰی مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَّدَعَانِیْ مَعَهُمْ قَالَ وَمَا اُرِيْتُهٗ دَعَانِیْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّیْ فَقَالَ مَاتَقُوْلُوْنَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا اَنْ نَّحْمَدَ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرَهٗ اِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِیْ اَوْلَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِیْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَكَذَاکَ تَقُوْلُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ قُلْتُ هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ لَهٗ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ فَذَاکَ عَلَامَةُ اَجَلِکَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا قَالَ عُمَرُ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ

۱۴۳۱۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنی مجلس میں اس وقت بھی بلا لیتے۔ جب وہاں بدر کی جنگ میں شریک ہونے والے بزرگ بیٹھے ہوئے۔ ان میں سے ایک بزرگ نے کہا، اس نوجوان کو آپ ہماری مجلس میں کیوں بلاتے ہیں؟ اس کے جیسے تو ہمارے بچے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہیں آپ لوگ جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ان حضرات اکابر کو ایک دن انہوں نے بلایا اور مجھے بھی بلایا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ مجھے اس دن آپ نے اس لئے بلایا تھا تاکہ انہیں دکھا سکیں (آپ کا علم وکمال) پھر آپ نے دریافت کیا، اذاجاء نصر الله والفتح ورایت الناس یدخلون، ختم سورۃ تک...... کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال تھا۔ کسی نے کہا کہ ہمیں اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے استغفار کریں کہ اس نے ہماری مدد کی اور ہمیں فتح عنایت فرمائی۔ بعض حضرات نے کہا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابن عباس! کیا تمہاری بھی یہی رائے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں، پوچھا، پھر تم کیا جواب دوگے؟ میں نے کہا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی طرف اشارہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح حاصل ہوگئی، یعنی فتح مکہ، تو پھر یہ آپ ﷺ کی وفات کی نشانی ہے۔ اس

لئے آپ اپنے رب کی حمد کی تسبیح کیجئے اور اس کی مغفرت طلب کیجئے کہ وہ تو قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہی میں بھی سمجھتا تھا۔

(۱۴۳۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِّيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَايَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَايَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَّكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

۱۴۳۲۔ ہم سے سعید بن شر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے کہ، ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے (مدینہ کے امیر) عمرو بن سعید سے کہا۔ عمرو بن سعید (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف مکہ کی طرف لشکر بھیج رہے تھے۔ کہ اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ایک حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی، اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے قلب نے اس کو محفوظ رکھا اور جب حضور اکرم ﷺ ارشاد فرمارہے تھے تو میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھ رہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا، بلاشبہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے باحرمت شہر قرار دیا ہے، کسی انسان نے اسے اپنی طرف سے باحرمت نہیں قرار دیا ہے۔ اس لئے کسی شخص کے لئے بھی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، جائز نہیں کہ اس میں کسی کا خون بہائے اور نہ کوئی اس سرزمین کا کوئی درخت کاٹے، اور اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے (فتح مکہ کے موقعہ پر) جنگ سے اپنے لئے بھی رخصت نکالے تو تم لوگ اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے رسول کو (تھوڑی دیر کے لئے) اس کی اجازت دی تھی، تمہارے لئے قطعاً اجازت نہیں ہے، اور مجھے بھی اس کی اجازت، دن کے مختصر سے حصے کے لئے ملی تھی اور آج پھر اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی ہے جس طرح کل یہ شہر باحرمت تھا، پس جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان کو (میرا کلام پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں۔'' ابوشریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمرو نے آپ کو پھر کیا جواب دیا تھا؟ تو آپ نے بتایا کہ اس نے کہا، میں اس کے متعلق تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم کسی گنہگار کو پناہ نہیں دیتا، خون کر کے بھاگنے والے کو بھی پناہ نہیں دیتا اور مفسد کو بھی پناہ نہیں دیتا۔

(۱۴۳۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ

۱۴۳۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطا بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں فرمایا تھا کہ اللہ اور اس کے

اِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه، حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

رسول نے شراب کی خرید وفروخت حرام قرار دی ہے۔

باب ۵۲۰. مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ

۵۲۰۔فتح کے زمانہ میں نبی کریم ﷺ کا مکہ میں قیام۔

(۱۴۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا قبيصة حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ

۱۴۳۴۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ح۔اور ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰ بن ابی اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ (مکہ میں) دس دن قیام کیا تھا اور اس مدت میں ہم نماز قصر کرتے تھے۔

(۱۴۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

۱۴۳۵۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عاصم نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ میں انیس ۱۹ دن قیام فرمایا تھا اور اس مدت میں صرف دو ۲ رکعتیں (چار رکعتوں) کی پڑھتے تھے۔ ❶

(۱۴۳۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْشِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ تِسْعَ عَشَرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشَرَةَ فَاِذَا زِدْنَا اَتْمَمْنَا

۱۴۳۶۔ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں (فتح مکہ کے) انیس دن تک مقیم رہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم (سفر میں) انیس ۱۹ دن تک تو نماز قصر پڑھتے تھے۔ لیکن جب اس سے زیادہ مدت گذر جاتی ہے تو پھر پوری رکعتیں پڑھتے تھے۔

باب ۵۲۱. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَه، عَامَ الْفَتْحِ

۵۲۱۔اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ، نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(۱۴۳۷) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ اَبِيْ جَمِيْلَا قَالَ اَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ اَبُوْجَمِيْلَةَ اَنَّه، اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَه، عَامَ الْفَتْحِ

۱۴۳۷۔مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں زہری نے اور انہیں سنین ابی جمیلہ رضی اللہ عنہ نے، زہری نے بیان کیا کہ جب ہم سے ابو جمیلہ نے حدیث بیان کی تو ہم سعید بن میتب کے ساتھ تھے۔ بیان کیا کہ ابو جمیلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی صحبت پائی ہے اور آپ کے ساتھ غزوہ

---

❶ یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے۔ احناف نے اتنی مدت تک مکہ میں قیام کے باوجود قصر کرنے کی تاویل یہ بھی بیان کی ہے کہ ممکن ہے آنحضور ﷺ۔ اقامت کی نیت نہ کی ہو اور آپ ﷺ نے وہاں اپنی اقامت حالات پر موقوف رکھی ہو، کیونکہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین درپیش تھا۔ اس کے علاوہ اس سفر میں مکہ میں آپ ﷺ کی اقامت کی مدت مختلف فیہ ہے۔ بعض روایتوں میں پندرہ دن کی مدت بھی بیان کی گئی۔ اس سے پہلے انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مکہ میں صرف دس دن قیام کا بیان ہے۔ یہ حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

فتح مکہ کے لئے نکلے تھے۔

۱۴۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَةَ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْقِلَابَةَ اَلاَ تَلْقَاهُ' فَتَسْاَ لُهٗ' قَالَ
يْتُهٗ' فَسَاَلْتُهٗ' فَقَالَ كُنَّا بِمَآءٍ مَّمَرِّ النَّاسِ وَكَانَ
رُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْاَلُهُمْ مَالِلنَّاسِ مَالِلنَّاسِ مَاهٰذَا
جُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ' اَوْحٰى اِلَيْهِ
اَوْحَى اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ
كَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ
سْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ' فَاِنَّهٗ' اِنْ
هَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَ وَقْعَةُ اَهْلِ
فَتْحِ بَادَرَكُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَاَبِيْ قَوْمِيْ
سْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ
نْدِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا
صَلَاةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوْا كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا
ذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ
كْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌاَكْثَرَ قُرْاٰنًا
يْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ
دِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْسَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ
رْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ
مْرَاَةٌ مِنَ الْحَيِّ اَلاَ تُغَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ
شْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ
رَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ

۱۴۳۸۔ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے اور ان سے عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوقلابہ نے فرمایا، عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہو کر کیوں نہیں پوچھتے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ (جاہلیت میں ہمارا قیام ایک چشمے پر تھا) جو عام گذرگاہ تھی۔ سوار ہمارے قریب سے گذرتے تو ہم ان سے پوچھتے، لوگوں کا کیا رجحان ہے اس شخص کا معاملہ کیا ہے (اشارہ نبی کریم ﷺ کی طرف تھا) یہ لوگ بتاتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ ان پر وحی نازل کرتا ہے یا اللہ نے ان پر وحی نازل کی ہے (قرآن کی کوئی آیت سناتے۔) میں وہ کلام یاد کر لیتا تھا اس کی باتیں میرے دل کو لگتی تھیں۔ ادھر سارا عرب فتح مکہ پر اپنے اسلام کو موقوف کئے ہوئے تھا، کہ اس نبی کو اور اس کی قوم (قریش) کو نمٹنے دو، اگر وہ ان پر غالب آ گئے تو پھر واقعی وہ سچے نبی ہیں۔ چنانچہ فتح مکہ جب حاصل ہوگئی تو ہر قوم نے اسلام لانے میں پہل کی اور میرے والد نے بھی میری قوم کے اسلام میں جلدی کی۔ پھر جب وہ (مدینہ سے) واپس آئے تو کہا کہ میں، خدا گواہ ہے، ایک سچے نبی کے پاس سے آ رہا ہوں، انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ فلاں نماز اس طرح فلاں وقت پڑھا کرو اور فلاں نماز اس طرح فلاں وقت پڑھا کرو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور امامت وہ کرے جسے قران سب سے زیادہ محفوظ ہو۔ لوگوں نے جائزہ لیا (کہ قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہے) تو کوئی شخص (ان کے قبیلے میں) مجھ سے زیادہ قرآن کا حافظ نہیں ملا۔ کیونکہ میں آنے جانے سوار سے سن کر قرآن مجید یاد کر لیا کرتا تھا، چنانچہ مجھے لوگوں نے امام بنایا، حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال کی تھی اور میرے پاس ایک ہی چادر تھی، جب میں (اسے لپیٹ کر) سجدہ کرتا تو اوپر ہو جاتی اور (چھپانے کی جگہ) کھل جاتی، اس پر قبیلہ کی ایک عورت نے کہا، تم اپنے قاری (امام) کا سرین تو پہلے چھپالو۔ آخر انہوں نے کپڑا خریدا اور میرے لئے ایک قمیص بنائی، میں جتنا خوش اس قمیص سے ہوا، اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوا تھا۔

(۱۴۳۹) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَ قَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدٍ اَنْ یَّقْبِضَ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ اِنَّه ابْنِیْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ فِی الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ مَعَه' عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّه' ابْنُه' قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَخِیْ هٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی ابْنِ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ فَاِذَا اَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَلَکَ هُوَ اَخُوْکَ یَاعَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّه' وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ یَاسَوْدَةُ لِمَارَاٰی مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّکَانَ اَبُوْهُرَیْرَةَ یَصِیْحُ بِذٰلِکَ

۱۴۳۹۔ مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے (زمانہ جاہلیت میں) اپنے بھائی سعد (رضی اللہ عنہ) کو وصیت کی تھی کہ وہ زمعہ کی باندی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں، عتبہ نے کہا تھا کہ وہ میرا لڑکا ہوگا چنانچہ جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے زمعہ کی باندی کے لڑکے کو لے لیا۔ پھر وہ اسے لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے تو یہ کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، بھائی نے وصیت کی تھی کہ وہ اسی کا لڑکا ہے۔ لیکن عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کا یہ دعویٰ تھا کہ یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، (میرے والد) زمعہ کا بیٹا ہے کیونکہ انہیں کے ''فراش'' پر پیدا ہوا ہے۔ آنحضور ﷺ نے زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھا تو وہ واقعی (سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی) عتبہ بن ابی وقاص کی صورت تھا، لیکن آنحضور ﷺ نے (قانون شریعت کے مطابق) فیصلہ یہ کیا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارے ہی ساتھ رہے گا، یہ تمہارا بھائی ہے، کیونکہ یہ تمہارے والد کے فراش پر (یعنی اس کی باندی کے بطن سے) پیدا ہوا ہے لیکن دوسری طرف (ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا سے جو زمعہ کی صاحبزادی تھیں) فرمایا، سودہ! اس لڑکے سے پردہ کیا کرنا، کیونکہ آپ ﷺ نے اس لڑکے میں عتبہ بن ابی وقاص کی شباہت پائی تھی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا لڑکا ''فراش'' کے تحت ہوتا ہے، اور زنا کرنے والے کے حصے میں پتھر ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آخری ٹکڑے کو بہت بلند آواز سے بیان کیا کرتے تھے۔ (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے۔)

(۱۴۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلٰی اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ یَسْتَشْفِعُوْنَه' قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا کَلَّمَه'

۱۴۴۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ غزوہ فتح (مکہ) کے موقعہ پر ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے عہد میں چوری کر لی تھی۔ اس عورت کی قوم گھبرائی ہوئی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تا کہ وہ آنحضور ﷺ سے اس کی سفارش کر دیں

سَامَةُ فِيْهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ فَقَالَ اَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِاللّٰهِ قَالَ
سَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ
امَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَثْنٰى
عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَاَهْلُه' ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ
لنَّاسَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ
رَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ
وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ
تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَ تَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَآئِشَةُ
فَكَانَتْ تَاْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(کہ اس کا ہاتھ سزا کے طور پر نہ کاٹا جائے) عروہ نے بیان کیا کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں آنحضور ﷺ سے گفتگو کی تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا، تم مجھ سے اللہ کی قائم کردہ ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے، یارسول اللہ (ﷺ)! پھر دوپہر کے بعد آنحضور ﷺ نے صحابہؓ کو خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، امابعد، تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوگئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کوئی کمزور چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کرتے، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، اگر فاطمہؓ بنت محمد بھی چوری کرلے تو میں اسکا بھی ہاتھ کاٹوں گا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے اس عورت کے لئے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ پھر انہوں نے صدق دل سے توبہ کرلی اور شادی بھی کرلی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعد میں وہ میرے یہاں آتی تھیں اور کوئی ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کردیتی۔

(۱۴۴۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُجَاشِعٌ
قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخِيْ بَعْدَ
الْفَتْحِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُكَ بِاَخِيْ لِتُبَايِعَه'
عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ اَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيْهَا
فَقُلْتُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُه' قَالَ اُبَايِعُه' عَلَى
الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيْتُ اَبَامَعْبَدٍ بَعْدُ
وَكَانَ اَكْبَرَ هُمَا فَسَاَلْتُه' فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ

۱۴۴۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نے بیان کیا اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے بھائی کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ (ﷺ)! میں اسے اس لئے لے کر حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ ﷺ ہجرت پر اس سے بیعت لے لیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا، ہجرت کرنے والے اس کی فضیلت وثواب کو حاصل کر چکے (اور اب مدینہ کی طرف، مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی) میں نے عرض کی، پھر آپ اس سے کس چیز کا عہد (بیعت) لیں گے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، ایمان، اسلام اور جہاد کا، پھر میں (مجاشع رضی اللہ عنہ کے بھائی) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ملا، آپ دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، میں نے آپ سے بھی اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجاشع نے حدیث ٹھیک طرح بیان کی۔

(۱۴۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا
الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ

۱۴۴۲۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان

النَّهْدِيّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ انْطَلَقْتُ بِاَبِىْ مَعْبَدٍ اِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لِيُبَايِعَه' عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا اُبَايِعُه' عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيْتُ اَبَامَعْبَدٍ فَسَاَلْتُه' فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ اَنَّه' جَآءَ بِاَخِيْهِ مُجَالِدٍ

سے ابوعثمان نہدی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ
(اپنے بھائی) ابو معبد رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت
حاضر ہوا، آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے۔ آنحضور ﷺ
فرمایا کہ ہجرت کی فضیلت وثواب تو ہجرت کرنے والوں کے ساتھ
ہو چکا، البتہ میں اس سے اسلام اور جہاد پر بیعت لیتا ہوں۔ پھر میں
ابو معبد رضی اللہ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں
فرمایا کہ مجاشع نے ٹھیک طرح حدیث بیان کی اور خالد نے ابوعثمان
واسطہ سے بیان کی، ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنے بھائی مجا
رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے تھے۔

(۱۴۴۳) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اُهَاجِرَ اِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَاِنْ وَجَدْتَّ شَيْئًا وَاِلَّا رَجَعْتَ وَقَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَاهِجْرَةَ الْيَوْمَ اَوْبَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَه'

۱۴۴۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر
اور ان سے مجاہد نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ م
ارادہ ہے کہ شام ہجرت کر جاؤں۔ فرمایا، اب ہجرت باقی نہیں رہی، جہ
ہی باقی رہ گیا ہے، اس لئے جاؤ، اور خود کو پیش کرو، اگر تم نے کچھ پالیا
فبہا ورنہ واپس آجانا۔ نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی، انہیں
ابو بشر نے خبر دی، انہوں نے مجاہد سے سنا کہ جب میں نے ابن عمر رض
اللہ عنہ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں ر
یا (فرمایا کہ) رسول اللہ ﷺ کے بعد، سابقہ حدیث کی طرح۔

(۱۴۴۴) حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْعَمْرٍو وَالْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عُبَيْدَةَ ابْنِ اَبِىْ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيّ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

۱۴۴۴۔ مجھ سے اسحاق بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ ب
حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو عمرو اوزاعی نے حدیث بیا
کی، ان سے عبیدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر مکی نے کہ عبدا
بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں
رہی۔

(۱۴۴۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَآئِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَاَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ اَحَدُهُمْ بِدِيْنِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يُّفْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ اَظْهَرَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّه' حَيْثُ شَآءَ

۱۴۴۵۔ ہم سے اسحاق بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حم
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان
عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رض
اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا عبید نے ان سے ہجرت کے متعلق پوچ
تو انہوں نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ پہلے مسلمان اپنے دی
کی خاطر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف پناہ کے لئے آتے تھے، اس
خوف سے کہ کہیں دین کے معاملے میں فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، اب

وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ

لئے اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے تو مسلمان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے، اب تو خلوص نیت کے ساتھ جہاد باقی رہ گیا ہے۔ ❶

(۱۴۴۶) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَلَمْ تَحْلِلْ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَاتَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَابُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوْتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هٰذَا اَوْنَحْوِ هٰذَا رَوَاهُ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انہیں حسن بن مسلم نے خبر دی اور انہیں مجاہد نے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا، جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق کی تھی اسی دن اس نے مکہ کے باحرمت علاقہ قرار دیا تھا، پس یہ شہر اللہ کے حکم کے مطابق قیامت تک کے لئے باحرمت ہے، مجھ سے پہلے کبھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، اور میرے لئے بھی صرف ایک متعین اور محدود وقت کے لئے حلال ہوا تھا، یہاں (حدود حرم) کے شکار کے قابل جانور نہ بھڑکائے جائیں، یہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں، نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے اور یہاں پر گری پڑی چیز اس شخص کے سوا جو اعلان کا ارادہ رکھتا ہو اور کسی کے لئے اٹھانی جائز نہیں۔ اس پر عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! اذخر (گھاس) کا مستثنیٰ کر دیجئے، کیونکہ سناروں کے لئے اور مکانات (کی تعمیر وغیرہ) کے لئے یہ ضروری ہے۔ آنحضور ﷺ خاموش ہو گئے پھر فرمایا، اذخر اس حکم سے مستثنیٰ ہے، اس کا (کاٹنا) حلال ہے۔ اور ابن جریج سے روایت ہے، انہیں عبدالکریم نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، سابقہ حدیث کی طرح، بمثلھا یا نحو ھذا (راوی کو شک ہے) اس کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی ہے۔

باب ۵۲۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْاَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ

۵۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور حنین کے دن جب کہ تم کو اپنی کثرت تعداد پر غرہ ہو گیا تھا، پھر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی، پھر تم پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوئے، اس کے بعد اللہ نے اپنی طرف سے تسلی نازل کی، غفور رحیم تک

❶ جن حضرات نے ہجرت کے متعلق صحابہؓ سے سوال کیا وہ اسلامی حکومت کے تحت ہی رہتے تھے اور چونکہ دینی آزادی مکہ میں حاصل نہیں تھی، اس لئے وہاں سے ہجرت کا حکم ہوا تھا اور ہجرت کا مقصد بھی یہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلی ہجرت حبشہ کی طرف ہوئی۔ جہاں اس کے سوا کہ انہیں عبادت کی آزادی ہو اور کچھ بھی نہیں تھا۔ مدینہ بھی ابتداء میں کوئی دارالاسلام نہیں تھا۔ جن حضرات نے سوال کیا ان کا مقصد اسلامی مملکت ہی کے حدود میں ہجرت کرنا تھا۔ ہجرت کا منشاء کیونکہ اس سے حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے اس کی ممانعت کی گئی۔ دارالکفر سے ہجرت کا سوال ہی ان حضرات نے نہیں اٹھایا تھا۔

رَّحِيْمٌ

(١٤٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ. حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ رَاَيْتُ بِيَدِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ شَهِدْتَّ حُنَيْنًا قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ

۱۴۴۷۔ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل نے خبر دی۔ بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم کا نشان دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ زخم اس وقت آیا تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک تھا، میں نے کہا، آپ حنین میں شریک تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس سے پہلے (بھی کئی غزوات میں شریک ہو چکا تھا۔)

(١٤٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَااَبَاعُمَارَةَ اَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَاَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرَاْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُوْلُ اَنَاالنَّبِيُّ لَاكَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

۱۴۴۸۔ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کے یہاں ایک شخص آیا تھا اور ان سے کہنے لگا تھا کہ اے ابوعمارہ! کیا آپ نے حنین کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انہوں نے فرمایا، میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ البتہ جو لوگ قوم میں جلد باز تھے، انہوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تھا، پس قبیلہ ہوازن والوں نے ان پر تیر برسائے۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ، آنحضور ﷺ کے سفید خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آنحضور ﷺ فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

(١٤٤٩) حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قِيْلَ لِلْبَرَآءِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوْا رُمَاةً فَقَالَ اَنَاالنَّبِيُّ لَاكَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

۱۴۴۹۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں سن رہا تھا، کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انہوں نے فرمایا جہاں تک حضور اکرم ﷺ کا تعلق ہے تو آپ ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری تھے۔ وہ (کفار) تیر انداز تھے۔ آنحضور ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا تھا، میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

(١٤٥٠) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَّاِنَّا لَمَّا

۱۴۵۰۔مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، اور ان سے قبیلہ قیس کے ایک صاحب نے سوال کیا تھا کہ کیا آپ لوگ نبی کریم ﷺ کو غزوہ حنین میں چھوڑ کر بھاگ پڑے تھے؟ انہوں نے فرمایا لیکن حضور اکرم ﷺ اپنی جگہ

حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوْا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لاكذب قَالَ اسرائيل وزُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ

سے نہیں ہٹے تھے۔قبیلہ ہوازن کے لوگ تیرانداز تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے۔ پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا، میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر تشریف رکھے ہوئے تھے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے، آنحضور ﷺ فرما رہے تھے، میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔ اسرائیل اور زہیر نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ اپنے خچر سے اتر گئے تھے (اور اللہ کی مدد کی دعا کی تھی۔)

(۱۴۵۱) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ لَيْثٌ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّحَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَّزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يُّرَدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَانَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ اَنْظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَآدٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۴۵۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے۔ ح۔ اور مجھ سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے نے حدیث بیان کی کہ محمد بن شہاب نے بیان کیا اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور انہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ان کا مال (جو مسلمانوں کے پاس غنیمت کے طور پر آیا تھا) اور ان کے (قبیلے کے) قیدی انہیں واپس دے دیئے جائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جیسا کہ آپ لوگ دیکھ رہے ہیں، میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، اس لئے آپ لوگ ایک ہی چیز پسند کر لیجئے، یا قیدی یا مال (دونوں چیزیں واپس نہیں ہو سکتیں) میں نے آپ ہی لوگوں کے خیال سے (قیدیوں کی تقسیم میں) تاخیر کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے طائف سے واپس ہو کر تقریباً دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ آخر جب ہوازن پر یہ واضح ہو گیا کہ آنحضور ﷺ انہیں صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے تو انہوں نے کہا کہ پھر ہم اپنے (قبیلے کے) قیدیوں کی واپسی چاہتے ہیں، چنانچہ آنحضور ﷺ نے مسلمانوں کو خطاب کیا، اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا کرنے کے بعد فرمایا، امابعد، تمہارے بھائی (قبیلہ ہوازن) توبہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں، اور میری رائے ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں، اس لئے جو شخص (بلا کسی دنیاوی صلہ کے) اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے اور جو لوگ اپنا حصہ نہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِیْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَآءُ كُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآءُ هُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا هٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْ سَبْیِ هَوَازِنَ

چھوڑنا چاہتے ہوں، وہ یوں کرلیں کہ اس کے بعد جو سب سے پہلے غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عنایت فرمائے اس میں سے ہم انہیں اس کے بدلہ میں دے دیں تو وہ ان کے قیدی واپس کردیں۔ تمام صحابہؓ نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم خوشی سے (بلا کسی بدلہ کے) واپس کرنا چاہتے ہیں لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا، اس طرح ہمیں اس کا امتیاز نہیں ہوا کہ کس نے اپنی خوشی سے واپس کیا ہے اور کس نے نہیں، اس لئے سب لوگ واپس جائیں اور تمہارے نمائندے تمہارا معاملہ ہمارے پاس لائیں۔ چنانچہ سب حضرات واپس آگئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی، پھر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سب نے خوشی اور بشاشت قلب کے ساتھ اجازت دی ہے۔ یہی وہ حدیث جو مجھے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق پہنچی ہے۔

(۱۴۵۲) حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَاَلَ عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهٗ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اِعْتِكَافٍ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَآئِهٖ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ وَّحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۵۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اح۔ اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم غزوہ حنین سے واپس ہو رہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اپنی ایک نذر کے متعلق پوچھا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں اعتکاف کی مانی تھی، اور آنحضور ﷺ نے انہیں اسے پورا کرنے کا حکم دیا۔ اور بعض (احمد بن عبدہ ضبی) نے حماد کے حوالہ سے روایت بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اور اس کی روایت جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے ایوب کے واسطہ سے کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ، نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۱۴۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ

۱۴۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے، انہیں عمر بن کثیر بن افلح نے، انہیں ابوقتادہ کے مولا ابو محمد نے، اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی، میں نے دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا ہے، میں نے پیچھے سے اس کی گردن پر تلوار ماری اور اس کی زرہ کاٹ ڈالی، اب وہ مجھ پر پلٹ پڑا اور مجھے اتنی زور

فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَّجَدْتُّ
مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ
فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ
فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ
يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ
فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ
مِنِّيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ
مِّنْ اُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ
مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي
الْاِسْلَامِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰى اَبِيْ
قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ
اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِّنَ
الْمُشْرِكِيْنَ وَاٰخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَخْتِلُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ
لِيَقْتُلَهٗ فَاَسْرَعْتُ اِلَى الَّذِيْ يَخْتِلُهٗ فَرَفَعَ يَدَهٗ
لِيَضْرِبَنِيْ وَاَضْرِبَ يَدَهٗ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ اَخَذَنِيْ
فَضَمَّنِيْ ضَمًّا شَدِيْدًا حَتّٰى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَ
فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَتَلْتُهٗ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ
وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَاِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ
فَقُلْتُ لَهٗ مَاشَاْنُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ تَرَاجَعَ
النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ بَيِّنَةً عَلٰى
قَتِيْلٍ قَتَلَهٗ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ لِاَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلٰى
قَتِيْلِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَّشْهَدُ لِيْ فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَالِيْ

سے بھینچا کہ موت کی بو مجھے آنے لگی، آخر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ پھر
میری ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے پوچھا، لوگوں کو کیا ہو گیا
ہے؟ انہوں نے فرمایا یہی اللہ عزوجل کا فیصلہ ہے۔ پھر مسلمان پلٹے
اور (جنگ ختم ہونے کے بعد) حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا جس
نے کسی مشرک کو قتل کیا ہو اور اس کے لئے کوئی شاہد بھی رکھتا ہو تو اس کا
تمام سامان وہتھیار اسے ملے گا۔ میں نے (کھڑے ہو کر) کہا میرے
لئے کون گواہی دے گا؟ پر میں بیٹھ گیا۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ نے
دوبارہ یہی فرمایا۔ اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرے لئے
کون گواہی دے گا؟ اور پھر بیٹھ گیا، آنحضور ﷺ نے پھر اپنا فرمان دہرایا
تو میں اس مرتبہ بھی کھڑا ہوا۔ آنحضور ﷺ نے اس مرتبہ فرمایا، کیا بات
ہے؟ ابوقتادہ! میں نے آپ ﷺ کو بتایا تو ایک صاحب نے کہا کہ یہ سچ
کہتے ہیں اور ان کے مقتول کا ساز و سامان میرے پاس ہے، آپ ﷺ
میرے حق میں انہیں راضی کر دیں (کہ سامان مجھ سے نہ لیں) اس پر
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، انہیں، خدا کی قسم، اللہ کے شیروں میں سے
ایک شیر، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے لڑتا ہے، آنحضور
ﷺ اس کا حق تمہیں ہرگز نہیں دے سکتے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ سچ
کہا، تم سامان ابوقتادہ کو دے دو۔ انہوں نے سامان مجھے دے دیا۔ میں
نے اس سامان سے قبیلہ بنوسلمہ میں ایک باغ خریدا۔ اسلام کے بعد یہ
میرا پہلا مال تھا جسے میں نے حاصل کیا تھا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان
سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن کثیر بن افلح نے،
ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا ابومحمد نے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا، غزوۂ حنین کے موقعہ پر میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک
مسلمان سے دست و گریبان تھا اور ایک دوسرا مشرک پیچھے سے مسلمان کو
قتل کرنے کے لئے گھات لگا رہا تھا، پہلے تو میں اسی کی طرف بڑھا۔ اس
نے اپنا ہاتھ مجھے مارنے کے لئے اٹھایا تو میں نے اس کے ہاتھ پر وار
کر کے کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ مجھ سے چمٹ گیا اور اتنی زور سے مجھے
بھینچا کہ میں ڈر گیا۔ آخر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور ڈھیلا پڑ گیا۔ میں نے
اسے دھکا دے کر قتل کر دیا۔ اور مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی اور میں بھی
ان کے ساتھ بھاگ پڑا، لوگوں میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نظر آئے تو
میں نے ان سے پوچھا، لوگ بھاگ کیوں رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا

فَذَكَرْتُ اَمْرَه' لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ سَلَاحُ هٰذَا الْقَتِيْلِ الَّذِىْ يَذْكُرُ عِنْدِىْ فَاَرْضِهٖ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ كَلَّالَا يُعْطِهٖ اُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعَ اَسَدًا مِّنْ اَسَدِاللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَّاهُ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ اَوَّلَ مَالٍ تَاَثَّلْتُه' فِى الْاِسْلَامِ

کہ اللہ تعالیٰ کا یہی فیصلہ تھا۔ پھر لوگ آنحضور ﷺ کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس پر دلیل قائم کر دے گا کہ کسی مقتول کو اسی نے قتل کیا ہے تو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا۔ میں اپنے مقتول پر شاہد کے لئے اٹھا، لیکن مجھے کوئی شاہد دکھائی نہیں دیا۔ آخر میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے سامنے ایک صورت آئی، میں نے اپنے معاملے کی اطلاع حضور اکرم ﷺ کو دی۔ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ ان کے مقتول کا ہتھیار میرے پاس ہے، آپ میرے حق میں انہیں راضی کر دیں۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہرگز نہیں، اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ کر جو اللہ اور اس کے رسول کیلئے جنگ کرتا ہے، قریش کے ایک بزدل کو؟ آنحضور ﷺ نہیں دے سکتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ آنحضور کھڑے ہوئے اور مجھے وہ سامان عطا فرمایا۔ میں نے اس سے ایک باغ خریدا، اور یہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

باب ۵۲۳. غَزَاةِ اَوْطَاسٍ

۵۲۳۔ غزوۂ اوطاس۔

(۱۴۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقِىَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَه' قَالَ اَبُوْمُوْسٰى وَبَعَثَنِىْ مَعَ اَبِىْ عَامِرٍ فَرُمِىَ اَبُوْعَامِرٍ فِىْ رُكْبَتِهٖ رَمَاهُ جُشَمِىٌّ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَه' فِىْ رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَاعَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِىَ الَّذِىْ رَمَانِىْ فَقَصَدْتُ لَه' فَلَحِقْتُه' فَلَمَّا رَاٰنِىْ وَلّٰى فَاتَّبَعْتُه' وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَه' اَلَا تَسْتَحِىْ اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُه' ثُمَّ قُلْتُ لِاَبِىْ عَامِرٍ قَتَلَ اللّٰهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُه' فَنَزَا مِنْهُ الْمَآءُ قَالَ يَاابْنَ اَخِىْ اَقْرِئِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ وَقُلْ لَه' اسْتَغْفِرْ لِىْ وَاسْتَخْلَفَنِىْ اَبُوْعَامِرٍ عَلَى النَّاسِ

۱۴۵۴۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک دستے کے ساتھ ابوعامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔ اس معرکے میں درید بن الصمۃ سے مڈبھیڑ ہوئی۔ درید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دی، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوعامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آنحضور ﷺ نے مجھے بھی بھیجا تھا۔ ابوعامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر آ کر لگا۔ بنی جشم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں اتار دیا تھا۔ میں ان کے پاس پہنچا اور عرض کی، چچا! یہ تیر آپ پر کس نے پھینکا ہے؟ انہوں نے مجھے اشارے سے بتایا کہ وہ میرا قاتل، جس نے مجھے نشانہ بنایا تھا، میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگ پڑا، میں نے اس کا پیچھا کیا اور یہ کہتا جاتا تھا، تجھے شرم نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیا۔ میں نے اسے قتل کر دیا اور ابوعامر سے جا کر کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کروا دیا۔

فَمَكُثَ يَسِيْرًا ثُم مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى سَرِيْرٍ مُرَمَّلٍ وَّعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ بِظَهْرِهٖ وَجَنْبَيْهِ فَاَخْبَرْتُه' بِخَبَرِنَا وَخَبَرَ اَبِيْ عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَه' اسْتَغْفِرْ لِيْ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ وَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيْ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَه' وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِيْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰى لِاَبِيْ مُوْسٰى

انہوں نے فرمایا کہ (گھٹنے میں سے) تیر نکال لو۔ میں نے نکال لیا تو اس سے خون جاری ہو گیا۔ پھر انہوں نے فرمایا، بھتیجے! حضور اکرم ﷺ کو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں واپس ہوا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چار پائی پر تشریف رکھتے تھے، اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ ﷺ کی پیٹھ اور پہلو پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے اپنے اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انہوں نے استغفار کے لئے عرض کیا ہے، آنحضور ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما، میں نے آپ ﷺ کی بغل کی سفیدی (جب آپ ﷺ دعا کر رہے تھے) دیکھی۔ پھر آنحضور ﷺ نے دعا کی، اے اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عنایت فرما، میں نے عرض کی، اور میرے لئے بھی اللہ سے مغفرت طلب فرما دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہوں کو معاف فرما۔ اور قیامت کے دن اسے اچھا مقام عنایت فرما۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لئے تھی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے۔

باب ۵۲۴. غَزْوَةِ الطَّآئِفِ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ قَالَه' مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ

۵۲۴۔ غزوۂ طائف، شوال ۰۸ ہجری میں موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

(۱۴۵۵) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُه' يَقُوْلُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ يَاعَبْدَاللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّآئِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَدْخُلَنَّ هٰٓؤُلَآءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هِيْتٌ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرٌ

۱۴۵۵۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، انہوں نے سفیان سے سنا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ان کی والدہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا پھر آنحضور ﷺ نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! دیکھو، اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح تمہیں عنایت فرمائی تو غیلان کی بیٹی کو نہ چھوڑنا، وہ جب سامنے آتی ہے تو چار بل دکھائی دیتے ہیں اور جب مڑتی ہے تو آٹھ دکھائی دیتے ہیں۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا، یہ شخص اب تمہارے گھروں میں نہ آیا کرے۔ ابن عیینہ نے بیان کیا کہ ابن جریج نے فرمایا، اس مخنث کا نام ہیت تھا۔ ہم سے محمود

الطَّآئِفَ یَوْمَئِذٍ

نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اسی طرح اور یہ اضافہ کیا ہے کہ آنحضور ﷺ اس وقت طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

(۱۴۵۷) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِالْاَعْمٰی عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ یَنَلْ مِنْھُمْ شَیْئًا قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَثَقُلَ عَلَیْھِمْ وَقَالُوْا نَذْھَبُ وَلَا نَفْتَحُہٗ وَقَالَ مَرَّۃً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَی الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَھُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَاَعْجَبَھُمْ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْیَانُ مَرَّۃً فَتَبَسَّمَ قَالَ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الْخَبَرَ کُلَّہٗ

۱۴۵۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابوالعباس شاعر اعمٰی نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا اور کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے۔ صحابہ کے لئے یہ مرحلہ بڑا شاق تھا۔ انہوں نے کہا کہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں! (راوی نے) ایک مرتبہ (نذھب کے بجائے) نقفل کا لفظ استعمال کیا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لئے آجاؤ۔ صحابہؓ صبح سویرے ہی آگئے، لیکن ان کی بہت بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ اب پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ صحابہؓ نے اسے بہت پسند کیا۔ آنحضور ﷺ اس پر ہنس پڑے۔ اور سفیان نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ مسکرا دیئے۔ بیان کیا کہ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، اس پوری خبر کی۔

(۱۴۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَّھُوَ اَوَّلُ مَنْ رَّمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَبَابَکْرَۃَ وَکَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِیْ اُنَاسٍ فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ وَقَالَ ھِشَامٌ وَّاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ اَوْاَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَّاَبَابَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَھِدَ عِنْدَکَ رَجُلَانِ حَسْبُکَ بِھِمَا قَالَ اَجَلْ اَمَّا اَحَدُ ھُمَا فَاَوَّلُ مَنْ رَّمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنَزَلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۴۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے بیان کیا، انہوں نے ابوعثمان سے سنا، کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تھا اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے، جو طائف کے قلعہ پر چند مسلمانوں کے ساتھ چڑھے تھے اور اس طرح نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص، جانتے ہوئے اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے گا تو جنت اس پر حرام ہے۔ اور ہشام نے بیان کیا اور انہیں معمر نے خبر دی، انہیں عاصم نے، انہیں ابوالعالیہ یا ابوعثمان نہدی نے (راوی کو شبہ تھا)، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عاصم نے بیان کیا کہ میں نے (ابوالعالیہ یا ابوعثمان نہدی سے) کہا، آپ سے یہ روایت

ثَالِثَ ثَلٰثَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ مِنَ الطَّائِفِ

ایسے دو اصحاب (سعد اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما) نے بیان کی ہے کہ یقین کے لئے انہیں کی شخصیتیں کافی ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ یقیناً، ان میں سے ایک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے (ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) وہ ہیں جو بائیس افراد کو ساتھ لے کر طائف کے (قلعہ پر چڑھے اور اس طرح) آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(۱۴۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُلِيْ مَاوَعَدْ تَنِيْ فَقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰى فَا قْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَآءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا فَاَ فْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَآئِفَةً

۱۴۵۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے قریب ہی تھا، جب آپ جعرانہ سے، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے، اتر رہے تھے، آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی عرصہ میں آنحضور ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کیوں نہیں کرتے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو۔ اس پر وہ اعرابی بولا، بشارت تو آپ مجھے بہت دے چکے! پھر آنحضور ﷺ نے چہرہ مبارک ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف پھیرا۔ آپ ﷺ بہت غصے میں معلوم ہو رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا، اس نے بشارت واپس کر دی، اب تم دونوں اسے قبول کر لو، ان دونوں حضرات نے عرض کی، ہم نے قبول کی۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور اسی میں کلی کی اور (ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما سے) فرمایا کہ اس کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال دو اور بشارت حاصل کرو۔ ان دونوں حضرات نے پیالہ لے لیا اور ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ پردہ کے پیچھے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی فرمایا کہ اپنی ماں کے لئے بھی کچھ چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان حضرات نے ان کے لئے بھی ایک حصہ چھوڑ دیا۔

(۱۴۶۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَخْبَرَاَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ مَعَهٗ فِيْهِ نَاسٌ مِنْ

۱۴۶۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی، انہیں صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، کاش میں رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھ سکتا جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ جعرانہ میں قیام پذیر تھے، آپ ﷺ کے لئے ایک کپڑے کا سایہ کر دیا گیا تھا اور اس میں چند صحابہ بھی

اَصْحَابِهٖ اِذْ جَآءَهٗ اَعْرَابِیٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِیْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَاتَضَمَّخَ بِالطِّيْبِ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰی يَعْلٰی بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَ فَجَآءَ يَعْلٰی فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِیْ يَسْاَلُنِیْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَاُتِیَ بِهٖ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِیْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّكَ

آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آئے، وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے، خوشبو میں بسا ہوا۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ)! ایک ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جو اپنے جبہ میں خوشبو لگانے کے بعد عمرہ کا احرام باندھے؟ فوراً ہی عمر رضی اللہ عنہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو آنے کے لئے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ حاضر ہوگئے اور اپنا سر (آنحضور ﷺ کو دیکھنے کے لئے) اندر کر لیا۔ آنحضور ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہورہا تھا۔ اور زور زور سے سانس چل رہا تھا۔ (ثقل وحی کی وجہ سے) تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی، پھر ختم ہوگئی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ابھی عمرہ کے متعلق جس نے مجھ سے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ انہیں تلاش کر کے لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو خوشبو تم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور جبہ اتار دو، اور پھر عمرہ میں وہی اعمال کرو (طواف وسعی) جو حج میں کرتے ہو۔

(۱۴۶۱) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰی عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِی النَّاسِ فِی الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَكَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا اِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَااَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِیْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ قَالَ مَايَمْنَعُكُمْ اَنْ تُجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ

۱۴۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے، ان سے عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو غنیمت دی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کی تقسیم مؤلفۃ القلوب (کمزور ایمان کے لوگ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے) میں کردی اور انصار کو اس میں سے کچھ نہیں دیا۔ غالباً اس کا انہیں ملال ہوا کہ وہ مال جو آنحضور ﷺ نے دوسروں کو دیا انہیں نہیں دیا۔ آنحضور ﷺ نے اس کے بعد انہیں خطاب کیا اور فرمایا اے معشر انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا، پھر تمہاری اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ ہدایت کی، اور تم میں باہم دشمنی اور نااتفاقی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تم میں باہم محبت والفت پیدا کی اور تم محتاج تھے، اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں غنی اور بے نیاز کیا۔ آنحضور ﷺ کے ایک ایک جملے پر انصارؓ کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری باتوں کا جواب دینے سے تمہیں کون چیز مانع رہی؟ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے ہر ارشاد پر انصارؓ عرض کرتے جاتے کہ اللہ اور رسول ﷺ کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو مجھ سے اس طرح بھی کہہ سکتے

تھے (کہ آپ آئے تو لوگ آپ کو جھٹلا رہے تھے۔ لیکن ہم نے آپ کی تصدیق کی وغیرہ) کیا تم اس پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ جب لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جا رہے ہوں گے تو تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لئے جا رہے ہو گے؟ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد بن جاتا، لوگ خواہ کسی گھاٹی یا وادی میں چلیں، میں تو انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا، انصار اس کپڑے کی طرف ہیں جو ہمیشہ جسم سے لگا رہتا ہے اور دوسرے لوگ اوپر کے کپڑے کی طرح ہیں، تم لوگ (انصار) دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، تم اس وقت صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آ ملو۔

(۱۴۶۲) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآاَفَآءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَ يَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاحَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَآءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا رُءَ وَسَاءُ نَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا نَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمْ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ

۱۴۶۲۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ جب قبیلہ ہوازن کے مال میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو دینا تھا وہ دیا تو انصار کے چند افراد کو رنج و ملال ہوا۔ کیونکہ آنحضور ﷺ نے کچھ افراد (مؤلفۃ القلوب) کو سو سو اونٹ دے دیئے تھے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اللہ اپنے رسول اللہ ﷺ کی مغفرت کرے، قریش کو آپ عنایت فرما رہے ہیں اور ہم کو نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کی یہ بات حضور اکرم ﷺ کے سامنے نقل ہوئی تو آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک خیمے میں انہیں جمع کیا، ان کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو بھی آپ ﷺ نے نہیں بلایا تھا۔ جب سب حضرات جمع ہو گئے تو آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا، تمہاری جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انصار کے جو سمجھ دار افراد تھے انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! جو لوگ ہمارے معزز اور سردار ہیں۔ انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے، البتہ ہمارے کچھ افراد جو ابھی نو عمر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت کرے۔ قریش کو آپ ﷺ دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں، اس طرح میں ان کی تالیف قلب کرتا ہوں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو مال و دولت ساتھ

لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُوْنَ اُثْرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوْا

لے جائیں اور تم نبی ﷺ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاؤ، خدا گواہ ہے کہ جو چیز تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے جا رہے ہیں۔ انصار نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا، میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس وقت صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آملو، میں حوض پر ملوں گا۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن انصار نے صبر نہیں کیا (آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد۔)

(۱۴۶۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَغَضِبَتِ الْاَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ

۱۴۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے زمانہ میں آنحضور ﷺ نے قریش میں (حنین) کی غنیمت کی تقسیم کردی۔ انصار اس سے اور رنجیدہ ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا تم اس پر خوش اور راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم اپنے ساتھ رسول ﷺ کو لے جاؤ۔ انصارؓ نے عرض کی کہ ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دوسرے کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔

(۱۴۶۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقٰى هَوَازِنَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ الْاٰفٍ وَّالطُّلَقَآءُ فَاَدْبَرُوْا قَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَعْطَى الطُّلَقَآءَ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوْا فَدَعَاهُمْ فَاَدْخَلَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ

۱۴۶۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، انہیں ہشام بن زید بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حنین میں جب قبیلہ ہوازن سے جنگ شروع ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے ساتھ دس ہزار فوج تھی (صحابہ کی اور) قریش کے وہ لوگ بھی ساتھ تھے جنہیں فتح مکہ کے بعد آنحضور ﷺ نے چھوڑ دیا تھا۔ پھر سب نے پیٹھ پھیر لی، آنحضور ﷺ نے پکارا، اے معشر انصار! انہوں نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے ہر حکم کی تکمیل کے لئے، ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے سامنے ہیں! پھر آنحضور ﷺ اپنی سواری سے اتر گئے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکین کو شکست ہوگئی، جن لوگوں کو آنحضور ﷺ نے فتح مکہ کے بعد چھوڑ دیا تھا۔ اور مہاجرین کو آنحضور ﷺ نے دیا لیکن انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصارؓ نے اپنے ملال کا اظہار کیا تو آنحضور ﷺ نے انہیں بلایا اور ایک خیمہ میں جمع کیا، پھر فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بکرے اور اونٹ اپنے

ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ لے جاؤ، آنحضور ﷺ نے فرمایا، اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلنا پسند کروں گا۔

(۱۴۶۵) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّ مُصِيْبَةٍ وَّ اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَ هُمْ وَاَتَاَ لَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْشِعْبَ الْاَنْصَارِ

۱۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور فرمایا کہ قریش کے کفر اور مصائب کا دور ابھی ختم ہوا ہے، میرا مقصد صرف ان کی دلجوئی اور تالیف قلب تھا۔ کیا تم اس پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر اپنے ساتھ جائیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے گھر لے جاؤ۔ سب حضرات بولے، کیوں نہیں (ہم اس پر راضی ہیں)۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

(۱۴۶۶) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَا اَرَادَبِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ رَحِمَ اللّٰهِ عَلٰى مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

۱۴۶۶۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کر رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے (جو منافق تھا) کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انہیں اس سے بھی زیادہ ایذاء پہنچائی گئی تھی اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

(۱۴۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا اَعْطَى الْاَقْرَعَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَّا اُرِيْدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

۱۴۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے چند افراد کے ساتھ ترجیحی معاملہ کیا، چنانچہ اقرع بن حابس کو (جو مؤلفۃ القلوب میں سے تھے) سو ۱۰۰ اونٹ دیئے۔ عیینہ بن حصن فزاری کو بھی اتنے ہی دیئے اور اسی طرح دوسرے اشراف عرب کو دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی خیال نہیں کیا گیا ہے (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے کہا کہ میں اس

کی خبر رسول اللہ ﷺ کو کروں گا۔ (جب آنحضور ﷺ نے یہ کلمہ سنا تو) فرمایا، اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ایذاء پہنچائی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔

(۱۴۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطْفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ اٰلَافٍ وَّمِنَ الطُّلَقَآءِ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهٗ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَآءَيْنِ لَمْ يُخْلِطْ بَيْنَهُمَا الْتَفَتَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَآءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَآءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا كَانَتْ شَدِيْدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَيُعْطِي الْغَنِيْمَةَ غَيْرَنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَاحَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامٌ يَااَبَاحَمْزَةَ وَاَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَاَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ

۱۴۶۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ ہوازن اور غطفان اپنے مویشی اور بال بچوں کو ساتھ لے کر جنگ کے لئے نکلے۔ اس وقت آنحضور ﷺ کے ساتھ جو لشکر تھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جنہیں آنحضور ﷺ نے فتح مکہ کے بعد معاف کر دیا تھا۔ پھر سب نے پیٹھ پھیر لی اور حضور اکرم ﷺ تنہا رہ گئے، اس دن آنحضور ﷺ نے دو (۲) مرتبہ پکارا، دونوں پکار ایک دوسرے سے الگ الگ تھیں، آپ ﷺ نے دائیں طرف متوجہ ہو کر پکارا، اے معشر انصار! انہوں نے جواب دیا ہم حاضر ہیں، یارسول اللہ آپ کو بشارت ہو ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ ﷺ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی، اے معشر انصار! انہوں نے بھی جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ ﷺ! بشارت ہو ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ آنحضور ﷺ اس وقت ایک سفید خچر پر سوار تھے پھر آپ ﷺ اتر گئے اور فرمایا، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، انجام کار مشرکین کو شکست ہوئی اور اس لڑائی میں بہت زیادہ غنیمت حاصل ہوئی۔ آنحضور ﷺ نے اسے مہاجرین میں اور ان قریشیوں میں جنہیں فتح مکہ کے موقعہ پر آپ ﷺ نے معاف کر دیا تھا، تقسیم کر دیا۔ انصار کو اس میں سے کچھ نہیں عطا فرمایا۔ انصار (کے بعض نوجوان قسم کے افراد) نے کہا کہ جب سخت وقت آتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمت دوسروں کو دے دی جاتی ہے۔ یہ بات حضور اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے انصار کو ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا، اے معشر انصار! کیا وہ بات صحیح ہے جو تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہوئی ہے؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے معشر انصار! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر لے جاؤ؟ انصار نے عرض کی، ہم اسی پر راضی اور خوش ہیں۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کی گھاٹی

میں چلنا پسند کروں گا۔ اس پر ہشام نے پوچھا، اے ابوحمزہ! کیا آپ وہاں موجود تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں آنحضور ﷺ سے جدا ہی کب ہوتا تھا۔

باب ۵۲۵ . السَّرِيَّةِ الَّتِيْ قِبَلَ نَجْدٍ

۵۲۵۔ نجد کی طرف مہم کی روانگی۔

(۱۴۶۹) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيْهَا فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّنُفِّلْنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيْرًا

۱۴۶۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک مہم روانہ کی۔ میں بھی اس میں شریک تھا۔ اس میں ہمارا حصہ (مال غنیمت میں) بارہ بارہ اونٹ تھا اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ اس طرح ہم تیرہ اونٹ ساتھ لے کر واپس ہوئے۔

باب ۵۲۶ . بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ

۵۲۶۔ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔

(۱۴۷۰) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّ حَدَّثَنِيْ نُعَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

۱۴۷۰۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی۔ ح۔ اور مجھ سے نعیم نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ لیکن انہیں ''اسلمنا'' (ہم اسلام لائے) کہنا نہیں آتا تھا، اس کے بجائے وہ ''صبانا، صبانا'' (ہم بے دین ہوگئے، یعنی اپنے آبائی دین سے) کہنے لگے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا، اور پھر ہم میں (جو اس مہم میں شریک تھے) سے ہر شخص کو اس کا قیدی دے دیا۔ پھر جب دن کا وقت ہوا تو انہوں نے ہم سب کو حکم دیا کہ ہم اپنے قیدیوں کو قتل کر دیں، میں نے کہا، خدا کی قسم، میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے۔ آخر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت حال کا تذکرہ کیا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! میں اس فعل سے برأت کرتا ہوں جو خالد نے کیا۔ دو مرتبہ آپ ﷺ نے یہ جملہ دہرایا۔

باب ۵۲۷ . سَرِيَّةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزِ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ اِنَّهَا

۵۲۷۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی رضی اللہ عنہما کی مہم پر روانگی سے سریۃ الانصار (انصار کی مہم) کہا جاتا تھا۔

سَرِیَّةُ الْاَنْصَارِ

(۱۴۷۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعْدُبْنُ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یُّطِیْعُوْهُ فَغَضِبَ فَقَالَ اَلَیْسَ اَمَرَكُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطِیْعُوْنِیْ قَالُوْا بَلٰی فَاجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا فَقَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْهَا فَقَالَ ادْخُلُوْهَا فَهَمُّوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ یُمْسِكُ بَعْضًا وَّیَقُوْلُوْنَ فَرَرْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوْا حَتّٰی خَمِدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْدَخَلُوْهَا مَاخَرَجُوْا مِنْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ

۱۴۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعد بن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعبدالرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی اور اس کا امیر ایک انصاری صحابیؓ کو بنایا اور مہم کے شرکاء کو حکم دیا کہ سب لوگ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ پھر امیر (کسی بات پر) غصہ ہوئے اور اپنے فوجیوں سے پوچھا کہ کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ سب نے کہا کہ دیا ہے انہوں نے کہا، تم سب لکڑیاں جمع کرو، انہوں نے لکڑیاں جمع کیں تو امیر نے حکم دیا کہ اس میں آگ لگاؤ انہوں نے آگ لگادی۔ اب انہوں نے حکم دیا کہ سب اس میں کود جاؤ، مہم میں شریک صحابہؓ کود جانا ہی چاہتے تھے کہ انہیں میں سے بعض نے بعض کو (جو کودنا چاہتے تھے) روکا اور کہا کہ ہم تو اس آگ ہی کے خوف سے رسول اللہ ﷺ کی پناہ میں آئے ہیں! ان باتوں میں وقت گذر گیا اور آگ بجھ گئی، اس کے بعد امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہوگیا۔ جب اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود جاتے تو پھر قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے، اطاعت وفرمانبرداری کا حکم نیک کاموں کے لئے ہے۔

باب ۵۲۸. بَعْثِ اَبِیْ مُوْسٰی وَمُعَاذٍ اِلَی الْیَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۵۲۸۔ حجۃ الوداع سے پہلے آنحضور ﷺ نے ابوموسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا۔

(۱۴۷۲) حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَامُوْسٰی وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی مِخْلَافٍ قَالَ وَ لِلْیَمَنِ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ یَسِّرَا وَّلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَافَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِذَا سَارَفِیْ اَرْضِهٖ كَانَ قَرِیْبًا مِّنْ صَاحِبِهٖ اَحْدَثَ بِهٖ عَهْدًافَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِیْ اَرْضِهٖ قَرِیْبًا مِّنْ صَاحِبِهٖ اَبِیْ مُوْسٰی فَجَآءَ یَسِیْرُ عَلٰی بَغْلَتِهٖ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْهِ وَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَیْهِ النَّاسُ

۱۴۷۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن (عامل بنا کر) بھیجا۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات کو اس کے ایک ایک صوبے میں بھیجا۔ بیان کیا کہ یمن کے دو (۲) صوبے تھے۔ پھر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، ان کے لئے آسانیاں پیدا کرنا، دشواریاں نہ پیدا کرنا، انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور ملول کرنے کی نہیں۔ دونوں حضرات اپنے حدود عمل کی طرف روانہ ہوگئے۔ دونوں حضرات میں سے جب کوئی اپنے حدود کی آراضی کی دیکھ بھال کے لئے نکلتے اور اپنے دوسرے ساتھی کے حدود عمل سے قریب پہنچ جاتے تو ان سے تجدید

وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَه‘ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ فَقَالَ لَه‘ مُعَاذٌ يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَيَّمَ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ قَالَ لَااَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ اِنَّمَا جِيْءَ بِهٖ لِذٰلِكَ فَانْزِلْ قَالَ مَااَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ فَاَمَرَبِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَاعَبْدَاللّٰهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَتَفَوَّقُه‘ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ اَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ اَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَاَقُوْمُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِىْ مِنَ النَّوْمِ فَاَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِىْ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِىْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِىْ

عہد (ملاقات) کے لئے آتے اور سلام کرتے۔ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی آراضی میں اپنے صاحب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے اور (حسب معمول) اپنے خچر پر ان سے ملاقات کے لئے چلے، جب ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان کے سامنے ہے جس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں۔معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، اے عبداللہ بن قیس! یہ کیا ماجرا ہے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کرلیا ہے۔انہوں نے فرمایا کہ پھر جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل کرنے کے لئے ہی اسے یہاں لایا گیا ہے، آپ اتر جائیے لیکن انہوں نے اب بھی یہی فرمایا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہ اتروں گا۔آخر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، تب آپ اپنی سواری سے اترے، اور پوچھا، عبداللہ! آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں وقفے کے ساتھ ایک حصہ قرآن پڑھتا ہوں۔پھر انہوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاذ! آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رات کے ابتدائی حصے میں سوتا ہوں، پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے مقدر میں رکھا ہے، اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں، اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہوں، سونے کی حالت کے ثواب کا بھی اس کی بارگاہ سے متوقع ہوں۔

(۱۴۷۳) حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَه‘ اِلَى الْيَمَنِ فَسَاَلَه‘ عَنْ اَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِىَ قَالَ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِاَبِىْ بُرْدَةَ مَاالْبِتْعُ قَالَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيْذُ الشَّعِيْرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ جَرِيْرٌ وَّعَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ

۱۴۷۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے ان مشروبات کا حکم پوچھا جو یمن میں بنائے جاتے تھے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ "البتع" اور "المزر" (سعید بن ابی بردہ نے بیان کیا کہ) میں نے ابوبردہ (اپنے والد) سے پوچھا، البتع کیا چیز ہے؟ انہوں نے بتایا کہ شہد سے تیار کی ہوئی شراب۔اور المزر جو سے تیار کی ہوئی شراب! آنحضور ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔اس کی روایت جریر اور عبدالواحد نے

شیبانی کے واسطہ سے کی اور انہوں نے ابو بردہ کے واسطہ سے۔

(۱۴۷۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّه' اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَاتُنَفِّرَا وَتَطَا وَعَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَابِهَا شَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيْرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِّاَبِیْ مُوْسٰى كَيْفَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّعَلٰى رَاحِلَتِیْ وَاَتَفَوَّقُه' تَفَوُّقًا قَالَ اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِیْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِیْ وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَان فَزَارَ مُعَاذٌ اَبَامُوْسٰى فَاِذَارَجُلٌ مُّوْثَقٌ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى يَهُوْدِیٌّ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَّاَضْرِ بَنَّ عُنُقَه' تَابَعَهُ الْعَقَدِیُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَ قَالَ وَكِيْعٌ وَالنَّضْرُ وَاَبُوْدَاو'دَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنِ الشَّيْبَانِیْ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ

۱۴۷۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن (کا عامل بنا کر) بھیجا اور فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا، دشواریوں میں نہ ڈالنا، لوگوں کو خوش اور راضی رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور ملول نہ بنانا، اور تم دونوں آپس میں موافقت رکھنا۔ اس پر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! ہمارے ملک میں جو سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جس کا نام "المزر" ہے۔ اور شہد سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جو "البتع" کہلاتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور (چیز) حرام ہے۔ پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ کھڑے ہو کر بھی، بیٹھ کر بھی اور اپنی سواری پر بھی! اور میں تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میرا معمول یہ ہے کہ (ابتداء شب میں) میں سو جاتا ہوں اور پھر بیدار ہو جاتا ہوں، اسی طرح میں اپنی نیند پر بھی ثواب کے لئے متوقع ہوں جس طرح بیدار ہو کر (عبادت کرنے پر) ثواب کی مجھے توقع ہے۔ اور انہوں نے ایک خیمہ نصب کروالیا، اور ایک دوسرے سے ملاقات برابر ہوتی رہتی۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے، دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا ہے، پوچھا، یہ کیا قصہ ہے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایک یہودی ہے، پہلے خود اسلام لایا اور اب پھر مرتد ہو گیا ہے معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے قتل کئے بغیر نہ رہوں گا۔ اس روایت کی متابعت عقدی اور وہب نے شعبہ کے واسطہ سے کی، ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے اس کی روایت جریر بن عبدالحمید نے شیبانی کے واسطہ سے کی، انہوں نے ابو بردہ کے واسطہ سے۔

(۱۴۷۵) حَدَّثَنِیْ عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ

۱۴۷۵۔ مجھ سے عباس بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن عائذ نے، ان سے قیس بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے طارق بن شہاب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ

اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَرْضِ قَوْمِیْ فَجِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنِیْخٌ بِالْاَبْطَحِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ قُلْتُ نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ اِهْلَالًا کَاِهْلَالِکَ قَالَ فَهَلْ سُقْتَ مَعَکَ هَدْیًا قُلْتُ لَمْ اَسُقْ قَالَ فَطُفْ بِالْبَیْتِ وَاسْعَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتّٰی مَشَطَتْ لِیْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَآءِ بَنِیْ قَیْسٍ وَمَکُثْنَا بِذٰلِکَ حَتّٰی اسْتُخْلِفَ عُمَرُ

مجھ سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کے وطن (یمن) میں بھیجا۔ پھر میں آیا تو حضور اکرم ﷺ (مکہ کی) وادی ابطح میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا عبداللہ بن قیس، تم نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا (کلمات احرام) کس طرح کہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی (کہ یوں کلمات ادا کئے ہیں) "اے اللہ میں حاضر ہوں، اور جس طرح آنحضور ﷺ نے احرام باندھا ہے میں نے اسی طرح باندھا ہے۔ دریافت فرمایا! تم اپنے ساتھ قربانی کا جانور بھی لائے ہو؟' میں نے کہا کہ کوئی جانور تو میں اپنے ساتھ نہیں لایا، فرمایا، پھر تم پہلے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کرلو، ان افعال کی ادائیگی کے بعد حلال ہو جانا۔ میں نے اسی طرح کیا اور بنوقیس کی ایک خاتون نے میرے سر میں کنگھا کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک ہم اسی طرح عمل کرتے رہے۔

(۱۴۷۶) حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ زَکَرِیَّاءَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِیْنَ بَعَثَهٗ اِلَی الْیَمَنِ اِنَّکَ سَتَاْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰی اَنْ یَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ طَاعُوْالَکَ بِذٰلِکَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ فَاِنْ هُمْ. اَطَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْالَکَ بِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ طَوَّعَتْ طَاعَتْ وَاَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَطُعْتُ وَاَطَعْتُ

۱۴۷۶۔ مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں زکریا بن اسحاق نے، انہیں یحییٰ بن عبداللہ صیفی نے، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابومعبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن (عامل بنا کر) بھیجتے وقت انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم ایک ایسی قوم کی طرف جارہے ہو جو اہل کتاب میں سے ہیں، اس لئے جب تم ان کے یہاں پہنچو تو انہیں اس کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اگر اس میں وہ تمہاری مان لیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ ان پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ جب یہ بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ بھی فرض کیا ہے، جو ان کے مالدار افراد سے لیا جائے گا اور انہیں کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب یہ بھی مان جائیں تو پھر (صدقہ وصول کرتے وقت) ان کا سب سے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی آہ سے ہر وقت ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا طوعت، طاعت اور اطاعت ایک لغت ہے اسی سے طِعت، طُعت اور اطعت مشتق ہے۔

(۱۴۷۷) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۴۷۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ اَنَّ مُعَاذًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَاَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَرَاَ مُعَاذٌ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ قَرَّتْ عَيْنُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ

حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ یمن پہنچے اور یمن والوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور نماز میں آیت "واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا" کی قرات کی تو ان میں سے ایک صاحب (نماز ہی میں) بولے کہ ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی ہوگی۔ ❶ معاذ نے شعبہ کے واسطہ سے اپنی روایت میں اضافہ کیا۔ ان سے حبیب نے، ان سے سعید نے، ان سے عمرو نے کہ نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ وہاں انہوں نے صبح کی نماز میں سورۂ نساء پڑھی، جب اس آیت پر پہنچے "واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا." تو ایک صاحب نے جوان کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے کہا کہ ابراہیم کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی ہوگی۔

باب ۵۲۹. بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۵۲۹۔ حجۃ الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجنا۔

(۱۴۷۸) حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهٗ فَقَالَ مُرْ اَصْحٰبَ خَالِدٍ مَنْ شَآءَ مِنْهُمْ اَنْ يُّعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيْمَنْ عَقَّبَ مَعَهٗ قَالَ فَغَنِمْتُ اَوَاقِ ذَوَاتِ عَدَدٍ

۱۴۷۸۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا، بیان کیا کہ پھر اس کے بعد ان کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور آنحضور ﷺ نے انہیں ہدایت کی کہ خالد کے ساتھیوں سے کہو کہ جو ان میں سے تمہارے ساتھ یمن رہنا چاہے وہ رہ سکتا ہے اور جو وہاں سے واپس آنا چاہے اسے بھی اختیار ہے، میں ان لوگوں میں سے تھا جو ان کے ساتھ یمن رہ گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے غنیمت میں بہت سے اوقیے ملے تھے۔

(۱۴۷۹) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ سُوَيْدِ ابْنِ مَنْجُوْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اِلٰى خَالِدٍ لِّيَقْبِضَ

۱۴۷۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن سوید بن منجوف نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد (بریدہ بن حصیب) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی

❶ یعنی ابھی یمن کے لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ نماز میں بات کرنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ اس لئے انہوں نے نماز پڑھتے ہی میں جب ابراہیم علیہ السلام کا وصف قرآن مجید سے سنا تو بول پڑے۔ آنکھ کے ٹھنڈی ہونے سے مراد مسرت و سرور ہے۔

الْخُمُسَ وَكُنْتُ اُبْغِضُ عَلِيًّا وَّ قَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ اَلَاتَرٰى اِلٰى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَابُرَيْدَةُ اَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَاِنَّ لَهٗ فِى الْخُمُسِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

اللہ عنہ کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو (یمن) بھیجا تا کہ غنیمت کے خمس (پانچواں حصہ) کو اپنی تحویل میں لے لیں۔ مجھے علی رضی اللہ عنہ سے بہت بغض تھا اور میں نے انہیں غسل کرتے دیکھا تھا۔ ❶ میں نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ان صاحب کو نہیں دیکھتے (اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) پھر جب ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، بریدہ! کیا تمہیں علیؓ کی طرف سے کبیدگی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا، اس کی طرف سے کبیدگی نہ رکھو، کیونکہ خمس (غنیمت کے پانچویں حصے) میں اس کا اس سے بھی زیادہ حق ہے۔

(۱۴۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِىْ اَدِيْمٍ مَّقْرُوْظٍ لَّمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَّاَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَّزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ اِمَّاعَلْقَمَةُ وَاِمَّاعَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ كُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَاْمَنُوْنِىْ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِى السَّمَاءِ يَاْتِيْنِىْ خَبَرُالسَّمَآءِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ وَيْلَكَ اَوَلَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ يَّتَّقِىَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ يُصَلِّىْ فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ مَا لَيْسَ فِىْ قَلْبِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ

۱۴۸۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ یمن سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیری کے پتوں سے دباغت دیئے، ہوئے چمڑے کے ایک تھیلے میں سونے کے چند ڈلے بھیجے، ان سے (کان کی) مٹی ابھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے وہ سونا چار افراد میں تقسیم کردیا۔ عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ تھے یا عامر بن طفیل۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہ ان لوگوں سے زیادہ ہم اس مال کے مستحق تھے۔ بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ پر اطمینان نہیں کرتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا امین بنایا ہے اور اس کی وحی میرے پاس صبح وشام آتی ہے۔ بیان کیا کہ پھر ایک شخص، جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار اٹھے ہوئے تھے، پیشانی بھی ابھری ہوئی تھی، گھنی ڈاڑھی اور سر منڈا ہوا، تہبند اٹھائے ہوئے تھا، کھڑا ہوا، اور کہنے لگا۔ یارسول اللہ! اللہ سے ڈریئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا! افسوس، کیا میں اس روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ پھر وہ شخص چلا گیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! میں کیوں نہ اس شخص کی گردن ماردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، نہیں، ممکن ہے، نماز پڑھتا ہو۔ اس پر

❶ انہیں یہ شبہ ہوگیا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ناجائز طریقہ پر خمس میں سے ایک باندی لی ہے اور اس سے ہم بستر ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے غسل کیا ہے۔

قُلُوْبَ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ
وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ
يَّتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَّا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ
مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَاَظُنُّهٗ قَالَ
لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ

خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جو زبان سے (اسلام و ایمان کا کلمہ) کہتے ہیں اور ان کے دل میں نہیں ہوتا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں ہوا ہے کہ لوگوں کے دلوں کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم ہوا ہے ان کے پیٹ چاک کروں۔ پھر آنحضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ چہرہ دوسری طرف کئے ہوئے تھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو کتاب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی، لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا، اگر میں ان کے دور میں ہوا تو ان کا اس طرح استیصال کروں گا جیسا قوم ثمود کا استیصال ہو گیا تھا۔

(۱۴۸۱) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ زَادَ مُحَمَّدُ
بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ
عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهٖ قَالَ لَهٗ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ
بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ
وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ
هَدْيًا

۱۴۸۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہ عطاء نے بیان کیا اور ان سے جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے (جب وہ یمن سے مکہ آئے) فرمایا تھا کہ وہ اپنے احرام پر باقی رہیں۔ محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطہ سے اضافہ کیا ہے کہ ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ اپنی ولایت (یمن) سے آئے تو آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے؟ عرض کی کہ جس طرح احرام آنحضور ﷺ نے باندھا ہو! فرمایا کہ پھر قربانی کا جانور بھی دو اور جس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔ بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قربانی کا جانور حضور اکرم ﷺ کو دیا تھا۔

(۱۴۸۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ اَنَّهٗ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ
اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّ حَجَّةٍ فَقَالَ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهْلَلْنَا بِهٖ مَعَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ
قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَّكَانَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا
عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مِّنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ فَاِنَّ مَعَنَا اَهْلَكَ

۱۴۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے، ان سے بکر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ حج ہی کا احرام باندھا تھا۔ پھر جب ہم مکہ آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لے (اور عمرہ کے بعد حج کرے، اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہدی. (قربانی کا

قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَامْسِکْ فَاِنَّ مَعَنَا هَدْيًا

جانور) تھا۔ پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یمن سے حج کا احرام باندھ کر آئے، آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کس طرح احرام باندھا ہے؟ ہمارے ساتھ تمہاری اہل (فاطمہ رضی اللہ عنہا) بھی ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آنحضور ﷺ نے باندھا ہو، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اپنے احرام پر قائم رہو۔ کیونکہ ہمارے ساتھ ھدی ہے۔

باب ۵۳۰. غَزْوَةِ ذِی الْخَلَصَةِ

۵۳۰۔ غزوۂ ذوالخلصہ۔

(۱۴۸۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِی الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَاتُرِيْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِیْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ

۱۴۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں ایک بتکدہ تھا اور اس کے بت کا نام ذوالخلصہ تھا، اسے کعبہ یمامیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا، ذوالخلصہ (کے وجود کی اذیت سے) مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے؟ چنانچہ میں نے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ کوچ کیا، پھر ہم نے اس بت کدہ کو مسمار کر دیا۔ اور اس میں ہم نے جس کو پایا قتل کر دیا پھر میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے ہمارے اور قبیلہ احمس کے لئے دعا کی۔

(۱۴۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا يَحْيٰی حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِیْ جَرِيْرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِیْ مَنْ ذِی الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِیْ خَثْعَمَ يُسَمّٰی الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِیْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ وَّكُنْتُ لَااَثْبُتُ عَلَی الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ حَتّٰی رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَاجِئْتُكَ حَتّٰی تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِیْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

۱۴۸۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلصہ سے کیوں نہیں نجات دلاتے! یہ (بت) قبیلہ خثعم کے ایک بتکدہ کا تھا، اسے کعبہ یمانیہ بھی کہتے تھے۔ چنانچہ میں ڈیڑھ سو قبیلہ احمس کے سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ یہ سب شہسوار تھے۔ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا چنانچہ آنحضور ﷺ نے میرے سینے پر مارا، میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے۔ پھر وہ اس بتکدہ کی طرف روانہ ہوئے اور اسے منہدم کر کے آگ لگا دی۔ پھر آنحضور ﷺ کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے آ کر عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق

کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نہیں چلا جب تک وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح (سیاہ اور ویران) نہیں ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

(۱۴۸۵) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ تُرِيْحُنِىْ مِنْ ذِى الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى فَانْطَلَقْتُ فِىْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَااَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِىْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِىْ صَدْرِىْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ قَالَ وَكَانَ ذُوالْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَ بَجِيْلَةَ فِيْهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ قَالَ فَاَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيْرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْاَزْلَامِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا فَاِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا اِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيْرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْلَاَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ قَالَ فَكَسَرَهَا وَ شَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيْرٌ رَجُلًا مِّنْ اَحْمَسَ يُكْنٰى اَبَا اَرْطَاةَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهٗ بِذٰلِكَ فَلَمَّا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ قَالَ فَبَرَّكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

۱۴۸۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ابواسامہ نے خبر دی، انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے، انہیں قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ذوالخلصہ سے مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے! میں نے عرض کی کہ میں حکم کی تعمیل کروں گا، چنانچہ قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر میں روانہ ہوا۔ یہ سب اچھے سوار تھے، لیکن میں سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ میں نے اس کے متعلق آنحضور ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے میرے سینے پر مارا جس کا نشان میں نے اپنے سینہ پر دیکھا، اور آنحضور ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! اسے اچھا سوار بنا دے اور اسے ہدایت کرنے والا خود ہدایت پایا ہوا بنا دے۔ بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں کبھی کسی گھوڑے سے نہیں گرا۔ بیان کیا کہ ذوالخلصہ ایک بتکدہ (کا بت) تھا، یمن میں قبیلہ خثعم اور بجیلہ کا۔ اس میں بت تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی، اور اسے کعبہ بھی کہتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اسے آگ لگا دی اور منہدم کر دیا۔ بیان کیا کہ جب جریر رضی اللہ عنہ پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا، جو (مشرکین کے طریقے کے مطابق) تیروں سے فال نکالا کرتا تھا۔ اس سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد یہاں آ گئے ہیں، اگر انہوں نے تمہیں پا لیا تو تمہاری گردن مار دیں گے۔ بیان کیا کہ ابھی وہ (تیروں سے) فال نکال ہی رہا تھا کہ جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ابھی اسے توڑ کر کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لو، ورنہ میں تمہاری گردن مار دوں گا۔ بیان کیا کہ اس شخص نے تیر وغیرہ توڑ ڈالے اور کلمہ ایمان کا اقرار کر لیا۔ اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ احمس کے ایک صحابی، ابوارطاۃ نامی کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا، آپ ﷺ کو خوشخبری سنانے کے لئے جب وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس وقت تک نہیں چلا جب

تک اس بتکدہ کو خارش زدہ اونٹ کی طرح نہیں کر دیا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے قبیلۂ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

باب ۵۳۱. غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ وَهِیَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَّجُذَامَ قَالَهٗ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ یَّزِیْدَ عَنْ عُرْوَةَ هِیَ بِلَادُ بَلِیٍّ وَّعُذْرَةَ وَبَنِی الْقَیْنِ

۵۳۱۔ غزوۂ ذات السلاسل۔

یہ وہ غزوۂ ہے جو قبائل لخم وجذام کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ابن اسحاق نے یزید کے واسطہ سے اور انہوں نے عروہ کے واسطہ سے کہ ذات السلاسل قبائل بلی، عذرہ اور بنی القین کو کہتے ہیں۔

(۱۴۸۶) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَکَتُّ مَخَافَةَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ فِیْ اٰخِرِهِمْ

۱۴۸۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں خالد بن عبداللہ نے خبر دی، انہیں خالد نے، انہیں ابوعثمان نے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو غزوۂ ذات السلاسل کے لئے بھیجا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (غزوۂ سے واپس آ کر) میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون شخص ہے؟ فرمایا کہ عائشہؓ میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے والد۔ میں نے پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمرؓ۔ اس طرح آپ ﷺ نے کئی اصحابؓ کے نام لئے اور میں خاموش ہو گیا کہ کہیں مجھے سب سے بعد میں نہ آپ کر دیں۔

باب ۵۳۲. ذَهَابِ جَرِیْرٍ اِلَی الْیَمَنِ

۵۳۲۔ جریر رضی اللہ عنہ کی یمن کو روانگی۔

(۱۴۸۷) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ الْعَبَسِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ کُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِیْتُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ ذَاکَلَاعٍ وَّذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ اُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُوْ عَمْرٍو لَئِنْ کَانَ الَّذِیْ تَذْکُرُ مِنْ اَمْرِ صَاحِبِکَ لَقَدْ مَرَّ عَلٰی اَجَلِهٖ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَّاَقْبَلَا مَعِیْ حَتّٰی اِذَا کُنَّا فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ رُفِعَ لَنَا رَکْبٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَدِیْنَةِ فَسَاَلْنَاهُمْ فَقَالُوْا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ وَّالنَّاسُ صَالِحُوْنَ فَقَالَا اَخْبِرْ صَاحِبَکَ اَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُوْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَرَجَعَا اِلَی الْیَمَنِ فَاَخْبَرْتُ اَبَابَکْرٍ بِحَدِیْثِهِمْ قَالَ اَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ فَلَمَّا کَانَ بَعْدُ

۱۴۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ عبسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (یمن سے واپسی میں مدینہ آنے کے لئے) میں بحری راستے سے سفر کر رہا تھا۔ اس وقت یمن کے دو افراد، ذوکلاع اور ذوعمرو سے میری ملاقات ہوئی۔ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی باتیں بیان کرنے لگا۔ اس پر ذوعمرو نے کہا کہ اگر تمہارے صاحب (یعنی حضور اکرم ﷺ) وہی ہیں جن کا تم ذکر کر رہے ہو تو ان کی وفات کو بھی تین سال گذر چکے۔ یہ دونوں میرے ساتھ ہی (مدینہ) چل رہے تھے۔ راستے میں ہمیں مدینہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار دکھائی دیئے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی کہ حضور اکرم ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے ہیں اور لوگ اب بھی خدا ترس اور صالح ہیں۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہنا کہ

قَالَ لِیْ ذُوْ عَمْرٍو یَاجَرِیْرُ اِنَّ بِکَ عَلَیَّ کَرَامَةً وَّاِنِّیْ مُخْبِرُکَ خَبَرًا اَنَّکُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَیْرٍ مَّا کُنْتُمْ اِذَا هَلَکَ اَمِیْرٌ تَاَمَّرْتُمْ فِیْ اٰخَرَ فَاِذَا کَانَتْ بِالسَّیْفِ کَانُوْا مُلُوْکًا یَغْضَبُوْنَ غَضَبَ الْمُلُوْکِ وَیَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوْکِ

ہم آئے تھے (لیکن آنحضور ﷺ کی وفات کی خبر سن کر واپس جا رہے ہیں) اور انشاء اللہ پھر مدینہ آئیں گے۔ دونوں یمن واپس چلے گئے۔ پھر میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی باتوں کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ پھر انہیں اپنے ساتھ لائے کیوں نہیں؟ بہت دنوں بعد ذوعمرو نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ جریر! تمہارا مجھ پر احسان ہے اور تمہیں میں ایک بات بتاؤں گا کہ تم اہل عرب اس وقت تک خیر و بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک تمہارا طرز عمل یہ ہوگا کہ جب تمہارا کوئی امیر وفات پا جائے تو تم (باہمی صلاح و مشورہ سے) اپنا کوئی دوسرا امیر منتخب کر لیا کرو گے، لیکن جب (امارت کے لئے) تلوار تک بات پہنچ جائے گی تو تمہارے امیر بادشاہ بن جائیں گے، بادشاہوں کی طرح غصہ ہوا کریں گے اور انہیں کی طرح راضی اور خوش ہوا کریں گے۔

باب ۵۳۳. غَزْوَةِ سَیْفِ الْبَحْرِ وَهُمْ یَتَلَقَّوْنَ عِیْرًا لِّقُرَیْشٍ وَّاَمِیْرُ هُمْ اَبُوْعُبَیْدَةَ

۵۳۳۔ غزوۂ سیف البحر۔ یہ دستہ قریش کے قافلہ تجارت کی گھات میں تھا۔ امیر ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۴۸۸) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَکُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ فَنِیَ الزَّادُ فَاَمَرَ اَبُوْعُبَیْدَةَ بِاَزْوَادِ الْجَیْشِ فَجُمِعَ فَکَانَ مِزْوَدَیْ تَمْرٍ فَکَانَ یَقُوْتُنَا کُلَّ یَوْمٍ قَلِیْلٌ قَلِیْلٌ حَتّٰی فَنِیَ فَلَمْ یَکُنْ یُصِیْبُنَا اِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِیْ عَنْکُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِیْنَ فَنِیَتْ ثُمَّ انْتَهَیْنَا اِلَی الْبَحْرِ فَاِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَاَکَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَیْلَةً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْعُبَیْدَةَ بِضِلَعَیْنِ مِنْ اَضْلاعِهٖ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

۱۴۸۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کیسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی طرف ایک مہم بھیجی اور امیر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ اس میں تین سو (۳۰۰) افراد شریک تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ زاد راہ ختم ہو گیا۔ جو کچھ بچ رہا تھا وہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا گیا تو دو (۲) تھیلے کھجوروں کے جمع ہو گئے۔ اب ہمیں روزانہ تھوڑا تھوڑا اسی میں سے کھانے کو ملتا تھا۔ آخر جب یہ بھی ختم (کے قریب) پہنچ گیا تو ہمارے حصے میں صرف ایک ایک کھجور آتی تھی۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا ہوتا رہا ہوگا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی قدر صحیح معنوں میں اس وقت ہوئی جب کھجور بالکل ہی ختم ہو گئی تھی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر سے ہمیں ایک مچھلی ملی جو پہاڑی جیسی تھی۔ اس مچھلی کو سارا لشکر اٹھارہ دن تک کھاتا رہا بعد میں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کی پسلی کی دو (۲) ہڈیاں کھڑی کی گئیں اور ایک سواری کجاوہ سمیت اس کے نیچے سے گذاری گئی وہ سواری نیچے سے گذر گئی اور ہڈیوں کو چھوا تک نہیں۔

۱۴۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
الَّذِیْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِوبْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ
ر بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
هِ وَسَلَّمَ ثَلاَ ثَمِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنَ
رَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ
رٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ
مِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشُ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا
حْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ
هَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ اِلَيْنَا اَجْسَامُنَا فَاَخَذَ
عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلاَعِهٖ فَنَصَبَه‘ فَعَمَدَ اِلٰى
وَلَ رَجُلٍ مَّعَه‘ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِّنْ اَضْلاَعِهٖ
صَبَه‘ وَاَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيْرًا فَمَرَّ تَحْتَه‘ قَالَ جَابِرٌ وَ
نَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ
اَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ
اهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا اَبُوْصَالِحٍ اَنَّ قَيْسَ
سَعْدٍ قَالَ لِاَبِيْهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوْا قَالَ
حَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ
رْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ
جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيْتُ

۱۴۸۹۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو بن دینار کے حوالے سے جو یاد کیا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تین (۳۰۰) سو سواروں کے ساتھ بھیجا اور ہمارا امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا، تا کہ ہم قریش کے قافلہ تجارت کی گھات میں رہیں۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ دن تک پڑاؤ ڈالے رہے۔ ہمیں (اس سفر میں) بڑی سخت بھوک اور فاقے کا سامان کرنا پڑا۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہم نے ببول کے پتے (خبط) کھا کر وقت گذارا، اسی لئے اس مہم کا نام ''جیش الخبط'' بھی پڑ گیا۔ پھر اتفاق سے سمندر نے ہمارے لئے ایک مچھلی ساحل پر پھینک دی، اس مچھلی کا نام عنبر تھا۔ ہم نے اس مچھلی کو پندرہ دن تک کھایا اور اس کی چربی کو تیل کے طور پر (اپنے جسموں پر) ملا۔ اس سے ہمارے بدن کی طاقت وقوت پھر لوٹ آئی۔ بعد میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی نکال کر کھڑی کروائی اور جو لشکر میں سب سے لمبے صحابی تھے انہیں اس کے نیچے سے گذارا۔ سفیان نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ اس کی ایک پسلی نکال کر کھڑی کر دی اور ایک شخص کو سواری پر (سوار کرا کے) اس کے نیچے سے گذارا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لشکر کے ایک صاحب نے پہلے تین اونٹ ذبح کئے۔ پھر تین اونٹ ذبح کئے اور جب تیسری مرتبہ تین اونٹ ذبح کئے تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا (کیونکہ اگر سب اونٹ ذبح کر دیئے جاتے تو سفر میں دشواری پیش آتی) اور عمر بیان کرتے تھے، انہیں ابو صالح نے خبر دی کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے (واپس آ کر) اپنے والد سے کہا کہ میں بھی لشکر میں تھا جب بھوک و فاقہ تک نوبت پہنچی تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو۔ بیان کیا کہ میں نے ذبح کر دیا کہ پھر بھوکے ہوئے تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو، میں نے ذبح کیا۔ بیان کیا کہ پھر بھوکے ہوئے تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو، میں نے ذبح کیا پھر بھوکے ہوئے تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو۔ بیان کیا کہ اس مرتبہ مجھے (امیر لشکر کی طرف سے) ممانعت ہوگئی۔

۱۴۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ
رَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّه‘ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ
هُ عَنْهُ يَقُوْلُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْعُبَيْدَةَ

۱۴۹۰۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انہیں عمرو نے خبر دی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم ''جیش الخبط میں

فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَّمْ نَرَمِثْلَه، يُقَالُ لَهُ الْعَنبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْعُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّالرَّاكِبُ تَحْتَه، فَاَخْبَرَنِىْ اَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّه، سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ كُلُوْا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَه اللّٰهُ اَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَاَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَاَكَلَه،

شریک تھے، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، ہمارے امیر تھے۔ پھر ہمیں شدید فاقہ اور بھوک سے گذرنا پڑا۔ آخر سمندر نے ایک ایسی مردہ مچھلی باہر پھینکی کہ ہم نے ویسی مچھلی نہیں دیکھی تھی۔ اسے عنبر کہتے تھے۔ وہ مچھلی ہم نے پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی کھڑی کروادی اور سوار اس کے نیچے سے گذر گیا۔ (ابن جریج نے بیان کیا کہ) پھر مجھے ابوالزبیر نے خبر دی تھی، اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس مچھلی کو کھاؤ۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے تو ہم نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ روزی کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجی ہے، اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچی ہو تو مجھے بھی کھلاؤ، چنانچہ ایک صاحب نے لاکر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ ﷺ نے تناول فرمایا۔

باب ۵۳۴. حَجّ اَبِىْ بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِىْ سَنَةِ تِسْعٍ

۵۳۴۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لوگوں کے ساتھ ۹ ہجری میں حج۔

(۱۴۹۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُوالرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَه، فِى الْحَجَّةِ الَّتِىْ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِفِىْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِى النَّاسِ لَايَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَايَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

۱۴۹۱۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا امیر بنا کر بھیجا تھا اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے چند صحابہؓ کے ساتھ قربانی کے دن (منیٰ میں) یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک (بیت اللہ کا) حج نہیں کر سکے گا۔ اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف۔ ننگے ہو کر کر سکے گا۔

(۱۴۹۲) حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَآءَةٌ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَآءِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلَالَةِ

۱۴۹۲۔ مجھ سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری سورۃ جس کا اکثر حصہ ایک ساتھ نازل ہوا وہ سورۂ برأت ہے اور آخری سورۃ جس کا آخری حصہ نازل ہوا وہ سورۂ نساء کی یہ آیت ہے۔ ''ویستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ۔''

باب ۵۳۵. وَفْدُ بَنِىْ تَمِيْمٍ

۵۳۵۔ بنی تمیم کا وفد۔

(۱۴۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ صَخْرَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰى نَفَرٌ مِّنْ

۱۴۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصخرہ نے، ان سے صفوان بن محرز مازنی نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو تمیم کے چند افراد (کا

تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَابَنِيْ تَمِيمٍ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْبَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَرُوِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ فَجَآءَ نَفَرٌ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَقْبَلُوا الْبُشْرٰى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْتَمِيمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ایک وفد) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا، اے بنوتمیم! بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگے کہ بشارت تو آپ ﷺ ہمیں دے چکے، کچھ اور دیجئے بھی۔ ان کے اس جواب پر حضور اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کا اثر دیکھا گیا۔ پھر یمن کے چند افراد (پر مشتمل ایک وفد) آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بنوتمیم نے بشارت نہیں قبول کی، تم قبول کرلو، انہوں نے عرض کی، بسر وچشم، یارسول اللہ (ﷺ)!

بابٌ ٥٣٦. قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ غَزْوَةَ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِيْ تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَاَغَارَ وَاَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبٰى مِنْهُمْ نِسَآءً

۵۳۶۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ غزوۂ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر رضی اللہ عنہ، آپؓ کو رسول اللہ ﷺ نے بنی تمیم کی شاخ بنوالعنبر کی طرف بھیجا تھا۔ آپؓ نے ان پر حملہ کیا، ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں کو قید کیا۔

(۱۴۹۴) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَااَزَالُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا فِيْهِمْ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيْهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَجَآءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمٍ اَوْقَوْمِيْ

۱۴۹۴۔ مجھ سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس وقت سے ہمیشہ بنوتمیم سے محبت رکھتا ہوں، جب سے نبی کریم ﷺ کی زبانی ان کے تین اوصاف کے متعلق میں نے سنا ہے آنحضور ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ بنوتمیم دجال کے حق میں میری امت کے سب سے زیادہ سخت افراد ثابت ہوں گے، اور بنوتمیم کی ایک قیدی خاتون عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد کردو، کیونکہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ اور ان کے یہاں سے صدقہ وصول ہو کر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک قوم کا۔ یا (یہ فرمایا کہ) یہ میری قوم کا صدقہ ہے۔

(۱۴۹۵) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهٗ قَدِمَ رَكْبٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِالْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَّااَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِيْ قَالَ عُمَرُ مَااَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِيْ ذٰلِكَ

۱۴۹۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں ابن ابی ملیکہ نے اور انہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بنوتمیم کے چند سوار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور عرض کی کہ آپ ہمارا کوئی امیر منتخب کردیجئے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا امیر منتخب کردیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ (ﷺ)! بلکہ آپ اقرع بن حابس کو امیر منتخب فرمادیجئے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا (عمر رضی اللہ عنہ سے) کہ تمہارا مقصد صرف مجھ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا حَتّٰى انْقَضَتْ

سے اختلاف کرنا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھیک ہے، میرا مقصد صرف تمہاری رائے سے اختلاف کرنا ہی ہے۔ دونوں حضرات میں بات بڑھ گئی اور آواز بلند ہوگئی۔ اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "یاایھا الذین اٰمنوا لاتقدموا" آخر آیت تک۔

باب ۵۳۷ . وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ

۵۳۷۔ وفد عبدالقیس۔

(۱۴۹۶) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ لِيْ جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِيْ نَبِيْذٌ فَاَشْرَبُهٗ حُلْوًا فِيْ جَرٍّ اِنْ اَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَاَطَلْتُ الْجُلُوْسَ خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُّضَرَ وَاِنَّا لَانَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْا بِهٖ مَنْ وَّرَآءَ نَاقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ مَّاانْتُبِذَفِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

۱۴۹۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں ابو عامر عقدی نے خبر دی، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جمرہ نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لئے نبیذ تیار کی جاتی ہے، میں وہ میٹھی نبیذ آبخورے سے پیتا ہوں۔ (اس میں معمولی سا نشہ بھی پیدا ہو جاتا ہے) چنانچہ اگر میں اسے زیادہ پی لوں، پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھوں اور دیر تک بیٹھا رہوں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں رسوائی نہ اٹھانی پڑ جائے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا، خوش آمدید اس قوم کے لئے جو رسوائی اور ندامت اٹھائے بغیر آئی ہے۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ!) ہمارے اور آپ ﷺ کے (مدینہ کے) درمیان میں مشرکین مضر کے قبائل پڑتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ ﷺ کی خدمت میں صرف باحرمت مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں، آپ ہمیں وہ احکام وہدایات دے دیں کہ اگر ہم ان پر عمل کرتے رہیں تو جنت میں داخل ہوں، اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آ سکے ہیں، انہیں بھی وہ ہدایات پہنچا دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں، اللہ پر ایمان لانے کا، تمہیں معلوم ہے، اللہ پر ایمان لانا کسے کہتے ہیں؟ اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکات دینے، رمضان کے روزے رکھنے اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ (بیت المال کو) ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور میں تمہیں چار چیزوں سے روکتا ہوں، یعنی دباء، نقیر، حنتم اور مزفت، (نبیذ بنانے کے برتن) سے جس میں نبیذ بنائی جاتی ہے۔

(۱۴۹۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۴۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جمرہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب قبیلہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَىَّ مِنْ رَّبِيْعَةَ وَقَدْحَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِىْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَابِاَشْيَآءَ نَاخُذُ بِهَا وَنَدْعُوْا اِلَيْهَا مَنْ وَّرَآءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِ يْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْالِلّٰهِ خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

عبدالقیس کا وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم لوگ قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان کفار مضر کے قبائل پڑتے ہیں، ہم آنحضور ﷺ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں! اس لئے آپ چند ایسی چیزوں کا حکم دیجئے کہ ہم بھی ان پر عمل کریں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکے ہیں انہیں بھی اس کی دعوت دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں، (میں تمہیں حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، پھر آپ نے (اپنی انگلی سے) ایک کا اشارہ کیا، اور نماز قائم کرنے کا، زکات دینے کا اور اس کا کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ (بیت المال کو) ادا کرتے رہنا۔ اور میں تمہیں دباء، نقیر، مزفت اور حنتم کے استعمال سے روکتا ہوں۔

(۱۴۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِى ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌ وقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ كُرَيْبًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَه' اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَرْسَلُوْ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَافَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَاسْئَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَاقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّكُنْتُ اَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَ خَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِىْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَاَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّوْنِىْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَااَرْسَلُوْنِىْ اِلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا وَاِنَّه' صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَىَّ وَعِنْدِىْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِىْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّا هُمَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ قُوْمِىْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقُوْلِىْ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ اَسْمَعْكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَاَرَاكَ

۱۴۹۸۔ ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو نے خبر دی۔ اور بکر بن مضر نے بیان کیا، ان سے عمرو بن حارث نے، ان سے بکیر نے اور ان سے کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا، نے بیان کی کہ ابن عباس، عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ام المؤمنین سے ہم سب کا سلام کہنا اور عصر کے بعد دو(۲) رکعتوں کے متعلق ان سے پوچھنا اور یہ کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں پڑھنے سے روکا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر، عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا (ان کے دور خلافت میں۔) کریب نے بیان کیا کہ پھر میں ام المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات کا پیغام پہنچایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس کے متعلق ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔ میں نے ان حضرات کو آکر اس کی اطلاع دی تو انہوں نے مجھے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا، وہ باتیں پوچھنے کے لئے جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے پچھوائی تھیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خود بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ عصر کے بعد دو(۲) رکعتوں سے منع کرتے تھے، لیکن ایک مرتبہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر

تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِیْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَابِنْتَ اَبِیْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِنَّهٗ اَتَانِیْ اُنَاسٌ مِّنْ عَبْدِالْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ

میرے یہاں تشریف لائے، میرے پاس اس وقت انصار کے قبیلہ بنوحرام کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، اور آپ ﷺ نے دو(۲) رکعت نماز پڑھی۔ یہ دیکھ کر میں نے خادمہ کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کردی کہ آنحضور ﷺ کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور عرض کرنا کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے، یارسول اللہ! میں نے تو آپ سے ہی سنا تھا اور آپ نے عصر کے بعد ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع کیا تھا، لیکن آج میں خود آپ کو دو(۲) رکعت پڑھتے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آنحضور ﷺ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پھر پیچھے ہٹ جانا۔ خادمہ نے میری ہدایت کے مطابق کیا۔ اور آنحضور ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنت ابی امیہ! عصر کے بعد کی دو(۲) رکعتوں کے متعلق تم نے سوال کیا ہے، وجہ یہ ہوئی تھی کہ قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے یہاں اپنی قوم کا اسلام لے کر آئے تھے اور ان کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو(۲) رکعتیں میں نہیں پڑھ سکا تھا۔ یہ انہیں رکعتوں کی قضا ہے۔

(۱۴۹۹) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُالْمَلِكِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ عَبْدِالْقَيْسِ بِجُوَاثٰى يَعْنِی قرية من البحرين

۱۴۹۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، یہ طہمان کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ابوجمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے پہلا جمعہ جواثی کی مسجد عبدالقیس میں منعقد ہوا۔ جواثی، بحرین کی ایک بستی ہے۔

باب ۵۳۸. وَفْدِ بَنِیْ حَنِيْفَةَ وَحَدِيْثُ ثُمَامَةَ بْنِ اُثَالٍ

۵۳۸۔ وفد بنوحنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا واقعہ۔

(۱۵۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاعِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ خَيْرٌ يَامُحَمَّدُ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَاشِئْتَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ

۱۵۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے۔ وہ قبیلہ بنوحنیفہ کے (سرداروں میں سے) ایک شخص، ثمامہ بن اثال نامی کو پکڑ لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا، ثمامہ! اب کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا، محمد! میرے پاس خیر ہے، (اس کے باوجود) اگر آپ مجھے قتل کردیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جو قتل کا مستحق ہے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کرو گے جو (احسان کرنے والے کا) شکر ادا کیا کرتا ہے، لیکن اگر آپ کو

مَاقُلْتُ لَکَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ فَتَرَکَهٗ حَتّٰی کَانَ بَعْدَالْغَدِ فَقَالَ مَاعِنْدَکَ یَاثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَاقُلْتُ لَکَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یَامُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَاکَانَ عَلَی الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَّجْهِکَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُکَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَاکَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِکَ فَاَصْبَحَ دِیْنُکَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَاکَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِکَ فَاَصْبَحَ بَلَدُکَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَکَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَاتَرٰی فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَکَّةَ قَالَ لَهٗ قَآئِلٌ صَبَوْتَ قَالَ لَاوَلٰکِنْ اَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَایَاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰی یَاْذَنَ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مال مطلوب ہے، تو جتنا چاہیں مجھ سے طلب کر سکتے ہیں۔ آنحضور ﷺ وہاں سے چلے آئے دوسرے دن آپ ﷺ نے پھر فرمایا، اب کیا خیال ہے ثمامہ! انہوں نے کہا، وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکرادا کیا کرتا ہے۔ آنحضور ﷺ پھر چلے آئے، تیسرے دن پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا، اب کیا خیال ہے، ثمامہ! انہوں نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ (رسی کھول دی گئی تو) وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا۔ "اشهدان لااله الاالله واشهد ان محمداً رسول الله" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔) اے محمد، خدا گواہ ہے، روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے مبغوض نہیں تھا، لیکن آج آپ کے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ خدا گواہ ہے، کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھے مبغوض نہیں تھا لیکن آج آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے، خدا گواہ ہے، کوئی شہر آپ کے شہر سے مجھے زیادہ مبغوض نہیں تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے آپ کے سواروں نے جب مجھے پکڑا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا، بے دین ہو گئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میں محمد ﷺ کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور خدا کی قسم اب تمہارے یہاں یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آ سکتا جب تک نبی کریم ﷺ اجازت نہ دے دیں۔ رضی اللہ عنہ۔

(۱۵۰۱) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَیْلِمَةُ الْکَذَّابُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِیْ مُحَمَّدٌ مِّنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِیْ بَشَرٍ کَثِیْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ

۱۵۰۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی حسین نے، انہیں نافع بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں مسلیمہ کذاب آیا، اس دعوے کے ساتھ کہ اگر محمد مجھے اپنے بعد (اپنا نائب و خلیفہ) بنا دیں تو میں ان کی اتباع کرلوں، اس کے ساتھ اس کی قوم (بنوحنیفہ) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ آنحضور ﷺ اس کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ

قَيسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَ قَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْسَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَارَاَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اُرَى الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَا رَاَيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَانَآئِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْ نُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ اَحَدُ هُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةُ

کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی، جہاں مسیلمہ اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ کے
ہوئے تھا، آپ وہیں جا کر ٹھہر گئے، اور آپ نے اس سے فرمایا، اگر
مجھ سے یہ ٹہنی مانگو گے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا، اور تم اللہ کے ا
فیصلے سے آگے نہیں بڑھ سکتے جو تمہارے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے
تم نے اگر میری اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کر
دے گا، میرا تو خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے
اب تمہاری باتوں کا جواب ثابت دیں گے۔ پھر آپ واپس تشریف
لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ
کے ارشاد کے متعلق پوچھا کہ "میرا تو خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خوا
میں دکھائے گئے تھے، تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول ال
ﷺ نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے د
کنگن دیکھے، مجھے انہیں دیکھ کر بڑا رنج ہوا، پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی کی
گئی کہ میں انہیں پھونک دوں، چنانچہ میں نے انہیں پھونکا تو وہ اڑ گئے
میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو میرے بعد نکلیں گے ایک اس
عنسی تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب۔

(۱۵۰۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ اُتِيْتَ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيْ سِوَارَنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّ لْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ

۱۵۰۲۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزا
نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما
خواب میں میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھو
میں سونے کے دو (۲) کنگن رکھ دیئے گئے۔ یہ مجھ پر بڑا شاق گذرا۔ اس کے
بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک دوں۔ میں نے پھونکا تو وہ اڑ گئے
میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جن کے درمیان میں میں ہوں، یعنی
صاحب صنعاء (اسود عنسی) اور صاحب یمامہ (مسلیمہ کذاب)

(۱۵۰۳) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ ابْنَ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَارَجَآءِ الْعُطَارِدِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نَعْبُدُالْحَجَرَ فَاِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ اَخْيَرُ مِنْهُ اَلْقَيْنَاهُ وَاَخَذْنَا الْاٰخَرَ فَاِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهٖ فَاِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْاَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيْهِ حَدِيْدَةٌ وَّلَاسَهْمًا فِيْهِ

۱۵۰۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مہد
بن میمون سے سنا، کہا کہ میں نے ابورجاء عطاردی رضی اللہ عنہ سے سنا،
بیان کرتے تھے کہ ہم پتھر کی پوجا کرتے تھے اور اگر کوئی پتھر ہمیں اس سے
اچھا مل جاتا (جس کی ہم پوجا کر رہے ہوتے) تو اسے پھینک دیتے او
اس دوسرے کی پوجا شروع کر دیتے۔ اگر ہمیں پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر ج
کر لیتے اور بکری لا کر اس پر دوہتے اور اس کے گرد چکر لگاتے۔ پھ
رجب کا مہینہ آ جاتا تو ہم کہتے کہ یہ مہینہ نیزوں کو دو۔ رکھنے کا ہے، چنانچ

حَدِيدَةٌ اِلَّا نَزَعْنَاهُ وَاَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَب وَّسَمِعْتُ اَبَارَجَاءٍ يَقُوْلُ كُنْتُ يَوْمَ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَرْعَى الْاِبِلَ عَلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهٖ فَرَرْنَا اِلَى النَّارِ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ

ہمارے پاس لوہے سے بنے ہوئے جتنے بھی نیزے یا تیر ہوتے ہم رجب کے مہینے میں انہیں اپنے سے دور رکھتے اور انہیں کسی طرف پھینک دیتے۔ اور میں نے ابورجاء سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے تو میں ابھی کم عمر تھا اور اپنے گھر کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ پھر جب ہم نے آپ کی (قریش پر چڑھائی اور فتح مکہ کی خبر) سنی تو آگ میں جا کر ہم نے پناہ لے لی، یعنی مسیلمہ کذاب کے یہاں۔

باب ۵۳۹. قِصَّةُ الْاَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

۵۳۹۔ اسود عنسی کا واقعہ۔

(۱۵۰۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ ابْنِ نَشِيْطٍ وَّكَانَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهٗ بِنْتُ الْحَارِثِ ابْنِ كُرَيْزٍ وَّهِيَ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهٗ خَطِيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيْبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُسَيْلِمَةُ اِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْاَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهٗ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْسَاَلْتَنِيْ هٰذَا الْقَضِيْبَ مَا اَعْطَيْتُكَهٗ وَاِنِّيْ لَاُرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَّسَيُجِيْبُكَ عَنِّيْ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَارَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ اُرِيْتُ اَنَّهٗ وُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفَظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَاُذِنَ لِيْ فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ اَحَدُهُمَا

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن محمد جرمی نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن عبیدہ ابن نشیط نے، دوسرے موقعہ پر (ابن عبیدہ) کے نام کی تصریح ہے یعنی عبداللہ۔ اور ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہے کہ جب مسیلمہ کذاب مدینہ آیا تو بنت حارث کے گھر اس نے قیام کیا، کیونکہ بنت حارث بن کریز اس کی بیوی تھی۔ یہی عبداللہ بن عامر (کی اولاد) کی بھی ماں ہے۔ پھر حضور اکرم ﷺ اس کے یہاں تشریف لائے (تبلیغ کے لئے) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے، ثابت رضی اللہ عنہ وہی ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے خطیب کے نام سے مشہور تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آنحضور ﷺ اس کے پاس آکر ٹھہر گئے اور اس سے گفتگو کی، مسیلمہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ ہمارے اور نبوت کے درمیان حائل نہ ہوں اور اپنے بعد ہمیں اسے سونپ دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ چھڑی مانگو گے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دے سکتا، میرا خیال تو یہ ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے۔ یہ ثابت بن قیس ہیں اور میری طرف سے تمہاری باتوں کا جواب یہی دیں گے۔ پھر آنحضور ﷺ واپس تشریف لائے۔ عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ کے اس خواب کے متعلق پوچھا جس کا ذکر آپ نے کیا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے ہیں میں اس سے بہت گھبرایا اور ان کنگنوں سے مجھے تشویش ہوئی، پھر مجھے حکم ہوا اور میں نے انہیں پھونک دیا تو یہ دونوں کنگن اڑ گئے۔ میں نے

الْعَنسِیُّ الَّذِیْ قَتَلَه' فَیْرُوْزُ بِالْیَمَنِ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلَمَةُ الْکَذَّابُ

اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو خروج کرنے والے ہیں، عبید اللہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اسود عنسی تھا جسے فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا۔

باب ۵۴۰. قِصَّتِه اَهْلِ نَجْرَانَ

۵۴۰۔اہل نجران کا واقعہ۔

(۱۵۰۵) حَدَّثَنِیْ عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَیْنِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ جَآءَ الْعَاقِبُ وَالسَّیِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدَانِ اَنْ یَّلَا عِنَاهُ قَالَ فَقَالَ اَحَدُ هُمَا لِصَاحِبِهٖ لَاتَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَا عَنَّا لَانُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا اِنَّا نُعْطِیْکَ مَاسَاَ لْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِیْنًا وَّلَا تَبْعَثْ مَعَنَا اِلَّا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ مَعَکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَه' اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ یَااَبَاعُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

۱۵۰۵۔مجھ سے عباس بن حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے صلہ بن زفر نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نجران کے دو سردار عاقب اور سید، رسول اللہ ﷺ سے مباہلہ کرنے کے لئے آئے تھے۔لیکن ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ خدا کی قسم، اگر یہ نبی ہوئے اور پھر بھی ہم نے ان سے مباہلہ کیا تو نہ ہم پنپ سکتے ہیں اور نہ ہمارے بعد ہماری نسلیں۔ پھر ان دونوں نے آنحضور ﷺ سے کہا کہ جو کچھ آپ کا مطالبہ ہی، ہم اسے پورا کرنے کے لئے تیار ہیں، آپ ہمارے ساتھ کوئی امانتدار شخص بھیج دیجئے جو بھی آدمی آپ ہمارے ساتھ بھیجیں اسے امانتدار ضرور ہونا چاہئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو امانت دار ہوگا اور پورا پورا امانتدار ہوگا۔ صحابہ حضور اکرم ﷺ کے فیصلے کے منتظر تھے۔آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ابوعبیدہ بن الجراح! اٹھو۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

(۱۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قال حدثنا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَااِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًاحَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَاعُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ

۱۵۰۶۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابواسحاق سے سنا، انہوں نے صلہ بن زفر سے اور ان سے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل نجران، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی امانت دار آدمی بھیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا آدمی بھیجوں گا جو ہر حیثیت سے امانت دار ہوگا۔صحابہؓ منتظر تھے، آخر آنحضور ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

(۱۵۰۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

۱۵۰۷۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ہر امت میں امین (امانت دار) ہوتے ہیں اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔

باب ۵۴۱. قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَیْنِ

۵۴۱۔عمان و بحرین کا واقعہ۔

۱۵۰۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَدْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَمَرَمُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ وَعِدَةٌ فَلْيَاْتِنِيْ قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ اَبَابَكْرٍ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْجَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا قَالَ فَاَعْطَانِيْ قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيْتُ اَبَابَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِيْ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ اَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِيْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّيْ فَقَالَ اَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّيْ وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُعْطِيَكَ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جِئْتُهٗ فَقَالَ لِيْ اَبُوْبَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ

۱۵۰۸۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابن المنکدر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا، اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا، لیکن بحرین سے جس وقت مال آیا تو حضور اکرم ﷺ کی وفات ہو چکی تھی، اس لئے وہ مال ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ نے اعلان کروایا کہ اگر کسی کا حضور اکرم ﷺ پر قرض یا کسی سے حضور اکرم ﷺ کا کوئی وعدہ ہو تو وہ میرے پاس آئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان کے یہاں گیا اور انہیں بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق کہا لیکن انہوں نے اس مرتبہ بھی مجھے نہیں دیا۔ میں پھر ان کے یہاں گیا، لیکن اس مرتبہ بھی انہوں نے ٹال دیا۔ میں تیسری مرتبہ گیا۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے ٹال دیا۔ اس لئے میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے یہاں ایک مرتبہ آیا، آپ نے نہیں دیا، پھر آیا اور آپ نے نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ آیا ہوں اور آپ اس مرتبہ بھی ٹال رہے ہیں، اگر آپ کو مجھے دینا ہے تو دے دیجئے، یا پھر میرے معاملے میں بخل سے کام لیجئے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے کہا ہے کہ میرے معاملہ میں بخل کر لو، بھلا بخل سے بڑھ کر اور کیا بیماری ہو سکتی ہے۔ تین مرتبہ انہوں نے یہ جملہ دہرایا، اور کہا میں نے تمہیں جب بھی ٹالا تو میرا ارادہ یہی تھا کہ تمہیں بہر حال دینا ہے۔ اور عمرو سے روایت ہے، ان سے محمد بن علی نے بیان کیا، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں حاضر ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے گن لو۔ میں نے گنا تو پانچ سو تھا فرمایا کہ دو مرتبہ اتنا ہی اور لے لو۔

باب ۵۴۲. قُدُوْمِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وَاَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُمْ

۵۴۲۔قبیلہ اشعر اور اہل یمن کی آمد۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ اشعری مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

(۱۵۰۹) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ

۱۵۰۹۔مجھ سے عبداللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے، ان

اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَكَثْنَا حِیْنًا مَّانَرٰی ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّاُمَّه' اِلَّا مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَه'

سے اسود بن یزید نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ میں اور میرے بھائی یمن سے آئے تو ہم (ابتداء) میں بہت دنوں تک یہ سمجھتے رہے کہ ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما اہل بیت سے ہیں، کیونکہ یہ آنحضور ﷺ کے گھر میں بکثرت آیا جایا کرتے تھے اور ہر وقت آنحضور ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

(۱۵۱۰)حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ اَبُوْمُوْسٰی اَكْرَمَ هٰذَا الْحَیَّ مِنْ جَرْمٍ وَّاِنَّا لَجُلُوْسٌ عِنْدَه' وَهُوَ یَتَغَدّٰی دَجَاجًا وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ فَدَعَاهُ اِلَی الْغَدَآءِ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُه' یَاْكُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُه' فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُه' فَقَالَ اِنِّیْ حَلَفْتُ لَا اٰكُلُه' فَقَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنْ یَّمِیْنِكَ اِنَّا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَاَبٰی اَنْ یَّحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا یَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ یَلْبَثِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُتِیَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَا هَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنَه' لَانُفْلِحُ بَعْدَهَا اَبَدًا فَاَتَیْتُه' فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّاتَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنْ لَّا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهَا وَتَحَلَّلْتُهَا

۱۵۱۰۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالسلام نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے زہدم نے بیان کیا کہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (کوفہ کے امیر بن کر، عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) آئے تو اس قبیلہ جرم کا انہوں نے بہت اعزاز کیا۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے۔ حاضرین میں ایک اور صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں کھانے پر بلایا تو ان صاحب نے کہا کہ جب سے میں نے مرغیوں کو کچھ (گندی) چیزیں کھاتے دیکھا ہے اسی وقت سے مجھے اس کے گوشت سے گھن آنے لگی ہے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آؤ بھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ ان صاحب نے کہا، لیکن میں نے اس کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا، تم آتو جاؤ، میں تمہیں تمہاری قسم کے بارے میں بھی بتاؤں گا۔ ہم قبیلہ اشعر کے لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے سواری کے لئے جانور مانگے (غزوۂ تبوک کے لئے۔) آنحضور ﷺ نے ہمیں جانور مہیا کرنے سے معذوری ظاہر کی، ہم نے پھر آپ ﷺ سے مانگا تو آپ ﷺ نے اس مرتبہ قسم کھالی کہ میں تم لوگوں کو کوئی سواری نہیں دوں گا۔ لیکن ابھی کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ غنیمت میں کچھ اونٹ آئے اور آنحضور ﷺ نے ہمیں اس میں سے پانچ اونٹوں کے دیئے جانے کا حکم عنایت فرمایا۔ جب ہم نے انہیں لے لیا تو پھر ہم نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے، آنحضور ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں، ایسی صورت میں تو ہمیں کبھی کامیابی وفلاح حاصل نہیں ہوسکتی، چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! پہلے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں آپ سواری کے جانور نہیں دیں گے اور پھر آپ ﷺ نے عنایت فرمائے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، ٹھیک ہے، لیکن جب بھی میں کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے

سوادوسری صورت مجھے اس سے بہتر نظر آتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔

(۱۵۱۱)حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْصَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِیُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَآءَتْ بَنُوتَمِيْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا بَنِیْ تَمِيْمٍ قَالُوْا اَمَّا اِذْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۵۱۱۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوصخرہ جامع بن شداد نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن محرز مازنی نے حدیث بیان کی، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنوتمیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے بنوتمیم۔ بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو کچھ عنایت بھی فرمایئے۔ اس پر آنحضور ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر یمن کے کچھ لوگ آئے، آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بنوتمیم نے بشارت قبول نہیں کی، تم قبول کرلو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی یارسول اللہ ﷺ!

(۱۵۱۲) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَی الْيَمَنِ وَالْجَفَآءُ وَغَلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيْعَةَ وَ مُضَرَ

۱۵۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایمان تو ادھر ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا۔ اور بے رحمی اور سخت دلی اونٹ کی دم کے پیچھے پیچھے رہنے والوں میں ہے، جدھر سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں (یعنی مشرق) قبیلہ ربیعہ اور مضر میں۔

۱۵۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۱۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے سلیمان نے، ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل یمن آگئے ہیں، یہ لوگ رقیق القلب، نرم دل ہوتے ہیں، ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے اور فخر و تکبر اونٹ والوں میں ہوتا ہے اور سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے اور غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، انہوں نے ذکوان سے سنا، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

(۱۵۱۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِبْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِی الْغَيْثِ عَنْ اَبِیْ

۱۵۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ثور ابن زید نے، ان سے

هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا، هٰهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایمان یمن کا ہے، اور فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کے سینگ نکلتے ہیں۔

(١٥١٥) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَّاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْفِقْهُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

١٥١٥۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں، نرم دل، رقیق القلب۔ سمجھ یمن کی ہے اور حکمت یمن کی ہے۔

(١٥١٦) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَّعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَجَآءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَااَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَيَسْتَطِيْعُ هٰٓؤُلَآءِ الشَّبَابُ اَنْ يَّقْرَءُوْا كَمَا تَقْرَاُ قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَوْشِئْتَ اَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَاُ عَلَيْكَ قَالَ اَجَلْ قَالَ اقْرَاْ يَاعَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ اَخُوْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ اَتَامُرُ عَلْقَمَةَ اَنْ يَّقْرَاَ وَلَيْسَ بِاَقْرَئِنَا قَالَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْمِكَ وَقَوْمِهٖ فَقَرَاْتُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ قَدْ اَحْسَنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَااَقْرَاُ شَيْئًا اِلَّا وَهُوَ يَقْرَاُهٗ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى خَبَّابٍ وَّعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ اَنْ يُّلْقٰى قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَالْيَوْمِ فَاَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ

١٥١٦۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں خباب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا، ابوعبدالرحمٰن کیا یہ نوجوان اسی طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں جیسے آپ پڑھتے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں کسی سے تلاوت کے لئے کہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ضرور! اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، علقمہ! تم پڑھو، زید بن حدیر، زیاد بن حدیر کے بھائی، بولے، آپ علقمہ سے تلاوت قرآن کے لئے فرماتے ہیں، حالانکہ وہ ہم سب سے اچھے قاری نہیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ حدیث سنادوں جو رسول اللہ ﷺ نے تمہاری قوم اور اس کی قوم کے بارے میں فرمائی تھی۔ آخر میں نے سورۂ مریم کی پچاس آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا رائے ہے؟ خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بہت خوب پڑھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آیت بھی میں جس طرح پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتا ہے۔ پھر آپ خباب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے، ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، آپ نے فرمایا، کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی پھینک دی جائے۔ خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج کے بعد آپ یہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں نہیں دیکھیں گے۔ چنانچہ آپ نے انگوٹھی اتار دی۔ اس کی روایت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۵۴۳. قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

۵۴۳۔ قبیلہ دوس اور طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

(١٥١٧) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

١٥١٧۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ ھَلَکَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰہَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِھِمْ

اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبیلہ دوس تو تباہ ہوا۔ نافرمانی اور انکار کیا (اللہ کے حکم سے) آپ اللہ سے ان کے لئے بددعا کیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں یہاں پہنچا دے۔

(۱۵۱۸) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَۃَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِی الطَّرِیْقِ:

یَالَیْلَۃً مِنْ طُوْلِھَا وَعَنَائِھَا
عَلٰی اَنَّھَا مِنْ دَارَۃِ الْکُفْرِ نَجَّتِ

وَاَبَقَ غُلَامٌ لِیْ فِی الطَّرِیْقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْتُہٗ فَبَیْنَا اَنَا عِنْدَہٗ اِذَا طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَااَبَاھُرَیْرَۃَ ھٰذَا غُلَامُکَ فَقُلْتُ ھُوَ لِوَجْہِ اللّٰہِ فَاَعْتَقْتُہٗ

۱۵۱۸۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہونے کے لئے چلا تو راستے میں، میں نے یہ شعر پڑھا (ترجمہ) اے رات! تو نے اپنی درازی اور مشقت کے باوجود، مجھے علاقہ کفر سے نجات تو دی۔'' اور میرا غلام بھاگ گیا تھا۔ پھر میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے بیعت کی۔ ابھی اپ کے پاس میں بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا، ابو ہریرہ! یہ ہے تمہارا غلام! میں نے کہا، وہ لوجہ اللہ ہے، میں نے اسے آزاد کر دیا۔

باب ۵۴۴۔ قِصَّۃِ وَفْدِ طَیِّئٍ وَّحَدِیْثِ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ

۵۴۴۔ قبیلہ طے کے وفد اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

(۱۵۱۹) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِکِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْنَا عُمَرَ فِیْ وَفْدٍ فَجَعَلَ یَدْعُوْ رَجُلًا وَیُسَمِّیْھِمْ فَقُلْتُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ بَلٰی اَسْلَمْتَ اِذْ کَفَرُوْا وَاَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوْا وَوَفَیْتَ اِذْ غَدَرُوْا وَعَرَفْتَ اِذْ اَنْکَرُوْا فَقَالَ عَدِیٌّ فَلَا اُبَالِیْ اِذًا

۱۵۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حریث نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (ان کے دور خلافت میں) ایک وفد کی صورت میں آئے۔ آپ ایک ایک شخص کو نام لے لے کر بلاتے جاتے تھے۔ میں نے آپ سے کہا، کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ یا امیر المؤمنین! فرمایا، تمہیں بھی نہیں پہچانوں گا، تم اس وقت اسلام لائے تھے جب یہ سب کفر پر قائم تھے، تم نے اس وقت توجہ کی جب یہ سب اعراض کر رہے تھے، اس وقت وفا کی، جب یہ سب غدر کر رہے تھے اور اس وقت پہچانا جب ان سب نے انکار کیا تھا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر اب مجھے کوئی پروا نہیں۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا سترھواں پارہ مکمل ہوا۔

اٹھارہواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۵۴۵. حَجَّةِ الْوَدَاعِ

(۱۵۲۰) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَايَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَاَنَا حَآئِضٌ وَّلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِىْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِىْ وَاَهِلِّىْ بِالْحَجِّ وَدَعِى الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَبَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا

۵۴۵۔ حجۃ الوداع۔

۱۵۲۰۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیرؓ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی ہوا سے چاہئے کہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے اور جب تک دونوں کے افعال ادا نہ کر لے احرام سے نہ نکلے۔ پھر میں آپ کے ساتھ جب مکہ آئی تو میں حائضہ ہوگئی۔ اس لئے نہ بیت اللہ کا طواف کرسکی اور نہ صفا ومروہ کی سعی۔ میں نے اس کی شکایت حضور اکرم ﷺ سے کی تو آپ نے فرمایا کہ سر کھول لو اور کنگھا کرلو۔ اس کے بعد حج کا احرام باندھو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج ادا کر چکے تو آنحضور ﷺ نے مجھے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم سے (عمرہ کرنے کے لئے) بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کی قضا ہے (جو تم نے چھوڑ دیا تھا) بیان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کے بعد حلال ہوگئے۔ پھر منیٰ سے واپسی کے بعد انہوں نے دوسرا طواف (حج کا) کیا لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا، انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

(۱۵۲۱) حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَاطَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ قَالَ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَمِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّحِلُّوْافِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۱۵۲۱۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطا نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمرہ کرنے والا صرف بیت اللہ کے طواف سے حلال ہوسکتا ہے (ابن جریج نے کہا) میں نے عطاء سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کیا فرمایا؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ثم محلها الى البيت العتيق" سے، اور نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی وجہ سے جو آپ نے اپنے

يَرَاہُ قَبْلُ وَبَعْدُ

اصحاب کو حجۃ الوداع میں احرام کھول دینے کے لئے دیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ حکم تو وقوف عرفہ کے بعد کے لئے ہے۔ انہوں نے بیان کیا، لیکن ابن عباس ﷺ اسے وقوف عرفہ سے پہلے اور بعد دونوں کے لئے سمجھتے تھے۔

(۱۵۲۲) حَدَّثَنِیْ بَیَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُطْحَآءِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ کَیْفَ اَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّیْکَ بِاِهْلَالٍ کَاِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَتَیْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَیْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِیْ

۱۵۲۲۔ مجھ سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے قیس نے بیان کیا، انہوں نے طارق سے سنا اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ وادی بطحاء میں قیام کئے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے حج کا احرام باندھا لیا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! دریافت فرمایا احرام کس طرح باندھا ہے؟ عرض کی (اس طرح) لبیک باہلال کاہلال النبی ﷺ یعنی میں بھی اسی طرح احرام باندھتا ہوں جس طرح نبی کریم ﷺ نے باندھا ہو) آنحضور ﷺ نے فرمایا پہلے (عمرہ کے لئے) بیت اللہ کا طواف کرو۔ پھر صفا اور مروہ کی سعی اور حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک خاتون کے یہاں آیا اور انہوں نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔

(۱۵۲۳) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ یَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا یَمْنَعُکَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَسْتُ اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ هَدْیِیْ

۱۵۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، انہیں انس بن عیاضؓ نے خبر دی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی ازواج کو حکم دیا کہ (عمرہ کے افعال ادا کرنے کے بعد) حلال ہو جائیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی (یارسول اللہ ﷺ)! پھر آپ کیوں نہیں حلال ہوتے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو جما لیا ہے اور اپنی ہدی کو قلادہ پہنا دیا ہے اس لئے میں جب تک ہدی کی قربانی نہ کرلوں حلال نہیں ہو سکتا۔

(۱۵۲۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۱۵۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے (اور امام بخاری علیہ الرحمۃ نے کہا) اور مجھ سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انہیں سلیمان بن یسار نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فضل بن عباس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِىَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِىْ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ ہی کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا جو فریضہ اس کے بندوں پر ہے (یعنی حج اور اس کے افعال) میرے والد کے لئے بھی ضروری ہو چکا ہے۔ لیکن بڑھاپے کی وجہ سے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ سواری پر بھی سیدھے نہیں بیٹھ سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں!

(١٥٢٥) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ ابْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ اُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتّٰى اَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَآءَهٗ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ ثُمَّ اَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُوْلَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُّ بِلَالًا قَآئِمًا مِّنْ وَّرَآءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلّٰى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِىْ يَسْتَقْبِلُكَ حِيْنَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَآءُ

۱۵۲۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سریج بن نعمان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کی سواری پر پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ آخر آپ نے بیت اللہ کے پاس اپنی سواری بٹھا دی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اب کنجی لاؤ۔ وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا۔ آنحضور ﷺ اندر داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ اسامہ، بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر گئے۔ پھر دروازہ اندر سے بند کر لیا اور دیر تک اندر ہی رہے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو لوگ اندر جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔ میں سب سے آگے بڑھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ آگے کے ان دو ستونوں کے درمیان آپ ﷺ نے نماز ادا کی تھی۔ بیت اللہ میں چھ ستون تھے دو قطاروں میں اور آنحضور ﷺ نے آگے کی قطار کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ بیت اللہ کا دروازہ آپ کی پشت پر تھا۔ اور چہرہ مبارک اس طرف تھا جدھر دروازے سے اندر جاتے ہوئے چہرہ کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے اور دیوار کے درمیان (تین ہاتھ کا فاصلہ تھا) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ آنحضور ﷺ نے کتنی رکعت نماز پڑھی تھی، جس جگہ آپ نے نماز پڑھی تھی وہاں نہایت نفیس اعلیٰ درجے کا سرخ پتھر جڑا ہوا تھا۔

(١٥٢٦) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان کو شعیب نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا

وَسَلَّمَ اَخْبَرَ تْهُمَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ

نے خبر دی کہ آنحضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع کے موقع پر حائضہ ہوگئی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا ابھی ہمیں ان کی وجہ سے رکنا پڑے گا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ مکہ آنے کے بعد طواف زیارت کر چکی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کہ پھر چلنا چاہئے۔

(۱۵۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَه، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَلاَ نَدْرِيْ مَاحَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِيْ ذِكْرِهٖ وَقَالَ مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَه، اَنْذَرَه، نُوْحٌ وَّالنَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاِنَّه، يَخْرُجُ فِيْكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ شَاْنِهٖ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّه، اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَه، عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ اَلاَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِ كُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَآ اَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثًا وَيْلَكُمْ اَوْوَيْحَكُمْ انْظُرُوْا لاَتَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّاراً يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۵۲۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع (وداعی حج) کہا کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ باحیات تھے اور ہم نہیں سمجھتے تھے کہ حجۃ الوداع کا مفہوم کیا ہوگا۔ پھر آنحضور ﷺ نے اللہ کی حمد اور اس کی ثنا بیان کی اور مسیح دجال کا ذکر پوری تفصیل کے ساتھ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جتنے بھی انبیاء اللہ نے بھیجے سب نے دجال سے اپنی امت کو ڈرایا ہے، نوح علیہ السلام نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور دوسرے انبیاء نے بھی جو آپ کے بعد مبعوث ہوئے اور وہ تمہی (امت مسلمہ) میں سے نکلے گا (اور خدائی کا دعویٰ کرے گا) پس اگر کسی وجہ سے تمہیں اس کے متعلق اشتباہ ہو تو یاد رکھنا کہ تم اپنے رب کی ان تین صفات کو پوری طرح جانتے ہو، ایک تو یہ کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی آنکھ ایسی معلوم ہوگی، جیسے انگور کا دانہ خوب سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے باہم خون اور اموال اسی طرح حرام کئے ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں ہے۔ ہاں کیا میں نے پہنچا دیا؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ آپ نے پہنچا دیا۔ فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ جملہ دہرایا۔ افسوس! آپ نے ویلکم فرمایا، یا ویحکم (راوی کو شک ہے) ادھر دیکھو میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ۔

(۱۵۲۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاتِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَّاَنَّه، حَجَّ بَعْدَمَاهَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً لَّمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ اَبُوْاِسْحٰقَ وَبِمَكَّةَ اُخْرٰى

۱۵۲۸۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے انیس غزوے کئے اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج کیا، اس حج کے بعد پھر آپ نے کوئی حج نہیں کیا تھا یہ حج حجۃ الوداع تھا۔ ابواسحاق نے بیان

کیا کہ دوسرا حج آپ نے (ہجرت سے پہلے) مکہ میں کیا تھا۔

(۱۵۲۹) حَدَّثَنَا حَفصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيْرٍ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۵۲۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مدرک نے، ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جریر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر فرمایا میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

(۱۵۳۰) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِاسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُّتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ اَیُّ شَهْرٍهٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِاسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِاسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِاسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلِّغُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ يَقُوْلُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ

۱۵۳۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے ابن ابی بکرہ نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زمانہ اپنی اصل ہیئت پر آ گیا ہے، اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تھی۔ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں، چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، ذی قعدہ ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاول اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے، ہم نے سمجھا، شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا یہ شہر کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ آپ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ رکھیں گے۔ مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں (یہ مکہ ہی ہے) پھر آپ نے دریافت فرمایا اور یہ دن کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ بہتر علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا نام اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا پس تمہارا خون اور تمہارا مال۔ محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن، تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں اور تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے

تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ ہاں، پس میرے بعد تم گمراہی میں مبتلا نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ ہاں اور جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس حدیث کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد ﷺ نے سچ فرمایا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا تو کیا میں نے پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

(۱۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ اُنَاسًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالُوْا لَوْنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اَيَّةُ اٰيَةٍ فَقَالُوْا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ مَكَانٍ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ

۱۵۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے کہ چند یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہمارے یہاں نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کون سی آیت؟ انہوں نے کہا "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی" (آج میں نے تم پر اپنے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت پوری کردی) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی تھی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ میدان عرفہ میں کھڑے تھے۔

(۱۵۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْجَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ

۱۵۳۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) نکلے تو کچھ لوگ ہم میں سے عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے، کچھ حج کا۔ اور کچھ عمرہ اور حج دونوں کا۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی حج کا احرام باندھا تھا۔ جو لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے یا جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ یوم نحر میں حلال ہوئے تھے۔

(۱۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَّقَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِّثْلَهٗ

۱۵۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی اور انہوں نے اپنی روایت اس تصریح کے ساتھ بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع (کے لئے ہم نکلے) ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک نے حدیث بیان کی، اسی طرح۔

(۱۵۳۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَا بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ

۱۵۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، آپ سعد کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَی الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَاتَرٰی وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَّلَا يَرِثُنِیْٓ اِلَّا ابْنَةٌ لِّیْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالثُّلُثِ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّی اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِیْ فِیْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ءَاُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰی يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَآئِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثٰی لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّیَ بِمَكَّةَ

ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ بیماری نے مجھے موت کے منہ میں لاڈالا تھا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ مرض اس حد کو پہنچ گیا ہے اور میرے پاس مال ہے، وارث تنہا میری لڑکی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی آدھا کردوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی پھر تہائی کردوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تہائی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو صاحب مال چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کروگے، اگر اس سے اللہ کی رضاجوئی مقصود رہی تو تمہیں اس پر اجر ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تمہیں اجر ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھوگے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! (بیماری کی وجہ سے) کیا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ (مدینہ) نہیں جاسکوں گا؟ فرمایا اگر تم نہیں جاسکے تب بھی اگر تم اللہ کی رضاجوئی کے لئے کوئی عمل کروتو تمہارا درجہ اور مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہوگے اور تم سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں (اسلام کے دشمنوں) کو نقصان! اے اللہ! میرے ساتھیوں (صحابہ) کی ہجرت کو کامل فرمادے اور انہیں پیچھے نہ ہٹا لیکن محتاج وضرورت مند تو سعد بن خولہ ہیں (رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ نے ان کے مکہ میں وفات پاجانے کی وجہ سے اظہار غم کیا۔

(۱۵۳۵) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَآ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۵۳۵۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈوایا تھا۔

(۱۵۳۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَخْبَرَهٗ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ

۱۵۳۶۔ ہم سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھ آپ کے بعض اصحاب نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سر منڈایا تھا اور بعض دوسرے صحابہؓ نے ترشوالینے پر

اکتفا کیا تھا۔

(۱۵۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اَقْبَلَ يَسِيْرُ عَلٰى حِمَارٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ

۱۵۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے تو رسول اللہ ﷺ منیٰ میں کھڑے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے حجۃ الوداع کے موقعہ پر۔ آپ کا گدھا صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر آپ اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے۔

(۱۵۳۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَاَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ

۱۵۳۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کی (سفر میں) رفتار کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس طرح چلتے تھے کہ سواری کا کجاوہ حرکت کرتا رہتا تھا اور جب کشادہ جگہ ملتی تو اس سے تیز چلتے تھے۔

(۱۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيْعًا

۱۵۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عدی بن ثابت نے، اور ان سے عبداللہ بن یزید خطمی نے اور انہیں ابوایوب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی تھیں۔

باب ۵۴۶. غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ

۵۴۶۔ غزوۂ تبوک اس کا نام غزوۂ عسرت (تنگی کا غزوہ) بھی ہے۔

(۱۵۴۰) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ اِذْهُمْ مَعَهٗ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابِيْ اَرْسَلُوْنِيْ اِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَآ اَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَّوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَآ اَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِيْنًا مِّنْ مَّنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَّخَافَةِ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے ساتھیوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے ان کے لئے سواری کے جانور کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ جیش عسرت میں شریک ہونا چاہتے تھے، یہی غزوۂ تبوک ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تا کہ آپ ان کے لئے سواری کے جانوروں کا انتظام کر دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا خدا گواہ ہے میں انہیں کسی قیمت پر سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهٖ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ اِلَى اَصْحَابِي فَاَخْبَرْتُهُمْ الَّذِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا سُوَيْعَةً اِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِيْ اَيْ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ قَيْسٍ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْكَ فَلَمَّآ اَتَيْتُهٗ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ لِسِتَّةِ اَبْعِرَةٍ اِبْتَاعَهُنَّ حِيْنَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ اِلَى اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَآءِ فَارْكَبُوْهُنَّ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيْ بَعْضُكُمْ اِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَظُنُّوْا اَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَّمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِيْ اِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَآاَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُوْمُوْسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى اَتَوُالَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهٗ اِيَّاهُمْ ثُمَّ اِعْطَآءَ هُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهٖ اَبُوْمُوْسٰى

جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ غصہ میں تھے۔ اور میں اسے محسوس نہ کر سکا تھا حضور اکرم ﷺ کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف بھی دامن گیر تھا کہ کہیں آپ کی وجہ سے مکدر نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور انہیں حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی خبر دی۔ لیکن ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ وہ پکار رہے تھے اے عبداللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں۔ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو جوڑے اور یہ دو جوڑے لے لو، اس طرح آپ نے چھ اونٹ عنایت فرمائے ان اونٹوں کو آپ نے اسی وقت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدا تھا اور فرمایا کہ انہیں اپنے ساتھیوں کو دے دو۔ اور انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے تمہاری سواری کے لئے انہیں دیا ہے، ان پر سوار ہو جاؤ۔ میں ان اونٹوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آنحضور ﷺ نے تمہاری سواری کے لئے عنایت فرمائے ہیں لیکن خدا گواہ ہے کہ اب تمہیں ان صحابہ کے پاس چلنا پڑے گا جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد (جب میں نے اونٹ آپ سے مانگے تھے) سنا تھا۔ کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی انہوں نے کہا، کہ آپ کی سچائی میں ہمیں قطعی کوئی شبہ نہیں لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند حضرات کو لے کر ان صحابہؓ کے پاس آئے جنہوں نے حضور ﷺ کا وہ ارشاد سنا تھا کہ آنحضور ﷺ نے پہلے تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔ ان صحابہؓ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی۔

(۱۵۴۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ اَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَآءِ قَالَ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ وَ

۱۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے چلے جا رہے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لئے تم ایسے

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا

(۱۵۴۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً يُخْبِرُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰي بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلٰي يَقُوْلُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ اَوْثَقُ اَعْمَالِيْ عِنْدِيْ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلٰي فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَالْاٰخَرِ قَالَ عَطَآءٌ فَلَقَدْ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ الْاٰخَرَ فَنَسِيْتُهٗ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ اِحْدٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ قَالَ عَطَآءٌ وَّحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَاَنَّهَا فِيْ فِيْ فَحْلٍ يَّقْضِمُهَا

ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام تھے لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور ابوداؤد نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، اور انہوں نے مصعب سے سنا۔

۱۵۴۲۔ ہم سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ میں نے عطاء سے سنا، انہوں نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ مجھے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ عسرت میں شریک تھا، بیان کیا کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے تمام اعمال میں اسی پر سب سے زیادہ اعتماد ہے۔ عطاء نے بیان کیا، ان سے صفوان نے بیان کیا کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک مزدور بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ وہ ایک شخص سے لڑ پڑا اور ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے بیان کیا کہ مجھے صفوان نے خبر دی کہ ان دونوں میں سے کس نے اپنے مقابل کا ہاتھ کاٹا تھا۔ یہ مجھے یاد نہیں ہے۔ بہر حال جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو کاٹنے والے کا آگے کا ایک دانت بھی ساتھ چلا آیا۔ وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے دانت کے ٹوٹنے پر کوئی مواخذہ نہیں کیا۔ عطاء نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ پھر کیا وہ تمہارے منہ میں اپنا ہاتھ رہنے دیتا تا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چبا جاتے۔

باب ۵۴۷ . حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا

۵۴۷۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہٗ کا واقعہ۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد "وعلى الثلثة الذين خلفوا".

(۱۵۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ

۱۵۴۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے، ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہ جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو ان کے صاحبزادوں میں سے آپ ہی کعب رضی اللہ عنہ کو راستے میں لے کر چلا کرتے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکنے کا واقعہ سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ غزوۂ تبوک کے سوا اور کسی غزوہ میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ

بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَّلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَآ اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِيْ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَآ اَيْسَرَ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَااجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهٗ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ وَّلَايَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنْ سَيَخْفٰى لَهٗ مَالَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ فَطَفِقْتُ اَغْدُوْلِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا فَقُلْتُ اَتَجَهَّزُ بَعْدَهٗ بِيَوْمٍ اَوْيَوْمَيْنِ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ اَنْ فَصَلُوْا لِاَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ

کے ساتھ شریک نہ ہوا ہوں۔ البتہ غزوۂ بدر میں بھی میں شریک نہیں ہوا تھا لیکن جو لوگ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے، ان کے متعلق حضور اکرم نے کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کیونکہ آپ اس موقعہ پر قریش کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے (جنگ کا ارادہ نہیں تھا) لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے، کسی سابقہ تیاری کے بغیر آپ کی دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوگئی اور میں لیلۂ عقبہ میں (انصار کے ساتھ) حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ یہ وہی رات ہے جس میں ہم نے (مکہ میں) اسلام کے لئے عہد کیا تھا اور مجھے تو یہ غزوہ بدر سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اگر چہ بدر کا لوگوں کی زبانوں پر چرچا بہت ہے۔ میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کبھی اتنا قوی اور اتنا صاحب مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقعہ پر۔ جب کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تبوک کے غزوے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ خدا گواہ ہے کہ اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو اونٹ جمع نہیں ہوئے تھے لیکن اس موقعہ پر میرے پاس دو اونٹ تھے۔ حضور اکرم ﷺ جب کبھی کسی غزوے کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ اس کے لئے ذو معنی الفاظ استعمال کیا کرتے تھے (تا کہ معاملہ راز میں رہے) لیکن اس غزوہ کا جب موقع آیا تو گرمی بڑی شدید تھی۔ سفر بھی بہت طویل تھا۔ بیابانی راستہ اور دشمن کی فوج کی کثرت تعداد۔ تمام مشکلات سامنے تھیں۔ اس لئے حضور اکرم نے مسلمانوں سے اس غزوہ کے متعلق بہت صراحت کے ساتھ بتا دیا تھا تا کہ اس کے مطابق پوری طرح تیاری کر لیں۔ چنانچہ آپ نے اس سمت کی بھی نشان دہی کر دی جدھر سے آپ کا جانے کا ارادہ تھا۔ مسلمان بھی آپ کے ساتھ بہت تھے۔ اتنے کہ کسی رجسٹر میں سب کے ناموں کا اندراج بھی مشکل تھا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کوئی بھی شخص اگر اس غزوے میں شریک نہ ہونا چاہتا تو وہ یہ خیال کر سکتا تھا کہ اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا (لشکر کی کثرت کی وجہ سے) الا یہ کہ اس کے متعلق وحی نازل ہو حضور اکرم ﷺ جب اس غزوے کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو پھل پکنے کا زمانہ تھا اور سایہ میں بیٹھ کر لوگ لطف اندوز ہوتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ بھی تیاریوں میں مصروف تھے اور آپ کے ساتھ مسلمان بھی۔ لیکن میں روزانہ یہ سوچا کرتا تھا کہ کل سے میں بھی تیاری کروں گا۔ اور اس طرح ہر روز اسے ٹالتا رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ میں تیاری کرلوں گا، مجھے ذرائع

وَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِيْ فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْلِيْ ذٰلِكَ فَكُنْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيْهِمْ اَحْزَنَنِيْ اَنِّيْ لَآاَرٰى اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ اَوْرَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَآءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهٗ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِيْ هَمِّيْ وَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَا ذَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا وَّاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَاْيٍ مِّنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ اَنِّيْ لَنْ اَخْرُجَ مِنْهُ اَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ وَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَآءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَكَانُوْا بِضْعَةً وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَجِئْتُهٗ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلٰى اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْجَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ وَّلَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ

میسر ہیں۔ یونہی وقت گزرتا رہا۔ اور آخر لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل بھی کرلیں اور حضور اکرم ﷺ مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے، اس وقت تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اس موقعہ پر بھی میں نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھالیا کہ کل یا پرسوں تک تیاری کرلوں گا اور پھر لشکر سے جاملوں گا کوچ کے بعد دوسرے دن میں نے تیاری کے لئے سوچا لیکن اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر تیسرے دن کے لئے سوچا اور اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ یوں وقت گزرتا گیا اور اسلامی لشکر بہت آگے بڑھ گیا۔ غزوہ میں شرکت میرے لئے بہت دور کی بات ہوگئی اور میں یہی ارادہ کرتا رہا کہ یہاں سے چل کر انہیں پالوں گا۔ کاش میں نے ایسا کرلیا ہوتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے بڑا رنج ہوتا کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آتے جن کے چہروں سے نفاق ٹپکتا تھا۔ یا پھر وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور اور ضعیف قرار دے دیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے میرے متعلق کسی سے کچھ نہیں پوچھا تھا لیکن جب آپ تبوک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے دریافت فرمایا کہ کعب نے کیا کیا۔ بنو سلمہ کے ایک صاحب نے کہا کہ یارسول اللہ! اس کے کبر وغرور نے اسے آنے نہیں دیا اس پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بولے۔ تم نے بڑی بات کہی۔ یارسول اللہ (ﷺ) خدا گواہ ہے ہمیں ان کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ معلوم نہیں، آنحضور ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ واپس تشریف لارہے ہیں، تو اب مجھ پر فکر وتردد سوار ہوا اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا جس سے میں کل آنحضور ﷺ کی ناراضگی سے بچ سکوں، اپنے گھر کے ہر ذی رائے سے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ مدینہ سے بالکل قریب آچکے ہیں تو باطل خیالات میرے ذہن سے چھٹ گئے اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو کسی طرح محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ صبح کے وقت حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ آپ کی عادت تھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔ دستور کے مطابق جب

عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُکَ الْیَوْمَ حَدِیْثَ کَذِبٍ تَرْضٰی
بِهٖ عَنِّیْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰهُ اَنْ یُّسْخِطَکَ عَلَیَّ وَلَئِنْ
حَدَّثْتُکَ حَدِیْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَیَّ فِیْهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ
فِیْهِ عَفْوَاللّٰهِ لَاوَاللّٰهِ مَا کَانَ لِیْ مِنْ عُذْرٍ وَّاللّٰهِ مَا
کُنْتُ قَطُّ اَقْوٰی وَلَآ اَیْسَرَ مِنِّیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ
عَنْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا
هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْکَ فَقُمْتُ
وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِیْ فَقَالُوْا لِیْ وَاللّٰهِ
مَاعَلِمْنَاکَ کُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ
عَجَزْتَ اَنْ لَّاتَکُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَیْهِ الْمُتَخَلِّفُوْنَ
قَدْ کَانَ کَافِیْکَ ذَنْبَکَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَکَ فَوَاللّٰهِ مَازَالُوْا یُؤَنِّبُوْنَنِیْ
حَتّٰی اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ فَاُکَذِّبَ نَفْسِیْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ
لَقِیَ هٰذَا مَعِیَ اَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ
مَاقُلْتَ فَقِیْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِیْلَ لَکَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا
قَالُوْامُرَارَةُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْعَمْرِیُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَیَّةَ
الْوَاقِفِیُّ فَذَکَرُوْالِیْ رَجُلَیْنِ صَالِحَیْنِ قَدْ شَهِدَا
بَدْرًا فِیْهِمَا اُسْوَةٌ فَمَضَیْتُ حِیْنَ ذَکَرُوْهُمَا لِیْ
وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِیْنَ
عَنْ کَلَامِنَآاَیُّهَا الثَّلٰثَةُ مِنْ بَیْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ
فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَیَّرُوْا لَنَا حَتّٰی تَنَکَّرَتْ فِیْ نَفْسِی
الْاَرْضُ فَمَا هِیَ الَّتِیْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰی ذٰلِکَ
خَمْسِیْنَ لَیْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَکَانَا وَقَعَدَا فِیْ
بُیُوْتِهِمَا یَبْکِیَانِ وَاَمَّا اَنَا فَکُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ
وَاَجْلَدَهُمْ فَکُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ
الْمُسْلِمِیْنَ وَاَطُوْفُ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یُکَلِّمُنِیْ اَحَدٌ
وَّاٰتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ
عَلَیْهِ وَهُوَ فِیْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَالصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ
هَلْ حَرَّکَ شَفَتَیْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَیَّ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّیْ

آپ فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں وہ لوگ آئے جو غزوہ میں
شریک نہیں ہو سکے تھے اور قسم کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے، ایسے
لوگوں کی تعداد تقریباً اسی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کے ظاہر کو قبول
فرمالیا، ان سے عہد لیا، ان کے لئے مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو
اللہ کے سپرد کیا اس کے بعد میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیا تو آپ
مسکرائے۔ آپ کی مسکراہٹ میں تلخی تھی۔ پھر فرمایا آؤ۔ میں چند قدم
چل کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم
غزوہ میں کیوں شریک نہیں ہوئے کیا تم نے کوئی سواری نہیں خریدی تھی؟
میں نے عرض کی میرے پاس سواری موجود تھی، خدا گواہ ہے، اگر میں
آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے آج بیٹھا ہوا ہوتا تو کوئی عذر گھڑ
کر اس کی ناراضگی سے بچ سکتا تھا۔ مجھے خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ
گفتگو کا سلیقہ حاصل ہے لیکن خدا گواہ ہے مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں
آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان کر کے آپ کو راضی کر لوں تو بہت
جلد اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کردے گا اس کی بجائے اگر میں آپ
سے سچی بات بیان کردوں تو یقیناً آنحضور ﷺ کو میری طرف سے کبیدگی
ہوگی لیکن اللہ سے مجھے عفو و درگذر کی پوری امید ہے۔ نہیں، خدا گواہ ہے
مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا گواہ ہے، اس وقت سے پہلے کبھی میں اتنا قوی
اور فارغ البال نہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتھ شریک نہیں
ہو سکا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے سچی بات بتا دی ہے۔ اچھا
اب جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر
دے۔ میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے بنوسلمہ کے کچھ افراد بھی دوڑے ہوئے
آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ بخدا! ہمیں تمہارے متعلق یہ معلوم نہیں تھا
کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتاہی کی کہ حضور
اکرم ﷺ کے سامنے ویسا ہی کوئی عذر نہیں بیان کیا جیسا دوسرے نہ شریک
ہونے والوں نے بیان کر دیا تھا، تمہارے گناہ کے لئے تمہارے لئے
حضور اکرم کا استغفار ہی کافی ہو جاتا، بخدا! ان لوگوں نے مجھے اس پر اتنی
ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر حضور اکرم ﷺ سے کوئی جھوٹا
عذر کر آؤں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی
مجھ جیسا عذر بیان کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں دو (۲) حضرات نے اسی
طرح معذرت کی جس طرح تم نے کی اور انہیں جواب بھی وہی ملا جو

قَرِيْبًا مِّنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَآ اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِيْ
اَقْبَلَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَه' اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا
طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى
تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَآئِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ
وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَارَدَّ عَلَيَّ
السَّلَامَ فَقُلْتُ يَااَبَاقَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ
تَعْلَمُنِيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه' فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَه'
فَنَشَدْتُّه' فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَه' فَنَشَدْتُّه' فَقَالَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُه' اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى
تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ بِسُوْقِ
الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ
بِالطَّعَامِ يَبِيْعُه' بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ
بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَه' حَتّٰى اِذَا جَآءَ فِيْ
دَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًامِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ فَاِذَا فِيْهِ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنَّه' قَدْبَلَغَنِيْ اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ
يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ
بِنَانُوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَاْتُهَا وَهٰذَا اَيْضًا مِنَ
الْبَلَآءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُه' بِهَا حَتّٰى اِذَا
مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً مِّنَ الْخَمْسِيْنَ اِذَا رَسُوْلُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْنِيْ فَقَالَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ
تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَآ اَمْ مَّاذَآ اَفْعَلُ قَالَ لَا
بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ
ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَتَكُوْنِيْ
عِنْدَ هُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ كَعْبٌ
فَجَاءَ تِ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ
شَيْخٌ ضَآئِعٌ لَّيْسَ لَه' خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَه'
قَالَ وَلٰكِنْ لَّا يَقْرَبْكِ قَالَ اِنَّه' وَاللّٰهِ مَابِهٖ حَرَكَةٌ
اِلٰى شَيْءٍ وَّاللّٰهِ مَازَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ

تمہیں ملا۔ میں نے پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مرارہ بن ربیع عمروی اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ ان دو(۲) ایسے صحابہؓ کا نام انہوں نے لے دیا تھا جو صالح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے، ان کا طرز عمل میرے لئے نمونہ بن گیا۔ چنانچہ انہوں نے جب ان حضرات کا نام لیا تو میں اپنے گھر چلا آیا اور حضور اکرم ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی۔ بہت سے جو غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے صرف ہم تین سے۔ لوگ ہم سے الگ تھلگ رہنے لگے اور سب لوگ بدل گئے، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ساری کائنات بدل گئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم اسی طرح رہے میرے دو ساتھیوں (یعنی مرارہ اور ہلال رضی اللہ عنہما) نے تو اپنے گھروں سے نکلنا ہی چھوڑ دیا بس روتے رہتے تھے لیکن میرے اندر ہمت و جرات تھی۔ میں باہر نکلتا تھا۔ لیکن مجھ سے بولتا کوئی نہ تھا۔ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کو سلام کرتا۔ جب آپ ﷺ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھتے تھے۔ میں اس کی جستجو میں لگا رہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں حضور اکرم ﷺ کے مبارک ہونٹ ہلے یا نہیں۔ پھر آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو کنکھیوں سے دیکھتا رہتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا، تو آنحضور ﷺ میری طرف دیکھتے لیکن جونہی میں آپ کی طرف دیکھتا آپ چہرہ پھیر لیتے۔ آخر جب اس طرح لوگوں کی بے رخی بڑھتی ہی گئی تو میں (ایک دن) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچازاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت تعلق خاطر تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا لیکن خدا گواہ ہے انہوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابوقتادہ! تمہیں اللہ کا واسطہ، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ اور اور اس کے رسول سے مجھے کتنی محبت ہے؟ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا خدا کا واسطہ دے کر۔ لیکن اب بھی وہ خاموش تھے۔ پھر میں نے اللہ کا واسطہ دے کر ان سے یہی سوال کیا۔ اس مرتبہ انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اس پر میرے آنسو پھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر چڑھ کر (نیچے باہر) اتر آیا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار جو غلہ فروخت

مَاكَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا فَقَالَ لِىْ بَعْضُ اَهْلِىْ لَوِاسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى امْرَاَتِکَ كَمَآ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَسْتَاْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْنِىْ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِّنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَّاَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَىَّ نَفْسِىْ وَضَاقَتْ عَلَىَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِکٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَّ عَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَآءَ فَرَجٌ وَّاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَىَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَىَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَّسَعٰى سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ فَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَآءَنِى الَّذِىْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِىْ نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَىَّ فَكَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَآ اَمْلِکُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِى النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّوْنِىْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِکَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْکَ قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ اِلَىَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِىْ وَهَنَّانِىْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ اِلَىَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرَهٗ وَلَآ اَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا

کرنے مدینہ آیا تھا، پوچھ رہا تھا کہ کعب بن مالک کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو وہ میرے پاس آیا اور ملک غسان کا ایک خط مجھے دیا اس خط میں یہ تحریر تھا۔ ''اما بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب (یعنی حضور اکرم ﷺ) تمہارے ساتھ زیادتی کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں کوئی ذلیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمہارا حق ضائع کیا جائے۔ تم ہمارے یہاں آ جاؤ ہم تمہارے ساتھ بہتر سے بہتر معاملہ کریں گے۔'' جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور مصیبت آ گئی۔ میں نے اس خط کو تنور میں جلا دیا، ان پچاس دنوں میں سے جب چالیس دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ ﷺ کے قاصد میرے پاس آئے اور کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیوی کے بھی قریب نہ جاؤ۔ میں نے پوچھا، میں اسے طلاق دے دوں یا پھر مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے بتایا کہ نہیں صرف ان سے جدا رہو، ان کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو (جنہوں نے میری طرح معذرت کی تھی) بھی یہی حکم آپ نے بھیجا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب اپنے میکے چلی جاؤ۔ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کر دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ (جن کا مقاطعہ ہوا تھا) کی بیوی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) ہلال بن امیہ بہت ہی بوڑھے اور ناتواں ہیں، ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے کیا اگر میں ان کی خدمت کر دیا کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ صرف ان سے صحبت نہ کرو، انہوں نے عرض کی خدا گواہ ہے وہ تو کسی چیز کے لئے حرکت بھی نہیں کر سکتے جب سے یہ عتاب ان پر ہوا ہے وہ دن ہے اور آج کا دن، ان کے آنسو تھمنے کو نہیں آتے۔ میرے گھر کے بعض افراد نے کہا کہ جس طرح ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کی خدمت میں رہنے کی اجازت آنحضور ﷺ نے دے دی ہے آپ بھی اسی طرح کی اجازت آنحضور ﷺ سے لے لیجئے۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں اس کے لئے آنحضور سے اجازت نہیں لوں گا۔ میں جوان ہوں۔ معلوم نہیں جب اجازت لینے جاؤں تو آنحضور ﷺ کیا فرمائیں۔ اس طرح دس دن اور گزر گئے اور جب سے آنحضور ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی اس کے

سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ قُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اَمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَآ اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّآ اَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيْتُ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَآ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ هَدَانِيْ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّآ اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَّكُنَّا تَخَلَّفْنَا اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ

پچاس دن پورے ہوگئے۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ میرا دم گھٹا جارہا تھا اور زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود میرے لئے تنگ ہوتی جارہی تھی۔ کہ میں نے ایک پکارنے والی کی آواز سنی جبل سلع پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب کشائش ہو جائے گی۔ فجر کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان کردیا تھا۔ لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لئے آنے لگے۔ اور میرے دوساتھیوں کو بھی جاکر بشارت دی۔ ایک صاحب (زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ) اپنا گھوڑا دوڑائے آرہے تھے، ادھر قبیلہ اسلم کے ایک صحابی نے پہاڑی پر چڑھ کر (آواز دی) اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جن صحابیؓ نے (سلع پہاڑی پر سے) آواز دی تھی جب وہ میرے پاس بشارت دینے آئے تو اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس بشارت کی خوشی میں میں نے انہیں دے دیئے خدا گواہ کہ اس وقت ان دو کپڑوں کے سوا (دینے کے لائق) اور میری ملکیت میں کوئی چیز نہیں تھی۔ پھر میں نے (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جوق درجوق لوگ مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے جاتے تھے۔ کہتے تھے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت مبارک ہو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آخر میں مسجد میں داخل ہوا۔ حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ چاروں طرف صحابہؓ کا مجمع تھا۔ طلحہ بن عبیداللہ دوڑ کر میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ خدا گواہ ہے (وہاں موجو) مہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سوا میرے آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ طلحہ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے حضور اکرم ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا آپؐ کا چہرہ مبارک خوشی اور مسرت سے دمک اٹھا تھا۔ اس مبارک دن کے لئے تمہیں بشارت ہو۔ جو تمہاری عمر کا سب سے مبارک دن ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی بات پر

عَنْ اَمْرِ اُولٰئِکَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِکَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَاِرْجَآءُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

خوش ہوتے تو چہرہ مبارک منور ہو جاتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ کی مسرت ہم چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کی یا رسول اللہ! اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا لیکن کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو، یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی پھر میں خیبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔ میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی۔ اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا، سچ کے سوا اور کوئی بات زبان پر نہ لاؤں گا۔ پس خدا گواہ ہے جب سے میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا۔ میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات وانعامات اس کے مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی "یقیناً اللہ تعالیٰ نے نبی، مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کی۔" اس کے ارشاد "وكونوا مع الصادقين" تک۔ خدا گواہ ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لئے ہدایت کے بعد، میری نظر میں حضور اکرم ﷺ کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا ہے کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اور اس طرح اپنے کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔ نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی ہے جتنی شدید کسی دوسرے کے لئے نہیں فرمائی ہوگی۔ فرمایا ہے۔ "سيحلفون بالله لكم اذا انقلبتم" ارشاد "فان الله لا يرضى عن القوم الفاسقين" تک۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ ہم تین ان لوگوں کے معاملے سے جدا رہے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے قسم کھالی تھی اور آپ نے ان کی بات مان بھی لی تھی۔ ان سے بیعت بھی لی تھی اور ان کے لئے طلب مغفرت بھی فرمائی تھی۔ ہمارا معاملہ حضور اکرم ﷺ نے چھوڑ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے آیت "وعلى الثلثة الذين خلفوا" میں اسی کی

طرف اشارہ کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے غزوہ میں شریک نہ ہوسکنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے بلکہ اس کا تذکرہ کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمارے معاملے کو پیچھے ڈال دیا تھا (اور فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا) بخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھالی تھی اور اپنے عذر بیان کئے تھے کہ آنحضور ﷺ نے ان کے عذر قبول کر لئے تھے۔

باب ۵۴۸. نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

۵۴۸۔ مقام حجر میں حضور اکرم ﷺ کا قیام۔

(۱۵۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَاتَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّآ اَصَابَهُمْ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ

۱۵۴۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مقام حجر ❶ سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کی آبادیوں سے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا جب گزرنا ہے تو روتے ہوئے ہی گزرو، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا پھر آپ نے سر مبارک پر چادر ڈال لی اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ اس وادی سے نکل آئے۔

(۱۵۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَآ اَصَابَهُمْ

۱۵۴۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا، اس معذب قوم کی بستی سے جب تمہیں گزرنا ہی ہے تو تم روتے ہوئے گزرو، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔

(۱۵۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَّافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقُمْتُ اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَآءَ لَآاَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ

۱۵۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے نافع بن جبیر نے، ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے تھے پھر (جب آپ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئے تو) آپ کو وضو کے لئے میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ جہاں تک مجھے یقین ہے انہوں نے یہی بیان کیا کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے چہرہ مبارک دھویا اور جب کہنیوں تک ہاتھ دھونے کا

❶ ''حجر'' حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کی بستی کا نام ہے یہ وہی قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب زلزلہ، شدید دھماکوں اور بجلی کی کڑک و چمک کی صورت میں نازل ہوا تھا جب حضور اکرم ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو یہ مقام راستے میں پڑا تھا۔ حجر شام اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی۔

عَلٰی خُفَّیْهِ

ارادہ کیا تو جبہ کی آستین تنگ نکلی۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکال لیا اور انہیں دھویا پھر خفین پر مسح کیا۔

(۱۵۴۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ حَتّٰى اِذَآ اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ وَهٰذَا اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ

۱۵۴۷۔ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن سہل ابن سعد نے اور ان سے ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم غزوۂ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو (مدینہ کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا کہ یہ ''طابہ'' ہے اور یہ احد پہاڑی ہے۔ یہ ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

(۱۵۴۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَّاسِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

۱۵۴۸۔ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں حمید طویل نے خبر دی اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا مدینہ میں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جہاں بھی تم چلے اور جس وادی کو بھی تم نے قطع کیا وہ (اپنے دل سے) تمہارے ساتھ ساتھ تھے صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! اگرچہ ان کا قیام اس وقت بھی مدینہ میں ہی رہا ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں! وہ مدینہ میں رہتے ہوئے بھی (اپنے دل سے تمہارے ساتھ تھے) وہ کسی عذر کی وجہ سے رک گئے تھے۔

باب ۵۴۹. كِتَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ

۵۴۹۔کسریٰ اور قیصر کو رسول اللہ ﷺ کے خطوط۔

(۱۵۴۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حدثنا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِیْ كِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِیِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِم رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ

۱۵۴۹۔ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے (ملک فارس) کسریٰ کے پاس اپنا گرامی نامہ عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو دے کر بھیجا۔ اور انہیں حکم دیا کہ یہ مکتوب بحرین کے گورنر کو دے دیں (جو کسریٰ کی طرف سے متعین تھا) کسریٰ نے جب آپ کا مکتوب پڑھا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے بدعا کی کہ وہ بھی پاش پاش ہو جائیں۔

(۱۵۵۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِی اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُّ اَنْ اَلْحَقَ بِاَصْحَابِ الْجَمَلِ فَاُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً

۱۵۵۰۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے موقعہ پر وہ جملہ میرے کام آ گیا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ میں ارادہ کر چکا تھا کہ اصحاب جمل (عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا لشکر) کے ساتھ شریک ہو کر (علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے) لڑوں۔ آپ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا کہ اہل فارس نے کسریٰ کی لڑکی کو وارث تخت و تاج بنا دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔

(۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ اَذْكُرُ اَنِّیْ خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً مَّعَ الصِّبْيَانِ

۱۵۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انہوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے، جب میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع کی طرف رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے گیا تھا، سفیان نے ایک مرتبہ (مع الغلمان کے بجائے) مع الصبیان بیان کیا۔

(۱۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ اَذْكُرُ اَنِّیْ خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهٗ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ

۱۵۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے سائب رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے یاد ہے جب میں بچوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا استقبال کرنے گیا تھا، آپ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔

باب ۵۵۰. مَرَضِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهٖ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ يَاعَآئِشَةُ مَآ اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ اَبْهَرِیْ مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ

۵۵۰۔ نبی کریم ﷺ کی علالت اور آپ کی وفات۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "آپ کو بھی مرنا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے۔ پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں مباحثہ کرو گے۔" اور یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے مرض وفات میں فرماتے تھے کہ خیبر میں (زہر آلود) لقمہ جو میں نے اپنے منہ میں رکھ لیا تھا اس کی اذیت آج بھی میں محسوس کرتا ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری شہ رگ اس زہر کی اذیت کی وجہ سے کٹ جائے گی۔

(۱۵۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ

۱۵۵۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان

قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ثُمَّ مَاصَلّٰى لَنَا بَعْدَهَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز میں والمرسلات عرفا کی قراءت کر رہے تھے، اس کے بعد پھر آپ نے ہمیں کبھی نماز نہیں پڑھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کر لی۔

(۱۵۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَه' عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اِنَّ لَنَآ اَبْنَآءً مِّثْلَه' فَقَالَ اِنَّه' مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَه' اِيَّاهُ فَقَالَ مَآاَعْلَمُ مِنْهَآ اِلَّا مَاتَعْلَمُ

۱۵۵۴۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ آپ کو (مجالس میں) اپنے قریب بٹھاتے تھے، اس پر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ اس جیسے تو ہمارے بچے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ طرز عمل جس وجہ سے اختیار کیا وہ آپ کو معلوم بھی ہے؟ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت یعنی "اذا جاء نصراللّٰہ و الفتح" کے متعلق پوچھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) اسی کی اطلاع دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم نے بتایا میں بھی اس آیت کے متعلق جانتا ہوں۔

(۱۵۵۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُه' فَقَالَ ائْتُوْنِيْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَه' اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَاشَاْنُه' اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يُرَدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْٓ اِلَيْهِ وَاَوْصَاهُمْ بِثَلٰثٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِمَا كُنْتُ اُجِيْزُ هُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْقَالَ فَنَسِيْتُهَا

۱۵۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان احول نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا معلوم بھی ہے جمعرات کے دن کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت اسی دن ہوئی تھی۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ لاؤ میں تمہارے لئے ہدایات لکھ دوں۔ کہ اس کے بعد پھر تم کبھی صحیح راستے کو نہ چھوڑو گے لیکن وہاں اختلاف و نزاع ہو گیا (کہ آنحضور ﷺ کو اس شدت کی حالت میں لکھوانے کی تکلیف دینی چاہئے یا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا) نبی کے سامنے اختلاف و نزاع نہ ہونا چاہئے۔ بعض حضرات نے کہا، کیا بات ہے شاید آپ کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اس کے متعلق خود آنحضور ﷺ ہی سے پوچھ لیا جائے (کہ آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے یا آپ کی تکلیف کے پیش نظر اسے ملتوی کر دیا جائے) یہ جملہ صحابہ نے آپ کے سامنے کئی بار دہرایا۔ پھر آپ ﷺ نے خود ہی فرمادیا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں جس احوال و کیفیات میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم چاہتے ہو۔ اس کے بعد آپ کے صحابہ کو تین چیزوں کی وصیت کی۔ فرمایا کہ مشرکین کو

جزیرہ عرب سے نکال دو۔ وفود (جو قبائل کے تمہارے پاس آئیں) انہیں اس طرح دیا کرو جس طرح میں دیتا آیا ہوں اور (سلیمان احول نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے) تیسری وصیت کے متعلق سکوت اختیار فرمایا یا انہوں نے یہ کہا کہ میں اسے بھول گیا ہوں۔

(۱۵۵۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّاتَضِلُّوْا بَعْدَه، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْغَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَ كُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَه، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَكَانَ يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

۱۵۵۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لاؤ۔ میں تمہارے لئے ایک دستاویز لکھ دوں کہ اس کے بعد پھر تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر بعض صحابہ نے کہا کہ آنحضور ﷺ اس وقت کرب و بے چینی کے عالم میں ہیں۔ تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ ہمارے لئے تو اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پھر اہل بیت میں اس مسئلہ میں اختلاف ونزاع ہونے لگا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ آنحضور ﷺ کو کوئی چیز دے دو کہ اس پر آپ دستاویز لکھوا دیں۔ اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ بعض حضرات نے اس سے مختلف دوسری رائے پر اصرار کیا جب اختلاف ونزاع زیادہ ہوا تو آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شور کر کے آنحضور ﷺ کو وہ دستاویز نہیں لکھنے دی۔

(۱۵۵۷) حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيْلِ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَآرَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَآرَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَآرَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه، يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَآرَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِهِ يَتْبَعُه، فَضَحِكْتُ

۱۵۵۷۔ ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مرض الوفات میں رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات ان سے کہی جس پر وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کی وفات اسی مرض میں ہو جائے گی۔ میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ نے مجھ سے جب سرگوشی کی تو یہ فرمایا کہ آپ کے گھر کے افراد میں سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنستی تھی۔

(۱۵۵۸) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهٗ لَايَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَّقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَلْاٰيَةَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ

۱۵۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہر نبی کو وفات سے پہلے دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے بھی سنا آپ اپنے مرض الوفات میں فرما رہے تھے۔ آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ آیت "مع الذین انعم اللّٰہ علیھم الخ" کی تلاوت کر رہے تھے (یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے) مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے (اور آپ ﷺ نے آخرت کی زندگی پسند فرما لی ہے۔)

(۱۵۵۹) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ جَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

۱۵۵۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الوفات میں بار بار فرماتے تھے "اللھم فی الرفیق الاعلیٰ" (اے اللہ! مجھے جماعت انبیاء اور صدیقین میں پہنچا دے جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں۔)

(۱۵۶۰) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا اَوْيُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِ عَآئِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّآ اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهٗ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اِذًا لَّايُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حَدِيْثُهُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ

۱۵۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ انہیں زہری نے کہ عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تندرستی اور صحت کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کی قیام گاہ اسے ضرور دکھا دی جاتی ہے۔ پھر اسے (دنیا یا آخرت کی زندگی کے منتخب کرنے کا) اختیار دیا جاتا ہے (راوی کو شک تھا کہ لفظ یحیا ہے یا یخیر، دونوں کا مفہوم ایک ہے) پھر جب حضور اکرم ﷺ بیمار پڑے اور وقت قریب آ گیا تو سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر تھا اور آپ پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ کی آنکھیں گھر کی چھت کی طرف اٹھ گئیں اور آپ نے فرمایا اللّٰھم فی الرفیق الاعلیٰ۔ میں سمجھ گئی کہ اب حضور اکرم ہمیں (یعنی دنیاوی زندگی کو) پسند نہیں فرمائیں گے، مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ نے صحت کے زمانے میں بیان فرمائی تھی۔

(۱۵۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِبْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۱۵۶۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے عفان نے حدیث بیان کی۔ ان سے صخر بن جویریہ نے، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان

عَآئِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُسْنِدَتُهٗ اِلٰى صَدْرِیْ وَمَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَّطْبٌ يَّسْتَنُّ بِهٖ فَاَبَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهٗ وَنَفَضْتُهٗ وَطَيَّبْتُهٗ ثُمَّ دَفَعْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اِسْتِنَانًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا اَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهٗ اَوْاِصْبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ فِى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَضٰى وَكَانَتْ تَقُوْلُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ

سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (ان کے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تازہ مسواک استعمال کے لئے تھی۔ حضور اکرم ﷺ اس مسواک کی طرف دیکھتے رہے۔ چنانچہ میں نے ان سے مسواک لے لی اور اسے اپنے دانتوں سے چبا کر اچھی طرح جھاڑنے اور صاف کرنے کے بعد آنحضور ﷺ کو دے دی۔ آپ نے وہ مسواک استعمال کی جتنے عمدہ طریقہ سے آنحضور ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ میں نے آپ کو اتنی اچھی مسواک کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مسواک سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی اٹھائی اور فرمایا "في الرفيق الا على" تین مرتبہ، اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھا۔

(۱۵۶۲) حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ طَفِقْتُ اَنْفُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِیْ كَانَ يَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

۱۵۶۲۔ مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر معوذتین (سورۂ فلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دم کر لیتے تھے۔ اور اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ مرض آپ کو لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں معوذتین پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی۔ اور ہاتھ پر دم کر کے حضور اکرم ﷺ کے جسم پر پھیرا کرتی تھی۔

(۱۵۶۳) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَیَّ ظَهْرَهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ

۱۵۶۳۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ وفات سے کچھ پہلے آنحضور ﷺ پشت سے آپ کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا کہ حضور اکرم ﷺ کہہ رہے ہیں 'اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے۔ مجھ پر رحم کیجئے اور رفیقوں سے مجھے ملا دیجئے۔

(۱۵۶۴) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

۱۵۶۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال وزان نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُه' خَشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی لیکن آپ کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو بھی سجدہ نہ کیا جانے لگے۔

(۱۵۶۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَه' اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَه' فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَّكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِيْ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُه' قَالَ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ فَاَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا بِيَدِهٖ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى لَهُمْ وَ خَطَبَهُمْ وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَّه' عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ وَهُوَ كَذٰلِكَ يَقُوْلُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ

۱۵۶۵۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے لئے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہوگیا اور آپ کے مرض نے شدت اختیار کر لی تو تمام ازواج مطہرات سے آپ نے میرے گھر میں ایام مرض گزارنے کے لئے اجازت مانگی۔ سب نے جب اجازت دے دی تو آپ (میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے) نکلے۔ آپ دو حضرات کا سہارا لئے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ جن دو صحابہ کا آپ سہارا لئے ہوئے تھے ان میں ایک عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تھے اور ایک اور صاحب۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کی خبر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دی تو آپ نے فرمایا۔ معلوم ہے وہ دوسرے صاحب جن کا نام عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا، کون ہیں؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی مجھے تو نہیں معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ حضور اکرم ﷺ جب میرے گھر میں آ گئے اور تکلیف بہت بڑھ گئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ سات مشکیزے پانی کے بھر کر لاؤ اور مجھ پر دھارو۔ ممکن ہے اس طرح میں لوگوں کو کچھ نصیحت کرنے کے قابل ہو جاؤں چنانچہ ہم نے آپ کو آپ کی زوجہ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک لگن میں بٹھایا اور انہیں مشکیزوں سے آپ پر پانی دھارنے لگے۔ آخر آنحضور ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے روکا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آپ لوگوں کے مجمع میں گئے اور نماز پڑھائی اور لوگوں کو خطاب کیا اور مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ شدت مرض کے ایام میں حضور اکرم ﷺ اپنی چادر کھینچ

مَّسَاجِدَ يُحَذِّرُمَا صَنَعُوْا اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ وَمَا حَمَلَنِیْ عَلٰی كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّه' لَمْ يَقَعْ فِیْ قَلْبِیْ اَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَه' رَجُلًا قَامَ مَقَامَه' اَبَدًا وَلَا كُنْتُ اُرٰی اَنَّه' لَنْ يَّقُوْمَ اَحَدٌ مَقَامَه' اِلَّا تَشَآءَ مَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَوَاهُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُوْمُوْسٰی وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کر بار بار اپنے چہرے پر ڈالتے تھے پھر جب دم گھٹنے لگتا تو چہرے سے ہٹا دیتے، آپ اسی شدت کے عالم میں فرماتے تھے، یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت سے دور ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا، اس طرح آپ (اپنی امت کو) ان کا عمل اختیار کرنے سے بچتے رہنے کی تاکید کر رہے تھے۔ مجھے عبیداللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں نے اس معاملہ (یعنی ایام مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنانے کے سلسلے) میں حضور اکرم ﷺ سے بار بار پوچھا۔ میں بار بار آپ سے صرف اس لئے پوچھ رہی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص (حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں) آپ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے محبت نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لئے میں چاہتی تھی کہ آنحضور ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں۔ اس کی روایت ابن عمر، ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی۔

(۱۵۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّه' لَبَيْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ میری، ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان میں (سر رکھے ہوئے) تھے۔ حضور اکرم کی شدت (سکرات) دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لئے بھی نزع کی شدت کو برا نہیں خیال کرتی۔

(۱۵۶۷) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ ابْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِکٍ اَحَدَ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَه' اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَااَبَا حَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِاللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهٖ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَه' اَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ

۱۵۶۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے خبر دی۔ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین صحابہ میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہوئی تھی (غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی) انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ صحابہؓ نے آپ سے پوچھا ابوالحسن! حضور اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انہوں نے بتایا کہ بحمد اللہ اب آپ کو افاقہ ہے پھر عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کے کہا

ثَلٰثٍ عَبْدُالْعَصَا وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاُرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفّٰی مِنْ وَّجْعِهٖ هٰذَا اِنِّیْ لَاَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ بِنَآ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْاَلْهُ فِيْمَنْ هٰذَا الْاَمْرُ اِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِیْ غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَاَوْصٰی بِنَا فَقَالَ عَلِیٌّ اِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَايُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهٗ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَسْاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ تم خدا کی قسم! تین دن کے بعد محکومانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ خدا گواہ ہے مجھے تو ایسے آثار نظر آ رہے ہیں کہ حضور اکرم اس مرض سے افاقہ نہیں پا سکیں گے۔ موت کے وقت بنو عبدالمطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔ اب ہمیں حضور اکرم ﷺ کے پاس چلنا چاہئے۔ اور آپ سے پوچھنا چاہئے کہ خلافت ہمارے بعد کسے ملے گی، اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر کوئی دوسرا مستحق ہوگا تو وہ بھی معلوم ہو جائے گا اور آنحضور ﷺ ہمارے متعلق اپنے خلیفہ کو ممکن ہے کچھ وصیتیں کر دیں۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ سے اس کے متعلق کچھ پوچھا اور آپ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں ہمیشہ کے لئے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

(۱۵۶۸) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَمَا هُمْ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَّوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّیْ لَهُمْ لَمْ يَفْجَاهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ فِیْ صُفُوْفِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰی عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِیْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَی السِّتْرَ

۱۵۶۸۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پیر کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک حضور اکرم ﷺ نظر آئے۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو دیکھ رہے تھے۔ صحابہ نماز میں صف بستہ کھڑے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دیکھ کر تبسم فرمایا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں آ جائیں آپ نے سمجھا کہ حضور اکرم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قریب تھا کہ مسلمان اس خوشی کی وجہ سے جو حضور اکرم ﷺ کو دیکھ کر انہیں ہوئی تھی۔ اپنی نماز کے بارے میں آزمائش میں پڑ جاتے لیکن آنحضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کر لو۔ پھر آپ حجرہ کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا۔

(۱۵۶۹) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَی ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلٰی عَآئِشَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَآئِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِّعَمِ اللّٰهِ عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَيْتِیْ

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا انہیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ ابو عمرو ذکوان نے، کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔ اللہ کی بہت سی نعمتوں میں ایک نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میرے گھر میں اور

وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَ نَحْرِيْ وَ اَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَ رِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ، يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيْهَا مَآءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَآءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ

میری باری کے دن ہوئی۔آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور کی وفات کے وقت میرے اور آنحضور ﷺ کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کیا تھا، کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی۔آنحضور ﷺ مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس مسواک کو دیکھ رہے ہیں۔میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔اس لئے میں نے آپ سے پوچھا یہ مسواک آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے وہ مسواک ان سے لے لی۔آنحضور ﷺ اسے چبا نہ سکے۔ میں نے پوچھا آپ کے لئے میں اسے نرم کردوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے مسواک نرم کردی، آپ کے سامنے ایک بڑا پیالہ تھا، چمڑے کا یا لکڑی کا (راوی حدیث) عمر کو اس سلسلے میں شک تھا۔اس کے اندر پانی تھا۔آنحضور ﷺ بار بار اپنے ہاتھ اس کے اندر داخل کرتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے۔اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) موت کے وقت شدت ہوتی ہے۔پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے "فی الرفیق الاعلیٰ" یہاں تک کہ آپ رحلت فرما گئے اور ہاتھ نیچے آ گیا۔

(١٥٧٠) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَآءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَآئِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَيَّ فِيْهِ فِيْ بَيْتِيْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ لَبَيْنَ نَحْرِيْ وَسَحْرِيْ وَخَالَطَ رِيْقُهٗ رِيْقِيْ ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَهٗ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَعْطِنِيْ هٰذَا السِّوَاكَ يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ فَاَعْطَانِيْهِ فَقَصَمْتُهٗ ثُمَّ مَضَغْتُهٗ

١٥٧٠۔ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مرض الوفات میں رسول اللہ ﷺ پوچھتے رہتے تھے کہ کل میرا قیام کہاں ہوگا، کل میرا قیام کہاں ہوگا؟ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے منتظر تھے۔پھر ازواج مطہرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کی اجازت دے دی اور آپ کی وفات انہیں کے گھر میں ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ کی وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدہ کے مطابق میرے یہاں آپ کے قیام کی باری تھی۔ رحلت کے وقت سر مبارک میرے سینے پر تھا اور میرا تھوک آپ کے تھوک کے ساتھ ملا تھا انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور ان کے ہاتھ میں استعمال کے قابل مسواک تھی۔ آنحضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے کہا کہ عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔انہوں نے مسواک

فَاَعْطَيْتُه' رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى صَدْرِىْ

مجھے دے دی میں نے اسے اچھی طرح چبایا اور جھاڑ کر آنحضور ﷺ کو دی۔ پھر آپ نے وہ مسواک کی، اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

(۱۵۷۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِىْ وَفِىْ يَوْمِىْ وَبَيْنَ سَحْرِىْ وَنَحْرِىْ وَكَانَتْ اِحْدَانَا تُعَوِّذُه' بِدُعَآءٍ اِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ اُعَوِّذُه' فَرَفَعَ رَاْسَه' اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ فِى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى فِى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى وَمَرَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ وَّ فِىْ يَدِهٖ جَرِيْدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّ لَه' بِهَا حَاجَةً فَاَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَاْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَآ اِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَاَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيْهَا فَسَقَطَتْ يَدُه' اَوْسَقَطَتْ مِنْ يَدِهٖ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيْقِىْ وَرِيْقِهٖ فِىْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ

۱۵۷۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میرے گھر میں، میری باری کے دن ہوئی، آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ بیمار پڑتے تو ہم آپ کی صحت کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس بیماری میں بھی آپ کے لئے دعا کرنے لگیں، لیکن آپ فرما رہے تھے۔ "فی الرفیق الاعلیٰ۔ فی الرفیق الاعلیٰ" اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی۔ آنحضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ ٹہنی میں نے ان سے لے لی، پہلے میں نے اسے چبایا۔ پھر جھاڑ کر آپ کو دے دی۔ آنحضور ﷺ نے اس سے مسواک کی۔ جس طرح پہلے آپ ﷺ مسواک کیا کرتے تھے اس سے بھی اچھی طرح سے۔ پھر آنحضور ﷺ نے وہ مسواک مجھے عنایت فرمائی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) مسواک آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آنحضور ﷺ کے تھوک کو اس دن جمع کر دیا۔ جو آپ کی دنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا۔

(۱۵۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ مَّسْكَنِهٖ بِالسُّنُحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبْرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ اَكَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ فَقَبَّلَه' وَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ وَاللّٰهِ لَايَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّاالْمَوْتَةُ الَّتِىْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا

۱۵۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ سخ سے گھوڑے پر آئے۔ اور آ کر اترے۔ پھر مسجد کے اندر گئے۔ کسی سے آپ نے کوئی بات نہیں کی اس کے بعد آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے۔ اور حضور اکرم ﷺ کی طرف گئے۔ نعش مبارک ایک یمنی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ آپ نے چہرہ کھولا اور جھک کر چہرہ مبارک کا بوسہ لیا اور رونے لگے پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ موت طاری

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُوسَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَاعُمَرُ فَأَبَى عُمَرُاَنْ يَّجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُاللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّايَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِيْنَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِّنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوْهَا فَأَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَاهُوَ إِلَّآ أَنْ سَمِعْتُ أَبَابَكْرٍ تَلَاهَا فَعَرِفْتُ حَتّٰى مَاتُقِلُّنِيْ رِجْلَايَ وَحَتّٰى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِيْنَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْمَاتَ

نہیں کرے گا۔ جوایک موت آپ کے مقدر میں تھی وہ آپ پر طاری ہوچکی ہے۔ زہری نے بیان کیا۔ اوران سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمر! بیٹھ جایئے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کردیا۔ اتنے میں لوگ عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے۔ آپ نے فرمایا۔ امابعد! تم میں جو بھی محمد ﷺ کی پرستش کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی وفات ہوچکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو (اس کا معبود) اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اوراس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ "محمد صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔" ارشاد "الشاکرین" تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، خدا گواہ ہے۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔ اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے آپ سے یہ آیت سیکھی ہے۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا۔ وہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا (زہری نے بیان کیا کہ) پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا گواہ ہے مجھے اس وقت ہوش آیا جب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ جس وقت میں نے انہیں تلاوت کرتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی ہے تو میں سکتے میں آگیا اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھاپائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا۔

(۱۵۷۳) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُّوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ

۱۵۷۳۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ ابن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا تھا۔

(۱۵۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِيْ مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا أَنْ لَّاتَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّوْنِيْ قُلْنَا كَرَاهِيَةَ

۱۵۷۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی (عبداللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح) لیکن انہوں نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضور ﷺ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو

الْمَرِيْضِ لِلدَّوَآءِ فَقَالَ لَايَبْقَى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّه لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ ﷺ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جو ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لئے ہم نے اصرار کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے صرف عباس اس سے مستثنیٰ ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ اس فعل میں شریک نہیں تھے۔ اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۱۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَى اِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَه لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّي لَمُسْنِدَتُه اِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ اَوْصَى اِلَى عَلِيٍّ

۱۵۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ازہر نے خبر دی، انہیں ابن عون نے خبر دی، انہیں ابراہیم نے اور ان سے اسود نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو کوئی (خاص) وصیت کی تھی تو آپ نے فرمایا۔ یہ کون کہتا ہے۔ میں خود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھی۔ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے طشت منگوایا۔ پھر آپ ایک طرف جھک گئے اور آپ کی وفات ہوگئی۔ اس وقت مجھے بھی کچھ احساس نہیں ہوا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے کس طرح وصیت کی تھی؟

(۱۵۷۶) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَافَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ اَوْاُمِرُوْا بِهَا قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ

۱۵۷۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے کوئی وصیت کی تھی (علی رضی اللہ عنہ کو، یا اپنے ترکہ وغیرہ کے متعلق؟) انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ پھر مسلمانوں کو کس طرح (موت کے وقت) وصیت کرنی چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق۔

(۱۵۷۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَآ اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً

۱۵۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ درہم چھوڑے تھے نہ دینار نہ کوئی غلام نہ باندی۔ سوا اپنے سفید خچر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ کا ہتھیار اور وہ زمین جو آپ نے مجاہدوں اور مسافروں کے لئے وقف کر رکھی تھی۔

(۱۵۷۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رضى اللّٰه

۱۵۷۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شدت مرض کے زمانے میں نبی کریم ﷺ کی کرب و

عنها وَاکَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَااَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَااَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ يَااَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رضى الله عنها يَآاَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ

بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہانے کہا آہ! والد کو کتنی بے چینی ہے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا آج کے بعد تمہارے والد کی یہ کرب و بے چینی نہیں رہے گی۔ پھر جب آنحضور ﷺ کی وفات ہوگئی۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں ہائے ابا جان! آپ ﷺ اپنے رب کے بلاوے پر چلے گئے۔ ہائے ابا جان! آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔ ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر سناتے ہیں۔ پھر جب آنحضور ﷺ دفن کر دیئے گئے تو آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انس! تمہارے دل رسول اللہ ﷺ کی نعش پر مٹی ڈالنے کے لئے کس طرح آمادہ ہوگئے تھے۔

باب ۱۵۵۱. اٰخِرِ مَاتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۱۔ نبی کریم ﷺ کا آخری کلمہ جو زبان مبارک سے نکلا۔

(۱۵۷۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اِذًا لَّايَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ اٰخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى

۱۵۷۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے کئی اہل علم کی موجودگی میں خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حالت صحت میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے انہیں جنت میں ان کی قیام گاہ دکھا دی جاتی ہے پھر اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں آخرت کی زندگی پسند کریں اور اگر چاہیں تو دنیا کی زندگی پسند کریں) پھر جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا اس وقت آپ پر غشی طاری ہوگئی جب ہوش میں آئے تو آپ نے اپنی نظر گھر کی چھت کی طرف اٹھائی اور فرمایا "اللهم الرفيق الاعلى" (اے اللہ! مجھے اپنی بارگاہ میں انبیاء اور صدیقین سے ملادے) میں اسی وقت سمجھ گئی کہ اب آپ ہمیں پسند نہیں کر سکتے اور مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ حالت صحت میں ہم سے بیان کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آخری کلمہ جو زبان مبارک سے نکلا وہ یہی تھا کہ "اللهم الرفيق الاعلى"۔

باب ۵۵۲. وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۲۔ نبی کریم ﷺ کی وفات۔

(۱۵۸۰) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ

۱۵۸۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے (بعثت کے بعد) مکہ میں دس

عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا

سال تک قیام کیا جس میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ کا قیام رہا۔

(۱۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَه‘

۱۵۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ ۶۳ سال تھی، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن میتب نے بھی اسی طرح خبر دی تھی۔

باب ۵۵۳

۵۵۳۔

(۱۵۸۲) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُه‘ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ

۱۵۸۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں تیس صاع جو کے بدلے میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

باب ۵۵۴. بَعْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ

۵۵۴۔ نبی کریم ﷺ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مرض الوفات میں ایک مہم پر روانہ کرتے ہیں۔

(۱۵۸۳) حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ فَقَالُوْا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْبَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِيْ اُسَامَةَ وَاِنَّه‘ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ

۱۵۸۳۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے کہ نبی کریم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک مہم کا امیر بنایا تو بعض صحابہؓ نے ان کی امارت پر اعتراض کیا اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ پر اعتراض کر رہے ہو حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

(۱۵۸۴) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَه‘

۱۵۸۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہم روانہ کی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا، لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا (کہ اکابر مہاجرین وانصار کی موجودگی میں ایک کم عمر کس طرح امیر ہوسکتا ہے؟) اس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو خطاب کیا اور فرمایا اگر آج تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر اسی طرح اعتراض کر چکے ہو اور خدا گواہ ہے کہ

اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے اہل اور مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

باب ۵۵۵.

(۱۵۸۵) حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ مَتٰی هَا جَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْیَمَنِ مُهَاجِرِیْنَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَاَقْبَلَ رَاکِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ شَیْئًا قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِیْ بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فِی السَّبْعِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

۵۵۵۔

۱۵۸۵۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انہیں ابن ابی حبیب نے ان سے ابوالخیر نے (عبدالرحمٰن بن عیلہ) صنابحی کے حوالہ سے۔ جناب ابوالخیر نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ نے کب ہجرت کی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہم ہجرت کے ارادے سے یمن سے چلے، ابھی ہم مقام جحفہ میں پہنچے تھے کہ ایک سوار سے ہماری ملاقات ہوئی ہم نے ان سے مدینہ کی خبر پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کو پانچ دن گزر چکے ہیں (ابوالخیر نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے لیلۃ القدر کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! حضور اکرم ﷺ کے مؤذن بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کے ساتویں دن ہوتی ہے۔

باب ۵۵۶. کَمْ غَزَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(۱۵۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ کَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ کَمْ غَزَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ

(۱۵۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ

(۱۵۸۸) حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ کَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشْرَةَ غَزْوَةً

۵۵۶۔ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوے کئے۔

۱۵۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ نے کتنے غزوے کئے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ سترہ ۱۷ میں نے پوچھا اور آنحضور ﷺ نے کتنے غزوے کئے تھے؟ فرمایا کہ انیس ۱۹۔

۱۵۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پندرہ غزووں میں شریک رہا ہوں۔

۱۵۸۸۔ مجھ سے احمد بن حسن نے حدیث بیان کی ان سے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے کہمس نے، ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد (بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ غزووں میں شریک رہے تھے۔

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِسْمَان مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَّاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَ الْعَالِمِ

باب۵۵۷. مَاجَآءَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُمِّيَتْ اُمَّ الْكِتَابِ اَنَّه' يُبْدَأُ بِكِتَا بَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَآءَ تِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ اَلْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ

(۱۵۸۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰي قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَقَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَادَاَنْ يَّخْرُجَ قُلْتُ لَه' اَلَمْ تَقُلْ لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُه'

باب۵۵۸. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

(۱۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

کتاب التفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الرحمٰن الرحیم (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں ''الرحمۃ'' سے مشتق ہیں۔ الرحیم اور الراحم دونوں ہم معنی ہیں جیسے العلیم اور العالم۔

۵۵۷۔ (سورہ) فاتحۃ الکتاب سے متعلق روایت۔

ام الکتاب اس سورۃ کا نام اس لئے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور نماز میں بھی قراءت کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اور ''الدین'' جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ خیر میں ہو شر میں (بولتے ہیں) ''کما تدین تدان'' (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ ''الدین'' حساب کے معنی میں ہے ''مدینین'' بمعنی ''محاسبین''۔

۱۵۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی حالت میں بلایا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ (پھر بعد میں حاضر ہوکر) عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے۔ ''استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم'' (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سوت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضور ﷺ نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا الحمد للّٰہ رب العالمین، یہی وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

۵۵۸۔ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین.

۱۵۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں سمی نے، انہیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَمَنْ وَّافَقَ قَوْلُه' قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَه' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه .

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

باب ۵۵۹ . قَوْلِهٖ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَ سْمَآءَ كُلَّهَا

(۱۵۹۱) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوالنَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَه' وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَه' فَيَسْتَحْيِيْ اِئْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّه' اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰٓى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَه' فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَ يَذْ كُرُ سُؤَالَه' رَبَّه' مَالَيْسَ لَه' بِه عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِيْ فَيَقُوْلُ اِئْتُوْا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَه' فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَا كُمْ اِئْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰةَ فَيَاْتُوْنَه' فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّبِّهٖ فَيَقُوْلُ اِئْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلَه' وَ كَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوْحَه' فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَا كُمْ اِئْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَاللّٰهُ لَه' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِيْ فَا نْطَلِقُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنَ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُه'

عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب امام "غیر المغضوب علیھم و لاالضالین" کہے تو تم آمین کہو کہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے ساتھ ہو جاتا ہے اس کی تمام پچھلی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔

سورۂ بقرہ

۵۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وعلم اٰدم الاسمآء کلھا۔"

۱۵۹۱۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مؤمنین قیامت کے دن جمع ہوں گے اور (آپس میں) کہیں گے، کاش اپنے رب کے حضور میں آج کسی کو اپنا سفارشی بنا کر لے جاتے۔ چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ انسانوں کے جدامجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اپنے ہاتھ سے تخلیق کی ہے۔ آپ کے لئے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، آپ ہمارے لئے اپنے رب کے حضور میں سفارش کر دیجئے۔ تاکہ آج کی اس پریشانی سے ہمیں نجات ملے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے۔ مجھ میں اس کی جرأت نہیں۔ آپ اپنی لغزش کو یاد کریں گے اور آپ کو (اللہ کے حضور سفارش کے لئے جاتے ہوئے) حیاء دامنگیر ہوگی۔ (فرمائیں گے کہ) تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (میرے بعد) روئے زمین پر مبعوث کیا تھا سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں اور وہ اپنے رب سے اپنے سوال کو یاد کریں گے جس کے متعلق انہیں کوئی علم نہیں تھا آپ کو بھی حیاء دامنگیر ہوگی اور فرمائیں گے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن آپ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ ان سے اللہ تعالیٰ

بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ اِلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّيْ مِثْلَه' ثُمَّ اَشْفَعُ
فَيَحُدُّلِيْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ
فَاَقُوْلُ مَابَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّامَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَوَجَبَ
عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ
يَعْنِيْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَالِدِيْنَ فِيْهَا

نے کلام فرمایا تھا اور تورات دی تھی، لوگ آپ کے پاس آئیں گے
لیکن آپ بھی عذر کریں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، آپ کو بغیر
کسی حق کے ایک شخص کو قتل کرنا یاد آجائے گا اور اپنے رب کے حضور
میں جاتے ہوئے حیاء دامن گیر ہوگی۔ فرمائیں گے عیسیٰ علیہ السلام
کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس
کی روح ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی
جرأت نہیں۔ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ
نے ان کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے تھے۔ چنانچہ لوگ
میرے پاس آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب
سے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔ پھر میں اپنے رب
کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑوں گا اور جو کچھ اللہ چاہے گا وہ دعا مانگوں گا۔
پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا، کہو
تمہاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے
گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ حمد بیان کروں گا جو مجھے اس کی
طرف سے سکھائی گئی ہوگی۔ اس کے بعد شفاعت کروں گا اور میرے
لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انہیں جنت میں داخل کروں گا
اور پھر جب واپس آؤں گا تو اپنے رب کو پہلے کی طرح دیکھوں گا اور
شفاعت کروں گا اس مرتبہ پھر میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی
جنہیں میں جنت میں داخل کروں گا چوتھی مرتبہ جب میں واپس آؤں
گا تو عرض کروں گا کہ جہنم میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی اب باقی نہیں
رہا جنہیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے اور ان کے لئے ہمیشہ کے
لئے جہنم میں رہنا ضروری قرار دے دیا ہے ابوعبداللہ نے کہا کہ
''جنہیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے'' سے اشارہ اللہ تعالیٰ کے
اس ارشاد کی طرف ہے کہ ''(کفار) جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔''

باب ٥٦٠. قَالَ مُجَاهِدٌ اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ اَصْحَابِهِمْ
مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اَللّٰهُ
جَامِعُهُمْ صِبْغَةٌ: دِيْنٌ عَلَى الْخَاشِعِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
حَقًّا قَالَ مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيْهِ وَقَالَ اَبُوالْعَالِيَةِ
مَرَضٌ شَكٌّ وَمَا خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِّمَنْ بَقِيَ لَاشِيَةَ فِيْهَا
لَابَيَاضَ وَقَالَ غَيْرُه' يَسُوْمُوْنَكُمْ يُوْلُوْنَكُمْ

۵۶۰۔ مجاہد نے بیان کیا کہ ''الی شیاطینھم'' سے مراد ان کے منافق
اور مشرک ساتھی ہیں۔ (ارشاد خداوندی):۔ ''محیط بالکافرین'' کا
مفہوم یہ ہے کہ اللہ کافروں کو جمع کرے گا۔ ''علی الخاشعین'' یعنی
مؤمنین پر حق ہے۔ مجاہد نے فرمایا۔ ''بقوۃ'' سے مراد عمل ہے۔ ابوالعالیہ
نے فرمایا کہ ''مرض'' سے مراد شک ہے۔ ''صبغۃ'' بمعنی دین۔ ''وما
خلفھا'' یعنی اپنے بعد آنے والوں کے لئے عبرت۔ ''لاشیۃ فیھا''

اَلْوَلَايَةُ مَفْتُوحَةٌ مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ الرُّبُوْبِيَّةُ وَاِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُ فَهِيَ الْاِمَارَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحُبُوْبُ الَّتِيْ تُؤْكَلُ كُلُّهَا فُوْمٌ فَادَّارَءْ تُمْ اِخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَآءُ وْا فَانْقَلَبُوْا وَقَالَ غَيْرُه' يَسْتَفْتِحُوْنَ يَسْتَنْصِرُوْنَ شَرَوْا بَاعُوْا رَاعِنَا مِنَ الرُّعُوْنَةِ اِذَآ اَرَادُوْا اَنْ يُّحَمِّقُوْا اِنْسَانًا قَالُوْا رَاعِنَا لَا تَجْزِيْ لَا تُغْنِيْ اِبْتَلٰى اِخْتَبَرَ خُطُوَاتٍ مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنٰى اٰثَارَه'

یعنی اس میں سفیدی نہ ہو۔ان کے غیر (ابوعبید قاسم بن سلام) نے فرمایا کہ ''یسومونکم'' بمعنی ''یولونکم'' ہے 'ولایۃ' واؤ کے فتح کے ساتھ۔ ولاء کا مصدر ہے۔ پرورش کے معنی میں۔اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ امارت کے معنی میں ہے۔بعض حضرات نے فرمایا کہ جتنے اناج کھائے جاتے ہیں سب پر ''فوم'' کا اطلاق ہوتا ہے۔''فادارءتم'' بمعنی ''اختلفتم'' قتادہ نے فرمایا کہ ''فباءوا'' بمعنی ''فانقلبوا'' ہے۔ دوسرے بزرگ نے فرمایا کہ ''یستفتحون'' بمعنی ''یستنصرون'' ہے ''شروا'' بمعنی ''باعوا''۔''راعنا'' رعونت سے مشتق ہے۔ یہودی جب کسی کو احمق بنانا چاہتے تو کہتے کہ ''راعنا''۔''لاتجزی'' بمعنی لاتغنی۔''ابتلی'' بمعنی ''اختبر'' ''خطوات'' خطو سے مشتق ہے۔معنی یہ ہیں کہ شیطان کے آثار (کی پیروی نہ کرو۔)

باب ۵۶۱. قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

۵۶۱۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''فلا تجعلوا للّٰہ انداداً وانتم تعلمون.''

(۱۵۹۲) حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ .

۱۵۹۲۔ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے، ان سے عمرو بن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے۔اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ اپنے ساتھ اسے بھی کھلانا پڑے گا۔ میں نے پوچھا اور اس کے بعد۔ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

باب ۵۶۲. قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَارَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْآ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْمَنُّ صَمْغَةٌ وَّالسَّلْوٰى الطَّيْرُ

۵۶۲۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور تم پر ہم نے بادل کا سایہ کیا اور تم پر ہم نے من وسلویٰ نازل کیا کہ کھاؤ، ان پاکیزہ چیزوں کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ہم نے تم پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ تم نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔'' مجاہد نے فرمایا کہ ''من'' ایک گوندھا (ترنجبین) اور 'سلویٰ' پرندے تھے۔

(۱۵۹۳) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُ هَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ

۱۵۹۳۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے ان سے عمرو بن حریث نے اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''کماۃ'' (یعنی کھمبی) بھی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی

بیماریوں میں مفید ہے۔

باب۵۶۳. قَوْلِهٖ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَا كُمْ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ رَغَدًا وَّاسِعٌ كَثِيْرٌ

۵۶۳۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد' اور جب ہم نے کہا کہ اس قریہ میں داخل ہوجاؤ اور پوری فراخی کے ساتھ جہاں چاہو، کھاؤ، اور دروازے سے جھکتے ہوئے داخل ہو۔اور یوں کہتے ہوئے جاؤ کہ اے اللہ ہمارے گناہ معاف کردے تو ہم تمہارے گناہ معاف کردیں گے اور ان احکام پر جو زیادہ خلوص کے ساتھ عمل کرے گا اس کے اجر میں اضافہ کریں گے۔''رغدا'' بمعنی واسع کثیر۔

(۱۵۹۴) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ قِيْلَ لِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّ لُوْا وَقَالُوْا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ

۱۵۹۴۔مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے، ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ دروازے سے جھکتے ہوئے داخل ہوں اور حطۃ کہتے ہوئے (یعنی اے اللہ! ہمارے گناہ معاف کردے) لیکن (انہوں نے عدول کیا اور) سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کلمہ (حطۃ) کو بھی بدل دیا اور کہا کہ حطۃ، حبۃ فی شعرۃ (مذاق اور دل لگی کے طور پر)۔

باب۵۶۴. قَوْلِهٖ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرَوَ مِيْكَ وَسَرَافِ عَبْدٌ اِيْلُ اللّٰهُ

۵۶۴۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''من کان عدوا لجبریل'' عکرمہ نے فرمایا کہ جبر، میک اور سراف بندہ کے معنی میں ہے اور 'ایل' اللہ کے معنی میں۔

(۱۵۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ بِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَّخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ اِنِّيْ سَآئِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَآ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰىٓ اَبِيْهِ اَوْاِلٰىٓ اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ جِبْرِيْلُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ فَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَمَآ اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَّاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ

۱۵۹۵۔ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا۔ بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو علماء یہود میں سے تھے) نے رسول اللہ ﷺ کی (مدینہ) تشریف آوری کے متعلق سنا تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔ جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی نشانیوں میں سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کی ضیافت کے لئے سب سے پہلے کیا چیز پیش کی جائے گی؟ بچہ کب اپنے باپ پر پڑتا ہے اور کب اپنی ماں پر؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے ابھی جبرائیل علیہ السلام نے آکر اس کے متعلق بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بولے جبرائیل؟ فرمایا ہاں! عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ یہودیوں کے دشمن ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ یہ آیت تلاوت کی ''م

مَآءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ قَبْلَ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَآءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِکَ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

كان عدواً لجبريل فانه نزله على قلبک" (اوران کے سوالات کے جواب دیئے) قیامت کی سب سے پہلی نشانی ایک آگ کی صورت میں ظاہر ہوگی جو تمام انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرلائے گی۔اہل جنت کی ضیافت کے لئے جو کھانا سب سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کے جگر کا ایک قیمتی ٹکڑا ہوگا۔اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے تو بچہ باپ پر پڑتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے۔تو بچہ ماں پر پڑتا ہے۔عبداللہ بن سلام بول اٹھے"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔" (پھر عرض کی) یارسول اللہ (ﷺ) یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔اگر اس سے پہلے کہ آپ میرے متعلق ان سے کچھ پوچھیں انہیں میرے اسلام کا پتہ چل گیا تو مجھ پر بہتان تراشیاں شروع کر دیں گے۔چنانچہ جب یہودی آئے تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا۔عبداللہ تمہارے یہاں کیسے سمجھے جاتے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار کے بیٹے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر وہ اسلام لے آئیں پھر تمہارا کیا خیال ہوگا؟ کہنے لگے،اللہ تعالیٰ اس سے انہیں اپنی پناہ میں رکھے،اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔" اب وہ یہودی ان کے متعلق کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر ہے اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی اہانت وتنقیص شروع کر دی۔عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔یارسول اللہ (ﷺ) یہی وہ چیز ہے جس سے میں ڈرتا تھا۔

باب۵۶۵. قَوْلِهٖ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْنُنْسِهَا

(۱۵۹۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَقْرَؤُنَا اُبَيٌّ وَّاَقْضَانَا عَلِيٌّ وَّاِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ اُبَيٍّ وَّ ذَاکَ اَنَّ اُبَيًّا يَّقُوْلُ لَااَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَانَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْنُنْسِهَا

۵۶۵۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ما ننسخ من اٰية اوننسها۔"

۱۵۹۶۔ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی،ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،ان سے حبیب نے،ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ہم میں سب سے بہتر قاری قرآن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ میں قضا (مقدمات کے فیصلے) کی صلاحیت ہے۔اس کے باوجود ہم ابی رضی اللہ عنہ کی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں

نے رسول اللہ ﷺ سے جن آیات کی بھی تلاوت سنی ہے میں انہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ ❶ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ "ماننسخ من اٰیة اوننسها" (ہم نے جو آیت بھی منسوخ کی یا اسے بھلایا تو اس سے اچھی آیت لائے۔)

باب ۵۶۶. قَوْلِهٖ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ

(۱۵۹۷) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّ بَنِيْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَزَعَمَ اَنِّيْ لَااَقْدِرُ اَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا كَانَ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ وَلَدٌ فَسُبْحَانِيْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْوَلَدًا

۵۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اتخذاللّٰہ ولداً سبحٰنه"

۱۵۹۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی۔ انہیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا۔ اس نے مجھے برا بھلا کہا حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ اور اس کا مجھے برا بھلا کہنا یہ ہے کہ میرے اولاد بتاتا ہے۔ میری ذات اس سے پاک ہے کہ میں بیوی یا اولاد بناؤں۔

باب ۵۶۷. قَوْلِهٖ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى مَثَابَةً يَثُوْبُوْنَ يَرْجِعُوْنَ

(۱۵۹۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللّٰهَ فِيْ ثَلٰثٍ اَوْوَافَقَنِيْ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاتَّخَذْتَ مَقَامَ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْا اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِيْ مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَآئِهٖ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ اِنِ انْتَهَيْتُنَّ اَوْلَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتّٰى اَتَيْتُ اِحْدٰى نِسَائِهٖ قَالَتْ يَاعُمَرُ اَمَا فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَعِظُ نِسَآءَهٗ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَسٰى

۵۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى"۔ مثابة۔ یعنی جس کی طرف لوٹ لوٹ کر آتے ہیں۔

۱۵۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تین مواقع پر اللہ تعالیٰ کے (نازل ہونے والے حکم سے میری رائے) پہلے ہی مطابقت ہو گئی تھی۔ یا میرے رب نے تین مواقع پر میری رائے کے مطابق حکم نازل فرمایا۔ میں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ (ﷺ)! کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناتے (طواف کے بعد، تو یہی آیت نازل ہوئی) اور میں نے عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ! آپ کے گھر میں نیک اور برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں۔ کاش آپ امہات المؤمنین کو پردہ کا حکم دے دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردہ کی آیت) نازل فرمائی۔ بیان کیا اور مجھے بعض ازواج مطہرات سے نبی کریم ﷺ کی ناراضگی کا علم ہوا۔ میں ان کے یہاں گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ باز

❶ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نسخ آیات کے قائل نہیں تھے حالانکہ یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔ غالباً انہیں آیات کے نسخ کے متعلق روایات معلوم نہیں رہی ہوں گی۔

رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ اَلْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنْ عُمَرَ

آ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر ازواج آنحضور ﷺ کے لئے بدل دے گا۔ بعد میں میں ازواج مطہرات میں سے ایک کے یہاں گیا تو وہ مجھ سے کہنے لگیں کہ عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم انہیں کرتے رہتے ہو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''کوئی حیرت نہ ہونی چاہئے اگر آپ کا رب تمہیں طلاق دے دے اور دوسری مسلمان بیویاں تم سے بہتر بدل دے۔ آخر آیت تک۔ اور ابن ابی مریم نے بیان کیا۔ انہیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی۔ ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔

باب ۵۶۸. قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَلْقَوَاعِدُ اَسَاسُهٗ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ

۵۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے (اور یہ دعا کرتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول فرمائیے کہ آپ خوب سننے والے اور بڑے جاننے والے ہیں۔'' قواعد کا واحد قاعدہ آتا ہے اور عورتوں کے متعلق جب قواعد بولتے ہیں تو اس کا واحد ''قاعد'' ہوتا ہے۔

(۱۵۹۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَ اَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَآئِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ اِلَّآ اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ

۱۵۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے، ان سے عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ دیکھتی نہیں کہ جب تمہاری قوم (قریش) نے کعبہ کی تعمیر کی تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے اسے کم کر دیا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! پھر آپ ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق پھر سے کعبہ کی تعمیر کیوں نہیں کروا دیتے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری قوم ابھی نئی نئی کفر سے نکلی نہ ہوتی (تو میں ایسا ہی کرتا) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے ان دو رکنوں کا جو حطیم کے قریب ہیں (طواف کے وقت) بوسہ دینا اسی لئے ترک کیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق مکمل نہیں تھی۔

باب ۵۶۹. وَقَوْلِهٖ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

۵۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قولوا اٰمنا باللّٰه وما انزل الينا."

۱۶۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

۱۶۰۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن عمر نے

عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُ وْنَ التَّوْرٰةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُصَدِّقُوْٓا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَاتُكَذِّبُوْهُمْ وَ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا اَلْاٰيَةَ

حدیث بیان کی انہیں علی بن مبارک نے خبر دی۔ انہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انہیں ابوسلمہ نے کہ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اہل کتاب (یعنی یہودی) توراۃ کو خود عبرانی زبان میں پڑھتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لئے اس کی تفسیر عربی میں کرتے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ یہ کہا کرو" اٰمنا باللّٰہ ومآ انزل الینا" (یعنی ہم اللہ پر اور جو احکام اللہ کی طرف سے ہم پر نازل ہوئے، ان پر ایمان لائے۔

باب ۵۷۰. قَوْلِهٖ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَاوَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

۵۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " بےوقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو ان کے سابقہ قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی کا مشرق ومغرب ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔"

(۱۶۰۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوْ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ مِمَّنْ كَانَ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِيْ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوْا لَمْ نَدْرِ مَانَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

۱۶۰۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے زہیر سے سنا انہوں نے ابواسحاق سے اور انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے سولہ ۱۶ یا سترہ ۱۷ مہینے تک نماز پڑھی۔ لیکن آنحضور چاہتے تھے کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ (کعبہ) ہو جائے۔ (آخر ایک دن اللہ کے حکم سے) آپ نے عصر کی نماز (بیت اللہ کی طرف رخ کر کے) پڑھی۔ اور آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ نے بھی پڑھی۔ جن صحابہ نے یہ نماز آپ کے ساتھ پڑھی تھی ان میں سے ایک صحابی مدینہ کی ایک مسجد کے قریب سے گزرے اس مسجد میں (جماعت ہو رہی تھی اور) لوگ رکوع میں تھے۔ انہوں نے اس پر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے تمام نمازی اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ اس کے بعد صحابہؓ نے یہ سوال اٹھایا کہ جو لوگ تحویل قبلہ سے پہلے انتقال کر گئے ان کے متعلق ہم کیا کہیں (ان کی نمازیں ہوئیں یا نہیں) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "اللہ ایسا نہیں کہ تمہاری عبادات کو ضائع کرے۔ بلاشبہ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان اور بڑا رحیم ہے۔"

باب ۵۷۱. وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

۵۷۱۔ "اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط (امت عادل) بنایا۔ تا کہ تم گواہ رہو۔ لوگوں پر، اور رسول گواہ رہیں تم پر۔"

(۱۶۰۲) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

۱۶۰۲۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر اور

وَاَبُوْاُسَامَةَ وَ اللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ وَّقَالَ اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَارَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَآ اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُلَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَّالْوَسَطُ الْعَدْلُ

ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔حدیث کے الفاظ جریر کی روایت کے مطابق ہیں،ان سے اعمش نے،ان سے ابوصالح نے اورابواسامہ نے بیان کیا (یعنی اعمش کے واسطہ سے) کہ ہم سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے لبیک وسعدیک یارب! اللہ رب العزت فرمائے گا کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں نے پہنچا دیا تھا۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تمہیں میرا پیغام پہنچایا تھا؟ وہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے یہاں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ (نوح علیہ السلام سے) ارشاد فرمائیں گے، آپ کے حق میں کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ فرمائیں گے کہ محمد (ﷺ) اور ان کی امت۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کی امت ان کے حق میں گواہی دے گی کہ انہوں نے پیغام پہنچا دیا تھا اور رسول (یعنی آنحضور ﷺ) اپنی امت کے حق میں گواہی دیں گے (کہ انہوں نے سچی گواہی دی) یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے کہ''اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا تا کہ تم لوگوں کے لئے گواہی دو اور رسول تمہارے لئے گواہی دیں۔(آیت میں) وسط،عدل کے معنی میں ہے۔

باب۵۷۲. قَوْلِهٖ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

۵۷۲۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد''اور جس قبلہ پر آپ اب تک تھے اسے تو ہم نے اسی لئے رکھا تھا کہ ہم پہچان لیتے رسول کی اتباع کرنے والے کو الٹے پاؤں چلے جانے والوں سے یہ حکم بہت گراں ہے مگر ان لوگوں کو نہیں جنہیں اللہ نے راہ دکھا دی ہے اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع ہو جانے دے تمہارے ایمان کو، اور اللہ تو لوگوں پر بڑا شفیق ہے۔

(۱۶۰۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ فِىْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ اِذَاجَآءَ جَآءٍ فَقَالَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْاٰنًا اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا فَتَوَجَّهُوْآ اِلَى الْكَعْبَةِ

۱۶۰۳۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ ہی رہے تھے، کہ ایک صاحب آئے اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر ''قرآن'' نازل کیا ہے کہ آپ کعبہ کا استقبال کریں (نماز میں) لہذا آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف رخ کر لیجئے۔ سب نمازی اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔

باب۵۷۳. قَوْلِهٖ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِىْ

۵۷۳۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد''بے شک ہم نے دیکھ لیا آپ کے منہ کا بار

السَّمَآءِ اِلٰی عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

بار آسمان کی طرف اٹھنا۔ سو ہم آپ کو ضرور متوجہ کر دیں گے اس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں'' ارشاد ''عما تعملون'' تک۔

(۱۶۰۴) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَبْقَ مِمَّنْ صَلَّی الْقِبْلَتَیْنِ غَیْرِیْ

۱۶۰۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے سوا ان صحابہ میں سے جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی اور کوئی اب زندہ نہیں رہا۔

باب ۵۷۴. قَوْلِهٖ وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّاتَبِعُوْا قِبْلَتَکَ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ

۵۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اگر آپ ان لوگوں کے سامنے جنہیں کتاب مل چکی ہے ساری ہی نشانیاں لے آئیں جب بھی یہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے۔'' ارشاد ''انک اذا لمن الظّٰلمین'' تک۔

(۱۶۰۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَیْنَمَا النَّاسُ فِی الصُّبْحِ بِقُبَآءٍ جَآءَ هُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اللَّیْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّاُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْکَعْبَةَ اَلَا فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَکَانَ وَجْهُ النَّاسِ اِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا بِوُجُوْهِهِمْ اِلَی الْکَعْبَةِ

۱۶۰۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب وہاں آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا ہے کہ (نماز میں) کعبہ کا استقبال کریں۔ پس آپ لوگ بھی اب کعبہ کی طرف رخ کر لیجئے۔ بیان کیا کہ لوگوں کا رخ اس وقت شام (بیت المقدس) کی طرف تھا، اسی وقت لوگ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

باب ۵۷۵. قَوْلِهٖ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ اِلٰی قَوْلِهٖ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ

۵۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''جن لوگوں کو ہم کتاب دے چکے ہیں وہ آپ کو پہچانتے ہیں اس طرح جیسے اپنی نسل والوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک ان میں کے کچھ لوگ خوب چھپاتے ہیں حق کو'' ارشاد ''من الممترین'' تک۔

(۱۶۰۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اللَّیْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْکَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَکَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَی الْکَعْبَةِ

۱۶۰۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب (مدینہ سے) آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا کہ کعبہ کا استقبال کریں۔ اس لئے آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف پھر جائیے۔ اس وقت ان کا رخ شام کی طرف تھا۔ چنانچہ سب نمازی کعبہ کی طرف پھر گئے۔

باب ۵۷۶. وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا اِنَّ

۵۷۶۔ ''اور ہر ایک کے لئے کوئی رخ ہوتا ہے، جدھر وہ متوجہ رہتا ہے۔ سو تم نیکیوں کی طرف بڑھو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو پالے

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

گا، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

(۱۶۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهٗ نَحْوَا لْقِبْلَةِ

۱۶۰۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔

باب ۵۷۷. قَوْلِهٖ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ شَطْرَهٗ تِلْقَآؤُهٗ

۵۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور آپ جس جگہ سے بھی باہر نکلیں، اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے امر حق ہے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو'' شطرہ کے معنی قبلہ کی طرف۔

(۱۶۰۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ بَيْنَا النَّاسُ فِی الصُّبْحِ بِقُبَآءٍ اِذْجَآءَ هُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَاُمِرَانْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَاسْتَدَارُوْا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوْآ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ اِلَى الشَّامِ

۱۶۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ رات قرآن نازل ہوا ہے اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لئے آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف رخ کر لیجئے اور جس حالت میں ہیں اسی طرح اس کی طرف متوجہ ہو جائیے۔ (یہ سنتے ہی) تمام صحابہؓ کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کا رخ شام کی طرف تھا۔

باب ۵۷۸. قَوْلِهٖ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

۵۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور آپ جس جگہ سے بھی باہر نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ اس کی طرف موڑ لیا کرو۔ ''لعلکم تھتدون'' تک۔

(۱۶۰۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَآءٍ اِذْجَآءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ اُمِرَاَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْااِلَى الْقِبْلَةِ

۱۶۰۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابھی لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لئے آپ لوگ بھی اسی طرف رخ کر لیجئے۔ لوگ شام کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھ رہے تھے لیکن اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔

باب ۵۷۹. قَوْلِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِاللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ

۵۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''صفا اور مروہ بے شک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر ذرا بھی گناہ

يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ شَعَآئِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِيْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِيْ لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَّالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيْعِ

نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمد ورفت کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی امر خیر کرے سو اللہ تو بڑا قدر دان ہے بڑا علم رکھنے والا ہے۔ شعائر بمعنی علامات، اس کا واحد شعیرۃ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صفوان پتھر کے معنی میں ہے ایسے پتھر کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز نہیں اگتی۔ واحد صفوانۃ ہے۔ صفا ہی کے معنی میں اور صفا جمع کے لئے آتا ہے۔

(۱۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ شَيْئًا اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّايَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَقُدَيْدٍ وَّكَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا

۱۶۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، ان دنوں میں نوعمر تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ''صفا اور مروہ بے شک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمد ورفت (یعنی طواف) کرے'' میرا خیال ہے کہ اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہ ہونا چاہئے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں جیسا کہ تمہارا خیال ہے اگر مسئلہ یہی ہوتا تو پھر واقعی ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہ تھا لیکن یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی (اسلام سے پہلے) انصار منات بت کے نام سے احرام باندھتے تھے۔ یہ بت مقام قدید میں رکھا ہوا تھا اور انصار صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انہوں نے سعی کے متعلق آنحضور ﷺ سے پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''صفا اور مروہ بے شک اللہ کی عبادت گاہوں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمد ورفت (سعی) کرے۔''

(۱۶۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرٰى اَنَّهُمَا مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا

۱۶۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کے متعلق پوچھا آپ نے بتایا کہ اسے ہم جاہلیت کے کاموں میں سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہمیں ان کی سعی سے، جھجک ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ''ان الصفا والمروۃ'' ارشاد ''ان یطوف بہما'' تک۔

باب ۵۸۰. قَوْلِهٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ

۵۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے علاوہ

اللّٰہِ اَنْدَادًا اَضْدَادًا وَاحِدُھَا نِدٌّ

دوسروں کو شریک بنائے ہوئے ہیں۔ انداداً بمعنی اضداداً۔ واحد ند۔

(۴۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَۃً وَّقُلْتُ اُخْرٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَھُوَ یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ وَھُوَ لَایَدْعُوْ لِلّٰہِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

۱۶۱۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش، نے ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور میں نے (آپ کے ارشاد کے مطابق وضاحت کے لئے) ایک اور بات کہی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کو بھی اس کا شریک ٹھہراتا رہا ہوتو وہ جہنم میں جاتا ہے اور میں نے یوں کہا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہوتو وہ جنت میں جاتا ہے۔

باب ۵۸۱. قَوْلِہٖ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ اِلٰی قَوْلِہٖ عَذَابٌ اَلِیْمٌ عُفِیَ تُرِکَ

۵۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کردیا گیا ہے، آزاد کے بدلہ میں آزاد اور غلام کے بدلہ میں غلام'' ارشاد ''عذاب الیم'' تک عفی بمعنی ترک۔

(۱۶۱۳) حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاھِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ کَانَ فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَکُنْ فِیْھِمُ الدِّیَۃَ فَقَالَ اللّٰہُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ فَالْعَفْوُاَنْ یَّقْبَلَ الدِّیَۃَ فِی الْعَمَدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ یَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوْفِ وَیُؤَدِّیْ بِاِحْسَانٍ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ مِّمَّا کُتِبَ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَتَلَ بَعْدَ قُبُوْلِ الدِّیَۃِ

۱۶۱۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہیں تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس امت سے کہا کہ ''تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کیا گیا، آزاد کے بدلے میں آزاد، اور غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت، ہاں جس کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے'' تو معافی سے مراد یہی دیت قبول کرنا ہے۔ ''سو مطالبہ معقول اور نرم طریقہ سے کرنا چاہئے اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچانا چاہئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے'' یعنی اس کے مقابلہ میں جو تم سے پہلی امتوں پر فرض تھا۔ ''سو جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا اس کے لئے آخرت میں عذاب دردناک ہوگا۔'' (زیادتی سے مراد یہ ہے کہ) دیت بھی لے لی اور پھر اس کے بعد قتل بھی کردیا۔

(۱۶۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَھُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہے۔

(۱۶۱۵) حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ عَبْدَاللّٰہِ

۱۶۱۵۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبداللہ

بْنَ بَكْرِ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَه، كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْآ اِلَيْهَا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعَرَضُوا الْاَرْشَ فَاَبَوْا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَوْا اِلَّا الْقِصَاصَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لاَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ مَنْ لَّوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّه،

بن بکر سہمی سے سنا، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے۔ پھر اس لڑکی سے لوگوں نے عفو کی درخواست کی۔ لیکن اس لڑکی کے قبیلے والے نہیں تیار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ قصاص کے سوا اور کسی چیز پر تیار نہیں تھے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے قصاص کا حکم دے دیا اس پر انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ربیع (رضی اللہ عنہا) کے دانت توڑ دیئے جائیں گے؟ نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان کے دانت نہ توڑے جانے چاہئیں (ان کی بزرگی اور مرتبہ کی وجہ سے) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا انس! کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہی ہے پھر لڑکی والے راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھا لیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے (اشارہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔)

باب ۵۸۲. قَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

۵۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو آپ سے پہلے ہوئے تھے۔ عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ''

(۱۶۱۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَ عَاشُوْرَآءُ يَصُوْمُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَه، وَمَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ

۱۶۱۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن جاہلیت میں ہم روزہ رکھتے تھے (اور ابتداء میں مسلمان بھی رکھتے تھے) لیکن جب رمضان کے روزے نازل ہو گئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۶۱۷. حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَؓ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ

۱۶۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزوں کے حکم سے پہلے رکھا جاتا تھا۔ پھر جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

(۱۶۱۸) حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ

۱۶۱۸۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبید اللہ نے خبر دی، انہیں

اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْاَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُوْرَآءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ

اسرائیل نے، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں علقمہ نے اوران سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اشعث ان کے یہاں آئے، آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ اشعث نے کہا کہ آج تو عاشوراء کا دن ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن کا روزہ، رمضان کے روزوں کے نازل ہونے سے پہلے رکھا جاتا تھا لیکن جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو یہ روزہ چھوڑ دیا گیا۔ آؤ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ۔

(۱۶۱۹) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَآءُ فَكَانَ مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ

۱۶۱۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن قریش زمانہ جاہلیت میں روزے رکھتے تھے اور نبی کریم ﷺ بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو یہاں بھی آپ نے اس دن روزہ رکھا (کیونکہ پچھلی امتوں میں بھی یہ روزہ مشروع تھا) اور صحابہ کو بھی اس کے رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو رمضان کے روزے فرض ہو گئے اور عاشوراء کے روزے (کی فرضیت) باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے اس دن بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

باب ۵۸۳. قَوْلِهٖ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ اِذَا خَافَتَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا اَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَاَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ اِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ اَطْعَمَ اَنَسٌ بَعْدَ مَاكَبِرَ عَامًا اَوْعَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاَفْطَرَ قِرَآءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيْقُوْنَهٗ وَهُوَ اَكْثَرُ

۵۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''(یہ روزے) گنتی کے چند روزے (ہیں) پھر تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو اس پر دوسرے دنوں کا شمار رکھنا (لازم ہے) اور جو لوگ اسے مشکل سے برداشت کر سکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے (کہ وہ) ایک مسکین کا کھانا ہے۔ اور جو کوئی خوشی خوشی نیکی کرے اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر تم علم رکھتے ہو تو بہتر تمہارے حق میں یہی ہے کہ تم روزے رکھو۔'' عطاء نے کہا کہ ہر بیماری میں روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور حسن اور ابراہیم نے کہا کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ کو اگر اپنی یا اپنے بچے کی جان کا خوف ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ اور پھر اس کی قضا کر لیں۔ جہاں تک بہت بوڑھے آدمی کا سوال ہے جو روزہ آسانی سے برداشت نہ کر سکتا ہو تو انس رضی اللہ عنہ بھی جب بوڑھے ہو گئے تھے تو ایک سال یا دو سال روزانہ ایک مسکین کو روٹی اور گوشت دیا کرتے تھے۔ اور روزہ چھوڑ دیا تھا۔ عام قراءت ''یطیقونہ'' ہے اور یہی اکثر کی رائے ہے۔

(۱۶۲۰) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَآءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقْرَأُ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطَوَّ قُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَیْسَتْ بِمَنْسُوْخَۃٍ ھُوَا الشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَالْمَرْأَۃُ لَایَسْتَطِیْعَانِ اَنْ یَّصُوْمَا فَلْیُطْعِمَا مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِّسْکِیْنًا

۱۶۲۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں روح نے خبر دی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ یوں قرات کر رہے تھے۔ "وعلی الذین یُطَوَّقُوْنَہٗ" (تفعیل) فدیۃ طعام مسکین' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے اس سے مراد بہت بوڑھا مرد یا بہت بوڑھی عورت ہے جو روزے کی طاقت نہ رکھتی ہو۔ انہیں چاہئے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔"

باب ۵۸۴ . قولہ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ

۵۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد 'پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے لازم ہے کہ وہ مہینے بھر روزے رکھے۔"

(۱۶۲۱) حَدَّثَنَا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَرَأَ فِدْیَۃُ طَعَامِ مَسَاکِیْنَ قَالَ ھِیَ مَنْسُوْخَۃٌ

۱۶۲۱۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے یوں قراءت کی "فدیہ (بغیر تنوین) طعام مساکین' فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

(۱۶۲۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ یَّزِیْدَ مَوْلٰی سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَنْ سَلَمَۃَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ کَانَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفْطِرَ وَیَفْتَدِیَ حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ بَعْدَھَا فَنَسَخَتْھَا مَاتَ بُکَیْرٌ قَبْلَ یَزِیْدَ

۱۶۲۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حارث نے، ان سے بکیر بن عبداللہ نے، ان سے سلمہ بن الاکوع کے مولا یزید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین" تو جس کا جی چاہتا تھا روزہ چھوڑ دیتا تھا اور اس کے بدلے میں فدیہ دے دیتا تھا، یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ بکیر کا انتقال یزید سے پہلے ہو گیا تھا۔

باب ۵۸۵ . قَوْلِہٖ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآءِ کُمْ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ

۵۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد 'جائز کر دیا گیا ہے تمہارے لئے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا۔ وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو، اللہ کو خبر ہو گئی کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے۔ اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگزر کر دی، سو اب تم ان سے ملو ملاؤ اور اسے تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔

(۱۶۲۳) حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ

۱۶۲۳۔ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے۔ ح۔ اور ہم سے احمد

حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوْا لَا يَقْرَبُوْنَ النِّسَآءَ رَمَضَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُوْنُوْنَ اَنْفُسَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ

بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا، انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو مسلمان پورے رمضان میں اپنی بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے اور کچھ لوگوں نے اپنے کو خیانت میں مبتلا کر لیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''اللہ کو خبر ہوگئی کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے۔ پس اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگزر کر دی۔''

باب ۵۸۶. قَوْلِهٖ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَتَّقُوْنَ اَلْعَاكِفُ الْمُقِيْمُ

۵۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور کھاؤ اور پیو۔ جب تک کہ تم پر صبح کا سفید خط سیاہ خط سے نمایاں ہو جائے پھر روزے کو رات (ہونے) تک پورا کرو۔ اور بیویوں سے اس حال میں صحبت نہ کرو جب تم اعتکاف کئے ہوئے مسجدوں میں'' ارشاد ''تتقون'' تک۔ عاکف بمعنی مقیم۔''

(۱۶۲۴) حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ اَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ حَتّٰى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِيْنَا فَلَمَّآ اَصْبَحَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِيْ قَالَ اِنَّ وِسَادَكَ اِذًا لَعَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ

۱۶۲۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے، آپ نے بیان کیا کہ آپ نے ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا لیا (اور سوتے ہوئے اپنے ساتھ رکھ لیا) جب رات کا کچھ حصہ گذر گیا تو آپ نے اسے دیکھا۔ وہ دونوں نمایاں نہیں ہوئے تھے۔ جب صبح ہوئی تو عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے اپنے تکیے کے نیچے (سفید و سیاہ دھاگے رکھے تھے اور کچھ نہیں ہوا) تو آنحضور ﷺ نے اس پر (مزاحاً) فرمایا۔ پھر تو تمہارا تکیہ بہت لمبا چوڑا ہوگا کہ (آیت میں مذکور) صبح کا سفید خط اور سیاہ خط اس کے نیچے آ گیا تھا۔

(۱۶۲۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ اَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ اِنَّكَ لَعَرِيْضُ الْقَفَا اِنْ اَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَابَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

۱۶۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عدی ابن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! (آیت میں) الخیط الابیض اور الخیط الاسود سے کیا مراد ہے، کیا ان سے مراد دو (۲) دھاگے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری کھوپری پھر تو بڑی لمبی چوڑی ہوگی اگر تم نے دو دھاگے دیکھے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ان سے مراد رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی ہے۔

(۱۶۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ

۱۶۲۶۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان محمد

مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَ اُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَ بُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَ سْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُ هُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَ بْيَضَ وَالْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَاكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْ يَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا اَنَّمَا يَعْنِى اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ

ابن مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، اوران سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود" اور "من الفجر" کے الفاظ ابھی نازل نہیں ہوئے تھےتو بہت سے صحابہ جب روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے تو اپنے دونوں پاؤں میں سفید دھاگا باندھ لیتے اور سیاہ دھاگا باندھ لیتے۔اور پھر جب تک وہ دونوں دھاگے صاف دکھائی دینے نہ لگ جاتے برابر کھاتے پیتے رہتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے "من الفجر" کے الفاظ جب نازل کر دیئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس سے مراد رات (کی سیاہی سے) دن (کی سفیدی کا امتیاز) ہے۔

باب۵۸۷. قَوْلِهٖ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

۵۸۷۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یہ تو کوئی بھی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے تقویٰ اختیار کئے رہو تا کہ فلاح پا جاؤ۔

(۱۶۲۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانُوْآ اِذَ آ اَحْرَمُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَتَوُالْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَ اْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا

۱۶۲۷۔ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جاہلیت میں احرام باندھ لیتے تو گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے داخل ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "اور یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے، اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔"

باب۵۸۸. قَوْلِهٖ قَاتِلُوْ هُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَ انَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

۵۸۸۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہ رہ جائے۔اور دین اللہ ہی کے لئے رہ جائے۔سو اگر وہ باز آ جائیں تو سختی کسی پر بھی نہیں بجز (اپنے حق میں) ظلم کرنے والوں کے۔"

(۱۶۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَتَاهُ رَجُلَانِ فِىْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِىْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ دَمَ اَخِىْ فَقَالَآ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَقَاتِلُوْهُمْ

۱۶۲۸۔ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ آپ کے پاس ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے کے زمانہ میں دو آدمی آئے اور کہا کہ لوگوں میں اختلاف و نزاع پیدا ہو چکا ہے۔آپ عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، آپ کیوں خاموش ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حَتّٰی لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتّٰی لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰی تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَزَادَ عُثْمَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ فُلَانٌ وَّحَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِبْنِ عَمْرِوالْمَعَافِرِيِّ اَنَّ بُكَيْرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَآاَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ مَاحَمَلَكَ عَلٰی اَنْ تَحُجَّ عَامًا وَّ تَعْتَمِرَ عَامًا وَّتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَارَغَّبَ اللّٰهُ فِيْهِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ اِيْمَانٍ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَاَدَآءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَآ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَاذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا اِلٰی اَمْرِاللّٰهِ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْاِسْلَامُ قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهٖ اِمَّا قَتَلُوْهُ وَاِمَّا يُعَذِّبُوْهُ حَتّٰی كَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّ عُثْمَانَ قَالَ اَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ هٰذَابَيْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ

کہ میری خاموشی کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کسی بھی بھائی کا خون مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔اس پر انہوں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ ''اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم (قرآن کے حکم کے مطابق) لڑے ہیں یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہیں رہا اور دین خالص اللہ ﷻ کے لئے ہوگیا۔لیکن تم لوگ چاہتے ہو کہ تم اس لئے لڑو کہ اور فساد ہو اور دین اللہ غیر اللہ کے لئے ہو جائے۔اور عثمان بن صالح نے اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابن وہب نے بیان کیا، انہیں فلاں اور حیاۃ بن شریح نے خبر دی، انہیں بکر ابن عمرو معافری نے، ان سے بکیر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ایک صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے کہ آپ ایک سال حج کرتے ہیں اور ایک سال عمرہ، اور اللہ عزوجل کے راستے میں جہاد میں شریک نہیں ہوتے آپ کو خود معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کی طرف کتنی توجہ دلائی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔پانچ وقت نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکاۃ دینا اور حج کرنا، انہوں نے کہا اے عبدالرحمٰن! کتاب اللہ میں جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا آپ کو وہ معلوم نہیں ہے کہ ''مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر باہم جنگ کریں تو ان میں صلاح کراؤ'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''الیٰ امر اللہ'' تک (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ان سے جنگ کرو) یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم یہ فرض انجام دے چکے ہیں اسلام اس وقت کمزور تھا اور آدمی اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا کر دیا جاتا تھا لیکن اب اسلام طاقتور ہو چکا ہے اس لئے (وہ) فساد باقی نہیں رہا، ان صاحب نے پوچھا، پھر علی اور عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا اگرچہ تم لوگ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرتا۔اور علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور آپ کے داماد ہیں۔اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ان کا گھر ہے تم دیکھ سکتے ہو۔

باب ۵۸۹. قَوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

۵۸۹۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور اچھے کام کرتے رہو۔یقیناً اللہ اچھے

الْمُحْسِنِيْنَ اَلتَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ

کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تھلکۃ اور ھلاک ہم معنی ہیں۔

(۱۶۲۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَاتُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِى النَّفَقَةِ

۱۶۲۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں نضر نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا ان سے ابووائل نے سنا اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو'' اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

باب ۵۹۰. قَوْلِهٖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ

۵۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو۔''

(۱۶۳۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ فَسَاَلْتُه' عَنْ فِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَآ اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَاقَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْاَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَاْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَّهِيَ لَكُمْ عَامَّةً

۱۶۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے بیان کی، انہوں نے عبداللہ بن معقل سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس مسجد میں حاضر ہوا، ان کی مراد کوفہ کی مسجد سے تھی۔ اور آپ سے روزے کے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ آپ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوگ لے گئے اور جوئیں (سر سے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال یہ نہیں تھا کہ تم اس حد تک تکلیف میں مبتلا ہو گے۔ تم کوئی بکری نہیں مہیا کر سکتے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا پھر تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو ایک صاع کھانا اور اپنا سر منڈ والو (آپ احرام باندھے ہوئے تھے) تو یہ آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے۔

باب ۵۹۱. قَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

۵۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''تو پھر جو شخص عمرہ سے مستفید ہوا سے حج کے ساتھ ملا کر۔''

(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْاٰنٌ يُحَرِّمُه' وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَايِهٖ مَاشَآءَ

۱۶۳۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمران ابی بکر نے، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (حج میں) تمتع کا حکم قرآن میں نازل ہوا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی طرح (حج) کیا۔ پھر اس کے بعد قرآن نے اسے ممنوع نہیں قرار دیا اور نہ اس سے آنحضور ﷺ نے روکا۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی (لہٰذا تمتع اب بھی جائز ہے) یہ تو ایک صاحب نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

باب ۵۹۲. قَوْلِهٖ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا

۵۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''تمہیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ

(۱۶۳۲) حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُوا الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَاثَّمُوْآ اَنْ يَّتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ

پروردگار کے یہاں سے معاش تلاش کرو۔"

۱۶۳۲۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عیینہ نے خبر دی انہیں عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت کے بازار (میلے) تھے۔ اس لئے (اسلام کے بعد) موسم حج میں صحابہؓ نے وہاں کاروبار کو برا سمجھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ "تمہیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں سے تلاش معاش کرو۔

باب ۵۹۳. قَوْلِهٖ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آ ؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔"

(۱۶۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

۱۶۳۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قریش اور ان کے طریقے کی پیروی کرنے والے عرب (حج کے لئے) مزدلفہ میں ہی وقوف کرتے تھے۔ اس کا نام انہوں نے "الحمس" رکھا تھا۔ اور باقی عرب عرفات کے میدان میں وقوف کرتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ آپ عرفات میں آئیں اور وہیں وقوف کریں اور پھر وہاں سے مزدلفہ آئیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا یہی مقصد ہے کہ "پھر تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔"

۱۶۳۴. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَطَوَّفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَاكَانَ حَلَالًا حَتّٰى يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا رَكِبَ اِلٰى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَلَهٗ هَدِيَّةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَوِالْبَقَرِ اَوِالْغَنَمِ مَاتَيَسَّرَلَهٗ مِنْ ذٰلِكَ اَيَّ ذٰلِكَ شَآءَ غَيْرَ اِنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْلَهٗ فَعَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ كَانَ اٰخِرُ يَوْمٍ مِّنَ الْاَيَّامِ الثَّلٰثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوْا مِنْ عَرَفَاتٍ اِذَآ اَفَاضُوْا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِيْ يَبِيْتُوْنَ بِهٖ ثُمَّ لِيَذْكُرِ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّاَكْثِرُوْا التَّكْبِيْرَ

۱۶۳۴۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں کریب نے خبر دی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کسی شخص کے لئے بیت اللہ کا طواف اس وقت تک حلال نہیں تھا جب تک وہ حج کے لئے احرام نہ باندھ لے۔ پھر جب وقوف عرفہ کے لئے جائے تو جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہو، اونٹ گائے یا بکری جس کی بھی وہ قربانی کر سکتا ہو (کرے) البتہ اگر وہ ہدی مہیا نہ کر سکا ہو تو اس پر ایام حج میں تین دن کے روزے واجب ہیں یہ تین دن کے روزے یوم عرفہ سے پہلے پہلے پورے ہو جانے چاہئیں مگر ان تین روزوں میں آخری روزہ وقوف عرفہ کے دن پڑ جائے۔ پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کے بعد اسے روانہ ہونا چاہئے اور عرفہ میں قیام کرنا چاہئے۔ عصر کی نماز کے وقت سے رات کی تاریکی پھیل جانے تک پھر عرفات سے روانگی

وَالتَّهْلِيْلَ قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا ثُمَّ اَفِيْضُوْا فَاِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ .

ہوگی اور وہاں سے چل کر مزدلفہ پہنچیں گے جہاں رات گزارنی ہوگی، وہاں جتنا ہو سکے، اللہ کا ذکر کیا جائے۔ اور تکبیر و تہلیل بھی خوب کی جائے صبح ہونے تک۔ آخر یہاں سے بھی روانگی ہوگی۔ کیونکہ لوگ یہاں سے اسی طرح روانہ ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' اور آخر میں جمرہ عقبہ کی رمی کرو۔

باب ۵۹۴. قَوْلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۵۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور کوئی ان میں ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔''

(۱۶۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۱۶۳۵۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دعا کرتے تھے ''اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔''

باب ۵۹۵. قَوْلِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ وَقَالَ عَطَآءٌ النَّسْلُ الْحَيَوَانُ

۵۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''درآنحالیکہ وہ شدید ترین جھگڑالو ہے'' عطاء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ویھلک الحرث والنسل میں) نسل سے مراد حیوان ہے۔

(۱۶۳۶) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ تَرْفَعُهٗ قَالَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۶۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔'' اور عبداللہ (بن ولید عدنی) نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

باب ۵۹۶. قَوْلِهٖ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ اِلٰى قَرِيْبٌ

۵۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ درآنحالیکہ ابھی تم پر ان لوگوں کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، انہیں تنگی اور سختی پیش آئی'' اور ارشاد ''قریب'' تک۔

(۱۶۳۷) حَدَّثَنَآ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ

۱۶۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انہوں نے ابن ابی ملیکہ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْآ اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا خَفِيْفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلاَ حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَه' مَتٰى نَصْرُاللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَاللّٰهِ قَرِيْبٌ فَلَقِيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَه' ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ مَعَاذَاللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا وَعَدَاللّٰهُ رَسُوْلَه' مِنْ شَىْءٍ قَطُّ اِلَّا عَلِمَ اَنَّه' كَآئِنٌ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَلٰكِنْ لَّمْ يَزَلِ الْبَلَآءُ بِالرُّسُلِ حَتّٰى خَافُوْآ اَنْ يَّكُوْنَ مَنْ مَّعَهُمْ يُكَذِّبُوْنَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوْآ اَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا مُثَقَّلَةً

سے سنا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ "حتی اذآ استیاس الرسل وظنوا انهم قد كذبوا" (میں کذبوا کو ذال کی) تخفیف کے ساتھ قرأت کرتے تھے۔ آیت کا جو مفہوم وہ مراد لے سکتے تھے، لیا۔ اس کے بعد یوں تلاوت کرتے "حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معه، متی نصرالله الآ ان نصر الله قریب" پھر میری ملاقات عروہ بن زبیر سے ہوئی تو میں نے اس قراءت کا ذکر ان سے کیا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا معاذ اللہ! خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے رسول سے جو بھی وعدہ کیا، تو انہیں اس کا کامل یقین ہوتا کہ ان کی وفات سے پہلے یہ ضرور ظہور پذیر ہوگا۔ البتہ انبیاء پر مصیبتیں اور آزمائشیں جب انتہاء کو پہنچ جاتیں، تو انہیں خوف دامن گیر ہوتا کہ کہیں وہ لوگ انہیں جھٹلا نہ دیں جو ان کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی قرأت "وظنوا انهم قد كذبوا" (ذال کی) تشدید کے ساتھ کرتی تھیں۔

باب۵۹۷. قَوْلِهٖ تَعَالٰى نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ اَلْاٰيَةَ

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ فَاَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِىْ فِيْمَآ اُنْزِلَتْ قُلْتُ لَاقَالَ اُنْزِلَتْ فِىْ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضٰى وَعَنْ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنِىْ اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيْهَا فِىْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۵۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو اور اپنے حق میں آئندہ کے لئے کچھ کرتے رہو۔"

۱۶۳۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں نضر بن شمیل نے خبر دی انہیں ابن عون نے خبر دی۔ ان سے نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تو (قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ) زبان پر نہیں لاتے تھے، یہاں تک کہ تلاوت سے فارغ ہوجاتے۔ ایک دن میں (قرآن مجید لے کر) ان کے سامنے بیٹھ گیا اور انہوں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت (مذکورہ) پر پہنچے تو فرمایا معلوم ہے یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا کہ فلاں فلاں چیز کے لئے نازل ہوئی تھی۔ اور پھر تلاوت کرنے لگے۔ اور عبدالصمد سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو" کے بارے میں فرمایا کہ (پیچھے سے بھی) آسکتا ہے۔ اس کی روایت محمد بن یحییٰ بن سعید نے کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

(۱۶۳۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَّرَآئِهَا جَآءَ الْوَلَدُاَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ

۱۶۳۹۔ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن منکدر نے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر عورت سے ہم بستری کے لئے کوئی پیچھے سے آئے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنے کھیت میں آؤ جدھر سے چاہو۔''

باب ۵۹۸. قَوْلِهٖ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْ هُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ

۵۹۸۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور پھر وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔

(۱۶۴۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَاعَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ اُخْتٌ تُخْطَبُ اِلَيَّ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ اُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَاَبٰى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوْ هُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ

۱۶۴۰۔ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوعامر عقدی نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن راشد نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ میری ایک بہن تھیں جن کا پیغام میرے پاس آیا تھا اور ابراہیم نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے حسن نے اور ان سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے حسن نے کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی تھی، لیکن جب عدت گزر گئی تو انہوں نے پھر ان کے لئے پیغام نکاح بھیجا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار کیا تو آیت نازل ہوئی کہ ''تم انہیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں۔''

باب ۵۹۹. قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا اِلٰى بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ يَعْفُوْنَ يَهَبْنَ

۵۹۹۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن تک روکے رکھیں ''بما تعملون خبیر'' تک۔ یعفون بمعنی یھبن۔

(۱۶۴۱) حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاٰيَةُ الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَآ اَوْتَدَعُهَا قَالَ يَاابْنَ اَخِيْ لَآاُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ

۱۶۴۱۔ہم سے امیہ بن بسطام نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے آیت ''اور تم میں جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں'' کے متعلق عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اس آیت کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لئے اسے (مصحف میں) نہ لکھیں، یا (یہ کہا کہ) نہ

رہنے دیں۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹے! میں (قرآن کا) کوئی حرف اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔

(۱۶۴۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ کَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً وَّصِیَّةً اِنْ شَآءَتْ سَکَنَتْ فِیْ وَصِیَّتِهَا وَاِنْ شَآءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی غَیْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فَالْعِدَّةُ کَمَا هِیَ وَاجِبٌ عَلَیْهَا زَعَمَ ذٰلِکَ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَآءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَیْثُ شَآءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی غَیْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ عَطَآءٌ اِنْ شَآءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهٖ وَسَکَنَتْ فِیْ وَصِیَّتِهَا وَاِنْ شَآءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَآءٌ ثُمَّ جَآءَ الْمِیْرَاثُ فَنَسَخَ السُّکْنٰی فَتَعْتَدُّ حَیْثُ شَآءَتْ وَلَا سُکْنٰی لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عِدَّتَهَا فِیْٓ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَیْثُ شَآءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ نَّحْوَهٗ

۱۶۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے آیت ’’اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں‘‘ کے بارے میں فرمایا کہ یہ (یعنی چار مہینے دس دن کی) عدت تھی۔ جو شوہر کے گھر عورت کو گذارنی ضروری تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ’’اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت (کر جانے) کی کہ وہ ایک سال تک گھر سے نکل جائیں۔ لیکن اگر (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں۔ اس باب میں جسے وہ (بیویاں) شرافت کے ساتھ کریں۔‘‘ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے لئے سات مہینے اور بیس دن وصیت کے قرار دیئے کہ اگر وہ اس مدت میں چاہے تو اپنے لئے وصیت کے مطابق (شوہر کے گھر میں ہی) ٹھہرے اور اگر چاہے تو کہیں اور چلی جائے، کہ اگر ایسی عورت کہیں اور چلی جائے تو تمہارے حق میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پس عدت کے ایام تو وہ ہیں جنہیں گذارنا اس پر ضروری ہے (یعنی چار مہینے دس دن) شبل نے مجاہد کے واسطہ سے اسے بیان کیا اور عطاء نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت نے عورت کے لئے صرف شوہر کے گھر میں عدت گذارنے کے حکم کو منسوخ قرار دے دیا۔ گویا اب جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ’’(گھر سے) نکالی نہ جائیں‘‘ (لیکن اگر خود نکل جائیں تو کوئی گناہ نہیں) عطاء نے فرمایا کہ اگر عورت چاہے تو عدت شوہر کے گھر میں گذارے اور اس کے حق میں جو وصیت ہے اس کے مطابق وہیں قیام کرے اور اگر وہ چاہے تو دوسری جگہ بھی گذار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ’’تو کوئی گناہ تم پر نہیں، اس باب میں جسے وہ بیویاں شرافت کے ساتھ کریں‘‘ کی وجہ سے۔ عطاء نے فرمایا کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ اور اس نے (عورت کے لئے) سکنیٰ کے حق کو منسوخ قرار دیا۔ اب عورت جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے، اسے سکنیٰ دینا ضروری نہیں۔ اور محمد بن یوسف نے روایت کی، ان سے ورقاء

نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے یہی روایت۔ اور ابن ابی نجیح سے روایت ہے۔ ان سے عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت نے صرف شوہر کے گھر میں عدت کے حکم کو منسوخ قرار دیا ہے، اب وہ جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غیر اخراج" وغیرہ کی روشنی میں۔

(۱۶۴۳) حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ عُظْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى فَذَكَرْتُ حَدِيْثَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فِىْ شَانِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَلٰكِنَّ عَمَّه، كَانَ لَايَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنِّىْ لَجَرِیٌٔ اِنْ كَذَبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فِىْ جَانِبِ الْكُوْفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَه، قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيْتُ مٰلِكَ بْنَ عَامِرٍ اَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِىَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ وَلَاتَجْعَلُوْنَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَآءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيْتُ اَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ

۱۶۴۳۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن عون نے خبر دی، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں حاضر ہوا۔ اکابر انصار اس مجلس میں موجود تھے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی تشریف رکھتے تھے، میں نے وہاں سبیعہ بنت حارث کے معاملے سے متعلق عبداللہ بن عتبہ کی حدیث کا ذکر کیا۔ عبدالرحمٰن نے فرمایا لیکن ان کے چچا (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ایسا نہیں کہتے تھے (محمد بن سیرین نے بیان کیا) میں نے کہا کہ پھر تو میں نے ایک ایسے بزرگ کے متعلق جھوٹ بولنے میں جرأت کی ہے جو کوفہ میں ابھی موجود ہیں، ان کی آواز بلند ہوگئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب میں اس مجلس سے اٹھا تو راستے میں مالک بن عامر یا (راوی کو شبہ تھا) مالک بن عوف سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے اور وہ حمل سے ہو تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے متعلق کیا فرماتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم لوگ اس پر سختی کے متعلق کیوں سوچتے ہو؟ اسے رخصت کیوں نہیں دیتے۔ سورۂ نساء قصریٰ (سورۂ طلاق) طولیٰ (بقرہ) کے بعد نازل ہوئی ہے اور ایوب نے بیان کیا، ان سے محمد نے کہ میں ابوعُطیہ مالک بن عامر سے ملا۔ (بغیر شک)۔

باب ۶۰۰. قَوْلِهٖ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

۶۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو۔ اور خصوصاً درمیانی نماز کی۔"

(۱۶۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مجھ سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا

قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَاللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ اَوْاَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيىٰ نَارًا

کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقعہ پر فرمایا تھا، ان کفار نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہوگیا خدا ان کی قبروں اور گھروں کی یا ان کے پیٹوں کو، یحییٰ کو شک تھا، آگ سے بھر دے۔

باب ۲۰۱. قَوْلِهٖ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ مُطِيْعِيْنَ

۶۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو۔" قانتین بمعنی مطیعین۔

(۱۶۴۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِى الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ اَحَدُنَآ اَخَاهُ فِىْ حَاجَتِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ

۱۶۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے، ان سے حارث بن شبیل نے، ان سے عمرو شیبانی نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداء اسلام میں) ہم نماز پڑھتے ہوئے بات بھی کرلیا کرتے تھے، کوئی بھی شخص اپنے دوسرے بھائی سے اپنی کسی ضرورت کے لئے کہہ لیتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو اور خصوصاً درمیانی نماز کی، اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو" اس آیت کے ذریعہ ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

باب ۲۰۲. قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْرُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّالَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيُّهٗ عِلْمُهٗ يُقَالُ بَسْطَةً زِيَادَةً وَّفَضْلًا اَفْرِغْ اَنْزِلْ وَلَا يَؤُدُهٗ لَايُثْقِلُهٗ اٰدَنِىْ اَثْقَلَنِىْ وَالْاٰدُ وَالْاَيْدُ الْقُوَّةُ السِّنَةُ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ فَبُهِتَ ذَهَبَتْ حُجَّتُهٗ خَاوِيَةٌ لَّآ اَنِيْسَ فِيْهَا عُرُوْشِهَا اَبْنِيَتُهَا السِّنَةُ نُعَاسٌ نُنْشِزُهَا نُخْرِجُهَا اِعْصَارٌ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَآءِ كَعَمُوْدٍ فِيْهِ نَارٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَّيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّ قَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيْدٌ الطَّلُّ النَّدٰى وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ

۶۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو تو تم پیدل ہی (پڑھ لیا کرو) یا سواری پر۔ پھر جب تم امن میں آ جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جس کو تم جانتے بھی نہ تھے۔" ابن جبیر نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) کرسیہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ بسطة ای زیادة وفضلاً افرغ بمعنی انزل. ولایؤدہ ای لایثقلہ. ادنی ای اثقلنی. اد اور اید. قوت کے معنی میں ہیں۔ السنة یعنی اونگھ (لم) یتسنہ بمعنی یتغیر۔ فبهت یعنی اس کے پاس کوئی دلیل نہ رہی۔ خاویة جہاں کوئی انیس وغم خوار نہ ہو۔ عروشها یعنی ابنیتها۔ السنة بمعنی اونگھ۔ ننشزها بمعنی نخرجها۔ عصار۔ ایسی تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف ستون کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلداً ایسی مٹی جس پر کچھ اگا ہوا نہ ہو اور عکرمہ نے فرمایا کہ وابل مطر شدید کو کہتے ہیں۔ طل بمعنی شبنم اور یہ مؤمن کے عمل کی مثال ہے یتسنہ بمعنی یتغیر۔

(۱۶۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَاسُئِلَ عَنْ

۱۶۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَّتَكُوْنُ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَإِذَا صَلَّوْا الَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَ يَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِ مَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ اَنْ يَّنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَيْنِ قَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْرُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَآ اُرٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے نماز خوف کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ امام، مسلمانوں کو ایک جماعت کو لے کر خود آگے بڑھے اور انہیں ایک رکعت نماز پڑھائے۔ اس دوران میں مسلمانوں کی دوسری جماعت ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے۔ یہ لوگ نماز میں ابھی شریک نہ ہوں گے۔ پھر جب امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھا چکے جو پہلے اس کے ساتھ تھے تو اب یہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان کی جگہ لے لیں گے جنہوں نے اب تک نماز نہیں پڑھی ہے لیکن یہ لوگ سلام نہیں پھیریں گے۔ اب وہ لوگ آگے بڑھیں گے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ہے اور امام انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائے گا اب امام دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد نماز سے فارغ ہو چکا (اگر فرض صرف دو۲ رکعت نماز تھی) پھر دونوں جماعتیں (جنہوں نے الگ الگ امام کی ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی تھی) اپنی بقیہ ایک ایک رکعت ادا کریں گی۔ جب کہ امام اپنی نماز سے فارغ ہو چکا ہے۔ اس طرح دونوں جماعتوں کی دو دو۲ رکعت پوری ہو جائیں گی۔ لیکن اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہے (اور مذکورہ صورت بھی ممکن نہیں) تو ہر شخص تنہا نماز پڑھ لے، پیدل ہو یا سوار۔ قبلہ کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔ مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے کہ ظاہر ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تفصیلات رسول اللہ ﷺ سے سن کر ہی بیان کی ہوں گی۔

باب ۶۰۳. قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

۶۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔"

(۱۶۴۷) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبُ ابْنُ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰى قَوْلِهٖ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ اَخِيْ لَآ اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْنَحْوَ هٰذَا

۱۶۴۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی، ان سے حمید ابن اسود اور یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حبیب بن شہید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سورۂ بقرہ کی آیت یعنی "جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غیر اخراج" تک کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لئے آپ اسے مصحف میں نہ لکھیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! یہ آیت مصحف میں ہی رہے گی، میں کسی حرف کو اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ حمید نے بیان کیا کہ یا آپ نے اسی طرح کے الفاظ کہے۔

باب ۶۰۴. قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ

۶۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب ابراہیم

تُحْيِ الْمَوْتٰى

نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھادے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔"

(۱۶۴۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَسَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ

۱۶۴۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابو سلمہ اور سعید نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، شک کرنے کا تو ہمیں ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حق ہے۔ جب انہوں نے عرض کیا تھا کہ "اے میرے پروردگار! مجھے دکھادے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ ارشاد ہوا کہ، کیا آپ کو یقین نہیں ہے؟ عرض کی ضرور ہے لیکن یہ درخواست اس لئے ہے کہ قلب کو اور اطمینان ہو جائے۔"

باب ۶۰۵۔ قَوْلِهٖ اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ اِلٰی قَوْلِهٖ تَتَفَکَّرُوْنَ

۶۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو" ارشاد "تتفکرون" تک۔

(۱۶۴۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اَخَاهُ اَبَابَکْرِ بْنَ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ یَوْمًا لِاَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ قَالُوا اللّٰهُ اَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ قُوْلُوْا تَعْلَمُ اَوْلَا تَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ نَفْسِیْ مِنْهَا شَیْءٌ یَّا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ عُمَرُ یَاابْنَ اَخِیْ قُلْ وَلَا تُحَقِّرْ نَفْسَکَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ اَیُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ غَنِیٍّ یَّعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ الشَّیْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِیْ حَتّٰی اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ

۱۶۴۹۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے، انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے سُنا، وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا (ابن جریج نے کہا) اور میں نے ان کے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ سے سنا۔ وہ عبید بن عمیر کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ایک دن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے دریافت فرمایا کہ آپ حضرات کا کیا خیال ہے یہ آیت کس سلسلے میں نازل ہوئی ہے "کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو" سب نے کہا کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے عمر رضی اللہ عنہ بہت غصے ہو گئے اور فرمایا صاف جواب دیجئے کہ آپ لوگوں کو اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے یا نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المؤمنین! میرے ذہن میں اس سے متعلق کچھ چیز ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! تمہیں کہو، اور اپنے کو کمتر نہ سمجھو، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اس میں عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے عمل کی، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ عمل کی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مالدار شخص کی مثال بیان کی گئی ہے جو پہلے تو اللہ عزوجل کی اطاعت کرتا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر شیطان کو مسلط کر دیا اور وہ معاصی میں مبتلا ہو گیا اور اس نے اس کے سارے اعمال غارت کر دیئے۔"

باب۲۰۶. قَوْلِهٖ لَايَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا يُقَالُ اَلْحَفَ عَلَيَّ وَاَلَحَّ عَلَيَّ وَاَحْفَانِيْ بِالْمَسْئَلَةِ فَيُحْفِكُمْ يُجْهِدْ كُمْ

۲۰۶۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ لوگوں سے لگ لپٹ کرنہیں مانگتے" بولتے ہیں الحف علی، الح علی، اور احفانی بالمسئلة (سب کے معنی لگ لپٹ کر مانگنے کے ہیں) کہ تمہیں تھکا دے۔

(۱۶۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ وَّعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُ وْآ اِنْ شِئْتُمْ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ لَايَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا

۱۶۵۰۔ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شریک بن ابی نمیر نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار اور عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری نے بیان کیا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو کھجور، ایک دو لقمے در بدر لئے پھریں۔ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے بچتا ہے اور اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کی تلاوت کرلو کہ "وہ لوگوں سے لگ لپٹ کرنہیں مانگتے۔"

باب۲۰۷. قَوْلِ اللّٰهِ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اَلْمَسُّ الْجُنُوْنُ

۲۰۷۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے" المس بمعنی جنون۔

(۱۶۵۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

۱۶۵۱۔ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ربوا کے سلسلے میں سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پڑھ کر لوگوں کو سنایا اور اس کے بعد شراب کا کاروبار حرام قرار پایا۔

باب ۲۰۸. قَوْلِهٖ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يُذْهِبُهٗ

۲۰۸۔ارشاد "اللہ سود کو مٹاتا ہے۔" یمحق بمعنی یذہب۔

(۱۶۵۲) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّآ اُنْزِلَتِ الْاٰ يٰتُ الْاَوَاخِرُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَا رَةَ فِي الْخَمْرِ

۱۶۵۲۔ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی۔ انہیں شعبہ نے انہیں سلیمان نے انہوں نے ابوالضحیٰ سے سنا، وہ مسروق کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جب سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور مسجد میں انہیں پڑھ کر سنایا، اس کے بعد شراب کا کاروبار حرام ہوگیا۔

باب۲۰۹. قَوْلِهٖ فَاْذَ نُوْا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوْا

۲۰۹۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو خبردار ہو جاؤ جنگ کے لئے" (اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے) (فاذنوا) بمعنی فاعلموا۔

(۱۶۵۳) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ

۱۶۵۳۔مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے،

مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں مسجد میں پڑھ کر سنایا اور شراب کا کاروبار حرام ہوگیا۔

باب ۶۱۰. قَوْلِهِ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

۶۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لئے آسودہ حالی تک مہلت ہے اور اگر معاف کردو تو تمہارے حق میں اور بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔''

(۱۶۵۴) وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّآ اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

۱۶۵۴۔ اور ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے منصور اور اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمیں پڑھ کر سنایا اور شراب کی تجارت حرام ہوگئی۔

باب ۶۱۱. قَوْلِهِ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ

۶۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد! ''اور اس دن سے ڈرتے رہو جس میں تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

(۱۶۵۵) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الرِّبَا

۱۶۵۵۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے، ان سے شعبی نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی، وہ سود سے متعلق تھی۔

باب ۶۱۲. قَوْلِهِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَافِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْتُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

۶۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جو کچھ تمہارے نفسوں کے اندر ہے اگر تم ان کو ظاہر کردو یا اسے چھپائے رکھو، بہر حال اللہ اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۱۶۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَاِنْ تُبْدُوْا مَافِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ اَلْاٰيَةَ

۱۶۵۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے نفیلی نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسکین نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے خالد حذاء نے، ان سے مروان اصفر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آیت ''اور جو کچھ تمہارے نفسوں کے اندر ہے۔ اگر تم ان کو ظاہر کرو یا چھپائے رکھو'' آخر آیت تک منسوخ ہوگئی تھی۔

باب ۶۱۳. قَوْلِهِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِصْرًا عَهْدًا وَ يُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ فَاغْفِرْلَنَا

۶۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پیغمبر ایمان لائے اس پر جو ان پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اصرا'' عہد کے معنی میں ہے۔ بولتے ہیں ''غفرانک'' یعنی ''آپ کی مغفرت (مانگتے

ہیں) کہ ہمیں معاف کر دیجئے۔

(۱۶۶۰) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ مَّرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِبُه، اِبْنَ عُمَرَ اِنْ تُبْدُوْا مَافِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْتُخْفُوْهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الْاٰيَةُ الَّتِیْ بَعْدَهَا

۱۶۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں روح نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں خالد حذاء نے، انہیں مروان اصفر نے اور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے (مروان اصفر نے) کہا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں، آپ نے آیت "وان تبدوا مافی انفسکم اوتخفوہ" الآیۃ کے متعلق فرمایا کہ اس کو آیت لایکلف اللّٰہ نفساً الاوسعھا نے منسوخ کر دیا ہے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تُقَاةٌ وَّ تَقِيَّةٌ وَّاحِدَةٌ صِرٌّ بَرْدٌ شَفَا حُفْرَةٍ مِّثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَحَرْفُهَا تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا الْمُسَوَّمُ الَّذِیْ لَه، سِيْمَآءٌ بِعَلَامَةٍ اَوْبِصُوْفَةٍ اَوْبِمَا كَانَ رِبِّيُّوْنَ الْجَمِيْعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّیٌّ تَحُسُّوْنَهُمْ تَسْتَاصِلُوْنَهُمْ قَتْلاً غُزًّا وَّاحِدُهَا غَازٍ سَنَكْتُبُ سَنَحْفَظُ نُزُلاً ثَوَابًا وَّيَجُوْزُ وَمُنْزَلٌ مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ كَقَوْلِكَ اَنْزَلْتُه، وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَّالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْحِسَانُ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَّحَصُوْرًا لَّايَاْتِی النِّسَآءَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ فَوْرِ هِمْ مِّنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ يُخْرِجُ الْحَیَّ النُّطْفَةَ تَخْرُجُ مَيِّتَةً وَّيَخْرُجُ مِنْهَا الْحَیُّ الاَ بْكَارُ اَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِیُّ مَيْلُ الشَّمْسِ اُرَاهُ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ

سورہ آل عمران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقاۃ اور تقیہ ہم معنی ہیں۔ صرد بمعنی برد۔ شفاحفرۃ، شفاالرکیۃ (رکیۃ۔ بمعنی کنواں) کی طرح ہے، یعنی اس کا کنارہ۔ تبوئُ بمعنی تتخذ معسکراً۔ المسوم یعنی جس کی کوئی علامت ہو۔ کسی طرح کی بھی علامت ہو، ربیون جمع ہے واحد ربی ہے۔ تحسونھم ای تستاصلونھم قتلا۔ غزاً کا واحد غاز ہے۔ سنکتب ای سنحفظ۔ نزلاً ای ثواباً، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی چیز کے معنی میں بھی لیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں ''انزلتہ'' سے مشتق ہوگا۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ "الخیل المسومۃ" کے معنی ہیں کامل الخلقت اور خوبصورت۔ ابن جبیر نے فرمایا کہ ''حصور'' ایسا شخص جو عورتوں کے پاس نہ جائے۔ عکرمہ نے فرمایا ''من فورھم'' یعنی جس غضب وجوش کا انہوں نے بدر کی لڑائی میں مظاہرہ کیا تھا۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ ''یخرج الحی'' میں مراد نطفہ ہے کہ پہلے بے جان ہوتا ہے پھر اس سے ایک حیات وجود پذیر ہوتی ہے۔ ''الابکار'' یعنی طلوع فجر۔ ''العشی'' یعنی سورج کا ڈھلنا، میرا خیال ہے کہ غروب تک (عشی کا اطلاق ہوتا ہے۔)

باب ۶۱۴. مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ يُّصَدِّقُ بَعْضُه، بَعْضًا كَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمَايُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ وَكَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُه، وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِيْنَ لَايَعْقِلُوْنَ وَكَقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًی

۶۱۴۔ ''اس میں محکم آیتیں ہیں۔''

''مجاہدؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد حلال وحرام ہیں۔'' اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں کہ بعض آیتیں بعض کی تصدیق کرتی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ومایضل بہ الاالفسقین" اور دوسرے موقعہ پر ارشاد ہے۔ "ویجعل الرجس علی الذین لایعقلون" اور جیسے اللہ تعالیٰ

زَیْغٌ شَکٌّ اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ الْمُشْتَبِهَاتِ وَالرَّاسِخُوْنَ يَعْلَمُوْنَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ

کا ارشاد ہے۔ "والذین اهتدوا زادهم هدی" زیغ بمعنی شک۔ فتنہ کی تلاش میں ہیں، یعنی آیات متشابہات میں موشگافیاں کر کے "والراسخون" یعنی جو لوگ پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔"

(۱۶۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هُوَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَ اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

۱۶۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم تستری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی "وہ وہی خدا ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے، اس میں محکم آیتیں ہیں اور وہی کتاب کا اصل مدار ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو متشابہ ہیں۔ شورش کی تلاش میں اور اس کے غلط مطلب کی تلاش میں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اولوالالباب" تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو متنبہ ہو جاؤ کہ یہی وہی لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) نشاندہی کی ہے، اس لئے ان سے بچتے رہو۔

باب۶۱۵۔ قَوْلِهٖ وَ اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

۶۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

(۱۶۶۲) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا وَ الشَّيْطَانُ يَمَسُّهٗ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًامِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

۱۶۶۲۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن میسب نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر مولود جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہی چھوتا ہے اور جس سے وہ مولود چلاتا ہے، سوا مریمؑ اور ان کے صاحبزادے (عیسیٰ علیہما السلام) کے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "انی اعیذ ھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم" (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا۔)

باب۶۱۶۔ قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ لَا خَيْرَ اَلِيْمٌ مُؤْلِمٌ مُوْجِعٌ مِنَ الْاَلَمِ وَهُوَ فِيْ مَوْضِعِ مُفْعِلٍ

۶۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے کوئی حصہ آخرت میں نہیں۔ (لا خلاق لهم ای) لاخیر لهم الیم بمعنی مولم موجع من الالم مفعل کے وزن پر۔

(۱۶۶۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ یَمِیْنَ صَبْرٍ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَاخَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ قَالَ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ وَقَالَ مَایُحَدِّثُکُمْ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ قُلْنَا کَذَا وَکَذَا قَالَ فِیَّ اُنْزِلَتْ کَانَتْ لِیْ بِئْرٌ فِیْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّیْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیِّنَتُکَ اَوْیَمِیْنُهٗ فَقُلْتُ اِذًا یَّحْلِفُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ یَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ وَهُوَ فِیْهَا فَاجِرٌ لَّقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ

۱۶۶۳۔ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے اس لئے قسم کھانے کی جرأت کی تا کہ کسی مسلمان کا مال (ناجائز طریقہ سے) حاصل کر لے تو جب وہ اللہ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس ارشاد کی تصدیق میں آیت نازل کی، ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں'' آخر آیت تک۔ بیان کیا کہ اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا، ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے آپ لوگوں سے کوئی حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے بتایا کہ اس اس طرح حدیث بیان کی۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (ہم دونوں کا اس کے بارے میں نزاع ہوا اور مقدمہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم گواہ پیش کرد پھر اس کی قسم پر فیصلہ ہوگا، میں نے عرض کی پھر تو، یارسول اللہ (ﷺ) وہ (جھوٹی) قسم کھالے گا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کی اس لئے جرأت کرے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ لے اور اس کی نیت بری ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔

(۱۶۶۴) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ هُوَا بْنُ اَبِیْ هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَیْمًا اَخْبَرَنَاالْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَجُلاً اَقَامَ سِلْعَةً فِی السُّوْقِ فَحَلَفَ فِیْهَا لَقَدْ اَعْطٰی بِهَا مَالَمْ یُعْطِهٖ لِیُوْقِعَ فِیْهَا رَجُلاً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِالْاٰیَةِ

۱۶۶۴۔ہم سے علی نے حدیث بیان کی، آپ ابی ہاشم کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے ہشیم سے سنا، انہیں عوام بن حوشب نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے بازار میں سامان بیچتے ہوئے قسم کھائی کہ فلاں شخص اس سامان کا اتنا دے رہا تھا، حالانکہ کسی نے اتنی قیمت نہیں لگائی تھی، بلکہ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس طرح کسی مسلمان کو ٹھگ لے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچتے ہیں'' آخر آیت تک۔

(۱۶۶۵) حَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِیِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ

۱۶۶۵۔ہم سے نصر بن علی بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی

مُلَيْكَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ اَوْفِي الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ اِحْداهُمَا وَقَدْ اُنْفِذَ بِاِشْفًا فِي كُفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْاُخْرىٰ فَرُفِعَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْيُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَآءُ قَوْمٍ وَّاَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوْهَا بِاللّٰهِ وَقْرَءُ وْا عَلَيْهَا اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ فَذَكَّرُوْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

ملیکہ نے کہ دوعورتیں کسی گھر یا حجرہ میں بیٹھ کر موزے سیا کرتی تھیں، ان میں سے ایک عورت باہر نکلی، اس کے ہاتھ میں موزے سینے کا سوا چبھ گیا تھا، اور اس کا الزام اسی دوسری پر تھا، مقدمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر صرف دعویٰ کی وجہ سے لوگوں کا مطالبہ پورا کیا جانے لگے تو بہت سوں کا خون اور مال برباد ہو جائے (جب کہ اس کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے تو دوسری عورت جس پر اس کا الزام ہے) اللہ کی یاد دلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو، "ان الذین یشترون بعهدالله وایمانهم" چنانچہ جب لوگوں نے اسے اللہ سے ڈرایا تو اس نے اعتراف کرلیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا، قسم مدعیٰ علیہ کو کھانی پڑے گی۔

باب ۶۱۷. قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ سَوَآءٍ قَصْدٌ

۶۱۷۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسے قول کی طرف آ جاؤ جو ہم میں، تم میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں۔ "سواء یعنی درمیانہ۔

(۱۶۶۲) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْجِيْئَ بِكِتَابٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَآءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا

۱۶۶۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے معمر نے۔ ح۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور میں نے خود ان کی زبان سے یہ حدیث سنی، انہوں نے بیان کیا کہ جس مدت میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صلح (حدیبیہ کے معاہدہ کے مطابق) تھی، میں (سفر تجارت پر) گیا ہوا تھا، میں شام میں تھا کہ آنحضور ﷺ کا مکتوب ہرقل کے پاس پہنچا۔ انہوں نے بیان کیا کہ دحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ نے وہ خط لایا تھا ۔ اور عظیم بصریٰ کے حوالے کر دیا تھا اور ہرقل کے پاس اس کے واسطہ سے پہنچا تھا۔ بیان کیا کہ ہرقل نے پوچھا، کیا ہمارے حدود سلطنت میں اس شخص کی قوم کے بھی کچھ لوگ ہیں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے؟ درباریوں نے بتایا کہ جی ہاں موجود ہیں۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ پھر مجھے قریش کے چند دوسرے افراد کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے دربار میں داخل ہوئے اور اس کے سامنے ہمیں بٹھا دیا گیا۔ اس نے

بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَّهُمْ اِنِّیْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ فَاِنْ كَذَّبَنِیْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ وَایْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ یُّؤْثِرُوْا عَلَیَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَیْفَ حَسَبُهٗ فِیْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِیْنَا ذُوْحَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَاقَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَیَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُ هُمْ قَالَ یَزِیْدُوْنَ اَوْیَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَابَلْ یَزِیْدُوْنَ قَالَ هَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِیْنِهٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَاقَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَیْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِیَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ سِجَالًا یُّصِیْبُ مِنَّا وَنُصِیْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ یَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِیْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَانَدْرِیْ مَاهُوَ صَانِعٌ فِیْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَاۤاَمْكَنَنِیْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلَ فِیْهَا شَیْئًا غَیْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِیْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِیْكُمْ ذُوْحَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ یَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَآئِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَآؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لِّیَدَعَ الْكَذِبَ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ یَذْهَبَ فَیَكْذِبَ عَلَی اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِیْنِهٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَزِیْدُوْنَ اَمْ

پوچھا، تم لوگوں میں اس شخص سے زیادہ قریب کون ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں زیادہ قریب ہوں۔ اب درباریوں نے مجھے بادشاہ کے بالکل قریب بٹھادیا اور میرے دوسرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھادیا، اس کے بعد ترجمان کو بلایا اور اس سے ہرقل نے کہا کہ انہیں بتاؤ کہ میں اس شخص کے متعلق تم سے کچھ سوالات کروں گا جو نبی ہونے کا دعویدار ہے، اگر یہ (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا بیان تھا کہ خدا کی قسم، اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ میرے ساتھی کہیں میرے جھوٹ کا راز نہ فاش کر دیں تو میں (آنحضور ﷺ کے بارے میں) ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ اپنے نسب میں کیسے ہیں؟ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، ان کا نسب ہم میں بہت باعزت ہے۔ اس نے پوچھا کیا ان کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا تھا؟ بیان کیا کہ میں نے کہا نہیں، اس نے پوچھا، تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی ان پر جھوٹ کی تہمت لگائی تھی؟ میں نے کہا نہیں، پوچھا، انکی پیروی معزز لوگ زیادہ کرتے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ قوم کے کمزور لوگ زیادہ ہیں۔ اس نے پوچھا، ان کے ماننے والوں میں زیادتی ہوتی رہتی ہے یا کمی؟ میں نے کہا کہ نہیں، بلکہ زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ پوچھا کبھی ایسا بھی کوئی واقعہ پیش آیا ہے کہ کوئی شخص ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر انہیں چھوڑ دیا ہو؟ میں نے کہا ایسا بھی کبھی نہیں ہوا۔ اس نے پوچھا، تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے پوچھا، تمہاری ان کے ساتھ جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا کہ ہماری جنگ کی مثال ایک ڈول کی ہے کہ کبھی ان کے حق میں رہی اور کبھی ہمارے حق میں، اس نے پوچھا، کبھی انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی دھوکہ بھی کیا؟ میں نے کہا کہ اب تک تو نہیں کیا، لیکن آج کل بھی ہمارا ان سے ایک معاہدہ چل رہا ہے نہیں کہا جاسکتا کہ اس میں ان کا طرزِ عمل کیا رہے گا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ بخدا، اس جملہ کے سوا اور کوئی بات میں اس پوری گفتگو میں اپنی طرف سے نہیں ملا سکا۔ پھر اس نے پوچھا اس سے پہلے بھی یہ دعویٰ تمہارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے

يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَ كَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ
حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ
قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَه' سِجَالًا يَنَالُ
مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ
تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ
اَنَّه' لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ
هَلْ قَالَ اَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَه' فَزَعَمْتَ اَنْ لَّافَقُلْتُ
لَوْكَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَه' قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ
بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَه' قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ
يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ
يَّكُ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّه' نَبِيٌّ وَّ قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ
اَنَّه' خَارِجٌ وَّلَمْ اَكُ اَظُنُّه' مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ
اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَ ه' وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَه'
لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَ لَيَبْلُغَنَّ مُلْكُه' مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ
قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَرَاَ ه' فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى
مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ
الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ
مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ
وَيٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
اَنْ لَّانَعْبُدَ اِلَّااللّٰهَ اِلٰى قَوْلِهٖ اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَ ةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ
عِنْدَه' وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاُمِرْنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ
لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ
اَنَّه' لَيَخَافُه' مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا
بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه' سَيَظْهَرُ
حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا
هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّوْمِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ دَارٍ لَّه' فَقَالَ
يَامَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَّكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ اٰخِرَ

کہااس سے کہو کہ میں نے تم سے نبی کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تم
نے بتایا کہ وہ تم لوگوں میں باعزت اوراونچے نسب کے سمجھے جاتے ہیں،
انبیاء کا بھی یہی حال ہے، ان کی بعثت ہمیشہ قوم کے صاحب حسب و
نسب خاندان میں ہوتی ہے۔اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ان
کے آباء واجداد میں بادشاہ گذرا ہے تو تم نے اس کا انکار کیا۔ میں اس
سے اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر ان کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو
ممکن تھا کہ وہ اپنی خاندانی سلطنت کو اس طرح واپس لینا چاہتے
ہوں۔اور میں نے تم سے ان کی اتباع کرنے والوں کے متعلق پوچھا کہ
آیا وہ قوم کے کمزور لوگ ہیں یا اشراف، تو تم نے بتایا کہ کمزور لوگ ان کی
پیروی کرنے والوں میں (زیادہ) ہیں۔ یہی طبقہ ہمیشہ سے انبیاء کی
اتباع کرتا رہا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے دعوے نبوت سے
پہلے ان پر جھوٹ کا کبھی شبہ کیا تھا تو تم نے اس کا بھی انکار کیا۔ میں نے
اس سے یہ سمجھا کہ جس شخص نے لوگوں کے معاملے میں کبھی جھوٹ نہ بولا
ہو، وہ اللہ کے معاملے میں کس طرح جھوٹ بول دے گا،! اور میں نے تم
سے پوچھا تھا کہ ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو
کر کوئی شخص ان کے دین سے کبھی پھرا بھی ہے تو تم نے اس کا بھی انکار
کیا، ایمان کا یہی اثر ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ دل کی گہرائیوں میں اتر
جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے ماننے والوں کی تعداد میں
اضافہ ہوتا رہتا ہے یا کمی تو تم نے بتایا کہ اضافہ ہوتا ہے ایمان کا یہی
معاملہ ہے۔یہاں تک کہ وہ کمال کو پہنچ جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا
کہ کیا تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے تو تم نے بتایا کہ تم نے جنگ کی
ہے اور تمہارے درمیان لڑائی کا نتیجہ نوبت بنوبت رہا ہے۔ کبھی تمہارے
حق میں اور کبھی ان کے حق میں، انبیاء کا بھی یہی معاملہ ہے۔ انہیں
آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے اور آخر کار انجام انہیں کے حق میں ہوتا
ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ انہوں نے تمہارے ساتھ کبھی
خلاف عہد بھی معاملہ کیا تو تم نے اس سے بھی انکار کیا، انبیاء کبھی عہد کے
خلاف نہیں کرتے' میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارے یہاں اس
طرح کا دعویٰ پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو تم نے کہا کہ پہلے کسی نے اس
طرح کا دعویٰ نہیں کیا، میں اس سے اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر کسی نے
تمہارے یہاں اس سے پہلے اس طرح کا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ کہا جا سکتا تھا

اُلابَدِ وَاَنْ يَّثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ
حُمُرِالْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ
فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ اِنَّمَا اخْتَبَرْتُ
شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِيْ
اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ

کہ یہ بھی اسی کی نقل کررہے ہیں، بیان کیا کہ پھر ہرقل نے پوچھا، وہ تمہیں کن چیزوں کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا کہ نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا! آخر اس نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یقیناً وہ نبی ہیں اس کا علم تو مجھے بھی تھا کہ ان کی بعثت ہونے والی ہے، لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ تمہاری قوم میں مبعوث ہوں گے، اگر مجھے ان تک پہنچ سکنے کا یقین ہوتا تو میں ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں ہوتا تو ان کے قدموں کو دھوتا اور ان کی حکومت میرے ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی منگوایا اور اسے پڑھا اس میں یہ لکھا ہوا تھا، اللہ، رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول کی طرف سے عظیم روم ہرقل کی طرف، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے، امابعد، میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے اور اسلام لاؤ تو اللہ تمہیں دہرا اجر دے گا، لیکن اگر روگردانی کی تو تمہاری رعایا کے کفر کا بار بھی تم پر ہوگا اور ''اے اہل کتاب، ایک ایسے قول کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے، وہ یہ کہ بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں۔'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اشهدوا بانا مسلمون'' تک۔ جب ہرقل مکتوب گرامی پڑھ چکا تو دربار میں بڑا شور و ہنگامہ برپا ہو گیا، اور پھر ہمیں دربار سے باہر کر دیا گیا باہر آکر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ (حضور اکرم ﷺ کی طرف اشارہ تھا) کا معاملہ تو اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ملک بنی الاصفر (ہرقل) بھی ان سے ڈرنے لگا۔ اس واقعہ کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضور ﷺ غالب آکر رہیں گے، اور آخر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روشنی میرے دل میں بھی ڈال دی۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر ہرقل نے روم کے سرداروں کو بلایا اور انہیں ایک خاص کمرے میں جمع کیا، پھر ان سے کہا، اے معشر روم! کیا تم ہمیشہ کے لئے اپنی فلاح و ہدایت چاہتے ہو اور یہ کہ تمہارا ملک تمہارے ہی ہاتھ میں رہے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی وہ سب وحشی جانوروں کی طرح دروازے کی طرف بھاگے، دیکھا تو دروازہ بند تھا۔ پھر ہرقل نے سب کو اپنے پاس بلایا کہ انہیں میرے پاس لاؤ اور ان سے کہا کہ میں نے تو تمہیں آزمایا تھا کہ تم اپنے دین میں کتنے پختہ ہو، اب میں نے اس چیز کا مشاہدہ کر لیا جو مجھے پسند تھی (یعنی تمہاری دین مسیحی میں پختگی) چنانچہ سب درباریوں نے

باب ۶۱۸ . قَوْلِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اِلٰى بِهٖ عَلِيْمٌ

(۱۶۶۷) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ نَخْلاً وَّكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بِيْرُحَآءَ وَّكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْ خُلُهَا وَ يَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّآ اُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بِيْرُحَآءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَاللّٰهِ فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرٰكَ اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَآئِحٌ وَّقَدْ سَمِعْتُ مَاقُلْتَ وَاِنِّيْٓ اَرٰىٓ اَنْ تَجْعَلَهَا فِى الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَفْعَلُ يَآرَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِيْٓ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ مَّالٌ رَّائِحٌ

اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے۔

۶۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کرو گے (کامل) نیکی (کے مرتبہ) کو نہ پہنچ سکو گے۔" ارشاد "بہ علیم" تک۔

۱۶۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور "بیرحاء" کا باغ اپنی تمام جائیداد میں انہیں سب سے زیادہ محبوب تھا یہ باغ مسجد نبوی ﷺ کے سامنے ہی تھا اور حضور اکرم ﷺ بھی اس میں تشریف لے جاتے اور اس کے شیریں اور طیب پانی کو پیتے۔ پھر جب آیت "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کرو گے (کامل) نیکی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکو گے" نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کرو گے نیکی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکو گے، اور میرا سب سے زیادہ محبوب مال "بیرحاء" ہے اور یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے، اللہ ہی سے میں اس کے ثواب و اجر کی توقع رکھتا ہوں، پس یارسول اللہ (ﷺ)! جہاں آپ مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خوب یہ فانی ہی دولت تھی، یہ فانی ہی دولت تھی (اور تم نے اسے اللہ کے راستے میں دے کر ایک اچھے مصرف میں خرچ کر دیا ہے) جو کچھ تم نے کہا ہے وہ میں نے سن لیا اور میرا خیال ہے کہ تم اپنے عزیز و اقرباء کو اسے دے دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ یارسول اللہ! چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ نے "ذلک مال رابح" (ربح سے) بیان کیا۔ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک کے سامنے "مال رائح" (رواح سے) پڑھا تھا۔

(۱۶۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيٍّ وَّاَنَا اَقْرَبُ اِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِّيْ مِنْهَا شَيْئًا

۱۶۶۸۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حسان اور ابی رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ میں ان دونوں حضرات سے ان کا زیادہ قریبی عزیز تھا، لیکن مجھے نہیں دیا۔

باب ۶۱۹ . قَوْلِهٖ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

۶۱۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو آپ کہہ دیجئے کہ توریت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔"

(۱۶۶۹) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُ وْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَاةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ بِمَنْ زَنٰى مِنْكُمْ قَالُوْا نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ اَلاَ تَجِدُوْنَ فِى التَّوْرٰةِ الرَّجْمَ فَقَالُوْا لَانَجِدُ فِيْهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَوَضَعَ مِدْرَا سُهَا الَّذِىْ يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّه‘ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَادُوْنَ يَدِهٖ وَمَا وَرَآءَ هَا وَلَا يَقْرَءُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَه‘ مِنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَاهٰذِهٖ فَلَمَّا رَاَوْاذٰلِكَ قَالُوْا هِىَ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِّنْ حَيْثُ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَالْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ صَاحِبَهَا يَجْنَا عَلَيْهَا يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ

۱۶۶۹۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی، نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے قبیلہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو لائے جنہوں نے زنا کی تھی۔ آنحضور ﷺ نے ان سے پوچھا اگر تم میں کوئی زنا کرے تو تم اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس کا منہ کالا کر کے اسے مارتے پیٹتے ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا توریت میں رجم کا حکم نہیں موجود ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو توریت میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں دیکھی ہے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے) بولے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، توریت لاؤ اور اسے پڑھو، اگر تم سچے ہو۔ (جب توریت لائی گئی) تو ان کے ایک بہت بڑے عالم نے جو انہیں توریت پڑھایا کرتا تھا، آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی عبارت پڑھنے لگا، لیکن آیت رجم نہیں پڑھی تھی۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ کو آیت رجم پر سے ہٹا دیا اور اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ آیت رجم ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے حکم دیا اور ان دونوں کو مسجد نبوی کے قریب ہی، جہاں جنازے لاکر رکھے جاتے تھے، رجم کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس عورت کا ساتھی عورت کو پتھر سے بچانے کے لئے اس پر جھک جھک جاتا تھا۔

باب ۶۲۰ . قَوْلِهٖ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

۶۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو۔"

(۱۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّيْسَرَةَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَاْتُوْنَ بِهِمْ فِى السَّلَاسِلِ فِىْ اَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْا فِى الْاِسْلَامِ

۱۶۷۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت "تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو" کے متعلق فرمایا کہ کچھ لوگ دوسروں کے لئے نفع بخش ہیں کہ انہیں زنجیروں میں باندھ کر لاتے ہیں، اور بالآخر وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

باب ۶۲۱ . قَوْلِهٖ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا

۶۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی

تھیں کہ ہمت ہار دیں۔

(۱۶۷۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ فِیْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّآئِفَتَانِ بَنُوْحَارِثَةَ وَبَنُوْسَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَقَالَ سُفْیٰنُ مَرَّةً وَّمَا یَسُرُّنِیْ اَنَّهَا لَمْ تُنَزَّلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا

۱۶۷۱۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ عمرو نے بیان کیا، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمارے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ جب تم سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا۔ بیان کیا کہ ہم دو جماعتیں بنو حارثہ اور بنوسلمہ تھے۔ اور ہم پسند نہیں کرتے۔ سفیان نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا، اور ہمارے لئے کوئی مسرت کا مقام نہ تھا اگر یہ آیت نازل نہ ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ بھی فرمایا ہے ''درآنحالیکہ اللہ ان دونوں کا مددگار تھا۔''

باب۶۲۲. قَوْلِهٖ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ

۶۲۲۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔''

(۱۶۷۲) حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فِی الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا بَعْدَ مَایَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اِلٰی قَوْلِهٖ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ رَوَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ

۱۶۷۲۔ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سالم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فجر کی دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھا کر یہ بددعاء کی ''اے اللہ! فلاں، فلاں اور فلاں (قبائل) کو اپنی رحمت سے دور رکھ دیجئے''، یہ بددعاء آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنالک الحمد کے بعد کی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ''آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''فانهم ظٰلمون'' تک۔ اس کی روایت اسحاق بن راشد نے زہری کے واسطہ سے کی ہے۔

(۱۶۷۳) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْیَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ ابْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَوَاجْعَلْهَا سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ یَجْهَرُ بِذٰلِکَ وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ

۱۶۷۳۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی پر بددعا کرنا چاہتے یا کسی کے لئے دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد کرتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ اللهم ربنالک الحمد کے بعد بعض اوقات آپ نے یہ دعا بھی کی ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! مضر والوں کو سختی کے ساتھ جھنجھوڑ دیجئے اور ان میں ایسی قحط سالی لائیے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی تھی'' آپ بلند آواز سے یہ دعا کرتے۔ اور آپ نماز فجر کی بعض رکعت میں یہ دعاء

بَعْضِ صَلَاةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ الْاٰيَةَ

کرتے ''اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے'' عرب کے چند خاص قبائل کے حق میں (یہ بددعاء آپ کرتے تھے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ ''آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔''

باب ۶۲۳. قَوْلِهٖ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰكُمْ وَهُوَ تَانِيْثُ اٰخِرِكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فَتْحًا اَوْ شَهَادَةً

۶۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمہارے پیچھے کی جانب سے۔'' اخراکم، آخرکم کی تانیث ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو سعادتوں میں سے ایک ہے، فتح یا شہادت۔

(۱۶۷۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْٓ اُخْرٰهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا

۱۶۷۴۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ نے (تیراندازوں کے) پیدل دستے پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا۔ پھر بہت سے مسلمانوں نے پیٹھ پھیر لی تھی، آیت ''اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمہارے پیچھے کی جانب سے'' میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے، اس وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ صحابہؓ کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔

باب ۶۲۴. قَوْلِهٖ اَمَنَةً نُّعَاسًا

۶۲۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''تمہارے اوپر راحت نازل کی (یعنی) غنودگی۔''

(۱۶۷۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَ نَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَّدِيْ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ

۱۶۷۵۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن ابو یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا،، احد کی لڑائی میں جب ہم صف بستہ کھڑے تھے تو ہم پر غنودگی طاری ہوگئی تھی۔ بیان کیا کہ کیفیت یہ ہوگئی تھی کہ میری تلوار بار بار گرتی اور میں اسے اٹھاتا۔

باب ۶۲۵. قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ اَلْقَرْحُ اَلْجِرَاحُ اسْتَجَابُوْٓا اَجَابُوْا يَسْتَجِيْبُ يُجِيْبُ

۶۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو مان لیا۔ بعد اس کے کہ انہیں زخم لگ چکا تھا ان میں سے جو نیک اور متقی ہیں ان کے لئے اجر عظیم ہے۔'' القرح ای الجرح استجابوا ای اجابوا. یستجیب ای یجیب.

باب ۶۲۶. ان الناس قد جمعوا لکم الایة

۶۲۶۔ لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کیا ہے۔''

(۱۶۷۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اُرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ

۱۶۷۶۔ ہم سے احمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، میرا خیال ہے، کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے اور ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

السَّلَامُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

کہا"حسبنا اللّٰه ونعم الوكيل"ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے) ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا، اس وقت جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا، اور یہی محمد ﷺ نے اس وقت کہا تھا جب (ابوسفیان کے آدمیوں نے مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے) کہا تھا کہ لوگ (یعنی قریش) نے تمہارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کر رکھا ہے، ان سے ڈرو، لیکن اس نے ان کا (جوش) ایمان اور بڑھا دیا اور یہ لوگ بولے کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے (حسبنا اللّٰه ونعم الوكيل).

(۱۶۷۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

۱۶۷۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو آخری کلمہ آپ کی زبان مبارک سے یہ نکلا "حسبي اللّٰه ونعم الوكيل."

باب۶۲۷. قَوْلِهٖ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ سَيُطَوَّقُوْنَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهٗ بِطَوْقٍ

۶۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد"اور جو لوگ کہ اس مال میں بخل کرتے رہتے ہیں جو کچھ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں کچھ اچھا ہے، نہیں، بلکہ ان کے حق میں بہت برا ہے یقیناً قیامت کے دن انہیں طوق پہنایا جائے گا، اس مال کا جس میں انہوں نے بخل کیا، اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا، اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

(۱۶۷۸) حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَاالنَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ هُوَا بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ يَقُوْلُ اَنَامَالُكَ اَنَاكَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَايَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

۱۶۷۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوالنضر سے سنا، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دی اور پھر اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو (آخرت میں) اس کا مال نہایت زہریلے سانپ کی صورت اختیار کرے گا جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے اور وہی اس کی گردن میں ہار کی طرح پہنا دیا جائے گا۔ پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی"اور جو لوگ کہ اس مال میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے" آخر آیت تک۔

باب ۲۲۸. قَوْلِهٖ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْآ اَذًى كَثِيْرًا

(۱۶۷۹) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى قَطِيْفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَّ اَرْدَفَ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَّ رَآءَه' يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنُ سَلُوْلَ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَ الْيَهُوْدِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَته فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّآبَّة خَمَّرَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَه' بِرِدَآئِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَا هُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيَّ ابْنِ سَلُوْلٍ اَيُّهَا الْمَرْءُ اِنَّه' لَاَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِيْنَا بِهٖ فِيْ مَجْلِسِنَا ارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَآئَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهٖ فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَنُوْا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَآبَّةً فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ يُّرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۶۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور یقیناً تم لوگ بہت سی دل آزاری کی باتیں ان سے (بھی) سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں۔''

۱۶۷۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے کی پشت پر فدک کا بنایا ہوا ایک موٹا کپڑا رکھنے کے بعد سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا، آپ بنو حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راستہ میں ایک مجلس سے آپ گذرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) بھی موجود تھا، یہ عبداللہ بن ابی کے بظاہر اسلام لانے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے۔ مجلس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی سب طرح کے لوگ تھے انہیں میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سواری کی (ٹاپوں سے گرداڑی اور) مجلس والوں پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک بند کر لی اور کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ، اتنے میں رسول اللہ ﷺ (بھی قریب پہنچ گئے اور) انہیں سلام کیا پھر آپ سواری سے اتر گئے اور اہل مجلس کو اللہ کی طرف بلایا اور قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا، میاں جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا اس سے عمدہ کلام کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر چہ یہ کلام بہت اچھا ہے پھر بھی ہماری مجلسوں میں آ آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کیجئے۔ اپنے گھر بیٹھئے، اگر کوئی آپ کے پاس جائے تو اسے اپنی باتیں سنایا کیجئے (یہ سن کر) عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ضرور، یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے ہم اسی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمان، مشرکین اور یہودی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور قریب تھا کہ دست و گریبان تک نوبت پہنچ جاتی لیکن حضور اکرم ﷺ انہیں خاموش اور ٹھنڈا کرنے لگے اور آخر سب لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر حضور اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر وہاں سے چلے آئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا کہ، سعد تم نے نہیں

اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ لَقَدْ جَآءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ لَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَیْرَةِ عَلٰی اَنْ یُّتَوِّجُوْهُ فَیُعَصِّبُوْنَهٗ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا اَبَی اللّٰهُ ذٰلِکَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاکَ اللّٰهُ شَرِقَ بِذٰلِکَ فذالک فَعَلَ بِهٖ مَارَاَیْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ یَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَهْلِ الْکِتَابِ کَمَآ اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَیَصْبِرُوْنَ عَلَی الْاَذٰی قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا الْاٰیَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَدَّکَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ لَوْیَرُدُّوْنَکُمْ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ وَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَاَوَّلُ الْعَفْوَمَآ اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ حَتّٰی اَذِنَ اللّٰهُ فِیْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهٖ صَنَادِیْدَ کُفَّارِ قُرَیْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَعَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَآ اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَایِعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا

سنا، ابوحباب آپ کی مراد عبداللہ بن ابی بن سلول سے تھی۔ کیا کہہ رہا تھا، اس نے اس طرح کی باتیں کی ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ(ﷺ) اسے معاف فرمادیجئے اور اس سے درگذر کیجئے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے اللہ نے آپ کے ذریعہ وہ حق بھیجا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر (مدینہ) کے لوگ (آپ کے یہاں تشریف لانے سے پہلے) اس پر متفق ہو چکے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنادیں اور (شاہی) عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا کیا ہے۔ اس باطل کو روک دیا تو اب وہ چڑ گیا ہے اور اس وجہ سے وہ معاملہ اس نے آپ کے ساتھ کیا جو آپ نے خود ملاحظہ فرمایا ہے، حضور اکرم ﷺ نے اسے معاف کردیا، آنحضور ﷺ اور صحابہؓ مشرکین اور اہل کتاب سے درگذر کیا کرتے تھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے ''اور یقیناً تم بہت سی دل آزاری کی باتیں ان سے بھی سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں (اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ) اختیار کرو تو یہ تاکیدی احکام میں سے ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''بہت سے اہل کتاب تو دل ہی سے چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان (لے آنے) کے بعد پھر سے کافر بنالیں، حسد کی راہ سے جو ان کے نفسوں میں ہے۔'' آخر آیت تک۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا حضور اکرم ﷺ ہمیشہ کفار کو معاف کردیا کرتے تھے، آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے ساتھ (غزوہ کی) اجازت دی اور جب آپ نے غزوۂ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کفار قریش کے سردار اس میں مارے گئے تو عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے دوسرے مشرک اور بت پرست ساتھیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب تو معاملہ پلٹ گیا ہے، چنانچہ ان سب نے بھی (اپنے کفر کو چھپاتے ہوئے) حضور اکرم ﷺ سے اسلام پر بیعت کرلی اور اسلام میں (بظاہر) داخل ہو گئے۔

باب ۶۲۹۔ قَوْلِهٖ لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا

۶۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں (اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی مدح کی جائے) سو ایسے لوگوں کے لئے ہرگز خیال نہ کرو (کہ وہ عذاب سے حفاظت میں رہیں گے۔)

(۱۶۸۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنٰفِقِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ يُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ الْاٰيَةَ

۱۶۸۰۔ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں منافقین یہ کیا کرتے تھے کہ جب حضور اکرم ﷺ غزوے کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ آپ کے ساتھ نہ جاتے اور آپ کے علی الرغم غزوہ میں شریک نہ ہونے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے لیکن جب حضور اکرم ﷺ واپس آتے تو اعذار بیان کرنے پہنچتے اور قسمیں کھا لیتے بلکہ اس کے بھی خواہش مند رہتے کہ (مجاہدین کے ساتھ) ان کی بھی تعریف کی جائے، اس عمل پر جو یہ کرتے نہیں تھے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی "لایحسبن الذین یفرحون" آخر آیت تک (ترجمہ گذر چکا۔)

(۱۶۸۱) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهٖ اِذْهَبْ يَارَافِعُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وَمَا لَكُمْ وَلِهٰذِهٖ اِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَاَرَوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوْآ اِلَيْهِ بِمَا اَخْبَرُوْهُ عَنْهُ فِيْمَا سَاَلَهُمْ وَفَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَالَمْ يَفْعَلُوْا تَابَعَهٗ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَ اَنَّ مَرْوَانَ بِهٰذَا

۱۶۸۱۔مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں ابن ابی ملیکہ نے اور انہیں علقمہ بن وقاص نے خبر دی کہ مروان بن حکم نے (جب وہ مدینہ کے امیر تھے) اپنے بواب سے کہا کہ اے رافع ابن عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ اور ان سے پوچھو کہ اگر ہر شخص کو، جو اپنے کئے پر خوش ہو اور چاہتا ہو کہ جو عمل اس نے نہیں کیا ہے اس پر بھی اس کی تعریف کی جائے عذاب ہوگا پھر تو ہم میں سے کوئی بھی عذاب سے نہ بچ سکے گا (کیونکہ آیت کے ظاہر سے یہی مفہوم ہوتا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ یہ سوال کیوں اٹھاتے ہو، وہ تو رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو بلایا تھا اور ان سے ایک چیز پوچھی تھی (جو ان کی آسمانی کتاب میں موجود تھی) انہوں نے اصل اور حقیقت کو چھپایا اور دوسری چیز بیان کر دی، اس کے باوجود اس کے خواہش مند رہے کہ حضور اکرم ﷺ کے سوال کے جواب میں جو کچھ انہوں نے بتایا ہے اس پر ان کی تعریف کی جائے اور ادھر اصل حقیقت کو چھپا کر بھی بڑے خوش تھے، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی "(اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ کتاب کو پوری طرح ظاہر کر دینا، لوگوں پر "ارشاد" جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے ابن جریج کے واسطے سے کی، ان سے ابن مقاتل نے

حدیث بیان کی، انہیں حجاج نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے، انہیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی، مروان کے اوپر کی حدیث کی طرح۔

باب ٦٣٠. قَوْلِهٖ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْاٰیَۃَ

۶۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے ادل بدل میں اہل عقل کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں۔"

(١٦٨٢) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شَرِیْکُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ

١٦٨٢۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے خبر دی، انہیں کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ (ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا، پہلے رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہل (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھوڑی دیر تک بات چیت کی (جب آپ رات کے وقت گھر میں تشریف لائے) پھر سو گئے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی تھا تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نظر کی اور یہ آیت تلاوت کی "بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے ادل بدل میں اہل عقل کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں۔" اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور وضو کی اور مسواک کی، پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ جب بلال رضی اللہ عنہ نے (فجر کی) اذان دی تو آپ نے دو رکعت (فجر کی سنت) پڑھی، اور باہر تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھائی۔

باب ٦٣١. قَوْلِهٖ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

۶۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ (یعنی وہ اہل عقل جن کا ذکر اوپر کی آیت میں ہوا) ایسے ہیں کہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر (برابر) یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے رہتے ہیں۔"

(١٦٨٣) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَّالِکِ بْنِ اَنَسٍؓ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طُوْلِهَا فَجَعَلَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْاٰیَاتِ الْعَشْرَ

١٦٨٣۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے مخرمہ بن سلیمان نے، ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا، ارادہ یہ تھا کہ آج رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کے لئے گدا بچھا دیا اور آپ اس کے طول میں لیٹ گئے پھر (جب آپ آخری رات میں بیدار ہوئے تو) چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار دور کرنے لگے، پھر آل عمران کی آخری آیات ختم تک پڑھیں۔

اَلْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰی خَتَمَ ثُمَّ اَتٰی شَنًّا مُّعَلَّقًا فَاَخَذَہٗ فَتَوَضَّا ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَاصَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِیْ ثُمَّ اَخَذَ بِاُذُنِیْ فَجَعَلَ یَفْتِلُھَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ

اس کے بعد آپ ایک مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی لے کر وضو کی اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے، میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور جو کچھ آپ نے کیا تھا وہی سب کچھ میں نے بھی کیا اور آپ کے پاس آ کر آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا؟ آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور کان کو پکڑ کر ملنے لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی اور پھر دو رکعت پڑھی، پھر وتر پڑھی۔

باب ۶۳۲۔ قَوْلِہٖ رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

۶۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ہمارے پروردگار تو نے جسے دوزخ میں داخل کر دیا، اسے واقعی رسوا بھی کر دیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔"

(۱۶۸۴) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ مَّخْرَمَۃَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ کُرَیْبٍ مَّوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍؓ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ خَالَتُہٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَۃِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ فِیْ طُوْلِھَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْقَبْلَہٗ بِقَلِیْلٍ اَوْ بَعْدَہٗ بِقَلِیْلٍ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْھِہٖ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُّعَلَّقَۃٍ فَتَوَضَّاَ مِنْھَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَھَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ الْیُمْنٰی عَلٰی رَاْسِیْ وَاَخَذَ بِاُذُنِیْ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی یَفْتِلُھَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَآءَہُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ

۱۶۸۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے مخرمہ بن سلیمان نے، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کریب نے اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہ ایک رات آپ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سوئے جو آپ کی خالہ تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹا۔ (پائتیں یا سرہانے، اس وقت آپ کی عمر بہت کم تھی) اور حضور اکرم ﷺ اور آپ کی اہل طول میں لیٹے۔ پھر حضور اکرم سو گئے اور آدھی رات میں یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا بعد میں آپ بیدار ہوئے اور چہرہ پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار ختم کئے، پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت کی۔ اس کے بعد آپ اٹھ کر مشکیزے کے قریب تشریف لے گئے جو لٹکا ہوا تھا، اور اس کے پانی سے وضو کی، تمام آداب وارکان کی پوری رعایت کے ساتھ، اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ ہی کی طرح (وضو وغیرہ) کی اور آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ آنحضور ﷺ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور اسی ہاتھ سے میرا کان پکڑ کر ملنے لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی اور پھر دو رکعت پڑھی اور آخر میں وتر پڑھی۔ اس سے فارغ ہو کر آپ لیٹ گئے، پھر جب مؤذن آئے تو آپ اٹھے اور دو ہلکی (فجر کی سنت کی) رکعتیں پڑھیں اور نماز کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

باب ۶۳۳۔ قَوْلِہٖ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ

۶۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ہمارے پروردگار، ہم نے ایک پکارنے

لِلْاِيْمَانِ الْاٰيَةَ

(١٦٨٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْقَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْبَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَاصَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

والے کوسنا ایمان کی پکار کرتے ہوئے" آخر آیت تک۔

۱٦۸۵۔ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ان سے مالک نے، ان سے مخرمہ بن سلیمان نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کریب نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سوئے، میمونہ رضی اللہ عنہا آپ کی خالہ تھیں۔ بیان کیا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور حضور اکرم ﷺ اور آپ کی اہل طول میں لیٹے، پھر آنحضور ﷺ سو گئے اور آدھی رات میں یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر چہرہ پر نیند کے آثار دور کرنے کے لئے ہاتھ پھیرنے لگے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔اس کے بعد آپ مشکیزہ کے پاس گئے جو لٹکا ہوا تھا،اس سے وضو کی، تمام آداب کی رعایت کے ساتھ، پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی اٹھا اور میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور جا کر آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تو آنحضور ﷺ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا، اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر ملنے لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی اور آخر میں انہیں وتر بنایا۔ پھر لیٹ گئے اور جب مؤذن آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ اٹھے اور دو خفیف رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

سُوْرَةُ النِّسَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ قِوَامًا قِوَامُكُمْ مِّنْ مَّعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيْلًا يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَثْنٰى وَثُلٰثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَّ اَرْبَعًا وَّلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ

سورۃ النساء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید کی آیت میں) یستنکف، یستکبر کے معنی میں ہے قواما (قیما) یعنی جس پر تمہارے معاش کی بنیاد قائم ہے۔ "لھن سبیلا" یعنی شادی شدہ کے لئے رجم اور کنوارے کے لئے کوڑے کی سزا (جب وہ زنا کا ارتکاب کریں اور دوسرے حضرات نے کہا کہ (آیت میں) مثنٰی وثلاث ورباع سے مراد ہے دو دو تین تین اور چار چار۔ اہل عرب رباع سے آگے، (اس وزن پر) استعمال نہیں کرتے۔

باب ۶۳۴. قَوْلِهِ وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّاتُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰی

۶۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کرسکو گے۔

(۱۶۸۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهٗ يَتِيْمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَّكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهَا مِنْ نَّفْسِهٖ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيْهِ وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّاتُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى اَحْسِبُهٗ قَالَ كَانَتْ شَرِيْكَتَهٗ فِىْ ذٰلِكَ الْعَذْقِ وَفِىْ مَالِهٖ

۱۶۸۶۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب کی پرورش میں ایک یتیم لڑکی تھی، پھر انہوں نے اس سے نکاح کر لیا، اس یتیم لڑکی کی ملکیت میں کھجور کا ایک باغ تھا، اسی بات کی وجہ سے انہوں نے اس سے نکاح کیا تھا، حالانکہ دل میں اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کرسکو گے'' میرا خیال ہے کہ عروہ نے بیان کیا کہ اس باغ میں اور اس کے مال میں بھی وہ یتیم لڑکی شریک کی حیثیت رکھتی تھی۔

(۱۶۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَقَالَتْ يَابْنَ اُخْتِىْ هٰذِهِ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشْرِكُهٗ فِىْ مَالِهٖ وَيُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِىْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَايُعْطِيْهَا غَيْرُهٗ فَنُهُوْا عَنْ اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا لَهُنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ فِى الصَّدَاقِ فَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَاطَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ اٰيَةٍ اُخْرٰى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَّتِيْمَتِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوْآ اَنْ يَّنْكِحُوْا عَنْ مَّنْ رَّغِبُوْا فِىْ مَالِهٖ وَجَمَالِهٖ فِىْ يَتَامَى النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذْ كُنَّ قَلِيْلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ

۱۶۸۷۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کا ارشاد ''اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کرسکو گے'' کے متعلق پوچھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری بہن کے بیٹے!! یہ ایسی یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو اور اس کے مال میں بھی شریک کی حیثیت رکھتی ہو، ادھر ولی اس مال پر بھی نظر رکھتا ہو اور اس کے جمال سے بھی لگاؤ ہو، لیکن اس کی مہر کے بارے میں انصاف سے کام لئے بغیر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور اتنا مہر اسے نہ دینا چاہتا ہو، جتنا دوسرے دے سکتے ہوں تو ایسے لوگوں کو روکا گیا ہے کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے اسی صورت میں نکاح کر سکتے ہیں جب ان کے ساتھ انصاف کریں اور ویسی لڑکیوں کا جتنا مہر معاشرہ میں ہوتا ہے اس میں سب سے اعلیٰ اور بہترین صورت اختیار کریں، ورنہ ان کے علاوہ جن دوسری عورتوں سے بھی ان کا جی چاہے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پھر صحابہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''ویستفتونک فی النساء'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دوسری آیت میں ''وتر غبون ان تنکحوھن'' سے یہ مراد ہے کہ جب کسی کی زیر پرورش یتیم لڑکی کے پاس مال بھی کم ہو اور جمال بھی کم ہو تو

وہ اس سے نکاح کرنے سے بچتا ہے، آپ نے فرمایا کہ اس لئے انہیں ان یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے بھی روکا گیا جو صاحب مال و جمال ہوں، لیکن اگر انصاف کر سکیں۔ (تو ان سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں) یہ حکم خاص طور سے اس لئے بھی ہے کہ اگر وہ صاحب مال و جمال نہ ہوتیں تو بھی ان سے نکاح کرنا پسند نہ کرتے۔

باب ۶۳۵. قَوْلِهٖ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ الْاٰيَةَ وَبِدَاراً مُّبَادَرَةً اَعْتَدْنَا اَعْدَدْنَا اَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ

۶۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے، اور جب ان کے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہ بھی کرلیا کرو' آخر آیت تک۔ بدارا بمعنی مبادرۃ۔ اعتدنا بمعنی اعددنا، عتاد سے افعلنا کے وزن پر۔

(۱۶۸۸) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ مَالِ الْيَتِيْمِ اِذَا كَانَ فَقِيْرًا اَنَّهٗ يَاْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهٖ عَلَيْهِ بِمَعْرُوْفٍ

۱۶۸۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن نمیر نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''بلکہ جو شخص خوشحال ہو وہ اپنے کو بالکل روکے رکھے، البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت یتیم کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر ولی نادار ہو تو یتیم کی پرورش اور دیکھ بھال کے بدلے میں مناسب مقدار میں (یتیم کے مال میں سے) کھا سکتا ہے۔

باب ۶۳۶. قَوْلِهٖ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنُ الْاٰيَةَ

۶۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور یتیم اور مسکین موجود ہوں آخر آیت تک۔''

(۱۶۸۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْيَتَامٰی وَالْمَسَاكِيْنُ قَالَ هِیَ مُحْكَمَةٌ وَّلَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ تَابَعَهٗ سَعِيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ

۱۶۸۹۔ ہم سے احمد بن حمیدؒ نے حدیث بیان کی، انہیں عبیداللہ اشجعی نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں شیبانی نے انہیں عکرمہ نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ''اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور یتیم اور مسکین موجود ہوں'' کے متعلق فرمایا کہ یہ محکم ہے منسوخ نہیں ہے اس کی متابعت سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کی۔

باب ۶۳۷. قَوْلِهٖ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ

۶۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارہ میں حکم دیتا ہے۔''

(۱۶۹۰) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ مُنْكَدِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ

۱۶۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ بیان کیا کہ مجھے ابن منکدر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو سلمہ تک پیدل چل کر میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ حضور اکرم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا

مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فِيْ مَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ

کہ مجھ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے اس لئے آپ نے پانی منگوایا اور وضو کر کے اس کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ میں ہوش میں آ گیا۔ پھر میں نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کا کیا حکم ہے، میں اپنے مال کا کیا کروں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے۔"

باب۶۳۸ . قَوْلِهٖ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ

۶۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمہارے لئے اس مال کا آدھا حصہ ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں۔

(۱۶۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْاَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْاَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ

۱۶۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداء میں والدین کا مال) بیٹے کو ملتا تھا، البتہ والدین کو وصیت کرنے کا اختیار تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جیسا مناسب سمجھا اس میں نسخ کر دیا، چنانچہ اب مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے اور مورث کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لئے اس مال کا چھٹا حصہ ہے (بشرطیکہ مورث کی کوئی اولاد ہو) لیکن اگر اس کے اولاد نہ ہو، بلکہ اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو (اس کی ماں کا) ایک تہائی حصہ ہوگا، اور بیوی کا آٹھواں حصہ ہوگا (جب کہ اولاد ہو، لیکن اگر اولاد نہ ہو تو) چوتھائی ہوگا، اور شوہر کا آدھا حصہ ہوگا (جب کہ اولاد نہ ہو، لیکن اگر اولاد ہوئی تو) چوتھائی ہوگا۔

باب۶۳۹ . قَوْلِهٖ لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا الْاٰيَةَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لَا تَقْهَرُوْهُنَّ حُوْبًا اِثْمًا تَعُوْلُوْا تَمِيْلُوْا نِحْلَةً النِّحْلَةُ الْمَهْرُ

۶۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ" الآیۃ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (آیت میں) لا تعضلوھن کے معنی ہیں کہ ان پر جبر و قہر نہ کرو، حوبا یعنی گناہ۔ تعولوا یعنی تمیلوا۔ نحلۃ یعنی مہر۔

(۱۶۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهٗ اَبُو الْحَسَنِ السُّوَآئِيُّ وَلَا اَظُنُّهٗ ذَكَرَهٗ اِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا وَّلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ قَالَ كَانُوْآ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ اَوْلِيَآءُهٗ اَحَقَّ بِامْرَاَتِهٖ اِنْ شَآءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَاِنْ شَآءُوْا زَوَّجُوْهَا وَاِنْ

۱۶۹۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، ان سے اسباط بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شیبانی نے بیان کیا کہ یہ حدیث ابوالحسن سوائی نے بھی بیان کی ہے اور جہاں تک مجھے یقین ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہی بیان کی ہے کہ آیت "اے ایمان والو، تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ اور نہ انہیں اس غرض سے قید رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس کا کچھ حصہ وصول کر لو" آپ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں کسی عورت کا شوہر

شَآءُ وْا لَمْ يُزَوِّجُوْهَا فَهُمْ اَحَقُّ بِهَا مِنْ اَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ

مر جاتا تو شوہر کے رشتہ دار اس عورت کے زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اگر انہیں میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا یا پھر وہ جس سے چاہتے اسی سے اس کی شادی کرتے اور چاہتے تو نہ بھی کرتے، اس طرح عورت کے گھر والوں کے مقابلہ میں بھی شوہر کے رشتہ دار اس کے زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

باب ۶۴۰. قَوْلِهٖ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ الْاٰيَةَ مَوَالِيَ اَوْلِيَآءَ وَرَثَةً عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ هُوَ مَوْلَى الْيَمِيْنِ وَهُوَ الْحَلِيْفُ وَالْمَوْلٰى اَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلِيْكُ وَالْمَوْلٰى مَوْلًى فِي الدِّيْنِ

۶۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جو مال والدین اور قرابت دار چھوڑ جائیں اس کے لئے ہم نے وارث ٹھہرا دیئے ہیں'' الآیہ معمر نے بیان کیا کہ ''(موالی) سے مراد میت کے ولی اور وارث ہیں، جن سے معاہدہ ہو وہ مولی الیمین کہلاتے ہیں یعنی حلیف، مولا چچا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں (غلام کو بھی جو) آزاد کر دیا گیا ہو، مولا بادشاہ کو بھی کہتے ہیں اور مولی، دینی موالی بھی ہوتا ہے۔

(۱۶۹۳) حَدَّثَنِي الصَّلْتُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوْ الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْاَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيْحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَيُوْصِيْ لَهٗ سَمِعَ اَبُوْاُسَامَةَ اِدْرِيْسَ وَسَمِعَ اِدْرِيْسُ طَلْحَةَ.

۱۶۹۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ادریس نے، ان سے طلحہ بن مصرف نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ (آیت میں) ''لکل جعلنا موالی'' سے مراد ورثاء ہیں اور ''والذین عقدت ایمانکم'' سے مراد یہ ہے کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو قرابت داروں کے علاوہ انصار کے وارث مہاجرین بھی ہوتے تھے، اس بھائی چارہ کی وجہ سے جو نبی کریم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان کرایا تھا پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''لکل جعلنا موالی'' تو پہلا طریقہ منسوخ ہو گیا پھر بیان کیا کہ ''والذین عاقدت ایمانکم'' سے وہ لوگ مراد ہیں جو مدد، معاونت اور نصیحت کا معاملہ رکھتے ہوں، لیکن اب ان کے لئے میراث کا حکم منسوخ ہو گیا، البتہ ان کے لئے وصیت کر سکتا ہے۔

یہ حدیث ابو اسامہ نے ادریس سے سنی اور ادریس نے طلحہ سے۔

باب ۶۴۱. قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِيْ زِنَةَ ذَرَّةٍ

۶۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بے شک اللہ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرے گا۔'' (مثقال ذرۃ سے) مراد ذرہ برابر ہے۔

(۱۶۹۴) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُنَاسًا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۶۹۴۔ مجھ سے محمد بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ
بِالظَّهِيْرَةِ ضَوْءٌ لَّيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ وَهَلْ
تُضَآرُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَّيْسَ
فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَاقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَاتُضَآرُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْ يَةِ اَحَدِ هِمَا اِذَا
كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ يَّتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ
تَّعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَاللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ
وَالْاَنْصَابِ اِلَّايَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ
اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُاللّٰهَ بَرٌّ اَوْفَاجِرٌ وَّغُبَّرَاتُ اَهْلِ
الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُوْدُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَّنْ كُنْتُمْ
تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ بْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ
كَذَبْتُمْ مَّااتَّخَذَاللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُوْنَ
فَقَالُوْا عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ اَلَا تَرِدُوْنَ
فَيُحْشَرُوْنَ اِلَى النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَّحْطِمُ بَعْضُهَا
بَعْضًا فَيَتَسَا قَطُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارٰى
فَيُقَالُ لَهُمْ مَّنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ
الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَّااتَّخَذَاللّٰهُ
مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُوْنَ فَكَذٰلِكَ
مِثْلَ الْاَوَّلِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْٓ اَدْنٰى
صُوْرَةٍ مِّنَ الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيْهَا فَيُقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ
كُلُّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا
عَلٰى اَفْقَرِمَا كُنَّا اِلَيْهِمْ لَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ
رَبَّنَا الَّذِيْ كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
لَانُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَّرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا

فرمایا کہ ہاں! کیا سورج کو دو پہر کے وقت دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر بادل بھی نہ ہو، صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں، پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اور کیا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں دشواری پیش آتی ہے، جب کہ اس پر بادل نہ ہوں؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بس اسی طرح تم بلا کسی دشواری اور رکاوٹ کے اللہ عزوجل کو دیکھو گے، قیامت کے دن ایک منادی نداد ے گا کہ ہر امت اپنے معبودان (باطل) کو لے کر حاضر ہو جائے۔ اس وقت اللہ کے سوا جتنے بھی بتوں اور پتھروں کی پوجا ہوتی تھی سب کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر جب وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ خواہ نیک ہوں یا گنہگار، اور بقایا اہل کتاب، تو پہلے یہود کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم (اللہ کے سوا) کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے کہ عزیز بن اللہ کی، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا، لیکن تم جھوٹے تھے، اللہ نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ بیٹا، اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں، ہمیں پانی پلا دیجئے، انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا ادھر نہیں چلتے چنانچہ سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، وہ سراب کی طرح نظر آئے گی، بعض بعض کے ٹکڑے کئے دے رہی ہوگی، چنانچہ سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا، اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم مسیح بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے بھی کہا جائے گا کہ تم جھوٹے تھے اللہ نے کسی کو بیوی اور بیٹا نہیں بنایا، پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا چاہتے ہیں اور ان کے ساتھ یہودیوں کی طرح معاملہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا اور کوئی باقی نہ رہے گا جو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں گے یا گنہگار، تو ان کے پاس ان کا رب ایسی تجلی میں آئے گا جو ان کے لئے سب سے زیادہ قریب الفہم ہوگی، اب ان سے کہا جائے گا، اب تمہیں کس کا انتظار ہے، ہر امت اپنے معبودوں کو ساتھ لے کر جا چکی، وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں جب لوگوں سے (جنہوں نے کفر کیا تھا) جدا ہوئے تو ہم ان میں سب سے زیادہ محتاج تھے پھر بھی ہم نے ان کا ساتھ نہیں دیا، اور اب ہمیں اپنے رب کا انتظار ہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے اللہ رب العزت فرمائے گا کہ تمہارا رب میں ہی ہوں، اس پر

تمام مسلمان بول اٹھیں گے کہ ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے ، دو یا تین مرتبہ۔

باب۶۴۲. قَوْلِهٖ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا اَلْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ نَّطْمِسُ نُسَوِّيْهَا حَتّٰى تَعُوْدَ كَاَقْفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ سَعِيْرًا وُّقُوْدًا

۶۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''سو اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے اور ان لوگوں پر آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے۔'' المختال اور ختال ایک ہی چیز ہے۔ ''نطمس وجوههم'' کا مفہوم یہ ہے کہ ہم ان کے چہروں کو برابر کردیں گے اور وہ سر کے پچھلے حصے کی طرح ہو جائیں گے (اسی سے) طمس الکتاب آتا ہے یعنی اسے مٹایا۔ سعیرا بمعنی ایندھن۔

(۱۶۹۵) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ يَحْيٰى بَعْضُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ اَمْسِكْ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

۱۶۹۵۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں سلیمان نے، انہیں ابراہیم نے انہیں عبیدہ نے اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، یحییٰ نے بیان کیا کہ حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرہ کے واسطہ سے ہے (بواسطہ ابراہیم) کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سنائیے میں نے عرض کی، آنحضور ﷺ کو میں پڑھ کر سناؤں؟ وہ تو آپ ﷺ پر ہی نازل ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو سورہ نساء سنانی شروع کی، جب میں ''فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا.'' (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا) پر پہنچا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

باب۶۴۳. قَوْلِهٖ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْعَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ صَعِيْدًا وَّجْهَ الْاَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيْتُ الَّتِيْ يَتَحَاكَمُوْنَ اِلَيْهَا فِيْ جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَّفِيْ اَسْلَمَ وَاحِدٌ وَّفِيْ كُلِّ حَيٍّ وَّاحِدٌ كُهَّانٌ يُنَزِّلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عمر الجبتُ السحرُ والطَّاغُوْتُ الشَّيْطَانُ وقال عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَّالطَّاغُوْتُ الْكَاهِنُ.

۶۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی استنجا سے آیا ہو۔'' صعيدا بمعنی زمین کی ظاہری سطح۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''طاغوت'' جن کے یہاں جاہلیت میں لوگ فیصلے کے لئے جاتے تھے، ایک قبیلہ جہینہ میں تھا، ایک قبیلہ اسلم میں تھا اور ہر قبیلہ میں ایک طاغوت ہوتا تھا۔ یہ وہی کاہن تھے جن کے پاس شیطان (مستقبل کی خبریں لے کر) آیا کرتے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ ''الجبت'' سے مراد سحر ہے اور ''الطاغوت'' بمعنی کاہن آتا ہے۔

(۱۶۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِاَسْمَآءَ

۱۶۹۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے

فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَّلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَصَلُّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِيْ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ

بیان کیا کہ (مجھ سے) اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک ہار گم ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے چند صحابہؓ کو اسے تلاش کرنے کے لئے بھیجا۔ ادھر نماز کا وقت ہوگیا، نہ لوگ باوضو تھے اور نہ پانی موجود تھا، اس لئے وضو کے بغیر نماز پڑھی، اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی۔

باب ۶۴۴۔ قَوْلِهٖ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْاَمْرِ

۶۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے ''اولو الامر'' کی، اولو الامر سے مراد اہل اقتدار ہیں۔''

(۱۶۹۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ اِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ

۱۶۹۷۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں حجاج بن محمد نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے انہیں یعلی بن مسلم نے، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت ''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے اہل اقتدار کی، عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔

باب ۶۴۵۔ قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

۶۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں جو ان کے آپس میں ہوں، آپ کو حکم نہ بنالیں۔

(۱۶۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شَرِيْجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ كَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا اَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اِلَّا نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

۱۶۹۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری صحابی سے مقام حرہ کے ایک نالے کے بارے میں نزاع ہوگیا (کہ اس سے کون اپنے باغ کو پہلے سینچنے کا حق رکھتا ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زبیر پہلے تم اپنا باغ سینچ لو پھر اپنے پڑوسی کو پانی دے دینا، اس پر انصاری صحابی نے کہا، یارسول اللہ (ﷺ) اس لئے کہ یہ آپ (ﷺ) کے پھوپھی زاد بھائی ہیں، آنحضور ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ یہ سن کر بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا زبیر! اپنے باغ کو سینچو اور پانی اس وقت تک روکے رکھو کہ منڈیر تک بھر جائے، پھر اپنے پڑوسی کے لئے اسے چھوڑو۔ (پہلے آنحضور ﷺ نے انصاری کے ساتھ اپنے فیصلے میں رعایت رکھی تھی) لیکن اس مرتبہ آپ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو بصراحت پورا حق دے دیا۔ کیونکہ انصاری نے ایسی بات کہی تھی کہ غصہ قدرتی تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے پہلے فیصلہ میں دونوں کے

لئے رعایت رکھی تھی۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے، یہ آیات اسی سلسلے میں نازل ہوئی تھیں "سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں جو ان کے آپس میں ہوں، آپ ﷺ کو حکم نہ بنالیں۔

باب ٦۴٦. قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ

٦۴٦۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے (اپنا خاص) انعام کیا ہے۔ یعنی پیغمبر (اولیاء اللہ، شہداء، وغیرہ)۔"

(١٦٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِیٍّ یَّمْرَضُ اِلَّا خُیِّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَکَانَ فِیْ شَکْوَاهُ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِیْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُیِّرَ

١٦٩٩۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو نبی بھی (آخری مرتبہ) بیمار پڑتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت کا اختیار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کی مرض وفات میں جب آواز گلے میں پھنسنے لگی تو میں نے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین۔" اس سے میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

باب ٦۴٧. قَوْلِهٖ وَمَالَکُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَی الظَّالِمِ اَهْلُهَا

٦۴٧۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمہیں کیا (عذر) ہے کہ تم جنگ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں اور ان لوگوں کے لئے جو کمزور ہیں، مردوں میں سے اور عورتوں اور لڑکوں میں سے" الآیۃ۔

(١٧٠٠) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَاُمِّیْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ

١٧٠٠۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں اور میری والدہ "مستضعفین" (کمزوروں) میں سے تھے۔

(١٧٠١) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ تَلَا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَاُمِّیْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ وَیُذْکَرُ عَنْ عَبَّاسٍؓ حَصِرَتْ ضَاقَتْ تَلْوُوْا اَلْسِنَتَکُمْ بِالشَّهَادَةِ
وَقَالَ غَیْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ قَوْمِیْ مَوْقُوْتًا مُوَقَّتًا وَّقْتَهٗ عَلَیْهِمْ

١٧٠١۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان" کی تلاوت کی اور فرمایا کہ میں اور میری والدہ بھی ان لوگوں میں سے تھیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "حصرت" معنی میں ضاقت کے ہے۔ "تلووا" یعنی تمہاری زبانوں سے گواہی ادا ہوگی۔ اور ان کے سوا نے فرمایا

کہ "المراغم" بمعنی مہاجر ہے راغمت ای ھاجرت قومی۔ "موقوتا" یعنی جو وقت کے لئے متعین ہو۔

باب۶۴۸ . قَوْلِهٖ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ فِئَةٌ جَمَاعَةٌ

۶۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہوگئے ہو، درآنحالیکہ اللہ نے ان کے کرتوتوں کے باعث انہیں الٹا پھیر دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ارکسھم) بمعنی بددھم ہے، فئۃ یعنی جماعۃ۔

(۱۷۰۲) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَّعَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُحُدٍ وَّكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيْقٌ يَّقُوْلُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيْقٌ يَّقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ اِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

۱۷۰۲۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر اور عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی نے، ان سے عبداللہ بن یزید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہوگئے ہو۔" کے بارے میں فرمایا کہ کچھ لوگ (منافقین جو بظاہر) نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جنگ احد میں (موقعہ پر سے آپ ﷺ کو چھوڑ کر) واپس چلے آئے تھے تو ان کے بارے میں مسلمانوں کی دو جماعتیں بن گئیں، ایک جماعت تو یہ کہتی تھی کہ (یارسول اللہ ﷺ! ان منافقین) سے قتال کیجئے اور ایک جماعت کہتی تھی کہ ان سے قتال نہ کیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہوگئے ہو۔" اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ "طیبہ" ہے۔ خباثت کو اس طرح دور کردیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔

باب۶۴۹ . قَوْلِهٖ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِالْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ اَفْشَوْهُ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ يَسْتَخْرِجُوْنَهٗ حَسِيْبًا كَافِيًا اِلَّا اِنَاثًا يعني الْمَوَاتَ حَجَرًا اَوْمَدَرًا وَّمَآ اَشْبَهَهٗ مَرِيْدًا مُّتَمَرِّدًا فَلَيُبَتِّكُنَّ بَتَّكَهٗ قَطَّعَهٗ قِيْلًا وَّقَوْلًا وَّاحِدٌ طُبِعَ خُتِمَ

۶۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انہیں جب کوئی بات امن یا خوف کی پہنچتی ہے تو یہ اسے پھیلا دیتے ہیں۔" (اذاعوا بہ بمعنی) افشوہ۔ یستنبطونہ ای یستخرجونہ، حسیبا یعنی کافیا۔ "الا اناثا" یعنی غیر ذی روح چیزیں جیسے پتھر، مٹی کے ڈھیلے یا اس طرح کی چیزیں مریدا متمردا۔ "فلیبتکن" بتکہ بمعنی قطعہ۔ قیلا اور قولا ہم معنی ہیں۔ طبع ای ختم۔

باب۶۵۰ . قَوْلِهٖ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ

۶۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو کوئی کسی مسلمان کو قصداً قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہے۔"

(۱۷۰۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اٰيَةٌ اخْتَلَفَ فِيْهَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ فَرَحَلْتُ فِيْهَا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هٰذِهٖ

۱۷۰۳۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ علماء کوفہ کا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہوگیا تھا، چنانچہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی

اَلْاٰ يَةُ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ هِيَ اٰخِرُمَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ

خدمت میں اس کے لئے سفر کر کے پہنچا اور آپ سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ آیت "اور جو کوئی کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے" نازل ہوئی اور اس باب کی سب سے آخری آیت ہے اسے کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں کیا ہے۔

باب ۶۵۱. قَوْلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا السِّلْمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ

۶۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کرو کہ تو تو مسلمان ہی نہیں" السلم اور السلم اور السلام ہم معنی ہیں۔

(۱۷۰۴) حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ كَانَ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غُنَيْمَتَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِهٖ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ قَالَ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ السَّلَامُ

۱۷۰۴۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کرو کہ تو تو مومن ہی نہیں ہے۔" کے بارے میں فرمایا کہ ایک صاحب اپنی بکریوں کا ریوڑ چرا رہے تھے، (ایک مہم پر جاتے ہوئے) کچھ مسلمان انہیں ملے تو انہوں نے کہا "السلام علیکم" لیکن مسلمانوں نے (یہ سمجھ کر یہ کافر ہیں) انہیں قتل کر دیا اور ان کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی" ارشاد "عرض الحیاۃ الدنیا" تک اس سے اشارہ انہیں بکریوں کی طرف تھا بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "السلام" قراءت کی ہے۔

باب ۶۵۲. قَوْلِهٖ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۶۵۲۔ مسلمانوں میں سے (بلا عذر گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۰۵) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهٗ رَاَى مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَآءَهٗ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْاَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ

۱۷۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ آپ نے مروان بن حکم بن عاص کو مسجد میں دیکھا (بیان کیا کہ) پھر میں ان کے پاس آیا اور ان کے پہلو میں بیٹھ گیا، انہوں نے مجھے خبر دی اور انہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ آیت لکھوائی "مسلمانوں میں سے (گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے" ابھی آنحضور ﷺ آیت لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کی، خدا گواہ ہے، یارسول اللہ ﷺ اگر میں جہاد میں شرکت پر قادر ہوتا تو یقیناً جہاد کرتا آپ نابینا تھے اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی، آپ ﷺ کی

فَخِذِیْ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ

ران میری ران پر تھی (شدت وحی کی وجہ سے) اس کا مجھ پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوگیا تھا، آخر یہ کیفیت ختم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی الضرر" کے الفاظ مزید نازل کئے (یعنی جو لوگ معذور ہوں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔)

(۱۷۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْدًا فَکَتَبَهَا فَجَآءَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَشَکَا ضَرَارَتَه، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ.

۱۷۰۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو آیت لایستوی القعدون من المؤمنین نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لئے بلایا اور انہوں نے وہ آیت لکھ دی۔ پھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اپنے نابینا ہونے کا عذر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی الضرر" کے الفاظ نازل کئے۔

(۱۷۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوْا فُلَانًا فَجَآءَه، وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ اَوِالْکَتِفُ فَقَالَ اکْتُبْ لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَخَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا ضَرِیْرٌ فَنَزَلَتْ مَکَانَهَا لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

۱۷۰۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "لایستوی القاعدون من المؤمنین" نازل ہوئی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ فلاں (یعنی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ۔ وہ اپنے ساتھ دوات اور لوح یا پتر لے کر حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا لکھو۔ "لایستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل اللّٰه" ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جو حضور اکرم ﷺ کے پیچھے موجود تھے، عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ) میں نابینا ہوں۔ چنانچہ وہیں اس طرح آیت نازل ہوئی، "لایستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللّٰه" (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا ہے۔)

(۱۷۰۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ ح وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالْکَرِیْمِ اَنَّ مِقْسَمًا مَّوْلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَه، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَه، لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ اِلٰی بَدْرٍ

۱۷۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ ح۔ اور مجھ سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبدالکریم نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن حارث کے مولا مقسم نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ "لایستوی القاعدون من المؤمنین" (سے اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف) جو بدر میں شریک تھے اور جنہوں نے (بلا کسی عذر کے) بدر کی لڑائی میں شرکت نہیں کی تھی۔

باب ۶۵۳. قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا الْاٰيَةَ

۶۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بے شک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے، (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے، وہ بولیں گے ہم اس ملک میں بے بس تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ اللہ کی سرزمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ الآیہ۔

(۱۷۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُه' قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوالْاَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيْهِ فَلَقِيْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍؓ فَاَخْبَرْتُه' فَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهٖ فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُه' اَوْيُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ

۱۷۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن یزید المقری نے حدیث بیان کی۔ ان سے حیوۃ وغیرہ (ابن لہیعہ) نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود نے حدیث بیان کی، کہا کہ اہل مدینہ (جب مکہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا۔ شام والوں کے خلاف) لڑنے پر مجبور کئے گئے۔ مجھے بھی لڑنے والی جماعت میں شریک کر لیا گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا عکرمہ سے میں ملا اور انہیں اس صورت حال کی اطلاع کی، انہوں نے مجھے بڑی شدت کے ساتھ اس سے منع کیا اور فرمایا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ کچھ مسلمان مشرکین کے ساتھ رہتے تھے اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کے خلاف مشرکین کی جماعت میں اضافہ کا سبب بنتے تھے (کیونکہ مجبوراً انہیں بھی محاذ جنگ پر آنا پڑتا تھا) پھر تیر آتا اور وہ سامنے پڑ جاتے تو انہیں لگ جاتا اور اس طرح ان کی جان جاتی یا تلوار سے (غلطی میں) انہیں قتل کر دیا جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی ''بیشک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں'' آخر آیت تک۔ اس کی روایت لیث نے اسود کے واسطہ سے کی۔

باب ۶۵۴. قَوْلِهٖ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَايَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَايَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا

۶۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بجز ان لوگوں کے جو مردوں اور عورتوں، بچوں میں سے کمزور ہوں کہ نہ کوئی تدبیر ہی کر سکتے ہوں اور نہ کوئی راہ پاتے ہوں۔''

(۱۷۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ قَالَ كَانَتْ اُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ

۱۷۱۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ''الا المستضعفین'' کے سلسلے میں فرمایا کہ میری والدہ بھی ان لوگوں میں تھیں جنہیں اللہ نے معذور رکھا تھا۔

باب ۶۵۵. قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا

۶۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے گا اور اللہ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا'' آلایۃ۔

(۱۷۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى

۱۷۱۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الْعِشَآءَ اِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ ابْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سِنِيْنَ کَسِنِیْ يُوْسُفَ

بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور پھر سجدہ میں جانے سے پہلے) یہ دعا کی ''اے اللہ، عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے۔ اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دیجئے، اے اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے، اے اللہ قبیلہ مضر کو سخت سزا دیجئے، اے اللہ انہیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کیجئے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئی تھی۔

باب ۶۵۵. قَوْلِهٖ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ

۶۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور تمہارے لئے اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش سے تکلیف ہو رہی ہو یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار اتار رکھو۔''

(۱۷۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيْحًا

۱۷۱۲۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں حجاج نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انہیں یعلیٰ نے خبر دی، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ''ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضی'' (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا) کے سلسلے میں فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔

باب ۶۵۶. قَوْلِهٖ وَ يَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِی الْكِتَابِ فِیْ يَتٰمَى النِّسَآءِ

۶۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''لوگ آپ ﷺ سے عورتوں کے باب میں طلب کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں ان کے بارے میں (وہی) فتویٰ دیتا ہے اور (وہ آیات بھی) جو تمہیں کتاب کے اندر ان یتیم عورتوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔''

(۱۷۱۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَيَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ هُوَالرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْيَتِيْمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَاَشْرَكَتْهُ فِیْ مَالِهٖ حَتّٰى فِی الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ اَنْ يَّنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُّزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكَهٗ فِیْ مَالِهٖ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

۱۷۱۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آیت ''لوگ آپ ﷺ سے عورتوں کے باب میں فتویٰ طلب کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں ان کے بارے میں (وہی) فتویٰ دیتا ہے'' ارشاد ''وترغبون ان تنکحوھن'' تک، آپ نے بیان کیا کہ یہ آیت ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر اس کی پرورش میں کوئی یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا وارث بھی ہو اور لڑکی اس کے مال میں بھی حصہ دار ہو، یہاں تک کہ باغ میں بھی، اب وہ شخص خود اس سے نکاح کرنا چاہے، کیونکہ اسے یہ پسند نہیں کہ کسی دوسرے سے اس کا نکاح کردے کہ وہ اس کے اس مال

میں حصہ دار بن جائے جس میں لڑکی حصہ دار تھی اس وجہ سے اس لڑکی کا کسی دوسرے شخص سے وہ نکاح نہ ہونے دے تو ایسے شخص کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

باب۶۵۷. قَوْلِهٖ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْاِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ وَّاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ هَوَاهُ فِی الشَّیْءِ یُحْرِصُ عَلَیْهِ کَالْمُعَلَّقَةِ لَاهِیَ اَیِّمٌ وَّلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوْزًا بُغْضًا

۶۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) شقاق بمعنی فساد ونزاع ہے۔ ''و احضرت الا نفس الشح'' یعنی کسی چیز کے لئے اس کی خواہش کہ جس کا اسے لالچ ہو۔ ''کالمعلقة'' یعنی نہ تو وہ بیوہ رہے اور نہ شوہر والی۔ نشوزاً یعنی بغضاً۔

(۱۷۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَکُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْاَةُ لَیْسَ بِمُسْتَکْثِرٍ مِّنْهَا یُرِیْدُ اَنْ یُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ اَجْعَلُکَ مِنْ شَانِیْ فِیْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ ذٰلِکَ

۱۷۱۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت ''اور کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو'' کے متعلق فرمایا کہ ایسا مرد جس کے ساتھ اس کی بیوی رہتی ہے لیکن شوہر کو اس کی طرف کوئی خاص التفات نہیں، بلکہ وہ اسے جدا کر دینا چاہتا ہے۔ اس پر عورت کہتی ہے کہ میں اپنا (نان ونفقہ) معاف کر دیتی ہوں (تم مجھے طلاق نہ دو) تو ایسی صورت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

باب۶۵۸. قَوْلِهٖ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْفَلَ النَّارِ نَفَقًا سَرَبًا

۶۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یقیناً منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (الدرک الاسفل سے مراد) جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ نفقاً بمعنی سرباً۔

(۱۷۱۵) حَدَّثَنَا عُمَرُبْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ کُنَّا فِیْ حَلْقَةِ عَبْدِاللّٰهِ فَجَآءَ حُذَیْفَةُ حَتّٰی قَامَ عَلَیْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰی قَوْمٍ خَیْرٍ مِّنْکُمْ قَالَ الْاَسْوَدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُاللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَیْفَةُ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَفَرَّقَ اَصْحَابُهٗ فَرَمَانِیْ بِالْحَصَا فَاَتَیْتُهٗ فَقَالَ حُذَیْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِکِهٖ وَقَدْ عَرَفَ مَاقُلْتُ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰی قَوْمٍ کَانُوْا خَیْرًا

۱۷۱۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا۔ پھر فرمایا نفاق میں وہ جماعت مبتلا ہو گئی تھی جو تم سے بہتر تھی۔ اس پر اسود رحمۃ اللہ علیہ بولے سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ''منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے کونے میں جا کر بیٹھ گئے اس کے بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور آپ کے شاگرد بھی ادھر ادھر چلے گئے۔ پھر

مِّنْكُمْ ثُمَّ تَابُوْا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر کنکری پھینکی (مجھے بلانے کے لئے) میں حاضر ہو گیا تو فرمایا کہ مجھے عبداللہ بن مسعود کی ہنسی پر حیرت ہوئی حالانکہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے وہ خوب سمجھتے تھے۔ یقیناً نفاق میں ایک جماعت کو مبتلا کیا گیا تھا جو تم سے بہتر تھی لیکن پھر انہوں نے توبہ کر لی اور اللہ نے بھی ان کی توبہ قبول کر لی۔

باب ۶۵۹. قَوْلِهٖ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ

۶۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی" ارشاد "اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر۔" تک۔

(۱۷۱۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

۱۷۱۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا) ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر کہے۔

(۱۷۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ

۱۷۱۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں (آنحضور ﷺ) یونس بن متیٰ سے افضل ہوں وہ جھوٹ کہتا ہے۔

باب ۶۶۰. قَوْلِهٖ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَّالْكَلٰلَةُ مَنْ لَّمْ يَرِثْهُ اَبٌ اَوْ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ

۶۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں (میراث) کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے ایک بہن ہو تو اسے اس ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ مرد وارث ہوگا اس (بہن کے کل ترکہ) کا اگر اس بہن کے اولاد نہ ہو۔ اور "کلالہ" اسے کہتے ہیں جس کے وارثوں میں نہ باپ ہو نہ بیٹا۔ یہ لفظ مصدر ہے اور "تكلله، النسب" سے مشتق ہے۔

(۱۷۱۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَّزَلَتْ بَرَآءَةٌ وَّ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَّزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ

۱۷۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، اور انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ (احکام میراث کے سلسلہ میں) سب سے آخر میں سورۂ براءت نازل ہوئی تھی اور سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ "يستفتونک قل الله يفتيكم فى الكللة" تھی۔

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حُرُمٌ وَّاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمْ اَلَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوْءُ تَحْمِلُ دَآئِرَةٌ دَوْلَةٌ وَّ قَالَ غَيْرُهُ الْإِغْرَآءُ التَّسْلِيْطُ اُجُوْرَ هُنَّ مُهُوْرَهُنَّ اَلْمُهَيْمِنُ اَلْاَمِيْنُ الْقُرْاٰنُ اَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَافِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَّسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَّجَاعَةٌ مَنْ اَحْيَاهَا يَعْنِيْ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا اِلَّابِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيْعًا شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّسُنَّةً

تفسیر سورہ مائدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(آیت میں) ''حرم'' کا واحد حرام ہے۔''فبما نقضھم میثا قھم'' یعنی بنقضھم "التی کتب اللّٰہ" ای جعل اللّٰہ تبوء یعنی تحمل۔ دائرة ای دولة. بعض دوسرے حضرات نے کہا کہ (آیت، اغرینا بینھم العداوة میں) اغراء معنی میں تسلیط کے ہے۔''اجورھن. ای مھورھن "المھیمن"یعنی امین، قرآن تمام کتب سابقہ پر امین ہے (یعنی جو اس کے مطابق ہو، اسے لینا چاہئے اور جو اس کے خلاف ہو اسے رد کر دینا چاہئے۔) سفیان نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے زیادہ میرے لئے قرآن میں اور کوئی فرمان سخت نہیں کہ "لستم علی شئی حتی تقیموا التوراة والانجیل وما انزل الیکم من ربکم"مخمصة یعنی مجاعة.''من احیاھا یعنی جس نے بغیر حق کے قتل نفس کو حرام قرار دیا۔ اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی .شرعة ومنھا جا یعنی سبیلا وسنة.

باب ۶۶۱ . قَوْلِهٖ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ مَخْمَصَةٌ مَّجَاعَةٌ

۶۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مخمصة بمعنی مجاعة.

(۱۷۱۹) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ اٰيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْ نَاهَا عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَاِنَّا وَاللّٰهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمْ لَا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

۱۷۱۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ یہودیوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگ ایک ایسی آیت تلاوت کرتے ہیں کہ اگر ہمارے یہاں وہ نازل ہوئی ہوتی تو ہم (جس دن وہ نازل ہوئی ہوتی) اس دن خوشی منایا کرتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ یہ آیت کہاں اور کب نازل ہوئی تھی، اور جب عرفہ کے دن نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ کہاں تشریف رکھتے تھے، خدا گواہ ہے، ہم اس وقت میدان عرفہ میں تھے۔ سفیان نے کہا کہ مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں۔''آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا۔''

باب ۶۶۲ . قَوْلِهٖ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوْا تَعَمَّدُوْا اٰمِّيْنَ عَامِدِيْنَ اَمَمْتُ

۶۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔'' تیمموا یعنی تعمدوا۔ (اسی سے آتا ہے)، آمین یعنی عامدین،

وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمْ وَتَمَسُّوْهُنَّ وَاللّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْاِفْضَآءُ النِّكَاحُ

امت اور تیممت ایک معنی میں ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "لمستم، تمسوھن، اللاتی دخلتم بھن اور الافضاء" سب کے معنی ہم بستری کرنے کے ہیں۔

(۱۷۲۰) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَاكُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اَوْبِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَ اَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ ن الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلاَ تَرٰى مَاصَنَعَتْ عَآئِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ قَالَتْ عَآئِشَةُؓ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّقَالَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ وَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَّاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَااٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاِذَالْعِقْدُ تَحْتَهٗ

۱۷۲۰۔ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔اور جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش تک پہنچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اسے تلاش کروانے کے لئے وہیں قیام کیا اور صحابہؓ نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ قیام کیا، وہاں کہیں پانی نہیں تھا، اور صحابہ کے ساتھ بھی پانی نہیں تھا۔لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے، ملاحظہ نہیں فرماتے، عائشہ نے کیا کر رکھا ہے اور حضور اکرم ﷺ کو یہیں ٹھہرا لیا اور ہمیں بھی حالانکہ یہاں کہیں پانی نہیں ہے، اور نہ کسی کے پاس ہے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ (میرے یہاں) آئے حضور اکرم ﷺ سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو گئے تھے۔اور کہنے لگے۔تم نے آنحضور ﷺ کو اور سب لوگوں کو روک لیا، حالانکہ یہاں کہیں پانی نہیں ہے اور نہ کسی کے ساتھ پانی ہے۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر بہت ناراض ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا مجھے کہا سنا اور ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگائے۔میں نے صرف اس خیال سے حرکت نہیں کی کہ حضور اکرم ﷺ میری ران پر سر مبارک رکھے ہوئے تھے۔پھر حضور اکرم ﷺ اٹھے اور صبح تک کہیں پانی کا نام ونشان نہیں تھا۔پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی، تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آل ابی بکر، یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔بیان کیا کہ پھر ہم نے وہ اونٹ اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے مل گیا۔

(۱۷۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌوْ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِّيْ بِالْبَيْدَآءِ وَنَحْنُ دَاخِلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ فَاَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَثَنٰى رَاْسَهٗ فِيْ

۱۷۲۱۔ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میرا ہار مقام بیداء میں گم ہوگیا تھا۔ہم مدینہ واپس آرہے تھے۔نبی کریم ﷺ نے وہیں اپنی سواری روک دی اور اتر

حَجْرِیْ رَاقِداً اَقْبَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَکَزَنِیْ لَکْذَۃً شَدِیْدَۃً وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِیْ قِلَادَۃٍ فَبِیَ الْمَوْتُ لِمَکَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَوْجَعَنِیْ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَیْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَآءُ فَلَمْ یُوْجَدْ فَنَزَلَتْ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اَلْاٰیَۃَ فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ لَقَدْ بَارَکَ اللّٰہُ لِلنَّاسِ فِیْکُمْ یَااٰلَ اَبِیْ بَکْرٍمَّآ اَنْتُمْ اِلَّا بَرَکَۃٌ لَّھُمْ

گئے۔ پھر حضور اکرم ﷺ سر مبارک میری گود میں رکھ کر سو رہے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آ گئے اور میرے سینے پر زور سے ہاتھ مار کر فرمایا کہ ایک ہار کے لئے تم نے حضور اکرم ﷺ کو روک لیا ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کے آرام کے خیال سے میں بے حس و حرکت بیٹھی رہی، حالانکہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مارنے سے) مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ پھر حضور اکرم ﷺ بیدار ہوئے اور صبح کا وقت ہوا اور پانی کی تلاش ہوئی لیکن کہیں پانی کا نام ونشان نہ تھا۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے آل ابی بکر تمہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے باعث برکت بنایا ہے یقیناً تم لوگوں کے لئے باعث خیر و برکت ہو۔

باب ۶۶۳۔ قَوْلِہٖ فَاذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا ھٰھُنَا قَاعِدُوْنَ

۶۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''سو آپ خود اور آپ کے خداوند چلے جائیں اور آپ دونوں لڑ بھڑ لیں۔ ہم تو یہاں سے ٹلتے نہیں۔''

(۱۷۲۲) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِھَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ شَھِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِیْ حَمْدَانُ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوالنَّضْرِ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ یَوْمَ بَدْرٍ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَانَقُوْلُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُوْٓ اِسْرَآئِیْلَ لِمُوْسٰی فَاذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا ھٰھُنَا قَاعِدُوْنَ وَلٰکِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَکَ فَکَاَنَّہٗ سُرِّیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوَاہُ وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۷۲۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے مخارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے اور انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے قریب موجود تھا۔ ح۔ اور مجھ سے حمدان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے اشجعی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے مخارق نے، ان سے طارق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقعہ پر مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ سے وہ بات نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ سے کہی تھی کہ ''آپ خود اور آپ کے خداوند چلے جائیں اور آپ دونوں لڑ بھڑ لیں ہم تو یہاں سے ٹلنے کے نہیں۔'' بلکہ آپ (محاذ پر) تشریف لے چلئے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی اس گفتگو سے مسرت ہوئی اور وکیع نے روایت کی، ان سے سفیان نے، ان سے مخارق نے، ان سے طارق نے کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہا تھا۔

باب ۶۶۴۔ قَوْلِہٖ اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْیُصَلَّبُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ اَلْمُحَارَبَۃُ لِلّٰہِ اَلْکُفْرُ بِہٖ

۶۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں''، ارشاد ''اوینفوا من الارض'' تک، اللہ تعالیٰ سے محاربہ (جنگ) اس کا انکار کرنا ہے۔''

(۱۷۲۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلْمَانُ اَبُوْرَجَآءٍ مَّوْلٰی اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ کَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ فَذَکَرُوْا وَذَکَرُوْا فَقَالُوْا وَقَالُوْا قَدْ اَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَآءُ فَالْتَفَتَ اِلٰی اَبِیْ قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ یَاعَبْدَاللّٰهِ ابْنَ زَیْدٍ اَوْ قَالَ مَاتَقُوْلُ یَااَبَاقِلَابَةَ قُلْتُ مَاعَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِی الْاِسْلَامِ اِلَّا رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْقَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْحَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ بِکَذَا وَ کَذَا قُلْتُ اِیَّایَ حَدَّثَ اَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمُوْهُ فَقَالُوْا قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْاَرْضَ فَقَالَ هٰذِهٖ نَعَمٌ لَّنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوْا فِیْهَا فَاشْرَبُوْا مِنْ البانها ابوالِهَا فخرجوا فیها فشربوا مِنْ وَاَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوْا وَمَالُوْا عَلَی الرَّاعِیْ فَقَتَلُوْهُ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا یُسْتَبْطَاُ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَخَوَّفُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِیْ قَالَ حَدَّثَنَا بِهٰذَآ اَنَسٌ قَالَ وَقَالَ یَآاَهْلَ کَذَا اِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَیْرٍ مَّآاُبْقِیَ هٰذَا فِیْکُمْ وَمِثْلُ هٰذَا

۱۷۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عوف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان ابورجاء ابوقلابہ کے مولا نے حدیث بیان کی اوران سے ابوقلابہ نے کہ وہ (امیر المؤمنین) عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے (مجلس میں قیامت کے مسائل پر) لوگ بحث کررہے تھے، لوگوں نے کہا کہ آپ سے پہلے خلفاء راشدین نے بھی اس میں قصاص لیا ہے۔ پھر عمرو بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ابوقلابہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور پوچھا۔ عبداللہ بن زید، آپ کی کیا رائے ہے، یا یوں کہا کہ ابوقلابہ! آپ کی کیا رائے ہے میں نے کہا کہ مجھے تو کوئی ایسی صورت معلوم نہیں ہے کہ اسلام میں کسی شخص کا قتل جائز ہو سوا اس کے کہ کسی نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو یا ناحق کسی کو قتل کیا ہو، یا اللہ اور اس کے رسول سے لڑا ہو۔'' اس پر عنبسہ نے کہا کہ ہم سے انسؓ نے اس طرح حدیث بیان کی تھی ابوقلابہ بولے کہ مجھ سے بھی انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی، بیان کیا کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور اسلام پر بیعت کرنے کے بعد) آنحضور ﷺ سے کہا کہ ہمیں اس سرزمین (مدینہ) کی آب و ہوا موافق نہیں آئی، آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ہمارے یہ اونٹ چرنے جارہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (کیونکہ ان کے مرض کا یہی علاج تھا) چنانچہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ گئے اور ان ان کا دودھ اور پیشاب پیا جس سے انہیں صحت حاصل ہوگئی۔ اس کے بعد انہوں نے (حضور اکرم ﷺ کے چرواہے) کو پکڑ کے قتل کردیا اور اونٹ لے کر بھاگنے لگے۔ اب ایسے لوگوں سے (بدلہ لینے میں) کیا تامل ہوسکتا ہے، انہوں نے ایک شخص کو قتل کیا، اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور حضور اکرم ﷺ کو خوفزدہ کرنا چاہا۔ عنبسہ نے اس پر کہا، سبحان اللہ! میں نے کہا، کیا تم مجھے جھٹلانا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہی حدیث انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بھی بیان کی تھی (لیکن آپ کو یہ حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر یاد ہے) ابوقلابہ نے بیان کیا کہ عنبسہ نے کہا اے اہل شام! جب تک تمہارے یہاں ابوقلابہ یا ان جیسے عالم موجود ہیں، تمہارے یہاں ہمیشہ خیر و بھلائی رہے گی۔

باب ۶۶۵۔ قَوْلِهٖ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ

۶۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور زخموں میں قصاص ہے۔''

(۱۷۲۴) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَهِیَ عَمَّةُ اَنَسِؓ ابْنِ مَالِكٍ ثَنِیَّةَ جَارِیَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَاتُكْسَرُ سِنُّهَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ

۱۷۲۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں فزاری نے خبر دی۔ انہیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ربیع رضی اللہ عنہا نے جو انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں، انصار کی ایک لڑکی کے آگے کے دانت توڑ دیئے، لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے بھی قصاص (بدلہ) کا حکم دیا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں، خدا کی قسم، ان کا دانت نہ توڑا جانا چاہئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا انس، لیکن کتاب اللہ کا حکم قصاص ہی کا ہے پھر لڑکی والے راضی ہوگئے اور دیت (مالی صورت میں بدلہ) لینا منظور کرلیا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے۔

باب ۶۶۶. قَوْلِهٖ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ

۶۶۶۔ اے رسول اللہ (ﷺ) پہنچا دیجئے جو آپ ﷺ پر رب کی طرف سے نازل ہوا۔

(۱۷۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَیْئًا مِّمَّاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ الْاٰیَةَ

۱۷۲۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص بھی تم سے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر جو کچھ نازل کیا تھا اس میں سے آپ نے کچھ چھپالیا تھا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ''اے پیغمبر، جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے، یہ (سب) آپ (لوگوں تک) پہنچا دیجئے۔''

باب ۶۶۷. قَوْلِهٖ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ

۶۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اللہ تم سے تمہاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا۔''

(۱۷۲۶) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ فِیْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ

۱۷۲۶۔ ہم سے علی بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آیت ''اللہ تم سے تمہاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا۔'' کسی کو اس طرح قسم کھانے کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ نہیں، خدا کی قسم، ہاں خدا کی قسم، (جو قسم بلا کسی ارادہ کے زبان پر آجاتی ہے۔)

(۱۷۲۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَاهَا

۱۷۲۷۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر

كَانَ لَا يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنٍ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَااَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللّٰهِ وَفَعَلْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ان کے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اپنی قسم کے خلاف کبھی نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کا حکم نازل کر دیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب اگر اس کے (یعنی جس کے لئے قسم کھا رکھی تھی) سوا دوسری چیز مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرتا ہوں اور وہی کرتا ہوں، جو بہتر ہوتا ہے۔

باب۶۶۸ . قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

۶۶۸۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے جائز کی ہیں حرام نہ کرلو۔''

(۱۷۲۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَّتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآاَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

۱۷۲۸۔ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں۔ اس پر ہم نے عرض کی کہ ہم اپنے کو خصی کیوں نہ کرلیں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے ہمیں اس سے روک دیا (کہ یہ ناجائز ہے) اور اس کے بعد ہمیں اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑے (یا کسی بھی چیز) کے بدلے میں نکاح کر سکتے ہیں (یعنی متعہ کی جو بعد میں حرام ہو گیا) پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ''اے ایمان والو! اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لئے جائز کی ہیں۔''

باب۶۶۹ . قَوْلِهٖ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَزْلَامُ الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُوْنَ بِهَا فِي الْاُمُوْرِ وَ النُّصُبُ اَنْصَابٌ يَذْبَحُوْنَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ الزَّلَمُ الْقِدْحُ لَارِيْشَ لَهٗ وَهُوَ وَاحِدُ الْاَزْلَامِ وَالْاِسْتِقْسَامُ اَنْ يُّجِيْلَ الْقِدَاحَ فَاِنْ نَهَتْهُ انْتَهٰى وَاِنْ اَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَاْمُرُهٗ وَقَدْ اَعْلَمُوْا لُقِدَاحَ اَعْلَامًا بِضُرُوْبٍ يَسْتَقْسِمُوْنَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُوْمُ الْمَصْدَرُ

۶۶۹۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''الازلام'' سے مراد وہ تیر ہیں جن سے وہ اپنے معاملات میں فال نکالتے تھے۔ ''نصب'' (بیت اللہ کے چاروں طرف وہ کھڑے کئے ہوئے پتھر تھے جن پر وہ قربانی کیا کرتے تھے۔ دوسرے صاحب نے فرمایا کہ ''زلم'' وہ تیر ہیں جن کے پر نہیں ہوا کرتے، ازلام کا واحد ہے ''استقسام'' یعنی پانسا، پھینکنا کہ اس میں ممانعت آجائے تو رک جائیں اور اگر حکم آجائے تو حکم کے مطابق عمل کریں، تیروں پر انہوں نے مختلف قسم کے نشانات لگا رکھے تھے اور انہیں سے فال نکالا کرتا تھا۔ استقسام سے (لازم) فعلت کے وزن پر قسمت ہے اور قسوم مصدر ہے۔

(۱۷۲۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ

۱۷۲۹۔ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن بشر نے خبر دی، ان سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی،

عَبدُالعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَاِنَّ فِي الْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ اَشْرِبَةٍ مَّا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ

کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب استعمال ہوتی تھی، لیکن انگوری شراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

(۱۷۳۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا بْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَّا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ فَاِنِّي لَقَآئِمٌ اَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَفُلاَ نًا وَّفُلاَ نًا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوْآ اَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلاَلَ يَااَنَسُ قَالَ فَمَا سَاَلُوْا عَنْهَا وَلَا رَا جَعُوْ هَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ

۱۷۳۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم لوگ تمہاری "فضیخ" (کھجور سے تیار شدہ شراب) کے سوا اور کوئی شراب استعمال نہیں کرتے تھے، یہی جس کا نام تم نے فضیخ رکھ رکھا ہے، میں کھڑا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو پلا رہا تھا اور فلاں (اور فلاں) کو، کہ ایک صاحب آئے اور کہا نہیں کچھ خبر بھی ہے؟ لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے بتایا کہ شراب حرام قرار دی جا چکی ہے۔ فوراً ہی ان حضرات نے کہا، انس اب ان (شراب کے) مٹکوں کو بہادو۔ انہوں نے بیان کیا کہ ان صاحب کی اطلاع کے بعد پھر ان حضرات نے اس میں سے (ایک قطرہ بھی) نہ مانگا اور نہ پھر اس کا استعمال کیا۔

(۱۷۳۱) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍوعَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ اُنَاسٌ غَدَاةَ اُحُدٍ الْخَمْرَ فَقُتِلُوْا مِنْ يَّوْمِهِمْ جَمِيْعًا شُهَدَآءَ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِ يْمِهَا

۱۷۳۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ انہیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احد میں بہت سے صحابہؓ نے صبح صبح ہی شراب پی اور اس دن وہ سب حضرات شہید کر دیئے گئے۔ اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔

(۱۷۳۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى وَابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَاخَامَرَ الْعَقْلَ

۱۷۳۲۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ اور ابن ادریس نے خبر دی، انہیں ابوحیان نے، انہیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم ﷺ کے منبر پر کھڑے فرما رہے تھے، اما بعد، اے لوگو۔ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو سے، اور شراب ہر وہ مشروب ہے جو عقل کو زائل کر دے۔

باب ۶۷۰ . قَوْلِهٖ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْآ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

۶۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں" ارشاد "واللہ یحب المحسنین" تک۔

(۱۷۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

۱۷۳۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ الْخَمْرَ الَّتِیْ اُهْرِيْقَتِ الْفَضِيْخُ وَزَادَنِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِی النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِیَ الْقَوْمِ فِیْ مَنْزِلِ اَبِیْ طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰی فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَاهٰذَا الصَّوْتُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هٰذَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِیْ اذْهَبْ فَاَهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِیْ سِكَاكِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَّ هِیَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَی الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا

نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ (حرمت نازل ہونے کے بعد) جو شراب بہائی گئی تھی وہ "فضیخ" تھی۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا) اور مجھ سے محمد نے ابوالنعمان کے حوالہ سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا (کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں صحابہ کی ایک جماعت کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر شراب پلا رہا تھا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ آنحضور ﷺ نے منادی کو حکم دیا اور انہوں نے اعلان کرنا شروع کیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، باہر جا کے دیکھو یہ آواز کیسی ہے بیان کیا کہ میں باہر آیا۔ (اور آواز صاف طریقے سے سن کر اندر گیا) اور کہا کہ یہ ایک منادی ہے اور اعلان کر رہا ہے کہ "خبردار ہو جاؤ۔ شراب حرام ہوگئی ہے۔" یہ سنتے ہی انہوں نے مجھ سے کہا کہ جاؤ اور شراب بہادو۔ بیان کیا کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ بیان کیا کہ ان دنوں فضیخ شراب استعمال ہوتی تھی۔ بعض لوگوں نے (شراب کو جو اس طرح بہتے دیکھا تو) کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں نے شراب سے اپنا پیٹ بھر رکھا تھا اور اسی حالت میں انہیں قتل کر دیا گیا ہے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں۔"

باب ۱۷۶۔ قَوْلِهٖ لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ

۱۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں۔"

(۱۷۳۴) حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجَارُوْدِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَی ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَاسَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَآاَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰی اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِیْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ

۱۷۳۴۔ ہم سے منذر بن ولید بن عبدالرحمٰن جارودی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا خطبہ دیا کہ میں نے ویسے خطبہ کبھی نہیں سنا تھا، آپ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہوتا تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ کے صحابہؓ نے اپنے چہرے چھپا لیے۔ باوجود ضبط کے ان کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ایک صاحب نے اس موقعہ پر پوچھا، میرے والد کون ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فلاں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں" اس کی روایت نضر اور روح

بن عبادہ نے شعبہ کے واسطے سے کی۔

(۱۷۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوالنَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوالْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتِهْزَآءً فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مَنْ اَبِىْ وَيَقُوْلُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهٗ اَيْنَ نَاقَتِىْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ كُلِّهَا

۱۷۳۵۔ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی۔ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوخیثمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجویریہ نے حدیث بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض لوگ رسول اللہ ﷺ سے مذاقاً سوالات کیا کرتے تھے کوئی شخص یوں پوچھتا کہ میرا باپ کون ہے؟ کسی کی اگر اونٹنی گم ہو جاتی تو وہ یہ پوچھتے کہ میری اونٹنی کہاں ہوگی ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ" اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائے تو تمہیں ناگوار گذرے، یہاں تک کہ پوری آیت پڑھ کر سنائی۔

باب ۶۷۲. قَوْلِهٖ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّسَآئِبَةٍ وَّلَاوَصِيْلَةٍ وَّلَاحَامٍ وَّاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ وَاِذْ هٰهُنَا صِلَةٌ اَلْمَآئِدَةُ اَصْلُهَا مَفْعُوْلَةٌ كَعِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَتَطْلِيْقَةٍ بَآئِنَةٍ وَّالْمَعْنٰى مِيْدَبِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَادَنِىْ يَمِيْدُنِىْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ مُتَوَفِّيْكَ مُمِيْتُكَ

۶۷۲۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اللہ نے نہ بحیرہ کو شروع کیا ہے، نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حامی کو۔" "واذ قال اللّٰہ" (میں قال) معنی میں یقول کے ہے اور "اذ" یہاں زائدہ ہے۔"المائدۃ" اصل میں مفعولۃ (میمودۃ) کے معنے میں ہے۔ جیسے عیشۃ راضیۃ اور تطلیقۃ بائنۃ میں ہے، اور (لغت کے اعتبار سے) معنی یہ ہیں کہ خیر کے ساتھ اس خوراک کا ذخیرہ وہ جمع کرے۔ اسی سے بولتے ہیں مادنی یمیدنی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ متوفیک کے معنی ہیں ممیتک۔

(۱۷۳۶) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيْرَةُ الَّتِىْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ فَلَا يَحْلُبُهَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّآئِبَةُ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ لَايُحْمَلُ عَلَيْهَا شَىْءٌ قَالَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ الْخُزَاعِىَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِى النَّارِ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ وَالْوَصِيْلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِىْ اَوَّلِ نِتَاجِ الْاِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّىْ بَعْدُ بِاُنْثٰى وَكَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهُمْ لِطَوَاغِيْتِهِمْ اِنْ وَصَلَتْ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَّالْحَامُ فَحْلُ الْاِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُوْدَ فَاِذَا قَضٰى ضِرَابَهٗ وَدَعُوْهُ لِلطَّوَاغِيْتِ وَاَعْفَوْهُ مِنَ

۱۷۳۶۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح بن کیسان نے اور ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ "بحیرہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے۔ جس کا دودھ بتوں کے لئے وقف کر دیا جاتا اور کوئی شخص اس کے دودھ کو دوہنے کا مجاز نہ سمجھا جاتا۔ اور "سائبہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے وہ اپنے دیوتاؤں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے تھے اور اس سے بار برداری وغیرہ کا کوئی کام نہ لیتے تھے۔ بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتوں کو جہنم میں گھسیٹ رہا تھا اس نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی تھی۔ اور "وصیلہ" اس جوان اونٹنی کو کہتے تھے جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور پھر دوسری مرتبہ بھی مادہ ہی جنتی، اسے بھی وہ دیوتاؤں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، لیکن اسی صورت میں جب کہ وہ متواتر دو مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور اس درمیان میں کوئی نر بچہ نہ ہوتا۔ اور "حامی" نر اونٹ کی

الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّسَمُّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيْدًا قَالَ يُخْبِرُهٗ بِهٰذَا قَالَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَاَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهٗ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ

ایک قسم، تو اس سے اونٹنی کے بچے کی پیدائش کی تعداد اہل عرب مقرر کر لیتے تھے اور جب وہ مقرر تعداد پوری ہو جاتی تو اسے دیوتاؤں کے لئے چھوڑ دیتے، اسے بار برداری وغیرہ کی بھی چھٹی مل جاتی لہذا اس پر کسی قسم کا بوجھ نہ لادا جاتا، اس کا نام وہ 'حامی' رکھتے تھے اور ابوالیمان نے بیان کیا، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہوں نے سعید بن میتب سے سنا، کہا کہ انہوں نے زہری سے یہ تفصیلات بیان کیں۔ سعید بن میسب نے بیان کیا، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا تھا۔'' اور اس کی روایت ابن الہاد نے کی، ان سے ابن شہاب زہری نے، ان سے سعید بن میتب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ مجھ سے محمد بن ابی یعقوب اور ابوعبداللہ کرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو کھائے جا رہے تھے اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی آنتیں اس میں گھسیٹتا پھر رہا تھا، یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم ایجاد کی تھی۔

باب ۶۷۳۔ قَوْلِهٖ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ

۶۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور میں ان پر گواہ رہا، جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا (جب سے) تو ہی ان پر نگران ہے اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔''

(۱۷۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَآئِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ اَلَا وَاِنَّهٗ يُجَآءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُصَيْحَابِيْ

۱۷۳۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں مغیرہ بن نعمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! (قیامت کے دن) تم اللہ کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے۔ پھر آنحضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی، ''جس طرح ہم نے اول بار پیدا کرنے کے وقت ابتداء کی تھی، اسی طرح اسے دوبارہ کر دیں گے۔ ہمارے ذمہ وعدہ ہے، ہم ضرور اسے کر کے رہیں گے'' آخر آیت تک۔ پھر فرمایا قیامت کے دن تمام مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے

فَيُقَالُ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَااَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُالصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

گا۔ ہاں اور میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا، اور انہیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا۔ میرے رب! یہ تو میرے امتی ہیں؟ مجھ سے کہا جائے گا، آپ کو نہیں معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد نئی چیزیں (شریعت میں) نکالی تھیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا ہوگا کہ "میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا، (جب سے) تو ہی ان پر نگران ہے۔" مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔

باب ۶۷۴۔ قَوْلِهٖ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(۱۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ وَاِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُبِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰی قَوْلِهٖ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

۶۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو اگر انہیں عذاب دے، تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بھی تو زبردست ہے، حکمت والا ہے۔"

۱۷۳۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہیں (قیامت کے دن جمع کیا جائے گا، اور کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح نے کہا ہوگا کہ "میں ان پر گواہ رہا، جب تک میں ان کے درمیان رہا" ارشاد "العزیز الحکیم تک۔"

سُوْرَةُ الْاَ نْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَعْرُوْشَاتٍ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِکَ حَمُوْلَةً مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَلَلَبَسْنَا لَشَبَّهْنَا يَنْاَوْنَ يَتَبَاعَدُوْنَ تُبْسَلَ تُفْضَحَ اُبْسِلُوْا اُفْضِحُوْا بَاسِطُوْآ اَيْدِيْهِمْ اَلْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَكْثَرْتُمْ اَضْلَلْتُمْ كَثِيْرًا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَا لَهُمْ نَصِيْبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَالْاَوْثَانِ نَصِيْبًا اَكِنَّةً وَّاحِدُهَا كِنَانٌ اَمَّااشْتَمَلَتْ يَعْنِیْ هَلْ تَشْتَمِلُ اِلَّا عَلٰی ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰی فَلِمَ تُحَرِّمُوْنَ بَعْضًا وَّتُحِلُّوْنَ بَعْضًا مَّسْفُوْحًا مُهْرَاقًا صَدَفَ اَعْرَضَ اُبْلِسُوْا اُوْيِسُوْا وَاُبْسِلُوْآ اُسْلِمُوْا

سورہ انعام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "فتنتھم" یعنی معذرتھم۔ "معروشات" مایعرش من الکرم وغیر ذلک "حمولة" مایحمل علیھا۔ "للبسنا" ای لشبھنا۔ "ینأون" ای یتباعدون۔ "تبسل" ای تفضح، ابسلوا ای افضحوا۔ "باسطوا ایدیھم" میں بسط بمعنی ضرب ہے۔ اکثرتم اے اضللتم کثیرا ذرأمن الحرث یعنی وہ اپنے پھل اور مال میں سے اللہ کا کچھ حصہ متعین کر دیتے تھے، اور کچھ شیطان اور بتوں کا۔ اکنة کا واحد کنان ہے "اما اشتملت" یعنی پیٹ میں بچہ یا نر ہوگا یا مادہ۔ پھر تم ایک کو حرام اور دوسرے کو حلال کیوں قرار دیتے ہو۔ "مسفوحاً" "ای مھراقاً۔ صدف" ای اعرض۔ "ابلسوا" ای اؤ یسوا "ابلسوا" ای اسلموا۔ "سرمداً" ای

سَرْمَدًا دَآئِمًا اِسْتَهْوَتْهُ اَضَلَّتْهُ تَمْتَرُوْنَ تَشُكُّوْنَ وَقْرٌ صَمَمٌ وَّاَمَّا الْوِقْرُ الْحِمْلُ اَسَاطِيْرُ وَاحِدُهَا اُسْطُوْرَةٌ وَّاِسْطَارَةٌ وَّهِيَ التُّرَّهَاتُ الْبَاْسَآءُ مِنَ الْبَاْسِ وَيَكُوْنَ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مُّعَايَنَةً الصُّوَرُ جَمَاعَةُ صُوْرَةٍ كَقَوْلِهٖ سُوْرَةٌ وَّ سُوَرٌ مَّلَكُوْتٌ مُّلْكٌ مَّثَلُ رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّحَمُوْتٍ وَيَقُوْلُ تُرْهَبُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تُرْحَمَ جَنَّ اَظْلَمَ تَعَالٰى:علا وان تعدل: تقسط. لايقبل منهافي ذلك اليوم يُقَالُ عَلَى اللّٰهِ حُسْبَانُهٗ اَىْ حِسَابُهٗ وَيُقَالُ حُسْبَانًا مَرَامِىَ وَّرُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَمُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِيْمِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَّصِنْوَانٍ.

دائماً." استهوته' اى اضلته. تمترون اى تشكون. "وقر" اى صمم، لیکن وِقر (واؤ کے کسرہ کے ساتھ) بوجھ کے معنی میں آتا ہے۔ ''اساطیر'' کا واحد اسطورة اور اسطارة ہے یعنی دیو مالائیں۔ ''الباساء'' باس سے مشتق ہے اور بوس سے بھی ہوسکتا ہے۔ ''جهرة'' اے معاینۃ۔ ''صور'' صورة کی جمع ہے جیسے سورة اور سور۔ ''ملکوت'' بمعنی ملک رھبوت اور رحموت کے وزن پر بولتے ہیں ترھب خیر من ان ترحم. ''جن'' بمعنی اظلم ''تعالیٰ'' ای علا۔

باب ۶۷۵. قَوْلِهٖ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَايَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ

۶۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اس کے پاس ہیں غیب کے خزانے، انہیں بجز اس کے کوئی نہیں جانتا۔''

(۱۷۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَافِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

۱۷۳۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، غیب کے خزانے پانچ ہیں (اور اس آیت میں بیان ہوئے ہیں) ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے۔ اور وہی مینہ برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا، اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ ہی علم والا ہے، خبر رکھنے والا۔

باب ۶۷۶. قَوْلِهٖ قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَ لْاٰيَةَ يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ مِنَ الْاِلْتِبَاسِ يَلْبِسُوْا يَخْلِطُوْا شِيَعًا فِرَقًا

۶۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ (اس پر بھی) قادر ہے کہ تمہارے اوپر کوئی عذاب مسلط کر دے، تمہارے اوپر سے'' آخر آیت تک۔ يَلْبِسَكُمْ ای یخلطکم، التباس سے مشتق ہے۔ یلبسوا ای یخلطوا، شیعاً بمعنی فرقاً.''

(۱۷۴۰) حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَالْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًامِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ قَالَ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ

۱۷۴۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت "قل هوالقادر علىٰ ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم" (ترجمہ اوپر گذر چکا)، نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کہا، (اے اللہ) میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر نازل ہوئی،

بِوَجْهِکَ اَوْيَلْبِسَکُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَآ اَهْوَنُ اَوْهٰذَا اَيْسَرُ

"او من تحت ارجلکم" آنحضور ﷺ نے اس پر بھی فرمایا کہ میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں (لیکن) "اویلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض" پر آپ نے فرمایا کہ یہ آسان ہے۔ (پہلی دو صورتوں کے مقابلے میں۔)

باب ۶۷۷ . قَوْلِهٖ وَلَمْ يَلْبِسُوْآ اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

۶۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد' (جو لوگ ایمان لائے) اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا۔''

(۱۷۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِؓ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَيُّنَالَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۱۷۴۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب "ولم یلبسوا ایمانهم بظلم" نازل ہوئی تو صحابہؓ نے کہا، ہم میں کون ہوگا جس کا دامن ظلم سے پاک ہوگا۔ اس پر یہ آیت اتری' بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔''

باب ۶۷۸ . قَوْلِهٖ وَ يُوْنُسَ وَلُوْطًا وَّ کُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد' اور یونسؑ اور لوطؑ کو اور ان میں سے ایک کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی تھی۔''

(۱۷۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّکُمْ يَعْنِى ابْنَ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِىْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ ابْنِ مَتّٰى

۱۷۴۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے تمہارے نبی کے چچازاد بھائی یعنی ابن عباس نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر بتائے۔

(۱۷۴۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِىْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

۱۷۴۳۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں سعد بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے سنا، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر بتائے۔

باب ۶۷۹ . قَوْلِهٖ اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ

۶۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد' یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان کے طریقہ پر چلئے۔''

(۱۷۴۴) حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمٰنُ الْاَحْوَلُ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَفِىْ صٓ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلاَ وَوَهَبْنَا اِلٰى قَوْلِهٖ

۱۷۴۴۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے سلیمان احول نے خبر دی، انہیں مجاہد نے خبر دی کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا سورۂ ص میں بھی سجدہ ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا،

فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَ مُحَمَّدُبْنُ عُبَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُّجَاهِدٍ قُلْتُ لِا بْنِ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِىَ بِهِمْ

ہاں، پھر آپ نے آیت، ''ووھبنا'' سے بہداھم اقتدہ'' تک تلاوت کی اورفرمایا کہ داؤد علیہ السلام بھی ان انبیاء میں شامل ہیں (جن کا ذکر آیت میں ہوا ہے اور جن کی اقتداء کے لئے آنحضور ﷺ سے کہا گیا ہے) یزید بن ہارون، محمد بن عبید اور سہل بن یوسف نے عوام کے واسطہ سے اضافہ کیا ہے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے نبی ﷺ بھی ان میں سے ہیں جنہیں ان انبیاء کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔

باب ۶۸۰ . قَوْلِهٖ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ وَّمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ الْبَعِيْرُ وَالنُّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُه' هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدًا وَّاَمَّا قَوْلُه' هُدْنَا تُبْنَا هَآئِدٌ تَآئِبٌ

۶۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے ان پر گھر والے کل جانور ہم نے حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ہم نے ان پر ان دونوں کی چربیاں حرام کی تھیں'' آخر آیت تک، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''کل ذی ظفر'' سے مراد اونٹ اور شتر مرغ ہیں۔ ''الحوایا'' بمعنی اوجھڑی، اور دوسرے صاحب نے فرمایا کہ ''ھادوا'' کے معنی یہ ہیں کہ وہ یہودی ہو گئے، لیکن ''ھد نا'' کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے توبہ کی، اس سے ھائد، تائب کے معنی میں آتا ہے۔

(۱۷۴۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ قَالَ عَطَآءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْهَا وَقَالَ اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَىَّ عَطَآءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۴۵۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے کہ عطاء نے بیان کیا کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں کو سمجھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردہ جانوروں کی چربی حرام کر دی تو اس کا تیل نکال کر اسے بیچنے اور کھانے لگے، اور ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، انہیں عطاء نے لکھا تھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

باب ۶۸۱ . قَوْلِهٖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

۶۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور بے حیائیوں کے پاس بھی نہ جاؤ، (خواہ) وہ اعلانیہ ہوں۔ اور (خواہ) پوشیدہ۔''

(۱۷۴۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَىْءَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَه' قُلْتُ سَمِعْتَه' مِنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَه' قَالَ نَعَمْ۔ وَكِيْلٌ

۱۷۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا۔ خواہ وہ اعلانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی مدح و تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی مدح کی ہے (عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ)

حَفِيظٌ وَّمُحِيطٌ بِهٖ قُبُلاً جَمْعُ قَبِيْلٍ وَّالْمَعْنٰى اَنَّهٗ ضُرُوْبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِّنْهَا قَبِيْلٌ زُخْرُفَ كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهٗ وَوَشَّيْتَهٗ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَزُخْرُفٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَّ كُلُّ مَمْنُوْعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَّحْجُوْرٌ وَّ الْحِجْرُ كُلُّ بِنَآءٍ بَنَيْتَهٗ وَ يُقَالُ لِلْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَّيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَّحِجًى وَّاَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُوْدَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَّ مِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا فَكَاَنَّهٗ مُشْتَقٌّ مِّنْ مَّحْطُوْمٍ مِثْلُ قَتِيْلٍ مِّنْ مَّقْتُوْلٍ وَّاَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ

میں نے پوچھا، آپ نے خود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے حدیث بیان کی تھی؟ کہا کہ ہاں۔ ''وکیل'' بمعنی حفیظ اور وہ ذات کہ کوئی چیز اس کے حدود علم واحاطہ سے باہر نہ ہو۔ ''قبلاً'' قبیل کی جمع ہے، مفہوم یہ ہے کہ عذاب کی مختلف صورتیں ہوں گی، الگ الگ۔ ''زخرف القول'' ہر اس چیز کو کہتے ہیں جسے آپ خوبصورتی اور لیپا پوتی کر کے پیش کریں، حالانکہ وہ باطل اور بے بنیاد ہو تو اسے کہیں گے ''زخرف'' اور ''حرث حجر'' یعنی حرام، ہر ممنوع چیز کو جو کہہ سکتے ہیں، محجور کے معنی میں۔ عمارت پر بھی ''حجر'' کا اطلاق آتا ہے گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں اور عقل کو بھی حجر کہتے ہیں اور ''حجی'' بھی، اور ''حجر'' بھی ثمود کی بستی کا بھی نام تھا، ہر ممنوعہ علاقہ حجر کہلاتا ہے۔ حطیم کعبہ کو بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ گویا وہ محطوم کے مفہوم کو ادا کرتا ہے جیسے قتیل، مقتول کے۔ اور ''حجر الیمامہ'' ایک مقام کا نام ہے۔

باب ۲۸۲. قَوْلِهٖ هَلُمَّ شُهَدَآءَ كُمْ لُغَةُ اَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ

۶۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، ''(آپ کہتے ہیں کہ) اپنے گواہوں کو لاؤ'' ''ھلم'' اہل حجاز کے محاورہ میں واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لئے آتا ہے۔

(۱۷۴۷) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْزُرْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِيْنَ لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ قَبْلُ

۱۷۴۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزرعہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس وقت تک قیامت برپا نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہولے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے۔ لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا۔ جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو۔

(۱۷۴۸) حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِيْنَ لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَاَ الْاٰيَةَ

۱۷۴۸۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہولے گا۔ جب مغرب سے سورج طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لائیں گے۔ لیکن یہ وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا، پھر آیت کی تلاوت کی۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّرِيَاشًا الْمَالُ اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَآءِ وَفِيْ غَيْرِهٖ عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ اَمْوَالُهُمْ اَلْفَتَّاحُ الْقَاضِيْ افْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ اٰسٰى اَحْزَنُ تَاْسَ تَحْزَنْ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَامَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ اَخَذَ الْخِصَافَ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهٗ اِلٰى بَعْضٍ سَوْاٰتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا اِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰى مَالَا يُحْصٰى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَّهُوَ مَاظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيْلُهٗ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ اِدَّارَكُوْا اِجْتَمَعُوْا وَمَشَاقُّ الْاِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمّٰى سُمُوْمًا وَاحِدُهَاسَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهٗ وَاُذُنَاهُ وَدُبُرُهٗ وَاِحْلِيْلُهٗ غَوَاشٍ مَّاغُشُوْا بِهٖ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِيْلًا يَغْنَوْا يَعِيْشُوْا حَقِيْقٌ حَقٌّ اِسْتَرْهَبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ تَلْقَفُ تَلْقَمُ طَآئِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوْفَانٌ مِّنَ السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ الطُّوْفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ عُرُوْشٌ وَّعَرِيْشٌ بِنَآءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ الْاَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ لَهٗ يُجَاوِزُوْنَ تَعْدُ تُجَاوِزْ شُرَّعًا شَوَارِعَ بَئِيْسٍ شَدِيْدٍ اَخْلَدَ قَعَدَ وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَاْتِيْهِمْ مِنْ مَّاْمَنِهِمْ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا مِنْ جِنَّةٍ مِّنْ جُنُوْنٍ فَمَرَّتْ بِهٖ اِسْتَمَرَّبِهَا الْحَمْلُ فَاَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُّلِمٌّ بِهٖ لَمَمٌ وَّيُقَالُ طَآئِفٌ وَّهُوَ وَاحِدٌ يَمُدُّوْنَهُمْ يُزَيِّنُوْنَ وَخِيْفَةً خَوْفًا وَّخُفْيَةً مِّنَ الْاِخْفَآءِ وَالْاٰصَالُ

سورۂ اعراف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔''وریاشا''یعنی مال۔ ''انہ لا یحب المعتدین''یعنی دعاء میں اوراس کے علاوہ دوسری چیزوں میں (حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا)''عفوا'' یعنی ان کی تعداد میں اضافہ ہوا اوران کے مال میں بھی۔''الفتاح'' یعنی قاضی، بولتے ہیں۔''افتح بيننا'' یعنی ہمارا فیصلہ کر دیجئے۔''نتقنا الجبل' ای رفعنا. انبجست''ای انفجرت. ''متبر'ای خسران ''آسی''ای احزن، تاس ای تحزن. دوسرے صاحب نے فرمایا۔''ما منعک ان لاتسجد''ای مامنعک ان تسجد.''یخصفان'' یعنی آدم وحوا علیہما السلام جنت کے پتوں کو جوڑ کر شرم گاہ چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔''سوآتہما'' سے شرم گاہ کی طرف کنایہ ہے۔''متاع الی حین'' یہاں قیامت تک کی مہلت کے لئے ہے۔''حین'' عرب میں تھوڑی دیر کے لئے بھی آتا ہے اور غیر محدود عرصہ کے لئے بھی، الریاش اور الریش ایک معنی ہیں۔یعنی اوپر کا لباس۔''قبیلہ'' یعنی اس کا گروہ، جس سے اس کا تعلق تھا۔''ادارکوا'' ای اجتمعوا۔ انسان اور چوپائے سب کے ''مشاق'' کو ''مسموم'' کہتے ہیں اس کا واحد سم ہے۔ مشاق میں دونوں آنکھیں، ناک، منہ، دونوں کان اور پیچھے اور آگے کی شرم گاہ داخل ہے۔ ''غواش'' ای ما غشوا به'' نشراً'' ای متفرقة، نکدا' ای قلیلا. یغنوا ای یعیشوا. حقیق ای حق. ''استرھبوھم''رھبۃ سے مشتق ہے۔''تلقف'' ای تلقم. 'طائر ھم'' ای حظھم ''طوف''یعنی سیلاب کا اموات کی کثرت کو بھی طوفان کہتے ہیں۔''الاسباط'' یعنی بنی اسرائیل کے قبائل''یعدون فی السبت'' یعنی اس دن حد سے انہوں نے تجاوز شروع کر دیا۔ تعد یعنی تجاوز۔''شرعاً'' ای شوارع ''بئیس'' ای شدید.''اخلدالی الارض ای قعد وتقاعس ''سنستدرجھم''ای ناتیھم من مامنھم. جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا ''من ج...'' ای من جنون ''ایان مرسھا'' ای منیٰ خروجھا.''ینزغنک'' ای یستخفنک ''طیف''ای لمیم، اس سے استعمال ہوتا ہے۔''وبہ لمم، طائف اور یہ ایک

وَاحِدُهَا اَصِيلٌ مَّا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِهٖ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

معنی میں ہے۔ یمدونھم ای یزنون۔ "خیفة" یعنی خوف سے اور خفیة، اخفاء سے مشتق ہے۔ ''لآ صال'' کا واحد اصل ہے، عصر سے مغرب تک کے وقت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ''بکرة واصیلا۔''

باب۶۸۳۔ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

۶۸۳۔ اللہ عزوجل کا ارشاد۔'' آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے تو بس بے ہودگی کو حرام کیا ہے، ان میں سے جو ظاہر ہوں (ان کو بھی) اور جو پوشیدہ ہوں (ان کو بھی۔)

(۱۷۴۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ قَالَ لَآ اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَآ اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ

۱۷۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ) میں نے (ابووائل سے) پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے بیان کی تھی، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں ہے اس لئے اس نے بے حیائیوں کو حرام کیا۔ خواہ ظاہر میں ہوں یا پوشیدہ اور اللہ سے زیادہ اپنی مدح کو پسند کرنے والا اور کوئی نہیں۔ اسی لئے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

باب۶۸۴۔ قَوْلِهٖ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰنِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرِنِيْ اَعْطِنِيْ

۶۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' اور جب موسیٰ ہمارے وقت (موعود) پر آ گئے اور ان سے ان کا پروردگار ہم کلام ہوا، موسیٰ بولے، اے میرے پروردگار! مجھے اپنے کو دکھلا دیجئے (کہ) میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں (اللہ نے فرمایا) تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے البتہ تم (اس) پہاڑ کی طرف دیکھو، سو اگر یہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی دیکھ سکو گے، پھر جب ان کے پروردگار نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو (تجلی نے) پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر جب انہیں افاقہ ہوا تو بولے، تو پاک ہے، میں تجھ سے معذرت کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''ارنی'' اعطنی کے معنی میں ہے۔

(۱۷۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهٗ وَ قَالَ

۱۷۵۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے منہ پر کسی نے

يَامُحَمَّدُ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِكَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَطَمَ فِیْ وَجْهِیْ قَالَ اُدْعُوْهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ مَرَرْتُ بِالْيَهُوْدِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَخَذَتْنِیْ غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهٗ قَالَ لَاتُخَيِّرُوْنِیْ مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَآءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَآئِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ

چانٹا مارا تھا، اس نے کہا، اے محمد (ﷺ)! آپ (ﷺ) کے ان صحابہ میں سے ایک شخص نے مجھے چانٹا مارا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا، انہیں بلاؤ لوگوں نے انہیں بلایا پھر آنحضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اسے چانٹا کیوں مارا ہے، انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ) میں یہودیوں کی طرف سے گزرا تو میں نے سنا کہ یہ کہہ رہا تھا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی، میں نے کہا اور محمد ﷺ پر بھی مجھے اس کی بات پر غصہ آ گیا اور میں نے اسے چانٹا مار دیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا، مجھے انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں گے سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، لیکن میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ آپ عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے تھے یا طور کی بے ہوشی کا انہیں بدلہ دیا گیا تھا۔

باب ۶۸۵. قَوْلِهٖ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی

۶۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''من وسلویٰ''۔

(۱۷۵۱) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُ هَا شِفَآءُ الْعَيْنِ

۱۷۵۱۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے عمرو ابن حریث نے اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کھمبی ''من'' میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔

باب ۶۸۶. قَوْلِهٖ قُلْ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا نِ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''کہہ دیجئے کہ اے انسانو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف اسی اللہ کا جس کی حکومت ہے آسمانوں میں اور زمین میں، سوا اس کے کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے۔ اور وہی مارتا ہے، سو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے امی رسول و نبی ﷺ پر جو خود ایمان رکھتا ہے، اللہ اور اس کے کلاموں پر اور اس کی پیروی کرتے رہو تا کہ تم راہ پا جاؤ۔''

(۱۷۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمُوْسَی بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْعَلَآءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْاِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاالدَّرْدَآءِ يَقُوْلُ كَانَتْ بَيْنَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَاَغْضَبَ اَبُوْبَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا يَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَهٗ

۱۷۵۲۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن عبدالرحمٰن اور موسیٰ بن ہارون نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن علاء بن زبر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بسر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا، کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان بحث سی ہوگئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ پر

فَلَمْ يَفْعَلْ حَتّٰى اَغْلَقَ بَابَهٗ فِيْ وَجْهِهٖ فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلٰى مَاكَانَ مِنْهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى سَلَّمَ وَجَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ وَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَّقُوْلُ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنَاكُنْتُ اَظْلَمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْالِيْ صَاحِبِيْ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ اِنِّيْ قُلْتُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ غَامَرَ سَابَقَ بِالْخَيْرِ

غصہ ہو گئے اور ان کے پاس سے آنے لگے، ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے، معافی مانگتے ہوئے، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں معاف نہیں کیا اور (گھر پہنچ کر) اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ اب ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ اس وقت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے یہ صاحب (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) لڑ کر آئے ہیں۔ بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے طرز عمل پر نادم ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کی طرف چلے اور سلام کر کے آپ ﷺ کے قریب بیٹھ گئے۔ پھر حضور اکرم ﷺ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ بہت غصے ہوئے، ادھر ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار یہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ! واقعی میری ہی زیادتی تھی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، کیا تم لوگ مجھے میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہو، کیا تم لوگ میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہو، جب میں نے کہا تھا کہ اے انسانو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف، تو تم لوگوں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، اس وقت ابوبکرؓ نے کہا تھا کہ آپ ﷺ سچے ہیں، ابوعبید اللہ نے کہا ''غامر'' کے معنی ہیں کہ خیر میں سبقت کی ہے۔

باب ۶۸۷۔ قَوْلِهٖ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ

۶۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور کہتے جاؤ توبہ ہے۔''

(۱۷۵۳) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَامَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ

۱۷۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ دروازے میں (عاجزی سے) جھکتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ کہ توبہ ہے تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے، لیکن انہوں نے حکم بدل ڈالا سرین سے گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور یہ کہا کہ ''حبة فی شعرة۔''

باب ۶۸۸۔ قَوْلِهٖ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ الْعُرْفُ الْمَعْرُوْفُ

۶۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''درگذر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیتے رہئے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے۔'' ''العرف'' معروف کے معنی میں ہے۔

(۱۷۵۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۱۷۵۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے

عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ ابْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَّ كَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّآءُ اَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْآ اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِا بْنِ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍؓ فَاسْتَاْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ يَابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَاتَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِالْعَفْوَ وَامُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَ اِنَّ هٰذَا مِنَ الْجٰهِلِيْنَ وَاللّٰهِ مَاجَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ

خبر دی، اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حر بن قیس کے یہاں آ کر قیام کیا۔ حران چند مخصوص افراد میں تھے جنہیں عمر رضی اللہ عنہ اپنے بہت قریب رکھتے تھے، جولوگ قرآن مجید کے زیادہ عالم اور قاری ہوتے۔ عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں انہیں کو زیادہ تقرب حاصل ہوتا تھا اور ایسے حضرات آپ کے مشیر ہو سکتے تھے، اس کی کوئی قید نہیں تھی کہ کہنہ عمر ہوں یا نوجوان۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہیں اس امیر کی مجلس میں بہت تقرب حاصل ہے۔ میرے لئے بھی مجلس میں حاضری کی اجازت لے دو۔ حر بن قیس نے کہا کہ میں آپ کے لئے بھی اجازت مانگوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ انہوں نے عیینہ کے لئے بھی اجازت مانگی اور عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مجلس میں آنے کی اجازت دے دی۔ مجلس میں جب وہ پہنچے تو کہنے لگے۔ اے خطاب کے بیٹے! خدا کی قسم نہ تو تم ہمیں مال ہی دیتے ہو اور نہ عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر بڑا غصہ آیا اور آگے بڑھ ہی رہے تھے کہ حر بن قیس نے عرض کی۔ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے خطاب کر کے فرمایا تھا ''درگذر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہوجایا کیجئے'' اور یہ بھی جاہلوں میں سے ہیں، خدا گواہ ہے کہ جب حر نے قرآن مجید کی تلاوت کی تو عمر رضی اللہ عنہ بالکل ٹھنڈے پڑ گئے، اور کتاب اللہ کے حکم کے سامنے آپ کی یہی کیفیت ہوتی تھی۔

(۱۷۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَآاَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا فِيْٓ اَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَمَرَاللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ اَوْكَمَا قَالَ

۱۷۵۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اوران سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت ''درگذر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیتے رہئے۔ لوگوں کے اخلاق (درست کرنے) کے لئے نازل ہوئی ہے اور عبداللہ بن براد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اوران سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ لوگوں کے اخلاق ٹھیک کرنے کے لئے درگذر اختیار کریں۔ اوکما قال۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَوْلُهٗ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمْ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ

سورۂ انفال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۶۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ غنیمتیں اللہ کی ملک ہیں (اصلاً) اور رسول کی (تبعاً) پس اللہ سے ڈرتے رہو، اور اپنے آپس کی اصلاح کرو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''انفال'' کے معنی ہیں غنیمتیں۔ قتادہ نے فرمایا کہ ''ریحکم'' سے لڑائی مراد ہے۔ ''نافلة'' عطیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱۷۵۶) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ نَفَالٍ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ۔ الشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِيْ وَ اَرْدَفَنِيْ جَآءَ بَعْدِيْ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَامِنْ ذَوْقِ الْفَمِ فَيَرْكُمَهٗ يَجْمَعُهٗ شَرِّدْ فَرِّقْ وَاِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنَ يُغْلِبَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَآءً اِدْخَالُ اَصَابِعِهِمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً الصَّفِيْرُ لِيُثْبِتُوْكَ لِيَحْبَسُوْكَ

۱۷۵۶۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انہیں ہشیم نے خبر دی، انہیں ابو بشر نے خبر دی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۂ انفال کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر میں نازل ہوئی تھی۔ ''الشوكة'' ای الحد۔ ''مردفين'' یعنی جماعت در جماعت۔ اسی سے ہے ردفنی اور اردفنی یعنی میرے بعد آیا۔ ذوقوا ای باشروا و جربوا یہ ذوق الفم سے مشتق نہیں ہے۔ ''فیرکمه'' ای یجمعه۔ شرد ای فرق۔ ''وان جنحوا۔ ای طلبوا. يثخن ای يغلب. مجاہد نے فرمایا کہ ''مکاء'' یعنی اپنی انگلیاں وہ منہ میں ڈالتے اور سیٹی بجاتے تھے۔ ''لیثبتوک'' ای لیحبسوک.

باب ۶۹۰. اِنَّ شَرَّالدَّوَآبِّ عِنْدَاللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَايَعْقِلُوْنَ

۶۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ ''بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے۔''

(۱۷۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ شَرَّالدَّوَآبِّ عِنْدَاللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَايَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ

۱۷۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آیت ''بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے'' بنو عبدالدار کے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

باب ۶۹۱. قَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اسْتَجِيْبُوْا اَجِيْبُوْا لِمَا يُحْيِيْكُمْ يُصْلِحُكُمْ

۶۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اے ایمان والو، اللہ اور رسول کو لبیک کہو جب کہ وہ (یعنی رسول) تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلائیں اور جانے رہو کہ اللہ آڑ بن جاتا ہے درمیان انسان اور اس کے قلب کے اور یہ کہ تم (سب) کو اسی کے پاس اکٹھا ہونا ہے۔'' استجیبوا اے

اجیبوا. "لما یحییکم" ای لما یصلحکم.

(۱۷۵۸) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ حَفْصَ ابْنَ عَاصِمٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰیؓ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَمَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِیْ فَلَمْ اٰتِهٖ حَتّٰی صَلَّیْتُ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاکُمْ ثُمَّ قَالَ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَخْرُجَ فَذَکَرْتُ لَهٗ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَیْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ رَّجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَ قَالَ هِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ

۱۷۵۸۔ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی،انہیں روح نے خبر دی،ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حبیب بن عبدالرحمٰن نے، انہوں نے حفص بن عاصم سے سنا اور ان سے ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پکارا۔ میں (فوراً) آپ کی خدمت میں نہ پہنچ سکا۔ بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حاضر ہوا۔آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آنے میں دیر کیوں ہوئی، کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کو لبیک کہو، جب کہ وہ (یعنی رسول) تم کو بلائیں" پھر آپ نے فرمایا۔مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمہیں قرآن کی عظیم ترین سورۃ بتاؤں گا۔تھوڑی دیر بعد آنحضور ﷺ باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا۔اور معاذ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب نے، انہوں نے حفص سے سنا اور انہوں نے ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے صحابی تھے، سے سنا یہی حدیث اور انہوں نے بیان کیا وہ سورۃ "الحمدللّٰہ رب العالمین" ہے جو سبع مثانی کہلاتی ہے۔

باب ۶۹۲. قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ هٰذَا هُوَالْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ مَا سَمَّی اللّٰهُ تَعَالٰی مَطَرًا فِی الْقُرْآنِ اِلَّا عَذَابًا وَّتُسَمِّیْهِ الْعَرَبُ الْغَیْثُ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا

۶۹۲۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور (وہ وقت بھی یاد دلایئے) جب (ان لوگوں نے) کہا تھا کہ اے اللہ اگر یہ (کلام) تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا پھر (کوئی اور ہی) عذاب دردناک لے آ"۔ابن عیینہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے "مطر" (بارش) کا ذکر قرآن میں عذاب ہی کے موقعہ پر کیا ہے، عرب اسے "غیث" کہتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وینزل الغیث من بعد ما قنطوا" میں ہے۔

(۱۷۵۹) حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ هُوَابْنُ کُرْدِیْدٍ صَاحِبُ الزِّیَادِیِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍؓ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَاکَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّایُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ

۱۷۵۹۔مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی۔ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ان سے صاحب الزیادی عبدالحمید نے، آپ کردید کے صاحبزادے تھے۔آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اے اللہ (اگر یہ کلام) تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور ہی عذاب دردناک لے آ۔تو اس پر آیت حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انہیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا

الْحَرَامِ الْاٰيَةَ

اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں، ان لوگوں کے لئے نہیں کہ اللہ ان پر عذاب (ہی سرے سے) نہ لائے درآنحالیکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں'' آخر آیت تک۔

باب۶۹۳. قَوْلِهٖ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّ بَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّ بَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

۶۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انہیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔''

(۱۷۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰيَةَ

۱۷۶۰۔ ہم سے محمد بن نضر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے صاحب زیادی عبدالحمید نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اے اللہ! اگر یہ کلام تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا پھر کوئی اور ہی عذاب لے آ۔'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی'' حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا، کہ انہیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں، ان لوگوں کے لئے نہیں کہ اللہ ان پر عذاب ہی سرے سے نہ لائے درآنحالیکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں۔'' آخر آیت تک۔

باب۶۹۴. قَوْلِهٖ وَقَاتِلُوْ هُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ

۶۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ فساد، (عقیدہ) باقی نہ رہ جائے۔''

(۱۷۶۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَهٗ فَقَالَ يَااَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَاذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَ اِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ لَّا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ يَاابْنَ اَخِيْ اَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَا اُقَاتِلُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اِلٰى اٰخِرِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَقَاتِلُوْ هُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۶۱۔ ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حیوۃ نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عمرو نے، ان سے بکیر نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب آپ کے پاس آئے اور کہا، اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا کہا ہے'' جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں'' آخر آیت تک، پھر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق (مسلمانوں کی باہمی) لڑائی میں کیوں حصہ نہیں لیتے۔ آپ نے فرمایا بھتیجے! میں اس آیت کی تاویل کرتا ہوں اور (مسلمانوں سے) جنگ میں حصہ نہیں لیتا، یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے اس آیت کی تاویل کرنی پڑے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے گا (گو اس کا بدلہ جہنم ہے)

وَسَلَّمَ اِذْكَانَ الْاِسْلَامُ قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهٖ اِمَّا يَقْتُلُوْهُ وَاِمَّا يُوْثِقُوْهُ حَتّٰى كَثُرَالْاِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَاٰى اَنَّهٗ لَايُوَافِقُهٗ فِيْمَا يُرِيْدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَاقَوْلِيْ فِيْ عَلِيٍّ وَّ عُثْمَانَ اَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَهٰذِهِ ابْنَتُهٗ اَوْبِنْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ

آخر آیت تک۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ''ان سے لڑو، یہاں تک فساد (عقیدہ) باقی نہ رہے فرمایا ہم نے یہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کیا۔ جب اسلام (کے ماننے والوں کی تعداد) کم تھی، اس وقت آدمی اپنے دین کے معاملے میں آزمائش میں مبتلا ہوجاتا تھا۔ یا اسے قتل کردیا جاتا یا قید کردیا جاتا۔ لیکن پھر اسلام کو طاقت حاصل ہوگئی اور وہ فساد باقی نہیں رہا (جو آیت میں ذکر ہوا ہے) پھر جب ان صاحب نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے ماننے کے لئے کسی طرح تیار نہیں، تو آپ سے پوچھا، عثمان اور علی (رضی اللہ عنہما) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو تو اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا تھا۔ اگرچہ تم نہیں چاہتے کہ اللہ انہیں معاف کرتا۔ اور علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور آپ ﷺ کے داماد تھے، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی (کا مکان) ہے ... یا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

(۱۷۶۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ اَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا اَوْ اِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرٰى فِيْ قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِيْ مَاالْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَ كَانَ الدُّخُوْلُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَّلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ

۱۷۶۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے وبرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، تو ایک صاحب نے ان سے پوچھا کہ (مسلمانوں کے باہمی) فتنہ اور جنگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تمہیں معلوم بھی ہے ''فتنہ'' کیا چیز ہے۔ محمد ﷺ مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور ان میں ٹھہر جانا ہی فتنہ تھا۔ آنحضور ﷺ کی جنگ، تمہاری ملک وسلطنت کی خاطر جنگ کی طرح نہیں تھی۔

باب ۶۹۵. قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّايَفْقَهُوْنَ

۶۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اے نبی! مؤمنوں کو قتال پر آمادہ کیجئے۔ اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں گے تو دوسو پر غالب آجائیں گے۔ اور اگر تم میں سے سو۱۰۰ ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے۔ اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔''

(۱۷۶۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ اَنْ

۱۷۶۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اگر تم میں سے بیس آدمی بھی

لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ اَنْ لَّايَفِرَّ عِشْرُوْنَ مِنْ مِّائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتِ الْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمُ الْاٰيَةَ فَكَتَبَ اَنْ لَّا يَفِرَّ مِائَةٌ مِّنْ مِّائَتَيْنِ زَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَّزَلَتْ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ قَالَ سُفْيٰنُ وَ قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَاَرَى الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا

ثابت قدم ہوں تو دوسو پر غالب آ جائیں گے۔'' تو مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دے دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے اور کئی مرتبہ سفیان نے یہ بھی کہا کہ بیس(۲۰)، دوسو(۲۰۰) کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ 'اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی' اس کے بعد یہ ضروری قرار دیا کہ ایک سو، دوسو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ اس اضافہ کے ساتھ روایت بیان کی کہ آیت نازل ہوئی ''مومنوں کو قتال پر آمادہ کیجئے اگر تم میں سے بیس ثابت قدم ہوں گے'' سفیان نے بیان کیا اور ان سے ابن شبرمہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی اسی نوعیت کا حکم ہے۔

باب ۶۹۶. قَوْلِهٖ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا اَلْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

۶۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد 'اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے۔'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد، واللہ مع الصابرین تک۔

(۱۷۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السُّلَمِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُبْنُ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّبَيْرُ ابْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حِيْنَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّايَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَجَآءَ التَّخْفِيْفُ فَقَالَ الْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَاخُفِّفَ عَنْهُمْ

۱۷۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن عبداللہ سلمی نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں جریر بن حازم نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے زبیر بن خریت نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری۔ ''اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب آ جائیں گے۔'' تو مسلمانوں نے بڑا بار محسوس کیا کیونکہ اس آیت میں ان پر یہ فرض قرار دیا گیا تھا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس لئے اس کے بعد تخفیف کی گئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ''اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دیا اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے، سو اب اگر تم میں سے سو ۱۰۰ ثابت قدم ہوں گے تو دوسو ۲۰۰ پر غالب آ جائیں گے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تعداد کی اس تخفیف سے مسلمانوں کے استقلال اور ثابت قدمی میں بھی فرق آ گیا تھا۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا اٹھارہواں پارہ ختم ہوا۔

انیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ بَرَآءَةَ

وَلِيْجَةً؟ كُلَّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَه' فِيْ شَيْءٍ اَلشُّقَّةُ اَلسَّفَرُ خَبَالُ اَلْفَسَادُ وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ وَلَاتَفْتِنِّيْ لَاتُوَبِّخْنِيْ كَرْهًا وَّكُرْهًا وَّاحِدٌ مُّدَّخَلًا يُدْخَلُوْنَ فِيْهِ يَجْمَحُوْنَ يُسْرِعُوْنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ائْتَفَكَتِ انْقَلَبَتْ بِهَا الْاَرْضُ اَهْوٰى اَلْقَاهُ فِيْ هُوَّةٍ عَدْنٍ خُلْدٍ عَدَنْتُ بِاَرْضٍ اَىْ اَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ وَّ يُقَالُ فِيْ مَعْدِنِ صِدْقٍ فِيْ مَنْبَتِ صِدْقٍ اَلْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِيْ خَلَفَنِيْ فَقَعَدَ بَعْدِيْ وَمِنْهُ يَخْلُفُه' فِي الْغَابِرِيْنَ وَ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النِّسَآءُ مِنَ الْخَالِفَةِ وَاِنْ كَانَ جَمْعَ الذُّكُوْرِ فَاِنَّه' لَمْ يُوْجَدْ عَلٰى تَقْدِيْرِ جَمْعِهٖ اِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَّفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَّهَوَالِكُ اَلْخَيْرَاتُ وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَّهِيَ الْفَوَاصِلُ مُرْجَوْنَ مُؤَخَّرُوْنَ الشَّفَا شَفِيْرٌ وَّهُوَ حَدُّه' وَالْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُوْلِ وَالْاَوْدِيَةِ هَارٍ هَآئِرٍ يُقَالُ تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ اِذَا انْهَدَمَتْ وَانْهَارَ مِثْلُه' لَاَوَّاهٌ شَفَقًا وَّفَرَقًا وَّقَالَ الشاعر اِذَامَاقُمْتُ اَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ تَاَوَّه' اٰهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِيْنِ

سورہ براءۃ

(اللہ تعالیٰ کے کلام میں) ''ولیجہ'' سے وہ چیز مراد ہے جسے کسی دوسری چیز میں داخل کریں۔ ''الشقۃ'' بمعنی سفر۔ ''الخبال'' ای الفساد، خبال، موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ''ولاتفتنی'' ای لاتوبخنی کرھا'' (بفتح کاف) اور کرھا (بضم کاف) کے ایک معنی ہیں۔ ''مدخلا'' یعنی وہ چیز جس میں داخل ہوتے ہیں یجمحون'' ای یسرعون. ''الموتفکات'' انفکت سے ہے یعنی ان بستیوں کو پلٹ دیا گیا تھا۔ ''اھویٰ'' اس سے القاہ فی ھوۃ استعمال ہوتا ہے۔ ''عدن'' ''ای خلد' بولتے ہیں عدنت بارض ای اقمت بھا۔ اس سے معدن نکلا ہے، بولتے ہیں۔''فی معدن صدق'' ای فی منبت صدق. ''الخوالف'' یعنی وہ پیچھے رہ جانے والا جو میرے ساتھ نہ آیا ہو اور میرے آنے کے بعد اپنے گھر بیٹھا رہا ہو۔ یخلفہ فی الغابرین بھی اسی سے استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ مؤنث کی جمع ہو۔ یعنی خالفۃ کی اگرچہ اس وزن کا استعمال مذکر ہی کی جمع میں آتا ہے، کیونکہ مذکر کی جمع کے لئے (فواعل کے وزن پر) دو ہی لفظ پائے گئے ہیں، فارس سے فوارس اور ھالک سے ھوالک. ''الخیرات'' کا واحد خیرۃ ہے۔ یعنی فضیلت اور بھلائی۔ مرجؤن ای مؤخرون۔ ''شفا'' شفیر کے معنے میں ہے یعنی کنارہ ''الجرف'' یعنی نالے وغیرہ جو سیلاب کی وجہ سے وادیوں میں ہوتے ہیں۔ ھار ای ھائر۔ ''لاولاہ'' یعنی انتہائی درجہ میں رحیم وشفیق اور رقیق القلب۔ شاعر نے کہا ہے۔ ''اذماقمت ارحلھا بلیل. تاوہ آھۃ الرجل الحزین:'' (جب میں رات کے وقت اپنی اونٹنی کا کجاوہ کستا ہوں تو وہ کسی غمزدہ کی طرح آہ بھرتی ہے۔

باب ۶۹ . قَوْلِهٖ بَرَآئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْ تُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُذُنٌ يُّصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَنَحْوُهَا كَثِيْرٌ

۶۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' دست برداری ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین (کے عہد) سے جن سے تم نے عہد کر رکھا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اذن'' کا مفہوم یہ ہے کہ ہر کسی بات

وَالزَّکَاتُ الطَّاعَةُ وَالْاِخْلَاصُ لَایُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ لَایَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ یُضَاهُوْنَ یُشَبِّهُوْنَ

پریقین کرلے''تطهرهم'' اور تزکیهم بہا کے ایک معنی ہیں، (قرآن مجید اور لغات عرب میں) اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔''الزکاۃ'' یعنی طاعت واخلاص ''لایؤتون الزکاۃ'' یعنی کلمہ لاالہ الااللہ کی گواہی نہیں دیتے۔ ''یضاهون'' ای یشبهون.

(۱۷۶۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَؓ یَقُوْلُ اٰخِرُ اٰیَةٍ نَّزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ نَّزَلَتْ بَرَآءَةٌ

۱۷۶۵۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے دیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ ''یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ'' اور سب سے آخر میں سورۂ براۃ نازل ہوئی تھی۔

باب۶۹۸ . قَوْلِهٖ فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْآ اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِیْ الْکَافِرِیْنَ سِیْحُوْا سِیْرُوْا

۶۹۸۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد سو (اے مشرکو) زمین میں چار ماہ چل پھر لو اور جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے، بلکہ اللہ ہی کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ''سیحوا ای سیروا.''

(۱۷۶۶) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَقِیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ تِلْکَ الْحَجَّةِ فِیْ مُؤَذِّنِیْنَ بَعَثَهُمْ یَوْمَ النَّحْرِ یُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًی اَنْ لَّا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ قَالَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَمَرَهٗ اَنْ یُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِیٌّ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ اَهْلِ مِنًی بِبَرَآءَةٍ وَاَنْ لَّایَحُجَّ بَعْدَالْعَامِ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ

۱۷۶۶۔ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے (کہا) اور مجھے حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر (جس کا آنحضور ﷺ نے انہیں امیر بنایا تھا) مجھے بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا۔ جنہیں آپ نے یوم نحر میں اس لئے بھیجا تھا کہ اعلان کردیں کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہوکر نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے سے بھیجا اور انہیں سورۂ براۃ کے احکام کے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، چنانچہ ہمارے ساتھ علی رضی اللہ عنہ نے بھی یوم نحر ہی میں سورۂ براءۃ کا اعلان کیا اور اس کا آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگے ہوکر طواف کرے۔

باب۶۹۹ . قَوْلِهٖ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ رَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اٰذَنَهُمْ اَعْلَمَهُمْ

۶۹۹۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' اور اعلان (کیا جاتا ہے) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے سامنے بڑے حج کے دن کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں، پھر بھی اگر تم توبہ کرلو، تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم روگردانی کئے رہے تو جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا

دیجئے۔ "آذنهم ای اعلمهم۔"

(۱۷۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ اَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِيْ اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَآءَةٍ وَاَنْ لَّايَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

۱۷۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کے موقعہ پر (جس کا آنحضور ﷺ نے انہیں امیر بنایا تھا) ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنہیں آپ نے یوم نحر میں بھیجا تھا۔ منٰی میں یہ اعلان کرنے کے لئے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔ حمید نے بیان کیا کہ پھر پیچھے سے نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ سورۃ براءۃ کا اعلان کر دیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ منٰی کے میدان میں یوم نحر میں سورۃ براءۃ کا اعلان کیا اور یہ کہ کوئی مشرک آئندہ سال سے حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔

باب ۷۰۰. قَوْلِهٖ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

۷۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مگر ہاں وہ مشرکین اس سے مستثنیٰ ہیں، جن سے تم نے عہد لیا تھا۔"

(۱۷۶۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ بَعَثَهٗ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَنْ لَّا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُوْلُ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۷۶۸۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقعہ پر جس کا انہیں رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا تھا۔ حجۃ الوداع سے (ایک سال) پہلے انہیں بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنہیں لوگوں میں آپ نے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔ حمید کہا کرتے تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم نحر بڑے حج کا دن ہے۔

باب ۷۰۱. قَوْلِهٖ فَقَاتِلُوْآ اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآاَيْمَانَ لَهُمْ

۷۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم قتال کرو (ان) پیشوایان کفر سے کہ (اس صورت میں) ان کی قسمیں باقی نہیں رہیں۔"

(۱۷۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَابَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِلَّا

۱۷۶۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی، کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے،

ثَلٰثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِلَّا اَرْبَعَةٌ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ اِنَّكُمْ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُوْنَا فَلَا نَدْرِیْ فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَبْقُرُوْنَ بُيُوْتَنَا وَيَسْرِقُوْنَ اَعْلَاقَنَا قَالَ اُولٰٓئِكَ الْفُسَّاقُ اَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اَرْبَعَةٌ اَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَوْشَرِبَ الْمَآءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهٗ

آپ نے فرمایا، اس آیت کے مخاطبین میں نبی کریم ﷺ کے صرف تین صحابی باقی رہ گئے ہیں اور چار منافقین! اس پر ایک اعرابی نے پوچھا، آپ حضرات حضور اکرم ﷺ کے صحابی ہیں، ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتایئے کہ ان کا کیا حشر ہوگا جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر اچھی چیزیں اڑا لے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ فاسق ہیں، ہاں ان میں چار کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا ہے اور ایک تو اتنا بوڑھا ہو چکا ہے کہ اگر ٹھنڈا پانی پیتا ہے تو اس کی ٹھنڈ بھی اسے محسوس نہیں ہوتی۔

باب ۷۰۲. قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

۷۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جو لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، آپ انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔''

(۱۷۷۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ

۱۷۷۰۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن اعرج نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تمہارا خزانہ (جس میں سے اللہ کا حق نہ ادا کیا گیا ہو) قیامت کے دن (انتہائی زہریلے) (اقرع) سانپ کی صورت اختیار کرے گا۔

(۱۷۷۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى اَبِیْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ مَآ اَنْزَلَكَ بِهٰذِهِ الْاَرْضِ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَاْتُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ قَالَ مُعَاوِيَةُ مَاهٰذِهٖ اِلَّا فِیْ اَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ اِنَّهَا لَفِيْنَا وَفِيْهِمْ

۱۷۷۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ میں مقام ربذہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس بیابان میں آپ نے کیوں قیام کو پسند کیا؟ فرمایا کہ ہم شام میں تھے، میں نے یہ آیت پڑھی ''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں آپ انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے'' تو معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں ہے۔ بلکہ اہل کتاب کے بارے میں ہے، فرمایا کہ میں نے اس پر کہا کہ یہ ہمارے بارے میں بھی ہے اور اہل کتاب کے بارے میں بھی ہے۔

باب ۷۰۳. قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَاكَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَاكُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

۷۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارساد ''اس روز (واقع ہوگا) جب کہ اس (سونے چاندی) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیوں کو اور ان کے پہلوؤں کو اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا، یہی ہے وہ جسے تم اپنے واسطے جمع کرتے رہے تھے، سو اب مزہ چکھو اپنے جمع

کرنے کا۔"

(۱۷۷۲) وَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِّلْاَمْوَالِ

۱۷۷۲۔احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے اوران سے خالد بن اسلم نے کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو آپ نے فرمایا کہ یہ (مذکورہ بالا آیت) زکوٰۃ کے حکم سے پہلے نازل ہوئی تھی، پھر جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ہی کو مال کی پاکی اور طہارت کا سبب بنادیا۔

باب ۷۰۴. قَوْلِهٖ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَاللّٰهِ اثْنَاعَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ اَلْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ

۷۰۴۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک بارہ ہی مہینے ہیں کتاب الٰہی میں (اس روز سے) جس روز سے کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔" قیم بمعنی القائم۔

(۱۷۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عن ابی بکرة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَ ذُوا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَ رَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَيْنَ جُمَادٰی وَ شَعْبَانَ

۱۷۷۳۔ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، زمانہ پھر اپنی پہلی صورت وہیئت پر آ گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی۔ سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، تین تو متواتر یعنی ذی قعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔

باب ۷۰۵. قَوْلِهٖ ثَانِیَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِيْنَةُ فَعِيْلَةٌ مِّنَ السُّكُوْنِ

۷۰۵۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب کہ دو (۲) میں سے ایک وہ تھے دونوں غار میں (موجود) تھے۔ "معنا" یعنی ہمارا مددگار۔ سکینۃ ،فعیلۃ کے وزن پر سکون سے مشتق ہے۔

(۱۷۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْغَارِ فَرَاَيْتُ اٰثَارَ الْمُشْرِكِيْنَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْاَنَّ اَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهٗ رَاٰنَاقَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

۱۷۷۴۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میں غار میں، نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا کہ مشرکوں کی آہٹ میں نے محسوس کی او بولا، یارسول اللہ (ﷺ)! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم بھی اٹھالئے تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، لیکن تمہارا ایسے دو (۲) کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہو۔

(۱۷۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۷۵۔ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ

عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّه، قَالَ حِيْنَ وَ قَعَ بَيْنَه، وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ اَبُوْهُ الزُّبَيْرُ وَاُمُّه، اَسْمَآءُ وَخَالَتُه، عَائِشَةُ وَجَدُّه، اَبُوْبَكْرٍ وَجَدَّتُه، صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيٰنَ اِسْنَادُه، فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَه، اِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ جُرَيْجٍ

نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب (بیعت کے سلسلے میں) میرا عبداللہ بن زبیر سے اختلاف ہوگیا تھا تو میں نے کہا کہ ان کے (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے) والد زبیر رضی اللہ عنہ تھے ان کی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا تھیں، ان کی خالہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں، ان کے نانا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور ان کی دادی (حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی) صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہ) میں نے سفیان (ابن عیینہ) سے پوچھا کہ اس روایت کی سند کیا ہے؟ تو انہوں نے کہنا شروع کیا حدثنا (ہم سے حدیث بیان کی) لیکن ابھی اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ انہیں ایک دوسرے شخص نے متوجہ کر لیا اور (راوی کا نام) ابن جریج وہ نہ بیان کر سکے۔

(۱۷۷۶) حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَىْءٌ فَغَدَوْتُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَتُرِيْدُ اَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللّٰهِ فَقَالَ مَعَاذَاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِىْ اُمَيَّةَ مُحِلِّيْنَ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ لَااُحِلُّه، اَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِاِبْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَاَيْنَ بِهٰذَاالْاَمْرِ عَنْهُ اَمَّا اَبُوْهُ فَحَوَارِىُّ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ الزُّبَيْرَ وَاَمَّا جَدُّه، فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيْدُ اَبَابَكْرٍ وَّ اُمُّه، فَذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيْدُ اَسْمَآءَ وَ اَمَّا خَالَتُه، فَاُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ وَاَمَّا عَمَّتُه، فَزَوْجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ خَدِيْجَةَ وَاَمَّا عَمَّةُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُه، يُرِيْدُ صَفِيَّةَ ثُمَّ عَفِيْفٌ فِى الْاِسْلَامِ قَارِئٌ لِّلْقُرْاٰنِ وَاللّٰهِ اِنْ وَصَلُوْنِىْ وَصَلُوْنِىْ مِنْ قَرِيْبٍ وَّاِنْ رَبُّوْنِىْ رَبَّنِىْ اَكْفَآءٌ كِرَامٌ فَاٰثَرَ التُّوَيْتَاتِ وَالْاُسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ يُرِيْدُ اَبْطُنًا مِّنْ بَنِىْ اَسَدٍ بَنِىْ تُوَيْتٍ وَّبَنِىْ اُسَامَةَ وَبَنِىْ اَسَدٍ اِنَّ ابْنَ اَبِى الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِى الْقُدَمِيَّةَ يَعْنِىْ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَاِنَّه، لَوّٰى ذَنَبَه، يَعْنِىْ

۱۷۷۶۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلاف ونزاع پیدا ہوگیا تھا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ اللہ کے حرم کی بے حرمتی ہوگی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ابن زبیرؓ اور بنو امیہ کے مقدر میں لکھ دیا ہے کہ وہ حرم کی بے حرمتی کریں، خدا گواہ ہے، میں کسی صورت میں بھی اس بے حرمتی کے لئے تیار نہیں ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ ابن زبیر سے بیعت کرلو، میں نے ان سے کہا کہ مجھے ان کی خلافت کو تسلیم کرنے میں کیا تامل ہوسکتا ہے، ان کے والد نبی کریم ﷺ کے حواری تھے، ان کی مراد زبیر رضی اللہ عنہ سے تھی، ان کے نانا صاحب غار تھے (اشارہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) ان کی والدہ صاحب نطاقین تھیں، یعنی اسماء رضی اللہ عنہا، ان کی خالہ ام المومنین تھیں، مراد عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی، ان کی پھوپھی نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں، مراد خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھی اور حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی ان کی دادی ہیں، اشارہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس کے علاوہ وہ خود اسلام میں ہمیشہ صاف کردار اور پاک دامن رہے اور قرآن کے عالم ہیں، اور خدا کی

ابْنَ الزُّبَيْرِ

قسم اگر وہ مجھ سے اچھا برتاؤ کریں تو بہر حال ہم ان کے قریب و عزیز ہیں اور اگر وہ ہمارے حاکم ہیں تو ہمارے ہی جیسے ہیں اور شریف ہیں، لیکن انہوں نے تویت اسامہ اور حمید والوں کو ہم پر ترجیح دی ہے، آپ کی مراد مختلف قبائل یعنی بنو اسد، بنو تویت، بنو اسامہ اور بنو اسد سے تھی، ادھر ابن ابی العاص بہت آگے بڑھ چکا ہے اور مسلسل کامیابیاں حاصل کئے جارہا ہے، آپ کی مراد عبد الملک بن مراون سے تھی، لیکن انہوں نے صرف پسپا ہو جانا ہے، یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے۔

(۱۷۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍؓ فَقَالَ اَلاَ تَعْجَبُوْنَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِيْ اَمْرِهٖ هٰذَا فَقُلْتُ لَاُحَاسِبَنَّ نَفْسِيْ لَهٗ مَاحَاسَبْتُهَا لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّلَا لِعُمَرَ وَلَهُمَا كَانَا اَوْلٰى بِكُلِّ خَيْرٍ مِّنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنُ اَخِيْ خَدِيْجَةَ وَابْنُ اُخْتِ عَآئِشَةَؓ فَاِذَا هُوَ يَتَعَلّٰى عَنِّيْ وَلَا يُرِيْدُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ مَاكُنْتُ اَظُنُّ اَنِّيْ اَعْرِضُ هٰذَا مِنْ نَفْسِيْ فَيَدَعُهٗ وَمَآ اُرَاهُ يُرِيْدُ خَيْرًا وَّاِنْ كَانَ لَابُدَّ لَاَنْ يَّرُبَّنِيْ بَنُوْ عَمِّيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّرُبَّنِيْ غَيْرُهُمْ

۱۷۷۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر ابن سعید نے بیان کیا، انہیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا ابن زبیر پر تمہیں حیرت نہیں ہوتی، وہ اب خلافت کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں تو میں نے ارادہ کرلیا کہ (ان کے فضائل بیان کرنے کے لئے) میں اپنے کو وقف کر دوں گا، جو میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لئے بھی نہیں کیا تھا۔ حالانکہ وہ دونوں حضرات ان سے ہر حیثیت سے بہتر تھے (کیونکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل عام طور سے لوگوں کو معلوم نہیں ہیں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل سب کو معلوم تھے) اور میں نے ان کے متعلق کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کی اولاد میں سے ہیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے، خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے بیٹے لیکن (دوسری طرف ان کا معاملہ یہ رہا کہ) وہ مجھ پر اپنی بڑائی جتانا چاہتے ہیں اور مجھے اپنے قریب اور خواص میں نہیں رکھنا چاہتے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ مجھے بھی خود کو ان کے سامنے اس طرح نہ پیش کرنا چاہئے، بہر حال میرا خیال ہے کہ ان کا یہ طرز عمل کچھ بہتر نتائج کا حامل نہیں ہوگا، اگرچہ میرے چچا کی اولاد مجھ پر حاکم ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی دوسرا حاکم بنے۔

باب ۷۰۶. قَوْلِهٖ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَاَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ

۷۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''نیز ان کا جن کی دلجوئی منظور ہے'' مجاہد نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ ان لوگوں کو کچھ دے دلا کر ان کی دلجوائی کرتے تھے۔

(۱۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ بُعِثَ

۱۷۷۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے، انہیں ابن ابی نعم نے اور ان سے ابو سعید

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَّمَهُ بَيْنَ اَرْبَعَةٍ وَّقَالَ اَتَاَلَّفُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَّاعَدَلْتَ فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ مال آیا تو آپ ﷺ نے چار اشخاص میں اسے تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میرا مقصد ان کی دلجوئی ہے اس پر ایک شخص بولا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو دین سے دور ہو جائے گی۔

باب۷۰۷. قَوْلِهِ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ يَلْمِزُوْنَ يَعِيْبُوْنَ وَجُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ

۷۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یہ ایسے ہیں جو صدقات کے باب میں نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں ''یلمزون ای یعیبون جهدهم' جهدهم ای طاقتهم.''

(۱۷۷۹) حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْمُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَآءَ اَبُوْعَقِيْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَّجَآءَ اِنْسَانٌ بِاَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِئَآءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَايَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ الْاٰيَةَ

۱۷۷۹۔ مجھ سے ابو محمد بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں سلیمان نے، انہیں ابو وائل نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں صدقہ کا حکم ہوا تو ہم بوجھ اٹھاتے (اور اس کی مزدوری صدقہ میں دے دیتے) چنانچہ ابو عقیل رضی اللہ عنہ آدھا صاع صدقہ لے کر آئے اور ایک دوسرے صحابی اس سے زیادہ لائے۔ اس پر منافقوں نے کہا کہ اللہ کو اس (یعنی ابو عقیل رضی اللہ عنہ کے صدقہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور اس دوسرے نے تو محض دکھاوے کے لئے صدقہ دیا ہے چنانچہ آیت نازل ہوئی کہ ''یہ ایسے لوگ ہیں جو صدقات کے باب میں نفلی صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور خصوصاً ان لوگوں پر جنہیں بجز ان کی محنت مزدوری کے کچھ نہیں ملتا۔'' آخر آیت تک۔

(۱۷۸۰) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا حَتّٰى يَجِيْئَ بِالْمُدِّ وَاِنَّ لِاَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِأَةَ اَلْفٍ كَاَنَّهٗ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهٖ

۱۷۸۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کہ آپ حضرات سے زائدہ نے حدیث بیان کی تھی کہ ان سے سلیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ صدقہ کی ترغیب دیتے تھے تو آپ کے بعض صحابہ محنت مزدوری کر کے لاتے اور (بڑی مشکل سے) ایک مد کا صدقہ کر سکتے۔ لیکن آج انہیں میں بعض ایسے ہیں جن کے پاس لاکھوں ہے غالباً آپ کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

باب۷۰۸ قوله اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

۷۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آپ ان کے لئے استغفار کریں خواہ ان کے لئے استغفار نہ کریں، اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں گے (جب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا۔'')

(۱۷۸۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ

۱۷۸۱۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ

عَنْ عَبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُاللّٰہِ جَآءَ ابْنُہٗ عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ اَنْ یُّعْطِیَہٗ قَمِیْصَہٗ یُکَفِّنُ فِیْہِ اَبَاہُ فَاَعْطَاہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ وَقَدْ نَھَاکَ رَبُّکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَیَّرَنِی اللّٰہُ فَقَالَ اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَّسَاَزِیْدُہٗ عَلَی السَّبْعِیْنَ قَالَ اِنَّہٗ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ

نے، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) کا انتقال ہوا تو اس کے لڑکے عبیداللہ بن عبداللہ (جو پختہ مسلمان تھے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آنحضور ﷺ اپنی قمیص ان کے والد کے کفن کے لئے عنایت فرمادیں۔ آنحضور ﷺ نے قمیص عنایت فرمائی۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ آنحضور ﷺ نماز جنازہ بھی پڑھا دیں۔ آنحضور ﷺ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بھی آگے بڑھ گئے، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ) آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے جارہے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع بھی فرمادیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے فرمایا ہے کہ ''آپ ان کے لئے استغفار کریں خواہ ان کے لئے استغفار نہ کریں۔ اگر آپ ان کے لئے ستر (۷۰) بار بھی استغفار کریں۔ (جب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا) اس لئے میں ستر (۷۰) مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا) وہ ممکن ہے کہ اللہ زیادہ استغفار کرنے سے معاف کردے) عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، لیکن یہ شخص تو منافق ہے۔ بیان کیا کہ آخر آنحضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ''اور ان سے جو کوئی مرجائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیئے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوجایئے۔''

(۱۷۸۲) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ وَّقَالَ غَیْرُہٗ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنْ عُمَرَؓ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّامَاتَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلٍ دُعِیَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُصَلِّیَ عَلَی ابْنِ اُبَیٍّ وَقَدْ قَالَ یَوْمَ کَذَاوَکَذَا وَکَذَا قَالَ اُعَدِّدُ عَلَیْہِ قَوْلَہٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْعَنِّیْ یَا عُمَرُ فَلَمَّا اَکْثَرْتُ عَلَیْہِ قَالَ اِنِّیْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُّ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرْلَہٗ لَزِدْتُّ

۱۷۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، اور ان کے علاوہ (ابوصالح عبداللہ بن صالح) نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے۔ جب عبداللہ بن ابی بن سلول کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کی نماز پڑھانے کے لئے کہا گیا، جب حضور اکرم ﷺ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں جھپٹ کے آپ کے پاس پہنچا اور عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ) آپ ابن ابی (منافق) کی نماز پڑھانے کے لئے تیار ہوگئے ہیں، حالانکہ اس نے فلاں فلاں دن اس طرح کی باتیں (اسلام کے خلاف) کی تھیں، بیان کیا کہ میں اس کی کہی ہوئی باتیں ایک ایک کر کے پیش کرنے لگا۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے تبسم

عَلَيْهَا قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَتَانِ مِنْ بَرَآءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

فرمایا، عمر! صف میں جا کے کھڑے ہو جاؤ میں نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے (منافقوں کے بارے میں) اختیار دیا گیا ہے اس لئے میں نے (ان کے لئے استغفار کرنے اور ان پر نماز جنازہ پڑھانے ہی کو) پسند کیا، اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ستر(۷۰) مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے سے اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ستر(۷۰) مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے نماز پڑھائی اور واپس تشریف لائے، تھوڑی ہی دیر ابھی ہوئی تھی کہ سورۂ براءۃ کی دو آیتیں نازل ہوئیں، ''اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیئے'' ارشاد ''وھم فاسقون'' تک بیان کیا کہ بعد میں مجھے حضور اکرم ﷺ کے سامنے اپنی اس درجہ جرأت پر خود بھی حیرت ہوئی، اور اللہ اور اس کی رسول بہتر جاننے والے ہیں۔

باب ۷۰۹. قَوْلِهٖ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ

۷۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھئے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو جایئے۔''

(۱۷۸۳) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عَيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهٗ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُكَفِّنَهٗ فِيْهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَاَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهٖ فَقَالَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَّقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ اِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ اَوْ اَخْبَرَنِيْ فَقَالَ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَقَالَ سَاَزِيْدُهٗ عَلٰى سَبْعِيْنَ قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ

۱۷۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے انہیں اپنی قمیص عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اس قمیص سے اسے کفن دیا جائے، پھر آپ ﷺ اس پر نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی، آپ اس پر نماز پڑھنے کے لئے تیار ہو گئے۔ حالانکہ یہ منافق ہے، اللہ تعالیٰ بھی آپ کو ان کے لئے استغفار سے منع کر چکا ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے یا (اس کے بجائے راوی نے) (اخبرنی کہا) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ ان کے لئے استغفار کریں خواہ ان کے لئے استغفار نہ کریں اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں جب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا۔'' آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ستر(۷۰) مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیئے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے

ہو جائے بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ اس حال میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔"

باب ۱۷۱۰. قَوْلِهِ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً ۢبِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

۱۷۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "عنقریب یہ لوگ تمہارے سامنے جب تم ان کے پاس جاؤ گے اللہ کی قسم کھا جائیں گے تا کہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑے رہو، سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑے رہو، بے شک یہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، بدلہ میں اس کے جو کچھ وہ کرتے رہے۔"

(۱۷۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ وَاللّٰهِ مَآ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ بَعْدَ اِذْ هَدٰنِيْ اَعْظَمَ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّآ اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ اِلَى الْفَاسِقِيْنَ

۱۷۸۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا کہ انہوں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکنے کا واقعہ سنا، آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہدایت کے بعد اللہ نے مجھ پر اتنا بڑا اور کوئی انعام نہیں کیا جتنا رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولنے کے بعد ظہور پذیر ہوا تھا (اللہ تعالیٰ کا انعام یہ تھا کہ) مجھے جھوٹ بولنے سے باز رکھا۔ ورنہ میں بھی اسی طرح ہلاک ہو جاتا جس طرح دوسرے جھوٹی معذرتیں بیان کرنے والے ہلاک ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وحی نازل کی تھی کہ "عنقریب یہ لوگ تمہارے سامنے، جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ اللہ کی قسم کھا جائیں گے" الفاسقین تک۔

باب ۱۷۱۱. قَوْلِهِ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۱۷۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا، انہوں نے ملے جلے عمل کئے تھے (کچھ) بھلے اور کچھ برے، توقع ہے کہ اللہ ان پر توجہ کرے، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا ہے۔"

(۱۷۸۵) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَآءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَآ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ فَابْتَعَثَانِيْ فَانْتَهَيْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَآ اَنْتَ رَآءٍ وَشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَآ اَنْتَ رَآءٍ قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْآ اِلَيْنَا

۱۷۸۵۔ ہم سے مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا، رات (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اٹھا کر ایک ایسے شہر میں لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا، وہاں ہمیں ایسے لوگ ملے جن کا آدھا بدن نہایت خوبصورت، اتنا کہ کسی نے ایسا حسن نہ دیکھا ہوگا اور بدن کا دوسرا نصف حصہ نہایت بدصورت تھا اتنا کہ کسی نے ایسی بدصورتی

قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوٓءُ عَنْهُمْ فَسَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَا لِيْ هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا اَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

نہیں دیکھی ہوگی، دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگا آؤ وہ گئے اور نہر میں غوطہ لگا آئے، جب وہ ہمارے پاس دوبارہ واپس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور اب وہ نہایت حسین اور خوبصورت نظر آتے تھے۔ پھر فرشتوں نے مجھ سے کہ یہ ''جنت عدن'' ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، جن لوگوں کو ابھی آپ نے دیکھا کہ جس کا آدھا حصہ خوبصورت تھا اور آدھا بدصورت، تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ کچھ برے عمل بھی کئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا۔

باب ۷۱۲. قَوْلِهٖ مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ

۷۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔''

(۱۷۸۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَاطَالِبِ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ وَّ عَبْدُ ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَمِّ قُلْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَاللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَّعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ يَااَبَاطَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْكَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ

۱۷۸۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوطالب کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی موجود تھے، آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا، چچا! لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجئے، میں اسی کلمہ کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کرلوں گا (آپ کی بخشش کے لئے) اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے۔ ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ حضور اکرم ﷺ نے کہا کہ اب میں آپ کے لئے برابر مغفرت کی دعا مانگتا رہوں گا، جب تک مجھے اس سے روک نہ دیا جائے، تو یہ آیت نازل ہوئی نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ (مشرکین) رشتہ دار ہی ہوں جب ان پر یہ ظاہر ہو چکے کہ وہ (اموات) اہل دوزخ ہیں۔''

باب ۷۱۳. قَوْلِهٖ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَاكَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

۷۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بے شک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی جنہوں نے نبی کا ساتھ تنگی کے وقت میں دیا، اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا، پھر (اللہ نے) ان لوگں پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمادی بے شک وہ ان کے حق میں بڑا شفیق ہے، بڑا رحمت والا ہے۔''

(۱۷۸۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ

۱۷۸۷۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ قَالَ اَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ کَعْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ کَعْبٍ وَّ کَانَ قَآئِدَ کَعْبٍ مِّنْ بَنِیْهِ حِیْنَ عَمِیَ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَعَلَی الثَّلَاثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا قَالَ فِیْٓ اٰخِرِ حَدِیْثِهٖ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْٓ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِکْ بَعْضَ مَالِکَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ

وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عبدالرحمٰن بن کعب نے خبر دی کہا کہ مجھے عبداللہ بن کعب نے خبر دی (ان کے والد) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جب نابینا ہو گئے تھے تو صاحبزادوں میں یہی آپ کو راستے میں ساتھ لے کر چلتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے اس واقعہ کے سلسلے میں سنا جس کے بارے میں آیت "وعلی الثلاثة الذین خلفوا" نازل ہوئی تھی آپ نے آخر میں (حضور اکرم ﷺ سے) عرض کیا کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے کی خوشی میں میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں۔ لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رہنے دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

باب ۱۷۱۴. قَوْلِهٖ وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

۱۷۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، جہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اسی کی طرف کے، پھر اس نے ان پر رحمت سے توجہ فرمائی تا کہ وہ رجوع کرتے رہا کریں، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحمت والا ہے۔"

(۱۷۸۸) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ اَنَّ الزُّهْرِیَّ حَدَّثَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ وَّهُوَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ تِیْبَ عَلَیْهِمْ اَنَّهٗ لَمْ یَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَیْرَ غَزْوَتَیْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَاَجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضُحًی وَّکَانَ کُلَّمَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهٗ اِلَّا ضُحًی وَّکَانَ یَبْدَءُ بِالْمَسْجِدِ فَیَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ وَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کَلَامِیْ وَکَلَامِ صَاحِبَیَّ وَلَمْ یَنْهَ عَنْ

۱۷۸۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن ابی شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن اعین نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کی، کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ ان تین صحابہ میں سے تھے۔ جن کی توبہ قبول کی گئی تھی (آپ نے بیان کیا کہ) دو غزووں، غزوۂ عسرت (یعنی غزوۂ تبوک) اور غزوۂ بدر کے سوا اور کسی غزوے میں کبھی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے نہیں چوکا تھا بیان کیا کہ چاشت کے وقت جب رسول اللہ ﷺ (غزوہ سے واپس تشریف لائے) تو میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا (اور یہی بات آپ کے سامنے بیان کر دی کہ میں بلا کسی عذر کے غزوہ میں شریک نہ ہوا۔) اور آپ کا سفر سے واپس آنے میں معمول یہ تھا کہ چاشت کے

کَلَامِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُتَخَلِّفِیْنَ غَیْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ کَلَامَنَا فَلَبِثْتُ کَذٰلِکَ حَتّٰی طَالَ عَلَیَّ الْاَمْرُ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَهَمُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ یَمُوْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکُوْنَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا یُکَلِّمُنِیْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَوْبَتَنَا عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَقِیَ الثُّلُثُ الْاٰخِرُ مِنَ اللَّیْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِیْ شَانِیْ مَعْنِیَّةً فِیْ اَمْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سَلَمَةَ تِیْبَ عَلٰی کَعْبٍ قَالَتْ اَفَلَا اُرْسِلُ اِلَیْهِ فَاُبَشِّرُهٗ قَالَ اِذًا یَحْطِمُکُمُ النَّاسُ فَیَمْنَعُوْنَکُمُ النَّوْمَ سَآئِرَ اللَّیْلَةِ حَتّٰی اِذَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ اٰذَنَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَکَانَ اِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّهٗ قِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ وَکُنَّا اَیُّهَا الثَّلٰثَةُ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا عَنِ الْاَمْرِ الَّذِیْ قُبِلَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اعْتَذَرُوْا حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذُکِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِیْنَ وَاعْتَذَرُوْا بِالْبَاطِلِ ذُکِرُوْا بِشَرِّ مَا ذُکِرَ بِهٖ اَحَدٌ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَیْهِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ وَسَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُهٗ الْاٰیَةَ

وقت ہی آپ (مدینہ) پہنچتے تھے اور سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے (بہر حال) حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے اور میری طرح عذر بیان کرنے والے دو(۲) اور صحابہؓ سے صحابہ کو بات چیت کرنے سے منع کر دیا، ہمارے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ (جو بظاہر مسلمان تھے) غزوے میں شریک نہیں ہوئے، لیکن آپ نے ان میں سے کسی سے بھی بات چیت کی ممانعت نہیں کی تھی، چنانچہ لوگوں نے ہم سے بات چیت کرنا چھوڑ دیا میں اسی حالت میں ٹھہرا رہا، معاملہ بہت طول پکڑتا جارہا تھا۔ ادھر میری نظر میں سب سے اہم معاملہ یہ تھا کہ اگر کہیں (اس عرصہ میں) میں مر گیا تو حضور اکرم ﷺ مجھ پر نماز جنازہ نہیں پڑھیں گے یا (خدانخواستہ) حضور اکرم ﷺ کی وفات ہو جائے، تو لوگوں کا یہی طرز عمل میرے ساتھ پھر ہمیشہ کے لئے باقی رہ جائے گا، نہ مجھ سے کوئی گفتگو کرے گا اور نہ مجھ پر نماز جنازہ پڑھے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ حضور اکرم ﷺ پر اس وقت نازل کی جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا تھا، حضور اکرم ﷺ اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے ساتھ احسان و کرم کا تھا اور وہ میری مدد کیا کرتی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہوگئی۔ انہوں نے عرض کی پھر میں ان کے یہاں کسی کو بھیج کر یہ خوشخبری کیوں نہ پہنچوا دوں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ خبر سنتے ہی لوگ جمع ہو جائیں گے اور ساری رات تمہیں سونے نہیں دیں گے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بتایا کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔ آنحضور ﷺ نے جب یہ خوشخبری سنائی تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک منور اور روشن ہو گیا، جیسے چاند کا ٹکڑا ہو، اور (غزوہ میں نہ شریک ہونے والے دوسرے افراد سے) جنہوں نے معذرت کی تھی اور ان کی معذرت قبول بھی ہوگئی تھی، ہم تین صحابہ کا معاملہ بالکل مختلف تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول ہونے کے متعلق وحی نازل کی، لیکن جب ان دوسرے غزوہ میں شریک نہ ہونے والے افراد کا ذکر کیا، جنہوں نے حضور ﷺ کے سامنے جھوٹ بولا تھا اور بے بنیاد معذرت کی تھی تو اس درجہ برائی کے ساتھ کیا کہ کسی کا بھی اتنی برائی کے ساتھ ذکر نہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''یہ لوگ تمہارے سب کے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ آپ کہہ

دیجئے کہ بہانے نہ بناؤ۔ ہم ہرگز تمہاری بات نہ مانیں گے! بے شک ہم کو اللہ تمہاری خبر دے چکا ہے اور عنقریب اللہ اور اس کا رسول ﷺ تمہارا عمل دیکھ لیں گے۔'' آخر آیت تک۔

باب۷۱۵. قَوْلِهِ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

۷۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور راستبازوں کے ساتھ رہا کرو۔''

(۱۷۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ اَحْسَنَ مِمَّآ اَبْلَانِيْ مَاتَعَمَّدْتُّ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَّاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى قَوْلِهِ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

۱۷۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اور ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے، آپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر چلتے تھے (جب وہ نابینا ہو گئے تھے) بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ غزوہ تبوک میں اپنی عدم شرکت کا واقعہ بیان کر رہے تھے (فرمایا) خدا گواہ ہی، سچ بولنے کا جتنا عمدہ پھل اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا، کسی کو نہ دیا ہوگا۔ جب سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے میں نے اس واقعہ میں سچی بات کہی تھی، اس وقت سے آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا، اور اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر یہ آیت نازل کی تھی کہ ''بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین وانصار پر رحمت کے توجہ فرمائی'' آیت مع الصادقین تک۔

باب۷۱۶. قَوْلِهِ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ مِنَ الرَّاْفَةِ

۷۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بے شک تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ہیں، تمہاری ہی جنس میں سے جو چیز تمہیں مضرت پہنچاتی ہے انہیں بہت گراں گذرتی ہی، تمہاری (بھلائی) کے حریص ہیں، ایمان والوں کے حق میں بڑے ہی شفیق ہیں، مہربان ہیں۔'' (رؤوف رأفتہ) سے مشتق ہے۔

(۱۷۹۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَّكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهٗ عُمَرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍؓ اَنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنْ تَجْمَعُوْهُ وَاِنِّيْ لَاَرٰى اَنْ تَجْمَعَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍؓ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ

۱۷۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سباق نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے (آپ کاتب وحی تھے) بیان کیا کہ جنگ یمامہ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا، ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، آپ نے مجھ سے فرمایا۔ عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت زیادہ مسلمان شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ (کفار کے ساتھ) لڑائیوں میں یونہی قرآن کے علماء اور قاری شہید ہوں گے اور اس طرح قرآن کا علم ضائع ہوگا، اب تو ایک ہی صورت ہے کہ آپ حضرات قرآن کی تدوین کر لیں اور میرا خیال ہے کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ فِيْهِ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِيْ وَرَاَيْتُ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعُمَرُ عِنْدَهٗ جَالِسٌ لَّا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ وَّلَا نَتَّهِمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَ اللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ اَزَلْ اُرَاجِعُهٗ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ اللّٰهُ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ اٰيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهُمَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ اِلٰى اٰخِرِهِمَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِيْ جُمِعَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّقَالَ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَقَالَ مُوْسٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ مَّعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ وَتَابَعَهٗ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ اَبُوْثَابِتٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَقَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ اَوْاَبِيْ خُزَيْمَةَ

آپ اس کام کے لئے زیادہ مناسب رہیں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پر میں نے عمرؓ سے کہا، ایسا کام میں کس طرح کر سکتا ہوں جو خود رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تھا (یعنی قرآن مجید کی تدوین و ترتیب) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم یہ تو محض ایک نیک کام ہے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس معاملہ پر گفتگو کرتے رہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا اور میری بھی رائے وہی ہوگئی جو عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ وہیں خاموش بیٹھے ہوئے تھے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم جوان اور سمجھ دار ہو۔ ہمیں تم پر کسی قسم کا شبہ بھی نہیں اور تم حضور اکرم ﷺ کی وحی لکھا بھی کرتے تھے اس لئے تم ہی قرآن مجید (کے مخطوطے) تلاش کر کے انہیں (لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق جمع کردو۔ خدا گواہ ہے کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے کوئی پہاڑ اٹھا کے لے جانے کے لئے کہتے تو یہ میرے لئے اتنا گراں نہیں تھا جتنا قرآن کی جمع و ترتیب کا حکم! میں نے عرض کی کہ آپ حضرات ایک ایسے کام کے کرنے پر کس طرح آمادہ ہوگئے، جسے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تھا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ ایک نیک کام ہے پھر میں ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اسی طرح شرح صدر عطا فرمایا جس طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ میں اٹھا اور میں نے کھال ہڈی اور کھجور کی شاخوں سے (جن پر قرآن مجید لکھا ہوا تھا، اس دور رواج کے مطابق) قرآن مجید کو جمع کرنا شروع کیا اور لوگوں کے (جو قرآن کے حافظ تھے) حافظہ سے بھی مدد لی اور سورۂ توبہ کی دو آیتیں خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے ملیں، ان کے علاوہ کسی کے پاس (یہ دو۲ سورتیں لکھی ہوئی صورت میں) مجھے نہیں ملی تھی، (وہ آیتیں یہ تھیں) "لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم" آخر تک (ترجمہ اوپر گذر چکا) پھر مصحف جس میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔ آپ کی وفات کے بعد عمرؓ کے پاس محفوظ رہا پھر آپ کی وفات کے بعد آپ کی صاحبزادی، (ام المؤمنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہا۔ اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر اور لیث نے کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد

نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن شہاب نے اور کہا کہ (سورۂ براءۃ کی مذکورہ دو آیتیں ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس (تھیں، بجائے خزیمہ رضی اللہ عنہ کے) اس روایت کی متابعت یعقوب بن ابراہیم نے کی، ان سے ان کے والد نے ''اور ابوثابت نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی اور کہا کہ خزیمہ کے پاس یا ابوخزیمہ کے پاس (شک کے ساتھ)۔''

سُوْرَۃُ یُوْنُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَنَبَتَ بِالْمَآءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ

باب۷۱۷. قَالُوا اتَّخَذَاللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَه' هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ اٰيَاتُ يَعْنِيْ هٰذِهٖ اَعْلَامُ الْقُرْاٰنِ وَ مِثْلُه' حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ اَلْمَعْنٰى بِكُمْ دَعْوٰا هُمْ دُعَآؤُ هُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُه' فَاتَّبَعَهُمْ وَاَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدْوًامِنَ الْعُدْوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَا لَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْاِنْسَانِ لِوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ اِذَاغَضِبَ اَللّٰهُمَّ لَاتُبَارِكْ فِيْهِ وَالْعَنْهُ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ لَاُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَاَمَاتَه' لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى مِثْلُهَا حُسْنٰى وَزِيَادَةٌ مَّغْفِرَةٌ وَقَالَ غَيْرُه' النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِهٖ الْكِبْرِيَآءُ الْمُلْكُ

سورۂ یونس

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''فاختلط'' کا مفہوم یہ ہے کہ پانی سے ہر طرح نباتات اگ آئے۔

۷۱۷۔ کہتے ہیں کہ اللہ نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے، سبحان اللہ! ''بے نیاز ہے وہ'' زید بن اسلم نے بیان کیا کہ ''ان لھم قدم صدق'' سے محمد ﷺ کی طرف اشارہ ہے اور مجاہد نے بیان کیا کہ اس سے مراد خیر ہے۔ ''تلک آیات'' یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی طرح اس آیت میں ہے ''حتیٰ اذا کنتم فی الفلک وجرین بھم'' یعنی بکم ''دعواھم'' ای دعائھم۔ ''احیط بھم'' یعنی ہلاکت و بربادی کے قریب آ گئے، جیسے ''احاطت بہ خطیئۃ'' فاتبعھم اور اتبعھم کے ایک معنی ہیں۔ ''عدو'' عدوان سے ہے۔ آیت ''یعجل اللّٰہ للناس الشر استعجالھم بالخیر'' کے متعلق مجاہد نے فرمایا کہ اس سے مراد غصہ کے وقت آدمی کا اپنی اولاد اور اپنے مال کے متعلق یہ کہنا ہے کہ اے اللہ! اس میں برکت نہ فرما اور اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے تو (بعض اوقات ان کی یہ بددعا نہیں لگتی) کیونکہ ان کی تقدیر کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا اور (بعض اوقات) جن پر بددعا کی جاتی ہے۔ وہ ہلاکت و برباد ہو جاتے ہیں ''للذین احسنوا الحسنیٰ'' ای مثلھا ''زیادۃ'' ای مغفرۃ ان کے غیر (یعنی ابوقتادہ) نے فرمایا کہ مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ ''الکبریاء'' ای الملک.

باب۷۱۸. قَوْلِهٖ وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُه' بَغْيًا وَّعَدْوًا حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّه' لَآاِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ

۷۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم و زیادتی (کے ارادہ) سے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو بولا، میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا

بَنُوٓا اِسۡرَآئِيۡلَ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ نُنَجِّيۡکَ نُلۡقِيۡکَ عَلٰى نَجۡوَةٍ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَهُوَ النَّشۡرُ الۡمَكَانُ الۡمُرۡتَفِعُ

نہیں بجز اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلموں میں (داخل ہوتا) ہوں "ننجیک ای نلقیک علی نجوۃ من الارض" نجوۃ "بمعنی النشر و ہو المکان المرتفع."

(۱۷۹۱) حَدَّثَنِيۡ مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنۡدَرُ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ اَبِيۡ بِشۡرٍ عَنۡ سَعِيۡدِ بۡنِ جُبَيۡرٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ الۡمَدِيۡنَةَ وَالۡيَهُوۡدُ تَصُوۡمُ عَاشُوۡرَآءَ فَقَالُوۡا هٰذَا يَوۡمٌ ظَهَرَ فِيۡهِ مُوۡسٰى عَلٰى فِرۡعَوۡنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لِاَصۡحَابِهٖ اَنۡتُمۡ اَحَقُّ بِمُوۡسٰى مِنۡهُمۡ فَصُوۡمُوۡا

۱۷۹۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہود عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے انہوں نے بتایا کہ اس دن موسیٰ علیہ السلام، فرعون پر غالب آئے تھے، اس پر آنحضور ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہم ان سے زیادہ مستحق ہیں، اس لئے تم بھی روزہ رکھو۔

سُوۡرَةُ هُوۡدٍ

سورۂ ہود

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَقَالَ اَبُوۡمَيۡسَرَةَ الۡاَوَّاهُ الرَّحِيۡمُ بِالۡحَبۡشَةِ وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ بَادِيَ الرَّاۡيِ مَاظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الۡجُوۡدِيُّ جَبَلٌ بِالۡجَزِيۡرَةِ وَقَالَ الۡحَسَنُ اِنَّكَ لَاَنۡتَ الۡحَلِيۡمُ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ بِهٖ وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍؓ اَقۡلِعِيۡ اَمۡسِكِيۡ عَصِيۡبٌ شَدِيۡدٌ لَاجَرَمَ بَلٰى وَفَارَ التَّنُّوۡرُ نَبَعَ الۡمَآءُ وَقَالَ عِكۡرِمَةُ وَجۡهُ الۡاَرۡضِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور ابو میسرہ نے بیان کیا کہ 'اواہ' حبشہ کی زبان میں رحیم کے معنی میں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بادی الرای یعنی جو بغیر غور و فکر کے معلوم ہو جائے، مجاہد نے فرمایا کہ 'الجودی' جزیرہ کا ایک پہاڑ ہے، حسن نے فرمایا کہ "انک لانت الحلیم" (جی ہاں۔ آپ بڑے بردبار ہیں) کفار استہزاء کے طور پر کہا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اقلعی" ای امسکی، "عصیب" ای شدید. "لا جرم" ای بلی "وفار التنور" ای نبع الماء اور عکرمہ نے فرمایا کہ (تنور سے مراد) روئے زمین ہے۔

باب ۱۷۹. اَلَاۤ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ اَلَا حِيۡنَ يَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِيَابَهُمۡ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ وَقَالَ غَيۡرُهٗ وَحَاقَ نَزَلَ يَحِيۡقُ يَنۡزِلُ يَؤُسٌ فَعُوۡلٌ مِنۡ يَئِسۡتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبۡتَئِسۡ تَحۡزَنۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ شَكٌّ وَّامۡتِرَآءٌ فِي الۡحَقِّ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ مِنَ اللّٰهِ اِنِ اسۡتَطَاعُوۡا

۱۷۹۔ سنو، سنو وہ لوگ اپنے سینوں کو دہرا کئے دیتے ہیں تا کہ اپنی باتیں اللہ سے چھپا سکیں، سنو، سنو! وہ لوگ جس وقت اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں (اس وقت بھی) وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں، بے شک وہ (ان کے) دلوں کے اندر (کی باتوں) سے خوب واقف ہے۔" ان کے غیر نے کہا کہ 'حاق' بمعنی نزل ہے۔ یحیق ای ینزل. "یؤس" یئست سے فعول کے وزن پر ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ تبتس ای تحزن. "یثنون صدورھم." یعنی حق کے بارے میں شک و امتراء۔ "لیستخفوا منہ" ای من اللہ ان استطاعوا

(۱۷۹۲) حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍؓ يَقْرَأُ اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنَوْنِیْ صُدُوْرُ هُمْ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ اُنَاسٌ كَانُوْا يَسْتَحْيُوْنَ اَنْ يَّتَخَلَّوْا فَيُفْضُوْآ اِلَى السَّمَآءِ وَاَنْ يُّجَامِعُوْا نِسَآءَ هُمْ فَيُفْضُوْآ اِلَى السَّمَآءِ فَنَزَلَ ذٰلِكَ فِيْهِمْ

۱۷۹۲۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے بیان کیا، انہیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ آیت کی قرأت اس طرح کرتے تھے "الا انهم يثنونى صدورهم" میں نے ان سے آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ اس میں حیا محسوس کرتے تھے کہ کھلی ہوئی جگہ میں خلاء کے لئے بیٹھیں یا کھلی ہوئی جگہ میں اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کریں، تو آیت انہیں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۱۷۹۳) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَرَأَ اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنَوْنِیْ صُدُوْرُهُمْ قُلْتُ يَااَبَاالْعَبَّاسِ مَاتَثْنَوْنِیْ صُدُوْرُ هُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَاَتَهٗ فَيَسْتَحِی اَوْيَتَخَلّٰى فَيَسْتَحِیْ فَنَزَلَتْ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَ هُمْ

۱۷۹۳۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے، انہیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس طرح قرأت کرتے تھے۔ "الا انهم يثنونى صدورهم" (آیت کا ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا ہے) میں نے پوچھا، اے ابوالعباس! "يثنونى صدورهم" کا کیا مفہوم ہے۔ فرمایا کہ کچھ لوگ اپنی بیوی سے ہم بستری کرتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے اور خلاء کے لئے بیٹھتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے۔ انہیں کے باری میں یہ آیت نازل ہوئی کہ "الا انهم يثنون صدورهم."

(۱۷۹۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَلَااِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَ هُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَاحِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ يَسْتَغْشُوْنَ يُغَطُّوْنَ رُءُ وْسَهُمْ سِیْٓءَ بِهِمْ سَآءَ ظَنُّهٗ بِقَوْمِهٖ وَضَاقَ بِهِمْ بِاَضْيَافِهٖ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ اُنِيْبُ اَرْجِعُ

۱۷۹۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کی قرأت اس طرح کی تھی "الا انهم يثنون صدورهم. يستخفوا منه الاحين يستغشون ثيابهم" اور عمرو بن دینار کے علاوہ نے بیان کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ "يستغشون" یعنی اپنے سر چھپا لیتے تھے۔ "سیئ بہم" یعنی اپنی قوم سے وہ بدگمان ہو گئے تھے۔ "ضاق بہم" یعنی اپنے مہمانوں کے بارے میں (وہ تنگ ہو گئے تھے کہ ان کی قوم انہیں بھی پریشان کرے گی۔) "بقطع من الليل" یعنی کچھ حصہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ "انیب" ارجع کے معنی میں ہے۔

باب ۷۲۰۔ قَوْلِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ

۷۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اس کا عرش (حکومت) پانی پر تھا۔"

(۱۷۹۵) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

۱۷۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا

اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُاللّٰهِ مَلْاٰى لَاتَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّآءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ اَرَاَيْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَافِيْ يَدِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهٗ اَىْ اَصَبْتُهٗ وَمِنْهُ يَعْرُوْهُ وَاعْتَرَانِىْ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا اَىْ فِىْ مِلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ عَنِيْدٌ وَّعَنُوْدٌ وَّعَانِدٌ وَّاحِدٌ هُوَ تَاكِيْدُ التَّجَبُّرِ اسْتَعْمَرَكُمْ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِىَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهٗ نَكِرَهُمْ وَاَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِيْدٌ مُجِيْدٌ كَاَنَّهٗ فَعِيْلٌ مِّنْ مَّاجِدٍ مَّحْمُوْدٌ مِنْ حُمِدَ سِجِّيْلٌ الشَّدِيْدُ الْكَبِيْرُ سِجِّيْلٌ وَّ سِجِّيْنٌ وَّاللَّامُ وَالنُّوْنُ اُخْتَانِ وَقَالَ تَمِيْمُ بْنُ مُقْبِلٍ

وَرَجْلَةٍ يَّضْرِبُوْنَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصٰى بِهِ الْاَبْطَالُ سِجِّيْنًا

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ لِاَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَّمِثْلُهٗ وَاسْاَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْاَلِ الْعِيْرَ يَعْنِىْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيْرِوَرَآءَ كُمْ ظِهْرِيًّا يَقُوْلُ لَمْ تَلْتَفِتُوْا اِلَيْهِ وَيُقَالُ اِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهٗ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِىْ وَجَعَلْتَنِىْ ظِهْرِيًّا وَّالظِّهْرِىُّ هٰهُنَا اَنْ تَاْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً اَوْوِعَآءً تَسْتَظْهِرُ بِهٖ اَرَاذِلُنَا سُقَّاطُنَا اِجْرَامِىْ هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ اَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ جَرَمْتُ اَلْفُلْكَ وَالْفَلَكُ وَاحِدٌ وَّهِىَ السَّفِيْنَةُ وَالسُّفُنُ مُجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَهُوَ مَصْدَرُ اَجْرَيْتُ وَاَرْسَيْتُ حَبَسْتُ وَ يُقْرَاُ مُرْسَاهَا مِنْ رَّسَتْ هِىَ وَمَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ هِىَ وَمَجْرِيْهَا وَمُرْسِيْهَا مَنْ فُعِلَ بِهَا الرَّاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ

ہے کہ (میری راہ میں) خرچ کرو تو میں بھی تمہیں دوں گا اور فرمایا، اللہ کا خزانہ بھرا ہوا ہے رات اور دن کے مسلسل خرچ اس میں کمی پیدا نہیں کر سکتے اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مسلسل خرچ کئے جا رہا ہے۔ لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس کا عرش حکومت پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے۔ ''اعتراک'' عرویۃ سے افتعال کے باب سے ہے، ''ای اصبتة'' اسی سے یعروہ اور اعترانی آتا ہے۔ ''اخذبنا صيتها'' ای فی ملکه وسلطانه، عنید عنود اور عاند ہم معنی ہیں اور کبر و بڑائی کے لئے مبالغہ کے طور پر اس کا استعمال ہوتا ہے ''استعمرکم'' ای جعلکم عمارا بولتے ہیں ''اعمرته الدار فهی عمری'' یعنی اعمرت العمری کے لئے۔) اس کی ملکیت میں دے دیا۔ نکرھم، انکرھم، اور استنکرھم ایک معنی میں ہے۔ ''حمید مجید'' مجید، ماجد سے فعیل کے وزن پر ہے (اور حمید یعنی) محمود، حمد سے۔ ''سجیل'' یعنی سخت اور بڑا۔ سجیل اور سجین (ہم معنی ہیں) لام اور نون میں بہت قرابت ربط ہے تمیم بن مقبل کا شعر ہے:

''ورجلة يضربون البيض ضاحية
ضرباً تواصیٰ به الابطال سجيناً''

''اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا'' یعنی مدین والوں کی طرف، کیونکہ مدین ایک شہر تھا، اسی طرح ''واسأل القرية'' واسأل العير ہے یعنی اہل قریہ اور اہل عیر۔ ''وراء کم ظهريا'' یعنی شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ کے حکم کی کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری نہ کرے تو کہتے ہیں ظہرت بحاجتی یا جعلتنی ظہریا اور ''ظہری'' اس موقعہ پر اس مفہوم کے لئے آیا ہے کہ کوئی اپنے ساتھ جانور یا برتن رکھے تا کہ (ضرورت کے وقت) اس سے کام لے۔ ''اراذلنا'' ای سقاطنا ''اجرامی'' اجرمت کا مصدر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جرمت کا ہے۔ ''الفلک اور الفلک ایک ہیں'' (واحد میں) بمعنی سفینہ (کشتی) اور (جمع میں) بمعنی سفن۔ ''مجراها'' ای مدفعها، یہ اجریت کا مصدر ہے۔ اور ارسیت ای جلست، اور ''مرسٰها'' رست السفینۃ سے مشتق ہے، اور ''مجراھا'' جرت السفینۃ سے مشتق ہے، نیز اس کی قرأت'' مجریها و مرسیها کی گئی ہے، فعل بها سے۔

"الراسیات" ای ثابتات.

باب ۷۲۱. قَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ واحدُ الاَشهَادِ شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَّ اَصْحَابٍ

۷۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں، جنہوں نے اپنے پروردگار کی نسبت جھوٹ باتیں لگائی تھیں، سنو، سنو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر" اشہاد کا واحد شاہد ہے، جیسے صاحب اور اصحاب۔

(۱۷۹۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَّ هِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوْفُ اِذْعَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَوْقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَّبِّهٖ وَقَالَ هِشَامٌ يَدْنُوا الْمُؤْمِنُ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا يَقُوْلُ اَعْرِفُ يَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُوْلُ سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا وَاَغْفِرُ هَالَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطْوٰى صَحِيْفَةُ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ اَوِالْكُفَّارُ فَيُنَادٰى عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ

۱۷۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید اور ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے صفوان بن محرز نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور پوچھا اے عبدالرحمٰن! یا یہ کہا کہ اے ابن عمر! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کے متعلق کچھ سنا ہے (جو اللہ اور مومنین کے درمیان قیامت کے دن ہوگی) آپ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مؤمن اپنے رب سے اتنا قریب ہو جائے گا۔ اور ہشام نے یدنوا المؤمن (بجائے یدنی المؤمن کے) بیان کیا (مفہوم ایک ہے۔) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا ہاتھ رکھے گا (یعنی رحمت سے توجہ فرمائے گا) اور اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا کہ فلاں گناہ تمہیں یاد ہے؟ بندہ عرض کرے گا، یاد ہے، میرے رب! مجھے یاد ہے، دو مرتبہ اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج بھی تمہاری مغفرت کروں گا۔ پھر اسے اس کے حسنات کا صحیفہ دیا جائے گا لیکن دوسرے لوگ یا (یہ کہا کہ) کفار تو ان کے متعلق بھرے مجمع میں اعلان کیا جائے گا کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نسبت جھوٹ باتیں لگائی تھیں اور شیبان نے بیان کیا ان سے قتادہ نے کہ ہم سے صفوان نے حدیث بیان کی۔

باب ۷۲۲. قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَالْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ الْعَوْنُ الْمُعِيْنُ رَفَدْتُهٗ اَعَنْتُهٗ تَرْكَنُوْا تَمِيْلُوْا فَلَوْلَا كَانَ فَهَلَّا كَانَ اُتْرِفُوْا اُهْلِكُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ صَوْتٌ شَدِيْدٌ وَّصَوْتٌ ضَعِيْفٌ

۷۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو آپ اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے ہیں، بے شک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے، بڑی سخت ہے۔" "الرفد المرفود" ای العون المعین، رفدته ای اعنته. "ترکنوا" ای تمیلوا. "فلو لاکان" ای فهلا کان. "اترفوا" ای اهلکوا. ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "زفیر وشهیق" یعنی تیز آواز اور ہلکی آواز۔

(۱۷۹۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا

۱۷۹۷۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے

اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰىؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِىْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَآ اَخَذَه' لَمْ يُفْلِتْه' قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَه' اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ

خبر دی، ان سے برید بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والے کو مہلت دیتا رہتا ہے۔ لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے آیت کی تلاوت کی۔ ''اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے، جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے ہیں، بے شک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے۔ بڑی سخت ہے۔''

باب ۷۲۳. قَوْلِهٖ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَىِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ وَزُلَفًا سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ وَّ مِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَّاَمَّا زُلْفٰى فَمَصْدَرٌ مِّنَ الْقُرْبٰى اِزْدَلَفُوْا اجْتَمَعُوْا وَ اَزْلَفْنَا جَمَعْنَا

۷۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بے شک نیکیاں مٹا دیتی ہیں بدیوں کو، یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔'' ''زلفا'' یعنی ایک وقفہ کے بعد دوسرا وقفہ، اسی سے مزدلفہ ہے۔ الزلف یعنی ایک منزل کے بعد دوسری منزل، اور زلفیٰ مصدر ہے بمعنی القربیٰ ازدلفوا ای اجتمعوا، ازلفنا ای جمعنا.

(۱۷۹۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ هُوَا بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِىُّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلاً اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَه' فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَىِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ قَالَ الرَّجُلُ اِلَىَّ هٰذِهٖ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِىْ

۱۷۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی آپ زریع کے صاحبزادے ہیں، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے کسی (اجنبیہ) عورت کا بوسہ لے لیا، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اپنی اس لغزش کا ذکر کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آپ نماز کی پابندی رکھئے، دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بے شک نیکیاں مٹا دیتی ہیں بدیوں کو، یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے'' ان صاحب نے عرض کی، کیا یہ آیت صرف میرے ہی لئے ہے (کہ نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہے)؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ہر فرد کے لئے ہے جو اس پر عمل کرے۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَاً اَلْاُتْرُجُّ قَالَ فُضَيْلٌ اَلْاُتْرُجُّ بِالْحَبْشِيَّةِ مُتْكاً وقال ابن عيينة عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَاً كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ

سورۂ یوسف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور فضیل نے کہا، ان سے حصین نے اور ان سے مجاہد نے کہ، متکاء لیموں کو کہتے ہیں، فضیل نے کہا کہ لیموں کو حبشی زبان میں ''متکا'' کہتے ہیں۔ اور ابن عیینہ نے ایک صاحب کے واسطہ سے اور انہوں نے مجاہد

بِالسِّكِّينِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَذُوْ عِلْمٍ عَامِلٌ بِمَا عَمِلَ
وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صُوَاعٌ مَّكُوْكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِيْ
يَلْتَقِيْ طَرَفَاهُ كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْاَعَاجِمُ وَ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ تُفَنِّدُوْنَ تَجْهَلُوْنَ وَقَالَ غَيْرُهٗ غَيَابَةٌ كُلُّ شَيْءٍ
غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ وَّالْجُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِيْ
لَمْ تُطْوَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا بِمُصَدِّقٍ اَشُدَّهٗ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَ فِي
النُّقْصَانِ يُقَالُ بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغُوْآ اَشُدَّ هُمْ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ وَاحِدُهَا شَدٌّ وَالْمُتَّكَأُ مَااتَّكَأْتَ عَلَيْهِ
لِشَرَابٍ اَوْلِحَدِيْثٍ اَوْلِطَعَامٍ وَّاَبْطَلَ الَّذِيْ قَالَ
اَلْاُتْرُجُّ وَلَيْسَ فِيْ كَلَامِ الْعَرَابِ الْاُتْرُجُّ فَلَمَّا
احْتُجَّ عَلَيْهِمْ بِاَنَّهُ الْمُتَّكَأُ مِنْ نَمَارِقَ فَرُّوْآ اِلَى
شَرٍّ مِّنْهُ فَقَالُوْآ اِنَّمَا هُوَ الْمُتْكُ سَاكِنَةَ التَّآءِ وَ
وَاِنَّمَا الْمُتْكُ طَرَفُ الْبَظْرِ وَمِنْ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهَا
مَتْكَآءُ وَابْنُ الْمَتْكَآءِ فَاِنْ كَانَ ثَمَّ اُتْرُجٌّ فَاِنَّهٗ بَعْدَ
الْمُتَّكَا شَغَفَهَا يُقَالُ بَلَغَ شِغَافَهَا وَهُوَ غِلَافُ قَلْبِهَا
وَاَمَّا شَعَفَهَا فَمِنَ الْمَشْعُوْفِ اَصْبُ اَمِيْلُ اَضْغَاثُ
اَحْلَامٍ مَالَا تَاْوِيْلَ لَهٗ وَالضِّغْثُ مِلْءُ الْيَدِمِنْ
حَشِيْشٍ وَّمَا اَشْبَهَهٗ وَ مِنْهُ وَ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا لَّا
مِنْ قَوْلِهٖ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَّاحِدُهَا ضِغْثٌ نَمِيْرٌ مِنَ
الْمِيْرَةِ وَتَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ مَّايَحْمِلُ بَعِيْرٌ اٰوٰى اِلَيْهِ
ضَمَّ اِلَيْهِ السِّقَايَةَ مِكْيَالٌ تَفْتَأُ لَاتَزَالُ اسْتَيْاَسُوْا
يَئِسُوْا لَاتَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَآءُ
خَلَصُوْا نَجِيًّا اعْتَزَلُوْا نَجِيًّا وَّالْجَمِيْعُ اَنْجِيَةٌ
يَتَنَاجَوْنَ الْوَاحِدُ نَجِيٌّ وَّالْاِثْنَانِ وَالْجَمْعِ نَجِيٌّ
وَّاَنْجِيَةٌ حَرَضًا مُحْرَضًا يُذِيْبُكَ الْهَمُّ تَحَسَّسُوْا
تَخَبَّرُوْا مُزْجَاةٌ قَلِيْلَةٌ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ
عَآمَّلة مُجَلِّلَةٌ

کے واسطہ سے بیان کیا کہ ''متکا'' ہراس چیز کو کہیں گے جسے چھری سے
کاٹا جاسکتا ہو۔اورقتادہ نے فرمایا کہ ''لذو علم'' یعنی وہ شخص جو اپنے علم کے
مطابق عمل بھی کرتا ہو۔اورابن جبیر نے فرمایا کہ ''صواع'' مکوک فارسی
(ایک پیانہ) کو کہتے ہیں اس کا اوپر کا حصہ تنگ ہوتا ہے،اوراہل عجم اس
میں شراب پیتے تھے،ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''تفند ون'' ای
تجہلون،اوران کے غیر نے فرمایا کہ ''غیابة'' ہراس چیز کو کہتے ہیں جو تم
سے کسی چیز کو چھپادے،ایسی چیز غیابة کہلائے گی۔''الجب'' اس کنویں کو
کہتے ہیں جس کے مینڈ یر نہ ہو''بمؤمن لنا'' ای بمصدق۔''اشدہ'' یعنی
انحطاط سے پہلے کی عمر،بولتے ہیں ''بلغ اشدہ''،''اوربلغوا اشدھم'' بعض
حضرات نے کہا ہے کہ اس کا واحد شد ہے اور ''متکا'' (جمہور کی قرأت
کے مطابق) وہ چیز جس پر پیتے وقت یا کھاتے یا بات کرتے وقت ٹیک
لگائیں۔اس طرح جن لوگوں نے ''متکا'' (ہمزہ کے بغیر) کو لیموں کے
معنی میں بتایا تھا ان کے قول کو غلط قرار دیا ہے،یہ لفظ کلام عرب میں اس
معنی میں استعمال بھی نہیں ہوتا۔پھر جب ان لوگوں کے خلاف یہ دلیل
پیش کی کہ متکا ''تو گدے کو کہتے ہیں،تو وہ پہلے سے بھی غلط معنی اس کے
بیان کرنے لگے اور کہا کہ یہ لفظ ''متک'' ہے،تا کہ سکون کے ساتھ یعنی
عورت کی شرم گاہ،اوراسی وجہ سے عورت کو متکا اور ابن المتکا کہتے ہیں،
جی ہاں،اگروہاں (زلیخا کی مجلس میں) لیموں رہا ہوگا تو وہ ٹیک لگا کے ہی
(کھایا گیا ہوگا) ''شغفہا'' کہتے ہیں بلغ شغا فہا یعنی غلاف قلبہا،اور
(ایک قرأت میں) شعفہا مشعوف سے ہے ''اصب ای امیل.''
''اضغاث احلام'' یعنی جس خواب کی کوئی تعبیر نہ ہو،اور ''ضغث''
گھاس پھوس سے ہاتھ بھر لینے کو کہتے ہیں۔''خذ بیدک ضغثا'' اسی سے
ہے،اضغاث احلام سے نہیں ہے اضغاث کا واحد ضغث ہے
''نمیر'' میرة سے مشتق ہے ''نزداد کیل بعیر'' یعنی جتنا اونٹ اٹھا سکتا
ہو۔''آوی الیه'' ای ضم الیه.''السقایة'' ایک پیمانہ ہے۔
''استیأ سوا'' یعنی یئسوا۔اور ''لاتائیسوا من روح اللّٰہ'' کامفہوم ہے
امید (رحمت خداوندی کی)۔''خلصوانجیا'' ای اعتزلوانجیا''
جمع انجیه ہے۔واحد نجی اور تثنیہ اور جمع نجی ہے اور انجیه بھی ''حرضا''
ای محرضا یعنی غم آپ کو گھلا دے گا۔''تحسسوا'' ای تخبروا
مزجاة ای قلیلة'' غاشية من عذاب اللّٰہ یعنی ایسی سزا جو عام ہو

اور سب ہی کے لئے ہو۔

باب ۷۲۴. قَوْلِهٖ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحَاقَ

۷۲۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنا انعام تمہارے اوپر اور اولاد یعقوب پر پورا کرے گا جیسا کہ وہ اسے اس سے قبل پورا کر چکا ہے تمہارے دادا، پردادا ابراہیم اور اسحاق پر۔"

(۱۷۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيْمُ بْنُ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

۱۷۹۹۔ ہم نے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم تھے علیہم السلام والصلوٰۃ۔

باب ۷۲۵. قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ

۷۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصہ) میں نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کے لئے۔"

(۱۸۰۰) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْئَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَابَعَهٗ اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ

۱۸۰۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں عبید اللہ نے انہیں سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ انسانوں میں کون سب سے زیادہ شریف ہے تو آپ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر سب سے زیادہ شریف یوسف علیہ السلام ہیں نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا یہ بھی مقصد نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اچھا، عرب کے خانوادوں کے متعلق تم معلوم کرنا چاہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی، جی ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، جاہلیت میں جو لوگ شریف و کریم سمجھے جاتے تھے، اسلام لانے کے بعد بھی وہ شریف ہیں، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں حاصل ہو جائے، اس روایت کی متابعت ابو اسامہ نے عبید اللہ کے واسطہ سے کی۔

باب ۷۲۶. قَوْلِهٖ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ

۷۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یعقوب نے کہا (جی نہیں) بلکہ تمہارے لئے تمہارے دل نے ایک بات گھڑ لی ہے۔"

(۱۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ

۱۸۰۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے۔ ح۔ (مصنف نے کہا) اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ایلی

سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَاقَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَآئِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِيْٓ اِلَيْهِ قُلْتُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَآاَجِدُ مَثَلاً اِلَّآ اَبَايُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ

نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انہوں نے عروہ بن زبیر، سعید بن میتب علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے نبی کریم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس واقعہ کے متعلق سنا، جس میں تہمت لگانے والوں نے آپ پر تہمت لگائی تھی، اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت نازل کی تھی، ان تمام حضرات نے مجھ سے واقعہ کا ایک ایک حصہ بیان کیا، (واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہ اگر تم بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری براءت نازل کردے گا، لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا ارادہ کیا تھا تو اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور میں توبہ کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے اس پر کہا، بخدا، میری اور تمہاری مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) جیسی ہے (اور انہیں کی کہی ہوئی بات میں بھی دہراتی ہوں کہ) ''سو صبر (ہی) اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت میں آیت) نازل کی ''ان الذین جاءو بالافک'' دس آیتیں۔

(۱۸۰۲) حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْٓ اُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ اُمُّ عَآئِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا اَنَا وَعَآئِشَةُ اَخَذَتْهَا الْحُمّٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِيْ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدَتْ عَآئِشَةُ قَالَتْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ

۱۸۰۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ مجھ سے مسروق بن اجدع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھے ہوئے تھے، کہ عائشہ کو بخار چڑھ گیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ غالباً یہ ان باتوں کی وجہ سے ہوا ہوگا۔ جن کا چرچا ہو رہا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جی ہاں اور عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھ گئیں اور کہا کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال، یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے ''اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے۔

باب۷۲۷. قَوْلِهٖ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَيْتَ لَكَ بِالْحَوْرَانِيَّةِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ تَعَالَهْ

۷۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جس عورت کے گھر میں وہ تھے وہ اپنا مطلب حاصل کرنے کو پھسلانے لگی اور دروازے بند کر لئے اور بولی کہ بس آ جاؤ۔'' اور عکرمہ نے فرمایا کہ ''ھیت لک'' حورانی زبان میں ''ھلم'' کے معنی میں ہے اور ابن جبیر نے اس کے معنی تعالہ بتائے ہیں۔

(۱۸۰۳) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ

۱۸۰۳۔ مجھ سے احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ قَالَ وَاِنَّمَا يَقْرَءُ وْهَا كَمَا عُلِّمْنَا هَامَثْوَاهُ مَقَامُهٗ وَاَلْفَيَا وَجَدَا اَلْفَوْا اٰبَآءَ هُمْ اَلْفَيْنَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُوْنَ

نے، ان سے ابووائل نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ''ھیت لک'' پڑھا اور فرمایا کہ جس طرح ہمیں یہ لفظ سکھایا گیا ہے اسی طرح ہم پڑھتے ہیں۔ ''مثواہ'' ای مقامۃ، ''الفیا'' ای وجدا۔ اسی سے ہے الفوا آباھم، الفینا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''بل عجبت ویسخرون.''

(۱۸۰۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اَبْطَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِ سْلَامِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ اللّٰهُ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ

۱۸۰۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ قریش نے جب رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے میں تاخیر کی، تو آپ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا سا قحط نازل فرما، چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ کوئی چیز نہیں ملتی تھی اور وہ ہڈیوں کے کھانے پر مجبور ہوگئے تھے۔ لوگوں کی اس وقت یہ کیفیت تھی کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھتے تھے تو دھواں نظر آتا تھا۔ (بھوک و پیاس کی شدت کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''تو آپ انتظار کیجئے اس روز کا، جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو'' اور فرمایا ''بے شک ہم چندے اس عذاب کو ہٹا لیں گے اور تم بھی (اپنی پہلی حالت پر) لوٹ آؤ گے۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا قیامت کے دن کفار سے عذاب کو ہٹایا جائے گا۔ حالانکہ دھویں کا واقعہ بھی گذر چکا اور پکڑ بھی ہو چکی۔

باب ۷۲۸. قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ قَالَ مَاخَطْبُكُنَّ اِذْرَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَا لِلّٰهِ وَحَاشَ وَحَاشٰى تَنْزِيْهٌ وَاسْتِثْنَآءٌ حَصْحَصَ وَضَحَ

۷۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو (یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا اور اس سے دریافت کر کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لئے تھے بے شک میرا پروردگار عورتوں کے فریب سے خوب واقف ہے (بادشاہ نے) کہا (اے عورتو!) تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسفؑ سے اپنا مطلب نکالنے کی خواہش کی تھی، وہ بولیں، حاشا للّٰہ۔

(۱۸۰۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ

۱۸۰۵۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے، ان سے عمر بن حارث نے، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ لوط علیہ السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائے کہ انہوں نے رکن شدید کی پناہ لینے کے لئے کہا تھا اور اگر

يَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ وَنَحْنُ اَحَقُّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لَهٗ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ

میں قید خانہ میں اتنے دنوں تک رہ چکا ہوتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات رد نہ کرتا، اور ہم ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کے زیادہ حق دار ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا، کیا تمہیں اس پر ایمان نہیں ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی، کیوں نہیں، میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے مزید اطمینان قلب ہو جائے۔

باب ۷۲۹. قَوْلِهٖ حَتّٰى اِذَااسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ

۷۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یہاں تک کہ پیغمبر مایوس ہو گئے ہیں۔''

(۱۸۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَهٗ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى اِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ قَالَ قُلْتُ اَكُذِبُوْا اَمْ كُذِّبُوْا قَالَتْ عَآئِشَةُ كُذِّبُوْا قُلْتُ فَقَدِ اسْتَيْقَنُوْآ اَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ اَجَلْ لَعَمْرِيْ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوْآ اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ صَدَّقُوْهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَآءُ وَ اسْتَاخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَااسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِّنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوْهُمْ جَآءَهُمْ نَصْرُاللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ

۱۸۰۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، عروہ نے آپ سے آیت حتی اذا استیاس الرسل (ترجمہ اوپر گذر چکا ہے) کے متعلق پوچھا تھا عروہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا تھا، (آیت میں) کُذِبوا (تخفیف کے ساتھ) ہے یا کُذّبوا (تشدید کے ساتھ)؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کذبوا (تشدید کے ساتھ)؟ اس پر میں نے آپ سے کہا کہ انبیاء تو یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ ان کی قوم انہیں جھٹلا رہی ہے، ظن وگمان کا اس میں کیا سوال تھا (کہ قرآن نے ظن کے ساتھ بیان کیا؟) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تم نے صحیح کہا، انہیں یقین کے ساتھ معلوم تھا۔ اس پر میں نے آیت یوں پڑھی ''وظنوا انهم قد كذبوا'' (تخفیف کے ساتھ) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، معاذ اللہ! انبیاء کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح کا کوئی گمان نہیں تھا۔ میں نے عرض کی۔ پھر آیت کا مفہوم کیا ہوگا آپ نے فرمایا، آیت میں انبیاء کے ان متبعین کا ذکر ہوا ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور انبیاء کی انہوں نے تصدیق کی تھی۔ لیکن آزمائش کا سلسلہ ان پر بہت طویل ہو گیا اور اللہ کی مدد میں تاخیر ہوئی، اتنی کہ پیغمبر اپنی قوم کے ان لوگوں سے مایوس ہو گئے جنہوں نے ان کی تکذیب کی تھی، اور انہیں یہ بھی خیال گذرا کہ کہیں ان کے متبعین بھی ان کی تکذیب نہ کر بیٹھیں، اس وقت ان کے پاس اللہ کی مدد پہنچی۔

(۱۸۰۷) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوْا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَاذَاللّٰهِ

۱۸۰۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی کہ میں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا، ہوسکتا ہے یہ کذبوا ہو، تخفیف کے ساتھ، تو انہوں نے فرمایا، معاذ اللہ!

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِىْ عَبَدَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا غَيْرَه' كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِىْ يَنْظُرُ اِلٰى خَيَالِهٖ فِى الْمَآءِ مِنْ بَعِيْدٍ وَّهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَنَاوَلَه' وَلَايَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُه' سَخَّرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٌ مُتَدَانِيَاتٌ اَلْمَثُلَاتُ وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ وَهِىَ الْاَشْبَاهُ وَالْاَمْثَالُ وَقَالَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا بِمِقْدَارٍ بِقَدَرٍ مُعَقِّبَاتٌ مَّلَآئِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْاُوْلٰى مِنْهَا الْاُخْرٰى وَمِنْهُ قِيْلَ الْعَقِيْبُ يُقَالُ عَقَّبْتُ فِىْ اَثَرِهِ الْمِحَالَ الْعُقُوْبَةَ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَآءِ رَابِيًا مِّنْ رَّبَا يَرْبُوْا اَوْمَتَاعٍ زَبَدٌ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهٖ جُفَآءً اَجْفَاَتِ الْقِدْرُ اِذَا غَلَتْ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ فَكَذٰلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمِهَادُ الْفِرَاشُ يَدْرَئُوْنَ يَدْفَعُوْنَ دَرَاْتُه' دَفَعْتُه' سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَىْ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ وَّاِلَيْهِ مَتَابِ تَوْبَتِىْ اَفَلَمْ يَيْاَسْ لَمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ دَاهِيَةٌ فَاَمْلَيْتُ اَطَلْتُ مِنَ الْمَلِىِّ وَالْمَلَاوَةِ وَمِنْهُ مَلِيًّا وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيْلِ مِنَ الْاَرْضِ مَلًى مِّنَ الْاَرْضِ اَشَقُّ اَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مُعَقِّبٌ مُغَيِّرٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ طَيِّبُهَا وَخَبِيْثُهَا السِّبَاخُ صِنْوَانٌ النَّخْلَتَانِ اَوْاَكْثَرُ فِىْ اَصْلٍ وَّاحِدٍ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ وَّحْدَهَا بِمَآءٍ وَّاحِدٍ كَصَالِحِ بَنِىْ اٰدَمَ وَخَبِيْثِهِمْ اَبُوْهُمْ وَاحِدٌ السَّحَابَ الثِّقَالَ الَّذِىْ فِيْهِ الْمَآءُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ يَدْعُوا الْمَآءَ بِلِسَانِهٖ اَوْيُشِيْرُ اِلَيْهِ بِيَدِهٖ فَلَا يَاْتِيْهِ اَبَدًا سَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا تَمْلَاُ بَطْنَ وَادٍ زَبَدًا رَّابِيًا زَبَدًا لِسَّيْلِ خَبَثُ الْحَدِيْدِ وَالْحِلْيَةِ

سورۂ رعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کباسط کفیہ'' میں مشرک کی مثال بیان کی گئی ہے جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی بھی عبادت کرتا ہے یعنی اس کی مثال اس پیاسے جیسی ہے جو پانی کے خیال میں مگن ہو کہ دور سے (وہ خود بخود آ کے اس کے منہ میں پہنچ جائے گا) وہ اسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس پر قدرت حاصل نہیں ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "سخر" یعنی ذلل. "متجاورات" ای متدانیات "المثلات" کا واحد مثلۃ ہے، یعنی اشباہ وامثال اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "الا مثل ایام الذین خلوا." "بمقدار" ای بقدر. "معقبات" یعنی حفاظت کرنے والے فرشتے جو یکے بعد دیگرے مسلسل آتے رہتے ہیں، اسی سے عقیب آتا ہے اور بولتے ہیں عقبت فی اثرہ. "المحال" ای العقوبۃ. "کباسط کفیہ الی الماء" یعنی تاکہ پانی کو (اپنی، ہتھیلیوں میں) روک لے (حالانکہ یہ بے فائدہ ہے) ''رابیا'' ربا یربو سے مشتق ہے۔ ''متاع زبد'' وہ سامان جو استعمال ہوتا رہتا ہے (جیسے برتن وغیرہ) جفاء'' ای اجفات القدر'' یعنی جب ہانڈی میں جوش آتا ہے تو جھاگ اوپر اٹھ آتا ہے اور جب جوش کم ہوتا ہے تو جھاگ میں بھی کمی ہو جاتی ہے، لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں! اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کو جدا جدا کرتا ہے۔ "المهاد" ای الفراش. "یدرؤن" ای یدفعون، درأته، ای دفعته "سلام علیکم" یعنی وہ سلام کریں گے۔ "والیه متاب" ای توبتی. "افلم ییائس" ای لم یتبین. "قارعة" ای داهیة "فاملیت" ای اطلت ملی اور ملاوۃ سے مشتق ہے، اسی لئے ملیاً آتا ہے، زمین اگر طویل و عریض ہو (یعنی صحرا و بیابان) تو اس کے لئے ملی من الارض کہتے ہیں ''اشق'' ای اشد، مشقۃ سے مشتق ہے۔ ''معقب ای مغیر۔'' متجاورات'' یعنی طیب وخبیث دونوں ملے ہوئے تھے ''صنوان'' ایک کھجور کی جڑ سے نکلی ہوئی دو (۲) یا اس سے زیادہ شاخیں۔ ''وغیر صنوان یعنی تنہا کھجور کا درخت ایک پانی دیا ہوا، مثال ہے بنی آدم کے صالح اور خبیث کی کہ سب کے جدا مجد ایک ہیں۔'' ''السحاب الثقال'' یعنی وہ بادل جس میں پانی ہو۔ ''کباسط کفیہ'' یعنی

زبان سے پانی کو بلائے اور ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرے تو وہ اس کے پاس کبھی نہیں آئے گا۔ ''سالت اودیة بقدرہا'' یعنی جتنے میں وادی بھر جائے۔ ''زبدا رابیا'' لوہے اور زیوروں کا میل۔

باب ۷۳۰. قَوْلِهِ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَاتَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ غِيْضَ نُقِصَ

۷۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اللہ کو علم رہتا ہے اس کا جو کچھ کسی عورت کے حمل میں ہوتا ہے اور جو کچھ (عورتوں کے) رحم میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔'' غیض ای نقص۔

(۱۸۰۸) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَّا يَعْلَمُهَا اِلَّااللّٰهُ لَايَعْلَمُ مَافِي غَدٍ اِلَّااللّٰهُ وَلَايَعْلَمُ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ اِلَّااللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاْتِي الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّااللّٰهُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا اللّٰهُ۔

۱۸۰۸۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، غیب کے پانچ خزانے ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحم میں کیا کمی بیشی ہوتی رہتی ہے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی، کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب برپا ہوگی۔

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ

سورۂ ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ صَدِيْدٌ قَيْحٌ وَّدَمٌ وَّقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَيَادِيَ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَاَيَّامَه، وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ كُلِّ مَاسَاَلْتُمُوْهُ رَغِبْتُمْ اِلَيْهِ فِيْهِ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا يَّلْتَمِسُوْنَ لَهَا عِوَجًا وَّاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ اَعْلَمَكُمْ اٰذَنَكُمْ رَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ هٰذَا مَثَلٌ كَفُّوْا عَمَّا اُمِرُوْا بِهٖ مَقَامِيْ حَيْثُ يُقِيْمُهُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَائِهٖ قُدَّامِهٖ لَكُمْ تَبَعًا وَاحِدُهَا تَابِعٌ مِّثْلُ غَيْبٍ وَّغَائِبٍ بِمُصْرِخِكُمْ اسْتَصْرَخَنِيْ اسْتَغَاثَنِيْ يَسْتَصْرِخُه، مِنَ الصُّرَاخِ وَلَاخِلَالَ مَصْدَرُ خَالَلْتُه، خِلَالًا وَّيَجُوْزُ اَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَّخِلَالٍ اُجْتُثَّتْ اسْتُؤْصِلَتْ

باب۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''ھاد'' ای داع۔ مجاہد نے فرمایا ''صدید'' ای قیح ودم۔ ابن عیینہ نے فرمایا "اذکروا نعمة اللہ علیکم" یعنی جو تم پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اور گذشتہ امتوں کے ساتھ پیش آنے والے حوادث کو یاد کرو، مجاہد نے فرمایا ''من کل ماسألتموہ'' یعنی جس کے تم خواہش مند ہو۔ "یبغونھا عوجاً" یعنی یلتمسون لھا عوجاً۔ "واذ تاذن ربکم" یعنی نہایت مناسب طریقہ پر تمہیں بلایا۔ ''ردوا ایدیھم فی افواھھم'' مثل ہے یعنی جس چیز کا انہیں حکم دیا گیا تھا انہوں نے نہیں کیا۔ ''مقامی'' یعنی (حساب کے لئے) جس موقعہ پر اللہ تعالیٰ اپنے سامنے کھڑا کرائے گا۔ ''من ورائہ'' ای قدامہ. "لکم تبعاً" اس کا واحد تابع ہے جیسے غیب اور غائب "بمصرخکم" استصرخنی ای استغاثنی، یستصرخه، صراخ سے ہے۔ ''لاخلال'' مصدر ہے خاللتہ خلالا سے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خلال، خلة کی جمع ہو۔ "اجتثت" ای استو صلت.

باب ۷۳۱. قَوْلِهٖ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ

۷۳۱۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ (کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی اچھی تمثیل کلمہ طیبہ کی بیان (فرمائی کہ) وہ ایک پاکیزہ درخت کے مشابہ ہے جس کی جڑ (خوب) مضبوط ہے اور اس کی شاخیں (خوب) اونچائی میں جارہی ہیں، وہ اپنا پھل ہر فصل میں (اپنے پروردگار کے حکم سے) دیتا رہتا ہے۔''

(۱۸۰۹) حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَايَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَا وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَااَبَتَاهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ اَرَكُمْ تُكَلِّمُوْنَ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

۱۸۰۹۔مجھ سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، اچھا ایسے درخت کی مثال بتاؤ یا ایسے مسلمان کی (راوی کو شبہ تھا) جس کے پتے نہ جھڑتے ہوں اور نہ فلاں چیز ہوئی اور نہ فلاں اور نہ فلاں اور وہ اپنا پھل ہر فصل میں دیتا ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فوراً میرے ذہن میں آ گیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں نے دیکھا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی مجلس میں خاموش ہیں، اس لئے میں نے بولنا مناسب نہ سمجھا۔ جب کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب ہم مجلس سے اٹھے تو میں نے والد بزرگوار عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا گواہ ہے، میرے ذہن میں اسی وقت یہ بات تھی کہ مراد کھجور کا درخت ہے۔ آپ نے فرمایا، پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ عرض کی، جب میں نے دیکھا کہ آپ حضرات بھی کچھ نہیں بول رہے ہیں اس لئے میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ اگر تم نے بتا دیا ہوتا تو مجھے یہ فلاں اور فلاں چیز سے زیادہ عزیز تھا۔

باب ۷۳۲. قَوْلِهٖ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

۷۳۲۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات کی برکت سے مضبوط رکھتا ہے۔''

(۱۸۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَاسُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

۱۸۱۰۔ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا اور انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا تو وہ گواہی دے گا۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اللہ ایمان'' والوں کو اس پکی بات (کی برکت) سے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

مضبوط رکھتا ہے، دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی) کا۔

باب ۷۳۳. قَوْلِهٖ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا اَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهٖ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ يَبُوْرُ بَوْرًا قَوْمًا بُوْرًا هَالِكِيْنَ

(۱۸۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَرَاِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ اَهْلِ مَكَّةَ

۷۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کے معاوضہ میں کفر کیا" "الم تعلم" ایسا ہی ہے جیسے الم ترکیف، الم ترالی الذین خرجوا" "البوار" ای الهلاک باریبوربوراً سے، قوماً بوراً ای هالكين۔

۱۸۱۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے ان سے عطاء نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آیت "الم ترالی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفراً" میں کفار اہل مکہ مراد ہیں۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ اَلْحَقُّ يَرْجِعُ اِلَى اللّٰهِ وَعَلَيْهِ طَرِيْقُهٗ لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ عَلَى الطَّرِيْقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ اَنْكَرَهُمْ لُوْطٌ وَقَالَ غَيْرُهٗ كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ اَجَلٌ لَّوْمَا تَاْتِيْنَا هَلَّا تَاْتِيْنَا شِيَعٌ اُمَمٌ وَلِلْاَوْلِيَآءِ اَيْضًا شِيَعٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُهْرَعُوْنَ مُسْرِعِيْنَ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ لِلنَّاظِرِيْنَ سُكِّرَتْ غُشِّيَتْ بُرُوْجًا مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً حَمَاٍ جَمَاعَةُ حَمَاَةٍ وَهُوَالطِّيْنُ الْمُتَغَيِّرُوَ الْمَسْنُوْنُ الْمَصْبُوْبُ تَوْجَلْ تَخَفْ دَابِرَ اٰخِرَ لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ اَلْاِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ الصَّيْحَةُ الْهَلَكَةُ

سورۃ الحجر

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد نے فرمایا کہ "صراط علی مستقیم" سے مراد وہ حق ہے جو اللہ کی طرف پہنچاتا ہو اور اسی راہ حق پر وہ چل رہا ہو۔ "لبامام مبین، ای علی الطریق (الواضح) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "لعمرک" ای لعیشک۔ "قوم منکرون" یعنی لوط علیہ السلام نے انہیں اجنبی سمجھا۔ اور ان کے غیر نے کہا کہ "کتاب معلوم، سے مراد مدت مقدرہ ہے" "لوما تأیتنا" ای هلاتا تینا۔ "شیع" ای امم، دوستوں کو بھی "شیع" کہہ دیتے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یہرعون" بمعنی مسرعین ہے۔ "للمتوسمین" "ای للناظرين سكرت" ای غشیت۔ "بروجا" یعنی سورج و چاند کی منزلیں "لواقح" ای ملا قح و ملحقة "حماءٍ" حماۃ کی جمع ہے۔ ایسی مٹی کو کہتے ہیں، جس میں (امتداد زمانہ کی وجہ سے) تغیر پیدا ہوگیا ہو۔ "المسنون" ای المصبوب۔ "توجل" ای تخف "دابر" ای آخر لبامام مبین" امام ہر اس چیز کو کہیں گے جس کی پیروی کی جائے اور جس کے ذریعے سیدھا راستہ معلوم کیا جائے "الصیحة" ای الهلكة.

باب ۷۳۴. قَوْلِهٖ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ

(۱۸۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ

۷۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" ہاں مگر کوئی بات چوری چھپے سن بھاگے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ ہولیتا ہے۔

۱۸۱۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِى السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِّقَوْلِهٖ كَالسِّلْسِلَةِ عَلٰى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَّقَالَ غَيْرُهٗ صَفْوَانٍ يَنْفُذُ هُمْ ذٰلِكَ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَاقَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِىْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ اٰخَرَ وَصَفَ سُفْيٰنُ بِيَدِهٖ وَفَرَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِىَ بِهَا اِلٰى صَاحِبِهٖ فَيُحْرِقَهٗ وَرُبَّمَالَمْ يُدْرِكْهُ حَتّٰى يُرْمِىَ بِهَا اِلَى الَّذِىْ يَلِيْهِ اِلَى الَّذِىْ هُوَاَسْفَلَ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقُوْهَا اِلَى الْاَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتّٰى تَنْتَهِىَ اِلَى الْاَرْضِ فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ فَيَصْدُقُ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِىْ سَمِعْتُ مِنَ السَّمَآءِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتے ہیں تو ملائکہ اطاعت وتسلیم کے لئے اپنے پر مارتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ جیسے کسی چکنے پتھر پر زنجیر کے (مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور علی بن المدینی نے بیان کیا کہ یوسف بن عیینہ کے غیر نے کہا کہ اللہ اپنے حکم کو فرشتوں تک پہنچاتا ہے (اور ان پر یک بیک دہشت سی طاری ہوجاتی ہے) لیکن پھر خوف ان کے دلوں سے زائل ہوجاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ رب العزت نے کیا ارشاد فرمایا؟ اس پر (مقرب ملائکہ) جواب دیتے ہیں، جو کچھ بارگاہ کبریائی سے ارشاد ہوا وہ حق ہے اور وہ علی وکبیر ہے۔ اس طرح اللہ کے حکم کو (کبھی) وہ بھی سن لیتے ہیں جو چوری چھپے سننے والے ہوتے ہیں، اور انہوں نے مسترق السمع کے الفاظ بیان کئے، یعنی یکے بعد دیگرے، اور سفیان بن عیینہ نے اپنے ہاتھ سے سننے کی اس کیفیت کی وضاحت کی، اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کے اور انہیں ایک سلسلے میں رکھ کے۔ تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ اوپر والا اپنے دوسرے ساتھی کو بتائے وہ روشن شعلہ اس پر گرتا ہے۔ اور اسے جلا ڈالتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوتا اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو وہ حکم خداوندی بتادیتا ہے اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو بتاتا ہے اس طرح زمین تک پہنچ جاتا ہے اور ساحروں کی زبان سے وہ ادا ہوتا ہے۔ وہ خود بھی اس میں سو جھوٹ ملا کے اسے بیان کرتے ہیں اور اس طرح ساحروں کی تصدیق کی جانے لگتی ہے اور ان سے سننے والے کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں ساحر نے فلاں دن فلاں بات نہیں بتائی تھی اور فلاں دن فلاں بات بتائی تھی اور پھر وہ سچ نکلی۔ یہ وہی کلمہ اور حکم ہوتا ہے، جسے شیاطین آسمان سے سن پاتے ہیں۔

(۱۸۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ وَزَادَوالْكَاهِنِ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ وَقَالَ عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ

۱۸۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے اور کاہن اس میں اضافہ کر کے بیان کرتے ہیں۔ اور ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے عکرمہ سے سنا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ کرتا ہے اور پھر وہ

لِسُفْیٰنَ اِنَّ اِنسَانًا رَوٰی عَنکَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِکْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَیَرْ فَعُه، اَنَّه، قَرَاَ فُرِّغَ قَالَ سُفْیَانُ ھٰکَذَا قَرَاَ عَمْرٌو فَلاَ اَدْرِیْ سَمِعَه، ھٰکَذَا اَمْ لَاقَالَ سُفْیَانُ وَھِیَ قِرَآءَ تُنَا

ساحر کی زبان پر آ تا ہے۔علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے سفیان سے پوچھا کیا آپ نے خود عمرو سے حدیث سنی تھی کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عکرمہ سے سنی اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، تو سفیان نے کہا کہ ہاں (میں نے خود سنا تھا) اس پر میں نے عرض کی کہ ایک صاحب آپ کے واسطہ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے عمرو سے، انہوں نے عکرمہ سے سنا۔ اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ آنحضور ﷺ نے ''فرِّغ'' پڑھا تھا؟ سفیان نے بیان کیا کہ عمرو نے بھی اسی طرح پڑھا تھا، مجھے یہ نہیں معلوم کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں (کیونکہ اس کی انہوں نے کوئی تصریح نہیں تھی) سفیان نے فرمایا کہ یہی ہماری بھی قراءت ہے۔

باب۷۳۵. قَوْلِهٖ وَ لَقَدْ کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ

۷۳۵۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور بالیقین حجر والوں نے بھی ہمارے فرستادوں کو جھٹلایا۔''

(۱۸۱۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحٰبِ الْحِجْرِ لَاتَدْخُلُوْا عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ فَلاَ تَدْخُلُوْا عَلَیْهِمْ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

۱۸۱۴۔ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا تھا کہ اس قوم کی بستی سے جب گزرنا ہی پڑ گیا ہے تو روتے ہوئے گذرو۔ اور اگر روتے ہوئے نہیں گذر سکتے تو پھر اس میں نہ جاؤ، کہیں تم پر بھی وہی عذاب نہ آ جائے۔ جو ان پر آیا تھا۔

باب۷۳۶. قَوْلِهٖ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ

۷۳۶۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور بالیقین ہم نے آپ کو (وہ) سات (آیتیں) دیں (جو) مکرر (پڑھی جاتی ہیں) اور قرآن عظیم (دیا)۔

(۱۸۱۵) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ مَرَّبِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصَلِّیْ فَدَعَانِیْ فَلَمْ اٰتِهٖ حَتّٰی صَلَّیْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ فَقَالَ مَامَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَ فَقُلْتُ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَقَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَلاَ اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ

۱۸۱۵۔مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گذرے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضور ﷺ نے مجھے بلایا (لیکن میں نے جواب نہیں دیا) بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ فوراً ہی کیوں نہیں آئے؟ عرض کی کہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے تم لوگوں کو حکم نہیں

مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهٗ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ

دیا ہے کہ اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کے رسول تمہیں بلائیں تو لبیک کہو۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا، کیوں نہ آج میں تمہیں، مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتاؤں! پھر آپ ﷺ (بتانے سے پہلے) مسجد سے باہر تشریف لے جانے کے لئے اٹھے تو میں نے یاد دہانی کرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ، الحمدللّٰہ رب العالمین، یہی سبع مثانی ہے اور یہی قرآن عظیم ہے، جو مجھے دیا گیا ہے۔

(۱۸۱۶) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ

۱۸۱۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ام القرآن (یعنی سورۂ فاتحہ) ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

باب۷۳۷. قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ حَلَفُوْا وَمِنْهُ لَا اُقْسِمُ اَيْ اُقْسِمُ وَتُقْرَءُ لَاُقْسِمُ قَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهٗ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوْا تَحَالَفُوْا

۷۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ ''جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں۔ ''المقتسمین'' یعنی جنھوں نے قسم کھائی، اسی سے ''لااقسم'' ہے بمعنی اقسم، اور اس کی ایک قرآت ''لَاُقسم'' بھی ہے ''قاسمھما'' یعنی ابلیس نے آدم وحوا علیہما السلام کے سامنے قسم کھائی لیکن آدم وحوا علیہما السلام نے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد نے فرمایا کہ تحالفوا ای تقاسموا۔''

(۱۸۱۷) حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتٰبِ جَزَّئُوْهُ اَجْزَآءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ

۱۸۱۷۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابوبشر نے خبر دی، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ''جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے کر رکھے ہیں'' کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد اہل کتاب ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور پھر بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔

(۱۸۱۸) حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ قَالَ اٰمَنُوْا بِبَعْضٍ وَّكَفَرُوْا بِبَعْضٍ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى

۱۸۱۸۔ مجھ سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابوظبیان نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آیت ''کما انزلنا علی المقتسمین'' (جیسا ہم نے وہ عذاب نازل کر رکھا ہے قسما قسمی کرنے والوں پر) یہود و نصاریٰ کے متعلق ہے کہ کتاب اللہ کے کچھ حصوں پر ایمان لائے اور کچھ حصوں کا انکار کیا۔

باب۷۳۸. قَوْلِهٖ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ قَالَ سَالِمٌ الْمَوْتُ

۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہئے، یہاں تک کہ آپ کو امر یقین پیش آ جائے'' سالم نے فرمایا کہ (امر یقین سے مراد) موت ہے۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رُوْحُ الْقُدُسِ جِبْرِيْلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ فِيْ ضَيْقٍ يُقَالُ اَمْرٌ ضَيْقٌ وَّ ضَيِّقٌ مِثْلُ هَيْنٍ وَّ هَيِّنٍ وَّ لَيْنٍ وَّلَيِّنٍ وَّ مَيْتٍ وَّمَيِّتٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِيْدَ تَكَفَّأُ مُفْرَطُوْنَ مَنْسِيُّوْنَ وَقَالَ غَيْرُه' فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ هٰذَا مُقَدَّمٌ وَّمُؤَخَّرٌ وَّذٰلِكَ اَنَّ الْاِسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَآءَ ةِ وَمَعْنَاهَا الْاِعْتِصَامُ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٌ تُسِيْمُوْنَ تَرْعَوْنَ شَاكِلَتِهِ نَاحِيَتِهِ قَصْدُ السَّبِيْلُ الْبَيَانُ الدِّفْءُ مَااسْتَدْفَاْتَ تُرِيْحُوْنَ بِالْعَشِيِّ وَ تَسْرَحُوْنَ بِالْغَدَاةِ بِشِقٍّ يَعْنِي الْمَشَقَّةَ عَلٰى تَخَوُّفٍ تَنَقُّصٍ الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً وَّهِيَ تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ وَكَذٰلِكَ النَّعَمُ لِلْاَنْعَامِ جَمَاعَةُ النَّعَمِ سَرَابِيْلَ قُمُصٌ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ فَاِنَّهَا الدُّرُوْعُ دَخَلًا بَيْنَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ لَّمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٌ حَفَدَةً مَّنْ وَّلَدَ الرَّجُلُ السَّكَرُ مَاحُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَآاَحَلَّ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ اَنْكَاثًا هِيَ خَرْقَآءُ كَانَتْ اِذَا اَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْاُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيْعُ

سورۂ نحل

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

''روح القدس'' یعنی جبریل، (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اس طرف اشارہ ہے)''نزل به الروح الامین'' ''فیضیق بولتے ہیں امر ضَیْق (سکونِ یا) وضَیِّق (تشدید یا) جیسے ھَیْن وھَیِّن، مَیْت و مَیِّت، لَیْن ولَیِّن، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''فی تقلبهم'' ای فی اختلافهم۔ مجاہد نے فرمایا،''تمید''ای تکفا. ''مفرطون'' ای منسیون. اور ان کے غیر نے کہا کہ ''فاذا قرات القرآن فاستعذباللّٰه'' میں تقدیم وتاخیر ہے۔ کیونکہ قرآن پڑھنے سے پہلے استعاذہ ہونا چاہئے، اور استعاذہ کے معنی اعتصام باللہ ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''تسمیون ای ترعون شاکلته ای ناحیته''''قصد السبیل'' یعنی بیان ''الدف، ای ماastدفات به.''تریحون'' ای بالعشی ''وتسرحون'' ای بالغداة. ''یشق'' یعنی مشقتا۔ ''تخوف'' ای تنقص. ''انعام'' یعنی اونٹ، اس کا استعمال مذکر میں بھی ہوتا ہے، اور مؤنث میں بھی اسی طرح نعم کا بھی، انعام، نعم کی جمع ہے۔ ''سرابیل'' یعنی قمیصیں جو گرمی (سردی) سے تمہاری حفاظت کرتی ہیں، لیکن وہ سرابیل (قمیصیں) جو لڑائی کے وقت میں حفاظت کرتی ہیں۔ وہ زرہیں ہیں)''دخلاًبینکم'' ہر وہ چیز جو غیر درست ہو۔''دخل'' کہلاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''حفدة'' اولاد کو کہتے ہیں۔ ''السکر'' وہ ہے جو کھجور میں حرام کیا گیا ہے اور ''رزق حسن'' وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے۔ اور ابن عیینہ نے صدقہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ''انکاثا'' سے مراد خرقاء (ایک عورت کا نام) ہے۔ جب وہ سوت کات چکتی تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''امة'' سے مراد خیر کی تعلیم دینے والے اور ''القانت'' یعنی مطیع۔

باب ۷۳۹. قَوْلِهٖ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

(۱۸۱۹) حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْاَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ

۷۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔''

۱۸۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہارون بن موسیٰ ابوعبداللہ اعور نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے اور ان سے

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَآ وَالْمَمَاتِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، سستی سے، عذاب قبر سے، دجال کے فتنہ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

• سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ

سورۂ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَائِيْلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ اِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاَوَّلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِیْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَسَيُنْغِضُوْنَ يَهُزُّوْنَ وَقَالَ غَيْرُهٗ نَغَضَتْ سِنُّكَ اَیْ تَحَرَّكَتْ وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَخْبَرْنَا هُمْ اَنَّهُمْ سَيُفْسِدُوْنَ وَالْقَضَآءُ عَلٰى وُجُوْهٍ وَّقَضٰى رَبُّكَ اَمَرَرَبُّكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِیْ بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَقَضَا هُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ نَفِيْرًا مَّنْ يَّنْفِرُمَعَهٗ وَلِيُتَبِّرُوْا يُدَمِّرُوْامَا عَلَوْا حَصِيْرًا مَّحْبِسًا مَّحْصَرًا حَقَّ وَجَبَ مَيْسُوْرًا لَّيِّنًا خِطْأً اِثْمًا وَّهُوَ اِسْمٌ مِّنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَأُ مَفْتُوْحٌ مَّصْدَرُهٗ مِنَ الْاِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنٰى اَخْطَاْتُ تَخْرِقُ تَقْطَعُ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰى مَصْدَرٌ مِّنْ نَّاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنٰى يَتَنَاجَوْنَ رُفَاتًا حُطَامًا وَّاسْتَفْزِزْاِسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَّتَاجِرٍ وَّتَجْرٍ حَاصِبًا الرِّيْحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ اَيْضًا مَّاتَرْمِیْ بِهِ الرِّيْحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمٰى بِهٖ فِیْ جَهَنَّمَ وَ هُوَ حَصَبُهَا وَ يُقَالُ حَصَبَ فِی الْاَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَآءِ وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَّرَّةً وَّجَمَاعَتُهٗ تِيَرَةٌ وَّتَارَاتٌ لَاَحْتَنِكَنَّ لَاَسْتَاْ صِلَنَّهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَّاعِنْدَ فُلَانٍ مِّنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ طَآئِرُهٗ حَظُّهٗ

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا، کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے سورۂ بنی اسرائیل سورۂ کہف اور سورۂ مریم کے متعلق فرمایا کہ ان کا مرتبہ بہت بلند ہے اور دوسری سورتوں کے مقابلہ میں انہیں اولیت حاصل ہے۔ (آیت) "فسينغضون اليک رؤوسهم" کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ینغضون کے معنی ہیں) یھزون۔ اور دوسرے بزرگ نے فرمایا (آیت) "نغضت سنک" ای تحرکت. "وقضينا الىٰ بني اسرائيل" یعنی ہم نے انہیں مطلع کر دیا تھا کہ وہ فساد کریں گے، قضاء کا استعمال متعدد مواقع کے لئے آتا ہے، قضی ربک یعنی امر ربک، حکم (فیصلہ) مفہوم کی ادائیگی کے لئے بھی آتا ہے، جیسے "ان ربک يقضي بينهم" میں، خلق کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے "فقضاهن سبع سموات." نفيراً من ينفرمعه سے نکلا ہے۔ ليتبروا ای يدمرواماعلوا. "حصيراً محبساً محصراً." "حق" ای وجب، "ميسوراً" ای ليناً. "خطأ" ای اثما، یہ خطئت کا اسم ہے، اور خطاء فتحہ کے ساتھ اسی کا مصدر ہے۔ اثم (گناہ) کے معنی میں، خطئت بمعنی اخطئت ہے۔ "تخرق" ای تقطع "واذهم نجوىٰ" ناجیت سے مصدر ہے، پھر انہیں "نجوالی" وصف کے طور پر کہا، معنی ہے يتناجون. "رفاتاً" ای حطاماً. "بخيلک" ای الفرسان، "الرجل" ای الرجالة، اس کا واحد راجل ہے۔ جیسے صاحب اور صحب، تاجر اور تجر میں۔ "حاصباً ای الريح العاصف اور حاصب ان چیزوں کو بھی کہتے ہیں جنہیں ہوا اڑا لے جاتی ہے اور اسی سے حصب جہنم" ہے یعنی جہنم میں ڈالا جائے گا، اور بولتے ہیں۔ "حصب في

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْاٰنِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَّلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ لَمْ يُحَالِفْ اَحَدًا

الارض بمعنی ذھب اور حصب، حصباء بمعنی الحجارۃ سے مشتق ہے تارۃ ای مرۃ جمع تیرۃ اور تارات آتی ہے۔ لاحتنکن ای لاستاصلنھم، بولتے ہیں "احتنک فلان ماعند فلان من علم" ای استقصاہ "طائرۃ" ای حظہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں لفظ ''سلطان'' آیا ہے تو وہ حجت کے معنی میں ہے "ولی من الذل" ای لم یحالف احداً۔

باب ۷۴۰۔

(۱۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِاِيْلِيَآءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْاَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

۱۸۲۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی۔ ح۔ اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہ ابن مسیّب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ معراج کی رات میں نبی کریم ﷺ کے سامنے (ایلیاء) (بیت المقدس) میں دو پیالے پیش کئے گئے، ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا، آنحضور ﷺ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا اٹھالیا، اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی، اگر آپ ﷺ نے شراب کا پیالہ اٹھا لیا ہوتا تو آپ ﷺ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(۱۸۲۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ زَادَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ حِيْنَ اُسْرِيَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ نَحْوَهٗ قَاصِفًا رِيْحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ كَرَّمْنَا وَاَكْرَمْنَا وَاحِدٌ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ عَذَابَ الْحَيَاتِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ عَذَابَ الْمَمَاتِ خِلَافَكَ وَخَلْفَكَ سَوَآءٌ وَّنَاٰءَ تَبَاعَدَ شَاكِلَتِهٖ نَاحِيَتِهٖ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهٖ صَرَّفْنَا وَجَّهْنَا قَبِيْلًا مُعَايَنَةً وَّمُقَابَلَةً وَّقِيْلَ

۱۸۲۱۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب مجھے قریش نے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں (کعبہ کے) مقام حجر پر کھڑا تھا اور میرے سامنے پورا بیت المقدس کر دیا گیا تھا۔ میں اسے دیکھ دیکھ کر اس کی ایک ایک علامت بیان کرنے لگا۔ یعقوب بن ابراہیم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) جب مجھے قریش نے میری بیت المقدس کی معراج کے سلسلہ میں جھٹلایا، پہلی حدیث کی طرح ''قاصفا'' یعنی وہ آندھی جو ہر چیز کو توڑ پھوڑ دے۔ کرمنا اور اکرمنا ایک ہے۔ ''ضعف الحیاۃ'' یعنی عذاب الحیاۃ اور ضعف الممات یعنی عذاب الممات۔ خلاف اور خلفک کے ایک معنی

الْقَابِلَةُ لِاَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ اَنْفَقَ الرَّجُلُ اَمْلَقَ وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ قَتُوْرًا مُقَتِّرًا الْاَذْقَانِ مُجْتَمِعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقَنٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ مَّوْفُوْرًا وَّافِرًا تَبِيْعًا ثَائِرًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيْراً خَبَتْ طَفِئَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَاتُبَذِّرْ لَاتُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ رِّزْقٍ مَّثْبُوْرًا مَلْعُوْنًا لَاتَقْفُ لَاتَقُلْ فَجَاسُوْا يَتَمَّمُوْا يُزْجِي الْفُلْكَ يُجْرِي الْفُلْكَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ لِلْوُجُوْهِ

ہیں۔ نای ای تباعد۔ شاکلتہ ای ناحیۃ اور یہ شکلہ سے مشتق ہے۔ "صرفناً ای وجهنا."قبیلاً" ای معاینة ومقابلة، اسی سے قابلہ (دایہ) ہے کیونکہ وہ بھی بچہ جننے والی عورت اور اس کے بچہ کے سامنے ہوتی ہے۔"خشیة الا نفاق"بولتے ہیں۔ انفق الرجل ای املق، اور نفق الشئی ای ذهب. قتوراً ای مقتراً. الاذقان ای مجتمع للحسیین"واحدذقن. مجاہد نے فرمایا کہ موفوراً بمعنی وافراً. تبیعا ای ثائراً۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تبیعا بمعنی) نصیراً ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لاتبذر ای لاتنفق فی الباطل ابتغاء رحمة ای رزق مثبوراً ای ملعونا. لاتقف ای لاتقل فجاسوا ای تیمموا. یزجی الفلک ای یجری الفلک یخرون للاذقان ای للوجوه.

باب ۷۴۱. وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا الْاٰيَةَ

۷۴۱۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد"اور جب ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں گے تو اس (بستی) کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔" آخر آیت تک۔

(۱۸۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ لِلْحَيِّ اِذَا كَثُرُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ اَمَرَ

۱۸۲۲۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب کسی قبیلہ کے افراد بڑھ جاتے تو زمانہ جاہلیت میں ہم ان کے متعلق کہا کرتے تھے کہ امر بنوفلاں، ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، اور اس روایت میں انہوں نے بھی امر بیان کیا۔

باب ۷۴۲. قَوْلِهٖ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا

۷۴۲۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد"اے لوگوں کی نسل جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، وہ بے شک بڑے شکر گذار بندے تھے۔"

(۱۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ

۱۸۲۳۔ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابوحیان تیمی نے خبر دی، انہیں ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دست کا حصہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اپنے دانتوں سے اسے تناول فرمایا، آنحضور ﷺ کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ تمہیں معلوم بھی ہے۔ یہ کون سا دن ہوگا؟ اس دن دنیا کی ابتداء سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت جمع ہوگی۔

النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَاقَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ نَهَانِىْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْٓا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَانُوْحُ اِنَّكَ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِىْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اِذْهَبُوْٓا اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْٓا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَااِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِىُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّىْ قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَيَّانَ فِى الْحَدِيْثِ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اِذْهَبُوْٓا اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْٓا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يٰمُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَآ اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ

ایک چٹیل میدان میں کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بالکل قریب ہوجائے گا۔ اور لوگوں کی پریشانی اور بے قراری کو کوئی انتہا نہ رہے گی، برداشت سے باہر ہوجائے گی، لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہوگئی ہے، کیا کوئی ایسا برگزیدہ بندہ نہیں ہے جو رب العزت کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہئے۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، آپ انسانوں کے جدامجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی، فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، اس لئے آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجئے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں، آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے۔ اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا، لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی تھی، نفسی، نفسی، نفسی، کسی اور کے پاس جاؤ ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے "شکر گذار بندہ" (عبدشکور) کا خطاب دیا ہے، آپ ہی ہمارے لئے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کر دیجئے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت میں پہنچ گئے ہیں۔ نوح علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب اتنا اتنا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا۔ اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کرلی تھی، نفسی، نفسی، نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ سب لوگ ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے ابراہیمؑ! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں روئے زمین میں منتخب، آپ ہماری شفاعت کیجئے، آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے؟ اتنا غضبناک نہ

مِثْلَه، وَاِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى عِيْسٰى فَيَاتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَاعِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُه، اَلْقَاهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِصَبِيًّا اِشْفَعْ لَنَآ اَلاَ تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّيْ قَدْغَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَه، مِثْلَه، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَه، مِثْلَه، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَّفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتِمُ الْاِنْبِيَآءِ وَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلاَ تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَانْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَا جِدًالِّرَبِّيْ عَزَّوَ جَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَ حُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَارَبِّ اُمَّتِيْ يَارَبِّ فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّاحِسَابَ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَآءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖٓ اِنَّ مَابَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى

وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا، اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے، (راوی) ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر کیا ہے۔ نفسی، نفسی، نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے، اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت دی۔ آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہوگا، اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا، نفسی، نفسی، نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے، اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم علیہا السلام پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں، آپ نے (خرق عادت کے طور پر) بچپن میں گہوارے میں سے لوگوں سے بات کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے۔ کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف اتنا کہیں گے) نفسی، نفسی، نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں، محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ سب لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ، معاف کر دیئے ہیں، اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں (حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب عزوجل کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسن ثناء کے دروازے کو کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے اور وہ محامد نہیں بتائے تھے۔ پھر کہا جائے گا، اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھایئے، مانگئے آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجئے، آپ کی

شفاعت قبول کی جائے گی۔اب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، میری امت اے میرے رب! میری امت اے میرے رب! کہا جائے گا، اے محمد(ﷺ) اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے، جنّت کے داہنے دروازے (الباب الایمن) سے داخل کیجئے، ویسے انہیں اختیار ہے، جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصریٰ میں ہے۔

باب۷۴۳۔ قَوْلِهٖ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا

۷۴۳۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ’’اور ہم نے داؤد کو زبور عطاء کی۔‘‘

(۱۸۲۴) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقِرَآءَةُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَآبَّتِهٖ لِتُسْرَجَ فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ يَعْنِی الْقُرْاٰنَ

۱۸۲۴۔ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، داؤد علیہ السلام پر زبور کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ آپ گھوڑے پر زین کسنے کا حکم دیتے اور اس سے پہلے کہ زین کسی جا چکے تلاوت سے فارغ ہو چکتے تھے۔

باب۷۴۴۔ قَوْلِهٖ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا

۷۴۴۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ’’آپ کہئے تم جن کو اللہ کے سوا معبود قرار دے رہے ہو، ذرا ان کو پکارو تو سہی، سو نہ وہ تم سے تکلیف دور ہی کر سکتے ہیں اور نہ (اسے) بدل سکتے ہیں۔‘‘

(۱۸۲۵)حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَاسًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنُّ وَ تَمَسَّكَ هٰٓؤُلَآءِ بِدِيْنِهِمْ زَادَ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

۱۸۲۵۔مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے معمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (آیت) ’’الی ربهم الوسیلة‘‘ کے متعلق، کہ کچھ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے، لیکن جن حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور یہ لوگ اس کے باوجود اپنے اسی پرانے دین پر قائم رہے۔ اشجعی نے سفیان کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا اور ان سے اعمش نے بیان کیا تھا کہ ’’قل ادعوا الذین زعمتم۔‘‘

باب۷۴۵۔ قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ

۷۴۵۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ’’یہ لوگ جن کو یہ (مشرکین) پکار رہے ہیں (خود ہی) اپنے پروردگار کا قرب ڈھونڈھ رہے ہیں۔‘‘

(۱۸۲۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْجِنِّ

۱۸۲۶۔ہم سے بشر بن حارث نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں سلیمان نے، انہیں ابراہیم نے، انہیں ابو معمر نے اور انہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آیت ’’الذین یدعون یبتغون الیٰ ربهم الوسیلة‘‘ (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا) کے

يَعْبُدُوْنَ فَاَسْلَمُوْا

متعلق فرمایا کہ (مشرکین) جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ لیکن وہ مسلمان ہو گئے۔

باب۷۴۶. قَوْلِهٖ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْ يَا الَّتِىْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ

۷۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے جو منظر آپ کو دکھلایا تھا، اسے ہم نے لوگوں کی آزمائش کا سبب بنادیا۔"

(۱۸۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْ يَا الَّتِىْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِىَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ

۱۸۲۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "وما جعلنا الرء یا التی اریناک الافتنة للناس" کے متعلق فرمایا کہ یہ آنکھ کا مشاہدہ تھا جو رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں دکھایا گیا تھا اور "شجرۂ ملعونہ" سے مراد تو ہڑ کا درخت ہے۔

باب۷۴۷. قَوْلِهٖ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلٰوةَ الْفَجْرِ

۷۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک صبح کی نماز حضوری کا وقت ہے۔" مجاہد نے فرمایا کہ (قرآن فجر سے مراد) فجر کی نماز ہے۔

(۱۸۲۸) حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً وَّتَجْتَمِعُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ فِىْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِقْرَءُ وْآ اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

۱۸۲۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ اور ابن میتب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تنہا نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت پچیس گنا زیادہ ہے اور صبح کی نماز میں رات کے اور دن کے فرشتے (ڈیوٹی بدلتے ہوئے) اکٹھے ہو جاتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھو، "وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کا ن مشھودا" (ترجمہ گذر چکا)۔

باب۷۴۸. قَوْلِهٖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۷۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "عجب کیا کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں جگہ دے۔"

(۱۸۲۹) حَدَّثَنِىْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًا كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَافُلَانُ اِشْفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِىَ الشَّفَاعَةُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ

۱۸۲۹۔ مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے آدم بن علی نے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن امتیں گروہ در گروہ چلیں گی، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (انبیاء سے) کہے گی کہ اے فلاں! ہماری شفاعت کر دیجئے (سب انکار کریں گے) آخر شفاعت کے لئے وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے، تو یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضور اکرم ﷺ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

(۱۸۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۰۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب بن ابی حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے اذان سن کر یہ دعاء پڑھی اے اللہ! اس دعوت نامہ کے رب اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب، محمد (ﷺ) کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر مبعوث فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔'' تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت ضروری ہوگی۔ اس کی روایت حمزہ بن عبداللہ نے اپنے والد کے واسطہ سے کی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے۔

باب ۷۴۹. قَوْلِهٖ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا يَزْهَقُ يَهْلِكُ

۷۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور آپ کہہ دیجئے کہ حق (بس اب) آ ہی گیا اور باطل مٹ گیا، بیشک باطل تھا مٹنے والا۔'' یزھق ای یھلک۔

(۱۸۳۱) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ

۱۸۳۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ میں (فتح کے بعد داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، آنحضور ﷺ اپنے ہاتھ کی لکڑی سے ہر ایک کو ٹھوکا دیتے اور پڑھتے "جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا، جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید."''

باب ۷۵۰. قَوْلِهٖ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ

۷۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور آپ سے یہ روح کی بابت پوچھتے ہیں۔''

(۱۸۳۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ اِذْ مَرَّ الْيَهُوْدُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَايَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالُوْا سَلُوْهُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

۱۸۳۲۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک کھیت پر موجود تھے، آنحضور ﷺ اس وقت کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ یہودی اس طرف سے گذرے۔ کسی یہودی نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ ان میں سے کسی نے اس پر کہا کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ دوسرا یہودی بولا یہ ایسا سوال ہے کہ اس کا وہ کوئی جواب نہ دے پائیں گے جسے تم بھی پسند نہیں کرتے۔ رائے اس پر ٹھہری کہ روح کے متعلق پوچھنا ہی چاہئے، چنانچہ انہوں نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا، آنحضور ﷺ تھوڑی دیر

کے لئے خاموش ہوئے اور کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں سمجھ گیا کہ اس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، اس لئے میں وہیں کھڑا رہا جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے آیت کی تلاوت کی، اور یہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم ہی سے ہے اور تمہیں علم تو تھوڑا ہی دیا گیا ہے۔''

باب ۱۵۷۔ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

۱۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ (بالکل) چپکے ہی چپکے پڑھئے۔''

(۱۸۳۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَاتَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَاتُخَافِتْ بِهَا ال نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مختَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ اِذَا صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ لْقُرْآنِ فَاِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ زَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ لَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَیْ بِقِرَآءَتِكَ يَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

۱۸۳۳۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ (بالکل) چپکے ہی چپکے پڑھئے'' کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ ﷺ کی (ابتداء میں دعوت اسلام کا) اظہار واعلان نہیں ہوا تھا، تو اس زمانہ میں جب آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے کرتے، مشرکین سنتے تو قرآن کو بھی گالی دیتے اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لانے والے کو بھی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ نماز نہ تو بہت پکار کر پڑھئے مراد قرآن مجید کی تلاوت سے تھی، کہ مشرکین سن کر گالیاں دیں اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھئے کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ درمیانی آواز میں پڑھئے۔

(۱۸۳۴) حَدَّثَنِیْ طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُنْزِلَ ذٰلِكَ فِی الدُّعَآءِ

۱۸۳۴۔ مجھ سے طلق بن غنام نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ آیت دعا کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ وَّقَالَ غَيْرُهٗ جَمَاعَةُ الثَّمَرِ بَاخِعٌ مُهْلِكٌ اَسَفًانَدَمًا الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِی الْجَبَلِ

سورۂ کہف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اور مجاہد نے کہا کہ (آیت میں) ''تقرضہم'' کا معنی ہے تترکھم ''وکان لہ، ثمر'' ای ذھب وفضۃ اور مجاہد کے غیر نے کہا کہ یہ ثمر کی جمع ہے۔ ''باخع'' ای مھلک۔ ''اسفاً'' ای نذماً۔ ''الکھف''

وَالرَّقِيْمُ الْكِتَابُ مَرْ قُوْمٌ مَّكْتُوْبٌ مِّنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَلْهَمْنَا هُمْ صَبْرًا لَّوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا شَطَطًا اِفْرَاطًا مِّرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ اِرْ تَفَقْتَ بِهٖ تَزَاوَرُ تَمِيْلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْاَزْوَرُ الْاَمْيَلُ فَجْوَةٌ مُّتَّسَعٌ وَّالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَّفِجَآءٌ مِثْلُ رَكْوَةٍ وَّرِكَآءٍ اَلْوَصِيْدُ الْفِنَآءُ جَمْعُهٗ وَصَآئِدُ وَوُصُدٌ وَّيُقَالُ الْوَصِيْدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُّطْبَقَةٌ اٰصَدَ الْبَابَ وَاَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ اَحْيَيْنَا هُمْ اَزْكٰى اَكْثَرُ وَيُقَالُ اَحَلُّ وَ يُقَالُ اَكْثَرُ رَيْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَلرَّقِيْمُ اللَّوْحُ مِنْ رَّصَاصٍ كَتَبَ عَامِلُهُمْ اَسْمَآءَ هُمْ ثُمَّ طَرَحَهٗ فِيْ خَزَانَتِهٖ فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰى اٰذَانِهِمْ فَنَامُوْا وَقَالَ غَيْرُهٗ وَاَلَتْ تَئِلُ تَنْجُوْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّوْئِلًا مَّحْرِزًا لَّايَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا لَّايَعْقِلُوْنَ

یعنی پہاڑ کی کھوہ، "الرقیم" ای الکتاب" مرقوم" ای مکتوب، رقم سے مشتق ہے۔"ربطنا علی قلوبھم" ای الھمناھم،(اسی سے آیت) لولا ان ربطنا علی قلبھا ہے) "شططاً" ای افراطاً. "الوصید" ای الفناء، جمع وصائد اور وصد ہے، وصید، دروازے کو بھی کہتے ہیں، مؤصدة ای مطبعة، اس کا اشتقاق آصدالباب واوصد سے ہے(ای اطبقہ) "بعثناھم" ای احییناھم. "ازکی" ای اکثر اور احل کے معنی میں بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "جس میں نمو زیادہ ہو۔" "لم تظلم" ای تنقص. سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ "الرقیم" سے مراد وہ تختی ہے جس پر اصحاب کہف کے عامل نے ان کے نام کھدوا کر اپنے خزانے میں ڈلوادیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی قوت سماعت ختم کر دی اور وہ سو گئے، ان کے غیر نے کہا کہ والت تئل ای تنجو مجاہد نے کہا کہ "موئلا" ای محرزاً. لایستطیعون سمعا ای لا یعقلون.

باب ۷۵۲. قَوْلِهٖ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

۷۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انسان جھگڑنے میں سب سے بڑھ کر ہے۔"

(۱۸۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ قَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ فُرُطًا نَدَمًا سُرَادِقُهَا مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِيْ تُطِيْفُ بِالْفَسَاطِيْطِ يُحَاوِرُهٗ مِنَ الْمُحَاوَرَةِ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ اَيْ لٰكِنْ اَنَا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ ثُمَّ حَذَفَ الْاَلِفَ وَاَدْغَمَ اِحْدَى النُّوْنَيْنِ فِي الْاُخْرٰى زَلَقًا لَّايَثْبُتُ فِيْهِ قَدَمٌ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ مَصْدَرُ الْوَلِيِّ عُقْبًا عَاقِبَةٌ وَّعُقْبٰى وَعُقُبَةٌ وَّاحِدٌ وَّهِيَ الْاٰخِرَةُ قِبَلًا وَّقُبُلًا وَّقَبَلًا اِسْتِئْنَافًا لِيُدْحِضُوْا لِيُزِيْلُوْا الدَّحْضُ الزَّلَقُ

۱۸۳۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں علی بن حسین نے خبر دی، انہیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں علی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے اور فرمایا، تم لوگ نماز نہیں پڑھ رہے۔ "رجما بالغیب" یعنی جس کے متعلق وہ خود اندھیرے میں ہیں۔ "فرطاً" ای ندما۔ "سرادقھا" یعنی پردے اور قناتیں جو بڑے بڑے خیموں میں ہوتی ہیں، "یحاورہ" محاورۃ سے مشتق ہے، "لکناھواللّٰہ ربی" اصل میں لکن انا ھو اللّٰہ ربی تھا۔ پھر الف کو حذف کیا گیا۔ اور دونوں نون ایک دوسرے میں مدغم کر دیئے گئے "زلقاً" یعنی جس پر قدم نہ ٹھہر سکے۔ "ھنالک الولایة" (میں ولایۃ) ولی کا مصدر ہے، "عقباً" ای عاقبۃ، اور عقبیٰ اور عقبۃ ایک ہیں۔ آخرت کے معنی میں۔ "قبلاً، قبلاً و قبلاً" ای استینافاً" لید حضو (ای لیـزیلوا،

باب۷۵۳. قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا زَمَانًا وَّجَمْعُهٗ اَحْقَابٌ

(۱۸۳۶) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِىَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنِىْ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى قَامَ خَطِيْبًا فِىْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَىُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنَّ لِىْ عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِىْ بِهٖ قَالَ تَاْخُذُ مَعَكَ حُوْتًا فَتَجْعَلُهٗ فِىْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِىْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰى اِذَا اَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِى الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِى الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا وَّاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَآءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِىَ صَاحِبُهٗ اَنْ يُّخْبِرَهٗ بِالْحُوْتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَاۤ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّلِمُوْسٰى

الدحض ای الزلق.)

۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''(اور وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ اپنے خادم سے بولے کہ میں برابر چلتا رہوں گا تا آنکہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں، یا (یونہی) سالہا سال تک چلتا رہوں۔''

۱۸۳۶۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا نوف بکالی کہتے ہیں کہ جن موسیٰ (علیہ السلام) کی خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی وہ بنی اسرائیل کے (رسول) موسیٰ (علیہ السلام) کے علاوہ دوسرے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا نے غلط کہا۔ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ انسانوں میں سب سے زیادہ علم کسے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب نازل کیا کیونکہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ پر محمول نہیں کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی کے ذریعہ بتایا کہ دو سمندروں کے سنگم پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے رب! میں ان تک کیسے پہنچ پاؤں گا؟ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لو، وہ جہاں گم ہو جائے بس میرا بندہ وہیں ملے گا، چنانچہ آپ نے ایک مچھلی لی اور تھیلے میں رکھ کر روانہ ہوئے، آپ کے ساتھ آپ کے خادم یوشع بن نون رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ جب یہ دونوں حضرات چٹان کے پاس آئے تو سر رکھ کر سو گئے، ادھر مچھلی تھیلے میں پھڑ پھڑائی، تھیلے سے نکل گئی اور دریا میں اس نے اپنا راستہ پالیا۔ مچھلی جہاں گری تھی اللہ تعالیٰ نے وہاں دریا کی روانی کو روک دیا اور وہاں مچھلی ایک نالی کی طرح اٹک کر رہ گئی۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو ان کے خادم مچھلی کے متعلق بتانا بھول گئے، اس لئے دن اور رات کا جو حصہ باقی تھا اس میں یہ چلتے رہے، دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اب کھانا لاؤ سفر نے بہت تھکا دیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اس وقت تک نہیں تھکے، جب تک وہ اس مقام سے نہ گذر لئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا

وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا
عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا
حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ
السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيْٓ اِسْرَائِيْلَ
قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا يَامُوْسٰٓى اِنِّيْ عَلٰى
عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَاتَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَاَنْتَ
عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ
فَقَالَ مُوْسٰى سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا
اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا فَقَالَ لَهٗ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا
تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا
فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِيْنَةٌ
فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُ
بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ لَمْ يَفْجَأْ اِلَّا
وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ بِالْقَدُوْمِ
فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى
سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا
اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ
لَاتُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَاتُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ
عُسْرًا قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَآءَ
عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَفِي الْبَحْرِ
نَقْرَةً فَقَالَ لَهٗ الْخَضِرُ مَا عِلْمِيْ وَ عِلْمُكَ مِنْ
عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْ هٰذَا
الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ
عَلَى السَّاحِلِ اِذْ اَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَّلْعَبُ مَعَ
الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ رَاْسَهٗ بِيَدِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ
فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ
نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ

تھا، اب ان کے خادم نے کہا آپ نے نہیں دیکھا جب ہم چٹان کے پاس تھے تو مچھلی کے متعلق بتانا میں بھول گیا تھا اور صرف شیطان نے یاد رہنے نہیں دیا ہے۔ اس نے تو عجیب طریقہ سے اپنا راستہ سمندر میں بنا لیا تھا۔ مچھلی تو سمندر میں اپنا راستہ پا گئی تھی اور موسیٰ اور ان کے خادم کو حیرت میں ڈال گئی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہی جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم تھے، چنانچہ دونوں حضرات پیچھے اسی راستہ سے لوٹے۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات پیچھے اپنے نقش قدم پر لوٹے اور آخر اس چٹان تک پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک صاحب (خضر علیہ السلام) کپڑے میں لپٹے ہوئے وہاں موجود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا۔ خضر علیہ السلام نے کہا کہ "اس سرزمین پر "سلام" کہاں سے آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں، پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں تا کہ جو رشد و ہدایت کا علم آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں خضر علیہ السلام نے فرمایا، موسیٰ! آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص علم ملا، جسے آپ نہیں جانتے، اسی طرح آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علم ملا ہے وہ میں نہیں جانتا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی معاملہ میں آپ کے خلاف نہیں کروں گا، خضر علیہ السلام نے فرمایا، اچھا اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو کسی چیز کے متعلق سوال نہ کریں یہاں تک کہ میں خود آپ کو اس کے متعلق بتا دوں گا۔ اب دونوں حضرات سمندر کے ساحل پر روانہ ہوئے۔ اتنے میں ایک کشتی گذری، انہوں نے کشتی والوں سے بات کی کہ انہیں بھی اس پر سوار کر لیں، کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کسی کرایہ کے بغیر انہیں سوار کر لیا جب دونوں حضرات کشتی پر بیٹھ گئے تو خضر علیہ السلام نے کلہاڑے سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو خضر علیہ السلام سے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں بغیر کسی کرایہ کے اپنی کشتی میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے انہیں کی کشتی چیر ڈالی، تا کہ سارے مسافر ڈوب جائیں بلا شبہ آپ نے یہ بڑا ناگوار طرز عمل اختیار کیا ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو بات میں بھول گیا تھا اس پر آپ مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے

اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذَا اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَا فَلاَ تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۨاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ مَآئِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ فَاَقَامَهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَالَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا كَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلاَمُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنِيْنَ

معاملہ میں تنگی نہ کیجئے، بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہ پہلی مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر انہیں ٹوکا تھا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور اس نے سمندر میں اپنی ایک مرتبہ چونچ ماری تو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اور آپ کے علم کی حیثیت اللہ کے علم کے مقابلہ میں اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی سے کم کیا ہے۔ پھر دونوں حضرات کشتی سے اتر گئے۔ ابھی وہ ساحل سمندر ہی پر چل رہے تھے کہ خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو دیکھا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے اس بچے کا سر اپنے ہاتھ میں دبایا اور اسے (گردن سے) اکھاڑ دیا اور اس کی جان لے لی۔ موسیٰ علیہ السلام اس پر بولے، آپ نے ایک بے گناہ کی جان بغیر کسی جان کے بدلے کے لے لی۔ یہ آپ نے بڑا ناپسندیدہ کام کیا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ سفیان بن عیینہ (راوی حدیث) نے بیان کیا، اور یہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے آخر اس مرتبہ بھی معذرت کی کہ اگر میں نے اس کے بعد پھر آپ سے کوئی سوال کیا تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھئے گا۔ آپ میرا بار بار عذر سن چکے ہیں (اس کے بعد میرے لئے بھی عذر کا کوئی موقع نہ رہے گا) پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور بستی والوں سے کہا کہ ہمیں اپنا مہمان بنالو، لیکن انہوں نے میزبانی سے انکار کیا۔ پھر انہیں بستی میں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی۔ بیان کیا کہ دیوار جھک رہی تھی۔ خضر علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور دیوار اپنے ہاتھ سے سیدھی کر دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں کے یہاں ہم آئے اور ان سے کھانے کے لئے کہا، لیکن انہوں نے ہماری میزبانی سے انکار کیا، اگر آپ چاہتے تو دیوار کے اس سیدھا کرنے کے کام پر اجرت لے سکتے تھے خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ذلک تاویل مالم تستطع علیه صبراً" تک۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم تو چاہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت کرتے تھے۔ (جس میں خضر علیہ السلام نے اپنے کاموں کی وجہ بیان کی

ہے کہ) کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو چھین لیا کرتا تھا اور اس کی بھی آپ تلاوت کرتے تھے کہ "اور (جس کی گردن خصر علیہ السلام نے توڑ دی تھی) تو وہ (اللہ کے علم میں) کافر تھا اور اس کے والدین مؤمن تھے۔

باب۷۵۴. قَوْلِهٖ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَباً مَّذْهَبًا يَّسْرُبُ يَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ

۷۵۴۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب وہ دونوں، دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو دونوں حضرات اپنی مچھلی بھول گئے، مچھلی نے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔ "سربا" یعنی راستہ، یسرب یعنی چلتا ہے، اسی سے "سارب بالنہار" آتا ہے (دن میں چلنے والا)۔"

(۱۸۳۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَعْلَى ابْنُ مُسْلِمٍ وَّ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَّزِيْدُ اَحَدُ هُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ اِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍؓ فِيْ بَيْتِهٖ اِذْ قَالَ سَلُوْنِىْ قُلْتُ اَىْ اَبَا عَبَّاسٍؓ جَعَلَنِى اللّٰهُ فِدَآءَ كَ بِالْكُوْفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهٗ نَوْفٌ يَّزْعَمُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمُوْسٰى بَنِىْٓ اِسْرَائِيْلَ اَمَّا عَمْرُو فَقَالَ لِىْ قَالَ قَدْ كَذَبَ عَدُوُّاللّٰهِ وَاَمَّا يَعْلٰى فَقَالَ لِىْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ حَدَّثَنِىٓ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذَكَّرَالنَّاسَ يَوْمًا حَتّٰى اِذَا فَاضَتِ الْعُيُوْنُ وَرَقَّتِ الْقُلُوْبُ وَلّٰى فَاَدْرَكَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِى الْاَرْضِ اَحَدٌ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَافَعَتَبَ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَى اللّٰهِ قِيْلَ بَلٰى قَالَ اَىْ رَبِّ فَاَيْنَ قَالَ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ اَىْ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْ عَلَمًا اَعْلَمُ ذٰلِكَ بِهٖ فَقَالَ لِىْ عَمْرٌو قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوْتُ وَقَالَ لِىْ يَعْلٰى قَالَ خُذْنُوْنًا مَّيِّتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِىْ مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ لَآ اُكَلِّفُكَ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنِىْ بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوْتُ قَالَ مَاكَلَّفْتَ كَثِيْرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَاِذْ قَالَ

۱۸۳۷۔ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی سعید بن جبیر کے واسطہ سے۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کی روایت میں کمی اور اضافہ کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے اور ان کے علاوہ ایک اور صحابی نے بھی سعید بن جبیر سے سن کر حدیث بیان کی، کہ آپ نے فرمایا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھو، میں نے عرض کی، اے ابوعباس! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے۔ کوفہ میں ایک قصہ گو شخص نوف نامی ہے اور وہ کہتا ہے کہ موسیٰ صاحب خضر وہ نہیں تھے جو بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام ہوئے ہیں (ابن جریج نے بیان کیا کہ) عمرو بن دینار نے تو روایت اس طرح بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دشمن خدا جھوٹی بات کہتا ہے، لیکن یعلیٰ بن مسلم نے اپنی روایت میں اس طرح مجھ سے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسول تھے، ایک دن آپ نے لوگوں (بنی اسرائیل) کو وعظ و تذکیر کی یہاں تک کہ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور دل پسیج گئے تو آپ واپس جانے کے لئے مڑے۔ اس وقت ایک شخص نے آپ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا دنیا میں آپ سے بڑا کوئی عالم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں،، اس پر اللہ نے عتاب نازل کیا، کیونکہ آپ نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی۔ آپ سے کہا گیا کہ ہاں تم سے بھی بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، اے پروردگار! وہ کہاں ہیں؟ فرمایا دو

مُوْسٰی لِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ
فَبَيْنَمَا هُوَ فِيْ ظِلِّ صَخْرَةٍ فِيْ مَكَانٍ ثَرْيَانَ اِذْ
تَضَرَّبَ الْحُوْتُ وَمُوْسٰی نَآئِمٌ فَقَالَ فَتَاهُ لَآ اُوْقِظُهٗ
حَتّٰی اِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ اَنْ يُّخْبِرَهٗ وَتَضَرَّبَ
الْحُوْتُ حَتّٰی دَخَلَ الْبَحْرَ فَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ
الْبَحْرِ حَتّٰی كَاَنَّ اَثَرَهٗ فِيْ حَجَرٍ قَالَ لِيْ عَمْرٌو
هٰكَذَا كَاَنَّ اَثَرَهٗ فِيْ حَجَرٍ وَّحَلَّقَ بَيْنَ اِبْهَامَيْهِ
وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ
قَدْ قَطَعَ اللّٰهُ عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ عَنْ سَعِيْدٍ
اَخْبَرَهٗ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِيْ عُثْمَانُ بْنُ
اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَلٰی طِنْفِسَةٍ خَضْرَآءَ عَلٰی كَبِدِ
الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ قَدْ جَعَلَ
طَرَفَهٗ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ مُوْسٰی فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَقَالَ هَلْ بِاَرْضِيْ
مِنْ سَلَامٍ مَّنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی بَنِيْٓ
اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَاْنُكَ قَالَ جِئْتُ
لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اَمَا يَكْفِيْكَ اَنَّ
التَّوْرٰةَ بِيَدَيْكَ وَاَنَّ الْوَحْيَ يَاْتِيْكَ يَا مُوْسٰٓی اِنَّ
لِيْ عِلْمًا لَّا يَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَعْلَمَهٗ وَاِنَّ لَكَ عِلْمًا
لَّا يَنْبَغِيْ لِيْ اَنْ اَعْلَمَهٗ فَاَخَذَ طَآئِرٌ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ
الْبَحْرِ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِلْمِيْ وَمَا عِلْمُكَ فِيْ جَنْبِ
عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا كَمَا اَخَذَ هٰذَا الطَّآئِرُ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ
الْبَحْرِ حَتّٰی اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ
صِغَارًا تَحْمِلُ اَهْلَ هٰذَا السَّاحِلِ الی اهل هذا
الساحل الْاٰخَرِ عَرَفُوْهُ فَقَالُوْا عَبْدُاللّٰهِ الصَّالِحُ قَالَ
قُلْنَا لِسَعِيْدٍ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا تَحْمِلُهٗ بِاَجْرٍ فَخَرَقَهَا
وَوَتَدَ فِيْهَا وَتَدًا قَالَ مُوْسٰی اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُّنْكَرًا قَالَ اَلَمْ
اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْاُوْلٰی
نِسْيَانًا وَّالْوُسْطٰی شَرْطًا وَّالثَّالِثَةُ عَمَدًا قَالَ

دریاؤں کے سنگم پر، عرض کی، اے پروردگار! میرے لئے ان کی کوئی پہچان متعین کر دیجئے کہ میں انہیں اس سے پہچان لوں، عمرو نے مجھ سے اپنی روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جہاں تم سے تمہاری مچھلی جدا ہو جائے (وہیں وہ ملیں گے) اور یعلیٰ نے حدیث اس طرح بیان کی کہ ایک مردہ مچھلی ساتھ لے لو، جہاں اس مچھلی میں روح پڑ جائے۔ (وہیں وہ ملیں گے) موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی ساتھ لے لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا۔ آپ نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ بس تمہیں اتنی تکلیف دوں گا۔ جب مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو مجھے بتانا، انہوں نے عرض کی کہ آپ نے تو کچھ کام ذمہ نہ کیا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "واذقال موسیٰ لفتاہ" میں وہ فتیٰ (رفیق سفر) یوشع بن نون رضی اللہ عنہ تھے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ (راوی حدیث) نے ان کے نام کی تعیین نہیں کی تھی۔ بیان کیا کہ پھر وہ ایک چٹان کے سایہ میں ٹھہر گئے جہاں نمی اور ٹھنڈ تھی۔ اس وقت مچھلی حرکت کرنے لگی۔ موسیٰ علیہ السلام سو رہے تھے اس لئے رفیق سفر نے سوچا کہ آپ کو جگانا نہ چاہئے۔ لیکن جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو وہ مچھلی کی حرکت کے متعلق بھول گئے، اسی عرصہ میں مچھلی نے ایک حرکت کی اور پانی میں چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کی جگہ پانی کے بہاؤ کو۔ روک دیا جس سے وہ پتھر کی طرح وہیں رک گئی۔ عمرو بن دینار نے مجھ سے بیان کیا کہ اس طرح وہ پانی میں معلق ہو گئی تھی، آپ نے دونوں انگوٹھوں اور اس سے قریب کی انگلیوں سے حلقہ بنا کر اس کی کیفیت بتائی (اس کے بعد کچھ دور اور وہ حضرات آگے گئے، پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہمیں اب اس سفر میں تھکن محسوس ہو رہی ہے۔ ان کے رفیق سفر نے عرض کی، اللہ نے آپ کی تھکن کو دور کر دیا ہے (اور مچھلی زندہ ہو گئی ہے) ابن جریج نے بیان کیا کہ یہ ٹکڑا سعید بن جبیر سے نہیں مروی ہے۔ یوشع بن نون رضی اللہ عنہ نے موسیٰ علیہ السلام کو واقعہ بتایا تو دونوں حضرات واپس لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے عثمان بن ابی سلیمان نے بیان کیا کہ دریا کے بیچ میں ایک چھوٹے سے رؤیں دار فرش پر آپ تشریف رکھتے تھے۔ اور سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ آپ اپنے کپڑے سے تمام جسم لپیٹے ہوئے تھے۔ اس کا ایک کنارہ آپ کے پاؤں کے نیچے تھا اور دوسرا سر کے اوپر تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے پہنچ کر سلام کیا تو آپ

لَاتُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْ هِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ
عُسْرًا لَّقِیَا غُلَامًا فَقَتَلَه' قَالَ یَعْلٰی قَالَ سَعِیْدٌ وَّجَدَ
غِلْمَاناً یَّلْعَبُوْنَ فَاَخَذَ غُلَامًا کَافِرًا ظَرِیْفًا فَاَضْجَعَه'
ثُمَّ ذَبَحَه' بِالسِّکِّیْنِ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً بِغَیْرِ
نَفْسٍ لَّمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْثِ وَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَرَاَهَا
زَکِیَّةً زَاکِیَةً مُّسْلِمَةً کَقَوْلِکَ غُلَامًا زَکِیًّا فَانْطَلَقَا
فَوَجَدَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَه' قَالَ سَعِیْدٌ
بِیَدِهٖ هٰکَذَا وَرَفَعَ یَدَه' فَاسْتَقَامَ قَالَ یَعْلٰی حَسِبْتُ
اَنَّ سَعِیْدًا قَالَ فَمَسَحَه' بِیَدِهٖ فَاسْتَقَامَ لَوْشِئْتَ
لَاتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِیْدٌ اَجْرًا نَّاْکُلُه' وَ کَانَ
وَرَآءَ هُمْ وَکَانَ اَمَا مَهُمْ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ
مَّلِکٌ یَّزْعُمُوْنَ عَنْ غَیْرِ سَعِیْدٍ اَنَّه' هُدَدُ بْنُ بُدَدَ
وَّالْغُلَامُ الْمَقْتُوْلُ اسْمُه' یَزْعُمُوْنَ جَیْسُوْرٌ مَّلِکٌ
یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا فَاَرَدْتُّ اِذَا هِیَ مَرَّتْ بِهٖ اَنْ
یَّدَعَهَا لِعَیْبِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْآ اَصْلَحُوْهَا فَانْتَفَعُوْا بِهَا
وَمِنْهُمْ مَنْ یَّقُوْلُ سَدُّوْهَا بِقَارُوْرَةٍ وَّ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ
بِالْقَارِ کَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَیْنِ وَکَانَ کَافِرًا فَخَشِیْنَا اَنْ
یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا اَنْ یَّحْمِلَهُمَا حُبُّه' عَلٰی اَنْ
یُّتَابِعَاهُ عَلٰی دِیْنِهٖ فَاَرَدْنَآ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا
مِّنْهُ زَکٰوةً لِّقَوْلِهٖ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا
وَّاَقْرَبَ رُحْمًا هُمَابِهٖ اَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْاَوَّلِ الَّذِیْ
قَتَلَ خَضِرٌ وَّزَعَمَ غَیْرُ سَعِیْدٍ اَنَّهُمَا اُبْدِلَا جَارِیَةً
وَّاَمَّا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّهَا
جَارِیَةٌ

نے اپنا چہرہ کھولا اور کہا، میری اس سرزمین میں اور سلام! آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں، پوچھا موسیٰ بنی اسرائیل؟ فرمایا کہ ہاں۔ پوچھ آپ کیوں آئے ہیں؟ فرمایا کہ میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ جو ہدایت کا علم آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ اس پر خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا آپ کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ توریت آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے، اے موسیٰ مجھے جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا آپ کے لئے مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح آپ کو جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا میرے لئے مناسب نہیں ہے۔ اس عرصہ میں ایک چڑیا نے اپنی چونچ سے دریا کا پانی لیا تو آپ نے فرمایا۔ خدا گواہ ہے کہ میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اس چڑیا نے دریا کا پانی اپنی چونچ میں لیا ہے، کشتی پر چڑھنے کے وقت انہوں نے چھوٹی چھوٹی کشتیاں دیکھیں جو ایک ساحل کے لوگوں کو دوسرے ساحل پر لے جا کر چھوڑ آتی تھیں۔ کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کہا کہ یہ اللہ کے صالح بندے ہیں ہم ان سے کرایہ نہیں لیں گے۔ لیکن خضر علیہ السلام نے کشتی میں شگاف کر دیئے اور اس میں (تختوں کی جگہ) کیلیں گاڑ دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے اس لئے اسے پھاڑ ڈالا ہے کہ اس کے مسافروں کو ڈبو دیں، بلاشبہ آپ نے ایک بڑا ناگوار کام کیا ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے آیت میں ''امراً'' کا ترجمہ ''منکراً'' کیا ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام کا یہ سوال تو بھولنے کی وجہ سے تھا لیکن دوسرا بطور شرط تھا، اور تیسرا قصداً انہوں نے کیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس پہلے سوال پر کہا کہ جو میں بھول گیا اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے پھر انہیں ایک بچہ ملا تو خضر علیہ السلام نے اسے قتل کر دیا۔ یعلیٰ نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ خضر علیہ السلام کو چند بچے ملے جو کھیل رہے تھے۔ آپ نے ان میں سے ایک بچہ کو پکڑا جو کافر اور چالاک تھا اور اسے لٹا کر چھری سے ذبح کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، آپ نے قصاص کے ایک بے گناہ جان کو جس نے کہ برا کام نہیں کیا تھا۔ قتل کر ڈالا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت میں ''زکیۃ'' کی قرأت ''زاکیۃ'' کرتے تھے بمعنی مسلمۃ جیسے ''غلاما زکیا'' میں ہے۔ پھر وہ دونوں

حضرات آگے بڑھے تو ایک دیوار نظر پڑی جو بس گرنے ہی والی تھی۔ خضر علیہ السلام نے اسے ٹھیک کر دیا۔ سعید بن جبیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ اس طرح یعلیٰ بن مسلم نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ خضر علیہ السلام نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹھیک کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجر لے سکتے تھے۔ سعید بن جبیر نے اس کی تشریح کی کہ اجرت جسے ہم کھا سکتے۔" آیت "وکان وراء هم" کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرأت "وکان امامهم" کی یعنی کشتی جہاں جا رہی تھی اس ملک میں ایک بادشاہ تھا، سعید کے سوا دوسرے راوی سے اس بادشاہ کا نام ھدد بن بدد نقل کرتے ہیں اور جس بچہ کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا اس کا نام جیسور بیان کرتے ہیں۔ تو وہ بادشاہ ہر (نئی اور اچھی) کشتی کو زبردستی چھین لیا کرتا تھا، اس لئے میں نے چاہا کہ جب یہ کشتی اس کے سامنے سے گذرے تو اس کے اس عیب کی وجہ سے (جو میں نے اس میں کر دیا ہے) اسے نہ چھینے۔ جب کشتی والے اس بادشاہ کے حدود سلطنت سے گذر جائیں گے تو خود اسے ٹھیک کر لیں گے اور اسے کام میں لاتے رہیں گے، بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ انہوں نے کشتی کو سیسہ لگا کر جوڑا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ تارکول سے جوڑا تھا (اور جس بچہ کو قتل کر دیا ہے) تو اس کے والدین مومن تھے اور وہ بچہ (اللہ کی تقدیر میں) کافر تھا۔ اس لئے ہمیں ڈر تھا کہ کہیں (بڑا ہو کر) وہ انہیں بھی سرکشی اور کفر میں نہ مبتلا کر دے کہ اپنے لڑکے سے انتہائی محبت انہیں اس کے دین کی اتباع پر مجبور کر دے، اس لئے ہم نے چاہا کہ اللہ اس کے بدلہ میں انہیں کوئی نیک اور اس سے بہتر اولاد دے۔ "واقرب رحماً" یعنی اس کے والدین اس بچہ پر جواب اللہ تعالیٰ انہیں دے گا پہلے سے زیادہ مہربان ہوں جسے خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا ہے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ان والدین کو اس بچہ کے بدلے ایک لڑکی دی گئی تھی۔ داؤد بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کئی حوالوں سے نقل کرتے ہیں کہ وہ لڑکی ہی تھی۔

باب ۷۵۵. قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآئَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا اِلٰى قَوْلِهٖ عَجَبًا صُنْعًا عَمَلاً حِوَلًا تَحَوُّلًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا اِمْرًا وَّنُكْرًا دَاهِيَةً يَنْقَضَّ

۷۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس جب دونوں اس جگہ سے آگے بڑھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ ہمارا کھانا لاؤ ہمیں اب تھکن محسوس ہونے لگی ہے۔" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "عجبا" تک۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں صنعا" عمل کے معنی میں ہے،" حولاً" بمعنی پھر

يَنْقَاضُ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ لَتَخِذْتَ وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ رُحْمًا مِّنَ الرُّحْمِ وَهِيَ اَشَدُّ مُبَالَغَةً مِّنَ الرَّحْمَةِ وَنَظُنُّ اَنَّهُ مِنَ الرَّحِيْمِ وَ تُدْعىٰ مَكَّةُ اُمَّ رُحْمٍ اَيِ الرَّحْمَةِ تَنْزِلُ بِهَا

جانا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہی تو وہ چیز تھی جو ہم چاہتے تھے۔ چنانچہ دونوں حضرات الٹے پاؤں واپس لوٹے۔ ارشاد خداوندی ''امراً'' اور ''نکراً'' دونوں عظیم اور بڑے کے معنی میں ہیں۔ ''ینقض'' یعنی گرنے ہی والی تھی جیسے دانت کے گرنے کے لئے ''ینقاض السن'' بولتے ہیں ''لتخذت'' (بالتخفیف) ''اتخذت (بالتشدید) ایک معنی میں ہے ''رحما'' رحم سے ہے اور اس میں رحمت کے مقابلہ میں بہت زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے، اور بعضوں نے اسے رحیم سے مشتق مانا ہے۔ مکہ کو ام رحم اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر نازل ہوتی رہتی ہے۔

(۱۸۳۸) حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى بَنِيْٓ اِسْرَائِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسَى الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَقِيْلَ لَهُ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ وَ اَوْحٰى اِلَيْهِ بَلٰى عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ اَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيْلُ اِلَيْهِ قَالَ تَاْخُذُ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوْسٰى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَّمَعَهُمَا الْحُوْتُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَنَزَلَا عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوْسٰى رَاْسَهُ فَنَامَ قَالَ سُفْيٰنُ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ وَفِيْ اَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لَا يُصِيْبُ مِنْ مَّآءِ هَا شَيْءٌ اِلَّا حَيِيَ فَاَصَابَ الْحُوْتَ مِنْ مَّآءِ تِلْكَ الْعَيْنِ قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا الْاٰيَةَ قَالَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ مَآ اُمِرَ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوْشَعُ ابْنُ نُوْنٍ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ

۱۸۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔ کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی نوف بکالی کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے وہ نہیں جنہوں نے خضر علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا نے غلط بات کہی، ❶ ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو وعظ کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون شخص ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر عتاب کیا کیونکہ انہوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تھی، اور ان کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں، میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین پر ہے اور وہ تم سے بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، اے پروردگار! ان تک پہنچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مچھلی تھیلے میں ساتھ لے لو۔ پھر جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں انہیں تلاش کرو۔ بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نکل پڑے اور آپ کے ساتھ آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مچھلی ساتھ تھی، جب چٹان تک پہنچے تو وہاں ٹھہر گئے، موسیٰ علیہ السلام اپنا سر رکھ کر وہیں سو گئے، عمرو کی روایت کے سوا دوسری روایت کے حوالہ سے سفیان نے بیان کیا کہ اس چٹان میں جڑ میں ایک چشمہ تھا، جسے ''حیاۃ'' کہا جاتا تھا۔ جس چیز پر اس کا پانی پڑ جاتا وہ زندہ ہو جاتا تھا۔ اس مچھلی پر بھی اس کا پانی پڑا تو اس کے اندر حرکت پیدا ہوئی اور وہ اپنے تھیلے سے

❶ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق یہ لفظ محض تنبیہ اور توبیخ کے طور پر کہے تھے یہ مقصد نہیں تھا کہ واقعی وہ اللہ کے دشمن ہیں۔

الْحُوتَ الْاٰيَةَ قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِيْٓ اٰثَارِهِمَا
فَوَجَدَ فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ الْحُوْتِ فَكَانَ لِفَتَاهُ
عَجَبًا وَّلِلْحُوْتِ سَرَبًا قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ
اِذْهُمَا بِرَجُلٍ مُّسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى
قَالَ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ
مُوْسٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى
اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ
يَامُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ
لَاَاَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ اللّٰهُ
لَاتَعْلَمُهٗ قَالَ بَلْ اَتَّبِعُكَ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا
تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا
فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ
فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْ هُمْ فِيْ سَفِيْنَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ
يَّقُوْلُ بِغَيْرِ اَجْرٍ فَرَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ قَالَ وَوَقَعَ
عُصْفُوْرٌ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ الْبَحْرَ
فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِيْ وَعِلْمُ
الْخَلَآئِقِ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِقْدَارُ مَاغَمَسَ هٰذَا
الْعُصْفُوْرُ مِنْقَارَهٗ قَالَ فَلَمْ يَفْجَا مُوْسٰى اِذْ عَمَدَ
الْخَضِرُ اِلٰى قَدُوْمٍ فَخَرَقَ السَّفِيْنَةَ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى
قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ
فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الْاٰيَةَ فَانْطَلَقَا اِذَا
هُمَا بِغُلَامٍ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ
فَقَطَعَهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ
نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَبَوْا اَنْ
يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَقَالَ
بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اِنَّا دَخَلْنَا هٰذِهِ
الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْشِئْتَ
لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ
سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ

نکل کر دریا میں چلی گئی، موسیٰ علیہ السلام جب بیدار ہوئے تو آپ نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ ہمارا کھانا لاؤ الآیۃ بیان کیا کہ سفر میں موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت تک کوئی تھکن محسوس نہیں ہوئی۔ جب تک وہ متعینہ جگہ سے آگے نہیں بڑھ گئے۔ رفیق سفر یوشع بن نون نے اس پر کہا، آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے میں مچھلی کے متعلق کہنا بھول گیا، الآیۃ۔ بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات اُلٹے پاؤں واپس لوٹے۔ دیکھا کہ جہاں مچھلی پانی میں گری تھی وہاں اس کے گذرنے کی جگہ طاق کی سی صورت بنی ہوئی ہے مچھلی تو پانی میں چلی گئی تھی۔ لیکن یوشع بن نون رضی اللہ عنہ کو اس طرح اس کے رک جانے پر تعجب تھا جب چٹان پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک بزرگ کپڑے میں لپٹے ہوئے وہاں موجود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہاری اس سرزمین میں سلام کہاں سے آ گیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا۔ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں۔ تا کہ جو ہدایت کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھا دیں۔ خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ کو اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو میں نہیں جانتا اور اسی طرح مجھے اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو آپ نہیں جانتے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، لیکن میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ خضر علیہ السلام نے اس پر کہا کہ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہی ہے تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھے گا، میں خود آپ کو بتا دوں گا۔ چنانچہ دونوں حضرات دریا کے کنارے کنارے روانہ ہوئے، ان کے قریب سے ایک کشتی گذری تو خضر علیہ السلام کو کشتی والوں نے پہچان لیا اور اپنی کشتی میں آپ کو بغیر کرایہ کے چڑھا لیا دونوں حضرات کشتی میں سوار ہو گئے۔ بیان کیا کہ اس عرصہ میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے آ کے بیٹھی اور اس نے اپنی چونچ کو دریا میں ڈالا تو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا، آپ کا اور تمام مخلوقات کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں دریا کا پانی لیا ہے۔ بیان کیا کہ پھر یکدم جب خضر علیہ السلام نے پھاوڑا اٹھایا اور کشتی کو پھاڑ ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام اس طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان لوگوں نے ہمیں بغیر کسی کرایہ کے اپنی کشتی میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ ان کی کشتی ہی کو چیر ڈالا کہ اس کے مسافر ڈوب مریں۔ بلاشبہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

آپ نے بڑا ناپسندیدہ کام کیا، پھر دونوں حضرات آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک بچہ جو بہت سے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور کاٹ ڈالا، اس پر موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ آپ نے بلا کسی قصاص و بدلہ کے ایک معصوم جان لے لی، یہ تو بڑی ناگوار بات ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا، میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد" پس اس بستی والوں نے ان کی میز بانی سے انکار کیا، پھر اسی بستی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی، خضر علیہ السلام نے اپنا ہاتھ یوں اس پر پھیرا اور اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ہم اس بستی میں آئے تو انہوں نے ہماری میز بانی سے انکار کیا اور ہمیں کھانا بھی نہیں دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے، خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ بس یہاں سے اب میرے اور آپ کی درمیان جدائی ہے اور میں آپ کو ان کاموں کی وجہ بتاؤں گا۔ جن پر آپ صبر نہیں کر سکے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کاش موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ان کے سلسلے میں اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ (" وکان وراء هم ملک کے بجائے) " وکان امامهم ملک یاخذ کل سفینة صالحة غصباً " قرأت کرتے تھے اور وہ بچہ (جسے قتل کیا تھا) اس کے والدین مؤمن تھے (اور یہ کافر ہوتا)۔

باب ٧٥٦. قَوْلِهٖ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا

(١٨٣٩) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبِيْ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا هُمُ الْحَرُوْرِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى اَمَّا الْيَهُوْدُ فَكَذَّبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا النَّصَارٰى فَكَفَرُوْا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوْا لَا طَعَامَ فِيْهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُوْرِيَّةُ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيْهِمُ الْفَاسِقِيْنَ

۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" کیا ہم بتادیں آپ کو ان کے متعلق جو اپنے اعمال کے اعتبار سے گھاٹے میں ہیں۔

۱۸۳۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ) سے آیت "هل ننبئكم بالاخسرين اعمالاً " (ترجمہ اوپر گذر چکا) کے متعلق سوال کیا کہ اس سے خوارج مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد ﷺ کی تکذیب کی، اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا اور کہا کہ اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اور خوارج وہ ہیں، جنہوں نے اللہ کے عہد و میثاق کو توڑا۔ سعد رضی اللہ عنہ انہیں فاسق کہا کرتے تھے۔

باب۷۵۷. قَوْلِهٖ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ اَلْاٰیَةَ

۷۵۷۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کو اور اس سے ملنے کو جھٹلایا، پس ان کے تمام اعمال غارت ہو گئے۔

(۱۸۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ. حَدَّثَنَا سَعِیْدُبْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِیْرَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَزِنُ عِنْدَاللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا وَّعَنْ یَّحْیَی بْنِ بُکَیْرٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ مِثْلَهٗ

۱۸۴۰۔ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔انہیں مغیرہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھرکم موٹا تازہ شخص آئے گا، لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی کوئی وقعت نہیں رکھے گا اور فرمایا کہ پڑھ،''فلا نقیم لهم یوم القیٰمة وزناً'' (قیامت کے دن ان کا کوئی وزن نہ ہوگا۔) اور یحییٰ بن بکیر سے روایت ہے، ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوالزناد نے اسی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

کٓهٰیٰعٓصٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَبْصِرْ بِهِمْ وَ اَسْمِعِ اللّٰهُ یَقُوْلُهٗ وَ هُمُ الْیَوْمَ لَا یَسْمَعُوْنَ وَلَا یُبْصِرُوْنَ فِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ یَعْنِیْ قَوْلُه اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ الْکُفَّارُ یَوْمَئِذٍ اَسْمَعُ شَیْءٍ وَّاَبْصَرُهٗ لَاَرْجُمَنَّکَ لَاَشْتِمَنَّکَ وَرِئْیًا مَنْظَرًا وَّقَالَ اَبُوْوَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْیَمُ اَنَّ التَّقِیَّ ذُوْ نُهْیَةٍ حَتّٰی قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا وَّقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا تُزْعِجُهُمْ اِلَی الْمَعَاصِیْ اِزْعَاجًا وَّقَالَ مُجَاهِدٌ اِدًّا عِوَجًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وِرْدًا عِطَاشًا اَثَاثًا مَالًا اِدًّا قَوْلًا عَظِیْمًا رِکْزًا صَوْتًا غَیًّا خُسْرَانًا بُکِیًّاجَمَاعَةُ بَاکٍ صِلِیًّا صَلِیَ یَصْلٰی نَدِیًّا وَّالنَّادِیْ وَاحِدٌ مَجْلِسًا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے متعلق) ''ابصربهم واسمع'' کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کفار آج کچھ نہیں سن رہے ہیں، اور نہ کچھ دیکھ رہے ہیں، کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہیں، لیکن قیامت کے دن سب سے زیادہ سننے والے اور دیکھنے والے ہوں گے (اگرچہ یہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دے گا) ارشاد خداوندی ''لارجمنک'' لا شتمنک کے معنی میں ہے۔''وریا'' بمعنی منظر۔اور ابووائل نے بیان کیا کہ مریم علیہا السلام جانتی تھیں کہ خوف خدا رکھنے والا شخص عقلمند و دانا ہوتا ہے اسی لئے انہوں نے (جبرائیل علیہ السلام کو مرد کی صورت میں دیکھ کر (فرمایا تھا کہ ''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو خوف خدا رکھنے والا ہے''اور ابن عیینہ نے فرمایا کہ ''توزهم ازاً'' ای تزعجهم الی المعاصی ازعاجاً (شیاطین انہیں گناہوں کے لئے ابھارتے رہتے ہیں۔) مجاہد نے فرمایا ''اداً'' بمعنی عوجاً ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ورداً'' یعنی عطاشاً۔''اثاثاً'' ای مالاً۔''اداً''، ای قولاً عظیماً۔''رکزاً'' ای صوتا؟''ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے صاحب نے کہا''غیاً'' بمعنی خسران ہے۔ندیا''اور نادی ایک چیز ہے بمعنی مجلس۔

باب ۷۵۸. قَوْلِهٖ وَ اَنْذِرْ هُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

(۱۸۴۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ فَيُنَادِىْ مُنَادِيًا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْرَاٰهُ ثُمَّ يُنَادِى يَااَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَ كُلُّهُمْ قَدْرَاٰهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَااَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَااَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَءَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُوَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَّهٰٓؤُلَآءِ فِىْ غَفْلَةٍ اَهْلُ الدُّنْيَا وَهُمْ لَايُؤْمِنُوْنَ

۷۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وانذرهم يوم الحسرة."

۱۸۴۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن موت ایک چتی دار مینڈھے کی شکل میں لائی جائے گی ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے جنت والو! تمام جنتی گردن اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے، آواز دینے والا پوچھے گا، اسے بھی پہچانتے ہو؟ وہ بولیں گے کہ ہاں، یہ موت ہے، ہر شخص اسے (موت کے وقت) دیکھ چکا ہے۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور آواز دینے والا جنتیوں سے کہے گا کہ اب تمہارے لئے ہمیشگی ہے، موت تم پر کبھی نہ آئے گی اور اے جہنم والو تمہیں بھی ہمیشہ اسی طرح رہنا ہے، تم پر بھی موت کبھی نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے تلاوت کی: "وانذرهم يوم الحسرة" الخ (اور آپ انہیں حسرت کے دن سے ڈرائیے جب کہ اخیر فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ لوگ بے پرواہی میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔)

باب ۷۵۹. قَوْلِهٖ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِرَبِّكَ

(۱۸۴۲) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا

۷۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ "وما نتنزل الا بامر ربک."

۱۸۴۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا جیسا کہ اب آپ کی ملاقات کا معمول ہے، اس سے زیادہ آپ ہم سے ملاقات کے لئے کیوں نہیں آیا کرتے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما نتنزل الابامر ربک الخ" (یعنی فرشتے) نازل نہیں ہوتے۔ بجز آپ کے پروردگار کے حکم کے، اسی کی ملک ہے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے۔

باب ۷۶۰. قَوْلِهٖ اَفَرَاَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا

(۱۸۴۳) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَابًا قَالَ جِئْتُ الْعَاصِىَ ابْنَ وَآئِلِ السَّهْمِىَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّالِىْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَااُعْطِيْكَ

۷۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "افرأيت الذى كفربليتنا وقال لا وتين مالا وولداً."

۱۸۴۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں عاص بن وائل سہمی کے یہاں اپنا حق مانگنے

حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَاحَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ لِیْ هُنَاکَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْکَه، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَعَنْ شُعْبَةَ وَحَفْصٌ وَّاَبُوْمُعَاوِيَةَ وَوَکِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ

گیا۔❶ وہ کہنے لگا کہ جب تک تم محمد ﷺ کا کفر نہیں کرو گے میں تمہیں اجرت نہیں دوں گا، میں نے اس پر کہا کہ یہ میں کبھی نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ تم مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جاؤ۔ اس پر وہ بولا، کیا مرنے کے بعد پھر مجھے زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا کہ ہاں، ضرور۔ کہنے لگا کہ پھر وہاں بھی میرے پاس مال واولاد ہوگی اور میں وہیں تمہاری اجرت بھی دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ۔"افرأیت الذی کفر باٰیٰتنا وقال لاوتین مالًا وولداً" (بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد مل کر رہیں گے) اس حدیث کی روایت ثوری، شعبہ، حفص، ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے (رحمہم اللہ تعالیٰ)۔

باب ۷۶۱. قَوْلِهٖ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَالرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا

۷۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اطلع الغیب ام اتخذ عندالرحمٰن عھداً" "عھدا" ای موثقاً.

(۱۸۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ کُنْتُ قَيْنًا بِمَکَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَآئِلِ السَّهْمِیِّ سَيْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَاُعْطِيْکَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَااَکْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی يُمِيْتَکَ اللّٰهُ ثُمَّ يُحْيِيْکَ قَالَ اِذَآ اَمَاتَنِیَ اللّٰهُ ثُمَّ بَعَثَنِیْ وَلِیْ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَالرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا. لَمْ يَقُلِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْيَانَ سَيْفًا وَلَا مَوْثِقًا

۱۸۴۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی۔ انہیں اعمش نے، انہیں ابوالضحیٰ نے، انہیں مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ میں، میں لوہار تھا اور عاص بن وائل سہمی کے لئے میں نے ایک تلوار بنائی تھی (اجرت باقی تھی اس لئے) ایک دن میں اس کی اجرت مانگنے آیا تو کہنے لگا کہ اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا میں آنحضور ﷺ کی نبوت کا انکار ہرگز نہیں کرنے کا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے مار دے اور پھر زندہ کرے۔ وہ کہنے لگا کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے مار کر دوبارہ زندہ کرے گا تو میرے پاس اس وقت مال واولاد بھی ہوگی (اور اسی وقت تم اپنی اجرت مجھ سے لے لینا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "افرایت الذی کفر باٰیٰتنا وقال لاوتین مالًا وولداً اطلع الغیب ام تخذ عندالرحمٰن عھداً" (بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال واولاد مل کر رہیں گے تو کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے خدائے رحمان سے کوئی عہد کر لیا ہے) عہد بمعنی موثقاً (جس کا کرنا ضروری ہو) اشجعی نے سفیان کے واسطہ

❶ خباب رضی اللہ عنہ لوہار کا کام کیا کرتے تھے اور عاص بن وائل نے ان سے ایک تلوار بنوائی تھی۔ اس کی مزدوری باقی تھی، وہی مانگنے گئے تھے عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ مشہور صحابی اس کے لڑکے ہیں۔ واقعہ مکہ کا ہے۔

سے اپنی روایت میں ''موثقا'' اور ''سیفا'' کے الفاظ نہیں کہے ہیں۔

باب ۷۶۲. قَوْلِهٖ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَايَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا

۷۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد كلا سنكتب مايقول ونمدله من العذاب مداً. (ہرگز نہیں ہم اس کا کہا ہوا لکھ لیتے ہیں۔ اور اس کا عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے۔)

(۱۸۴۵) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ سَمِعْتُ اَبَاالضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانَ لِيْ دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِي ابْنِ وَآئِلٍ قَالَ فَاَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَااُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَذَرْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ فَسَوْفَ اُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا

۱۸۴۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، انہوں نے ابوالضحیٰ سے سنا ان سے مسروق نے حدیث بیان کی کہ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ اور عاص بن وائل پر (اسی سلسلے میں میرا قرض تھا۔ بیان کیا کہ آپ اس کے پاس اپنا قرض مانگنے آئے تو کہنے لگا کہ جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہیں کرتے، تمہاری مزدوری نہیں مل سکتی۔ آپ نے اس پر جواب دیا کہ خدا کی قسم، میں ہرگز آنحضور ﷺ کا انکار نہیں کرسکتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مارے اور پھر دوبارہ زندہ کرے۔ عاص کہنے لگا کہ پھر مرنے تک مجھ سے قرض کا مطالبہ نہ کرو۔ مرنے کے بعد جب میں زندہ ہوں گا تو مجھے مال واولاد بھی ملیں گے اور اس وقت تمہارا قرض دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''افرأيت الذی كفر بآيتنا وقال لاوتين مالا وولداً'' الخ (ترجمہ گذر چکا۔)

باب ۷۶۳. قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَنَرِثُهٗ مَايَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ الْجِبَالُ هَدًّا هَدْمًا

۷۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''ونرثه ما يقول وياتينا فرداً'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت الجبال هداً'' کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ ڈھے جائیں گے۔

(۱۸۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَّكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَآئِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِيْ لَآ اَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ اَكْفُرَ بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ لَمَبْعُوْثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ سَوْفَ اَقْضِيْكَ اِذَارَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ نَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَالرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَايَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا

۱۸۴۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض چاہئے تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہنے لگا کہ جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہیں کرو گے۔ تمہارا قرض نہیں دوں گا، میں نے کہا کہ میں آنحضور ﷺ کا انکار ہرگز نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مارے اور پھر زندہ کرے، اس نے اس پر پوچھا، کیا موت کے بعد میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا پھر تو مجھے مال واولاد بھی مل جائیں گے، اور اسی وقت تمہارا قرض بھی ادا کروں گا، بیان کیا کہ اس کے متعلق آیت نازل ہوئی کہ ''افرأيت الذی كفر بأيتنا وقال لاوتين مالا

نَرِثُه' مَايَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا

سُوْرَةُ طٰهٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَّالضَّحَّاكُ بِالنَّبَطِيَّةِ طٰهٰ يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَالَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْفِيْهِ تَمْتَمَةٌ اَوْفَافَاةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ ' اَزْرِىْ ظَهْرِىْ فَيُسْحِتَكُمْ يُهْلِكَكُمْ اَلْمُثْلٰى تَانِيْثُ الْاَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ يُقَالُ خُذِالْمُثْلٰى خُذِ الْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِى الْمُصَلَّى الَّذِىْ يُصَلّٰى فِيْهِ فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُمِنْ خِيْفَةٍ لِكَسْرَةِ الْخَآءِ فِىْ جُذُوْعِ اَىْ عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُمَاسَّه' مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّه' لَنُذْرِيَنَّه' قَاعًا يَعْلُوْهُ الْمَآءُ الصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِىْ مِنَ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِىِّ الَّذِىْ اسْتَعَارُوْامِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا فَاَلْقَيْتُهَا اَلْقٰى صَنَعَ فَنَسِىَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَه' اَخْطَا الرَّبَّ لَايَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا الْعِجْلُ هَمْسًا حِسُّ الْاَقْدَامِ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى عَنْ حُجَّتِىْ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا فِى الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِقَبَسٍ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ وَ كَانُوْا شَاتِيْنَ فَقَالَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَّهْدِىْ الطَّرِيْقَ اٰتِيْكُمْ بِنَارٍ تُوْقِدُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَمْثَلُهُمْ اَعْدَلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَضْمًا لَايُظْلَمُ

وولداً.'' ''اطلع الغيب ام اتخذ عندالرحمٰن عهداً كلا سنكتب مايقول ونمدله' من العذاب مداً ونرثه ما يقول ويأتينا فرداً.'' (بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال اور اولاد مل کر رہیں گے، تو کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے۔ یا اس نے خدائے رحمان سے کوئی عہد کر لیا ہے؟ ہرگز نہیں، البتہ ہم اس کا کہا ہوا بھی لکھے لیتے ہیں اور اس کے لئے عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے اور اس کی کہی ہوئی کے ہم ہی مالک رہ جائیں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا۔)

سورہ طٰہٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن جبیر اور ضحاک رحمہما اللہ نے کہا کہ حبشی زبان میں ''طٰہٰ'' کا مفہوم ہے ''اے مرد'' جب کوئی حرف ادا نہ ہوتا ہو یا زبان سے بولتے وقت ''تم تم'' یا ''فافا'' کی سی آواز نکلتی ہو تو اس کے لئے ''عقدة'' کہتے ہیں۔ ''ازری'' یعنی ظہری۔ ''فیسحتکم'' یعنی یھلکم ''المثلیٰ'' امثل کا مؤنث ہے یعنی تمہارا دین جس پر تم اب تک قائم ہو، بولتے ہیں ''خذ المثلیٰ'' یعنی افضل و بہتر کو اختیار کر لو۔ ''ثم ائتو صفا'' بولتے ہیں، ''هل اتيت الصف اليوم'' یعنی کیا تم اس جگہ آج آئے تھے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے۔ ''فاوجس'' یعنی دل میں خوف محسوس کیا خاء کے کسرہ کی وجہ سے ''خیفة'' کے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے ''فی جزوع'' یعنی علی جزوع۔ ''خطبک'' یعنی بالک۔ ''مساس، مساسہ مساسا کا مصدر ہے۔ ''لننسفنه'' ای لنذرینه ''قاعاً'' جس زمین کے اوپر پانی آ جائے ''الصفصف'' یعنی ہموار زمین۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''اوزاراً'' بمعنی اثقالاً ہے۔ ''من زينة القوم'' یعنی وہ زیورات جو بنی اسرائیل نے آل فرعون سے عاریت کے طور پر لئے تھے ''فقذفتها'' ای فالقیتها. القیٰ بمعنی صنع. ''فنسي'' یعنی موسیٰ علیہ السلام بھول گئے اور اس کی اتباع کرنے والے کہنے لگے کہ موسیٰ تو رب کی تلاش میں غلط راستے پر چلے گئے ہیں (یعنی ان کے کہنے کے مطابق رب تو وہی گوسالہ تھا) ''لا يرجع اليهم قولاً'' مراد اسی گوسالہ سے ہے کہ وہ ان کی باتوں کا جواب نہیں دیتا تھا ''همساً'' یعنی قدموں کی چاپ ''حشرتنی اعمیٰ'' یعنی میرے دلائل وشواہد سے بے

فَيَهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ عِوَجًا وَّادِيًا اَمْتًا رَابِيَةً سِيْرَتَهَا حَالَتَهَا الْاُوْلٰى النُّهٰى التُّقٰى ضَنْكًا الشَّقَآءُ هَوٰى شَقِيَ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ طُوًى اِسْمُ الْوَادِيْ بِمَلْكِنَا بِاَمْرِنَا مَكَانًا سُوًى مُنْصَفٌ بَيْنَهُمْ يَبَسًا يَّابِسًا عَلٰى قَدَرٍ مَّوْعِدٍ لَّاتَنِيَا تَضْعُفَا

بہرہ اور اندھا کر کے تو نے مجھے اٹھایا (آخرت میں) ورنہ میں تو دنیا میں بڑی بصیرت والا تھا "بقبس" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اہل راستہ بھول گئے، سردی پڑ رہی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا شخص نہ ملا جو راستہ بتادے تو میں آگ لاؤں گا، تاکہ تم اسے روشن کرلو۔ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "امثلہم" یعنی اعدلہم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہضماً، کی تفسیر میں فرمایا کہ اس پر زیادتی نہیں ہوگی اور اس کی نیکیاں برباد نہیں جائیں گی "عوجاً" "ای وادیاً" "امۃ" ای رابیۃ. "سیرتھا" یعنی پہلی سی "النھی" ای التقی. "ضنکاً" ای الشقاء. "ھویٰ" ای شقی. "بالوادی المقدس" ای المبارک. "طویٰ" اس وادی کا نام ہے۔ "بملکنا" ای بامر نا. مکاناً سویٰ یعنی ان کے درمیان نصف نصف ہوگا۔ یبساً "بمعنی یابساً۔

باب ۷۶۴. قَوْلِهٖ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ

۷۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "واصطنعتک لنفسی".

(۱۸۴۷) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقٰى اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى لِاٰدَمَ اَنْتَ الَّذِيْ اَشْقَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهٖ وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرٰةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَّهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى اَلْيَمُّ الْبَحْرُ

۱۸۴۷۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آدم اور موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہی نے انسان کو پریشانی میں ڈالا ہے اور اسے جنت سے نکالا ہے۔ آدم علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا اور خود اپنے لئے منتخب کیا اور آپ پر توریت نازل کی؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر آپ نے تو دیکھا ہی ہوگا کہ میری پیدائش سے پہلے ہی یہ سب کچھ میرے لئے لکھ دیا گیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے "الیم" یعنی دریا۔

باب ۷۶۵. قَوْلِهٖ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّاتَخَافُ دَرَكًا وَّلَاتَخْشٰى فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَاغَشِيَهُمْ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى

۷۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ، پھر ان کے لئے سمندر میں (عصا مار کر) خشک راستہ بنالینا تم کو نہ پالئے جانے کا اندیشہ ہوگا اور نہ تم کو (اور کوئی) خوف ہوگا۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا تو دریا جب ان پر آ ملنے کو تھا آ ملا، اور فرعون نے تو اپنی قوم کو گمراہ ہی

کیا تھا اور سیدھی راہ پر نہ لایا۔"

(١٨٤٨) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ ظَهَرَ فِيْهِ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصُوْمُوْهُ

١٨٤٨۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس دن موسیٰ علیہ السلام نے فرعون پر غلبہ پایا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر ہم ان کے مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حقدار ہیں۔ تم لوگ بھی اس دن روزہ رکھو۔

باب ٧٦٦. قَوْلِهٖ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى

٧٦٦۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

(١٨٤٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَآجَّ مُوْسٰى اٰدَمَ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ الَّذِیْ اَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَاَشْقَيْتَهُمْ قَالَ قَالَ اٰدَمُ يَامُوْسٰى اَنْتَ الَّذِیْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰى اَمْرٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِیْ اَوْقَدَّرَهٗ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى

١٨٤٩۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن نجار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے بحث کی اور ان سے کہا کہ آپ ہی نے اپنے لغزش کے نتیجہ میں انسان کو جنت سے نکالا، اور مشقت میں ڈالا ہی، آدم علیہ السلام نے اس پر فرمایا کہ اے موسیٰ! آپ کو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا، اور ہم کلامی کا شرف بخشا۔ کیا آپ ایک ایسی بات پر مجھے ملامت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لئے مقدر کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر بحث میں غالب رہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَالْكَهْفُ وَمَرْيَمُ طٰهٰ وَالْاَنْبِيَآءُ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِیْ وَقَالَ قَتَادَةُ جُذَاذًا قَطَّعَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ

سورة الانبیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ ابتداء میں مکہ میں نازل ہوئی تھیں اور نہایت فصیح و بلیغ ہیں اور انہیں پہلے

فِیْ فَلَکٍ مِثْلُ فَلْکَةِ الْمِغْزَلِ یَسْبَحُوْنَ یَدُوْرُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ نَفَشَتْ رَعَتْ یُصْحَبُوْنَ یُمْنَعُوْنَ اُمَّتُکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً قَالَ دِیْنُکُمْ دِیْنٌ وَّاحِدٌ وَّقَالَ عکرمة حَصَبُ حطب بالحبشیه وقال غَیْرُه' اَحَسُّوْا تَوَقَّعُوْهُ مِنْ اَحْسَسْتُ خَامِدِیْنَ هَامِدِیْنَ حَصِیْدٌ مُسْتَاصِلٌ یَّقَعُ عَلَی الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَیْنِ وَالْجَمِیْعِ لَایَسْتَحْسِرُوْنَ لَایَعْیُوْنَ وَمِنْهُ حَسِیْرٌ وَّحَسَرْتُ بَعِیْرِیْ عَمِیْقٌ بَعِیْدٌ نُکِسُوْا رُدُّوْا صَنْعَةَ لَبُوْسِ الدُّرُوْعُ تَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ اخْتَلَفُوا الْحَسِیْسَ وَالْحِسُّ وَالْجَرْسُ وَالْهَمْسُ وَاحِدٌ وَّهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِیِّ اٰذَنَّاکَ اَعْلَمْنَاکَ اٰذَنْتُکُمْ اِذَا اَعْلَمْتَه' فَاَنْتَ وَهُوَ عَلٰی سَوَآءٍ لَّمْ تَغْدِرْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَلَّکُمْ تُسْئَلُوْنَ تُفْهَمُوْنَ ارْتَضٰی رَضِیَ التَّمَاثِیْلُ اَلْاَصْنَامُ السِّجِلِّ الصَّحِیْفَةُ

ہی میں نے یاد کیا تھا۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آیت میں ''جذاذاً'' کا مطلب ہے کہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''فی فلک'' یعنی جیسے چرخے دم کڑے ہیں، ''یسبحون'' ای یدُورون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''نفشت'' بمعنی رعت ہے۔ "یصبحون" ای یمنعون امتکم امة واحدة" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا دین ایک دین ہے۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''حصب'' حبشہ کی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں دوسرے حضرات نے کہا کہ ''احسوا'' بمعنی توقعوا ہے، احسست سے مشتق ہے ''خامدین'' ای ھامدین۔ ''حصید'' ای مستاصل واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے ''لایستحسرون'' ای لایعیون، اسی سے حسیر اور حسرت بعیری استعمال ہوتا ہے (یعنی میرا اونٹ تھک گیا) "عمیق" ای بعید. نکسوا " ای ردوا. "صنعة لبوس بمعنی الدروع." "تقطعوا امر هم" ای اختلفوا "الحسیس" اور الحس، جرس اور ھمس ہم معنی ہیں، بمعنی پست آواز "آذناک" بمعنی اعلمناک. آذنتکم. اس وقت بولتے ہیں۔ جب آپ مخاطب کو کسی بات کی خبر دے چکے ہوں۔ اب آپ اور وہ دونوں اس میں برابر ہیں، یعنی جب آپ نے اسے پوری اطلاع دے دی تو آپ نے عذر نہیں کیا۔ مجاہد نے فرمایا کہ "لعلکم تسئلون" ای تفھمون. "ارتضیٰ ای رضی." "التماثیل بمعنی اصنام "السجل" یعنی صحیفه.

باب۷۶۷. قَوْلِهٖ کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ

(۱۸۵۱) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ شَیْخٌ مِنَ النَّخَعِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُه' وَعْدًا عَلَیْنَآ اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ ثُمَّ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُّکْسٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِبْرَاهِیْمُ اَلَآ اِنَّه' یُجَآءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُبِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ اُصَیْحَابِیْ فَیُقَالُ لَاتَدْرِیْ مَآاَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّادُمْتُ اِلٰی قَوْلِهٖ

۷۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' جیسا کہ ہم نے ابتداء کی تھی آفرینش کی۔''

۱۸۵۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نخع کے شیخ مغیرہ بن نعمان نخعی نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم سب لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون حالت میں اللہ کے حضور میں جمع کئے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) پھر سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور ہاں کچھ لوگ میری امت کے لائے جائیں گے اور انہیں شمال کی طرف (جہنم کی طرف) لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں

شَهِيدٌ فَيُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَآءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

ایجاد کی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو صالح بندے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے۔ "مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔"

سُوْرَةُ الْحَجِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ الْمُخْبِتِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ أُمْنِيَّتِهِ اِذَا حَدَّثَ اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ حَدِيْثِهِ فَيُبْطِلُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَ يُحْكِمُ اٰيٰتِهِ وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ اِلَّا اَمَانِيَّ يَقْرَئُوْنَ وَلَا يَكْتُبُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّشِيْدٌ بِالْقَصَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُوْنَ يَفْرُطُوْنَ مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُوْنَ يَبْطُشُوْنَ وَهُدُوْآ اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ اُلْهِمُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ اِلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تُشْغَلُ

سورۃ الحج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "المخبتین" ای المطمئنین "اذا تمنی القی الشیطان فی امنیة" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو شیطان اپنی بات اس میں ملانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ شیطان کی بات کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیات کو محکم اور ثابت رکھتا ہے۔ ❶ "امنیة" یعنی قراءتہ۔ "الا امانی" یعنی پڑھتے ہیں لیکن لکھتے نہیں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "مشید" یعنی گچھے سے مضبوط کیا ہوا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "یسطون" ای یفرطون سطوۃ سے مشتق ہے، بولتے ہیں، یسطون اے یبطشون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "سبب" یعنی رسی جو چھت سے لگی ہوئی ہو۔ "تذھل" ای تشغل۔

باب ۷۶۸. قَوْلِهٖ وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى

۷۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے۔"

(۱۸۵۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَاٰدَمُ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادٰى بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا اِلَى النَّارِ قَالَ يَارَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ اُرَاهُ قَالَ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَحِيْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيْبُ الْوَلِيْدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَاهُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى تَغَيَّرَتْ وُجُوْهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ

۱۸۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ عزوجل قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آپ عرض کریں گے، میں حاضر ہوں، ہمارے رب! آپ کی فرمانبرداری کے لئے۔ پھر ایک آواز آئے گی کہ اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے جہنم میں بھیجنے کے لئے ان لوگوں کو نکالئے جو اس کے مستحق ہیں۔ آپ عرض کریں گے، اے رب! ان کی تعداد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے میرا خیال ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ، نو سو ننانوے (افراد کو جہنم میں لے جانے کے لئے نکال لو) کیونکہ انہوں نے جہنم کے عمل کئے

---

❶ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے "کوئی نبی نہیں جس نے امید نہ باندھی ہو اپنی امت کے متعلق کہ ان کو ہدایت ہو، تو شیطان نے ان لوگوں کے قلوب میں زیغ پیدا کر کے ان کی آرزو کو پورا نہ ہونے دیا ہو اور اس میں کھوٹ نہ ڈال دی ہو۔"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ اَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْاَبْيَضِ اَوْكَا الشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِيْ جَنْبِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ اَبُوْاُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَقَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَعِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ سَكْرٰى وَمَا هُمْ بِسَكْرٰى

تھے) یہی وہ وقت ہوگا کہ (دہشت کی وجہ سے) حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے، بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی شدید یعنی محض دہشت اور خوف کی وجہ سے ان کی یہ کیفیت ہو جائے گی) حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد سن کر مجلس میں موجود صحابہؓ اتنے پژمردہ اور پریشان ہو گئے کہ ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نوسو ننانوے افراد یا جوج ماجوج (اور ان کی طرح دوسرے مشرکین و کفار کے طبقوں) کے ہوں گے۔ (جو جہنم میں ڈالیں جائیں گے) اور ایک ہزار میں سے ایک (جو جنت میں لے جایا جائے گا۔) وہ تم میں سے (اور تمہارے طریقہ اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔ اور تم محشر میں اتنے کم ہوگے جیسے سر سے پاؤں تک سفید بیل کے جسم میں کہیں ایک سیاہ بال ہوتا ہے یا جیسے بالکل سیاہ بیل کے جسم پر کہیں سفید بال نظر آ جاتا ہے، اور مجھے امید ہے کہ تم لوگ (یعنی آنحضور ﷺ کی امت کے مؤمن) جنت والوں کے ایک چوتھائی ہوگے۔ ہم نے یہ سن کر خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی ہوں گے۔ ہم نے پھر خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کے آدھے تم ہوگے۔ ہم نے پھر اللہ اکبر کہا۔ ابواسامہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا کہ 'وتری الناس سکاریٰ وما هم بسكاری" اور بیان کیا کہ "ہر ہزار میں نوسو ننانوے" (اہل جہنم ہوں گے) جریر اور عیسیٰ بن یونس اور ابومعاویہ نے آیت اس طرح پڑھی "سکریٰ وماهم بسکریٰ" وماهم بسکاری کے بجائے۔)

باب ۷۶۹. قَوْلِهٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُاللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ شَكٍّ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِاطْمَانَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ اَتْرَفْنَاهُمْ وَسَّعْنَاهُمْ

۷۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد' اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی پرستش کنارہ پر (کھڑا ہو کر) کرتا ہے، پھر اگر اسے کوئی نفع پہنچ گیا تو وہ اس پر جما رہا اور اگر کہیں اس پر کوئی آزمائش آ پڑی تو وہ منہ اٹھا کر واپس چل دیا۔ (یعنی) دنیا وآخرت دونوں کو کھو بیٹھا' 'اللہ تعالیٰ کے ارشاد' یہی تو ہے انتہائی گمراہی، اتر فنا هم ای وسعناهم.

(۱۸۵۳) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِيْنَةَ فَاِنْ وَّلَدَتِ امْرَاَتُهٗ غُلَامًا وَّنُتِجَتْ

۱۸۵۳۔ مجھ سے ابراہیم بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ''اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی پرستش کنارہ پر (کھڑا ہو کر) کرتا ہے'' کے متعلق

خَيْلُه' قَالَ هٰذَادِيْنٌ صَالِحٌ وَّاِنْ لَّمْ تَلِدِ امْرَاَتُه' وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُه' قَالَ هٰذَا دِيْنُ سُوْٓءٍ

فرمایا کہ بعض افراد مدینہ آتے (اور اپنے اسلام کا اظہار کرتے) اس کے بعد اگر اسی کی بیوی کے یہاں لڑکا پیدا ہوتا اور گھوڑی بھی بچہ دیتی تو وہ کہتے کہ دین (اسلام) بڑا اچھا دین ہے، لیکن اگر ان کے ہاں لڑکا نہ پیدا ہوتا اور گھوڑی بھی کوئی بچہ نہ دیتی تو کہتے کہ یہ تو برا دین ہے (اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔)

باب ۷۷۰. قَوْلِهٖ هٰذٰنِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

۷۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا۔

(۱۸۵۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْهَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّه' كَانَ يُقْسِمُ فِيْهَا اِنَّ هٰذِهِ الْاٰ يَةَ هٰذٰنِ خَصْمَانِ خْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِیْ حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَا حِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوْا فِیْ يَوْمِ بَدْرٍ رَّوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ وَّ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَوْلَه'

۱۸۵۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابو ہاشم نے خبر دی، انہیں ابومجلز نے، انہیں قیس بن عباد نے اور انہیں ابوذر رضی اللہ عنہ نے، آپ قسم کھا کر بیان کرتے تھے کہ یہ آیت "یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے دونوں ساتھیوں (علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہما مسلمانوں کی طرف سے) اور (مشرکین کی طرف سے عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں (شیبہ اور ولید بن عتبہ) کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے، جب انہوں نے بدر کی لڑائی میں میدان میں آ کر دعوت مبارزت دی تھی۔ اس کی روایت سفیان نے ابو ہاشم کے واسطہ سے کی۔ اور عثمان نے جریر کے واسطہ سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابو ہاشم سے اور انہوں نے ابومجلز سے یہی حدیث۔

(۱۸۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّجْثُو بَيْنَ يَدَیِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَيْسٌ وَّفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ بَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِیٌّ وَّحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَالْوَ لِيْدُ ابْنُ عُتْبَةَ

۱۸۵۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابومجلز نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جو رب رحمٰن کے حضور میں قیامت کے دن اپنا دعویٰ پیش کرنے کے لئے چہارزانو بیٹھے گا۔ قیس نے بیان کیا کہ آپ ہی حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ، یہ دونوں فریق ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا، بیان کیا کہ یہی وہ حضرات ہیں جنہوں نے بدر کی لڑائی میں دعوت مبارزت دی تھی۔ یعنی علی، حمزہ، اور عبیدہ رضی اللہ عنہم نے (مسلمانوں کی طرف سے) اور شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نے (کفار کی طرف سے)۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَآئِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَآئِفِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيْدٌ بَعِيْدٌ فَاسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَنَاكِبُوْنَ الْعَادِلُوْنَ كَالِحُوْنَ عَابِسُوْنَ مِنْ سُلَالَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُوْنُ وَّاحِدٌ وَّالْغُثَآءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَآءِ وَمَالَا يُنْتَفَعُ بِهٖ يَجْاَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْاَرُ الْبَقَرَةُ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلٰى عَقِبَيْهِ سَامِرًامِّنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُهٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسْحَرُوْنَ تَعْمُوْنَ مِنَ السِّحْرِ

سورۃ المؤمنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عینیہ نے بیان کیا کہ آیت میں ''سبع طرائق'' سے مراد سات آسمان ہیں۔ ''لہا سابقون'' یعنی خیر و سعادت میں وہ آگے آگے ہیں ''قلوبہم وجلۃ'' یعنی خوفزدہ۔ ''هيهات هيهات'' بمعنی بعيد بعيد۔ ''فاسئال العادين'' یعنی فرشتوں (سے پوچھ لو) ''لناكبون'' ای لعادلون. ''كالحون'' ای ''عابسون'' بعض نے کہا کہ ''من سلالة'' میں سلالۃ کے معنی بچہ اور نطفہ ہے۔ ''جنۃ'' اور جنون ہم معنی ہیں ''الغثاء'' بمعنی جھاگ یعنی وہ چیز جو پانی کے اوپر اٹھ جاتی ہے اور جس سے کوئی نفع نہیں ہوتا۔ ''یجارون'' یعنی اپنی آواز بلند کرتے ہیں جیسے گائے چلاتی ہے ''علی اعقابکم'' یعنی الٹے پاؤں لوٹ گیا۔ ''سامرا'' سمر سے نکلا ہے (رات کے وقت قصہ گوئی) جمع سمار اور سامر آتی ہے اس موقعہ پر آیت میں ''سامرا'' جمع کے موقعہ پر استعمال ہوا ہے ''تسحرون'' یعنی کس طرح تم جادو سے اندھے ہوئے جا رہے ہو (کہ حق تمہیں باطل نظر آتا ہے۔)

سُوْرَةُ النُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خِلَالِهٖ مِنْ بَيْنِ اَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَابَرْقِهِ الضِّيَآءُ مُذْعِنِيْنَ يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِيْ مُذْعِنٌ اَشْتَاتًا وَّشَتّٰى وَشِتَاتٌ وَّشَتٌّ وَّاحِدٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَا هَابَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ سُمِّيَ الْقُرْاٰنُ بِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ السُّوْرَةُ لِاَنَّهَا مَقْطُوْعَةٌ مِّنَ الْاُخْرٰى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْاٰنًا وَّقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ الْمِشْكَاةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبْشَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ تَاْلِيْفَ بَعْضِهٖ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَاقَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ فَاِذَا جَمَعْنَاهُ وَاَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ اَيْ مَاجُمِعَ فِيْهِ فَاعْمَلْ بِمَا اَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّانَهَاكَ اللّٰهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهٖ قُرْاٰنٌ اَيْ تَاْلِيْفٌ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ لِاَنَّهٗ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ

سورۃ النور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں) ''من خلالہ'' کا مفہوم ہے کہ ''بادل کے پردوں میں سے۔'' ''سنا برقہ'' بمعنی روشنی ہے ''مذعنین'' عاجزی کرنے والے، مطیع و منقاد کو ''مذعن'' کہتے ہیں۔ ''اشتاتا'' اور شتی شتات اور شت ہم معنی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''سورۃ انزلنا ھا'' کا مطلب ہے کہ ہم نے واضح کیا۔ بعض دوسرے حضرات نے فرمایا کہ ''قرآن'' نام اس لئے ہے کہ یہ سورتوں کا مجموعہ ہے اور ''سورۃ'' نام کی وجہ یہ ہے کہ ایک سورت دوسری سورت سے الگ اور جدا ہوتی ہے۔ جب انہیں سورتوں کو آپس میں ملا دیں تو اس کا نام ''قرآن'' ہو جاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''مشکاۃ'' بمعنی طاق ہے۔ حبشی زبان میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''ان علینا جمعہ وقرآنہ'' یعنی ہمارے ذمہ ہے اس کے مختلف حصوں کی تالیف و تدوین ''فاذا قرأناه فاتبع قرآنه'' یعنی جب ہم نے اس کی تالیف و تدوین کر دی تو اب تم اس کی اتباع کرو اس کے احکام کو بجا لاؤ اور جن چیزوں سے اس میں منع کیا گیا ہے ا ز

لِلْمَرْأَةِ مَاقَرَاَتْ بِسَلًا قَطُّ اَیْ لَمْ تَجْمَعْ فِیْ بَطْنِهَا وَلَدًا وَّ قَالَ فَرَّضْنَاهَا اَنْزَلْنَا فِيْهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَّمَنْ قَرَاَ فَرَضْنَاهَا يَقُوْلُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَ عَلٰى مَنْ بَعْدَ كُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ اَ وِالطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا لَمْ يَدْرُوْا لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ اُولِى الْاِرْبَةِ مَنْ لَّيْسَ لَهٗ اِرْبٌ وَّقَالَ طَاوٗسٌ هُوَالْاَحْمَقُ الَّذِیْ لَاحَاجَةَ لَهٗ فِی النِّسَآءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَايُهِمُّهٗ اِلَّا بَطْنُهٗ وَلَايُخَافُ عَلَى النِّسَآءِ

سے باز رہو۔ بولتے ہیں "لیس لشعرہ قرآن" یہاں بھی قرآن، تالیف کے ہی معنی میں ہے "فرقان" اس کا نام اس لئے ہے کہ حق و باطل کے درمیان امتیاز کرتا ہے۔ عورت کے لئے بولتے ہیں، "ماقرأت بسلی قط" یعنی اس کے پیٹ کے ساتھ بچہ کبھی نہیں جمع ہوا ہے۔ "فرضناھا" یعنی مختلف فرائض ہم نے اس میں نازل کئے۔ جن حضرات نے "فرضناھا" (تخفیف کے ساتھ) پڑھا ہے وہ اس کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تم پر اور تمہارے بعد کے لوگوں پر فرض کیا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے آیت "اوالطفل الذین لم یظھروا" کے متعلق فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ بچپن کی وجہ سے وہ ابھی عورتوں کی پردہ کی چیزوں کو نہیں سمجھتے۔ شعبی نے فرمایا کہ "اولی الاربة" یعنی جنہیں عورت کی حاجت نہیں ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ ہیں جنہیں صرف اپنے پیٹ کی فکر ہو اور عورتوں کے بارے میں ان سے کوئی خوف نہ ہو۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مراد ایسا احمق شخص ہے۔ جسے عورت کی کوئی خواہش نہ ہو۔

باب ۱۷۷۔ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ

۱۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس بجز اپنے (اور) کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت یہ ہے کہ وہ (مرد) چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں سچا ہوں۔"

(۱۸۵۶) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا اَتٰى عَاصِمَ ابْنَ عَدِیٍّ وَّكَانَ سَيِّدَ بَنِیْ عِجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِیْ رَجُلٍ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتٰى عَاصِمٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلَ فَسَاَلَهٗ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَآئِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَّاللّٰهِ لَا اَنْتَهِیْ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ

۱۸۵۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ بنی عجلان کے سردار تھے، انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ حضرات کا ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پالیتا ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن تم پھر اسے قصاص میں قتل کر دو گے! آخر ایسی صورت میں انسان کیا طریقہ اختیار کرے؟ رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھ کے مجھے بتایئے! چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ، حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ (صورت مذکورہ میں شوہر کیا کرے گا؟) آنحضور ﷺ نے ان مسائل (میں سوال و جواب) کو ناپسند فرمایا۔ جب عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتادیا کہ رسول

رَجُلاً اَیَقْتُلُه، فَتَقْتُلُوْ نَه، اَمْ کَیْفَ یَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فِیْکَ وَفِیْ صَاحِبَتِکَ فَاَمَرَ هُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّی اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ فَلاَ عَنَهَا ثُمَّ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَکَانَتْ سُنَّةً لِّمَنْ کان بعدهما فی المتلا عنین ثم قال رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا فَاِنْ جَآءَ تْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَیْنَیْنِ عَظِیْمَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَلاَ اَحْسِبُ عُوَیْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَیْهَا وَاِنْ جَآءَ تْ بِهٖ اُحَیْمِرَ کَاَ نَّه، وَحَرَةٌ فَلاَ اَحْسِبُ عُوَ یْمِرًا اِلَّا قَدْ کَذَبَ عَلَیْهَا فَجَآءَ تْ بِهٖ عَلَی النَّعْتِ الَّذِیْ نَعَتَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِیْقِ عُوَیْمِرٍ فَکَانَ بَعْدُ یُنْسَبُ اِلٰی اُمِّهٖ

اللہ ﷺ نے ان مسائل کو ناپسند فرمایا ہے۔عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ! میں خود حضور اکرم ﷺ سے اسے پوچھوں گا۔ چنانچہ آپ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ) ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھتا ہے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن پھر آپ حضرات قصاص میں قاتل کو قتل کریں گے! ایسی صورت میں اس شخص کو کیا کرنا چاہئے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں قرآن کی آیت نازل کی ہے۔ پھر آپ نے انہیں قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق لعان کا حکم دیا۔ ❶ اور عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا، پھر انہوں نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) اگر میں اپنی بیوی کو روکے رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا۔ اس لئے آپ نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کا طریقہ جاری ہوگیا۔ حضور اکرم ﷺ نے پھر فرمایا کہ دیکھتے رہو اگر اس عورت کے کالا، بہت کالی پتلیوں والا، بھاری سرین اور بھری ہوئی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے الزام غلط نہیں لگایا ہے لیکن اگر سرخ و (چھپکلی جیسا ایک زہریلا جانور) جیسا پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے غلط الزام لگایا ہے اس کے بعد ان عورت کے جو بچہ پیدا ہوا وہ انہیں صفات کے مطابق تھا جو آنحضور

---

❶ اگر شوہر اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ زنا میں مبتلا دیکھ لے تو ظاہر ہے کہ وہ دوسروں کو دکھانا پسند نہیں کرے گا۔ ادھر شریعت میں زنا کے احکام بہت سخت ہیں، اس کی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے۔ جتنا ثبوت کا بہم پہنچانا، زنا کی شرعی سزا اسی وقت دی جاسکتی ہے جب چار سچے اور عادل گواہ عین حالت زنا میں مرد و عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی صاف لفظوں میں گواہی دیں گے۔ اگر کسی نے کسی پر زنا کا الزام لگایا اور اسلامی قانون کے مطابق گواہ نہ مہیا کر سکا تو اس کی بھی سزا بہت شدید ہے، اب اگر ایک باغیرت شوہر اپنی بیوی کو اس عظیم گناہ میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کے لئے دہری مصیبت ہے، ظاہر ہے کہ نہ اسے اتنی مہلت مل سکتی ہے کہ چار گواہوں کو لا کے دکھائے اور نہ وہ خود اسے گوارا ہی کر سکتا ہے ایسی صورت میں اگر وہ اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے تو حد قذف (الزام زنا کی سزا) کا مستحق ٹھہرتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اور اگر قانون اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور خود کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے تو اسے پھر قانون شکنی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ ایسی ہی ایک صورت حال حضور اکرم ﷺ کے مبارک عہد میں بھی پیش آ گئی تھی اور قرآن مجید نے اس مشکل کا حل یہ بتایا کہ اگر ایسی کوئی صورت پیش آ جائے تو شوہر کو اسلامی عدالت میں آنا چاہئے اور اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرنا چاہئے۔ لعان کی صورت یہ ہے کہ شوہر عدالت میں کھڑا ہو کر یہ کہے کہ "میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی پر جو زنا کا الزام لگایا ہے اس میں میں سچا ہوں" یہ الفاظ چار مرتبہ وہ کہے گا اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ "مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں اپنے اس الزام دینے میں جھوٹا ہوں۔" اب اگر عورت اپنے شوہر کے اس الزام کا انکار کرتی ہے تو اس سے بھی کہا جائے گا کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ "بلاشبہ اس کا شوہر زنا کی اس الزام دہی میں جھوٹا ہے" اور پانچویں مرتبہ کہے گی کہ "مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے۔" اگر اس نے شوہر کے الزام کی مذکورہ طریقہ سے تردید کر دی تو اس پر زنا کی حد نہیں لگائی جائے گی۔ یہی وہ طریقہ ہے جو اس صورت حال میں قرآن مجید نے بتایا ہے۔ لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کر دی جائے گی۔

ﷺ نے بیان کی تھیں اور جس سے عویمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق ہوتی تھی۔ چنانچہ اس لڑکے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

باب ۷۷۲. قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ

۷۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں۔''

(۱۸۵۷) حَدَّثَنِیْ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاو'دَ اَبُوالرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا رَّاٰى مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُه' فَتَقْتُلُوْنَه' اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمَا مَاذُكِرَ فِى الْقُرْاٰنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِيَ فِيْكَ وَفِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَاَنَاشَاهِدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَاَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِى الْمِيْرَاثِ اَنْ يَّرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا

۱۸۵۷۔ مجھ سے ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (یعنی عویمر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ (ﷺ) ایسے شخص کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے۔ جس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا ہو، کیا وہ اسے قتل کر دے گا؟ لیکن پھر آپ حضرات قصاص میں قاتل کو قتل کر دیں گے۔ پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ انہیں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وہ آیات نازل کیں جن میں ''لعان'' کا ذکر ہے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کیا جا چکا ہے، بیان کیا کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا اور میں اس وقت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پھر آپ نے دونوں میں جدائی کرادی اور دو لعان کرنے والوں میں اس کے بعد یہی طریقہ قائم ہو گیا کہ ان میں جدائی کرادی جائے، ان کی بیوی حاملہ تھیں، لیکن انہوں نے اس کا بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو اسے ماں ہی کی طرف منسوب کیا جانے لگا۔ میراث کا یہ طریقہ متعین ہوا کہ بیٹا ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں اللہ کے مقرر کئے ہوئے حصہ کے مطابق بیٹے کی وارث ہوتی ہے۔

باب ۷۷۳. قَوْلِهٖ وَيَدْرَاُ عَنْهَاالْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّه' لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ

۷۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بے شک مرد جھوٹا ہے۔''

(۱۸۵۸) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَه' عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ

۱۸۵۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاؤ۔ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا ہے، تو کیا وہ ایسی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّاحَدٌّ فِیْ ظَهْرِکَ فَقَالَ هِلَالٌ وَّالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِ لَنَّ اللّٰهُ مَايُبَرِّئُ ظَهْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَجَآءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَالْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَاوَ قَالُوا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَاافْضَحُ قَوْمِیْ سَآئِرَالْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَآءَ تْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَآءَ فَجَآءَ تْ بِهٖ كَذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَامَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِیْ وَلَهَا شَاْنٌ

حالت میں گواہ تلاش کرنے جائے گا، لیکن حضور اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس پر ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں سچا ہوں، اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی چیز نازل فرمادیں گے جس کے ذریعہ میرے اوپر سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی ''والذین یرمون ازواجہم'' تا ''ان کان من الصادقین'' (جس میں ایسی صورت میں لعان کا حکم ہے) جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آنحضور ﷺ نے ہلال رضی اللہ عنہ کو آدمی بھیج کر بلوایا۔ آپ آئے اور آیت میں مذکورہ قاعدہ کے مطابق چار مرتبہ) گواہی دی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ توبہ کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے بھی گواہی دی، جب وہ پانچویں پر پہنچیں (اور چار مرتبہ اپنی برأت کی گواہی دینے کے بعد، کہنے لگیں کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو) تو لوگوں نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ (اگر تم جھوٹی ہو تو) اس سے تم پر اللہ کا عذاب ضرور ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر وہ ہچکچائیں۔ ہم نے سمجھا کہ اب وہ اپنا بیان واپس لے لیں گی۔ لیکن یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے لئے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی، پانچویں گواہی بھی دے دی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنا، اگر خوب سیاہ آنکھوں والا، بھاری سرین اور بھری بھری پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو پھر وہ شریک بن سحماء ہی کا ہوگا۔ چنانچہ جب پیدا ہوا تو وہ اسی شکل و ہیئت کا تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر کتاب اللہ کا حکم نہ آچکا ہوتا تو میں اسے عبرتناک سزا دیتا۔

باب ۷۷۴۔ قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

۷۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے۔''

(۱۸۵۹) حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَمِّی الْقٰسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا رَمٰى امْرَاَتَهٗ فَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ ثُمَّ

۱۸۵۹۔ ہم سے مقدم بن محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا قاسم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، قاسم نے عبید اللہ سے حدیث سنی تھی۔ اور عبید اللہ نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی پر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک غیر کے ساتھ تہمت لگائی اور کہا کہ عورت کا حمل

قَضٰی بِالْوَلَدِ لِلْمَرْاَۃِ وَ فَرَّقَ بَیْنَ الْمُتَلَاعِنَیْنَ

میرا نہیں ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کے حکم سے دونوں میاں بیوی نے اللہ کے مقرر کردہ قاعدہ کے مطابق لعان کیا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ نے بچہ کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ عورت ہی کا ہوگا اور لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی میں جدائی کروادی۔

باب ۷۷۵. قَوْلِہٖ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُ وْا بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ مَّااکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْھُمْ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اَفَّاکٌ کَذَّابٌ

۷۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے، تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہی ہے، ان میں سے ہر شخص کو جس نے جتنا جو کچھ کیا تھا گناہ ہوا۔ اور جس نے ان میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا اس کے لئے سزا بھی سب سے بڑھ کر سخت ہے۔" افاک بمعنی جھوٹا۔

(۱۸۶۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُّعْمَّرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ قَالَتْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلٍ

۱۸۶۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ "والذی تولیٰ کبرہ" (اور جس نے ان میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا) سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) ہے۔

باب ۷۷۶. قَوْلِہٖ وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِاَنْفُسِھِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا ھٰذَا اِفْکٌ مُّبِیْنٌ لَوْلَاجَآءُ وْ عَلَیْہِ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّھَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَاللّٰہِ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ

۷۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تم لوگوں نے یہ افواہ سنی تھی تو کیوں نہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں کے حق میں نیک گمان کیا اور یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح طوفان بندی ہے، یہ لوگ اپنے قول پر چار گواہ کیوں نہ لائے، سو جب یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو بس یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہی ہیں۔

(۱۸۶۱) حدثنا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَۃُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَیْدُ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ حَدِیْثِ عَآئِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَھَا اَھْلُ الْاِفْکِ مَاقَالُوْا فَبَرَّاَھَا اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکُلٌّ حَدَّثَنِیْ طَآئِفَۃً مِّنَ الْحَدِیْثِ وَبَعْضُ حَدِیْثِھِمْ یُصَدِّقُ بَعْضًا وَّ اِنْ کَانَ بَعْضُھُمْ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ بَعْضٍ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَآئِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ اَقْرَعَ بَیْنَ

۱۸۶۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمہم اللہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا، یعنی جس میں تہمت لگانے والوں نے آپ کے متعلق افواہ اڑائی تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری اور پاک قرار دیا تھا۔ ان تمام حضرات نے پوری حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان راویوں میں سے بعض کا بیان دوسرے کے بیان کی تصدیق کرتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ ان میں سے بعض راوی کو بعض دوسرے کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ مجھ سے یہ حدیث عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے اس طرح بیان کی

اَزْوَاجِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ، قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاَقْرَعَ
بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَانَزَلَ
الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِيْ وَاُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا
حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَافِلِيْنَ اٰذَنَ
لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا
قَضَيْتُ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلٰى رَحْلِيْ فَاِذَا عِقْدٌ لِّيْ مِنْ
جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ وَحَبَسَنِيْ
ابْتِغَآؤُهٗ، وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرْحَلُوْنَ لِيْ
فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِي الَّذِيْ
كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ وَكَانَ النِّسَآءُ
اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَّمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا تَاْكُلُ الْعُلْقَةَ
مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ
رَفَعُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ
وَسَارُوْا فَوَجَدْتُّ عِقْدِيْ بَعْدَ مَااسْتَمَرَّ الْجَيْشُ
فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَادَاعٍ وَّلَامُجِيْبٌ فَاَمَّمْتُ
مَنْزِلِي الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ وَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِّيْ
فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ
عَيْنِيْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ ابْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ
ثُمَّ الزَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْجَيْشِ فَاَدْلَجَ فَاَصْبَحَ
عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَّآئِمٍ فَاَتَانِيْ فَعَرَفَنِيْ
حِيْنَ رَاٰنِيْ وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ
وَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِيْ كَلِمَةً وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً
غَيْرَاسْتِرْجَاعِهٖ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى
يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُبِي الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا
الْجَيْشَ بَعْدَ مَانَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ
فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى الْاِفْكَ

کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور اکرم ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے قرعہ اندازی کرتے جن کا نام نکل جاتا انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقعہ پر اسی طرح آپ نے قرعہ ڈالا اور میرا نام نکلا، میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (اونٹ پر) مجھے ہودج سمیت چڑھا دیا جاتا اور اسی طرح اتار لیا جاتا۔ یوں ہمارا سفر جاری رہا۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات جب کوچ کا حکم ہوا۔ میں (قضاء حاجت کے لئے) پڑاؤ سے کچھ دور رہ گئی اور قضاء حاجت کے بعد اپنے کجاوہ کے پاس واپس آ گئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میرا ظفار کی موتیوں کا بنا ہوا ہار کہیں (راستہ میں) گر گیا ہے۔ میں اسے تلاش کرنے لگی اور اس میں اتنا محو ہو گئی کہ کوچ کا خیال ہی نہ رہا۔ اتنے میں جو لوگ میرے ہودج کو سوار کیا کرتے تھے آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جو میری سواری کے لئے متعین تھا۔ انہوں نے یہی سمجھا کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں، ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ گوشت سے ان کا جسم بھاری نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ کھانے پینے کو بہت کم ملتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو اس کے ہلکے پن میں انہیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی۔ میں یوں بھی اس وقت کم عمر لڑکی تھی۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے۔ مجھے ہار اس وقت ملا جب لشکر گذر چکا تھا۔ میں جب پڑاؤ پر پہنچی تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا۔ میں وہاں جا کے بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی ہوئی تھی، مجھے یقین تھا کہ جلد ہی انہیں عدم موجودگی کا علم ہو جائے گا۔ اور پھر وہ مجھے تلاش کرنے کے لئے یہاں آئیں گے۔ میں اپنی اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ثم ذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے (تاکہ اگر لشکر والوں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو اسے اٹھا لیں۔ سفر میں یہ دستور تھا) رات کا آخری حصہ تھا، جب میرے مقام پر پہنچے تو صبح ہو چکی تھی۔ انہوں نے (دور سے) ایک انسانی سایہ دیکھا کہ پڑا ہوا ہے۔ وہ میرے قریب آئے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے۔ پردہ کے حکم سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا

عَبْدُاللّٰهِ ابْنَ اُبَيّ ابْنَ سَلُوْلَ فَقَدِ مْنَا الْمَدِيْنَةَ
فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَّ النَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ
قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ لَااَشْعُرُ لِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ
وَهُوَ يَرِ يْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَااَعْرِفُ مِنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطفَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرٰى
مِنْهُ حِيْنَ اَشْتَكِيْ اِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُيسلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ ثُمَّ
يَنْصَرِفُ فَذَاكَ الَّذِيْ يُرِيْبُنِيْ وَلَا اَشْعُرُ حَتّٰى
خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِيْ اُمُّ مِسْطَحٍ
قِبَلَ الْمَنَا صِحِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَانَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا
اِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَّتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ
بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُالْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ
الْغَائِطِ فَكُنَّا نَتَاَذّٰى بِالْكُنُفِ اَنْ نَّتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا
فَانْطَلَقْتُ اَنَاوَاُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ اَبِيْ رُهْمِ بْنِ
عَبْدِ مَنَافٍ وَّاُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِيْ
بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَ
اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِيْ قَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ
مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا
بِئْسَ مَاقُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ اَيْ
هَنْتَاهُ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَاقَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَ
فَاَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُّ مَرَضًا عَلٰى
مَرَضِيْ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ وَدَخَلَ عَلَيَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ سَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اٰتِيَ اَبَوَيَّ
قَالَتْ وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَمِنْ قِبَلِهِمَا
قَالَتْ فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجِئْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ يَااُمَّتَاهُ مَايَتَحَدَّثُ النَّاسُ
قَالَتْ يَابُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلَيْكِ فَوَ اللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ
امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا
كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ

تھا۔ جب وہ مجھے پہچان گئے تو اناللہ پڑھنے لگے۔ میں ان کی آواز پر
جاگ گئی، اور اپنا چہرہ چادر سے چھپا لیا۔ اللہ گواہ ہے، اس کے بعد
انہوں نے مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ میں نے انا للہ وانا الیہ
راجعون کے سوا ان کی زبان سے کوئی کلمہ سنا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا
اونٹ بٹھادیا اور میں اس پر سوار ہوگئی وہ (خود پیدل اونٹ کو آگے سے
کھینچتے ہوئے لے چلے۔ ہم لشکر سے اس وقت ملے جب وہ بھری دوپہر
میں (دھوپ سے بچنے کے لئے) پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد
جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اس تہمت میں پیش پیش عبداللہ بن ابی بن
سلول منافق تھا۔ مدینہ پہنچ کر میں بیمار پڑ گئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔
اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی باتوں کا بڑا چرچا رہا، لیکن
مجھے ان باتوں کا کوئی احساس بھی نہیں تھا۔ صرف ایک معاملہ سے مجھے شبہ
سا ہوتا تھا کہ میں اپنی اس بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس
لطف ومحبت کا اظہار نہیں دیکھتی تھی جو سابقہ علالت کے دنوں میں دیکھ چکی
تھی۔ حضور اکرم ﷺ اندر تشریف لاتے اور سلام کر کے صرف اتنا پوچھ
لیتے کہ کیا حال ہے؟ اور پھر واپس چلے جاتے۔ آنحضور ﷺ کے اسی طرز
عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا، لیکن صورت حال کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔
ایک دن جب (بیماری سے کچھ افاقہ تھا) کمزوری باقی تھی تو میں باہر نکلی۔
میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ ہم "مناصع" کی طرف گئے
قضاء حاجت کے لئے ہم وہیں جایا کرتے تھے۔ قضاء حاجت کے لئے
ہم صرف رات ہی کو جایا کرتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب
ہمارے گھروں کے قریب ہی بیت الخلاء بن گئے تھے۔ اس وقت تک ہم
قدیم عرب کے دستور کے مطابق قضاء حاجت آبادی سے دور جا کر کیا
کرتے تھے اس سے ہمیں تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھر کے
قریب بنا دیئے جائیں۔ بہر حال میں اور ام مسطح قضاء حاجت کے لئے
روانہ ہوئے آپ ابی رھم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں اور آپ کی
والدہ صحر بن عامر کی صاحبزادی تھیں۔ اس طرح آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی خالہ ہوتی ہیں۔ آپ کے صاحبزادے مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ
ہیں۔ قضاء حاجت کے بعد جب ہم گھر واپس آنے لگیں تو ام مسطح رضی
اللہ عنہا کا پاؤں انہیں کی چادر میں الجھ کر پھسل گیا۔ اس پر ان کی زبان
سے نکلا مسطح برباد ہوا۔ میں نے کہا آپ نے بری بات کہی، آپ ایک

تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَايَرْقَالِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى اَصْبَحْتُ اَبْكِيْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْ مِرُ هُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ فَاَمَّااُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَ شَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَآءَ ةِ اَهْلِهٖ وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ لَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْلُكَ وَمَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَّاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَّاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اَيْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَّاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُّرِيْبُكِ قَالَتْ بَرِيْرَةُ لَاوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَّاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهٗ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّا جِنُ فَتَاْ كُلُهٗ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَعَلَى الْمِنْبَرِ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُلِيْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْٓ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّ لَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّاعَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّمَاكَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْ تَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَاتَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ

ایسے شخص کو برا کہتی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک رہا ہے، انہوں نے کہا، واہ اس کی بکواس آپ نے نہیں سنی؟ میں نے پوچھا، انہوں نے کیا کہا ہے؟ پھر انہوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی باتیں بتائیں پہلے سے بیمار تھی ہی، ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر جب میں گھر پہنچی اور رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے تو آپ نے سلام کیا اور دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ میں نے عرض کی کہ کیا آنحضور ﷺ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ آپ نے بیان کیا کہ میرا مقصد والدین کے پاس جانے سے یہ تھا کہ اس خبر کی حقیقت ان سے پوری طرح معلوم ہو جائے گی۔ بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے گھر آ گئی۔ میں نے والدہ سے پوچھا کہ یہ لوگ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا بیٹی صبر کرو، کم ہی کوئی ایسی حسین وجمیل عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہوگی جو اس سے محبت رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر بھی وہ اس طرح اسے نیچا دکھانے کی کوشش نہ کریں۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا، سبحان اللہ، اس طرح کی باتیں تو دوسرے لوگ کر رہے ہیں، (میری سوکنوں کا اس سے کیا تعلق!) بیان کیا کہ اس کے بعد میں رونے لگی، اور رات بھر روتی رہی، صبح ہوگئی لیکن میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند کا آنکھ میں نام ونشان تھا۔ صبح ہوگئی اور میں روئے جا رہی تھی، اسی عرصہ میں حضور اکرم ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا، کیونکہ اس معاملہ میں آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی، آپ نے انہیں اپنی بیوی کو جدا کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے بلایا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے تو حضور ﷺ کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جس کا انہیں علم تھا کہ آپ کی اہلیہ (یعنی خود عائشہ رضی اللہ عنہا) اس تہمت سے بری ہیں۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آنحضور ﷺ کو ان سے کتنا تعلق خاطر ہے، آپ نے عرض کی کہ یارسول اللہ (ﷺ)! آپ (ﷺ) کی اہلیہ کے بارے میں خیر وبھلائی کے سوا اور ہمیں کسی چیز کا علم نہیں۔ البتہ علی ؓ نے کہا کہ یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی ہے، عورتیں اور بھی بہت ہیں ان کی باندی (بریرہؓ) سے بھی آپ اس معاملہ میں دریافت فرمالیں۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے بریرہ

حُضَيرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَتَثَاوَرَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْآ اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ فَمَكَثْتُ يَوْمِىْ ذٰلِكَ لَايَرْقَاُلِىْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ فَاَصْبَحَ اَبَوَاىَ عِنْدِىْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَ يَوْمًالَّا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَّ يَرْقَاُلِىْ دَمْعٌ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَآءَ فَالِقٌ كَبِدِىْ قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِىْ وَاَنَا اَبْكِىْ فَاسْتَاذَنَتْ عَلَىَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَافَجَلَسَتْ تَبْكِىْ مَعِىْ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِىْ مُنْذُ قِيْلَ مَاقِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِىْ شَاْنِىْ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَاعَآئِشَةُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِىْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِى اللّٰهَ وَ تُوْبِىْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ اِلَى اللّٰهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِىْ حَتّٰى مَآ اُحِسَّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِىْ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَ وَاللّٰهِ مَآ اَدْرِىْ مَآ اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّىْ اَجِيْبِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَآاَدْرِىْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَآاَقْرَءُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ

رضی اللہ عنہا کو بلایا، اور دریافت فرمایا، بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے، جس سے شبہ گذرا ہو؟ انہوں نے عرض کی نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جو چھپانے کے قابل ہو ایک بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھتے میں بھی سو جاتی ہیں اور اتنے میں کوئی بکری یا پرندہ وغیرہ وہاں پہنچ جاتا ہے اور ان کا گندھا ہوا آٹا کھا جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اس دن آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کی شکایت کی، بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا، اے معشر مسلمین! ایک ایسے شخص کے بارے میں کون میری مدد کرے گا، جس کی اذیت رسانی اب میرے گھر تک پہنچ گئی ہے، اللہ گواہ ہے کہ اپنی اہلیہ میں خیر کے سوا اور میں کچھ نہیں جانتا، اور یہ لوگ جس مرد کا نام لے رہے ہیں ان کے بارے میں بھی خیر کے سوا میں اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر میں گئے ہیں تو میرے ساتھ ہی گئے ہیں۔ اس پر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اور اگر وہ ہمارے بھائیوں یعنی قبیلہ خزرج میں کا کوئی آدمی ہے تو آپ ہمیں حکم دیں، تعمیل میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے۔ آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، اس سے پہلے آپ مرد صالح تھے، لیکن آج آپ پر (قومی) حمیت غالب آگئی تھی (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق، آپ ہی کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا) آپ نے اٹھ کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ کی قسم، تم نے جھوٹ کہا ہے، تم اسے قتل نہیں کر سکتے تم میں اس کے قتل کی طاقت بھی نہیں ہے۔ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی تھے۔ آپ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم تم جھوٹے ہو، ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ تم منافق ہو کہ منافقوں کی طرف داری میں لڑتے ہو۔ اتنے میں دونوں قبیلے اوس و خزرج اٹھ کھڑے ہوئے اور نوبت آپس میں ہی قتل و قتال تک پہنچ گئی۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے تھے۔ آپ لوگوں کو خاموش کرنے لگے۔ آخر سب لوگ چپ ہو گئے اور آنحضور ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ بیان کیا کہ اس دن بھی میں برابر روتی رہی نہ آنسو تھمتا تھا اور نہ نیند آتی تھی۔ بیان کیا کہ جب (دوسری) صبح

حَتّٰی اسْتَقَرَّ فِیْ اَنْفُسِکُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِہٖ فَلَئِنْ قُلْتُ
لَکُمْ اِنِّیْ بَرِیْئَۃٌ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَنِّیْ بَرِیْئَۃٌ لَاتُصَدِّقُوْنِیْ
بِذَالِکَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَکُمْ بِاَمْرٍ وَّاللّٰہُ یَعْلَمُ اَنِّیْ
بَرِیْئَۃٌ لَتُصَدِّقُنِّیْ وَاللّٰہِ مَآاَجِدُ لَکُمْ مَثَلاً اِلَّا قَوْلَ اَبِیْ
یُوْسُفَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَّاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا
تَصِفُوْنَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰی
فِرَاشِیْ قَالَتْ وَاَنَا حِیْنَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّیْ بَرِیْئَۃٌ وَّ اَنَّ اللّٰہَ
مُبَرِّئِیْ بِبَرَآءَ تِیْ وَلٰکِنْ وَّاللّٰہِ مَا کُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اللّٰہَ
مُنْزِلٌ فِیْ شَاْنِیْ وَحْیًا یُّتْلٰی وَلَشَاْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ کَانَ
اَحْقَرَ مِنْ اَنْ یَّتَکَلَّمَ اللّٰہُ فِیَّ بِاَمْرٍ یُّتْلٰی وَلٰکِنْ کُنْتُ
اَرْجُوْا اَنْ یَّرٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِی النَّوْمِ رُؤْ یَا یُّبَرِّءُ نِیَ اللّٰہُ بِھَا قَالَتْ فَوَ اللّٰہِ مَاقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَاخَرَجَ اَحَدٌ
مِّنْ اَھْلِ الْبَیْتِ حَتّٰی اُنْزِلَ عَلَیْہِ فَاَخَذَہٗ مَاکَانَ
یَاْخُذُہٗ مِنَ الْبُرَحَآءِ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیَتَحَدَّرُ مِنْہُ مِثْلُ
الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَھُوَ فِیْ یَوْمٍ شَاتٍ مِّنْ ثِقَلِ
الْقَوْلِ الَّذِیْ یُنْزَلُ عَلَیْہِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُرِّیَ عَنْہُ وَھُوَ
یَضْحَکُ فَکَانَتْ اَوَّلَ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَ بِھَا یَاعَآئِشَۃُ
اَمَّا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّاَکِ فَقَالَتْ اُمِّیْ قُوْمِیْ
اِلَیْہِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَااَقُوْمُ اِلَیْہِ وَلَآ اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰہَ
عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُ وْا بِالْاِ فْکِ
عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ لَا تَحْسَبُوْہُ الْعَشْرَ الْاٰ یَاتِ کُلَّھَا فَلَمَّا
اَنْزَلَ اللّٰہُ ھٰذَا فِیْ بَرَآءَ تِیْ قَالَ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ
وَکَانَ یُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَۃَ لِقَرَابَتِہٖ مِنْہُ وَفَقْرِہٖ
وَاللّٰہِ لَااُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِیْ قَالَ
لِعَائِشَۃَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَایَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ
مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسَاکِیْنَ
وَالْمُھَاجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْآ
اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَالَ

ہوئی تو میرے والدین میرے پاس ہی موجود تھے۔ دو راتیں اور ایک دن مجھے مسلسل روتے ہوئے گذر گیا تھا۔ اس عرصہ میں نہ مجھے نیند آئی تھی اور نہ آنسو تھمتے تھے۔ والدین سوچنے لگے کہ کہیں روتے روتے میرا دل نہ پھٹ جائے۔ بیان کیا کہ ابھی وہ اسی طرح میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جا رہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ آپ نے بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی اس وقت سے اب تک آنحضور ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک مہینہ تک اس معاملہ میں انتظار کیا اور آپ ﷺ پر اس سلسلہ میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعد آنحضور ﷺ نے تشہد پڑھا اور فرمایا، اما بعد، اے عائشہ! تمہارے بارے میں مجھے اس طرح کی اطلاعات پہنچی ہیں، پس اگر تم بری ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری براءت خود کر دے گا، لیکن اگر تم سے غلطی سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ سے دعائے مغفرت کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا قرار کر لیتا ہے اور پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے جیسے ایک قطرہ بھی پانی نہ رہا ہو۔ میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے۔ انہوں نے فرمایا، اللہ گواہ ہے، میں نہیں سمجھتا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں کیا کہنا ہے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آنحضور ﷺ کی باتوں کا میری طرف سے جواب دیجئے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ اللہ گواہ ہے، مجھے نہیں معلوم کہ میں آپ ﷺ سے کیا عرض کروں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں خود ہی بولی۔ میں اس وقت نو عمر لڑکی تھی، میں نے بہت زیادہ قرآن بھی پڑھا نہ تھا (میں نے کہا کہ) خدا گواہ ہے، میں تو یہ جانتی ہوں کہ ان افواہوں کے متعلق جو کچھ آپ لوگوں نے سنا ہے وہ آپ لوگوں کے دل میں جم ہو گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے ہیں، اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں ان تہمتوں سے بری ہوں، اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی بری ہوں، تو آپ حضرات میری بات کا یقین نہیں کریں گے۔ لیکن اگر

اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِىْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِىْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَااَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِىْ فَقَالَ يَازَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ اَوْرَاَيْتِ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِىْ سَمْعِىْ وَبَصَرِىْ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِىَ الَّتِىْ كَانَتْ تُسَامِيْنِىْ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْاِ فْكِ

میں تہمت کا اعتراف کرلوں، حالانکہ اللہ کے علم میں ہے کہ میں اس سے قطعاً بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق کرنے لگیں گے۔ اللہ گواہ ہے کہ میرے پاس آپ لوگوں کے لئے کوئی مثال نہیں ہے، سوا یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کے اس ارشاد کے کہ آپ نے فرمایا تھا ''پس صبر ہی اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو، اس پر اللہ ہی مدد کرے گا۔'' بیان کیا کہ پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کرلیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ کہا کہ مجھے بہر حال یقین تھا کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری برأت ضرور کرے گا، لیکن خدا گواہ ہے، مجھے اس کا وہم وگمان بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی (یعنی قرآن مجید میں) میں اپنی حیثیت اس سے بہت کم تر سمجھتی تھی، اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں وحی متلو (قرآن مجید کی آیات) نازل فرمائیں۔ البتہ مجھے اس کی توقع ضرور تھی کہ حضور اکرم ﷺ میرے متعلق کوئی خواب دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ میری برأت کردیں۔ بیان کیا کہ اللہ گواہ ہے رسول اللہ ﷺ ابھی اپنی اسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے، گھر والوں میں سے بھی کوئی باہر نہ نکلا تھا کہ آپ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوا اور وہی کیفیت آپ ﷺ پر طاری ہوئی جو وحی کے نازل ہوتے ہوئے طاری ہوتی تھی، یعنی آپ ﷺ پسینے پسینے ہوگئے اور پسینہ موتیوں کی طرح جسم اطہر سے ڈھلنے لگا، حالانکہ سردی کے دن تھے۔ یہ کیفیت آپ ﷺ اس وحی کی شدت کی وجہ سے طاری ہوتی تھی جو آپ ﷺ پر نازل ہوتی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب آنحضور ﷺ کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ تبسم فرما رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا یہ تھا کہ عائشہ! اللہ نے تمہیں بری قرار دیا ہے۔ میری والدہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ کے سامنے کھڑی ہوجاؤ۔ بیان کیا کہ میں نے کہا، اللہ گواہ ہے، میں ہرگز آپ ﷺ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور اللہ عزوجل کے سوا کسی کی حمد نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو آیت نازل کی تھی وہ یہ تھی کہ ''بے شک جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے، مکمل دس آیتوں تک۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برأت میں نازل کردیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے اخراجات ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے خود اٹھایا کرتے تھے، آپ نے ان کے متعلق فرمایا کہ خدا کی

قسم، اب میں مسطح پر کبھی ایک دھیلا بھی خرچ نہیں کروں گا۔ اس نے عائشہؓ پر کیسی کیسی تہمتیں لگا دی ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں، اور قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں یہ چاہئے کہ معاف کرتے رہیں اور درگذر کرتے رہیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے۔ بے شک اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا ہے۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم میری تو یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادیں۔ چنانچہ مسطح رضی اللہ عنہ کو آپ پھر وہ تمام اخراجات دینے لگے جو پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ خدا کی قسم، اب کبھی ان کا خرچ بند نہیں کروں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملہ میں پوچھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ زینب تم نے بھی کوئی چیز کبھی دیکھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میری کان اور میری آنکھ محفوظ رہی۔ میں نے ان کے اندر خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ بیان کیا کہ ازواج مطہرات میں وہی ایک تھیں جو مجھ سے بلند وارفع رہنا چاہتی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ وطہارت کی وجہ سے انہیں محفوظ رکھا اور انہوں نے کوئی خلاف واقعہ بات میرے متعلق نہیں کہی۔ لیکن ان کی بہن حمنہ ان کے لئے بلاوجہ لڑیں اور تہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئیں۔

باب۷۷۷. قَوْلِهٖ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهٗ يَرْوِيْهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيْضُوْنَ تَقُوْلُوْنَ

۷۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اگر تم پر اللہ کا فضل وکرم نہ ہوتا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تو جس شغل میں تم پڑے تھے، اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''تلقونہ'' کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے نقل کرتا تھا ''تفیضون'' بمعنی تقولون ہے۔

(۱۸۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ اُمِّ رُوْمَانَ اُمِّ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّارُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا

۱۸۶۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سلیمان نے خبر دی، انہیں حصین نے، انہیں ابو وائل نے، انہیں مسروق نے اور ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو وہ بے ہوش ہوکر گر پڑی تھیں۔

باب۷۷۸. قَوْلِهٖ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ

۷۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''(عذاب عظیم کے مستحق تو اس وقت ہوتے)

بِاَفْوَاهِكُمْ مَّالَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَاللّٰهِ عَظِيْمٌ

جب تم اپنی زبان سے اسے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ رہے تھے، جس کی تمہیں کوئی تحقیق نہ تھی، اور تم اسے ہلکا سمجھ رہے تھے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات تھی۔''

(۱۸۶۳) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقْرَأُ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ

۱۸۶۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی کہ ابن ملیکہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ مذکورہ بالا آیت ''اذ تلقونہ بالسنتکم'' (جب تم اپنی زبانوں سے اسے نقل در نقل کر رہے تھے) پڑھ رہی تھیں۔

باب ۷۷۹. قَوْلِهٖ وَلَوْلَآ اِذْسَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّايَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

۷۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور تم نے جب اسے سنا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا تھا کہ ہم کیسے ایسی بات منہ سے نکالیں، توبہ، یہ تو سخت بہتان ہے۔''

(۱۸۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلٰى عَآئِشَةَؓ وَهِىَ مَغْلُوْبَةٌ قَالَتْ اَخْشٰى اَنْ يُّثْنِىَ عَلَىَّ فَقِيْلَ ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُّجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ ائْذَنُوْا لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ اِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَاَنْتِ بِخَيْرٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَآءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خَلَافَهٗ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَاَثْنٰى عَلَىَّ وَدِدْتُّ اَنِّىْ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا

۱۸۶۴۔ ہم سے محمد بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن ابی سعید بن ابی حسین نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے، جبکہ آپ کو نزع کی کرب و بے چینی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ میری تعریف نہ کریں۔ ❶ کسی نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں اور خود بھی صاحب وجاہت وعزت ہیں (اس لئے آپ کو اجازت دے دینی چاہئے) اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر انہیں اندر بلالو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے تقویٰ اختیار کیا ہوگا تو خیر کے ساتھ ہی گذر جائے گی۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ آپ خیر کے ساتھ ہی ہوں گی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا آنحضور ﷺ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہ فرمایا اور آپ کی برأت (قرآن مجید میں) لوح محفوظ سے نازل ہوئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی خدمت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ ابھی ابن عباسؓ آئے تھے اور میری تعریف کی، میں تو چاہتی ہوں کہ میں ایک بھولی بسری چیز ہوتی۔

❶ جان کنی کا عالم تھا، اس لئے آپ نے یہ پسند نہیں کیا کہ آپ کی تعریف ایسی حالت میں کی جائے۔

۱۸۶۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنِ عَبْدِالْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَاذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوَه' وَلَمْ يَذْكُرْ نَسْيًا مَّنْسِيًّا

۱۸۶۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی اجازت چاہی۔ مذکورہ بالا حدیث کی طرح، لیکن اس حدیث میں راوی نے نسیا منسیا (بھولی بسری) کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۷۸۰. قَوْلِهٖ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا

۷۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر اس قسم کی حرکتیں کبھی نہ کرنا۔

(۱۸۶۶). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ جَآءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَّسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ اَتَاْذَنِيْنَ لِهٰذَا قَالَتْ اَوَلَيْسَ قَدْ اَصَابَه' عَذَابٌ عَظِيْمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِيْ ذَهَابَ بَصَرِهٖ فَقَالَ حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ ء قَالَتْ لٰكِنْ اَنْتَ

۱۸۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسرور نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی۔ میں نے عرض کی کہ آپ انہیں بھی اجازت دیتی ہیں (حالانکہ انہوں نے بھی آپ پر تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا تھا) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا انہیں اس کی ایک بڑی سزا نہیں مل چکی ہے۔ سفیان نے کہا کہ آپ کا اشارہ ان کے نابینا ہو جانے کی طرف ہے۔ ❶ پھر حضرت حسان رضی اللہ نے یہ شعر پڑھا:
"عفیفہ اور بڑی عقلمند ہیں کہ آپ کے متعلق کسی کو شبہ نہیں گذر سکتا۔ آپ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے کامل پرہیز کرتی ہیں۔" ❷
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔

باب ۷۸۱. قَوْلِهٖ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے۔"

(۱۸۶۶) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى عَائِشَةَؓ فَشَبَّبَ وَقَالَ حَصَانٌ رَزَّانٌ مَاتُزَنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ قَالَ لَسْتَ كَذَاكَ قُلْتُ تَدَعِيْنَ مِثْلَ هٰذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَه' مِنْهُمْ فَقَالَتْ وَاَىُّ

۱۸۶۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور یہ شعر پڑھا۔ عفیفہ اور بڑی عقلمند ہیں، آپ کے متعلق کسی کو شبہ نہیں گذر سکتا۔ آپ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے پرہیز کرتی ہیں۔" اور اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ بعد میں، میں نے عرض کی کہ

❶ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اس مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف تلمیح ہے کہ جس میں غیبت کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے، یعنی جو عورتیں غافل اور لاپرواہ ہوتی ہیں ان کی اس عادت کی وجہ سے آپ دوسروں کے سامنے ان کی کسی طرح کی برائی نہیں کرتیں کہ یہ غیبت ہے اور غیبت کرنا، اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔

عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى وَقَالَتْ وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ ایسے شخص کو اپنے پاس آنے دیتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو یہ آیت بھی نازل کر چکا ہے کہ "اور جس نے ان میں سے سب سے بڑا حصہ لیا الخ" عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے بڑھ کر اور کیا بڑی سزا ہوگی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حسان رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کی ہجو کا جواب دیا کرتے تھے۔

باب ۷۸۰. قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ تَشِيْعُ تَظْهَرُ

۷۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنین کے درمیان بے حیائی کا چرچا رہے، ان کے لئے سزائے دردناک ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے۔ اور اگر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق، بڑا رحیم ہے (تو تم بھی نہ بچتے)، تشیع بمعنی تظہر۔

باب ۷۸۱. قَوْلِهٖ وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں، وہ قرابت والوں اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں، چاہئے کہ معاف کرتے رہیں اور درگذر کرتے رہیں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے۔ بے شک اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا ہے۔"

(۱۸۶۷) وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَاْنِي الَّذِيْ ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْٓءٍ وَّاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَّاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَّلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ نَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ اَمَا وَاللّٰهِ اَنْ لَّوْ كَانُوْا مِنَ الْاَوْسِ مَآ اَحْبَبْتَ اَنْ تُضْرَبَ اَعْنَاقُهُمْ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَآءُ

۱۸۶۷۔ اور ابواسامہ نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے متعلق ایسی باتیں کہی گئیں، جن کا مجھے وہم و گمان بھی نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ (ایک مدت کے بعد) میرے معاملہ میں لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے شہادت کے بعد اللہ کی حمد و ثنا شان کے مطابق کی اور پھر فرمایا، امابعد! تم لوگ مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ پر تہمت لگائی ہے، اور اللہ گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہلیہ میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے، اور تہمت بھی ایسے شخص کے ساتھ لگائی ہے کہ اللہ گواہ ہے، ان میں بھی میں نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ وہ میرے گھر میں جب بھی داخل ہوئے تو میری موجودگی ہی میں داخل ہوئے اور اگر میں کبھی سفر کی وجہ سے مدینہ میں نہیں ہوتا تو وہ بھی نہیں ہوتے اور میرے ساتھ ہی رہتے ہیں۔ اس کے بعد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! ہمیں اجازت عطا فرمائیے کہ ہم ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دیں، اس کے بعد قبیلہ خزرج کے ایک صاحب (سعد بن عبادہ رضی اللہ

ذٰلِکَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيَ اُمُّ
مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ وَ قَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ اَيْ اُمِّ
تُسُبِّيْنَ ابْنَکِ وَ سَکَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ
تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تُسُبِّيْنَ ابْنَکِ ثُمَّ عَثَرَتِ
الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ
مَااَسُبُّهُ اِلَّافِيْکِ فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ شَاْنِيْ قَالَتْ فَبَقَرَتْ
اِلَيَّ الْحَدِيْثَ فَقُلْتُ وَقَدْ کَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ
فَرَجَعْتُ اِلٰي بَيْتِيْ کَاَنَّ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهٗ لَااَجِدُ
مِنْهُ قَلِيْلًا وَّلَا کَثِيْرًا وَّوُعِکْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِيْ اِلٰي بَيْتِ اَبِيْ
فَاَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ
رُوْمَانَ فِي السُّفْلِ وَاَبَابَکْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَءُ
فَقَالَتْ اُمِّي مَاجَآءَ بِکِ يَابُنَيَّةُ فَاَخْبَرْتُهَا وَذَکَرْتُ
لَهَا الْحَدِيْثَ وَاِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّيْ
فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّضِيْ عَلَيْکِ الشَّاْنَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ
لَقَلَّمَا کَانَتْ امْرَاَةٌ حَسْنَآءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُّحِبُّهَا لَهَا
ضَرَآئِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَ قِيْلَ فِيْهَا وَاِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ
مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهٖ اَبِيْ قَالَتْ نَعَمْ
قُلْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ
وَبَکَيْتُ فَسَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ
يَقْرَاُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّيْ مَاشَاْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِيْ
ذُکِرَ مِنْ شَاْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ قَالَ اَقْسَمْتُ
عَلَيْکِ اَيْ بُنَيَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ اِلٰي بَيْتِکِ فَرَجَعْتُ
وَلَقَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ
فَسَاَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ فَقَالَتْ لَاوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ
عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا کَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰي تَدْخُلَ الشَّاةُ
فَتَاْکُلَ خَمِيْرَهَا اَوْعَجِيْنَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ
فَقَالَ اَصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰي اَسْقَطُوْا لَهَابِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ

عنہ) کھڑے ہوئے، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ اسی قبیلہ کی
تھیں، انہوں نے کھڑے ہوکر کہا کہ تم جھوٹے ہو، اگر وہ لوگ (تہمت
لگانے والے) قبیلہ اوس کے ہوتے تو تم کبھی انہیں قتل کرنا پسند نہ کرتے،
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسجد ہی میں اوس وخزرج کے قبائل میں باہم فساد
ہو جائے گا۔ مجھے ابھی تک تہمت وغیرہ کا کوئی علم نہ تھا، اسی دن کی رات
میں، میں قضائے حاجت کے لئے نکلی، میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا
بھی تھیں وہ (راستے میں) پھسل گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح تباہ
ہو۔ میں نے کہا، آپ اپنے بیٹے کو کوستی ہیں، اس پر وہ خاموش ہوگئیں۔
پھر دوبارہ وہ پھسلیں اور ان کی زبان سے وہی الفاظ نکلے کہ مسطح تباہ ہو۔
میں نے پھر کہا کہ اپنے بیٹے کو کوستی ہو۔ پھر وہ تیسری بار پھسلیں تو میں نے
پھر انہیں ٹوکا، انہوں نے بتایا کہ خدا گواہ ہے، میں تو آپ ہی کی وجہ سے
اسے کوستی ہوں۔ میں نے کہا کہ میرے کس معاملہ مین انہیں آپ کوس
رہی ہیں؟ بیان کیا کہ اب انہوں نے سارا راز کھولا، میں نے پوچھا، کیا
واقعی یہ سب کچھ کہا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ خدا گواہ ہے۔ پھر
میں اپنے گھر آ گئی، لیکن (ان واقعات کو سن کر غم اور دہشت کا یہ عالم تھا
کہ) مجھے کچھ خبر نہیں کہ کس چیز کے لئے باہر گئی تھی اور کہاں سے آئی
ہوں۔ ذرہ برابر مجھے اس کا احساس نہ تھا۔ اس کے بعد مجھے بخار چڑھ گیا
اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے میرے والد کے گھر پہنچوا
دیجئے۔ آنحضور ﷺ نے میرے ساتھ ایک بچہ کو کر دیا۔ میں گھر پہنچی تو
میں نے دیکھا کہ (والدہ) ام رومان رضی اللہ عنہا نیچے کے حصے میں ہیں
اور (والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ بالائی حصہ میں کچھ پڑھ رہے ہیں، والدہ
نے پوچھا بیٹی! اس وقت کیسے آ گئیں۔ میں نے وجہ بتائی اور واقعہ کی
تفصیلات سنائیں، ان باتوں سے جتنا میں متاثر ہوگئی تھی، ایسا محسوس ہوا
کہ وہ اتنا متاثر نہیں ہیں۔ انہوں نے فرمایا، بیٹی اتنی ہلکان کیوں کرتی ہو،
کم ہی ایسی کوئی خوبصورت عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہوگی جو اس
سے محبت رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور وہ اس سے حسد نہ کریں
اور اس میں سو عیب نہ نکالیں۔ اس تہمت سے وہ اس درجہ بالکل بھی متاثر
نہیں ہوئی تھیں جتنا میں متاثر تھی۔ میں نے پوچھا، والد کے علم میں بھی یہ
باتیں آ گئی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، میں نے پوچھا اور رسول اللہ ﷺ
کے؟ انہوں نے بتایا کہ آنحضور ﷺ کے علم میں بھی سب کچھ ہے۔ میں

مَاعَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَايَعْلَمُ الصَّآئِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَبَلَغَ الْاَمْرُ اِلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِىْ قِيْلَ لَه، فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَآئِشَةُ ؓ فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَاىَ عِنْدِىْ فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَ قَدْ اِكْتَنَفَنِىْ اَبَوَاىَ عَنْ يَّمِيْنِىْ وَعَنْ شِمَالِىْ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّابَعْدُ يَاعَآئِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءً اَوْظَلَمْتِ فَتُوْبِىْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهٖ قَالَتْ وَقَدْ جَآءَ تِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَهِىَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْيِ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْ كُرَشَيْئًا فَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اَبِىْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَا ذَآ اَقُوْلُ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اُمِّىْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ فَقَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَاهُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُه، ثُمَّ قُلْتُ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّىْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَشْهَدُ اِنِّىْ لَصَادِقَةٌ مَّاذَاكَ بِنَا فِعِىْ عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهٖ وَاُشْرِبَتْهُ قُلُوْبُكُمْ وَاِنْ قُلْتُ اِنِّىْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّىْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ قَدْ بَآءَ تْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهَا وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ مَآ اَجِدُ لِىْ وَ لَكُمْ مَّثَلاً وَّالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَايُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّىْ لَاَ تَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِىْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَه، وَيَقُوْلُ اَبْشِرِىْ يَاعَآئِشَةُ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَآءَ تَكِ قَالَتْ وَكُنْتُ اَشَدَّ مَاكُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِىْ اَبَوَاىَ قُوْمِىْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَااَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَااَحْمَدُه، وَلَااَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ

یہ سن کر رونے لگی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی میری آواز سن لی، وہ گھر کے بالائی حصہ میں کچھ پڑھ رہے تھے، اتر کر نیچے آئے اور والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوگیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ تمام باتیں اسے بھی معلوم ہوگئی ہیں، جو اس کے متعلق کہی جارہی ہیں، ان کی بھی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا، بیٹی! تمہیں قسم دیتا ہوں، اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔ چنانچہ میں واپس چلی آئی (جب میں اپنے والدین کے گھر تھی تو) رسول اللہ ﷺ میرے حجرہ میں تشریف لائے تھے اور میری خادمہ (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے میرے متعلق پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ نہیں، خدا گواہ ہے، میں ان کے اندر کوئی عیب نہیں جانتی، البتہ ایسا ہو جایا کرتا تھا کہ (کم عمری کی غفلت کی وجہ سے) کہ (آٹا گوندھتے ہوئے) سو جایا کرتیں اور بکری آکر ان کا گندھا ہوا آٹا کھا جاتی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہؓ نے ڈانٹ کر ان سے کہا کہ آنحضور ﷺ کو بات صحیح صحیح کیوں نہیں بتادیتی۔ پھر انہوں نے کھول کر صاف لفظوں میں ان سے واقعہ کی تصدیق چاہی۔ اس پر وہ بولیں کہ سبحان اللہ، میں تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار کھرے سونے کو جانتا ہے۔ اس تہمت کی خبر جب ان صاحب کو معلوم ہوئی جن کے ساتھ یہ تہمت لگائی گئی تھی (یعنی صفوان رضی اللہ عنہ) تو انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ، اللہ گواہ ہے کہ میں نے آج تک کسی غیر عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے اللہ کے راستے میں شہادت پائی۔ بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آگئے اور میرے ہی پاس رہے۔ آخر عصر کی نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لائے۔ میرے والدین مجھے دائیں بائیں طرف سے پکڑے ہوئے تھے۔ آنحضور ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا، امابعد! اے عائشہ! اگر تم نے واقعی کوئی برا کام کیا ہے اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو پھر اللہ سے توبہ کرو، کیونکہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک انصاری خاتون بھی آگئی تھیں اور دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں، میں نے عرض کی، آپ ان خاتون کا خیال نہیں فرمائیے۔ کہیں یہ (اپنی سمجھ کے مطابق کوئی الٹی سیدھی) کوئی بات کہہ دیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ آپ آنحضور ﷺ کو جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کیا

اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِیْ اَنْزَلَ بَرَآءَ تِیْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَآ اَنْكَرْ تُمُوْهُ وَلَا غَيَّرْ تُمُوْهُ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ تَقُوْلُ اَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِیْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَّ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّالْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ وَّهُوَالَّذِیْ كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُه' وَهُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَه' مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ لَّايَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَاْتَلِ اُولُواالْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ يَعْنِیْ اَبَابَكْرٍ وَّالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ يَعْنِیْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَارَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَلَنَا وَعَادَ لَه' بِمَا كَانَ يَصْنَعُ

کہوں! پھر میں والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے عرض کی کہ آپ جواب دیجئے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں کیا کہوں۔ جب کسی نے میری طرف سے کچھ نہیں کہا تو میں نے شہادت کے بعد اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء کی اور کہا۔ اما بعد! اللہ گواہ ہے، اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ میں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی۔ اور اللہ عزوجل گواہ ہے کہ میں اپنے اس دعوے میں سچی ہوں گی، تو آپ لوگوں کے خیال کو بدلنے میں میری یہ بات مجھے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی کیونکہ یہ بات آپ لوگوں کے دل میں رچ بس گئی ہے اور اگر میں یہ کہہ دوں کہ میں نے واقعی یہ کام کیا ہے، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے، تو آپ لوگ کہیں گے کہ اس نے تو جرم کا اقرار خود کرلیا ہے) خدا گواہ ہے کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کی سی ہے، کہ انہوں نے فرمایا تھا، ''پس صبر ہی اچھا ہے اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے۔'' میں نے ذہن پر بہت زور دیا کہ یعقوب علیہ السلام کا نام یاد آجائے لیکن نہیں یاد آیا۔ اسی وقت رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوگیا، اور ہم سب خاموش ہوگئے۔ پھر آپ سے یہ کیفیت ختم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ مسرت وخوشی آنحضور ﷺ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہے آنحضور ﷺ نے (پسینہ سے) اپنی پیشانی صاف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، عائشہ! تمہیں بشارت ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت نازل کردی ہے۔ بیان کیا کہ اس وقت مجھے بڑا طیش آرہا تھا۔ میرے والدین نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوجاؤ، میں نے کہا کہ خدا گواہ ہے۔ میں آنحضور ﷺ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی نہ آنحضور ﷺ کا شکریہ ادا کروں گی، اور نہ آپ لوگوں کا شکریہ ادا کروں گی، میں تو صرف اس اللہ کا شکر ادا کروں گی جس نے میری برأت نازل کی ہے۔ آپ لوگوں نے تو یہ افواہ سنی اور اس کا انکار بھی نہ کرسکے، اس کے ختم کرنے کی بھی کوشش نہیں کی، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری اور تقویٰ کی وجہ سے اس تہمت میں پڑنے سے محفوظ رکھا انہوں نے خیر کے سوا اور کوئی بات نہیں کہی۔ البتہ ان کی بہن حمنہ رضی اللہ عنہا ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں، (یعنی انہوں نے بھی افواہ پھیلانے میں حصہ لیا) اس افواہ کو پھیلانے میں مسطح

اور حسان (رضی اللہ عنہما) اور منافق عبداللہ بن ابی نے حصہ لیا تھا۔ عبداللہ بن ابی منافق ہی نے اس افواہ کو پھیلانے کی کوشش کی تھی اور وہی ہر روز نئی نئی باتیں پیدا کرتا تھا۔ اسی شخص نے سب سے بڑھ کر اس میں حصہ لیا تھا اور حمنہ بھی اس کے ساتھ ہوگئی تھیں۔ بیان کیا کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ مسطح رضی اللہ عنہ کو کوئی فائدہ آئندہ کبھی نہیں پہنچائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں'' الخ اس سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں وہ قرابت والوں اور مسکینوں کو'' اس سے مراد مسطح رضی اللہ عنہ ہیں۔ (دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں) اللہ تعالیٰ کے ارشاد، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔'' چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم، اے ہمارے رب! ہم تو اسی کے خواہش مند ہیں کہ آپ ہماری مغفرت فرمادیں پھر آپ سابق کی طرح مسطح رضی اللہ عنہ کو اخراجات دینے لگے۔

باب ۷۸۲. قَوْلِهٖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَآءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلَ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ شَقَّقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ

۷۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں'' اور احمد بن شبیب نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ مہاجرین اولین کی عورتوں پر رحم فرمائے، جب اللہ تعالیٰ نے آیت ''اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں'' نازل کی تو انہوں نے اپنے تہبندوں کو پھاڑ کر ان کے دوپٹے بنا لئے۔ ❶

(۱۸۶۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اَخَذْنَ اُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِىْ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا

۱۸۶۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن مسلم نے، ان سے صفیہ بنت شیبہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں'' تو (انصار کی عورتوں نے) اپنے تہبندوں کے کنارے پھاڑ کر ان سے اپنے سینوں کو چھپا لیا۔

❶ عرب جاہلیت میں دوپٹے کو سینے پر ڈالنے کا رواج نہیں تھا اور موجودہ فرنگی تمدن کی طرح عرب جاہلیت میں بھی عورتیں لباس اس طرح پہنتیں کہ پشت کا حصہ تو کچھ ڈھکا رہتا، لیکن سینہ کا حصہ عریاں رکھتی تھیں اور دوپٹے کی قسم کی اگر کوئی چیز ہوتی تو اسے سینہ پر رکھنے کے بجائے لمبائی میں یونہی ڈالے رہتیں۔

اَلْفُرْقَانُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا مَّاتَسْفِيْ بِهِ الرِّيْحُ مَدَّالظِّلَّ مَابَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَآئِمًا عَلَيْهِ دَلِيْلاً طُلُوْعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَّنْ فَاتَه، مِنَ الَّيْلِ عَمَلٌ اَدْرَكَه، بِالنَّهَارِ اَوْفَاتَه، بِالنَّهَارِ اَدْرَكَه، بِالَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَاشَيْءٌ اَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّرٰى حَبِيْبَه، فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ ثُبُوْرًا وَّيْلاً وَّقَالَ غَيْرُه، السَّعِيْرُ مُذَكَّرٌ وَّا لتَّسَعُّرُ وَالْاِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيْدُ تُمْلٰى عَلَيْهِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ اَمْلَيْتُ وَ اَمْلَلْتُ الرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُه، رِسَاسٌ مَّايَعْبَأُ يُقَالُ مَاعَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَّايُعْتَدُّبِه غَرَامًا هَلَاكًا وَّقَالَ مُجَاهِدٌ وَّعَتَوْا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ

سورۂ الفرقان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ھباءمنثوراً'' سے مراد وہ چیز ہے جو ہوا کے ساتھ غبار کی صورت میں بہتا رہتا ہے۔ ''مدالظل'' سے طلوع فجر سے طلوع شمس تک کا وقفہ مراد ہے۔ ''ساکنا'' یعنی ''دائما''۔ ''علیہ دلیلا'' سے مراد طلوع شمس ہے۔ ''خلفۃ'' کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص رات کا اپنا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور دن کو اسے بجالایا۔ یا دن کا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور رات کو بجالایا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''ھب لنا من ازواجنا'' (والی آیت میں قرۃ عین) سے مراد اللہ کی اطاعت ہے اور اس سے بڑھ کر مومن کی آنکھ کی تازگی کا اور کیا سامان ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے حبیب کو اللہ کی اطاعت میں دیکھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ثبورا'' بمعنی ویلا ہے۔ دوسرے صاحب نے فرمایا کہ لفظ ''سعیر'' مذکر ہے، ''تسعر'' اور ''اضطرام'' کا مفہوم ہے ''آگ کا تیزی کے ساتھ جلنا۔'' ''تملیٰ علیہ'' ای تقرا علیہ، املیت اور امللت سے ماخوذ ہے۔ ''الرس'' بمعنی معدن ہے، جمع رساس آتی ہے ''مایعبا'' بولتے ہیں ''ماعبات بہ شیئا'' جب کسی چیز کی کوئی حیثیت نظر میں نہ ہو، کسی شمار قطار میں نہ ہو۔ ''غراماً ای ہلاکاً'' مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''وعتوا'' بمعنی طغوا ہے۔ ابن عیینہ نے فرمایا کہ ''عاتیۃ'' سے مراد وہ ہوا ہے جو ہوا پر موکل فرشتوں نے چلائی ہو۔

باب۷۸۳. قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلاً

۷۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے۔ یہ لوگ جگہ کے لحاظ سے بدترین اور طریقہ میں بہت گمراہ ہیں۔

(۱۸۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نِالْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَه، عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا

۱۸۷۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد بغدادی نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک صاحب نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! کافر کو قیامت کے دن اس کے چہرہ کے بل کس طرح بلایا جائے گا؟ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! اللہ جس نے تمہیں اس دنیا میں پاؤں پر چلایا ہے اس پر قادر ہے کہ قیامت کے دن کافر کو اس کے چہرہ کے ذریعہ چلائے۔ قتادہ نے فرمایا،

یقیناً ہمارے رب کی عزت کی قسم، یونہی ہوگا۔

باب ۷۸۴. قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَايَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا اَلْاَثَامُ الْعُقُوْبَةَ

۷۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے، اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق، پر اور نہ زنا کرتے ہیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سزا سے سابقہ پڑے گا۔'' اثاماً بمعنی عقوبت وسزا ہے۔

(۱۸۷۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْصُوْرٌ وَّسُلَيْمٰنُ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِىْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَ حَدَّثَنِىْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الذَّنْبِ عِنْدَاللّٰهِ اَكْبَرُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ اَنْ تَزْنِىَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

۱۸۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہ ہم سے منصور اور سلیمان نے بیان کیا۔ ان سے ابووائل نے۔ ان سے ابومیسرہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (سفیان ثوری نے کہا کہ) اور مجھ سے واصل نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا، اس کے بعد کونسا؟ فرمایا کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہاری روزی میں شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا اس کے بعد یہ کہ تم اپنی پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ بیان کیا کہ یہ آیت حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی تصدیق کے لئے نازل ہوئی کہ ''اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق پر۔''

(۱۸۷۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ الْقٰسِمُ بْنُ اَبِىْ بَزَّةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ ابْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِّمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيْدٌ قَرَاْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَاْتَهَا عَلَىَّ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ الَّتِىْ فِىْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

۱۸۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے قاسم بن ابی بزہ نے خبر دی، انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کردے تو اس کی اس گناہ سے توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ ابن بزہ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر یہ آیت پڑھی کہ ''اور جس کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر حق کے ساتھ۔'' سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی یہ آیت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھی تھی، تو انہوں نے فرمایا تھا کہ مکی آیت ہے اور مدنی آیت جو اس سلسلہ میں سورہ نساء میں ہے اسی

سے اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ ❶

(۱۸۷۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِيهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي اٰخِرِ مَانَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ

۱۸۷۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ اہل کوفہ کا مومن کے قتل کے مسئلے میں اختلاف ہوا (کہ اس کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں) تو میں سفر کر کے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ (سورۂ نساء کی آیت جس میں یہ ذکر ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو قصداً قتل کیا اس کی جزا جہنم ہے) اس سلسلہ میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہے، اور کسی دوسری چیز سے منسوخ نہیں ہوتی ہے۔

(۱۸۷۴) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَجَزَآ ءُ ہٗ جَهَنَّمُ قَالَ لَاتَوْبَةَ لَهٗ وَعَنْ قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُہٗ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ كَانَتْ هٰذِهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۱۸۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "فجزاءہ جہنم" کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لا یدعون مع اللہ الٰہا اٰخر" کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں قتل کیا ہو۔ ❷

باب ۷۸۵. قَوْلِهٖ يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهٖ مُهَانًا

۷۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر پڑا رہے گا۔"

(۱۸۷۵) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ اَبْزٰى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُ ہٗ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهٖ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ حَتّٰى بَلَغَ اِلَّا مَنْ تَابَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ اَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّابِالْحَقِّ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّامَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

۱۸۷۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا ان سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت "اور جو کوئی کسی مؤمن کو قصداً قتل کرے، اس کی جزا جہنم ہے۔" اور سورۃ الفرقان کی آیت "اور جس انسان کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق پر۔" الا من تاب وامن تک۔ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا کہ پھر تو ہم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرایا ہے اور ناحق ایسے قتل بھی کیے ہیں جنہیں اللہ نے محفوظ قرار دیا تھا اور خواہش کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے۔ یہ آیت

❶ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ مسلک جمہور امت کے خلاف ہے۔ ممکن ہے کہ آپ نے سد باب ذریعہ کے طور پر یہ حکم بیان کیا ہو۔ ❷ یعنی جن لوگوں نے زمانہ جاہلیت میں قتل کیا ہو اور پھر اسلام لائے ہوں تو ان کا حکم اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ناحق قتل کر دے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس کی سزا جہنم ہے۔ اس گناہ سے اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔

نازل کی'' مگر ہاں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے سے اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا ہے۔'' تک۔

باب۷۸۶. قَوْلِهٖ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

(۱۸۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍؓ عَنْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَاَلْتُه' فَقَالَ لَمْ یَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَّعَنْ وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْکِ

۷۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' مگر ہاں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے، سو ایسے لوگوں کو اللہ ان کی بدیوں کی جگہ نیکیاں عنایت کرے گا اور اللہ تو ہے ہی بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا۔

۱۸۷۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دو آیتوں کے بارے میں پوچھوں یعنی ''اور جس نے کسی مؤمن کو قصداً قتل کیا'' (الخ) میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت کسی چیز سے بھی منسوخ نہیں ہوئی ہے (اور دوسری آیت جس کے) بارے میں (مجھے انہوں نے پوچھنے کا حکم دیا تھا وہ یہ تھی) ''اور جو لوگ کسی اور کو اللہ کے ساتھ معبود نہیں پکارتے۔'' آپ نے اس کے متعلق فرمایا کہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

باب۷۸۷. قَوْلِهٖ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا هَلَکَةً

(۱۸۷۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَیْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَ اللِّزَامُ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا

۷۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' پس عنقریب (جھٹلانا ان کے لئے) وبال بن کر رہے گا''

۱۸۷۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی ...ن سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قیامت کی) پانچ نشانیاں گذر چکی ہیں، (۱) دھواں (جس کا ذکر آیت یوم تأتی السماء بدخان مبین میں ہے) (۲) چاند (جس کا ذکر آیت اقتربت الساعة وانشق القمر میں ہے)۔ (۳) روم (جس کا ذکر غلبت الروم میں ہے)، (۴) بطشہ (جس کا ذکر یوم نبطش البطشة الکبریٰ میں ہے اور (۵) وبال (جس کا ذکر فسوف یکون لزاما میں ہے)۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُوْنَ تَبْنُوْنَ، هَضِیْمٌ یَتَفَتَّتُ اِذَامُسَّ مُسَحَّرِیْنَ الْمَسْحُوْرِیْنَ اللَّیْکَةُ وَالْاَیْکَةُ جَمْعُ اَیْکَةٍ وَّهِیَ جَمْعُ شَجَرٍ یَّوْمِ الظُّلَّةِ اِظْلَالُ الْعَذَابِ اِیَّاهُمْ

سورۃ الشعراء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''تعبثون'' بمعنی تبنون ہے۔ ''ہضیم'' سے مراد وہ چیز ہے کہ چھوڑتے ہی اس کے اجزاء بکھر جائیں ''مسحرین'' بمعنی مسحورین ہے ''لیکة'' اور ''الایکة'' ایکة کی جمع ہے، اور یہ ''شجر'' کی جمع

مَوْزُوْنٍ مَعْلُوْمٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ لَشِرْذِمَةٌ طَآئِفَةٌ قَلِيْلَةٌ فِي السَّاجِدِيْنَ الْمُصَلِّيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ كَاَنَّكُمْ الرِّيْعُ الْاَيْفَاعُ مِنَ الْاَرْضِ وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَاَرْيَاعٌ وَّاحِدُهُ الرِّيْعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَآءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِيْنَ مَرِحِيْنَ فَارِهِيْنَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِيْنَ حَاذِقِيْنَ تَعْثَوْا اَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيْثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةُ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَّجِبِلًّا وَّجبلًا يَعْنِي الْخَلْقَ

ہے۔ "یوم الظلۃ" سے مراد ان پر عذاب کا سایہ پڑنا ہے "موزون" ای معلوم "کالطود" ای الجبل، مجاہد کے غیر نے کہا کہ "لشرذمۃ" میں "شرذمۃ" چھوٹی سی جماعت کو کہتے ہیں۔ "فی الساجدین" ای المصلین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "لعلکم تخلدون" میں "لعلکم" کانکم کے معنی میں ہے "الریع" یعنی زمین کا بالائی حصہ اس کی جمع ریعۃ اور ارياع ہے، اس کا واحد ریعۃ ہے۔ "مصانع" ہر طرح کی عمارت کو "مصنعۃ" کہتے ہیں۔ "فرھین" ای مرحین، فارھین بھی اسی معنی میں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ "فارھین" بمعنی حاذقین ہے۔ "تعثوا" سے مراد انتہائی شدید قسم کا فساد ہے، یہ لفظ عاث یعیث عیثاً کے معنی میں ہے۔ "الجبلۃ" ای الخلق، جبل بمعنی خلق استعمال ہوتا ہے، اس سے جبلا (بضم جیم) جبلا (بکسر جیم) اور جبلا (بضم جیم وسکون با) نکلا ہے۔ یہ سب خلق کے معنی میں ہے۔

باب ۷۸۸. قَوْلِهٖ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ

۷۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور مجھے رسوا نہ کرنا اس دن جب سب اٹھائیں جائیں گے۔"

(۱۸۷۸) وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَاٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ الْغَبَرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ

۱۸۷۸۔ اور ابراہیم بن طھمان نے بیان کیا کہ ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی والد (آذر) کو قیامت کے دن دیکھیں گے کہ ان پر سیاہی ہے، غبرۃ اور قترۃ ہم معنی ہیں۔

(۱۸۷۹) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا اَخِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَلَّا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ

۱۸۷۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی (عبدالحمید) نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد سے (قیامت کے دن) جب ملیں گے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اے رب! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اس دن رسوا نہیں کریں گے، جب سب اٹھائے جائیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام قرار دے دیا ہے۔

باب ۷۸۹. وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اَلِنْ جَانِبَكَ

۷۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ اپنے کنبہ کے عزیزوں کو ڈراتے رہئے (اور جو مسلمانوں میں داخل ہو کر آپ کی راہ پر چلے) تو آپ اس کے ساتھ مشفقانہ فروتنی سے پیش آیئے۔"

(۱۸۸۰) حَدَّثَنَا عُمَرُبْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَکَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِیْ يَابَنِیْ فِهْرٍ يَابَنِیْ عَدِیٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَآءَ اَبُوْلَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِیْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْکَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّیْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّالَّکَ سَآئِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَآاَغْنٰى عَنْهُ مَالُه‘ وَمَا كَسَبَ

۱۸۸۰۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت ''اور آپ اپنے کنبہ کو ڈراتے رہئے'' نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ ''صفا'' پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارنے لگے، اے بنی فہر اے بنی عدی! اور قریش کے دوسرے خانوادو۔ اس آواز پر سب جمع ہو گئے۔ اگر کوئی کسی وجہ سے نہ آ سکا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا، تاکہ معلوم ہو کہ کیا بات ہے۔ ابولہب قریش کے دوسرے افراد کے ساتھ مجمع میں تھا۔ آنحضور ﷺ نے انہیں خطاب کر کے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں تم سے کہوں کہ وادی میں (پہاڑی کے پیچھے) ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری اس اطلاع کی تصدیق کرو گے؟ سب نے کہا کہ ہاں، ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ ہم نے ہمیشہ آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر سنو، میں تمہیں اس شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو بالکل سامنے ہے۔ اس پر ابولہب بولا، تجھ پر سارے دن تباہی نازل ہو، کیا تم نے ہمیں اسی لئے اکٹھا کیا تھا۔ اسی واقعہ پر آیت ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی۔'' نازل ہوئی۔

(۱۸۸۱) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَکَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَوْكَلِمَةً نَحْوَهَا اِشْتَرُوْآ اَنْفُسَكُمْ لَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَّابَنِیْ عَبْدِمَنَافٍ لَّااُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَآاُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَافَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِيْنِیْ مَاشِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَآاُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهٗ اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۸۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جب آیت ''اور اپنے کنبے کے عزیزوں کو ڈراتے رہئے'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ (صفا) پہاڑی پر کھڑے ہوئے اور آواز دی کہ اے معشر قریش! یا اسی طرح کا اور کوئی کلمہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی اطاعت کے ذریعہ اپنی جانوں کو اس کے عذاب سے بچاؤ (اگر تم شرک سے باز نہ آئے تو) میں اللہ کی بارگاہ میں تمہارے لئے کسی درجہ میں مفید نہیں ہوں گا، اے بنی عبد مناف! اللہ کے بارے میں تمہارے لئے بالکل کچھ نہیں کر سکوں گا، اے عباس بن عبدالمطلب! اللہ کی بارگاہ میں تمہارے لئے کچھ بھی نہیں کر سکوں گا، اے صفیہ! رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی، میں اللہ کے یہاں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔ اے فاطمہ، محمد (ﷺ) کی بیٹی! میرے مال میں

سے جو چاہو مجھ سے مانگو، لیکن اللہ کی بارگاہ میں تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے ابن وہب کے واسطہ سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے ابن شہاب سے کی۔

اَلنَّمْلُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْخَبْأُمَا خَبَأْتَ لَاقِبَلَ لَاطَاقَةَ اَلصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيْرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهٗ صُرُوْحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلَهَا عَرْشٌ سَرِيْرٌ كَرِيْمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَآءِ الثَّمَنِ مُسْلِمِيْنَ طَائِعِيْنَ رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَآئِمَةً اَوْزِعْنِيْ اِجْعَلْنِيْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوْا غَيِّرُوْا وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ يَقُوْلُهٗ سُلَيْمٰنُ الصَّرْحَ بِرْكَةُ مَآءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمٰنُ قَوَارِيْرَ اَلْبَسَهَا اِيَّاهُ

سورۃ النمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''الخبأ'' یعنی وہ چیز جو چھپی ہوئی ہو ''لاقبل ای لا طاقۃ، الصرح'' ہر بلور سے بنے ہوئے پختہ فرش کو کہتے ہیں۔ محل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع ''صروح'' ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ولہا عرش ای سریر کریم'' سے مراد کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت ہونا ہے۔ ''مسلمین'' بمعنی طائعین ''ردف ای اقترب جامدۃ اے قائمۃ'' اوزعنی ای اجعلنی۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''نکروا'' بمعنی غیروا ہے ''واوتینا العلم'' سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تھا ''الصرح'' سے مراد پانی کا وہ حوض ہے جس کے اوپر سلیمان علیہ السلام نے بلور کا فرش بچھا دیا تھا۔

اَلْقَصَصُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا مُلْكَهٗ وَيُقَالُ اِلَّا مَآ اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْاَنْبَآءُ الْحُجَجُ

سورۃ القصص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''ہر شے فنا ہونے والی ہے بجز اس کی ذات کے'' (الا وجہہ سے مراد ہے) ''بجز اس کی سلطنت کے'' بعض حضرات نے اس سے مراد وہ اعمال لئے جو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے کئے گئے ہوں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''الانباء'' بمعنی الحجج ہے۔

باب ۷۹۰. قَوْلِهٖ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

(۱۸۸۲) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَاطَالِبِ الْوَفَاتُ جَآئَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَاجَهْلٍ وَعَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ اَيْ عَمِّ قُلْ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَاللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَّعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے، البتہ اللہ ہدایت دیتا ہے اسے جس کے لئے اس کی مشیت ہوتی ہے۔''

۱۸۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سعید بن میسّب نے خبر دی، ان سے ان کے والد (میسّب بن حزن رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے، ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ وہاں پہلے ہی سے موجود تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، چچا! آپ صرف کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھ دیجئے، تاکہ اسی کلمہ کے ذریعہ اللہ کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کروں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے کیا عبدالمطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟ آنحضور

وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى
قَالَ اَبُوْطَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ
وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ
اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ
اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْالِلْمُشْرِكِيْنَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ
فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ
لَاتَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ
الرِّجَالِ لَتَنُوْٓءُ لَتُثْقِلُ فَارِغًا اِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوْسٰى
الْفَرِحِيْنَ الْمَرِحِيْنَ قُصِّيْهِ اتَّبِعِيْ اَثَرَهٗ وَقَدْيَكُوْنُ اَنْ
يَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ
بُعْدٍ وَعَنْ جَنَابَةٍ وَّاحِدٌ وَعَنِ اجْتِنَابٍ اَيْضًا يَّبْطِشُ
وَيَبْطُشُ يَاْتَمِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَآءُ
وَالتَّعَدِّيْ وَاحِدٌ اٰنَسَ اَبْصَرَ جَذْوَةٌ قِطْعَةٌ مِّنَ
الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ وَّالْحَيَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَآنُّ
وَالْاَفَاعِيْ وَالْاَسَاوِدُ رِدْاً مُعِيْنًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُصَدِّقُنِيْ وَقَالَ غَيْرُهٗ سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا
عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهٗ عَضُدًا مَقْبُوْحِيْنَ
مُهْلَكِيْنَ وَصَّلْنَا بَيَّنَّاهُ وَاَتْمَمْنَاهُ يُجْبٰى يُجْلَبُ
بَطِرَتْ اَشِرَتْ فِيْ اُمِّهَا رَسُوْلًا اُمُّ الْقُرٰى مَكَّةُ وَمَا
حَوْلَهَا تُكِنُّ تُخْفِيْ اَكْنَنْتُ الشَّيْءَ اَخْفَيْتُهٗ وَكَنَنْتُهٗ
اَخْفَيْتُهٗ وَاَظْهَرْتُهٗ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ
وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ

ﷺ بار بار ان سے یہی کہتے رہے (کہ آپ صرف یہی ایک کلمہ پڑھ لیں)
اور یہ دونوں بھی اپنی بات ان کے سامنے بار بار دہراتے رہے (کہ کیا تم
عبدالمطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟) انجام کار ابوطالب کی زبان
سے جو آخری کلمہ نکلا وہ یہی تھا کہ وہ عبدالمطلب کے مذہب پر ہی قائم
ہیں۔ انہوں نے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے سے انکار کر دیا۔ بیان کیا کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ گواہ ہے۔ میں آپ کے لئے طلب مغفرت کرتا
رہوں گا، تا آنکہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت نازل کی ''نبی اور ایمان والوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ
مشرکین کے لئے دعاءِ مغفرت کریں۔'' اور خاص جناب ابوطالب کے
بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ آنحضور ﷺ سے کہا گیا کہ ''جس کو آپ
چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے، اللہ ہدایت دیتا ہے۔ اسے جس کے لئے اس
کی مشیت ہوتی ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ نے فرمایا کہ ''اولی القوۃ'' سے
مراد یہ ہے کہ (قارون کے خزانے کی کنجیوں کو) مردوں کی ایک جماعت
بھی نہیں اٹھا پاتی تھی 'لتنوء' ای لتثقل ''فارغا'' (یعنی موسیٰ علیہ السلام کی
والدہ کا دل ہر غم و اندیشہ سے خالی تھا) سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ذکر
کے۔ ''الفرحین'' ای المرحین ''قصیہ'' ای اتبعی اثرہ یہ لفظ واقعہ کو بیان
کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے آیت ''نحن نقص علیک''
میں ہے۔ ''عن جنب'' ای عن بعد، عن جنابۃ اور عن اجتناب بھی اس معنی
میں ہیں۔ ''یبطش'' (بکسر طاء) اور ''یبطش'' (بضم طاء) (دونوں
طرح پڑھا جاتا ہے) ''یاتمرون'' ای یتشاورون'' ''العدوان'' اور العداء
اور التعدی سب ایک معنی میں ہیں ''آنس'' ای ابصر ''الجذوۃ'' لکڑی کا
موٹا ٹھا (جس کے سرے پر آگ ہو، لیکن) اس میں شعلہ نہ ہو اور
''الشہاب'' وہ ہے جس میں شعلہ ہو۔ ''الحیات'' بھی سانپ اژدھے اور
سیاہ سانپ کی جنس سے ہیں ''ردا'' ای معینا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ میری تصدیق کرے غیر ابن عباس نے کہا کہ
''سنشد'' بمعنی سنعینک ہے۔ جب تم کسی کی مدد کرتے ہو تو گویا اس کے
بازو بن جاتے ہو (آیت میں بھی ''عضد'' بمعنی بازو کا یہی مفہوم ہے)
''مقبوحین'' ای مھلکین ''وصلنا'' ای بیناہ واتممناہ۔ ''یجبی'' ای یجلب
''بطرت'' ای اشرت'' فی امھا رسولا ''ام القری'' مکہ اور اس کا قرب و
جوار کا علاقہ ہے۔ ''تکن'' ای تخفی، بولتے ہیں۔ ''اکننت الشیٔ'' ای اخفیتہ

اور ''کننة'' اخفیته اور اظہرتہ دونوں معنی میں آتا ہے (یہ اضداد میں سے ہے) ''ویکان اللہ'' مثل الم تر ان اللہ کے ہے ''ان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر'' یعنی رزق کو جس پر چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

باب ۷۹۱. قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ الْاٰیَةَ

۷۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''جس خدا نے آپ پر قرآن کو فرض کیا ہے۔'' آخر آیت تک۔

(۱۸۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا یَعْلٰی حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ الْعُصْفُرِیُّ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ قَالَ اِلٰی مَکَّةَ

۱۸۸۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں یعلیٰ نے خبر دی، ان سے سفیان عصفری نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت مذکورہ بالا میں) ''لرادک الی معاذ'' سے مراد ہے (کہ جس خدا نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے) وہ آپ کو مکہ پھر پہنچادے گا۔

اَلْعَنْکَبُوْتُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَّ کَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ضَلٰلَةً وَقَالَ غَیْرُہ' اَلْحَیَوَانُ وَالْحَیُّ وَاحِدٌ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ ذٰلِکَ اِنَّمَا هِیَ بِمَنْزِلَةِ فَلِیُمَیِّزَاللّٰهُ کَقَوْلِهٖ لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ اَوْزَارِهِمْ

سورة العنکبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''وکانوا مستبصرین'' ای مستبصرین ضللۃ۔ غیر مجاہد نے کہا کہ ''الحیوان'' اور ''الحی'' ہم معنی ہیں۔ ''فلیعلمن اللہ'' ای علم اللہ ذلک، یہی صورت ''لیمیز اللہ الخبیث من الطیب'' میں ''لیمیز اللہ'' کی ہے۔ اثقالاً مع اثقالہم ای اوزاراً مع اوزارھم

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَلَا یَرْبُوْا مَنْ اَعْطٰی یَبْتَغِیْ اَفْضَلَ فَلَا اَجْرَلَه' فِیْهَا قَالَ مُجَاهِدٌ یُحْبَرُوْنَ یُنَعَّمُوْنَ یَمْهَدُوْنَ یُسَوُّوْنَ الْمَضَاجِعَ الْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ هَلْ لَّکُمْ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فِی الْاٰلِهَةِ وَفِیْهِ تَخَافُوْنَهُمْ اَنْ یَّرِثُوْکُمْ کَمَا یَرِثُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا یَصَّدَّعُوْنَ یَتَفَرَّقُوْنَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَیْرُہ' ضَعْفٌ وَّضُعْفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوْٓءٰی الْاِسَآءَ ةُ جَزَآءُ الْمُسِیْئِیْنَ

سورۂ الم غلبت الروم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''فلا یربوا'' کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی شخص کو کوئی چیز دی (ہدیہ کے طور پر) اور اپنی دی ہوئی چیز سے بہتر اس سے لینے کا خواہشمند ہے تو اسے اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''یحبرون'' بمعنی ینعمون ہے ''یمھدون'' ای یسوون المضاجع ''الودق'' ای المطر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ھل لکم مما مملکت ایمانکم۔ اللہ تعالیٰ اور ان معبودوں کے بارے میں (نازل ہوئی تھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے) تخافونہم یعنی کیا تمہیں ان غلاموں کا ایسا ہی خوف ہے کہ وہ تمہارے وارث بن جائیں گے۔ جیسا کہ تم میں بعض اپنے بعض عزیز کا وارث ہوتا ہے ''یصدعون'' ای یتفرقون۔

(۱۸۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ

۱۸۸۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُّحَدِّثُ فِیْ كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِیْءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَبْصَارِهِمْ يَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَاَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّكَانَ مُتَّكِئاً فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَايَعْلَمُ لَااَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَؤُا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَآءَهٗ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ عَآئِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ اِذَا جَآءَ ثُمَّ عَادُوْآ اِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ وَّ لِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ آلٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى سَيَغْلِبُوْنَ وَالرُّوْمُ قَدْمَضٰى ۔

حدیث بیان کی، ان سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا جو منافقوں کی قوت سماعت و بصارت کو ختم کر دے گا، لیکن مؤمن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سے بہت گھبرا گئے۔ پھر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور انہیں ان صاحب کی یہ حدیث سنائی) آپ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، اسے سن کر بہت غصے ہوئے اور سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اگر کسی کو کسی بات کا واقعی علم ہے تو پھر اسے بیان کرنا چاہئے، لیکن اگر علم نہیں ہے تو کہہ دینا چاہئے کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے (اور اپنی لاعلمی کا اعتراف کر لینا چاہئے۔) یہ بھی علم ہی ہے کہ آدمی اپنی لاعلمی کا اعتراف کرلے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا تھا ''قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین'' (آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ و دعوت پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور نہ میں بناوٹ کرتا ہوں) اصل میں واقعہ یہ ہے کہ قریش کسی طرح اسلام نہیں لاتے تھے، اس لئے آنحضور ﷺ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسا قحط بھیج کر میری مدد کیجئے۔ پھر ایسا قحط پڑا کہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے لگے۔ کوئی اگر فضا میں دیکھتا (تو فاقہ کی وجہ سے) اسے دھوئیں جیسا نظر آتا۔ پھر ابوسفیان آئے اور کہا اے محمد (ﷺ)! آپ ہمیں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں، لیکن آپ کی قوم تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے (کہ ان کی یہ مصیبت ٹلے) اس پر آنحضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین'' الی قولہ ''عائدون'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قحط کا یہ عذاب تو آنحضور ﷺ کی دعا کے نتیجے میں ختم ہو گیا تھا لیکن) کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے ٹل جائے گا؟ چنانچہ قحط ختم ہونے کے بعد پھر وہ کفر سے باز نہ آئے، اس کی طرف اشارہ ''یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ'' میں ہے، یہ بطش کفار پر غز بدر کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی (کہ ان کے بڑے بڑے سردار قتل کر دیئے گئے تھے اور ''لزاما'' (قید) سے اشارہ بھی معرکہ بدر ہی کی طرف ہے۔ ''الم غلبت الروم'' سے ''سیغلبون'' تک کا واقعہ بھی گذر چکا ہے (کہ رومیوں نے اہل فارس پر فتح پائی تھی۔)

باب ۷۹۲. قَوْلِهٖ لَاتَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ لِدِيْنِ اللّٰهِ خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ دِيْنُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْفِطْرَةُ الْاِسْلَامُ

۷۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کی بنائی ہوئی فطرت (خلق اللہ) میں کوئی تبدیلی نہیں" خلق اللہ سے مراد دین اللہ ہے۔ خلق الاولین ای دین الاولین۔ فطرۃ ہی اسلام ہے۔

(۱۸۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْيُنَصِّرَانِهٖ اَوْيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

۱۸۸۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر پیدا ہونے والا دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے، لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم نے ان میں ناک کان کٹا ہوا کوئی بچہ دیکھا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی "اللہ کی اس فطرت کا اتباع کرو، جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی ہے سیدھا دین۔

لُقْمَانُ

سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۷۹۳. قَوْلِهٖ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۷۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا، بے شک، شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔"

(۱۸۸۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۱۸۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اوران سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی، نازل ہوئی تو اصحاب رسول اللہ ﷺ بہت گھبرائے اور عرض کی کہ ہم میں کون ایسا ہوگا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آیت میں ظلم سے یہ مراد نہیں ہے۔ تم نے لقمان علیہ السلام کی وہ نصیحت نہیں سنی، جوانہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی کہ "بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔"

باب ۷۹۴. قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ

۷۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے۔"

(۱۸۸۷) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۸۸۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے، ان سے ابوحیان نے، ان سے ابوزرعہ نے اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يَّمْشِيْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ شَيْئًا وَّ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْاِحْسَانُ قَالَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا وَ اِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَافِي الْاَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ فَاَخَذُوْا لِيَرُدُّوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَآءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ

کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن لوگوں کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ ایک نووارد خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یارسول اللہ (ﷺ)! ایمان کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ، اس کے فرشتوں، رسولوں اور اس کی ملاقات پر ایمان لاؤ اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ۔ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ (ﷺ)! اسلام کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، اسلام یہ ہے کہ تنہا اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو، جو زکوٰۃ تم پر فرض ہے اسے ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ (ﷺ)! احسان کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو تمہیں دیکھتا ہی ہے۔ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ (ﷺ)! قیامت کب برپا ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس سے پوچھا جارہا ہے خود وہ سائل سے زیادہ اس کے وقوع کے متعلق نہیں جانتا۔ البتہ میں تمہیں اس کی چند نشانیاں بتاتا ہوں۔ جب عورت ایسی اولاد جنے گی جو اس کے آقا بن جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے، جب ننگے پاؤں، ننگے جسم لوگ لوگوں پر حاکم ہو جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے۔ قیامت بھی ان پانچ چیزوں میں سے ہے جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ ماں کے رحم میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) پھر وہ صاحب اٹھ کر چلے گئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں میرے پاس واپس بلا لاؤ۔ لوگوں نے اسے تلاش کیا تاکہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں دوبارہ لائیں۔ لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ پھر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحب جبرئیل تھے (انسانی صورت میں) لوگوں کو دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

(۱۸۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ

۱۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی'' کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، غیب کی کنجیاں پانچ ہیں، اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے۔'' آخر تک۔

تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّهِيْنٍ ضَعِيْفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُرُزُ الَّتِيْ لَاتُمْطَرُ اِلَّا مَطَرًا لَّايُغْنِيْ عَنْهَاشَيْئًا يَهْدِ نُبَيِّنْ

باب ۷۹۵. قَوْلِهٖ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ

۱۸۸۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَاعَيْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِقْرَءُ وْآاِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآاُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ مِثْلَهٗ قِيْلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَاَيُّ شَيْءٍ قَالَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَرَأَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُرَّاتِ اَعْيُنٍ

(۱۸۹۰) حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَاعَيْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَهَ

سورۂ تنزیل السجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد نے فرمایا کہ ''مہین'' بمعنی ضعیف ہے۔ مرد کے نطفہ کے لئے آیا ہے۔ ''ضللنا'' ای ھلکنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''الجرز'' اس قطعہ زمین کو کہتے ہیں جہاں اگر کبھی پانی برس بھی گیا تو بس اتنا کہ اس کو کوئی فائدہ نہ ہو (یعنی بے آب وگیاہ علاقہ) ''نھد'' ای نبین۔

۷۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان خزانۂ غیب میں ان کے لئے مخفی ہے۔''

۱۸۸۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے صالح اور نیک بندوں کے لئے دو چیزیں تیار رکھی ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا، نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی کے گمان وخیال میں وہ آئی ہوں گی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر چاہو تو اس آیت کو استشہاد کے لئے پڑھ لو کہ: ''سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانہ غیب میں ان کے لئے مخفی ہے۔'' علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، سابق حدیث کی طرح۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ یہ آپ نبی کریم ﷺ کی حدیث روایت کر رہے ہیں یا اپنے اجتہاد سے فرما رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ (اگر آنحضور ﷺ کی حدیث نہیں) تو پھر کیا ہے! ابومعاویہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے اور ان سے صالح نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ میں) قرأت (جمع کے ساتھ) پڑھا تھا۔

۱۸۹۰۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا۔ کسی کان نے نہ سنا

مَآ اُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

ہوگا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی گمان وخیال پیدا ہوا ہوگا۔ اللہ کی ان نعمتوں سے واقفیت اور آگاہی تو دور کی بات ہے (ان کا کسی کو گمان وخیال بھی پیدا نہیں ہوا ہوگا) پھر آنحضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ "سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانہ غیب میں ان کے لئے مخفی ہے، یہ صلہ ہے ان کے نیک اعمال کا۔"

اَلْاَحْزَابُ

سورۃ الاحزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَاصِيْهِمْ قُصُوْرِهِمْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "صیاصیہم" بمعنی قصورہم ہے۔

باب ۷۹۶. قَوْلِهٖ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

۷۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔"

۱۸۹۱ حَدَّثَنَا. اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا فَاِنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضِيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ وَاَنَا مَوْلَاهُ

۱۸۹۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کوئی مومن ایسا نہیں کہ میں خود اس کے نفس سے بھی زیادہ اس سے دنیا اور آخرت میں تعلق نہ رکھتا ہوں۔ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ، نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں، پس جو مومن بھی (مرنے کے بعد) ترکہ مال واسباب چھوڑے گا اس کے عزیز واقارب، جو بھی ہوں، اس کے مال کے وارث ہوں گے، لیکن اگر کسی مومن نے کوئی قرض چھوڑا ہے یا اولاد چھوڑی ہے تو وہ میرے پاس آجائیں۔ ان کا ذمہ دار میں ہوں۔

باب ۷۹۷. قَوْلِهٖ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ

۷۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انہیں (آزاد شدہ غلاموں کو) ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو۔"

(۱۸۹۲) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ

۱۸۹۲۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کئے ہوئے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہم ہمیشہ زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی کہ "انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو کہ

یہی اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے۔''

باب۷۹۸. قَوْلِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا نَحْبَهٗ عَهْدَهٗ اَقْطَارُهَا جَوَانِبُهَا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا لَاَعْطَوْهَا

۷۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''سوان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور کچھ ان میں کے راستہ دیکھ رہے ہیں اور انہوں نے ذرا فرق نہیں آنے دیا۔ ''نحبہ'' ای عہدہ۔ ''اقطارھا'' ای جوانبہا۔ ''الفتنۃ'' لآتوھا (میں لاتوھا) بمعنی لاعطوھا ہے۔

(۱۸۹۳) **حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَرٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِىْ اَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ**

۱۸۹۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارا خیال ہے کہ یہ آیت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔

(۱۸۹۴) **حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِى الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَا لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِىِّ الَّذِىْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ**

۱۸۹۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم قرآن مجید کو مصحف کی صورت میں جمع کر رہے تھے تو مجھے سورۃ ''الاحزاب'' کی ایک آیت (کہیں لکھی ہوئی) نہیں مل رہی تھی۔ میں وہ آیت رسول اللہ ﷺ سے سن چکا تھا۔ آخر وہ مجھے خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی، جن کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو مؤمن مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی ''اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں وہ سچے اترے۔''

باب۷۹۹. قَوْلِهٖ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا التَّبَرُّجُ اَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا سُنَّةَ اللّٰهِ اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا

۷۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اے نبی ﷺ، آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع دنیوی دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۔'' معمر نے کہا کہ ''تبرج'' یہ ہے کہ عورت اپنے حسن کا مرد کے سامنے مظاہرہ کرے۔ ''سنۃ اللہ'' یعنی وہ طریقہ و معمول جو اللہ نے اپنے لئے رکھا ہے۔

(۱۸۹۵) **حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ هَا حِيْنَ اَمَرَاللّٰهُ اَنْ يُّخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ فَبَدَ اَبِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى**

۱۸۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ آنحضور ﷺ اپنی ازواج کو (آپ ﷺ کے ساتھ رہنے یا آپ ﷺ سے علیحدگی کا) اختیار دیں تو آپ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ ذَاكِرٌ اَمْرًا فَلاَ عَلَيْكِ اَنْ تَسْتَعْجِلِىْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِىْ اَبَوَيْكِ وَ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَىَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِّىْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِلٰى تَمَامِ الْاٰيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ فَفِىْ اَىِّ هٰذَا اَسْتَأْمِرُ اَبَوَىَّ فَاِنِّىْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ضروری نہیں کہ تم اس میں جلد بازی سے کام لو، اپنے والدین سے بھی مشورہ کرسکتی ہو۔ آنحضور ﷺ تو جانتے ہی تھے کہ میرے والد کبھی آنحضور ﷺ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''اے نبی ﷺ، اپنی بیویوں سے فرمادیجئے۔'' آخر آیت تک۔ میں نے عرض کی، لیکن کس چیز کے لئے مجھے اپنے والدین سے مشورہ کی ضرورت ہے کھلی ہوئی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور عالم آخرت کو چاہتی ہوں۔

باب ۸۰۰. قَوْلِهٖ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا وَقَالَ قَتَادَةُ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ الْقُرْاٰنُ وَالسُّنَّةُ

۸۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور اگر تم اللہ کو، اس کے رسول ﷺ کو اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' قتادہ نے بیان کیا کہ آیت اور تم آیات اللہ اور اس ''حکمت'' کو یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں پڑھ کر سنائے جاتے رہتے ہیں۔ (آیات اللہ سے مراد) قرآن اور (حکمت سے مراد) سنت ہے۔

(۱۸۹۶) وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَؓ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَبِىْ فَقَالَ اِنِّىْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلاَ عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِىْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِىْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَىَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِّىْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَآئُهٗ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا اِلٰى اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَفِىْ اَىِّ هٰذَا اَسْتَأْمِرُ اَبَوَىَّ فَاِنِّىْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَافَعَلْتُ تَابَعَهٗ مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْسَلَمَةَ وَ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاَبُوْسُفْيَانَ الْمَعْمَرِىُّ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَؓ

۱۸۹۶۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ اپنی ازواج کو اختیار دیں تو آنحضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ضروری نہیں کہ تم جلدی کرو، اپنے والدین سے بھی مشورہ لے سکتی ہو۔ آپ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کو تو معلوم ہی تھا کہ میرے والدین آپ ﷺ سے علیحدگی کا کبھی مشورہ نہیں دے سکتے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے (وہ آیت جس میں یہ حکم تھا) پڑھی کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے ''اے نبی (ﷺ) اپنی بیویوں سے فرمادیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو'' سے ''اجراً عظیماً'' تک بیان کیا کہ میں نے عرض کی، لیکن اپنے والدین سے مشورہ کی کس بات کے لئے ضرورت ہے۔ ظاہر ہے کہ میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر دوسری ازواج مطہراتؓ نے بھی یہی کیا جو میں کرچکی تھی۔ اس کی متابعت موسیٰ بن اعین نے معمر کے واسطہ سے کی کہ ان سے زہری نے بیان کیا کہ انہیں ابوسلمہ نے خبر دی،

اور عبدالرزاق اور ابوسفیان معمری نے معمر کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

باب ۸۰۱. قَوْلِهٖ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَااللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ

۸۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے رہے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں کی طرف سے اندیشہ کر رہے تھے. حالانکہ اللہ ہی اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

(۱۸۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَااللّٰهُ مُبْدِيْهِ نَزَلَتْ فِيْ شَانِ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَّزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

۱۸۹۷۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے معلیٰ بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت ''اور آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے رہے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا'' زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے معاملہ کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

باب ۸۰۲. قَوْلِهٖ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ تُرْجِيْ تُؤَخِّرُ اَرْجِهٖ اَخِّرْهُ

۸۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''ان (ازواج مطہرات) میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ رکھا ہو، ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں، جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ترجی'' اے توخر ''ارجہ'' ای اخرہ۔

(۱۸۹۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَؓ قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقُوْلُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَآ اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ

۱۸۹۸۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو عورتیں اپنے نفس کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کرنے آتی تھیں مجھے ان پر بڑی غیرت آتی تھی۔ میں کہتی کیا عورت خود ہی اپنے کو کسی مرد کے لئے پیش کر سکتی ہے؟ ❶ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ''ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ رکھا تھا ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں، جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے'' تو میں نے کہا کہ میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مراد بلا تاخیر پوری کر دینا چاہتا ہے۔

---

❶ طبری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت باسناد حسن موجود ہے کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ہبہ کر دیا تھا۔ ان میں سے کسی کو بھی آپ ﷺ نے اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے اسے مباح قرار دیا تھا۔ لیکن بہرحال یہ آپ ﷺ کے منشاء پر موقوف تھا۔ آنحضور ﷺ کو یہ مخصوص اجازت تھی کہ اگر کوئی مؤمنہ عورت بلا مہر اپنے آپ کو آپ ﷺ کے نکاح میں دینا چاہے تو یہ صرف آپ ﷺ کے لئے جائز ہے، دوسرے مسلمانوں کو اس کی اجازت نہیں۔ یہ واقعہ اسی سے متعلق ہے۔

(۱۸۹۹) حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَآئِشَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاْذِنُ فِیْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَالَتْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَه' اِنْ كَانَ ذَاكَ اِلَیَّ فَاِنِّیْ لَآ اُرِيْدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اُوْثِرَ عَلَيْكَ اَحَدًا تَابَعَه' عَبَّادُ ابْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا.

۱۸۹۹۔ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں عاصم احول نے خبر دی، انہیں معاذہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد یہ بھی کہ ''ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا، ان میں سے کسی کو پھر طلب کرلیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں'' اگر (ازواج مطہرات) میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جن کی باری ہوتی ان سے اجازت لیتے تھے (معاذہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایسی صورت میں آپ آنحضور ﷺ سے کیا کہتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو یہ عرض کردیتی تھی کہ یارسول اللہ ﷺ! اگر یہ اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں اپنی باری کا کسی دوسرے پر ایثار نہیں کرسکتی۔ اس روایت کی متابعت عباد نے کی۔ انہوں نے عاصم سے سنا۔

بَاب.۸۰۳. قَوْلِهٖ لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَيْرَنَا ظِرِيْنَ اِنَاهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَامُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِی النَّبِیَّ فَيَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَايَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْآ اَزْوَاجَه' مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَاللّٰهِ عَظِيْمًا يُقَالُ اِنَاهُ اِدْرَكُه' اَنَا يَاْنِیْ اَنَاةً لَّعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا اِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ قَرِيْبَةً وَّاِذَا جَعَلْتَه' ظَرْفًا وَّبَدَلًا وَّلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَآءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِی الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ لِلذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی

۸۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''نبی ﷺ کے گھروں میں مت جایا کرو، بجز اس وقت کہ جب تمہیں کھانے کے لئے (آنے کی اجازت دی جائے) ایسی طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ ہو، البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو۔ پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبی ﷺ کو ناگواری ہوتی ہے۔ سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ صاف صاف بات کہنے سے (کسی کا) لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ان (رسول کی ازواج) سے کوئی چیز مانگو تو ان سے پردہ کے باہر سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تمہیں جائز نہیں کہ تم رسول اللہ ﷺ کو (کسی طرح بھی) تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ بے شک یہ اللہ ﷺ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ ''اناہ'' یعنی اس کی تیاری کے (منتظر نہ رہو) انا یانی، اناۃ سے نکلا ہے۔ ''ولعل الساعۃ تکون قریباً'' جب یہ لفظ مؤنث کی صفت کے طور پر آئے تو ''قریبۃ'' (کے ساتھ آتا ہے، لیکن جب ظرف اور بدل، صفت نہ ہو تو مؤنث کی ہا اس سے حذف کردیجائے گی (قریب) جب یہ لفظ صفت نہ ہو تو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔

(۱۹۰۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰی عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ

۱۹۰۰۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے حمید

اَنَسٌ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ یَدْخُلُ عَلَیْکَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْاَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰیَتَ الْحِجَابِ

نے اوران سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ)! آپ (ﷺ) کے پاس اچھے برے ہرطرح کے لوگ آتے ہیں، اس لئے بہتر تھا کہ آپ ﷺ ازواج مطہراتؓ کو پردہ کا حکم دے دیں، اس کے بعد پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

(۱۹۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ وَاِذَا هُوَکَاَنَّه' یَتَهَیَّاُ لِلْقِیَامِ فَلَمْ یَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَدْخُلَ فَاِذَالْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْافَجَآءَ حَتّٰی دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَی الْحِجَابَ بَیْنِیْ وَبَیْنَه' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ الْاٰیَةَ

۱۹۰۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ رقاشی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا، ہم سے ابومجلز نے حدیث بیان کی، اوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو قوم کو آپ ﷺ نے دعوت ولیمہ دی۔ کھانا کھانے کے بعد لوگ (گھر کے اندر ہی) بیٹھے (دیر تک) باتیں کرتے رہے۔ آنحضور ﷺ نے ایسا کیا گویا آپ ﷺ اٹھنا چاہتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھ جائیں اوراٹھ جائیں، لیکن کوئی بھی نہیں اٹھا۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ کوئی نہیں اٹھتا تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے۔ جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دوسرے لوگ بھی کھڑے ہوگئے۔ لیکن تین اشخاص اب بھی بیٹھے رہ گئے۔ آنحضور جب باہر سے اندر جانے کے لئے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی اٹھ گئے تو میں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اطلاع دی کہ وہ لوگ بھی چلے گئے ہیں تو آپ ﷺ اندر تشریف لائے۔ میں نے بھی چاہا کہ اندر جاؤں، لیکن آنحضور ﷺ نے دروازہ کا پردہ گرالیا۔ اس کے بعد آیت (مذکورہ بالا) نازل ہوئی کہ ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو۔'' آخر آیت تک۔

(۱۹۰۲) حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْاٰیَتِ اٰیَةِ الْحِجَابِ لَمَّا اُهْدِیَتْ زَیْنَبُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ مَعَه' فِی الْبَیْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَّدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ ثُمَّ یَرْجِعُ وَهُمْ قُعُوْدٌ یَّتَحَدَّثُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰهُ

۱۹۰۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس آیت، یعنی آیت حجاب (کے شان نزول) کے متعلق خوب جانتا ہوں، جب زینب رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا اور وہ آنحضور ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے گھر ہی میں تھیں تو آپ نے کھانا تیار کروایا اور قوم کو بلایا۔ (کھانے سے فارغ ہونے کے بعد) لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ آنحضور ﷺ باہر جاتے اور پھر اندر آتے (تاکہ لوگ اٹھ جائیں) لیکن لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اے ایمان والو! نبی

اِلٰی قَوْلِہٖ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ

ﷺ کے گھروں میں مت جایا کرو۔ بجز اس وقت کہ جب تمہیں (کھانے کے لئے) آنے کی اجازت دی جائے۔ ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو۔'' اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''من وراء حجاب'' تک۔ اس کے بعد پردہ ہونے لگا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔

(۱۹۰۳) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ ابْنُ صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ بُنِیَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِزَیْنَبَ ابْنَۃِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَاُرْسِلْتُ عَلَی الطَّعَامِ دَاعِیًا فَیَجِیْءُ قَوْمٌ فَیَاْکُلُوْنَ وَیَخْرُجُوْنَ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ فَیَاْکُلُوْنَ وَیَخْرُجُوْنَ فَدَعَوْتُ حَتّٰی مَآاَجِدُ اَحَدًا اَدْعُوْہُ قَالَ ارْفَعُوْا طَعَامَکُمْ وَ بَقِیَ ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ یَتَحَدَّثُوْنَ فِی الْبَیْتِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰی حُجْرَۃِ عَآئِشَۃَؓ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَقَالَتْ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کَیْفَ وَجَدْتَّ اَھْلَکَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فَتَقَرّٰی حُجَرَ نِسَآئِہٖ کُلِّھِنَّ یَقُوْلُ لَھُنَّ کَمَا یَقُوْلُ لِعَآئِشَۃَؓ وَ یَقُلْنَ لَہٗ کَمَا قَالَتْ عَآئِشَۃُؓ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ فِی الْبَیْتِ یَتَحَدَّثُوْنَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَدِیْدَ الْحَیَآءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَّحْوَ حُجْرَۃِ عَآئِشَۃَ فَمَا اَدْرِیْ اَخْبَرْتُہٗ اَوْ اُخْبِرَ اَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوْا فَرَجَعَ حَتّٰی اِذَا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِیْ اُسْکُفَّۃِ الْبَابِ دَاخِلَۃً وَّاُخْرٰی خَارِجَۃً اَرْخَی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ وَاُنْزِلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ

۱۹۰۳۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد گوشت اور روٹی تیار کروائی اور مجھے کھانے پر لوگوں کو بلانے کے لئے بھیجا۔ پھر کچھ لوگ آتے اور کھا کر واپس چلے جاتے، پھر دوسرے لوگ آتے اور کھا کر واپس چلے جاتے، میں بتلاتا رہا۔ آخر جب کوئی باقی نہ رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب دسترخوان اٹھالو۔ لیکن تین اشخاص گھر میں باتیں کرتے رہے۔ آنحضور ﷺ باہر نکل آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے سامنے جا کر فرمایا۔ السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ علیہ۔ انہوں نے کہا، علیک السلام ورحمۃ اللہ۔ اپنی اہلیہ کو آپ ﷺ نے کیسا پایا؟ اللہ برکت عطا فرمائے۔ آنحضور ﷺ اسی طرح تمام ازواج مطہراتؓ کے حجروں کے سامنے گئے اور جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا اسی طرح سب سے فرمایا اور انہوں نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ واپس تشریف لائے تو وہ تین صاحبان اب بھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ آنحضور ﷺ بہت زیادہ باحیا و بامروت تھے۔ آپ ﷺ (نے یہ دیکھ کر کہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف پھر چلے گئے، مجھے یاد نہیں کہ خود میں نے آنحضور ﷺ کو اطلاع دی تھی یا کسی اور نے اطلاع دی تھی کہ وہ لوگ گھر میں سے چلے گئے ہیں۔ آنحضور ﷺ اب واپس تشریف لائے اور پاؤں چوکھٹ پر رکھا۔ ابھی آپ ﷺ کا ایک پاؤں اندر تھا اور ایک پاؤں باہر کہ آپ ﷺ نے پردہ گرالیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

(۱۹۰۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ السَّھْمِیُّ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَنٰی بِزَیْنَبَ ابْنَۃِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًاوَّ لَحْمًا

۱۹۰۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ بن بکر سہمی نے خبر دی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش سے نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور گوشت اور روٹی لوگوں کو کھلائی۔ پھر آپ

ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی حُجَرِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا کَانَ یَصْنَعُ صَبِیْحَةَ بِنَآئِهٖ فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِنَّ وَیَدْعُوْ لَهُنَّ وَیُسَلِّمْنَ عَلَیْهِ وَیَدْعُوْنَ لَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی بَیْتِهٖ رَاٰی رَجُلَیْنِ جَرٰی بِهِمَا الْحَدِیْثُ فَلَمَّا رَاٰهُمَا رَجَعَ عَنْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَی الرَّجُلَانِ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَیْتِهٖ وَ ثَبَامُسْرِ عِیْنَ فَمَآ اَدْرِیْ اَنَا اَخْبَرْتُهٗ بِخُرُوْجِهِمَا اَمْ اُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتّٰی دَخَلَ الْبَیْتَ وَاَرْخَی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ وَاُنْزِلَتْ اٰیَةُ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ﷺ امہات المومنین کے حجروں کی طرف گئے، جیسا کہ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ نکاح کی صبح کو آپ جایا کرتے تھے۔ آپ انہیں سلام کرتے اوران کے حق میں دعا کرتے، اورامہات المومنین بھی آپ کو سلام کرتیں اور آپ کے لئے دعا کرتیں امہات المومنینؓ کے حجروں سے جب آپ اپنے حجرہ میں واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ صاحبان بحث وگفتگو کررہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے انہیں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پھر آپ ﷺ حجرہ سے نکل گئے، ان دو حضرات نے جب دیکھا کہ اللہ کے نبی ﷺ اپنے حجرہ سے واپس چلے گئے ہیں تو بڑی جلدی جلدی وہ اٹھ کر باہر نکل گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے آنحضور کو ان کے چلے جانے کی اطلاع دی یا کسی اور نے، پھر آنحضور ﷺ واپس آئے اور گھر میں آتے ہی دروازہ کا پردہ گرالیا۔ اور آیت حجاب نازل ہوئی اور ابن ابی مریم نے بیان کیا، انہیں یحییٰ نے خبر دی۔ ان سے حمید نے حدیث بیان کی، اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم ﷺ کے حوالہ کے ساتھ۔

(۱۹۰۵) حَدَّثَنِیْ زَکَرِیَّآءُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَاضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا فَکَانَتِ امْرَاَةً جَسِیْمَةً لَّا تَخْفٰی عَلٰی مَنْ یَّعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ یَاسَوْدَةُ اَمَا وَاللّٰهِ مَاتَخْفَیْنَ عَلَیْنَا فَانْظُرِیْ کَیْفَ تَخْرُجِیْنَ قَالَتْ فَانْکَفَاَتْ رَاجِعَةً وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ وَاِنَّهٗ لَیَتَعَشّٰی وَفِیْ یَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَقَالَ لِیْ عُمَرُ کَذَا وَکَذَا قَالَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِیْ یَدِهٖ مَا وَضَعَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِکُنَّ

۱۹۰۵۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد قضاء حاجت کے لئے نکلیں، وہ بہت بھاری بھرکم تھیں، جو انہیں جانتا تھا اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ راستے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور کہا اے سودہ! ہاں خدا کی قسم آپ ہم سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتیں۔ دیکھئے تو آپ کس طرح باہر نکلی ہیں۔ بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا الٹے پاؤں وہاں سے واپس آگئیں۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے حجرے میں تشریف رکھتے تھے اور رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آنحضور ﷺ کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہوتے ہی کہا۔ یارسول اللہ (ﷺ)! میں قضا حاجت کے لئے نکلی تھی تو عمرؓ نے مجھ سے یہ باتیں کیں۔ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوگیا اور تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی۔ ہڈی اب بھی آپ ﷺ کے دست مبارک میں تھی۔ آپ ﷺ نے اسے رکھا نہیں تھا۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قضاء حاجت کے لئے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

باب ۸۰۴. قَوْلِهٖ اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا وَّلَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَا اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا

۸۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا اسے (دل میں) پوشیدہ رکھو گے تو اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے، ان (رسول کی ازواج) پر کوئی گناہ نہیں سامنے آنے میں، اپنے باپوں کے اور اپنے بیٹوں کے اور اپنے بھائیوں کے اور اپنے بھانجوں کے اور اپنی (شریک دین) عورتوں کے اور نہ اپنی باندیوں کے، اور اللہ سے ڈرتی رہو، بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے۔''

(۱۹۰۶) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَآ اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَآ اٰذَنُ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ فِيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اَخَاهُ اَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَاْذَنَ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْذَنِيْنَ عَمُّكِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذٰلِكَ كَانَتْ عَآئِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاتُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ

۱۹۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی، لیکن میں نے کہلوا دیا کہ جب تک اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے معلوم نہ کرلوں، ان سے نہیں مل سکتی۔ میں نے سوچا کہ ان کے بھائی ابوالقعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا، مجھے دودھ پلانے والی تو ابوالقعیس کی بیوی تھیں۔ پھر آنحضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ (ﷺ)! ابوالقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی، لیکن میں نے یہ کہلوا دیا کہ جب تک آنحضور ﷺ سے اجازت نہ لے لوں ان سے ملاقات نہیں کرسکتی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے چچا سے ملنے سے تم نے کیوں انکار کردیا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ)! ابوالقعیس نے تھوڑا ہی مجھے دودھ پلایا تھا، دودھ پلانے والی تو ان کی بیوی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔ احمق وہ تمہارے چچا ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رضاعت سے بھی وہ چیزیں مثلاً نکاح وغیرہ حرام ہوجاتی ہیں جو نسب سے حرام ہوتی ہیں۔

باب ۸۰۵. قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا قَالَ اَبُوالْعَالِيَةِ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَآءُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَصَلٰوةُ الْمَلٰٓئِكَةِ الدُّعَآءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلُّوْنَ يُبَرِّكُوْنَ لَنُغْرِيَنَّكَ لَنُسَلِّطَنَّكَ

۸۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر رحمت بھیجا کرو، اور خوب سلام بھیجا کرو۔'' ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''صلوٰۃ'' کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ نبی کی فرشتوں کے سامنے ثناء و تعریف کرتا ہے اور اگر ملائکہ کی طرف ہو تو دعا اس سے مراد لی جاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) ''یصلون'' بمعنی

برکت کی دعا کرنے کے ہیں۔ ''لنغرینک'' ای لنسلطنک۔

(۱۹۰۷) حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنُ عُجْرَةَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوْآ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

۱۹۰۷۔ مجھ سے سعید بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہوگیا ہے، لیکن آپ ﷺ پر ''صلوٰۃ'' کا کیا طریقہ ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں پڑھا کرو۔ ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ'' (ترجمہ گذر گیا ہے)۔

(۱۹۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْھَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا التَّسْلِیْمُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْآ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَبُوْصَالِحٍ عَنِ اللَّیْثِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

۱۹۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہوگیا ہے، لیکن ''صلوٰۃ'' (درود) بھیجنے کا کیا طریقہ ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو ''اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علی ابراھیم'' ابوصالح نے بیان کیا کہ اور ان سے لیث نے (ان الفاظ کے ساتھ) علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ آل ابراھیم۔

(۱۹۰۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَالدَّرَا وَرْدِیُّ عَنْ یَّزِیْدَ وَقَالَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

۱۹۰۹۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے اور دراوردی نے حدیث بیان کی، اور ان سے یزید نے، انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ ''کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارک علی محمدوآل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وآل ابراھیم''

باب ۸۰۶. قَوْلِهٖ لَاتَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی

۸۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی۔''

(۱۹۱۰) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ

۱۹۱۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بصری

وَّخِلاسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی كَانَ رَجُلًا حَیِیًّا وَّذٰلِكَ قَوْلُه تَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَاللّٰهِ وَجِیْهًا

اور محمد بن سیرین اور خلاس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام بڑے باحیا تھے۔ اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ''اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی، سو اللہ نے انہیں بری ثابت کردیا اور اللہ کے نزدیک وہ بڑے معزز ہیں۔

سَبَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یُقَالُ مُعَاجِزِیْنَ مُسَابِقِیْنَ بِمُعْجِزِیْنَ بِفَآئِتِیْنَ سَبَقُوْا فَاتُوْا لَایُعْجِزُوْنَ لَایَفُوْتُوْنَ یَسْبِقُوْنَا یُعْجِزُوْنَا قَوْلُه بِمُعْجِزِیْنَ بِفَائِتِیْنَ وَمَعْنٰی مُعَاجِزِیْنَ مُغَالِبِیْنَ یُرِیْدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنْ یُّظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهٖ مِعْشَارٌ عُشْرٌ اَلْاُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَّایَعْزُبُ لَایَغِیْبُ الْعَرِمُ السُّدُّ مَآءٌ اَحْمَرُ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِی السُّدِّ فَشَقَّه وَهَدَمَه وَحَفَرَ الْوَادِیَ فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَیْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَآءُ فَیَبِسَتَا وَلَمْ یَكُنِ الْمَآءُ الْاَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا اَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْ حَیْثُ شَآءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِیْلَ الْعَرِمِ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ اَهْلِ الْیَمَنِ وَقَالَ غَیْرُه الْعَرِمُ الْوَادِی السَّابِغَاتُ الدُّرُوْعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ یُجَازٰی یُعَاقَبُ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ بِطَاعَةِ اللّٰهِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی وَاحِدًا وَّاثْنَیْنِ التَّنَاوُشُ الرَّدُّ مِنَ الْاٰخِرَةِ اِلَی الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَایَشْتَهُوْنَ مِنْ مَّالٍ اَوْوَّلَدٍ اَوْزَهْرَةٍ بِاَشْیَاعِهِمْ بِاَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْاَرْضِ الْخَمْطُ الْاَرَاكُ وَالْاَثْلُ الطَّرْفَآءُ الْعَرِمُ الشَّدِیْدُ

سورۂ سبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بولتے ہیں ''معاجزین'' یعنی سابقین ''بمعجزین'' ای بفائتین۔ ''معاجزین'' ای مغالبین ''معاجزی'' ای مسابقی ''سبقوا'' بمعنی فاتوا۔ ''لایعجزون'' ای لایفوتون ''یسبقونا''۔ ای یعجزونا۔ ارشاد ''بمعجزین'' ای بفائتین'' معاجزین کا معنی مغالبین ہے، یعنی دونوں فریق اس کوشش میں تھے کہ اپنے مقابل کی بے بسی ظاہر کریں۔ ''معشار'' بمعنی عشر ہے ''الاکل'' سے مراد ثمر ہے ''باعد'' اور بعد ہم معنی ہیں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''لایعزب'' بمعنی لایغیب ہے۔ ''العرم'' بمعنی بند ہے، یعنی سرخ رنگ کا پانی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بند پر بھیجا جس نے اسے پھاڑ دیا، ڈھا دیا اور وادی کو کھود کر رکھ دیا۔ اس کے نتیجہ میں دونوں طرف کے باغ برباد ہوگئے، پھر پانی بھی ختم ہوگیا اور باغ خشک ہوگئے۔ یہ سرخ پانی اس بند کا نہیں تھا، اسے تو اللہ تعالیٰ نے جہاں سے چاہا، ان پر عذاب کے طور پر بھیجا تھا۔ عمرو بن شرحبیل نے کہا کہ ''العرم'' اہل یمن کی زبان میں پانی کے بند کو کہتے ہیں۔ ان کے غیر نے کہا کہ ''العرم'' بمعنی وادی ہے۔ ''السابغات'' ای الدروع'' اور مجاہد نے فرمایا کہ ''یجازی'' ای یعاقب۔ ''اعظکم بواحدۃ'' یعنی میں تمہیں اللہ کی طاعت کی نصیحت کرتا ہوں۔ ''مثنیٰ وفرادیٰ'' ای وحدا واثنین۔ ''التناوش'' یعنی آخرت سے لوٹ کر دنیا میں آنا۔ ''بین مایشتہون'' سے مراد مال، اولاد اور دنیا کی خوشحالی ہے۔ ''باشیاعہم، ای بامثالہم، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''کالجواب'' کا مفہوم ہے کہ زمین کھلیان کی طرح۔ ''الخمط'' پیلو ''الاثل'' جھاؤ۔ ''العرم'' سخت شدید۔

باب ۸۰۷. قَوْلِهٖ حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ

۸۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا

کہا، وہ کہتے ہیں کہ حق (بات کا حکم فرمایا) اور (واقعی) وہ عالیشان ہے، سب سے بڑا ہے۔

(۱۹۱۱) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِّقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِىْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَّوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَبَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِالْكَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُّلْقِيَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِىْ سَمِعَ مِنَ السَّمَآءِ

۱۹۱۱۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، کہا میں نے عکرمہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی بات کا فیصلہ کرتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے لئے جھکتے ہوئے خضوع کرتے ہوئے اپنے بازو پھڑ پھڑاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد انہیں اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر کے لگنے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا۔ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور واقعی وہ عالیشان ہے، سب سے بڑا ہے، پھر ان کی یہی گفتگو چوری چھپے سننے والے شیطان سن بھاگتے ہیں۔ شیطان آسمان کے نیچے یوں نیچے اوپر ہوتے ہیں۔ سفیان نے اس موقعہ پر ہتھیلی کے ذریعہ سے پہلے اسے جھکا کر پھر پھیلا کر شیاطین کے اجتماع کی کیفیت بتائی۔ الغرض وہ شیاطین کوئی ایک کلمہ سن لیتے ہیں اور اپنے نیچے والے کو بتاتے ہیں۔ اس طرح وہ کلمہ ساحر یا کاہن تک پہنچتا ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ یہ کلمہ اپنے سے نیچے والے کو بتائیں شہاب ثاقب انہیں آدبوچتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ بتالیتے ہیں تو شہاب ثاقب ان پر آپڑتا ہے، اس کے بعد کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ (ایک بات جب اس میں سے صحیح ہوجاتی ہے تو ان کے معتقدین کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ کیا اسی طرح ہم سے فلاں فلاں کاہن نے نہیں کہا تھا۔) اس کلمہ کی وجہ سے جو آسمان پر شیاطین نے سنا تھا، کاہنوں اور ساحروں کی لوگ تصدیق کرنے لگتے ہیں۔

باب۸۰۸. قَوْلِهٖ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ

۸۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یہ تو تم کو بس ایک ڈرانے والے ہیں، عذاب شدید کی آمد سے پہلے۔''

(۱۹۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ

۱۹۱۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَاصَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوْا مَالَكَ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْاَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّيُصَبِّحُكُمْ اَوْيُمَسِّيْكُمْ اَمَاكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّالَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ

سے عمرو بن مرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے اور پکارا ''یاصباحاہ'' اس آواز پر قریش جمع ہو گئے اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تمہاری کیا رائے ہے، اگر میں تمہیں بتاؤں کہ دشمن صبح کے وقت یا رات کے وقت تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر میں تم کو عذاب شدید کی آمد سے پہلے ڈرانے والا ہوں۔ ابولہب بولا، تم ہلاک ہو جاؤ، کیا تم نے اسی لئے ہمیں بلایا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ''تبت یدا ابی لہب'' نازل فرمائی۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا انیسواں پارہ مکمل ہوا۔

بیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۰۹. سُوْرَۃُ الْمَلَآئِکَۃُ

قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْقِطْمِیْرُ لِفَافَةُ النَّوَاةِ مُثْقَلَةٌ مُثَقَّلَةٌ وَقَالَ غَیْرُه' اَلْحَرُوْرُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَلْحَرُوْرُ بِاللَّیْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ وَغَرَا بِیْبُ اَشَدُّ سَوَادِ الْغِرْبِیْبُ اَلشَّدِیْدُ السَّوَادِ

۸۰۹۔ سورۃ الملائکہ (فاطر)

مجاہد نے کہا کہ "القطمیر" ای لفافة النواة "مثقلة" (بالتخفیف) بمعنی مثقلہ (بالتشدید) ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "الحرور" کا تعلق دن میں سورج کے ساتھ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الحرور" کا تعلق رات کے ساتھ ہے اور "السموم" کا تعلق دن کے ساتھ ہے "غرابیب سود" یعنی گہرے سیاہ "غربیب" بمعنی گہرا سیاہ۔

سُوْرَۃُ یٰسٓ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَعَزَّزْنَا شَدَّدْنَا یَاحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ کَانَ حَسْرَةً عَلَیْهِمْ اِسْتِهْزَآؤُهُمْ بِالرُّسُلِ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ لَایَسْتُرُضَوْ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا یَنْبَغِیْ لَهُمَا ذٰلِکَ سَابِقُ النَّهَارِ یَتَطَالَبَانِ حَثِیْثَیْنِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَیَجْرِیْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ مِّثْلِهٖ مِنَ الْاَنْعَامِ فَکِهُوْنَ مُعْجَبُوْنَ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَیُذْکَرُ عَنْ عِکْرِمَةَ الْمَشْحُوْنَ الْمُوْقَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَآئِرُکُمْ مَصَا ئِبُکُمْ یَنْسِلُوْنَ یَخْرُجُوْنَ مَرْقَدِنَا مَخْرَجِنَا اَحْصَیْنَاهُ حَفِظْنَاهُ مَکَانَتِهِمْ وَمَکَانِهِمْ وَاحِدٌ

سورۂ یٰسین

اور مجاہد نے کہا کہ "فعززنا" اے شددنا "یا حسرة علی العباد" یعنی دنیا میں انبیاء کے استہزاء کے نتیجہ میں آخرت میں ان کی حالت قابل حسرت وافسوس ہوگی "ان تدرک القمر" یعنی ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی پر اثر انداز نہیں ہوتی اور نہ ان (چاند اور سورج) کے لئے یہ مناسب ہے "سابق النہار" یعنی دونوں (دن اور رات) ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے بلاکسی درمیانی وقفہ اور بلا کسی تاخیر وتوقف کے گردش میں ہیں "نسلخ" یعنی ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنے مستقر کی طرف چلتا رہتا ہے "من مثله" ای من الانعام "فکهون" ای معجبون "جند محضرون" یعنی عند الحساب عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ "المشحون" بمعنی الموقر (لدی ہوئی) ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "طائرکم" اے مصائبکم۔ "ینسلون" ای یخرجون "مرقدنا" اے مخرجنا "احصیناہ" یعنی ہم نے اسے لوح محفوظ میں محفوظ کرلیا ہے "مکانتھم" اور مکانھم ہم معنی ہیں۔

باب ۸۱۰. قَوْلِهٖ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ

۸۱۰۔ اور (ایک نشانی) آفتاب (بھی کہ) اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔ یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست اور علم والے (اللہ) کا۔

(۱۹۱۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۹۱۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے

قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَااَبَاذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آفتاب غروب ہونے کے وقت میں مسجد کے اندر نبی کریم ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ابوذر! تمہیں معلوم ہے یہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اس کا بیان اللہ کے اس ارشاد میں ہوا ہے کہ "اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست اور علم والے کا۔"

(۱۹۱۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

۱۹۱۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔" کے متعلق سوال کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا ٹھکانا (مستقر) عرش کے نیچے ہے۔

سُوْرَةُ وَالصَّآفَّاتِ

سورۂ والصافات

باب ۸۱۱. وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَ يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يُرْمَوْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ لَازِبٌ لَازِمٌ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ يَعْنِي الْحَقَّ الْكُفَّارُ تَقُوْلُهٗ لِلشَّيْطٰنِ غَوْلٌ وَجْعُ بَطْنٍ يُنْزَفُوْنَ لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ قَرِيْنٌ شَيْطَانٌ يُهْرَعُوْنَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ يَزِفُّوْنَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةُ صِرَاطِ الْجَحِيْمِ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ وَوَسَطِ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ مَدْحُوْرًا مَطْرُوْدًا بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ يَسْتَسْخِرُوْنَ يَسْخَرُوْنَ بَعْلًا رَبًّا الاسباب السماء

۸۱۱۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "ویقذفون بالغیب من مکان بعید" میں "من مکان بعید" سے مراد "من کل مکان" ہے "ویقذفون من کل جانب" میں یقذفون سے مراد یرمون ہے "واصب" اے دائم۔ "لازب" اے لازم۔ "تاتوننا عن الیمین" یعنی الحق۔ یہ الفاظ کفار شیاطین سے کہیں گے۔ "غول" اے وجع بطن۔ "ینزفون" یعنی ان کی عقل نہیں جاتی رہے گی "قرین" بمعنی شیطان ہے۔ "یہرعون" سے اشارہ ہرولہ (تیز چلنے) کی ہیئت کی طرف ہے۔ "یزفون" یعنی چلنے میں تیزی اور جلدی۔ "وبین الجنۃ نسباً" کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر ان سے پوچھا کہ پھر ان کی مائیں کون ہیں تو انہوں نے کہا) کہ ان کی مائیں جن سرداروں کی لڑکیاں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "لقد علمت الجنۃ انھم لمحضرون" یعنی حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "لنحن الصافون" میں مراد فرشتے ہیں۔ "صراط الجحیم" یعنی سواء الجحیم ووسط الجحیم۔ "شوبا" یعنی ان کے کھانوں میں شدید گرم پانی کی

آمیزش کردی جائے گی۔ ''مدحورا'' اے مطرودا۔ ''بیض مکنون'' ای اللؤلؤ المکنون ''وترکنا علیه فی الآخرین'' یعنی ان کا ذکر خیر ہوتا رہے گا۔ ''یستسخرون'' یعنی یسخرون۔ ''بعلا'' ای ربا۔ ''الاسباب'' ای السماء۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور بلاشبہ یونس رسولوں میں سے تھے۔''

وقوله وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

(۱۹۱۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرًا مِّنِ ابْنِ مَتّٰی

۱۹۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے، ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہونے کا دعویٰ کرے۔

(۱۹۱۶) حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ كَذَبَ

۱۹۱۶۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بنی عامر بن لوی کے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں یونس بن متیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہوں، وہ جھوٹا ہے۔

سُوْرَةُ صٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ ص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۱۲.

۸۱۲۔

(۱۹۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِیْ صٓ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيْهَا

۱۹۱۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے منذر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عوام بن حوشب نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورہ ص میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ سوال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی کیا گیا تھا تو آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ''یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی۔ پس آپ بھی انہیں کی ہدایت کی اتباع کیجئے۔'' اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

(۱۹۱۸) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِیُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةِ صٓ فَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ اَيْنَ سَجَدْتَّ فَقَالَ اَوَمَا تَقْرَاُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ

۱۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید الطنافسی نے، ان سے عوام نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورۃ ص میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ اس سورہ میں آیت سجدہ کے لئے دلیل کیا ہے

وَسُلَيْمَانَ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهٖ فَسَجَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُجَابٌ عَجِيْبٌ اَلْقِطُّ الصَّحِيْفَةُ هُوَ هٰهُنَا صَحِيْفَةُ الْحَسَنَاتِ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ فِيْ عِزَّةٍ مُعَازِّيْنَ اَلْمِلَّةَ الْاٰخِرَةَ مِلَّةُ قُرَيْشٍ اَلْاِخْتِلَاقُ اَلْكَذِبُ اَلْاَسْبَابُ طُرُقُ السَّمَآءِ فِيْ اَبْوَابِهَا جُنْدٌ مَّاهُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ يَعْنِيْ اُولٰئِكَ الْاَحْزَابُ اَلْقُرُوْنُ الْمَاضِيَةُ فَوَاقٍ رُجُوْعٌ قِطَّنَا عَذَابَنَا اتَّخَذْنَا هُمْ سُخْرِيًّا اَحَطْنَا بِهِمْ اَتْرَابٌ اَمْثَالٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَيْدُ الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ اَلْاَبْصَارُ الْبَصَرُ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ مِنْ ذِكْرٍ طَفِقَ مَسْحًا يَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيْبَهَا اَلْاَصْفَادِ الْوَثَاقِ.

آپ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھتے کہ ''اور ان کی نسل سے داؤد اور سلیمان ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے یہ ہدایت دی تھی سو آپ بھی ان کی ہدایت کی اتباع کیجئے۔'' داؤد علیہ السلام بھی ان میں سے تھے جن کی اتباع کا آنحضور کو حکم تھا۔ چونکہ داؤد علیہ السلام کے سجدہ کا اس میں ذکر ہے اس لئے آنحضور ﷺ نے بھی اس موقعہ پر سجدہ کیا۔ عجاب بمعنی عجیب ہے۔ قط بمعنی صحیفہ، آیت میں مراد نیکیوں کا صحیفہ ہے، مجاہد نے فرمایا کہ ''فی عزة'' ای معازین. ''الملة الآخرة'' سے مراد ملت قریش ہے ''الاختلاق'' ای الکذب. ''الاسباب'' یعنی آسمان کے اس کے دروازے سے راستے۔ ''جندماهنالک مهزوم'' سے مراد قریش ہیں۔ ''اولئک الاحزاب'' ای القرون الماضیہ۔ ''فواق'' ای رجوع۔ ''قطعا'' ای عذابنا۔ ''اتخذناهم سخریا'' ای احطنابهم. ''اتراب'' ای امثال. ''الاید'' یعنی عبادت میں قوت والا۔ ''الابصار'' ای البصر فی امر الله. ''حب الخیر عن ذکر ربی'' ای من ذکر ربی. ''طفق مسحاً'' یعنی گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ ''الاصفاد'' ای الوثاق.

باب ۸۱۳. هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

۸۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔ بے شک آپ بڑے دینے والے ہیں۔''

(۱۹۱۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْآ اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّايَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهٗ خَاسِئًا

۱۹۱۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح اور محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا، یا اسی طرح کا کلمہ آپ نے فرمایا، تاکہ میری نماز خراب کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ اسے مسجد کے کسی کھمبے سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب لوگ بھی اسے دیکھ سکو، لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آ گئی کہ ''اے میرے رب! مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو'' روح نے بیان کیا، چنانچہ آنحضور نے اس جن کو نامراد واپس کر دیا۔

باب ۸۱۴. وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ

۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور نہ میں بناوٹ کرنے والا ہوں۔''

(۱۹۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى

۱۹۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے

عبدُاللّٰہِ ابنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ فَلْیَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ یَّقُوْلَ لِمَا لَایَعْلَمُ اللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ وَسَاُحَدِّثُکُمْ عَنِ الدُّخَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَیْشًا اِلَی الْاِسْلَامِ فَاَبْطَأُوْا عَلَیْہِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ فَاَخَذَتْھُمْ سَنَۃٌ فَحَصَّتْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی اَکَلُوا الْمَیْتَۃَ وَالْجُلُوْدَ حَتّٰی جَعَلَ الرَّجُلُ یَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ دُخَانًا مِنَ الْجُوْعِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِیْ السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَّغْشَی النَّاسَ ھٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ فَدَعَوْا رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْجَآءَ ھُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْہُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ اَفَیُکْشَفُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَکَشَفَ ثُمَّ عَادُوْا فِیْ کُفْرِھِمْ فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ۔

مسروق نے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اسے بیان کرے اور اگر علم نہ ہو تو کہے کہ اللہ ہی کو زیادہ علم ہے (یعنی اپنی لا علمی ظاہر کر دے) کیونکہ یہ بھی علم ہی ہے کہ جو چیز نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے بھی کہہ دیا تھا کہ ''آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس (قرآن یا تبلیغ وحی) پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں'' اور میں ''دخان'' (دھوئیں) کے بارے میں بتاؤں گا (جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے) رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے تاخیر کی۔ آنحضور ﷺ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی سی قحط سالی کے ذریعہ میری مدد کیجئے۔ چنانچہ قحط پڑا اور اتنا زبردست کہ ہر چیز ختم ہوگئی اور لوگ مردار اور چمڑے کھانے پر مجبور ہوگئے۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف اگر کوئی نظر اٹھاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ اس کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے کہ ''پس انتظار کرو اس دن کا جب آسمان کھلا ہوا دھواں لائے گا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے'' بیان کیا کہ پھر قریش دعا کرنے لگے کہ ''اے ہمارے رب! اس عذاب کو ہم سے ہٹا لے تو ہم ایمان لائیں گے۔ لیکن وہ نصیحت سننے والے کہاں ہیں، ان کے پاس تو رسول صاف معجزات و دلائل کے ساتھ آ چکا ہے اور وہ اس سے اعراض کر چکے ہیں۔ اور وہ کہہ چکے ہیں کہ اسے تو سکھایا جا رہا ہے۔ یہ مجنون ہے۔ بے شک ہم تھوڑے دنوں کے لئے ان سے عذاب ہٹا لیں گے۔ یقیناً تم پھر کفر ہی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ کیا قیامت میں بھی عذاب ہٹایا جائے گا۔ ❶ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر یہ عذاب تو ان سے دور کر دیا گیا لیکن جب وہ دوبارہ کفر میں مبتلا ہو گئے تو بدر کی لڑائی میں اللہ نے انہیں پکڑا۔ اللہ کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ''جس دن ہم سخت پکڑیں گے، بلاشبہ ہم انتقام لینے والے ہیں۔''

باب ۸۱۵۔ سُوْرَۃُ الزُّمَرِ وَقَالَ مُجَاھِدٌ اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ

۸۱۵۔ سورۃ الزمر۔

❶ یہ آخری جملہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آج دنیا کا عذاب جو قحط کی صورت میں ان پر نازل ہوا ہے ان سے دور کر دیا جائے، تو کیا قیامت میں بھی ایسا ممکن ہے وہاں تو ان کی بڑی سخت پکڑ ہوگی اور کوئی چیز اللہ کے دائمی عذاب سے انہیں نجات نہیں دے سکتی۔

بِوَجْهِهٖ يُجَرُّ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى أَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمَّنْ يَّأْتِيْ آمِنًا ذِيْ عِوَجٍ لَبْسٍ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ مَثَلٌ لِآلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلٰهِ الْحَقِّ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ بِالْأَوْثَانِ خَوَّلْنَا أَعْطَيْنَا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنِ وَصَدَّقَ بِهٖ الْمُؤْمِنُ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ أَعْطَيْتَنِيْ عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ مُتَشَاكِسُوْنَ الشَّكِسُ الْعَسِرُ لَايَرْضٰى بِالْإِنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا اشْمَأَزَّتْ نَفَرَتْ بِمَفَازَتِهِمْ مِنَ الْفَوْزِ حَافِّيْنَ أَطَافُوْا بِهٖ مُطِيْفِيْنَ بِحِفَافَيْهِ بِجَوَانِبِهٖ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْإِشْتِبَاهِ وَلٰكِنْ يُّشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فِي التَّصْدِيْقِ

مجاہد نے فرمایا کہ "أفمن یتقی بوجہہ" کے معنی چہرے کے بل جہنم میں گھسیٹے جانے کے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح ہے کہ "کیا وہ شخص بہتر ہے جسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا یا وہ جو قیامت کے دن سلامتی کے ساتھ آئے گا۔ "ذی عوج": ای لبس. "ورجلاً سلما لرجل" میں مشرکین کے معبودان باطل اور معبود حق کی مثال بیان کی گئی ہے۔ "ویخوفونک بالذین من دونہ" میں مراد بت ہیں۔ "خولنا" ای اعطینا. "والذی جاء بالصدق" میں "صدق" سے مراد قرآن ہے۔ "وصدق بہ" یعنی مؤمن قیامت کے دن آئے گا، اور کہے گا کہ اے رب! یہی وہ (قرآن) ہے جو ہمیں آپ نے دیا اور میں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔ "متشاکسون" الرجل الشکس ایسے اکھڑ آدمی کو کہتے ہیں جو انصاف اور حق پر رضا مند نہ ہو "ورجلاً سلماً" سالم بمعنی صالح ہے "اشمازت" ای نفرت. "بمفازتھم" فوز سے نکلا ہے۔ "حافین" اے اطافوا بہ مطیفین۔ بحفافیہ ای بجوانبہ. "متشابہا" اشتباہ سے نہیں نکلا ہے بلکہ مفہوم یہ ہے کہ وہ (قرآن) تصدیق میں بعض بعض سے مشابہ ہے۔

باب ۸۱۶. قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

۸۱۶۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بیشک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا، بے شک وہ بڑا غفور ہے بڑا رحیم ہے۔

(۱۹۲۰) حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلٰى أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَأَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوْا فَأَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْآ إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَنَزَلَ قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

۱۹۲۰۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے یعلیٰ نے بیان کیا، انہیں سعید بن جبیر نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مشرکین میں بعض نے قتل کا ارتکاب کیا تھا اور کثرت کے ساتھ اسی طرح بہت سے زنا کا ارتکاب کرتے رہے تھے۔ پھر وہ محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی طرف دعوت دیتے ہیں (یعنی اسلام) یقیناً وہ بڑی اچھی چیز ہے لیکن ہمیں یہ بتائیے کہ اب تک ہم نے جو گناہ کئے ہیں اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا اور کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی بھی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، ہاں مگر حق کے ساتھ۔" اور یہ آیت نازل ہوئی۔ "آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے

مایوس مت ہو، بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا۔ بے شک وہ بڑا غفور ہے، بڑا رحیم ہے۔"

باب ۸۱۷. وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

۸۱۷۔اور لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی۔

(۱۹۲۱) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلَآئِقِ عَلٰى اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِ الْحِبْرِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

۱۹۲۱۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ علماء یہود میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد (ﷺ) ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ اسی طرح زمین کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر، اور تمام دوسری مخلوقات کو ایک انگلی پر، اور پھر ارشاد فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ آنحضور ﷺ اس پر ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم کی تصدیق میں تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی۔ قیامت کے دن، اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے، وہ پاک ہے اور برتر ہے، ان لوگوں کے شرک سے۔"

(۱۹۲۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِي السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ

۱۹۲۲۔ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوسلمہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اللہ ساری زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا، آج سلطانی میری ہے، کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟

باب ۸۱۸. قَوْلُهٗ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ

۸۱۸۔اور صور پھونکا جائے گا تو ان سب کے ہوش اڑ جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، بجز اس کے جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو دفعۃً سب کے سب اٹھ کھڑے ہوں گے، دیکھتے بھالتے ہوئے۔

(۱۹۲۳) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ عَنْ زَكَرِيَّآءَ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ اَوَّلُ مَنْ يَّرْفَعُ

۱۹۲۳۔مجھ سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرحیم نے خبر دی، انہیں زکریا بن ابی زائدہ نے، انہیں عامر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، آخری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے اپنا سر اٹھانے

رَاْسَه' بَعْدَ النَّفْخَةِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَآ اَدْرِیْ اَكَذٰلِكَ كَانَ اَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ

(۱۹۲۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاصَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْايا اَبَاهُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْٓا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ وَ يَبْلٰی كُلُّ شَیْءٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنْبِهٖ فِيْهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ

والا میں ہوں گا۔لیکن اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ عرش کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں، اب مجھے نہیں معلوم کہ آپ پہلے ہی سے اسی طرح تھے یا دوسرے صور کے بعد (مجھ سے پہلے اٹھ کر عرش الٰہی کو تھام لیا تھا۔)

۱۹۲۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوصالح سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دونوں صور کے پھونکے جانے کا درمیانی عرصہ چالیس ہے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا، کیا چالیس دن مراد ہیں؟ آپ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ پھر انہوں نے پوچھا چالیس سال؟ اس پر بھی آپ نے انکار کیا پھر انہوں نے پوچھا چالیس مہینے؟ اس کے متعلق بھی آپ نے لاعلمی ظاہر کی اور ہر چیز فنا ہو جائے گی، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے ساری مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

سورۃ المؤمن

باب ۸۱۹. قَالَ مُجَاهِدٌ مَجَازُهَا مَجَازُ اَوَآئِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اِسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ اَبِیْ اَوْفَى الْعَبَسِیِّ يُذَكِّرُنِیْ حَامِيْمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ فَهَلَّا تَلَا حَامِيْمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ الطَّوْلُ التَّفَضُّلُ دَاخِرِيْنَ خَاضِعِيْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِلَى النَّجَاةِ الْاِيْمَانُ لَيْسَ لَه' دَعْوَةٌ يَعْنِی الْوَثَنَ يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ تَمْرَحُوْنَ تَبْطَرُوْنَ وَكَانَ الْوَلَآءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ قَالَ وَاَنَا اَقْدِرُ اَنْ اُقَنِّطَ النَّاسَ وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَاعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّوْنَ اَنْ تُبَشَّرُوْا بِالْجَنَّةِ عَلٰى مَسَاوِی اَعْمَالِكُمْ وَاِنَّمَا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَه' وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ

۸۱۹۔مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت میں بھی "حٰمٓ" ایسا ہی ہے جیسے اور بہت سی سورتوں کے شروع میں آیا ہے۔بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ نام ہے۔دلیل شریح بن ابی اوفی عبسی کا قول ہے (جنگ جمل کے موقعہ پر) حامیم مجھے اس وقت یاد دلاتی ہے جب نیزے ایک دوسرے کے ساتھ گتھے ہوئے ہیں، کیوں نہ حامیم لڑائی میں آنے سے پہلے پڑھی گئی۔"الطول" ای التفضل. "داخرین" ای خاضعین۔ مجاہد نے فرمایا کہ "الی النجاة" میں ایمان مراد ہے۔ "ليس له دعوة" میں بت مراد ہیں۔"یسجرون" یعنی ان کے لئے آگ بھڑکائی جائے گی تمرحون ای تبطرون. علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ دوزخ سے لوگوں کو ڈرا رہے تھے تو ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں کو مایوس کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری مجال ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کروں۔اللہ تعالیٰ نے تو خود فرمایا ہے کہ "اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، لیکن اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "بے شک اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے اہل دوزخ ہیں۔" اصل میں تو تم لوگوں کی تو یہ خواہش ہے کہ تمہارے برے اعمال پر بھی تمہیں جنت کی بشارت دی جاتی رہے۔یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ

نے محمد ﷺ کو ان لوگوں کے لئے جنت کی بشارت دے کر بھیجا تھا جو اس کی اطاعت کریں لیکن جو لوگ اس کی نافرمانی کریں انہیں آپ دوزخ سے ڈرانے والے تھے۔

(۱۹۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ اَخْبِرْنِيْ بِاَشَدِّمَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِفِنَآءِ الْكَعْبَةِ اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوٰى ثَوْبَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِيْدًافَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ وَدَفَعَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْجَآءَ كُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ

۱۹۲۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ سخت معاملہ مشرکین نے کیا کیا تھا؟ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ اس نے آنحضور ﷺ کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا اور اس کپڑے سے آپ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ گھونٹنے لگا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور آپ نے اس بد بخت کا مونڈھا پکڑ کر اسے آنحضور ﷺ سے جدا کیا اور کہا کہ کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کر دینا چاہئے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور وہ تمہارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لئے معجزات بھی لایا ہے۔

حٰمٓ السجدة

سورہ حٰمٓ السجدۃ

باب۸۲۰. وَقَالَ طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِئْتِيَا طَوْعًا اَعْطِيَا قَالَتَآ اَتَيْنَاطَآئِعِيْنَ اَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْقُرْاٰنِ اَشْيَآءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ قَالَ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَ لُوْنَ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَ لُوْنَ وَلَايَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا رَبَّنَا مَاكُنَّا مُشْرِكِيْنَ فَقَدْ كَتَمُوْا فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَالَ اَمِ السَّمَآءُ بَنَاهَا اِلٰى قَوْلِهٖ دَحَاهَا فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَآءِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ اِلٰى طَآئِعِيْنَ فَذَكَرَ فِيْ هٰذِهٖ خَلْقَ الْاَرْضِ قَبْلَ السَّمَآءِ وَقَالَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا عَزِيْزًا حَكِيْمًا سَمِيْعًا بَصِيْرًا فَكَاَنَّهٗ كَانَ ثُمَّ

۸۲۰۔ طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ "ائتیا طوعاً" بمعنی اعطیا ہے۔ "قالتا اتینا طائعین" ای اعطینا منہال نے سعید کے واسطہ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں قرآن میں بہت سی آیتیں ایک دوسرے کے خلاف پاتا ہوں۔ مثلاً آیت "اس دن (قیامت کے دن) ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ باقی نہیں رہے گا۔ اور وہ باہم ایک دوسرے سے پوچھیں گے" (کے خلاف ہے) اسی طرح ایک آیت میں ہے کہ "وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے۔" لیکن دوسری آیت میں ان کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ "اے ہمارے رب! ہم مشرکین میں سے نہیں تھے۔" اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا مشرک ہونا چھپائیں گے۔" اسی طرح آیت "ام السماء بنا ھا ...... تا دحاھا" میں آسمان کو زمین سے پہلے پیدا کرنے کا ذکر ہے۔ جب کہ "ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی

مَضٰی فَقَالَ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ فِی النَّفْخَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ وَلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ثُمَّ فِی النَّفْخَةِ الْاٰخِرَةِ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَتَسَآءَلُوْنَ وَاَمَّا قَوْلُه' مَاکُنَّا مُشْرِکِیْنَ وَلَایَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ لِاَهْلِ الْاِخْلَاصِ ذُنُوْبَهُمْ وَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلُ لَمْ نَکُنْ مُشْرِکِیْنَ فَخَتَمَ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ اَیْدِیْهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِکَ عُرِفَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یُکْتَمُ حَدِیْثًا وَّ عِنْدَه' یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الْاٰیَةَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَآءَ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ فِیْ یَوْمَیْنِ اٰخَرَیْنِ ثُمَّ دَحَا الْاَرْضَ وَدَحْوُهَا اَنْ اَخْرَجَ مِنْهَا الْمَآءَ وَالْمَرْعٰی وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْاٰکَامَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ یَوْمَیْنِ اٰخَرَیْنِ فَذٰلِکَ قَوْلُه' دَحَاهَا وَقَوْلُه' خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَجُعِلَتِ الْاَرْضُ وَمَا فِیْهَا مِنْ شَیْءٍ فِیْ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ وَّخُلِقَتِ السَّمٰوٰتُ فِیْ یَوْمَیْنِ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا سَمّٰی نَفْسَه' ذٰلِکَ وَذٰلِکَ قَوْلُه' اَیْ لَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ یُرِدْ شَیْئًا اِلَّآ اَصَابَ بِهِ الَّذِیْٓ اَرَادَ فَلَا یَخْتَلِفُ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنُ فَاِنَّ کُلًّا مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّمْنُوْنٌ مَحْسُوْبٌ اَقْوَاتَهَا اَرْزَاقَهَا فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا مِمَّا اُمِرَبِهٖ نَحِسَاتٍ مَشَائِیْمَ وَقَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ اهْتَزَّتْ بِالنَّبَاتِ وَرَبَتْ وَارْتَفَعَتْ وَقَالَ غَیْرُه' مِنْ اَکْمَامِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ لَیَقُوْلُنَّ هٰذَا لِیْ اَیْ بِعَمَلِیْ اَنَا مَحْقُوْقٌ بِهٰذَا سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ قَدَّرَهَا سَوَآءً فَهَدَیْنَاهُمْ دَلَلْنَاهُمْ عَلَی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ کَقَوْلِهٖ وَهَدَیْنَاهُ النَّجْدَیْنِ وَکَقَوْلِهٖ هَدَیْنَاهُ السَّبِیْلَ وَالْهُدٰی الَّذِیْ هُوَ الْاِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ اَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذٰلِکَ قَوْلُه'

یومین" تا "طائعین" میں زمین کو آسمان سے پہلے پیدا کرنے کا ذکر ہے۔ ایک آیت میں ہے کہ "وکان اللّٰہ غفوراً رحیماً" دوسری جگہ "وکان اللّٰہ عزیزاً حکیماً" تیسری جگہ ہے "سمیعاً بصیراً" ان آیات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میں یہ صفات پہلے تھیں لیکن اب نہیں ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت "قیامت کے دن ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہیں رہے گا" نفخہ اولیٰ (پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے) کے بعد کا ذکر ہے۔ ارشاد ہے کہ "پھر صور پھونکا جائے گا تو اس سے ان تمام پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی جو آسمانوں اور زمینوں میں ہوں گے سوا ان کے جنہیں اللہ چاہے گا اس وقت ان میں کوئی رشتہ ناطہ نہیں رہے گا اور نہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں گے۔" پھر جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو "ان میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔" دوسرا اشکال یعنی ایک طرف یہ آیت کہ "وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے" اور دوسری طرف مشرکین کا یہ کہنا کہ "ہم مشرکین میں سے نہیں تھے" اس میں صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اخلاص والوں کے گناہ معاف کر دیگا۔ مشرکین کہیں گے کہ آؤ ہم بھی کہیں کہ "ہم مشرکین میں سے نہیں تھے" (تا کہ ہمارے بھی گناہ معاف ہو جائیں) اللہ اس وقت ان کے منہ پر مہر لگا دے گا اور ان کے ہاتھ پاؤں بول پڑیں گے (اور ان کے شرک کی گواہی دیں گے) اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی۔ اور اس وقت کفار خواہش کریں گے" آخر آیت تک۔ زمین و آسمان کے پیدا کرنے کے سلسلہ میں صورت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین پیدا کی دو دنوں میں، پھر آسمان پیدا کیا۔ پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی اور انہیں بھی برابر کیا۔ دوسرے دنوں میں، پھر زمین کو برابر کیا، اس کا برابر کرنا یہ تھا کہ اس میں پانی اور چراگاہیں پیدا کیں، پہاڑ پیدا کئے اور اونٹ اور ٹیلے پیدا کئے اور وہ سب چیزیں پیدا کیں جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں یہ بھی دو دن میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "دحاہا" میں یہی بیان ہوا ہے۔ "وخلق الارض فی یومین" (بھی صحیح ہے) لیکن زمین اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب کی پیدائش چار دن میں ہوئی۔ (اس پیدائش میں دو ابتدائی دن لگے اور دو آخری) اور آسمانوں کو دو دن میں پیدا کیا "وکان اللّٰہ غفوراً رحیما" یا اس جیسی آیتوں

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدَاھُمُ اقْتَدِہْ، یُوْزَعُوْنَ یُکَفُّوْنَ مِنْ اَکْمَامِھَا قِشْرُ الْکُفُرّٰی ھِیَ الْکُمُّ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ اَلْقَرِیْبُ مِنْ مَّحِیْصٍ حَاصَ حَادَ مِرْیَۃٌ وَّمُرْیَۃٌ وَّاحِدٌ اَیْ اِمْتِرَآءٌ وَقَالَ مُجَاھِدٌ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ اَلْوَعِیْدُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَآءَ ۃِ فَاِذَا فَعَلُوْہُ عَصَمَھُمُ اللّٰہُ وَخَضَعَ لَھُمْ عَدُوُّھُمْ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ وَمَاکُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ اَنْ یَّشْھَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَآاَبْصَارُکُمْ وَلَا جُلُوْدُکُمْ وَلٰکِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰہَ لَایَعْلَمُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

کے متعلق جوتم نے کہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے خود اپنا نام ان صفات پر رکھا ہے اور یہی اس کا ارشاد ہے یعنی یہ کہ وہ ہمیشہ ان صفات کے ساتھ متصف رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی پر رحم کرنا چاہے گا تو اس کی رحمت اس شخص تک لازماً پہنچے گی۔ قرآن مجید کے مضامین کو باہم ایک دوسرے کے خلاف نہ بناؤ۔ کیونکہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ مجھ سے یہ حدیث یوسف بن عدی نے بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ابی انیسہ نے اور ان سے منہال نے اور ماجدہ نے کہا کہ ''ممنون'' بمعنی محسوب۔ ''اقواتھا'' اے ارزاقھا۔ ''فی کل سماء امرھا'' یعنی جن کا حکم دیا گیا ہے ''نحسات'' یعنی نامبارک، برے۔ ''وقیضنا لھم قرناء'' ای قرنا ھم بھم. ''تنزل علیھم الملائکۃ'' ای عند الموت ''اھتزت'' ای بالنبات ''وربت'' بمعنی ارتفعت۔ غیر مجاہد نے کہا کہ ''من اکمامھا'' جب وہ کھلتا ہے ''لیقولن ھذالی'' ای بعملی. مطلب یہ ہے کہ ''میں اس کا اپنے عمل اور علم کی بناء پر مستحق ہوں۔'' ''سواء للسائلین'' ای قدرھا سواء. ''فھدینا ھم'' یعنی ہم نے انہیں خیر اور شر کا راستہ بتا دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''وھدیناہ النجدین'' اور ایک دوسرے موقعہ پر ارشاد ہے ''ھدیناہ السبیل'' ہدایت جو ارشاد کے معنی میں ہے۔ اس کا مفہوم، منزل مقصود تک پہنچا دینا ہے۔ اس معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ''اولئک الذین ھداھم اللّٰہ فبھداھم اقتدہ'' ''یوزعون'' ای یکفون. ''من اکمامھا'' مراد خوشہ کے اوپر کا چھلکا ہے اسے ''کم'' کہتے ہیں ''ولی حمیم'' ای القریب. ''من محیص'' حاص عنہ سے مشتق ہے بمعنی بھاگا ''مریہ'' اور ''مریہ'' ایک معنی میں ہیں یعنی شک، مجاہدؒ نے فرمایا کہ ''اعملوا ما شئتم'' وعید ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ''بالتی ھی احسن'' کا مفہوم ہے کہ غصہ کے وقت صبر سے کام لینا۔ ناگواری پیش آئے تو معاف کرنا۔ جب وہ عفو اور صبر سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے گا اور ان کے دشمن کو ان کے سامنے جھکا دے گا، وہ ایسا ہو جائے گا جیسا ولی دوست ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں گواہی دیں گی بلکہ تمہیں تو یہ خیال تھا کہ اللہ کو بہت سی ان چیزوں کی خبر ہی نہیں

جنہیں تم کرتے رہے۔

(۱۹۲۶) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ اَلْاٰيَةَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَّخَتَنٌ لَّهُمَا مِنْ ثَقِيْفٍ اَوْرَجُلَانِ مِنْ ثَقِيْفٍ وَّخَتَنٌ لَّهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِیْ بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيْثَنَا قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهٗ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهٗ فَاُنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَااَبْصَارُكُمْ اَلْاٰيَةَ وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ اَلْاٰيَةَ

۱۹۲۶۔ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی،ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی،ان سے روح بن قاسم نے،ان سے منصور نے،ان سے مجاہد نے،ان سے ابومعمر نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت ''اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان گواہی دیں گے...... الخ کے متعلق فرمایا کہ قریش کے دو افراد اور بیوی کی طرف سے ان کا قبیلہ ثقیف کا کوئی رشتہ دار یا ثقیف کے دو افراد تھے اور بیوی کی طرف سے ان کا قریش کا کوئی رشتہ دار۔ بہر حال یہ خانہ کعبہ کے پاس بیٹھے تھے۔ان میں سے بعض نے کہا کہ کیا تمہارا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہوگا ایک نے کہا کہ بعض باتیں سنتا ہے،دوسرے نے کہا کہ اگر بعض باتیں سن سکتا ہے تو سب سنتا ہوگا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں گواہی دیں گی'' آخر آیت تک۔''اور یہ تمہارا گمان ہے الخ۔

(۱۹۲۷) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَالْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِیٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِیٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اَلْاٰيَةَ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا فَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ اَوِابْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ اَوْحُمَيْدٌ اَحَدُهُمْ اَوِاثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰی مَنْصُوْرٍ وَتَرَكَ ذٰلِكَ مِرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ

۱۹۲۷۔ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی،ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،ان سے منصور نے حدیث بیان کی،ان سے مجاہد نے،ان سے ابومعمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا ایک قریشی اور دو ثقفی بیٹھے ہوئے تھے ان کے پیٹ بہت پھولے ہوئے تھے لیکن دل سمجھ سے عاری تھے ایک نے ان میں سے کہا تمہارا کیا خیال ہے، کیا اللہ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا اگر ہم زور سے باتیں کریں تو سنتا ہے لیکن آہستہ آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔تیسرے نے کہا کہ اگر اللہ زور سے بولنے پر سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی سنتا ہوگا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں گواہی دیں'' آخر آیت تک۔سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔اور کہا کہ ہم سے منصور نے یا ابن ابی نجیح نے یا حمید نے،ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث بیان کی۔پھر آپ منصور ہی کا ذکر کرتے تھے اور دوسروں کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ نہیں کیا۔

باب ۸۲۱. قَوْلِهٖ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّهُمْ اَلْاٰيَةَ

۸۲۱۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''سو یہ لوگ اگر صبر کریں جب بھی دوزخ ہی ان کا ٹھکانہ ہے۔''

(۱۹۲۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰی

۱۹۲۸۔ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی،ان سے یحییٰ نے حدیث

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بِنَحْوِهٖ

بیان کی، ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے اوران سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔

حٰمٓ عٓسٓقٓ

باب ۸۲۲. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَقِيْمًا لَاتَلِدُ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اَلْقُرْآنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْرَاُكُمْ فِيْهِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ لَاحُجَّةَ بَيْنَنَا لَاخُصُوْمَةَ طَرْفٍ خَفِيٍّ ذَلِيْلٍ وَقَالَ غَيْرُهٗ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ يَتَحَرَّكْنَ وَلَايَجْرِيْنَ فِي الْبَحْرِ شَرَعُوْا اِبْتَدَعُوْا

حٰمٓ عٓسٓقٓ

۸۲۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ''عقیما'' کے معنی لاتلد منقول ہیں۔ ''روحاً من امرنا'' سے مراد قرآن ہے۔ مجاہد نے فرمایا۔ ''یذرأ کم فیه'' یعنی نسل در نسل تمہیں رحم میں پیدا کرتا رہے گا۔ ''لاحجة بيننا'' ای لاخصومة. ''طرف خفي'' ای ذلیل، غیر مجاہد نے کہا کہ ''فیظللن رواکد علیٰ ظهره'' یعنی موجوں کے ساتھ حرکت کرتے ہیں، سمندر میں بہہ نہیں جاتے۔ ''شرعوا'' ای ابتدعوا.

باب ۸۲۳. قَوْلِهٖ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

(۱۹۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاؤُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَابَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِّنَ الْقَرَابَةِ

۸۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''سوا رشتہ داری کی محبت کے۔''

۱۹۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''سوا رشتہ داری کی محبت کے'' کے متعلق پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ آل محمد ﷺ کی رشتہ داری مراد ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ تم نے جلد بازی کی۔ قریش کی کوئی شاخ نہیں تھی جس میں آنحضور ﷺ کی رشتہ داری نہ رہی ہو۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس رشتہ داری کی وجہ سے صلہ رحمی کا معاملہ کرو جو میرے اور تمہارے درمیان میں قائم ہے۔

حٰمٓ الزُّخْرُفِ

باب ۸۲۴. وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى اُمَّةٍ عَلٰى اِمَامٍ وَقِيْلِهٖ يَارَبِّ تَفْسِيْرُهٗ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَانَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ وَلَانَسْمَعُ قِيْلَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَوْلَا اَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُيُوْتِ الْكُفَّارِ سَقْفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ مِنْ فِضَّةٍ وَّهِيَ دَرَجٌ وَّسُرُرُ فِضَّةٍ مُقْرِنِيْنَ مُطِيْقِيْنَ اٰسَفُوْنَا اَسْخَطُوْنَا يَعْشُ يَعْمٰى وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ اَيْ تُكَذِّبُوْنَ

حٰمٓ الزخرف

۸۲۴۔ مجاہد نے فرمایا کہ علیٰ امة ای علیٰ امام. ''وقیله یارب'' کی تفسیر یہ ہے کہ ''کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے رازوں کو اوران کی سرگوشیوں کو نہیں سن رہے ہیں اور ہم ان کی باتوں سے غافل ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو جو لوگ خدائے رحمٰن سے کفر کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی کر دیتے اور زینے بھی''، یعنی چاندی کے کر دیتے۔ ''مقرنین'' ای مطیعین. ''آسفونا'' ای اسخطونا ''یعش'' ای یعمیٰ. مجاہد نے فرمایا کہ ''افنضرب عنکم الذکر''

بِالْقُرْاٰنِ ثُمَّ لَاتُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ مُقْرِنِيْنَ يَعْنِى الْاِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ يَنْشَأُ فِى الْحِلْيَةِ الْجَوَارِى جَعَلْتُمُوْهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا فَكَيْفَ تَحْكُمُوْنَ لَوْشَآءَ الرَّحْمٰنُ مَاعَبَدْنَاهُمْ يَعْنُوْنَ الْاَوْثَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَالَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اَىِ الْاَوْثَانِ اِنَّهُمْ لَايَعْلَمُوْنَ فِىْ عَقِبِهٖ وَلَدِهٖ مُقْتَرِنِيْنَ يَمْشُوْنَ مَعًاسَلَفًا قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلاً عِبْرَةً يَصِدُّوْنَ يَضِجُّوْنَ مُبْرَمُوْنَ مُجْمَعُوْنَ اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّنِىْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ الْعَرَبُ تَقُوْلُ نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَآءُ وَالْخَلَآءُ وَالْوَاحِدُ وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمِيْعُ مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ يُقَالُ فِيْهِ بُرَآءٌ لِاَنَّهٗ مَصْدَرٌ وَلَوْ قَالَ بَرِىْءٌ لَقِيْلَ فِى الْاِثْنَيْنِ بَرِيْئَانِ وَفِى الْجَمِيْعِ بَرِيْئُوْنَ وَقَرَأَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّنِىْ بَرِىْءٌ بِالْيَآءِ وَالزُّخْرُفُ الذَّهَبُ مَلَآئِكَةً يَخْلُفُوْنَ يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَنَادَوْا يَامَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْاٰيَةَ

مفہوم یہ ہے کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو اور پھر بھی تمہیں سزا نہ دی جائے۔ "ومضیٰ مثل الاولین" ای سنة الاولین. "مقرنین" سے اشارہ اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھوں کی طرف ہے۔ "ینشأ فی الحلیة" یعنی لڑکیاں جنہیں تم اللہ کی اولاد کہتے ہو۔ یہ تمہارا فیصلہ آخر کس بنیاد پر ہے۔ "لوشاء الرحمٰن ماعبدناہم" میں مراد بتوں سے ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو یہ ان کی عبادت نہ کرتے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "مالهم بذلک من علم" کے۔ مطلب یہ ہے کہ بتوں کو کوئی علم نہیں ہے "فی عقبه" ای ولده. "مقرنین" ای یمشون معاً. "سلفاً" سے مراد قوم فرعون ہے۔ یعنی محمد ﷺ کی امت کے کفار کے لئے وہ پیشرو اور نمونہ عبرت ہے۔ "یصدون" ای یضجون. "مبرمون" ای مجمعون. "اول العابدین" ای اول المؤمنین. "اننی براء مما تعبدون" عرب یہ محاورہ استعمال کرتے تھے۔ کہتے تھے۔ نحن منک البراء والخلاء۔ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے "براء" استعمال ہوتا ہے کیونکہ یہ مصدر ہے۔ البتہ اگر "بریٔ" استعمال کریں، تو تثنیہ کے لئے "بریان" اور جمع کے لئے "بریون" استعمال کرنا ہوگا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی قراءت "انی بریٔ" کی ہے۔ یاء کے ساتھ "الزخرف" بمعنی سونا ہے۔ "ملائکة یخلفون" یعنی بعض بعض کے پیچھے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یہ لوگ پکاریں گے، کہ اے مالک (داروغہ جہنم) تمہارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کردے۔ وہ کہے گا کہ تمہیں تو اسی حال میں پڑا رہنا ہے۔"

(۱۹۳۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِوَنَادَوْا يَامَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ مَثَلاً لِلْاٰخِرِيْنَ عِظَةً وَقَالَ غَيْرُهٗ مُقْرِنِيْنَ ضَابِطِيْنَ يُقَالُ فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ ضَابِطٌ لَهٗ وَالْاَكْوَابُ الْاَبَارِيْقُ الَّتِىْ لَاخَرَاطِيْمَ لَهَا وَقَالَ قَتَادَةُ اُمُّ الْكِتَابِ اَىْ اَصْلُ الْكِتَابِ اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ اَىْ مَاكَانَ لِلّٰهِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْاٰنِفِيْنَ وَهُمَا لُغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ وَقَرَأَ عَبْدُاللّٰهِ وَقَالَ الرَّسُوْلُ

۱۹۳۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا "اور یہ لوگ پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کردے" اور قتادہ نے فرمایا کہ "مثلاً للآخرین" کا مفہوم ہے "نصیحت اپنے بعد والوں کے لئے۔" اور قتادہ نے کہا کہ "مقرنین" ای ضابطین. فلان مقرن لفلان ای ضابطله "الاکواب" یعنی بغیر ٹونٹی کے لوٹے۔ قتادہ نے فرمایا کہ "ام الکتاب" سے مراد اصل کتاب ہے "اول العابدین" کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔ اور اس کا انکار کرنے والا سب سے پہلے میں

يَارَبِّ وَيُقَالُ اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ الْجَاحِدِيْنَ مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ مُشْرِكِيْنَ وَاللّٰهِ لَوْاَنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهٗ اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لَهَلَكُوْا فَاَهْلَكْنَا اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ عَقُوْبَةُ الْاَوَّلِيْنَ جُزْءً عِدْلًا

ہوں۔"رجل عابدو عبد" دولغت ہیں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بجائے وقیل یارب کے) "وقال الرسول یارب" قرأت کی ہے۔ بولتے ہیں "اول العابدین" ای الجاحدین. عبد یعبد سے "افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوماً مسرفین" میں مسرفین سے مراد (جیسا کہ قتادہ نے فرمایا، مشرکین ہیں۔ واللہ اگر یہ قرآن اٹھالیا جاتا۔ جب کہ ابتداء میں قریش نے اسے رد کردیا تھا۔ تو سب ہلاک ہوجاتے۔ "فاھلکنا اشد منھم بطشا" "ومضیٰ مثل الاولین" سے مراد عقوبۃ الاولین. "جزء" ای عدلاً.

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

سورۃ الدخان

باب۱۸۲۵. وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَهْوًا طَرِيْقًا يَابِسًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ عَلٰى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ فَاعْتِلُوْهُ اِدْفَعُوْهُ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ اَنْكَحْنَاهُمْ حُوْرًا عَيْنًا يُحَارُ فِيْهَا الطَّرْفُ تَرْجُمُوْنِ اَلْقَتْلَ وَرَهْوًا سَاكِنًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْمُهْلِ اَسْوَدَ كَمُهْلِ الزَّيْتِ وَقَالَ غَيْرُهٗ تُبَّعٍ مُلُوْكُ الْيَمَنِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمّٰى تُبَّعًا لِاَنَّهٗ يَتْبَعُ صَاحِبَهٗ وَالظِّلُّ يُسَمّٰى تُبَّعًا لِاَنَّهٗ يَتْبَعُ الشَّمْسَ

۸۲۵۔ مجاہد نے فرمایا کہ "رھواً" ای طریقاً یا بساً. علی العالمین ای علی من بین ظھریه. "فاعتلوه" ای ادفعوه. "وزوجناھم بحور" یعنی ہم ان کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے جنہیں دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ رہ جاتی ہوں۔ "ترجمون" ای القتل. "رھواً" ای ساکنا. ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کالمھل یعنی سیاہ زیتون کے تیل کی تلچھٹ جیسا۔ غیر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "تبع" یمن کے بادشاہوں کو کہتے تھے ہر ایک کو "تبع" کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے جانے والے صاحب کے بعد آتا تھا، سایہ کو بھی اس مناسبت سے "تبع" کہتے ہیں کہ وہ سورج کے تابع ہے۔

باب۸۲۶: فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ قَتَادَةُ فَارْتَقِبْ فَانْتَظِرْ

۸۲۶۔ پس آپ انتظار کیجئے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو۔ قتادہ نے فرمایا، کہ "فارتقب" ای فانتظر.

(۱۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَضٰى خَمْسٌ اَلدُّخَانُ وَالرُّوْمُ وَالْقَمَرُ اَلْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ

۱۹۳۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ (قیامت کی) پانچ علامتیں گذر چکی ہیں۔ "الدخان" دھواں۔ "الروم" (غلبہ روم) "القمر" چاند کا ٹکڑے ہونا۔) "البطشۃ" پکڑ۔ اور "اللزام" (ہلاکت اور قید)

باب۸۲۷. قَوْلِهٖ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ

۸۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ان سب لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک عذاب دردناک ہوگا۔"

(۱۹۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْمُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

۱۹۳۲۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے

اِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِاَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرٰى مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُهْدِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ فَاُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَاِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ اِنَّكَ لَجَرِیْءٌ فَاسْتَسْقٰى فَسُقُوْا فَنَزَلَتْ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ فَلَمَّا اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوْا اِلٰى حَالِهِمْ حِيْنَ اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ قَالَ يَعْنِىْ يَوْمَ بَدْرٍ

بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قحط) اس لئے پڑا تھا کہ قریش نے جب رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو قبول کرنے کی بجائے شرک پر جمے رہے تو آپ ﷺ نے ان کے لئے ایسے قحط کی بددعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط اور مصیبت کا شدید دور آیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ لوگ آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''تو آپ انتظار کیجئے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا'' بیان کیا کہ پھر ایک صاحب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ قبیلہ مضر کے لئے بارش کی دعا کیجئے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا مضر کے حق میں دعا کے لئے کہتے ہو۔ تم بڑے جری ہو۔ آخر الامر آنحضور ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور بارش ہوئی۔ اس پر آیت ''انکم عائدون'' نازل ہوئی۔ (یعنی اگرچہ تم نے ایمان کا وعدہ کیا ہے لیکن تم کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے)۔ چنانچہ جب پھر ان میں خوشحالی ہوئی تو شرک کی طرف لوٹ گئے (اور اپنے ایمان کے وعدہ کو بھلا دیا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ''جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز ہم پورا بدلہ لیں گے'' بیان کیا اس آیت سے مراد بدر کی لڑائی ہے۔

باب ۱۸۲۸ قَوْلِهٖ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ

۱۸۲۸۔ اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کیجئے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔

(۱۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ اَكَلُوْا فِيْهَا الْعِظَامَ الْمَيْتَةَ مِنَ الْجُهْدِ حَتّٰى جَعَلَ اَحَدُهُمْ يَرٰى مَابَيْنَهٗ

۱۹۳۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے وکیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی علم ہی ہے کہ تمہیں اگر کوئی بات معلوم نہیں ہے تو (اس کے متعلق اپنی لاعلمی ظاہر کردو) اور کہہ دو کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ ''آپ اپنی قوم سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں اور نہ میں بناوٹی باتیں کرتا ہوں۔ جب قریش حضور اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچانے اور آپ کے ساتھ معاندانہ روش میں برابر بڑھتے ہی رہے تو آپ نے ان کے لئے بددعا

وَبَيْنَ السَّمَآءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوْعِ قَالُوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوْا فَدَعَا رَبَّهٗ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوْا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ تَاْتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ

کی کہ ''اے اللہ ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط کے ذریعہ کیجئے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط پڑا۔ اور بھوک اور فاقہ کی شدت کا یہ عالم تھا کہ لوگ ہڈیاں اور مردار کھانے پر مجبور ہو گئے۔ لوگ آسمان کی طرف دیکھتے تھے لیکن فاقہ کی وجہ سے دھویں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ آخر انہوں نے کہا کہ ''اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کیجئے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر ہم نے یہ عذاب دور کر دیا تو پھر تم اسی اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے۔ حضور اکرم ﷺ نے پھر ان کے حق میں دعا کی اور یہ عذاب ان سے ہٹ گیا لیکن وہ پھر بھی کفر و شرک ہی پر جمے رہے۔ اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے بدر کی لڑائی میں لیا۔ یہی واقعہ آیت ''جس روز آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا'' سے ''ہم ضرور انتقام لیں گے'' تک بیان ہوا ہے۔

باب ۸۲۹ قَوْلِهٖ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ اَلذِّكْرَ وَالذِّكْرٰى وَاحِدٌ

۸۲۹۔ ''ان کو کب اس سے نصیحت ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کے پاس پیغمبر کھلے ہوئے دلائل کے ساتھ آ چکا ہے۔'' ''الذکر، اور الذکری'' ہم معنی ہیں۔

(۱۹۳۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوْهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ يَعْنِىْ كُلَّ شَىْءٍ حَتّٰى كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ الْمَيْتَةَ فَكَانَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوْعِ ثُمَّ قَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ حَتّٰى بَلَغَ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ

۱۹۳۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے۔ ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کے ساتھ سرکشی کی۔ آنحضور ﷺ نے ان کے لئے بددعا کی کہ اے اللہ! میری ان کے خلاف یوسف علیہ السلام جیسے قحط کے ذریعہ مدد کیجئے۔ قحط پڑا اور ہر چیز فنا ہو گئی۔ لوگ مردار کھانے لگے۔ کوئی شخص کھڑا ہو کر آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک اور فاقہ کی وجہ سے آسمان اور اس کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت شروع کی ''تو آپ انتظار کیجئے۔ اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا...... تا...... بے شک ہم چندے اس عذاب کو ہٹا لیں گے اور تم بھی اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا قیامت کے عذاب سے بھی وہ بچ سکیں گے؟ فرمایا کہ ''سخت پکڑ'' بدر کی لڑائی میں ہوئی تھی۔

باب ۸۳۰ قَوْلِهٖ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ

۸۳۰۔ پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ یہ

سکھایا ہوا ہے، دیوانہ ہے۔

(۱۹۳۵) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَآاَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اِسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتّٰى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُوْدَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ اَيْ مُحَمَّدُ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُوااللّٰهَ اَنْ يَّكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُوْدُوْا بَعْدَ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ ثُمَّ قَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى عَآئِدُوْنَ اَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ

۱۹۳۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انہیں محمد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں سلیمان اور منصور نے، انہیں ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث کیا اور آپ سے فرمایا کہ ''کہہ دیجئے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ اور نہ میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں ہوں'' پھر جب آپ نے دیکھا کہ قریش عناد سے باز نہیں آتے تو آپ نے ان کے لئے بددعا کی کہ ''اے اللہ! ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط سے کیجئے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔'' قحط پڑا اور ہر چیز تباہ ہوگئی۔ لوگ ہڈی اور چمڑے کھانے پر مجبور ہوگئے (سلیمان اور منصور راویان حدیث میں سے) ایک نے بیان کیا کہ ''وہ چمڑے اور مردار کھانے پر مجبور ہوگئے'' اور زمین سے دھواں سا نکلنے لگا۔ آخر ابوسفیان آئے اور کہا کہ اے محمد (ﷺ) آپ کی قوم ہلاک ہو چکی، اللہ سے دعا کیجئے کہ قحط ان سے دور کردے'' آنحضور ﷺ نے دعا کی (اور قحط ختم ہوگیا) لیکن اس کے بعد پھر وہ کفر کی طرف لوٹ گئے۔ منصور کی روایت میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''تو آپ اس روز کا انتظار کیجئے جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو...... عائدون تک'' کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے دور ہو سکے گا؟ ''دھواں'' اور ''سخت پکڑ'' اور ''ہلاکت'' گذر چکے۔ بعض نے ''چاند'' اور بعض نے ''غلبہ روم'' کا بھی ذکر کیا (کہ یہ بھی گذر چکا) جس روز ہم بڑی سخت پکڑ کریں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے۔''

(۱۹۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ اللِّزَامُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ

۱۹۳۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پانچ (قرآن مجید کی پیشین گوئیاں) گذر چکی ہیں ''لزام'' (بدر کی لڑائی کی ہلاکت) ''الروم'' (غلبہ روم) ''البطشۃ'' (سخت پکڑ) ''القمر'' (چاند کا ٹکڑے ہونا) اور ''الدخان'' (دھواں) شدت فاقہ کی وجہ سے۔

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

سورۂ جاثیہ

باب ۸۳۱. مُسْتَوْفِزِيْنَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

۸۳۱۔ ''جاثیہ'' یعنی (خوف کی وجہ سے) دوزانو ہوں گے۔ مجاہد نے فرمایا

نَسْتَنْسِخُ نَكْتُبُ نَنْسَاكُمْ نَتْرُكُكُمْ

کہ "نستنسخ" بمعنی نکتب۔ "ننساکم" ای نترککم۔

باب ۸۳۲. قَوْلِهِ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ الْاٰيَة

۸۳۲۔ "اور ہم کو تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔"

(۱۹۳۷) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

۱۹۳۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے، اللہ ہی رات اور دن کو ادلتا بدلتا رہتا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

سورۃ الاحقاف

باب ۸۳۳. وَقَالَ مُجَاهِدٌ تُفِيْضُوْنَ تَقُوْلُوْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَثَرَةٍ وَاُثْرَةٍ وَاَثَارَةٍ بَقِيَّةِ عِلْمٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ لَسْتُ بِاَوَّلِ الرُّسُلِ وَقَالَ غَيْرُهٗ اَرَاَيْتُمْ هٰذِهِ الْاَلِفُ اِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ اِنْ صَحَّ مَاتَدْعُوْنَ لَايَسْتَحِقُّ اَنْ يُّعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهٗ اَرَاَيْتُمْ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَبَلَغَكُمْ اَنَّ مَاتَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خَلَقُوْا شَيْئًا

۸۳۳۔ مجاہد نے فرمایا کہ "تفیضون" اے تقولون۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "اثرۃ" اثرۃ اور اثارۃ بمعنی علم کا باقی ماندہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بدعا من الرسل یعنی میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں۔ غیر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "ارأیتم" میں ہمزہ استفہام تہدید کے لئے ہے یعنی اگر تمہارا دعویٰ صحیح ہو، پھر بھی وہ عبادت کئے جانے کا مستحق نہیں ہے (کیونکہ مخلوق کو عبادت صرف خالق کی کرنی چاہئے) "ارأیتم" (بمعنی دیکھنے) سے نہیں ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کیا تمہیں معلوم ہے کیا تمہیں اس کی اطلاع پہنچی ہے کہ اللہ کے سوا تم جن کی عبادت کرتے ہو انہوں نے بھی کچھ پیدا کیا ہے؟

باب ۸۳۴. قَوْلِهِ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَا اَتَعِدَانِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا يَسْتَغِيْثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَاللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

۸۳۴۔ اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر، کیا تم مجھے یہ خبر دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا درآنحالیکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرر ہے ہیں (اور اس اولاد سے کہہ رہے ہیں) ارے تیری کم بختی، تو ایمان لا۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو اس پر وہ کہتا کیا ہے کہ یہ تو بس اگلوں کے ڈھکو سلے ہیں۔

(۱۹۳۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهٗ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايِعَ لَهٗ بَعْدَ اَبِيْهِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ شَيْئًا فَقَالَ خُذُوْهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَآئِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوْا

۱۹۳۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے یوسف بن ماہک نے بیان کیا کہ مروان کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجاز کا امیر (گورنر) بنایا تھا۔ اس نے ایک موقعہ پر خطبہ دیا اور خطبہ میں یزید بن معاویہ کا بار بار ذکر کیا تا کہ اس کے والد (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے بعد اس سے لوگ بیعت کریں۔ اس پر عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اعتراضاً کچھ فرمایا۔

فَقَالَ مَرْوَانُ اِنَّ هٰذَا الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَا اَتَعِدَانِنِیْ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ مَآاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْنَا شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عُذْرِیْ

مروان نے کہا کہ اسے پکڑلو۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چلے گئے اور مروان نے کہا کہ اسی شخص کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ''جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر، کیا تم مجھے خبر دیتے ہو۔'' اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمارے (آل ابی بکرؓ) کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت نازل نہیں کی ہاں (تہمت سے) میری براءت ضرور نازل کی تھی۔

باب ۸۳۵. قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَااسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ اَلسَّحَابُ

۸۳۵۔ ''پھر جب ان لوگوں نے بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے یعنی ایک آندھی جس میں دردناک عذاب ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عارض بمعنی بادل ہے۔

(۱۹۳۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَارَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰی اَرٰی مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ یَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ اِذَارَاٰی غَیْمًا اَوْرِیْحًا عُرِفَ فِیْ وَجْهِهٖ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُالْغَیْمَ فَرِحُوْا رَجَآءَ اَنْ یَّكُوْنَ فِیْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَیْتَهٗ عُرِفَ فِیْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِیَةُ فَقَالَ یَاعَآئِشَةُ مَا یُؤْمِنِّیْ اَنْ یَّكُوْنَ فِیْهِ عَذَابٌ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّیْحِ وَقَدْ رَاٰی قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا

۱۹۳۹۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو نے خبر دی، ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آجائے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے، بیان کیا کہ جب بھی آپ بادل یا ہوا دیکھتے تو (گھبراہٹ اور اللہ کا خوف) آپ کے چہرے مبارک سے پہچان لیا جاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! جب لوگ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ اس سے بارش برسے گی لیکن اس کے برخلاف آپ کو میں دیکھتی ہوں کہ جب آپ بادل دیکھتے ہیں تو ناگواری کا اثر آپ کے چہرہ پر نمایاں ہوجاتا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا ضمانت ہے کہ اس میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم (عاد) پر ہوا کا عذاب آیا تھا انہوں نے عذاب دیکھا تو بولے کہ ''یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔''

باب ۸۳۶. سورة۔ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَوْزَارَهَا اٰثَامُهَا حَتّٰی لَا یَبْقٰی اِلَّا مُسْلِمٌ عَرَّفَهَا بَیَّنَهَا وَ قَالَ مُجَاهِدٌ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلِیُّهُمْ عَزَمَ الْاَمْرُ جَدَّ الْاَمْرُ فَلَا تَهِنُوْا لَاتَضْعَفُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَضْغَانَهُمْ حَسَدُهُمْ اٰسِنٍ مُتَغَیِّرٍ

۸۳۶۔ سورة الذین کفروا. "اوزارها" ای آثامها.'' یہاں تک کہ مسلمان کے سوا اور کوئی باقی نہ رہے گا۔ ''عرفها'' اے بینها۔ مجاہد نے فرمایا کہ "مولی الذین اٰمنوا" ای ولیهم. "عزم الامر" ای جدالامر "فلا تهنوا" ای لاتضعفوا. ابن عباسؓ نے فرمایا "اضغانهم" ای حسد هم. "آسن" ای متغیر.

باب ۸۳۷. وَ تُقَطِّعُوْآ اَرْحَامَكُمْ

۸۳۷۔ "وتقطعوا ارحامکم"

(۱۹۴۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَأُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْآ اَرْحَامَكُمْ

۱۹۴۰۔ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا۔ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معاویہ بن ابی مزرد نے حدیث بیان کی۔ان سے سعید بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو ''رحم'' نے کھڑے ہوکر رحم کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی۔اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا۔کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔رحم نے عرض کی ہاں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو''اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں فساد مچادو گے اور آپس میں قطع قرابت کرلو گے۔''

(۱۹۴۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي اَبُو الْحُبَابِ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ

۱۹۴۱۔ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے بیان کیا، ان سے ان کے چچا ابوالحباب سعید بن یسار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو آیت ''اگر تم کنارہ کش رہو'' پڑھ لو۔

(۱۹۴۲) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي الْمُزَرِّدِ بِهٰذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوْآ اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

۱۹۴۲۔ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی۔سابقہ حدیث کی طرح۔(اور یہ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو آیت ''اگر تم کنارہ کش رہو'' پڑھ لو۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

سورۃ الفتح

باب۸۳۸. وَقَالَ مُجَاهِدٌ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ السَّحْنَةُ وَ قَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ اَلتَّوَاضُعُ شَطْأَهُ فِرَاخَهُ فَاسْتَغْلَظَ غَلُظَ سُوْقِهِ السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَآئِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السَّوْءِ الْعَذَابُ تُعَزِّرُوْهُ تَنْصُرُوْهُ شَطْأَهُ شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا اَوْثَمَانِيًا اَوْسَبْعًا فَيَقْوٰى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى

۸۳۸۔اور مجاہد نے بیان کیا "سیما هم فی وجوههم" یعنی چہرہ کی ملائمت۔اور منصور نے مجاہد کے حوالہ سے نقل کیا کہ اس کا مفہوم تواضع ہے۔''شطأه'' ای فراخه. ''فاستغلظ'' ای غلظ. ''سوقه'' میں سوق بمعنی تناہ ہے جو پودے کو کھڑا رکھتا ہے۔''دائرة السوء'' رجل السوء کی طرح ہے۔دائرۃ السوء یعنی عذاب "یعزروه" ای ینصروه. ''شطأه'' یعنی پودے کی سوئی۔ایک دانہ میں دس، آٹھ سات سوئیاں نکلتی ہیں اور ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے قول ''پھر اس

فَاٰزَرَه، قَوَّاهُ وَلَوْكَانَتْ وَاحِدَةً لَّمْ تَقُمْ عَلٰى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللّٰهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ خَرَجَ وَحْدَه، ثُمَّ قَوَّاهُ بِاَصْحَابِهٖ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يُنْبِتُ مِنْهَا

نے اپنی سوئی کو قوی کیا۔'' میں یہی ارشاد ہے اگر وہ ایک ہی ہوتی تو تنے پر کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ مثال اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لئے دی ہے، کہ آپ پہلے تنہا (دعوت اسلام لے کر) نکلے۔ پھر آپ کو آپ کے صحابہ کے ذریعہ تقویت ملی۔ جیسے دانہ کو ان سوئیوں سے تقویت ملتی ہے جو اس سے اگتے ہیں۔

باب ۸۳۹. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

۸۳۹۔ بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی۔

(۱۹۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَه، لَيْلًا فَسَاَلَه، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَه، فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَاَلَه، فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ اُمُّ عُمَرَ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَايُجِيْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ اَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ اَنْ يُّنْزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَّصْرُخُ بِيْ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

۱۹۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے، رات کا وقت تھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا لیکن حضور اکرم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا اور اس مرتبہ بھی آنحضور ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے اس پر کہا، عمر کی ماں اسے روئے۔ آنحضور ﷺ سے تم نے تین مرتبہ سوال میں اصرار کیا لیکن آنحضور ﷺ نے تمہیں کسی مرتبہ جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن مجید کی کوئی آیت نہ نازل ہو، ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے کی آواز میں نے سنی جو مجھے ہی پکار رہا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر آج رات ایک سورت نازل ہوئی ہے اور مجھے اس کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے آیت ''بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی'' کی تلاوت کی۔

(۱۹۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا قَالَ الْحُدَيْبِيَّةُ

۱۹۴۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے، حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے قتادہ سے سنا۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت ''بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی''، صلح حدیبیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(۱۹۴۵) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُوْرَةَ

۱۹۴۵۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ

الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْشِئْتُ اَنْ اَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَ ةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ

کے دن سورۂ فتح خوب خوش الحانی سے پڑھی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں کہ تمہارے سامنے آنحضور ﷺ کی اس موقعہ پر طرز قرأت کی نقل کروں تو کرسکتا ہوں۔

باب ۸۴۰ قوله لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَه عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا

۸۴۰۔ تاکہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے اور آپ پر احسانات کی تکمیل کردے اور آپ کو سیدھے راستہ پر لے چلے۔

(۱۹۴۶) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ اَنَّه سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَه غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

۱۹۴۶۔ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے زیاد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں رات بھر کھڑے رہے، تا آنکہ آپ کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ سے عرض کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

(۱۹۴۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُه صَلّٰى جَالِسًا فَاِذَآ اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ

۱۹۴۷۔ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں حیوۃ نے خبر دی انہیں ابوالاسود نے انہوں نے عروہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم ﷺ رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ کے قدم پھٹ جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کی کہ یارسول اللہ آپ اتنی زیادہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا پھر میں شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں۔ عمر کے آخری حصہ میں (جب طویل قیام دشوار ہوگیا تو) آپ بیٹھ کر رات کی نماز پڑھتے اور جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہوجاتے (اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں) مزید پڑھتے۔ پھر رکوع کرتے۔

باب ۸۴۱. قَوْلِهِ اِنَّآ اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا

۸۴۱۔ بے شک ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۱۹۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْاٰنِ يَآ يُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَاةِ يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّحِرْزًا

۱۹۴۸۔ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے بلال بن ابی ہلال نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہ آیت جو قرآن میں ہے "اے نبی بے شک ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے" تو آنحضور ﷺ کے متعلق یہی اللہ تعالیٰ نے توریت میں بھی فرمایا تھا "اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو

لِّلْاُ مِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَاسَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَيُفْتَحُ بِهَآ اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا

گواہ، بشارت دینے والا اور ان پڑھوں (عربوں) کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ میرے بندے ہیں اور میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا، آپ نہ بدخو ہیں اور نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے اور نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف اور در درگذر سے کام لیں گے۔ اور اللہ ان کی روح اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک وہ کج قوم (عربی) کو سیدھا نہ کرلیں گے یعنی جب تک وہ لا الہ الا اللّٰہ کا اقرار نہ کرلیں گے پس اس کلمہ توحید کے ذریعہ وہ اندھی آنکھوں کو اور بہرے کانوں کو اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کو کھول دیں گے۔

باب ۸۴۲. قَوْلِهٖ هُوَالَّذِىْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِىْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

۸۴۲۔ وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں سکینت (تحمل) پیدا کیا۔

(۱۹۴۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ وَفَرَسٌ لَّهٗ مَرْبُوْطٌ فِى الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَشَيْئًا وَّجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّآ اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ

۱۹۴۹۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحٰق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی (اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات میں سورۂ کہف) پڑھ رہے تھے اور ان کا ایک گھوڑا جو گھر میں بندھا ہوا تھا۔ بدکنے لگا۔ تو وہ صحابی نکلے (یہ دیکھنے کے لئے کہ گھوڑا کس وجہ سے بدک رہا ہے) لیکن انہوں نے کوئی خاص چیز نہیں دیکھی۔ وہ گھوڑا بہر حال بدک رہا تھا صبح کے وقت وہ صحابی آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کے واقعہ کا تذکرہ کیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ (جس سے گھوڑا بدکا تھا) "سکینت" [1] تھی جس کا قرآن میں تذکرہ آیا ہے۔

باب ۸۴۳. قَوْلِهٖ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۸۴۳۔ جب کہ وہ بیعت کررہے تھے، درخت کے نیچے۔

(۱۹۵۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ

۱۹۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ہم (مسلمان) ایک ہزار چار سو تھے (لشکر میں)۔

(۱۹۵۱) حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ

۱۹۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے

[1] اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال نقل ہوتے ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مختار قول یہ ہے کہ یہ مخلوقات میں سے ہی کوئی چیز ہے جس میں طمانیت اور رحمت ہوتی ہے اور اسی کے ساتھ ملائکہ بھی ہوتے ہیں۔ یہ آیت صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی اور مسلمانوں کے صبر و ثبات اور ان کی طمانیت کو بیان کیا گیا ہے۔

صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ مِمَّنْ شَهِدَالشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

بیان کیا انہوں نے عقبہ بن صہبان سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ میں درخت کے نیچے بیعت کے موقعہ پر موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دو انگلیوں کے درمیان کنکری لے کر پھینکنے سے منع فرمایا تھا اور عقبہ بن صہبان نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل مزنی سے غسل خانہ میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا (یعنی یہ کہ آپ نے اس سے منع فرمایا۔)

(۱۹۵۲) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ

۱۹۵۲۔ مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے، اور آپ (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔

(۱۹۵۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ اَتَيْتُ اَبَاوَآئِلٍ اَسْاَلُه' فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اِتَّهِمُوْآ اَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْنَرٰى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا فَجَآءَ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ اَلَيْسَ قَتْلاَ نَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَ هُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمُ اللّٰهُ بَيْنَنَا فَقَالَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِي اللّٰهُ اَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتّٰى جَآءَ اَبَابَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّه' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ

۱۹۵۳۔ ہم سے احمد بن اسحٰق سلمی نے حدیث بیان کی، ان سے یعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن سیاہ نے، ان سے حبیب بن ثابت نے بیان کیا کہ میں ابووائل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا (خوارج کے متعلق) انہوں نے فرمایا کہ ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے (جہاں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگ ہوئی تھی) ایک شخص نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص کتاب اللہ کی طرف بلائے صلح کے لئے (پھر آپ کیا کریں گے) علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے (میں اس پر سب سے پہلے عمل کے لئے تیار ہوں لیکن خوارج نے جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اس کے خلاف آواز اٹھائی) اس پر سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم پہلے اپنا جائزہ لو۔ ہم لوگ حدیبیہ کے موقعہ پر موجود تھے، آپ کی مراد اس صلح سے تھی جو مقام حدیبیہ میں نبی کریم ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی اور جنگ کا موقعہ آتا تو ہم اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔ (لیکن صلح کی بات چلی تو ہم نے اس میں بھی صبر و ثبات کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا) اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ (آنحضور ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور عرض کی، کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا کفار باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے مقتولین جنت میں نہیں جائیں گے اور کیا ان کے مقتولین دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے دین کے بارے

میں ذلت کا مظاہرہ کیوں کریں۔(یعنی دب کر صلح کیوں کریں) اور کیوں واپس جائیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم بھی فرمایا ہے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابن خطابؓ! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔عمر رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کے پاس سے واپس آ گئے۔آپ کو غصہ آ رہا تھا،صبر نہیں آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکرؓ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا کہ اے ابن خطابؓ! حضور اکرم ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انہیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا پھر سورۃ ''الفتح'' نازل ہوئی۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَات

باب ۸۴۴. وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَاتُقَدِّمُوْا لَاتَفْتَاتُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْضِىَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهٖ اِمْتَحَنَ اَخْلَصَ لَاتَنَابَزُوْا لَايُدْعٰى بِالْكُفْرِ بَعْدَالْاِسْلَامِ يَلِتْكُمْ يَنْقُصْكُمْ اَلَتْنَا نَقَصْنَا لَاتَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اَلْاٰيَةَ تَشْعُرُوْنَ تَعْلَمُوْنَ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ

سورۃ الحجرات

۸۴۴۔مجاہد نے فرمایا "لاتقدموا" یعنی رسول اللہ ﷺ سے (غیر ضروری) مسائل نہ پوچھا کرو۔کہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے کوئی فیصلہ نہ کرا دے (اور تمہارے لئے بعد میں سخت ہو)"امتحن" ای اخلص."لا تنا بزوا" یعنی اسلام لانے کے بعد کسی شخص کو کفر کی طرف منسوب کر کے نہ پکارا جائے "یلتکم" ای ینقصکم. التنا ای نقصنا."اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو......'' آخر تک۔ ''تشعرون' ای تعلمون. اسی سے ''الشاعر'' آتا ہے۔

(۱۹۵۳) حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيْلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ اَنْ يَّهْلِكَا اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَا اَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِىْ تَمِيْمٍ فَاَشَارَ اَحَدُ هُمَا بِالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ اَخِىْ بَنِىْ مُجَاشِعٍ وَاَشَارَ الْاٰخَرُ بِرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَآ اَحْفَظُ اِسْمَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِّعُمَرَ مَااَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِىْ قَالَ مَااَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فِىْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَكُمْ اَلْاٰيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ حَتّٰى

۱۹۵۳۔ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے حدیث بیان کی،ان سے نافع بن عمر نے،ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ قریب تھا کہ دو سب سے بہتر افراد تباہ ہو جائیں یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ان دونوں حضرات نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنی آواز بلند کر دی تھی۔یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب بنی تمیم کے سوار آئے (اور آنحضور ﷺ سے درخواست کی کہ ہمارا کوئی امیر بنا دیں) ان میں سے ایک (عمر رضی اللہ عنہ) نے بنی مجاشع کے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے لئے کہا تھا۔اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے کا نام پیش کیا تھا۔نافع نے بیان کیا کہ ان صاحب کا نام مجھے یاد نہیں۔اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کا مقصد مجھ سے اختلاف کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا مقصد صرف آپ سے اختلاف کرنا نہیں ہے،اس پر ان دونوں حضرات کی آواز بلند

يَسْتَفْهِمَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْهِ يَعْنِيْ اَبَابَكْرٍ

ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ''اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو......الخ'' عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سامنے اتنی آہستہ آہستہ بات کرتے کہ آپ ﷺ صاف سن بھی نہ سکتے تھے اور دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا انہوں نے اپنے نانا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سلسلے میں کوئی چیز بیان نہیں کی۔

(۱۹۵۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ ابْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَه' فَاَتَاهُ فَوَجَدَه' جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَه' فَقَالَ لَه' مَاشَاْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَه' فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُه' وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَه' اَنَّه' قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسٰى فَرَجَعَ اِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْاٰخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَه' اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۹۵۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ثابت بن قیس ❶ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) میں آپ کے لئے ان کی خبر لاتا ہوں۔ پھر وہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے، دیکھا کہ وہ گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، کیا حال ہے؟ کہا کہ برا۔ نبی کریم ﷺ کی آواز کے مقابلہ میں بلند آواز سے بولا کرتا تھا، اب سارا عمل اکارت ہوا اور اہل دوزخ میں سے قرار دے دیا گیا۔ وہ صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے جو کچھ کہا تھا اس کی اطلاع آپ کو دی۔ موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ وہ صاحب اب دوبارہ ان کے لئے ایک عظیم بشارت لے کر ان کے پاس آئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم اہل دوزخ میں سے نہیں ہو بلکہ تم اہل جنت میں سے ہو۔

باب ۸۴۱ . قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَايَعْقِلُوْنَ

۸۴۱۔ بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے۔

(۱۹۵۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُمْ اَنَّه' قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَآاَرَدْتَّ اِلَيَّ اَوْاِلَا خِلَافِيْ فَقَالَ عُمَرُ مَآاَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَتَمَا رَيَا

۱۹۵۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انہیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی۔ اور انہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ قبیلہ بنی تمیم کے سواروں کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کا امیر آپ قعقاع بن معبد کو بنا دیں، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، بلکہ آپ اقرع بن حابس کو امیر بنائیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ آپ کا مقصد تو صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا

❶ آپ انصار کے خطیب ہیں آپ کی آواز بہت بلند تھی۔ جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے سامنے بلند آواز سے بولنے سے منع کیا گیا تو اتنے غمزدہ ہوئے کہ گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے جب انہیں نہیں دیکھا تو ان کے متعلق پوچھا۔

حَتّٰی اِرْ تَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِیْ ذٰلِکَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتّٰی انْقَضَتِ الْاٰیَةُ وَلَوْاَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّهُمْ

کہ میں نے آپ کے خلاف کرنے کی غرض سے یہ نہیں کہا تھا اس پر دونوں حضرات میں بحث ہوگئی اور آواز بھی بلند ہوگئی۔ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی" "اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے پہلے کسی کام میں سبقت مت کیا کرو...... " آخر آیت تک" اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس باہر آجاتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔"

سُوْرَةُ قٓ

باب ۸۴۲. رَجْعٌ بَعِیْدٌ رَدٌّ فُرُوْجٍ فُتُوْقٌ وَاحِدُهَا فَرْجٌ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ فِیْ حَلْقِهٖ اَلْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَاتَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ تَبْصِرَةً بَصِیْرَةً حَبَّ الْحَصِیْدِ اَلْحِنْطَةُ بَاسِقَاتٍ الطِّوَالُ اَفَعَیِیْنَا اَفَاَعْیٰ عَلَیْنَا وَقَالَ قَرِیْنُهٗ الشَّیْطَانُ الَّذِیْ قُیِّضَ لَهٗ فَنَقَّبُوْا ضَرَبُوْا اَوْاَلْقَی السَّمْعَ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِغَیْرِهٖ حِیْنَ اَنْشَاکُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَکُمْ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ رَصَدٌ سَائِقٌ وَّ شَهِیْدٌ اَلْمَلَکَانِ کَاتِبٌ وَّشَهِیْدٌ شَهِیْدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ لُغُوْبٌ النَّصَبُ وَقَالَ غَیْرُهٗ نَضِیْدٌ الْکُفُرّٰی مَادَامَ فِیْ اَکْمَامِهٖ وَمَعْنَاهُ مَنْضُوْدٌ بَعْضُهٗ عَلٰی بَعْضٍ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ اَکْمَامِهٖ فَلَیْسَ بِنَضِیْدٍ فِیْ اِدْبَارِ النُّجُوْمِ وَاَدْبَارِ السُّجُوْدِ کَانَ عَاصِمٌ یَفْتَحُ الَّتِیْ فِیْ قٓ وَیَکْسِرُ الَّتِیْ فِی الطُّوْرِ وَتُکْسَرَانِ جَمِیْعًا وَتُنْصَبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَوْمَ الْخُرُوْجِ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ

سورۂ ق

۸۴۲۔ "رجع بعید" ای رد. "فروج" ای فتوق۔ اس کا واحد فرج ہے۔ "من حبل الورید" یعنی رگ گردن۔ مجاہد نے فرمایا کہ "ماتنقص الارض" سے مراد ان کی ہڈیاں ہیں جنہیں مٹی کم کرتی ہے۔ "تبصرة" ای بصیرة. "حب الحصید" بمعنی گیہوں ہے۔ "باسقات" ای الطوال. "افعیینا" یعنی کیا جب ہم نے تمہیں پیدا کیا تو ہم اس سے عاجز تھے۔ "وقال قرینه" میں قرین سے مراد شیطان ہے۔ جو اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ "فنقبوا" ای ضربوا. "اوالقی السمع" یعنی اس کی طرف کان لگائے ہوئے ہیں۔ اس کے سوا کسی چیز کی طرف توجہ نہیں۔ "رقیب عتید" ای رصد. "سائق وشهید" دو فرشتے ہیں۔ ایک کاتب ہے اور دوسرا گواہ۔ "شهید" دل سے گواہی دینے والا۔ "لغوب" النصب۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "نضید" بمعنی شگوفہ جب تک وہ اپنے غلاف میں ہے۔ منضود کے معنی میں ہے یعنی تہ بتہ۔ جب شگوفہ اپنے غلاف سے باہر آجائے پھر اسے "نضید" نہیں کہیں گے۔ "فی ادبار السجود" (سورۂ طور میں) اور "ادبار السجود" (اس سورة میں) عاصم۔ سورۂ ق (زیر تفسیر) میں "ادبار" کے ہمزہ پر فتح پڑھتے تھے۔ اور سورة الطور میں کسرہ پڑھتے تھے۔ دونوں سورتوں میں کسرہ اور فتحہ پڑھ سکتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یوم الخروج" یعنی حشر کے لئے قبروں سے نکلیں گے۔

باب ۸۴۳. قَوْلِهٖ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ

(۱۹۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِیٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُلْقٰی فِی النَّارِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ

۸۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ (جہنم) کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟"

۱۹۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی۔ ان سے حرمی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہنم میں (جو اس کے مستحق ہوں گے انہیں) ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کہ کچھ اور

قَطْ قَطْ

بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس۔

(۱۹۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْحُمَيْرِيُّ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَهْدِيِّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَاَكْثَرَ مَاكَانَ يُوَقِّفُهُ اَبُوْسُفْيَانَ يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ قَطِ قَطِ

۱۹۵۷۔ ہم سے محمد بن موسیٰ قطان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان حمیری سعید بن یحییٰ بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے، ابوسفیان اکثر اس حدیث کو آنحضور ﷺ کے حوالہ کے بغیر ذکر کرتے تھے کہ جہنم سے پوچھا جائے گا، تو بھر بھی گئی؟ اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ پھر رب تبارک وتعالیٰ اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس۔

(۱۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَالِىْ لَا يَدْخُلُنِىْ اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِىْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِىْ وَ قَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابٌ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِىْ وَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِىءُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَا لِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَّ اَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ

۱۹۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی، دوزخ نے کہا۔ میں متکبروں اور ظالموں کے لئے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ (دنیاوی اعتبار سے) لوگ داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں رحم کروں۔ اور دوزخ سے کہا کہ تو عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں، عذاب دوں۔ جنت اور دوزخ دونوں بھریں گی، دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دیں گے۔ اس وقت وہ بولے گی کہ بس بس، اور اس وقت بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے حصے پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔ "اور اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہئے، آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے چھپنے سے پہلے۔"

(۱۹۵۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَاتُضَامُّوْنَ فِىْ

۱۹۵۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے، اور ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، چودھویں رات تھی۔ آنحضور ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا کہ یقیناً تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس

رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّاتُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَا فْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ

طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کی رؤیت میں تم دھکا پیل نہیں کرو گے (بلکہ بڑے اطمینان سے ایک دوسرے کو دھکا دیئے بغیر دیکھو گے) اس لئے اگر تمہارے لئے ممکن ہو تو سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز نہ چھوڑو، پھر آپ نے آیت ''اور اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہئے آفتاب نکلنے سے پہلے اور چھپنے سے پہلے'' کی تلاوت کی۔

(۱۹۶۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَهٗ اَنْ يُّسَبِّحَ فِىْ اَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا يَعْنِىْ قَوْلَهٗ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ

۱۹۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا، آپ کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''وادبار السجود'' کی تشریح کرنا تھا۔

وَالذَّارِيَاتِ

سورۃ الذاریات

باب ۸۴۴. قَالَ عَلِىٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عنه اَلرِّيَاحُ وَقَالَ غَيْرُهٗ تَذْرُوْهُ تُفَرِّقُهٗ وَفِىْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ تَاْكُلُ وَتَشْرَبُ فِىْ مَدْ خَلٍ وَّاحِدٍ وَّيَخْرُجُ مِنْ مَّوْضِعَيْنِ فَرَاغَ فَرَجَعَ فَصَكَّتْ فَجَمَّعَتْ اَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالرَّمِيْمُ نَبَاتُ الْاَرْضِ اِذَا يَبِسَ وَدِيْسَ لَمُوْسِعُوْنَ اَىْ لَذُوْا سَعَةٍ وَّكَذٰلِكَ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ يَعْنِى الْقَوِىَّ زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى وَاخْتِلَافُ الْاَلْوَانِ حُلْوٌ وَّحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ فَفِرُّوْآ اِلَى اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ اِلَيْهِ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ مَاخَلَقْتُ اَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ اَهْلِ الْفَرِيْقَيْنِ اِلَّا لِيُوَحِّدُوْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوْا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِاَهْلِ الْقَدْرِ وَالذَّنُوْبِ الدَّلْوُ الْعَظِيْمُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ صَيْحَةٍ ذَنُوْبًا سَبِيْلًا اَلْعَقِيْمُ الَّتِىْ لَاتَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُبُكِ اِسْتِوَآؤُهَا وَحُسْنُهَا فِىْ غَمْرَةٍ فِىْ ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادُوْنَ وَقَالَ غَيْرُهٗ تَوَاصَوْا تَوَاطَأُوْا وَقَالَ غَيْرُهٗ مُسَوَّمَةً مُعَلَّمَةً مِّنَ السِّيْمَا

۸۴۴۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''الذاریات'' ہوائیں ہیں، ان کے غیر نے کہا کہ ''تذوہ'' ای تفرقه. ''وفی انفسکم افلا تبصرون'' یعنی خود تمہاری ذات میں نشانیاں ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ کھانا پینا ایک راستے سے ہوتا ہے لیکن وہ فضلہ بن کر دوسرے راستے سے نکلتا ہے ''فراغ'' اے فرجع۔ ''فصکت'' یعنی مٹھی باندھ کر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ ''الرمیم'' زمین کی ہریالی جب خشک ہو جاتا ہے اور روندی جائے۔ ''لموسعون'' ای لذو سعة۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''علی الموسع قدرہ'' میں بھی یہی معنی ہیں یعنی قوی۔ ''زوجین'' یعنی نر و مادہ۔ یہی صورت رنگوں کے اختلاف اور میٹھے اور کھٹے ہونے میں ہے کہ یہ بھی زوج کہے جا سکتے ہیں ''ففروا الی اللہ'' یعنی اللہ کی معصیت سے اس کی اطاعت کی طرف بھاگ کر آ ؤ ''الالیعبدون'' یعنی جن وانس میں جتنی بھی سعید روحیں ہیں، انہیں میں نے صرف اپنی توحید پرستی کے لئے پیدا کیا ہے۔ بعض حضرات نے اس کا مفہوم یہ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا تو سب کو اسی مقصد سے کیا تھا کہ وہ اللہ کی توحید کو مانیں۔ لیکن بعض نے مانا اور بعض نے نہیں مانا۔ معتزلہ کے لئے اس میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ ''الذنوب'' بڑا ڈول۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''ذنوبا'' بمعنی راستہ ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''صرة'' ای صیحة. ''العقیم'' جس کے بچہ نہ پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''الحبک'' سے مراد آسمان کا برابر ہونا اور اس کا حسن ہے ''فی غمرة'' یعنی اپنی گمراہی میں بڑھتے جاتے

ہیں۔ غیر ابن عباس نے کہا ''تواصوا'' ای تواطؤا۔ غیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ''مسومة'' یعنی نشان لگا ہوا، سیما سے مشتق ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

سورہ والطور

باب ۸۴۵. وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُوْرٌ مَكْتُوْبٌ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ اَلطُّوْرُ الْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ صَحِيْفَةٍ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ سَمَآءٌ اَلْمَسْجُوْرُ اَلْمُوْقَدِ وَقَالَ الْحَسَنُ تُسْجَرُ حَتّٰى يَذْهَبَ مَآءُ هَا فَلاَ يَبْقٰى فِيْهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلَتْنَا هُمْ نَقَصْنَا وَقَالَ غَيْرُه، تَمُوْرُ تَدُوْرُ اَحْلاَ مُهُمْ اَلْعُقُوْلُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْبَرُّ اَللَّطِيْفُ كِسَفًا قِطَعًا اَلْمَنُوْنُ اَلْمَوْتُ وَقَالَ غَيْرُه، يَتَنَا زَعُوْنَ يَتَعَاطَوْنَ

۸۴۵۔ قتادہ نے فرمایا کہ ''مسطور'' بمعنی مکتوب ہے۔ مجاہد نے فرمایا ''الطور'' سریانی زبان میں پہاڑ کے معنی میں ہے۔ ''رق منشور'' یعنی صحیفہ۔ ''السقف المرفوع'' یعنی آسمان۔ ''المسجور'' ای الموقد حسن نے فرمایا کہ سمندر میں اتنا جوش اور طغیانی آئے گی کہ اس کا سارا پانی جاتا رہے گا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''التناہم'' ای نقصنا۔ غیر مجاہد نے کہا کہ ''تمور'' ای تدور ''احلامهم'' ای العقول ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''البر'' ای اللطیف. ''کسفًا'' ای قطعاً. ''المنون'' ای الموت، ان کے غیر نے کہا یتنا زعون : ای یتعاطون۔

(۱۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَشْتَكِىْ فَقَالَ طُوْفِىْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ

۱۹۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل نے، انہیں عروہ نے، انہیں زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (حج کے موقعہ پر) میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا کہ پھر سواری پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرلو۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور آنحضور ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سورۂ ''والطور و کتاب مسطور'' کی تلاوت کر رہے تھے۔

(۱۹۶۲) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُوْنِىْ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُوْنَ كَادَ قَلْبِىْ اَنْ يَّطِيْرَ قَالَ سُفْيَانُ فَاَمَّا اَنَا فَاِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِىَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۶۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے اصحاب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ مغرب کی نماز میں سورۂ ''والطور'' پڑھ رہے تھے۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے، ''کیا یہ لوگ بغیر کسی کے پیدا کئے پیدا ہوگئے۔ یا یہ خود (اپنے) خالق ہیں؟ یا انہوں نے آسمان اور زمین کو پیدا کرلیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ان میں یقین ہی نہیں۔ کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ لوگ حاکم (مجاز) ہیں۔'' تو میرا دل اڑنے لگا۔ سفیان نے بیان کیا لیکن میں نے زہری سے سنا ہے، وہ محمد بن جبیر بن مطعم کے

وَسَلَّمَ يَقرَأُ فِي الْمَغرِبِ بِالطُّوْرِ لَمْ اَسمَعْه' زَادَ الَّذِيْ قَالُوْا لِيْ

حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے، ان سے ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مغرب میں سورہ "والطور" پڑھتے سنا۔ (سفیان نے کہا کہ) میرے اصحاب نے اس کے بعد جو اضافہ کیا ہے وہ میں نے براہ راست زہری سے نہیں سنا۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ

سورۂ النجم

باب ۸۴۶. وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذُوْمِرَّةٍ ذُوْ قُوَّةٍ قَابَ قَوْسَيْنِ حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ ضِيْزٰى عَوْجَآءُ وَاَكْدٰى قَطَعَ عَطَاءَ ه' رَبُّ الشِّعْرٰى هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَآءِ اَلَّذِيْ وَفّٰى وَفّٰى مَافُرِضَ عَلَيْهِ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ سَامِدُوْنَ الْبُرْطَمَةُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَفَتُمَارُوْنَهٗ اَفَتُجَادِلُوْنَه' وَمَنْ قَرَأَ اَفَتَمْرُوْنَه' يَعْنِيْ اَفَتَجْحَدُوْنَه' مَازَاغَ الْبَصَرُ بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَغٰى وَلَا جَاوَزَ مَارَاٰى فَتَمَارَوْا كَذَّبُوْا وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا هَوٰى غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَغْنٰى وَاَقْنٰى اَعْطٰى فَاَرْضٰى

۸۴۶۔ مجاہد نے کہا کہ "ذومرة" ای ذوقوة. " قاب قوسین" یعنی کمان کی تانت جتنا فاصلہ "ضیزی" ای عوجاء. "اکدیٰ" یعنی دینا بند کر دیا۔ "رب الشعری" (میں "الشعریٰ" سے مراد) "مرزم الجوزاء" (بڑی ستارا) ہے۔ "الذی وفی" یعنی جو ان پر فرض تھا اسے پورا کیا۔ "ازفت الآزفة" ای اقتربت الساعة "سامدون" سے مراد برطمہ (ایک کھیل) ہے۔ عکرمہ نے فرمایا کہ حمیری زبان میں "گانے" کے معنی میں ہے۔ ابراہیم نے فرمایا "افتمارونه" ای افتجادلونه. جن حضرات نے اسے "افتمرونه" پڑھا ہے، ان کے یہاں "افتجحدونه" کے معنی میں ہے "ما زاغ البصر" ای بصر محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم "وما طغیٰ" ای لاجاوز ماراٰی. "فتماروا" ای کذبوا. حسن نے فرمایا "اذا ھویٰ" غاب۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اغنیٰ واقنیٰ" یعنی دیا اور خوش کر دیا۔

(۱۹۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَااُمَتَاهُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّه' فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِيْ مِمَّا قُلْتَ اَيْنَ اَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّه' فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّه' يَعْلَمُ مَافِيْ غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّه' كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ

۱۹۶۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عامر نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ام المومنین کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیا تم ان تین باتوں سے بھی بے خبر ہو؟ جو شخص بھی تم سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا وہ جھوٹا ہے پھر آپ نے آیت "لاتدرکه الابصار..... تا من وراء حجاب" کی تلاوت کی۔ (فرمایا کہ) کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے سوا اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے سے ہو۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضور ﷺ آنے والے کل کی بات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے لئے آپ نے آیت "اور کوئی شخص نہیں جانتا

ثُمَّ قَرَأَتْ يَآ يُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْاٰيَةَ وَلٰكِنَّه، رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ صُوْرَتِهٖ مَرَّتَيْنِ

کہ کل کیا کرے گا۔'' کی تلاوت کی۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضور نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپالی تھی وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ''اے رسول! پہنچادیجئے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے'' ہاں حضور اکرم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔

(۱۹۶۴) حَدَّثَنَآ اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّاعَنْ عَبْدِاللّٰهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآاَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّه، رَاٰى جِبْرِيْلَ لَه، سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

۱۹۶۴۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زر سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت ''سو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔ پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا'' کے متعلق بیان کیا کہ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو (آپ کی اصل صورت میں) دیکھا۔ آپ کے چھ سو بازو تھے۔

(۱۹۶۵) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآاَوْحٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَه، سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

۱۹۶۵۔ ہم سے طلق بن غنام نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے زر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''سو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔ پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا'' کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں عبداللہ بن مسعود نے خبر دی کہ محمد ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا'' آپ کے چھ سو بازو تھے۔

(۱۹۶۶) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ

۱۹۶۶۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت ''آپ نے اپنے رب کی عظیم نشانیاں دیکھیں'' کے متعلق فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے رفرف کو دیکھا جو سبز تھا اور افق پر محیط تھا۔

باب ۸۴۷. قَوْلُه، اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى

۸۴۷۔ بھلا تم نے لات و عزیٰ کے حال میں بھی غور کیا۔

(۱۹۶۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَشْهَبِ حَدَّثَنَآ اَبُوالْجَوْزَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَللّٰتَ رَجُلٌ يَلُتُّ سَوِيْقَ الْحَآجِّ

۱۹۶۷۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاشہب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالجوزاء نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ 'لات' اس شخص کو کہتے تھے جو حاجیوں کے ستو گھولتا تھا۔

(۱۹۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ

۱۹۶۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلْفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

عبدالرحمٰن نے اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات اورعزیٰ کی تو اسے فوراً (مکافات کے لئے) کہنا چاہئے کہ ''اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (لاالہ الااللہ ❶ اور جوشخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آ ؤ جوا کھیلیں اسے فوراصدقہ دینا چاہئے۔

باب۸۴۸. قَوْلُهٗ وَ مَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى

۸۴۸۔ ''اور تیسرے منات کے۔''

(۱۹۶۹) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِیْ بِالْمُشَلَّلِ لَايَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ سُفْيَانُ مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ نَزَلَتْ فِی الْاَنْصَارِ كَانُوْا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ كُنَّا لَانَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيْمًا لِّمَنَاةَ نَحْوَهٗ

۱۹۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، انہوں نے عروہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جولوگ ''منات'' بت کے نام پر احرام باندھتے تھے جو مقام مشلل میں تھا وہ صفااور مروہ کے درمیان (حج وعمرہ میں) آمدورفت نہیں کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا طواف کیا، اور مسلمانوں نے بھی۔ سفیان نے فرمایا کہ مناۃ مقام قدید پر مشلل میں تھا اور عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا کہ ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اسلام سے پہلے انصار اور قبیلہ غسان کے لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے تھی سابقہ حدیث کی طرح اور معمر نے زہری کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کے کچھ لوگ منات کے نام کا احرام باندھتے تھے۔ منات ایک بت تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ (اسلام کے بعد) ان لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ (ﷺ) ہم منات کی تعظیم کی وجہ سے صفا اور مروہ کے درمیان آمدورفت (سعی) نہیں کیا کرتے تھے۔

باب۸۴۹. قَوْلُهٗ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا

۸۴۹۔ ''غرض یہ کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی عبادت کرو۔''

(۱۹۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۷۰۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ

❶ اصل میں یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو عربوں میں سے نیانیا اسلام میں داخل ہوا ہو۔ چونکہ پہلے سے زبان پر یہ کلمات چڑھے ہوئے تھے اس لئے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً اس کی مکافات کرلینی چاہئے۔

بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ تَابَعَهٗ اِبْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ اِبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

النجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے اور تمام جن وانس نے سجدہ کیا اس روایت کی متابعت ابن طہمان نے ایوب نے واسطہ سے کی تھی۔ ابن علیہ نے (ایوب کے واسطہ سے) ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر روایت میں نہیں کیا۔

(۱۹۷۱) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْاَحْمَدَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ فِيْهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهٗ اِلَّا رَجُلًا رَاَيْتُهٗ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَاَيْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

۱۹۷۱۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، انہیں ابواحمد نے خبر دی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ سجدہ سورۃ النجم ہے۔ پھر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (اس کی تلاوت کے بعد) سجدہ کیا اور جتنے لوگ آپ کے پیچھے تھے سب نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا (بلاتخصیص مسلم وکافر کے) سوا ایک شخص کے، میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میں مٹی اٹھائی اور اسی پر سجدہ کیا۔ بعد میں (بدر کی لڑائی میں) میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا ہوا پڑا ہے۔ وہ شخص امیہ بن خلف تھا۔

سُوْرَةُ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

سورۂ اقتربت الساعۃ

باب ۸۵۰. قَالَ مُجَاهِدٌ مُسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ مُزْدَجَرٌ مُتَنَاهٍ وَازْدُجِرَ فَاسْتُطِيْرَ جُنُوْنًا دُسُرٌ اَضْلَاعُ السَّفِيْنَةِ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ لَهٗ جَزَآءً مِّنَ اللّٰهِ مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُوْنَ الْمَآءَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِيْنَ النَّسَلَانُ الْخَبَبُ السِّرَاعُ وَقَالَ غَيْرُهٗ فَتَعَاطٰى فَعَاطَهَا بِيَدِهٖ فَعَقَرَهَا الْمُحْتَظِرِ كَحِظَارٍ مِّنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٌ اُزْدُجِرَ اِفْتَعَلَ مِنْ زَجَرْتُ كُفِرَ فَعَلْنَا بِهٖ وَبِهِمْ مَافَعَلْنَا جَزَآءً لِّمَا صُنِعَ بِنُوْحٍ وَّاَصْحَابِهٖ مُسْتَقِرٌّ عَذَابٌ حَقٌّ يُقَالُ الْاَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ

۸۵۰۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''مستمر'' ای ذاہب۔ ''مزدجر'' ای متناہ۔ (فی الزجر) ازدجر ای استطیر جنونا۔ ''دسر'' یعنی کشتی کی تختیاں۔ ''لمن کان کفر'' یعنی بوجہ اس کے کہ نوح علیہ السلام کا انکار کیا گیا تھا پس اللہ کی طرف سے بدلہ کے طور پر (ان کی قوم کو عذاب اور نوح علیہ السلام اور مومنوں کو نجات دی گئی) ''محتضر'' یعنی صالح علیہ السلام کی قوم کے لوگ پانی پر اپنی باری پر حاضر ہوا کریں گے۔ ابن جبیر نے فرمایا کہ ''مہطعین'' ای النسلان۔ ''الخبب'' ای السراع۔ غیر ابن جبیر نے کہا کہ ''فتعاطی'' یعنی اونٹنی پر وار کیا اور اسے ذبح کر دیا۔ ''المحتظر'' یعنی درختوں کی باڑ جو جل گئی ہو۔ ''ازدجر'' زجرت سے افتعال کا صیغہ ہے۔ ''کفر'' یعنی ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے ساتھ جو کچھ کیا وہ بدلہ تھا۔ ان اعمال کا جو انکی قوم نے ان کے اور ان کے مؤمن اصحاب کے ساتھ کیا تھا۔ ''مستقر'' ای عذاب حق ''الاشر'' یعنی اترانا اور تکبر کرنا۔

(۱۹۷۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

۱۹۷۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے اور سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابومعمر نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةٌ دُوْنَه' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں (مکہ میں آپ ﷺ کے معجزہ کے طور پر) چاند دوٹکڑے ہوگیا تھا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے اسی موقعہ پر ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا۔

(۱۹۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا

۱۹۷۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہیں ابن نجیح نے خبر دی، انہیں مجاہد نے، انہیں ابومعمر نے، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند شق ہوگیا اور اس وقت ہم بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ اس کے دوٹکڑے ہوگئے۔ آنحضور ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا، گواہ رہنا۔

(۱۹۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۷۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بکر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر نے، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں چاند شق ہوگیا تھا۔

(۱۹۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

۱۹۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ والوں نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آنحضور نے انہیں چاند شق ہونے کا معجزہ دکھایا۔

(۱۹۷۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ

۱۹۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند دوٹکڑوں میں شق ہوگیا تھا۔

باب ۸۵۱ قَوْلُهٗ: تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَرَكْنَا هَا اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ قَتَادَةُ اَبْقَى اللّٰهُ سَفِيْنَةَ نُوْحٍ حَتّٰى اَدْرَكَهَآ اَوَآئِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

۸۵۱۔ "جو (کشتی) ہماری نگرانی میں رواں تھی۔ یہ سب انتقام میں اس شخص (نوح علیہ السلام) کے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔ اور ہم نے اس واقعہ کو نشان (عبرت) کے طور پر رہنے دیا۔ سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا" قتادہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا اور اس امت (محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے اسلاف نے اسے پایا۔

(۱۹۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۱۹۷۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ "فہل من مدکر"

پڑھا کرتے تھے۔

باب ۸۵۲. قَوْلِهٖ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا هَوَّنَّا قِرَآءَ تَهٗ

۸۵۲۔ ''اور ہم نے آسان کردیا ہے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے، سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟'' مجاہد نے فرمایا کہ ''یسرنا'' یعنی ہم نے اس کی قرأت آسان کردی۔

(۱۹۷۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۱۹۷۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ''فھل من مدکر'' پڑھا کرتے تھے۔ (سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟)

باب ۸۵۳. قَوْلِهٖ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَ نُذُرِ

۸۵۳۔ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔ سو دیکھو میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی رہیں۔

(۱۹۷۹) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا سَاَلَ الْاَسْوَدَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اَوْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّ كِرٍ دَالًا

۱۹۷۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے ایک شخص کو اسود سے پوچھتے سنا کہ آیت میں ''فھل من مدکر'' ہے یا ''مذکر''؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ ''فھل من مدکر'' پڑھتے تھے، آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بھی ''فھل من مدکر پڑھتے سنا ہے۔

باب ۸۵۴. قَوْلِهٖ فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ وَ لَقَدْ يَسَّرْ نَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۸۵۴۔ سو وہ (ثمود) ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کے باڑ لگانے والے کا چورا۔ اور ہم نے قرآن کو آسان کردیا ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

(۱۹۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ الْاٰيَةُ

۱۹۸۰۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ابواسحاق نے، انہیں اسود نے اور انہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم ﷺ نے ''فھل من مدکر'' پڑھا۔ الاٰیۃ۔

باب ۸۵۵. قَوْلُهٗ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوْ قُوْا عَذَابِىْ وَ نُذُرِ

۹۵۵۔ اور صبح سویرے ہی ان پر عذاب دائمی آ پہنچا، کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔

(۱۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۱۹۸۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''فھل من مدکر'' پڑھا۔

باب ۸۵۶. قَوْلُهٗ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَا عَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۸۵۶۔ اور ہم تمہارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

(۱۹۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيىٰ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۱۹۸۲۔ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ان سے وکیع نے حدیث بیان کی،ان سے اسرائیل نے،ان سے ابواسحاق نے،ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے "فھل من مدکر" پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ "فھل من مدکر"۔

باب۸۵۷. قَوْلُهٗ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

۸۵۷۔سوعنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

(۱۹۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وَهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

۱۹۸۳۔ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی،ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی،ان سے خالد نے حدیث بیان کی،ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ح۔اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی،ان سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی،ان سے وہیب نے،ان سے خالد نے حدیث بیان کی،ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ جب کہ آپ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ (مدد کا) یاد دلاتا ہوں۔اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے گی۔پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کی،بس یارسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے بہت الحاح وزاری سے دعا کر لی۔اس وقت آنحضور ﷺ زرہ بند خوشی اور جوش میں تھے اور آپ نکلے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی "سوعنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

باب۸۵۸. قَوْلُهٗ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ يَعْنِيْ مِنَ الْمَرَارَةِ

۸۵۸۔لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔"امر" مرارۃ سے ہے۔

(۱۹۸۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ ابْنُ مَاهَكٍ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ لَقَدْ اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَاِنِّيْ لَجَارِيَةٌ اَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

۱۹۸۴۔ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی،ان سے ہشام ابن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی،کہا کہ مجھے یوسف بن ماہک نے خبر دی،انہوں نے بیان کیا کہ میں عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا،آپ نے فرمایا کہ جس وقت آیت "لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔" محمد ﷺ پر مکہ میں نازل ہوئی،تو میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

(۱۹۸۵) حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۸۵۔مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبداللہ بن طحان نے حدیث بیان کی،ان سے خالد بن مہران نے حدیث بیان کی

وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَّهُ يَوْمَ بَدْرٍ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ اَبَدًا فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ، جب کہ آپ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر میدان میں ایک چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ "اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد دلاتا ہوں، اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد پھر کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی (یعنی مسلمانوں کے فنا ہونے کی صورت میں) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا، بس یا رسول اللہ! آپ اپنے رب سے خوب الحاح وزاری کے ساتھ دعا کر چکے ہیں۔ آنحضورؐ اس وقت زرہ بند تھے، آپ باہر تشریف لائے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی "سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔"

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن

باب ۸۵۹. قال مجاهد بحسبان كحسبان الرحى وقال غيره وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ يُرِيْدُ لِسَانَ الْمِيْزَانِ وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزَّرْعِ اِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ وَالرَّيْحَانُ رِزْقُهٗ وَالْحَبُّ الَّذِيْ يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ يُرِيْدُ الْمَاكُوْلَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيْجُ الَّذِيْ لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهٗ اَلْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ الْعَصْفُ التِّبْنُ وَقَالَ اَبُوْمَالِكٍ اَلْعَصْفُ اَوَّلُ مَا يَنْبُتُ نُسَمِّيْهِ النَّبَطُ هَبُوْرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَارِجُ اللَّهَبُ الْاَصْفَرُ وَالْاَخْضَرُ الَّذِيْ يَعْلُوا النَّارَ اِذَا اُوْقِدَتْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ لَا يَبْغِيَانِ لَايَخْتَلِطَانِ اَلْمُنْشَاٰتُ مَارُفِعَ قَلْعُهٗ مِنَ السُّفُنِ فَاَمَّا مَالَمْ يُرْفَعْ قَلْعُهٗ فَلَيْسَ بِمُنْشَاٰةٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كالفخار كما يصنع الفخار الشواظ لهب من نار وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُؤُسِهِمْ

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن

۸۵۹۔ مجاہد نے فرمایا "بحسبان" ای کحسبان الرحیٰ۔ ان کے غیر نے کہا کہ "واقیموا الوزن" میں مراد ترازو کی ڈنڈی ہے۔ "العصف" کھیت کی گھاس، کھیتی پکنے سے پہلے جن پودوں کو کاٹ لیا جاتا ہے انہیں "العصف" کہتے ہیں۔ "الریحان" کلام عرب میں روزی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے "الریحان" یعنی اس کی روزی اور کھیتی سے حاصل شدہ دانے جو کھاتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ "العصف" سے مراد وہ دانہ جو کھانے کے قابل ہو۔ اور "الریحان" پختہ دانہ جو کھایا نہ جاتا ہو۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "العصف" گیہوں کے تنے کے پتے کو کہتے ہیں۔ ضحاک نے فرمایا کہ "العصف" سوکھی گھاس کو کہتے ہیں۔ ابو مالک نے فرمایا کہ "العصف" اسے کہتے ہیں جو سب سے پہلے اگتا ہے۔ حبشی زبان میں اسے "ہبور" کہتے ہیں اور مجاہد نے فرمایا کہ "العصف" گیہوں کے پودے کا پتا۔ اور "الریحان" روزی، غزا کے معنی میں ہے۔ "المارج" زرد اور سبز شعلے جو آگ سے اس وقت اٹھتے ہیں جب وہ بھڑکائی جاتی ہے۔ بعض نے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا کہ "رب المشرقین" میں مشرقین سے مراد جاڑے میں سورج کے طلوع ہونے کی جگہ اور گرمی میں سورج کے طلوع ہونے کی جگہ ہے اور "رب المغربین" سے جاڑے اور گرمی میں سورج کے غروب ہونے کی جگہ مراد ہے "لایبغیان" ای لایختلطان "المنشآت" وہ جہاز جو سمندروں میں پہاڑوں کی طرح کھڑے ہوں۔ جو جہاز ایسے نہ ہوں

يُعَذَّبُوْنَ بِهٖ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ
اللّٰهَ عَزَّوَ جَلَّ فَيَتْرُكُهَا اَلشُّوَاظُ لَهَبٌ مِنْ نَارٍ مُدْهَآمَّتٰنِ
سَوْدَا وَانِ مِنَ الرِّيِّ صَلْصَالٍ طِيْنٍ خُلِطَ بِرَمْلٍ
فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ
يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ يُقَالُ صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ
عِنْدَ الْاِغْلَاقِ وَصَرْصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ
وَّرُمَّانٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ
بِالْفَاكِهَةِ وَاَمَّا الْعَرَبُ فَاِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهٖ
عَزَّوَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى فَاَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى كُلِّ الصَّلَوٰتِ
ثُمَّ اَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيْدًا لَهَا كَمَآ اُعِيْدَ النَّخْلُ
وَالرُّمَّانُ وَمِثْلُهَا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيْرٌ مِّنَ
النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِيْ
اَوَّلِ قَوْلِهٖ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَقَالَ
غَيْرُهٗ اَفْنَانٌ اَغْصَانٌ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا يُجْتَنٰى
قَرِيْبٌ وَّ قَالَ الْحَسَنُ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ نِعَمِهٖ وَقَالَ قَتَادَةُ
رَبِّكُمَا يَعْنِي الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَ قَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ كُلَّ
يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ يَغْفِرُ ذَنْبًا وَ يَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ
قَوْمًا وَيَضَعُ اٰخَرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرْزَخٌ حَاجِزٌ
لْاَنَامُ الْخَلْقُ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ ذُوالْجَلَالِ
ذُوالْعَظَمَةِ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ يُقَالُ
مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ اِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ مَرِيْجٌ مُلْتَبِسٌ مَرَجَ اِخْتَلَطَ
الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا سَنَفْرُغُ لَكُمْ
سَنُحَاسِبُكُمْ لَايَشْغَلُهٗ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَّهُوَ
مَعْرُوْفٌ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَاتَفَرَّغَنَّ لَكَ
وَمَابِهٖ شُغْلٌ لَاٰخُذَنَّكَ عَلٰى غِرَّتِكَ

انہیں ’’منشآ ة‘‘ نہیں کہیں گے۔ مجاہد نے فرمایا کہ ’’کالفخار‘‘ ای کما یصنع
’’الفخار‘‘ ’’الشواظ‘‘ آگ کا شعلہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ ’’نحاس‘‘ یعنی
پیتل ہے۔ ’’خاف مقام ربہ‘‘ یعنی وہ شخص جو معصیت کا ارادہ کرتا ہے،
لیکن اللہ عزوجل یاد آجاتے ہیں اور وہ معصیت کا ارادہ چھوڑ دیتا ہے۔
’’مدہامتان‘‘ یعنی شادابی کی وجہ سے اتنے گہرے سبز ہیں کہ سیاہی نما
ہوگئے ہیں۔ ’’صلصال‘‘ یعنی مٹی ریت کے ساتھ مل گئی ہو اور ٹھیکرے
کی طرح کھنکھناتی ہو۔ بعض کہتے ہیں ’’منتن‘‘ کے معنی میں ہے یعنی
’’صل‘‘ اور ’’صلصال‘‘ کا ایک ہی مفہوم ہے۔ جیسے دروازہ بند کرتے
وقت ’’صرالباب‘‘ بولتے ہیں اور صرصر بھی اس کے لئے استعمال ہوتا
ہے۔ (یعنی مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی سے ماخوذ ہے) اور جیسے
’’کبکبتہ‘‘ کبتہ کے معنی میں۔ میوے اور خرمے اور انار۔ بعض حضرات
نے کہا ہے کہ انار اور خرمے میوہ نہیں ہیں۔ بہرحال عرب تو انہیں میوہ
ہی کہتے ہیں۔ یہاں ایسی ہی ترکیب استعمال کی گئی ہے۔ جیسی دوسری
آیت ’’اور حفاظت کرو تمام نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی‘‘ میں استعمال
ہوئی ہے کہ پہلے تمام نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا، پھر تاکید کے لئے
عصر کی نماز کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ اسی طرح اس آیت میں
عام میوہ کے ذکر کے بعد انار اور خرمے کا خاص طور سے ذکر کیا۔ یہ
ترکیب ایک اور موقعہ پر بھی استعمال ہوئی ہے۔ ’’کیا تم نے نہیں
دیکھا کہ اللہ کو وہ تمام چیزیں سجدہ کرتی ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو
زمین میں ہیں۔‘‘ پھر فرمایا ’’اور بہت سے لوگ‘‘ (یہاں انسانوں کا
خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا) ’’اور بہت سے ایسے ہیں جن کے حق
میں عذاب کا فیصلہ کردیا گیا۔‘‘ وہ تمام چیزیں جو آسمان میں اور جو زمین
میں ہیں‘‘ میں انسان بھی آجاتے ہیں۔ لیکن پھر ان کا خصوصیت کے
ساتھ بھی ذکر کیا۔ غیر مجاہد نے کہا کہ ’’افنان‘‘ ای اغصان ’’جنا الجنتین
دان‘‘ یعنی دونوں درختوں کے پھل جو توڑے جائیں گے وہ بہت ہی
قریب ہوں گے۔ حسن نے فرمایا کہ ’’فبای آلاء‘‘ یعنی اللہ کی نعمتیں۔
قتادہ نے فرمایا کہ ’’ربکما تکذبان‘‘ میں تثنیہ کا صیغہ انس وجن کے لئے
استعمال کیا گیا ہے۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ’’کل یوم ہو فی
شان‘‘ یعنی جس میں وہ گناہ معاف کرتا ہے، تکلیف دور کرتا ہے۔ بعض
قوموں کو بلندی پر پہنچاتا ہے اور بعض کو گراتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ

عنہ نے فرمایا کہ ''برزخ بمعنی حاجز'' ہے۔ ''الانام'' الخلق 'نضاختان' اے فیاضتان ''ذوالجلال'' ای ذوالعظمۃ۔ غیر ابن عباسؓ نے کہا کہ ''مارج'' یعنی آگ کا خاص شعلہ (بغیر دھوئیں کے) ''مرج الامیر رعیتہ'' اس وقت بولتے ہیں جب امیر رعایا کو کھلی چھٹی دے دے کہ رعایا ایک دوسرے پر ظلم کرتی پھرے۔ ''مرج امر الناس'' ای اختلط۔ مریج ای ملتبس۔ مرج یعنی دو دریا مل گئے۔ مرجت دابتک سے ماخوذ۔ چھوڑنے کے معنی میں ''سنفرغ لکم'' یعنی ہم تمہارا حساب لیں گے، ورنہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز کسی بھی دوسری چیز سے غافل نہیں کر سکتی۔ یہ استعمال کلام عرب میں جانا پہچانا ہے۔ بولتے ہیں ''لاتفرغن لک'' حالانکہ کوئی مشغولیت نہیں ہوئی (بلکہ یہ وعید او تحدید ہے) گویا وہ یہ کہہ رہا ہے کہ تمہاری اس غفلت کا تمہیں مزہ چکھاؤں گا۔

باب ٨٦٠. قَوْلِهٖ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ

۸۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور ان باغوں سے کم درجہ میں دو اور باغ بھی ہیں۔''

(١٩٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ الْعَمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتٰنِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهَا وَجَنَّتٰنِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَ بَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْآ اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْکِبْرِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُوْرٌ سُوْدُالْحَدَقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُوْرَاتٌ مَحْبُوْسَاتٌ قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَاَنْفُسُهُنَّ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ قَاصِرَاتٌ لَایَبْغِیْنَ غَیْرَ اَزْوَاجِهِنَّ

۱۹۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران الجونی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جنت میں) دو باغ ہوں گے، جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو دوسرے باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گے اور جنت عدن سے جنتیوں کے اپنے رب کے دیدار میں کوئی چیز سوائے رداء کبر کے جو اس کی ذات پر ہوگی حائل نہ ہوگی۔ ''گورے رنگ والیاں خیموں میں محفوظ ہوں گی'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''حور'' یعنی سیاہ چشم۔ مجاہد نے فرمایا ''مقصورات'' یعنی محبوسات۔ یعنی ان کی نظریں اور ان کی ذات ان کے شوہروں کے لئے محفوظ ہوگی، وہ انہیں کے لئے ہوں گی۔ ان کے سوا کسی دوسرے کو نہ چاہیں گی۔

(١٩٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی

۱۹۸۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز ابن عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران جونی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں کھوکھلے کشادہ موتی کا خیمہ ہوگا۔

الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَآ اَهْلٌ مَّا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهَا وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْآ اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ

اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور اس کے ہر کنارے پر حور ہوگی۔ ایک کنارے والی دوسرے کنارے والی کو نہ دیکھ سکے گی۔ اور مؤمن ان کے پاس باری باری جائے گا اور دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور ایسے بھی دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔ جنت عدن میں جنتیوں اور اللہ رب العزت کے دیدار کے درمیان سوائے رداء کبر کے جو اس کے اوپر ہوگی اور کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

سورۃ الواقعہ

باب ۸۶۱. وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ زُلْزِلَتْ بُسَّتْ فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيْقُ اَلْمَخْضُوْدُ الْمُوْقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ اَيْضًا لَا شَوْكَ لَهٗ مَنْضُوْدٌ الْمَوْزُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ ثُلَّةٌ اُمَّةٌ يَحْمُوْمٌ دُخَانٌ اَسْوَدُ يُصِرُّوْنَ يُدِيْمُوْنَ اَلْهِيْمُ الْاِبِلُ الظِّمَاءُ لَمُغْرَمُوْنَ لَمُلْزَمُوْنَ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَ رَيْحَانٌ الرِّزْقُ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ اَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ وَ قَالَ غَيْرُهٗ تَفَكَّهُوْنَ تَعْجَبُوْنَ عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِثْلَ صَبُوْرٍ وَّصُبُرٍ يُسَمِّيْهَآ اَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ فِيْ خَافِضَةٌ لِقَوْمٍ اِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ اِلَى الْجَنَّةِ مَوْضُوْنَةٍ مَنْسُوْجَةٍ وَمِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوْبُ لَا اٰذَانَ لَهٗ وَلَا عُرْوَةَ وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرٰى مَسْكُوْبٍ جَارٍ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مُتْرَفِيْنَ مُتَمَتِّعِيْنَ مَاتُمْنُوْنَ هِيَ النُّطْفَةُ فِيْ اَرْحَامِ النِّسَآءِ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ بِمُحْكَمِ الْقُرْاٰنِ وَيُقَالُ بِمَسْقَطِ النُّجُوْمِ اِذَا سَقَطْنَ وَمَوَاقِعُ و مَوْقِعٌ وَاحِدٌ مُدْهِنُوْنَ مُكَذِّبُوْنَ مِثْلُ لَوْتُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ فَسَلَامٌ لَّكَ اَيْ مُسَلَّمٌ لَّكَ اِنَّكَ مِنْ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاُلْقِيَتْ اِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا كَمَا تَقُوْلُ اَنْتَ مُصَدَّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيْلٍ اِذَا كَانَ قَدْ قَالَ اِنِّيْ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيْلٍ وَقَدْ يَكُوْنُ كَالدُّعَاءِ لَهٗ كَقَوْلِكَ

۸۶۱۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ "رجت" ای زلزلت "بست" بمعنی فتت۔ یعنی اس طرح لت پت کر دیا جائے جیسے ستو (گھی وغیرہ میں) کیا جاتا ہے۔ "المخضود" جو بوجھ سے لدا ہو، اسے بھی کہتے ہیں، جس میں کانٹے نہ ہوں۔ "منضود" بمعنی کیلا "العرب" اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں "ثلۃ" ای امۃ۔ "یحموم" سیاہ دھواں "یصرون" ای یدیمون "الھیم" وہ اونٹ جسے پیاس کا ہڑکا لگ گیا ہو۔ "لمغرمون" ای لملزمون "روح" ای جنۃ ورخاء اور "الریحان" بمعنی الرزق "ننشاکم" یعنی جس مخلوق میں بھی ہم چاہیں تمہیں پیدا کر دیں۔ غیر مجاہد نے فرمایا کہ "تفکھون" ای تعجبون، عربا کا واحد عروب ہے۔ جیسے صبور اور صبر۔ اہل مکہ اسے "العربۃ" کہتے ہیں۔ اہل مدینہ "الغنجۃ" کہتے ہیں اور اہل عراق "الشکلۃ" کہتے ہیں۔ "خافضۃ" یعنی وہ ایک جماعت کو جہنم کی پستی میں لے جانے والی ہے اور دوسری جماعت کو جنت کی بلندی پر پہنچانے والی ہے۔ "موضونۃ" ای منسوجۃ "الکوب" بے ٹونٹی بھی ہو اور دستی بھی "مسکوب" ای جار "وفرش مرفوعۃ" یعنی بعض بعض کے اوپر ہوں گے۔ "مترفین" ای متنعمین۔ "مدینین" ای محاسبین "ماتمنون" ای النطفۃ فی ارحام النساء۔ "للمقوین" ای للمسافرین "القی" بمعنی القفر "بمواقع النجوم" ای بمحکم القرآن۔ بمسقط النجوم اس وقت بولتے ہیں جب ستارے گرتے ہیں۔ مواقع اور موقع دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ "مدھنون" ای مکذبون جیسے لوتدھن فیدھنون میں ہے "سلام لک" یعنی تجھ پر سلامتی ہو کہ تو اصحاب یمین میں سے ہے۔ آیت میں "ان" لفظوں میں مذکور نہیں ہوا۔ اگرچہ معنی موجود ہے۔ بولتے ہیں "انت مصدق مسافر عن قلیل" (یہاں بھی اصل میں انک مسافر ہے) یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کسی سے مخاطب نے یہ کہا ہو کہ "انی مسافر عن قلیل"

فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ اِنْ رُفِعَتِ السَّلَامُ فَهُوَ مِنَ الدُّعَآءِ تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ اَوْرَيْتُ اُوْقِدْتُ لَغْوًا بَاطِلًا تَاْثِيْمًا كَذِبًا

(اس کا جواب سابقہ جملہ سے دیتے وقت ''ان'' حذف کر دیا جاتا ہے۔ اگر چہ معنی مذکور ہوتا ہے)۔ لفظ ''سلام'' مخاطب کو دعا کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ''فسقیا من الرجال'' میں بھی دعا ہی ہے۔ ''سلام'' کو رفع ہو جبھی دعا کے لئے ہوگا ''تورون'' ای تستخرجون ''اوریت'' بمعنی اوقدت سے ماخوذ ہے۔ ''لغوا'' ای باطلا ''تاثیما'' ای کذبا؟

باب ۸۶۲. قَوْلِهٖ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ

(۱۹۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ

۸۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور لمبا سایہ ہوگا۔''

۱۹۸۸۔ ہمیں علی بن عبداللہ نے خبر دی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ آپ فرماتے تھے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ہوگا (اتنا بڑا کہ) سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا اور پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔ اگر تمہارا جی چاہے تو آیت ''اور لمبا سایہ ہوگا'' کی قرأت کرو۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدُ

سورۃ الحدید

باب ۸۶۳. قَالَ مُجَاهِدٌ جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ مُعَمَّرِيْنَ فِيْهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ مِنَ الضَّلَالَةِ اِلَى الْهُدٰى وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ جُنَّةٌ وَّسِلَاحٌ مَوْلَاكُمْ اَوْلٰى بِكُمْ لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ لِيَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اُنْظُرُوْنَا اِنْتَظِرُوْنَا

باب ۸۶۳۔ مجاہد نے فرمایا ''جعلکم مستخلفین'' ای معمرین فیہ ''من الظلمات الی النور'' یعنی من الضلالۃ الی الہدیٰ ''منافع للناس'' ای جنۃ و سلاح ''مولاکم'' ای اولی بکم ''لئلا یعلم اہل الکتاب'' ای لیعلم اہل الکتاب۔ ہر چیز کے ظاہر پر بھی علم کا اطلاق ہوتا ہے اور باطن پر بھی۔ ''انظرونا'' ای انتظرونا۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ

سورۃ المجادلۃ

باب ۸۶۴. وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُحَآدُّوْنَ يُشَآقُّوْنَ اللّٰهَ كُبِتُوْا اُخْزِيُوْا مِنَ الْخِزْيِ اِسْتَحْوَذَ غَلَبَ

باب ۔۸۶۴۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''یحادون'' ای یشاقون اللہ ''کبتوا'' ای اخزیوا۔ الخزی سے ماخوذ ہے۔ ''استحوذ'' ای غلب۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

سورۃ الحشر

باب ۸۶۵. قَوْلُهٗ اَلْجَلَاءُ الْاِخْرَاجُ مِنْ اَرْضٍ اِلٰى اَرْضٍ

(۱۹۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَ مِنْهُمْ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهَا لَمْ تُبْقِ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ

باب ۸۶۵۔ ''الجلاء'' ایک سرزمین سے دوسری جگہ نکال دینا (جلاوطنی)

۱۹۸۹۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابوبشر نے خبر دی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ التوبہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ''التوبۃ'' کے متعلق دریافت کرتے ہو، وہ تو لوگوں کے بھید کھولنے والی سورۃ ہے۔ جب تک اس کی آیت ''ومنہم ومنہم'' سے شروع ہوتی رہیں، لوگوں نے تو یہ سوچنا شروع کر دیا تھا کہ اب ان میں کوئی بھی ایسا شخص

باقی نہ رہے جس کا ذکر اسی طرح اس آیت میں نہ آ جائے۔ بیان کیا کہ میں نے سورۃ الانفال کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ غزوۂ بدر کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ میں نے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ قبیلہ بنوالنضیر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(۱۹۹۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَآ اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ

۱۹۹۰۔ ہم سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، انہیں ابوعوانہ نے خبر دی، انہیں ابوبشر نے اور ان سے سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا بلکہ اسے سورۃ النضیر کہو۔

باب۸۶۶. قَوْلُهٗ مَاقَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ نَخْلَةٍ

۱۸۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹے" آیت میں لینۃ بمعنی نخلۃ ہے۔

(۱۹۹۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ

۱۹۹۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کے کھجور کے درخت جلا دیئے تھے اور انہیں کاٹ ڈالا تھا۔ یہ درخت مقام "بویرہ" میں تھے، پھر اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ "جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹے یا انہیں ان کی جڑوں پر قائم رہنے دیا، سو یہ دونوں اللہ ہی کے حکم کے موافق ہیں اور تا کہ اللہ نافرمانوں کو رسوا کرے۔

باب۸۶۷. قَوْلُهٗ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

۸۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان سے بطور فے ❶ دلوایا۔

(۱۹۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَارِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهَا نَفَقَةَ

۱۹۹۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے کئی مرتبہ عمرو کے واسطہ بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی نضیر کے اموال کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بطور فے دیا تھا۔ یعنی اس کے لئے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے بغیر۔ ان اموال کا خرچ کرنا خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں تھا۔ چنانچہ آپ اسی میں سے ازواج مطہرات کا سالانہ خرچ دیتے تھے اور جو باقی بچتا تھا اس سے سامان جنگ

❶ فقہ کی اصطلاح میں "فی" وہ مال ہے جو اہل حرب سے بلا جنگ حاصل ہو جائے۔ یہود بنی نضیر کے خلاف آنحضور ﷺ کی کارروائی ان کی مسلسل معاندانہ روش کی وجہ سے تھی۔ بہرحال حالات جنگ میں مخالف کے قلعہ کو توڑنے، باغات اور کھیتوں کو اجاڑنے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے اور اس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ بہت سے حالات میں اگر اس طرح کی کارروائی نہ کی جائے تو اس کا نتیجہ شکست بھی ہو سکتا ہے۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس طرح کی کارروائی حالات جنگ میں جائز ہے۔

سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَابَقِيَ فِي السَّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اور گھوڑوں کے لئے خرچ کرتے تا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے موقعہ پر کام آئیں۔

باب۸۶۸. قَوْلُهُ وَمَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ

۸۶۸۔ ''تو رسول تمہیں جو کچھ دیں، لے لیا کرو۔''

(۱۹۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُّ فِيْهِ مَاتَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ اَمَا قَرَأْتِ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ قَالَتْ فَاِنِّيْ اَرٰى اَهْلَكَ يَفْعَلُوْنَهُ قَالَ فَاذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَاجَامَعْتُنَا

۱۹۹۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لئے آگے کے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے معروف تھی۔ وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ ابن مسعود نے فرمایا آخر کیوں نہ میں انہیں لعنت کروں، جنہیں رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے اعتبار سے ملعون ہے۔ اس عورت نے کہا کہ قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے۔ لیکن آپ جو کچھ کہتے ہیں، میں نے تو اس میں کہیں یہ بات دیکھی نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمہیں ضرور مل جاتا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے کہ ''تو رسول اللہ ﷺ تمہیں جو کچھ دیں، لے لیا کرو اور جس سے وہ تمہیں روک دیں رک جایا کرو۔'' اس نے کہا کہ پڑھی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آنحضور ﷺ نے ان چیزوں سے روکا ہے۔ اس پر اس عورت نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کے گھر میں بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور دیکھ لو۔ وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا۔ لیکن اس طرح کی ان کے یہاں کوئی چیز اسے نہیں ملی۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ بھی اسی طرح کرتیں تو میں کبھی ان کے قریب نہ جاتا۔

(۱۹۹۴) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَآ اُمُّ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ

۱۹۹۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور بن معتمر کی حدیث کا ذکر کیا جو وہ ابراہیم کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سر کے قدرتی بالوں کے ساتھ مصنوعی بال لگانے والیوں پر لعنت بھیجی تھی۔ عبدالرحمٰن بن عابس نے کہا کہ میں نے

بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب نامی ایک عورت سے سنا تھا، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتی تھی۔

باب ۸۶۹. قَوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّأُواالدَّارَ وَالْاِيْمَانَ

۸۶۹۔ ''اوران لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دارالاسلام اور ایمان میں ان کے قبل سے قرار پکڑتے ہوئے ہیں۔''

(۱۹۹۵) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَاُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ تَبَوَّأُواالدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّهَاجِرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَ يَعْفُوَ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ

۱۹۹۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے اور ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (زخمی ہونے کے بعد شہادت سے پہلے) فرمایا، میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کا حق پہچانے اور میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جو دارالاسلام اور ایمان میں نبی کریم ﷺ کی ہجرت سے پہلے قرار پکڑے ہوئے ہیں۔ یہ کہ ان میں جو نیکوکار ہیں ان کی پذیرائی اور اگر ان سے غلطی ہو تو اس سے درگذر کرے۔

باب ۸۷۰. قَوْلُهٗ وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلْاٰيَةَ اَلْخَصَاصَةُ اَلْفَاقَةُ اَلْمُفْلِحُوْنَ اَلْفَائِزُوْنَ بِالْخُلُوْدِ اَلْفَلَاحُ اَلْبَقَآءُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ عَجِّلْ وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَدًا

۸۷۰۔ ''اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں۔'' آخر آیت تک۔
''الخصاصہ'' بمعنی فاقہ ہے ''المفلحون'' اے الفائزون بالخلود۔
''الفلاح'' ای البقاء ''حی علی الفلاح'' یعنی جلدی کرو فلاح و بقاء کی طرف آنے میں۔ حسن نے فرمایا کہ ''الحاجۃ'' بمعنی حسد ہے۔

(۱۹۹۶) حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِيَ الْجَهْدُ فَاَرْسَلَ اِلٰى نِسَآئِهٖ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يُّضَيِّفُهٗ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَدَّخِرِيْهِ شَيْئًا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَاعِنْدِيْ اِلَّا قُوْتُ الصِّبْيَةِ قَالَ فَاِذَآ اَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَآءَ فَنَوِّمِيْهِمْ وَتَعَالَيْ فَاَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِيْ بُطُوْنَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا

۱۹۹۶۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے روایت بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم اشجعی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! میں فاقہ سے ہوں۔ آنحضور ﷺ نے انہیں ازواج مطہرات کے پاس بھیجا کہ (وہ آپ کی ضیافت کریں) لیکن ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے؟ اللہ اس پر رحم کرے گا۔ اس پر ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ، یہ آج میرے مہمان ہیں۔ پھر وہ انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں، کوئی چیز ان سے بچا کے نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا، اللہ گواہ ہے، میرے پاس اس وقت بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انصاری صحابی نے کہا

الرَّجُلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَوْضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

کہ اگر بچے کھانا مانگیں تو انہیں سلادو اور آؤ یہ چراغ بھی بجھادو۔ آج رات ہم بھوکے ہی رہیں گے (اور جو کچھ کھانا ہے مہمان کو کھلادیں گے) بیوی نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ انصاری صحابی صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں (انصاری صحابی) اور اس کی بیوی (کے عمل) کو پسند فرمایا۔ یا (آپ نے فرمایا کہ) اللہ مسکرایا (یعنی اللہ ان کے اس عمل سے راضی اور خوش ہوا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں۔"

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

سورۃ الممتحنہ

باب ۸۷۱۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَاتَجْعَلْنَا فِتْنَةً لَاتُعَذِّبْنَا بِاَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْكَانَ هٰٓؤُلَآءِ عَلَى الْحَقِّ مَآاَصَابَهُمْ هٰذَا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اُمِرَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَآئِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ

باب ۸۷۱۔ مجاہد نے فرمایا کہ "لاتجعلنا فتنۃ" یعنی ہمیں ان (کافروں) کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا نہ کرنا کہ وہ کہنے لگیں کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو آج ان پر یہ مصیبت نہ آتی۔ "بعصم الکوافر" رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو حکم ہوگیا کہ اپنی ان بیویوں کو جدا کردیں جو مکہ میں کافرہ ہیں۔

(۱۹۹۷) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَامَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْلَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهٰذَا يَاحَاطِبُ قَالَ لَاتَعْجَلْ عَلَيَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اِمْرَاً مِّنْ قُرَيْشٍ وَّلَمْ اَكُنْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ

۱۹۹۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حسن بن محمد ابن علی نے حدیث بیان کی، انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے کاتب عبید اللہ ابن ابی رافع سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہما کو روانہ کیا اور فرمایا کہ چلے جاؤ اور جب مقام خاخ کے باغ پر پہنچو (جو مکہ معظمہ اور مدینہ کے درمیان تھا) تو وہاں تمہیں ہودج میں ایک عورت ملے گی۔ اس کے ساتھ ایک خط ہوگا۔ وہ خط تم اس سے لے لینا۔ چنانچہ ہم روانہ ہوئے۔ ہمارے گھوڑے ہمیں صبا رفتاری کے ساتھ لے جارہے تھے۔ آخر جب ہم اس باغ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہم نے ہودج میں ایک عورت کو پالیا۔ ہم نے اس سے کہا خط نکالو۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہارا سارا کپڑا اتار کر تلاشی لے لیں گے۔ آخر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا۔ یہ حضرات وہ خط لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس خط میں لکھا ہوا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین کے چند افراد کی طرف جو مکہ میں تھے۔ اس خط میں انہوں نے (فتح مکہ کی مہم کے متعلق) آنحضور ﷺ کے کچھ راز بتائے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے

قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَآ اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَصْنَعَ اِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْصَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيْهِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا اَدْرِيْ الْاٰيَةَ فِي الْحَدِيْثِ اَوْقَوْلُ عَمْرٍو

دریافت فرمایا، حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میرے معاملہ میں جلدی نہ فرمائیں۔ میں قریش کے ساتھ (زمانہ قیام مکہ میں) رہا کرتا تھا۔ لیکن ان کے قبیلہ و خاندان سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے برخلاف آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں، ان کی قریش میں رشتہ داریاں ہیں اور ان کی رعایت سے قریش مکہ میں رہ جانے والے ان کے اہل وعیال اور مال کی حفاظت کریں گے۔ میں نے چاہا کہ جبکہ ان سے میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو اس موقعہ پر ان پر ایک احسان کردوں اور اس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی مکہ میں حفاظت کریں۔ یارسول اللہ! میں نے یہ عمل کفریا اپنے دین سے ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، یقیناً انہوں سے تم سے سچی بات بتادی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن ماردوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، یہ بدر کی جنگ میں ہمارے ساتھ موجود تھے، تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ شرکاء بدر کے تمام حالات سے واقف تھا (اور اس کے باوجود) ان کے متعلق فرمایا کہ ''جو جی چاہے کرو، میں نے تمہیں معاف کردیا۔'' عمر بن دینار نے فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ''اے ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بنالینا۔'' سفیان نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں کہ یہ آیت بھی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے یا عمرو بن دینار کا قول ہے۔

(۱۹۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قِيْلَ لِسُفْيَانَ فِيْ هٰذَا فَنَزَلَتْ لَاتَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ النَّاسِ حَفِظْتُهٗ مِنْ عَمْرٍو مَاتَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا اُرٰى اَحَدًا حَفِظَهٗ غَيْرِيْ

۱۹۹۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہ سفیان بن عیینہ سے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ آیت ''لاتتخذوا عدوی'' انہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ سفیان نے فرمایا کہ لوگوں کی روایت میں تو یونہی ہے، لیکن میں نے عمرو کے واسطہ سے جو حدیث یاد کی اس میں سے ایک حرف بھی میں نے نہیں چھوڑا اور میرا خیال ہے کہ عمرو سے میرے سوا کسی اور نے یہ حدیث یاد نہیں کی ہوگی۔

باب ۸۷۲. قَوْلُهٗ اِذَاجَآءَ كُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ

۸۷۲۔ جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں۔

(۱۹۹۹) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۹۹۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے اپنے چچا محمد بن مسلم کے واسطہ سے، انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَآ اَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللّٰهِ مَامَسَّتْ يَدُه' يَدَامْرَاَةٍ قَطُّ فِى الْمُبَايَعَةِ مَا يُبَايِعُهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذٰلِكَ تَابَعَه' يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمْرَةَ

نازل ہونے کے بعد ان مؤمن عورتوں کا امتحان لیا کرتے تھے جو ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''اے نبی! جب آپ سے مسلمان عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں...... غفور رحیم تک۔ عروہؓ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ چنانچہ جو عورت اس شرط (آیت میں مذکور یعنی ایمان وغیرہ) کا اقرار کر لیتی تو آنحضور ﷺ اس سے فرماتے کہ میں نے تمہاری بیعت قبول کر لی (زبانی) اور ہرگز نہیں اللہ گواہ ہے آنحضور ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ بیعت لیتے وقت کبھی نہیں چھوا۔ صرف آپ ان سے زبانی بیعت لیتے تھے کہ ان چیزوں (آیت مذکور) پر قائم رہنا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے کی (اور اسحاق بن راشد نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا) کہ ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے بیان کیا۔

باب ۸۷۳. قَوْلُه' اِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ

۸۷۳۔ جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے بیعت کریں۔

(۲۰۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيْنَآ اَنْ لَّايُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتْ اِمْرَاَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ اَسْعَدَتْنِىْ فُلَانَةٌ اُرِيْدُ اَنْ اَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا

۲۰۰۰۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ ﷺ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔'' اور ہمیں نوحہ (یعنی میت پر زور زور سے رونا پیٹنا) کرنے سے منع فرمایا۔ آنحضور ﷺ کی اس ممانعت پر ایک عورت (خود ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کی کہ فلاں عورت نے نوحہ میں میری مدد کی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا آؤں۔ آنحضور ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ وہ گئیں اور پھر دوبارہ آ کر آنحضور ﷺ سے بیعت کی۔

(۲۰۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِىْ مَعْرُوْفٍ قَالَ اِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللّٰهُ لِلنِّسَآءِ

۲۰۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے زبیر سے سنا، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اور مشروع باتوں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی'' کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ بھی ایک شرط تھی جسے اللہ تعالیٰ نے (آنحضور ﷺ سے بیعت کے

وقت) عورتوں کے لئے ضروری قرار دیا تھا۔

(۲۰۰۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَلَاتَسْرِقُوْا وَقَرَأَ اٰيَةَ النِّسَآءِ وَاَكْثَرَ لَفْظُ سُفْيَانَ قَرَأَ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ ومن اصاب منها شينا فستره الله له فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ تَابَعَهٗ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْاٰيَةِ

۲۰۰۲۔ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوادریس نے حدیث بیان کی اور انہوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو گے کہ ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے۔'' آپ نے سورۃ النساء کی آیتیں پڑھیں۔ سفیان اکثر صرف ''الآیۃ'' کہا کرتے تھے۔ پھر تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی عہد کی خلاف ورزی کر بیٹھا اور اس پر اسے سزا بھی مل گئی تو سزا اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔ لیکن کسی نے اپنے عہد کے خلاف کیا اور اللہ نے اسے چھپالیا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، اللہ چاہے تو اسے اس پر عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف کردے۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے معمر کے واسطہ سے کی۔

(۲۰۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى اَتَى النِّسَآءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّايُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَايَسْرِقْنَ وَلَايَزْنِيْنَ وَلَايَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَايَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ لَّمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَارَسُوْلَ

۲۰۰۳۔ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہارون بن معروف نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، انہیں حسن بن مسلم نے خبر دی، انہیں طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدالفطر کی نماز پڑھی۔ تمام حضرات نے نماز خطبہ سے پہلے پڑھی اور خطبہ بعد میں دیا (ایک مرتبہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد) نبی کریم ﷺ اترے، گویا اب بھی آنحضور ﷺ میری نظروں کے سامنے ہیں۔ جب آپ لوگوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ صف چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور وہاں تشریف لائے جہاں عورتیں تھیں۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی ''اے نبی! جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ نہ کسی کو شریک کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لگائیں گی، جسے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے

اللّٰهِ لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ

درمیان گھڑلیں۔'' آپ نے پوری آیت آخر تک پڑھی۔ جب آپ آیت پڑھ چکے تو فرمایا۔ تم ان شرائط پر قائم رہنے کا اقرار کرتی ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا، ہاں یارسول اللہ! ان کے سوا اور کسی عورت نے کوئی بات نہیں کی۔ حسن کو اس عورت کا نام معلوم نہیں تھا، بیان کیا کہ پھر عورتوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا۔ عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

سُوْرَةُ الصَّف

باب ۸۷۴. وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ أَنْصَارِيْ إِلَى اللّٰهِ مَنْ يَّتَّبِعُنِيْ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرْصُوْصٌ مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاصِ قَوْلُهُ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

سورۃ الصّف

باب ۸۷۴۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''من انصاری الی اللہ'' یعنی اللہ کے راستہ میں میری کون اتباع کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''مرصوص'' یعنی اس کا بعض حصہ بعض سے جڑا ہوا۔ غیر ابن عباس نے کہا کہ یہ ''رصاص'' (بمعنی سیسہ'' سے ماخوذ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' جو میرے بعد آنے والے ہیں اور جن کا نام احمد ہے۔''

(۲۰۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُوا اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَأَنَا الْعَاقِبُ

۲۰۰۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی، اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کرے گا اور میں عاقب ہوں۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

باب ۸۷۵. قَوْلُهُ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَقَرَأَ عُمَرُ فَامْضُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

سورۃ الجمعۃ

باب ۸۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' اور دوسروں کے لئے بھی ان میں سے (آپ کو بھیجا) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ''فامضوا الی ذکر اللہ'' پڑھا۔

(۲۰۰۵) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِيْنَا

۲۰۰۵۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعۃ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں ''اور دوسروں کے لئے بھی ان میں سے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں'' (آنحضور ﷺ ہادی اور معلم ہیں) بیان کیا کہ میں نے عرض کی

سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَه، عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَه، رِجَالٌ اَوْرَجُلٌ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ

یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آنحضور ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آنحضور ﷺ نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ یا (آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ) ایک شخص اسے پالے گا۔

(۲۰۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنِيْ ثَوْرٌ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَه، رِجَالٌ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ

۲۰۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، انہیں ابوالغیث نے، انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور انہیں نبی کریم ﷺ نے کہ "ان کی قوم کے کچھ لوگ اسے پالیں گے" (اس روایت میں اظہار شک کے بغیر "رجال" کا لفظ موجود ہے۔)

باب ۸۷۶. قَوْلُه، وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً

۸۷۶۔ اور جب کبھی ایک سودے کو دیکھا۔

(۲۰۰۷) حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَالنَّاسُ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَ ﹰانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا

۲۰۰۷۔ مجھ سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ابوسفیان نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے، آپ نے بیان کیا کہ جمعہ کے دن سامان تجارت لئے ہوئے اونٹ آئے۔ ہم اس وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، انہیں دیکھ کر سوا بارہ افراد کے سب لوگ ادھر ہی دوڑ پڑے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور (بعض لوگوں نے) جب کبھی ایک سودے یا تماشہ کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے بکھر گئے۔"

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ

سورۃ المنافقون

باب ۸۷۷. قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى الْكَاذِبُوْنَ

باب ۸۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بے شک گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں...... لکاذبون" تک۔

(۲۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِيْ غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مَنْ حَوْلَه، وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهٖ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ اَوْلِعُمَرَ فَذَكَرَه، لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِيْ فَحَدَّثْتُه، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَاقَالُوْا فَكَذَّبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۰۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک غزوہ میں تھا اور میں نے (منافقوں کے سردار) عبداللہ بن ابی کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں، ان پر خرچ نہ کرو تا کہ وہ خود ہی منتشر ہو جائیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا (سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ) سے کیا۔ یا عمر رضی اللہ عنہ سے۔ (اس کا ذکر کیا، راوی کو شک تھا) انہوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آنحضور ﷺ نے مجھے بلایا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهٗ فَاَصَابَنِيْ هَمٌّ لَّمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِيْ عَمِّيْ مَآ اَرَدْتَّ اِلٰى اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَبَعَثَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَازَيْدُ

میں نے تمام تفصیلات آپ کو سنا دیں۔ آنحضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا۔ انہوں نے قسم کھالی کہ انہوں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ اس پر آنحضور ﷺ نے میری تکذیب فرمادی۔ اور اس کی تصدیق، مجھے اس واقعہ کا اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ پھر میں گھر میں بیٹھ رہا۔ میرے چچا نے کہا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ حضور اکرم ﷺ تمہاری تکذیب کریں گے اور تم پر ناراض ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں''۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا زید! اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کردی ہے۔

باب ۸۷۸. قَوْلُهٗ اِتَّخَذُوْآ اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً يَّجْتَنُّوْنَ بِهَا

۸۷۸۔ ''ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے۔'' یعنی جس سے وہ پردہ پوشی کرتے ہیں۔

(۲۰۰۹) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اُبَيِّ ابْنَ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَالَ اَيْضًا لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَعَمِّيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ وَّاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَصَدَّقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِيْ فَاَصَابَنِيْ هَمٌّ لَّمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَاتُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ

۲۰۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ ''جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں، ان پر خرچ مت کرو۔ تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں'' یہ بھی کہا کہ اگر اب ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کی یہ بات چچا سے آ کر کہی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آنحضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوالیا۔ انہوں نے قسم کھالی کہ ایسی کوئی بات انہوں نے نہیں کہی تھی۔ آنحضور ﷺ نے بھی ان کی تصدیق اور میری تکذیب فرمادی۔ مجھے اس حادثہ کا اتنا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہیں پہنچا ہوگا۔ میں گھر کے اندر بیٹھ گیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ ''جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں''۔ ارشاد ''یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ مت کرو۔'' اور ارشاد ''غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا'' تک۔ آنحضور ﷺ نے مجھے بلوایا اور میرے سامنے اس آیت کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا، اللہ نے تمہاری تصدیق کردی۔

باب ۸۷۹. قَوْلُهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَايَفْقَهُوْنَ

۸۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ ایمان لے آئے پھر کافر ہو گئے۔ سو ان کے دلوں پر مہر کردی گئی، پس اب یہ نہیں سمجھتے۔''

(۲۰۱۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اَيْضًا لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ اَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِيَ الْاَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ مَاقَالَ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ اِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ زَآئِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۱۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے سنا، کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں، ان پر خرچ نہ کرو، یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا، تو میں نے یہ خبر نبی کریم ﷺ تک پہنچائی۔ اس پر انصار نے مجھے ملامت کی اور عبداللہ بن ابی نے قسم کھالی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی تھی۔ پھر میں گھر واپس آ گیا اور سو گیا۔ اس کے بعد مجھے آنحضور ﷺ نے طلب فرمایا اور میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ ''اور یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ نہ خرچ کرو...... آخر تک۔'' اور ابن ابی زائدہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

باب ۸۸۰. وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

۸۸۰۔ اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت آپ کو خوشنما معلوم ہوں اور اگر یہ بات کرنے لگیں تو آپ ان کی باتیں سننے لگیں۔ گویا یہ لکڑیاں ہیں سہارے سے لگائی ہوئی۔ ہر غل پکار کو یہ اپنے ہی اوپر سمجھنے لگتے ہیں۔ یہی لوگ (پورے) دشمن ہیں۔ پس آپ ان سے ہوشیار رہئے۔ اللہ ان کو غارت کرے، کہاں پھرے چلے جاتے ہیں۔

(۲۰۱۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ وَقَالَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهٗ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ مَافَعَلَ قَالُوْا كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقِيْ

۲۰۱۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ تبوک میں یا بنی المصطلق) میں تھے۔ جس میں لوگوں پر بڑے تنگ اوقات آئے تھے۔ (زاد سفر کی کمی کی وجہ سے) عبداللہ ابن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ''جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو تا کہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں۔'' اس نے یہ بھی کہا کہ ''اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔'' میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی اس گفتگو کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا۔ اس نے بڑی قسمیں کھا کر کہا کہ میں نے

فِيْ اِذَا جَآءَ كَ الْمُنَا فِقُوْنَ فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُؤُسَهُمْ وَقَوْلُه، خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ قَالَ كَانُوْا رِجَالاً اَجْمَلَ شَيْءٍ

ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ لوگوں نے کہا کہ زید نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ کہا۔ لوگوں کی اس طرح کی باتوں سے میں بڑا دل گرفتہ ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی ''جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں'' پھر آنحضور ﷺ نے انہیں بلایا تا کہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ لیکن انہوں نے اپنے سر پھیر لئے۔ زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''خشب مسندۃ'' (سہارے سے لگائی ہوئی لکڑی ان کے لئے اس لئے کہا گیا کہ) وہ بڑے خوبصورت اور اچھے قد وقامت کے تھے۔

باب ۸۸۱. قَوْلِهٖ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْارُؤُسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ حَرَكُوْا اِسْتَهْزَأُ وْابِا لنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْرَأُ بِالتَّخْفِيْفِ مِنْ لَوَيْتُ

۸۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے استغفار کریں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ بے رخی کر رہے ہیں۔ تکبر کرتے ہوئے (لووا بمعنی حرکوا ہے) یعنی نبی کریم ﷺ سے استہزاء کرتے ہیں۔ بعض نے اس کی قرأت بالتخفیف ''لویت'' سے کی ہے۔

(۲۰۱۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لَاتُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ عَمِّيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَاَصَابَنِيْ غَمٌّ لَّمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُه، قَطُّ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ وَقَالَ مَااَرَدْتَّ اِلٰى اَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَآئَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَرْسَلَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ

۲۰۱۲۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو۔ تا کہ وہ منتشر ہو جائیں اور اگر اب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو ہم میں سے جو غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کر دے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ جب آنحضور ﷺ نے انہیں کی تصدیق کر دی تو مجھے اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ پہلے کبھی کسی بات پر نہ ہوا ہوگا۔ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ میرے چچا نے کہا کہ تمہارا کیا مقصد تھا کہ آنحضور ﷺ نے تمہیں جھٹلایا اور تم پر ناراض ہوئے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں۔'' آنحضور ﷺ نے مجھے بلوا کر اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

باب ۸۸۲. قَوْلُهٗ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ

۸۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''ان کے لئے برابر ہے خواہ آپ ان کے لئے استغفار کریں یا ان کے لئے استغفار نہ کریں۔ اللہ انہیں بہر حال نہ بخشے گا، بے شک اللہ ایسے نافرمان لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیتا۔

۲۰۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو مِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْ جَيْشٍ فَكَسَعَ جُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نْصَارِيُّ يَالَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ لْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ لَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَالُ دَعْوٰى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ لْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ بْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوْهَا اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَآ ى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى للّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَايَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا قْتُلُ اَصْحَابَهٗ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَكْثَرَ مِنَ لْمُهَاجِرِيْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ ثُمَّ اِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ كْثُرُوْا بَعْدُ قَالَ سُفْيَانُ فَحَفِظْتُهٗ مِنْ عَمْرٍو قَالَ مْرٌو سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ

اب۸۸۳. قَوْلُهٗ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَاتُنْفِقُوْا عَلٰى نْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ لسَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَايَفْقَهُوْنَ

۲۰۱۴) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسٰى نِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ اَنَّهٗ سَمِعَ نَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ حَزِنْتُ عَلٰى مَنْ اُصِيْبَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيَّ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَبَلَغَهٗ شِدَّةُ حُزْنِيْ

۲۰۱۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ (بجائے غزوہ کے) جیش (لشکر) کا لفظ کہا۔ مہاجرین میں سے ایک صاحب نے انصار کے ایک فرد کو مار دیا۔ انصاری نے کہا کہ یا للانصار! اور مہاجرین نے کہا یا للمہاجرین! رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے سنا اور فرمایا کیا قصہ ہے، یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یارسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اس طرح جاہلیت کی پکار تو چھوڑ دو کہ ایک نہایت ناگوار اور بری بات ہے۔ عبداللہ بن ابی نے بھی یہ بات سنی تو کہا، اچھا اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی۔ خدا کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ اس کی اطلاع آنحضور ﷺ کو بھی پہنچ گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی، یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتا تھا۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو انصار کی تعداد ان سے زیادہ تھی۔ لیکن بعد میں ان (مہاجرین) کی تعداد زیادہ ہو گئی تھی۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو سے یاد کی۔ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔

۸۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں، ان پر خرچ مت کرو، یہاں تک کہ وہ آپ ہی منتشر ہو جائیں گے۔ حالانکہ اللہ ہی کے تو ہیں آسمان اور زمین کے خزانے، البتہ منافقین ہی نہیں سمجھتے۔

۲۰۱۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن فضل نے حدیث بیان کی، اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ کا بیان کیا کہ حرہ میں جو لوگ شہید کر دیئے گئے تھے ان پر مجھے بڑا صدمہ ہوا۔ ❶ زید بن ارقم رضی اللہ

❶ ۶۳ ہجری میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ مدینہ منورہ کے لوگوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے ایک عظیم قوم بھیجی جس نے مدینہ منورہ پہنچ کر وہاں قتل عام کیا۔ انصار کی ایک بہت بڑی تعداد اس حادثہ میں شہید ہو گئی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ ان دنوں بصرہ میں تھے، جب آپ کو اس کی اطلاع ملی تو بہت رنجیدہ ہوئے۔

يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَشَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ فِيْ اَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ فَسَالَ اَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ هُوَالَّذِيْ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ اَوْفَى اللّٰهُ لَهُ بِاُذُنِهٖ

عنہ کو میرے شدت غم کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے مجھے لکھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آنحضور ﷺ فرمارہے تھے کہ اے اللہ انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔ عبداللہ بن فضل کو اس میں شک تھا کہ آپ ﷺ نے انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ سے آپ کی مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جن کے سننے کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی تھی۔

باب ۸۸۴. قَوْلِهٖ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ غلبہ تو بس اللہ ہی کا ہے اور اس کے پیغمبر کا اور ایمان والوں کا، البتہ منافقین علم نہیں رکھتے۔''

(۲۰۱۵) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَالَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمَّعَهَا اللّٰهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاهٰذَا فَقَالُوْا كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَالَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَّ كَانَتِ الْاَنْصَارُ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ اَوَقَدْ فَعَلُوْا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَايَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ

۲۰۱۵۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے، مہاجرین کے ایک فرد نے انصار کے ایک صاحب کو مار دیا۔ انصار نے کہا یاللانصار اور مہاجر نے کہا یاللمہاجرین! اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے رسول ﷺ کو بھی سنایا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے۔ اس پر انصاری نے کہا یاللانصار! اور مہاجر نے کہا کہ یاللمہاجرین! آنحضور ﷺ نے فرمایا اس طرح پکارنا چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناگوار عمل ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو شروع میں انصار کی تعداد زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی، خدا کی قسم! اگر اب ہم مدینہ لوٹے تو ہم میں جو غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کریں گے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یارسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (روحی وابی وامی فداہ) اپنے ساتھیوں کو قتل کیا کرتا تھا۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

سورۃ التغابن

باب ۸۸۵. وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهُ هُوَالَّذِيْ اِذَا اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ رَضِيَ

باب ۸۸۵۔ علقمہ نے فرمایا کہ آیت ''اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اسے راہ دکھا دیتا ہے'' سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آپڑتی

عَرَفَ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ .

ہے تو اس پر راضی رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ

سورۃ الطلاق

باب ۸۸۶. وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبَالُ اَمْرِهَا جَزَآءُ اَمْرِهَا

۲۰۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَآئِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَآ اَمَرَهُ اللّٰهُ

باب ۸۸۶۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''وبال امرہا'' ای جزاء امرہا۔

۲۰۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں سالم نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھیں، طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آنحضور ﷺ اس پر بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ وہ ان سے (اپنی بیوی سے) رجعت کریں (لوٹالیں) اور اپنے ساتھ (سابق کی طرح نکاح میں) رکھیں، یہاں تک کہ ماہواری سے پاک ہو جائیں۔ پھر ماہواری آئے اور پھر وہ اس سے پاک ہوں، اب اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو اس پاکی (طہر) کے زمانہ میں ان سے ہم بستری سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پس یہی وقت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (مردوں کو) حکم دیا ہے (کہ اس میں یعنی طہر میں طلاق دیں)۔

باب ۸۸۷. وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ

۲۰۱۷) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَفْتِنِيْ فِي امْرَاَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ قُلْتُ اَنَا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَاسَلَمَةَ فَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهٗ كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا فَقَالَتْ قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلٰى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهٖ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَاَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوالسَّنَابِلِ فِيْمَنْ خَطَبَهَا وَقَالَ

باب ۸۸۷۔ اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا، اللہ اس کے ہر کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ ''اولات الاحمال'' کا واحد ''ذات الحمل'' ہے۔

۲۰۱۷۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، بیان کیا کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آنے والے نے پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتائیے، جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (متوفی عنہا زوجہا کی) عدت کی دو مدتوں میں جو مدت لمبی ہو اس کی رعایت کرے۔ (ابوسلمہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی کہ (قرآن مجید میں تو ان کی عدت کا یہ حکم ہے) ''حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہی تھا۔ ❶ آپ کی مراد ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے تھی

❶ یہ ایک عام عربی محاورہ ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کوئی قرابت نہیں تھی۔ یہاں آپ نے عربوں کے عام دستور کے مطابق انہیں بھتیجا (ابن اخی بھائی کا لڑکا) کہا۔

سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَكَانَ اَصْحَابُه' يُعَظِّمُوْنَه' فَذَكَرَ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيْثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ فَضَمَّزَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ فَفَطِنْتُ لَه' فَقُلْتُ اِنِّيْ اِذًا لَجَرِيْءٌ اِنْ كَذَبْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِيْ نَاحِيَةِ الْكُوْفَةِ فَاسْتَحْيَا وَقَالَ لٰكِنْ عَمُّه' لَمْ يَقُلْ ذَاكَ فَلَقِيْتُ اَبَاعَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَاَلْتُه' فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِيْ حَدِيْثَ سُبَيْعَةَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فِيْهَا شَيْئًا فَقَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ وَلَاتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَآءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کریب کو ام المؤمنین ام سلمہ رض اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے۔ام المؤمنین نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر (سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ) شہید کردیے گئے تھے، وہ اس وقت حاملہ تھیں۔شوہر کی موت کے چالیس دن بعد انہوں نے بچہ جنا۔پھران کے پاس نکاح کا پیغام پہنچا ا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح کردیا، ابوالسنابل بھی ان کے پاس پیغا نکاح بھیجنے والوں میں تھے اور سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے بیا کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے اوران سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں ایک مجلس میں، جس میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی تھے، موجود تھا۔ان کے شاگردان کی عظمت کرتے تھے۔ میں نے وہاں سبیعہ بنت الحارث کی حدیث عبداللہ بن عتبہ کے واسطہ سے بیان کی، بیان کیا کہ اس پران کے ایک شاگرد نے ہونٹوں سے سیٹی بجا کر تنبیہ کی۔محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں سمجھ اور کہا کہ عبداللہ بن عقبہ کوفہ میں ابھی موجود ہیں۔اگر میں ان کی طرف بھی جھوٹ منسوب کرتا ہوں، تو بڑی دیدہ دلیری کی بات ہوگی۔ مجھ تنبیہ کرنے والے صاحب اس پر شرمندہ ہوگئے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے فرمایا، لیکن ان کے چچا تو یہ بات نہیں کہتے تھے (ابن سیرین نے بیان کیا کہ) پھر میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا۔وہ بھی سبیعہ والی حدیث بیان کرنے لگے۔لیکن میں نے ان سے کہا آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، تو آپ نے فرمایا، کیا تم اس پر (جس کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور حاملہ ہو، عدت کی مدت کو طول دے کر) سختی کرنا چاہتے ہو۔اور رخصت سہولت دینے کے لئے تیار نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء القصریٰ (سورۃ الطلاق) الطولیٰ (سورۃ البقرہ) کے بعد نازل کی اور فرمایا ''اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہوجانا ہے۔'' ❶

سُوْرَةُ التَّحْرِيْم

سورۃ التحریم

باب ۸۸۸. يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ

باب ۸۸۸۔ ''اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے، اسے آپ

❶ حاملہ اور جس کا شوہر وفات پا گیا ہو ان کی عدت سے متعلق آیات کے سلسلے میں سلف کا اختلاف رہا ہے۔ جمہور کا یہی مسلک ہے کہ بچہ کا پیدا ہوجانا ہی اس کی عدت ہے اور اس کے بعد وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے، خواہ مدت طویل ہو یا مختصر۔ ابن مسعودؓ کا یہی مسلک تھا

مَرْضَاةَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کیوں حرام کر رہے ہیں اپنی بیوی کی خوشی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑی رحمت والا ہے۔

(۲۰۱۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۲۰۱۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے، ان سے ابن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی چیز حلال حرام کر لی تو اس کا کفارہ دینا ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''بے شک تمہارے لئے تمہارے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

(۲۰۱۹) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ اَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهٗ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ اَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا

۲۰۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے، انہیں عطاء نے، انہیں عبید بن عمیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ام المؤمنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں شہد پیتے تھے اور وہاں ٹھہرتے تھے۔ پھر میرا اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) کا اس پر اتفاق ہوا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنحضور (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں سے شہد پی کر آنے کے بعدؐ) داخل ہوں تو وہ کہے کہ آپ نے پیاز کھائی ہے؟ آپ کے منہ سے پیاز کی بو آتی ہے۔ (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو پلان کے مطابق کہا گیا۔ آنحضور ﷺ بدبو کو بہت ناپسند فرماتے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا میں نے پیاز نہیں کھائی ہے۔ البتہ زینب بنت جحش کے یہاں شہد پیا کرتا تھا، لیکن اب ہرگز نہیں پیوں گا۔ میں نے اس کی قسم کھالی ہے۔ لیکن تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ (اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی)۔

باب ۸۸۹. تَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكَ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ

۸۸۹۔ آپ اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ نے تمہارے لئے قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے۔

(۲۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّهٗ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ اٰيَةٍ فَمَآ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَسْاَلَهٗ هَيْبَةً لَهٗ حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَدَلَ اِلَى الْاَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهٗ قَالَ فَوَقَفْتُ

۲۰۲۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے، ان سے عبید بن حنین نے کہا آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا، ایک آیت کے متعلق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کے لئے ایک سال تک میں گومگو میں مبتلا رہا۔ آپ کا اتنا رعب تھا کہ میں آپ سے نہ پوچھ سکا۔ آخر آپ حج کے لئے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا۔ واپسی میں جب ہم راستہ میں تھے تو رفع

لَه، حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَه، فَقُلْتُ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَآئِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا اَسْتَطِيْعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَاظَنَنْتَ اَنَّ عِنْدِيْ مِنْ عِلْمٍ فَاسْاَلْنِيْ فَاِنْ كَانَ لِيْ عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهٖ قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَآءِ اَمْرًا حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِنَّ مَآ اَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا فِيْ اَمْرٍ اَتَاَمَّرُه، اِذْ قَالَتْ اِمْرَاَتِيْ لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَالَكِ وَلِمَا هٰهُنَا فِيْمَا تَكَلُّفُكِ فِيْ اَمْرٍ اُرِيْدُه، فَقَالَتْ لِيْ عَجَبًا لَكَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيْدُ اَنْ تُرَاجَعَ اَنْتَ وَاِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی يَظَلَّ يَوْمَه، غَضْبَانَ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ رِدَآءَه، مَكَانَه، حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ اِنَّكِ لَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی يَظَلَّ يَوْمَه، غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنُرَاجِعُه، فَقُلْتُ تَعْلَمِيْنَ اَنِّيْ اُحَذِّرُكِ عَقُوْبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنَيَّةُ لَايَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِيْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰی دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِيْ مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰی تَبْتَغِيَ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِهٖ فَاَخَذَتْنِيْ وَاللّٰهِ اَخْذًا كَسَرَتْنِيْ عَنْ بَعْضِ مَاكُنْتُ اَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غِبْتُ اَتَانِيْ بِالْخَبَرِ وَاِذَا غَابَ كُنْتُ اَنَا اٰتِيْهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِّنْ مُلُوْكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا

حاجت کے لئے آپ پیلو کے درختوں میں گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے انتظار میں کھڑا رہا۔ جب آپ فارغ ہوکر آئے تو پھر میں آپ کے ساتھ چلا۔ اس وقت میں نے کہا امیر المومنین! امہات المومنین میں سے وہ کونسی دو عورتیں تھیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے لئے منصوبہ بنایا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ حفصہ اور عائشہ (رضی اللہ عنہما) بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، بخدا میں یہ سوال آپ سے کرنے کے لئے ایک سال سے ارادہ کرر ہا تھا۔ لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، جس مسئلہ کے متعلق تمہارا خیال ہو کہ میرے پاس اس سلسلے میں کوئی علم ہے تو پوچھ لیا کرو۔ اگر میرے پاس واقعی اس کا علم ہوا تو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ گواہ ہے، جاہلیت میں ہماری نظر میں عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وہ احکام نازل کئے جو نازل کرنے تھے (یعنی ان کے ساتھ حسن معاشرت اور دوسرے حقوق سے متعلق) اور ان کے حقوق مقرر کئے جو مقرر کرنے تھے۔ فرمایا کہ ایک دن میں سوچ رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ بہتر ہے اگر تم اس معاملہ کو فلاں فلاں طرح کرو۔ میں نے کہا تمہارا اس میں کیا کام۔ معاملہ مجھ سے متعلق ہے، تم اس میں دخل دینے والی کون ہو؟ میری بیوی نے اس پر کہا، حیرت ہے تمہارے اس طرز عمل پر ابن خطاب! تم اپنی باتوں کا جواب برداشت نہیں کر سکتے۔ تمہاری لڑکی (حفصہ رضی اللہ عنہا) تو رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہے۔ ایک دن تو اس نے حضور ﷺ کو غصہ کر دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر اوڑھ کر حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ اور فرمایا بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ کی باتوں کا جواب دیتی ہو، یہاں تک کہ تم نے آنحضور ﷺ کو دن بھر ناراض رکھا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، واللہ! ہم آنحضور ﷺ کو جواب دیتے ہیں۔ (عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں نے کہا جان لو، میں تمہیں اللہ کی سزا اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی سے ڈراتا ہوں۔ بیٹی! اس کی وجہ سے دھوکا میں نہ آ جانا جس نے حضور اکرم ﷺ کی محبت حاصل کر لی ہے۔ آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ فرمایا پھر میں وہاں سے نکل کر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، کیونکہ وہ بھی میری رشتہ دار تھیں۔ میں نے ان سے بھی گفتگو کی،

اَنَّه' يُرِيْدُ اَنْ يَّسِيْرَ اِلَيْنَا فَقَدْ اِمْتَلاَتْ صُدُوْرُنَا مِنْهُ فَاِذَا صَاحِبِى الْاَنْصَارِىُّ يَدُقُّ الْبَابَ فَقَالَ اِفْتَحْ اِفْتَحْ فَقُلْتُ جَآءَ الْغَسَّانِىُّ فَقَالَ بَلْ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اِعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَه' فَقُلْتُ رَغِمَ اَنْفُ حَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ فَاَخَذْتُ ثَوْبِىْ فَاَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَشْرُبَةٍ لَّه' يَرْقٰى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَّغُلاَمٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰى رَاْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَه' قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَذِنَ لِىْ قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّه' لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَّابَيْنَه' وَبَيْنَه' شَىْءٌ وَّتَحْتَ رَاْسِهٖ وِسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَّاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْبًا وَّعِنْدَ رَاْسِهٖ اَهَبٌ مُّعَلَّقَةٌ فَرَاَيْتُ اَثَرَالْحَصِيْرِ فِىْ جَنْبِهٖ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَايُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيْمَاهُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَاتَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ

انہوں نے کہا حیرت ہے ابن خطاب! آپ ہر معاملہ میں دخل اندازی کرتے ہیں اور اب چاہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ اور ان کی ازواج کے معاملات میں بھی دخل دیں۔ واللہ! انہوں نے میری ایسی گرفت کی کہ میرے غصہ کو توڑ کر رکھ دیا۔ میں ان کے گھر سے باہر نکل آیا۔ میرے ایک انصاری ساتھی تھے، جب میں حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا تو مجلس کی تمام باتیں مجھ سے آ کر بتایا کرتے تھے اور جب وہ حاضر نہ ہوتے تو میں انہیں آ کر بتایا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں ہمیں غسان کے بادشاہ کی طرف سے خطرہ تھا۔ اطلاع ملی تھی کہ وہ ہم پر چڑھائی کا ارادہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے دماغ میں ہر وقت یہی خطرہ منڈلاتا رہتا تھا۔ اچانک میرے انصاری ساتھی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو، کھولو۔ میں نے کہا معلوم ہوتا ہے غسانی آ گئے۔ انہوں نے کہا بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم معاملہ درپیش ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کر لی۔ میں نے کہا، حفصہ اور عائشہ کی ناک غبار آلود ہو۔ چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پہنا اور باہر نکل آیا۔ میں جب پہنچا تو حضور اکرم ﷺ اپنے بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ جس پر سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے سرے پر موجود تھا۔ میں نے کہا آنحضور ﷺ سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر میں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر اپنا سارا واقعہ سنایا۔ جب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو پر پہنچا تو آپ ﷺ نے تبسم فرمایا۔ اس وقت آنحضور ﷺ کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہیں تھی۔ آپ کے سر کے نیچے ایک چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ پاؤں کی طرف سلم کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ میں نے چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر دیکھے تو رو پڑا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا، کس بات پر رونے لگے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیصر و کسریٰ کو دنیا کا ہر طرح کا آرام و راحت حاصل ہے، حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں کہ ان کے حصے دنیا میں ہیں اور ہمارے حصے آخرت میں۔

باب ۸۹۰. وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِىُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ

۸۹۰۔ اور جب نبی ﷺ نے ایک بات اپنی بیوی سے چپکے سے فرمائی۔ پھر جب ان کی بیوی نے وہ بات (کسی اور کو) بتا دی اور اللہ نے نبی کو اس

بَعْضَه' وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَکَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ فِیْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کی خبر دی تو نبی ﷺ نے اس کا کچھ حصہ بتلا دیا اور کچھ کو ٹال گئے۔ پھر جب نبی ﷺ نے ان بیوی کو وہ بات بتلا دی تو وہ بولیں کہ آپ کو کس نے اس کی خبر دی؟ آپ نے کہا کہ مجھے خبر دی علم رکھنے والے نے۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی ایک حدیث نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے ہے۔

(۲۰۲۱) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ حُنَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَتْمَمْتُ کَلَامِیْ حَتّٰی قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَوْلُه' اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا صَغَوْتُ وَاَصْغَیْتُ مِلْتُ لِتَصْغٰی لِتَمِیْلَ وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَهِیْرٌ عَوْنٌ تَظَاهَرُوْنَ تَعَاوَنُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوْآ اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ اَوْصُوْآ اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَاَدِّبُوْهُمْ ۔

۲۰۲۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھنے کا ارادہ کیا اور عرض کی امیر المؤمنین! وہ کون دو عورتیں تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں منصوبہ بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ نے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے دونوں (بیبیو) اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرلو تو تمہارے دل (اسی طرف) مائل ہو رہے ہیں۔" صغوت اور اصغیت میلان کے معنی میں آتے ہیں۔ لتصغی ای لتمیل۔ "اور اگر نبی کے مقابلہ میں تم کاروائیاں کرتی رہیں تو نبی کا رفیق تو اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں۔ "ظہیر" بمعنی عون۔ "تظاہرون" ای تعاونون۔ مجاہد نے فرمایا کہ "قوا انفسکم واہلیکم" اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرو اور انہیں ادب سکھاؤ۔

(۲۰۲۲) حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ حُنَیْنٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَیْنِ اللَّتَیْنِ تَظَاهَرَتَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَکَثْتُ سَنَةً فَلَمْ اَجِدْ لَه' مَوْضِعًا حَتّٰی خَرَجْتُ مَعَه' حَاجًّا فَلَمَّا کُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ اَدْرِکْنِیْ بِالْوَضُوْءِ فَاَدْرَکْتُه' بِالْاِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ اَسْکُبُ عَلَیْهِ وَرَاَیْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ یَآاَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَآ اَتْمَمْتُ کَلَامِیْ حَتّٰی

۲۰۲۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کرنا چاہا، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے پلان بنایا تھا۔ ایک سال میں اسی حیص بیص میں رہا اور مجھے کوئی موقعہ نہیں ملتا تھا۔ آخر آپ کے ساتھ حج کے لئے نکلا (واپسی میں) جب ہم مقام ظہران میں تھے تو عمر رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لئے گئے۔ پھر فرمایا میرے لئے وضو کا پانی لاؤ۔ میں ایک برتن میں پانی لایا اور آپ کو وضو کرانے لگا۔ مناسب موقعہ دیکھ کر میں نے عرض کی امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں کون

قَالَ عَآئِشَةُ وَحَفصَةُ. عَسٰى رَبُّه' اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَه' اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَآئِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَآئِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَّاَبْكَارًا

ہیں، جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے لئے پلان بنایا تھا۔ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہ کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد' اور اگر نبی تمہیں طلاق دے دیں تو ان کا پروردگار تمہارے عوض انہیں تم سے بہتر بیویاں دے دے گا۔ اسلام والیاں، ایمان والیاں، فرمانبرداری کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں، شوہر دیدہ بھی اور کنواریاں بھی۔

(۲۰۲۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّه' اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَه' اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

۲۰۲۳۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج آنحضور ﷺ کو غیرت دلانے کے لئے مجتمع ہوگئیں تو میں نے ان سے کہا۔ اگر نبی تمہیں طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار تمہارے عوض انہیں تم سے بہتر بیویاں دے دے گا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

سورة الملک

سورۂ ملک

باب ۸۹۱. تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ التَّفَاوُتُ الْاِخْتِلَافُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ تَمَيَّزُ تَقَطَّعُ مَنَاكِبِهَا جَوَانِبِهَا تَدَّعُوْنَ وَتَدْعُوْنَ مِثْلُ تَذَّكَّرُوْنَ وَتَذْكُرُوْنَ وَيَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَآفَّاتٍ بَسْطُ اَجْنِحَتِهِنَّ وَنُفُوْرٌ اَلْكُفُوْرُ

باب ۸۹۱۔ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک "التفاوت" بمعنی الاختلاف، "التفاوت" اور "التفوت" ہم معنی ہیں۔ تمیز "تقطع" مناکبہا "اے جوانبہا۔ تدعون اور تدون ایک ہی ہیں۔ جیسے تذکرون اور تذکرون۔ "ویقبضن" ای یضربن باجنحتہن۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ "صافات" سے مراد ان کے بازوؤں کا پھیلانا ہے۔ "نفور" بمعنی الکفور ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ

سورۂ القلم

باب ۸۹۲. قال ابن عباس يتخافتون ينتجون السرادوالكلام الخفي وَقَالَ قَتَادَةُ حَرْدٍ جِدٍّ فِيْ اَنْفُسِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَضَآلُّوْنَ اَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا وَقَالَ غَيْرُه' كَالصَّرِيْمِ كَالصُّبْحِ اِنْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ وَاللَّيْلِ اِنْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ اَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ اِنْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ وَالصَّرِيْمُ اَيْضًا اَلْمَصْرُوْمُ مِثْلُ قَتِيْلٍ وَّمَقْتُوْلٍ

باب ۸۹۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یتخافتون" بمعنی ینتجون ہے۔ رازداری اور آہستہ آہستہ بات کرنا اور قتادہ نے فرمایا کہ "حرد" ای جد انفسہم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "لضالون" یعنی ہم اپنی جنت کی جگہ بھول گئے۔ غیر ابن عباس نے فرمایا کہ "کالصریم" یعنی اس صبح جیسا جو رات سے کٹ جاتی ہے اس رات جیسا جو دن سے کٹ جاتی ہے، ہر اس ریت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جو ریت کے تودہ سے الگ ہو جائے، الصریم بمعنی مصروم بھی استعمال ہے۔ جیسے قتیل بمعنی مقتول۔

باب ۸۹۳. عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ

۸۹۳۔ سخت مزاج ہے اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے۔

(۲۰۲۴) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ قَالَ

۲۰۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو حصین نے، ان سے مجاہد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت "سخت مزاج ہے اس کے

رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ

علاوہ بدنسب بھی ہے'' کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت قریش کے ایک شخص کے متعلق نازل ہوئی تھی (اس کی گردن میں) ایک نشانی تھی، جیسے بکری میں نشانی ہوتی ہے (کہ بعض بکریوں میں کوئی عضو زائد ہوتا ہے)۔

(۲۰۲۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبِ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّه اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ

۲۰۲۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتادوں، وہ دیکھنے میں کمزور و ناتوان ہوگا (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ یہ ہوگا کہ) اگر کسی بات پر اللہ کی قسم کھالی تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا کردے گا اور کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتادوں۔ ہر بدخو، بوجھل جسم والا اور مغرور۔

باب ۸۹۴. يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ

۸۹۴۔ وہ دن (یاد کرنے کے قابل ہے) جب ساق کی تجلی فرمائی جائے گی۔

۲۰۲۶ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِه فَيَسْجُدُ لَه كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَّيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِئَآءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُه طَبَقًا وَّاحِدًا

۲۰۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ ہمارا رب (قیامت کے دن) اپنی ساق کی تجلی فرمائے گا اس وقت ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت اس کے لئے سجدہ میں گر پڑیں گے۔ البتہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھاوے اور شہرت کے لئے سجدہ کرتے تھے اور جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہوجائے گی (اور وہ سجدہ کے لئے مڑ نہ سکیں گے)۔

باب ۸۹۵. اَلْحَاقَّةُ عِيْشَةٌ رَّاضِيَةٌ يُرِيْدُ فِيْهَا الرِّضَا الْقَاضِيَةَ الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى الَّتِيْ مُتُّهَا لَمْ اُحْيَا بَعْدَهَا مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ اَحَدٌ يَكُوْنُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْوَتِيْنُ نِيَاطُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغٰى كَثُرَ وَيُقَالُ بِالطَّاغِيَةِ بِطُغْيَانِهِمْ وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخَزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلٰى قَوْمِ نُوْحٍ

۸۹۵۔ ''عیشۃ راضیۃ'' مزے کی زندگی ''القاضیۃ'' یعنی پہلی موت جو مجھے آئی تھی، پھر میں اس کے بعد زندہ ہوتا۔ ''من احد عنہ حاجزین'' احد جمع اور واحد دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''الوتین'' رگ دل کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''طغٰی'' کثر۔ ''بالطاغیۃ'' ان کی سرکشی اور کفر میں زیادتی کی وجہ سے کہا گیا۔ ''طغت علی الخزان'' یعنی ہوا قابو سے باہر ہوگئی اور قوم ثمود کو ہلاک کردیا۔ جیسا کہ پانی نوح علیہ السلام کی قوم کے لئے بے قابو ہوگیا تھا۔

باب ۸۹۶. سَاَلَ سَآئِلٌ اَلْفَصِيْلَةُ اَصْغَرُ اٰبَآئِهِ الْقُرْبٰى اِلَيْهِ يَنْتَمِيْ مَنِ انْتَمٰى لِلشَّوٰى اَلْيَدَانِ

۸۹۶۔ سورۂ سأل سائل۔

''الفصیلۃ'' یعنی اس کے آباء میں سب سے قریبی جس سے وہ جدا ہوا ہے

وَالرِّجْلَانِ وَالْاَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ وَمَاكَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى وَالْعِزُوْنَ اَلْجَمَاعَاتُ وَوَاحِدُهَا عِزَّةٌ

اور جس کی طرف اس کی نسبت کی جاتی ہے "للشویٰ" دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اطراف بدن اور سر کا چمڑا۔ سب کے لئے "شواۃ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور جسم انسانی کا ہر وہ حصہ جہاں سے قتل نہ کیا جاتا ہو "شویٰ" ہے۔ "عزون" بمعنی جماعات ہے اس کا واحد عزۃ استعمال ہوتا ہے۔

باب۸۹۷. اِنَّآ اَرْسَلْنَا اَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا يُقَالُ غَدَا طَوْرَه' اَیْ قَدْرَه' وَالْكُبَّارُ اَشَدُّ مِنَ الْكُبَارِ وَكَذٰلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيْلٌ لِاَنَّهَا اَشَدُّ مُبَالَغَةً وَكُبَّارٌ اَلْكَبِيْرُ وَكُبَارًا اَيْضًا بِالتَّخْفِيْفِ وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ دَيَّارًا مِنْ دَوْرٍ وَلٰكِنَّه' فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ كَمَاقَرَأَ عُمَرُ اَلْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ قُمْتُ وَقَالَ غَيْرُه' دَيَّارًا اَحَدًا تَبَارًا هَلَاكًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا عَظَمَةً

۸۹۷۔ سورۂ انا ارسلنا۔

"اطواراً" یعنی طرح طرح سے بولتے ہیں "عدا طورہ" یعنی اپنے مرتبہ سے تجاوز کر گیا۔ "الکبار" (بالتشدید) میں "الکبار" (بالتخفیف) کے مقابلہ میں شدت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح "جمال" (بالتشدید) میں جمیل سے زیادہ مبالغہ ہے۔ یہی حال "کبار" کا اور کبیر اور کبار (جبکہ تخفیف کے ساتھ ہو) کا بھی ہے۔ عرب بولتے تھے "رجل حسان و جمال" اسی طرح تخفیف کے ساتھ 'حسان اور جمال' بھی دیاراً دور سے مشتق ہے۔ البتہ اگر فیعال کے وزن پر لیا جائے تو یہ دوران سے ہوگا۔ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے "الحی القیام" پڑھا۔ قمت سے، ان کے غیر نے کہا کہ "دیاراً" بمعنی احداً ہے۔ "تباراً" ای ہلاکاً ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "مدراراً یعنی بعض بعض کے پیچھے" "وقاراً" ای عظمۃ۔

(۲۰۲۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ قَوْمِ نُوْحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ اَمَّاوَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَاَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَاَمَّا يَغُوْثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِيْ غُطَيْفٍ بِالْجُوْفِ عِنْدَ سَبَا وَاَمَّا يَعُوْقُ وَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَاَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِاٰلِ ذِي الْكَلَاعِ اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطَانُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا بِاَسْمَآئِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ

۲۰۲۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے اور عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو بت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے، بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے تھے۔ "ود" دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بت تھا۔ "سواع" بنی ہذیل کا تھا "یغوث" بنی مراد کا تھا۔ اور مراد کی شاخ بنی غطیف کا جو وادی جوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے "یعوق" بنی ہمدان کا بت تھا۔ "نسر" حمیر کا بت تھا جو ذوالکلاع کے آل میں تھے۔ یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے صالح افراد کے نام تھے۔ جب ان کی وفات ہوگئی تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں ڈالا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے، بت نصب کرلیں۔ اور ان بتوں کے نام اپنے صالح افراد کے نام پر رکھ لیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت ان بتوں کی عبادت نہیں ہوئی۔ لیکن جب وہ لوگ بھی مرگئے جنہوں نے بت نصب کئے تھے اور صورتحال کا علم لوگوں کو نہ رہا تو ان کی عبادت ہونے لگی۔

باب۸۹۸. قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِبَدًا

۸۹۸۔ سورۂ قل اوحی الی۔

اَعْوَانًا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''لبداً'' بمعنی اعواناً ہے۔

(۲۰۲۸) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ طَآئِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ فَقَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَاحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مَاحَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَاهٰذَا الْاَمْرُ الَّذِىْ حَدَثَ فَانْطَلَقُوْا فَضَرَبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُوْنَ مَاهٰذَا الْاَمْرُ الَّذِىْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةٍ وَّهُوَ عَامِدٌ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّهُوَ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْآ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَاقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِىْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَا اُوْحِىَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ

۲۰۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ سوق عکاظ (مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی جہاں عربوں کا ایک مشہور میلہ لگتا تھا) کا قصد کیا۔ اس زمانہ میں شیاطین تک آسمانوں کی خبروں کے پہنچنے میں رکاوٹ قائم کردی گئی تھی اور ان پر شہاب ثاقب چھوڑے جاتے تھے۔ جب شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی قوم نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ انہوں نے بتایا کہ آسمان کی خبروں اور ہمارے درمیان رکاوٹ قائم کردی گئی ہے اور ہم پر شہاب ثاقب چھوڑے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آسمانوں کی خبروں اور تمہارے درمیان رکاوٹ قائم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی خاص بات (جیسے نبی کی بعثت) پیش آئی ہے۔ اس لئے روئے زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور پتہ لگاؤ کہ کونسی بات پیش آگئی ہے۔ چنانچہ شیاطین مشرق و مغرب میں پھیل گئے تاکہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ آسمان کی خبروں کے ان تک پہنچنے میں جو رکاوٹ پیدا کی گئی ہے وہ کس عظیم واقعہ کی بناء پر ہے۔ بیان کیا کہ جو شیطان اس کھوج میں نکلے تھے ان کا ایک گروہ تہامہ کی طرف بھی آنکلا (جو مکہ معظمہ سے ایک دنکی مسافت پر ہے) جہاں رسول اللہ ﷺ سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے کھجور کے ایک باغ کے پاس ٹھہرے تھے۔ آنحضور ﷺ اس وقت صحابہؓ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب شیاطین نے قرآن مجید سنا تو اس کی طرف متوجہ ہوگئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہی ہے وہ جس کی وجہ سے تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوئی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے اور ان سے کہا (جیسا کہ قرآن نے ان کا قول نقل کیا ہے) ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے، جو راہ راست بتلاتا ہے۔ سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کا شریک کسی کو نہ بنائیں گے۔'' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل کی۔ ''آپ کہئے کہ میرے پاس وحی آئی اس بات کی کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا۔'' یہی جنوں کا قول (جو اوپر بیان ہوا) آنحضور ﷺ پر وحی ہوا تھا۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

باب۸۹۹ .وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَ تَبَتَّلْ اَخْلِصْ وَقَالَ الْحَسَنُ اَنْكَا لًا قُيُوْدًا مُنْفَطِرٌ بِهٖ مُثْقَلَةٌ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَثِيْبًا مَهِيْلًا الرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيْلًا شَدِيْدًا

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرُ

باب۹۰۰ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيْرٌ شَدِيْدٌ قَسْوَرَةٍ رِكْزُ النَّاسِ وَاَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْاَسَدُ وَكُلُّ شَدِيْدٍ قَسْوَرَةٌ مُسْتَنْفِرَةٌ نَافِرَةٌ مَذْعُوْرَةٌ

(۲۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيىٰ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ سَاَلْتُ اَبَاسَلْمَةَ ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نُزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْسَلْمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَاحَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَآءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَشَيْئًا فَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَشَيْئًا وَنَظَرْتُ اَمَامِيْ فَلَمْ اَرَشَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَشَيْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَهُبُّوْا عَلَيَّ مَآءً بَارِدًا قَالَ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَآءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

قَوْلُهٗ قُمْ فَاَنْذِرْ

(۲۰۳۰) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

سورۃ المزمل

باب۸۹۹۔مجاہد نے فرمایا کہ ''وتبتل'' ای اخلص۔حسن نے فرمایا ''انکالا'' ای قیوداً۔''منفطر بہ'' ای مثقلۃ بہ۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''کثیبا مھیلا'' یعنی ریگ رواں۔''وبیلا'' ای شدیداً۔

سورۃ المدثر

باب۹۰۰۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''عسیر'' ای شدید۔''قسورۃ'' یعنی لوگوں کا شوروغل۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے معنی شیر بتاتے ہیں۔ہر سخت چیز کو ''قسورۃ'' کہہ سکتے ہیں ''مستنفرۃ'' ای نافرۃ مذعورۃ۔

۲۰۲۹۔ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ ابن ابی کثیر نے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کونسی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔آپ نے فرمایا کہ ''یاایھا المدثر''۔میں نے عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ ''اقراْ باسم ربک الذی خلق'' سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ابوسلمہ نے اس پر کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔اور جو بات ابھی تم نے مجھ سے کہی وہی میں نے بھی ان سے کہی تھی۔لیکن جابرؓ نے فرمایا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی، آپ نے فرمایا تھا کہ میں غار حرا میں ایک مدت کے لئے گوشہ نشین تھا۔جب گوشہ نشینی کے ایام پورے کر کے پہاڑ سے اترا تو مجھے آواز دی گئی۔میں نے اس آواز پر اپنے دائیں بائیں دیکھا۔لیکن کوئی چیز نہیں دکھائی دی۔پھر بائیں طرف دیکھا۔ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی۔سامنے دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی۔پیچھے کی طرف دیکھا اور ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی۔اب میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو مجھے ایک چیز دکھائی دی۔پھر میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔فرمایا کہ پھر انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھایا اور ٹھنڈا پانی مجھ پر دھارا۔فرمایا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی ''اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھئے۔پھر (کافروں کو) ڈرایئے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اٹھئے پھر کافروں کو ڈرایئے۔''

۲۰۳۰۔مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ان سے عبدالرحمٰن بن

عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيّ وَّغَيْرُهٗ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَآءٍ مِّثْلَ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

مہدی اور ان کے غیر (ابوداؤد طیالسی) نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حرب بن شداد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں غار حرا میں گوشہ نشین رہا۔ عثمان بن عمر کی حدیث کی طرح جوانہوں نے علی بن مبارک کے واسطہ سے بیان کی۔

باب ۹۰۱ . وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

۹۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔"

(۲۰۳۱) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلَ فَقَالَ يَاۤ اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلُ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا اُخْبِرُكَ اِلَّا بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاوَرْتُ فِیْ حِرَآءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِیْ هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِیْ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِیْ وَخَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ فَاِذَاهُوَ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ وَصُبُّوْا عَلَیَّ مَآءً بَارِداً وَّاُنْزِلَ عَلَیَّ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

۲۰۳۱۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کونسی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ فرمایا کہ "یاایھا المدثر" میں نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ "اقرا باسم ربک الذی خلق" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کونسی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی، تو انہوں نے فرمایا کہ "یاایھا المدثر" (اے کپڑے میں لپٹنے والے) میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ "اقرأ باسم ربک" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی خبر دے رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ سے سنی تھی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے غار حرا میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ جب گوشہ نشینی کی مدت پوری کر چکا اور نیچے اتر کر وادی کے بیچ میں پہنچا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں، دیکھا تو مجھے دکھائی دیا کہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ پھر میں خدیجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی دھارو۔ اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھئے۔ پھر کافروں کو ڈرایئے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔"

باب ۹۰۲ . وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

۹۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔"

(۲۰۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْیِ فَقَالَ

۲۰۳۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے شہاب نے۔ ح اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے خبر دی، انہیں، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ درمیان میں وحی کا سلسلہ رک

فِيْ حَدِيْثِهٖ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَ نِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى وَالرُّجْزَفَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ وَهِيَ الْاَوْثَانُ

جانے کا حال بیان کرر ہے تھے۔ آپ نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنا سراوپر اٹھایا تو وہی فرشتہ موجود تھا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا اور آسمان وزمین کے درمیان پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس کے خوف سے گھبرا گیا۔ پھر میں گھر واپس آیا اور (خدیجہ رضی اللہ عنہا سے) کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھادو، مجھے کپڑا اوڑھادو۔ انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت ''یاایھا المدثر'' سے ''والرجز فاہجر'' تک نازل کی۔ یہ نماز فرض کئے جانے سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ''الرجز'' سے مراد بت ہیں۔

باب۹۰۳ . قَوْلُهٗ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ الرُّجْزُ وَالرِّجْسُ الْعَذَابُ

۹۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اور بتوں سے الگ رہئے'' الرجز'' اور ''الرجس'' عذاب کے معنی میں ہیں۔

(۲۰۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ اَبَاسَلْمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ قِبَلَ السَّمَآءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَ نِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْاَوْثَانُ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ

۲۰۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ درمیان میں وحی کے سلسلے کے رک جانے سے متعلق حدیث بیان کرر ہے تھے کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی۔ اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) نظر آئے جو میرے پاس غار حرا میں آئے تھے۔ وہ کرسی پر آسمان اورزمین کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں انہیں دیکھ کر اتنا گھبرایا کہ زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اوران سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھادو، مجھے کپڑا اوڑھادو۔ تو انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''یاایھا المدثر۔ تا فاہجر'' ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ''الرجز'' بمعنی بت ہے۔ پھر برابر وحی آتی رہی اور سلسلہ نہیں ٹوٹا۔

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ

سورۃ القیامۃ

باب۹۰۴ . قَوْلُهٗ وَلَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُدًى هَمَلًا لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ سَوْفَ اَتُوْبُ سَوْفَ اَعْمَلُ لَاوَزَرَ لَاحِصْنَ

باب۹۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' آپ اس کو (یعنی قرآن کو) جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا کیجئے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''سدیٰ'' ای ھملا۔ ''لیفجر امامہ'' یعنی انسان یہی کہتا رہتا ہے کہ جلدی ہی توبہ کرلوں گا۔ جلد ہی اچھے اعمال کردوں گا۔ (لیکن نہیں کرتا) ''لاوزر'' ای لاحصن۔

(۲۰۳۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

۲۰۳۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَآئِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهٖ لِسَانَهٗ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہؓ نے حدیث بیان کی اور موسیٰ ثقہ تھے۔ سعید بن جبیر کے واسطہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی، تو آپ اس پر اپنی زبان ہلایا کرتے تھے۔ سفیان نے کہا کہ اس ہلانے سے آپ کا مقصود وحی کو یاد کرنا ہوتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ''آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا کیجئے۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے۔ اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوا دینا۔

(۲۰۳۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ يَخْشٰى اَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ نَجْمَعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ تَقْرَاَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ يَقُوْلُ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ اَنْ نُبَيِّنَهٗ عَلٰى لِسَانِكَ قَوْلُهٗ

۲۰۳۵۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے کہا انہوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''آپ قرآن کو لینے کے لئے زبان نہ ہلایا کیجئے'' کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ہونٹ ہلاتے تھے۔ اس لئے آپ سے کہا کہ وحی پر اپنی زبان کو نہ ہلایا کیجئے۔ آنحضور ﷺ بھول جانے کے خوف سے ایسا کرتے تھے۔ ''بلاشبہ ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا'' یعنی یہ کہ ہم خود آپ کے دل میں اسے محفوظ کر دیں گے ''اور اس کا پڑھوانا'' یہ ہے کہ آنحضور ﷺ اسے اپنی زبان سے پڑھ لیں۔ ''تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں'' یعنی جب آپ پر وحی نازل ہونے لگے تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے۔ ''پھر اس کا بیان کرا دینا ہمارے ذمہ ہے۔'' یعنی ہم اس وحی کو آپ کے ذریعہ بیان کرا دیں گے۔

باب ۹۰۵. قَوْلِهٖ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَاْنٰهُ بَيَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ اِعْمَلْ بِهٖ

۹۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں۔ تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''قرأناہ'' بمعنی بیناہ ہے ''فاتبع'' یعنی اعمل بہ۔

(۲۰۳۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاتُحَرِّكْ بِهٖ

۲۰۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہؓ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا کیجئے۔'' کے متعلق فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام وحی آپ پر نازل کرتے تو رسول اللہ ﷺ اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے (یاد کرنے کے لئے اس کی وجہ سے آپ پر دہرا بار پڑتا) اور آپ پر بہت سخت گزرتا۔ یہ آپ کے چہرے سے بھی

لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ عَلَيْنَا اَنْ نَجْمَعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ فَاِذَآ اَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ عَلَيْنَا اَنْ نُّبَيِّنَهٗ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اَطْرَقَ فَاِذَا ذَهَبَ قَرَاَهٗ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى تَوَعُّدٌ

ظاہر ہوتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل کی جو سورۂ ''لا اقسم بیوم القیامۃ'' میں ہے آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا کیجئے۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے۔ اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا۔ پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے۔ یعنی جب ہم وحی نازل کریں تو آپ غور سے سنیں۔ ''پھر اس کا بیان کرا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے'' یعنی یہ بھی ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کی زبانی لوگوں کے سامنے بیان کرا دیں۔ بیان کیا کہ چنانچہ اس کے بعد جب جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آنحضور خاموش ہو جاتے۔ اور جب چلے جاتے تو پڑھتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔ ''اولیٰ لک فاولیٰ'' تہدید ہے۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ

باب ۹۰۶. هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ يُقَالُ مَعْنَاهُ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ وَهَلْ تَكُوْنُ جَحْدًا وَتَكُوْنُ خَبَرًا وَهٰذَا مِنَ الْخَبَرِ يَقُوْلُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُوْرًا وَذٰلِكَ مِنْ حِيْنِ خَلَقَهٗ مِنْ طِيْنٍ اِلٰى اَنْ يُّنْفَخَ فِيْهِ الرُّوْحُ اَمْشَاجٍ اَلْاَخْلَاطُ مَآءُ الْمَرْاَةِ وَمَآءُ الرَّجُلِ الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ اِذَا خُلِطَ مَشِيْجٌ كَقَوْلِكَ لَهٗ خَلِيْطٌ وَمَمْشُوْجٌ مِثْلُ مَخْلُوْطٍ وَيُقَالُ سَلَاسِلًا وَاَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْ بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيْرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءَ وَالْقَمْطَرِيْرُ الشَّدِيْدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيْرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ وَالْعَبُوْسُ وَالْقَمْطَرِيْرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيْبُ اَشَدُّ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْاَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْمَرٌ اَسْرَهُمْ شِدَّةُ الْخَلْقِ وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهٗ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَاْسُوْرٌ

سورۃ الدھر

باب ۹۰۶۔ کہا گیا ہے کہ اس کا مفہوم ''اتی علی الانسان'' ہے۔ ہل نفی کے لئے بھی آتا ہے اور خبر کے لئے بھی۔ آیت میں خبر ہی کے لئے ہے۔ ارشاد ہے کہ انسان کبھی ایک چیز تھا لیکن قابل ذکر نہیں تھا۔ یہ مٹی سے اس کی پیدائش کے بعد روح پھونکے جانے تک کی مدت کا ذکر ہے۔ ''امشاج'' ای اخلاط۔ اس سے مراد عورت کا پانی اور مرد کا پانی ہے کہ پھر وہ خون ہوتا ہے۔ اس کے بعد علقہ (خون بستہ) ہوتا ہے۔ جب کوئی چیز کسی چیز میں مل جائے تو اس کے لئے ''مشیج'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسے ''خلیط'' بھی کہہ سکتے ہیں اور ''ممشوج'' مثل مخلوط کے ہے۔ ''سلاسلا واغلالا'' پڑھا گیا ہے۔ لیکن بعض حضرات اسے جائز نہیں سمجھتے۔ ''مستطیرا'' ای ممتدا'' الشر بمعنی البلاء ہے ''القمطریر'' ای الشدید۔ بولتے ہیں۔ ''یوم قمطریر'' اور ''یوم قماطر'' العبوس اور ''القمطریر'' اور ''القماطر'' اور ''العصیب'' مصیبت کے انتہائی سخت و تلخ دنوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ معمر نے فرمایا کہ ''اسرہم'' ای شدۃ الخلق'' اور ہر چیز جو کجاوہ سے باندھی جائے اسے ''ماسور'' کہتے ہیں۔

سوره وَالْمُرْسَلَاتِ

باب ۹۰۷. وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ حِبَالٌ اِرْكَعُوْا صَلُّوْا لَا يَرْكَعُوْنَ لَا يُصَلُّوْنَ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُوْنَ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ اِنَّهٗ ذُوْا اَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُوْنَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ

سورۃ المرسلات

۹۰۷۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ ''الجمالات'' ای الحبال ''ارکعوا'' ای صلوا ''لا یرکعون'' ای لا یصلون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشادات ''لا ینطقون'' واللہ ربنا ما کنا مشرکین اور ''الیوم نختم علی افواہہم'' کے متعلق پوچھا گیا (کہ ان میں تطبیق کی کیا صورت ہے؟) تو آپ نے

فرمایا کہ یہ مختلف امور مختلف حالات میں ظاہر ہوں گے۔ایک مرتبہ تو وہ بولیں گے (اور اپنے ہی خلاف شہادت دیں گے) اور دوسری حالت یہ پیش آئے گی کہ "ان پر مہر لگائی جائے گی" (اور وہ کوئی بات زبان سے نہ نکال سکیں گے)۔

(۲۰۳۷) حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

۲۰۳۷۔ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی۔ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ پر سورۂ "والمرسلات" نازل ہوئی تھی اور ہم اس کو آپ حضور ﷺ کے منہ سے حاصل کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکل آیا۔ہم لوگ اس کی طرف بڑھے، لیکن وہ بچ نکلا اور اپنے سوراخ میں گھس گیا۔اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ ہو گیا اور تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔

(۲۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا وَعَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ وَتَابَعَهٗ اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ اِسْرَآئِيلَ وَقَالَ حَفْصٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

۲۰۳۸۔ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔انہیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی، انہیں اسرائیل نے اور انہیں منصور نے اسی حدیث کی اور (سند سابق کے ساتھ) اسرائیل سے روایت ہے بواسطہ اعمش، ابراہیم بواسطہ علقمہ، بواسطہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سابق حدیث کی طرح اور اس کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل کے واسطہ سے کی۔اور حفص ابو معاویہ، سلیمان بن قرم نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا۔ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور یحییٰ بن حماد نے بیان کیا۔انہیں ابوعوانہ نے خبر دی، انہیں مغیرہ نے، انہیں ابراہیم نے انہیں علقمہ نے اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن اسود نے، انہوں نے اپنے باپ سے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔

(۲۰۳۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ اِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّيْنَا هَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوْهَا قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

۲۰۳۹۔ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ المرسلات نازل ہوئی۔ہم نے آیت آپ کے منہ سے حاصل کی۔اس وحی سے آپ کے دہن مبارک کی تازگی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی (یعنی آیت کے نازل ہوتے ہی آپ سے آیت سنی اور یاد کی) اتنے میں ایک سانپ نکل پڑا۔آنحضور ﷺ نے

باب۹۰۸ . قَوْلُه' اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ

(۲۰۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ. قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلاَ ثَةَ اَذْرُعٍ اَوْ اَقَلَّ فَنَرْفَعُه' لِلشِّتَآءِ فَنُسَمِّيْهِ الْقَصَرَ

باب۹۰۹ . قَوْلُه' كَاَنَّه' جِمَالاَتٌ صُفْرٌ

(۲۰۴۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ اِلَى الْخَشَبَةِ ثَلاَ ثَةُ اَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَنَرْفَعُه' لِلشِّتَآءِ فَنُسَمِّيْهِ الْقَصَرَ كَاَنَّه' جِمَالاَتٌ صُفْرٌ حِبَالُ السُّفُنِ تَجْمَعُ حَتّٰى تَكُوْنَ كَاَوْسَاطِ الرِّجَالِ

باب۹۱۰ . قَوْلِهٖ هٰذَا يَوْمُ لاَ يَنْطِقُوْنَ

(۲۰۴۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلاَتِ فَاِنَّه' لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّیْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُه' مِنْ اَبِیْ فِیْ غَارٍ بِمِنیٰ

فرمایا اسے زندہ نہ چھوڑو۔ بیان کیا کہ ہم اس کی طرف بڑھے، لیکن وہ نکل گیا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کے شر سے محفوظ رہے اور وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا۔

۹۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''وہ انگارے برسائے گا بڑے بڑے محل جیسے۔''

۲۰۴۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت ''وہ انگارے برسائے گا جیسے بڑے محل'' کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم تین ہاتھ کی لکڑیاں اٹھا کر رکھتے تھے۔ ایسا ہم جاڑوں کے لئے کرتے تھے (تاکہ جلانے کے کام آئے) اور اس کا نام ہم ''قصر'' رکھتے تھے۔

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''گویا کہ وہ زرد زرد اونٹ ہیں۔''

۲۰۴۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آیت ''ترمی بشرر کالقصر'' کے متعلق، آپ نے فرمایا کہ ہم تین ہاتھ یا اس سے بھی لمبی لکڑیاں اٹھا کر جاڑوں کے لئے رکھ لیتے تھے۔ ایسی لکڑیوں کو ہم ''قصر'' کہتے تھے۔ ''کانہ جمالات صفر'' سے مراد کشتی کی رسیاں ہیں جنہیں ایک دوسرے سے باندھ دیتے تھے تاکہ مضبوط ہو جائے۔

۹۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آج وہ دن ہے کہ اس میں یہ لوگ بول ہی نہ سکیں گے۔''

۲۰۴۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آنحضور ﷺ پر ''والمرسلات'' نازل ہوئی۔ پھر آنحضور ﷺ نے اس کی تلاوت کی اور میں نے اسے آپ ہی کے منہ سے حاصل کیا۔ وحی سے آپ کے منہ کی تازگی اس وقت بھی باقی تھی کہ اتنے میں ہماری طرف ایک سانپ اچھلا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو۔ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ وہ بھی تمہارے شر سے اسی طرح بچ نکلا جیسا کہ تم اس کے شر سے بچ گئے۔ عمر

نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد سے اس طرح یاد کی کہ ''منیٰ کے ایک غار میں۔''

سورة عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ

باب ۹۱۱. قَالَ مُجَاهِدٌ لَايَرْجُوْنَ حِسَابًا لَايَخَافُوْنَه' لَايَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا لَايُكَلِّمُوْنَه' اِلَّا اَنْ يَّأْذَنَ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَّاجًا مُضِيْئًا عَطَآءً حِسَابًا جَزَآءً كَافِيًا اَعْطَانِيْ مَا اَحْسَبَنِيْ اَیْ كَفَانِيْ

سورۂ عم یتساءلون

باب ۹۱۱۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''لا یرجون حسابا'' کا مفہوم یہ ہے کہ یہ لوگ حساب قیامت کا خوف ہی نہیں رکھتے تھے۔ ''لا یملکون منہ خطابا'' یعنی اللہ سے کوئی شخص بات نہ کر سکے گا۔ بجز ان کے جنہیں اللہ اجازت دے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''وھاجاً'' ای مضیئاً ''عطاء حساباً'' ای جزاءً کافیاً بولتے ہیں ''اعطانی مااحسبنی'' بمعنی کفانی۔

باب ۹۱۲. يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا زُمَرًا

(۲۰۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قالو اربعون يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ اِلَّا يَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۹۱۲۔ ''وہ دن کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ گروہ ہو کر آؤ گے۔'' ''افواجا'' ای زمراً۔

۲۰۴۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابومعاویہ نے خبر دی۔ انہیں اعمش نے، انہیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا پھر شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جس کی وجہ سے تمام مردے جی اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اگ آتی ہیں اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہوگا، سوا ریڑھ کی ہڈی کے اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

سورة وَالنَّازِعَاتِ

باب ۹۱۳. وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْاٰيَةَ الْكُبْرٰی عَصَاهُ وَيَدُه' يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَآءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ الْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِیْ يَمُرُّفِيْهِ الرِّيْحُ فَيَنْخَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةِ الَّتِیْ اَمْرُنَا الْاَوَّلُ اِلَی الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُه' اَيَّانَ مُرْسَاهَا مَتٰی مُنْتَهَاهَا وَمُرْسَی السَّفِيْنَةِ حَيْثُ تَنْتَهِیْ

سورۂ والنازعات

باب ۹۱۳۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''الآیة الکبریٰ'' سے مراد آپ کا عصا اور آپ کا ہاتھ ہے۔ ''الناخرة'' ''النخرة'' ایک معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے الطامع اور الطمع اور الباخل اور البخیل ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ ''النخرة'' بمعنی بوسیدہ ہے اور ''الناخرة'' اس مجوف ہڈی کو کہتے ہیں جس میں اگر ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''الحافرة'' سے مراد ہماری پہلی زندگی ہے، ان کے غیر نے کہا کہ ''ایان مرساھا'' ای متیٰ منتھا ھا۔ ''مرسٰی السفینة'' جہاں کشتی لنگر انداز ہوتی ہے۔

(۴۰۴۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِاِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

۴۰۴۴۔ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرمارہے تھے کہ میری بعثت اس طرح ہوئی کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہے۔ ❶

سورة عَبَسَ

سورۂ عبس

باب ۹۱۴. عَبَسَ كَلَحَ وَاَعْرَضَ وَقَالَ غَيْرُهٗ مُطَهَّرَةٌ لَايَمَسُّهَآ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَهٰذَا مِثْلُ قَوْلِهٖ فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا جَعَلَ الْمَلَآئِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِاَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيْرُ فَجَعَلَ التَّطْهِيْرَ لِمَنْ حَمَلَهَا اَيْضًا سَفَرَةٌ اَلْمَلَآئِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَفَرْتُ اَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللّٰهِ وَتَادِيَتِهٖ كَالسَّفِيْرِ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَقَالَ غَيْرُهٗ تَصَدّٰى تَغَافَلَ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا يَقْضِ لَايَقْضِيْ اَحَدٌ مَاۤاُمِرَ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرْهَقُهَا تَغْشَاهَا شِدَّةٌ مُسْفِرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَةٌ اَسْفَارًا كُتُبًا تَلَهّٰى تَشَاغَلَ يُقَالُ وَاحِدُ الْاَسْفَارِ سِفْرٌ

باب ۹۱۴۔ "عبس" ای کلح واعرض۔ "مطہرۃ" یعنی اسے سوائے پاکوں کے اور کوئی نہیں چھوتا۔ مراد فرشتے ہیں۔ یہ مثل اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فالمدبرات امرا" سے ہے۔ فرشتوں اور صحیفوں دونوں کو "مطہرۃ" کہا۔ حالانکہ اصلاً تطہیر کا تعلق صرف صحیفوں سے تھا لیکن اس کے حاملین پر بھی اس کا اطلاق کیا۔ "سفرۃ" سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد سافر ہے۔ "سفرت بین القوم" یعنی میں نے ان میں صلح کرادی۔ وحی نازل کرنے اور اس کو انبیاء تک پہنچانے میں فرشتوں کو مثل "سفیر" کے قرار دیا گیا ہے۔ جو قوموں میں صلح کراتا ہے، ان کے غیر نے کہا کہ "تصدی" ای تغافل عنہ۔ مجاہد نے فرمایا "لما یقض" اے لایقضی احد ما امر بہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ترہقہا" ای تغشاہا شدۃ۔ "مسفرۃ" ای مشرقۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بایدی سفرۃ" ای کتبۃ من الملائکۃ۔ "اسفاراً" ای کتباً "تلھی" ای تشاغل۔ کہتے ہیں کہ "افار" کا واحد "سفر" ہے۔

(۴۰۴۵) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهٗ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ وَمَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَاُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهٗ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيْدٌ فَلَهٗ اَجْرَانِ

۴۰۴۵۔ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زرارہ بن اوفی سے سنا، وہ سعد بن ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے۔ مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید کو بار بار پڑھتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے دشوار ہے تو اسے دہرا اجر ملے گا۔

❶ یعنی قیامت میں اور آنحضور کی بعثت میں صرف اتنا فاصلہ ہے جتنا دو انگلیوں میں ہے۔ محدثین نے اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔ اس کی یہ توجیہ زیادہ مناسب ہے کہ دنیا کے از اول تا آخر وجود کی تشبیہ انگلیوں سے دی گئی ہے اور مراد یہ ہے کہ اکثر مدت گزر چکی اور جو کچھ مدت باقی رہ گئی ہے وہ اس مدت کے مقابلہ میں بہت کم ہے جو گذر چکی ہے۔

سورة التكوير

باب ۹۱۵. اِنْكَدَرَتْ اِنْتَثَرَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ سُجِّرَتْ ذَهَبَ مَآئُوهَا فَلاَ يَبْقٰى قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْمَسْجُوْرُ الْمَمْلُوْءُ وَقَالَ غَيْرُه' سُجِرَتْ اَفْضٰى بَعْضُهَآ اِلٰى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَّاحِدًا وَالْخُنَّسُ تَخْنِسُ فِيْ مَجْرَاهَا تَرْجِعُ وَ تَكْنِسُ تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ تَنَفَّسَ اِرْتَفَعَ النَّهَارُ وَالظَّنِيْنُ الْمُتَّهَمُ وَالضَّنِيْنُ يُضَنُّ بِهٖ وَقَالَ عُمَرُ النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ يُزَوَّجُ نَظِيْرَه' مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَاَ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ عَسْعَسَ اَدْبَرَ

سورۃ التکویر

۹۱۵۔ ''انکدرت'' ای انتثرت۔ حسن نے فرمایا کہ ''سجرت'' یعنی اس کا پانی جاتا رہا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''المسجور'' ای المملوء۔ ان کے غیر نے کہا کہ ''سجرت'' کا مفہوم یہ ہے کہ ایک دوسرے میں مل کر بڑا دریا بن گیا۔ ''الخنس'' یعنی جو پیچھے اپنی جگہ پر لوٹ آتا ہے تکنس چھپنے کے معنی میں ہے جیسے ''الظباء'' (پانچوں مشہور ستارے زحل مشتری وغیرہ) (چھپ جاتے ہیں۔ ''تنفس'' ای ارتفع النہار ''الظنین'' ای المتہم۔ ''ضنین'' بمعنی بخیل ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''النفوس زوجت'' یعنی اہل جنت و اہل دوزخ اپنے اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ جمع کردیئے جائیں گے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھی ''احشروا الذین ظلموا وازواجھم'' ''عسعس'' ای ادبر۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ

باب ۹۱۶. وَقَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ فَاضَتْ وَقَرَاَ الْاَعْمَشُ وَعَاصِمٌ فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيْفِ وَقَرَاَه' اَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيْدِ وَاَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِيْ فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ اِمَّا حَسَنٌ وَاِمَّا قَبِيْحٌ وَطَوِيْلٌ وَقَصِيْرٌ

سورۃ اذا السماء انفطرت

۹۱۶۔ ربیع بن خثیم نے فرمایا کہ ''فجرت'' ای فاضت۔ اعمش اور عاصم نے ''فعدلک'' بالتخفیف قرائت کی ہے۔ لیکن اہل حجاز اس کی قرائت تشدید کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور معتدل الخلق مراد لیتے ہیں۔ جو حضرات تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس سے مراد لیتے ہیں کہ اللہ نے جس صورت میں چاہا پیدا کیا۔ اچھی بری، لمبی، ٹھگنی۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

باب ۹۱۷. وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَانَ ثَبْتُ الْخَطَايَا ثُوِّبَ جُوْزِيَ وَقَالَ غَيْرُه' اَلْمُطَفِّفُ لَايُوَفِّيْ غَيْرَه'

(۲۰۴۶) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

سورۃ ویل للمطففین

۹۱۷۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''ران'' ای ثبت الخطایا۔ ''ثوب'' ای جوزی۔ غیر مجاہد نے فرمایا۔ ''المطفف'' جو پورا تول کر نہ دے۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس دن لوگ دونوں جہاں کے پالنے والے کے سامنے حساب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے تو کانوں کی لو تک پسینہ میں ڈوب جائیں گے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

باب ۹۱۸. قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَه' بِشِمَالِهٖ يَاْخُذُ كِتَابَه' مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَآبَّةٍ ظَنَّ اَنْ لَّنْ

سورۃ اذا السماء انشقت

۹۱۸۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''کتابہ بشمالہ'' کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنا نامہ عمل اپنی پیٹھ پیچھے سے لے گا۔ ''وسق'' ای جمع من دابة. ''ظن

يَحُوْرَ لَايَرْجِعَ اِلَيْنَا

ان لن یحور" ای لا یرجع الینا.

(۲۰۴۷) حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَلِيّ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ح)

۲۰۴۷۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے بیان کیا، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

(۲۰۴۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ح)

۲۰۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

(۲۰۴۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيىٰ عَنْ اَبِیْ يُوْنُسَ حَاتِمِ ابْنِ اَبِیْ صَغِيْرَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَآءَكَ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُوْنَ وَمَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ

۲۰۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو یونس حاتم بن ابی صغیرہ نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کا بھی قیامت کے دن حساب لے لیا گیا، تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ "تو جس کسی کا نامہ عمل اس کے داہنے ہاتھ میں لے گا سو اس سے آسان حساب لیا جائے گا" (کہ آیت میں تو حساب پر بھی چھوٹ جانے کا ذکر ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آیت میں جس حساب کا ذکر ہے وہ تو صرف پیشی ہوگی۔ وہ پیش کئے جائیں گے (اور چھوٹ جائیں گے) لیکن جس سے بھی پوری طرح حساب لے لیا گیا وہ ہلاک ہوگا۔

(۲۰۵۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۵۰۔ ہم سے سعید بن نضر نے حدیث بیان کی، انہیں ہشیم نے خبر دی انہیں ابو بشر جعفر بن ایاس نے خبر دی، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا۔ "لترکبن طبقاً عن طبق" یعنی تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے۔ بیان کیا کہ مراد نبی کریم ﷺ ہیں (کہ کامیابی آہستہ آہستہ ہوگی۔)

اَلْبُرُوْج

سورۃ البروج

باب ۹۱۹. وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْاُخْدُوْدُ شَقٌّ فِی الْاَرْضِ فَتَنُوْا عَذَّبُوْا

۹۱۹۔ مجاہد نے فرمایا کہ "الاخدود" بمعنی خندق ہے "فتنوا" ای عذبوا۔

اَلطَّارِق

سورۃ الطارق

باب ۹۲۰. وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ

۹۲۰۔ مجاہد نے فرمایا کہ "ذات الرجع" یعنی بادل جو بارش لاتا ہے۔ "ذات الصدع" (زمین) جو سبزہ اگانے کے لئے پھٹ جاتی ہے۔

باب ۹۲۱. سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

۹۲۱۔ سورۂ سبح اسم ربک

(۲۰۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَا يُقْرِاٰنِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَآءَ عَمَّارٌ وَّبِلَالٌ وَّسَعْدٌ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ جَآءَ فَمَا جَآءَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّثْلِهَا

۲۰۵۱۔ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے انہیں ابواسحاق نے اوران سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے (مہاجر) (صحابہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ منورہ) آنے والے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تھے۔ مدینہ پہنچ کر ان حضرات نے ہمیں قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ پھر عمار، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس صحابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کبھی مدینہ والوں کو اتنا خوش و مسرور نہیں دیکھا تھا جتنا وہ حضور اکرم ﷺ کی آمد پر ہوئے تھے۔ بچیاں اور بچے بھی کہنے لگے تھے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں نے آنحضور ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے ہی "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور اس جیسی اور سورتیں پڑھ لی تھیں۔

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

سورۂ ہل اتاک حدیث الغاشیۃ

باب ۹۲۲ .وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارٰى وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَيْنٌ اٰنِيَةٌ بَلَغَ اِنَاهَا وَحَانَ شُرْبُهَا حَمِيْمٍ اٰنٍ بَلَغَ اِنَاهُ لَايَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً شَتْمًا اَلضَّرِيْعُ نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ الشِّبْرِقُ يُسَمِّيْهِ اَهْلُ الْحِجَازِ اَلضَّرِيْعَ اِذَا يَبِسَ وَهُوَ سُمٌّ بِمُسَيْطِرٍ بِمُسَلَّطٍ وَيُقْرَاُ بِالصَّادِ وَالسِّيْنِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِيَابَهُمْ مَرْجِعُهُمْ

۹۲۲۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "عاملة ناصبة" سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ "عین انیۃ" یعنی اس کا برتن انتہائی گرم اور کھولتا ہوگا اور اس سے انہیں پانی پلایا جائے گا۔ "حمیم آن" اس وقت بولتے ہیں جب برتن بہت گرم ہو جائے "لا یسمع فیها لا غیة" یعنی جنت میں گالم گلوچ نہیں سنی جائے گی "الضریع" ایک قسم کی گھاس ہے جسے الشبرق کہا جاتا ہے اور اہل حجاز اسے "الضریع" اس وقت کہتے ہیں جب وہ خشک ہو جاتی ہے۔ وہ زہریلی ہوتی ہے۔ "بمسیطر" ای بمسلط یہ صاد اور سین دونوں سے ہوسکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ایابہم" یعنی مرجعہم۔

وَالْفَجْرِ

سورۃ الفجر

باب ۹۲۳ .وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْوَتْرُ اللّٰهُ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ اَلْقَدِيْمَةِ وَالْعِمَادُ اَهْلُ عَمُوْدٍ لَايُقِيْمُوْنَ يعنى اَهْلَ خِيَامٍ سَوْطَ عَذَابٍ الَّذِيْ عُذِّبُوْا بِهٖ اَكْلًا لَّمًّا اَلسَّفُّ وَجَمًّا اَلْكَثِيْرُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَالَ غَيْرُهٗ سَوْطَ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيْهِ السَّوْطُ

باب ۹۲۳۔ مجاہد نے فرمایا کہ "الوتر" سے مراد اللہ ہے۔ "ارم ذات العماد" ای القدیمۃ۔ "العماد" یعنی خیموں والے خانہ بدوش جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے۔ "سوط عذاب" یعنی جس سے انہیں عذاب دیا جائے گا۔ "اکلا لما" ای السف "جما" ای الکثیر مجاہد نے فرمایا کہ ہر چیز جو اللہ نے پیدا کی اس کا جوڑا بھی بنایا چنانچہ آسمان کا جوڑا (زمین ہے) اور "الوتر" (اکیلا و یکتا) اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے۔ "سوط عذاب" کے متعلق غیر مجاہد نے کہا کہ اس کلمہ کا استعمال اہل عرب ہر طرح کے عذاب کے لئے کرتے تھے۔ جس

لَبِالْمِرْصَادِ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تَحَاضُّوْنَ تُحَافِظُوْنَ وَتَحُضُّوْنَ تَاْمُرُوْنَ بِاِطْعَامِهٖ اَلْمُطْمَئِنَّةُ اَلْمُصَدِّقَةُ بِالصَّوَابِ وَقَالَ الْحَسَنُ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَبْضَهَا اِطْمَانَّتْ اِلَى اللّٰهِ وَاطْمَاَنَّ اللّٰهُ اِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللّٰهِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَمَرَ بِقَبْضِ رُوْحِهَا وَاَدْخَلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَجَعَلَه' مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَقَالَ غَيْرُه' جَابُوْا نَقَبُوْا مِنْ جَيْبَ الْقَمِيْصِ قُطِعَ لَه' جَيْبٌ يَجُوْبُ الْفَلَاةَ يَقْطَعُهَا لَمًّا لَمَمْتُه' اَجْمَعُ اَتَيْتُ عَلٰى اٰخِرِهٖ

میں کوڑے کے ذریعہ عذاب بھی شامل تھا۔"لباالمرصاد" ای الیه المصیر، "تحاضون" ای تحافظون. "یحضون" ای یا مرون باطعامه "الطمئنة" ای المصدقة بثوابه. حسن نے "یاایتها النفس المطمئنة" کے متعلق فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ ایسی روح کو قبض کرنا چاہے گا تو وہ اللہ کی طرف سے مطمئن ہوگی اور اللہ کو اس کی طرف سے اطمینان۔ وہ اللہ سے راضی وخوش ہوگی اور اللہ اس سے راضی وخوش ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس روح کے قبض کئے جانے کا حکم دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا اور اپنے صالح بندوں میں سے بنالے گا۔ غیر حسن نے کہا "جابوا" ای نقبوا. جیب القمیص سے مشتق ہے بمعنی قمیص کے لئے جیب کاٹا۔ بولتے ہیں "یجوب الفلاة" یعنی چٹیل میدان طے کرلیا۔

سُورَةُ لَا اُقْسِمُ

سورۂ لا اقسم

باب۹۲۴. وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِهٰذَا الْبَلَدِ مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ وَوَالِدٍ اٰدَمَ وَمَا وَلَدَ لُبَدًا كَثِيْرًا وَالنَّجْدَيْنِ اَلْخَيْرُ وَالشَّرُّ مَسْغَبَةٍ مَجَاعَةٍ مَتْرَبَةٍ اَلسَّاقِطُ فِي التُّرَابِ يُقَالُ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ وَمَا اَدْرٰكَ مَاالْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْاِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ

باب ۹۲۴۔ مجاہد نے فرمایا کہ "بھذا البلد" سے مکہ معظمہ مراد ہے۔ یعنی آنحضور پر تھوڑے سے وقفہ کے لئے اللہ کے حکم سے حلال کرلینے میں گناہ نہیں ہے جیسا کہ دوسروں کے لئے اس میں گناہ ہے۔ "والد" یعنی آدم "ما لد" (یعنی اولیاء اور آپ کی ذریت کے دوسرے صلحاء) "لبداً" ای کثیراً. "والنجدین" ای الخیر والشر "مسغبة" ای مجاعة. "متربة" ای الساقط فی التراب. بولتے ہیں "فلااقتحم العقبة" فلاں شخص گھاٹی سے گزرا یعنی دنیا کی گھاٹی نے ابھی نہیں گزرا ہے۔ پھر "عقبة" کی تفسیر کی کہ آپ کو معلوم ہے گھاٹی کیا ہے؟ وہ گردن کا چھڑانا ہے یا کھانا کھلانا ہے فاقہ کے دن میں۔

سورة الشمس وضحاها

سورۂ والشمس وضحاہا

باب۹۲۵. وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِطَغْوٰهَا بِمَعَاصِيْهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا عُقْبٰى اَحَدٍ

۹۲۵۔ مجاہد نے فرمایا کہ "بطغواها" ای بمعا صیها. "ولایخاف عقباها" یعنی اس کے اخیر نتیجہ سے اسے کوئی اندیشہ پیدا نہیں ہوا۔

(۲۰۵۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه' اَخْبَرَه' عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اَنَّه' سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نْبَعَثَ اَشْقَاهَا اِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَآءَ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ يَجْلِدُ اِمْرَاَتَه' جَلْدَ

۲۰۵۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انہیں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا "اذا نبعث اشقاها" یعنی اس اونٹنی کو مار ڈالنے کے لئے ایک مفسد بد بخت جو اپنی قوم میں

الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ فِي الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ وَقَالَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ اَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

ابوزمعہ کی طرح غالب اور طاقتور تھا، اٹھا۔ آنحضور ﷺ نے عورتوں کا بھی ذکر فرمایا (یعنی ان کے حقوق وغیرہ کا) اور فرمایا کہ تم میں سے بعض اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارتے ہیں۔ حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں۔ (یعنی عورتوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ درست نہیں ہے) پھر آپ نے انہیں ریاح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایک کام جو تم سے ہر شخص کرتا ہے، اسی پر تم دوسروں پر کس طرح ہنستے ہو؟ اور ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے کہ "ابوزمعہ کی طرح جو زبیر بن عوام کا چچا تھا۔"

وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

سورۂ واللیل اذا یغشیٰ

باب۹۲۶. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْحُسْنٰى بِالْخَلَفِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدّٰى مَاتَ وَتَلَظّٰى تَوَهَّجُ وَقَرَاَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظّٰى

۹۲۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بالحسنی" ای بالخلف۔ مجاہد نے فرمایا کہ "تردیٰ" ای مات. "تلظی" ای توھج. عبید بن عمیر نے اسے تتلظی پڑھا تھا۔

باب۹۲۷. وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى

(۲۰۵۳) حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِاللّٰهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا اَبُوالدَّرْدَاءِ فَاَتَانَا فَقَالَ اَفِيْكُمْ مَنْ يَّقْرَاُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاَيُّكُمْ اَقْرَاُ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقَرَاْتُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِيْ صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰٓؤُلَاۤءِ يَاْبَوْنَ عَلَيْنَا

۹۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔"

۲۰۵۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود کے چند شاگردوں کے ساتھ میں شام پہنچا۔ ہمارے متعلق ابوالدرداءؓ نے سنا تو ہم سے ملنے تشریف لائے۔ اور دریافت فرمایا تم میں سے کوئی قرآن مجید کا قاری بھی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں ہے۔ دریافت فرمایا کہ سب سے اچھا قاری کون ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی آیت تلاوت کرو۔ میں نے "واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلیٰ والذکر والانثی" کی تلاوت کی ابوالدرداءؓ نے پوچھا کیا تم نے خود یہ آیت اپنے صاحب (عبداللہ بن مسعودؓ) کی زبانی اسی طرح سنی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ میں نے بھی نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔ لیکن شام والے ہماری بات نہیں مانتے (اس کے بجائے یہ مشہور قرأت "ماخلق الذکر والانثی" پڑھتے ہیں۔)

باب۹۲۸. وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى

۹۲۸۔ اور قسم ہے اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔

(۲۰۵۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قَدِمَ اَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَآءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَ هُمْ فَقَالَ اَیُّكُمْ یَقْرَاُ عَلٰی قِرَآءَ ةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُلُّنَا قَالَ فَاَیُّكُمْ اَحْفَظُ وَاَشَارُوْآ اِلٰی عَلْقَمَةَ قَالَ كَیْفَ سَمِعْتَه، یَقْرَاُ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی قَالَ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ هٰكَذَا وَهٰٓؤُلَآءِ یُرِیْدُوْنِیْ عَلٰٓی اَنْ اَقْرَاَ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی وَاللّٰهِ لَآ اُتَابِعُهُمْ

۲۰۵۴۔ہم سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد(اصحاب) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے یہاں (شام) آئے، آپ نے انہیں تلاش کیا اور پالیا پھران سے دریافت فرمایا کہ تم میں کون عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق قراءت کرسکتا ہے؟ شاگردوں نے کہا کہ ہم سب کر سکتے ہیں۔دریافت فرمایا کہ کسے ان کی قراءت زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ انہیں ''واللیل اذا یغشی'' کی قرأت کرتے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا کہ ''والذکر والانثی''(بغیر ماخلق کے) فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح قراءت کرتے سنا ہے لیکن یہ لوگ (اہل شام) چاہتے ہیں کہ میں ''ماخلق الذکر والانثی'' پڑھو۔واللہ! میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

باب ۹۲۹ . قَوْلُه، فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی

۹۲۹۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''سوجس نے دیا اور اللہ سے ڈرا۔''

(۲۰۵۵) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فِیْ جَنَازَةٍ فَقَالَ مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُه، مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُه، مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُیَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اِلٰی قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰی

۲۰۵۵۔ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے سعید بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ''بقیع الغرقد''(مدینہ منورہ کا مقبرہ) میں ایک جنازہ کے سلسلہ میں تھے۔آنحضور ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں نہ لکھا جاچکا ہو، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ(ﷺ) پھر کیوں نہ ہم اپنی اس تقدیر پر اعتماد کرلیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو اسی عمل کی سہولت ملتی رہتی ہے(جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے) پھر آپ نے آیت ''سوجس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا ...... تا ...... للعسریٰ کی تلاوت کی۔

(۲۰۵۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ

۲۰۵۶۔ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابوعبدالرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔پھر سابق حدیث بیان کی۔

باب ۹۳۰ . فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

(۲۰۵۷) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِىْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا يَنْكُتُ فِى الْاَرْضِ فَقَالَ مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ اَوْمِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِىْ بِهٖ مَنْصُوْرٌ فَلَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ

۹۳۰۔سوہم اس کے لئے مصیبت کی چیز آسلان کردیں گے۔

۲۰۵۷۔ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے ایک لکڑی اٹھائی اور اس سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت یا جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! کیا پھر ہم اسی پر بھروسہ نہ کرلیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو سہولت دی گئی ہے (انہیں اعمال کی جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے)" سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا، آخر آیت تک۔ شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سابق حدیث منصور نے بیان کی اور انہوں نے بھی سلیمان اعمش کی حدیث کی موافقت کی۔

باب ۹۳۱ . وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى

(۲۰۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَااعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى قَوْلُهٗ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى

۹۳۱۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی۔"

۲۰۵۸۔ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابوعبدالرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا اور جنت کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ ہم نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) پھر ہم اسی پر بھروسہ نہ کرلیں؟ فرمایا نہیں عمل کرتے رہو کیونکہ ہر شخص کو آسانی دی گئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔" سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لئے راحت کی چیز آسان کردیں گے" تا "فسنیسرہ للعسری" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اچھی بات کو جھٹلایا۔"

(۲۰۵۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِىْ جَنَازَةٍ فِىْ بَقِيْعِ الْغَرْ قَدِ فَاَتَا نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ

۲۰۵۹۔ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم "بقیع الغرقد" میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لائے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے سر

مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْسَعِيْدَةً قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيْرُاِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اَلْاٰيَةَ

جھکالیا۔ پھر چھڑی سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں، کوئی پیدا ہونے والی جان ایسی نہیں جس کا جنت اور جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جاچکا ہو۔ یہ لکھا جاچکا ہے کہ کون سعید ہے اور کون بد بخت۔ ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ! پھر کیا حرج ہے اگر ہم اپنی اسی تقدیر پر بھروسہ کرلیں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو ہم میں شخص سعید و نیک ہوگا وہ نیکوں کے ساتھ جا ملے گا اور جو بد بخت ہوگا اس کے بدبختوں کے سے اعمال ہوجائیں گے۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ جو لوگ سعید ہوتے ہیں، انہیں سعیدوں ہی کے عمل کی توفیق اور سہولت حاصل ہوتی ہے اور جو بد بخت ہوں گے انہیں بدبختوں ہی جیسے عمل کی توفیق و سہولت ہوتی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ''سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لئے راحت کی چیز آسان کردیں گے۔''

باب ۹۳۲ . فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى

(۲۰۶۰) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْاَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اَلْاٰيَةَ

۹۳۲۔ ''سو ہم اس کے لئے مصیبت کی چیز آسان کردیں گے۔''

۲۰۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی حدیث بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے کے ساتھ تھے پھر آپ نے ایک چیز لی اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا یا جنت کا ٹھکانا لکھا نہ جاچکا ہو صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! تو پھر ہم کیوں نہ اپنی تقدیر پر بھروسہ کرلیں۔ اور عمل چھوڑ دیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عمل کرو کہ ہر شخص کو ان اعمال کے لئے سہولت و توفیق دی جاتی ہے جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص نیک اور سعید ہوگا اسے نیکوں کے عمل کی توفیق ملی ہوتی ہے اور جو بد بخت ہوتا ہے اسے بدبختوں کے عمل کی توفیق حاصل ہے۔ پھر آپ نے آیت ''سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا، سو ہم اس کے لئے راحت کی چیز آسان کردیں گے'' آخر تک تلاوت کی۔

سورۂ والضحٰی

سورۂ والضحیٰ

باب ۹۳۳ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِذَا سَجٰى اِسْتَوٰى وَقَالَ غَيْرُهٗ اَظْلَمَ وَسَكَنَ عَآئِلًا ذُوْعِيَالٍ

(۲۰۶۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

باب ۹۳۳۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''اذا سجی'' ای استوی. ان کے غیر نے اس کے معنی ''اظلم و سکن'' کئے ہیں۔ ''عائلا'' ذوعیال۔

۲۰۶۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے

حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْثَلاَ ثًا فَجَآءَ تْ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَامُحَمَّدُ اِنِّىْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْطَا نُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَه‘ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلاَ ثًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

قَوْلُه‘ مَاوَدَّ عَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى يُقْرَأُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ مَاتَرَكَكَ رَبُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَآ اَبْغَضَكَ

حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا میں نے جندب ابن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو (تہجد کے لئے) نہیں اٹھ سکے پھر ایک عورت (ابولہب کی بیوی عوراء) آئی اور کہنے لگی اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ دو یا تین راتوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ''قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے'' اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ''ماودعک ربک وما قلیٰ'' تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔ اور معنی ایک ہی رہیں گے یعنی ''آپ کو چھوڑا نہیں ہے'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے ''ماترکک وما ابغضک.''

(۲۰۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتْ اِمْرَاَةٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَآاَرٰى صَاحِبَكَ اِلَّا اَبْطَاَكَ فَنَزَلَتْ مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے بیان کیا کہ میں نے جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک عورت (ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا) نے کہا یارسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کے صاحب (جبرائیل علیہ السلام) آپ کے پاس آنے میں دیر کرتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ

سورۂ الم نشرح

باب۹۳۴۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ اَنْقَضَ اَثْقَلَ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اى مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا اٰخَرَ كَقَوْلِه هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّااِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَلَنْ يَّغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِىْ حَاجَتِكَ اِلٰى رَبِّكَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَه‘ لِلْاِ سْلَامِ

باب۹۳۴۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''وزرک'' سے نبوت سے پہلے کے کام ہیں ''انقض'' ای اثقل. ''مع العسر یسراً'' کے متعلق ابن عباس نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ ''اس تنگی کے ساتھ دوسری آسانی'' جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں (مؤمنین کے لئے تعدد حسنیٰ کا ذکر ہے کہ) ''هل تربصون بنا الا احدى الحسنيين'' اور (جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ) ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی'' مجاہد نے فرمایا کہ ''فانصب'' اى فى حاجتك الى ربك. ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ''الم نشرح لك صدرك'' کا مفہوم نقل کیا جاتا ہے کہ آنحضور ﷺ کا دل اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا تھا۔

سورة وَالتِّيْنِ

سورۂ والتین

باب ۹۳۵ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ هُوَ التِّيْنُ وَ الزَّيْتُوْنُ الَّذِيْ يَاْكُلُ النَّاسُ يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِيْ يُكَذِّبُكَ بِاَنَّ النَّاسَ يُدَانُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ كَاَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ يَّقْدِرُ عَلٰى تَكْذِيْبِكَ بِالثَّوَابِ وَ الْعِقَابِ.

باب ۹۳۵۔ مجاہد نے فرمایا کہ آیت میں وہی تین (انجیر) اور زیتون ذکر ہوئے ہیں جنہیں لوگ کھاتے ہیں۔ "فمایکذبک" یعنی کون سی چیز آپ سے اُس بات کی تکذیب کرارہی ہے کہ لوگوں کے ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا گویا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ثواب اور عقاب کے متعلق کون شخص آپ کی تکذیب پر قدرت رکھتا ہے۔

(۲۰۶۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِي الْعِشَآءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ تَقْوِيْمِ الْخَلْقِ

۲۰۶۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے۔ اور عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین کی تلاوت کی۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

سورۃ اقرأ باسم ربک الذی خلق

باب ۹۳۶ . وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ عَتِيْقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ اَوَّلِ الْاِمَامِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ خَطًّا وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيَهٗ عَشِيْرَتَهٗ الزَّبَانِيَةُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ قَالَ الرُّجْعٰى الْمَرْجِعُ لَنَسْفَعًا قَالَ لَنَاْخُذًا وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّوْنِ وَهِيَ الْخَفِيْفَةُ سَفَعْتُ بِيَدِهٖ اَخَذْتُ

۹۳۶۔ اور قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عتیق نے کہ حسن بصری نے فرمایا کہ مصحف (قرآن مجید) میں سورۂ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو۔ اور دو سورتوں کے درمیان (امتیاز کے لئے صرف) ایک خط کھینچ لیا کرو۔ مجاہد نے فرمایا کہ "نادیہ" ای عشیرتہ۔ "الزبانیة" ای الملائکة۔ معمر نے کہا کہ "الرجعی" المرجع. "لنسفعا" ای لنا خذا. لنسفعن بالنون خفیفہ کے ساتھ ہے۔ "سفعت بیدہ" ای اخذت.

(۲۰۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْصَالِحٍ سَلْمُوَيَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَايَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَآءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَآءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ قَالَ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى

۲۰۶۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے (مصنف نے کہا) اور مجھ سے سعید بن مروان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوصالح سلمویہ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے سچے خواب دکھائے جاتے تھے۔ چنانچہ اس دور میں آپ جو خواب بھی دیکھ لیتے۔ وہ چیز سفیدہ صبح کی طرح ظاہر ہو جاتی پھر آپ کے دل میں خلوت گزینی کی محبت ڈال دی گئی اس دور میں آپ غار حراء میں تشریف لے جاتے اور آپ وہاں "تحنث" کرتے۔ عروہ نے کہا کہ "تحنث" سے مراد ہے "چند گنے چنے دنوں میں

خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَااَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْبِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْاٰيَاتِ اِلٰى قَوْلِهٖ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِيْجَةَ اَيْ خَدِيْجَةُ مَالِيْ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَايُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَّهُوَابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اَخِيْ اَبِيْهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ قَالَ وَرَقَةُ يَاابْنَ اَخِيْ مَاذَاتَرٰى فَاَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَارَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا ثُمَّ ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ بِمَاجِئْتَ بِهٖ اِلَّا اُوْذِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ

عبادت گزاری'' آپ اس کے لئے اپنے گھر سے توشہ لے جایا کرتے تھے (جتنے دن عبادت کے لئے آپ کو غار حراء کی تنہائی میں رہنا ہوتا) آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یہاں دوبارہ تشریف لاتے اور اسی طرح توشہ لے جاتے۔ بالآخر جب آپ غار حراء میں تھے کہ حق اچانک آپ کے پاس آ گیا۔ چنانچہ فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) آپ کے پاس آئے اور کہا کہ پڑھیے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ پھر مجھے فرشتہ نے پکڑ لیا اور اتنا بھینچا کہ میں ہلکان ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے۔ میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انہوں نے پھر دوسری مرتبہ مجھے پکڑ کر اس طرح بھینچا کہ میں ہلکان ہو گیا اور چھوڑنے کے بعد کہا کہ پڑھیے۔ میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انہوں نے تیسری مرتبہ پھر اسی طرح مجھے پکڑ کے بھینچا کہ میں ہلکان ہو گیا اور کہا کہ آپ پڑھیے، اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے، آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی ہے...... سے۔ ''علم الا نسان مالم یعلم'' تک۔ پھر حضور اکرم ان پانچ آیات کو لے کر واپس تشریف لائے اور (خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے) آپ کا شانۂ مبارک تھرتھرا رہا تھا آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ کر فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب خوف و گھبراہٹ آپ سے دور ہوئی تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا اب کیا ہوگا۔ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہے۔ پھر آپ نے سارا واقعہ انہیں سنایا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہرگز نہیں، آپ کو بشارت ہو۔ خدا کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ خدا گواہ ہے آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ ہمیشہ سچ بولتے ہیں، کمزور و ناتوانوں کا بار اٹھاتے ہیں۔ جنہیں کہیں سے نہ ملتا، وہ آپ کے یہاں سے پا لیتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے راستے میں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضور ﷺ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں۔ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں ہی نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے جس طرح اللہ نے چاہا انہوں نے

حَيًّا اَنْصُرُکَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَالْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِيْ جَآءَ نِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَکَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَهِيَ الْاَوْثَانُ الَّتِيْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ

انجیل بھی عربی میں لکھی تھی، وہ بہت بوڑھے تھے اور نا بینا ہو گئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا چچا اپنے بھتیجے کا حال سنیے، ورقہ نے کہا۔ بیٹے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ بھی آپ نے دیکھا تھا اس پر ورقہ نے کہا یہی وہ ناموس (جرائیل علیہ السلام) ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔ کاش میں تمہاری نبوت کے زمانہ میں جوان وتوانا ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہ جاؤں، پھر ورقہ نے کچھ اور کہا (کہ میں جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکالے گی۔) حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کیا واقعی یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں۔ جو دعوت آپ لے کر آئے ہیں اسے جو بھی لے کر آیا تو اسے ضرور تکلیف دی گئی۔ اگر میں آپ کی نبوت کے زمانہ میں زندہ رہ گیا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا بھر پور طریقہ پر۔ اس کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور کچھ دنوں کے لئے وحی کا آنا بھی بند ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ وحی کے بند ہو جانے کی وجہ سے غمگین رہنے لگے۔ محمد بن شہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آپ وحی کے کچھ دنوں کے لئے رک جانے کا ذکر فرما رہے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) جو میرے پاس غار حرا میں آئے تھے آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے میں ان سے بہت ڈرا اور گھر واپس آکر میں نے کہا کہ مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے چادر اوڑھا دو۔ چنانچہ گھر والوں نے مجھے چادر اوڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھئے (پھر کافروں کو) ڈرایئے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے اور بتوں سے الگ رہیے'' ابوسلمہ نے فرمایا کہ ''الرجز'' جاہلیت کے بت تھے جن کی وہ پرستش کرتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وحی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔''

قَوْلُهٗ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

(۲۰۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَابُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۶۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شروع میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ

رسول اللہ ﷺ کو سچے خواب دکھائے جانے لگے تھے پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ ''آپ پڑھئے اپنے پروردگار نے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے آپ (قرآن) پڑھا کیجئے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔''

باب۹۳۷. قَوْلُهٗ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ

۹۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آپ پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔''

(۲۰۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ عَقِيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

۲۰۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے۔ ح۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے بیان کیا انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ کی ابتداء سچے خوابوں کے ذریعہ کی گئی۔ پھر فرشتہ آیا اور کہا کہ ''آپ پڑھئے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔ آپ (قرآن) پڑھا کیجئے۔ اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی۔

(۲۰۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِىْ زَمِّلُوْنِىْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

۲۰۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عروہ سے سنا۔ آپ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھادو۔ مجھے چادر اوڑھادو۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کیا۔

باب۹۳۸. كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ

۹۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''ہاں ہاں! اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بل پکڑ کر گھسیٹیں گے، دروغ وخطا میں آلودہ پیشانی۔

(۲۰۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِىِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّىْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَبَلَغَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْفَعَلَهٗ لَاَخَذَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ تَابَعَهٗ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ

۲۰۶۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے عبدالکریم جزری نے، ان سے عکرمہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد (ﷺ، ابی وامی فداہ) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن مروڑ دوں گا۔ حضور اکرم ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے فرشتے پکڑ لیں گے۔ اس روایت کی متابعت عمرو بن خالد نے کی ان

سے عبیداللہ نے ان سے عبدالکریم نے بیان کیا۔

باب ۹۳۹. اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ يُقَالُ اَلْمَطْلَعُ هُوَالطُّلُوْعُ وَالْمَطْلِعُ اَلْمَوْضِعُ الَّذِىْ يَطْلَعُ مِنْهُ اَنْزَلْنَاهُ اَلْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ مَخرجَ الْجَمِيْعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللّٰهُ وَالْعَرَبُ تُوَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُه' بِلَفْظِ الْجَمِيْعِ لِيَكُوْنَ اَثْبَتَ وَاَوْكَدَ

۹۳۹۔ سورۂ انا انزلناہ.

کہتے ہیں کہ ''المطلع'' بمعنی طلوع ہے۔ مطلع اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے طلوع ہوتا ہے۔ ''انزلناہ'' میں ''ہ'' کی ضمیر سے اشارہ قرآن مجید کی طرف ہے۔ صیغہ جمع کا استعمال کیا حالانکہ نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ عرب تاکید کے لئے ایک فرد کے کام کو جمع کے صیغہ کے ساتھ بیان کرتے تھے۔ ایسا کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لئے کرتے تھے۔

لَمْ يَكُنْ

سورۂ لم یکن

باب ۹۴۰. مُنْفَكِّيْنَ زَآئِلِيْنَ قَيِّمَةٌ اَلْقَآئِمَةُ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ اَضَافَ الدِّيْنِ اِلَى الْمُؤَنَّثِ

۹۴۰۔ "منفكين" اى زائلين. "قيمة" اى قائمة.

''دین القیمۃ'' میں دین کی اضافت مؤنث کی طرف کی۔

(۲۰۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَىٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَ سَمَّانِىْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى

۲۰۶۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے قتادہ سے سنا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں ''لم یکن الذین کفروا'' پڑھ کر سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر وہ رونے لگے۔

(۲۰۷۰) حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِىْ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَىٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اُبَىٌّ آللّٰهُ سَمَّانِىْ لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِىْ فَجَعَلَ اُبَىٌّ يَبْكِىْ قَالَ قَتَادَةُ فَاُنْبِئْتُ اَنَّه' قَرَاَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

۲۰۷۰۔ ہم سے حسان بن ابی حسان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن (سورۂ لم یکن) پڑھ کر سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ سے اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا تھا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام بھی مجھ سے لیا تھا۔ ابی رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں ''لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب'' پڑھ کر سنائی تھی۔

(۲۰۷۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ اَبُوْجَعْفَرٍ الْمُنَادِىْ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى

۲۰۷۱۔ ہم سے احمد بن ابی داؤد ابوجعفر منادی نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی عروبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُقْرِئَكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

ابی بن کعبؓ سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن (کی آیت لم یکن) پڑھ کر سناؤں، انہوں نے پوچھا، کیا اللہ نے آپ سے میرا نام بھی لیا تھا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، ابی بن کعبؓ بولے۔ دونوں جہان کے پالنے والے کی بارگاہ میں میرا ذکر ہوا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ ❶

اِذَا زُلْزِلَتِ

سورة اذا زلزلت الارض زلزالها

باب ۱۹۴۱. اَلْاَرْضُ زِلْزَالَهَا قَوْلُهٗ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ يُقَالُ اَوْحٰى لَهَا اَوْحٰى اِلَيْهَا وَوَحٰى لَهَا وَوَحٰى اِلَيْهَا وَاحِدٌ

باب ۱۹۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔" اوحیٰ الیہا اور اوحیٰ لہا۔ اور وحیٰ لہا اور وحی الیہا ہم معنی ہیں۔

(۲۰۷۲) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ نِالسَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَ بِهٖ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَآءً وَنِوَآءً فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهَا عَلَيَّ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

۲۰۷۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گھوڑا تین طرح کے لوگوں کے لئے تین قسم کے نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ ایک شخص کے لئے اجر ہے، دوسرے کے لئے وہ پردہ ہے، تیسرے کے لئے وبال ہے۔ جس کے لئے اجر وثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کی غرض سے پالتا ہے چراگاہ یا (اس کی بجائے راوی نے یہ کہا) باغ میں اس کی رسی کو دراز کر دیتا ہے (تا کہ خوب گھاس کھائے) چنانچہ وہ گھوڑا چراگاہ یا باغ میں اپنی رسی کے حدود میں جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے اور اگر اس گھوڑے نے اپنی رسی تڑالی اور ایک دو کوڑے (پھینکنے کی دوری) تک اپنے حدود سے آگے بڑھ گیا تو اس کے نشانات قدم اور اس کی لید بھی مالک کے لئے اجر وثواب بن جاتی ہے۔ اور اگر کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس میں سے مالک کے قصد وارادہ کے بغیر خود ہی پانی پی لیا تو یہ بھی مالک کے لئے اجر وثواب بن جاتا ہے، دوسرا شخص جس کے لئے گھوڑا اس کا پردہ ہے یہ وہ شخص ہے جس نے لوگوں سے بے نیاز رہنے اور (لوگوں کے سامنے غربت کے اظہار سے) بچنے کے لیے اسے پالا ہے اور اس گھوڑے کی گردن پر جو اللہ

❶ آیت کا مضمون یہ ہے کہ "جو لوگ کافر تھے اہل کتاب اور مشرکین میں سے، وہ باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی۔ (یعنی) اللہ کا ایک رسول جو انہیں پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں درست مضامین درج ہوں۔" حضور اکرم ﷺ کی زبانی اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنے تذکرہ کے متعلق سن کر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے مسرت وخوشی کے آنسو نکل پڑے۔ یقیناً اس وقت آپ کا دل خوف وخشوع سے بھی بھر گیا ہوگا۔ کہ کہیں اللہ کی نعمتوں کے شکر کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو جائے۔

خَيْرًا يَّرَه‘ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه‘

تعالیٰ کا حق ہی اور اس کی پیٹھ کا جو حق ہے اسے بھی نہیں بھولا ہے تو گھوڑا اس کے لئے پردہ ہے اور جو شخص گھوڑا اپنے دروازے پر فخر اور نمائش اور (اسلام اور مسلمانوں کی) دشمنی کی غرض سے باندھتا ہے وہ اس کے لئے وبال ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا (کہ کیا یہ بھی گھوڑے کے حکم میں ہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر کوئی خاص آیت سوا اس بے مثال اور جامع آیت کے نازل نہیں کی۔ یعنی "سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔"

(۲۰۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَیَّ فِيْهَا شَیْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَه‘ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه‘

باب۲۰۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس جامع اور بے مثال آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے میں اور کوئی خاص حکم نازل نہیں ہوا ہے یعنی "سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔"

سورةوَالْعَادِيَاتِ

سورۃ العادیات

باب۹۴۲. وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْكَنُوْدُ اَلْكَفُوْرُ يُقَالُ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا رَفَعْنَ بِهٖ غُبَارًا لِحُبِّ الْخَيْرِ مِنْ اَجَلِ حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ لَبَخِيْلٌ وَ يُقَالُ لِلْبَخِيْلِ شَدِيْدٌ حُصِّلَ مُيِّزَ

باب۹۴۲۔ مجاہد نے فرمایا کہ "الکنود" ای الکفور. بولتے ہیں "فاثرن به نقعاً" ای رفعن به غباراً. "لحب الخیر. ای من اجل حب الخیر. "لشدید" ای لبخیل. اسی طرح "بخیل" کے لئے بھی شدید استعمال کرتے ہیں۔ "حصل" اے میز۔

سورةُ اَلْقَارِعَةُ

سورۃ القارعۃ

باب۹۴۳. كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ كَغَوْغَآءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُه‘ بَعْضًا كَذٰلِکَ النَّاسُ يَجُوْلُ بَعْضُهُمْ فِیْ بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَاَلْوَانِ الْعِهْنِ وَقَرَاَ عَبْدُاللّٰهِ كَالصُّوْفِ

باب۹۴۳۔ "کالفراش المبثوث" یعنی پریشان ٹڈیوں کی طرح کہ جیسے وہ ایسی حالت میں ایک دوسرے پر چڑھ جاتی ہیں۔ یہی حال (قیامت کے دن) انسانوں کا ہوگا ایک دوسرے پر گر رہے ہوں گے۔ "کالعھن" ای کالوان العھن. عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی قرائت "کالصوف" کرتے تھے۔

سورةُ اَلْهَاكُمُ

سورہ الہاکم

باب۹۴۴. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلتَّكَاثُرُ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ

باب۹۴۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "التکاثر" یعنی مال و اولاد کا زیادہ ہونا۔

سورةُ وَالْعَصْرِ

سورۃ العصر

باب۹۴۵. وَقَالَ يَحْيىٰ اَلدَّهْرُ اُقْسِمَ بِهٖ

باب۹۴۵۔ یحییٰ نے فرمایا کہ "العصر" سے مراد زمانہ ہے۔ اس کی قسم کھائی گئی ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

باب۹۴۶ . اَلْحُطَمَةُ اِسْمُ النَّارِ مِثْلُ سَقَرَ وَلَظٰى

سورہ ویل لکل ہمزۃ

۹۴۶۔ ''الحطمۃ'' دوزخ کا نام ہے۔ جیسے سقر اور لظی بھی اس کے ناموں میں ہیں۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

باب۹۴۷ .قَالَ مُجَاهِدٌ اَلَمْ تَرَ اَلَمْ يَعْلَمْ قَالَ مُجَاهِدٌ اَبَابِيْلُ مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ سِجِّيْلٍ هِيَ سَنْكِ وَكِلْ

سورۃ الم تر کیف

باب ۹۴۷۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''الم تر'' ای الم تعلم۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''ابابیل'' یعنی لگا تار جھنڈ کے جھنڈ پرندے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''من سجیل'' میں پتھر اور مٹی مراد ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ

باب۹۴۸ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ لِاِيْلٰفِ اَلِفُوْا ذٰلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ وَاٰمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِيْ حَرَمِهِمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لِاِيْلَافِ لِنِعْمَتِيْ عَلٰى قُرَيْشٍ.

سورہ لایلاف قریش

باب ۹۴۸۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''لایلاف'' یعنی وہ اس کے خوگر ہو گئے ہیں اس لئے جاڑوں میں (یمن کا سفر) اور گرمیوں میں (شام کا) ان پر گراں نہیں گزرتا۔ ''آمنہم'' یعنی انہیں ہر طرح کے دشمن سے حدود حرم میں امن دیا۔

اَرَاَيْتَ

باب۹۴۹ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدُعُّ يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهٖ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ يُدَعُّوْنَ يُدْفَعُوْنَ سَاهُوْنَ لَاهُوْنَ وَالْمَاعُوْنَ الْمَعْرُوْفُ كُلُّهٗ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ الْمَاعُوْنَ الْمَآءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ اَعْلَاهَا الزَّكٰوةُ الْمَفْرُوْضَةُ وَاَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ

سورۂ ارأیت

باب ۹۴۹۔ مجاہد نے فرمایا کہ ''یدع'' یعنی اس کے حق سے اس کو دھکے دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ ''دععت، یدعون'' سے نکلا ہے بمعنی یدفعون۔ ''ساهون'' ای لاھون. ''الماعون'' سے مراد نفع بخش اچھی چیز ہے۔ بعض اہل عرب نے اس کے معنی پانی بتائے ہیں۔ عکرمہ نے فرمایا کہ اس کا سب سے بلند درجہ فرض زکاۃ کی ادائیگی ہے اور سب سے کمتر درجہ کسی سامان کو عاریت پر دینا ہے۔

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

باب۹۵۰ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَانِئَكَ عَدُوَّكَ

۲۰۷۴ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَآءِ قَالَ اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَاجِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ

سورۂ انا اعطیناک الکوثر

باب۹۵۰۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ''شانئک'' ای عدوک.

۲۰۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کو معراج ہوئی تو اس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک نہر کے کنارے پر پہنچا جس کے دونوں کنارے موتیوں کے کھوکھلے گنبد کے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ''کوثر'' ہے۔

(۲۰۷۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ

۲۰۷۵۔ ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے، ان سے ابوعبیدہ

عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّآ اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ نَهَرٌ اُعْطِيَهٗ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ اٰنِيَتُهٗ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ رَوَاهُ زَكَرِيَّآءُ وَاَبُوالْاَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ

نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد" میں نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ "کوثر" ایک نہر ہے جو تمہارے نبی ﷺ کو دی گئی ہے۔ اس کے دو کنارے ہیں، جن میں کھوکھلے موتی ہیں۔ اس کے برتن ستاروں کی طرح ان گنت ہیں۔ اس حدیث کی روایت زکریا، ابوالاحوص اور مطرف نے ابواسحاق کے واسطہ سے کی۔

(۲۰۷۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَاِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ النَّهَرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ

۲۰۷۶۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "کوثر" کے متعلق فرمایا کہ وہ "خیر کثیر" ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو دی ہے۔ ابوبشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے عرض کی، لوگوں کا تو خیال ہے کہ اس سے جنت کی ایک نہر مراد ہے؟ سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنت کی نہر بھی اس "خیر کثیر" میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو دی ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

سورہ قل یا ایہا الکافرون

باب ۹۵۱. يُقَالُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ اَلْكُفْرُ وَلِيَ دِيْنِ اَلْاِسْلَامُ وَلَمْ يَقُلْ دِيْنِيْ لِاَنَّ الْاٰيَاتِ بِالنُّوْنِ فَحُذِفَتِ الْيَآءُ كَمَا قَالَ يَهْدِيْنِ وَ يَشْفِيْنِ وَقَالَ غَيْرُهٗ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ اَلْاٰنَ وَلَآ اُجِيْبُكُمْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا

باب ۹۵۱۔ بیان کیا گیا ہے کہ "لکم دینکم" سے مراد کفر ہے اور "لی دین" سے مراد اسلام ہے "دینی" نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے کی آیات کا ختم نون پر ہوا ہے اس لئے (فواصل کی رعایت کرتے ہوئے) یہاں بھی "یاء" کو حذف کر دیا۔ جیسے بولتے ہیں، یہدین، یشفین۔ ان کے غیر نے کہا کہ آیت "نہ تو میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا، یعنی جن معبودوں کی تم اس وقت پرستش کرتے ہو اور نہ میں تمہاری یہ لنو بیت اپنی زندگی میں قبول کروں گا۔" اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے۔" اس سے مراد وہ کفار ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اور جو وحی تمہارے رب کی طرف سے نازل کی جاتی ہے، ان میں سے بہتوں کو سرکشی اور کفر میں اور بڑھا دیتی ہے۔"

باب ۹۵۲. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

باب ۹۵۲۔ سورہ اذا جاء نصر اللہ۔

(۲۰۷۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا

۲۰۷۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت "جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچی" جب نازل ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں آپ یہ دعا نہ کرتے۔ "پاک ہے تیری ذات،

سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ

اے ہمارے رب اور تیرے ہی لئے حمد ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرمادے۔''

(۲۰۷۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحیٰ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَاوَّلُ الْقُرْاٰنَ

۲۰۷۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (سورۂ فتح کے نازل ہونے کے بعد) اپنے رکوع اور سجدوں میں بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے۔ ''پاک ہے تیری ذات، اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لئے حمد ہے اے اللہ! میری مغفرت فرمادے۔'' قرآن مجید کے حکم پر اس طرح آپ عمل کرتے تھے۔ (سورۂ فتح میں آپ کو حمد و استغفار کا حکم ہوا تھا۔

باب۹۵۳. وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

۹۵۳۔ ''اور آپ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیں۔''

(۲۰۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَاَلَھُمْ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰہِ وَالْفَتْحُ قَالُوْا فَتْحُ الْمَدَآئِنِ وَالْقُصُوْرِ قَالَ مَاتَقُوْلُ یَاابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَجَلٌ اَوْمَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُعِیَتْ لَہٗ نَفْسُہٗ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا تَوَّابٌ عَلَی الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ

۲۰۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شیوخ بدر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے'' کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سے اشارہ شہروں اور محلات کی فتح کی طرف ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابن عباس! تمہارا کیا خیال ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس میں وفات کی یا محمد ﷺ کی شان بیان کی گئی ہے۔ آپ کی وفات کی آپ کو خبر دی گئی ہے ''تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔'' التواب من الناس۔ وہ شخص ہے جو خطاؤں سے توبہ کرتا رہے۔

(۲۰۸۰) حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْیَاخِ بَدْرٍ فَکَاَنَّ بَعْضَھُمْ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ ھٰذَا مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَآءٌ مِّثْلُہٗ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّہٗ مِنْ حَیْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ یَوْمٍ فَاَدْخَلَہٗ مَعَھُمْ فَمَا رُئِیْتُ اَنَّہٗ دَعَانِیْ یَوْمَئِذٍ اِلَّا لِیُرِیَھُمْ قَالَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِیْ

۲۰۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے شیوخ بدر کے ساتھ مجلس میں بٹھاتے تھے۔ بعض (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو) اس پر اعتراض تھا، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے آپ مجلس میں ہمارے ساتھ بٹھاتے ہیں، اس کے جیسے تو ہمارے بچے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی وجہ تمہیں معلوم

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهٗ اِذَا نُصِرْنَا وَ فَتَحَ عَلَيْنَا وَ سَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِيْ اَكَذٰ اكَ تَقُوْلُ يَاابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَاقَالَ فَمَا تَقُوْلُ قُلْتُ هُوَاَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ لَهٗ قَالَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَ ذٰلِكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَااَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَاتَقُوْلُ

ہے۔(یعنی رسول اللہ ﷺ کی قرابت اور خود ان کی ذکاوت وذہانت) پھر انہوں نے ایک دن ابن عباس ؓ کو بلایا اور انہیں شیوخ بدر کے ساتھ بٹھایا (ابن عباس ؓ نے فرمایا) میں سمجھ گیا کہ آپ نے آج مجھے انہیں دکھانے کے لئے بلایا ہے۔ پھر ان سے پوچھا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے "جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے"۔ بعض حضرات نے کہا کہ جب ہمیں مدد اور فتح حاصل ہو تو اللہ کی حمد اور اس سے استغفار کا ہمیں آیت میں حکم دیا گیا ہے، کچھ لوگ خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے پوچھا ابن عباس! کیا تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، پوچھا۔ پھر تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو یہی چیز بتائی ہے اور فرمایا کہ "جب اللہ کی مدد آپہنچے" یعنی پھر یہ آپ کی وفات کی علامت ہے۔ اس لئے آپ اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر ؓ نے اس پر فرمایا کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ

سورۂ تبت یدا ابی لہب وتب

باب ۹۵۴. تَبَابٌ خُسْرَانٌ تَتْبِيْبٌ تَدْمِيْرٌ

(۲۰۸۱) حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوْا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوْا اِلَيْهِ فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْامَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّا لَّكَ مَاجَمَعْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ

باب ۹۵۴۔ "تباب" ای خسران۔ "تتبیب" ای تدمیر۔

۲۰۸۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے" تو رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور پکارا "یا صباحاہ" ❶ قریش نے کہا یہ کون ہے؟ پھر وہاں سب آکر جمع ہو گئے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے نکلنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں جھوٹ کا آپ سے تجربہ نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ پھر میں تمہیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ اس پر

❶ دشمن کے حملہ کے خطرہ کے اپنی قوم کو تنبیہ کرنے کے لئے اہل عرب ان الفاظ کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ کو بھی ان کے کفر وشرک اور جہالت کے خلاف انہیں تنبیہ کرنا اور ڈرانا تھا اس لئے آپ نے انہیں اسی طرح پکارا جس طرح دشمن کے خطرہ کے وقت پکارا جاتا تھا۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هٰكَذَا قَرَاَ هَا الْاَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ قَوْلُهٗ وَتَبَّ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَا لُهٗ وَمَا كَسَبَ

ابولہب بولا، تو تباہ ہو، کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔ پھر آنحضور ﷺ وہاں سے چلے آئے اور آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی۔''

(۲۰۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْبَطْحَآءِ فَصَعِدَ اِلَى الْجَبَلِ فَنَادٰى يَاصَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ حَدَّثْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ اَوْمُمَسِّيْكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْلَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّالَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ اِلٰى اٰخِرِهَا

۲۰۸۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں ابومعاویہ نے خبر دی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بطحا کی طرف تشریف لے گئے اور پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا ''یا صباحاہ'' قریش (اس آواز پر) آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آنحضور ﷺ نے ان سے پوچھا، تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں تمہیں بتاؤں کہ دشمن تم پر صبح کے وقت یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تو میں تمہیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ ابولہب بولا۔ تم تباہ ہو جاؤ۔ کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ''تبت یدا ابی لہب'' آخر تک۔

قَوْلُهٗ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''ایک شعلہ زن آگ میں پڑے گا۔''

۲۰۸۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّالَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ. وَامْرَاَتُهٗ حَمَّا لَةَ الْحَطَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ، فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ يُقَالُ مِنْ مَّسَدٍ لِيْفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِيْ فِي النَّارِ

۲۰۸۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے آپ کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیرؒ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابولہب نے کہا تھا کہ تو تباہ ہو، کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ اس پر آیت ''تبت یدا ابی لہب'' نازل ہوئی اور اس کی بیوی بھی (شعلہ زن آگ میں پڑے گی) جو لکڑیاں لاد کر لانے والی ہے۔'' مجاہد نے فرمایا کہ ''لکڑیاں لاد کر لانے والی'' سے مراد یہ ہے کہ وہ چغل خوری کرتی تھی اور آنحضور ﷺ اور مشرکین کے درمیان دشمنی کی آگ بھڑکاتی تھی۔ اس کی گردن میں رسی پڑی ہوگی خوب بٹی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ اس سے مراد گوگل کی رسی ❶ ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس سے مراد وہ زنجیر ہے جو دوزخ میں اس کے گلے میں پڑی ہوگی۔

❶ یعنی جس رسی سے لکڑی کے گٹھے باندھ کر جنگل سے لایا کرتی تھی ایک دن اسی طرح وہ لکڑیاں لا رہی تھی۔ رسی اس کے گلے میں پڑی ہوئی تھی۔ بوجھ سے تھک کر ایک پتھر پر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی۔ ایک فرشتہ نے پیچھے سے آ کر اس کی رسی کھینچی اور اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ آیت میں وہی رسی مراد ہے۔

باب ۹۵۵ . قَوْلُهٗ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ يُقَالُ لَايُنَوَّنُ اَحَدٌ اَىْ وَاحِدٌ

باب۹۵۵۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قل ھواللہ احد"۔
بعض نے کہا کہ "احد کی تنوین نہیں پڑھی جائے گی (جبکہ آگے کے لفظ سے اس کا وصل ہو) واحد کے معنی میں ہے۔

(۲۰۸۴) حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِى ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِىْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّاىَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِىْ كَمَا بَدَاَنِىْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَىَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّاىَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّىْ كُفُوًا اَحَدٌ قَوْلُهٗ اَللّٰهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّىْ اَشْرَافَهَا الصَّمَدَ قَالَ اَبُوْوَائِلٍ هُوَا لسَّيِّدُ الَّذِىْ اِنْتَهٰى سُؤْدَدُهٗ

۲۰۸۴۔ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم (انسان) نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے جس طرح مجھے پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ حالانکہ میرے لئے دوبارہ زندہ کرنے سے پہلی مرتبہ پیدا کرنا آسان نہیں [1] ہے۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے۔ حالانکہ میں ایک ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میرے کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ بے نیاز ہے" عرب اپنے سرداروں کو "صمد" کہتے تھے۔ ابووائل نے فرمایا کہ "صمد اس سردار کو کہتے ہیں جس پر سرداری ختم ہو۔

(۲۰۸۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّبَنِىْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِىْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّاىَ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّىْ لَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا بَدَاْتُهٗ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّاىَ اَنْ يَّقُوْلَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّىْ كُفُوًا اَحَدٌ لَمْ يَلِدْ .وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ كُفُوًا وَّكَفِيْئًا وَّكِفَاءً ا وَّاحِدٌ

۲۰۸۵۔ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) ابن آدم نے مجھے جھٹلایا۔ حالانکہ اس کے لئے مناسب نہیں تھا۔ اس نے مجھے گالی دی، حالانکہ اسے اس کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ میں نے اسے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اس کا گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ نے بیٹا بنالیا ہے۔ حالانکہ میں بے نیاز ہوں۔ میرے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر ہے۔ "کفوا اور کفیئا" اور "کفاءا" ہم معنی ہیں۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

سورۂ قل اعوذ برب الفلق

باب ۹۵۶ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٌ اَللَّيْلُ اِذَا وَقَبَ

باب۹۵۶۔مجاہد نے فرمایا کہ "غاسق" بمعنی رات ہے۔ "اذا وقب"

[1] یعنی اللہ کے لئے دونوں برابر ہیں اور ہر چیز کا عدم و وجود صرف اس کے اشارے و حکم پر موقوف ہے۔ لیکن یہاں انسانی فہم کے مطابق گفتگو ہو رہی ہے کہ جس اللہ نے کسی نمونہ کے بغیر انسان کو پیدا کیا ہے، کیا اسے مارنے کے بعد دوبارہ اسے نہیں پیدا کرسکتا۔

غُرُوْبُ الشَّمْسِ يُقَالُ هُوَ اَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَ قَبَ اِذَا دَخَلَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَ اَظْلَمَ

سورج کا ڈوب جانا مراد ہے۔ بولتے ہیں ''ابین من فرق وفلق الصبح'' وقب'' جب تاریکی ہوجائے اور سورج غائب ہوجائے۔

(۲۰۸۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَّعَبْدَةَ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انؓ سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم اور عبدہ نے، ان سے زر بن حبیش نے بیان کیا۔ انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا (جبرئیل علیہ السلام کی زبانی) ورنہ میں نے اسی طرح کہا۔ چنانچہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

سورہ قل اعوذ برب الناس

باب۹۵۷. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْوَسْوَاسِ اِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذَهَبَ وَاِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللّٰهُ ثَبَتَ عَلٰى قَلْبِهِ

باب ۹۵۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ''الوسواس'' کے متعلق فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے کوکھ میں مارتا ہے۔ پر جب وہاں اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے اور اگر اللہ کا نام نہ لیا گیا تو اس کے دل پر جم جاتا ہے۔

(۲۰۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ زِرِّابْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اُبَيٌّ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ قِيْلَ لِيْ قُلْ فَقُلْتُ قَالَ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۲۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے زر بن حبیش نے (سفیان نے کہا) اور ہم سے عاصم نے (بھی) حدیث بیان کی۔ ان سے زر نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا یا ابا المنذر! آپ کے بھائی (دینی) تو یہ کہتے ہیں (سورہ معوذتین کے متعلق) ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ (جبرئیل علیہ السلام کی زبانی) مجھ سے کہا گیا اور میں نے کہا، ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا۔ ❶

---

❶ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ رائے منسوب کی جاتی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ''معوذتین'' قرآن میں سے نہیں ہیں بلکہ آپ کا خیال یہ تھا کہ یہ آیتیں وقتی ضرورت کے لئے نازل ہوئی تھیں۔ جیسے اعوذباللہ ہے۔ اس لئے انہیں قرآن میں داخل کرنا صحیح نہیں ہے، آپ کہتے تھے کہ خود معوذتین کی ابتداء ''قل'' (آپ کہئے) سے ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری دعاؤں کی طرح اس کی بھی آپ کو تعلیم دی گئی تھی۔ بہت سے علماء نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت ہی کو سرے سے غلط ٹھہرایا ہے اور اس کی سند کو کمزور بتایا ہے۔ نوویؒ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ معوذتین اور سورہ فاتحہ قرآن مجید کا جزو ہیں۔ اگر امت کے اس اجماع کے خلاف کوئی اس کو نہیں مانتا اور ان میں سے کسی ایک سورہ کے بھی قرآن میں سے ہونے کا انکار کرتا ہے تو یہ کفر ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت باطل اور بے بنیاد ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَضَآئِلُ الْقُرْاٰن

باب۹۵۸ . كَيْفَ نُزُوْلُ الْوَحْيِ وَ اَوَّلُ مَا نَزَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْمُهَيْمِنُ اَلْاَ مِيْنُ اَلْقُرْآنُ اَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَه‘

(۲۰۸۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِىْ عَآئِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَبِثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا

(۲۰۸۹) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ قَالَ اُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَه‘ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا اَوْكَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَادِحْيَةُ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَاحَسِبْتُه‘ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيْلَ اَوْكَمَا قَالَ قَالَ اَبِىْ قُلْتُ لِاَبِىْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کے فضائل

۹۵۸۔وحی کا نزول کس طرح ہوتا تھا اور سب سے پہلے کونسی آیت نازل ہوئی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ’’المہیمن‘‘ امین کے معنی میں ہے۔قرآن اپنے سے پہلے کی ہر کتاب سماوی کا امین ہے۔

۲۰۸۸۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور انہیں عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ پر مکہ میں دس سال تک قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

۲۰۸۹۔ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے بات کرنے لگے۔اس وقت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔حضور اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں یا اسی طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔ام المومنین نے کہا کہ دحیۃ الکلبی رضی اللہ عنہ۔جب آپ کھڑے ہوئے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، خدا گواہ ہے اس

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) ابن حزم نے بھی اسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر ایک تہمت قرار دیا ہے۔علماء نے تفصیل کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت نقل کی ہے۔آپ کے تمام ان شاگردوں نے جو قرآن کی قرأت کے امام ہیں اور آپ سے قرأت نقل کرتے ہیں، سب ہی معوذتین کو قرآن کا جزو مانتے ہیں۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر سال مسجد نبوی ﷺ میں تراویح پڑھتے تھے۔ظاہر ہے کہ معوذتین بھی پڑھتے رہے ہوں گے، لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی موقعہ پر ثابت نہیں کہ آپ نے ان کے قرآن سے ہونے کا انکار کیا ہو۔اس لئے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت قطعاً لغو اور بے بنیاد ہے۔جس سند سے یہ قول نقل کیا گیا ہے اس کے بعض راویوں کو محدثین نے کمزور لکھا ہے۔اس سے بھی قطع نظر تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ معوذتین بھی قرآن کا جزو ہے۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اگر انکار کی نسبت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو جن روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے اس میں یہ کہیں نہیں ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے وحی الٰہی اور تالیف سماوی سے انکار کیا۔صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے نزدیک معوذتین قرآن مجید سے ممتاز اور ایک الگ چیز ہیں۔بالکل یہی صورت احناف اور بعض دوسرے ائمہ کے یہاں بسم اللہ سے کی ہے کہ وحی منزل تو یہ سب کے یہاں ہے۔صرف احناف کے نزدیک اس کا وہ حکم نہیں ہے جو قرآن مجید کی تمام دوسری سورتوں کا ہے۔یعنی احناف یہ مانتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔لیکن اس کے باوجود ایک حیثیت سے اسے خارج بھی سمجھتے ہیں اور قرآن مجید کی تمام دوسری سورتوں اور اس میں بعض احکام میں فرق کرتے ہیں۔مثلاً یہی کہ جہری نمازوں میں احناف کے نزدیک بسم اللہ جہر کے ساتھ نہ پڑھنا چاہئے۔اسی طرح کی رائے (اگر اس کی نسبت کو صحیح مان لیا جائے) یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی معوذتین کے بارے میں رہی ہوگی۔

عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

وقت میں بھی میں انہیں دحیۃ الکلبی ہی سمجھتی رہی۔ بالآخر جب میں نے نبی کریم ﷺ کا خطبہ سنا، جس میں آپ نے جبریل علیہ السلام کی خبر سنائی (تب مجھے حقیقت حال معلوم ہوئی) یا اسی طرح کے الفاظ بیان کئے (معتمر نے بیان کیا کہ) میرے والد (سلیمان) نے کہا۔ میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

(۲۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِىَ مَامِثْلُه' اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِىْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَىَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید المقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہر نبی کو ایسے ہی معجزات عطا کئے گئے جو ان کے زمانہ کے مطابق ہوں کہ (انہیں دیکھ کر) لوگ ان پر ایمان لائیں اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ میں تمام انبیاء میں اپنے متبعین کی حیثیت سے سب سے بڑھ کر رہوں گا۔

(۲۰۹۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اَكْثَرَ مَاكَانَ الْوَحْىُ ثُمَّ تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ

۲۰۹۱۔ ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ پر متواتر وحی نازل کرتا رہا۔ اور آپ کی وفات کے قریبی زمانہ میں تو وحی کا سلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی۔

(۲۰۹۲) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُوْلُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً اَوْلَيْلَتَيْنِ فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَآ اُرٰى شَيْطَانَكَ اِلَّا قَدْتَرَكَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

۲۰۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بیمار پڑے اور ایک یا دو راتوں میں (تہجد کے لئے) نہ اٹھ سکے تو ایک عورت آنحضور ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ محمد (ﷺ) میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ "قسم ہے دن کی روشنی کی، جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہے۔"

باب ۹۵۹. نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ

۹۵۹۔ قرآن مجید قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا۔ (اللہ تعالیٰ کا

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

(۲۰۹۳) حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَاَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنْ يَّنْسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ عَرَبِيَّةٍ مِّنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا

(۲۰۹۴) حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ وَّقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى ابْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَآئَهٗ رَجُلٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَآءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى اَنْ تَعَالَ فَجَآءَ يَعْلٰى فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَيَغُطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيْئَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ

ارشاد ہے) ''قرآناً عربیاً'' اور'' واضح عربی زبان میں۔''

۲۰۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبداللہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو مصحفوں میں لکھیں اور فرمایا کہ اگر قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں تمہارا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کی زبان کے مطابق لکھو، کیونکہ قرآن انہی کی زبان پر نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔

۲۰۹۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی، کہا کہ مجھے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ چنانچہ جب حضور اکرم ﷺ مقام جعرانہ میں قیام پذیر تھے، آپ کے اوپر کپڑے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور آپ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ موجود تھے کہ ایک شخص جو خوشبو میں بسا ہوا تھا آیا، اور عرض کی یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے خوشبو میں بسا ہوا ایک جبہ پہن کر احرام باندھا ہو۔ تھوڑی دیر کے لئے۔ آنحضور ﷺ نے دیکھا اور پھر آپ ﷺ پر وحی آنا شروع ہوگئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے بلایا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا سر (اس کپڑے کے جس سے آنحضور ﷺ کے لئے سایہ کیا گیا تھا) اندر کر لیا۔ آنحضور ﷺ کا چہرہ اس وقت سرخ ہو رہا تھا اور آپ تیزی سے سانس لے رہے تھے (ثقل وحی کی وجہ سے) تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی۔ پھر یہ کیفیت دور ہوگئی اور آپ نے دریافت فرمایا کہ جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا وہ کہاں ہے؟ اس شخص کو تلاش کر کے آنحضور ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ نے ان صاحب سے فرمایا، جو خوشبو تمہارے بدن یا کپڑے پر لگی ہوئی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور جبہ کو اتار دو۔ پھر عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو۔

باب ۹۶۰. جَمْعِ الْقُرْآنِ

(۲۰۹۵) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَه' قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اِسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْآنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ وَ اِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّانَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْكَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَاكَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّآ اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَوَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَه' صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُه' مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِه' لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَآءَةٍ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَه' ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۶۰۔ جمع قرآن۔

۲۰۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ یمامہ میں (صحابہ کی بہت بڑی تعداد کے) شہید ہو جانے کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس ہی موجود تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ جنگ میں بہت بڑی تعداد میں قرآن کے قاریوں کی شہادت ہوگئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اسی طرح کفار کے ساتھ دوسری جنگوں میں بھی قراء قرآن بڑی تعداد میں قتل ہو جائیں گے اور یوں قرآن کے جاننے والوں کی بہت بڑی تعداد ختم ہو جائے گی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ قرآن مجید کو (باقاعدہ صحیفوں میں) جمع کرنے کا حکم دے دیں۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ایک ایسا کام کس طرح کریں گے جو رسول اللہ ﷺ نے (اپنی زندگی میں) نہیں کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ اللہ گواہ ہے، یہ تو ایک کار خیر ہے۔ عمر یہ بات مجھ سے مسلسل کہتے رہے اور آخر اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ میں مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا اور اب میری بھی وہی رائے ہوگئی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ (زید رضی اللہ عنہ) جوان اور عقلمند ہیں، آپ کو معاملہ میں متہم بھی نہیں کیا جا سکتا اور آپ رسول اللہ ﷺ کی وحی بھی لکھتے تھے۔ اس لئے آپ قرآن مجید کو پوری تلاش اور عرق ریزی کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیجئے۔ اللہ گواہ ہے، اگر لوگ مجھے کسی پہاڑ کو بھی اس کی جگہ سے دوسری جگہ ہٹانے کے لئے کہتے تو میرے لئے یہ کام اتنا اہم نہیں تھا جتنا کہ ان کا یہ حکم کہ میں قرآن مجید کو جمع کر دوں۔ میں نے اس پر کہا کہ آپ لوگ ایک ایسا کام کرنے کی ہمت کیسے کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے خود نہیں کیا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ گواہ ہے۔ یہ ایک عمل خیر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ جملہ برابر دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ان کی اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرح شرح صدر عنایت فرمایا۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید (جو مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا) کی تلاش شروع کی اور قرآن مجید کو

کھجور کی چھلی ہوئی شاخوں، پتلے پتھروں سے (جس پر اس زمانہ میں لکھا جاتا تھا اور جن پر قرآن مجید بھی لکھا گیا تھا) اور لوگوں کے سینوں (قرآن کے حافظوں کے حافظہ) کی مدد سے جمع کرنے لگا۔ سورۂ توبہ کی آخری آیتیں مجھے ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ یہ چند آیات مکتوب شکل میں ان کے سوا اور کسی کے پاس نہیں تھیں۔ وہ آیتیں ''لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم'' سے سورۂ براۃ (توبہ) کے خاتمہ تک۔ جمع کے بعد قرآن مجید کے صحیفے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھے۔ پھر ان کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے جب تک وہ زندہ رہے اپنے ساتھ رکھا۔ پھر ام المؤمنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہے۔

(۲۰۹۶) حَدَّثَنَا مُوسٰی حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰی عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اِرْمِيْنِيَةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اِخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اِخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰی حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَآ اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰی عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰی نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰی حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰی كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ

۲۰۹۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ آرمینیا اور آذربائیجان کی فتح کے سلسلہ میں شام کے غازیوں کے لئے جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھے تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی قرأت کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المؤمنین! اس سے پہلے کہ یہ امت (مسلمہ) بھی یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے، آپ اس کی خبر لیجئے۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کہلایا کہ صحیفے (جنہیں زید رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا) ہمیں دے دیں تاکہ ہم انہیں مصحفوں میں (کتابی شکل میں) نقل کروالیں۔ پھر اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیئے اور آپ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن العاص، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے اس جماعت کے تین قریشی اصحاب سے فرمایا کہ اگر آپ حضرات کا قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں زید رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان کے مطابق لکھ لیں۔ کیونکہ قرآن مجید نازل بھی قریش ہی کی زبان میں ہوا تھا۔ چنانچہ ان

زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰيَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَا هَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ

حضرات نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف مصاحف میں نقل کر لئے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صحیفوں کو حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس لوٹا دیا اور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھجوا دیا اور حکم دیا کہ اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے، خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے جلا دیا جائے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی۔ انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب ہم (عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں) مصحف کی صورت میں قرآن مجید کو نقل کر رہے تھے تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں ملی، حالانکہ میں اس آیت کو بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ وہ آیت یہ تھی ''من المؤمنین رجال صدقوا ماعاہدوا اللہ علیہ'' چنانچہ ہم نے یہ آیت اس کی صورت میں مصحف میں لکھ دی۔

باب ۹۶۱. كَاتِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۱۔ نبی کریم ﷺ کے کاتب۔

(۲۰۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعْتُ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ اٰيَتَيْنِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهُمَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ

۲۰۹۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن سباق نے بیان کیا اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں مجھے بلایا اور فرمایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی وحی لکھتے تھے، اس لئے قرآن (جمع کرنے کے لئے) تلاش کیجئے۔ سورۂ توبہ کی آخری دو آیتیں مجھے ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ ان کے سوا اور کہیں یہ دو آیتیں نہیں مل رہی تھیں۔ وہ آیتیں یہ تھیں ''لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم'' آخر تک۔

(۲۰۹۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ لِيْ زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ اَوِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۹۸۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت ''لایستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ'' نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زید کو میرے پاس بلاؤ اور ان سے کہو کہ تختی، دوات اور ہڈی (لکھنے کا سامان) لے کر آئیں یا (راوی نے اس کے بجائے) ہڈی اور دوات (کہا) پھر (جب وہ آ گئے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ لکھو ''لایستوی القاعدون الخ'' حضور اکرم ﷺ کے پیچھے

وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمِ الْاَعْمٰى قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَامُرُنِىْ فَاِنِّىْ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ

عمرو بن ام مکتوم تھے، جو نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! پھر آپ کا میرے بارے میں کیا حکم ہے، میں تو نابینا ہوں؟ چنانچہ پہلی آیت کی جگہ ''لایستوی القاعدون من المؤمنین فی سبیل اللہ غیر اولی الضرر'' نازل ہوئی۔

باب ۹۶۲ . اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

۹۶۲۔ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا۔

(۲۰۹۹) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَه' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِىْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُه' فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُ وَيَزِيْدُنِىْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

۲۰۹۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی کی مجھے ایک طریقہ کے مطابق تعلیم دی۔ لیکن میں ان کی طرف رجوع کرتا رہا اور مسلسل ان سے اس میں اضافہ کے لئے کہتا رہا۔ (امت کی سہولت کے لئے) اور وہ اس میں اضافہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے سات طریقوں کے مطابق مجھے پڑھایا۔

(۲۱۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِىِّ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِىْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَآءَ تِهٖ فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَّمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُه' فِى الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُه' بِرِدَآئِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِىْ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَقْرَانِيْهَا عَلٰى غَيْرِ مَا قَرَاْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اَقُوْدُه' اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّىْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ بِسُوْرَةِ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَاْ

۲۱۰۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے حدیث بیان کی، انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات میں، میں نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان نماز میں پڑھتے سنا۔ میں نے ان کی قرأت کو غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ سورت دوسرے طریقہ سے پڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ مجھے اس طرح آنحضور ﷺ نے نہیں پڑھایا تھا۔ قریب تھا کہ میں ان کا سر نماز ہی میں پکڑ لیتا، لیکن میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر سے ان کی گردن باندھ کر پوچھا یہ سورہ جو میں نے ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے سنی ہے، تمہیں کس نے اس طرح پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی طرح پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ خود حضور اکرم ﷺ نے مجھے اس سے مختلف دوسرے طریقہ سے پڑھائی، جس طرح تم پڑھ رہے تھے۔ بالآخر میں انہیں کھینچتا ہوا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص سے سورۂ فرقان ایسے طریقوں سے پڑھتے سنی جن کی آپ ﷺ

يَاهِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَآءَةَ الَّتِي سَمِعْتُه‘ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اِقْرَأْ يَاعُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي اَقْرَأَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْامَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

نے مجھے تعلیم نہیں دی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، پہلے انہیں چھوڑ دو، ہشام! پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے آنحضور ﷺ کے سامنے بھی اسی طرح پڑھا، جس طرح میں نے انہیں نماز میں پڑھتے سنا تھا۔ آنحضور ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا عُمر! اب تم پڑھ کر سناؤ، میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آنحضور ﷺ نے مجھے تعلیم دی تھی۔ آنحضور ﷺ نے اسے بھی سن کر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہیں جس طرح آسان ہو پڑھو۔

باب۹۶۳ . تَالِيْفِ الْقُرْاٰنِ

۹۶۳۔ قرآن مجید کی ترتیب وتدوین۔

(۲۱۰۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَ هُمْ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ ابْنُ مَاهَكٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذْ جَآئَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ اَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ قَالَتْ وَيْحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ قَالَ يَااُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرِيْنِيْ مُصْحَفَكِ قَالَتْ لِمَ قَالَ لَعَلِّيْ اُوْلِّفُ الْقُرْاٰنَ عَلَيْهِ فَاِنَّه‘ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ وَمَايَضُرُّكَ اَيَّهُ اٰيَةٍ قَرَأْتَ قَبْلُ اِنَّمَا نَزَلَ اَوَّلَ مَانَزَلَ مِنْهُ سُوْرَةٌ مِّنَ الْمُفَصَّلِ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتّٰى اِذَا تَابَ النَّاسُ اِلَى الْاِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ نَزَلَ اَوَّلَ شَيْءٍ لَاتَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوْا لَانَدَعُ الْخَمْرَ اَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَجَارِيَةٌ اَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ وَمَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَآءِ اِلَّاوَاَنَا عِنْدَه‘ قَالَ فَاَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَاَمْلَتْ عَلَيْهِ اٰيَ السُّوْرَةِ

۲۱۰۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، بیان کیا کہ مجھے یوسف ابن ماہک نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عراقی ان کے پاس آیا، اور پوچھا کہ کس طرح کا کفن افضل ہے؟ ام المؤمنینؓ نے فرمایا، افسوس تمہیں (یہ مسئلہ جانے بغیر) کیا نقصان ہے۔ پھر اس شخص نے کہا کہ ام المؤمنین! مجھے اپنا مصحف دکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا تا کہ میں بھی قرآن مجید اسی ترتیب کے مطابق پڑھوں، کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جو جو آیت بھی (دوسری سورت پڑھنے سے پہلے) پڑھو، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ مفصلات میں سب سے پہلے وہ سورت نازل ہوئی جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے۔ پھر جب لوگوں کا اسلام کی طرف رجوع شروع ہوا تو حلال وحرام کے مسائل نازل ہوئے۔ اگر پہلے ہی یہ حکم نازل ہو جاتا کہ ”شراب مت پیؤ“ تو وہ کہتے کہ ہم شراب کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ اور اگر پہلے ہی یہ حکم نازل ہو جاتا کہ ”زنا مت کرو“ تو وہ کہتے کہ زنا ہم کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بجائے مکہ میں محمد ﷺ پر اس وقت جب میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی، یہ آیت نازل ہوئی ”بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادھی وامر“ لیکن سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء (جن میں احکام ہیں) اس وقت نازل ہوئیں، جب میں حضور اکرم ﷺ کے پاس تھی۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے اس عراقی کے لئے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کی تفصیل لکھوائی۔

(۲۱۰۲) حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ

۲۱۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَ الْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطٰهٰ وَالْاَنْبِيَآءِ اِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِيْ

کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا اور انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ مریم، سورۂ طٰہٰ اور سورۂ انبیاء کے متعلق فرمایا کہ یہ پانچوں سورتیں سب سے عمدہ ہیں جو ابتداء میں نازل ہوئی تھیں اور انکا نزول ابتداء ہی میں ہوا تھا۔ (لیکن اس کے باوجود ترتیب کے اعتبار سے یہ مؤخر ہیں)۔

(۲۱۰۳) حَدَّثَنَآ اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَاَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۰۳۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابواسحاق نے خبر دی، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے سورۂ "سبح اسم ربک" نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے ہی سیکھ لی تھی۔

(۲۱۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَدْ عَلِمْتُ النَّظَآئِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ وَدَخَلَ مَعَهٗ عَلْقَمَةُ وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اٰخِرُهُنَّ الْحَوَامِيْمُ حٰمٓ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ

۲۱۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں ان مماثل سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم ﷺ ہر رکعت میں دو دو پڑھتے تھے۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے (مجلس سے اور اپنے گھر میں) چلے گئے۔ علقمہ بھی آپ کے ساتھ اندر گئے۔ جب علقمہ رحمۃ اللہ باہر نکلے تو ہم نے ان سے پوچھا (انہیں سورتوں کے متعلق) آپ نے بیان کیا کہ مفصلات کی ابتدائی بیس سورتیں ہیں اور ان میں آخر کی حم والی سورتیں اور سورۂ عم یتساءلون۔

باب ۹۶۴۔ كَانَ جِبْرِيْلُ يَعْرِضُ الْقُرْاٰنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا اَسَرَّ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ يُعَارِضُنِيْ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ وَاِنَّهٗ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِيْ

۹۶۴۔ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور مسروق نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے چپکے سے بتایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا دور کرتے ہیں اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری مدت حیات پوری ہوگئی ہے۔

(۲۱۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَاَجْوَدُ مَايَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِاَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ

۲۱۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد و انتہاء ہی نہیں تھی۔ کیونکہ رمضان کے مہینوں میں جبرئیل علیہ السلام آپ سے آکر ہر رات ملتے تھے، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم

عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَاِذَا لَقِيَه' جِبْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

ہو جاتا۔ آپ ان راتوں میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ جب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس زمانہ میں آنحضور ﷺ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔

(۲۱۰۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَّرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ

۲۱۰۶۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ لیکن جس سال آنحضور ﷺ کی وفات ہوئی تھی اس میں آپ نے آنحضور ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا۔ آنحضور ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف کرتے تھے، لیکن جس سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

باب ۹۶۵۔ اَلْقُرَّآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

۹۶۵۔ نبی کریم ﷺ کے وہ صحابہ جو قرآن مجید کی قرأت میں امتیاز رکھتے تھے۔

(۲۱۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَااَزَالُ اُحِبُّه' سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ وَّمُعَاذٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

۲۱۰۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے آنحضور ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو۔ (۱) عبداللہ بن مسعودؓ (۲) سالمؓ (۳) معاذ اور (۴) ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔

(۲۱۰۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخَذْتُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ مِنْ اَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَمَا اَنَا بِخَيْرِهِمْ قَالَ شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ اَسْمَعُ مَا يَقُوْلُوْنَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ

۲۱۰۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ گواہ ہے، میں نے تقریباً ستر سورتیں خود رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر حاصل کی ہیں۔ اللہ گواہ ہے حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن جاننے والا ہوں۔ حالانکہ میں ان سے افضل و بہتر نہیں ہوں۔ شقیق نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا تا کہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ لیکن میں نے کسی سے اس کی تردید نہیں سنی۔

(۲۱۰۹) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

۲۱۰۹۔ مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی،

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَجْمَعُ اَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ

انہیں اعمش نے خبر دی، انہیں ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوئی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرأت کی تحسین فرمائی تھی۔ آپ نے محسوس کیا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی تھی۔ تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق کذب بیانی اور شراب نوشی جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے۔ پھر آپ نے اس پر حد جاری کروائی۔

(۲۱۱۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ اَيْنَ اُنْزِلَتْ وَلَآ اُنْزِلَتْ اٰيَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَ اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ

۲۱۱۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم، جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی، اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی دور کی مسافت ہے) تب بھی میں اس کے پاس پہنچوں گا (اور اس سے علم حاصل کروں گا)۔

(۲۱۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْزَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ

۲۱۱۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قرآن مجید کو کن حضرات نے جمع کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ چار اصحاب نے اور چاروں انصار کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضوان اللہ علیہم۔ اس روایت کی متابعت فضل نے حسین بن واقد کے واسطہ سے کی۔ ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

(۲۱۱۲) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْاٰنَ غَيْرُ اَرْبَعَةٍ اَبُوالدَّرْدَآءِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ

۲۱۱۲۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثابت بنانی اور ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات تک قرآن مجید کو چار اصحاب کے سوا اور کسی نے جمع نہیں کیا تھا۔

بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْزَيْدٍ قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ

ابودرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوزید رضی اللہ عنہ کے وارث ہم ہوئے ہیں۔

(۲۱۱۳) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ اُبَىٌّ اَقْرَاُنَا وَاِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَّحْنِ اُبَىٍّ وَاُبَىٌّ يَقُوْلُ اَخَذْتُهٗ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَآ اَتْرُكُهٗ لِشَىْءٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَانَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْنُنْسِهَانَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْمِثْلِهَا

۲۱۱۳۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں حبیب بن ابی ثابت نے، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے اچھے قاری ہیں، اس کے باوجود ہم ابی کی قرأت (اگر کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے) چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے حاصل کیا ہے۔ میں اسے کسی اور وجہ سے نہیں چھوڑتا (بلکہ چھوڑنے کی وجہ آنحضور ﷺ ہی کا ارشاد ہوتا ہے کہ آیت منسوخ ہوگئی) اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ''ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر لاتے ہیں یا اسی کی مثل۔''

الحمدللہ تفہیم البخاری کا بیسواں پارہ مکمل ہوا

ثم الحمدللہ

تفہیم البخاری کی جلد دوم ختم ہوئی